ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

www.KitaboSunnat.com

مع اردو ترجمہ

قرآن مجید

محشی بنام احدیث

مفسر۔ مولانا عبدالستار صاحب محدث دہلویؒ

مرتب حواشی۔ مولانا عبدالقہار صاحب دہلوی

ترجمہ: از شاہ رفیع الدینؒ

جلد دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ

جلد دوئم

قرآن مجید

عکسی

بہ اردو ترجمہ

محشّٰی بنام احسن التفاسیر

مفسّر۔ مولانا عبد الستار صاحب محدّث دہلوی

مرتب حواشی۔ مولانا عبد القہار صاحب دہلوی

شیخ الحدیث۔ مدرسہ عربیہ اسلامیہ
دار السلام محمدی مسجد برنس روڈ کراچی!

۶۸۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تزئین وطباعت

کفایت پرنٹرز

شاہراہ لیاقت، نزد فریئر مارکیٹ - کراچی

فون نمبر: ۲۲۳۰۳۱

ملنے کا پتہ

مکتبہ اشاعت الکتاب و السنۃ

برنس روڈ اے ایم نمبر ۱ - کراچی

لاہور اور پنجاب کے دیگر شہروں میں

کفایت اکیڈمی

۵- میاں مارکیٹ غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلد دوئم

پارہ ۱۶ تا پارہ ۳۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ

کہا کیا نہ کہا تھا میں نے تجھ کو تحقیق تو ہرگز نہ کر سکے گا ساتھ میرے

اس نے کہا کیا میں نے تجھے کہہ نہیں دیا تھا کہ تو میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں

صَبْرًا ﴿٧٥﴾ قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا

صبر کہا اگر سوال کروں میں تجھ سے کوئی چیز پیچھے اس کے پس مت

کر سکے گا موسیٰ نے کہا اگر میں نے آپ سے اس کے بعد کسی چیز کے متعلق پوچھا تو آپ (بیشک) مجھے

تُصَاحِبْنِي ۖ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّي عُذْرًا ﴿٧٦﴾ فَانْطَلَقَا

صحبت میں رکھیو مجھ کو تحقیق پہنچا تو میرے پاس سے عذر کو پس چلے دونوں

اپنی رفاقت میں نہ رکھئے گا۔ آپ میری طرف سے عذر کی انتہا کو پہنچ چکے سو وہ دونوں چل دیے۔

حَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ

یہاں تک کہ جب آئے لوگوں کے پاس ایک گاؤں کے کھانا مانگا لوگوں اسکے سے پس انکار کیا انہوں نے یہ کہ

یہاں تک کہ جب انکا ایک گاؤں والوں پر گزر ہوا تو ان سے انہوں نے کھانا طلب کیا تو انہوں نے ان کی مہمان نوازی

يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ

ضیافت کریں انکی پس پائی دونوں نے بیچ اسکے ایک دیوار چاہتی تھی یہ کہ ٹوٹ جاوے پس سیدھا کیا اسکو

سے انکار کر دیا۔ پھر ان دونوں نے وہاں ایک دیوار دیکھی جو گرا ہی چاہتی تھی۔ سو اس (بزرگ) نے اس کو

قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ هَٰذَا فِرَاقُ

کر دیا اسکو کہا اگر چاہتا تو البتہ لیتا اوپر اس کے مزدوری کہا یہ جدائی ہے

سیدھا کر دیا موسیٰ نے کہا اگر آپ چاہتے تو اس کی اجرت لے سکتے تھے اس نے کہا کہ یہ میرے اور تمہارے

بَيْنِي وَبَيْنِكَ ۚ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ

درمیان میرے اور درمیان تیرے اب خبر دوں گا میں تجھ کو حقیقت اس چیز کی کہ نہ کر سکا تو اوپر اس کے

درمیان جدائی ہے۔ میں ان چیزوں کا بھید تمہیں بتائے دیتا ہوں، جن پر تم صبر نہ

صَبْرًا ﴿٧٨﴾ أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ

صبر اسکے پر کشتی پس تھی واسطے فقیروں کے محنت کرتے

کر سکے سو کشتی تو چند مسکینوں کی تھی جو سمندر میں مزدوری کرتے تھے پس میں نے

فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُّ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَّلِكٌ

بیچ دریا کے پس ارادہ کیا میں نے یہ کہ عیب ڈالدوں اس میں اور تھا پرے ان کے ایک بادشاہ

ارادہ کیا کہ اسے عیب دار کر دوں اور ان کے پیچھے بادشاہ تھا۔ جو ہر اچھی کشتی

يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ

لے لیتا تھا ہر کشتی کو چھین کر وہ اور لیکن لڑکا پس تھے ماں باپ اسکے

کو چھین کر لے لیتا تھا۔ اور لڑکے کا یہ تھا کہ اس کے ماں باپ دونوں

مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَأَرَدْنَا

ایمان والے پس ڈرے ہم یہ کہ گرفتار کرے ان کو سرکشی اور کفر میں پس ارادہ کیا

مومن تھے۔ ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں سرکشی اور کفر میں یہ ان پر غالب نہ آجائے سو ہم نے چاہا

حل لغات

لہ اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا۔ یضیفوا لیا گیا ہے ضاف سے اور ضاف بیس تان۔ بولا کرتے ہیں ضاف السہم کے اصلی معنے عن الغرض ای مال عنہ لیکن جب لے باب افعال اور تفعیل میں لے جاتے ہیں تو کسی شخص کو گھر میں آتارنے اور مہمان کرنے کے معنے ہوجاتے ہیں، بولا کرتے ہیں اضافہ وضیفہ اذا انزلہ وجعلہ ضیفہ۔ ۲ے اَنْ يَّنْقَضَّ۔ انقضاض کہتے ہیں گرنے میں جلدی کرنے کو اور اسی سے ہے انقضاض الطیر والکوکب کیونکہ وہ گرنے میں جلدی کرتے ہیں۔ ۳ے لَتَّخَذْتَ۔ اس کا مصدر ہے اتخاذ لیا گیا ہے تخذ بمعنے اخذ سے جس طرح اتبع لیا گیا ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ پہلی بار موسیٰ علیہ السلام نے خضر علیہ السلام کو ان الفاظ میں وعدہ اور تسلی دی کہ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا یعنی آپ مجھ کو ضرور صبر کرنے والا پائیں گے انشاءاللہ۔ مسند امام احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ وغیرہ میں ... عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَیْهِ (مشکوٰۃ باب الایمان والنذور) یعنی قسم کے ساتھ اگر کوئی انشاءاللہ کہہ لیوے تو قسم کے ٹوٹ جانے پر کفارہ نہیں آتا، لہٰذا وعدہ کے ساتھ ہی موسیٰ علیہ السلام نے انشاءاللہ جو کہا اسکا فائدہ مذکورہ حدیث سے اچھی طرح سمجھ میں آجاتا ہے، بس اب فرمایا کیونکہ ایسے حالات و واقعات دیکھنے میں آئیں گے جن پر تم خاموشی کے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے۔ آخر وہی ہوا (موضح الفرقان و احسن التفاسیر وغیرہما)

ف۲ موسیٰ علیہ السلام نے پہلی مرتبہ خضر علیہ السلام سے بھول کر پوچھ لیا تھا۔ دوسری مرتبہ بطور اقرار پوچھا اور تیسری مرتبہ رخصت ہونے کیلئے پوچھا۔

ف۳ اس ماں باپ کے گھر پیچھے ایک بیٹی پیدا ہوئی ایک نبی سے بیاہی گئی۔ اس سے ایک نبی پیدا ہوئے جس سے ایک امت قائم ہوئی۔ (موضح القرآن)

ف۴ یعنی گاؤں کے لوگوں نے مسافر کا حق نہ سمجھا کہ مہمانی کریں انکی دیوار مفت بنانی کیا ضرور تھی۔ (موضح)

ف۵ اب کی بار موسیٰ علیہ السلام نے جان کر پوچھا رخصت ہونے کو سمجھ لیا کہ علم میرے ڈھب کا نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا علم وہ تھا جس میں خلق پیروی کرے تو ان کا بھلا ہو۔ حضرت خضر علیہ السلام کا علم وہ کہ دوسرے کو اسکی پیروی بن نہ آوے۔ (موضح)

ف۶ یہ کشتی چند غریبوں کی تھی جو سمندر میں مزدوری کرتے تھے، بادشاہ نے جسکا نام بدوین بدو تھا اُسے لینا چاہا مگر جب دیکھا کہ ٹوٹی پھوٹی ہے تو اُسے چھوڑ دیا کہ اس طرح غریبوں کی روٹی بچ گئی ورنہ فاقہ پڑتا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جو تختہ توڑا تھا وہ اوپر کی جانب دلوا ہیں تھا وہ بھی اس وقت توڑا جب کشتی کنارہ کے قریب پہنچ گئی ڈوبنے کا ڈر نہ رہا۔

ف۷ یعنی اگر وہ بڑا ہوتا تو موذی اور بدزاد ہوتا اُسکے ماں باپ اُسکے ساتھ خراب ہوتے۔ بعضے آدمی کی بنیاد بُری پڑتی ہے اور بعض کی بھلی جیسے ککڑی کھیرا کوئی بیج میٹھا پڑا کوئی کڑوا۔ اگرچہ اصل میں ککڑی کھیرا میٹھا ہے، اسی طرح آدمی کی بنیاد بھی اصل میں بہتر ہے، بگڑ کر کوئی پھل کڑوا نکلتا ہے۔ اس کا علم اللہ کو ہے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کی بنیاد مسلمانی پر ہے (اور یہ بیان مع الفاظ حدیث اس قرآن مجید کے صفحہ ۷۰ ۵ میں پڑھئے) یہی معنی سمجھنے چاہئیں (موضح) اس لڑکے کی قسمت میں کفر لکھا تھا اور خوبصورت بھی تھا اسکا نام جیسور تھا۔ حضرت خضر علیہ السلام ڈرے کہ اگر یہ لڑکا جوان ہوا تو مبادا اولاد کی محبت بُری ہوتی ہے اس کے والدین بھی دین میں اس کے تابع ہو کر کافر نہ ہو جائیں اسلئے اسکو مار ڈالا۔ اور یہ مار ڈالنا بحکم الٰہی تھا۔ حضرت خضر علیہ السلام پر کوئی گناہ نہیں ہوا۔ (ستاریہ)

★ بے تیغ سے یہی وجہ ہے کہ بعض قراتوں میں لَتَخِذْتَ مجرد سے بھی پڑھا گیا ہے۔ ٭ وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ۔ وراء کبھی تو مستعمل ہوتا ہے معنی میں پیچھے کے اور کبھی سامنے کے سامنے کے معنے کا استعمال ان آیتوں سے خوب واضح ہوتا ہے (۱) مِنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ (۲) وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّأَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَأَمَّا

ہم نے چاہا کہ بدلہ دیوے ان کو رب ان کا بہتر اس سے پاکیزگی میں اور نزدیک تر مہربانی میں اور لیکن

کہ ان کا رب ان کو اس کی جگہ اور عطا کرے۔ جو پاک نفسی میں اس سے بہتر اور محبت میں اس سے بڑھ کر ہو۔ اور وہ جو

الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ

دیوار پس تھی واسطے دو لڑکوں یتیم کے جو بیچ شہر کے اور تھا نیچے اس کے گنج واسطے

دیوار تھی سو وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی ملکیت تھی اور اس کے نیچے ان دونوں کا خزانہ دبا ہوا تھا۔ اور ان کا والد ایک

لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا ۚ فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَ

ان دونوں کے اور تھا باپ ان دونوں کا نیک بخت پس ارادہ کیا رب تیرے نے یہ کہ پہنچیں جوانی اپنی کو اور

نیک آدمی تھا۔ سو تیرے رب نے چاہا کہ وہ دونوں سن بلوغ کو پہنچیں اور پھر اپنا خزانہ نکالیں۔ تیرے رب کی طرف سے

يَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ۚ

نکالیں گنج اپنا رحمت کر پروردگار اپنے سے اور نہیں کیا میں نے یہ کام اپنے حکم سے

یہ رحمت تھی اور میں نے جو کچھ کیا ہے اپنی مرضی سے نہیں کیا۔ یہ ہے بیان

ذٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ ذِي

یہ ہے حقیقت اس چیز کی کہ نہ کر سکا تو اوپر اس کے صبر اور سوال کرتے ہیں تجھ کو ذی

ان باتوں کا جن پر تو صبر نہیں کر سکا۔ اور اے پیغمبر! آپ سے لوگ ذوالقرنین

الْقَرْنَيْنِ ۖ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي

القرنین سے کہہ شتاب پڑھ سناؤں گا میں اوپر تمہارے اس میں سے کچھ مذکور تحقیق ہم نے قدرت دی تھی اس کو بیچ

کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ ان سے کہو کہ اس کا کچھ تذکرہ تمہیں سنائے دیتا ہوں۔ ہم نے اسکو زمین میں حکومت سے

الْأَرْضِ وَآتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَأَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتّٰى إِذَا

زمین کے اور دی تھی ہم نے اسکو ہر چیز سے راہ پس پیچھے چلا ایک راہ کے یہاں تک کہ جب پہنچا

بہرہ مند کیا تھا اور ہر طرح سے ساز و سامان عطا کر رکھا تھا۔ سو ایک دفعہ وہ ایک راستے پر چل پڑا یہاں تک کہ جب سورج

بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ

جگہ ڈوبنے سورج کے پایا اسکو ڈوبتا تھا بیچ چشمے کیچڑ کے کالے اور پایا

کے غروب ہونے کی جگہ تک پہنچ گیا تو اس کو ایک دلدل کے چشمے میں ڈوبتا ہوا پایا۔ اور اس کے

عِنْدَهَا قَوْمًا ۗ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَنْ تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَنْ تَتَّخِذَ

نزدیک اسکے ایک قوم کو کہا ہم نے اے ذوالقرنین یا یہ کہ عذاب کرے تو انکو اور یا یہ کہ پکڑے تو بیچ

پاس اس نے ایک قوم کو پایا ہم نے کہا اے ذوالقرنین! خواہ ان پر سختی کرو خواہ ان کے ساتھ حسن سلوک

فِيهِمْ حُسْنًا ﴿٨٦﴾ قَالَ أَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلٰى رَبِّهِ

ان کے بھلائی کہا اس نے پر جو شخص ظالم ہے پس البتہ عذاب کریں گے ہم اسکو پھر پھیرا جاوے گا طرف رب

سے پیش آؤ۔ اس نے کہا کہ جو نافرمانی کریگا سو اس پر ہم یہاں بھی سختی کریں گے اور اسکے بعد اپنے رب

فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ

اپنے کی پس عذاب کریگا اسکو عذاب برا اور لیکن جو شخص ایمان لایا اور عمل کئے اچھے پس واسطے

کی طرف لوٹایا جائیگا پھر وہ بھی اسے سخت سزا دیگا اور جو ایمان لے آئے گا اور نیک عمل کرے گا۔ اس کے لیے

حل لغات۔ لہ خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً۔ خیرا مفعول ثانی ہے یبدلہما کا اور زکوۃ بنا بر تمیز کے منصوب ہے۔ زکوۃ کے معنی ہیں طہارۃ۔ ٢ه وَأَقْرَبَ رُحْمًا۔ رُحم معنے میں ہے شفقت و رحمت کے والمعنی اقرب عطفا و رحمۃ بابویہ۔ ٣ه مَا لَمْ تَسْطِعْ۔ اصل میں تھا لم تستطع دوسری ت تخفیفاً حذف ہو گئی۔ ٤ه فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ۔ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف جامع ترمذی صفحہ ۱۴۳ جلد دوم کی حدیث مرفوع میں آیا ہے یَرْحَمُ اللّٰہُ مُوْسٰی لَوَدِدْنَا اَنَّہٗ کَانَ صَبَرَ حَتّٰی یَقُصَّ عَلَیْنَا مِنْ اَخْبَارِھِمَا کہ موسیٰ علیہ السلام پر اللہ رحم فرمائے اگر وہ صبر کرتے اور کچھ عرصہ تک حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ اور رہتے تو ہم کو اور بھی بہت سی باتیں معلوم ہوتیں۔ مرتب فوائد۔
ف۲ صحیح بخاری میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَکَافِلُ الْیَتِیْمِ لَہٗ وَلِغَیْرِہٖ فِی الْجَنَّۃِ ھٰکَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی وَفَرَّجَ بَیْنَھُمَا شَیْئًا (مشکوٰۃ باب الشفقۃ) یعنی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کو ذرا فرق سے کھڑا کرکے فرمایا میں و یتیم کے ساتھ شفقت سے پیش آنے والا شخص جنت میں ایسے قریب ہونگے جسطرح یہ دونوں انگلیاں ہیں۔ اس حدیث کو آیت کے ملانے سے یہ مطلب ہوا کہ یتیموں کے حال پر اللہ تعالیٰ کی خاص نظر رحمت ہے جس کے سبب سے اُس نے یتیموں کے ساتھ شفقت سے پیش آنے والے شخص کے لئے جو مرتبہ رکھا ہے اسکو اپنے رسولؐ کی معرفت ظاہر فرمایا اور اپنی رحمت کے سبب سے اس نیک شخص کی یتیم اولاد کے مال کی حفاظت فرمائی۔ (احسن) ان دونوں یتیموں کا نام صریم و اصرام تھا انکے باپ کا نام کاشح اور ماں کا نام دینا تھا۔ (صفوت تحت آیت) عوام کا لانعام کا خضر علیہ السلام کے متعلق عقیدہ ہے کہ پانی پر تمام اختیار اور تصرف حضرت خضر علیہ السلام کو ہے اسی بنا پر کنووں، تالابوں، نہروں دریاؤں سمندروں پر چراغ جلاتے ہیں اور فاتحہ دلاتے ہیں، ان کے نام کی بانی دیتے ہیں۔ بحری سفر میں انکے نام کے وظیفے پڑھتے ہیں انکو پکارتے ہیں جو صریح شرک ہے فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا۔ اس آیت میں دلیل ہے اس بات پر کہ آدمی کی صلاحیت کے سبب سے اللہ تعالیٰ اُسکی اور اُسکی اولاد کی حفاظت کرتا ہے اور اسکی عبادت کی برکت اسکی اولاد کو دنیا و آخرت میں شامل ہوتی ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا انکے باپ کی صلاحیت کی وجہ سے اس مال کو نگاہ رکھا اور ان لڑکوں کی صلاحیت کا ذکر نہ کیا۔ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل ایک نیک مرد کی صلاحیت کے سبب سے اسکی اولاد اور اسکی اولاد کی اولاد کو سنوار دیتا ہے اور اُسکے گھر والوں اور اُسکے گرد کے گھر والوں کو۔ تو وہ ہمیشہ اللہ کی حفاظت میں رہتے ہیں جب تک وہ آدمی ان میں رہتا ہے۔ روایت کیا اس کو ابن مردویہ نے۔ (تفسیر فتح البیان)
ف۳ اگر دیوار گر پڑتی تو یتیم بچوں کا جو مال گڑا ہوا تھا ظاہر ہو جاتا اور بستی کے لوگ اُٹھا لیتے اور بچے محروم ہو جاتے۔ بچوں کا باپ نیک صالح آدمی تھا۔ اسکی نیکی کی رعایت سے اللہ تعالیٰ کی مشیت کہ بچوں کے مال کی حفاظت کی جائے خضر علیہ السلام نے فرمایا میں نے اُسکے حکم سے دیوار سیدھی کردی کہ بچے جوان ہو کر باپ کا خزانہ پاسکیں۔ قتادہؓ اور عکرمہؓ نے کہا ہے کنز سے مراد مال مدفون ہے ظاہر سیاق آیت یہی ہے۔ اسی کو ابن جریرؒ نے بھی اختیار کیا ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا اس دیوار کے نیچے علم کا خزانہ تھا۔ ابو درداؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دیوار کے نیچے سونے چاندی کا خزانہ تھا روایت کیا اسکو بخاریؒ نے اپنی تاریخ میں اور ترمذی نے بھی اور حسن کہا اسکو حسن بصریؒ نے کہا ایک لوح زرین تھی اس میں لکھا تھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَجَبًا لِّمَنْ اَیْقَنَ بِالْمَوْتِ کَیْفَ یَفْرَحُ عَجَبًا لِّمَنْ اٰمَنَ بِالْقَدَرِ کَیْفَ یَنْصَبُ عَجَبًا لِّمَنْ اَیْقَنَ بِالرِّزْقِ کَیْفَ یَتْعَبُ عَجَبًا لِّمَنْ اَیْقَنَ بِالْحِسَابِ کَیْفَ یَغْفُلُ عَجَبًا لِّمَنْ اَیْقَنَ بِزَوَالِ الدُّنْیَا وَتَقَلُّبِھَا بِاَھْلِھَا کَیْفَ یَطْمَئِنُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ یعنی تعجب ہے اس شخص پر جو موت کو مانتا ہے پھر کیسے وہ کسی عیش سے خوش ہوتا ہے۔ اور تعجب ہے اُس پر جو قضاء و قدر، حساب و کتاب دنیا اور اُسکے انقلاب اور اسکے اہل کو پہچانتا ہے پھر وہ کیونکر آخرت کے کاموں سے غافل بے فکر اور دنیا کی طرف مائل مطمئن ہو بیٹھتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (جامع صفحہ ۲۶۱) مرفوع حدیث میں بھی قریب قریب اس مضمون کے بیان آیا ہے جو عربی الفاظ یہ ہیں حدیث ابی ذر وفیہ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا کَانَتْ صُحُفُ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ کَانَتْ عِبَرًا کُلُّھَا عَجِبْتُ لِمَنْ اَیْقَنَ بِالْمَوْتِ ثُمَّ ھُوَ یَفْرَحُ عَجِبْتُ لِمَنْ اَیْقَنَ بِالنَّارِ ثُمَّ ھُوَ یَضْحَکُ عَجِبْتُ لِمَنْ اَیْقَنَ بِالْقَدَرِ ثُمَّ ھُوَ یَنْصَبُ عَجِبْتُ لِمَنْ رَاَی الدُّنْیَا وَتَقَلُّبَھَا بِاَھْلِھَا ثُمَّ اطْمَاَنَّ اِلَیْھَا وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَیْقَنَ بِالْحِسَابِ غَدًا ثُمَّ لَا یَعْمَلُ (ترغیب صفحہ ۵۹۶ بَابُ التَّرْغِیْبِ فِیْ ذِکْرِ الْمَوْتِ وَقِصَرِ الْاَمَلِ وَالْمُبَادَرَۃِ بِالْعَمَلِ وَفَضْلِ طُوْلِ الْعُمُرِ لِمَنْ حَسُنَ عَمَلُہٗ وَالنَّھْیِ عَنْ تَمَنِّی الْمَوْتِ۔ ستاریہ۔ ابن کثیر۔ حدیث التفاسیر)
ف اس بادشاہ کو ذوالقرنین کہتے ہیں اس واسطے کہ دنیا کے دونوں سرے پر پھر گیا تھا مشرق اور مغرب پر بعضے کہتے ہیں یہ لقب ہے سکندر کا۔ بعضے کہتے ہیں کوئی بادشاہ پہلے گذرا ہے (موضح القرآن) ف یعنی ذوالقرنین کو شوق ہوا کہ دیکھے دنیا کی بستی کہاں تک بستی ہے سو مغرب کی طرف اس جگہ پہنچا کہ دلدل تھا نہ گذر آدمی کا نہ کشتی کا اللہ کی ملک نہ پا سکا۔ (موضح)

★ حَمِئَۃٍ صفت ہے عَیْنٍ کی مشتق ہے حمأ سے اور حمأ کہتے ہیں کالی کیچڑ کو۔ ۵ فَلَہٗ جَزَآءَ نِ الْحُسْنٰی۔ فَلَہٗ خبر مقدم اور الحسنیٰ مبتدا موخر۔ جزاءً منصوب ہے فعل مضمر کی وجہ سے والتقدیر یجزی بہا جزاء۔ اور یہ جملہ حالیہ واقع ہوا ہے درمیان میں مبتدا و خبر کے یا مصدر موکد ہے یا حال ای مجزیا بہا یا تمیز۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰی ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿۸۸﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾

اچھے بطریق جزا کے ہے بھلائی اور البتہ کہیں گے ہم واسطے اسکے کام اپنے سے آسانی والی پھر پیچھے چلا اور راہ کے

عمدہ اجر ہوگا اور اپنے معاملہ میں ہم اس سے نرم بات کہیں گے۔ پھر وہ ایک راستے پر ہولیا

حَتّٰٓی اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰی قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ

یہاں تک کہ جب پہنچا جگہ نکلنے سورج کی پایا اسکو کہ نکلتا ہے اوپر ایک قوم کے نہیں کیا ہم نے

یہاں تک کہ جب وہ سورج طلوع ہونے کے مقام تک پہنچ گیا تو اس نے سورج کو ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے پایا

لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿۹۰﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿۹۱﴾

واسطے انکے ورے اس سے پردہ ٹھیک اسی طرح تھا اور تحقیق گھیر لیا تھا ہم نے ساتھ اس چیز کے کہ نزدیک اسکے تھی خبرداری

جنکے لئے ہم نے آفتاب سے ادھر کوئی اوٹ نہیں بنائی تھی۔ یہ واقعہ بالکل اسی طرح ہے اور اسکے مکمل حالات سے ہم آگاہ ہیں

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾ حَتّٰٓی اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا

پھر پیچھے پڑا اور راہ کے یہاں تک کہ جب پہنچا درمیان دو دیوار کے پایا ورے ان دونوں کے

پھر وہ ایک راستہ پر چل پڑا۔ یہاں تک کہ وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا۔ تو انکے اس طرف اس نے ایک ایسی قوم کو

قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿۹۳﴾ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ

ایک قوم کو کہ نہیں نزدیک تھے کہ سمجھیں بات کو کہا انہوں نے اے ذوالقرنین تحقیق

پایا جو اسکی بات مطلق نہ سمجھتے تھے۔ انہوں نے کہا اے ذوالقرنین بے شک

يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ

یاجوج اور ماجوج فساد کرنے والے ہیں بیچ زمین کے پس آیا کردیں ہم

یاجوج و ماجوج زمین میں فساد برپا کر رہے ہیں کیا ہم تمہیں چندہ اکٹھا کریں۔ تاکہ تم

لَكَ خَرْجًا عَلٰٓی اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿۹۴﴾ قَالَ

واسطے تیرے کچھ مال اوپر اس بات کے کہ کردیوے تو درمیان ہمارے اور درمیان انکے ایک دیوار وہ کہا

ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار کھینچ دو۔ اس نے کہا

مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ

جو کچھ قدرت دی ہے مجھکو بیچ اسکے رب میرے نے بہتر ہے پس مدد کرو میری ساتھ قوت کے کردوں میں درمیان تمہارے

کہ میرے رب نے مجھے جو مقدور عطا کر رکھا ہے وہ بہتر ہے تم قوت بازو سے میری مدد کرو روپیے پیسے کی ضرورت نہیں میں تمہارے

وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿۹۵﴾ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰٓی اِذَا سَاوٰی

اور درمیان ان کے دیوار موٹی وٹ لاؤ میرے پاس ٹکڑے لوہے کے یہاں تک کہ جب برابر کردیا

اور انکے درمیان ایک اوٹ بنادوں گا مجھے لوہے کے تختے لاکردو۔ حتی کہ جب اس نے دونوں کناروں تک برابر کردیا۔ تو

بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰٓی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ

درمیان دونوں پہاڑوں کے کہا پھونکو یعنی دھونکو یہاں تک کہ جب کردیا اس کو آگ کہا

حکم دیا کہ اب اسے دھونکو یہاں تک کہ جب اسے آگ کی طرح سرخ کردیا۔ تو حکم دیا کہ لاؤ

اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿۹۶﴾ فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ

لے آؤ میرے پاس ڈالوں اوپر اسکے تانبا گلا ہوا وٹ پس نہ کرسکے کہ چڑھ آویں اوپر اس کے

اس پر پگھلا ہوا تانبا ڈالدوں پھر ان میں اسبات کی طاقت نہ رہی کہ اس پر

حل لغات۔

لہ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا۔ یسر بمعنی سہل مصدر ہے اور مصدر کا حمل بطریق مبالغہ ہے یا بتاویل مضاف محذوف ای ذالیسر۔ لہ لَمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا۔ ستر حجاب پردہ اڑ۔ تہ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا۔ الخبر بالضم اور خبر بالفتح دونوں کے معنے ہیں آگاہی والمعنی کنا عالمین بان الامر کذالک۔ کہ حَتّٰٓی اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ۔ سدین تثنیہ ہے سد کا اور اس میں ایک لغت سُد بھی ہے۔ بعض اہل لغت دونوں میں فرق بھی کرتے ہیں کہ سَد بالفتح مصدر ہے اور سُد بالضم فُعل معنی میں مفعول کے۔ شہ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ۔ یاجوج اور ماجوج دونوں اسم ہیں اعجمی اور بعض کہتے ہیں مشتق ہیں تو یاجوج مشتق ہے تاجج النار سے اور تاجج کہتے ہیں آگ کے شعلے کو تو چونکہ ان لوگوں کی حرکت میں کمال سرعت پائی جاتی ہے اسلئے ان کو یاجوج کہا گیا اور ماجوج لیا گیا ہے موج البحر سے۔ لہ تَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا۔ خرج اور خراج دونوں کے ایک معنی ہیں اور بعض کہتے ہیں خراج اسم ہے اور خرج مصدر یا خرج جزیہ اور خراج محصول زمین۔ ی وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا۔ ردم معنی میں ہے سد کے اور سد کہتے ہیں ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ حاکم جو عادل ہو اسکی یہی راہ ہے بُروں کو سزا دے بُرائی کی اور بھلوں سے نرمی کرے اس نے یہ بات کہی یعنی یہ چال اختیار کی (موضح) اور فرمایا اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۶۵) یعنی بچو ظلم کرنے سے کیونکہ ظلم کرنے والے کو قیامت کے دن نور نہ ملے گا اور بچو تم حرص سے کیونکہ حرص نے ہی پہلے لوگوں کو تباہ کیا ہے حرص ہی کی وجہ سے کسی نے کسی کا خون کیا اور کسی نے کسی کی آبرو اور مال کو برباد کیا۔ ایک روایت میں ہے اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ (بخاری مطبوعہ میرٹھ صفحہ ۳۳۲) یعنی آپ نے فرمایا مظلوم کی بددعا سے ڈرنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے یعنی بہت جلد اسکا اثر ہوتا ہے اور فرمایا مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ یعنی جس نے کسی کی زمین ناحق دبالی قیامت کو ساتوں طبقے زمین کو کاٹ کر اس کی گردن میں طوق ڈالا جائے گا اور فرمایا مَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ جس نے کوئی جھوٹا دعویٰ کیا وہ ہمارے دین پر نہیں اور وہ دوزخ میں اپنا گھر سمجھے (نعوذ باللہ) نیز فرمایا مَنْ مَشٰى مَعَ ظَالِمٍ لِيُقَوِّيَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۳۸) جس شخص نے کسی ظالم کی مدد کی اور اسکو معلوم ہو کہ یہ شخص ناحق پر ہے بیشک وہ شخص اسلام سے خارج ہوگیا۔ اور آپ نے فرمایا مَنْ أَعَانَ عَلٰى خُصُومَةٍ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ أَحَقٌّ أَوْ بَاطِلٌ فَهُوَ فِي سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ یعنی جس نے کسی جھگڑے میں مدد کی اور وہ یہ نہیں جانتا کہ سچ ہے یا جھوٹ تو وہ شخص اللہ کے غضب میں ہے جب تک کہ اس کام سے الگ نہ ہو جائے۔ اللھم احفظنا آمین (حدیث التفاسیر ترغیب ترہیب صفحہ ۳۲۲)

ف۲ یعنی انتہائے شرق میں ایک ایسی قوم دیکھی جن کو آفتاب کی شعاعیں بے روک ٹوک پہنچتی تھیں۔ یہ لوگ وحشی جانگلو ہوں گے۔ گھر بنانے اور چھت ڈالنے کا ان میں دستور نہ ہوگا۔ اب بھی خانہ بدوش وحشی اقوام میں رواج نہیں ہے۔ (موضح الفرقان)

ف۳ یعنی ذوالقرنین کے سفر مشرق و مغرب کی جو کیفیت بیان کی گئی ہے واقع میں اسی طرح ہے۔ جو وسائل اس کے پاس تھے اور جو حالات یہاں پیش آئے ان سب پر ہمارا علم محیط ہے۔ تاریخ والے شاید اس جگہ کچھ اور لکھتے ہوں گے اور فی الحقیقت اتنا ہے جو فرمادیا (موضح) ذوالقرنین اور اس کے ساتھیوں کی بولی وہ لوگ نہیں سمجھتے تھے۔ آگے جو گفتگو نقل کی گئی ہے غالباً کسی ترجمان کے ذریعہ سے ہوئی ہوگی اور ترجمان کسی درمیانی قوم میں کا ہوگا جو دونوں کی زبان قدرے سمجھتا ہو۔

تنبیہ۔ اس قوم اور یاجوج ماجوج کے ملک میں یہ دو پہاڑ حائل تھے جن پر چڑھائی ممکن نہ تھی، البتہ دونوں پہاڑوں کے بیچ میں ایک درہ کھلا ہوا تھا، اسی سے یاجوج ماجوج آتے اور ان لوگوں کو لوٹ مار کر چلے جاتے۔ (موضح)

ف۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ تبع نبی تھا یا نہیں اور ذوالقرنین نبی تھا یا نہیں اور یہ بھی نہیں جانتا کہ حدود کفارات گناہگاروں کے لئے ہیں یا نہیں (عبدالرزاق ابن المنذر و حاکم) حدیث ہذا سے ثابت ہوا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم عالم الغیب نہیں تھے۔ اگر آپ کو علم غیب ہوتا تو آپ کیوں فرماتے کہ میں نہیں جانتا۔ فائدہ۔ اس ذوالقرنین کو اسکندر بھی کہتے ہیں اور ایک اور شخص ہے اس کا نام بھی اسکندر ہے۔ بہت سے لوگوں نے غلطی کھائی ہے اور ان دونوں کو ایک ہی خیال کیا ہے حالانکہ وہ دو شخص تھے جن کا ذکر قرآن میں آیا ہے وہ پہلے گزرا ہے اور وہ بندہ نیکوکار تھا اور دوسرا کافر تھا۔ امام ابن تیمیہ نے اسی کو ترجیح دی ہے۔ (رفیع)

ف۵ یعنی آپس میں باچھ (چندہ) ڈال کر کچھ جمع کردیں اسکو دیکھا بادشاہ صاحب فوج و اسباب و صاحب حکم، جانا کہ اس سے یہ کام ہو سکیگا۔ یاجوج ماجوج عرب کی زبان میں نام ہے ایک قوم کا دو دادوں کی اولاد ہیں ایک یاجوج ایک ماجوج، نہیں معلوم کہ اس ملک میں ان کا کیا نام تھا۔ ترکوں کے ملک سے لگے تھے اور قوم ترکوں کے بھائی تھے (موضح)
(فائدہ) ذوالقرنین کو شوق ہوا کہ دیکھے دنیا کی بستی کہاں تک بستی ہے سو انتہائے مغرب اور انتہائے مشرق تک پہنچا یہ اس کے سفر کا بیان ہے

ف۶ یعنی مال میرے پاس بہت ہے مگر ہاتھ پاؤں سے ہمارے ساتھ تم بھی محنت کرو۔ (موضح)

ف۷ اول لوہے کے بڑے بڑے تختوں کی اوپر نیچے تہیں جمائیں جب ان کی بلندی دونوں پہاڑوں کی چوٹی تک پہنچ گئی، لوگوں کو حکم دیا کہ خوب آگ دھونکو۔ جب لوہا آگ کی طرح سرخ ہو کر تپنے لگا اس وقت پگھلا ہوا تانبا اوپر سے ڈالا جو لوہے کی درزوں میں بالکل پیوست ہو کر جم گیا اور سب مل کر پہاڑ سا بن گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے کہا میں وہ دیوار دیکھ آیا ہوں۔ فرمایا کیسی ہے؟ کہا جیسے چارخانہ کی لنگی۔ فرمایا تو سچا ہے۔ وہ لوہے کے تختے سیاہ لگتے ہیں اور درزوں میں لکیر تانبے کی سرخ۔ (خلاصہ موضح)

★ روک کو پورا کرتے ہیں رَدَمْتُ الْبَابَ ای سددتہ وردمت الثوب رقعتہ لا نسد الخرق بالرقعۃ۔ پیوند دار کپڑے کو اہل محاورہ اسی لئے ثوب مردوم کہتے ہیں کہ پیوند بیٹھے ہوئے کپڑے کی روک ہو جاتا ہے۔ ف۸ آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ۔ زُبَر جمع زبرۃ کی اور زبرہ کہتے ہیں لوہے کے ٹکڑے کو۔ ف۹ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ صدفین دو پہاڑوں کی دو جانبین جو باہم مقابل ہوں مشتق ہے تصادف سے اور تصادف کے معنی ہیں تقابل۔ سیپی کو صدف کہنے کی یہی وجہ ہے کہ اس کی تمام جانبین ایک دوسرے کے مقابل ہوتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا ﴿٩٧﴾ قَالَ هَٰذَا رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّي ۖ فَإِذَا جَاءَ

اور نہ کر سکے کہ سوراخ کر سکیں اس میں — کہا کہ یہ مہربانی ہے — پروردگار میرے کی پس جب آویگا

چڑھ سکیں اور نہ ہی سوراخ کر سکتے تھے — ذوالقرنین نے کہا یہ میرے رب کی رحمت ہے سو جب میرے رب

وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ ۖ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا ﴿٩٨﴾ وَتَرَكْنَا

وعدہ پروردگار میرے کا کر دیگا اسکو ریزہ ریزہ اور — ہے — وعدہ رب میرے کا سچ — اور چھوڑ دیا

کا وعدہ آ جائے گا۔ تو وہ دیوار ڈھا کر برابر کر دے گا اور — میرے رب کا وعدہ سچا ہے — اور اس دن

بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ ۖ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ

ہم نے بعض انکے کو اس دن کہ — موج مارتے آپس بیچ — بعض کے — اور پھونکا جاوے گا بیچ صور کے پس اکٹھا کرینگے ہم انکو

ہم انکو اس طرح گڈ مڈ ہو جانے دیں گے کہ ایک دوسرے میں گھسے چلے جا رہے ہوں گے اور صور پھونکا جائیگا پھر سب کو ہم ایک جگہ

جَمْعًا ﴿٩٩﴾ وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكَافِرِينَ عَرْضًا ﴿١٠٠﴾ الَّذِينَ

اکٹھا کرنا فٹ — اور روبرو لاوینگے ہم دوزخ کو اس دن واسطے کافروں کے روبرو لانا فٹ — وہ لوگ کہ

جمع کر دینگے — اور اس دن ہم کافروں کے سامنے جہنم پیش کریں گے — ان لوگوں کے

كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاءٍ عَن ذِكْرِي وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ

تھیں آنکھیں انکی بیچ پردے کے — یاد میری سے اور تھے نہیں — سن

سامنے جنکی آنکھیں میری یاد سے پردے میں تھیں۔ اور وہ سننے کی طاقت بھی نہ رکھتے

سَمْعًا ﴿١٠١﴾ أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِن

سکتے — کیا پس گمان کیا ہے ان لوگوں نے جو کافر ہوئے ہیں کہ پکڑیں بندوں میرے کو سوائے

تھے۔ کیا وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے خیال کرتے ہیں کہ میرے علاوہ وہ میرے بندوں کو اپنا

دُونِي أَوْلِيَاءَ ۚ إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾

میرے دوست — تحقیق ہم نے تیار کیا ہے دوزخ کو واسطے کافروں کے — مہمانی فٹ

کارساز بنا لیں گے۔ یقیناً ہم نے اپنے کافروں کے لئے جہنم اقامت کی جگہ مقرر کر رکھی ہے۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ الَّذِينَ ضَلَّ

کہہ کیا خبر دیویں ہم تم کو ساتھ بہت ٹوٹا پانے والوں کے عمل میں فٹ — وہ لوگ کہ کھوئی گئی

کہہ دیجئے کیا ہم تمہیں بتا دیں کہ کون لوگ اعمال کی رو سے بہت زیادہ گھاٹے میں رہیں گے — وہ لوگ جنکی کوششیں

سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ

سعی ان کی بیچ زندگانی دنیا کے اور وہ گمان کرتے ہیں یہ کہ وہ اچھا کرتے ہیں

دنیا میں رائیگاں گئیں۔ اور وہ یہی سمجھتے رہے کہ وہ اچھے کام کر رہے

صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ

کام فٹ — یہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا ہے ساتھ نشانیوں پروردگار اپنے کے اور ملاقات اس کی کے

ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کے احکام سے اور اس کی ملاقات سے انکار کیا ہے۔ ان کے تمام

فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾

پس کھوئے گئے عمل ان کے پس نہ قائم کرینگے ہم واسطے ان کے دن قیامت کے تول فٹ

اعمال اکارت گئے۔ سو قیامت کے دن ہم ان کے اعمال کو ذرا بھی اہمیت نہیں دینگے۔

ع ۱۱/۲

حل لغات۔ لہ
نُزُلًا: نُزل وہ چیز جس سے آنے والے مہمان متمتع ہوں یا اس سے مراد ہے ماوٰی اور منزل یعنی وہ مکان جو مہمانوں کے آنے کے لئے آراستہ کیا جائے۔
لہ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا: أَعْمَالًا تمیز ہے بِالْأَخْسَرِينَ سے۔
لہ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا: اگر وزن سے مصدری معنی مراد ہیں تو اس جملہ کے یہ معنی ہوں گے لیس لہم عندنا وزن و مقدار اور اگر وزن سے مراد میزان تو آیت کی تقدیر ہوگی لانضع لہ حل وزن اعمالہم میزانا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت
روپیہ برابر سوراخ اس میں پڑ گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
وقت ان کے نکلنے کا وعدہ ہے سب دنیا کو لڑائی سے عاجز کریںگے
(موضح) اس دیوار کو بنا کر ذوالقرنین اطمینان کا سانس لیکر اللہ کا شکر
کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بھی رب کی رحمت ہے کہ اس نے ان شریروں کی
شرارت سے مخلوق کو اب امن دیدیا۔ ہاں جب اللہ کا وعدہ آ جائیگا
تو اس کا ڈھیر ہو جائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر روز
یاجوج ماجوج اس دیوار کو کھودتے ہیں یہاں تک کہ قریب ہوتا ہے کہ
سورج کی شعاعیں ان کو نظر آ جائیں چونکہ دن گذر جاتا ہے اس لئے انکے
سردار کا حکم ہوتا کہ اب بس کرو کل آ کر توڑ دیں گے۔ لیکن جب وہ دوسرے
دن آتے ہیں تو اُسے پہلے دن سے زیادہ مضبوط پاتے ہیں۔ قرب قیامت
جب اُن کا نکلنا اللہ کو منظور ہو گا تو یہ کھودتے ہوئے جب چھلکے جیسی کر دیںگے
تو اُن کا سردار کہے گا اب چھوڑ دو کل ان شاء اللہ اسے توڑ ڈالیں گے۔ بس
انشاء اللہ کہنے کی برکت سے دوسرے دن جب وہ آئیں گے تو جیسی چھوڑ گئے
تھے ویسی ہی پائیں گے فوراً گرا دیں گے اور باہر نکل پڑیں گے۔ تمام پانی
چاٹ جائیں گے۔ لوگ تنگ آ کر قلعوں میں پناہ گزیں ہو جائیں گے (ترمذی
صفحہ ۱۴۴ جلد دوم و ابن کثیر) ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے
بیدار ہوئے، چہرہ مبارک سُرخ ہو رہا تھا۔ فرماتے جاتے تھے لا اِلٰہ اِلّا
اللہ عرب کی خرابی کا وقت قریب آ گیا۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا
سوراخ ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں سے حلقہ بنا کر دکھایا
اس پر ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے سوال کیا کہ
حضورؐ کیا ہم بھلے لوگوں کی موجودگی میں بھی ہلاک کر دیئے جائیں گے؟ آپ نے
فرمایا ہاں جب خبیث لوگوں کی کثرت ہو جائے (تو ایسا ہی ہوتا ہے)
مشکوٰۃ صفحہ ۴۴۴۔ احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے نزول اور قتل دجال کے بعد قیامت کے قریب یاجوج ماجوج کے
نکلنے کا وعدہ ہے، اس وقت یہ روک ہٹا دی جائے گی۔ دیوار توڑ کر اتنی
کثیر تعداد میں نکل پڑیں گے جس کا شمار اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔
دُنیا ان کے مقابلہ سے عاجز ہو گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم ہو گا
کہ میرے خاص بندوں کو لیکر طور پر چلے جائیں۔ وہ دریاؤں تک کا پانی
خشک کر دیں گے۔ آسمان کی طرف تیر چلائیں گے۔ اللہ کی قدرت سے
اُن کے تیر خون آلودہ ہو کر گریں گے۔ اس پر وہ کہیں گے زمین والوں

کے علاوہ آسمان والوں پر بھی فتح پالی۔ آخر عیسیٰ علیہ السلام اللہ سے
دُعا کریں گے تب ان میں ایک بیماری پھیل کر تمام کو ہلاک کر دیگی
ف۲ یہ قیامت کے دن ہو گا جو وعدہ ہے۔ (موضح)
ف۳ کافر جہنم میں جائیں اس سے پہلے جہنم کو اور اس کے عذابوں کو
دیکھ لیں گے اور یہ یقین کر کے کہ وہ اس میں داخل ہونے والے ہیں
مارے غم ڈر کے گھلنے لگیں گے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ جہنم کو قیامت کے
دن گھسیٹ کر لایا جائے گا جس کی ستر (۷۰) ہزار لگامیں ہوں گی۔
ہر ہر لگام پر ستر (۷۰) ہزار فرشتے ہوں گے۔ اعاذنا اللہ منہا۔
ف۴ کافر یہ سمجھ رہے ہیں کہ اولیاء اور بزرگ ہی سارے نفع پہنچا دیں گے اور
کل سختیاں دُور کریں گے حالانکہ یہ خیال محض غلط ہے بلکہ وہ تو
ان کی عبادت کے بھی منکر ہو جائیں گے اور اُن کے دُشمن بن کر
کھڑے ہوں گے۔ ان کافروں کا ٹھکانا تو جہنم ہی ہے جو اب بھی
تیار ہے۔ (ابن کثیر)
ف۵ یہ آیت نصاریٰ، خوارج، منافقین کے حق میں کچھ خاص نہیں ہے
بلکہ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ آیت عام ہے اور شامل ہے
ہر اُس شخص کو جو کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت غیر طریقہ مرضیہ پر کرتا ہے
اور ان کا یہ اعتقاد ہوتا ہے کہ ہمارے یہ اعمال محبوب اور مقبول ہیں
اور در حقیقت وہ سب مردود ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نئی بات نکالی ہمارے
اس دین میں جو چیز اس میں نہیں تو وہ باطل اور رد ہے تو معلوم ہوا کہ
جس نے ایسا کام کیا جس کا ثبوت شریعت مطہرہ میں نہیں ہے وہ عمل
ضائع اور برباد ہے جیسا کہ اس زمانہ میں بعض لوگ ماہ ربیع الاول میں
مولود شریف کی محفل کو آراستہ کرتے ہیں اور جب وہاں ذکر رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کا آوے تو کھڑے ہو جاتے ہیں، اور
ربیع الثانی کی گیارھویں کو بڑا کار ثواب سمجھتے ہیں اور رمضان میں جمعہ
اخیر کو خطبہ الوداع اور قضا عمری پڑھتے ہیں اور کفنی پر کلمہ وغیرہ لکھتے
ہیں اور تیجا دسواں چالیسواں اور برسی عرس مُردوں کے کرتے
ہیں اور حاقتلوں کو قبروں پر بٹھاتے ہیں تو ان لوگوں کے اعمال
باتفاق سلف و خلف ضائع برباد ہیں (سلفیہ) ف۶ جو دوڑ کی واسطے
دنیا کے اور آخرت ویران رکھی۔ (موضح) (باقی بر صفحہ ۴۳۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ

یہ ہے بدلا ان کا دوزخ بسبب اسکے کہ کفر کیا انھوں نے اور پکڑا انھوں نے میری آیتوں کو اور میرے پیغمبروں کو

یہی جہنم ان کی سزا ہے۔ کیونکہ انہوں نے کفر کیا۔ اور ہماری آیتوں کا اور رسولوں کا

هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ

ٹھٹھا تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے ہیں واسطے ان کے

مذاق اڑایا۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔ ان کی جائے آقامت

جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا

بہشتیں فردوس کی مہمانیاں ہمیشہ رہیں گے بیچ اس کے نہیں چاہیں گے وہاں سے

جنت فردوس ہوگی۔ وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے کہیں جانا نہ

حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ

جگہ بدلنا کہہ اگر ہووے دریا سیاہی واسطے باتوں پروردگار میرے کے البتہ تمام ہو جاوے دریا

چاہیں گے۔ کہہ دیجئے کہ اگر میرے رب کی باتوں کے (لکھنے) کے لئے سمندر سیاہی بن جائے تو سمندر ختم ہو جائے

قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ

پہلے اس سے کہ تمام ہوں باتیں رب میرے کی اور اگرچہ لاویں ہم برابر اس کے مدد کو کہہ سوائے اسکے

اس سے پہلے کہ میرے رب کی باتیں تمام ہوں۔ اگرچہ ایسا ہی ایک اور سمندر اس کی مدد کو ہم پیدا کر دیں۔ کہہ دیجئے کہ میں

اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

نہیں کہ میں آدمی ہوں مانند تمہاری وحی کی جاتی ہے طرف میری یہ کہ معبود تمہارا معبود ایک ہے

محض تم جیسا ایک بشر ہوں میری طرف وحی بھیجی جاتی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک معبود ہے۔ سو جو شخص

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ

پس جو کوئی ہے امید رکھتا ملاقات رب اپنے کی پس چاہیے کہ عمل کرے عمل اچھے اور

رب کی ملاقات چاہے اسے چاہیے کہ وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب

لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾

نہ شریک لاوے ساتھ عبادت پروردگار اپنے کے کسی کو ۔

کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے

سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ مریم مکی ہے اور وہ اٹھانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں

سورۃ مریم مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور اس میں ۹۸ آیتیں ہیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿۱﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿۲﴾ اِذْ نَادٰى

کہیعص یاد کرنا ہے رحمت پروردگار تیرے کی بندے اپنے زکریا کو جس وقت کہ پکارا

کہیعص۔ یہ تیرے رب کی اس رحمت کا ذکر ہے جو اس نے اپنے بندے زکریا پر کی جب اس نے اپنے رب کو

حل لغات۔

لہ لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا۔ حِوَل مصدر ہے جس طرح عوض اور صغر اور اس کے معنے ہیں تحول یعنی ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف منتقل ہونا۔ بولا کرتے ہیں حال من مکانہ حولا۔ پھر یہ جملہ حال ہے ضمیر خالدین سے۔ کہ مِدَادًا۔ مداد وہ چیز جس سے لکھا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ ۴۳۰) ف۱ صحیح بخاری میں مرفوعاً آیا ہے کہ قیامت کے دن ایک موٹا تازہ بھاری بھرکم آدمی آئے گا لیکن اللہ کے نزدیک مچھر کے پر برابر بھی اسکی عزت نہ ہوگی پھر آپ نے یہی آیت تلاوت کی۔ ابن ابی حاتم میں ہے بہت زیادہ کھانے پینے والے موٹے تازے سیٹھ اللہ کے سامنے لائے جائیں گے لیکن بداعمالیوں کی وجہ سے ان کا وزن اور قدر و قیمت ایک دانے کے برابر بھی نہ ہوگی۔ بزار میں ہے ایک قریشی کافر اپنے کپڑوں میں اتراتا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ان میں سے ہے جن کا کوئی وزن و عزت اللہ کے پاس نہیں۔ (ستاریہ)

(فوائد صفحہ ھٰذا) ف۱ قریش نے یہود کے اشارہ سے رُوح، اصحاب کہف اور ذوالقرنین کے متعلق سوال کیا تھا۔ سورۃ ہٰذا کی ابتدا میں اصحاب کہف کا اور آخر میں ذوالقرنین کا قصہ جہاں تک موضوع القرآن سے متعلق تھا بیان فرمایا اور روح کے متعلق سورۃ بنی اسرائیل میں فرما دیا وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا۔ اب خاتمہ سورت پر بتلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علم و حکمت کی باتیں بے انتہا ہیں جو باتیں تمھارے ظرف و استعداد اور ضرورت کے لائق بتلائی گئیں حق تعالیٰ کی معلومات میں سے اتنی بھی نہیں جتنا سمندر میں سے ایک قطرہ فرض کرو اگر پورے سمندر کا پانی سیاہی بن جائے جس سے اللہ کی باتیں لکھنی شروع کی جائیں۔ اس کے بعد دوسرا اور تیسرا ویسا ہی سمندر اس میں شامل کرتے رہو تو سمندر ختم ہو جائیں گے پر اللہ کی باتیں ختم نہ ہونگی۔ یہیں سے سمجھ لو کہ قرآن اور دوسری کتب سماویہ کے ذریعہ خواہ کتنا ہی وسیع علم بڑی سے بڑی مقدار میں کسی کو دیدیا جائے علم الٰہی کے سامنے وہ بھی قلیل ہے گو فی حد ذاتہ اسے کثیر کہہ سکیں (موضح القرآن) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

ف۲ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی حقیقت کا اظہار کرا دیا کہ میں بشر ہونے میں تمھارے جیسا ہوں اور آپ پر وحی منجانب اللہ آتی تھی جو بشر کا اعلیٰ مقام ہے اسلئے آپ افضل البشر تھے۔ جو لوگ آپ کو بشر نہیں مانتے وہ اس آیت کے صریح منکر ہیں۔ فرمایا جس کسی کو اللہ تعالیٰ سے ملنے کا شوق ہو یا اس کے سامنے حاضر کئے جانے کا خوف ہو اُسے چاہئے اچھے کام نیک عمل شرع کے مطابق کرے، اللہ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔ عمل کی قبولیت کے لئے دو شرطیں ہیں ایک یہ کہ خالص اللہ کے لئے عمل کرے اس کی بندگی میں ظاہراً و باطناً قولاً و عملاً حالاً و خیالاً کسی کو کسی درجے بھی شریک نہ کرے یعنی شرک جلی کی طرح ریا وغیرہ شرک خفی سے بھی بچتا رہے کیونکہ جس عبادت میں غیر اللہ کی شرکت ہو وہ عابد کے منہ پر ماری جائے گی حدیث قدسی میں اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ میں سب سے بہتر حصہ والا ہوں جو بھی میرے ساتھ کسی عمل میں دوسرے کو شریک کرے تو میں اپنا حصہ بھی چھوڑ دیتا ہوں، قیامت کے دن کہدیا جائے گا جن کیلئے عمل کیا تھا آج اُنہی سے جزا لیلو۔ جو دعویٰ اسلام کے باوجود قبر پرستی وغیرہ کرتے ہیں ان کو غور کرنا چاہیئے۔ عمل کی قبولیت کی دوسری شرط سنت مطہرہ سے مطابق ہونا ہے۔ اگر ان دونوں میں سے ایک بھی مفقود ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ عمل مردود اور عامل اُسکا مطرود ہے۔ بعض علما نے اس آیت سے استدلال کیا ہے اس بات پر کہ تصور شیخ اور ربط قلب بالشیخ شرک ہے۔ اور یہ استدلال بہت ہی واضح اور جلی ہے۔ (ابن کثیر) ریاکاری کی مذمت کا بیان صفحہ ۲۱۷ میں بھی لکھا گیا ہے۔ مسند دارمی صفحہ ۴۳۴ مطبوعہ نظامی پریس کانپور ۱۲۹۳ھ میں زر بن حبیش کا ارشاد ہے کہ سوتے وقت سورۂ کہف (پارہ ۱۶ رکوع ۳) کی آخری (چار) آیتیں (اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تا ختم سورت اَحَدًا) پڑھ کر دُعا کریں کہ یا اللہ مجھے فلاں وقت (۲ یا ۴ بجے) اپنی رحمت سے بیدار کر دینا۔ انشاء اللہ جس وقت کی نیت کریں گے جاگ آجائے گی۔ دارمی کے یہ الفاظ ہیں عَنْ زِرِّ ابْنِ حُبَيْشٍ قَالَ مَنْ قَرَءَ اٰخِرَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ لِسَاعَةٍ يُرِيْدُ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ قَامَهَا قَالَ عَبْدَةُ فَجَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ كَذٰلِكَ۔ (مرتب فوائد عبدالقہار غفرلہٗ)

ف۳ سورۂ مریم مکہ میں نازل ہوئی ہے۔ حضرت مریمؑ کے علاوہ کسی عورت کا نام قرآن میں نہیں آیا۔ نیز ۳۴ جگہ ان کا ذکر ہے۔ (فتح البیان)

یہ حروف مقطعات ہیں اللہ اعلم بمرادہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَ

پروردگار اپنے کو پکارنا آہستہ وقت کہا اے پروردگار میرے تحقیق سست ہو گئی ہیں ہڈیاں میری اور

دلی آواز سے پکارا کہا کہ اے میرے رب! میرے بدن کے جوڑ کمزور ہو گئے ہیں اور

اشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّ لَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ

شعلہ مارا سر نے بڑھاپے کا اور نہ تھا میں پکارنے تیرے کے اے رب میرے

سر بڑھاپے کی وجہ سے سفید ہو گیا ہے۔ اور میرے رب! میں کبھی تجھ سے مانگ کر محروم نہیں

شَقِیًّا ﴿٤﴾ وَ اِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَ كَانَتِ

بے نصیب وقت اور تحقیق میں ڈرتا ہوں وارثوں اپنے سے پیچھے میرے اور ہے

رہا ہوں اور میں اپنے بعد اپنے اقارب سے ڈرتا ہوں اور میری عورت بانجھ ہے۔

امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ﴿٥﴾ یَّرِثُنِیْ وَ یَرِثُ

عورت میری بانجھ پس بخش واسطے میرے اپنے پاس سے دلی کہ وارث ہو میرا اور وارث ہو

سو مجھے اپنی عنایت سے ایک وارث عطا کر جو میرا اور خاندان یعقوب

مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ۖۗ وَ اجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ﴿٦﴾ یٰزَكَرِیَّاۤ اِنَّا

اولاد یعقوب کا اور کر دے اس کو اے رب میرے پسندیدہ وقت اے زکریا تحقیق ہم

کا وارث ہو اور میرے رب! اس کو پسندیدہ بنانا۔ اے زکریا! ہم تمہیں ایک

نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِۨاسْمُهٗ یَحْیٰی ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ﴿٧﴾

خوشخبری دیتے ہیں تجھ کو ساتھ ایک لڑکے کے نام اس کا یحییٰ نہیں کیا ہم نے واسطے اس کے پہلے اس سے ہمنام

لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا۔ ہم نے اس کا ہمنام اس سے قبل پیدا نہیں کیا۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّ كَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّ

کہا اے رب میرے کیونکر ہوگا واسطے میرے فرزند اور ہے عورت میری بانجھ اور

زکریا نے کہا کہ اے رب! میرے ہاں لڑکا کیونکر پیدا ہوگا۔ جب کہ میری بیوی بانجھ ہے

قَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِیًّا ﴿٨﴾ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ

تحقیق پہنچا ہوں میں بڑھاپے سے بے حد کو وقت کہا اسی طرح کہا پروردگار تیرے نے وہ

اور میں بڑھاپے کی حد کو پہنچ گیا ہوں فرمایا اسی طرح ہوگا۔ تیرے رب نے فرمایا۔

عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّ قَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَ لَمْ تَكُ شَیْئًا ﴿٩﴾

اوپر میرے آسان ہے اور تحقیق پیدا کیا میں نے تجھ کو پہلے اس سے اور نہ تھا تو کچھ وقت

کہ یہ بات میرے لئے آسان ہے۔ اور میں نے اس سے پہلے تمہیں بھی تو پیدا کیا تھا اور تم کچھ بھی نہ تھے۔

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَةً ؕ قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ

کہا اے پروردگار میرے کر واسطے میرے نشانی کہا نشانی تیری یہ ہے کہ نہ بولے تو لوگوں سے

کہا کہ اے میرے رب! میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما دیجئے۔ فرمایا۔ تیری نشانی یہ ہے کہ تو تین رات تک برابر لوگوں

ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ﴿١٠﴾ فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤی

تین رات تندرست وقت پس نکلا اوپر قوم اپنی کے محراب سے پس اشارت کی

سے بات چیت نہ کر سکے گا۔ سو وہ محراب سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے اور ان کو اشارہ سے کہا

حل لغات۔

لہ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا۔ یہ اصل میں تھا اشْتَعَلَ رَاْسِیْ شَیْبٌ یعنی بڑھاپے کو سپیدی اور روشنی اور انتشار میں آگ کے شعلے سے تشبیہ دی گئی ہے پھر اشتعال کو بالوں کے منبت و محل یعنی سر کی طرف منسوب کیا گیا اور شیب کو اضافت کے محل سے نکال کر تمیز کی جگہ رکھا گیا مطلب یہ کہ سر پر بڑھاپا چھا گیا۔ لہ رَبِّ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی دل میں دعا کی یا پکارا ہو اکیلے مکان میں چھپی پکار اس واسطے کہ بوڑھی عمر میں بیٹا مانگتے تھے، اگر نہ ملے تو لوگ ہنسیں گے۔ (موضح) ف۲ زکریا علیہ السلام نے اپنے رب سے بیٹا مانگا۔ وہ جانتے تھے کہ رب کے سوا کوئی دینے والا نہیں۔ اب جو کوئی اہل قبور سے مانگتا ہے انکو حاجت روا سمجھتا ہے وہ مشرک ہے۔ (ستاریہ) ف۳ حضرت زکریا علیہ السلام بنی اسرائیل کے ایک عظیم الشان نبی تھے۔ یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے نجار یعنی بڑھئی کا کام کرتے اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے لاولد تھے۔ اسی ۸۰ سال کی عمر میں خیال آیا کہ میرے بعد دین اسلام کی خدمت کون کرے گا؛ اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ایک لڑکا دیدے جو میرا وارث ہو باپ کی جگہ بیٹھے۔ وراثت سے مراد علم نبوت دین ہے جیسے سلیمان علیہ السلام داؤد علیہ السلام کے وارث ہوئے۔ تمام دینوں میں یہ بات مسلم ہے کہ بیٹا اپنے باپ کا وارث ہوتا ہے۔ اگر اس نبوت وعلم کی وراثت مراد نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کبھی اس کی خبر نہ دیتا۔ (ستاریہ)

ف۴ انوکھی چیز مانگتے تعجب نہیں آیا۔ جب سنا تب تعجب کیا۔ (موضح)

ف۵ یونہی فرمایا تیرے رب نے یا فرشتے نے زکریا علیہ السلام کو ان کے تعجب کے جواب میں کہا۔ اور کہا فرمایا تیرے رب نے وہ مجھ پر آسان ہے یعنی لڑکے کا پیدا کرنا مجھ سے اور تیری اس بی بی سے۔ (ابن کثیر)

ف۶ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور مجاہد رحمہ اللہ وغیرہ نے کہا ہے کہ زکریا علیہ السلام کی زبان کسی مرض اور بیماری کے بغیر بند ہو گئی۔ زید بن اسلم نے کہا زکریا علیہ السلام اپنی کتاب اور نماز پڑھتے تھے، اپنی قوم کے ساتھ کلام کرنے کی طاقت نہ رکھتے تھے مگر اشارہ سے تو جمہور کے نزدیک سَوِیًّا کے معنے صحیح کے ہیں۔ (ابن کثیر)

★ شَقِیًّا۔ شقی کہتے ہیں بدبخت کو۔ یہاں مراد ہے مایوس ونا امید۔ ؎ خِفْتُ الْمَوَالِیَ موالی جمع ہے مَوْلٰی کی اور مَوْلٰی صیغہ ہے ظرف کا یعنی موضع الولی جس طرح مَرْمٰی اور مَبْنٰی موضع رمی اور موضع بنا۔ لفظ ولی کی ترکیب دلالت کرتی ہے قُرب اور دنو پر بولا کرتے ہیں ولیتہ الیہ ولیا ای دنوت وَاولیتہ ای ادنیت منہ وکل مما یلیک۔ وجلست مما یلیہ اور اسی سے ہے ولی الیتیم اور ولی القتیل اور ولی العبد کیونکہ جو شخص کسی امر کا متولی ہوتا ہے وہ اس سے قریب ہوا کرتا ہے۔ اور قول وجہک شطر المسجد الحرام لیا گیا ہے عرب کے قول ولاہ برکنہ سے ای جعلہ مما یلیہ یہاں موالی سے مراد ہیں ورثہ۔

؎ وَکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا۔ عاقر وہ عورت جو جنے نہیں۔ لغت میں عقر کہتے ہیں جرح کو بولا کرتے ہیں عقرت الفرس بالسیف ای جرحت قوائمہ۔ ؎ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا۔ رَضِیٌّ بوزن فعیل معنی میں ہے مَرْضِیٌّ کے اور یہ دوسرا مفعول ہے اجعل کا۔ ؎ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا۔ سَمِیٌّ بوزن فعیل ہم نام وہم نام زد یقال ہو سمیہ کما یقال ہو کنیہ قال تعالیٰ ہل تعلم لہ سمیا ای نظیرا یستحق مثل اسمہ ؎ مِنَ الْکِبَرِ عِتِیًّا۔ عِتِیّ اصل میں تھا عُتُوْوٌ واو اخیر میں واقع ہونے کی وجہ سے یے ہو گیا پھر واو دوسرے کلمہ واحد میں جمع ہونے سے واو پہلا بدل گیا اور ایک یے دوسری یے میں مدغم ہو گئی۔ یے کی مناسبت سے تے اور تے کی مناسبت سے عین کے ضمے کسرہ سے بدل گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِلَيْهِمْ أَن سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ⑪ يَا يَحْيَىٰ خُذِ الْكِتَابَ

طرف ان کی یہ کہ تسبیح کرو صبح کو اور شام کو اے یحییٰ پکڑو کتاب کو

کرتم صبح و شام عبادت کرتے رہو۔ اے یحییٰ (ہماری) کتاب کو زور سے

بِقُوَّةٍ ۖ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ⑫ وَحَنَانًا مِّن لَّدُنَّا وَزَكَاةً ۖ

ساتھ قوت کے اور دیا ہم نے اسکو حکم لڑکا پن سے ہی اور دی مہربانی اپنی طرف سے اور پاکیزگی

پکڑے رہو اور ہم نے اسے بچپن ہی میں نبوت دیدی تھی۔ اور اپنے پاس سے رحمدلی اور پاکیزگی بخشی تھی

وَكَانَ تَقِيًّا ⑬ وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُن جَبَّارًا عَصِيًّا ⑭

اور تھا پرہیزگار وہ اور خوش سلوکی ساتھ ماں باپ اپنے کے اور نہ تھا سرکش نافرمانی والا

اور وہ پرہیزگار تھے اور اپنے والدین کے حق میں نیک تھے اور سرکش اور نافرمان نہ تھے۔

وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ⑮

اور سلام ہے اوپر اسکے جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرا اور جس دن اٹھے گا زندہ ہو کر

اور ان پر سلام ہے جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس دن وہ مریں گے اور جس دن وہ زندہ ہو کر اٹھائے جائیں گے

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا

اور یاد کر بیچ کتاب کے مریم کو جب جا پڑی لوگوں اپنے سے مکان

اور کتاب (یعنی قرآن) میں مریم کا بھی ذکر کیجئے۔ جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر مشرق کی طرف ایک جگہ

شَرْقِيًّا ⑯ فَاتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا

مشرقی میں وہ پس پکڑا ورے ان سے پردہ پس بھیجا ہم نے طرف اس کی

چلی گئی پھر ان سے پردہ کر لیا۔ اس وقت ہم نے ان کی طرف جبرئیل کو بھیجا۔ اور وہ ان کے

رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ⑰ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ

روح اپنی کو پس صورت پکڑی واسطے اسکے آدمی تندرست کی وہ کہنے لگی تحقیق میں پناہ پکڑتی ہوں ساتھ رحمٰن کے

سامنے ٹھیک آدمی کی شکل میں آ کھڑے ہوئے۔ مریم کہنے لگیں کہ اگر تم پرہیزگار ہو تو میں تم سے

مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا ⑱ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ

تجھ سے اگر ہے تو پرہیزگار کہنے لگا سوائے اسکے نہیں کہ میں بھیجا ہوا پروردگار تیرے کا تاکہ بخش جاؤں

خدا کی پناہ مانگتی ہوں انہوں نے کہا میں تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں۔ تاکہ تمہیں ایک

لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ⑲ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي

تجھکو لڑکا پاکیزہ وہ کہا کیونکر ہوگا واسطے میرے لڑکا اور نہیں ہاتھ لگایا مجھکو

پاکیزہ لڑکا عطا کروں انہوں نے کہا کہ میرے لڑکا کیسے ہوگا۔ حالانکہ مجھے کسی انسان نے

بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ⑳ قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ

کسی آدمی نے اور نہیں میں بدکار کہا اسی طرح سے کہا پروردگار تیرے نے وہ اوپر میرے

چھوا تک نہیں اور نہ میں بدچلن رہی۔ فرمایا اسی طرح ہوگا۔ آپ کے رب نے فرمایا ہے کہ یہ کام میرے لئے

هَيِّنٌ ۖ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ أَمْرًا

آسان ہے وہ اور تو کہ کریں ہم اسکو نشانی واسطے لوگوں کے اور مہربانی اپنی طرف سے اور ہے کام وہ

آسان ہے اور یہ اس لئے کہ ہم انہیں لوگوں کے لئے نشانی بنا دیں اور اپنی رحمت کا ذریعہ۔ اور یہ بات

حل لغات۔

لغوی اِذِ انْتَبَذَتْ

مِنْ اَهْلِهَا۔ انتبذت لیا گیا ہے نبذ سے اور نبذ کے اصل معنے ہیں پھینکنے اور ڈال دینے کے قال تعالیٰ فنبذوہ وراء ظہورہم۔ شیرے کو نبیذ اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ برتن میں ڈالی جاتی ہے لقیط کو منبوذ اس سے کہتے ہیں کہ وہ راستہ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اور اسی سے ہے منابذۃ فی البیع وھوان یقول اذا نبذت الیک ھذا الثوب او الحصاۃ فقد ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ ابن کثیر رحمہ اللہ نے کہا ہے یہاں کچھ کلام محذوف ہے وہ یہ ہے کہ جس لڑکے کی زکریا علیہ السلام بشارت دیئے گئے تھے یعنی یحییٰ کی، وہ پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انکو کتاب سکھائی اور وہ توریت تھی۔ اس وقت یحییٰ علیہ السلام کی عمر چھوٹی تھی، اللہ نے انکو فرمایا اے یحییٰ! اٹھا کتاب زور سے یعنی توریت کو کوشش اور حرص کے ساتھ سیکھ۔ پھر فرمایا کہ دیا ہم نے اسکو لڑکپن میں حکم یعنی دی اسکو سمجھ اور علم اور بھلائی کی طرف متوجہ ہوتا اور اسی میں کوشش کرتی۔ ف۲ ایک لڑکے نے انکو بلایا کھیلنے کو، کہا ہم اس واسطے نہیں بنے۔ (موضح) حنانا کا مطلب یہ کہ آپ ہر گناہ سے بچے ہوئے تھے۔ ف۳ یعنی آرزو کے لڑکے ایسے ہوتے ہیں، وہ ایسا نہ تھا۔ (موضح) ف۴ ان اوصاف جمیلہ اور خصائل حمیدہ کے بدلے تینوں حالتوں میں یحییٰ علیہ السلام کو اللہ کی طرف سے امن اور سلامتی ملی یعنی پیدائش کے دن، موت کے دن اور حشر کے دن۔ یہی تینوں مقامات گھبراہٹ کے ہیں۔ ایک مرسل حدیث میں ہے کہ تمام لوگ قیامت کے دن کچھ نہ کچھ گناہ لیکر جائیں گے سوائے یحییٰ علیہ السلام کے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ آپ نے کبھی گناہ کا قصد نہیں کیا۔ حسنؒ فرماتے ہیں جب یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کی ملاقات ہوئی تو عیسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ میرے لئے استغفار کیجئے آپ مجھ سے بہتر ہیں۔ یحییٰ علیہ السلام نے کہا آپ بہتر ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ میں نے اپنے اوپر آپ ہی سلام کہا اور تم پر خود اللہ نے سلام کہا۔ اس طرح دونوں نبی اللہ کی فضیلت ظاہر ہے۔ (مجزی)

ف۵ جب اللہ تعالیٰ نے زکریا علیہ السلام کا ذکر کیا تو انکے بڑھاپے کی حالت اور انکی بیوی کے بانجھ ہونے کی حالت میں مبارک لڑکا عطا فرمایا اور ساتھ ہی مریم کا قصہ بھی بیان فرمایا تاکہ عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا بھی بآسانی سمجھ میں آجائے۔ ان قصوں میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت و عظمت و سلطنت پر بڑی زبردست دلیل ہے۔ (ابن کثیر وغیرہ)

ف۶ یعنی غسل حیض کرنے کو یہی پہلا حیض تھا۔ تیرہ برس کی عمر تھی یا پندرہ برس کی کنارے ہوئیں شرم سے وہ مکان شرق کو تھا۔ اب نصاریٰ قبلہ کرتے ہیں شرق کو۔ (موضح)

ف۷ یعنی جوان خوب صورت۔ (موضح)

ف۸ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا گھبراؤ نہیں، میری نسبت کوئی برا خیال آیا ہو تو دل سے نکال دو، میں آدمی نہیں تیرے اُسی رب کا جس کی تو پناہ ڈھونڈھتی ہے، بھیجا ہوا فرشتہ ہوں، اسلئے آیا ہوں کہ خداوند قدوس کی طرف سے تجھ کو ایک پاکیزہ صاف ستھرا اور مبارک مسعود لڑکا عطا کروں۔ غُلٰمًا زَكِيًّا (پاکیزہ لڑکا) کہنے میں اشارہ ہو گیا کہ وہ حسب و نسب اور اخلاق وغیرہ کے اعتبار سے بالکل پاک صاف ہوگا۔ (خلاصہ موضح الفرقان)

ف۹ لڑکے کی خبر سنکر مریم علیہا السلام کو تعجب ہوا اور بولیں کہ لڑکے کا وجود میرے واسطے کس طرح متصور ہو سکتا ہے حالانکہ میں کسی کی بی بی نہیں ہوں اور نہ میں نے کبھی برائی کی ہے۔ فرشتہ بولا یونہی فرمایا تیرے رب نے وہ مجھ پر آسان ہے یعنی تیرے ہاں لڑکا ہو جائے گا اگرچہ تو کسی کی بی بی نہیں، اور کبھی تجھ سے برائی نہیں ہوئی کیونکہ وہ جو چاہے کر سکتا ہے (ابن کثیر) لِأَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا سے اہل بدعت ملائکہ، انبیاء، اولیاء کو اولاد دینے پر اختیارات ثابت کرتے ہیں اور عوام الناس میں شرکیہ عقیدہ کی قسم کے شبہات پیش کر کے پھیلاتے ہیں انکو اپنی بدعقیدگی کی اصلاح اس آیت قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ سے کر لینی چاہیے۔ (مرتب فوائد)

ف۱۰ یعنی یہ کام ضرور ہو کر رہیگا پہلے سے طے شدہ ہے اس میں تخلف نہیں ہو سکتا ہماری حکمت اسی کو مقتضی ہے کہ بدوں مس بشر کے محض عورت کے وجود سے بچہ پیدا کیا جائے اور وہ دیکھنے اور سننے والوں کیلئے ہماری قدرت عظیمہ کی ایک نشانی ہو کیونکہ تمام انسان مرد و عورت کے ملنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ آدم علیہ السلام دونوں کے بدوں پیدا ہوئے اور حوا کو صرف مرد کے وجود سے پیدا کیا گیا۔ چوتھی صورت یہ ہے کہ حضرت مسیح میں ظاہر ہوئی کہ مرد کے بدوں صرف عورت کے وجود سے ان کا وجود ہوا۔ اس طرح پیدائش کی چار صورتیں واقع ہو گئیں۔ وَرَحْمَةً مِّنَّا سے یہ مراد ہے کہ ہم اس کو نبی کریں گے کہ وہ لوگوں کو اللہ کی عبادت اور توحید کی طرف بلا وے گا۔ (ابن کثیر)

★ وجب الشیء۔ انتبذت معنے میں ہے تنحت کے کیونکہ جو چیز ڈالدی جاتی ہے وہ ایک جانب اور الگ رہتی ہے بولا کرتے ہیں جلس نبذۃ من الناس ای ناحیۃ۔ ۔لہ بشرًا سویًّا۔ سوی کہتے ہیں تام الخلقت کامل الجسم کو یعنی پورا آدمی۔ ۔لہ غُلٰمًا زَكِيًّا۔ زکی۔ طاہر من الذنوب یا جو ترقی کرے اور پاکی کی حالت میں نشوونما پائے۔ جو شخص گناہ نہیں کرتا اُسے زکی کہا جاتا ہے۔ ۔لہ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا۔ بغی اصل میں تھا بغوی بوزن فعول بمعنی فاعل۔ واو کو یے سے بدلا اور یے کو دوسری یے میں ادغام کر دیا۔ یے کی مناسبت سے بے کے فتح کو کسرہ سے بدل کر لیا یعنی بدکار عورت جسے مرد بدکاری کے لئے بلائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَقْضِيًّا ﴿٢١﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾ فَاَجَآءَهَا

مقرر کیا ہوا ۔ پس حاملہ ہوگئی ساتھ اسکے ۔ پس جا پڑی ساتھ اسکے مکان دور میں یعنی جنگل میں ۔ پس لے آیا اسکو

کے ہو چکی ہے ۔ پس وہ حاملہ ہوگئیں اور اسے لیکر وہ (لوگوں سے) دور ایک جگہ جا بیٹھیں۔ پھر درد زہ انکو

الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ

درد زہ ۔ طرف درخت ۔ خرما کی ۔ کہا ۔ اے کاش میں ۔ مر گئی ہوتی ۔ پہلے

کھجور کے تنے کی طرف لے آیا۔ کہنے لگیں کاش! میں اس سے پہلے ہی مر چکی ہوتی

هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ

اس سے اور ہوتی میں ۔ بھولی ۔ بھلائی ہوئی ۔ پس پکارا اس کو ۔ نیچے اس کے سے ۔ یہ کہ مت ۔ غم کھا

اور بھولی بسری ہو جاتی۔ پھر درخت کے نیچے سے فرشتے نے آواز دی کہ غم نہ کھاؤ

قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾ وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ

تحقیق کر دیا ہے پروردگار تیرے نے نیچے تیرے ۔ چشمہ ۔ اور ہلا ۔ طرف اپنی ۔ تنے ۔ کھجور کے کو

تمہارے پروردگار نے تمہارے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ اس سے

تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ

ڈالے گا ۔ اوپر تیرے ۔ کھجور ۔ تازی ۔ پس کھا ۔ اور ۔ پی ۔ اور ٹھنڈی رکھ آنکھوں کو

تم پر تازہ کھجوریں جھڑ پڑیں گی۔ سو کھاؤ اور پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو پھر

فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ

پس اگر ۔ دیکھے تو ۔ آدمیوں میں سے کسی کو ۔ پس کہہ ۔ تحقیق میں نے نذر کیا ہے ۔ واسطے باری تعالیٰ کے

تم اگر کسی آدمی کو دیکھو پاؤ تو کہدو کہ میں نے خداوند رحمٰن کے لئے روزے کی منت مان رکھی ہے اس لئے

صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ

روزہ ۔ پس ہرگز نہ بولوں گی آج کے دن کسی آدمی سے ۔ پس آئی ساتھ اس کے ۔ قوم اپنی میں گود میں لئے ہوئے اسکو

ہرگز آج کے دن کسی سے بات نہ کروں گی ۔ پھر وہ اس بچے کو گود میں اٹھائے قوم کے پاس آئیں

قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا

کہنے لگے اے مریم ۔ تحقیق ۔ لائی تو ایک چیز ۔ عجب ۔ اے بہن ۔ ہارون کی ۔ نہ

انہوں نے کہا کہ اے مریم! تم نے بہت بڑا کام کیا ہے ۔ اے ہارون کی بہن تمہارے باپ تو نہ

كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾ فَاَشَارَتْ

تھا ۔ باپ تیرا ۔ آدمی برائی کا ۔ اور نہ تھی ۔ ماں تیری ۔ بدکار ۔ پس اشارت کی

برے آدمی تھے اور نہ تمہاری ماں ہی بدکار تھیں۔ اس پر انہوں نے اس بچے

اِلَيْهِ ۭ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٢٩﴾ قَالَ اِنِّيْ

طرف اس کی کہا انہوں نے کیونکر ۔ کلام کریں ہم اس شخص سے کہ ہے بچہ ۔ گود کے ۔ لڑکا ۔ کہا ۔ تحقیق میں

کی طرف اشارہ کیا وہ کہنے لگے کہ ہم بچے سے کس طرح بات کریں ۔ بچہ بول اٹھا کہ

عَبْدُ اللّٰهِ ۭ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ﴿٣٠﴾ ۙ وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا

بندہ ۔ اللہ کا ہوں ۔ دی مجھ کو ۔ کتاب ۔ اور کیا ہے مجھ کو ۔ نبی ۔ اور کیا ہے مجھ کو ۔ برکت والا

میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور نبی بنایا ہے اور جہاں کہیں میں رہوں مجھے

حل لغات۔

۱ مقضیا صیغہ اسم مفعول ہے بمعنی محکم۔ اصل میں تھا مقضوی بقیاس مرمی مقضی ہو گیا۔ ۲ مکانا قصیا۔ قصی اور قاصی دونوں کے ایک معنی ہیں یعنی بعید۔ دور بولا کرتے ہیں مکان قصی و قاص ۳ ما کان ابوک امرا سوء۔ سوء بفتح اسم ہے اس کے معنے ہیں بد۔ بولا کرتے ہیں رجل سوء مرد بد اور بے خیر۔ اور سوء بالضم اسم مصدر ہے جس ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی جب وضع حمل کا وقت قریب آیا، شرم کے مارے سب سے علیحدہ ہو کر کسی بعید مکان میں چلی گئیں شاید یہ وہی جگہ ہو جسے بیت اللحم کہتے ہیں۔ یہ مقام بیت المقدس سے آٹھ میل ہے ذکرہ ابن کثیر عن وہب۔ (موضح الفرقان)

ف۲ مریم نے موت کی تمنا کی اس لئے کہ اس نے سمجھا کہ میں آزمائی جاؤنگی اس بچہ کی وجہ سے، لوگ میری اس بات کی کب تصدیق کرنے لگے کہ یہ لڑکا مجھ کو بغیر باپ کے اور بغیر بدکاری کے عطا ہوا ہے۔ مؤمن کو اس پر ایمان لانا چاہیے کہ عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں کیونکہ قرآن اسپر ناطق ہے اور تمام اہل اسلام سلف، خلف ائمہ دین سب اس پر متفق چلے آئے ہیں۔ (خلاصہ سلفیہ)

ف۳ یہ آواز دی فرشتہ نے اور زمین سے ایک چشمہ پھوٹ نکلا۔ (موضح القرآن)

ف۴ انکے دین میں یہ منت درست تھی کہ نہ بولنے کا روزہ رکھتے۔ ہمارے دین میں یہ منت درست نہیں۔ (موضح)

ف۵ بہن ہارون کی یعنی نبی ہارون کی بہن دادے کا نام بولتے ہیں قوم کو جیسے عاد و ثمود۔ یہ تھیں حضرت ہارون کی اولاد میں۔ (موضح) (ترمذی) کتاب التفسیر میں ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ لوگ انبیاء علیہم السلام اور صالحین کے نام پر نام رکھا کرتے تھے اس لئے مریم کے بھائی کا نام بھی ہارون تھا۔ عیسیٰؑ تو موسیٰ اور موسیٰ کے بھائی ہارون علیہما السلام کے سترہ سو سال بعد ہوئے ہیں۔ (حاشیہ جامع صفحہ ۹۰)

ف۶ یعنی یہ اور حرکت کہ بچے سے پوچھ لو! بھلا ایک گود کے بچے سے ہم کیسے سوال و جواب کر سکتے ہیں؟ ★

ف۷ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کی بندگی و غلامی کا اقرار کیا اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے لگے۔ اس سے ولد الزنا ہونے کا شبہ دور ہو گیا کیونکہ حرامی بچہ میں یہ فضیلت کہاں سے آئی کہ اس عمر میں اللہ کو پہچانے اور خلعت نبوت سے مشرف ہو۔ یہ تو ہر ایک حلالی بچہ کو بھی نصیب نہیں۔

★ کے معنے ہیں بدی۔ کلمہ مَن کَانَ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا مہد اصل میں گہوارے کو کہتے ہیں جس میں بچے کو سلایا جاتا ہے مگر یہاں مراد ماں کی گود یا کیف نکلم الخ کے یہ معنے ہیں کہ ہم ایسے بچے سے کیوں کر بات کریں جو گہوارے میں سونے کے قابل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾

جہاں ہوں میں اور حکم کیا ہے مجھکو ساتھ نماز کے اور زکوٰۃ کے جب تک رہوں میں جیتا ولی

مبارک قرار دیا ہے اور جبتک زندہ ہوں مجھے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا ہے۔

وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿٣٢﴾ وَالسَّلَامُ

اور خوش سلوک ساتھ ماں اپنی کے اور نہیں کیا مجھ کو سرکش بدبخت اور سلامتی ہے

اور مجھے اپنی ماں کا خدمتگزار بنایا ہے اور مجھے سخت گیر اور بدبخت نہیں بنایا اور مجھ پر سلام

عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ﴿٣٣﴾ ذَٰلِكَ

اوپر میرے جس دن پیدا ہوا میں اور جس دن مروں گا میں اور جس دن اٹھونگا میں زندہ ہو کر یہ ہے

(اور رحمت) ہے جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مرونگا اور جس دن زندہ کرکے اٹھایا جاؤں گا۔ یہ ہے

عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿٣٤﴾

عیسے بیٹا مریم کا بات حق کی وہ جو بیچ اس کے شک کرتے ہیں

عیسے ابن مریم۔ یہ سچی بات ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔

مَا كَانَ لِلَّهِ أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ سُبْحَانَهُ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا

نہیں لائق واسطے اللہ کے یہ کہ پکڑے اولاد پاکی ہے اس کو جب مقرر کرتا ہے کچھ کام

خدا کو زیبا نہیں کہ اس کے اولاد ہو وہ پاک ہے جب وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اسے صرف اتنا

فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٣٥﴾ وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ

سوائے اسکے نہیں کہتا ہے اسکو ہو پس ہو جاتا ہے اور تحقیق اللہ پروردگار میرا ہے اور پروردگار تمہارا

کہہ دیتا ہے کہ ہو جا سو وہ ہو جاتا ہے اور بیشک اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے

فَاعْبُدُوهُ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٣٦﴾ فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ

پس عبادت کرو اسکی یہ ہے راہ سیدھی ع۲ پس اختلاف کیا فرقوں نے

سو اسی کی عبادت کرو یہی سیدھی راہ ہے پھر اہل کتاب کے گروہوں نے

مِن بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن مَّشْهَدِ يَوْمٍ

درمیان اپنے پس ویل ہے واسطے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے حاضر ہونے دن

ایک دوسرے سے اختلاف کیا۔ تو ان لوگوں کے لئے افسوس ہے۔ جو بڑے دن خدا کے حضور حاضر ہونے سے

عَظِيمٍ ﴿٣٧﴾ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُونَنَا لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ

بڑے کے سے کیا خوب سنتے ہوں گے اور کیا خوب دیکھتے ہونگے جس دن آویں گے ہمارے پاس لیکن ظالم

انکار کرتے ہیں جس دن وہ ہمارے پاس آئیں گے کیسے تیز سننے والے اور کیسے درجہ بینا ہوں گے۔ مگر

الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٣٨﴾ وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ

آج کے دن بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں اور ڈرا ان کو دن پچھتانے کے سے جس وقت مقرر کیا جاویگا

آج نافرمان لوگ صریح گمراہی میں ہیں اور ان کو حسرت کے دن سے آگاہ کیجئے جب ہر ایک بات کا فیصلہ

الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ وقف لازم

کام اور وہ بیچ غفلت کے ہیں اور وہ نہیں ایمان لاتے ع۳ تحقیق ہم وارث ہوں گے

ہو جائے گا۔ اور آج وہ غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لاتے بیشک ہم ہی زمین کے اور ان

حل لغات

لہ وَبَرًّا بِوَالِدَتِي۔ بَرّ معنی میں ہے بار کے اور بار کہتے ہیں فرماں بردار کو۔ بَرّ کی جمع آتی ہے ابرار اور بار کی بررۃ۔ لٰہ قَوْلَ الْحَقِّ۔ قول الحق سے اگر کلمۃ اللہ مراد ہے تو بنا بر ★
مدح کے منصوب ہے یا مصدر ہے اور مضمون جملہ کی تاکید کر رہا ہے۔ بولا کرتے ہیں ھو عبداللہ الحق لا الباطل۔ ٣ے فِيهِ يَمْتَرُونَ۔ اِمتراء کہتے ہیں شک کرنے کو اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ نے لوگوں کے واسطے نفع پہنچانے والا بنایا ہے جہاں بھی جاؤں۔ روایت کیا اسکو اسماعیلی اور ابو نعیم نے اور ابن مسعودؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپؐ نے مُبَارَکًا کی تفسیر مُعَلِّمًا مُؤَدِّبًا کیساتھ کی۔ پھر فرمایا کہ حکم کیا ہے مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا جب تک میں رہوں جیتا۔ تو زکوٰۃ سے یا تو مال کی زکوٰۃ مراد ہے یعنی اگر میں مال کا مالک ہوں اور یا نفس کا پاک کرنا مراد ہے۔ مَادُمْتُ حَیًّا سے یہ بات ثابت ہوئی کہ آدمی جب تک دنیا میں رہتا ہے تو اسپر احکام شرعیہ کی پابندی لازم ہے اور وہ اگرچہ کتنے ہی اعلیٰ مقام پر پہنچ جائے مگر وہ ان سے بری الذمہ نہیں ہوسکتا۔ (فتح البیان وغیرہ)

ف۲ صحیح حدیث میں ہے جو شخص اللہ کے ایک ہونے، اسکے معبود برحق ہونے کا اقرار کرے اللہ کے سوا کسی کو لائق عبادت نہ سمجھے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا بندہ اور رسول جانے عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بندہ اور اسکا کلمہ یعنی حکم کُن سے پیدا شدہ سمجھے، جنت و دوزخ پر ایمان رکھے اللہ اس کو ضرور جنت میں پہنچائے گا۔

ف۳ جامع ترمذی کتاب التفسیر صفحہ ۱۴۴ میں ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت آئی ہے يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ كَانَّهٗ كَبْشٌ اَمْلَحُ حَتّٰى يُوْقَفَ عَلَى السُّوْرِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيُقَالُ يَا اَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ فَيُقَالُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ فَلَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ قَضٰى لِاَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَيَاةَ وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوْا فَرَحًا وَلَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ قَضٰى لِاَهْلِ النَّارِ الْحَيَاةَ فِيْهَا وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوْا تَرَحًا۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت کو ایک چتکبرے مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا اور دوزخ و جنت کے درمیان ایک دیوار پر اس کو ٹھیرا کر جنت والوں اور دوزخ والوں کو پکارا جائے گا۔ جنتی و دوزخی اس کی طرف متوجہ ہوں گے۔ پھر پوچھا جائے گا کہ تم اس کو پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے ہاں یہ موت ہے۔ پھر اس کو سب کے روبرو ذبح کیا جائے گا اور کہدیا جائیگا خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ فِيْهَا جنتی فرحت کی وجہ سے اگر زندگی رہی نہ ہوتی تو مرجاتے اور دوزخی غم و حسرت کی وجہ سے اگر زندہ رہنا نہ ہوتا تو مرجاتے (مرقیاۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ يَوْمَ الْحَسْرَةِ بھی قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ عبدالرحمٰن بن زید نے بھی یہی کہا اور استشہادًا یہ آیت پڑھی اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ الآیۃ۔ یعنی قیامت کے دن انسان کہے گا ہائے افسوس میں اللہ کی باتوں کو ٹالتا ہی رہا اور حق سے وحق والوں سے ہنسی مذاق کرتا رہا عمل سے محروم رہا۔ (ستارہ)

★ اس کی مزید توضیح سابق میں کئی جگہ گزر چکی۔ ۵ہ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ۔ احزاب جمع ہے حزب کی اور حزب کہتے ہیں گروہ وطائفہ کو۔ اس سے مراد ہیں یہود و نصاریٰ یا مطلق کفار جن میں یہود و نصاریٰ بھی داخل ہیں۔ ۶ہ مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ۔ مشہد مصدر میمی ہے بمعنی شہود یعنی حاضر ہونا اور ممکن ہے کہ ظرف مکان یا ظرف زمان ہو ای مکان الشہود فیہ وہو الموقف او وقت الشہود پہلی توجیہ زیادہ چسپاں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿٤٠﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ ع

زمین کے اور اس کے کہ اوپر اس کے ہے اور طرف ہماری پھیرے جاویں گے وہ اور یاد کر بیچ کتاب کے

لوگوں کے جو اس پر ہیں وارث ہیں اور ہماری طرف لوٹائے جائیں گے اور کتاب میں ابراہیم کا ذکر

إِبْرَاهِيمَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا ﴿٤١﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ

ابراہیم کو تحقیق وہ تھا بہت سچا نبی وہ جس وقت کہا اس نے واسطے باپ اپنے کے اے باپ میرے

کیجئے۔ بیشک وہ نہایت سچے نبی تھے جب انہوں نے اپنے باپ سے کہا ابا! تم

لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا ﴿٤٢﴾ يَا أَبَتِ

کیوں عبادت کرتا ہے اس چیز کی کہ نہ سنے اور نہ دیکھے اور نہ کفایت کرے تجھ سے کچھ اے باپ میرے

ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہو جو نہ سنتی ہیں اور نہ دیکھتی ہیں اور نہ تمہارے کچھ کام آ سکتی ہیں اے ابا! مجھ کو وہ

إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ

تحقیق میں تحقیق آیا ہے میرے پاس علم جو کچھ کہ نہیں آیا تیرے پاس پس پیروی کر میری دکھاؤں گا میں تجھ کو

علم حاصل ہے جو آپ کو حاصل نہیں ہوا تو میری پیروی کیجئے میں تمہیں سیدھی راہ پر

صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾ يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّ الشَّيْطَانَ

راہ سیدھی اے باپ میرے مت عبادت کر شیطان کی تحقیق شیطان ہے

چلا دوں گا۔ ابا! شیطان کی پوجا نہ کرو۔ شیطان خدا کا رحمان

كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾ يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَمَسَّكَ

واسطے اللہ کے نافرمان اے باپ میرے تحقیق میں ڈرتا ہوں یہ کہ لگ جاوے تجھ کو

کا نافرمان ہے اے ابا! میں ڈرتا ہوں کہ کہیں خدائے رحمان کی طرف سے

عَذَابٌ مِنَ الرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ

عذاب اللہ کی طرف سے پس ہو جاوے تو شیطان کا دوست کہا

آپ پر عذاب نازل نہ ہو پھر آپ شیطان کے ساتھی ہو جائیں گے اس نے کہا کہ

أَرَاغِبٌ أَنْتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ ۖ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ

اعراض کرتا ہے تو معبودوں میرے سے اے ابراہیم البتہ اگر باز نہ آوے گا تو البتہ

اے ابراہیم کیا تو میرے معبودوں سے بیزار ہے۔ اے ابراہیم اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے سنگسار کر دوں گا

لَأَرْجُمَنَّكَ ۖ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ ۖ سَأَسْتَغْفِرُ

سنگسار کروں گا میں تجھ کو اور چھوڑ جا مجھ کو مدت تک کہا سلام ہے اوپر تیرے البتہ بخشش مانگوں گا

اور مجھ سے ہمیشہ کے لئے دور ہو جا۔ ابراہیم نے سلام علیک کہا اور کہا میں تمہارے

لَكَ رَبِّي ۖ إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ﴿٤٧﴾ وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِنْ

میں واسطے تیرے رب اپنے سے تحقیق وہ ہے ساتھ میرے مہربان اور چھوڑ دوں گا میں تم کو اور اس چیز کو پکارتے ہو تم

لئے اپنے رب سے مغفرت طلب کروں گا بیشک وہ مجھ پر بہت مہربان ہے اور میں تم سے اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو

دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُو رَبِّي عَسَىٰ أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا ﴿٤٨﴾

سوائے اللہ کے اور پکاروں گا میں رب اپنے کو شتاب ہے کہ نہ ہوں میں ساتھ پکارنے رب اپنے کے بے نصیب

ان سے کنارہ کشی کرتا ہوں اور اپنے رب کو پکارتا ہوں امید ہے کہ اپنے رب کو پکار کر محروم نہیں رہوں گا

حل لغات۔

له إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا۔ صدیق مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی وہ شخص جس کی عادت میں سچائی اور راست بازی ہو کیونکہ مبالغہ وزن کثرت ومداومت پر دلالت کرتا ہے۔ جو شخص شراب ونشہ کا خوگر اور حریص ہوتا ہے اُسے خمیر اور سکیر کہا کرتے ہیں۔ ٹه لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا۔ ولی کے اصل معنے ہیں قریب کے جیسا کہ اسی سورت کے پہلے رکوع ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی کسی کا ملک یا ملک باقی نہ رہیگی۔ ہر چیز براہ راست مالک حقیقی کی طرف لوٹ جائے گی۔ وہی بلا واسطہ حاکم و متصرف علی الاطلاق ہوگا۔ جو چیز میں جس طرح چاہے گا اپنی حکمت کے موافق تصرف کریگا۔ دنیا کے جن سامانوں نے تم کو غفلت میں ڈال رکھا ہے سب کا ایک ہی وارث باقی رہجائیگا ملک و ملک کے لیے جو بڑے دعوے رکھنے والے سب فنا کے گھاٹ اُتار دیئے جائیں گے۔ (موضح)

ف۲ یعنی اے ہمارے پیغمبر! یہ توحید کے دشمن کفار مکہ بُت پرستی کرتے ہیں اپنے بزرگوں کی عبادت کرتے ہیں اور پھر اپنے آپ کو خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تابعدار کہلاتے ہیں ابراہیمی بنتے ہیں پس آپ ہمارے سچے نبی ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ بیان کرو کہ وہ تو اس بُت پرستی سے روکتے تھے اور اپنے باپ تک کو اس وجہ سے چھوڑ دیا تھا ورنہ اپنے پیارے باپ کو کون چھوڑتا ہے اور انھوں نے تو اپنے گھر سے ہجرت کرلی۔ بھلا کوئی اپنے آرام اور گھر کو بھی چھوڑا کرتا ہے۔ ابو محمد غفر اللہ لہ

ف۳ یعنی کفر کے وبال سے کچھ آفت آوے اور تو مدد مانگنے لگے شیطان یعنی بتوں سے اکثر لوگ ایسے ہی وقت شرک کرتے ہیں۔ (موضح القرآن)

ف۴ جب تو ان کی عبادت پر خوش نہیں ہے تو ان کی تردید سے باز آ۔ اگر تو باز نہ آوے گا تو میں تجھ سے ان کا قصاص لوں گا اور انکے عوض میں تجھ کو مار دوں گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ تو مجھ سے بچکر چلا جا اس سے پہلے کہ میں تجھ کو مار پیٹ کروں۔ (ابن کثیر)

ف۵ تیری سلامتی رہے۔ یہ رخصت کا سلام ہے۔ معلوم ہوا اگر دین کی بات سے ماں باپ خوش نہوں اور گھر سے نکالنے لگیں اور بیٹا ماں باپ کو میٹھی بات کہہ کر نکل جاوے وہ بیٹا عاق نہیں اور گناہ بخشوانے کو انھوں نے وعدہ کیا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ دیکھی تب موقوف کیا۔ (موضح القرآن)

★ آیۃ وانی خفت الموالی الخ میں گزر چکا۔ یہاں ولی سے مراد ہے قرین و ہم نشین ہے واھجرنی ملیا۔ ہجران کے معنی ہیں ترک کلام یا مفارقۃ فی الدار و البلد پہلی صورت میں واہجرنی کے معنے ہوں گے واہجرنی بالقول۔ اور دوسری صورت میں تباعد عنی لئلا اراک۔ ملی کہتے ہیں مدۃ بعیدہ کو بولا کرتے ہیں اتی علی فلان ملاوۃ من الدہر ای زمان بعید۔ انہ کان بی حفیا۔ حفی کے معنے ہیں لطیف و رفیق کے۔ بولا کرتے ہیں احفی فلان فی المسئلۃ بفلان اذا لطف بہ و بالغ فی الرفق اور اسی سے ہے قولہ تعالیٰ کانک حفی عنہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗۤ

پس جب چھوڑ دیا ان کو اور اس چیز کو کہ عبادت کرتے تھے وہ سوائے خدا کے دیا ہم نے اس کو

سو جب اس نے ان سے اور اللہ کے سوا جن کی وہ پوجا کرتے تھے ان سے کنارہ کشی اختیار کرلی تو ہم نے اسے اسحٰق اور

اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۝۴۹ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ

اسحٰق اور یعقوب اور ہر ایک کیا ہم نے نبی اور ہم نے ان کو دی

یعقوب بخشے اور دونوں میں سے ہر ایک کو ہم نے نبی بنایا۔ اور ان کو اپنی رحمت اور فراخی

رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ۝۵۰ۧ وَاذْكُرْ

رحمت اپنی سے اور کیا ہم نے واسطے انکے زبان راستی کی بلند اور یاد کر

دی۔ اور ان کے تذکرۂ جمیل کو بلند کیا اور کتاب

فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى ۡ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا

بیچ کتاب کے موسےٰ کو تحقیق وہ تھا خالص کیا گیا اور تھا پیغمبر

میں موسیٰ کا ذکر (بھی) کیجئے۔ بیشک وہ برگزیدہ تھے۔ اور رسول و

نَّبِيًّا ۝۵۱ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ۝۵۲

نبی اور پکارا ہم نے اسکو کنارے طور کے سے بہت برکت والا تھا اور نزدیک کیا ہم نے اس کو باتیں کرتے ہوئے

نبی تھے اور ہم نے انہیں طور کی داہنی طرف سے آواز دی اور راز داری کی گفتگو کیلئے انہیں نزدیک بلایا۔

وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ۝۵۳ وَاذْكُرْ

اور دیا ہم نے اس کو مہربانی اپنی سے بھائی اس کا ہارون پیغمبر اور یاد کر

اور ہم نے اپنی رحمت سے انکو ان کا بھائی ہارون نبی عطا کیا۔ اور کتاب

فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۡ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ

بیچ کتاب کے اسمٰعیل کو تحقیق وہ تھا سچا وعدے کا اور تھا

میں اسماعیل کا ذکر کیجئے۔ وہ بلاشبہ وعدے کے سچے تھے۔ اور رسول بھی تھے۔

رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝۵۴ۚ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۠

پیغمبر نبی اور تھا حکم کرتا اہل اپنے کو ساتھ نماز کے اور زکوٰۃ کے

اور نبی بھی۔ اور اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم کرتے

وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝۵۵ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۡ

اور تھا نزدیک پروردگار اپنے کے پسندیدہ اور یاد کر بیچ کتاب کے ادریس کو

رہتے تھے۔ اور اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ تھے اور کتاب میں ادریس کا ذکر کیجئے۔

اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝۵۶ۙ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝۵۷ اُولٰۗىِٕكَ

تحقیق وہ تھا سچا نبی اور چڑھا لیا ہم نے اسکو مکان بلند میں یہ لوگ تھا

وہ بے شک سچے نبی تھے اور ہم نے انہیں بلند مرتبہ عطا کیا تھا یہ وہ لوگ

الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۤ

وہ کہ انعام کیا اللہ نے اوپر ان کے پیغمبروں سے اولاد آدم کی سے

ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا ہے۔ منجملہ انبیاء کے آدم کی نسل سے اور ان لوگوں کی نسل سے جنکو ہم نے نوح کے ساتھ کشتی پر

ع ٣

حل لغات۔

لہ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا۔ مخلص اخلاص بمعنی اصطفاء اور اجتباء سے مشتق ہے یعنی مخلص اُسے کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ پسند کرے اور برگزیدہ فرمائے۔ ٢ہ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ۔ الایمن صفت ہے جانب کی۔ اور جانب اگرچہ نکرہ ہے اور الایمن معرفہ مگر معرفہ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ کے حکم میں داخل ہے ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی اللہ کی راہ میں ہجرت کی، اپنوں سے دور پڑے۔ اللہ نے ان سے بہتر دیئے محبت کو۔ یہاں اسمٰعیل علیہ السلام کا نام نہ فرمایا کہ وہ ان کے پاس نہیں رہے۔ (موضح)

ف۲ ان (موسیٰ علیہ السلام) سے کلام بے واسطہ ہوا، بیچ میں فرشتہ نہ تھا۔ (موضح)

ف۳ وعدہ کی سچائی صفات حمیدہ میں سے ہے جیسے کہ وعدہ خلافی اوصاف رذیلہ میں سے ہے اور وعدہ خلافی منافق کی نشانیوں میں سے ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں (۱) باتوں میں جھوٹ بولتا ہے اور (۲) وعدے پورے نہیں کرتا اور (۳) امانت میں چوری کرتا ہے۔۔ اور مومن بری عادتوں سے بچتے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسمٰعیل علیہ السلام کی صدق وعدہ کے ساتھ ثنا کی اور ایسے ہی ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی صادق الوعدہ تھے۔ کسی سے کوئی وعدہ کرتے مگر اس کو پورا فرماتے چنانچہ عبداللہ بن ابی الحسماء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خرید و فروخت کی اس سے پہلے کہ آپ مبعوث ہوں۔ پھر آپؐ کا کچھ بقیہ میرے پاس تھا جس کے لا دینے کا میں نے آپؐ سے اسی جگہ وعدہ کیا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا تو میں اس دن بھول گیا اور دوسرے دن بھی پھر آپؐ کے پاس تیسرے دن آیا اور آپؐ وہاں ہی تشریف فرما تھے آپؐ نے فرمایا اے جوان! تو نے مجھ کو تکلیف دی۔ میں تو تین دن سے یہاں تیرے انتظار میں ہوں (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ صفحہ ۴۰۰) اور فرمایا

مَنْ وَّعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَأْتِ أَحَدُهُمَا إِلَى وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَذَهَبَ الَّذِي جَاءَ لِيُصَلِّيَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۰۰) یعنی اگر دو شخص کسی جگہ آنے کا آپس میں وعدہ کریں، ایک آگیا اور دوسرا نہ آیا اتنے میں کسی نماز کا وقت آگیا اور وہ آنے والا نماز پڑھنے چلا گیا۔ پھر اس کے جانے کے بعد وہ دوسرا شخص اس جگہ پہنچا تو اس پہلے شخص پر الزام نہیں کیونکہ وہ فرض الٰہی ادا کرنے گیا ہے جو آپس کے وعدوں سے بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ نیز فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ أَخَاهُ وَمِنْ نِيَّتِهِ أَنْ يَفِيَ لَهُ فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِيءْ لِلْمِيعَادِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۰۰) یعنی اگر کسی نے کچھ وعدہ کیا اور اس کی نیت یہی ہے کہ پورا کروں گا اور پھر اللہ کی شان پورا نہ کر سکا باوجود کوشش کے تو وہ گنہگار نہیں۔ موضح میں ہے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے ایک شخص سے وعدہ کیا تھا کہ جب تک تو آوے میں اسی جگہ رہوں گا۔ وہ ایک برس نہ آیا یہ وہاں ہی رہے۔

ف۴ لکھا ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام پہلے تھے حضرت نوح علیہ السلام سے۔ حساب ستاروں کی چال کا اور لکھنا اور سینا کہتے ہیں ان ہی سے سیکھا ہے خلق نے۔ ملک الموت ان سے آشنا تھا، ایک بار آزمانے کو اپنی جان بدن سے نکلوائی پھر ڈلوائی اور بہشت کی سیر مانگی پھر وہاں رہ گئے اللہ کے حکم سے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے معراج کی رات آسمان پر اور بعضے کہتے ہیں حضرت الیاس علیہ السلام کا لقب ہے ادریس۔ (موضح)

★ والتقدیر نادیناہ من ناحیۃ الیمنی۔ ۱۱ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا۔ نجی معنے میں مناجی کے مشتق نجوی سے اور نجوی کہتے ہیں سرگوشی کرنے کو۔ پھر یہ نادینا یا قربناہ کی احد الضمیرین سے حال واقع ہوا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ ۚ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرٰهِيمَ وَإِسْرَآءِيلَ ۚ

اور ان لوگوں سے کہ چڑھا لیا ہم نے ساتھ نوح کے اور اولاد ابراہیم کی اور اسرائیل کی سے

سوار کیا۔ اور ابراہیم اور یعقوب کی نسل سے اور ان لوگوں سے جن کو ہم نے

وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۚ إِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ

اور ان لوگوں سے ہدایت کی ہم نے اور چن لیا ہم نے انکو جب پڑھی جاتی ہیں اوپر انکے نشانیاں رحمن کی

ہدایت دی اور برگزیدہ قرار دیا۔ جب ان کے سامنے خدائے رحمان کے احکام پڑھے جاتے تھے تو وہ سجدہ

خَرُّوا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ﴿٥٨﴾ السجدة ۩ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا

گر پڑتے ہیں سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے پس جانشین ہوئے پیچھے انکے برے لوگ کہ ضائع کیا انہوں نے

کرتے اور روتے ہوئے گر پڑتے تھے پھر ان کے بعد چند نا خلف آئے جنہوں نے نماز کو

الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٥٩﴾ إِلَّا مَنْ

نماز کو اور پیروی کی خواہشوں کی پس البتہ ملاقات کریں گے غی کی وادی مگر جس نے

ضائع کیا اور خواہشات نفسانی کے پیچھے پڑ گئے سو بہت جلد وہ گمراہی کی سزا پائیں گے مگر جس نے

تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولٰٓئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا

توبہ کی ایمان لایا اور عمل کیا اچھا پس یہ لوگ داخل ہونگے بہشت میں اور نہ

جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل نیک کئے۔ سو یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر

يُظْلَمُونَ شَيْئًا ﴿٦٠﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهُ

ظلم کئے جاویں گے کچھ بھی بہشتیں ہمیشہ رہنے کی وہ جو وعدہ کیا ہے رحمن نے بندوں اپنے سے

مطلق ظلم نہ ہوگا۔ ہمیشگی کے ایسے باغوں میں جن کا وعدہ خدائے رحمان نے اپنے بندوں سے غائبانہ

بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا ﴿٦١﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا

ساتھ غیب کے تحقیق ہے وعدہ اس کا لایا ہوا نہیں سنیں گے بیچ اسکے بیہودہ مگر

کر رکھا ہے۔ بلاشبہ اس کا وعدہ ان کے سامنے آکر رہے گا۔ وہاں کوئی لغو بات نہ سنیں گے مگر سلام ہی سلام کی آوازیں

سَلٰمًا ۖ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿٦٢﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي

سلام اور واسطے انکے ہے رزق انکا بیچ اسکے صبح اور شام وہ بہشت ہے کہ وارث

اور ان کو وہاں ان کی روزی صبح و شام ملتی رہے گی۔ یہ وہ جنت ہے جس کا وارث

نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ

کرتے ہیں ہم اسکا بندوں اپنے میں سے اس شخص کو کہ ہے پرہیزگار اور نہیں اترتے ہم مگر ساتھ حکم

ہم اپنے بندوں میں سے اس شخص کو کرتے ہیں جو پرہیزگار ہو اور (ملائکہ نے کہا کہ) ہم اترا نہیں

رَبِّكَ ۚ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ

رب تیرے کے واسطے اسکے ہے جو آگے ہمارے ہے اور جو پیچھے ہمارے ہے اور جو کچھ درمیان اسکے ہے اور نہیں ہے

کرتے مگر آپ کے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو ان کے درمیان ہے اور آپ کا

رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ

پروردگار تیرا بھولنے والا پروردگار آسمانوں کا اور زمین کا اور اس چیز کا کہ درمیان انکے ہے پس عبادت کر اسکی

رب بھولنے والا نہیں وہ رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور اس کائنات کا جو انکے مابین ہے اسی کی عبادت کیجئے اور

حل لغات۔

۱ے خَرُّوا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا۔ سُجَّدًا جمع ہے ساجد کی جس طرح رُکَّعٌ راکع کی اور بُكِيًّا جمع باکی جس طرح شُهُودٌ شاہد کی اور قُعُودٌ قاعد کی جن لوگوں نے اسے مصدر کہا ہے انہیں غلط فہمی ہوئی ہے کیونکہ بکیا کا عطف ہے سجدا پر اور سجدا جمع ہے تو اسے بھی جمع ہونا ضرور ہے کیونکہ معطوف و معطوف علیہ میں مغایرت نہیں ہوا کرتی پھر سجدا اور بکیا دونوں حال ہیں خروا کی ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف یہاں سجدۂ تلاوت ہے۔ حدیث میں ہے کہ قرآن کی تلاوت کرو اور روؤ اگر رونا نہ آئے تو کم از کم رونے کی صورت بنالو۔ ترغیب صفحہ ۵۹۵ میں ہے آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے ایک لاکھ چوبیس ہزار باتیں کیں اور یوں فرمایا کہ سب سے بڑھ کر زہد ہے اور سب سے بڑا درجہ گناہوں سے بچنا ہے اور سب سے بڑی عبادت میرے خوف سے رونا ہے۔ رونے والے رفیق اعلیٰ کے مقام میں ہونگے۔ اس مقام میں سوا اُن کے کوئی نہ پہنچے گا۔ خوفِ الٰہی سے رونے کا بیان صفحہ ۱۶۳ میں بھی لکھا گیا ہے۔ (مرتب فوائد) ف۲ گذشتہ آیت میں اگلوں کا حال تھا۔ اس آیت میں پچھلوں کا ہے کہ دنیا کے مزوں اور نفسانی خواہشات میں پڑ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت یعنی نماز سے غافل ہو گئے جو اہم العبادات و فرضِ عین ہے۔ اِضاعت کے معنے میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ اضاعت سے مراد بالکلیہ نماز چھوڑ دینا ہے۔ یہی قول ہے محمد اور ابن زید اور سدی کا اور اسی کو ابن جریرؒ نے پسند کیا اور عمر بن عبدالعزیزؒ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ ان کا ضائع کرنا یہ تھا کہ انھوں نے نماز کو چھوڑ دیا لیکن نماز کے وقتوں کی پابندی نہ کی۔ عبداللہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اپنی امت پر دو باتوں کا خوف ہے۔ ایک تو یہ کہ لوگ جھوٹ کے، شہوت کے پیچھے پڑ جائیں گے اور نمازوں کو چھوڑ بیٹھیں گے۔ دوسرے یہ کہ منافق لوگ دنیا دکھاوے کو قرآن کے عامل بن کر سچے مؤمنوں سے لڑیں جھگڑیں گے۔ (ابن کثیر) خَلَف لام کے فتح کے ساتھ عقب خیر نیک اولاد اور صدق کو کہتے ہیں۔ اور لام کے کسرہ و سکون کے ساتھ عقب شر بد اولاد شور کو کہتے ہیں۔ اِضاعت صلوٰۃ یہ کہ پڑھنی چھوڑ دی یا بے وقت پڑھی یا خلافِ سُنّت یا جلدی جلدی پڑھی، رکوع و سجود وغیرہ میں اطمینان نہیں کیا یا نماز میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی جو نماز کے لئے شرط و رکن ہے۔ جب اسکو ضائع کر دیا تو گویا ساری نماز ہی برباد کر دی

اس میں ترک اور تاخیر دونوں داخل ہیں۔ صحیح مسلم میں مرفوعاً آیا ہے کہ اسلام اور شرک کے درمیان نماز فصل ہے۔ اگر نماز پڑھی تو بندہ مسلمان ہے، چھوڑ دی تو مشرک ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ہمارے اور کفار کے درمیان فرق اور ما بالامتیاز یہی نماز ہے جس نے اسے چھوڑ دیا وہ کافر ہو گیا اسکا انجام غَیّ ہے ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا غَیّ کیا ہے۔ فرمایا، ایک کنواں ہے دوزخ کے اسفل حصہ میں جس میں دوزخیوں کی پیپ و خون بھرا جاتا ہے، اتنا عمیق (گہرا) ہے کہ ایک بھاری پتھر اگر ڈالا جائے تو پچاس برس تک اس کی تہ میں نہ پہنچے گا۔ اس میں زانی، شرابی، سود خوار، جھوٹی گواہی دینے والے، ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے، نماز کو ضائع کرنے والے داخل ہونگے العیاذ باللہ۔ (ترجمان)
ف۳ یعنی توبہ کا دروازہ ایسے مجرموں کیلئے بھی بند نہیں جو گنہگار سچے دل سے توبہ کر کے ایمان و عمل صالح کا راستہ اختیار کر لے۔ حدیث میں ہے اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ۔
ف۴ جو لوگ صرف پیغمبروں کے فرمانے پر بن دیکھی چیزوں پر ایمان لائے اللہ کی عبادت کی تو اللہ بھی اُنکے جنت کی بن دیکھی نعمتوں کا وعدہ فرماتا ہے۔
ف۵ جنت میں لغو بکواس بیہودہ باتیں، شور و غل نہ ہوگا اور سلام علیکم کی آوازیں بلند سنیں گے۔
ف۶ میراث آدمؑ کی کہ اول ان کو بہشت ملی ہے۔ (موضح)
ف۷ جبرئیل علیہ السلام نے آنے میں دیر لگائی پھر جب آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رُک جانے کی وجہ دریافت کی تو انھوں نے جواب دیا کہ جب لوگ ناخن نہ کتروائیں انگلیاں اور پوریاں صاف نہ رکھیں مونچھیں پست نہ کرائیں مسواک نہ کریں تو ہم فرشتے کیسے آسکتے ہیں؟ پھر یہ آیت تلاوت کی اِن کیش وفیشن پرست خیال کریں جو لمبے لمبے ناخن رکھتے ہیں اصفائی مسواک کرنے کو تہذیب کے خلاف کہتے ہیں۔ (مرتب)

★ ضمیریہ ای ساجدین و باکین۔ بُکِیًّا اصل میں تھا بُکُوْیٌ واو اور یے ایک کلمہ میں جمع ہوئے پہلا ساکن ہے واو کو یے سے بدلا اور یے کو یے میں ادغام کیا کاف کو یے کی مناسبت سے کسرہ دیدیا۔ ۲ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ۔ خلف کے معنی ہیں پیچھے چھوڑنے کے۔ بولا کرتے ہیں خلفہ اذا اعقبہ۔ پھر عقب خیر میں مستعمل ہوتا ہے خَلَف بفتح لام اور عقب شر میں۔ خَلْف بالسکون جس طرح ضمان خیر میں وعد اور ضمان شر میں وعید۔ یہی وجہ ہے کہ نا ہموار اور نا خلف فرزند کو خَلْف اور صالح نیک بخت کو خَلَف کہتے ہیں اور اس کی مزید توضیح سورۂ اعراف کے رکوع ۲۱ آیۃ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ میں گزر چکی، اس کے ساتھ اسے بھی پڑھنا چاہئے۔ ۳ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا۔ غیّ۔ عرب ہر ایک شر کو غی کہتے ہیں جس طرح ہر خیر کو رشاد۔ ایک شاعر کہتا ہے ؎ فمن یلق خیرا یحمد الناس امرہ۔ ومن یغو لا یعدم علی الغی لائما۔ ۴ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا۔ مَاْتِيّ مفعول کا صیغہ ہے معنی میں فاعل کے اصل میں تھا مَاْتُوْيٌ بقاعدہ مَرْمِيٌّ واو یے ہو کر ایک یے دوسری میں مدغم ہو گئی اور یے کی مناسبت سے تے کو کسرہ دیدیا گیا اور جائز ہے کہ ماتی صیغہ ظرف مکان ہو کیونکہ وعد سے مراد ہے جنت۔ مطلب یہ ہے کہ جنت میں لوگ آئیں گے۔ ۵ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ۔ اس جملہ کا عطف ہے تلک الجنۃ التی نورث الخ پر اور اگرچہ اس کا حاکی اللہ تعالیٰ ہے اور ما نتنزل کا غیر اللہ اور اس صورت میں وما نتنزل کا عطف ماقبل پر بغیر فصل جائز نہ ہونا چاہئے تھا مگر جب کوئی قرینہ ظاہر ہو تو بلا تردد جائز ہے جس طرح اذا قضی امرا فانما یقول لہ کن فیکون اور وان اللہ ربی وربکم الخ میں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۭ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ۝ ۶۵ ۧ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ

اور صبر کر واسطے عبادت اسکی کے کیا جانتا ہے تو واسطے اسکے ہمنام ف۱ اور کہتا ہے آدمی

اسی کی عبادت پر قائم رہیے بھلا آپ کو اس کا کوئی ہمنام معلوم ہے؟ اور مرد منکر کہتا ہے کہ کیا

ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ۝ ۶۶ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا

کیا جب مر جاؤں گا میں البتہ نکالا جاؤں گا میں زندہ؟ کیا نہیں یاد کرتا انسان یہ کہ ہم نے

جب میں مرجاؤں گا۔ پھر جلدی ہی زندہ ہوکر نکلوں گا۔ کیا انسان کو یاد نہیں کہ اس سے قبل ہم نے

خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْــــًٔا ۝ ۶۷ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ

پیدا کیا تھا اسکو پہلے اس سے اور نہ تھا کچھ ف۲ پس قسم ہے رب تیرے کی البتہ اکٹھا کرینگے ہم انکو

اسکو پیدا کیا حالانکہ وہ کوئی چیز نہ تھا آپ کے رب کی قسم! ہم ان کو اور شیطانوں کو

وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۝ ۶۸ ۚ ثُمَّ

ساتھ شیطانوں کے پھر البتہ حاضر کرینگے ہم انکو گرد دوزخ کے زانو پر گرے ہوئے ف۳ پھر

ضرور اکٹھا کرینگے پھر ہم ان کو یوں حاضر کرینگے کہ جہنم کے گرد اگرد گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے۔ پھر

لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ

البتہ کھینچ لینگے ہم ہر جماعت جو نسا ان میں سے اشد ہے اوپر باری تعالیٰ کے

ہر گروہ میں سے اس گروہ کو جدا کرینگے۔ جو خدائے رحمان کے آگے سب سے زیادہ

عِتِيًّا ۝ ۶۹ ۚ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ۝ ۷۰ وَ

سرکشی میں پھر البتہ خوب جانتے ہیں ان لوگوں کو کہ بہت لائق ہیں ساتھ اسکے داخل ہونے کے اور

اکڑا رہتا تھا پھر ہم ان کو بھی خوب جانتے ہیں جو اس میں گرنے کے زیادہ مستحق ہیں اور

اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰي رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝ ۷۱ ۚ

نہیں کوئی تم میں سے مگر گذرنے والا ہے اوپر پروردگار تیرے کے لازم ادا کیا گیا۔

تم میں سے کوئی نہیں جسکا اس پر گذر نہ ہو۔ اس بات کا آپکے رب نے حتمی طور پر فیصلہ کردیا ہے۔

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ۝ ۷۲ وَاِذَا

پھر نجات دینگے ہم ان کو جو پرہیزگاری کرتے ہیں اور چھوڑ دینگے ہم ظالموں کو بیچ اسکے گرے ہوئے ف۴ اور جب

پھر ہم ان لوگوں کو نجات دے دینگے جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی اور نافرمانوں کو وہاں اوندھا پڑا رہنے دینگے اور جب

تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ

پڑھی جاتی ہیں اوپر انکے نشانیاں ہماری ظاہر کہتے ہیں وہ لوگ کہ کافر ہوئے واسطے ان لوگوں کے کہ

ان کے سامنے ہماری کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو کافر ہیں ان سے جو ایمان لاتے ہیں کہتے ہیں کہ دونوں فریقوں

اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ۝ ۷۳ وَ

ایمان لائے ہیں کونسا دو فرقوں میں بہتر ہے جگہ میں اور بہتر ہے مجلس میں اور

میں سے کونسا فریق مرتبے اور مجلس کے لحاظ سے بہتر ہے اور

كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ۝ ۷۴

کتنے ہلاک کئے ہیں ہم نے پہلے ان سے قرن وہ بہتر تھے اسباب میں اور نمود میں

ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی جماعتوں کو ہلاک کردیا جو اثاثہ اور نمود کے لحاظ سے ان سے کہیں اچھی تھیں۔

حل لغات۔ ف۱ جھنم جثیا۔ جثی جمع ہے جاث کی۔ لیا گیا ہے جثا اذا قعد علی رکبتیہ سے اصل میں تھا جثوو ضمہ کے بعد دو واؤں کا جمع ہونا ثقیل تھا اسلئے ث کو تخفیفا کسرہ دیا گیا پہلا واو خود ساکن اور ماقبل کے مکسور ہونے کی وجہ سے یے سے بدل گیا۔ اب واو اور یے ایک کلمہ میں جمع ہوئے اور پہلا ساکن واو کو یے سے بدل کر ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف اللہ کے نام سب اس کی صفت ہیں یعنی کیا کوئی ہے اس صفت کا۔ (موضح) ف۲ اللہ تعالیٰ انسان کے اعادہ پر دلیل لیتا ہے اس کی پہلی بار کے پیدا کرنے سے کہ اس نے آدمی کو پہلے بنایا اور وہ کچھ نہ تھا کیا اب اس کا اعادہ نہیں کر سکتا یعنی دوبارہ نہیں پیدا کر سکتا؟ یقیناً پیدا کر سکتا ہے اور یہ آسان ہے۔ بخاری شریف میں ہے اللہ فرماتا ہے کہ انسان مجھ کو جھٹلاتا ہے مجھ کو ایذا دیتا ہے جو اسکو لائق نہیں جھٹلانا یہ کہ کہتا ہے مجھ انسان کو اللہ دوسری بار پیدا نہیں کرے گا جس طرح اس نے پہلی بار پیدا کیا، اللہ کی اولاد قرار دینا یہ اللہ کو ایذا دینا حالانکہ اللہ اکیلا ہے، اولاد اور ماں باپ سے بے نیاز ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ (مرتب فوائد)

ف۳ مارے دہشت کے کھڑے کھڑے گر پڑیں گے اور چین سے بیٹھ نہ سکیں گے یہی ہو اگھٹنوں پر گرنا۔ (موضح)

ف۴ یعنی منکرین کے ہر فرقہ میں جو زیادہ بدمعاش، سرکش اور اکڑباز تھے انھیں عام مجرموں سے علیحدہ کر لیا جائے گا پھر ان میں بھی جو بہت زیادہ سزا کے لائق اور دوزخ کا حقدار ہوگا وہ اللہ کے علم میں ہے اسکو دوسرے مجرموں سے پہلے آگ میں جھونکا جائیگا۔ (موضح)

ف۵ بہشت کو راہ نہیں مگر دوزخ کے منہ میں۔ تنور کی شکل دوزخ ہے منہ اس کا دنیا سے بڑا کنارے سے کنارے تک راہ پڑی ہے بال برابر تیز جیسے تلوار۔ ایمان والے اسپر سے سلامت گزر جائیں گے اور گناہ گار گر پڑیں گے پھر موافق عمل بعد کئی روز کے نکلیں گے شفاعت سے اور ارحم الراحمین کی مہر سے۔ آخر جس نے کلمہ کہا ہے سچے دل سے سب نکلیں گے اور کافر رہ جاویں گے پھر اس کا منہ بند ہوگا (موضح) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ بدر و حدیبیہ کے جہاد میں جو ایماندار شریک تھے ان میں سے ایک بھی دوزخ میں نہ جائے گا۔ یہ سنکر حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا قرآن تو کہتا ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا الآیۃ پڑھ دی (ابن کثیر) اور جامع ترمذی کتاب التفسیر میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ عَنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِيْ رَحْلِهِ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهِ۔ یعنی پل صراط سے سب کو گزرنا ہوگا یہی آگ کے پاس کھڑا ہونا ہے۔ اب بعض تو بجلی کی طرح گزر جائیں گے، بعض ہوا کی طرح .... بعض تیز رفتار گھوڑوں کی طرح، بعض تیز رفتار اونٹوں کی طرح بعض دوڑنے والے آدمی کی طرح، بعض پیدل انسان کی طرح یہاں تک کہ سب سے آخر جو مسلمان اس سے پار ہوگا یہ وہ ہوگا جس کے صرف پیر کے انگوٹھے پر نور ہوگا گرتا پڑتا نجات پاوے گا۔ (ابن کثیر)

★ یے کو یے میں ادغام کر دیا گیا جیم کو مناسبت یے کی وجہ سے کسرہ دیا گیا۔ ۲ من کل شیعۃ۔ شیعہ بوزن فعلۃ جیسے فرقۃ اور فئۃ وہی الطائفۃ التی شاعت ای تبعت غاویا من الغواۃ۔ اور اس کی مزید تفصیل اور وجہ اشتقاق سورۂ حجر کے رکوع ۱ آیہ ولقد ارسلنا من قبلک فی شیع الاولین میں دیکھو۔ ۳ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا۔ صلی صیغہ اور تعلیل میں عتی کے مانند ہے، مشتق ہے صَلِیَ یَصْلٰی سے اور صلی معنی ہیں آگ میں داخل کے۔ ۴ کَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا۔ حتم مصدر ہے معنی میں مفعول کے۔ اس کے معنے ہیں ایجاب یعنی کسی چیز کے واجب کرنے کے بولا کرتے ہیں حتم الامر اذا وجب۔ یہ خبر واقع ہوا ہے کان کی۔ ۵ وَاَحْسَنُ نَدِيًّا۔ ندیّ مجلس بولا کرتے ہیں ندی وناد ای مجلس ومجمع اور اسی سے وتاتون فی نادیکم المنکر اور فلیدع نادیہ اس کے اصلی معنے ہیں مجلس میں جمع کرنے کے۔ بولا کرتے ہیں ندوت القوم واندوتہم اذا جمعتہم فی المجلس۔ اسی سے ہے دار الندوہ کیونکہ وہاں قوم جمع ہوا کرتی تھی۔ ۶ اَثَاثًا وَّرِئْيًا۔ اثاث گھر کا سامان۔ رئیا بوزن فعلا بمعنی مفعول مشتق ہے رویۃ سے تو رئیا کے معنی ہیں منظر وہیئت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰى

کہہ جو شخص کہ ہے بیچ گمراہی کے پس چاہیے کہ کھینچ لیجاوے اسکو رحمٰن خوب کھینچنا یہاں تک کہ

کہہ دیجئے کہ جو گمراہی میں پڑ جاتا ہے اسے خدائے رحمان ڈھیل دیئے جاتا ہے۔ حتی کہ جب وہ اپنی آنکھوں

إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ ۖ فَسَيَعْلَمُونَ

جب دیکھیں جو وعدہ دیئے جاتے ہیں یا عذاب کا اور قیامت کا پس البتہ جانیں گے

سے اس چیز کو دیکھ لیتے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے (یعنی) یا عذاب کو یا قیامت کو تو انہیں خود معلوم ہو جائیگا

مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضْعَفُ جُندًا (٧٥) وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ

کون سا بدتر ہے مکان میں اور بودا ہے لشکر میں اور زیادہ دیتا ہے اللہ ان لوگوں کو کہ

کہ کون بُری حالت میں ہے اور کس کی فوج کمزور ہے اور وہ لوگ جو ہدایت قبول کرتے ہیں

اهْتَدَوْا هُدًى ۗ وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا

راہ پائی ہے راہ پانا اور باقی رہنے والیاں نیکیاں بہتر ہیں نزدیک پروردگار تیرے کے ثواب میں

اللہ ان کو ہدایت میں اور بڑھاتا ہے اور باقی رہنے والی نیکیاں آپ کے رب کے نزدیک ثواب اور انجام کار

وَخَيْرٌ مَّرَدًّا (٧٦) أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ

اور بہتر ہیں پھر آنے میں دیکھ آیا پس دیکھا تو نے اس شخص کو کہ کافر ہوا ساتھ نشانیوں ہماری کے اور کہا البتہ دیا جاؤنگا میں

کے لحاظ سے بہتر ہیں کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے ہمارے احکام کے ماننے سے انکار کیا اور کہنے لگا مجھے آخرت

مَالًا وَوَلَدًا (٧٧) أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا (٧٨)

مال اور اولاد دیکھ کیا جھانک آیا ہے غیب کو یا لیا ہے نزدیک اللہ کے سے عہد دیکھ

میں بھی مال اور اولاد دی جائے گی کیا اسے غیب کی خبر معلوم ہو گئی ہے یا اس نے خدائے رحمٰن سے کوئی عہد لے لیا ہے

كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا (٧٩)

ہرگز نہیں یا لکھیں گے ہم جو کہتا ہے وہ اور لمبا کریں گے ہم اسکو عذاب سے لمبا کرنا دیکھ

ہرگز نہیں جو کچھ کہتا ہے ہم اسے لکھے لیتے ہیں اور اس کے لئے عذاب بڑھاتے چلے جا رہیں گے۔

وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا (٨٠) وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ

اور وارث ہوں گے ہم اسکی اس چیز کا کہتا ہے اور آوے گا ہمارے پاس اکیلا دیکھ اور پکڑتے ہیں وہ سوائے

اور جو کچھ (مال و دولت وہ) بتلاتا ہے اس کے مرنے کے بعد ہم وارث بنیں گے اور وہ ہمارے پاس تن تنہا آئیگا لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر کئی معبود بنا رکھے ہیں

اللَّهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا (٨١) كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ

اللہ کے معبود تا کہ ہوویں واسطے انکے عزت ہرگز نہیں دیکھ البتہ کفر کریں گے

تاکہ وہ ان کے لئے عزت کا باعث ہوں (ایسا ہرگز نہیں) وہ جلد ہی انکی

بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا (٨٢) أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا

ساتھ عبادت انکی کے اور ہو جاویں گے وہ بہت اوپر ان کے مخالف دیکھ کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ بھیجا ہم نے

عبادت سے انکار کر بیٹھیں گے اور ان کے مخالف ہو جائیں گے کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ ہم نے کافروں پر

الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا (٨٣) فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۖ

شیطانوں کو اوپر کافروں کے ہلکاتے ہیں ان کو ہلکانا کر دیکھ پس مت جلدی کر اوپر ان کے

شیطانوں کو چھوڑ رکھا ہے کہ وہ انہیں ابھارتے رہتے ہیں سو آپ ان کے معاملہ میں جلدی

ع ۸

منزل ۴

لغات

۵ وَخَيْرٌ مَّرَدًّا۔ مَرَدًّا ظرف کا صیغہ ہے بمعنی مرجع اور یہ منصوب ہے بنا بر تمیز کے۔ ۶ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ۔ یہ لیا گیا ہے عرب کے قول اطلع الجبل سے اور جب کوئی شخص اونچی چوٹی پر چڑھتا ہے تو اطلع الجبل بولا جاتا ہے۔ اَطَّلَعَ میں ہمزہ استفہام ہے اور باب افتعال کا ہمزہ محذوف اصل میں تھا أَاِطَّلَعَ۔ ۷ لِيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا۔ عزاً مکسر ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف یعنی بہکاوے میں جانے دے کیونکہ دنیا جانچنے کی جگہ ہے بھلا برا پاویں گے آخرت میں۔ یہاں نیک و بد بھلائی و برائی میں شامل ہیں (موضح) یعنی ان دنیاوی عیش و عشرت کے ساتھ فخر کرنے والوں اور اس مقولہ والوں کو کہ ہم میں مسلمانوں میں کس کے مکان اچھے ہیں اور کون مزے میں ہے مہلت دو جو شخص کفر اور جہالت اور اپنے انجام کار سے غفلت میں ہے تو اسکو اللہ تعالیٰ درجہ بدرجہ ڈھیل دے رہا ہے اور اس کو آزما رہا ہے اور فَلْيَمْدُدْ اگرچہ امر کا صیغہ ہے لیکن مراد اس سے خبر ہے اور خبر کو امر کے ساتھ اس لئے تعبیر کیا تاکہ ظاہر ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے نافرمانوں کو مہلت دے رکھی ہے اور یہ امر ضروری ہونے والا ہے (ابن کثیر) فوج یعنی مددگار کافر اپنا مددگار سمجھتے ہیں بتوں کو اور ایمان والے اللہ کو۔ (موضح)

ف۲ یعنی دنیا کی رونق رب کے ہاں کام کی نہیں۔ نیکیاں سب رہیں گی اور دنیا نہ رہے گی۔ (موضح)

ف۳ ایک کافر مالدار ایک لوہار مسلمان کو کہنے لگا تو مسلمانی سے منکر ہو تو تیری مزدوری دوں۔ اس نے کہا اگر تو مرے اور پھر جئے تو بھی میں منکر نہ ہوں۔ اس نے کہا اگر جیوں گا تو یہی مال اور اولاد وہاں بھی ہو گا تجھ کو مزدوری وہاں دیدوں گا۔ اسی پر یہ فرمایا یعنی وہاں دولت ملتی ہے ایمان سے۔ کافر چاہے کہ یہاں کی دولت وہاں ملے سو نہیں (موضح) البخاری کتاب البیوع میں یہ واقعہ ہے۔ اس کافر کا نام عاص بن وائل اور مزدوری مانگنے والے صحابی لوہار کا نام خباب بن ارت ہے۔ (مرتب فوائد)

ف۴ یعنی ایسے یقین و وثوق سے جو دعویٰ کر رہا ہے کیا غیب کی خبر پائی ہے یا اللہ سے کوئی وعدہ ہو چکا ہے؟ ظاہر ہے کہ دونوں میں سے ایک بات بھی نہیں۔ ایک گندے کافر کی کیا بساط کہ وہ اس طرح کی غیبیات تک رسائی حاصل کرلے؟ رہا اللہ کا وعدہ وہ ان لوگوں سے ہو سکتا ہے جنھوں نے اپنا عہد پورا کر کے لا الٰہ الا اللہ اور عمل صالح کی امانت اللہ کے پاس رکھ دی ہے۔ (موضح القرآن)

ف۵ یعنی یہ قول بھی شامل مسل کر لیا جائے گا اور مال و اولاد کی جگہ اس کی سزا بڑھا دی جائے گی۔ (موضح القرآن)

ف۶ جو جتلا رہا ہے یعنی مال اور اولاد، چنانچہ اس کافر کے دونوں بیٹے مسلمان ہوئے (کذا فی الموضح) یا یہ مطلب ہے کہ یہ چیزیں اس سے الگ کرلی جائیں گی، قیامت میں اکیلا حاضر ہوگا نہ مال کام آئے گا نہ اولاد ساتھ دے گی۔ (موضح القرآن)

ف۷ یعنی مال و اولاد سے بڑھ کر اپنے جھوٹے معبودوں کی مدد کے امیدوار ہیں کہ وہ ان کو اللہ کے ہاں بڑے بڑے درجے دلائیں گے حالانکہ ہرگز ایسا ہونے والا نہیں محض سودائے خام ہے جو اپنے دماغوں میں پکا رہے ہیں۔ (موضح القرآن)

ف۸ یعنی وہ معبود مدد تو کیا کرتے خود ان کی بندگی سے بیزار ہونگے اور ان کے مدمقابل ہو کر بجائے عزت بڑھانے کے اور زیادہ ذلت و رسوائی کا سبب بنیں گے جیسا کہ فرمایا وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ ○ (سورۃ احقاف) یہ مشرک فرشتوں انبیاء اولیاء کو پوجتے ہیں اس امید پر کہ یہ ہماری شفاعت کریں گے اللہ کے پاس مگر یہ لوگ اپنے شرک کے سبب سے محروم کئے جائیں گے بہت لوگ ضلالت سے یہی گمان کرتے ہیں کہ ہم کو ان بزرگوں کی شفاعت تب نصیب ہوگی کہ ہم ان کی پوجا کریں اور ان کے نام پر منتیں مانیں اور ان کی قبروں پر طواف و سجدے کریں اور ان کا نام ہر وقت ورد زبان کریں تو اللہ نے خبر دی کہ یہ بزرگ ان مشرکوں کے کامل طور پر دشمن بنیں گے۔ (امام ابن تیمیہ وغیرہ)

ف۹ یعنی شیاطین کفار کو ابھار کر اللہ کی نافرمانی پر دلیر کرتے ہیں اور امید دلا کر دنیا کی محبت ڈالتے ہیں۔ یہی شیطانی تسلط ہے۔ (فتح)

★ ارجمندی خلاف ذل کذا فی الصراح اور چونکہ مصدر ہے اس لئے واحد و جمع مذکر اور مؤنث سب میں یکساں مستعمل ہوتا ہے۔ یہاں مراد ہیں حامی و مددگار۔ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا۔ ازّا و ہزّا اور استفزاز سب کے معنے برانگیختہ کرنے کے ہیں بولا کرتے ہیں آزہ ای ازعجہ تو تَؤُزُّهُمْ أَزًّا کے معنے ہیں تہیجہم علی المعاصی تہییجا شدیدا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿٨٤﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمٰنِ

سوائے اسکے نہیں کہ گنتے جاتے ہیں ہم واسطے انکے گنتے جانا اس دن کہ جمع کرینگے ہم پرہیزگاروں کو طرف رحمٰن کی

شکر ہم تو ان کے لئے دن گن رہے ہیں جس دن ہم پرہیزگاروں کو خدائے رحمٰن کے پاس گروہ بنا کر جمع

وَفْدًا ﴿٨٥﴾ وَّنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾ لَا يَمْلِكُونَ

مہمان ہوکر اور ہانکیں گے ہم گنہگاروں کو طرف دوزخ کی پیاسے نہیں اختیار پاوینگے

کرینگے اور گنہگاروں کو جہنم کی طرف پیاسا ہانکیں گے یہ لوگ سفارش

الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ

شفاعت کا مگر جسنے کر لیا ہوگا نزدیک اللہ کے عہد اور انہوں نے کہا پکڑی ہے

نہ کر سکیں گے مگر جس نے خدائے رحمان سے اقرار لیا ہوگا اور کہتے ہیں کہ خدائے

الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ﴿٨٩﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ

اللہ نے اولاد البتہ تحقیق لائے تم ایک چیز بھاری نزدیک ہیں آسمان کہ

رحمٰن بیٹا رکھتا ہے اے لوگو تم بڑی بھاری بات بنا لائے ہو جس کی وجہ ممکن ہے آسمان

يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿٩٠﴾ أَنْ

پھٹ جاویں اس سے اور پھٹ جاوے زمین اور گر پڑیں پہاڑ کانپ کر اس سے

پھٹ پڑیں اور زمین شق ہوجائے اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر گر جائیں اس سبب

دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾

کہ دعوی کیا انہوں نے واسطے اللہ کے اولاد کا اور نہیں لائق واسطے رحمٰن کے یہ کہ پکڑے اولاد کو

سے کہ انہوں نے خدائے رحمٰن کیلئے بیٹا قرار دیا ہے حالانکہ خدائے رحمٰن کو زیبا نہیں کہ کسی کو بیٹا بنائے

إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾

نہیں کوئی شخص بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے مگر آتا ہے رحمٰن کے پاس بندہ ہوکر

جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین پر ہیں سب خدا کے حضور بندے ہوکر آئیں گے۔

لَقَدْ أَحْصٰهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾ وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾

البتہ تحقیق گھیر لیا ہے انکو اور گن لیا ہے انکو گن لینے کر اور سب وہ آنیوالے ہیں دن قیامت کے اکیلے ہوکر وہ

اللہ نے سب کو احاطہ کر رکھا ہے اور ایک ایک کو شمار کر رکھا ہے اور سب ایک قیامت کے دن اسکے سامنے تنہا حاضر ہوگا

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ

تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے البتہ کریگا واسطے ان کے رحمٰن

بیشک جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک کام کرتے رہے خدائے رحمان ان کے لئے دوستی پیدا

وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنْذِرَ

محبت پس سوائے اسکے نہیں کہ آسان کیا ہم نے اس قرآن کو ساتھ زبان تیری کے تو کہ بشارت دے ساتھ اسکے پرہیزگاروں کو اور ڈراوے

کر دیگا تو ہم نے قرآن کو آپ کی زبان میں اسلئے آسان کر دیا ہے کہ آپ اس سے پرہیزگاروں کو بشارت دیں اور

بِهِ قَوْمًا لُدًّا ﴿٩٧﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ

ساتھ اسکے قوم جھگڑنے والوں کو اور بہت ہلاک کئے ہم نے پہلے اس سے قرن کیا دیکھتا ہے تو

جھگڑالو لوگوں کو اس سے ڈرائیں اور ان سے پہلے ہم نے کتنی جماعتوں کو ہلاک کیا ہے کیا ان میں سے کسی کو آپ

وقف لازم

وقف لازم

حل لغات

لہ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا۔ عدٌ کہتے ہیں کسی چیز کے شمار میں لانے کو اور یہ مفعول مطلق ہے نعد کا جو صرف تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔ ؎ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا۔ وفد جمع ہے وافد کی۔ اور وافد لیا گیا ہے وِفادہ سے۔ وِفادہ کہتے ہیں کسی کا پیغام لیکر آنے کو۔ وافد کی جمع الجمع ہے اوفاد اور وُفود۔ وَفْدًا حال ہے المتقین سے ای وافدین علیہ۔ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وَفْدًا کی تفسیر رُکباناً سے کی ہے یعنی سوار۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ اونٹوں پر سوار ہو کر آئیں گے۔ نعمان رضی اللہ عنہ نے کہا ہم علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے تو آپ نے یہ آیت پڑھی اور حلفیہ فرمایا کہ وہ اپنے پاؤں پر نہ چلیں گے لیکن اونٹنیاں ہونگی جن کی مثل کبھی مخلوق نے نہیں دیکھیں ان پہ سونے کے پالان ہونگے یہاں تک کہ بہشت کے دروازوں کو جا کر کھٹ کھٹائیں گے۔ (ابن جریر۔ ابن کثیر) ف۲ یعنی ان کے واسطے کوئی سفارش کرنے والا نہ ہوگا جو ان کی سفارش کرے جیسے مومنین بعض کی بعض سفارش کریں گے۔ سفارش ان کی ہوگی جنھوں نے توحید کی گواہی دی اور اسکے حق کے ساتھ قائم رہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا عہد یہ ہے کہ اس کے ایک ہونے کی گواہی دیوے اور اپنے حول و قوت سے اللہ تعالیٰ کی طرف برارت ظاہر کرے اور اللہ عزوجل کے سوا کسی کی امید نہ رکھے تو اس آیت میں تمام مشرکوں کو، کیا پیر پرست، کیا قبر پرست، کیا اولیا پرست، کیا بُت پرست ان کو اللہ تعالیٰ نے شفاعت سے نا امید کر دیا ہے۔ (ابن کثیر وغیرہ) یعنی جس کو اللہ نے وعدہ دیا ہے وہی سفارش کرے گا۔ (موضح)

ف۳ نصاریٰ نے مسیح کو، یہود نے عزیر کو، مشرکین عرب نے فرشتوں کو اس امت کے بعض مشرکین نے خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے بیٹے بیٹیاں بلکہ خود خدا قرار دیا۔ یہ سخت اور بڑا بھاری کفر ہے کہ اس سے آسمان و زمین پہاڑ بھی پھٹ جائیں۔ اللہ تعالیٰ شراکت اور اولاد سے پاک ہے۔ (مرتب فوائد)

ف۴ یعنی سب اللہ کی مخلوق اور اس کے بندے ہیں اور بندے ہی بن کر اس کے سامنے حاضر ہوں گے پھر بندہ بیٹا کیسے ہو سکتا ہے؟ اور جس کے سب محکوم و محتاج ہوں اُسے بیٹا بنانے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ (موضح الفرقان)

ف۵ یعنی ایک فرد بشر بھی اسکی بندگی سے باہر نہیں ہو سکتا سب کو اللہ کے جریدہ حاضر ہونا ہے۔ اس وقت تمام تعلقات اور ساز و سامان علیحدہ کر دیے جائینگے فرضی معبود اور بیٹے پوتے کام نہ دیں گے۔ (موضح)

ف۶ یعنی انکو اپنی محبت دے گا یا خود ان سے محبت کرے گا یا خلق کے دل میں انکی محبت ڈالیگا (موضح) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جن کے دلوں میں توحید رچی ہوئی ہے جن کے اعمال میں سُنّت کا نور ہے ضرور ہم اپنے بندوں کے قلوب میں انکی محبت پیدا کر دیں گے۔ الحمد للہ یہی مرتبہ والدی ماجدی مولانا عبدالوہاب صاحب محدث ہند و اُخی و شیخی مفسر قرآن و الحدیث مولانا عبدالستار صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ کو اپنی زندگی میں حاصل تھا اور وصال کے بعد بھی اُن کا ذکر خیر تا حشر باقی رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمَا وَارْحَمْهُمَا وَاَكْرِمْ نُزُلَهُمَا وَوَسِّعْ مَنْ خَلَفَهُمَا اٰمِيْن يَا اِلٰهَ الْعٰلَمِيْنَ ○ (مرتب فوائد عبدالقہار غفرلہ) بخاری مسلم میں ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو فرماتا ہے کہ میں فلاں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ۔ پھر جبرئیل علیہ السلام اور دیگر فرشتے اس ایمان والے سے محبت رکھتے ہیں۔ جامع ترمذی صفحہ ۱۶۲ جلد دوم میں بھی اس مضمون کا بیان ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بندہ جو بھلائی بُرائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی چادر اُڑھا دیتا ہے۔ (ابن کثیر وغیرہ) الحمد للہ سورۂ مریم ختم ہوئی۔

★ ۱ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا۔ ورد کہتے ہیں پانی کے گھاٹ پر آنے کو یعنی گناہگار دوزخ کی طرف اس طرح ہانکے جائیں گے جیسے پیاسے اونٹ پانی کے گھاٹ کی طرف ہانکے جاتے ہیں۔ ۲ شَيْئًا اِدًّا۔ اِدّ اور اِدّہ دونوں کے معنی ہیں سختی اور کار بد زشت۔ ۳ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا۔ ہدّ کے معنے توڑنے اور ویران کرنے کے ہیں اور کبھی اس کے معنی آتے ہیں ضعیف کرنے کے بھی بولا کرتے ہیں ہدّتہ المصیبۃ ای اوہنت رکنہ۔ ۴ قَوْمًا لُدًّا۔ لُدّ جمع ہے اَلدّ کی اور لَدَد کہتے ہیں سخت خصومت کو الدّ صیغہ صفت قال تعالیٰ وھو الد الخصام۔

www.KitaboSunnat.com

مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿۹۸﴾

ان میں سے کسی کو یا سنتا ہے واسطے ان کے کھٹکا
دیکھتے ہیں۔ یا کسی کی آواز بھی سنتے ہیں۔

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَمٰنُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ طٰہٰ مکی ہے اور اس میں ایک سو پینتیس آیتیں ہیں اور آٹھ (۸) رکوع ہیں
سورہ طٰہٰ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو پینتیس آیتیں ہیں اور آٹھ رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

طٰهٰ ﴿۱﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ﴿۲﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ

طٰہٰ نہیں اتارا ہم نے اوپر تیرے قرآن تو کہ رنج کھینچے مگر نصیحت واسطے اس شخص
طٰہٰ ہم نے آپ پر اس قرآن کو اس واسطے نازل نہیں کیا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں بلکہ ایسے شخص کی نصیحت کے لئے اتارا

يَّخْشٰى ﴿۳﴾ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿۴﴾

کے کہ ڈرتا ہے اتارنے کو اس شخص کی طرف سے جس نے پیدا کیا زمین اور آسمانوں بلند کو
جو ڈرتا رکھتا ہے اس کو اس نے نازل کیا ہے جو زمین اور اونچے اونچے آسمانوں کا پیدا کرنے والا ہے

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿۵﴾ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى

وہ رحمٰن ہے اوپر عرش کے قرار پکڑا اس نے واسطے اسی کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ
یعنی خدائے رحمٰن نے نازل کیا ہے، جو عرش پر مستوی ہے اسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین پر

الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ﴿۶﴾ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ

زمین کے ہے اور جو کچھ درمیان ان دونوں کے ہے اور جو کچھ نیچے گیلی مٹی کے ہے اور اگر پکار کر کہے تو بات پس تحقیق
ہے اور جو ان کے درمیان ہے اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے اگر تم بات پکار کر کہو۔ تو وہ پوشیدہ باتوں کو

يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ﴿۷﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ﴿۸﴾

وہ جانتا ہے بھید کو اور بہت چھپے کو وہ اللہ ہے کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ واسطے اسی کے ہیں نام اچھے
اور مخفی تر رازوں کو بھی جانتا ہے اللہ ایسا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے اچھے اچھے نام ہیں

وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۹﴾ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا

اور کیا آئی ہے تیرے پاس بات موسیٰ کی جس وقت دیکھی اس نے آگ پس کہا واسطے اہل اپنے کے ٹھہرو
اور کیا آپ کو موسیٰ کا واقعہ معلوم ہے جب انہوں نے آگ کو دیکھا تو اپنے گھر والوں سے کہا کہ

اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّىْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ

تحقیق میں نے دیکھی ہے آگ شاید کہ لے آؤں میں تمہارے پاس اس میں سے انگارا یا پاؤں اوپر آگ کے
تم یہاں ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے شاید کہ میں اس میں سے تمہارے لئے چنگاری لے آؤں یا آگ پر کسی راہبر

هُدًى ﴿۱۰﴾ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِىَ يٰمُوْسٰى ﴿۱۱﴾ اِنِّىْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ

راہ بتانے والا پس جب آیا اس کے پاس پکارا گیا اے موسیٰ تحقیق میں ہوں پروردگار تیرا پس اتار ڈال دونوں جوتیاں اپنی
کو پاؤں سو جب وہ وہاں پہنچے تو ان کو آواز دی گئی کہ اے موسیٰ میں تمہارا رب ہوں سو اپنی جوتیاں اتار دو

حل لغات۔
لم اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا۔ رِکز نرم آواز اور یہ مفعول ہے تسمع کا۔ لہ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى۔ تشقی ماخوذ ہے شقاء سے اور یہاں شقاء سے مراد ہے تعب اور رنج کیونکہ شقاء کے اصل معنے اگرچہ بدبختی کے ہیں مگر تعب و رنج کے معنی میں بھی اس کا استعمال شائع ہے اور اسی سے ہے اشقی من رائض مہر۔ لام متعلق ہے ما انزلنا ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یہ سورۃ مکی ہے ۔ مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۹ میں ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کرنے سے ایک ہزار سال قبل سورۂ طٰہٰ و سورۂ یٰسٓ کی تلاوت فرمائی ۔ فرشتوں نے سنکر کہا اس امت کے لئے خوشی ہو کہ جس پر یہ اتارا جائے گا ، وہ حافظ قرآن خوش نصیب ہیں جن کے سینے اس کو محفوظ رکھیں گے اُن زبانوں کو بھی مبارک ہو جو اس قرآن کی تلاوت کریں گی (بشرطیکہ عامل قرآن ہوں) حدیث میں ہے کہ بہشتی صرف سورۂ طٰہٰ و یٰسٓ جنت میں پڑھا کریں گے باقی قرآن اٹھالیا جائے گا ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی سورت کو سنکر اسلام قبول کیا اُن کا دل پگھل گیا یہ قصہ مشہور ہے طٰہٰ یہ بھی اللہ کے رازوں میں سے ایک راز ہے جس کے معنے کسی کو معلوم نہیں (تفسیر وحیدی) بعض نے کہا ہے کہ بعض لغت میں یا رجل کے معنی ہیں ۔ اور خلفائے اربعہ سے یہی منقول ہے کہ اللہ اعلم بمرادہ ۔ (فتح) ف۲ قرآن مجید کی سات آیات میں اللہ تعالیٰ کا عرش عظیم پر مستوی ہونا مذکور ہے ، اُن میں سے یہ چوتھی آیت ہے جس میں اللہ نے اپنی ذات والا صفات کو عرش عظیم پر مستوی بتلایا ہے ۔ ہم بلا شک و تردد اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی کیفیت و حقیقت اللہ ہی کے سپرد کرتے ہیں اور اس میں کرید کرنا بدعت جانتے ہیں ۔ اور یہی سلف صالحین جملہ امامان دین کا طریقہ ہے ۔ امام العارفین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین کے صفحہ ۱۲۶ و ۱۲۷ مطبوعہ لاہور میں فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ پر ایمان لانا فرض ہے بغیر تاویل کے اور فرقہ مجسمہ و کرامیہ ، اشعریہ معتزلہ وغیرہ کی طرح تاویل کرنے سے منع فرمایا ہے اور فرماتے ہیں اللہ عزوجل کا عرش پر ہونا مذکور ہے ہر کتاب میں جو اُس نے کسی نبی پر اتاری جو بھیجا گیا بلا کیف ۔ (سلفیہ)

ف۳ یعنی وہی ایک اللہ بلا شرکت غیرے آسمانوں سے زمین تک اور زمین سے تحت الثریٰ تک تمام کائنات کا مالک و خالق ہے ۔ اسی کی تدبیر و انتظام سے کل سلسلے قائم ہیں ۔ (موضح)

ف۴ چھپا جو آہستہ بولے اور اس سے چھپا جو دل ہی میں ہو ۔ (موضح)

ف۵ کافر جب احسان سنتے تو کہتے کہ تم ایک کو ٹھیراؤ کبھی کسی کو پکارتے ہو کبھی کسی کو (موضح)

ف۶ یہاں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بہت بسط و تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے تاکہ سامعین سمجھ جائیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف قرآن کی وحی بھیجنا کوئی انوکھی بات نہیں جس طرح پیشتر موسیٰ علیہ السلام کو وحی مل چکی آپ کو بھی ملی ۔ جیسے موسیٰ علیہ السلام کی وحی توحید وغیرہ کی تعلیم پر مشتمل تھی آپ کی وحی میں بھی ان ہی اصولوں پر زور دیا گیا ہے ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تبلیغ حق میں جو صعوبات و شدائد برداشت کیں آپ کو بھی برداشت کرنی پڑیں گی اور جس طرح انکو آخر کار کامیابی اور غلبہ نصیب ہوا اور دشمن مقہور و مخذول ہوئے آپ بھی یقیناً غالب و منصور ہونگے اور آپ کے دشمن تباہ و ذلیل کئے جائیں گے ۔ چونکہ سورت کا آغاز انزال قرآن کے ذکر سے کیا گیا تھا اسکے مناسب نبوت موسوی کا آغاز کا قصہ بیان فرماتے ہیں ۔ اس قصہ کے مختلف اجزاء سورۂ قصص ، سورۂ طٰہٰ اور سورۂ اعراف میں جمع کئے جاسکتے ہیں ۔ یہاں مدین سے مصر کی طرف واپسی کا واقعہ مذکور ہے ۔ مدین میں حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادی سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نکاح ہو گیا تھا کئی سال وہاں مقیم رہنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مصر جانے کا ارادہ کیا ۔ حاملہ بیوی ہمراہ تھی ۔ رات اندھیری تھی ، سردی کا شباب تھا ۔ بکریوں کا گلہ بھی ساتھ لے کر چلے تھے ، اس حالت میں راستہ بھول گئے ۔ بکریاں متفرق ہو گئیں اور بیوی کو درد زہ شروع ہو گیا ۔ اندھیرے میں سخت پریشان تھے ۔ سردی میں تاپنے کے لئے آگ موجود نہ تھی ۔ چقماق مارنے سے بھی آگ نہ نکلی ۔ ان مصائب کی تاریکیوں میں دفعۃً دور سے ایک آگ نظر آئی وہ حقیقت میں دنیوی آگ نہ تھی ، اللہ کا نور تھا موسیٰ علیہ السلام نے ظاہری آگ سمجھ کر گھر والوں سے کہا کہ تم یہیں ٹھیرو میں جاتا ہوں شاید اس آگ کا ایک شعلہ لاسکوں یا وہاں پہنچکر کوئی راستہ کا پتہ بتلانے والا ملجائے چنانچہ وہاں آواز آئی اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّکَ ان سے کلام ہوا اور نبی بنا کر فرعون کی طرف بھیجا گیا پیچھے عورت اپنے باپ کے گھر پہنچ رہی (موضح وغیرہ) یہاں سے معلوم ہوا کہ اللہ کلام کرتا ہے اور کلام اس کی ایک صفت ہے ۔

★ ۱ والمعنی ما انزلنا علیک لتتعب ۔ ۲ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ۔ اخفی اسم تفضیل کا صیغہ ہے اور محتمل ہے کہ فعل ہو یعنی از یعلم اسرار العباد ۔ و اخفی عنهم سر وہ جسے آدمی اپنے جی ہی جی میں چھپائے رکھے مگر اس کے واقع کرنے کا عزم ہوا اور اخفی وہ جو حد عزیمۃ تک نہ پہنچے ۔ ۳ بقبس ۔ قبس وہ آگ جو لکڑی یا بتی کے سرے پر روشن ہوتی ہے جیسے ہمارے ہاں لکٹی یا چنگاری کہتے ہیں ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٢﴾ وَأَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَىٰ ﴿١٣﴾

تحقیق تو بیچ میدان پاک کے ہے نام اس کا طوی ہے ف۱ اور میں نے پسند کیا تجھ کو پس سن جو کچھ وحی کی جاتی ہے

یہاں طوی کی مقدس وادی میں ہو اور میں نے تمہیں منتخب کیا ہے تو جو کچھ تجھے حکم دیا جا رہا ہے اسے غور

إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ﴿١٤﴾

تحقیق میں ہی ہوں اللہ نہیں کوئی معبود مگر میں پس عبادت کر میری اور قائم رکھ نماز کو واسطے یاد میری کے ف۲

بیشک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں سو میری ہی عبادت کرو اور مجھے یاد کرنے کیلئے نماز پڑھا کرو

إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ ﴿١٥﴾

تحقیق قیامت آنیوالی ہے نزدیک ہے کہ چھپا ڈالوں میں اس کو تو کہ بدلا دیا جاوے ہر جی ساتھ اس چیز کے کہ کرتا ہے ف۳

یقین رکھو کہ قیامت آنے والی ہے میں اسے مخفی ہی رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر ایک شخص کو اس کی کوشش کا بدلہ ملے

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَرْدَىٰ ﴿١٦﴾

پس نہ بند کرے تجھ کو فکر اس کے سے وہ شخص کہ نہیں ایمان لاتا ساتھ اس کے اور پیروی کرتا ہے خواہش اپنی کی پس ہلاک ہو جاوے تو ف۴

تو وہ شخص جو ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے تمہیں اس سے باز نہ رکھے ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے

وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ ﴿١٧﴾ قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَ

اور کیا ہے بیچ داہنے ہاتھ تیرے کے اے موسیٰ ف۵ کہا کہ یہ عصا میرا ہے تکیہ کرتا ہوں میں اوپر اس کے اور

اور اے موسیٰ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے انہوں نے کہا کہ یہ میری لاٹھی ہے میں اس پر سہارا لگاتا

أَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ ﴿١٨﴾ قَالَ أَلْقِهَا يَا مُوسَىٰ ﴿١٩﴾

پتے جھاڑتا ہوں میں ساتھ اس کے اوپر بکریوں اپنی کے اور میرے تئیں بیچ اس کے کئی فائدے ہیں اور کہا ڈال دے اسکو اے موسیٰ

ہوں اور اپنی بکریوں کے لئے اس سے پتے جھاڑتا ہوں اور بھی کئی فائدے مجھے اس سے حاصل ہوتے ہیں فرمایا۔ اے موسیٰ اسے پھینک دو

فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ ﴿٢٠﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا

پس ڈال دیا اسکو پس ناگہاں وہ سانپ تھا دوڑتا ف۶ کہا پکڑ لے اس کو اور مت ڈر ابھی پھیر دیویں گے

تو انہوں نے اسے پھینک دیا تو وہ ناگہاں سانپ بن کر دوڑنے لگا فرمایا۔ اسے پکڑ لو اور ڈرو نہیں ہم ابھی اس کی پہلی حالت پر

سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ﴿٢١﴾ وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ

ہم اس کو طرح پہلی میں اور ملا لے ہاتھ اپنا طرف بازو اپنے کے نکل آوے گا سفید

اسے لوٹا دیں گے۔ اور اپنا ہاتھ اپنی بغل سے لگا لو۔ وہ بغیر کسی عیب کے سفید

مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ ﴿٢٢﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَى ﴿٢٣﴾ اذْهَبْ

بغیر برائی کے نشانی اور تو کہ دکھلا دیں ہم تجھ کو نشانیوں اپنی بڑی میں سے ف۷ جا

چمکتا ہوا نکل آئے گا۔ یہ دوسری نشانی ہے تاکہ ہم تمہیں اپنے بڑے سے بڑے نشان دکھا دیں فرعون کے

إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ﴿٢٥﴾ وَيَسِّرْ لِي

طرف فرعون کی تحقیق اس نے سرکشی کی ہے کہا اے رب میرے کھول دے واسطے میرے سینہ میرا اور آسان کر واسطے میرے

پاس جاؤ۔ اس نے سرکشی اختیار کر رکھی ہے موسیٰ نے دعا کی کہ اے میرے رب میرا سینہ کھول دے اور میرا معاملہ

أَمْرِي ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوا قَوْلِي ﴿٢٨﴾ وَاجْعَلْ

کام میرا اور کھول دے گرہ زبان میری کی سے ف۸ تو کہ سمجھیں بات میری اور کر واسطے

آسان کر دے اور میری زبان کی لکنت کو دور کر دے تاکہ وہ میری بات سمجھیں اور میرے

ع ۱۰

حل لغات

۱ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى۔ طوی ایک میدان کا نام ہے۔ یہ میدان کا نام اس سے ہوا کہ طوی لیا گیا ہے طیّ سے اور طیّ کہتے ہیں قطع منزل کو بولا کرتے ہیں طویت طیا ای قطعتہ۔ چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس میدان کو طے کیا تھا اس سبب سے اس کا نام طوی رکھا گیا۔ ۲ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي۔ ذکر مصدر مجہول ہے یا متکلم کی طرف مضاف ای لتذکرنی فان ذکری ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف وہ میدان آگے سے شاید بزرگ تھا یا بے ہوگیا۔ ان کی پاپوش ناپاک تھیں یہود یہ نہیں سمجھتے پاک موزہ یا پاپوش بھی نماز میں اتارتے تھے، ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نماز پڑھو موزے سے یا پاپوش سے اگر پاک ہوں۔ (موضح) علی اور ابوذر رضی اللہ عنہما اور بہت سلف نے کہا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی پاپوشیں گدھے کے چمڑے کی تھیں (ابن کثیر) جوتیوں میں نماز پڑھنے کا مسئلہ تحفہ نمبر ۲۲ کی آیت ۳۱ کے فائدے میں واضح کیا گیا ہے۔ (مرتب)

ف۲ ایک معنی لِذِکْرِیْ کے یہ ہیں کہ جب تجھے یاد آوے تو اس کو ادا کر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک تمہارا نماز سے سو جائے یا اس سے غافل ہو جائے تو جب نماز یاد آوے پڑھ لے اس لئے کہ اللہ نے فرمایا اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ (ابن کثیر)

ف۳ موسیٰ علیہ السلام کو بھی پہلی وحی میں نماز کا حکم ہے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ اور قیامت کو چھپا تا ہوں یعنی وقت کسی کو نہیں بتاتا۔ (موضح) ف۴ وہ روک دے اس سے یعنی قیامت کے یقین لانے سے یا ایمان سے جب اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو بُرے کی صحبت سے منع کیا تو اور کون کیا ہے۔ (موضح) ف۵ موسیٰ علیہ السلام سے اللہ کا پوچھنا اس لئے نہ تھا کہ اللہ کو اسکا علم نہیں وہ تو عالم الغیب ہے بلکہ اس لئے تھا کہ موسیٰ علیہ السلام کی گھبراہٹ دور ہو جائے اور تقریر بھی ہو سکتا ہے یعنی تیرے ہاتھ میں لکڑی ہی ہے یہ تم کو معلوم ہے مگر اب یہ جو کچھ ہونے والا ہے اس پر گھبرانا نہیں (ابن کثیر)

ف۶ یعنی لاٹھی کا زمین پر ڈالنا تھا کہ اژدہا نظر آیا۔ ابن کثیر نے سورۂ شعراء و اعراف اور نمل و قصص کی آیات میں یوں تطبیق دی ہے کہ وہ بڑائی میں اژدہا کی طرح بن گئی اور سرعت حرکت میں سانپ کی طرح یا اول سانپ سی بن گئی اور جب فرعون کے آگے ڈالی تو ناگ ہو گئی۔ (ابن کثیر و موضح)

ف۷ یعنی ہاتھ گریبان میں ڈال کر اور بغل سے ملا کر نکالو گے تو نہایت روشن سفید چمکتا ہوا نکلے گا اور یہ سفیدی برص وغیرہ بیماری کی نہ ہوگی جو عیب سمجھی جائے بلکہ عصا و ید بیضاء کے معجزے بڑی نشانیوں میں سے ہیں

ف۸ سینہ کشادہ کر یعنی جلدی خفا نہ ہوں اور زبان لڑکپن میں جل گئی تھی صاف نہ بول سکتے تھے۔ (موضح) ابن عباس رضی اللہ عنہ و حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے ایک گرہ کھلنے کا سوال کیا، اگر بالکلیہ زبان کے کھل جانے کا سوال کرتے تو وہ بھی دیئے جاتے۔ (جامع و ابن کثیر)

★ ان المجید او تصلی لی۔ سے فَتَرْدٰی تردی معنی میں ہے ہلاک کے اور یہ محلاً منصوب ہے کیونکہ جواب نہی میں واقع ہوا ہے یا محل میں رفع کے ہے کیونکہ مبتدا محذوف کی خبر واقع ہوا ہے ای فانت تردی۔ سے اَتَوَکَّؤُا۔ یہ لیا گیا ہے توکی سے اور توکی اور اتکا کے معنے ایک ہیں جس طرح توقی اور اتقا کے۔ توکی کہتے ہیں تھکنے کے بعد کسی چیز پر سہارا لگانے کو۔ سے سَنُعِیْدُھَا سِیْرَتَھَا۔ سیرۃ بوزن فعلۃ مشتق ہے سیر سے جس طرح رکبۃ رکوب سے اس کے اصلی معنے ہیں چلنے کے بولا کرتے ہیں سار فلان سیرۃ حسنۃ۔ پھر اس کے معنے میں وہ اتساع ہو گیا کہ مذہب پھر سیرتہا منصوب ہے نزع خافض کی وجہ سے ای الی سیرتہا یا فعل اور طریقہ اور حالت کو سیرۃ کہنے لگے۔ یہاں سیرۃ سے ہیئۃ اور طریقہ مراد ہے مقدر کی وجہ سے ای نسیر سیرتہا الاولی۔ سے اِلٰی جَنَاحِکَ۔ جناح اصل میں کسی چیز کی ایک طرف اور جانب کو کہتے ہیں لشکر کے دونوں جانبوں کو جناحی جانبیں واقع ہوتا ہے پرندہ جانور کے دونوں بازوؤں کو جناحا الطیر العسکر بولا کرتے ہیں۔ آدمی کے پہلو کو اس لئے جناح کہتے ہیں کہ وہ ایک بھی اسی لئے کہتے ہیں کہ دو تو جانبوں میں ہوتے ہیں۔ سے تَخْرُجْ بَیْضَآءَ تخرج مجزوم ہے اس لئے کہ جواب امر واقع ہوا ہے اور بیضاء منصوب ہے اس لئے کہ تخرج کی ضمیر سے حال واقع ہوا ہے۔ سے وَاحْلُلْ عُقْدَۃً۔ عقدہ گرہ۔ یہاں عقدہ سے زبان کا وہ ثقل مراد ہے جو حالت طفولیت میں آگ کی وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں پیدا ہو گیا تھا کہ انھوں نے دہکتا ہوا انگارہ منہ میں رکھ لیا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿٢٩﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِيْ ﴿٣١﴾ وَاَشْرِكْهُ

میرے وزیر اہل میرے سے ہارون بھائی میرا مضبوط کر ساتھ اسکے قوت میری کو اور شریک کر اسکو

کیجئے میرے لیے میرا ایک معاون قرار دے میرے بھائی ہارون کو اس سے میری ڈھارس بندھا اور میرے کام

فِيْۤ اَمْرِيْ ﴿٣٢﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٣﴾ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٤﴾ اِنَّكَ

بیچ کام میرے کے تو کہ پاکی بیان کریں ہم تیری بہت اور یاد کریں ہم تجھ کو بہت تحقیق تو

میں اسے شریک کر تاکہ ہم تیری بہت بہت تسبیح کریں اور تجھے بہت بہت یاد کریں بیشک تو

كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿٣٥﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ

ہے ہم کو دیکھنے والا کہا کہ تحقیق دیا گیا تو سوال اپنا اے موسیٰ اور البتہ

ہمارے حالات کو دیکھتا ہے فرمایا اے موسیٰ تم نے جو کچھ مانگا بیشک تمہیں دے دیا گیا اور ہم نے

مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰۤى ﴿٣٧﴾ اِذْ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰۤى اُمِّكَ مَا يُوْحٰۤى ﴿٣٨﴾ اَنِ

تحقیق احسان کیا تھا ہم نے اوپر تیرے ایکبار اور جس وقت کہ وحی ڈالی ہم نے طرف ماں تیری کے وہ چیز کہ وحی کی جاتی ہے یہ کہ

تم پر ایک بار اور احسان کیا ہے جب ہم نے جو کچھ بذریعہ وحی کہنا تھا تمہاری ماں سے بذریعہ وحی کہہ دیا کہ تو اسے

اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ

ڈال دے اسکو بیچ صندوق کے پس ڈال دے اسکو بیچ دریا کے پس چاہیے کہ ڈال دے اسکو دریا کنارے پر

ایک صندوق میں ڈال دے پھر اس صندوق کو دریا میں ڈال دے پھر دریا اسے ساحل تک پہنچا دے گا جہاں سے

يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۚ۬ وَ

لے لیوے اسکو دشمن میرا اور دشمن اس کا اور ڈالدی میں نے اوپر تیرے محبت اپنی طرف سے اور

اسے میرا اور اسکا دشمن اٹھا لے گا اور میں نے تم پر اپنی محبت ڈال دی تاکہ تو میرے

لِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ ﴿٣٩﴾ اِذْ تَمْشِيْۤ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى

تو کہ پرورش کیا جاوے تو اوپر آنکھوں میری کے جسوقت کہ چلتی تھی بہن تیری پس کہتی تھی کیا دلالت کروں میں تمکو اوپر

سامنے پرورش پائے جب تمہاری بہن جا رہی تھی اور کہنے لگی کیا میں تمہیں بتاؤں جو اسکی کفالت

مَنْ يَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰۤى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۬ؕ وَ

اس شخص کے کہ پالے اسکو پس پھیر لائے ہم تجھ کو طرف ماں تیری کی تو کہ ٹھنڈی ہووے آنکھیں اسکی اور نہ غم کھاوے وہ اور

کرے۔ سو ہم نے تمہیں تمہاری ماں کے پاس واپس لوٹا دیا۔ تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کھائے اور

قَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۬ۚ فَلَبِثْتَ

مارا تھا تو نے ایک جان کو پس نجات دی ہم نے تجھکو غم سے اور آزمایا ہم نے تجھ کو آزمانا پس رہا تو

تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا تو ہم نے تمہیں غم سے نجات دی اور تمہیں آزمائش میں ڈالا۔ پھر

سِنِيْنَ فِيْۤ اَهْلِ مَدْيَنَ ۬ۙ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿٤٠﴾ وَ

کتنی برس بیچ لوگوں مدین کے پھر آیا تو اوپر اندازے کے اے موسیٰ اور

تم کئی سال تک اہل مدین میں رہے پھر اے موسیٰ وقت مقررہ پر تم یہاں آ گئے اور

اصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ﴿٤١﴾ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا

پسند کر لیا میں نے تجھکو واسطے ذات اپنی کے جا تو اور بھائی تیرا ساتھ نشانیوں میری کے اور مت سستی کرو

میں نے تمہیں اپنے لئے پسند کر لیا تم اور تمہارا بھائی میری نشانیاں لے کر جاؤ اور میری یاد میں

وقف لازم

حل لغات

لہ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ۔ هٰرُوْنَ اَخِي۔ وزیر اگر مشتق ہے وزر بمعنی ثقل سے تو معنے بوجھ کے اور موازر کہتے ہیں معاون کو والمعنی یعاوننی فی تحمل اعباء ماکلفتہ اور اگر وزر بمعنی ملجا سے ماخوذ ہے تو اس کے معنے ہیں پشت پناہ والمعنی اعتصم برأیہ۔ بعضے کہتے ہیں وزیر اصل میں تھا ازیر اور ازر سے مشتق ہے ازر بمعنے قوۃ سے تو ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے کہا اللہ تعالیٰ کو ہر حالت میں کھڑے بیٹھے اور لیٹے یاد کرنے سے بندہ اللہ کو بہت یاد کرنے والوں میں شمار ہو سکتا ہے۔ (ابن کثیر) ف۲ ان کی ماں کو یہ بات خواب میں کہی اس سے وہ پیغمبر نہیں ہو گئیں (موضح) یَمّ دریا اور بڑی ندی کو کہتے ہیں اور آیت فَلْیُلْقِهِ الْیَمُّ میں دریا کو سمجھنے والی چیز کے قائم مقام کر کے اس سے خطاب کیا کیونکہ دریا کا موسیٰ علیہ السلام کو ساحل پر ڈال دینا ایک کام واجب الوقوع تھا اور یہ امر ساتھ معنے خبر کے ہے اور امر کے صیغہ کے ساتھ تعبیر کیا گیا مبالغۃً کیونکہ افعال میں سے امر زیادہ تاکید والا ہوتا ہے۔ اور دشمن سے مراد فرعون بے عون ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ام موسیٰ ع کے دل میں ڈالا کہ موسیٰ ع کو (جو اس وقت نوزائیدہ بچہ تھے) صندوق میں رکھ کر دریا میں چھوڑ دے۔ دریا کو ہمارا حکم ہے کہ اسے بحفاظت تمام ایک خاص کنارے پر لگائے گا جہاں سے اسکو وہ شخص اٹھائے گا جو میرا بھی دشمن ہے اور اس بچے کا بھی۔ واقعہ یہ ہے کہ فرعون اس سال منجموں کے کہنے سے بنی اسرائیل کے بیٹوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کر رہا تھا۔ جب موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اُن کی والدہ کو خوف ہوا کہ فرعون کے سپاہی خبر پائیں گے تو بچے کو مار ڈالیں گے اور والدین کو بھی ستائیں گے۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے صندوق نہر میں ڈال دیا۔ دریا کی ایک شاخ فرعون کے باغ میں گذرتی تھی وہاں صندوق کنارے جا لگا۔ فرعون کی بیوی حضرت آسیہ نے جو نہایت پاکباز اسرائیلی خاتون تھی بچے کو اٹھا لیا۔ موضح میں ہے پھر فرعون کو بھی دیکھ کر محبت آئی، بیٹا کر کر پالا۔ اور یہ اللہ کا احسان تھا کہ موسیٰ علیہ السلام پر اس نے اپنی طرف سے لوگوں کے دلوں میں اُن کی محبت ڈال دی ہر شخص چاہتا تھا۔ بعض نے کہا ہے کہ اللہ نے اُن پر جمال کا پرتو ڈال دیا تھا۔ ابن جریر نے کہا اس کے معنی

وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ کے ہیں۔ اسی وجہ سے اپنے سخت دشمن کے گھر پرورش کروائی۔ اللہ کی حفاظت سے کوئی بال بھی بیکا نہ کر سکا۔ چھوٹی ہی عمر میں ایک دفعہ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی ڈاڑھی کھینچی جس طرح بچوں کی عادت ہوتی ہے۔ فرعون بوجہ غرور غصہ میں آ گیا اور قتل پر آمادہ ہو گیا جب کہا گیا بچوں کو نفع نقصان کی سمجھ نہیں ہوتی۔ آزمائش کو موتی اور آگ کا انگارہ سامنے رکھ دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے آگ کا انگارہ اٹھا لیا اللہ نے فرعون کے ارادہ سے بچا لیا۔ یہی معنے ہے وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ عین یعنی آنکھ بھی اللہ کی ایک صفت ہے جس کی کیفیت معلوم نہیں، اسکو اور تمام صفات الٰہی کو ظاہر پر جاری کرنا چاہیئے اور ایمان لانا بغیر تاویل و تشبیہ و تمثیل و تعطیل کے واجب ہے۔ عین سے مراد علم لینا تاویل ہے سلف صالحین کا یہ اعتقاد ہے کہ جو بات اللہ تعالیٰ کے لئے قرآن مجید و حدیث صحیح میں ہے اسکو بغیر تاویل کے بولنا چاہیئے اور جو وارد نہیں اسکو نہیں بولنا چاہیئے۔ (فتح وغیرہ)

ف۳ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ صندوق نہر میں چھوڑنے کے بعد مقتضائے بشریت بہت غمگین اور پریشان تھیں کہ بچے کا کیا حشر ہوا ہو گا معلوم نہیں زندہ ہے یا جانوروں نے کھا لیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کلثوم کو کہا کہ تو پوشیدہ طور سے پتہ لگا۔ ادھر مشیت ایزدی سے یہ سامان ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کسی عورت کا دودھ نہیں پیتے۔ بہت سی انائیں بلائی گئیں کامیابی نہ ہوئی۔ موسیٰ علیہ السلام کی بہن بولی میں ایک عورت کو لا سکتی ہوں امید ہے کہ وہ کسی طرح دودھ پلا کر بچے کو پال سکے۔ حکم ہوا لاؤ۔ ام موسیٰ نے چھاتی سے لگایا، فوراً بچے نے دودھ پینا شروع کر دیا فرعون کے گھر بڑی خوشیاں منائی گئیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نہایت اعزاز و اکرام کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام کی تربیت میں لگی رہیں۔

ف۴ یہ سارا قصہ سورۂ قصص میں ہے۔ (موضح)

★ وزیر معنی میں ہو گا موازر کے جس طرح عشیر معاشر اور جلیس مجالس کے معنی میں آتا ہے۔ پھر وزیرا اجعل کا مفعول ثانی ہے مقدم اور ہارون مفعول اول مؤخر اور لی صلہ ہے اجعل کا یا یوں کہو کہ وزیرا اور لی اجعل کے دونوں مفعول ہیں اور ہارون وزیرا کا عطف بیان اور اخی ہارون کی صفت یا اس سے بدل۔ ۲ے اشْدُدْ بِهٖ اَزْرِیْ۔ ازر قوت بولا کرتے ہیں ازرہ قواہ و قال تعالیٰ فآزرہ۔ ۳ے سُؤْلَكَ۔ سُؤل معنے میں ہے مسئول کے جس طرح خبز معنی میں مخبوز کے اور اکل ماکول کے اس کے معنے ہیں مطلوب۔

۴ے وَلَا تَنِیَا فِیْ ذِكْرِیْ لا تنیا صیغہ تثنیہ نہی حاضر مشتق ہے ونی سے اور ونی کے معنے ہیں فتور و تقصیر کے ای لا تفترا و لا تقصرا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِیْ ذِكْرِیْ ﴿۴۲﴾ اِذْهَبَاۤ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی ﴿۴۳﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا

بیچ یاد میری کے جاؤ تم دونوں طرف فرعون کی تحقیق اس نے سرکشی کی پس کہو اس کو بات

تم دونوں فرعون کی طرف جاؤ کہ اس نے سرکشی اختیار کر رکھی ہے اور اس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا

لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوْ یَخْشٰی ﴿۴۴﴾ قَالَا رَبَّنَاۤ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ یَّفْرُطَ

نرم شاید کہ وہ نصیحت پکڑے یا ڈرے کہا دونوں نے اے رب ہمارے تحقیق ہم ڈرتے ہیں یہ کہ جلدی کرے اوپر

ممکن ہے کہ وہ نصیحت حاصل کرے یا خوف کھا جائے انہوں نے کہا اے ہمارے رب! ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ ہم پر زیادتی

عَلَیْنَاۤ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی ﴿۴۵﴾ قَالَ لَا تَخَافَاۤ اِنَّنِیْ مَعَكُمَاۤ اَسْمَعُ وَاَرٰی ﴿۴۶﴾

ہمارے یا یہ کہ سرکشی کرے کہا مت ڈرو تحقیق میں ہوں ساتھ تمہارے سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں

کرے یا زیادہ سرکش نہ ہو جائے فرمایا! تم ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں سنتا اور دیکھتا ہوں۔

فَاْتِیٰهُ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۙ۬

پس جاؤ اس کے پاس پس کہو تحقیق ہم دونوں بھیجے ہوئے ہیں رب تیرے کے پس بھیج ساتھ ہمارے بنی اسرائیل کو

سو تم دونوں اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم دونوں تیرے رب کے پیغمبر ہیں ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو

وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ

اور مت عذاب کر ان کو تحقیق ہم لائے ہیں تیرے پاس نشانی رب تیرے سے اور سلامتی اوپر اس شخص کے پیروی کرے

روانہ کر دو۔ اور انہیں تکلیف نہ پہنچاؤ ہم تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانی لے کر آئے ہیں اور جو ہدایت قبول کرلے اس کے لیے

الْهُدٰی ﴿۴۷﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَاۤ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ﴿۴۸﴾

ہدایت کی۔ تحقیق وحی کی گئی ہے طرف ہماری یہ کہ عذاب ہے اوپر اس شخص کے جھٹلا دے اور منہ پھیرے والا

سلامتی ہو بیشک ہمارے پاس اسکا حکم پہنچا ہے کہ عذاب اس کیلئے ہے جو جھٹلائے اور منہ پھیرے

قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا یٰمُوْسٰی ﴿۴۹﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْۤ اَعْطٰی كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ

کہا فرعون نے پس کون ہے پروردگار تمہارا اے موسیٰ کہا موسیٰ نے رب ہمارا وہ شخص ہے جس نے دی ہر چیز کو پیدائش اسکی

اس نے کہا اے موسیٰ! تمہارا رب کون ہے اس نے کہا کہ ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر ایک چیز کو صورت و شکل بخشی

ثُمَّ هَدٰی ﴿۵۰﴾ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی ﴿۵۱﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ

پھر راہ دکھائی کہا فرعون نے پس کیا حال قرنوں پہلوں کا کہا کہ علم ان کا نزدیک

پھر رہنمائی فرمائی اس نے کہا تو پہلی قوموں کا کیا حال ہے کہا کہ اس کا علم میرے رب کو ہے

رَبِّیْ فِیْ كِتٰبٍ ۚ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسَی ﴿۵۲﴾ ز الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

پروردگار میرے کے بیچ کتاب کے۔ نہیں بھٹک جاتا ہے رب میرا اور نہ بھول جاتا ہے۔ جس نے کیا واسطے تمہارے زمین کو

جو لوح محفوظ میں (درج) ہے۔ میرا رب نہ غلطی کرتا ہے نہ بھولتا ہے وہ خدا جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش

مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا

بچھونا اور چلائیں واسطے تمہارے بیچ اسکے راہیں اور اتارا آسمان سے پانی پس نکالے ہم نے

کی طرح بچھایا اور اس میں تمہارے لیے رستے نکالے اور آسمان سے مینہ برسایا اور پھر ہم نے اس پانی

بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰی ﴿۵۳﴾ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

ساتھ اسکے اقسام روئیدگی کے مختلف کھاؤ اور چراؤ جانوروں اپنوں کو تحقیق بیچ اس کے

کی وساطت سے مختلف قسم کی نباتات پیدا کیں (کہ خود بھی) تم کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو بھی چراؤ۔ بیشک

حل لغات

لے اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَا۔ فرط معنے میں ہے سبقت و تقدم کے۔ جو منزل کو ہی فارط کہتے ہیں کہ وہ قافلہ سے آگے بڑھ کر ان کے اُترنے کی جگہ درست کرتا اور کھانے پینے کا سامان مہیا کرتا ہے جو گھوڑا دوڑ میں آگے نکل جاتا ہے اسے فرس فرط کہتے ہیں اور اسی سے ہے اللّٰھم اجعلہ لنا فرطا واجعلہ لنا اجرا وذخرا ت وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ موسیٰ اور ہارون علیہما الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے آگے عرض اور درخواست کی کہ ہم ڈرتے ہیں کہ فرعون ہمارے عذاب دینے میں جلدی کرے یا ہمارے تکلیف دینے میں حد سے گذرے حالانکہ ہم اس کے عذاب کے مستحق نہیں۔ عبدالرحمٰن بن زید نے فرط کے معنے عجلت کے ساتھ کئے ہیں اور مجاہدؒ نے کہا کہیں ہم پر ہاتھ پھیلاوے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فرعون کا ڈر نہ رکھو، میں تمھارے ساتھ ہوں، سُنتا ہوں تمھاری باتیں اور اسکی باتیں اور دیکھتا ہوں تمھارا مکان اور اس کا مکان اور تمھارے کاموں سے کوئی امر پوشیدہ نہیں اور جانو کہ اس کی پیشانی میرے ہاتھ میں ہے وہ تم کو تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔ میں اپنی نصرت سے تم دونوں کے ساتھ ہوں۔ اب یہ وعدہ ہر متقی کے لئے ہے۔ اللہ کی معیت جسکو نصیب ہو اسکو کسی دشمن کا ڈر اور غم نہ ہونا چاہئے۔

ف۲ یعنی جو ہماری بات مان کر سیدھی راہ چلے گا اس کے لئے دونوں جہان میں سلامتی ہے اور جو تکذیب یا اعراض کرے گا اس کے لئے عذاب یقینی ہے خواہ صرف آخرت میں یا دنیا میں بھی۔ اب تم اپنا انجام سوچ کر جو راستہ چاہو اختیار کرلو۔ (موضح الفرقان)

ف۳ یعنی کھانے پینے کا ہوش دیا بچہ کا دودھ پینا وہ نہ سکھاوے تو کوئی نہ سکھا سکے (موضح) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ خَلْقَہٗ فِیْ ظُلْمَۃٍ فَاَلْقٰی عَلَیْھِمْ مِّنْ نُّوْرِہٖ فَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ النُّوْرِ اھْتَدٰی وَمَنْ اَخْطَاَ ضَلَّ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۴) یعنی بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے مخلوق کو اندھیرے میں پیدا کیا پھر اُن پر اپنا نور ڈالا پس جس کو اس نور کی چمک پہنچ گئی اس نے ہدایت پائی اور جسکو نہ پہنچی وہ گمراہ ہوا۔

ف۴ آج کل بھی فرعون کی طرح حق مسئلہ سُنکر بعض جاہل اعتراض کرتے ہیں کہ اگر یہ مسئلہ حق ہوتا تو ہمارے بڑوں آباء و اجداد نے کیوں نہیں عمل کیا؟ اُن کے لئے یہی موسوی جواب کافی ہے کہ ان کا علم اللہ کو ہے کیا خبر ان کو یہ مسئلہ پہنچا یا نہیں؟ (ستاریہ) فرعون شاید دہری مزاج تھا آدمیوں کی پیدائش سمجھتا تھا جیسے برسات کا سبزہ، نہ اول کسی نے پیدا کیا آپ ہی پیدا ہوگیا نہ آخر باقی رہا گل کر مٹی ہو گیا۔ جب سُنا کہ سب کے سر پر ایک رب ہے تب پوچھا کہ اگلی خلق کہاں گئی؟ بتایا کہ اُن کا حساب لکھا ہوا موجود ہے ایک ایک آدمی پھر حاضر ہوگا۔ (موضح القرآن)

ف۵ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ فَرَآئِضَ فَلَا تُضَیِّعُوْھَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَھِکُوْھَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْھَا وَ سَکَتَ عَنْ اَشْیَآءَ مِنْ غَیْرِ نِسْیَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْھَا (مشکوٰۃ صفحہ ۲۴) یعنی اللہ تعالیٰ نے بعض فرض مقرر کئے ہیں پس ان کو ضائع نہ کرو اور بعض چیزوں کو حرام ٹھیرا دیا ہے پس ان سے بچو اور بعض حدیں مقرر فرمائی ہیں پس ان حدوں سے تجاوز نہ کرو اور بعض چیزوں کا کچھ ذکر نہیں کیا پس ان کی کچھ بحث نہ کرو یعنی اللہ نے کسی چیز کا بیان نہیں اُتارا تو اسکی وجہ یہ نہیں کہ معاذ اللہ اللہ بھول گیا بلکہ جس چیز کے تذکرہ کی ضرورت نہ تھی اس کا تذکرہ نہیں کیا لہٰذا بے ضرورت باتوں کی تم بھی بحث نہ کرو۔ (حدیث التفاسیر)

النُّھٰی۔ سلام معنے میں ہے سلامۃ کے جیسے رضاع معنے میں رضاعت کے اور عُلیٰ معنے میں ہے لام کے۔ سلہ مِنْ نَّبَاتٍ شَتّٰی۔ شتّٰی جمع ہے شتیت کی جس طرح مرضیٰ مریض کی اور قتلیٰ قتیل کی۔ یہ صفت ہے ازواجاً کی اور جائز ہے کہ صفت ہو نبات کی۔ نبات مصدر ہے اور مصدر کا استعمال واحد و جمع میں یکساں ہوتا ہے والمعنی انھا متفرقۃ ومختلفۃ النفع والطعم والطبع۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿٥٤﴾ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ ع ۲ / ۱۱

البتہ نشانیاں ہیں واسطے صاحبوں عقل کے ۔ اس سے پیدا کیا ہے ہم نے تم کو اور بیچ اس کے دوبارہ لیجاویں گے ہم تم کو اور اس میں سے نکالیں گے ہم تم کو

اس میں عقلمندوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں ۔ ہم نے تمہیں زمین ہی سے پیدا کیا ہے اور اسی میں تمہیں لوٹائیں گے ۔ اور ہم دوبارہ اسی میں سے

تَارَةً اُخْرٰى ﴿٥٥﴾ وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿٥٦﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا

ایک بار اور ۔ اور البتہ تحقیق دکھائیں ہم نے اسکو نشانیاں اپنی سب پس جھٹلایا اور نہ مانا ۔ کہا کیا آیا ہے تو ہمارے

تمہیں نکالیں گے ۔ اور ہم نے فرعون کو اپنی تمام نشانیاں دکھائیں مگر وہ جھٹلاتا اور انکار ہی کرتا رہا ۔ اور کہنے لگا اے موسیٰ کیا تم

لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٥٧﴾ فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ

پاس تو کہ نکال دیوے ہم کو زمین ہماری سے ساتھ جادو اپنے کے اے موسیٰ ۔ پس البتہ لاویں گے ہم تیرے پاس جادو مانند اسکی پس مقرر کر

ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہمیں اپنے جادو کے زور سے ہمارے ملک سے نکال دو ۔ تو ہم بھی تمہارے مقابلے میں ایسا ہی جادو پیش کریں گے ۔ سو

بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾

درمیان ہمارے اور درمیان تیرے وعدہ گاہ کہ نہ خلاف کریں اسکا ہم اور نہ تو مکان ہموار

ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت مقرر کر دیجئے کہ نہ ہم خلاف کریں اور نہ تم ۔ ایک ہموار میدان میں (یہ مقابلہ ہو)

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾ فَتَوَلّٰى

کہا وعدہ گاہ تمہارا دن زینت کا ہے اور یہ کہ اکٹھے کئے جاویں گے لوگ دن چڑھے وقت ۔ پس پھر گیا

موسیٰ نے کہا کہ تمہارا فیصلے کے دن کا وقت طے ہے ۔ اور یہ کہ لوگ دن چڑھے جمع ہو جایا کریں ۔ سو فرعون

فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا

فرعون پس جمع کیا مکر اپنا پھر آیا ۔ کہا واسطے انکے موسیٰ نے وائے تم کو مت باندھو

لوٹ گیا اور اپنے حیلے و مکر کو جمع کر کے پھر آیا ۔ موسیٰ نے ان جادوگروں سے کہا تمہاری بدبختی ہے ۔ تم اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾

اوپر خدا کے جھوٹ پس نابود کر دیگا تم کو ساتھ عذاب کے ۔ اور تحقیق نامراد ہوا جس نے جھوٹ باندھا

جھوٹ نہ باندھو ورنہ وہ تمہیں عذاب سے غارت کر دیگا اور جس نے بھی افترا کیا ہے ۔ وہ نامراد ہی رہا ہے ۔

فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿٦٢﴾ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ

پس جھگڑنے لگے کام اپنے میں درمیان اپنے اور چھپایا مشورت کو ۔ کہا انہوں نے تحقیق یہ

تو وہ اپنے معاملہ میں بحث کرنے اور چپکے چپکے سرگوشیاں کرنے لگے ۔ انہوں نے کہا یہ دونوں محض

لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَ

جادوگر ہیں چاہتے ہیں یہ کہ نکال دیں تم کو زمین تمہاری میں سے ساتھ جادو اپنے کے اور

جادوگر ہیں جو چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہارے ملک سے اپنے جادو کے ذریعہ نکال باہر کریں اور

يَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَ

لے جاویں راہ تمہاری بہتر کو ۔ پس مقرر کرو مکر اپنا یعنی تدبیر پھر آؤ صف باندھ کر اور

تمہارے عمدہ مذہب کو مٹا دیں ۔ سو تم اپنے حیلہ و مکر کو جمع کر لو ۔ پھر قطار باندھ کر آؤ اور

قَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَ

تحقیق فلاح پائی آج کے دن اس شخص نے کہ غالب آیا ۔ کہا انہوں نے اے موسیٰ یا یہ کہ تو ڈال دے اور

جو آج غالب آ رہا ۔ وہی کامیاب ہوا ۔ انہوں نے کہا کہ اے موسیٰ! یا تو تم (پہلے اپنا عصا)

حل لغات ۔ لہ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ۔ نُہٰی جمع ہے نُہیۃ کی اور نُہیۃ کہتے ہیں عقل کو کیونکہ عقل کا ارتکاب قبائح اور اتباع باطل سے روکتی اور منع کرتی ہے ۔ بعض اہل لغت کہتے ہیں کہ نُہٰی مصدر ہے جس طرح ہُدٰی ۔ لہ مَكَانًا سُوًى ۔ سُوًى معنے میں ہے مستویا کے اور یہ صفت ہے مکانًا کی ای موضعا مستویا لایکون فیہ ارتفاع ولا انخفاض حتی یشاہد کل الحاضرین ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف اللہ کلام فرماتا ہے دہریوں کی آنکھ کھولنے کو اس کی تدبیریں اور قدرتیں دیکھو اگر عقل ہے تو سمجھ لوگے (موضح القرآن) ان آیات میں وجود باری اور توحید کی طرف توجہ دلائی۔ آگے معاد کا ذکر ہے۔

ف۲ اس آیت سے حشر اجساد کا مسئلہ ثابت ہوا اور بہت سی آیات اسپر ناطق ہیں اس پر ایمان لانا فرض ہے اور اس میں تردد اور شک کرنا کفر ہے جتنی عقلیں صحیح و سالم ہیں ان کیلئے تو قدرت کی یہ تمام نشانیاں اللہ کی وحدانیت اور اس کے وجود کی دلیلیں ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ اسی زمین سے ہم نے تمھیں پیدا کیا تمھاری ابتدا اسی سے ہے اس طرح کہ تمھارے باپ حضرت آدم کی پیدائش اسی سے ہوئی ہے اسی میں تمھیں پھر لوٹنا ہے یعنی مر کر اسی میں دفن ہوتا ہے۔ حدیث سے ثابت ہے کہ میت کو قبر میں اتارتے وقت اس آیت کا پڑھنا مستحب ہے جیسا کہ احمد اور حاکم نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے نکالا ہے کہ جب لخت جگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ام کلثوم قبر میں رکھی گئیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ○ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ (فتح و ابن کثیر) ف۳ دنگل میں مقابلہ کرنے سے دونوں کو غرض تھی وہ چاہتے کہ انکو ہرا دے سب کے روبرو۔ یہ چاہیں کہ وہ ہارے جشن کا دن سارے مصر کے شہر میں مقرر تھا فرعون کی سالگرہ کا۔ (موضح) ف۴ مذکورہ آیات میں ہے کہ فرعون نے اپنی قوم (قبط) کو موسیٰ علیہ السلام سے نفرت و اشتعال دلانے کے لئے کہا کہ یہ موسیٰ ؑ تم کو اپنے جادو کے زور سے یہاں سے نکالنا چاہتا ہے یہاں فرمایا کہ یہ کہہ کر کے فرعون مجلس سے اٹھ گیا اور ساحروں کو جمع کرنے اور ہم کو کامیاب بنانے کے لئے ہر قسم کی تدبیریں کرنے لگا۔

ف۵ بہتان و افترا کی تردید یہاں بھی اور سورۂ یونس رکوع ۲، سورۂ ہود رکوع ۲، سورۂ انعام رکوع ۳ میں بھی ہے۔ اور بہتان کی مذمت حدیث میں بھی آئی ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اَيُّمَا رَجُلٍ اَشَاعَ عَلٰى رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِكَلِمَةٍ وَهُوَ مِنْهَا بَرِيٌّ يَشِيْنُهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُذِيْبَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي النَّارِ حَتّٰى يَأْتِيَ بِنَفَاذِ مَا قَالَ (ترغیب صفحہ ۵۱) یعنی جس نے کسی مسلمان پر ایسا الزام لگایا جس سے وہ بری ہے یعنی اسکے بدنام کرنے کو تہمت لگا دی اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لازم کر لیا ہے کہ اسکو دوزخ میں ڈال کر گلاوے یہاں تک کہ اس کا عوض لاوے یعنی نہ تو عوض لاسکے گا نہ چھوٹے گا اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا۔ نیز فرمایا خَمْسٌ لَيْسَ لَهُنَّ كَفَّارَةٌ اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَبَهْتُ مُؤْمِنٍ وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَيَمِيْنٌ صَابِرَةٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالًا بِغَيْرِ حَقٍّ (ترغیب صفحہ ۵۱) کہ پانچ گناہ ایسے ہیں کہ ان کا کفارہ نہیں ایک شرک دوسرا قتل ناحق تیسرا کسی مسلمان کو بہتان لگانا اور چوتھا جہاد میں دشمن کے آگے سے بھاگنا۔ پانچواں جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال لینا یعنی جب کوئی مسلمان کچھ نیکی کرتا ہے یا اسکو کوئی تکلیف بیماری یا رنج وغیرہ کی پہنچتی ہے تو گناہ معاف ہوتے ہیں لیکن یہ پانچ گناہ ایسے ہیں کہ کسی طرح یہ معاف نہیں ہوتے سوا اس کے کہ توبہ کرے تب ہی معاف ہوں تو ہوں۔ اللہم احفظنا۔ آمین (حدیث التفاسیر) اللہ پر جھوٹ باندھنا یہ ہے کہ اس کی شریعت کو جھٹلانا، حق پہنچانے والوں کو ستانا، انکا مقابلہ کرنا دین میں غلط نقل کرنا، قرآن و حدیث کے خلاف فتویٰ دینا یا مسئلہ بتانا وستانی جب فرعون نے ساحر جمع کئے اور سب ہیروں کو اسی بات پر اٹھایا تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہر شخص کو نصیحت کر دی جدا جدا۔ (موضح القرآن)

ف۶ جادوگروں نے آپس میں جھگڑا کیا۔ بعض نے کہا یہ ساحر کا کلام نہیں ہے یہ تو پیغمبر کا کلام ہے اور بعض کہتے تھے بلکہ یہ ساحر ہی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا ان کی سرگوشی یہ تھی کہ اگر موسیٰ ؑ ہم پر غالب ہوئے تو ہم ان کے تابعدار بن جائیں گے۔ آخر بولے یہ دونوں جادوگر ہیں چاہتے ہیں کہ غالب آجائیں تم پر اور تمھاری قوم پر اور عام لوگ انکے تابعدار ہو جائیں اور فرعون کے ساتھ مقابلہ کر کے اسپر غالب آجاویں اور تم کو تمھارے ملک سے نکال دیں تمھارا دین و رسوم پہلے سے چلی آتی ہیں انکو مٹا کر اپنا دین اور طور و طریق رائج کر دیں۔ (ابن کثیر و فتح)

ف۷ موقع کی اہمیت کو سمجھو وقت کا تقاضا نہ تردد۔ پوری ہمت و قوت سے سب مل کر ان کے گرانے کی تدبیر کرو اور دفعۃً ایسا متفقہ حملہ کر دو کہ پہلے ہی وار میں انکے قدم اکھڑ جائیں کہ آج کا معرکہ فیصلہ کن معرکہ ہے۔ آج کی کامیابی دائمی کامیابی ہے۔ جو فریق آج غالب رہے گا وہ ہمیشہ کے لئے منصور و مفلح سمجھا جائے گا۔ (موضح الفرقان)

★ کل مالجری۔ ۲ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ یوم الزینۃ خبر ہے موعدکم کی اور موعد صیغہ ہے ظرف زمان کا ای وقت وعدکم یوم الزینۃ۔ ۳ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ۔ اسکا عطف یوم پر ہے یا الزینۃ پر۔ ۴ فَيُسْحِتَكُمْ۔ اسحات کے معنے ہیں استیصال کے ای یعذبکم عذابا مستاصلا اور یہ لغت اہل حجاز کا۔ ۵ اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ۔ ان یا تو نافیہ ہے اور لساحران کا لام معنیٰ میں الا کے یا ان مخففہ ہے مثقلہ سے اور اسم ضمیر شان محذوف اور ہذان لساحران خبر یا ہذان ان کا اسم مگر اہل حجاز کے لغت کے لحاظ سے نہیں بلکہ بنی حارث کے لغت کے اعتبار سے کیونکہ وہ تثنیہ کی حالت میں تقدیری اعراب جائز رکھتے ہیں۔ ۶ بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى۔ مثلیٰ مؤنث ہے امثل کا اور امثل معنے میں افضل اور اوضح اور اظہر کے۔ المثلیٰ صفت ہے طریقہ کی۔ ۷ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ۔ اجماع کہتے ہیں کسی چیز پر عزم کرنے کو بولا کرتے ہیں اجمعت علی الخروج ای عزمت علیہ۔ ۸ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا۔ صف مصدر ہے معنیٰ میں فاعل کے اور ترکیب میں حال واقع ہوا ہے ائتوا کے فاعل سے والمعنی ثم ائتوا مصطفین مجتمعین۔
۹ مَنِ اسْتَعْلٰى۔ استعلا اور علو کے معنے ایک ہیں یعنی غالب ہونا و معنی قد افلح من استعلی قد فاز من غلب۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِمَّا أَن نَّكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَىٰ ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ أَلْقُوا ۖ فَإِذَا حِبَالُهُمْ

یا ہوں ہم اول ڈالنے والے کہا بلکہ ڈالو تم ہی پس ناگہاں رسیاں ان کی

ڈالو یا ہم ہی پہلے ڈالتے ہیں۔ موسیٰ نے کہا کہ نہیں، تم ہی پہلے ڈالو۔ سو ناگہاں

وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ ﴿٦٦﴾ فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ

اور لاٹھیاں انکی خیال بندھا تھا طرف اسکی جادو ان کے سے یہ کہ وہ دوڑتے ہیں۔ وقف پس چھپایا بیچ جی اپنے کے

ان کی رسیاں اور لاٹھیاں انکے جادو کے ذریعے سے موسیٰ کو ایسی نظر آنے لگیں کہ وہ دوڑتی ہیں تو موسیٰ نے اپنے دل میں

خِيفَةً مُّوسَىٰ ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنتَ الْأَعْلَىٰ ﴿٦٨﴾ وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ

ڈر موسیٰ نے کہا ہم نے مت ڈر تحقیق تو ہی غالب وقف اور ڈال جو بیچ داہنے ہاتھ تیرے کے ہے

خوف محسوس کیا۔ ہم نے کہا کہ ڈرو نہیں، بلاشبہ تم ہی غالب ہو۔ اور جو تمہارے ہاتھ میں ہے اسے زمین

تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا ۖ إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ ۖ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ

نگل جاویگا اس چیز کو جو بنایا ہے انہوں نے تحقیق جو کچھ بنایا ہے انہوں نے مکر جادوگر کا ہے اور نہیں فلاح پاتا جادوگر جہاں

پر ڈال دو۔ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے وہ اسے نگل جائے گا۔ انہوں نے جو بنایا ہے وہ محض جادو کا فریب ہے۔ اور جادوگر کہیں بھی کرے کامیاب

أَتَىٰ ﴿٦٩﴾ فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَىٰ ﴿٧٠﴾

آتا ہے وقف پس ڈالے گئے جادوگر سجدہ کرتے ہوئے کہنے لگے ایمان لائے ہم ساتھ پروردگار ہارون اور موسیٰ کے

نہیں ہوتا۔ پس تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے (اور) کہنے لگے۔ ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لے آئے

قَالَ آمَنتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ

کہا ایمان لائے تم واسطے اسکے پہلے اس سے کہ حکم کروں میں تم کو تحقیق وہ البتہ بڑا تمہارا ہے جنے سکھایا تم کو

فرعون نے کہا کہ تم قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دیتا ایمان لے آئے ہو بیشک یہ تمہارا بزرگ ہے جنے تمہیں جادو سکھایا ہے۔

السِّحْرَ ۖ فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ

جادو پس البتہ کاٹوں گا میں ہاتھوں تمہارے کو اور پاؤں تمہارے کو مخالف سے اور البتہ سولی دونگا میں تم کو

سو میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں الٹے سیدھے کٹوا دونگا۔ اور تمہیں کھجوروں کے تنوں پر سولی چڑھا دونگا۔ اور تمہیں

فِي جُذُوعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا أَشَدُّ عَذَابًا وَأَبْقَىٰ ﴿٧١﴾

بیچ شاخوں کھجور کے وقف اور البتہ جانوگے تم کون سا ہم میں سے سخت ہے عذاب میں اور بہت باقی رہنے والا ہے وقف

معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کس کا عذاب زیادہ سخت اور باقی رہنے والا ہے۔

قَالُوا لَن نُّؤْثِرَكَ عَلَىٰ مَا جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا ۖ

کہا انہوں نے ہرگز نہ اختیار کرینگے تجھ کو اوپر اس چیز کے کہ آئی ہے ہمارے پاس دلیلوں سے اور اوپر اس شخص کے کہ پیدا کیا

انہوں نے کہا کہ ان روشن دلائل کے ہوتے ہوئے جو ہمارے پاس آچکے ہیں اور اس کے مقابلہ میں جس نے ہمیں پیدا کیا ہے ہم تمہیں ترجیح

فَاقْضِ مَا أَنتَ قَاضٍ ۖ إِنَّمَا تَقْضِي هَٰذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿٧٢﴾ إِنَّا آمَنَّا

اس نے ہم کو پس حکم کر جو کچھ تو حکم کرنیوالا ہے سوائے اسکے نہیں کہ حکم کریگا تو بیچ اس زندگانی دنیا کے وقف تحقیق ہم ایمان لائے

دیں گے۔ سو تم جو کچھ کرنا چاہتے ہو کر ڈالو۔ تمہارا حکم اسی دنیا تک تو ہے۔ ہم بے شک اپنے رب

بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَايَانَا وَمَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۗ وَاللَّهُ خَيْرٌ

ساتھ پروردگار اپنے کے تو کہ بخشے واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور وہ چیز کہ زبردستی کی ہے تو نے ہمکو اوپر اسکے جادو سے اور اللہ بہت بہتر ہے

پر ایمان لے آئے ہیں تاکہ وہ ہماری خطائیں معاف کر دے اور اسے بھی جو کچھ تو نے ہمیں جادو کی قسم سے مجبور کر کے کرایا ہے اور اللہ

حل لغات

لہ فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ۔ حبال جمع ہے حَبْل کی اور حبل کہتے ہیں رسّی کو۔ عِصِی جمع ہے عصا کی۔ یہ اصل میں تھا عُصُوْوٌ۔ واو اور یے ایک کلمہ میں جمع ہونے واو کو یے سے بدل کر یے کو یے میں ادغام کر دیا۔ صاد کے ضمہ کو یے کی اور عین کے ضمہ کو صاد کی متابعت کی وجہ سے کسرہ سے بدل لیا۔ ملہ فَاقْضِ مَا أَنتَ قَاضٍ۔ قَاضٍ اسم فاعل ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف موسیٰ علیہ السلام نے نہایت بے پروائی سے جواب دیا کہ نہیں، تم پہلے اپنے حوصلے نکال لو اور اپنے کرتب دکھالو تا باطل کی زور آزمائی کے بعد حق کا غلبہ پوری طرح نمایاں ہو۔ یہ قصہ سورۂ اعراف میں گذر چکا ہے وہاں کے فوائد ملاحظہ کرلئے جائیں۔ (موضح الفرقان)

ف۲ یعنی جب انھوں نے لاٹھیاں اور رسیاں ڈالیں تو تب ہی اُنکی رسیاں اور لاٹھیاں موسیٰ علیہ السلام کے خیال میں آئیں کہ انکے جادو سے دوڑتی ہیں (ابن کثیر)

ف۳ اس حکم کے آنے پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈال دیا وہ ایک خونخوار اژدہا بن گیا، جادوگروں کے کرتب کو خاک میں ملا دیا۔ لاٹھیوں اور رسیوں کے جتنے سانپ نظر آتے تھے سب کو ایک نوالہ کر گیا پھر فرعون اور اس کے لشکر کی طرف چلا وہ چیختے چلاتے ہوئے بھاگے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو ہاتھ میں لیا تو وہ پھر عصا ہو گیا۔ جادوگر یہ معجزہ دیکھ کر سمجھ گئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں۔ (از مولانا ابو محمد عبدالستار رحمۃ اللہ علیہ، خادم جماعت غرباء اہلحدیث۔

ف۴ جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ساحر کو پکڑو تو اس کو قتل کرو پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ ابن ابی حاتم (ابن کثیر)

ف۵ ابن کثیر نے کہا ظاہر یہ ہے کہ فرعون ملعون نے ان کے ساتھ یہ معاملہ کیا اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمت ہوئی اسی لئے ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ سلف کا یہ قول ہے کہ صبح کے وقت وہ کافر اور جادوگر تھے اور شام کو پاکباز مومن بن گئے اور اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے۔ (ابن کثیر و فتح و جامع)

ف۶ تمہارا بڑا جس نے جادو سکھایا۔ یہ شاید سب کو کہنے لگا۔ (موضح)

ف۷ فرعون نے یہ سمجھا تھا کہ یہ میری دھمکیوں سے ڈر کر ایمان چھوڑ دیں گے مگر ان اللہ کے ولیوں کا ایمان اس قدر مضبوط ہو چکا تھا اور وہ ایمان میں اس قدر کامل ہو گئے تھے کہ انھوں نے نہایت بے پرواہی سے جواب دیا کہ جو ہدایت اللہ کی طرف سے ہم کو مل چکی ہے اس کو ہم ہرگز چھوڑنے والے نہیں۔ اگر تو دنیا میں ہم کو تکلیف دے گا تو آخرت میں اللہ ان کا ہم کو اجر دے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ پکے مومن کی نگاہ آخرت پر ہوتی ہے۔ دنیا کی تکلیفوں مصیبتوں سے گھبرا کر وہ ایمان اور دین کو نہیں چھوڑتے بلکہ ایمان میں اور مضبوط ہو جاتے ہیں۔ (ابو محمد کفاہ الصمد رحمہ اللہ و نور مرقدہ۔

★ کا صیغہ ہے۔ اصل میں تھا فَاقْضِيْ یے پر ضمہ ثقیل تھا حذف کر دیا اجتماع ساکنین ہوا یے اور تنوین میں یے کو بھی حذف کر دیا۔ سے ھٰذِہِ الْحَيٰوةَ۔ الحیوۃ منصوب ہے ظرف ہونے کی وجہ سے اور ظرف یعنی مفعول فیہ میں لفظ فی مقدر ہوا کرتا ہے بولا کرتے ہیں صمت یوم الجمعۃ ای فی یوم الجمعۃ تو اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا کے معنے ہوئے ان تضارک و حکمک انما یکون فی ہذہ الحیوۃ الدنیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَ اَبْقٰى ﴿۷۳﴾ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا

اور باقی رہنے والا ہے تحقیق بات یہ ہے کہ جو کوئی آوے رب اپنے کے پاس گنہگار ہو کر پس تحقیق واسطے اس کے دوزخ ہے نہ مرے گا بیچ اس کے اور

بہت بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے یاد رکھو جو اپنے رب کے پاس مجرم ہو کر آئے گا - اس کے لئے جہنم ہے - نہ وہ وہاں مرے گا نہ

يَحْيٰى ﴿۷۴﴾ وَ مَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ

زندہ رہے گا ۷۴ اور جو کوئی آوے اس کے پاس ایمان لا کر تحقیق عمل کئے ہوں اچھے پس یہ لوگ واسطے ان کے ہیں درجے

زندہ رہیگا اور جو اس کے پاس مومن ہو کر آئے گا - جس نے اعمال نیک کئے ہوں گے - تو ایسے لوگوں کے لئے بلند

الْعُلٰى ﴿۷۵﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ

بلند بہشتیں ہمیشہ رہنے کی چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے اور یہی ہے

درجے ہیں ہمیشہ رہنے کے باغ جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور اس شخص کا بدلہ ہے جس نے

جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿۷۶﴾ وَ لَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ — ع ۳/۱۳

بدلہ اس شخص کا جو پاک ہوا ۷۶ اور البتہ تحقیق وحی کی ہم نے طرف موسیٰ کی یہ کہ رات کو لے چل بندوں میرے کو

پاکیزگی کی زندگی گزاری اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو راتوں رات نکال لیجاؤ اور دریا میں

فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّ لَا تَخْشٰى ﴿۷۷﴾ فَاَتْبَعَهُمْ

پس مار واسطے ان کے راہ بیچ دریا کے خشک نہ ڈریگا تو پا لینے سے اور نہ خطرہ کرے گا پس پیچھے لگا ان کے

عصا مار کر ان کے لئے خشک رستہ بنا دو - نہ تو پکڑے جانے کا خطرہ رہے گا - اور نہ ڈر پس فرعون

فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿۷۸﴾ وَ اَضَلَّ فِرْعَوْنُ

فرعون ساتھ لشکروں اپنے کے پس ڈھانک لیا ان کو دریا میں سے اس چیز نے کہ ڈھانک لیا ان کو اور گمراہ کیا فرعون نے

اپنے لشکروں سمیت ان کے پیچھے ہو لیا - سو دریا نے جیسا ان کو گھیرنا تھا گھیر لیا اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کر دیا

قَوْمَهٗ وَ مَا هَدٰى ﴿۷۹﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَ

قوم اپنی کو اور نہ راہ دکھائی ۷۹ اے بنی اسرائیل تحقیق نجات دی ہم نے تم کو دشمن تمہارے سے اور

اور صحیح رہنمائی نہ کر سکا - اے بنی اسرائیل! ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی - اور ہم نے تم سے کوہ طور

وٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ﴿۸۰﴾ كُلُوْا

وعدہ کیا ہم نے تم کو کنارے طور برکت والے کے اور اتارا ہم نے اوپر تمہارے من اور سلویٰ کھاؤ

کی داہنی جانب کا وعدہ کیا اور ہم نے تم پر من و سلویٰ نازل کیا (اور حکم دیا کہ)

مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ لَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَ مَنْ

پاکیزہ سے اس چیز سے کہ دی ہم نے تم کو اور مت سرکشی کرو بیچ اس کے پس اترے گا اوپر تمہارے غضب میرا اور جو کوئی کہ

جو پاکیزہ اشیاء تم کو ہم نے دی ہیں - انہیں کھاؤ - اور اس معاملے میں زیادتی نہ کرو - ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا

يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿۸۱﴾ وَ اِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ

اترے اوپر اس کے غضب میرا پس تحقیق گرا وہ ۸۱ اور تحقیق میں البتہ بخشنے والا ہوں واسطے اس شخص کے کہ توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل کئے

اور جس پر میرا غضب نازل ہوا تو وہ ہلاک ہوا - اور جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور جو سیدھی راہ پر چلا گیا

صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿۸۲﴾ وَ مَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۸۳﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ

اچھے پھر راہ پائی ۸۲ اور کیا چیز جلدی لے آئی تجھ کو قوم تیری سے اے موسیٰ ۸۳ کہا وہ یہ ہیں

گناہوں کو میں ضرور بخشنے والا ہوں اے موسیٰ! تم اپنی قوم سے جلدی کر کے کیوں آگئے موسیٰ نے کہا اے رب! وہ

حل لغات

۱؎ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا۔ فاضرب معنی میں ہے فاجعل کے بولا کرتے ہیں ضرب لہ فی مالہ سہماً ای جعل۔ یبسا مصدر ہے معنی میں فاعل کے والمعنی طریقا یابسا۔
۲؎ لَا تَخٰفُ دَرَكًا۔ درکا حال ہے ای امنا من ان یدرککم العدو یا دوسری صفت ہے طریقا کی۔ ۳؎ جانب الطور الایمن۔ الایمن صفت ہے جانب کی۔ ۴؎ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ۔ یحل جواب نہی ہے اور یحل معنی میں ہے یجب کے مشتق ہے حل الدین اذا وجب اداؤہ سے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ کہتے ہیں جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نشانی دیکھ کر سمجھ گئے تھے کہ یہ جادو نہیں مقابلہ کر بیٹھے پھر فرعون کی خاطر سے کیا، شاید فرعون جو ڈراتا تھا سو ان پر نہ کر سکا۔ دل میں ڈر گیا موسیٰ علیہ السلام کی نشانی سے۔ (موضح) ف۲ ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَمَّا اَهْلُ النَّارِ الَّذِيْنَ هُمْ اَهْلُهَا فَلَا يَمُوْتُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَحْيَوْنَ وَلٰكِنْ نَاسٌ اَصَابَتْهُمْ نَارٌ بِذُنُوْبِهِمْ اَوْ بِخَطَايَاهُمْ فَاَمَاتَتْهُمْ اِمَاتَةً حَتّٰى اِذَا كَانُوْا فَحْمًا اُذِنَ لَهُمْ فِي الشَّفَاعَةِ فَجِيْءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوْا عَلٰى اَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَقِيْلَ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ اَفِيْضُوْا عَلَيْهِمْ فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُوْنُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ كَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ فِي الْبَادِيَةِ (ابن ماجہ باب ذکر الشفاعۃ) کہ اصل جہنمی تو جہنم ہی میں پڑے رہیں گے نہ وہاں انکو موت آئے گی نہ آرام کی زندگی ملے گی۔ ہاں ایسے لوگ بھی ہوں گے جنھیں ان کے گناہوں کی پاداش میں دوزخ میں ڈال دیا جائے گا جہاں وہ جل کر کوئلہ ہو جائیں گے جان نکل جائے گی پھر شفاعت کی اجازت کے بعد ان کا گچھور نکالا جائے گا اور جنت کی نہروں کے کنارے یعنی نہر حیات پر اسکو بکھیر دیا جائے گا اور جنتیوں سے کہا جائے گا کہ ان پر پانی ڈالو تو جس طرح تم نے نہر کے کنارے کے کھیت کے دانوں کو اُگتے دیکھا ہے اسی طرح وہ اُگیں گے۔ یہ سن کر ایک شخص بولا حضورؐ نے مثال تو ایسی دی ہے گویا آپ کچھ زمانہ جنگل میں گذار کر کھیتوں کا یہ منظر خود ملاحظ فرما چکے ہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ خطبہ میں اس آیت کی تلاوت کے بعد آپؐ نے یہ فرمایا تھا۔ (ابن کثیر)

ف۳ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے سو درجے ہیں ہر درجہ میں اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان میں۔ سب سے اوپر جنت الفردوس ہے اسی سے چاروں نہریں جاری ہوتی ہیں اس کی چھت رحمٰن کا عرش ہے تم اللہ سے جب جنت مانگو تو جنت الفردوس کی دعاء کیا کرو (ترمذی وغیرہ ابن کثیر) ابن ماجہ باب فضائل صحابہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے اِنَّ اَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى يَرَاهُمْ مَنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا يُرٰى الْكَوْكَبُ الطَّالِعُ فِي الْاُفُقِ مِنْ اٰفَاقِ السَّمَاءِ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ مِنْهُمْ وَاَنْعَمَا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درجات العلیٰ والوں کو نیچے درجے والے جنتی لوگ اس طرح دیکھا کریں گے جس طرح دُنیا میں آسمان سے بہت دُور کنارے والے تارے کو دیکھتے ہیں اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ان ہی درجات العلیٰ والے لوگوں میں سے ہیں اور ان میں بھی بہترین ہیں۔

ف۴ لَقَدْ کے پہلے قسم محذوف ہے یعنی وَاللّٰہِ لَقَدْ اَوْحَیْنَا۔ مطلب یہ ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو رات کے وقت لے گئے تو فرعون سخت غصہ ہوا اور شہروں میں لشکروں کے جمع کرنے کے لئے آدمی بھیجے اور فرعون نے کہا کہ یہ بنی اسرائیل ایک چھوٹی سی جماعت ہے اور یہ ہم کو غصہ میں لا رہے ہیں پھر جب لشکر اکٹھا کر لیا تو چلا بنی اسرائیل کی طلب میں سورج چڑھے پھر دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی بولے فرعونیوں نے ہم کو پا لیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا نہیں نہیں، میرے ساتھ تو میرا مالک ہے وہ مجھے راہ دے گا اور موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لیکر فرعونیوں کے آگے کھڑے ہوئے اور فرعون بنی اسرائیل کے پیچھے تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ بنی اسرائیل کے واسطے دریا میں لاٹھی مار کر خشک راہ بناؤ تو ڈر دشمن سے اور نہ ڈر غرق ہونے سے تو موسیٰ علیہ السلام نے دریا کو لاٹھی ماری تو دریا پھٹ گیا اور اس کا ہر ایک ٹکڑا بڑے پہاڑ کی مثل نظر آنے لگا۔ موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو نجات ملی۔ فرعون مع لشکر غرق ہو گیا۔ سر سید احمد بریلوی نے اپنی تفسیر میں اس معجزہ کا انکار کیا ہے وہ غلط ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو عاشورہ کا روزہ رکھتے پایا تو آپؐ نے ان سے معلوم کیا۔ وہ بولے یہ وہ دن ہے جس میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر فتح دی تو آپؐ نے فرمایا ہم کو زیادہ مناسبت ہے موسیٰ علیہ السلام سے پھر تم (یعنی اصحاب) عاشورہ کا روزہ رکھو لیکن یہود کی مخالفت کرو میں اگر زندہ رہا تو آئندہ سال نو تاریخ کا روزہ بھی رکھوں گا۔ اصل روزہ محرم کی دسویں تاریخ کا ہے اور یہود کی مخالفت کے لئے ایک روزہ اس کے ساتھ ۹ تاریخ یا ۱۱ تاریخ کا اور ملا لینا چاہیے تاکہ دو روزے ہو جائیں۔ ایک روایت میں ۹۔۱۰۔۱۱ تین روزے بھی ہیں۔ عاشورہ کے دن روزہ رکھنے سے دو سال ایک گذشتہ ایک آئندہ کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (ابن کثیر و صحیحین و فوائد ستاری)

ف۵ زیادتی نہ کرو یعنی رکھ نہ چھوڑو۔ (موضح القرآن)

ف۶ توبہ و استغفار کا حاشیہ ۱۳۶/۱۳۸ - ۱۶۲ و ۱۷۱ و ۳۱۳ وغیرہ میں بھی لکھا گیا ہے۔ (مرتب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلٰٓی اَثَرِیْ وَعَجِلْتُ اِلَیْكَ رَبِّ لِتَرْضٰی ﴿۸۴﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ

اوپر نقش قدم میرے کے اور جلد آیا میں طرف تیری اے رب میرے تو کہ راضی ہو تو کہا پس تحقیق ہم نے

وہ سب میرے پیچھے پیچھے ہیں اور میں تیری طرف جلدی کی جلدی آگیا ہوں کہ تیری رضا حاصل کروں فرمایا بلاشبہ ہم نے تمہارے بعد

فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ ﴿۸۵﴾ فَرَجَعَ

آزمائش کی ہے قوم تیری کو پیچھے تیرے اور گمراہ کیا ان کو سامری نے ف پس پھر آیا

تمہاری قوم کو آزمائش میں ڈال دیا ہے اور ان کو سامری نے گمراہ کیا ہے سو موسیٰ لوٹ

مُوْسٰٓی اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَمْ یَعِدْكُمْ

موسیٰ طرف قوم اپنی کے غصہ میں غمگین کہا اے قوم میری کیا نہیں وعدہ دیا تھا تم کو

افسوس سے بھرے ہوئے قوم کے پاس واپس آئے (اور) کہنے لگے کہ اے میری قوم کیا تمہارے

رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ اَفَطَالَ عَلَیْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ

پروردگار تمہارے نے وعدہ اچھا کیا پس لمبا ہوا اوپر تمہارے وقت یا ارادہ کیا تم نے یہ کہ

رب نے تم سے ایک اچھا وعدہ نہیں کیا تھا۔ پھر کیا زمانہ تمہارے لئے زیادہ طویل ہو گیا تھا۔ یا تم نے چاہا تھا کہ

یَحِلَّ عَلَیْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِیْ ﴿۸۶﴾

اتر آوے اوپر تمہارے غضب پروردگار تمہارے کا پس خلاف کیا تم نے وعدہ میرے کو

تمہارے رب کی طرف سے تم پر غضب نازل ہو جو تم نے میرے وعدے کی خلاف ورزی کی۔

قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ

کہا انہوں نے نہیں خلاف کیا ہم نے وعدے تیرے کو ساتھ اختیار اپنے کے ولیکن اٹھوائے گئے تھے ہم بوجھ

انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے اختیار سے وعدہ شکنی نہیں کی بلکہ ہم پر قوم (قبط) کے کچھ زیورات کا بوجھ لاد دیا گیا تھا اس کو ہم

زِیْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَی السَّامِرِیُّ ﴿۸۷﴾ فَاَخْرَجَ

گہنوں قوم فرعون کی سے پس پھینک دیا ہم نے اسکو پس اسی طرح ڈالا سامری نے ف پس نکالا

(سامری کے کہنے سے آگ میں) ڈال دیا اور سامری نے بھی اسی طرح اپنے زیور کو ڈال دیا۔ تو اس نے

لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰی

واسطے ان کے بچھڑا ایک بدن کہ واسطے اسکے آواز تھی گائے کی پس کہا انہوں نے یہ ہے معبود تمہارا اور معبود موسیٰ کا

ان کے لئے بچھڑے کی سی شکل بنا نکالی جس سے ایک آواز آتی تھی۔ انہوں نے کہا یہ تمہارا معبود ہے اور موسیٰ کا معبود بھی مگر وہ

فَنَسِیَ ﴿۸۸﴾ اَفَلَا یَرَوْنَ اَلَّا یَرْجِعُ اِلَیْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا یَمْلِكُ لَهُمْ

پس بھول گیا ہے موسیٰ کیا پس نہیں دیکھا انہوں نے یہ کہ نہیں پھیرتا وہ طرف ان کی جواب اور نہیں اختیار میں رکھتا واسطے ان کے

بھول گئے ہیں کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ وہ ان کی بات کا جواب نہیں دیتا۔ اور نہ ان کے نقصان اور

ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿۸۹﴾ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ یٰقَوْمِ ع۱۳

ضرر اور نہ فائدہ ف اور البتہ تحقیق کہا تھا واسطے انکے ہارون نے پہلے اس سے اے قوم میری

نفع کا مالک ہے۔ اور اس سے قبل ہارون نے ان سے کہا بھی تھا کہ اے میری قوم! اس سے تمہاری

اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِیْ وَاَطِیْعُوْٓا

سوائے اسکے نہیں کہ آزمائے گئے ہو تم ساتھ اسکے اور تحقیق پروردگار تمہارا رحمٰن ہے پس پیروی کرو میری اور مانو

آزمائش کی گئی ہے اور تمہارا رب بلاشبہ خدائے رحمٰن ہے۔ سو میری پیروی کرو۔ اور میرا

حل لغات

لہ عَلٰٓی اَثَرِیْ۔ اثر کہتے ہیں نشان قدم کو۔ اور اس میں دو لغت اور بھی اِثر بالکسر اور اُثر بالضم مگر اَثَر بفتحتین دونوں سے فصیح تر ہے۔ لہ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ۔ سامری منسوب ہے بنی اسرائیل کے ایک قبیلے کی طرف جو سامرہ نام سے مشہور تھا۔ اس شخص کا اصلی نام تھا موسیٰ بن ظفر ظاہر کا مسلمان اور گوسالہ پرست فرقہ کا ایک مشہور شخص تھا۔ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ مروی ہے جب موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم میں واپس آئے تو آپ نے چلانے اور چیخنے کی آواز سنی اور وہ بچھڑے کے گرد ناچ رہے تھے تو آپؑ بولے ان ستر آدمیوں کو جو آپ کے ساتھ تھے یہ اس فتنہ کی آواز ہے سامری نے ان کو گمراہ کر دیا وہ بچھڑے کو پوجنے لگے گانا بجانا کرنے لگے معلوم ہوا یہ سارنگی قوالی تالیاں بجانا ناچنا تھرکنا وجد میں آنا سب کچھ شیطانی حرکت ہیں۔ اغاثۃ اللہفان میں چاروں اماموں سے ان کی حرمت ثابت ہے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے میں باجوں گاجوں ڈھولوں ڈھلکوں وغیرہ کو توڑنے کے لئے آیا ہوں۔ قرآن مجید میں ان امور کو لہو الحدیث کہا ہے۔ مسند احمد و ترمذی میں ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ہے کہ گانا بجانا مت سکھاؤ ان کی خرید و فروخت حرام ہے آج کل جو لوگ اپنی لڑکیوں کو گانا بجانا ناچنا سکھاتے ہیں وہ فعل حرام کے مرتکب ہوتے ہیں۔ راگ راگنی و قوالی وغیرہ کی حرمت و ممانعت کے مزید دلائل دیکھنے منظور ہوں تو دفتر صحیفہ اہلحدیث کراچی سے یادہلی سے رسالہ حرمت قوالی منگا کر ملاحظہ کریں۔ (ستاری)

ف۲ فرعون والوں سے عاریتاً مانگ کر لیا تھا کہ وہ یقین جانیں کہ ان کو شادی منظور ہے اس واسطے نکلتے ہیں شہر سے۔ اس بغیر فرعون نکلنے نہ دیتا۔ (موضح)

ف۳ یعنی موسیٰ بھول کر اور جگہ گیا۔ (موضح القرآن)

ف۴ سامری موسیٰ علیہ السلام کی جماعت میں ایک منافق شخص تھا۔ اس کی قوم گائے کی پجاری تھی قبیلہ سامرہ یا قبط میں سے تھا ظاہر مسلمان ہو گیا تھا۔ جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر گئے سارا مہینہ ذیقعدہ کا اور دس دن ذی الحجہ کے وہاں صرف ہوئے۔ پیچھے اس منافق کو موقع ملا بنی اسرائیل سے قبطیوں کا زیور لے کر گلا کر بچھڑے کی مورت بنائی۔ پھر اس کے منہ میں وہ مٹی ڈالی جو جبرئیلؑ کے گھوڑے کے قدم کے نیچے سے اٹھائی تھی۔ اللہ کے حکم سے وہ سچ مچ کا بچھڑا ہو گیا آواز کرنے لگا پھر اسے پوجنے لگے۔ اس کے ارد گرد بیٹھنے والوں کو وجد آنے لگا۔ امام قرطبی نے اپنی تفسیر میں امام ابوبکر بن طرطوسی سے نقل کیا کہ ان سے کسی نے سوال کیا کہ جو لوگ اہل تصوف وغیرہ اللہ و رسولؐ کے ذکر کے نام سے مجلسیں کرتے ہیں پھر وہاں ڈھول طبلے بجاتے ہیں (قوالی ہوتی ہے) پھر اٹھ کر ناچتے ہیں ناچتے ناچتے وجد میں آجاتے ہیں اور بیہوش ہو کر گر پڑتے ہیں اور وہاں کھانا وغیرہ تیار کرتے ہیں کیا ایسی مجلس میں جانا جائز ہے؟ جواباً فرمایا کہ اللہ تجھ پر رحم کرے صوفیہ کا یہ مذہب بطالت جہالت اور ضلالت ہے یہ ناچنا اور وجد میں آنا سامری اور اس کے یاروں نے سب سے پہلے ایجاد کیا ہے۔ وہ بچھڑے کے گرد ناچتے اور وجد میں آتے تھے یہ تو کفار کا دین ہے اور بچھڑے کے عابدوں کا۔ رہا ڈھول وغیرہ بجانا تو پہلے اس کو زندیقوں نے نکالا ہے تاکہ اس میں لوگوں کو مشغول کر کے اللہ کی کتاب سے روکیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس اصحابؓ ایسی ہوتی تھی گویا ان کے سروں پر جانور بیٹھے ہیں۔ بادشاہان و جاگیرداران اسلام کو چاہیے کہ مسلمانوں کو ایسی مجلسوں میں حاضر ہونے سے روکیں وہ مجلسیں خواہ مساجد میں قائم ہوں یا غیر مساجد میں۔ ایمان والوں کو ایسی مجلس میں شریک ہونا اور ان کی مدد کرنا قطعاً جائز نہیں۔ ائمہ اربعہ وغیرہ کا یہی مذہب ہے۔ (فتح و ترجمان)

★ ۳ے غضبان اسفاً۔ اسف کے معنی ہیں شدۃ غضب یا حزن و جزع کے بولا کرتے ہیں اسف یاسف اسفاً اذا حزن فہو اسف۔ ۳ے بملکنا۔ ملک بالفتح اور ملک بالکسر دونوں کے ایک معنی ہیں جس طرح رَطل اور رِطل یہ مصدر ہیں ملکت الشیٔ کا اور ایک ہے مُلک جس کے معنی ہیں بادشاہی و سلطنت کے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَمْرِي ﴿٩٠﴾ قَالُوا لَن نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِينَ حَتَّىٰ يَرْجِعَ إِلَيْنَا

حکم میرا کہا انہوں نے ہمیشہ رہیں گے ہم اوپر اس کے معتکف یہاں تک کہ پھر آوے طرف ہماری

حکم مانو انہوں نے کہا جب تک موسیٰ ہمارے پاس نہ لوٹیں ہم برابر اس کی پوجا پر قائم

مُوسَىٰ ﴿٩١﴾ قَالَ يَا هَارُونُ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا ﴿٩٢﴾ أَلَّا

موسیٰ کہا اے ہارون کس چیز نے منع کیا تجھ کو جس وقت کہ دیکھا تو نے ان کو گمراہ ہوئے ہیں یہ کہ نہ

رہیں گے موسیٰ نے کہا کہ اے ہارون جب تو نے انکو دیکھا تھا کہ وہ گمراہ ہوگئے ہیں تو تجھے اس بات سے کس نے منع کیا تھا کہ تو میری

تَتَّبِعَنِ ۖ أَفَعَصَيْتَ أَمْرِي ﴿٩٣﴾ قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي

پیروی کرے میری کیا پس نافرمانی کی حکم میرے کی کہا بیٹے ماں میری کے مت پکڑ داڑھی میری

پیروی کرے پھر کیا تو نے میری نافرمانی کی (ہارون نے) کہا اے میرے ماں جائے بھائی مجھے داڑھی سے

وَلَا بِرَأْسِي ۖ إِنِّي خَشِيتُ أَن تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي

اور نہ سر میرا تحقیق میں ڈرا یہ کہ کہے تو جدائی ڈالی درمیان بنی

آپ پکڑیں اور نہ سر کے بالوں سے۔ میں اس بات سے ڈرتا رہا۔ کہیں آپ یہ نہ کہیں کہ تو نے بنی اسرائیل میں تفرقہ

إِسْرَائِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي ﴿٩٤﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾

اسرائیل کے اور نہ انتظار کیا بات میری کا کہا پس کیا ہے حال تیرا اے سامری

ڈال دیا ہے۔ اور میری بات کا خیال نہیں رکھا (موسیٰ) نے کہا اے سامری! تیرا کیا حال ہے

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ

کہا کہ دیکھا میں نے اس چیز کو کہ نہ دیکھا تھا لوگوں نے اسکو پس بھر لی میں نے ایک مٹھی خاک قدم

اس نے کہا کہ میں نے وہ چیز دیکھی ہے جو اوروں نے نہیں دیکھی۔ میں نے رسول کے نقش قدم سے ایک مٹھی بھر

الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذَٰلِكَ سَوَّلَتْ لِي نَفْسِي ﴿٩٦﴾ قَالَ

پیغمبر ہونے کے سے پس ڈال دیا میں نے اس کو یعنی گائے کے بچے کے پیٹ میں اور اسی طرح اچھا دکھلایا مجھ کو جی میرے نے کہا

مٹی اٹھا لی تھی۔ پھر وہ میں نے اس قالب میں ڈال دی تھی اور یہی بات میرے دل کو اچھی لگی تھی۔ موسیٰ نے

فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيَاةِ أَن تَقُولَ لَا مِسَاسَ ۖ وَإِنَّ

پس جا پس تحقیق واسطے تیرے ہے بیچ زندگانی کے یہ کہ کہا کرے تو نہیں ہاتھ لگانا اور تحقیق

کہا کہ تو جا۔ عمر بھر تو یہی کہتا رہے گا کہ کوئی مجھے نہ چھوئے اور تجھ سے ایک اور وعدہ ہے جو تجھ سے ٹلنے

لَكَ مَوْعِدًا لَّن تُخْلَفَهُ ۖ وَانظُرْ إِلَىٰ إِلَٰهِكَ الَّذِي ظَلْتَ

واسطے تیرے ایک جگہ ہے وعدے کی ہرگز نہ خلاف کیا جائے گا اس سے اور دیکھ طرف معبود اپنے کی وہ جو ہو گیا تھا تو

ٹلنے کا نہیں اور اپنے اس معبود کو دیکھ۔ جس کی تو عبادت کرتا رہا ہے۔

عَلَيْهِ عَاكِفًا ۖ لَّنُحَرِّقَنَّهُ ثُمَّ لَنَنسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ

اوپر اس کے معتکف البتہ جلا دیں گے ہم اس کو پھر اڑا دیں گے ہم اس کو بیچ دریا کے

ہم اسے جلا دیں گے۔ پھر اسے دریا میں بکھیر

نَسْفًا ﴿٩٧﴾ إِنَّمَا إِلَٰهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَسِعَ

اڑا دینا کر کے سوائے اس کے نہیں کہ معبود تمہارا اللہ ہے وہ جو نہیں کوئی معبود مگر وہ سما لیا ہے

دیں گے۔ بیشک تمہارا معبود صرف وہ اللہ ہے۔ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا علم

حل لغات

لے اَلَّا تَتَّبِعَنِ۔ اصل میں تھا اَن لَا تتبعنی نون کو لام سے بدل کر لام میں ادغام کر دیا کیونکہ نون اور لام دونوں قریب المخرج ہیں۔ آخری یائے متکلم کو اس لئے حذف کر دیا کہ نون کا کسرہ اس پر دلالت کر رہا ہے۔ لے یَبْنَؤُمَّ۔ یہ اصل میں تھا یا ابن امی۔ اقتضاء مقام کی وجہ سے الف جو مدِ صوت کیلئے زیادہ کیا گیا تھا حذف کر دیا اور اسی طرح یے بھی۔ اور ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ماں کا بیٹا اس لئے کہا کہ زیادہ رقت اور نفع دے ورنہ موسیٰ علیہ السلام ہارون علیہ السلام کے حقیقی بھائی ایک ہی ماں باپ سے تھے نہ فقط ماں کی طرف سے۔ (ابن کثیر) ف۲ جس وقت بنی اسرائیل بیچ دریا میں اُترے، پیچھے فرعون ساتھ فوج کے اُترا۔ جبرئیل بیچ ہو گئے کہ ان کو اُن تک نہ ملنے دیں۔ سامری نے پہچانا کہ یہ جبرئیل ہیں اُن کے گھوڑے کے پاؤں کے نیچے سے مٹی اٹھالی وہی اب سونے کے بچھڑے میں ڈال دی۔ سونا تھا کافروں کا مال لیا ہوا فریب سے۔ اس میں مٹی پڑی برکت کی حق اور باطل مل کر ایک کرشمہ پیدا ہوا کہ روح جاندار کی اور آواز اس میں ہو گئی۔ ایسی چیزوں سے بہت بچنا چاہئے، اس سے بہت بت پرستی بڑھتی ہے۔ (موضح القرآن)

ف۳ دنیا میں اس کو یہی سزا ملی کہ وہ بنی اسرائیل کے لشکر سے باہر الگ رہتا اگر وہ کسی سے ملتا یا کوئی اس سے دونوں کو تپ چڑھتے اس مارے لوگوں کو دُور دُور کرتا اور ایک وعدہ ہے خلاف نہ ہوگا شاید عذاب آخرت ہے اور شاید دجال کا نکلنا وہ بھی یہود میں اسی کا فساد پورا کرے گا جیسے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مال بانٹتے تھے۔ ایک شخص نے کہا انصاف سے بانٹو، فرمایا اسکی جنس کے لوگ نکلیں گے، وہ خارجی نکلے کہ اپنے پیشواؤں پر لگے اعتراض پکڑنے۔ جو کوئی دین کے پیشواؤں پر طعن کرے ایسا ہی ہے۔ (موضح)

★ اس کی مزید تفصیل ہم سورۂ اعراف کے رکوع ۱۸: آیت قال ابن ام ان القوم استضعفونی الخ میں کرائے ہیں اس کے ساتھ اُسے بھی پڑھ لو پھر ابن کی اضافت ام کی طرف اس لئے نہیں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارونؑ کے سوتیلے بھائی تھے نہیں، بلکہ دونوں سگے بھائی تھے مگر چونکہ حضرت ہارونؑ کو موسیٰ علیہ السلام کا دل نرم کرنا اور اپنا حق جتانا منظور تھا اس سے انھوں نے یا ابن ام کہا۔ سلہ فَمَا خَطْبُكَ۔ خطب کے اصلی معنی ہیں اہم بات ان امر کے مگر استعمال میں شان اور حال کا مرادف سمجھا جاتا ہے۔ بولا کرتے ہیں ماخطبک ای ماشانک وما مطلوبک۔ سلہ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً۔ قبضہ مصدر ہے معنی میں مقبوض کے جس طرح کان امر اللہ میں امر معنی میں مامور کے۔ ھہ وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ۔ کذلک اشارہ ہے فعل سولت کے مصدر کی طرف اور کذلک اصل میں محلاً منصوب ہے کیونکہ مصدر تشبیہی یعنی مصدر محذوف کی صفت واقع ہوا ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہے سولت لی نفسی تسویلا کائنا مثل ذلک التسویل لہ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ۔ فی الحیوۃ متعلق ہے استقر محذوف کے جس کے متعلق ہے لک یا محذوف کے متعلق ہو کر لک کے کاف سے حال تقدیر عبارت یوں ہے ثابت لک کائنا فی الحیوۃ۔ مساس مصدر ہے مس یمس کا والمراد لا امس ولا امس۔ کہتے ہیں کہ جب اُسے یعنی سامری کو کوئی چھوجاتا تھا تو چھونے والے کو اور اس کو دونوں کو بخار ہوجاتا تھا اس لئے جب اُسے کوئی چھونا چاہتا تو وہ بخار کے خوف سے چیخ کر کہتا تھا کہ مجھے مت چھوؤ۔ ٹہ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا۔ ظلت اصل میں ظللت ہے پہلا لام کو حذف کر دیا کیونکہ مضاعف میں جب دوسرا لام ساکن ہوتا ہے تو عرب پہلے لام کو حذف کر دینا مستحسن جانتے ہیں اسی سے ہے مَسْتُ اور حَسْتُ۔ ھہ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا۔ نسف معنی میں ہے تذریۃ کے اور یم کہتے ہیں دریا کو۔ نسفا مفعول مطلق مؤکد ہے لننسفنہ کا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾ كَذَٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ
ہر چیز کو علم میں وہ اسی طرح بیان کرتے ہیں ہم اوپر تیرے خبروں اس چیز کے سے کہ تحقیق پہلے گزری
ہر چیز کو حاوی ہے — اسی طرح ہم تم کو گزشتہ واقعات بیان کرتے ہیں - اور ہم نے آپ کو اپنے پاس سے

وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِنْ لَدُنَّا ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ
اور تحقیق دیا ہم نے تجھ کو اپنے پاس سے ذکر جو کوئی منہ پھیرے اس سے پس تحقیق وہ اٹھاوے گا
نصیحت (کی کتاب) عطا کی ہے - جو اس سے منہ پھیرے وہ قیامت کے دن

يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾ خَالِدِينَ فِيهِ ۖ وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
دن قیامت کے بوجھ ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے اور برا ہے واسطے انکے دن قیامت کے
(اپنے گناہوں کا) بوجھ اٹھائے گا (ایسے لوگ) اس (حالت) میں ہمیشہ رہیں گے اور قیامت کے دن ان کا بوجھ اٹھانا انکے

حِمْلًا ﴿١٠١﴾ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ ۚ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ
بوجھ وہ اس دن کہ پھونکا جاویگا بیچ صور کے اور اکٹھا کریں گے ہم گنہگاروں کو اس دن کیری کی
لئے برا ہوگا جس دن صور پھونکا جائے گا - اور مجرموں کو ہم اس دن ایسی حالت میں جمع کریں گے کہ ان کی آنکھیں

زُرْقًا ﴿١٠٢﴾ يَتَخَافَتُونَ بَيْنَهُمْ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَحْنُ أَعْلَمُ
آنکھوں سے نیلے آہستہ کہتے ہوں گے درمیان اپنے نہیں رہے تھے تم مگر دس دن ہم خوب جانتے ہیں
نیلی ہوں گی۔ وہ آپس میں چپکے چپکے باتیں کرتے ہوں گے کہ تم (دنیا میں) صرف دس ہی دن رہے ہو۔ جو باتیں وہ کہتے ہیں ہم

بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ ع ۵ ۱۴
اس چیز کو کہ کہتے ہیں جس وقت کہے گا بہتر ان کا راہ میں نہ رہے تھے تم مگر ایک روز
اسے خوب جانتے ہیں جبکہ وہ جو ان سب سے طریقے میں بہت اچھا ہوگا کہے گا کہ (نہیں بلکہ) تم صرف ایک ہی دن رہے ہو۔

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ﴿١٠٥﴾
اور سوال کرتے ہیں تجھ کو پہاڑوں سے پس کہہ اڑا دیگا ان کو رب میرا اڑا دینا کر
اور (اے پیغمبر) لوگ آپ سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں تو ان سے کہہ دیجیے کہ پروردگار ان کو اڑا کر بکھیر دے گا۔

فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾ لَا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ﴿١٠٧﴾
پس چھوڑ دیگا اس کو میدان صاف نہیں دیکھے گا تو بیچ اس کے کجی اور نہ اونچان یعنی ٹیلہ
اور زمین کو ہموار میدان (کی طرح) بنا دے گا۔ تم اس میں نہ کوئی کجی دیکھو گے اور نہ نشیب اور بلندی کا

يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ ۖ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ
اس دن پیچھے چلیں گے پکارنے والے کے نہیں کجی واسطے اس کے اور نیچی ہو جاویں گی آوازیں
اس روز (لوگ) ایک پکارنے والے کے پیچھے چلیں گے جس کے سامنے انحراف کی جرات نہ ہو گی اور خدائے رحمٰن کے سامنے تمام آوازیں پست

لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾ يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ
واسطے رحمٰن کے پس نہ سنے گا تو مگر آواز آہستہ وہ اس دن نہ فائدہ دے گی شفاعت
ہو جائیں گی۔ سو تم آہٹ کے سوا کچھ نہیں سنو گے۔ اس دن شفاعت فائدہ نہ دے گی۔

إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾ يَعْلَمُ
مگر اس کو کہ اذن دیا ہے واسطے اس کے رحمٰن نے اور پسند کیا ہے واسطے اس کے کہنا وہ جانتا ہے
مگر اس شخص کو جسے خدائے رحمٰن اجازت دے اور اس کی بات کو پسند فرمائے۔ جو کچھ ان کے آگے ہے

حل لغات۔
۱؎ یوم القیامۃ حِملًا۔ حِملًا مصدر ہے معنی میں محمول کے اور منصوب ہے بنا بر تمیز ہونے کے۔ ۲؎ یوم ینفخ۔ یوم بدل ہے یوم القیامۃ سے یا اذکر مقدر کی وجہ سے منصوب ہے۔ ۳؎ زُرقًا۔ حال ہے المجرمین سے ای حال کونہم زرق العیون۔ زرق کہتے ہیں نیلے رنگ کو۔ یہاں مراد ہے آنکھوں کا بے نور ہونا۔ ۴؎ قاعًا صفصفًا۔ قاع چٹیل میدان۔ صفصف وہ زمین جس میں کچھ اگے نہیں۔ ۵؎ امتًا۔ امت کہتے ہیں ٹیلہ تھوڑے سے ابھار کو۔ ۶؎ ھمسًا ذکر خفی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ موسیٰ علیہ السلام نے اس سونے کے بچھڑے کو آگ لگا کر پھونک دیا وہ اسی طرح جل گیا جیسے خون اور گوشت کا بچھڑا جلتا ہے پھر اس کی راکھ کو تیز ہوا میں اور دریا میں ذرہ ذرہ کرکے بہا دیا اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز کی اللہ جیسی تعظیم اور پرستش ہونے لگے اس کا وجود اور نشان مٹا دینا چاہئے جیسے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ضرار کو آگ لگوا دی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درخت بیعت رضوان کو جڑ سمیت اکھاڑ کر پھینک دیا تھا نیز عبداللہ بن تامر رضی اللہ عنہ کی قبر بے نشان کر دی تھی۔ (از مولانا ابو محمد عبدالستار صاحب رحمہ اللہ ونور مرقدہ)

ف۲ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صُور کا سوال ہوا تو آپؐ نے فرمایا وہ ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جاوے گا اور صور کی حدیث میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے آیا ہے کہ وہ ایک سینگ ہے بڑے دائرہ والا آسمان اور زمین کے مطابق۔ اس میں اسرافیل پھونکیں گے۔ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں کس طرح چین لوں حالانکہ صاحب قرن نے قرن کو منہ میں لیا ہے اُس نے اپنا ماتھا جھکایا ہوا ہے اور اس بات کا منتظر ہے کہ اس کو پھونکنے کی اجازت دی جائے۔ صحابہ نے عرض کیا ہم کیا کہیں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا کہو حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا۔ (ابن کثیر)

ف۳ یعنی اندھے اور شاید یوں ہی نیلے ہوں بدنمائی کے واسطے (موضح)

ف۴ یعنی دنیا میں رہنا اتنا نظر آوے گا یا قبر میں رہنا۔ (موضح)

ف۵ ہم کو خوب معلوم ہے یعنی چپکے کہنا ہم سے نہیں چھپتا (موضح) فرمایا جو ان میں زیادہ عقلمند صاحب الرائے اور ہوشیار ہو گا وہ کہے گا کہ میاں دس دن بھی کہاں صرف ایک ہی دن سمجھو اس کو زیادہ عقلمند اور اچھی راہ روشن والا اس لئے فرمایا کہ دنیا کے زوال و فنا اور آخرت کی بقاء و دوام اور شدت ہول کو اس نے دوسروں سے زیادہ سمجھا۔

ف۶ یعنی قیامت کے ذکر پر منکرین حشر استہزاءً کہتے ہیں کہ ایسے ایسے سخت اور عظیم الشان پہاڑوں کا کیا حشر ہوگا؟ کیا یہ بھی ٹوٹ پھوٹ جائیں گے؟ اس کا جواب دیا کہ حق تعالیٰ کی لامحدود قدرت کے سامنے پہاڑوں کی کیا حقیقت ہے؟ ان سب کو ذرا سی دیر میں کوٹ پیس کر ریت کے ذرات اور دُھنی ہوئی روئی کی طرح ہوا میں اُڑا دیا جائے گا اور زمین بالکل صاف و ہموار کر دی جائے گی جس میں کچھ اونچ نیچ نہ رہے گی پہاڑوں کی رکاوٹیں ایک دم میں صاف کر دی جائیں گی (موضح الفرقان) فتح البیان والے نے کہا کہ راجح یہ ہے کہ داعی جبرئیل علیہ السلام ہوں گے اور پھونکنے والے فرشتے ہیں اسرافیل علیہ السلام ہیں۔ اور عوج سے مراد ان کا عدول کرنا ہے اس کی پکار سے وہ طاقت نہ رکھیں گے اس کی کہ اس سے دائیں بائیں پھر جائیں بلکہ جلدی کریں گے اس طرف۔ اسی طرح کہا ہے اکثر مفسرین نے۔ (فتح) اکثر مفسرین کا یہ قول ہے کہ ھمس وہ آواز ہے جو لوگوں کے قدموں سے نکلے گی جب وہ محشر میں چلیں گے۔ وجیز والے نے کہا ہے یہ معنی منقول ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ اور جمہور سلف سے اور مجاہد رحمہ اللہ نے کہا کہ ھمس سے مراد ہلکی آواز ہے۔ (فتح وجامع)

ف۷ یعنی قیامت کے دن بغیر اجازت رحمٰن کے کسی کی سفارش نہ ہوگی اور رحمٰن تبارک وتعالیٰ سفارش کی اجازت اسی کے لئے دے گا جو شرک سے پاک ہو گا۔ جو لوگ پیغمبروں اور اولیاء کی شفاعت کی امید رکھتے ہیں اور شرک میں مبتلا ہیں ان کی امید بے فائدہ ہے۔ (رجا مع و فتح) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِمُحَشِّيْهِ وَمُتَرْجِمِهٖ وَكَاتِبِهٖ وَلِمَنْ سَعٰى فِيْهِ اٰمِيْن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾

جو کچھ آگے ان کے ہے اور جو کچھ پیچھے ان کے ہے اور نہیں گھیرتے اس کو علم کر

اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے وہ اسے خوب جانتا ہے اور لوگ اس کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَ

اور ذلیل ہوگئے منہ واسطے زندہ قائم رہنے والے کے اور تحقیق نامراد ہوا جس نے اٹھایا ظلم اور

اور خدائے حی و قیوم کے سامنے سب سر جھک جائیں گے۔ اور جس نے ناانصافی کا بوجھ اٹھایا وہ نامراد رہا۔

مَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾

جو کوئی عمل کرے نیکیوں میں سے اور وہ مومن ہو پس نہیں ڈرے گا ظلم سے اور نہ ترقی نہ دینے والی

اور جو نیک کام کرے۔ اور وہ مومن بھی ہو۔ تو اسے نہ ظلم کا خوف ہوگا۔ نہ نقصان کا۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ

اور اسی طرح اتارا ہم نے اس کو قرآن عربی اور طرح طرح سے بیان کیا ہے ہم نے بیچ اس کے ڈرانے سے تو کہ وہ

اور اس طرح ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے اور اس میں طرح طرح کے ڈراوے بیان کیے ہیں۔

يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا

ڈریں یا پیدا کرے واسطے ان کے یاد پس بہت بلند مرتبہ ہے اللہ بادشاہ برحق اور مت

تاکہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں یا وہ ان کے لیے نصیحت پیدا کرے۔ سو اللہ جو بادشاہ حقیقی ہے بلند مرتبہ ہے اور قبل اس کے کہ آپ کی

تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ

جلدی کر ساتھ قرآن کے پہلے اس سے کہ تمام کی جاوے طرف تیرے وحی اس کی اور کہہ اے رب میرے

وحی جو آپ کی طرف بھیجی جاتی ہے۔ پوری نازل ہو چکے قرآن پڑھنے میں عجلت نہ کیا کیجئے۔ اور کہا کیجئے کہ خدایا میرے

زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ

زیادہ دے مجھ کو علم اور البتہ تحقیق عہد کیا تھا ہم نے طرف آدم کی پہلے اس سے پس بھول گیا اور نہ پایا ہم نے واسطے اس کے

علم میں اضافہ کر اور ہم نے اس سے پہلے آدم سے عہد لیا تھا۔ مگر وہ بھول گئے۔ اور ہم نے ان کے ارادے میں قصد و اختیار

عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ

قصد خلاف کا اور جب کہا ہم نے واسطے فرشتوں کے سجدہ کرو واسطے آدم کے پس سجدہ کیا انہوں نے مگر ابلیس نے

نہیں پایا۔ اور یاد کیجئے جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ تم آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سوائے ابلیس کے سجدہ کیا۔ اس نے

اَبٰى ﴿۱۱۶﴾ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا

نہ مانا پس کہا ہم نے اے آدم تحقیق یہ ہے دشمن واسطے تیرے اور واسطے جورو تیری کے پس نہ نکال دیوے تم دونوں

انکار کیا تو ہم نے کہہ دیا کہ اے آدم! یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے تو دیکھنا وہ تمہیں جنت سے نکلوا نہ دے۔

مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾ وَاَنَّكَ

کو بہشت سے پس محنت پڑے تو تحقیق واسطے تیرے ہے یہ کہ نہ بھوکا رہے تو بیچ اس کے اور نہ ننگا رہے تو اور یہ کہ

ورنہ تمہیں تکلیف ہوگی۔ یہاں تم نہ بھوکے رہو گے اور نہ برہنہ اور نہ یہاں

لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ

نہ پیاسا رہے تو بیچ اس کے اور نہ دھوپ کھاوے پس وسوسہ کیا طرف اس کی شیطان نے کہا اے آدم

پیاسے رہو گے اور نہ دھوپ برداشت کرو گے شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈال دیا اس نے کہا کہ آدم!

ع ۱۵

حل لغات

لہ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ۔ عنت معنی ہیں بہ ذلت و خضوع کے بولا کرتے ہیں تعنو الوجوہ ای تذل اسی سے ہے عانی بمعنی قیدی کیونکہ وہ بھی ذلیل و خاضع ہوتا ہے بولا کرتے ہیں عنا یعنو عنا اذا صار اسیرا۔ لہ فلا یخاف ظلما ولا ہضما۔ ہضم کے معنے ہیں کسر اور نقص کے یعنی ثواب میں کمی نہ ہوگی بولا کرتے ہیں الہضیمۃ النقیصۃ۔ اسی ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی اس پر زور نہ ہوگا۔ اللہ کے یہاں انصاف ہے (موضح)

ف۲ یعنی اللہ تعالیٰ بزرگ تر ہے ذاتاً و صفۃً۔ ابن عباسؓ اور مجاہد اور ضحاک اور قتادہ اور بہت سے سلف نے یہی تفسیر کی ہے (وحیدی)

ف۳ جبریل ؑ جب قرآن لاتے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے پڑھنے کے ساتھ آپ بھی پڑھنے لگتے کہ بھول نہ جاؤں اس کو۔ پہلے منع فرمایا تھا سورۂ قیٰمۃ میں اور تسلی کر دی تھی کہ اس کا یاد رکھوانا اور لوگوں تک پہنچوانا ذمہ ہمارے ہے لیکن بندہ بشر ہے شاید بھول گئے ہوں پھر تقید کیا اور بھولنے پر مثال فرمائی آدم علیہ السلام کی (موضح) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھ کو قرآن یاد نہیں رہتا آپ نے فرمایا کہ میں تجھ کو ایک چیز بتلائے دیتا ہوں کہ تم کو اللہ تعالے فائدہ دیگا اور جس کو تم سکھا دو گے اس کو بھی فائدہ دے گا...... وہ یہ ہے کہ جمعہ کی رات کو .... تہجد کے وقت اٹھو، اور یہ نہ ہو سکے تو آدھی رات کو، یہ بھی نہ ہو سکے تو عشاء کے وقت (اول رات) چار رکعت نفل پڑھو۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ یٰسٓ پڑھو۔ دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۂ دُخان۔ تیسری میں بعد فاتحہ سورۂ تنزیل سجدہ۔ چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور تبارک الذی پڑھو۔ جب تشہد یعنی التحیات سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کہو اور درود پڑھو اور استغفار کرو اپنے لئے اور سب مسلمانوں کے لئے پھر یہ دُعا پڑھو (یہاں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے دعا درج نہیں کی جا رہی۔ (دعاؤں کی کتاب "الحزب المقبول" منگا کر اس میں سے دُعا یاد کر لی جائے) پس اس طرح تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ عمل کرنے سے قرآن یاد رہے گا انشاءاللہ۔ مقصد یہ کہ مطلب حاصل ہو جائیگا انشاءاللہ الخ (ترمذی صفحہ ۱۹۶ جلد دوم)

ف۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ یعنی یا اللہ! مجھکو فائدہ دے اس چیز سے جو تو نے مجھ کو سکھائی اور مجھکو تعلیم فرما اس چیز کی جو مجھے فائدہ دے اور مجھے زیادہ دے علم اور شکر ہے اللہ تعالیٰ کے لئے ہر حال پر۔ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے۔ بزار نے اور زیادہ کیا ہے وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ یعنی میں اللہ کی پناہ ڈھونڈھتا ہوں دوزخیوں کے حال سے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جب اس آیت کو پڑھتے تو فرماتے اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّاِيْمَانًا وَّيَقِيْنًا یعنی یا اللہ! مجھے زیادہ علم دے اور ایمان اور یقین۔ روایت کیا اسکو خطیب نے۔ (ابن کثیر و فتح)

ف۵ وہی جو دانہ کھا لیا بھول گئے قائم نہ رہے۔ (موضح)

ف۶ آدم علیہ السلام کو سمجھا دیا گیا تھا کہ شیطان تمہارا دشمن ہے۔ تم کو جنت سے نکالنا چاہتا ہے اس کے بہکانے میں نہ آنا مگر ابلیس نے قسمیں کھا کھا کر اُنھیں اپنی خیر خواہی کا یقین دلا کر کہا کہ یہ درخت جس سے اللہ نے منع کر دیا ہے کھا لو ہمیشہ یہیں رہو گے۔ آدم علیہ السلام نے اس کا یقین کر لیا اور اس درخت کا پھل چکھ لیا۔ معلوم ہوا کہ انبیاء عالم الغیب نہیں ہوتے۔ اگر آدم علیہ السلام عالم الغیب ہوتے تو شیطان کے دھوکہ میں کیوں آتے۔ اگر ان کو یہ معلوم ہوتا کہ میں یہ پھل کھا کر جنت سے نکال دیا جاؤں گا تو پھل کیوں کھاتے؟ انھوں نے تو جنت میں ہمیشہ رہنے کی خاطر پھل کھایا تھا۔ اب نادم ہوئے اور معافی مانگی۔

(ابو محمد رحمہ اللہ و نور مرقدہ)

★ سے یہ ہضیم الکشح یعنی ضامر البطن وقال تعالیٰ طلعها هضيم ای لازق بعضها ببعض اور یہی معنیٰ ہیں انهضم طعامی کے۔ سکه وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا۔ عزم کہتے ہیں تصمیم رائے اور ثبات قدم فی الامور کو۔ جب کوئی شخص کسی کام کو جزم کرنا چاہتا ہے تو عزم الرجل فی الامر بولا کرتے ہیں۔ سکه اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى۔ تجوع مشتق ہے جُوع سے اور جوع کہتے ہیں بھوک کو۔ تعری لیا گیا ہے عری سے اور عری کہتے ہیں ننگے ہونے کو۔ شه وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى۔ تظمؤا لیا گیا ہے ظما سے اور ظما کہتے ہیں تشنگی کو۔ تضحی ماخوذ ضحو سے اور ضحو کہتے ہیں دھوپ کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هَلْ أَدُلُّكَ عَلَىٰ شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلَىٰ ﴿١٢٠﴾ فَأَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ

آیا دلالت کروں میں تجھ کو اوپر درخت ہمیشہ رہنے کے اور اس بادشاہی کے کہ نہ پرانی ہو۔ پس کھایا دونوں نے اس میں سے پس ظاہر ہو گئی

بھلا میں تمہیں ہمیشگی کا درخت بتلا دوں۔ اور ایسی بادشاہت بتا دوں جو کبھی پرانی نہیں ہوتی۔ پھر انہوں نے اس میں سے کھا لیا۔

لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ الْجَنَّةِ ۚ وَ

ان کو شرمگاہ ان دونوں کی اور شروع کیا دونوں نے کہ گانٹھنے لگے اوپر اپنے پتوں بہشت کے سے اور

نتیجہ یہ ہوا کہ انکی برہنگی ان پر ظاہر ہو گئی اور لگے اپنے اوپر بہشت کے پتے چپکانے اور آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی۔

عَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ ﴿١٢١﴾ ثُمَّ اجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدَىٰ ﴿١٢٢﴾

نافرمانی کی آدم نے رب اپنے کی پس گمراہ ہو گیا وہ پھر برگزیدہ کیا اس کو رب اسکے نے پس پھر آیا اوپر اسکے اور راہ دکھائی

سو وہ حقیقی راہ سے بھٹک گئے۔ پھر ان کے رب نے انہیں برگزیدہ کیا پھر ان پر مہربان ہوئے اور انکو ہدایت دی

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا ۖ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۖ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي

کہا اترو تم اس سے اکٹھے بعضے تمہارے واسطے بعض کے دشمن ہیں پس اگر آوے گی تمہارے پاس میری طرف سے

فرمایا تم دونوں یہاں سے نیچے اتر جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو پھر اگر تم کو میری طرف سے پیغام ہدایت پہنچے

هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي

ہدایت پس جس نے پیروی کی ہدایت میری کی پس نہ گمراہ ہوگا اور نہ ایذا کھینچے گا۔ اور جس نے منہ پھیر لیا یاد میری سے

تو جو میری ہدایت کی پیروی کریگا وہ نہ رستے سے بھٹکے گا اور نہ تکلیف و زحمت میں پڑیگا۔ اور جو میری یاد سے منہ پھیرے گا اسکے لئے

فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ

پس تحقیق واسطے اسکے معیشت ہے تنگ اور اٹھاویں گے ہم اسکو دن قیامت کے اندھا۔ کہیگا اے میرے رب کیوں

تنگی سے زندگی بسر کرنا ہوگا۔ اور قیامت کے دن ہم اس کو اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ کہیگا کہ اے رب!

حَشَرْتَنِي أَعْمَىٰ وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا ۖ

اٹھایا مجھ کو اندھا اور تحقیق تھا میں دیکھنے والا۔ کہیگا اسی طرح آئی تھیں تیرے پاس نشانیاں ہماری پس بھلا دیا تو نے

تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا میں تو دنیا میں آنکھوں والا تھا۔ حکم ہوگا یونہی تیرے پاس ہمارے نشانات آیا کرتے تھے مگر تو نے

وَكَذَٰلِكَ الْيَوْمَ تُنسَىٰ ﴿١٢٦﴾ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِن بِآيَاتِ

اور اسی طرح آج بھلایا جاوے گا تو ف اور اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم اس شخص کو کہ حد سے نکل گیا اور نہ ایمان لایا ساتھ نشانیوں

انکو بھلا دیا اور اسی طرح آج تو بھی بھلایا جاتا ہے اور اسی طرح ہم اس کو بدلہ دیتے جس نے زیادتی کی اور اپنے رب کے حکموں پر

رَبِّهِ ۚ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَىٰ ﴿١٢٧﴾ أَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم

رب اپنے کے اور البتہ عذاب آخرت کا بہت سخت ہے اور بہت باقی رہنے والا کیا پس نہیں راہ دکھائی انکو بہت کر کے ہلاک کئے ہم نے پہلے ان سے

ایمان نہیں لایا اور آخرت کا عذاب یقیناً بہت سخت اور دیرپا ہے کیا ان کو اس بات نے رہنمائی نہیں کی کہ ان سے پہلے

مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي

قرنوں سے کہ چلتے ہیں بیچ گھروں انکے کے ف تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے صاحبوں

ہم نے کتنی قوموں کو ہلاک کر دیا جن کے رہنے کے گھروں میں یہ چل پھر رہے ہیں۔ اس بات میں ان لوگوں کیلئے یقیناً کئی نشانیاں ہیں

النُّهَىٰ ﴿١٢٨﴾ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَأَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٢٩﴾ ع ۱۶

عقل کے ف اور اگر نہ ہوتی ایک بات کہ پہلے ہو چکی ہے پروردگار تیرے کی طرف سے البتہ ہوتا لازم اور اگر نہ ہوتا وعدہ مقرر ف

جو عقل والے ہیں اور اگر آپ کے رب کی طرف سے پہلے ہی حکم صادر نہ ہو چکا ہوتا اور وقت مقرر نہ ہوتا تو عذاب لازم ہو جاتا۔

حل لغات۔

لہ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلَىٰ ۔ لا یبلی معنے میں ہے لا یزول کے ای من اکل من ہذہ الشجرۃ دام ملکہ۔ کلہ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا ۔ ضنک کے اصلی معنی ہیں تنگی اور سختی کے۔ یہ اصل میں مصدر ہے مگر بعد کو وصفی معنی میں مستعمل ہونے لگا بولا جاتا ہے منزل ضنک و عیش ضنک۔ یہاں ترکیب میں صفت ہے معیشۃ کی اور چونکہ مصدر ہے اور مصدر مذکر و مونث دونوں میں یکساں مستعمل ہوتا ہے ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے جھگڑا کیا اور کہا آدم ع کو وہ آپ ہی ہیں جنھوں نے لوگوں کو بہشت سے نکلوا دیا ۔ آپ نے گناہ کر کے اوروں کو تکلیف میں ڈال دیا ۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا اے موسیٰ ع! وہ آپ ہی ہیں جن کو اللہ نے چن لیا اپنے پیغام دے کر اور کلام کر کر کیا تو مجھ کو الاہنا دیتا ہے ایسے امر پر جسکو اللہ نے میرے پر لکھ دیا میرے پیدا کرنے سے پہلے یا یوں فرمایا مقدر کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے میرے بنانے سے پہلے ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو آدم علیہ السلام غالب آئے موسیٰ ع پر ۔ روایت کیا اس کو بخاری نے ۔ (ابن کثیر) ف۲ ایک دوسرے کی دشمن ہے ان کی اولاد جیسا آپس میں رفاقت کر کر گناہ کیا ۔ اس رفاقت کا بدلہ یہ ملا کہ اولاد آپس میں دشمن ہوئی ۔ (موضح)

ف۳ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی کتاب کی تابعداری کی اس کو اللہ گمراہ ہونے سے بچا لیتا ہے اور قیامت کے دن بُرے حساب سے با امن رہے گا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ۔ (ابن ابی شیبہ وغیرہ)

ف۴ یعنی جن لوگوں کے دلوں میں یقین و ہدایت نہ ہونے کی وجہ سے شک و شبہ ہے عبادت الٰہی سے غافل ہیں ان کی زندگی تنگ رہتی ہے کتنا ہی مال و دولت ہو، مگر ایمانی راحت و سکون ان کو نصیب نہیں ہوتا ، دولت قناعت ، اطمینان قلب سے محروم رہتے ہیں ۔ ناپاک اور حرام سے اپنے جسموں کو پالتے ہیں ۔ دنیا کے فکرات و غموں میں زندگی پوری کر کے جب قبر میں جاتے ہیں تو ان کی قبر ان کے لئے تاریک اور تنگ کر دی جاتی ہے قبر تنگ ہو کر ان کو اس قدر دبوچے گی کہ دائیں پسلیاں بائیں طرف اور بائیں پسلیاں دائیں طرف گھس جائیں گی ۔ ابن کثیر میں ہے اس سے مراد کافر کی قبر میں اس پر عذاب ہے ۔ اللہ کی قسم قبر میں اس پر ننانوے (۹۹) اژدہے مقرر کئے جاتے ہیں ۔ ہر ایک کے سات سات سر ہوتے ہیں جو اُسے قیامت تک ڈستے رہتے ہیں ۔ (اللہ ہم کو اپنی پناہ میں رکھے آمین) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِّنْ أَبْوَابِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنَ النَّارِ وَمَا أَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا فَيَزْدَادُ حَسْرَةً وَّثُبُورًا ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِّنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنْهَا وَمَا أَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا لَوْ أَطَعْتَهُ فَيَزْدَادُ حَسْرَةً وَّثُبُورًا ثُمَّ يُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتّٰى تَخْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ فَتِلْكَ الْمَعِيشَةُ الضَّنْكَةُ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا (ترغیب صفحہ ۶۲۳)

یعنی فاجر و نافرمان کے واسطے قبر میں دوزخ کی طرف کا دروازہ کھول کر اس کا عذاب اور مصیبت دکھلا کر کہا جائیگا کہ تیرے واسطے یہ مقرر ہوا ہے پس اسکو کمال حسرت ہوگی ۔ پھر جنت کی طرف کا دروازہ کھولکر جنت کی نعمتیں دکھلا کر کہا جائیگا اگر تو فرمانبرداری کرتا تو یہ عیش تجھ کو ملتا اسپر اسکو بہت زیادہ حسرت ہوگی پھر اس کی قبر ایسی تنگ کی جائیگی کہ دونوں طرف کی پسلیاں آپس میں مل جائینگی ۔ پس یہ ہے وہ معیشت ضنک جسکا ذکر اس آیت میں ہے ۔

ف۵ آیتوں کو بھلا دیا یعنی عمل نہ کیا اور یقین نہ لایا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے سارے گناہ مجھ کو دکھائے ، اس سے بڑا گناہ نہ دیکھا کہ قرآن کی کوئی آیت کسی شخص کو یاد ہوئی پھر اُس نے بھلا دی ۔ (موضح)

ف۶ یعنی یہ عذاب اندھے ہونے کا حشر میں ہے اور دوزخ میں اور زیادہ (موضح القرآن) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا أَجْمَعِيْنَ ۔

ف۷ جب اہل مکہ ملک شام کو جاتے تو معذب لوگ یعنی لوط و ثمود کی بستیاں راہ میں پڑتیں

ف۸ عقلمند سمجھتے ہیں کہ جب اتنی بڑی قوموں کو اللہ تعالیٰ نے دم بھر میں تباہ کر دیا تو تمہاری کیا بساط ہے ۔

ف۹ کلمہ سابقہ سے مراد اللہ عزوجل کا اس امت سے عذاب کو مؤخر کر دینا ہے قیامت تک یعنی اگر ہماری طرف سے آخرت تک تاخیر عذاب کا وعدہ نہ ہوتا تو ان کفار کیساتھ بھی ویسے ہی عذاب چمٹ جاتا جیسے پہلے کافروں کو چمٹا اور اَجَلٌ مُّسَمًّى کا کَلِمَةٌ پر عطف ہے اور اس سے قیامت کا دن مراد ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کلام میں تقدیم ہے اور تقدیر یوں ہے وَلَوْلَا كَلِمَةٌ وَّأَجَلٌ مُّسَمًّى لَكَانَ لِزَامًا ۔ اور لزام سے انھوں نے موت مراد لی ۔ (فتح)

★ اس لئے معیشۃ کی صفت واقع ہوا لکاء و قال معیشۃ ذات ضنک ۔ ۔ سلہ لکان لزاما ۔ لزام مصدر لازم ہے بمعنے فاعل یا فعال معنی میں ہے مفعل کے جعل آلۃ اللزوم لفرط لزومہ اور یہ خبر ہے کان کی ۔ سے وَأَجَلٌ مُّسَمًّى ۔ اسکا عطف ہے کلمہ پر والتقدیر لولا اجل مسمى لا عاذبهم لما تاخر عذابهم اصلا ۔

www.KitaboSunnat.com

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

پس صبر کر اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہیں ف۱ اور تسبیح کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے پہلے نکلنے سورج کے

پس جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں اس پر صبر کیجیے اور اپنے رب کی حمد وستائش کیا کیجیے سورج کے نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے

وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ

اور پہلے ڈوبنے اس کے سے اور گھڑیوں رات کی سے پس تسبیح کر اور کناروں دن کے سے ف۲

سے پہلے اور رات کی بعض گھڑیوں میں بھی تسبیح کیا کیجیے اور دن کے اطراف میں بھی تاکہ آپ اس

لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ

شاید کہ تو راضی ہو ف۳ اور ہرگز مت لمبی کر دونوں آنکھوں اپنی کو طرف اس چیز کی کہ فائدہ دیا ہم نے ساتھ اس کے

سے خوش ہوں۔ اور آپ ان چیزوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھئے جو ہم نے کافروں کے مختلف گروہوں کو

اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ۬ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَ

قسموں کو ان میں سے آرائش زندگانی دنیا کی تو کہ آزماویں ہم ان کو بیچ اس کے اور

دے رکھی ہیں۔ یہ محض دنیا کی رونق ہے ہم ان کو آزمانا چاہتے ہیں۔ اور آپ کے رب کا عطا کردہ رزق بہتر

رِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ

رزق پروردگار تیرے کا بہتر اور بہت باقی رہنے والا ہے اور حکم کر لوگوں اپنوں کو ساتھ نماز کے اور

اور دیر تک قائم رہنے والا ہے۔ آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجئے اور

اصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْــَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَ

صبر کر اوپر اس کے نہیں سوال کرتے تجھ سے رزق ہم ہی رزق دیتے ہیں تجھ کو اور

اس پر قائم رہیے۔ ہم آپ سے روزی کے طالب نہیں بلکہ ہم آپ کو رزق دیتے ہیں۔ اور عاقبت (کی بہتری) تو ا

الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اَوَلَمْ

عاقبت واسطے پرہیزگاروں کے ہے ف۱ اور کہا انھوں نے کیوں نہیں لے آتا ہمارے پاس ایک نشانی رب اپنے سے کیا نہیں

پرہیزگاروں ہی کے لئے ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اپنے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے۔ کیا ان کے

تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۳۳﴾ وَلَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ

آئی ان کے پاس دلیل اس چیز کی کہ بیچ کتابوں پہلی کے ہے ف۲ اور اگر ہم ہلاک کرتے ان کو ساتھ عذاب کے

پاس پہلی کتابوں کی واضح دلیل نہیں پہنچی۔ اور اگر ہم انکو اس سے پہلے ہلاک کر دیتے تو

مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ

پہلے اس سے البتہ کہتے وہ اے پروردگار ہمارے کیوں نہ بھیجا تو نے طرف ہماری پیغمبر پس پیروی کرتے ہم نشانیوں تیری کی

یہ کہتے کہ اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہیں بھیجا کہ ہم پیشتر اس کے کہ ذلیل وخوار

مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿۱۳۴﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ

پہلے اس سے کہ ذلیل ہوتے اور رسوا ہوتے کہہ کہ ہر ایک انتظار کرنیوالا ہے پس انتظار کرو تم

ہوتے۔ تیرے احکام پر عمل کرتے۔ کہہ دیجئے۔ ہر ایک منتظر ہے۔ سو تم بھی انتظار کرو۔

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿۱۳۵﴾ ع ۸ / ۱۴

پس البتہ جانوگے تم کون ہیں صاحب راہ سیدھی کے اور کس نے راہ پائی ف۱

تم کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ کون سیدھی راہ پر چلنے والا ہے۔ اور کون ہدایت پانے والا ہے۔

حل لغات۔ لہ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى۔ مَن دونوں جگہ استفہامیہ ہے اور اس کا محل رفع ہے ابتدا کی وجہ سے اور خبر اصحٰب الصراط الخ اور ابتدی پھر یہ دونوں جملے تعلم کے دونوں مفعولوں کے قائم مقام ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی جاہلوں کی بکواس کا خیال نہ کر جو وہ کہتے ہیں کہ جھوٹا ہے جادوگر ہے شاعر ہے کاہن ہے لامذہب ہے۔ (از مولانا ابو محمد عبدالستار صاحب رحمہ اللہ) ف۲ طلوع آفتاب کے پہلے تسبیح کرنے سے فجر کی نماز پڑھنا مراد ہے اور آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے تسبیح کرنے سے عصر کی نماز کا ادا کرنا مراد ہے۔ جریر بن عبداللہ بجلی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اور چاند کی چودھویں رات تھی تو آپؐ نے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ تم بے شک دیکھ لو گے اپنے پروردگار کو جیسے تم آج چودھویں رات کے چاند کو دیکھ رہے ہو اور تم کو اس کے دیکھنے میں کوئی تکلیف نہیں ہے تو اگر تم کرسکو کہ آفتاب نکلنے سے پہلے نماز پڑھو اور آفتاب ڈوبنے کے پہلے تو یہ کام کرو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے (ابن کثیرؒ) مسند احمد میں ہے کہ آپ نے فرمایا ان دونوں وقت کی نماز پڑھنے والا آگ میں نہ جائیگا۔ مسند و سنن میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے ادنیٰ جنتی وہ ہے جو دو ہزار برس کی راہ تک اپنی ہی اپنی ملکیت دیکھے گا اور جنت کے اعلیٰ منازل والے دن میں دو دفعہ دیدار الٰہی کیا کریں گے۔ یہ ایمان اور اقامت صلوٰۃ کا اجر ہے جو اللہ پاک ان کو عطا فرمائے گا۔ اٰنَآئِ الَّیْلِ میں مغرب اور عشاء و تہجد کی نماز یں داخل ہیں اور اَطْرَافَ النَّھَارِ میں ظہر کی نماز۔

ف۳ دن کی حدوں پر یعنی پہر پہر وقت میں نمازوں کے سوا پہلے پہر کے اور تو راضی ہوگا یعنی امت کو مدد ہوگی دنیا میں اور بخشش گناہوں کی آخرت میں تیری سفارش سے۔ (موضح القرآن)

ف۴ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس مہمان آئے تھے۔ اس وقت گھر میں کچھ موجود نہ تھا۔ ایک یہودی جو کہ مالدار تھا اس کے پاس ابو رافع کو ادھار آٹا لینے کے لئے بھیجا۔ یہودی نے کہلا بھیجا کوئی چیز رہن رکھو تب آٹا ادھار دوں گا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھی اور اس سے آٹا لیکر مہمانوں کی ضیافت کی۔ اس وقت تسلی خاطر کیلئے یہ آیت نازل ہوئی (سلفیہ) یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انکی آسودگی اور مال پر کچھ خیال نہ کرو۔ یہ چند روزہ کی آسودگی ہے اور اس میں دنیا کی بھی تکلیفیں بہت ہیں اور آخرت کا عذاب تو بے انتہا ہے۔ اور تمہارے واسطے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور آخرت کی نعمتیں تیار ہیں۔ دنیا کی آسائش اس قابل ہی نہیں ہے کہ اس کا دھیان کیجئے۔ ہاں عبادت الٰہی اور عمل صالح ایسی چیزیں ہیں جن کا فکر ہونا چاہئے (حدیث التفاسیر) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عادت مبارکہ تھی کہ رات کو جب تہجد کیلئے اٹھتے تو اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے اور اسی آیت کی تلاوت فرماتے حضرت ہشام کے والد صاحب جب امراء، مالداروں کے مکان پر جاتے اور ان کا ٹھاٹھ باٹھ دیکھتے تو واپس اپنے گھر آکر آیت ہذا تلاوت کرتے اور کہتے میرے گھر والو نماز کی پابندی کرو اللہ تم پر رحم فرمائیگا۔ ابن ابی حاتم میں ہے کہ جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کوئی تنگی ہوتی تو اپنے گھر کے سب لوگوں کو فرماتے اے میرے گھر والو! نمازیں پڑھو! تمام انبیاء علیہم السلام کا یہی طریقہ رہا ہے کہ اپنی ہر گھبراہٹ اور ہر آڑے وقت نماز شروع کر دیتے۔ ترمذی، ابن ماجہ وغیرہ کی حدیث قدسی میں ہے کہ اے ابن آدم میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا، میں تیرا سینہ غنا سے بھر دونگا تجھ کو ساری حاجات کی طرف سے بے فکر کر دوں گا (ابن کثیر وغیرہ) جب آیت وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ الخ نازل ہوئی تو نبی علیہ الصلوٰۃ و السلام آٹھ مہینہ تک برابر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر تشریف لاتے اور فرماتے اَلصَّلٰوۃَ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ یعنی اے گھر والو! اللہ تم پر رحم فرمائے نماز پڑھو۔ (حمیدی) اس میں ہر مسلمان کو حکم ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے کا حکم دے اور خود بھی نماز کا پابند رہے روٹی کو فکر نہ کرے۔ روٹی دینا اللہ کا کام نماز پڑھنا ہمارا کام ہے یعنی روٹی کی فکر میں نماز کو ضائع نہ کرے۔ مسلمان کا فرض ہے کہ حلال روزی تلاش کرے وقت پر نماز روزہ ادا کرے شریعت کے حکم احکام بجالائے تاکہ عنداللہ نجات ہو۔ (فائدہ ستاریہ)

ف۵ اگلی کتابوں میں خبر ہے آخر زمانہ کے رسول کی یا یہ معنی کہ پہلے پیغمبروں کی نشانی کفایت ہے یہ پیغمبر بھی اُن ہی باتوں کا تقید کرتا ہے، کوئی بات نئی نہیں کہتا یا یہ نشانی کہ اگلی کتابوں کے موافق قصے بیان کرتا ہے۔ (موضح القرآن)

ف۶ یعنی ان کا اب کوئی عذر باقی نہیں رہا پیغمبر بھی آگئے کتابیں بھی نازل ہو چکیں۔ اب جن کو ایمان نصیب نہیں ہوا وہ عذاب کے مستحق ہو گئے کوئی عذر اُن کا کام نہیں آئیگا عذاب دیکھتے ہی اُن کی آنکھیں کھل جاویں گی کہ کون گمراہ تھا اور کون ہدایت پر تھا؟

(از مولانا ابو محمد عبدالستار صاحب رحمہ اللہ و نور مرقدہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْاَنْبِیَآءِ مَکِّیَّةٌ وَّهِیَ مِائَةٌ وَّاثْنَتَا عَشْرَةَ اٰیَةً وَّسَبْعَةُ رُکُوْعَاتٍ

سورہ انبیاء مکہ میں نازل ہوئی ہے اور اسمیں ۱۱۲ آیتیں اور ۷ رکوع ہیں۔
سورہ انبیاء مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں ایک سو بارہ آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا مہربان ہے

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ①

نزدیک آیا ہے واسطے لوگوں کے حساب انکا اور وہ بیچ غفلت کے منہ پھیرے ہیں
لوگوں کے لئے حساب کا وقت قریب آپہنچا ہے اور وہ غفلت میں (پڑے) منہ پھیر رہے ہیں

مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ ذِکْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ

نہیں آتا انکے پاس کچھ ذکر پروردگار انکے سے نیا مگر سنتے ہیں اس کو اور وہ
ان کے پاس انکے رب کی جانب سے جو نئی نصیحت آتی ہے تو وہ اسکو انھیں کھیل کی صورت میں

یَلْعَبُوْنَ ② لَاهِیَةً قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاَسَرُّوا النَّجْوَی ۖ الَّذِیْنَ

کھیلتے ہیں غفلت میں ہیں دل انکے اور چھپا کر کے مصلحت کی ان لوگوں نے کہ
سنتے ہیں ان کے دل غافل ہیں اور ظالم چپکے چپکے سرگوشیاں کرتے ہیں کہ یہ شخص

ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ

ظلم کیا تھا نہیں یہ مگر آدمی مانند تمہاری کیا پس آتے ہو سحر کے پاس اور
جیسا ایک بشر ہی تو ہے پھر کیا تم دیدہ و دانستہ جادو کی

وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ③ قٰلَ رَبِّیْ یَعْلَمُ الْقَوْلَ فِی السَّمَآءِ وَ

تم دیکھتے ہو کہا پیغمبر نے رب میرا جانتا ہے بات بیچ آسمانوں کے اور
پیروی کرو گے پیغمبر نے کہا کہ میرا رب زمین و آسمان کی ہر بات کو

الْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ④ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ

زمین کے اور وہ ہے سننے والا جاننے والا فقط بلکہ کہا انہوں نے پریشان
جانتا ہے اور وہ خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے بلکہ انہوں نے کہا کہ یہ (قرآن) پریشان

اَحْلَامٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚۖ فَلْیَاْتِنَا بِاٰیَةٍ کَمَآ

خیال ہیں بلکہ باندھ لیا ہے اسکو بلکہ وہ شاعر ہے پس لے آوے ہمارے پاس کوئی نشانی جیسے
خیالات ہیں بلکہ (پیغمبر نے) از خود بنالیا ہے بلکہ وہ ایک شاعر ہے اسے چاہئے کہ جس طرح پہلے نبیوں کو بھیجا گیا تھا

اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ⑤ مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَکْنٰهَا ۚ

بھیجے گئے تھے پہلے پیغمبر نہیں ایمان لائے تھے پہلے انکے کوئی بستی کہ ہلاک کیا ہم نے اسکو
وہ بھی ہمارے پاس کوئی نشانی لے آئے اس سے قبل ہم نے جس بستی کو تباہ کیا ہے وہ ایمان نہیں لائے

اَفَهُمْ یُؤْمِنُوْنَ ⑥ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ

کیا پس وہ ایمان لاویں گے فقط اور نہیں بھیجے ہم نے پہلے آپ سے مگر مرد کہ وحی بھیجتے تھے ہم طرف انکی
تو کیا یہ لوگ ایمان لائیں گے اور آپ سے قبل ہم نے آدمیوں ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے جنکی طرف ہم وحی بھیجتے تھے

الجزء السابع عشر ۱۷

منزل ۴

حل لغات - ۱ اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ۔ اقترب معنے میں ہے قرب کے اور للناس متعلق ہے اقترب کے حسابہم ای وقت حسابہم۔ اقترب کا فاعل۔ پھر قیامت کو قریب کہنے کی یہ وجہ ہے کہ جو چیز آنیوالی ہوتی ہے وہ گویا قریب الوقوع ہی ہے گو بدیر آئے۔ ۲ لَاهِیَةً قُلُوْبُهُمْ۔ لاہیۃ لیا گیا ہے لہو سے اور لہو کہتے ہیں ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ۱ اس سورت میں بہت سے پیغمبروں کے قصے ہیں اسلئے اسکا
نام سورۂ انبیاء ہے۔ یہ مکی ہے اسمیں ایک سو بارہ آیتیں اور سات
رکوع ہیں جب یہ سورت اتری تو عامر بن ربیعہ نے ایک شخص سے کہا
جس نے کچھ زمین دینے کی پیش کش کی تھی کہ بھائی مجھ کو تیرے مال کی حاجت
نہیں آج ہم پر ایک ایسی سورت اتری ہے جس نے ہمکو دنیا بھلادی پھر
یہی آیت اِقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ الخ تلاوت کی۔ حساب کے وقت سے قیامت
مراد ہے اور حسابہم پر للناس کو مقدم کیا انکے ڈرانے اور گھبرانے کے
لئے۔ مطلب یہ ہے کہ لوگ اس قیامت سے غفلت میں ہیں اور
بے خبر نہ اسکے لئے کوئی عمل بجالاتے ہیں اور نہ اسکے واسطے مستعد
ہوتے ہیں۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہیں کہ فِیۡ غَفۡلَۃٍ
مُّعۡرِضُوۡنَ ۞ سے کفار کا دنیا میں مشغول ہونا مراد ہے (ابن کثیر) مشکوٰۃ
باب قرب الساعۃ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے بُعِثۡتُ
فِیۡ نَفَسِ السَّاعَۃِ فَسَبَقۡتُہَا کَمَا سَبَقَتۡ ہٰذِہٖ ہٰذِہٖ وَاَشَارَ بِاِصۡبَعَیۡہِ السَّبَّابَۃِ
وَالۡوُسۡطٰی یعنی فرمایا آپ نے کہ میں قیامت کے وقت میں بھیجا گیا
ہوں جس طرح بیچ کی انگلی شہادت کی انگلی سے کسی قدر آگے نکلی ہوئی ہے
اسی طرح میں قیامت سے کسی قدر پہلے آگیا ہوں اور ایک روایت
میں ہے مَثَلُ ہٰذِہِ الدُّنۡیَا مَثَلُ ثَوۡبٍ شُقَّ مِنۡ اَوَّلِہٖ اِلٰی اٰخِرِہٖ فَبَقِیَ
مُتَعَلِّقًا بِخَیۡطٍ فِیۡ اٰخِرِہٖ فَیُوۡشِکُ ذٰلِکَ الۡخَیۡطُ اَنۡ یَّنۡقَطِعَ (مشکوٰۃ باب مذکور)
یعنی آپ نے فرمایا کہ دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی کپڑا پھاڑا جائے
اور ایک تار باقی رہ جائے پس اس ایک تار کی کچھ حقیقت نہیں ہے۔
اسی طرح دنیا کی تمام عمر گزر چکی ہے بہت خفیف سا زمانہ باقی رہا ہے۔
مشکوٰۃ باب البکاء والخوف میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَہَبَ ثُلُثَا اللَّیۡلِ قَامَ فَقَالَ یٰۤاَیُّہَا
النَّاسُ اذۡکُرُوا اللّٰہَ۔ اُذۡکُرُوا اللّٰہَ جَآءَتِ الرَّاجِفَۃُ تَتۡبَعُہَا الرَّادِفَۃُ
جَآءَتِ الۡمَوۡتُ بِمَا فِیۡہِ جَآءَتِ الۡمَوۡتُ بِمَا فِیۡہِ یعنی جب دو تہائی
رات گزر جاتی اسوقت آپ تہجد کے واسطے اٹھتے اور فرماتے کہ
اے لوگو! اللہ کو یاد کرو، اللہ کو یاد کرو۔ آگئی راجفہ اور اس کے
پیچھے ہی رادفہ بھی آگئی یعنی آ پہنچی موت اپنا سامان لیکر اور قیامت
کے جلد اور اچانک آجانے کا بیان صفحہ ۳۷۹ اور موت و فنا کے
یاد رکھنے کی تاکید صفحہ ۲۲ و ۷۶ میں لکھی جاچکی ہے ۱۲ (احسن التفاسیر)

ف ۲ کفار قریش اور انہی جیسوں کے متعلق فرمایا کہ یہ وحی خدا کی طرف
کان ہی نہیں لگاتے ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمھیں اہل
کتاب کی کتابوں کی باتیں پوچھنے کی کیا ضرورت؟ انھوں نے تو تحریف،
ردو بدل کر دیا تمہارے پاس تو خدا کی ابھی کی اتاری ہوئی کتاب
موجود ہے۔ مُّحۡدَثٍ سے اس قرآن مجید کا نیا نیا اتار نا مراد ہے۔
یہی عربی الفاظ جن کو ہم پڑھتے ہیں اللہ کا کلام ہے اور کلام اس کی
ایک صفت ہے۔ اللہ کے کلام میں حروف ہیں آواز ہے فرشتے
اس کا کلام سنتے ہیں، آخرت میں تمام لوگ اسکے کلام کو سنیں گے۔ اللہ
کے کلام کو مخلوق کہنا یا اسکے کلام میں حروف و آواز کو تسلیم نہ کرنا منکرین
صفات الہٰی متکلمین جہمیہ، معتزلہ کا مذہب ہے جو اسلام سے
دور ہیں۔ مقصد یہ کہ قرآن کی نصیحتوں کو محض ایک کھیل تماشے کی
حیثیت سے سنتے ہیں کاش اخلاص کے ساتھ غور کرتے تو دین و دنیا
درست ہو جاتی ۱۲۔ بخاری۔ ابن کثیر وغیرہ

ف ۳ کفار پوشیدہ مشورہ کرکے کہتے کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کلام پڑھ کر
سناتے ہیں وہ ہو نہ ہو جادو کا کلام ہے۔ اللہ نے ان کے جواب میں فرمایا
کہ تم کتنے ہی چھپا کر مشورے کرو اللہ کو سب خبر ہے وہ تو آسمان و
زمین کی ہر بات کو جانتا ہے پھر تمہارے راز اور سازشیں اس سے
کہاں پوشیدہ رہ سکتی ہیں۔ یاد رکھو اسی نے یہ قرآن اتارا ہے جو اولین
و آخرین کی خبروں پر مشتمل ہے اور اس طرح کا کلام لانے کی کسی مخلوق
کو طاقت نہیں۔ آیت میں ایسے لوگوں کے لئے وعید شدید ہے ۱۲ ابن کثیر

ف ۴ یہ شرط محذوف کا جواب ہے۔ کفار کہتے اگر وہ بات نہیں ہے
جو ہم کہتے ہیں اور حقیقت میں یہ اللہ کے سچے رسول ہیں تو ہمارے پاس
کوئی ایسا کھلا معجزہ لائیں جیسے پہلے پیغمبروں میں سے موسیٰ عصا، صالح
اونٹنی لائے، یہ کوہ صفا کو سونے کا کر دیں تب جبرئیل علیہ السلام یہ
پیغام لائے کہ کوہ صفا سونے کا ہو جائے گا لیکن پھر مہلت نہیں ملیگی
یا تو ایمان لائیں گے ورنہ عذاب آجائے گا۔ آپ نے عذاب نہ چاہا
اور یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ ان کا سوال ضد کی رو سے تھا ۱۲۔ لباب
وغیرہ۔ ابن کثیر

★ ذہول و غفلات کو بولا کرتے ہیں کہی عنہ اذا ذہل و غفل وہم یلعبون اور لاہیۃ دونوں حالیں استرادف ہیں۔ اگر دونوں فاعل استمعوہ سے حال ہوں اور متداخل ہیں
اگر وہم یلعبون فاعل استمعوہ سے اور لاہیۃ واو یلعبون سے حال ہوں ۔ واسروا النجوی۔ نجوی اسم ہے تناجی کا اور تناجی اگرچہ خفیہ ہی ہوتی ہے مگر پھر اسروا کے ذکر کرنے
کی وجہ یہ ہے کہ کفار سرگوشی کے مخفی رکھنے میں بہت ہی مبالغہ کرتے تھے ۔ الذین ظلموا بدل ہے واو اسروا سے یا اکلونی البراغیث کے قبیل سے ہے یا مبتدا ہے اور
خبر اسروا النجوی والمعنی ہم اسروا النجوی ۔ قل ربی۔ قل کا لفظ چونکہ صیغہ ماضی اور امر دونوں کا احتمال رکھتا ہے چنانچہ حمزہ اور کسائی اور حفص نے بصیغہ ماضی اور انکے
علاوہ اور قراء نے بصیغہ امر پڑھا ہے اسلئے رسم الخط میں وہ طریقہ اختیار کیا گیا جو دونوں صیغوں کو محتمل ہو ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٧﴾ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ
پس سوال کرو | ذکر | والوں سے | اگر | ہو تم | نہیں | جانتے | اور نہیں کیا ہم نے انکو
اگر تم اس بات کو نہیں جانتے تو اہل علم سے پوچھ لو | اور ہم نے انکے ایسے جسم

جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ﴿٨﴾ ثُمَّ
ایسا بدن | کہ نہ | کھاتے | کھانا | اور نہ | تھے | ہمیشہ رہنے والے وہ | پھر
نہیں بنائے تھے جو کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے پھر

صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا
سچا کیا ہم نے انسے | وعدہ | پس نجات دی ہم نے انکو | اور جس کو | چاہا | اور ہلاک کیا ہم نے
ہم نے انکی بابت اپنے وعدہ کو سچا کر دیا۔ تو انکو اور (دیگر) جس کو چاہا نجات دی اور زیادتی

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٩﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۖ اَفَلَا
حد سے نکل جانے والوں کو | تحقیق | اتاری ہم نے | طرف تمہاری | کتاب | بیچ اسکے | مذکور ہے تمہارا | کیا پس نہیں
کرنے والوں کو ہلاک کر دیا (لوگو) ہم نے تم پر ایک کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارے لئے نصیحت ہے کیا تم نہیں

تَعْقِلُوْنَ ﴿١٠﴾ وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّ ع ۱
سمجھتے تم | اور کتنی ہلاک کیں ہم نے | بستیاں کہ | تھیں | ظلم کرنے والیاں اور
سمجھتے | اور کتنی ہی بستیوں کو ہم نے غارت کر دیا۔ جہاں کے رہنے والے ظالم تھے | اور

اَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿١١﴾ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ
پیدا کی ہم نے | پیچھے اس کے | قوم | اور | پس جب | دیکھا انہوں نے عذاب ہمارا | ناگہاں وہ
اس کے بعد ہم نے | اور | قوم | پیدا کر دی | سو جب | انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھا

مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ﴿١٢﴾ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ
اسمیں سے | دوڑتے تھے | مت دوڑو | اور پھر جاؤ | طرف | اس جگہ کہ آرام دیئے گئے تھے
اس بستی سے لگے بھاگنے | (ہاتف نے آواز دی کہ) بھاگو مت اور جو نعمتیں تمہیں دی گئی تھیں | انکی طرف

فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿١٣﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ
بیچ اسکے | اور گھروں اپنے کے | تو کہ تم | سوال کئے جاؤ وے | کہا انہوں نے | اے وائے ہمکو
اور اپنے گھروں کی طرف واپس جاؤ شاید تم سے | باز پرس | ہو | انہوں نے کہا | کہ افسوس !

اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿١٤﴾ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ
تحقیق ہم تھے | ظالم | پس | ہمیشہ رہا | یہی | پکارنا | انکا | یہاں تک کہ | کر دیا ہم نے انکو
ہم ہی بلاشبہ | ظالم تھے | سو وہ | اسی طرح پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انکو | کٹی ہوئی فصل اور

حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿١٥﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا
جڑسے کٹے ہوئے | بجھے ہوئے وے | اور نہیں | پیدا کیا ہم نے | آسمان کو | اور | زمین کو | اور جو کچھ کہ
بجھی ہوئی | آگ کی طرح کر دیا | اور ہم نے آسمان اور زمین | کو | اور جو کچھ | انکے | درمیان ہے

بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿١٦﴾ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ
درمیان ان دونوں کے کر کھیلتے ہوئے وے | اگر | ارادہ کرتے ہم | یہ کہ | لیویں | مشغول | البتہ | لیتے اس کو
کھیل تماشے کے طور پر نہیں بنایا | اگر ہم کھیل تماشا ہی بنانا چاہتے | تو اپنے ہی پاس کے لئے | بنا لیتے | اگر ہم کو

حل لغات۔ ؎۱ کَمْ قَصَمْنَا۔ کَمْ خبریہ ہے اور قَصَمْنَا کے مفعول ہونیکی وجہ سے محل میں نصب کے ہے قصم کہتے ہیں کسی چیز کو توڑ پھوڑ کر چورا چورا کر دینا۔
؎۲ مِنْهَا يَرْكُضُوْنَ۔ رکض کے اصلی معنے ہیں جانور کو ایڑ کرنا یعنی پاؤں سے مارنا اور اسی سے ہے قولہ تعالیٰ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ۔ ؎۳ مَآ اُتْرِفْتُمْ اتراف کہتے ہیں ترفہ اور ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف اس آیت سے بعض نے تقلید شخصی کے جواز پر دلیل لی ہے حالانکہ آیت کے معنے مقصد صاف ہیں کہ عالموں سے اللہ کے احکامات پوچھ لو اور جب تحقیق کرلی دلیل معلوم کرلی تو تقلید باقی نہ رہی ۱۲ (فتح البیان)

ف۲ چونکہ مشرکین اس بات کے منکر تھے کہ انسانوں میں سے کوئی خدا کا رسول ہو اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہاں اس عقیدہ کی تردید کی ہے۔ فرمایا تجھ سے پہلے جتنے نبی آئے سب انسان ہی تھے بشری خصائص ان میں موجود تھیں نہ فرشتوں کی طرح ان کا بدن ایسا تھا کہ کبھی کھانا نہ کھا سکتے ، نہ وہ خدا تھے کہ کبھی موت اور فنا نہ آئے ہمیشہ زندہ رہا کریں۔ درحقیقت یہ بھی خدا کا ایک احسان ہے کہ انسانوں کے پاس انہی کی جنس سے انہی جیسے انسانوں کو رسول نبی بنا کر بھیجا تاکہ لوگ ان کے پاس بیٹھ اٹھ سکیں ، انکی تعلیم حاصل کر سکیں انکی باتیں سن اور سمجھ سکیں ، اگلے پیغمبروں کے بھی ایسے جسم نہ تھے جو کھانے پینے کی حاجت نہ رکھتے ہوں بلکہ وہ سب کے سب کھانے پینے کے محتاج تھے اور ضروریات زندگی خرید و فروخت کے لئے بازاروں میں بھی آمد و رفت کیا کرتے تھے یہ بات ان کی پیغمبری کے کچھ منافی نہیں تھی جو لوگ کہتے ہیں کہ محمد خدا کے نور سے پیدا ہوئے اور محمد کے نور سے ساری دنیا اس آیت میں انکی تردید ہے ۱۲ استادیہ

ف۳ مخالفین حق تباہ ہوئے اور حق والے وانکے تابعدار نجات پا گئے۔ رب کا جو وعدہ تھا وہ سچا ہوا ۱۲ ف۴ آسمان سے شریعت اسلام کا نازل ہونا خدا کی مستقل نعمت ہے۔ قرآن و حدیث پڑھ کر بھی عمل نہ کرنا عقیدہ درست نہ کرنا یہ کتاب اللہ جو اہم نعمت الٰہی ہے کی ناقدری و کفران نعمت ہے ۱۲ ف۵ یعنی یہ نہیں کہ ان کے نیست و نابود کر دینے سے اللہ کی زمین اُجڑ گئی وہ گئے دوسروں کو ان کی جگہ بسا دیا گیا ۱۲ (موضح الفرقان) ف۶ یعنی جب عذاب الٰہی سامنے آگیا تو چاہا کہ وہاں سے نکل بھاگیں اور بھاگ کر جان بچا لیں۔ اس وقت تکوینی طور پر کہا گیا کہ بھاگتے کہاں ہو ٹھہرو اور اُدھر ہی واپس چلو جہاں عیش کئے تھے وہ مال و دولت اور زور و قوت کا لشکر کیا ہوا؟ وہ سامان کدھر گئے ؟ اور جو نعمتیں خدا نے دے رکھی تھیں اُن کا شکر کہاں تک ادا کیا تھا ؟ یا یہ کہ آپ بڑے آدمی تھے جن کی ہر موقع پر پوچھ ہوتی تھی اب بھی وہیں چلئے بھاگنے کی ضرورت نہیں تا لوگ اپنے معاملات میں آپ سے مشورے کر سکیں ۱۲ (موضح الفرقان) ف۷ یعنی جب عذاب الٰہی آنکھوں سے دیکھ لیا تب اپنے جرموں گناہوں کا اعتراف کیا اور لگے چلانے کہ بیشک ہم ظالم ہیں لیکن اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت ۔ یہ وقت قبول توبہ کا نہ تھا۔ آخر عذاب الٰہی میں ختم ہو گئے ۱۲ ف۸ یعنی جس میں کوئی معتدبہ حکمت اور غرض صحیح نہ ہو اس لئے عقل مند کو چاہیئے کہ آفرینش عالم کی غرض کو سمجھے اور دنیا کو محض کھیل تماشہ سمجھ کر انجام سے غافل نہ ہو بلکہ خوب سمجھ لے کہ دُنیا آخرت کے لئے پیدا کی گئی ہے ہر نیک و بد کو جزا کا ملنا اور ذرہ ذرہ کا حساب ہونا ہے ۱۲ (موضح الفرقان)

★ خوشحالی میں اُبھر جانے اور اترانے کو کہتے جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَامِدِينَ ۔ حصید معنے میں ہے محصود کے لینی کٹی ہوئی کھیتی والمعنی جعلناہم مثل الحصید۔ خامدین لیا گیا ہے خمود سے اور خمود کہتے ہیں آگ کے بجھنے کو بولا کرتے ہیں خمدت النار اذا طفئت ۔ ہم مفعول اول ہے جعلنا کا اور خامدین مع حصیدا تحت میں ہے مفعول دوم ، مقدر کے بولا کرتے ہیں جعلتہ حلوا حامضا والمعنی جعلناہم جامعین لہذین الوصفین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْ لَّدُنَّآ ۖ إِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ⑰ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى

اپنے پاس سے اگر ہوتے ہم کرنے والے بلکہ پھینکتے ہیں ہم حق کو اوپر

ضرور ہی ایسا کرنا ہوتا بلکہ ہم تو حق کو باطل پر

الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمُ الْوَيْلُ

باطل کے پس توڑ دیتا ہے سر اسکا پس ناگہاں وہ فنا ہوجاتا ہے اور واسطے تمہارے واسطے ہے

کھینچ مارتے ہیں سو وہ اس کا سر توڑ دیتا ہے اور وہ فوراً جاتا رہتا ہے اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو اس

مِمَّا تَصِفُوْنَ ⑱ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَنْ

اس چیز سے کہ بیان کرتے ہو تم اور واسطے اسی کے ہے جو کوئی بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے اور وہ جو

سے تمہارے لئے خرابی ہے اور آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے

عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ⑲

نزدیک اس کے ہیں نہیں تکبر کرتے بندگی اس کی سے اور نہیں تھکتے

اور جو اس کے پاس رہتے ہیں نہ اس کی عبادت سے سرکشی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ⑳ أَمِ اتَّخَذُوْا

پاکی بیان کرتے ہیں رات اور دن نہیں تھکتے وہ کیا مقرر کئے ہیں انہوں نے

دن اور رات وہ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور بالکل سستی نہیں کرتے کیا ان لوگوں نے زمین میں سے

اٰلِهَةً مِّنَ الْأَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ㉑ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ

معبود زمین میں سے کہ وہ پیدا کرتے ہیں اگر ہوتے بیچ ان دونوں کے

ایسی چیزوں کو معبود ٹھہرا لیا ہے جن کو انہوں نے خود ہی بنا کھڑا کیا ہو اگر زمین اور آسمان میں اللہ کے سوا

اٰلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ

معبود سوائے اللہ کے البتہ بگڑ جاتے پس پاکی ہے اللہ پروردگار عرش کے کو

اور معبود ہوتے تو یہ دونوں درہم برہم ہو جاتے سو جو باتیں یہ لوگ اس کے متعلق بیان کرتے ہیں خدائے مالک عرش

عَمَّا يَصِفُوْنَ ㉒ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ㉓

اس چیز سے کہ بیان کرتے ہیں وہ نہیں سوال کیا جاتا اس چیز سے کہ کرتا ہے اور وہ سوال کئے جاتے ہیں

ان سے پاک ہے جو کچھ وہ کرتا ہے اس کی کوئی باز پرس نہیں اور ان لوگوں سے باز پرس ہوگی

أَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۖ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ

یا پکڑے ہیں ورے اس کے معبود کہہ کر لاؤ دلیل اپنی

کیا انہوں نے اسے چھوڑ کر اور معبود ٹھہرا لئے ہیں کہہ دیجئے کہ تم اپنی دلیل پیش کرو یہ ان لوگوں کا

هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۗ بَلْ أَكْثَرُهُمْ

یہ ہے ذکر ان لوگوں کا جو ساتھ میرے ہیں اور ذکر ان لوگوں کا کہ پہلے مجھ سے تھے بلکہ اکثر ان کے

ذکر ہے جو میرے ساتھ ہیں اور جو مجھ سے پہلے تھے بلکہ اکثر تو انہیں سے حق کو

لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ㉔ وَمَآ أَرْسَلْنَا

نہیں جانتے ہیں حق کو پس وہ منہ پھیرتے ہیں وہ اور نہ بھیجا ہم نے

جانتے ہی نہیں سو وہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں اور آپ سے قبل ہم نے

منزل ۴

حل لغات۔ لہ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ نقذف لیا گیا ہے قذف سے، اور قذف کہتے ہیں سختی کیساتھ پھینکنے کو، بالحق میں بے زائدہ ہے اور الحق نقذف کا مفعول ہے۔ دمغ مشتق ہے دمغ سے اور دمغ کہتے ہیں دماغ کے توڑنے کو یہاں تک کہ وہ جھلی پھٹ جائے جو سر کی ہوتی ہو۔ زہوق روح کی طرف زاہق معنے ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ اس میں نصاریٰ کا رد ہے جو معاذ اللہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو سب کنواریوں میں پسند کیا اور ان کے پیٹ سے خدا کے اکلوتے بیٹے حضرت مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے۔

پروردگار قادر مطلق کی شان اس سے بہت عالی ہے کہ وہ کسی عورت کو بی بی یا کسی انسان کو اپنا بیٹا بناتے۔ بنانا منظور ہوتا تو فرشتے اور حوریں ایک سے ایک حسین و شکیل موجود ہیں، ان کو چھوڑ کر وہ ایک آدمی زاد کو کیوں پسند فرماتا جو بالکل عاجز اور ناتواں ہے اور پلیدی اور نجاست ہر وقت اس کے پیٹ میں بھری ہوئی ہے ۱۲ (فائدہ ستاریہ)

ف۲ یعنی اللہ تعالیٰ غیب سے ایک قدرت کا نمونہ بھیجتا ہے جھوٹ کے مٹانے کو۔ ان کاموں کو تم کہتے ہو خدا کا بیٹا ۱۲ (موضح الفرقان)

ف۳ خدا کی تسبیح و تحمید فرشتوں کے لئے ایسی ہے جیسے آدمی کے لئے غذا۔ فرق یہ ہے کہ آدمی ہر وقت غذا نہیں کھا سکتا وہ برابر اپنی غذا کھاتے رہتے ہیں۔ ۱۲

ف۴ کیونکہ عادتاً دونوں کے ارادوں اور افعال میں مقابلہ رہتا اور یہی مقابلہ فساد کا باعث بنتا لیکن کبھی فساد واقع نہیں ہوا، اسلئے کئی خداؤں کا ہونا ثابت نہیں ہوتا بلکہ ایک خدا ہے جو قادر مطلق ہے وہ جو چاہتا ہے کر دکھاتا ہے اس کے حکم کو پھیرنے والا کوئی نہیں۔

اگر کئی خدا ہوتے تو آسمان و زمین برباد ہو جاتے، شب و روز لڑائی رہتی۔ پھر یہ سوال ہے کہ ان میں ایک دوسرے کے خلاف کر سکتا ہے یا نہیں۔ اگر کر سکتا ہے تو دوسرا خدا نہ ہوا کیونکہ وہ اس کے مقابلے میں عاجز ٹھیرا۔ اگر نہیں کر سکتا تو یہ خدا نہ ہوا۔ غرض پروردگار عالم نے توحید کی ایسی عمدہ دلیل بیان کی ہے کہ جس کے سامنے دنیا بھر کے عقلاء حکماء کی دلیلیں و حجتیں کوئی چیز نہیں۔ سچ ہے کَلَامُ الْمُلُوْکِ مُلُوْکُ الْکَلَامِ۔ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر یہ مان لیا جائے کہ فی الواقع بہت سے خدا ہیں تو لازم آئے گا کہ زمین و آسمان تباہ و برباد ہو جائیں پھر ہر معبود اپنی اپنی مخلوقات کو لئے پھرتا اور ایک دوسرے پر غالب آنے کی کوشش کرتا۔ اللہ تعالیٰ اُنکے بیان کردہ اوصاف سے مبرّا و منزّہ ہے۔ اسکی شان تو یہ ہے کہ وہ علی الاطلاق شہنشاہ حقیقی ہے اس پر کوئی حاکم نہیں سب اسکے آگے مقہور و مغلوب ہیں۔ کوئی نہیں جسے چون و چرا کا اختیار ہو۔ کوئی نہیں جو اسکے سامنے بول سکے، کوئی نہیں جو اس سے پوچھ سکے کہ یہ کیوں کیا یا ایسا کیوں ہوا؟ ستاریہ

ف۵ پہلے ان معبودوں کو فرمایا جن کو برابر خدا کے کوئی سمجھے۔ اگر دو حاکم ہوتے تو جہان خراب ہوتا اب انکا ذکر فرمایا جو خدا کے نائب ٹھیراتے ہیں اسکو مالک کی سند چاہیئے اس بغیر کیونکر نائب ہوئے ۱۲ (موضح الفرقان)

★ ہیں ہے وَاہب بالکلیہ کے سلہ وَلَا یَسْتَحْسِرُوْنَ ماخوذ ہے حسور سے اور حسور کہتے ہیں تھکنے کو اسی سے ہے قولہ تعالیٰ یَنْقَلِبْ اِلَیْکَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیْرٌ استحسار میں حسور کی نسبت زیادہ مبالغہ ہے اسلئے یہ باب اختیار کیا گیا۔ ــــہ لَوْ کَانَ فِیْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا یہاں اِلَّا استثنار کے معنی میں نہیں بلکہ غیر کے معنی میں ہے کیونکہ استثنار کے معنے لینے کی صورت میں جملے کے معنے بگڑ جاتے ہیں جیسا کہ کتب نحو میں نہایت بسط کیساتھ مذکور ہے والمعنی لو کان یتولاھما و یدبر امورھما شئی غیر الواحد الذی ھو فاطرھما لفسدتا ؞

مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا

پہلے تجھ سے پیغمبر مگر وحی کرتے تھے ہم طرف اسکے یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر میں

کوئی رسول نہیں بھیجا۔ مگر یہ کہ ہم نے اسکی طرف یہی وحی بھیجی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں سو

فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾ وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ

پس عبادت کرو مجھ کو ف اور کہا انہوں نے کہ پکڑی ہے رحمٰن نے اولاد پاک ہے وہ بلکہ

میری ہی عبادت کرو اور انہوں نے کہا خدائے رحمان اولاد رکھتا ہے۔ وہ پاک ہے بلکہ وہ

عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ لَا یَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَ هُمْ

بندے ہیں عزت دیے گئے نہیں آگے چلتے اس سے بات میں اور وہ

اسکے معزز بندے ہیں آگے بڑھ کر کلام نہیں کرتے اور اسکے حکم

بِاَمْرِهٖ یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ

ساتھ حکم اسکے کے عمل کرتے ہیں ف جانتا ہے جو کچھ آگے ان کے ہے اور جو کچھ پیچھے انکے ہے اور

پر عمل کرتے ہیں وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا

لَا یَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی وَ هُمْ مِّنْ خَشْیَتِهٖ

نہیں شفاعت کرتے مگر واسطے اسکے جو پسند کرے اور وہ ڈر اس کے سے

اور وہ کسی کی شفاعت نہیں کر سکتے۔ سوائے اس شخص کے جس سے خدا خوش ہو اور وہ اسکی ہیبت سے

مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ مَنْ یَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ

ڈرنے والے ہیں ف اور جو کوئی کہے ان میں سے تحقیق میں معبود ہوں ورے اس سے

ڈرتے رہتے ہیں اور ان میں سے جو یہ کہے کہ اس کے علاوہ میں بھی معبود ہوں۔ تو

فَذٰلِكَ نَجْزِیْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۹﴾ ع

پس وہ شخص جزا دیتے ہیں ہم اسکو دوزخ اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم ظالموں کو ف

ہم اسے جہنم کی سزا دیں گے۔ ہم ظالموں کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں

اَوَ لَمْ یَرَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ كَانَتَا

کیا نہیں دیکھا انہوں نے کہ کافر ہوئے یہ کہ آسمان اور زمین تھے

کیا ان لوگوں نے جنہوں نے وطیرہ کفر اختیار کر رکھا ہے غور نہیں کیا کہ آسمان اور زمین ملے ہوئے

رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ؕ اَفَلَا

ملے ہوئے پس جدا کیا ہم نے ان دونوں کو اور کیا ہم نے پانی سے ہر چیز کو زندہ کیا پس نہیں

تھے۔ پھر ہم نے انکو کھول کر جدا جدا کر دیا۔ اور پانی سے ہر جاندار چیز بنائی۔ تو کیا وہ ایمان

یُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ جَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِهِمْ ص

ایمان لاتے ف اور کئے ہم نے بیچ زمین کے پہاڑ ایسا نہ ہو کہ ہل جاوے ساتھ انکے

نہیں لاتے اور ہم نے زمین میں پہاڑ گاڑ دیئے۔ تاکہ وہ ہلنے نہ پائیں

وَ جَعَلْنَا فِیْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَ

اور کئے ہم نے بیچ اسکے کشادہ راستے تاکہ وہ راہ پاویں ف اور

اور ہم نے اس میں کشادہ راہیں بنادیں تاکہ وہ منزل تک پہنچ جائیں اور

ع ۲

حل لغات۔

ف ان السموٰت والارض کانتا رتقا ففتقناھما۔ السموٰت اگرچہ جمع کا صیغہ ہے اور اس لحاظ سے کانتا کی جگہ کن مستعمل ہونا چاہیے تھا مگر چونکہ یہاں جمع سے وہ واحد مراد ہے جو جنس پر دال ہو یا جمع سے مراد ہر جماعت اسلئے کانتا کہا گیا۔ رتق مصدر ہے معنے میں مرتوق کے یا مضاف محذوف ہے ای ذا رتق اور یہ خبر ہے کانتا کی والتقدیر ★

www.KitaboSunnat.com

ف لے یعنی تمام انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے توحید الوہیت کے سمجھانے کے لئے بھیجا ہے اور اسی توحید کے بیان کے لئے کتابیں بھیجیں اور اسی توحید کے لئے تمام مخلوقات پیدا کی گئی ہیں اور تمام دین کا اصل یہی توحید ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کا ڈر، اسی کی امید، اسی کے ساتھ محبت اور اسی پر بھروسہ رکھا جائے۔ اور ایک توحید ربوبیت ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو مالک رازق رب سمجھے۔ اس توحید کے کفار مکہ بھی قائل تھے تو صرف اس توحید کے قبول کرنے سے نجات نہیں ملتی جب تک توحید الوہیت قبول نہ کی جائے ۱۲ زاد المعاد مکمل نماز مسمّٰی بہ ہدایت النبی مصنفہ والدی حضرت الحافظ الحاج مولانا عبدالوہاب محدث ہند نور اللہ مرقدہ واد خلہ جنۃ الفردوس (آمین)؛ ف لے عرب کے بعض کافر فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں اور بعض پیغمبروں کو خدا کا بیٹا کہتے تھے۔ نصاریٰ مسیح کو یہود عزیر کو ابن اللہ اور اس امت کا ایک فرقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خود خدا یا خدا کا جزء یا نور من نور اللہ کہتا ہے۔ فرمایا وہ نہ اللہ ہیں نہ اسکے جزء نہ اولاد اور نہ نور من نور اللہ بلکہ وہ معزز، مقرب بندے ہیں، خدا کے سامنے بے اختیار اور عاجز ہیں گویا کمال عبودیت وبندگی ہی اُن کا طُرّۂ امتیاز ہے ۱۲ ف لے اللہ تعالیٰ کا علم اُن کے تمام ظاہری وباطنی احوال کو محیط ہے۔ ان کی کوئی حرکت، قول فعل اس سے پوشیدہ نہیں چنانچہ وہ مقرب بندے اس حقیقت کو سمجھ کر ہر وقت اپنے احوال کا مراقبہ کرتے رہتے ہیں کہ کوئی حالت اسکی مرضی کے خلاف نہ ہو اس کی مرضی معلوم کئے بغیر کسی کی سفارش بھی نہیں کریں گے۔ آیت ہذا میں شفاعت کا ثبوت واضح ہے۔ بخاری میں ہے کہ ملائکہ بھی سفارش کریں گے۔ قتادہؒ و مجاہدؒ نے کہا اہل توحید کے لئے اور حسنؒ نے کہا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا۔ ابن عباسؓ نے کہا مَنِ ارْتَضٰی سے وہ لوگ مراد ہیں جن سے اللہ تعالیٰ لا الٰہ الا اللہ کی شہادت کے ساتھ خوش ہوا۔ اور حاکم نے جابرؓ سے نکالا اس کو صحیح کہا۔ بیہقی نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو پڑھا اور فرمایا میں ان لوگوں کی سفارش کروں گا جنہوں نے میری امت میں کبیرہ گناہ کئے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ جس نے کلمہ طیبہ پڑھا اور اس کے موافق عمل بھی کئے اور

عقیدہ صحیح یہ کہ خوف ورجا محبت، بھروسہ اسی پر رکھا اور جو ایسا نہ کرے وہ شفاعت سے ہاتھ دھو بیٹھے ۱۲ فتح بزیادۃ ف لے یعنی جن کو تم خدا کی اولاد یا خدا یا خدا کا شریک بنا رہے ہو۔ اگر بفرض محال ان میں سے کوئی اپنی نسبت (معاذ اللہ) ایسی بات کہہ گزرے تو وہی دوزخ کی سزا جو حد سے گزرنے والے ظالموں کو ملتی ہے ہم ان کو بھی دیں گے۔ ہمارے لامحدود اقتدار وجبروت سے وہ بھی باہر نہیں جا سکتے پھر بھلا خدا کیسے ہوسکتے ہیں؟ ۱۲ (موضح الفرقان) ف لے رتق کے اصل معنے ملنے کے پہلے زمین و آسمان خلط ملط ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے۔ پھر اللہ نے ہر ایک کے طبقات الگ الگ بنا دیئے۔ اس پر بھی منہ بند تھے نہ آسمان سے بارش ہوتی تھی نہ زمین سے روئیدگی آخر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے مخلوقات کے فائدہ کے لئے دونوں کے منہ کھول دیئے۔ اوپر سے پانی کا دہانہ کھلا نیچے سے زمین کے مسام کھل گئے۔ اسی زمین سے نہریں، کانیں، طرح طرح کے سبزے نکالے آسمان کو کتنے بے شمار ستاروں سے مزین کر دیا ہر ایک کا گھر جدا اور چال جدی رکھی اور جانداروں بنائے یعنی جانور پانی سے یعنی نطفہ سے (خلاصہ موضح) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اِذَا رَاَیْتُکَ طَابَتْ نَفْسِیْ وَقَرَّتْ عَیْنِیْ اَنْبِئْنِیْ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ قَالَ کُلُّ شَیْءٍ خُلِقَ مِنَ الْمَاءِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اِذَا عَمِلْتُہٗ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ قَالَ اَطْعِمِ الطَّعَامَ وَاَفْشِ السَّلَامَ وَصِلِ الْاَرْحَامَ وَصَلِّ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلِ الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ (ترغیب صفحہ ۱۲۵) یعنی وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ حضورؐ! جس وقت آپ کو دیکھتا ہوں میرا دل تازہ ہوتا ہے اور آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں آپ مجھ کو یہ بتائیے کہ سب چیزوں کی اصل کیا ہے؟ فرمایا پانی ہے۔ پھر میں نے عرض کیا مجھ کو کوئی ایسا عمل فرما دیجئے جس کے کرنے سے جنت ملے۔ فرمایا مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اور سلام کی کثرت کرو صلہ رحمی کرو، تہجد کی نمازیں پڑھو پھر امن چین سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے انشاء اللہ ۱۲ ف لے یعنی ایک ملک کے لوگ دوسرے ملک والوں سے مل سکیں۔ اگر پہاڑ ایسے ڈھب پر پڑتے کہ راہیں بند ہوتیں تو یہ بات کہاں تھی ۱۲ موضح

★ کانتا رتقا دونوں رتق اور مرتوقتین۔ رتق کہتے ہیں ضم اور التحام کو اور فتق کے معنے ہیں دو ملی ہوئی چیزوں میں فصل وجدائی کرنا

لہ وَجَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِھِمْ۔ رواسی جمع ہے راسیۃ کی اور راسیہ وہ پہاڑ جو زمین میں گڑا ہوا ہو اَنْ تَمِیْدَ بِھِمْ ای کراہۃ ان تمید بھم۔ یا لئلا تمید بھم۔ لفظ لا اور لام اول دونوں حذف کر دیئے گئے لعدم الالتباس لہ فِجَاجًا سُبُلًا۔ فجاج جمع ہے فج کی اور فج کہتے ہیں کشادہ راہ کو۔ سُبل جمع سبیل کی اور سبیل بمعنے رستہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚۖ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا

کیا ہم نے آسمان کو چھت محفوظ اور وہ نشانیوں اس کی سے

ہم نے آسمان کو محفوظ چھت بنایا اس پر بھی وہ آسمانی نشانیوں سے

مُعْرِضُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ

منہ پھیرنے والے ہیں ؏ اور وہی جنے پیدا کیا رات کو اور دن کو اور سورج

انکار کر رہے ہیں اور وہ وہی تو ہے جس نے رات، دن، سورج اور چاند کو

وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ

اور چاند ہر ایک بیچ آسمان کے تیرتے ہیں ؏ اور نہیں کیا ہم نے واسطے کسی آدمی کے

پیدا کیا۔ ہر ایک اپنے اپنے مدار میں تیر رہا ہے اور آپ سے پہلے ہم نے کسی بشر کو ہمیشگی

قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿۳۴﴾ كُلُّ

پہلے تجھ سے ہمیشہ رہنا کیا پس اگر تو مر جاوے گا پس یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں ؏ ہر

نہیں بخشی۔ پھر کیا اگر آپ وفات پا جائیں تو وہ ہمیشہ رہیں گے ہر

نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَ

جی چکھنے والا ہے موت کا ذائقہ اور آزماتے ہیں ہم تم کو ساتھ برائی اور بھلائی کے آزمائش کو اور

متنفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم بطور امتحان کے تمہیں بھلائی اور برائی سے آزماتے ہیں۔ اور

اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ

طرف ہمارے پھیرے جاؤ گے ؏ اور جس وقت دیکھتے ہیں تجھ کو وہ لوگ کہ کافر ہوئے نہیں پکڑتے تجھ کو

(بالآخر) تم ہماری طرف لوٹ کر آؤ گے اور جب یہ کافر آپ کو دیکھتے ہیں تو بس آپ سے ہنسی مذاق ہی شروع

اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ

مگر ٹھٹھا کیا یہی ہے جو ذکر کرتا ہے معبودوں تمہارے کا اور وہ ساتھ ذکر

کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا یہ ہے وہ شخص جو تمہارے معبودوں کا ذکر (برائی سے) کرتا ہے اور وہ

الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ

اللہ کے وہی کافر ہیں پیدا کیا گیا ہے آدمی جلدی سے

خدائے رحمان کی یاد سے انکار کرتے ہیں انسان کی خلقت میں جلد بازی رکھی گئی ہے

سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۳۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا

شتاب دکھاؤں گا میں تم کو نشانیاں اپنی مت جلدی کرو مجھ سے ؏ اور کہتے ہیں کب ہے یہ

میں عنقریب تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا سو تم جلدی نہ کرو اور کہتے ہیں کہ اگر تم صداقت پر

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ

وعدہ اگر ہو تم سچے کاش کے جانیں وہ لوگ جو کافر ہوئے اس وقت کو

ہو تو (بتاؤ کہ) یہ وعدہ کب پورا ہوگا کاش منکروں کو وہ وقت معلوم ہوتا۔ جب وہ نہ اپنے

لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ

نہ روک سکیں گے منہ اپنے سے آگ اور نہ پیٹھ اپنی سے اور نہ وہ

چہروں پر سے آگ کو روک سکیں گے اور نہ اپنی پیٹھوں پر سے اور نہ انکو

حل لغات۔

ؒ وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا، سقف چھت، آسمان کو سقف کہنے کی یہ وجہ ہے کہ وہ دیکھنے میں زمین کے لئے ایسا ہے جیسا گھر کے لئے چھت ———

ؒ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ○ کلام عرب میں ہر دائرہ اور مدار یعنی گھومنے والی اور جس میں کوئی چیز گھومتی ہے اس کو فلک کہتے ہیں اس کی جمع آتی ہے ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ بچاؤ کی چھت یعنی کوئی اسکو توڑ نہیں سکتا اور اسکے نمونے تارے اور چاند اور رات اور دن ۱۲- موضح ف۲ یعنی اپنی اپنی راہ پر ہیں اس سے وہ نہیں ہٹتے ۱۲ موضح ف۳ یعنی جس طرح مذکورہ بالا مخلوقات کا وجود حق تعالیٰ کی ایجاد سے ہوا تمام انسانوں کی زندگی بھی اسی کی عطا کردہ ہے جس وقت چاہے گا چھین لے گا۔ موت ہر ایک پر ثابت کر دیگی کہ تمہاری ہستی تمہارے قبضہ میں نہیں چند روز کی چہل پہل تھی جو ختم ہوئی۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ کافر حضورؐ کی باتیں سنکر کہتے تھے کہ یہ ساری دھوم محض اس شخص کے دم تک ہے یہ دُنیا سے رخصت ہوئے پھر کچھ نہیں۔ اس سے اگر ان کی غرض یہ تھی کہ موت آنا نبوت کے منافی ہے تو اس کا جواب دیا وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ یعنی انبیاء و مرسلین میں سے کون ایسا ہے جس پر کبھی موت طاری نہ ہو ہمیشہ زندہ ہے اور اگر محض آپؐ کی موت کے تصور سے اپنا دل ٹھنڈا کرنا ہی مقصود تھا تو اس کا جواب اَفَاِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝ میں دیدیا یعنی خوشی کا ہے کی؟ کیا آپؐ کا انتقال ہو جائے تو تم کبھی نہیں مروگے قیامت کے بیٹھے رہوگے؟ جب تم کو بھی آگے پیچھے مرنا ہے تو پیغمبر کی وفات پر خوش ہونے کا کیا موقع ہے اس راستے سے تو سب کو گزرنا ہے۔ کون ہے جس کو کبھی موت کا مزہ چکھنا نہیں پڑیگا گویا توحید اور دلائل قدرت بیان کرنے کے بعد اس آیت میں مسئلہ نبوت کی طرف روئے سخن پھیر دیا گیا۔ ۱۲ موضح الفرقان

ف۴ یعنی دنیا میں سختی، تندرستی، بیماری، تنگی، فراخی اور مصیبت و عیش وغیرہ مختلف احوال بھیجکر تم کو جانچا جاتا ہے تاکہ کھرا کھوٹا الگ ہو جائے کہ کون سختی پر صبر اور نعمتوں پر شکر ادا کرتا ہے اور کتنے لوگ ہیں جو رحمتِ الٰہی سے مایوس یا شکوہ شکایت اور ناشکری کے مرض میں مبتلا ہیں۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انتقال کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپؐ کو بوسہ دیا اور یہی آیت تلاوت کی ۱۲ ابن کثیر و فائدہ ستاریہ۔

ف۵ یعنی انسان چونکہ جلد باز بنا دیا گیا ہے اس لئے اپنے احوال و افعال میں جلد بازی کرتا ہے اگرچہ جلد بازی اس کے لئے مضر پڑے جو کام کثیر الوقوع ہو اس کو کہتے ہیں کہ یہ شخص گویا اس سے بنا ہے جیسے بہت کھلاڑی کو کہتے ہیں تو تو کھیل سے بنا ہے۔ اس طور پر کہنے میں مبالغہ مراد ہوتا ہے۔ اس مقام پر انسان کی عجلت کے بیان میں شاید یہ حکمت ہو کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ٹھٹھے کرنے والوں کا بیان فرمایا تو کسی کے دل میں آیا ہوگا کہ ان سے ٹھٹھے کرنے کا انتقام بہت جلد لینا چاہیئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا انسان بڑا جلد باز ہے اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیا کرتا ہے یہانتک کہ جب اسکو پکڑ لیتا ہے پھر اس کو نہیں چھوڑتا ۱۲- ابن کثیر و فتح

★ افلاک کشتی بھی پانی میں گھومتی ہے اسلئے اُسے فلک کہتے ہیں آسمان میں ستارے گھومتے ہیں اس لئے اس کو فلک کہتے ہیں یسبحون لیا گیا ہے سباحۃ سے اور سباحۃ کہتے ہیں تیرنے کو اور چونکہ ستاروں سے عاقلانہ فعل سرزد ہوتا ہے اس لئے انکی جمع واؤ نون کے ساتھ آئی جو ذوی العقول کے لئے مخصوص ہے ٭

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُنْصَرُوْنَ ﴿٣٩﴾ بَلْ تَأْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

مدد کئے جاوینگے — بلکہ — آجاوے گی انکے پاس — ناگہاں — پس بہوچکا کردیگی انکو پس نہ — سکیں گے

مدد دی جائے گی — بلکہ — وہ اچانک ان پر آجائے گی — اور انہیں حیران کردے گی — سو وہ اسے دور نہ

رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ

پھیر دینا — اور نہ — وہ — ڈھیل دیے جاوینگے ف — اور البتہ تحقیق — ٹھٹھا کیا گیا تھا — ساتھ پیغمبروں کے

سکیں گے اور نہ انکو مہلت دی جائے گی — اور آپ سے پہلے بھی کئی رسولوں سے استہزاء کیا گیا ہے

قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤١﴾ ع ۳

پہلے تجھ سے — پس گھیر لیا — ان لوگوں کو کہ — ٹھٹھا کرتے تھے ان میں سے — اس چیز نے کہ تھے — ساتھ اسکے — ٹھٹھا کرتے ف

سو جن لوگوں نے ان میں سے استہزاء کیا ان کو اسی عذاب نے آگھیرا - جسکی وہ ہنسی اڑاتے تھے

قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ

کہہ — کون نگہبانی کرتا ہے تمہاری — رات — اور — دن — اللہ سے — بلکہ — وہ

کہیے کہ خدائے رحمان (کے عذاب) سے کون تمہاری دن رات حفاظت کرتا ہے — بات یہ ہے کہ

ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٤٢﴾ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ

یاد — پروردگار اپنے کی سے منہ پھیرنے والے ہیں ف — کیا واسطے انکے — معبود ہیں کہ — منع کرتے ہیں انکو — ورے ہم سے

یہ اپنے رب کی یاد سے اعراض کررہے ہیں — کیا ہمارے سوا انکے اور بھی معبود ہیں — جو ان کو بچالیں گے

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿٤٣﴾ بَلْ

نہیں — کرسکتے — مدد — جانوں اپنی کو — اور نہ — وہ — ہماری طرف سے — رفاقت کئے جاتے ہیں ف — بلکہ

وہ تو خود اپنی مدد نہیں کرسکتے - اور نہ ہماری طرف سے انکی حمایت کیجائے گی — بلکہ

مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ

فائدہ دیا ہمنے — انکو — اور باپوں انکے کو — یہانتک کہ — دراز ہوگئی — اوپر انکے — عمر — کیا پس نہیں — دیکھتے

ہم نے انکو اور انکے باپ دادا کو (دنیا کی نعمتوں سے) فائدہ دیا۔ یہانتک کہ اسی حالت میں ایک طویل عرصہ گزر گیا۔ کیا یہ

اَنَّا نَاْتِى الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾

یہ کہ — ہم آتے ہیں — زمین پر — گھٹاتے اسکو — کناروں اس کے سے — کیا پس وہ — غالب ہیں ف

نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں — پھر کیا یہی غالب رہیں گے

قُلْ اِنَّمَاۤ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْىِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا

کہہ — سوائے اسکے نہیں کہ ڈراتا ہوں میں تمکو ساتھ وحی کے — اور نہیں سنتے — بہرے — پکارنا — جب

کہدیجئے میں تو تمہیں وحی کے ذریعے (اللہ کی نافرمانی سے) ڈراتا ہوں۔ اور ان بہروں کو جب ڈرایا جاتا ہے — تو یہ پکار کو

يُنْذَرُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ

ڈرائے جاتے ہیں ف — اور اگر — لگ جاوے انکو ایک بھاپ — عذاب — پروردگار تیرے کی سے — البتہ کہیں گے

سنتے ہی نہیں — اور اگر آپ کے رب کی طرف سے ان کو ذرا تکلیف پہنچ جائے تو وہ کہہ اٹھتے ہیں

يٰوَيْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ

اے وائے ہمکو تحقیق ہم تھے — ظالم ف — اور رکھیں گے — ترازوئیں — عدل کی — دن قیامت کے

ہائے ہماری بدبختی! ہم واقعی ظالم تھے — اور قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازو قائم کریں گے — سو کسی شخص پر

منزل ۴

حل لغات - لہ قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ - يكلؤ معنے میں ہے يحفظ کے والكالی الحافظ ۔ تہ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ۔ يصحبون ماخوذ ہے صحبت سے اور یہاں صحبت سے معونت و نصرت مراد ہے کیونکہ صحبت اور نصرت اور معونت تینوں کے معنے ایک ہی ہوا کرتے ہیں صحبک اللہ و نصرک اللہ۔ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ قیامت کے اچانک آجانے کا بیان صفحہ ۲۷۹ وغیرہ میں ہوچکا ہے ۱۲ **ف۲** اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی ہے کہ تم کو جو ستایا جارہا ہے مذاق اُڑایا جاتا ہے جھوٹا کہا جاتا ہے اس پر پریشان نہ ہونا کافروں کی یہ پرانی عادت ہے جس کی وجہ سے آخر عذاب میں پھنس گئے اپنے ٹھٹھے کے وبال میں خود گرفتار ہو گئے اب دوسرے لوگ ان پر ٹھٹھا لگائیں گے سچ ہے مَنْ ضَحِكَ ضُحِكَ حق اور اہل حق کا مذاق اُڑانے والوں کا انجام یہ کہ جہنم اچانک دبوچ لے گی۔ عذاب خدا اوپر تلے سے اوڑھنا بچھونا بنے ہونگے کھڑے جل رہے ہونگے حیران و پریشان ہو کر رہ جاویں گے اس کے بچاؤ کا نہ کوئی حیلہ ملے گا نہ مددگار۔ اللہ تعالیٰ ہم کو حق کی طرفداری کرنے کی توفیق دے حق کی مخالفت کرنے سے محفوظ رکھے (آمین) موضح میں ہے یعنی جس چیز سے ٹھٹھا کرتے تھے اس چیز کی جزا نے انھیں گھیر لیا ۱۲ فائدہ ستاریہ **ف۳** یعنی تو کہہ اے محمدؐ! ان ٹھٹھا کرنے والوں سے توبیخ کے طور پر تمہاری کون حفاظت کرتا ہے رات کو جب تم سوتے ہو اور دن میں جب تم اپنی معاش کے لئے چلتے پھرتے ہو اور رات کو اسلئے مقدم کیا کہ اس میں اکثر حادثات کا وقوع ہوتا ہے۔ مِنَ الرَّحْمٰنِ کے معنے ہیں عذاب رحمٰن سے جس کے اُترنے کے تم مستحق ہو اور یہ جو فرمایا کہ بلکہ وہ یاد رب اپنے سے منہ پھیرنے والے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد انکے خیال میں بھی نہیں گزرتی چہ جائیکہ اس سے ڈریں اور اسکا خوف رکھیں ۱۲۔ ابن کثیر و جامع **ف۴** یعنی یہ انکے معبود جن کی یہ پوجا کرتے ہیں وہ تو اپنی جانوں کی بھی مدد سے عاجز ہیں پھر غیر کی مدد کی کیا طاقت ۱۲۔ فتح **ف۵** ہم چلے آتے ہیں گھٹاتے یعنی عرب کے ملک میں مسلمانی پھیلنے لگی ہے اور کفر گھٹنے لگا ۱۲ موضح

ف۶ یعنی میں تو اللہ تعالیٰ کا پیغام رساں ہوں جس عذاب سے تمکو ڈرایا ہے تو وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ حکم الٰہی سے لیکن یہ حکم اس شخص کو کچھ فائدہ نہیں دیتا جس کے کانوں پر اللہ نے مہر رکھدی ۱۲ ابن کثیر **ف۷** یعنی اگر ان جھٹلانے والوں کو اللہ کے عذاب میں سے ادنیٰ سا عذاب بھی پہنچ جاوے تو اپنے گناہوں اور اپنے ظلم کے مُقر ہوجائیں اس لئے دوزخ و عذاب الٰہی کا اندازہ درج ذیل حدیثوں سے لگایا جاسکتا ہے عَنْ عُمَرَ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزِيْنًا لَا يَرْفَعُ رَأْسَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالِيْ اَرَاكَ يَا جِبْرِيْلُ حَزِيْنًا قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ نَفْحَةً مِّنْ جَهَنَّمَ فَلَمْ تَرْجِعْ اِلَيَّ رُوْحِيْ بَعْدُ یعنی ایک دن جبرئیل علیہ السلام آپؐ کے پاس بہت اُداس آئے۔ آپؐ نے پوچھا کہ تم اُداس اور غمگین کیوں ہو؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا میں نے جہنم کا ایک جوش ایسا دیکھا ہے کہ اس وقت سے میرا دم ٹھکانے نہیں۔ اور ایک دن نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جبرئیلؑ سے پوچھا مَالِيْ لَا اَرٰى مِيْكَائِيْلَ ضَاحِكًا قَطُّ قَالَ مَا ضَحِكَ مِيْكَائِيْلُ مُنْذُ خُلِقَتِ النَّارُ یعنی کیا سبب ہے کہ میں میکائیل علیہ السلام کو کبھی ہنستے نہیں دیکھتا جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ جب سے دوزخ کو بنایا گیا ہے تب سے میکائیل کبھی نہیں ہنسے۔ ہر دو حدیث ترغیب ترہیب صفحہ ۳۶۰ میں ہیں۔ دوزخ کا بیان صفحہ ۳۳۲ میں بھی لکھا گیا ہے ۱۲

★ مسافر کو کہا کرتے ہیں فی صحبۃ اللہ و فی حفظ اللہ۔ و المعنی و لا ہم منا فی نصرۃ و لا اعانۃ۔ ؎ وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ۔ نفحۃ میں تنوین قلت ہے اور نفح کے اصلی معنے ہیں نرم ہوا مراد ہے تھوڑا عذاب ؎ اَلْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ۔ القسط صفت ہے الموازین کی اور چونکہ مصدر ہے اور مصدر مفرد جمع دونوں میں یکساں مستعمل ہوتا ہے اسلئے الموازین کی صفت واقع ہوا جس طرح بولا کرتے ہیں انتم عدل۔

www.KitaboSunnat.com

فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ۖ وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ
پس نہ ظلم کیا جاویگا کوئی جی کچھ اور اگر ہووےگا عمل آدمی کا برابر ایک دانہ رائی کے
ذرا بھی ظلم نہ ہوگا اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہوگا

أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ ﴿٤٧﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ وَهَارُونَ
لے آویں گے ہم اسکو اور کفایت ہیں ہم حساب لینے والے اور تحقیق دیا ہم نے موسیٰ کو اور ہارون کو
تو ہم اسے لا حاضر کریں گے اور حساب کرنے کو ہم تنہا کافی ہیں اور ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فیصلہ کن

الْفُرْقَانَ وَضِيَاءً وَذِكْرًا لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٤٨﴾ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ
معجزہ اور روشنی اور نصیحت واسطے پرہیزگاروں کے وہ جو ڈرتے ہیں
اور یکسر روشنی اور نصیحت کی چیز یعنی توریت پرہیزگاروں کی رہنمائی کیلئے عطا کی تھی وہ لوگ جو اپنے رب سے غائبانہ

رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَهُم مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ ﴿٤٩﴾ وَهَٰذَا ذِكْرٌ
رب اپنے سے بن دیکھے اور وہ قیامت سے ڈرتے ہیں اور یہ ذکر ہے
ڈرتے ہیں اور وہ قیامت سے بھی خوف کھاتے ہیں اور یہ بابرکت نصیحت

مُّبَارَكٌ أَنزَلْنَاهُ ۚ أَفَأَنتُمْ لَهُ مُنكِرُونَ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ ع ۴
برکت والا اتارا ہے ہم نے اسکو پس کیا تم اس کے منکر ہو اور البتہ تحقیق دی ہم نے ابراہیم کو
ہے جسکو ہم نے نازل کیا ہے تو کیا تم اس سے انکار کرتے ہو اور ہم نے ابراہیم کو پہلے ہی سے ہدایت

رُشْدَهُ مِن قَبْلُ وَكُنَّا بِهِ عَالِمِينَ ﴿٥١﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَ
ہدایت اس کی پہلے اس سے اور تھے ہم اسکو جاننے والے جب کہا اپنے واسطے باپ اپنے کے اور
دے رکھی تھی اور ہم اس سے واقف تھے جب اس نے اپنے باپ سے اور

قَوْمِهِ مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا
قوم اپنی کے کیا ہیں یہ صورتیں کہ تم واسطے انکے اعتکاف کرنے والے ہو کہا انہوں نے
اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتیاں کیا ہیں جن کی پرستش پر تم جمے بیٹھے ہو انہوں نے

وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا عَابِدِينَ ﴿٥٣﴾ قَالَ لَقَدْ كُنتُمْ أَنتُمْ وَ
پایا ہم نے باپوں اپنوں کو واسطے انکے عبادت کرنے والے کہا البتہ تحقیق تھے تم اور
کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادے کو انکی عبادت کرتے پایا ہے ابراہیم نے کہا کہ تم اور تمہارے بڑے

آبَاؤُكُمْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٥٤﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ أَمْ أَنتَ
باپ تمہارے بیچ گمراہی ظاہر کے کہا انہوں نے کیا لایا ہے تو ہمارے پاس حق یا تو
کھلی گمراہی میں پڑے رہے ہیں انہوں نے کہا کہ کیا تم ہمارے پاس واقعی صداقت دے کر ہو

مِنَ اللَّاعِبِينَ ﴿٥٥﴾ قَالَ بَل رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
کھیلنے والوں سے کہا بلکہ پروردگار تمہارا پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین کا
یا دل لگی کرتے ہو اس نے کہا کہ نہیں تمہارا رب وہی ہے جو تمام آسمانوں اور زمین کا رب ہے

الَّذِي فَطَرَهُنَّ وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٥٦﴾ وَتَاللَّهِ
جسنے پیدا کیا انکو اور میں اوپر اس کے شاہدوں سے ہوں اور قسم ہے اللہ کی
جس نے انکو پیدا کیا اور میں اس بات پر گواہ ہوں اور خدا کی قسم

حل لغات ۔ لہ مثقال حبۃ من خردل۔ مثقال کے معنے ہیں مقدار اور من خردل ایک محذوف کے متعلق ای کائنۃ من خردل رائی کا دانہ
ئے اٰتینا بھا۔ ہا کی ضمیر پھرتی ہے مثقال کیطرف اور وہ اگرچہ مذکر ہے مگر چونکہ حبۃ کی طرف مضاف ہے اسلئے ضمیر مؤنث لائی گئی ۔ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف قیامت کے روز اعمال تولے جانے کا ثبوت اس آیت میں صریح طور پر موجود ہے مسلمان کو چاہیے کہ بغیر کسی تاویل اور کجی کے اس پر ایمان لائے اور یقین رکھے کہ یہ ہونے والا ہے اعمال ترازو میں تولے جائیں گے اور بدیوں کا انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا۔ موضع میں ہے اگر عمل کسی کا تھوڑا ہو تو وہ بھی جم تو ہیں گے۔ مومن کو چاہیے کہ یہاں دنیا میں اپنے نفس کا حساب کیا کرے جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا وَتَزَيَّنُوْا لِلْعَرْضِ الْاَكْبَرِ (ترمذی صفحہ ۷ جلد دوم) یعنی حساب کے وقت سے پہلے پہلے اپنا حساب ٹھیک کر لو اور اللہ تعالیٰ کے روبرو پیش ہونے کے واسطے تیاری کر رکھو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ (ترمذی صفحہ ۷ جلد دوم) یعنی عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس سے حساب لیتا رہے اور مابعد موت کے لئے سامان جمع کرتا رہے اور وہ احمق ہے جو کام تو کرے دل کے چاؤ کے موافق پھر اللہ کی بخشش کی تمنا رکھے۔ چاہیے کہ اگر خدانخواستہ کوئی گناہ ہو جائے تو فوری تائب ہو استغفار کرے۔ مومن کو چاہیے ایسے نیک اعمال کرے جو ترازو میں بھاری ہوں آپ نے فرمایا دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں لیکن ترازوئے اعمال میں وہ بھاری ہونگے اور مالک کو پسند ہیں (وہ دو کلمے یہ ہیں) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۱۲۔ بخاری مسلم

ف۲ یعنی تم کیوں اس قرآن کریم کے اللہ کے پاس سے آنے کا انکار کرتے ہو حالانکہ تم توریت کے اللہ کے پاس سے ہونے کے قائل ہو ۱۲ فتح

ف۳ یعنی ہم نے ابراہیم کو موسیٰ سے پہلے ہدایت کی تھی یا بلوغ سے پہلے ۱۲۔ جامع

ف۴ یعنی ہم کو خبر تھی کہ وہ لائق ہے اس ہدایت کے جو اسکو دی تھی ۱۲ سلفیہ

ف۵ ذرا ان کی حقیقت تو بیان کرو۔ آخر پتھر کی خود تراشیدہ مورتیاں خدا کس طرح بن گئیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دن لوگوں کے پاس سے گزرے جو شطرنج کھیل رہے تھے تو فرمایا مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ سنو! اگر ایک شخص تم میں سے آگ کے انگارے کو ہاتھ میں لیوے اور اس کے بجھنے تک اسکو ہاتھ میں ہی لئے رکھے تو یہ بہتر ہے ان شطرنج کو ہاتھ لگانے سے (ابن کثیر) معلوم ہوا تاش، چوسر، شطرنج وغیرہ جوا کھیلنا اس آیت کی وعید میں داخل ہے اللہ تعالیٰ ہر خلاف شرع لہو و لعب سے مسلمان کو بچائے (آمین) ۱۲۔ فائدہ ستاریہ

★ ۱ رُشْد رُشْد بالضم اور رَشَد بالفتح دونوں کے ایک معنے ہیں جس طرح حُزْن اور حَزَن اور عُدم اور عَدَم اور اسکی مزید تحقیق سابق میں کئی جگہ گزر چکی ہے وہاں دیکھو۔ ۲ هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ تماثیل جمع ہے تمثال کی اور تمثال اس چیز کا نام ہے جو مخلوقِ خدا میں سے کسی مخلوق کے مشابہ بنائی جاتی ہو اسکے اصلی معنے ہیں تشبیہ کے بولا کرتے ہیں مثلت الشئ بالشئ اذا شبهته به ۳ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ۔ تا اور با دونوں حرف قسمیہ ہیں اور انمیں فرق یہ ہے کہ با اصل ہے اور تا بدل واؤ سے جو اصل میں با سے بدلا ہوا ہے با میں صرف معنے قسم ہیں اور تا میں قسم کے ساتھ تعجب بھی کید کہتے ہیں دوسرے کو نقصان پہنچانے کے لئے حیلہ کرنے کو بشرطیکہ اس کو اس کا شعور نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُم بَعْدَ أَن تُوَلُّوا مُدْبِرِينَ ﴿٥٧﴾ فَجَعَلَهُمْ

البتہ میں بدی کرونگا بتوں تمہارے سے بعد اس سے کہ پھر جاؤ تم پیٹھ پھیر کر پس کیا انکو

جب تم چلے جاؤ گے تو میں تمہارے بتوں کے ساتھ ایک چال چلوں گا سو اس نے سوا

جُذَاذًا إِلَّا كَبِيرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ ﴿٥٨﴾ قَالُوا مَن

ٹکڑے ٹکڑے مگر ایک بڑے انکے کو تو کہ وہ طرف اسکی پھر آویں وے کہا انہوں نے کس نے

انکے بڑے بت کے سب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے، تاکہ وہ اس بڑے بت کی طرف رجوع کریں کہا انہوں نے کس نے

فَعَلَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا إِنَّهُ لَمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٥٩﴾ قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى

کیا یہ ساتھ معبودوں ہمارے کے تحقیق وہ البتہ ظالموں سے ہے کہا انہوں نے سنا ہے ہم نے ایک جوان

ہمارے معبودوں کے ساتھ ایسا کیا ہے! بلاشبہ وہ بڑا ظالم ہے انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک نوجوان

يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ ﴿٦٠﴾ قَالُوا فَأْتُوا بِهِ عَلَىٰ أَعْيُنِ

کو ذکر کرتا تھا انکا کہتے ہیں اسکو ابراہیم فقط کہا انہوں نے پس لے آؤ اسکو روبرو آنکھوں

کو انکا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے جسے ابراہیم (کے نام سے) پکارا جاتا ہے انہوں نے کہا کہ اسے لوگوں کے سامنے (یہاں) لاؤ

النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُونَ ﴿٦١﴾ قَالُوا أَأَنتَ فَعَلْتَ هَٰذَا

لوگوں کے تو کہ وہ دیکھیں کہا انہوں نے کیا تو نے کیا ہے یہ

تاکہ سب اسے دیکھ لیں انہوں نے پوچھا کہ اے ابراہیم کیا یہ کام تو نے ہمارے

بِآلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيمُ ﴿٦٢﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَٰذَا فَاسْأَلُوهُمْ

ساتھ معبودوں ہمارے کے اے ابراہیم کہا بلکہ کیا ہے اسکو بڑے انکے نے کہ یہ ہے پس پوچھو ان سے

معبودوں کے ساتھ کیا ہے؟ اس نے کہا ہاں اس نے کیا ہے ان کا بڑا یہ ہے اگر یہ بولتے ہوں

إِن كَانُوا يَنطِقُونَ ﴿٦٣﴾ فَرَجَعُوا إِلَىٰ أَنفُسِهِمْ فَقَالُوا إِنَّكُمْ أَنتُمُ

اگر ہیں بولتے فقط پس پھرے وے طرف جی اپنے کی پس کہا انہوں نے تحقیق تم ہی ہو

تو ان سے پوچھ لو سو انہوں نے سوچا تو آپس میں کہنے لگے کہ بیشک تم ہی

الظَّالِمُونَ ﴿٦٤﴾ ثُمَّ نُكِسُوا عَلَىٰ رُءُوسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هَٰؤُلَاءِ

ظالم فقط پھر اوندھے کیے گئے اوپر سروں اپنے کے البتہ تحقیق جانتا ہے تو کہ نہیں یہ

بے انصاف ہو پھر انہوں نے اپنے سر نیچے کر لیے (اور کہا) کہ آپ تو جانتے ہی ہیں کہ یہ نہیں

يَنطِقُونَ ﴿٦٥﴾ قَالَ أَفَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكُمْ

بولتے کہا کیا پس عبادت کرتے ہو تم سوائے اللہ کے اس چیز کو کہ نہ نفع دے تم کو

نہیں کرتے ابراہیم نے کہا کہ کیا پھر تم اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہو جو تم کو نفع دے سکتے ہیں

شَيْئًا وَلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ

کچھ اور نہ ضرر دے تم کو تف ہے تم کو اور اس چیز کو کہ عبادت کرتے ہو تم سوائے اللہ کے

نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں افسوس ہے تم پر اور ان پر جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو کیا تم

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِن كُنتُمْ

کیا پس نہیں عقل پکڑتے تم فقط کہا انہوں نے جلاؤ اسکو اور مدد دو معبودوں اپنوں کو اگر ہو تم

نہیں سمجھتے انہوں نے کہا کہ اس کو (آگ میں) جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو اگر تمہیں کچھ

حل لغات :- فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا ۔ جذاذ لیا گیا ہے جذ سے جس طرح حطام حطم سے ، جذ کہتے ہیں قطع کو پھر جس طرح فعال معنے میں آتا ہے مفعول کے اسی طرح جذاذ معنے میں ہے مجذوذ کے ۔ فَأْتُوا بِهِ عَلَىٰ أَعْيُنِ النَّاسِ ۔ علی اعین الناس حال کے محل میں ہے والمعنی فاتوا بہ مشاہدا ۔ نُكِسُوا ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۔ یہ علاج کرنا اُنھوں نے چپکے کہا پھر جب وہ شہر سے باہر گئے ایک میلہ میں تب بُت خانے میں جا کر سب کو توڑا ۱۲ موضح

ف۲ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ عزوجل نے ہر نبی کو تبلیغ کے لئے جوانی میں بھیجا اور ہر عالم کو علم جوانی کی حالت میں دیا اس بات کی شہادت کیلئے یہ آیت پڑھی قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ۱۲ ابن کثیر

ف۳ حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَكْذِبْ اِلَّا ثَلٰثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَانِ مِنْهُنَّ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهٗ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ وَقَوْلُهٗ لِسَارَةَ هٰذِهٖ اُخْتِيْ (صحیحین) یعنی خلیلِ خدا علیہ السلام نے تین جھوٹ بولے۔ دو تو راہِ خدا میں ایک یہ کہ ان بتوں کو ان کے بڑے نے توڑا ہے۔ دوسرا یہ کہ میں بیمار ہوں۔ تیسرا یہ کہ ایک مرتبہ آپ اپنی بیوی حضرت سارہؓ کے ساتھ سفر میں تھے اتفاق سے ایک ظالم بادشاہ کی حدود سے گزر رہے تھے۔ آپ نے وہاں منزل کی۔ کسی نے بادشاہ کو خبر دی کہ ایک مسافر کے ہمراہ خوبصورت عورت ہے۔ بادشاہ نے جھٹ سے سپاہی کے ذریعہ دونوں کو بلا بھیجا۔ پوچھنے پر ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بہن بتایا۔ اس نے کہا اسے بادشاہ کے دربار میں بھیجو۔ آپؑ سارہ کے پاس گئے اور فرمایا میں تم کو اپنی بہن بتا چکا ہوں تم بھی یہی کہنا اس لئے کہ دین کے اعتبار سے تم میری بہن ہو۔ روئے زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی مسلمان نہیں۔ آپؑ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے سارہ کو ظالم بادشاہ کے پاس لیجایا گیا جب وہ بُرے ارادہ سے لپکا تو اسی وقت خدا کے عذاب نے اُسے پکڑ لیا ہاتھ پاؤں اینٹھ گئے گھبرا کر عاجزی سے کہنے لگا اے نیک عورت خدا سے دعا کر کہ وہ مجھے چھوڑ دے۔ میرا وعدہ ہے تجھے ہاتھ بھی نہ لگاؤں گا آپ نے دُعا کر دی اچھا ہو گیا لیکن وعدہ خلافی کی اور تین بار ایسا ہی ہوا آخر یہ کہہ کر کہ کس شیطانہ کو میرے پاس لایا گیا ہے چھوڑ دیا اور ساتھ ہی ہاجرہ کو انکے ساتھ کر دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آہٹ پاتے ہی فرمایا کہو کیا ہوا؟ سارہ نے جواب دیا اللہ نے کافر کے مکر سے بچایا اور ہاجرہ کو میری خدمت کے لئے دیا ہے (ابن کثیر وغیرہ) نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلٰثٍ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ لِيُرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ (ترمذی جلد دوم صفحہ ۱۶) یعنی تین موقعے ایسے ہیں کہ ان میں کوئی بات جھوٹی کہدینی گناہ نہیں۔ ایک یہ کہ عورت بوجہ ناقص العقل ہونے کے اگر اپنی بیوی بھی کسی فضول بات پر جھگڑا اور غصہ کرنے لگے تو اس کا جھگڑا اور غصہ مٹانے کے واسطے کوئی بات یا وعدہ جھوٹ موٹ کر دے۔ دوسرے جہاد میں جس وقت لڑائی ہو رہی ہے اُس وقت دشمن کو غافل کرنے کے واسطے کوئی کلمہ خلاف کہدے۔ تیسرے دو مسلمانوں میں غصہ اور لڑائی ہے تو ان میں صلح کرانے کے واسطے کوئی کلمہ جھوٹ بنا کر ایسا کہدے جس سے وہ آپس میں راضی ہو جائیں، اور صلح کرلیں تو یہ تین موقعے ایسے ہیں کہ ضرورت کے موافق کچھ جھوٹ بات کہدینی گناہ نہیں ۱۲ فائدہ ستاریہ وقہاریہ

ف۴ یعنی کہ پتھر پوجنا کیا حاصل ۱۲۔ موضح القرآن

ف۵ جب قوم بت پرست ابراہیم علیہ السلام کی باتیں سنکر اپنی بے وقوفی پر ملامت کرنے لگی تو ذرا ٹھٹک کر کہا، آپ جو ہم سے کہتے ہیں کہ ان سے ہم پوچھ لیں کہ تمہیں کس نے توڑا ہے؟ تو کیا آپ کو علم نہیں کہ یہ بُت بے زبان ہیں۔ اب تو خلیل اللہ کو موقع مل گیا فرمایا تف ہے ایسے خداؤں کی پوجا کرتے ہو جو بے زبان، نہ نفع و ضرر کے مالک نہ اپنا اختیار نہ دوسروں کے کام آئیں ۱۲۔

عَلٰى رُءُوْسِهِمْ۔ نکسوا معنے میں ہے انقلبوا کے کیونکہ نکس کے اصلی معنے ہیں اسفل کو اعلیٰ کرنے کے بولا کرتے ہیں نکسہ قلبہ ای جعل اسفلہ اعلاہ

ملا اُفٍّ لَّكُمْ۔ اُف ایک آواز ہے جسے سُننے والا معلوم کر لیتا ہے کہ اس سے آواز کرنے والے کو زجر کرنا مقصود ہے یعنی وہ کسی کو زجر کرتا ہے اور اس کے معنے ہیں قبح اور نتن کے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ وَاَرَادُوْا

کرنے والے کہا ہم نے اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی اوپر ابراہیم کے اور ارادہ کیا

کرنا ہے ہم نے حکم دیا کہ اے آگ: تو ابراہیم کے لئے سرد ہو جا اور راحت بن جا اور انہوں نے

بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿٧٠﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ

ساتھ اسکے مکر کا پس کیا ہم نے انہیں کو زیاں پانے والے لوگ اور نجات دی ہم نے اسکو اور لوط کو طرف اس زمین کے

اس سے برا کرنا چاہا تھا۔ مگر ہم نے انہیں کو خسارہ میں ڈال دیا اور ہم نے اس کو اور لوط کو بچا کر اس سرزمین میں

الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ۭ وَيَعْقُوْبَ

کہ برکت دی تھی ہم نے بیچ اسکے واسطے عالموں کے لوگ اور دیا ہم نے اسکو اسحٰق ؑ اور یعقوب ؑ

لے آئے جس میں ہم نے تمام مخلوق کیلئے برکت رکھی تھی اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق عطا کیا۔ اور اس کے علاوہ یعقوب

نَافِلَةً ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ

زیادتی اور ہر ایک کو کیا ہم نے صالح لوگ اور کیا ہم نے انکو پیشوا ہدایت کرتے تھے

(پوتا) بھی۔ اور سب کو صالح کیا اور ہم نے انکو رہنما بنایا کہ ہمارے احکام کے مطابق ہدایت

بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ

ساتھ حکم ہمارے کے اور وحی کی ہم نے طرف انکی کرنا بھلائیوں کا اور برپا رکھنا نماز کا

کرتے تھے اور ہم نے انکو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور

وَاِيْتَاۗءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ

اور دینا زکوٰۃ کا اور تھے واسطے ہمارے عبادت کرنیوالے لوگ اور لوط کو دیا ہم نے اسکو

زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا اور وہ ہماری عبادت کرتے تھے اور لوط کو ہم نے علم اور حکمت

حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ

حکم اور علم اور نجات دی ہم نے اسکو اس بستی سے کہ کرتے تھے کام

عطا کی اور اس کو اس گاؤں سے نجات دی جس کے رہنے والے گندے

الْخَـبٰۗىِٕثَ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ

گندے تحقیق وہ تھے قوم بری بدکار لوگ اور داخل کیا ہم نے

کاموں کے عادی تھے بیشک وہ بری قوم اور بدکار تھی اور اس کو ہم نے

فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى ع

بیچ رحمت اپنی کے تحقیق وہ صالحوں سے تھا وہ اور نوح ؑ کو ہدایت کی جبکہ پکارا

اپنی رحمت میں داخل کیا یقیناً وہ نیکوکاروں میں سے تھا اور اس سے قبل جب نوح نے پکارا

مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ

پہلے اس سے پس قبول کیا ہم نے واسطے اسکے پس نجات دی ہم نے اسکو اور اہل اسکے کو سختی

تو ہم نے اس کی دعا قبول فرمائی اور اس کو اور اس کے خاندان کو سخت تکلیف سے بچا

الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ

بڑی سے اور مدد دی ہم نے اسکو اس قوم سے کہ وہ جھٹلاتے تھے نشانیوں ہماری کو

لیا اور ان لوگوں کے مقابلے میں نصرت عطا کی جنہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا۔

حل لغات۔

۱ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا۔ بَرْدًا معنے میں ذات برد کے اور سلاما کا عطف ہے بَرْدًا پر و المعنی یا نار ابردی بردا غیر ضار۔ اس ترکیب میں کئی مبالغے ہیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ نے آگ کو اپنی قدرت کا مسخر اور مامور ظاہر کیا دوسرے گویا ذات برد کو ابردی کی جگہ رکھا پھر مضاف کو حذف کر کے اس کی ★

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ف قاعدہ ہے تنگ آمد بجنگ آمد۔ جب دلیل سے عاجز آجائے یا تو حق کو قبول کرلے ورنہ بدی غالب آجاتی ہے آخر قوم نے آپس میں مشورہ کیا کہ ابراہیم کو آگ میں ڈال کر ختم کردو آپ کو جلانے کے لئے لکڑیاں جمع کرنی شروع کردیں حتٰی کہ بیمار عورتیں بھی نذر مانتیں کہ انھیں شفا ہوجائے تو وہ ابراہیم کو جلانے کو لکڑیاں دیں گی۔ اسقدر آگ بھڑکائی کہ اس آگ کے اوپر سے کوئی پرند نہیں اُڑ کر جاسکتا تھا۔ منجنیق (گوپھن) کے ذریعہ آپ کو آگ میں ڈالا گیا تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا کوئی حاجت ہے؟ فرمایا اللہ کے سوا کسی سے کوئی حاجت نہیں، بارش کا فرشتہ کان لگا کر تیار تھا کہ کب حکم ہو اور میں بارش برسا کر اسے ٹھنڈی کردوں۔ ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کو پکارا حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ۔ پس اس حکم کے ساتھ روئے زمین کی آگ ٹھنڈی ہوگئی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر اللہ صرف بَرْدًا فرماتا تو ٹھنڈک بھی ابراہیم کو تکلیف دیتی اس لئے بَرْدًا کے ساتھ وَسَلَامًا بھی فرما دیا۔ جب ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے لوگوں نے آکر کہا کہ تمہارے ضرر دینے پر کافر جمع ہو رہے ہیں مشورہ کر رہے ہیں تو آپؐ نے بھی یہی دعا پڑھی۔ اس سے معلوم ہوا انسان پر کیسی ہی مصیبت کیوں نہ ہو ایک اللہ ہی کو پکارے یہی تمام بزرگوں اور انبیاء کا طریقہ اور تعلیم ہے ابراہیم علیہ السلام سے قبل اور انبیاء ہوچکے تھے مگر انھوں نے خدا کو براہِ راست پکارا نہ کسی فرشتہ نبی ولی، بزرگ سے مدد طلب کی اور نہ کسی کو پکارا۔ یہی توحید خدا کو ماننا ہے۔ مصیبت کے وقت غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے۔ جامع البیان صفحہ ۲۸۶ میں ہے تمام جانور اس آگ کو بجھانے کی کوشش کرتے تھے سوائے گرگٹ کے۔ پس آپؐ نے اس کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا نمرود نے جب اپنے اونچے محل سے آپ کا یہ حال دیکھا تو اللہ کی قدرت کا قائل ضرور ہوا لیکن پھر بھی ایمان نہ لایا (منقول) ابراہیم علیہ السلام

آگ سے نجات پاکر کنعان میں مع اپنے بھتیجے لوط علیہ السلام کے چلے گئے ۱۲۔ ترجمان۔ ابن کثیر۔ فائدہ ستاریہ وغیرہ

ف اس آیت میں شام کی زمین مراد ہے جس میں آسودگی خوب ہے آپؐ نے فرمایا، طُوْبٰى لِلشَّامِ قُلْنَا لِاَيٍّ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِاَنَّ مَلٰٓئِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا یعنی شام کیلئے مبارکی ہو ہم نے کہا حضور! کس وجہ سے؟ فرمایا کہ فرشتے اس ملک پر اپنے بازو پھیلائے رہتے ہیں۔ نیز فرمایا سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ یعنی حضرموت کی طرف سے ایک آگ نکلے گی وہ لوگوں کو ہانک کر حشر کے میدان کی طرف لیجائے گی۔ ہم نے عرض کیا ہمارے لئے کیا حکم ہے فرمایا شام کے ملک میں چلے جانا۔ ایک روایت میں ہے کہ الزمھم مہاجر ابراھیم فرمایا کہ آخر زمانے میں جب قیامت کی ہل چل ہوگی اور لوگ ہجرت کریں گے تو اچھے وہ لوگ ہونگے جو ملک شام کو ہجرت کرجائیں گے۔ یہ سب احادیث مشکوٰۃ صفحہ ۵۸۴ میں ہیں ۱۲

ف دُعا تھی بیٹے ہی کی، انعام میں دیا پوتا ۱۲۔ موضح

ف نماز زکوٰۃ جو اہم عبادت ہے کا ذکر ہوا۔ انبیاء وغیرہ کا اس پر عمل رہا ہے۔ معلوم ہوا جو ان کا تارک ہو کر خدا پرستی کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ بے نمازی کو ملتِ اسلامیہ سے خارج قرار دیا گیا ہے انبیاء علیہم السلام لوگوں کو توحید کی طرف بلاتے تھے اور جس چیز کا حکم کرتے خود بھی عمل کرتے تھے ۱۲۔ ابن کثیر وغیرہ

ف حکم سے نبوت اور علم سے دین کی معرفت مراد ہے۔ خباثت سے لواطت اور گوز بازی پاد مار کر ہنسنا کنکر چلانا غلیل مارنا جانوروں سے کھیلنا مراد ہے (فتح) یعنی کبوتر، مرغ، بٹیر، تیتر بازی وغیرہ ۱۲۔ فائدہ ستاریہ

ف یعنی جب لوط علیہ السلام کی قوم پر عذاب بھیجا تو لوطؑ اور اسکے ساتھیوں کو ہم نے اپنی مہربانی اور رحمت کی چادر میں ڈھانپ لیا تاکہ نیکوں اور بدوں کا انجام الگ الگ ظاہر ہوجائے ۱۲۔ موضح الفرقان

★ جگہ مضاف الیہ رکھدیا گیا۔ ـہ نَافِلَةً اس کے معنے ہیں عطیے کے جو مال بے لڑے مسلمانوں کے ہاتھ لگے اُسے اسی لئے نفل کہتے ہیں کہ عطیۂ خداوندی ہوتا ہے جو بے مشقت ہاتھ لگتا ہے کثیر العطایا شخص کو نوفل کہتے ہیں۔ نوفل بن ورقہ کا یہ نام اسی سے تھا کہ وہ بڑا جواد اور کریم تھا پھر نَافِلَةً مفعول مطلق ہے وھبنا کا من غیر لفظہ ای وھبنا لہ ھبۃ۔ ـکہ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ۔ اقام کا عطف ہے فعل الخیرات پر اور یہ مصدر ہے اصل میں تھا اقامۃ تا حذف ہوگئی کیونکہ مضاف الیہ اس کے قائم مقام ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اقام اور اقامت دونوں مصدر ہیں ؎

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ (٧٧) وَدَاوُدَ

تحقیق وہ تھے قوم بری پس ڈبو دیا ہم نے ان سب کو اور داؤد

بے شک وہ برے لوگ تھے۔ سو ہم نے ان سب کو غرق کردیا اور داؤد

وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ

اور سلیمان علیہما السلام کو ہدایت دی جس وقت حکم کرتے تھے دونوں بیچ کھیتی کے جس وقت کہ چُگ گیا بیچ اسکے ریوڑ

اور سلیمان کو بھی یاد کرو۔ جب وہ کھیتی کے معاملے میں فیصلے صادر کررہے تھے۔ جب کہ ایک گروہ کی بکریاں

الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ (٧٨) فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَ

ایک قوم کا اور تھے ہم واسطے حکم انکے کے شاہد پس سمجھا دیا ہم نے وہ سلیمان کو اور

اس میں جا پڑی تھیں۔ اور ہم انکے فیصلے کو دیکھ رہے تھے سو ہم نے وہ فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا اور

كُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُدَ الْجِبَالَ

ہر ایک کو دیا ہم نے حکم اور علم و اور مسخر کیا ہم نے ساتھ داؤد کے پہاڑوں کو

دونوں کو ہم نے علم و حکمت عطا کی تھی اور ہم نے داؤد کیلئے پہاڑوں کو مسخر کردیا تھا۔

يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ وَكُنَّا فَاعِلِينَ (٧٩) وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ

تسبیح کہتے تھے اور جانوروں کو اور تھے ہم کرنے والے اور سکھائی ہم نے اسکو کاریگری

جو تسبیح کیا کرتے تھے اور پرندوں کو بھی۔ (اور یہ سب کچھ) کرنے والے ہم تھے اور اسے ہم نے تمہارے لئے زرہ بنانے کی

لَبُوسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُم مِّن بَأْسِكُمْ فَهَلْ أَنتُمْ شَاكِرُونَ (٨٠)

ایک پہناوے تمہارے لئے تاکہ بچاوے تم کو لڑائی تمہاری سے پس کیا ہو تم شکر کرنے والے

صنعت سکھائی تاکہ وہ تم کو لڑائی کے نقصانات سے بچائے۔ سو کیا تم شکر کروگے

وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ عَاصِفَةً تَجْرِي بِأَمْرِهِ إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي

اور واسطے سلیمان کے مسخر کیا باؤ تند کو چلتی تھی ساتھ حکم اسکے کے طرف اس زمین کی کہ

اور ہم نے سلیمان کے لئے ہوا کو مسخر کیا جو اسکے حکم سے اس زمین کی طرف چلتی جس میں ہم نے

بَارَكْنَا فِيهَا وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عَالِمِينَ (٨١) وَمِنَ الشَّيَاطِينِ

برکت دی تھی ہم نے بیچ اسکے اور ہیں ہم ہر چیز کو جاننے والے اور شیطانوں میں سے مسخر کئے

برکت رکھی تھی اور ہمیں ہر چیز کا علم ہے اور بعض دیوؤں کو بھی

مَن يَغُوصُونَ لَهُ وَيَعْمَلُونَ عَمَلًا دُونَ ذَٰلِكَ وَكُنَّا لَهُمْ

وہ جو غوطہ مارتے تھے واسطے اسکے اور کرتے تھے کام بہت سوائے اس کے اور تھے ہم واسطے انکے

ایسے تھے جو اس کے لئے (سمندر میں) غوطہ لگاتے تھے اور اس کے علاوہ اور کام بھی کرتے تھے اور ہم انکے

حَافِظِينَ (٨٢) وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَ

نگہبان تک اور ایوب کو ہدایت کی جس وقت پکارا اسنے رب اپنے کو تحقیق مجھکو پہنچی ہے ایذا اور

نگہبان تھے اور ایوب کو یاد کرو۔ جب اسنے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی ہے اور

أَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ (٨٣) فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ

تو بہت مہربان ہے سب مہربانی کرنے والوں سے پس قبول کیا ہم نے واسطے اسکے پس کھول دی ہم نے جو کچھ تھی اسکو

تو سب سے بڑھکر رحم کرنے والا ہے تو ہم نے اسکی دعا قبول کرلی اور اسکی تکلیف دور کردی۔

حل لغات۔

۱؎ اِذْ نَفَشَتْ۔ نفش کے اصلی معنے ہیں منتشر اور متفرق ہونے کے قال تعالیٰ وتکون الجبال کالعہن المنفوش یہاں نفش سے مراد ہے رات کو بکریوں کا بے چروا ہے متفرق ہونا۔ ۲؎ صَنْعَةَ لَبُوسٍ لَّكُمْ۔ صنعۃ معنے میں ہے عمل کے اور لبوس کہتے ہیں لباس کو ایک شاعر کہتا ہے ۳؎ البس لکل حالۃ لبوسہا ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ حضرت داؤد علیہ السلام نے بکریاں دلوادیں کھیتی والوں کو بدلا انکے نقصان کا۔ انکے دین میں چور کو غلام کر لیتے تھے اسی موافق یہ حکم کیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام لڑکے تھے انھوں نے بھی یہ جھگڑا اپنے پاس منگوایا اور کہا بکریاں رکھو ان کا دودھ پیو اور کھیتی کو پانی دیا کریں بکری والے جب کھیتی جیسی تھی ویسی ہو جائے تب بکریاں پھیر دیں اور کھیتی لے لیں جسمیں دونوں کا نقصان نہ ہو (موضح) اور اس قصہ کے موافق ہی جو قرآن میں مذکور ہوا وہ حدیث جس کو امام احمدؒ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک وقت میں دو عورتیں تھیں اور دونوں کے بچے تھے۔ بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک کے بیٹے کو لیکر چلدیا۔ وہ جھگڑا لے گئیں داؤد علیہ السلام کے پاس، انھوں نے وہ بیٹا بڑی عورت کو دلایا۔ جب کچہری سے باہر نکلیں تو سلیمان علیہ السلام سے یہ فیصلہ بیان کیا۔ انھوں نے کہا میں اس کا فیصلہ کر دوں ایک چھری لاؤ اس بچے کے دو ٹکڑے کر کے تم دونوں میں تقسیم کر دوں۔ چھوٹی عورت نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے اس کو قتل نہ کرو بلکہ اسی بڑی عورت کو دیدو اسی کا ہے۔ پس سلیمان علیہ السلام نے اس ترکیب سے معلوم کر لیا کہ یہ بچہ چھوٹی عورت کا ہے کیونکہ اس کو اس کا درد آیا۔ آپ نے وہ بیٹا چھوٹی عورت کو دیدیا ۱۲۔ مشکوٰۃ صفحہ ۵۰۰ و ابن کثیر۔

ف۲ حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ زبور پڑھنے کے وقت پہاڑ اور جانور ان ہی کی سی آواز پڑھتے اور لوہے کی زرہ بنا تے فقط ہاتھ سے موڑ کر اور لوگ تپاتے ہیں آگ سے ۱۲۔ (موضح)

ف۳ ایک تخت بنایا تھا بہت بڑا اپنے سارے کارخانوں سے اور لوگوں سے (یعنی مع لشکر و سامان کے) اس پر بیٹھے پھر باؤ (ہوا) آتی زور سے اس کو زمین سے اٹھاتی اوپر نرم باؤ چلتی یمن سے شام کو اور شام سے یمن کی راہ دو پہر میں پہنچاتی ۱۲۔ موضح

ف۴ شیطان سے غوطہ لگواتے جواہر دریا سے نکلواتے، جہاں آدمی کا مقدور نہیں اور عمارتیں بھاری کام انکے کرواتے اور سفر میں حوض برابر لگن تانبے کے اور کنوئیں برابر دیگیں اٹھانے لئے چلتے اور ان میں کھانا پکاتے اور سخت سخت کام ان سے لیتے ۱۲۔ موضح

★ اما نعیمنا و اما نوسمہا یہاں لباس سے مراد ہے زرہ۔ ‎تلہ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ عَاصِفَةً‎ الریح مفعول ہے فعل محذوف کا ای وسخرنا له الریح ۔ عاصفۃ حال ہے الریح سے اور اس کا عامل وہی فعل مقدر ہے والمعنی سخرنا له الریح حال کونہا عاصفۃ ۔ عاصفۃ لیا گیا ہے عصف سے اور عصف کہتے ہیں شدت کے ساتھ ہوا کے چلنے کو، ہوا جو سلیمان علیہ السلام کی مطیع تھی اصل میں تو وہ نرم اور خوش گوار ہی تھی مگر جب سلیمان مسافت بعیدہ کو تھوڑے زمانے میں طے کرنا چاہتے تھے تو تیز ہو جاتی تھی یہی وجہ ہے کہ کہیں تو اسے رخاء حیث اصاب سے تعبیر کیا گیا ہے اور کہیں عاصفۃ تجری بامرہ سے تلہ وَمِنَ الشَّيَاطِينِ مَن يَغُوصُونَ من الشیاطین موضوع نصب میں ہے کیونکہ اسکا عطف الریح پر ہے ای وسخرنا لسلیمان من الشیاطین ۔ یغوصون مشتق ہے غوص سے اور غوص کہتے ہیں پانی میں غوطہ لگانے کو ‎ث۵ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ‎ انی محلاً مجرور ہے والتقدیر نداہ بانی مسنی الضر ۔ ضر بالضم کہتے ہیں ضرر فی النفس کو جیسے مرض اور ہزال یعنی لاغری وغیرہ اور ضرر بالفتح کے معنے ہیں ہر چیز میں نقصان واقع ہونا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا

ایذا | اور دی ہم نے اسکو | اولاد اسکی | اور | مانند انکی | ساتھ انکے | مہربانی | اپنی طرف سے

اور اسے اس کا کنبہ بھی عطا کیا۔ اور انکے ساتھ انکے مانند اور لوگ بھی اپنی رحمت سے (بخشے) تاکہ

وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ

اور نصیحت | واسطے عبادت کرنے والوں کے ف | اور | اسماعیل کو | اور | ادریس کو | اور ذاالکفل کو ہدایت دی

عبادت کرنے والوں کے لئے نصیحت ہو | اور اسماعیل | اور ادریس | اور ذی الکفل (کو یاد کرو) یہ

كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا اِنَّهُمْ مِّنَ

وہ ہر ایک تھا | صبر کرنے والوں سے | اور | داخل کیا ہم نے انکو | بیچ | رحمت اپنی کے | تحقیق وہ تھے

سب صبر کرنے والوں میں سے تھے۔ اور انکو ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا بلاشبہ وہ

الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ

صالحوں سے ف | اور مچھلی والے یعنی یونس کو ہدایت دی | جس وقت گیا | غصہ کھا کر | پس جانا | یہ کہ

نیکوکار تھے | اور ذوالنون (کو یاد کرو) جب وہ ناراض ہوکر چلا گیا۔ اس نے سمجھا کہ ہم اس پر

لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ

ہرگز نہ تنگی پکڑیں گے ہم | اوپر اس کے | پس پکارا | بیچ | اندھیروں کے | یہ کہ | نہیں ہے کوئی معبود | مگر

قابو نہ پاسکیں گے۔ آخر اس نے اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک

اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاسْتَجَبْنَا

تو | پاکی ہے تجھ کو | تحقیق میں | تھا | ظالموں سے | پس قبول کیا ہم نے

ہے | میں ہی تقصیروار | کرنے | والا ہوں | سو ہم نے اسکی

لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَ

واسطے اسکے اور نجات دی ہم نے اسکو | غم سے | اور | اسی طرح | نجات دیتے ہیں ہم | ایمان والوں کو ف | اور

دعا قبول کی اور اسے غم سے نجات دی | اور اسی طرح ہم | مومنوں کو | نجات دیتے ہیں | اور

زَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ

ہدایت دی یعنی زکریا کو | جس وقت کہ پکارا | اپنے رب کو اے میرے رب | مت چھوڑ مجھکو | اکیلا | اور | تو | بہتر

زکریا (کو یاد کرو) جب انہوں نے اپنے رب سے دعا کی کہ اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ | اور تو سب سے بہتر

الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ

وارثوں کا ہے | پس قبول کیا ہم نے واسطے اسکے | اور | دیا ہم نے اسکو | یحیٰی | اور | درست کردیا ہم نے واسطے

وارث ہے | ہم نے اس کی دعا بھی قبول کی | اور اسے یحیٰی عطا کیا | اور اس کی بیوی کو اس کے لئے

زَوْجَهٗ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا

بی بی اسکی کو | تحقیق | تھے وہ | جلدی کرتے | بیچ | بھلائیوں کے | اور پکارتے تھے ہم کو

اولاد کے قابل بنا دیا | بیشک یہ لوگ نیکی کے کاموں میں سرعت سے کام لیتے تھے | اور | ہمیں امید و خوف سے

رَغَبًا وَّرَهَبًا وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾ وَالَّتِىْٓ اَحْصَنَتْ

رغبت سے | اور ڈر سے | اور | تھے | واسطے ہمارے | عاجزی کرنے والے ف | اور ہدایت دی اس عورت کو کہ محافظت کی اسنے

پکارتے تھے | اور | ہمارے سامنے عاجزی سے رہتے تھے | اور اس عورت کا ذکر کرو جس نے عفت و پاکیزگی

حل لغات ۔ له وَذَا الْكِفْلِ ۔ کفل لغت میں اُس چادر کو کہتے ہیں جو اونٹ کی پشت پر ڈالی جاتی ہے اور کفل کے معنی حصے اور کفالۃ اور دوچند کے بھی آتے ہیں جس شخص کا یہ نام ہے چونکہ اسکا عمل اپنے غیر سے دوچند اور اسکا ثواب بھی انکے ثواب سے دوچند تھا اس لئے اُسے ذوالکفل کہا گیا له وَذَا النُّوْنِ ۔ نون ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ حضرت ایوب علیہ السلام کو حق تعالیٰ نے دنیا میں سب طرح سے آسودہ رکھا تھا اور بڑے شکرگزار تھے۔ پھر آزمانے کو اُن پر شیطان کو ہاتھ دیا، کھیت جل گئے، مواشی مر گئے اور اولاد دبکر مری اور دوستدار الگ ہو گئے بدن میں آبلے پڑ کر کیڑے پڑ گئے۔ ایک عورت رفیق رہی جیسے نعمت میں شاکر تھی ویسے ہی بلا میں صابر رہی۔ ایک قرن کے بعد یہ دُعا کی اللہ تعالیٰ نے اولاد مری ہوئی جلائی اور بھی نئی اولاد دی اور زمین سے چشمہ نکالا اسی سے پی کر اور نہا کر چنگے بھئے اور سونے کی ٹڈیاں برسائیں اور سب طرح درست کر دیا (موضح القرآن) ابن ابی حاتم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ایوب علیہ السلام اٹھارہ برس تک بیماری اور تکلیفوں میں مبتلا رہے۔ حضرت عبداللہ بن عبید اللہ نے فرمایا کہ ایک دن صدمہ سے بے قرار ہو کر سجدہ میں خوب دعائیں مانگیں اور کہا یا اللہ جب تک میری بیماری دور نہ ہو گی سجدہ سے منہ نہ اٹھاؤں گا چنانچہ دُعا قبول ہوئی اور تمام بیماری دُور ہو گئی ۱۲ (ابن کثیر) **ف۲** ادریس علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے دادا تھے۔ ان کا نام اخنوخ تھا اور آدم علیہ السلام کی زندگی میں پیدا ہو چکے تھے اور ان کی وفات کے دو برس بعد پیغمبر ہوئے۔ کہتے ہیں اُن کی عمر چار سو پچاس برس کی ہوئی ذوالکفل لقب ہے الیاس کا۔ بعض نے ان کو بنی اسرائیل میں ایک الگ مستقل پیغمبر بتایا ہے (حمیدی) کہتے ہیں ذوالکفل تھے ایوب علیہ السلام کے بیٹے ایک شخص کے ضامن ہو کر کئی برس قید رہے اور للہ یہ محنت کی ۱۲۔ موضح **ف۳** خرقیل کے یاروں میں تھے یونس علیہ السلام بڑے شوقین عبادت کے اور دنیا سے الگ۔ حکم ہوا کہ ان کو بھیجو شہر نینوا میں مشرکوں کو منع کریں بت پوجنے سے۔ ۔۔۔ یہ گئے راہ میں ندی آئی ایک بیٹا کنارے چھوڑا۔ ایک کندھے پر لیا عورت کا ہاتھ پکڑا ندی میں جب پانی نے زور کیا۔ عورت کا ہاتھ چھوٹ گیا اس کے تھامنے سے کندھے سے لڑکا پھسل گیا۔ گھبراہٹ میں وہ دونوں بہہ گئے۔ کنارے آئے دوسرے لڑکے کے پاس اسکو بھیڑیا لے گیا۔ جب اس شہر میں پہنچے سرداروں سے ملے پیغام اللہ تعالیٰ کا دیا وہ ٹھٹھے کرنے لگے۔ ایک مدت رہے۔ آخر خفا ہو کر بددُعا کی عذاب کی اور آپ نکل گئے تین دن وعدہ کر کے۔ تیسرے دن عذاب آیا۔ شہر کے سب لوگ جنگل میں نکلے اللہ کے آگے توبہ کی، روئے، بت سارے توڑ ڈالے عذاب ٹل گیا۔ شیطان نے یونس علیہ السلام کو خبر دی کہ وہ قوم اچھے بھلے بیا اُن پر عذاب نہ آیا، یہ دل میں خفا ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو جھوٹا کیا۔ حکم کی راہ نہ دیکھی کسی طرف چل کھڑے ہوئے ایک کشتی پر سوار ہوئے وہ بھنور میں چکر کھانے لگی لوگوں نے کہا کشتی میں کسی کا غلام ہے بھاگا مالک سے۔ قرعہ ڈالا تو ان کے نام پر آیا۔ دریا میں ان کو ڈال دیا ایک مچھلی نگل گئی اس اندھیرے میں رب کو پکارا تب توبہ قبول ہوئی۔ حدیث میں ہے کہ مسلمان جب کسی مطلب کے لئے اس دُعا کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسکی دُعا قبول کرتا ہے نیز لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ کو اسم اعظم کہا ہے (وحیدی) مچھلی نے کنارے پر اُگل دیا، وہاں ایک بیل نے چھا کر ان پر چھاؤں کی اور ہرنی نے دودھ پلایا جب قوت پائی حکم ہوا اسی قوم میں پھر جانے کا وہ آرزو مند تھے راہ دیکھتے انکی عورت اور لڑکے پھر ملے بھیڑیے سے لوگوں نے چھڑایا تھا اور دریا سے مچھوں کو نکال لیا تھا اسی شہر میں اب انکی قبر ہے اور یہ جو فرمایا کہ ہم نہ پکڑ سکیں گے یعنی مہربانی کے معاملہ میں اسکو راضی نہ کر سکیں گے وہ ایسا خفا ہوا ہے اور حکومت کے معاملہ میں ہر چیز آسان ہے ۱۲۔ موضح

ف۴ بعض کہتے ہیں جو اللہ کو پکارے توقع سے یا ڈر سے وہ اصلی محب نہیں یہاں سے انکی غلطی ظاہر ہوئی۔ انبیاء سے بڑھ کر خدا کا محب کون ہو سکتا ہے ۱۲۔ موضح

★ کہتے ہیں مچھلی کو اور ذا معنے میں ہے صاحب کے ای ذا کر صاحب الحوت اور اس سے مراد ہیں یونس علیہ السلام ۔ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا۔ مغاضب اسم فاعل کا صیغہ ہے باب مفاعلہ سے اور ذہب کے فاعل سے حال واقع ہوا ہے۔ ۔ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا۔ رغب اور رہب دونوں مصدر ہیں معنے میں فاعل کے ای راغبین فی الثواب راجین للاجابۃ خائفین العقاب یا مفعول لہ ہیں یدعون کے ای للرغب والرہب یا ذوی رغب ورہب کے معنے میں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهَا مِن رُّوحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَا اٰيَةً

شرمگاہ اپنی کی پس پھونک دیا ہم نے بیچ اسکے روح اپنی کو اور کیا ہم نے اسکو اور بیٹے اسکے کو ایک نشانی

کو محفوظ رکھا تو ہم نے اسمیں اپنی روح پھونک دی اور اس کو اور اسکے بیٹے کو تمام دنیا کے لئے

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا

واسطے عالموں کے تحقیق یہ ہے امت تمہاری امت ایک اور میں ہوں

ایک نشان بنایا بیشک یہ تمہارا گروہ ایک ہی گروہ ہے اور میں تمہارا رب ہوں

رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ اِلَيْنَا

پروردگار تمہارا پس عبادت کرو میری اور کاٹ لیا انہوں نے کام اپنا درمیان اپنے ہر ایک طرف ہماری

سو تم میری ہی عبادت کرو اور ان لوگوں نے اپنے دین میں اختلافات پیدا کر لئے (مگر) ہر ایک کو ہماری طرف لوٹ کر

رٰجِعُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا ع ۶ ۱۸

پھر آنے والے ہیں پس جو کوئی کام کرے اچھے اور وہ ایمان والا ہو پس نہیں

آنا ہے سو جو نیک کام کرے گا اور وہ مومن بھی ہوگا تو اس کا

كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿٩٣﴾ وَحَرٰمٌ عَلٰي قَرْيَةٍ

ناقدردانی واسطے سعی اسکی کے اور تحقیق ہم واسطے اسکے لکھنے والے ہیں اور لازم ہے اوپر اس بستی کے

عمل ضائع نہیں جائے گا اور ہم یقیناً اس کے اعمال لکھے جاتے ہیں اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا

اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٩٥﴾ حَتّٰٓي اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ

کہ ہلاک کیا ہم نے اسکو یہ کہ وہ نہیں پھر سکتے یہاں تک کہ جب کھولے جاویں یاجوج

اس کے رہنے والوں کے لئے ناممکن ہے کہ وہ پھر دنیا میں لوٹ کر آسکیں یہاں تک کہ جب یاجوج اور ماجوج

وَّمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَاقْتَرَبَ

اور ماجوج اور وہ ہر اونچان سے دوڑتے ہوں گے وہ اور نزدیک آوے

کھول دیئے جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے اترتے ہوئے نظر آئیں اور وعدہ حق

الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ

وعدہ سچا پس ناگہاں وہ چڑھ رہی ہیں آنکھیں ان لوگوں کی کہ کافر ہوئے

نزدیک آجائے اور ان لوگوں کی آنکھیں اوپر ہی کی اوپر لگی رہیں جو منکر ہیں (اور یہ کہیں گے کہ)

يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٩٧﴾ اِنَّكُمْ

کہتے ہوں گے ہائے وائے ہمکو تحقیق تھے ہم بیچ غفلت کے اس سے بلکہ تھے ہم ظالم تحقیق تم

افسوس! ہم اس حقیقت سے غفلت ہی میں رہے بلکہ ہم ظلم کرتے رہے تم

وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۭ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿٩٨﴾

اور جن چیزوں کی عبادت کرتے ہو سوائے اللہ کے ایندھن دوزخ کے تم اسکے پاس آنے والے ہو

اور تمہارے معبود جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو جہنم کا ایندھن ہوں گے اور اسمیں تم سب داخل ہو کر رہو گے

لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَاۗءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۭ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٩٩﴾ لَهُمْ فِيْهَا

اگر ہوتے یہ معبود نہ آتے اسکے پاس اور ہر ایک بیچ اسکے ہمیشہ رہنے والے ہیں واسطے انکے بیچ اسکے

اور اگر وہ (سچ مچ) معبود ہوتے تو اسمیں داخل نہ ہوتے اور سب اسمیں ہمیشہ رہیں گے وہاں وہ چیخیں

حل لغات ۔ ۱؎ مِن رُّوحِنَا میں اضافت بیانیہ ہے۔ ای من الروح الذی ہو من امرنا۔ ۲؎ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ۔ یہ جملہ محل میں رفع کے ہے کیونکہ مبتدا واقع ہوا ہے اور اسکی خبر وحرام علی قریۃ اہلکنٰہا ہے۔ ۳؎ حَتّٰٓي اِذَا فُتِحَتْ۔ حتی غایۃ ہے حرام کی والمعنی یستمر استناع رجوعہم الی التوبۃ حتی اذا قامت ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ۱ اس سے مراد حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام ہیں ۱۲۔ فائدہ ستاریہ ف ۲ یعنی جس بستی والوں کو ہلاک کیا گیا وہ دنیا میں نہیں آسکتے اور ان کا آنا دنیا میں حرام ہے یاجوج ماجوج کی دیوار کھل جانے تک کیونکہ اس وقت قیامت قائم ہو جائے گی اور مردے اٹھائے جائیں گے۔ حدیث شریف میں آیا ہے لَمَّا کَانَ لَیْلَۃُ اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِیَ اِبْرَاھِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی فَتَذَاکَرُوا السَّاعَۃَ فَبَدَءُوْا بِاِبْرَاھِیْمَ فَسَاَلُوْہُ عَنْھَا فَلَمْ یَکُنْ عِنْدَہٗ مِنْھَا عِلْمٌ ثُمَّ سَاَلُوْا مُوْسٰی فَلَمْ یَکُنْ عِنْدَہٗ مِنْھَا عِلْمٌ فَرُدَّ الْحَدِیْثُ اِلٰی عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ فَقَالَ قَدْ عُھِدَ اِلَیَّ فِیْمَا دُوْنَ وَجْبَتِھَا فَاَمَّا وَجْبَتُھَا فَلَا یَعْلَمُھَا اِلَّا اللّٰہُ فَذَکَرَ خُرُوْجَ الدَّجَّالِ قَالَ فَاَنْزِلُ فَاَقْتُلُہٗ فَیَرْجِعُ النَّاسُ اِلٰی بِلَادِھِمْ فَیَسْتَقْبِلُھُمْ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَھُمْ مِّنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ الخ (ابن ماجہ باب فتنۃ الدجال ص ۳۰۰) یعنی معراج والی رات نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ علیہم السلام سے ملے اور آپس میں یہ ذکر ہوا کہ قیامت کی بھی کچھ خبر کسی کو بتلائی گئی ہے؟ سب نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اصل قیامت کے آنے کا وقت تو معلوم نہیں مگر اس سے قبل کی کچھ نشانیاں مجھ کو بتائی گئی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ دجال نکلے گا پھر میں آسمان سے اتروں گا اور اس کو قتل کر دوں گا پھر لوگ اپنے ملکوں اور شہروں کو چلے جائیں گے۔ پھر یاجوج ماجوج نکل کر تمام جہان میں پھیل جائیں گے جو دریا اور جھیل ان کو ملے گی اس کا تمام پانی پی کر خشک کر دیں گے اور سب چیزوں کو تباہ کر دیں گے۔ پھر میں اور سب مسلمان دعا کریں گے۔ پس اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کر دے گا اور ان کی لاشوں وغیرہ سے بدبو پھیلے گی۔ پھر میں اور سب مسلمان دعا کریں گے اللہ تعالیٰ بارش کرے گا سب زمین دھل کر صاف ہو جائیگی اور ان کی لاشیں سمندر میں ڈال دی جائیں گی جب یہ سب معاملہ ہو چکے گا اس وقت قیامت کا ایسا حال ہو گا جس طرح پورے دنوں کی حاملہ ہو کر اس کے گھر والے ہر وقت اس خیال میں ہوتے ہیں کہ دیکھئے کس وقت بچہ پیدا ہو جائے۔ اس حدیث کا کوئی راوی مجروح نہیں ہے۔ پس بفضلہ تعالیٰ یہ حدیث صحیح ہے اور ان لوگوں کے قول کی تردید کرتی ہے جو یوں کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نہیں اتریں گے جو پہلے نبی ہو کر آئے تھے بلکہ ایک شخص مراد ہے جو دنیا میں اپنے ماں باپ سے پیدا ہو گا اور عیسیٰ کے مشابہ ہو گا۔ اس خیال والوں کو مناسب ہے توبہ کریں ۱۲

★ القیامۃ ۵؎ مِنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ۔ حدب کہتے ہیں زمین کے ہر اونچے موضع کو اور اسی سے ہے حدبۃ الظہر یعنی پیٹھ کا کُب کہ وہ بھی سطح پشت سے اونچا ہوتا ہے ینسلون مشتق ہے نسل سے اور نسل اور اسی طرح عسل کہتے ہیں دوڑنے کو۔ بولا کرتے ہیں: نسل ای اسرع ۶؎ فَاِذَا ھِیَ شَاخِصَۃٌ اذا مفاجاۃ کے لئے ہے۔ اور شاخصۃ لیا گیا شخوص سے اور شخوص کی لغوی تحقیق سورہ ابراہیم کے رکوع ۷ آیۂ یوم تشخص فیہ الابصار میں گزر چکی وہاں دیکھو ۷؎ حصب جھنم۔ حصب وہ چیز جو آگ بھڑکانے کے لئے اس میں پھینکی جائے ماخوذ ہے حصبہ اذا رماہ بالحصار سے ۸؎ لھم فیھا زفیر۔ زفیر کہتے ہیں تنفس شدید اور کراہنے کی آواز کو اور اس کی مزید تفصیل سورۂ ہود کے رکوع ۹ آیہ لھم فیھا زفیر و شھیق میں ملاحظہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زَفِيرٌ وَّهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ ﴿١٠٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم

چلّانا ہے اور وہ بیچ اسکے نہ سنیں گے وقت تحقیق وہ لوگ کہ پہلے ہو چکا واسطے انکے

مارینگے اور ایک دوسرے کی بات بالکل نہ سن سکیں گے وہ لوگ جن کے لئے ہماری طرف سے نیکی

مِّنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ﴿١٠١﴾ لَا يَسْمَعُونَ

ہماری طرف سے وعدہ نیک یہ لوگ اس سے دور کئے گئے ہیں وقت نہیں سنیں گے

پہلے سے مقدر ہو چکی ہے وہ اس (عذاب سے) دور رہیں گے وہ دوزخ کی آواز بھی

حَسِيسَهَا ۖ وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ خَالِدُونَ ﴿١٠٢﴾

کھٹکا اس کا اور وہ بیچ اس چیز کے کہ چاہیں گے جی انکے ہمیشہ رہنے والے ہیں وقت

نہ سنیں گے اور جو کچھ انکا جی چاہے گا وہ وہی حاصل کریں گے اسی میں ہمیشہ رہیں گے

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَٰذَا

نہ غمگین کرے گا انکو ڈر بڑا اور لینے آویں گے انکو فرشتے وقت یہ ہے

ان کو بڑی گھبراہٹ کا رنج نہ ہوگا اور فرشتے انکا خیر مقدم کریں گے (اور کہیں گے کہ) یہی وہ

يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿١٠٣﴾ يَوْمَ نَطْوِي

دن تمہارا جو تھے تم وعدہ دیئے جاتے وقت جس دن لپیٹ لیویں گے ہم

دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا جس دن آسمان کو اس طرح

السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۚ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ

آسمان کو جیسا لپیٹنا ہے طومار رقعوں کو وقت جیسے شروع کی تھی پہلی بار پیدائش

لپیٹ لیں گے جیسا کہ کتابوں کے طومار کو لپیٹا کرتے ہیں جس طرح ہم نے اول بار پیدا کیا تھا

نُّعِيدُهُ ۚ وَعْدًا عَلَيْنَا ۚ إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ﴿١٠٤﴾ وَلَقَدْ

دوبارہ کریں گے اسکو وعدہ ہے ہمارے ذمے تحقیق ہم ہیں کرنے والے وقت اور البتہ

اسی طرح ہم دوبارہ پیدا کریں گے یہ ہمارے ذمے وعدہ ہے جسے ہم پورا کر کے رہیں گے اور البتہ

كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا

لکھ دیا ہے بیچ زبور کے پیچھے ذکر کے یہ کہ زمین کے وارث ہوں گے

ہم نے نصیحت کرنے کے بعد زبور میں لکھ دیا ہے کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے

عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ﴿١٠٥﴾ إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا لِّقَوْمٍ عَابِدِينَ ﴿١٠٦﴾

میرے بندے صالح تحقیق بیچ اس کے البتہ مطلب کو پہنچا دینا ہے واسطے قوم عبادت کرنیوالی کے

معنوں میں خدا اور اسکے رسول کے فرمانبردار ہیں) بلاشبہ اس میں عبادت کرنے والوں کے لئے پیغام بشارت ہے

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿١٠٧﴾ قُلْ إِنَّمَا يُوحَىٰ إِلَيَّ

اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو مگر رحمت واسطے عالموں کے وقت کہہ سوائے اسکے نہیں کہ وحی کیجاتی ہے طرف میری

اور ہم نے آپ کو تمام دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے کہہ دیجئے کہ میری طرف تو صرف یہ وحی آتی ہے

أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿١٠٨﴾ فَإِن

یہ کہ معبود تمہارا معبود ایک ہے اکیلا پس آیا ہو تم اطاعت کرنے والے وقت پس اگر

کہ تمہارا معبود حقیقی صرف ایک معبود ہے تو کیا تم مانتے ہو! پھر اگر

منزل ۴

حل لغات۔

لے لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا۔ حسیس اس آواز کو کہتے ہیں جس کا احساس ہو۔ ٹے يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ۔ یوم ظرف ہے لا یحزنہم کا اور ممکن ہے کہ تتلقاہم کا ہو۔ طیّ کہتے ہیں کسی چیز کے لپیٹنے اور تہ کرنے کو۔ سِجل طومار جس میں لکھا جاتا ہے کتب مٹنے میں ہے مکتوبات کے والمعنی نطوی السماء کما یطوی الطومار الذی یکتب۔ ★

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی یہ سب عابد اور خدا کے سوا اپنی عبادت کرانے والے معبود دائمی جہنمی ہیں۔ کسی فرشتہ، نبی، ولی نے کبھی یہ تعلیم نہیں دی کہ لوگ خدا کے سوا ان کی عبادت کریں بلکہ یہ سب ایک خدا کی عبادت کرنے کا حکم دیا کرتے تھے حقیقت میں یہ غیراللہ پرست شیطانوں کو پوجتے ہیں کیونکہ غیراللہ کو پوجنا شیطان سکھاتا ہے۔ یہ اپنے شیطانوں کے ساتھ جہنم میں جائیں گے اور جہنم کے عذاب کی سخت تکلیف اور اپنے چلانے کے شور سے کچھ سنائی نہ دے گا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک وقت آئے گا جب ہر دوزخی کو ایک لوہے کے صندوق میں بند کر کے اوپر میخیں ٹھونک دی جائیں گی اور جہنم کی تہہ میں چھوڑ دیئے جائیں گے ۱۲۔ موضح الفرقان

ف۲ ایک بار پل صراط پر سے گزر کر پھر ہمیشہ دور رہیں گے اور اس پر سے گزرتے ہوئے بھی دوزخ کی تکلیف والم سے قطعاً دوری ہوگی (موضح) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اس آیت میں جواب ہے مشرکین کے اعتراض کا کہ ہم فرشتوں، یہود عزیر کو، نصاریٰ عیسیٰ کو پوجتے ہیں، کیا یہ بھی جہنم کے ایندھن ہونگے؟ اس آیت سے ان کا یہ اعتراض رفع ہو گیا کہ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ اور مشکوٰۃ باب صفۃ النار میں ہے اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُكَوَّرَانِ فِى النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنی چاند سورج دونوں کو پنیر کی ٹکیہ کی طرح کر کے دوزخ میں موجود کیا جائے گا۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ ان کو عذاب ہوگا بلکہ ان کے پجاریوں کو ذلیل کرنا مقصود ہوگا کہ لو تمہارے معبود موجود ہونے کے باوجود تمہاری مدد نہیں کر سکتے عذاب سے نہیں بچا سکتے چاند سورج کو عذاب نہیں جس طرح عذاب کے فرشتوں کو وہاں موجود ہوتے ہوئے عذاب نہیں ۱۲۔ حدیث التفاسیر وغیرہ

ف۳ جنتیوں کو دوزخ سے اس قدر دوری ہوگی کہ اس کی آہٹ تک محسوس نہ کریں گے اور نہایت عیش و آرام کے ساتھ ہمیشہ جنت کے مزے لوٹیں گے۔ حدیث میں ہے کہ تین قسم کے لوگ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے ان کو قیامت کا کچھ ہول نہ ہوگا (۱) امام جس سے مقتدی راضی ہوں (۲) جو پنجوقتہ اذان دے (۳) جو غلام نوکر اپنے مالک سردار اور خدا کا حق ادا کرے ۱۲۔ وحیدی

ف۴ فزع اکبر سے صور پھونکنا مراد ہے۔ ابن عباسؓ ہو اختارہ ابن جریرؒ ۱۲۔ ابن کثیر

ف۵ یعنی قبروں سے اٹھتے یا جنت میں داخل ہونے کے وقت فرشتے ان کا استقبال کریں گے اور کہیں گے کہ جس دائمی مسرت و راحت کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا آج اس کے پورے ہونیکا وقت آ گیا ہے ۱۲

ف۶ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بروایت صحیح مروی ہے کہ سجل سے مراد صحیفہ ہے ابن جریر نے بھی اسی کو پسند کیا ہے تو معنے یہ ہوئے کہ جس دن ہم لپیٹ لیں گے آسمان جیسے مکتوب پر صحیفہ لپیٹا جاتا ہے ۱۲۔ ابن کثیر

ف۷ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعظ کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا بیشک تم اللہ کی طرف اٹھائے جاؤ گے ننگے بدن ننگے پاؤں بے ختنہ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ روایت کیا اس کو احمدؒ نے ۱۲۔ ابن کثیر

ف۸ آیت ہذا میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان و عظمت کا بیان ہے۔ آپ نے فرمایا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ (مشکوٰۃ ص۵۱۳) یعنی جب قیامت کا دن ہوگا اس وقت انبیاء علیہم السلام کا میں پیشوا و خطیب یعنی سب کی طرف سے گفتگو کرنے والا بنایا جاؤنگا اور سب کے لئے شفاعت کا دروازہ کھلوانے والا ہونگا جس وقت تمام انبیاء علیہم السلام بھی خوف زدہ ہونگے حتیٰ کہ شفاعت کرنیکی بھی ہمت نہ کر سکیں گے اس وقت مجھ کو اجازت ملے گی میں کلام کرونگا تب کہیں اوروں کو بھی ہمت ہوگی۔ یہ کوئی فخر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا انعام و فضل ہے نیز آپ نے فرمایا اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ (مشکوٰۃ ص۵۱۲) یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کو تحفہ بنا کر تمہارے پاس بھیجا ہے وہ میں ہوں ۱۲۔ مرتب حواشی

ف۹ یہ رسالت کے ساتھ توحید کا بیان ہوا یعنی جو رحمت عظیمہ لے کر آپ تشریف لائے ہیں اس کا لب لباب توحید کامل ہے ۱۲۔ موضح الفرقان

★ ۔ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۔ کلمہ اِنّما اصل میں حصر کے لئے آتا ہے پھر کبھی تو اس سے حصر حکم علی شئے مقصود ہوا کرتا ہے اور کبھی حصر شئے علے حکم۔ مثلاً جب ہم کہتے ہیں انما یقوم زید تو ہماری مراد ہوتی ہے حصر حکم علی شئے یعنی مایقوم الا زید اور جب انما زید قائم کہتے ہیں تو حصر شئے علے الحکم مراد ہوتی ہے کیونکہ اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ زید کے سوا اور کسی کے لئے صفت قیام ثابت ہی نہیں ہے آیۂ مذکور میں دونوں مثالیں جمع ہیں پہلی مثال میں انما حصر حکم علے شئے پر دلالت کرتا ہے اور دوسری میں حصر شئی علی الحکم پر و فائدۃ اجتماعہما الدلالۃ علی ان الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقصور علی اثبات وحدانیۃ اللہ تعالیٰ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ

پھر جاویں پس کہہ خبردار کر دیا میں نے تمکو اوپر برابری کے اور نہیں جانتا میں کہ نزدیک ہے یا

وہ منہ پھیرلیں، تو کہہ دیجئے کہ میں نے تم کو برابر اطلاع کردی ہے اور مجھے یہ معلوم نہیں کہ جوکچھ تم سے وعدہ

بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ

دور جو وعدہ دیئے جاتے ہو تم تحقیق وہ جانتا ہے پکارنے کو بات سے اور جانتا ہے

کیا گیا ہے وہ قریب ہے یا دور ہے وہ جو بات اونچی پکار کر کہی جائے اس کو بھی جانتا ہے اور اسے بھی

مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۱۱﴾

جو چھپاتے ہو تم ف اور نہیں جانتا میں شاید وہ آزمائش ہے واسطے تمہارے اور فائدہ ہے ایک مدت تک ف

جانتا ہے جسے تم چھپاتے ہو اور میں نہیں جانتا شاید یہ وہ تمہارے لئے آزمائش ہے، اور وقت مقرر تک یہ چند روزہ فائدہ (مہلت) ہے

قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ع

کہا پیغمبر نے اے رب میرے حکم کر ساتھ حق کے اور رب ہمارا مہربان مدد مانگا گیا ہے اوپر اس چیز کے کہ بیان کرتے ہو تم ف

پیغمبر نے کہا کہ اے رب انصاف سے فیصلہ کر دے اور ہمارے رب خدائے رحمان ان باتوں میں ہمارا مددگار ہے جو تم بیان کرتے ہو

سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرَةُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ حج مدینہ میں نازل ہوئی اور اسمیں اٹھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں ف

سورہ حج مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں اٹھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا مہربان ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ

اے لوگو ڈرو پروردگار اپنے سے تحقیق زلزلہ قیامت کا چیز

اے لوگو اپنے رب (کی نافرمانی سے) ڈرو (یاد رکھو) کہ قیامت کا زلزلہ بلاشبہ ایک بڑی

عَظِيْمٌ ﴿۱﴾ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ

بڑی ہے جس دن دیکھیں گے اسکو بھول جاوے گی ہر دودھ پلانے والی جس کو دودھ پلایا تھا

شے ہے جس دن تم اسے دیکھو گے ۔ کہ ہر دودھ پلانے والی (ماں) اپنی اولاد کو بھول جائیگی

وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا

اور ڈالدیگی ہر حمل والی حمل اپنا اور دیکھے گا تو لوگوں کو مست اور نہیں

جن کو اس نے (پیار سے) دودھ پلایا ہے۔ اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈالدیگی اور تو لوگوں کو مدہوش دیکھے گا۔ اور درحقیقت

هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ﴿۲﴾ وَمِنَ النَّاسِ

وہ مست یعنی بے حواس ولیکن عذاب اللہ کا سخت ہے ف اور بعضے لوگ

وہ مدہوش نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے اور بعض لوگ ایسے ہیں

مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ﴿۳﴾

وہ شخص ہیں کہ جھگڑتے ہیں بیچ توحید خدا کے بغیر علم کے اور پیروی کرتے ہیں ہر شیطان سرکش کی ف

جو اللہ کے معاملے میں علم کے بغیر جھگڑتے ۔ اور ہر سرکش شیطان کی اطاعت کرتے ہیں۔

حل لغات۔ ۔ له فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ ۔ اٰذَنْ لیا گیا ہے اٰذَن سے اور اٰذِن معنے میں ہے علم کے لیکن اسکا اکثر استعمال انذار کے قائم مقام ہوتا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ
فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۔ ٢ه وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ ۔ ربنا مبتدا الرحمٰن خبر۔ المستعان دوسری خبر ۔ ٣ه اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ ۔ زلزلہ مصدر ہے فعلل کا اور اسی سے ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ۱ یعنی اس قدر اتمام حجت کے بعد بھی نہ مانو تو میں تم کو خبر کر چکا کہ اب میں تم سے بیزار اور تم مجھ سے علیحدہ ۱۲۔ (موضح الفرقان)

ف ۲ وہ اللہ ہی کھلی چھپی بات کو جانتا ہے اور یہ بھی کہ کس کو کیا سزا ملنی چاہیئے اور کب ۱۲ ف ۳ تاخیر عذاب میں ممکن ہے تم کو جانچنا ہو کہ اس مدت میں کچھ سمجھ لو اور شرارتوں سے باز آجاؤ یا محض ڈھیل دینا ہو کہ ایک مدت تک دنیا میں پھنس کر شقاوت کا پیمانہ پوری طرح لبریز کر لو ۱۲ (موضح الفرقان) ف ۴ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی دعا کی حکایت فرمائی کہ اس نے اپنے امور کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا اور عرض کی رب احکم الآیۃ۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا منظور فرمائی اور بدر میں کفار کو عذاب کیا مومنوں کو غلبہ و نصرت دی۔ امام مالکؒ نے زید بن اسلم سے روایت کی کہ انھوں نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جہاد میں تشریف لیجاتے تو فرماتے رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۱۲ ابن کثیر۔ تم سورۃ الانبیاء بالحمد للہ والمنۃ ف ۵ حدیث میں ہے سورۂ حج کو دوسری سورتوں پر یہ فضیلت ہے کہ اس میں دو سجدے ہیں جو یہ دونوں سجدے نہ کرے وہ اس سورت کو نہ پڑھے۔ اہلحدیث اور امام احمدؒ کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ امام ابو حنیفہؒ نے کہا اسمیں ایک ہی سجدہ ہے دوسرا نماز کا ہے یہ امام صاحبؒ کا قیاس ہے۔ حدیث رسول اللہ کے مقابلہ میں قیاس حجت نہیں ہو سکتا ۱۲۔ وحیدی ف ۶ حکم الٰہی کو بجالاتے اور منہیات سے رک جانے کے ساتھ عذاب سے بچاؤ حاصل کرو ف ۷ قیامت کے عظیم زلزلے بھونچال کا ذکر ہو رہا ہے جو عین قیام قیامت کے وقت یا نفخۂ ثانیہ کے بعد۔ دوسرا قیامت کے کچھ پیشتر جو علامات قیامت میں سے ہے یہ آیت کے ظاہری معنے پر ہے۔ پہلا مراد ہو تو دونوں احتمال ہیں۔ قبروں سے اٹھنے کے بعد محشر میں زلزلہ واقع ہونا بھی مراد ہے۔ ابن جریرؒ نے اسی کو پسند کیا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری کتاب التفسیر میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ قیامت کے دن اللہ عزوجل کیطرف سے ندا ہوگی اے آدم! وہ کہیں گے لبیک۔ حکم ہوگا نوسو ننانوے کو دوزخ میں ڈالدو (اور ایک جنت میں) آپ نے فرمایا اسوقت یہ حال ہوگا کہ حمل والی کا حمل گر جائے اور بچہ بوڑھا ہو جائے خوف و دہشت سے لوگوں کی یہ حالت ہوگی کہ گویا نشے میں ہیں حالانکہ نشہ نہیں ہو بلکہ اللہ جل جلالہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔ اسکی ہیبت سے لوگوں کے حواس جاتے رہیں گے یہ واقعہ سفر کا ہوا اسکو سننے کے لیے صحابہ نزدیک ہوگئے تھے اور سنکر خوفزدہ ہوگئے۔ آپ نے فرمایا مضبوط رہو۔ نیک عمل کرو۔ یہ تعداد نبوت کے زمانۂ جاہلیت کے لوگوں سے اور منافقوں سے پوری کیجائیگی اور ایک روایت میں ہے یاجوج ماجوج کی قوم شمار میں تم سے ہزار حصے زیادہ ہو پس ان سے یہ گنتی پوری کیجائیگی ۱۲۔ وحیدی، احادیث التفاسیر فائدہ ستاریہ وغیرہ ف ۸ نضر بن حارث اور بعض دیگر قریش نے کہا کہ مرنیکے بعد پھر زندہ ہونا کسی طرح نہیں ہو سکتا اسپر یہ آیت نازل ہوئی ایک روایت میں ہو کہ ایک شخص نے آپؐ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کیا ہے کس چیز سے بنا چاندی سے یا سونے سے۔ معاذ اللہ اس بدبخت نے ہنسی اور مذاق کیا اسی وقت اس پر بجلی گری اور ہلاک کر دیا۔ اس بارہ میں بھی یہ آیت اتری ۱۲۔ جامع صفحہ ۲۹۰

★ ہے زلزال۔ زلزلہ کہتے ہیں کسی چیز کے شدید حرکت کرنے کو۔ پھر اسکی اضافت الساعۃ کیطرف مصدر کی اضافت فاعل کیطرف ہو کا نہا تزلزل الاشیاء یا ظرف کیطرف جیسے بل مکر اللیل والنہار میں۔

www.KitaboSunnat.com

كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهُ مَن تَوَلَّاهُ فَأَنَّهُ يُضِلُّهُ وَيَهْدِيهِ إِلَىٰ

لکھا گیا ہے اوپر اسکے یہ کہ جس کی دوستی کرے وہ یعنی شیطان پس تحقیق وہ گمراہ کرتا ہے اسکو اور راہ دکھاتا ہے طرف

جس کے بارے میں لکھ دیا گیا ہے کہ جو اسے دوست رکھے گا۔ وہ اسے ضرور گمراہ کریگا۔ اور دوزخ کے عذاب کی طرف

عَذَابِ السَّعِيرِ ④ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ

عذاب دوزخ کی طرف اے لوگو! اگر ہو تم بیچ شک کے

اسکی رہنمائی کرے گا۔ اے لوگو! اگر تم کو دوبارہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑا

مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ

پھر جی اٹھنے سے پس تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے تمکو مٹی سے پھر نطفہ سے پھر

ہونے میں کوئی شک ہو تو یاد رکھو کہ ہم نے تم کو (ابتدا میں بھی تو) مٹی سے پیدا کیا تھا۔ پھر نطفہ

مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ

لہو جمے ہوئے سے پھر بوٹی صورت بنی ہوئی سے اور بن بنی ہوئی سے تاکہ بیان کریں واسطے

بنا کر پھر لوتھڑے سے پھر بوٹی سے کوئی پورا اور کوئی نا تمام تاکہ تم پر (اپنی قدرت)

لَكُمْ ۚ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ

تمہارے اور ٹھہراتے ہیں ہم اسکو بیچ رحم کے جتنا چاہیں ایک وقت مقرر تک پھر

کو واضح کریں۔ اور ہم رحم میں جسے ہم چاہتے ہیں ایک مدت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر تمہیں

نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ۖ وَمِنكُم مَّن

ہم نکالتے ہیں تم کو بچہ پھر تاکہ پہنچو جوانی اپنی کو اور بعض تم سے وہ شخص

بچہ بنا کر نکالتے ہیں پھر یہاں تک کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو اور کچھ تم میں سے (جوانی سے

يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ

ہے کہ قبض کیا جاتا ہے اور بعض تم میں سے وہ ہے کہ پھیرا جاتا ہے طرف ناکارہ عمر کی تاکہ نہ جانے

پہلے) مر جاتے ہیں اور کچھ تم میں بدترین عمر تک لوٹائے جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جاننے کے بعد

مِن بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا

پیچھے جاننے کے کچھ اور دیکھتا ہے تو زمین کو خشک پس جو وقت

بعد بھی کچھ نہیں جانتے اور تو زمین کو دیکھتا ہے کہ خشک پڑی ہے۔ پھر جب ہم اس پر مینہ

أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنبَتَتْ مِن كُلِّ

اتارتے ہیں ہم اوپر اسکے پانی جنبش کرتی ہے اور پھولتی ہے اور اگاتی ہے ہر

برساتے ہیں۔ تو وہ تروتازہ ہو جاتی ہے اور پھولتی ہے۔ اور ہر طرح کی خوشنما

زَوْجٍ بَهِيجٍ ⑤ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ

قسم قسم نفیس سے فائدے یہ بسبب اسکے ہے کہ اللہ وہی ہے حق اور یہ کہ وہی جلاتا ہے مردوں کو

چیزیں اگاتی ہے یہ سب اس لئے ہے کہ خدا ہی برحق ہے اور یہ کہ وہ مردوں کو زندہ

وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ⑥ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ

اور یہ کہ وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے نہیں شک

کرتا ہے اور یہ کہ وہ ہر بات پر قادر ہے اور یہ کہ قیامت (یقیناً) آنے والی ہے۔ جس میں کچھ شک نہیں

حل لغات: [1] ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ۔ نطفہ سے مراد ہے منی۔ یہ ماخوذ ہے نطف سے اور نطف کہتے ہیں ڈالنے کو، چونکہ منی بھی مادہ کے رحم میں ڈالی جاتی ہے اس لئے اسے نطفہ کہتے ہیں۔ [2] ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ علقہ کہتے ہیں اس خون کی پھٹکی کو جو منی سے پیدا ہوتی ہے [3] ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ مضغہ وہ چھوٹا سا گوشت ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا قیامت میں دوست اپنے دوست کو یاد کریگا؟ آپ نے فرمایا تین موقعوں پر کوئی کسی کو یاد نہ کریگا۔ اعمال تلنے کے وقت۔ اعمال نامے تقسیم ہوتے وقت اس وقت جبکہ جہنم میں سے ایک گردن نکلے گی جو گھیر لے گی۔ وہ سخت غیظ و غضب کی ہوگی اور غیر اللہ کو پکارنے والوں، آخرت کے منکر متکبرین کو چن چن کر سمیٹ لے گی۔ جہنم پر پلصراط ہوگا جو بال سے باریک، تلوار سے تیز اس پر کانٹے ہونگے وہ مجرموں کو پکڑیں گے ۱۲

ف یعنی اگر تم کو دوبارہ جی اٹھنے میں شک اور شبہ ہے تو تم اپنی پیدائش کا خیال کرو۔ آدم کو مٹی سے بنایا پھر اس کی اولاد کو نطفہ سے پھر لوتھڑے سے پھر بوٹی سے اس کے سیاہ بال اسکی سخت ہڈی اور اس کے پوست گوشت کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نطفہ سے بنایا۔ کیا یہ رب یہ خالق یہ مالک مُردوں کے جِلانے پر قادر نہیں بَلٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے تم کو اس لئے بنایا کہ تم دلیل لو اس پر کہ وہ تم کو دوبارہ بنا سکتا ہے (فتح) اسی طرح جیسے خستہ حال زمین کو پھر سرسبز کر دیتا ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک تمہارے کی پیدائش و نطفہ چالیس دن تک اپنی ماں کے پیٹ میں رہتا ہے پھر اتنے دنوں پھٹکی رہتا ہے پھر اتنے دنوں بوٹی بنکر رہتا ہو پھر اس کے پاس اللہ تبارک وتعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اسکو چار باتوں کا حکم دیتا ہے۔ اس کی روزی، عمل، اجل اور اس امر کے لکھنے کا کہ یہ بد ہے یا نیک، پھر اس میں روح پھونکتا ہے (بخاری) قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی خدا نہیں تم میں سے کوئی جنت والوں کے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور جنت میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر اللہ کا لکھا ہوا پورا ہوتا ہے اور وہ دوزخیوں کا کام کر بیٹھتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے۔ اسی طرح تم میں سے کوئی دوزخ والوں کے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور دوزخ میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کا لکھا ہوا پورا ہوتا ہے اور وہ جنت والوں کے عمل کرتا ہے اور جنت میں چلا جاتا ہے۔ ناکارہ عمر یہ کہ جب آدمی بہت بوڑھا ہو جاتا ہے اسّی یا نوّے یا سَو سال کے بعد تو اکثر کے حواس بیکار ہو جاتے ہیں دماغ میں بھی فتور آجاتا ہے۔ اس عمر میں پھر نادان بچوں کی طرح باتیں کرنے لگتا ہے جو منہ میں آتا ہے بک دیتا ہے یادداشت بھی خراب ہو جاتی ہے حافظہ بالکل کمزور ہو جاتا ہے۔ حضرت عکرمہؒ نے فرمایا کہ جو لوگ قرآن و حدیث پڑھتے پڑھاتے رہتے ہیں اور عامل ہوتے ہیں وہ بفضلہ تعالیٰ اس بلا سے محفوظ رہتے ہیں اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ اسی لئے التحیات اور بعد فرض نماز کے وظیفوں میں آپ سے رذیل عمر سے پناہ مانگنا ثابت ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ یہ الفاظ ادا فرماتے تھے (ابن کثیر وغیرہ) ۱۲۔ ابو محمد عبدالستار غفرلہٗ

★ کالوتھڑا جو خون کی پھٹکی سے پیدا ہوتا ہے۔ اسے مضغہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ مشتق ہے مضغ سے اور مضغ کہتے ہیں چبانے کو چونکہ مضغہ گوشت کی اس مقدار کو کہتے ہیں جو چبایا جا سکتا ہے۔ اس سے اس کو مضغہ کہا۔ مخلقۃ وہ چیز جو ہموار اور چکنی کہا جائے بولا کرتے ہیں خلق السواک والعود اذا سواہ اور صخرۃ خلقاء ای ملساء۔ لہ ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ۔ اشد کہتے ہیں کمال قوۃ و عقل کو اور یہ جمع کے ان صیغوں میں سے ہے جن کا مفرد مستعمل نہیں ہوا کرتا جیسے اسدۃ اور قتود وغیرہ ۔ شہ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً۔ ھامدۃ لیا گیا ہے ہمود سے اور ہمود کہتے ہیں آگ کو جبکہ وہ راکھ ہو جائے بولا کرتے ہیں ہمدت النار اذا صارت رمادا۔ یہاں مراد ہے زمین کا خشک اور نباتات سے خالی ہونا پھر ہامدۃ مفعول ثانی ہے اور الارض مفعول اول والمعنی وتری الارض میتۃ یابسۃ۔ ۵ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ۔ اہتزت معنے میں ہے تحرکت کے اور ربت معنے میں ازدادت کے شہ بَهِيْجٍ معنی میں ہے مبہج کے ماخوذ بہجۃ سے اور بہجۃ کہتے ہیں کسی چیز کے حسن و رونق کو جو دیکھنے والے کو بھلی لگے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِيهَا ۙ وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ ⑦ وَمِنَ النَّاسِ

بیچ اسکے | اور یہ کہ | اللہ | اٹھاویگا ان لوگوں کو | بیچ | قبروں کے ہیں | اور بعض | لوگوں سے

اور یہ کہ اللہ | ان لوگوں کو جو قبروں میں ہیں زندہ کرکے اٹھا کھڑا کرے گا | اور بعض | لوگ ایسے ہیں

مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ

وہ ہے جو جھگڑتا ہے | بیچ | خدا کے | بغیر | علم کے | اور بغیر ہدایت کے | اور نہ | کتاب

جو اللہ کے معاملہ میں | بغیر علم کے | اور بغیر ہدایت کے | اور بغیر کتاب روشن کے | جھگڑتے

مُنِيرٍ ⑧ ثَانِيَ عِطْفِهِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۖ لَهُ فِي الدُّنْيَا

روشن کے | موڑنے والا شانے اپنے کو | تو کہ گمراہ کرے | راہ | خدا کے سے | واسطے اسکے بیچ | دنیا کے

ہیں | تکبر سے گردن موڑے ہوئے تاکہ (لوگوں کو) اللہ کے رستے سے | گمراہ کردیں | انکے لئے دنیا میں

خِزْيٌ ۖ وَنُذِيقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابَ الْحَرِيقِ ⑨ ذَٰلِكَ

رسوائی ہے | اور چکھاوینگے ہم اسکو | دن | قیامت کے | عذاب | جلنے کا | یہ

رسوائی ہے | اور قیامت کے دن | ہم انہیں عذاب آتش کا مزہ چکھائیں گے | یہ

بِمَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ⑩ ع

بسبب اسکے کہ | آگے بھیجا تھا | دونوں ہاتھ تیرے نے اور یہ کہ | اللہ | نہیں | ظلم کرنے والا | واسطے | بندوں اپنے کے

ان اعمال کی سزا ہے جو تو نے آگے بھیجے تھے | اور خدا اپنے بندوں پر | ہرگز ظلم کرنے | کا | نہیں

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ ۖ فَإِنْ أَصَابَهُ

اور بعض | لوگوں میں سے | وہ ہے | کہ بندگی کرتا ہے اللہ کی | اوپر | کنارے کے | پس اگر | پہنچے اس کو

اور لوگوں میں سے | ایسا بھی ہے | جو اللہ کی عبادت شک اور تردد سے کرتا ہے | اگر | ایسے آدمی کو کوئی فائدہ پہنچے

خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ ۖ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَىٰ

بھلائی | آرام پکڑتا ساتھ اس عبادت کے | اور اگر | پہنچے اس کو | فتنہ | پلٹ جاوے | اوپر

تو وہ | مطمئن ہوجاتا ہے | اور اگر کسی آزمائش میں پڑ جائے | تو منہ کے بل | لوٹ

وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ

منہ اپنے کے | ٹوٹے میں دیا | دنیا | اور | آخرت کو | یہ ہے | وہ | ٹوٹا پانا

جاتا ہے | اس نے دنیا بھی کھوئی | اور | آخرت بھی ضائع کی | یہی تو | صریح | نقصان

الْمُبِينُ ⑪ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُ وَمَا لَا

ظاہر | پکارتا ہے | سوائے | اللہ کے | اس چیز کو کہ | ضرر دے اسکو | اور نہ

ہے | یہ اللہ کو | چھوڑ کر | اس کو | پکارتا ہے | جو اسے نہ نقصان پہنچاسکے اور نہ نفع

يَنْفَعُهُ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ ⑫ يَدْعُو لَمَنْ

نفع دے اسکو | یہ | وہ ہے | گمراہی | دور کی | پکارتا ہے | اس شخص کو

دے سکتا ہے | یہی | تو | انتہا درجہ کی | گمراہی ہے | ایسے شخص کو پکارتا ہے

ضَرُّهُ أَقْرَبُ مِنْ نَفْعِهِ ۚ لَبِئْسَ الْمَوْلَىٰ وَلَبِئْسَ الْعَشِيرُ ⑬

کہ ضرر اسکا | نزدیک ہے | نفع اسکے سے | البتہ برا ہے | دوست | اور البتہ برا ہے | ہم صحبت

جس کا نقصان | اسکے نفع سے | نزدیک تر ہے | برا ہی آقا | ہے | اور برا ہی | رفیق

حل لغات ۔ لہ ثَانِيَ عِطْفِهِ، یہ فاعل یجادل سے دوسرا حال ہے اور پہلا بغیر علم اور ثنی عطف کنایہ ہے تکبر سے لہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ حرف کے اصل معنے جانب اور طرف کے ہیں۔ ایک طرف پر عبادت کرنے کے یہ معنی ہیں کہ دین کے بارے میں آدمی کا معتمد دل اور زبان ہے اور یہ دونوں چیزیں دین ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ اس آیت میں ان لوگوں کا بیان ہے جو گمراہی کی طرف بُلاتے ہیں ایسے ہی لوگ اللہ کے فرمان میں بے سمجھے سوچے جھگڑتے ہیں نہ ان کی عقلیں صحیح ہیں اور نہ اُن کے پاس نقلیں صریح ہیں بلکہ وہ مجرد رائے اور محض قیاس کے تابع ہیں ۱۲۔ ابن کثیر **ف۲** یعنی قرآن وحدیث سنکر تکبر سے منہ پھیرنے والا، انکار کرنے کی غرض سے حق والوں سے جھگڑا پیدا کرنے والا دنیا میں بھی ذلیل ہوگا اور آخرت میں بھی آگ جہنم کا لقمہ ہوگا۔ یہی وہ بدنصیب ہے کہ ایک دن میں ستر ستر مرتبہ آگ میں جل کر بھرتا ہو جائے گا پھر زندہ کیا جائے گا أعاذنا الله منها ۱۲۔ فائدہ ستاریہ **ف۳** ابن ابی حاتم میں ہے کہ بدوی لوگ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آتے تو مسلمان ہو جاتے پھر جب اپنی بستیوں میں واپس چلے جاتے تو اسی سابقہ حالت پر رہتے۔ اگر بارش ہوتی رہتی مال واولاد میں برکت ہوتی تو کہتے ہماری یہ جماعت حق پر ہے یہ دین و مذہب سچا ہوا اور اگر خشک سالی ہوتی بوجہ قحط کے مال وجان میں نقصان ہوتا تو کہتے اس دین میں کوئی بھلائی نہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ فتح الباری فتح البیان و بیضاوی میں مجملہ شان نزول آیت باب کے لکھا ہے کہ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا ایک یہودی اسلام لایا تو اس کی بینائی، مال اور اولاد سب جاتی رہی پس اس نے اسلام کو شوم سمجھا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہنے لگا کہ مجھ سے اسلام پھیر لو۔ آپ نے فرمایا اسلام پھیرا نہیں جاتا۔ وہ بولا مجھے اس میں آکر کوئی بھلائی نہیں پہنچی اس پر آپ نے فرمایا اسلام آدمی کو گلاتا ہے جیسے آگ گلاتی ہے سونے چاندی کے میل کو یعنی اگر مضبوط رہا تکلیف و نقصان برداشت کر لیا تو گنا ہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے سونا چاندی میل کچیل سے صاف ہو جاتا ہے پس کنارے پر اللہ کی عبادت کرنا یہ ہے کہ وہ اپنے دین میں قلق و اضطراب

پر ہے ہر وقت دنیا کی تکلیف و بدنامی سے ڈرتا ہے دل میں نفاق ہو بخلاف مومن کے کہ وہ یقین و بصیرت پر ہے کتاب و سنت پر دل کھول کر عمل کرتا ہے بدنامی و نقصان کی پرواہ نہیں کرتا (فائدہ ستاریہ) موضح میں ہے دنیا کی نیکی پاوے تو بندگی پر قائم رہے اور تکلیف پائے تو چھوڑ دے۔ ادھر دنیا گئی اُدھر دین گیا۔ کنارے پر کھڑا ہے یعنی دل ابھی اس طرف ہے نہ اُس طرف ہے جیسا کوئی مکان کے کنارے کھڑا ہو جب چاہے نکل جاوے۔ بخاری و مسلم میں ہے ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ فِي الْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيْلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَاَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَرَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ اِلَّا لِدُنْيَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰى وَاِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ یعنی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہ کریگا اور نہ انکو نظر رحمت سے دیکھے گا اور نہ انکو گناہوں سے پاک کریگا اور انکے لئے عذاب دردناک ہے ایک وہ شخص کہ کسی جنگل میدان میں پانی کا مالک ہے اور اپنی ضروریات سے بچا ہوا پانی مسافروں کو نہیں لینے دیتا۔ دوسرا وہ کہ کوئی سودا عصر کے بعد بیچا اور جھوٹی قسم کھا کر اصل خرید سے زیادہ بیان کر دیا کہ اتنے کو خریدا تھا یعنی عصر کا وقت بہت بزرگی والا ہے اسکا بھی لحاظ نہ کیا۔ تیسرا وہ شخص کہ امام خلیفۂ اسلام کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہو لیکن صرف دنیا کے فائدہ کے واسطے ہے اگر خلیفہ امام نے اچھی طرح مال دیا تو اسکی تابعداری کی اگر مال نہ ملا تو پھر گیا ۱۲۔ **ف۴** یعنی خدا کی بندگی چھوڑی دُنیا کی بھلائی نہ ملنے کی وجہ سے۔ اب پکارتا ہے اُن چیزوں کو جن کے اختیار میں نہ ذرہ برابر بھلائی ہے نہ بُرائی۔ کیا خدا نے جو چیز نہیں دی تھی وہ پتھروں سے حاصل کرے گا۔ اس سے بڑھ کر کھلی حماقت کیا ہوگی ۱۲۔ موضح الفرقان

★ کی دو طرفین ہیں تو جب زبان دل کے یا دل زبان کے موافق ہو جاتا ہے اور جب وہ بعض اغراض کی وجہ سے زبان سے تو دین کا اظہار کرے اور دل میں نفاق رکھے تو اسکی نسبت یہ کہنا بالکل واجب ہے کہ وہ ایک طرف پر خدا کی عبادت کرتا ہو لبئس المولیٰ ولبئس العشیر ۔ مولیٰ ولی و ناصر عشیر صاحب ۔ معالم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ

تحقیق اللہ داخل کرے گا ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے بہشتوں میں

بیشک خدا ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے ایسے باغوں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ⑭ مَنْ

چلتی ہیں نیچے انکے سے نہریں تحقیق اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے جو شخص

میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں بلاشبہ اللہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے جو

كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

کہ گمان کرتا ہے یہ کہ ہرگز نہ مدد دیگا اسکو اللہ بیچ دنیا کے اور آخرت کے

یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ دنیا اور آخرت میں (اپنے پیغمبر کی) مدد نہیں کریگا۔ اسے

فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَاۗءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ

پس چاہیے کہ کھینچ لے جاوے ایک رسی طرف آسمان کی پھر چاہیے کہ کاٹ ڈالے پھر دیکھے کیا

چاہیے کہ آسمان تک ایک رسی کھینچ لے جائے پھر اس کو ادھر سے کاٹ ڈالے پھر دیکھے کہ آیا

يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ⑮ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۢ

لیجاویگا مکر اس کا اس چیز کو کہ غصے میں لاتی ہے اسے قف اور اسی طرح اتارا ہے ہم نے اسکو نشانیاں

اسکی یہ تدبیر اس کے غصے کو دور کرتی ہے اور اسی طرح ہم نے قرآن کو کھلی اور

بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ⑯ اِنَّ الَّذِيْنَ

ظاہر اور یہ کہ اللہ ہدایت کرتا ہے جس کو چاہے تحقیق جو لوگ کہ

واضح آیات کی شکل میں نازل کیا ہے اور جس کو خدا چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے جو لوگ مومن

اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ

ایمان لائے اور وہ لوگ کہ یہود ہوئے اور بے دین اور نصاری اور مجوس

ہیں اور جو یہودی ہیں اور ستارہ پرست اور عیسائی اور آتش پرست

وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ڰ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اور وہ لوگ کہ شریک کرتے ہیں تحقیق اللہ فیصلہ کریگا درمیان انکے دن قیامت کے

اور مشرک خدا ان میں قیامت کے دن فیصلہ کرے گا بے شک

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ⑰ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ

تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے حاضر ہے کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ اللہ کو سجدہ کرتے ہیں واسطے

اللہ ہر چیز سے آگاہ ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ کے سامنے

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ

اسکے بیچ آسمانوں کے اور جو کوئی بیچ زمین کے ہیں اور سورج اور چاند

آسمان اور زمین کی کل کائنات اور سورج اور چاند

وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَاۗبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ

اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت آدمیوں میں سے

ستارے پہاڑ درخت چارپائے اور بہت سے

حل لغات۔
۱ فلیمدد بسبب الی السماء ثم لیقطع۔ سبب سے مراد ہے رسی اور سماء سے گھر کی چھت کیونکہ لغت میں سماء کے معنے اوپر کے ہیں

اور قطع سے مراد ہے اختناق یعنی گلا گھونٹنا، کیونکہ گلا گھونٹنے والا مجاری نفس کو بند کرنے کی وجہ سے اپنا نفس یعنی سانس قطع کر لیتا ہے والمعنی فلیمدد حبلا الی سقف بیتہ ثم لیختنق۔ ۲ ان اللہ یفصل الخ خبر ہے ان الذین آمنوا الخ کی اہل زبان بولا کرتے ہیں ان اخاک ان الذین علیہ الکثیر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں یوں بیان فرمایا ہے کہ جس کو یہ خیال ہو کہ اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم (اور ان کے دین کتاب) کی مدد ہرگز نہ کرے گا دنیا اور آخرت میں، تو وہ اپنے گھر کی چھت میں ایک رسی لٹکا دے پھر اس کے ساتھ پھانسی لے لیوے (خودکشی کرلے) لیکن اللہ نے تو اپنے بندہ و دین کی ضرور ہی مدد کرنی ہے اور کی۔ عبداللہ بن زید نے اس کی تفسیر میں کہا ہے کہ وہ شخص آسمان میں پہنچنے کا ذریعہ طلب کرے اور وہاں جا کر محمدؐ کی اُمید کی رسی کو قطع کردے اور یہ اس لئے کہا کہ مدد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان سے پہنچتی ہے لیکن ابن عباسؓ کی تفسیر کو ترجیح دی ہے (ابن کثیر) دنیا کی تکلیف میں جو کوئی خدا تعالیٰ سے ناامید ہو کر اس کی بندگی چھوڑ دے اور جھوٹی چیزیں پوجے جن کے ہاتھ بُرا نہ بھلا وہ اپنے دل کے ٹھیرانے کو یہ صورت قیاس کرلے جیسے ایک شخص اونچی لٹکتی رسی سے لٹک رہا ہے اگر چڑھ نہیں سکتا، تو تم توڑ کر رسی اوپر کھینچے تو چڑھ جاوے۔ جب رسی توڑ دے پھر کیا ترقی کا موقع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّاسِ ۖ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۗ وَمَن يُهِنِ اللَّهُ فَمَا

اور بہت ہیں کہ حق ثابت ہوا اوپر انکے عذاب اور جسکو ذلیل کرے اللہ پس نہیں

انسان سجدہ بجالاتے ہیں اور بہتوں پر عذاب کا آنا لازم ہو چکا ہے اور جس کو اللہ ذلیل کرے

لَهُ مِن مُّكْرِمٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۩ (۱۸) هَٰذَانِ خَصْمَانِ

واسطے اسکے کوئی عزت دینے والا تحقیق اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے یہ دو جھگڑنے والے

اس کو کوئی عزت دینے والا نہیں بلاشبہ اللہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے یہ دو مخالف فریق ہیں

اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ

جھگڑے بیچ پروردگار اپنے کے پس وہ لوگ کہ کافر ہوئے بیونتے جاویں گے واسطے انکے

جو اپنے پروردگار کے معاملہ میں جھگڑتے ہیں ان کے لئے جنہوں نے وطیرۂ کفر اختیار کیا ہے۔ آگ کے

ثِيَابٌ مِّن نَّارٍ يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ (۱۹)

کپڑے (یعنی بنائے جاوینگے) آگ سے ڈالا جاویگا اوپر سروں انکے کے گرم پانی

کپڑے قطع کئے جائیں گے (اور) انکے سروں کے اوپر سے کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا

يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ (۲۰) وَلَهُم مَّقَامِعُ مِنْ

گلایا جاویگا ساتھ اسکے جو کچھ بیچ پیٹوں انکے کے ہے اور چمڑا اور واسطے انکے ہتوڑے ہیں

اس سے انکی انتڑیاں اور کھال گل جائے گی اور ان کے لئے لوہے کے ہتھوڑے

حَدِيدٍ (۲۱) كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا

لوہے کے جس وقت ارادہ کریں گے یہ کہ نکلیں اس سے غم سے پھیرے جاوینگے

ہوں گے جب گھٹ کر وہاں سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اس میں لوٹا دیے جاوینگے اور

فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ (۲۲) إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ

بیچ اسکے اور چکھو عذاب جلنے کا تحقیق اللہ داخل کرتا ہے

(کہا جائیگا کہ) آتشیں سوزاں کا عذاب چکھو بیشک اللہ ان لوگوں کو

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا

ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے بہشتوں میں کہ چلتی ہیں نیچے انکے سے

جو ایمان لائے - اور عمل نیک کرتے۔ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے

الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ

نہریں پہنائے جاوینگے بیچ اسکے کنگن سونے سے اور موتی

نہریں رواں ہیں۔ وہاں انکو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے

وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ (۲۳) وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ

اور لباس انکا بیچ اسکے ریشمی ہے وہ لوگ اور راہ دکھلائے گئے طرف پاکیزگی کے بات سے

اور وہاں انکا لباس ریشمی ہوگا اور کلام پاک کی انکو ہدایت کی گئی اور

وَهُدُوا إِلَىٰ صِرَاطِ الْحَمِيدِ (۲۴) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ

اور راہ دکھلائے گئے طرف راہ تعریف کئے گئے کی تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور

خدائے حمید کی راہ بتائی گئی بے شک وہ لوگ جنہوں نے وطیرۂ کفر اختیار

ع ۱۴ ۹

حل لغات - لہ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا - ہٰذان مبتدا خصمان خبر، اختصموا خصمان کی صفت، خصمان چونکہ لفظاً تثنیہ اور معناً جمع ہے وجہ یہ کہ خصمان سے مراد دو فریق یا دو گروہ ہیں اس لحاظ سے ہٰذان تثنیہ اور اختصموا جمع لایا گیا جس طرح وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتّٰى إِذَا خَرَجُوا میں اور اس میں ان لوگوں کی دلیل ہے جو ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا اے رسول خدا! کیا سورۂ حج کو دوسری سورتوں پر دو سجدوں کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے تو آپؐ نے فرمایا ہاں۔ اور جو ان دونوں سجدوں کو نہ کرے وہ اس سورت کی تلاوت نہ کرے (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد وغیرہ) اور بہت صحابہؓ سے مروی ہے کہ سورۂ حج میں دو سجدے ہیں۔ اور یہی قول ہے ابن مبارکؒ، امام احمدؒ، امام شافعیؒ، اسحاقؒ کا (فتح) اس مقام پر سجدہ ہے پڑھنے والے اور سننے والے پر۔ سجدۂ تلاوت کی دعا یہ ہے سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ ۱۲ مرتب

ف۲ حضرت علی، حضرت حمزہ و حضرت عبیدہ بن حارث رضوان اللہ علیہم بدر کے دن عتبہ و شیبہ اور ولید کے مقابل ہوئے محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی خاطر، قوم برادری کا کوئی خیال نہ کیا۔ ان کے بارے میں هٰذٰنِ خَصْمٰنِ الخ آیت نازل ہوئی (جامع صفحہ ۲۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت ہم لوگوں کے بارے میں اتری ہے (بخاری) موحد تو کہتے ہیں کہ اللہ وحدہٗ لاشریک لہ ہے اس کا کوئی شریک و ہمسر نہیں ذات میں نہ صفات میں۔ اور یہ موحد اپنی تمام حاجات اپنے اللہ ہی سے طلب کرتے ہیں اور ان کے مخالف وہ ہیں جو غیر اللہ سے اپنی حاجات طلب کرتے ہیں اور انہی کی طرف اپنے آپ کو یا اولاد کو منسوب کرتے ہیں مثلاً دیوی دتہ پیران دتہ وغیرہ وغیرہ ان کے نام تجویز کرتے ہیں اور توحید کے منکر ہیں جہنم کے عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ اللہ پناہ دے۔ آمین ۱۲ مرتب

ف۳ معاذ اللہ! اول تو پانی ایسا گرم ہوگا جو دوزخی کے سر پر پڑتے ہی پیٹ کی آنتیں وغیرہ سب گلا کر نکال دیگا۔ حدیث میں ہے کہ پھر وہ درست کر دی جائے گی۔ پھر یہی عذاب ہوگا اور سر پر لوہے کے گرزوں کی مار پڑیگی۔ مسند احمد میں ہے کہ وہ گرز اتنا بھاری ہے کہ اگر زمین پر رکھ دیا جائے تو سب آدمی اور جن بھی مل کر نہ اٹھا سکیں۔ اور اگر پہاڑ پر مارا جائے تو پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو جائے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اسکی تفسیر میں فرمایا ہے کہ فرشتے ان کو لوہے کی موگریوں سے ایسی مار ماریں گے کہ ہر عضو جدا جدا گر پڑے گا اور ہائے وائے کا غل پچ جائے گا خداوند تعالیٰ پناہ دے آمین۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دوزخ کی آگ بالکل سیاہ اور تاریک ہے وہاں روشنی کا نام تک نہیں پھر یہ آیت پڑھی ۱۲۔ ترجمان۔ دوزخیوں اور دوزخ کا بیان صفحہ ۳۳۲ میں بھی لکھا گیا ہے۔

ف۴ اب اہل جنت کا ذکر کیا نَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ مِنْ فَضْلِهٖ وَكَرَمِهٖ پس فرمایا کہ جنتی زیور پہنائے جائیں گے اُن کے ہاتھ میں کنگن ہونگے سونے اور موتیوں کے۔ کعب احبار نے کہا اس کنگن کی چمک کے آگے سورج کی شعاع مدھم پڑ جائے گی جیسے سورج کے آگے چاند کا نور مدھم پڑ جاتا ہے ۱۲۔ فائدہ ستاریہ۔
جنت اور جنتیوں کا بیان صفحہ ۲۸۳ میں بھی ہوا۔

★ کہتے ہیں کہ اقل جمع دو ہیں ۔ ؎ یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ۔ یصب مشتق ہے صب سے اور صب کہتے ہیں پانی کے ڈالنے کو حمیم گرم اور کھولتا ہوا پانی۔ پھر یصب یا جملہ مستانفہ ہے یا موصول کی دوسری خبر یا ضمیر لہم سے حال ۔ ؎ یُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ یصہر معنے میں ہے پگھلائے جانے کے اور اس کے معنے ہیں گل جانے کے والجلود کا عطف ہے ما پر ۔ ؎ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ۔ مقامع جمع ہے مقمعۃ کی اور مقمعۃ کہتے ہیں آلۂ قمع کو جیسے گرز۔ موگری کوڑا وغیرہ ۔ ؎ مِنْ غَمٍّ ۔ بدل اشتمال ہے منہا کی ہا سے باعادۃ الجار یا مفعول لہ ہے بحرجوکا
؎ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۔ یحلون بنایا گیا ہے تحلیۃ سے اور تحلیہ مصدر ہے جس کے معنے ہیں زیور پہنانا یعنی جنتیوں کو فرشتے زیور پہنائیں گے۔ من اساور میں من تبعیضیہ ہے یا بیانیہ اور ممکن ہے کہ زائدہ ہو اساور جمع ہے اسورۃ کی اور اسورۃ سوار کی۔ ولؤلؤا کا عطف ہے محل اساور پر یا منصوب ہے فعل مقدر کی وجہ سے جس پر فعل مذکور یحلون دلالت کر رہا ہے ای یؤتون۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَٰهُ لہ

بند کرتے ہیں راہ خدا کی سے اور مسجد حرام سے وہ جو مقرر کیا ہم نے اسکو

کیا ۔ اور جو اللہ کی راہ / اور مسجد حرام سے روکتے ہیں جس کو ہم نے سب

لِلنَّاسِ سَوَآءً الْعَٰكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ ۚ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ لہ

واسطے لوگوں کے برابر ہیں ۔ رہنے والے بیچ اس کے اور باہر سے آنیوالے اور جو کوئی ارادہ کرے بیچ اسکے

لوگوں کے لئے یکساں (عبادت گاہ) بنایا ہے خواہ اسمیں رہنے والے ہوں یا باہر سے آنیوالے ہوں اور جو اس میں ظلم سے

بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٥﴾ ع وَإِذْ بَوَّأْنَا

گمراہی کا ساتھ ظلم کے چکھاویں گے ہم اسکو درد دینے والے سے عذاب اور جس وقت جگہ مقرر کردی

کجروی اختیار کرنا چاہے ہم اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور جب ہم نے ابراہیم

لِإِبْرَٰهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ

بیچ واسطے ابراہیم کے مکان گھر کا اس شرط پر کہ نہ شریک لا ساتھ میرے کسی چیز کو اور پاک رکھ

کے لئے خانۂ کعبہ کی جگہ مقرر کردی (اور حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو

بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِينَ وَالْقَآئِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴿٢٦﴾

گھر میرے کو واسطے طواف کرنے والوں کے اور کھڑے رہنے والوں کے اور رکوع اور سجدہ کرنیوالوں کے

طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع اور سجود کرنیوالوں کے لئے پاک رکھنا۔

وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ

اور پکار دے بیچ لوگوں کے ساتھ حج کے آویں گے تیرے پاس پیادے اور اوپر ہر

اور لوگوں میں حج کا اعلان کردو کہ تمہارے پاس پاپیادہ اور دبلے دبلے

ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ﴿٢٧﴾ لِيَشْهَدُوا مَنَٰفِعَ

اونٹ دبلے کے آویں گے ہر راہ دور سے تاکہ حاضر ہوں واسطے فائدوں

اونٹوں پر سوار ہوکر دور دراز رستوں سے چلے آئیں گے تاکہ وہ اپنے فوائد کے لئے آ موجود ہوں

لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَٰتٍ عَلَىٰ مَا

اپنے کے اور یاد کریں نام اللہ کا بیچ دنوں معلوم کے اوپر اس چیز کے

اور مقررہ ایام میں (ذبح کے وقت) چارپایوں پر اللہ کا نام لیں ۔ جو اللہ تعالیٰ نے انہیں

رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَٰمِ ۖ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا

کہ دیا ہے انکو چار پایوں پالے ہوؤں سے پس کھاؤ اس میں سے اور کھلاؤ

دیئے ہیں ان میں سے خود بھی کھاؤ اور مصیبت زدہ

الْبَآئِسَ الْفَقِيرَ ﴿٢٨﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا

بھوکے فقیر کو پھر چاہیے کہ دور کریں میل اپنی اور پوری کریں

فقیر کو بھی کھلاؤ پھر چاہیے کہ لوگ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں

نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٢٩﴾ ذَٰلِكَ ق

نذریں اپنی اور گرد پھریں گھر قدیم کے ف بات یہ ہے

پوری کریں اور اس خانۂ قدیم کا طواف کریں ۔ یہ

حل لغات ۔

لہ جَعَلْنَٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءً الْعَٰكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ ۔ ہ جعلنا کا پہلا مفعول اور للناس جعلنا کا ظرف سواء بمعنے مستویا جعلنا کا دوسرا مفعول اور العاکف سواء کی وجہ سے مرفوع اور والباد کا العاکف پر عطف ہے عاکف بمعنے مقیم اور البادِ بدو یعنی جنگل وصحراء سے آنے والا مراد ہے مسافر ۔ لہ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ ۔ ★

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ف۱ جو شخص حرم شریف میں جان بوجھ کر بالارادہ بے دینی اور شرارت کی کوئی بات کرے گا اس کو اس سے زیادہ سخت سزا دی جائے گی جو دوسری جگہ ایسا کام کرنے پر ملتی۔ اسی سے ان کا حال معلوم کر لو جو ظلم و شرارت سے مؤمنین کو یہاں آنے سے روکتے ہیں (موضح الفرقان) گویا حدِ حرم میں گناہ کی سزا دوگنی ہوتی ایک گناہ کی دوسرے حرم کی تعظیم میں خلل ڈالنے کی ۱۲ **ف۲** کہتے ہیں کعبہ شریف کی جگہ آگے سے بزرگ تھی پھر بعد مدتوں کے نشان نہ رہا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا پھر عمارت بنائی اور تازہ کیا۔ ایک بادل غیب سے آکر کھڑا ہوا اس کی چھاؤں پر لکیر ڈالی، اور بنیاد رکھی۔ اور اُمتوں میں رکوع نہ تھا یہ خاص اسی اُمت میں ہے تو خبر دی کہ آگے لوگ ہوں گے اس کو آباد کرنے والے (موضح الفرقان) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ نے آدمؑ کو دنیا میں بھیجا تو فرمایا کہ تیرے ساتھ ایک مکان اُتارتا ہوں جس کے گرد اسی طرح طواف و نماز ہوتی رہے گی جس طرح میرے عرش کے گرد ہوتی ہے۔ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ہے آپؐ نے فرمایا کہ فرشتوں نے حضرت آدمؑ سے کہا کہ تم سے دو ہزار برس پہلے ہم نے اس گھر کا حج کیا ہے ۱۲ ترغیب صفحہ ۲۲۵۔ تعمیر بیت اللہ اور اس کی فضیلت کا بیان صفحہ ۲۹ کے فوائد میں لکھا گیا ہے۔ ۱۲ مرتب **ف۳** جب کعبہ تعمیر ہو گیا تو ایک پہاڑ پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پکارا کہ لوگو! تم پر اللہ نے حج فرض کیا ہے حج کو آؤ۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آواز ہر طرف ہر روح کو پہنچا دی، باپ کی پشت میں لبیک کہا جن کی قسمت میں حج ہے ایک بار دو بار یا زیادہ بلاشبہ جیسے آج کل ہم اپنے شہر میں بیٹھ کر دُور دراز مثلاً لندن وغیرہ کی آواز سُن لیتے ہیں ایسے آلات ایجاد ہو چکے ہیں اپنے شوق سے ہزاروں انسان پا پیادہ تکلیفیں اُٹھاتے ہوئے حاضر ہوتے ہیں ۱۲ خلاصہ موضح

ف۴ ایامِ معلومات سے چار دن قربانی کا ثبوت نکلا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یوم النحر اور تین دن اس کے بعد یعنی ایام تشریق مراد ہیں۔ حضرت علیؓ ابن عمرؓ امام شافعیؒ امام اوزاعی بھی اسی کے قائل ہیں کہ اس سے مراد چار دن ہیں۔ دس، گیارہ، بارہ، تیرہ ذوالحجہ (ابن المنذر، ابن ابی حاتم ترجمان) بعض نے ذوالحجہ کا پہلا عشرہ بھی مراد لیا۔ ان ایام میں ذکر اللہ کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ اس میں یہ بھی داخل ہے کہ قربانی کے جانور ذبح کرتے ہوئے اللہ کا نام بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہا جائے۔ قربانی کا گوشت خود بھی کھاؤ اوروں کو بھی دو ۱۲۔ خلاصہ موضح

ف۵ پھر اپنا میل کچیل دُور کریں۔ چونکہ میقات جہاں سے لبیک شروع کرتے ہیں وہاں سے حجامت نہیں بنواتے ناخن نہیں کٹواتے بالوں تیل نہیں ڈالتے بدن پر میل وگرد و غبار چڑھ جاتا ہے ایک عجیب عاشقانہ و مستانہ حالت ہوتی ہے اب دسویں تاریخ کو ضروری مناسک حج سے فارغ ہو کر حجامت بنوا کر غسل کر کے سلے ہوئے کپڑے پہن کر بیت اللہ طوافِ زیارت کو جاتے ہیں اس کو طواف افاضہ بھی کہتے ہیں یہ طواف فرض اور حج کا رُکن ہے جو دسں ذوالحجہ کو قربانی رمی جمار وغیرہ کے بعد کیا جاتا ہے آج کے دن کے ارکان میں تقدیم و تاخیر ہونے میں کوئی حرج نہیں اور پوری کریں اپنی نذریں۔ اصل سنت اللہ کی ہے۔ اور کسی کی نہیں۔ عتیق کے معنے قدیم پرانے کے ہیں اور خانہ کعبہ ہی دنیا کا وہ قدیم ترین معبد ہے جو خالص توحید الٰہی کی بنیاد پر تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک عظیم الشان مذہبی عبادت کی حیثیت سے بنایا گیا ہے ۱۲۔ خلاصہ موضح وغیرہ

★ الحاد کے لغوی معنے ہیں سیدھے رستے سے عدول کرنا اور یہاں مراد ہے شرک بالحاد اور بظلم دونوں حال مترادف ہیں یا بظلم بدل ہے بالحاد سے باعادہ حرف جار۔ بذق جواب ہے من ترد کا سلہ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یاتوک جواب ہے اذّن کا۔ رجال جمع ہے راجل کی جس طرح نیام نائم کی اور قیام قائم کی راجل پیادہ وعلیٰ کل ضامر کا عطف رجالاً پر ای و رکبانا علیٰ ضامر۔ ضامر ماخوذ ہے ضمور سے اور ضمور کہتے ہیں ہزل و لاغری کو، یعنی ضامر اس اونٹ کو کہتے ہیں جو طولِ سفر کی وجہ سے لاغر ہو جائے یاتین صفت ہے ضامر کی اور ضامر معناً جمع ہے یعنی جماعت ابل کیونکہ وعلیٰ کل ضامر معنے میں ہے علیٰ کل ابل ضامرۃ کے، فج کشادہ راہ۔ عمیق بعید۔ سلہ وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِیْرَ۔ بائس مشتق ہے بؤس سے اور بؤس کہتے ہیں شدت کو یعنی وہ شخص جسے شدۃ پہنچی ہو۔ فقیر ماخوذ ہے فقار ظہر سے اور اس کی توضیح کئی جگہ گزر چکی۔ سلہ ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَهُمْ۔ کلام عرب میں ہر ناپاکی کو جو آدمی کو لاحق ہو اور اُسے اُس کا دُور کرنا واجب ہو تفث کہتے ہیں یہاں مراد ہے قصّ شارب تقلیم اظفار نتف ابط حلق عانہ سلہ بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ۔ بیت عتیق سے مراد ہے خانہ کعبہ کیونکہ عتیق کے معنے قدیم کے ہیں اور خانہ کعبہ چونکہ سب سے پہلا معبد ہے اس لئے اُسے عتیق کہا گیا ۞

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَاُحِلَّتْ
اور جو کوئی تعظیم کرے حرمتوں اللہ کی پس وہ بہتر ہے واسطے اسکے نزدیک پروردگار اسکے کے اور حلال کئے
اور جو اللہ کے شعائر کا احترام کرے گا تو یہ اس کے حق میں اسکے رب کے نزدیک بہتر ہے اور تمہارے لئے

لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ
واسطے تمہارے چارپائے ماسوا جن کا ذکر پڑھا جاتا ہے اوپر تمہارے پس بچتے رہو ناپاکی
مویشی حلال کردیئے گئے ہیں سوائے ان کے جو تم کو پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔ سو چاہیئے کہ تم بتوں کی ناپاکی سے بچو

الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝ ٣٠ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ
بتوں کی سے اور بچتے رہو بولنے جھوٹ سے توحید کرنیوالے اللہ کو نہ شریک لانے والے
اور جھوٹی باتوں سے احتراز کرو خالص اللہ کے ہو رہو (اور) اسکے ساتھ کسی کو

بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ
ساتھ اسکے اور جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس گویا گر پڑا آسمان سے پس اچک لیجاتے ہیں اسکو جانور یا
شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے تو وہ ایسا ہے جیسے آسمان سے گر پڑا۔ پھر اسے پرندے

تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۝ ٣١ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ
پھینک دیتی ہے اسکو باؤ بیچ مکان دور کے بات یہ ہے اور جو کوئی تعظیم کرے نشانیوں
اچک لیجائیں یا ہوا اسے اڑا کر دور دراز جگہ جا پھینکا ہے اور جو اللہ کے شعائر کی عزت کرتا ہے

اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ ٣٢ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ
خدا کی پس تحقیق وہ پرہیزگاری دلوں کی سے ہے واسطے تمہارے بیچ اسکے فائدے ہیں ایک وقت
تو یہ کام اسکے دل کی پرہیزگاری سے ہے تمہارے لئے جانوروں میں ایک معین وقت تک

مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ ٣٣ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا ع ٤ ١١
مقرر تک پھر جگہ حلال ہونے ان کے کی طرف گھر قدیم کی ہے اور واسطے ہر امت کے مقرر کی ہے ہم نے
منافع ہیں پھر انکو خانہ قدیم تک پہنچنا ہے اور ہم نے ہر گروہ کیلئے اس لئے

مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ ۢ بَهِيْمَةِ
طرح عبادت کی تو کہ یاد کریں نام اللہ کا اوپر اس چیز کے کہ دی ہے اس نے انکو چارپایوں
قربانی مقرر کردی۔ تاکہ اللہ نے انکو جو چارپایوں کی قسم سے جو جانور عطا فرمائے ہیں ذبح کے وقت ان پر اللہ کا نام

الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ
پالے ہوؤں سے پس معبود تمہارا معبود ایک ہے پس واسطے اسی کے تابع ہو اور خوشخبری دے
لیں تم سب کا خدا ایک ہی ہے تو اسی کی اطاعت کرو۔ اور اے پیغمبر!

الْمُخْبِتِيْنَ ۝ ٣٤ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ
عاجزی کرنے والوں کو وہ جس وقت یاد کیا جاتا ہے اللہ ڈر جاتے ہیں دل انکے اور
عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو انکے دل دہل جاتے ہیں اور وہ

الصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا
صبر کرنے والے اوپر اس چیز کے کہ پہنچی ہے انکو اور قائم رکھنے والے نماز کو اور اس چیز سے
لوگ جو ان مصیبتوں پر جو ان پر پڑتی ہیں صبر کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے

حل لغات۔

له فی مکان سحیق۔ سحیق کے اصلی معنے ہیں بعید کے مشتق ہے سحق بمعنے بُعد سے اور کبھی اسکے معنے ہلاکت کے بھی آتے ہیں قال تعالیٰ فسحقا لاصحاب السعیر له فانها من تقوی القلوب۔ فانہا کی ضمیر راجع ہے تعظیم حرمات اللہ کی طرف اور من تقوی القلوب متعلق ہے ایک محذوف کے والتقدیر فان تعظیمہا ناشئ من تقوی القلوب یا دو مضاف محذوف ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی جانور مخلوق ہیں حلال جانور اُسکی اجازت کیمطابق صرف اسی کے نام پر ذبح کئے جاتے ہیں اور اسکے کعبہ کی نیاز ہو سکتے ہیں۔ جو جانور کسی بُت یا دیوی دیوتا (یا کسی قبر یا مزار وغیرہ) پر ذبح کیا گیا وہ مردار ہوا۔ ایسی شرکیات اور گندے کاموں سے بچنا ضروری پھر اس کے بعد ہی جھوٹی بات منہ سے نکالنا جھوٹی شہادت دینے سے بچنے کا حکم دیا گیا۔ معلوم ہوا کہ شرک کے بعد قول الزور کا درجہ ہے۔ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ یہ شرک کی مثال بیان فرمائی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ توحید جیسے اعلیٰ مقام کو چھوڑ کر جب بندہ کسی مخلوق کے سامنے جھکتا ہے تو خود اپنے کو ذلیل کرتا اور آسمانِ توحید کی بلندی سے اپنے کو پستی کی طرف گراتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اسقدر اونچے سے گر کر زندہ بچ نہیں سکتا۔ شعائر اللہ کی تعظیم شرک نہیں جس کے دل میں پرہیزگاری کا مضمون اور خدائے واحد کا ڈر ہوگا وہ اس کے نام لگی چیزوں کا ادب ضرور کریگا۔ یہ ادب کرنا شرک نہیں بلکہ عین توحید کے آثار میں سے ہے۔ (خلاصہ موضح القرآن۔ تفسیر محمدی۔ فائدہ ستاریہ)

ف۲ یعنی تمہارے لئے قربانیوں میں بہت فائدے ہیں اُن کے دودھ سے اون سے بالوں سے اور سواری سے مدت معلوم تک کہ وہ عید کا دن ہے۔ صحیحین میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو دیکھا کہ اپنی اونٹنی ہانکے لئے جاتا ہے فرمایا کہ اس پر سوار ہولے۔ اس نے عرض کیا کہ یہ تو قربانی کی اونٹنی ہے۔ آپ نے فرمایا اس پر سوار ہولے تیرا بھلا ہو۔ یہ کلمہ دوسری بار فرمایا یا تیسری بار۔ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ آپ نے فرمایا اس پر سوار ہولے بھلائی سے جب تجھے اسکی حاجت پڑے (ابن کثیر) جتنے مواشی ہیں ان کا حق یہی ہے کہ کام لے لیجئے۔ پھر کعبہ کے پاس لیجا کر چڑھا دیجئے مگر یہ بات دشوار ہے تو جہاں بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہا اور ذبح کیا یہ نشان ہے کہ اللہ کی نیاز کعبہ کو چڑھایا دُور ہو یا نزدیک ہو ۱۲۔ موضح القرآن

ف۳ بخاری مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دُو مینڈھے ابلق سینگ دار لائے گئے تو آپ نے بسم اللہ پڑھی اور تکبیر کہی اپنا پاؤں مبارک اُن کے پہلو پر رکھا اور ذبح کیا ۱۲۔ ابن کثیر

★ ہے ای من افعال ذوی تقوی القلوب، پھر قلوب کی تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ دل تقوے کے مرکز ہیں ۔ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا۔ منسک بفتح سین مصدر ہے بمعنے نسک۔ ٣ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ۔ المخبتین جمع ہے مخبت کی اور مخبت کہتے ہیں متواضع خاشع کو یہ مشتق ہے خبت سے اور خبت اصل میں کہتے ہیں زمین مطمئن کو۔ پھر جس طرح انجد معنے میں ہے صار فی النجد اور اشام صار فی الشام ہوا اتہم صار فی التہامۃ کے اسی طرح اخبت معنے میں ہے صار فی الخبت کے بولا کرتے اخبت الرجل ای صار فی الخبت ۔ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ المقیمی اصل میں تھا المقیمین نون جمع اضافت کیوجہ سے گر پڑا اسکا عطف ہے الصابرین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ

دی ہے ہم نے انکو خرچ کرتے ہیں اور اونٹ قربانی کے کیا ہے ہم نے انکو واسطے تمہارے نشانیوں

انہیں دے رکھا ہے اسمیں سے خرچ کرتے ہیں اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لئے اللہ کے شعائر میں سے مقرر کیا ہے

اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ

اللہ کی سے واسطے تمہارے بیچ انکے بہتری ہے۔ پس یاد کرو نام اللہ کا اوپر انکے قطار باندھی ہوئی

ان میں تمہارے لئے فائدے ہیں۔ سو کھڑا کرکے ذبح کرنے کے وقت ان پر اللہ کا نام لو پھر جب وہ کسی پہلو

فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَ

پس جس وقت گر پڑیں کروٹیں انکی پس کھاؤ ان میں سے اور کھلاؤ بے سوال فقیر کو اور

کے بل گر پڑیں تو انمیں سے خود بھی کھاؤ اور قناعت صفت غرباء اور مانگنے والے فقراء کو بھی

الْمُعْتَرَّ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لَنْ

سوال کرنیوالے کو اسی طرح مسخر کیا ہم نے انکو واسطے تمہارے تاکہ تم شکر کرو ہرگز نہ

کھلاؤ۔ یوں ہم نے انکو تمہارے زیر فرمان کر دیا ہے تاکہ تم شکر بجا لاؤ۔

يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۚ

پہنچے گا اللہ کو گوشت انکا اور نہ لہو انکا ولیکن پہنچتی ہے اسکو پرہیزگاری تمہاری

اللہ کے پاس نہ انکا گوشت پہنچتا ہے نہ خون - بلکہ اس تک تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے اس نے

كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۗ

اسی طرح مسخر کیا انکو واسطے تمہارے تاکہ تم بڑائی کہو اللہ کی اوپر اسکے کہ ہدایت کی تم کو

ان چوپایوں کو تمہارے لئے اسی طرح مسخر کر دیا ہے۔ تاکہ اس وجہ سے کہ اس نے تمہاری ہدایت کا

وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۗ

اور بشارت دے نیکی کرنے والوں کو تحقیق اللہ دفع کرتا ہے ان لوگوں سے کہ ایمان لائے

اہتمام کیا تم اسکی بڑائی بیان کرو اور اے پیغمبر نیکوکاروں کو خوشخبری سنا دیجئے۔ بیشک خدا مومنوں سے ان کے دشمنوں کو ہٹاتا رہتا ہے (اور)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۸﴾ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ

تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا ہر خیانت کرنے والے کفر کرنے والے کو اذن دیا گیا واسطے ان لوگوں کے

بلاشبہ وہ کسی دغاباز ناشکرگزار کو محبوب نہیں رکھتا جن لوگوں سے مشرکین لڑتے

يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۗ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ﴿۳۹﴾

کہ لڑائی کئے جاتے ہیں بسبب اسکے کہ وہ ظلم کئے گئے اور تحقیق اللہ اوپر مدد انکی کے البتہ قادر ہے ف

رہتے ہیں۔ انکو بھی ان سے لڑنے کی اجازت ہے کیونکہ ان پر ظلم ہو رہا ہے اور بیشک اللہ انکی مدد پر قدرت رکھتا ہے۔

الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا

وہ لوگ کہ نکالے گئے گھروں اپنے سے ناحق مگر یہ کہ کہا انہوں نے

یہ وہ لوگ ہیں جن کو انکے گھروں سے ناحق نکال دیا گیا۔ محض اس بات پر کہ وہ کہتے ہیں کہ

رَبُّنَا اللّٰهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ

پروردگار ہمارا اللہ ہے اور اگر نہ ہٹانا دور کرنا اللہ کا لوگوں کو بعض انکے کو بعض سے البتہ ڈھائے جاتے

ہمارا رب اللہ ہے - اور اگر خدا لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعہ نہ ہٹاتا رہتا تو راہبوں کے گرجے اور

حل لغات۔

؎ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ - بدن جمع ہے بدنۃ کی جس طرح خُشُب خَشَبَۃ کی اور اس سے مراد بڑا اونٹ عظیم بدن کی وجہ سے اسے بدنہ کہا گیا مگر پیغمبر صاحب نے گائے کو بھی اسمیں شامل کر دیا ہے حیث قال البدنۃ عن سبعۃ والبقرۃ عن سبعۃ - پھر البدن منصوب ہے فعل مقدر کی وجہ سے جس پر فعل مذکور جعلنا دلالت کر رہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف یعنی مواشی ذبح کرنا نیاز اللہ کی ہر دین میں عبادت رکھا ہے اس کے سوائے اور کی نیاز ذبح کرنا اسکی عبادت ہوگئی تو شرک ہوا (موضح القرآن) مصائب سختیوں کو صبر استقلال سے برداشت کریں۔ امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں واللہ اگر تم نے صبر و سہار کی عادت نہ ڈالی تو تم برباد کر دیئے جاؤ گے ۱۲ ابن کثیر۔

ف ۲ شیخ عبدالرحمن سلفی کے رسالہ ذوالحجہ کے مسائل کی ۴۰ حدیث صحیحہ جمع کر دی گئی ہیں تاکہ مسلمان ان ۴۰ حدیثوں کو یاد کر کے مسائل بھی ضبط کر لیں اور ۴۰ حدیثیں یاد کرنے کی فضیلت بھی حاصل ہو جائے کیونکہ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا یَنْفَعُهُمُ اللّٰهُ بِهَا قِیْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ۔ یعنی جس نے ۴۰ حدیثیں یاد کر لیں تو قیامت کے روز اس سے کہا جائے گا کہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے (مشکوٰۃ)

عربی مہینوں کے حساب سے ذوالحجہ کا مہینہ چار حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے جس کو عام طور سے "بقر عید" کا مہینہ کہتے ہیں۔ اس ماہ ذوالحجہ کی پہلی تاریخ سے لیکر تیرہ تاریخ تک مسلمانوں کو چند خاص باتوں پر عمل کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ میں چاہتا ہوں چالیس حدیثیں اس سلسلہ میں ناظرین کی خدمت میں پیش کروں تاکہ اپنی غفلتوں کی وجہ سے ان فضیلتوں اور رحمتوں سے محروم نہ رہ جائیں۔ ذوالقعدہ کی ۲۹ تاریخ کو چاند دیکھنے کی پوری کوشش کے باوجود (بوجہ ابر و بادل وغیرہ) اگر چاند نظر نہ آئے تو ۳۰ دن پورے کر کے اس حساب سے عید منائیں اور ہلال ذی الحجہ دیکھ کر یہ دعا پڑھیں۔ ۱۔ طلحہؓ بن عبید کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو کہتے۔ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ (ترمذی شریف)

۲۔ چاند دیکھ کر پڑھنے کی یہ بھی دعا ہے۔ حضرت قتادہؓ کہتے ہیں کہ ان کو معلوم ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو یہ (بھی) دعا پڑھتے۔ هِلَالُ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ هِلَالُ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ هِلَالُ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِیْ خَلَقَكَ (ابو داؤد) جب ماہ ذی الحجہ کا چاند نظر آجائے تو اس کے بعد سے تیرھویں تاریخ تک کثرت سے ان کلمات کو کہنا چاہیئے

۳۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِیْرًا۔ یا یوں کہیئے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۝ نمازوں کے علاوہ خواہ وہ فرض ہوں یا نفل راستوں میں چلتے پھرتے بھی ان کلمات کو زبان پر جاری رکھنا چاہیئے (دار قطنی)

۴۔ عاشق سنت حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں۔ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَلَا اَحَبُّ اِلَیْهِ الْعَمَلُ فِیْهِنَّ مِنْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ الْعَشْرِ فَاَكْثِرُوْا فِیْهِنَّ مِنَ التَّهْلِیْلِ وَالتَّكْبِیْرِ وَالتَّحْمِیْدِ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَاِنَّ صَوْمَ یَوْمٍ مِنْهَا یَعْدِلُ بِصِیَامِ سَنَةٍ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْهِنَّ یُضَاعَفُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ۔ ان دنوں کا ایک روزہ ایک سال کے برابر ہے اور ایک نیکی سات سو نیکیوں کے برابر ہے۔ ترغیب ص۱۹۹ ج ۲ یعنی عشرۂ ذی الحجہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت فضیلت اور بزرگی رکھتا ہے اس لئے اسمیں تسبیح تکبیر تحمید اور لا الٰہ الا اللہ بکثرت کہنا چاہیئے (احمد)

۵۔ صحابہ کرامؓ بازاروں میں بھی تکبیریں کہتے تھے جس کو سن کر بازار کے مسلمان بھی تکبیریں کہہ کر خوب اللہ تعالیٰ کی بڑائیاں کرتے۔ كَانَ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ هُرَیْرَةَ یَخْرُجَانِ اِلَی السُّوْقِ فِیْ اَیَّامِ الْعَشْرِ یُكَبِّرَانِ وَیُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِیْرِهِمَا۔ (بخاری شریف) ۶۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ بَعْضُكُمْ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَبَشَرِهٖ شَیْئًا۔ ۷۔ فَلَا یَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَلَا یَقْلِمَنَّ ظُفْرًا۔

۸۔ مَنْ رَاٰی هِلَالَ ذِی الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ۔ یعنی ارشاد نبوی ہے جو شخص قربانی کرنا چاہے تو اُسے چاہیئے کہ عشرۂ ذی الحجہ آتے ہی بدن کے بال، ناخن وغیرہ نہ ترشوائے یعنی حجامت نہ کرائے۔ دسویں تاریخ کو عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد حجامت کرائے۔ ایک صحابی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اَرَاَیْتَ اِنْ لَّمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِیْحَةً اُنْثٰی اَفَاُضَحِّیْ بِهَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ تَاْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَاَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَتِلْكَ تَمَامُ اُضْحِیَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ (ابوداؤد ص۳ ج ۲) یا رسول اللہ! یہ فرمایئے کہ اگر میں قربانی کا جانور نہ پاؤں کسی شخص نے دودھ پینے کے لئے بکری دے رکھی ہو جس کو واپس کرنا پڑیگا تو میں اس کی قربانی کر ڈالوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ تم نماز کے بعد اپنے بالوں اور ناخنوں اور مونچھوں کو ترشوالو اور زیر ناف کے بالوں کو صاف کر ڈالو تمھیں پوری قربانی کا ثواب مل جائے گا۔ ۹۔ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْهِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ الْعَشْرِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَیْءٍ۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی دن جس میں عمل صالح خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو ان دنوں عشرۂ ذی الحجہ کے برابر

بقیہ صفحہ ۴۷۶ پر

★ ۵ وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا۔ وجبت معنے میں ہے سقطت کے اور جنوب جمع ہے جنب کی جنب کہتے ہیں پہلو کو اور اونٹ کے پہلوؤں کے گر پڑنے سے مراد ہے ان کا ٹھنڈا ہو جانا ۵ وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔ قانع وہ جو سوال نہ کرے بولا کرتے ہیں قنع یقنع قناعۃ اذا رضی بما قسم لہ و ترک السوال اور معترہ وہ جو لگ لپٹ کر سوال کرے بولا جاتا ہے عروت فلانا واعروتہ وعرّوتہ واعتریتہ اذا اتیتہ تطلب معروفہ ۵ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ۔ صوامع جمع ہے صومعہ کی اور صومعہ کہتے ہیں راہبوں کے معبد کو جو جنگلوں میں بناتے ہیں۔ بیع عیسائیوں کے گرجے جو شہروں میں ہوتے صلوٰت یہودیوں کے عبادتخانے کیونکہ وہ ان میں نمازیں پڑھتے ہیں مساجد مسلمانوں کے عبادت خانے جہاں وہ سجدے کرتے ہیں ۝

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللّٰهِ

خلوت خانے درویشوں کے اور عبادت خانے نصاریٰ کے اور عبادت خانے یہود کے اور مسجدیں کہ یاد کیا جاتا ہے بیچ انکے نام اللہ کا

یہودیوں کے عبادت خانے اور مسجدیں جن میں کثرت سے اللہ کا نام لیا جاتا ہے گرا دی جائیں اور

كَثِيرًا ۗ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ

بہت اور البتہ مدد دیگا اللہ اسکو کہ مدد دیتا ہے اسکو تحقیق اللہ البتہ زور آور ہے

جو اللہ (کے دین) کی مدد کرتا ہے اللہ بھی اسکی مدد کرے گا۔ بیشک اللہ توانا

عَزِيزٌ ﴿۴۰﴾ اَلَّذِينَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ

غالب ہے وہ لوگ کہ اگر قدرت دیں ہم انکو بیچ زمین کے قائم رکھیں نماز کو

اور غالب ہے اگر ہم ان لوگوں کے پاؤں زمین میں جما دیں تو یہ نماز پڑھیں اور

وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ

اور دیں زکوٰۃ کو اور حکم کریں ساتھ بھلائی کے اور منع کریں نامعقول سے

زکوٰۃ ادا کریں۔ نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں

وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُورِ ﴿۴۱﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ

اور واسطے اللہ کے ہے آخر سب کاموں کا اور اگر جھٹلاویں تجھ کو پس تحقیق جھٹلایا تھا

اور سب چیزوں کا انجام خدا ہی کے اختیار میں ہے اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے

قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُودُ ﴿۴۲﴾ وَقَوْمُ اِبْرٰهِيمَ

پہلے انکے قوم نوح کی نے اور قوم عاد اور ثمود نے اور قوم ابراہیم کی نے

پہلے قوم نوح اور عاد اور ثمود بھی تو جھٹلا چکے ہیں اور قوم ابراہیم اور

وَقَوْمُ لُوطٍ ﴿۴۳﴾ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوسٰى

اور قوم لوط کی نے اور رہنے والے مدین کے نے اور جھٹلایا گیا موسیٰ

قوم لوط بھی اور مدین کے رہنے والے بھی اور موسیٰ کو بھی جھٹلایا گیا تھا۔

فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِينَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿۴۴﴾

پس ڈھیل دی میں نے کافروں کو پھر پکڑا میں نے انکو پس کیونکر تھا عذاب میرا

سو میں نے کافروں کو چندے مہلت دی پھر انکو پکڑا۔ تو (دیکھ لو کہ) میرا عذاب کیسا تھا

فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ

پس بہت بستیاں ہیں کہ ہلاک کیا ہم نے انکو اور وہ ظالم تھیں پس وہ

سو کتنی بستیاں ہیں کہ ہم نے انکو ہلاک کر ڈالا اور وہ نافرمان تھیں سو اب وہ

خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيدٍ ﴿۴۵﴾

گری ہوئی ہیں اوپر چھتوں اپنی کے اور بہت کنوئیں ناکارہ پڑے ہوئے ہیں اور بہت محل ہیں بلند کئے ہوئے

اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں اور کتنے کنوئیں بے کار اور کتنے اونچے اونچے محل (ویران) پڑے ہیں۔

اَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْاَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَّعْقِلُونَ

کیا پس نہیں سیر کی انہوں نے بیچ زمین کے پس ہوتے واسطے انکے دل کہ سمجھتے

کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں (اگر چلتے پھرتے) تو انکے ایسے دل ہوتے کہ ان سے سمجھ

منزل ۴

حل لغات۔

له وَهِيَ ظَالِمَةٌ

فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوشِهَا۔ وَهِيَ ظَالِمَةٌ جملہ حالیہ ہے مفعول اهلکنها سے فهی خاویة کا عطف ہے اهلکناها پر خاویة۔ ماخوذ ہے خوا سے اور خواء کے معنی ہیں سقوط کے بولا کرتے ہیں خوی النجم اذا سقط والمعنی فہی ساقطۃ حیطانہا علی عروشہا۔ عروش جمع ہے عرش کی اور جو چیز اونچی ہو اور تم پر سایہ کر رہی ہو خواہ گھر کی چھت ہو یا خیمہ ہو یا ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ گزشتہ) نہیں ہے۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا خدا کی راہ میں جہاد بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں خدا کی راہ میں جہاد بھی نہیں مگر وہ شخص خدا کے نزدیک ان دنوں کے عمل صالح سے بھی زیادہ محبوب ہے جو اپنی جان و مال سے خدا کی راہ میں لڑنے نکلا اور پھر واپس نہ ہوا یعنی شہید ہو گیا (بخاری) معلوم ہوا عشرہ ذی الحجہ کا ہر نیک عمل جہاد سے بڑھ گیا پہلی تاریخ سے نویں تاریخ تک دن میں روزہ رکھنا اور رات کو نفل نمازیں پڑھنا بھی بہت بڑے ثواب کا کام ہے حدیث شریف میں ہے کہ ۱۰۔ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ یعنی ذوالحجہ کے ابتدائی نو دنوں میں ہر روزہ کا ثواب ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور انکی راتوں میں نماز پڑھنا شب قدر میں نماز پڑھنے کے برابر ہے۔ ۱۱۔ اَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَ عَاشُورَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جناب سید الرسل نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں (عشرہ ذی الحجہ کے روزے نہیں چھوڑتے تھے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ صحابہ فرماتے تھے کہ ذی الحجہ کا ہر دن ثواب او فضیلت کے اعتبار سے دس ہزاروں دنوں کے برابر ہے۔ (ترغیب) ۱۲۔ ذوالحجہ کی نویں تاریخ کے روزے کی خاص طور پر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت بیان فرمائی۔ ارشاد ہے صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ میں یقینی طور سے کہتا ہوں کہ عرفے کے دن کا روزہ رکھنے سے اللہ تعالیٰ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہ معاف فرما دیتا ہے (مسلم) ۱۳۔ ہاں جو شخص حج کے لئے گیا ہوا ہو اور اس تاریخ کو عرفات میں موجود ہو اسکے لئے اس دن روزہ رکھنا منع ہے، ارشاد نبوی ہے نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ۔ (ابوداؤد) بقرعید کے دن صبح سویرے نہا دھو کر موافق شریعت اچھا لباس پہن کر بغیر کھائے عیدگاہ کی طرف باآواز بلند تکبیریں کہتے ہوئے جائیں۔ تکبیر کے الفاظ وہی ہیں جو پہلے گزر چکے مردوں کو ریشمین لباس یا سونے کے بٹن، انگوٹھی، ٹخنوں سے نیچا پاجامہ تہبند پہننا اور عورتوں کو باریک کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر زیب و زینت دکھاتے ہوئے باہر نکلنا حرام ہے۔ میدان، صحرا، جنگل میں نماز عیدین پڑھنا مسنون ہے۔ ۱۴۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں اَلْخُرُوجُ اِلَى الْجَبَّانِ فِي الْعِيدَيْنِ مِنَ السُّنَّةِ۔ عیدین میں میدان کی طرف نکلنا سنت ہے۔ (مجمع) شرعی عذر ہو تو مسجد وغیرہ میں بھی نماز عیدین ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ۱۵۔ اَنَّهُ اَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِيدِ فِي الْمَسْجِدِ۔

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ نبی علیہ السلام نے بارش کی وجہ سے نماز عید مسجد میں پڑھائی (مشکوٰۃ) ۱۶۔ اُمِرْنَا اَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَاَةٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا۔ حضرت ام عطیہؓ کا بیان ہے کہ دربار رسالت سے ہمیں حکم ہوا کہ ہم عیدین کے روز پردہ نشین اور حائضہ عورتوں کو بھی عیدگاہ میں لے چلیں تاکہ وہ جماعت مسلمین اور ان کی دعاؤں میں شریک ہوں۔ حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے ہٹ کر کنارے بیٹھیں (اور خطبہ عید وغیرہ سنیں) اگر برقعہ چادر وغیرہ نہ ہو تو بھی اپنی سہیلی کے برقعہ وغیرہ میں پردے کیساتھ جائیں تمام مسلمان مرد عورتیں عیدگاہ پہنچ کر جہاں جگہ ملے بیٹھ جائیں۔ دنیا کی باتوں میں وقت برباد نہ کریں۔ یہ وقت قبولیت، عبادت اور قربت الٰہی کا ہے۔ عیدگاہ کے میدان کو بلند آواز کے ساتھ تکبیروں سے گونجا دیں۔ یہ دعا بھی ضرور پڑھ لیں سنت ہے۔ ۱۷۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ عِيشَةً تَقِيَّةً وَمِيتَةً سَوِيَّةً وَمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزِيٍّ وَلَا فَاضِحٍ اَللّٰهُمَّ لَا تُهْلِكْنَا فُجَاءَةً وَلَا تَاْخُذْنَا بَغْتَةً وَلَا تُعْجِلْنَا عَنْ حَقٍّ وَلَا وَصِيَّةٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ الْعَفَافَ وَالْغِنٰى وَالتُّقٰى وَالْهُدٰى وَحُسْنَ عَاقِبَةِ الْاٰخِرَةِ وَالدُّنْيَا وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّقَاقِ وَالرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ فِي دِينِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (مجمع الزوائد)

نماز عید کی دو رکعتیں ہیں یہ نہایت خشوع خضوع سے با جماعت ادا کرنی چاہئیں۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد سورہ فاتحہ پڑھنے سے پہلے سات تکبیریں امام کے ساتھ ادا کریں اور دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے ہی پانچ تکبیریں کہیں اسی طرح سنت ہے۔ ۱۸۔ حضرت جد کثیرؓ بیان کرتے ہیں۔ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْاُولٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ (ترمذی) یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عیدین بارہ۱۲ تکبیروں سے ادا کی۔ امام عیدین کی نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورہ ق یا سورہ اعلیٰ اور دوسری میں سورہ قمر یا سورہ غاشیہ پڑھے ۱۹۔ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْعِيدَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ (مشکوٰۃ) مقتدی بعد دعاء استفتاح صرف سورہ فاتحہ پڑھ کر خاموش رہے کیونکہ سورہ فاتحہ بغیر کوئی نماز نہیں ہوتی یہ ہر مصلّی کے لئے فرض ہے، باقی ارکان بھی امام کے ساتھ ادا کرکے نماز

(باقی اگلے صفحہ پر)

ء سائبان ہو سب کو عرش کہتے ہیں اور ممکن ہے کہ خوار کے معنے خالی ہونے کے ہوں جب گھر لوگوں سے خالی ہو جاتا ہے تو خوی المنزل بولا کرتے ہیں اور اس تقدیر پر فہی خاویۃ علی عروشہا کے معنی ہوں گے خالیۃ عن الناس مع بقاء عروشہا و سلامتہا ۔ ۵ و بئر معطلۃ و قصر مشید بئر کنواں معطلۃ بے کار اور کنوئیں کے بیکار ہونے کے یہ معنی ہیں کہ باوجودیکہ اس میں پانی موجود ہے مگر وہاں کے لوگوں کے ہلاک ہونے کی وجہ سے یوں ہی چھوڑ دیا گیا اور اس میں سے پانی نہیں نکالا جاتا ۵ و قصر مشید، قصر محل مشید گچکار مذہبوں کے لغت میں چونے کو شید کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِهَآ أَوْ ءَاذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۖ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ

ساتھ جاننے اور کان کہ سنتے ساتھ اس کے پس تحقیق وہ نہیں اندھی ہو جاتی ہیں آنکھیں

اور ان کے ایسے کان ہوتے کہ ان سے سنتے ۔ حقیقت یہ ہے کہ کچھ آنکھیں ہی اندھی نہیں ہوتیں بلکہ

وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ﴿٤٦﴾ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ

ولیکن اندھے ہو جاتے ہیں دل وہ جو بیچ سینوں کے ہے ۔ اور جلدی مانگتے ہیں تجھ سے

دل جو سینوں میں ہیں ، وہ اندھے ہو جایا کرتے ہیں ۔ اور یہ لوگ آپ سے عذاب

بِالْعَذَابِ وَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ ۚ وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ

عذاب کو اور ہرگز نہ خلاف کرے گا اللہ وعدے اپنے اور تحقیق ایک دن نزدیک

کی تعجیل کا مطالبہ کر رہے ہیں اور خدا اپنے وعدہ کی کبھی خلاف ورزی نہیں کرے گا اور آپ کے رب کے نزدیک ایک روز

رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ﴿٤٧﴾ وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ

پروردگار تیرے کے مانند ہزار برس کا ہوتا ہے ان دنوں سے کہ گنتے ہو تم اور بہت بستیاں ہیں کہ

تمہاری گنتی کے مطابق ایک ہزار برس کا ہوتا ہے اور کتنی ہی بستیاں ہیں کہ میں نے انکو

أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿٤٨﴾ ع ۱۳

ڈھیل دی میں نے انکو اور وہ ظلم کرنے والیاں تھیں پھر پکڑا میں نے انکو اور طرف میرے ہے پھر آنا

مہلت دی اور وہ نافرمان تھیں پھر میں نے انکو پکڑا اور میری ہی طرف (سب کو) لوٹ کر آنا ہے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٤٩﴾ فَالَّذِينَ

کہہ اے لوگو! سوائے اسکے نہیں کہ میں واسطے تمہارے ڈرانے والا ہوں ظاہر پس وہ لوگ

کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تمہیں نافرمانی سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں تو وہ لوگ

ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٥٠﴾

کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے واسطے انکے بخشش ہے اور رزق ہے عزت کا

جو ایمان لے آئے اور انہوں نے عمل نیک کئے، انکے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے

وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي ءَايَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

اور جن لوگوں نے سعی کی بیچ نشانیوں ہماری کے عاجز کرنے کو یہ لوگ ہیں رہنے والے

اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں کے ساتھ ہرانے چلتے کرتے رہتے ہیں وہ

الْجَحِيمِ ﴿٥١﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ

دوزخ کے اور نہیں بھیجا ہم نے پہلے تجھ سے کوئی رسول

دوزخی ہیں اور ہم نے آپ سے پہلے نہ کوئی ایسا رسول بھیجا ہے اور نہ کوئی

وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ

اور نہ نبی مگر جس وقت آرزو کرتا تھا ڈال دیتا تھا شیطان بیچ آرزو اس کی کے

ایسا نبی کہ جب اس نے کوئی تمنا کی ہو تو شیطان نے اسکی تمنا میں وسوسہ ڈالا ہو۔

فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ

پس موقوف کر دیتا ہے اللہ جو ڈالتا ہے شیطان پھر محکم کرتا ہے اللہ

مگر شیطان جو وسوسہ ڈالتا ہے اللہ اسے مٹا دیتا ہے اور اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیتا ہے۔

حل لغات

لہ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ ۔ فانہا میں ضمیر شان ہے اور یہ مذکر و مونث دونوں طرح مستعمل ہوتی ہو۔ لہ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ ۔ ولا نبی کا عطف ہے رسول پر اور عطف چاہتا ہے کہ معطوف و معطوف علیہ میں ہو مغایرت اور مغایرت کا نتیجہ ہے کہ نبی رسول کا غیر ہو یہی وجہ ہے کہ علماء نے ★

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ گذشتہ) پوری کرے بعدہٗ خطبۂ عید سُنے۔ دُعا وغیرہ سے فارغ ہو کر واپسی کے وقت راستہ تبدیل کرنا بھی سُنت ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ ہر سنت نبیؐ کا خیال رکھیں قربانی انبیائی سنت ہے۔ ۲۰۔ صحابہ کرامؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ۔ قربانیاں کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیمؑ کی سنت ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اس میں ہمیں کیا ثواب ملتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہر بال اور بھراؤن کے بدلے میں ایک ایک نیکی (مشکوٰۃ) راہِ خدا میں بخل اچھا نہیں، قربانی کے موقع پر مسلمانوں کو چاہیے کہ راہِ للہ قربانیاں کر کے اجر و ثواب حاصل کریں۔ دیکھو ہمارے مقتدیٰ نبی علیہ السلام مدینہ منورہ کے دس برس کے قیام میں برابر قربانی کرتے رہے۔ ۲۱۔ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّيْ۔ ۲۲۔ مَنْ وَجَدَ سَعَةً فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا۔ جو شخص باوجود وسعت اور فراخی کے پھر بھی قربانی نہ کرے اُسے چاہیے کہ عیدگاہ میں بھی نہ آئے نبی علیہ السلام نے اس حدیث میں شدید تاکید فرما کر قربانی کی رغبت دلائی ہے۔ قربانی کی مشروعیت میں جہاں سُنتِ ابراہیمی کی یادتازہ رکھنے کا راز مضمر ہے وہاں اسمیں بہت سے اُخروی فوائد و منافع بھی موجود ہیں۔ یہاں مختصراً وہ فوائد ذکر کرتا ہوں۔ ۲۳۔ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهُ لَيَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا۔ یعنی دسؔ ذی الحجہ کو انسان کے تمام اعمال سے بڑھ کر خون بہانا یعنی قربانی کرنا اللہ تعالیٰ کو نہایت محبوب اور پیارا ہے اور وہ قربانی زمین پر خون گرنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے ہاں مکانِ قبولیت میں پہنچ جاتی ہے اور قربانی کے جانور مع اپنے سینگوں اور بالوں کھروں کے محشر میں آئیں گے (اور قربانی کرنے والے کے اعمالنامے میں تولے جائیں گے) (ترمذی) آج جو لوگ قربانی پر مضحکہ اُڑاتے ہوئے اسکو بے فائدہ اور پیسہ ضائع کرنا بتاتے ہیں وہ اسلام کی سطح و گہرائی پر نظر ڈالیں تو ان کو معلوم ہو جائیگا کہ قربانی دیئے بغیر نہ دنیا حاصل ہو سکتی ہے نہ دین۔ دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ جس نے قربانی دی وہی کامران ہوا قربانی میں بڑے فوائد مضمر ہیں۔ قربانی اپنے ہاتھ سے کرنی چاہیے یا کم از کم قربانی کے پاس تو ضرور حاضر رہنا چاہیے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہراؓ سے فرمایا، ۲۴۔ قُوْمِيْ فَاشْهَدِيْ اُضْحِيَّتَكِ فَاِنَّ لَكِ بِاَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِهَا مَغْفِرَةً لِّكُلِّ ذَنْبٍ اَمَا اِنَّهُ يُجَاءُ بِدَمِهَا وَلَحْمِهَا فَيُوْضَعُ فِيْ مِيْزَانِكِ سَبْعِيْنَ ضِعْفًا۔ جاؤ اٹھو! اپنی قربانی کے پاس حاضر رہو کیونکہ قربانی کے خون کا جب اول قطرہ زمین پر گریگا تو قطرہ کے ساتھ ہی تمام گناہ بخش دیے جائیں گے اور یہ بھی یاد رہے کہ قربانی قیامت کے روز اپنے خون، گوشت سمیت لائی جائے گی اور اسکا وزن ستر گنا بڑھا کر ترازو میں رکھا جائیگا۔ اس فضیلت میں عام مسلمان بھی شامل ہیں (ترغیب)۔ پل صراط۔ ایک حدیث میں آپؐ نے فرمایا عَظِّمُوْا ضَحَايَاكُمْ فَاِنَّهَا عَلَى الصِّرَاطِ مَطَايَاكُمْ (تلخیص الحبیر) بڑے اور فربہ جانوروں کی قربانی کرو کیونکہ وہ پلصراط پر تمہاری سواریاں ہونگی۔ ۲۵۔ مَنْ ضَحّٰى طَيِّبَةً نَفْسُهُ مُحْتَسِبًا لِاُضْحِيَّتِهِ كَانَتْ لَهُ حِجَابًا مِّنَ النَّارِ۔ جس شخص نے بغرض طلبِ ثواب اور برضا و رغبت قربانی کی اسکے لئے وہ قربانی جہنم کی آڑ اور بچاؤ کرنیوالی بن جائے گی۔ قربانی کا وقت نمازِ عید کے بعد سے ہے قبل نماز جو قربانی کریگا اسکی قربانی نہیں ہوگی اسکو چاہیے کہ اسکے عوض اور قربانی کرے۔ ۲۶۔ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ اَوْ نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى (بخاری) ایک حدیث میں یوں فرمایا، ۲۷۔ قَالَ فِي الْاَضْحٰى مَنْ كَانَ ذَبَحَ اُضْحِيَّتَهُ قَالَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ ذَبِيْحَتَهُ (بزار)۔

کتاب و سنت میں قربانی کے چار دن ہیں۔ ۱۰ ر اور ۱۱، ۱۲، ۱۳، حبرالامۃ حضرت عبداللہ بن عباسؓ مفسرِ قرآن آیت "وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ" کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ۲۸۔ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَرْبَعَةُ اَيَّامٍ يَوْمُ النَّحْرِ وَثَلٰثَةٌ بَعْدَهٗ۔ تشریق قربانی کرنے کے دن چار ہیں۔ یوم النحر دسویں تاریخ اور تین دن اس کے بعد (ابن کثیر) ۲۹۔ عن جبیر بن مطعم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ كُلُّهَا اَيَّامُ ذَبْحٍ۔ احمد، دارقطنی۔ نیل الاوطار جلد ۵ ص۱۲۵ علامہ شوکانیؒ تحت حدیث فرماتے ہیں وَهِيَ يَوْمُ النَّحْرِ وَثَلٰثَةُ اَيَّامٍ بَعْدَهٗ۔ مذکورہ دلائل سے چار دن قربانی کے ثابت ہوئے جو صرف ایک یا تین دن کے قائل ہیں وہ غور فرمائیں۔ ہر شخص اپنی قربانی کا گوشت کھا سکتا ہے۔ ۳۰۔ قَالَ اِذَا ضَحّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ مِنْ اُضْحِيَّتِهِ (احمد) عیدگاہ میں بھی قربانی کرنی جائز ہے۔ ۳۱۔ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں ذبح و نحر یعنی قربانی کیا کرتے تھے۔ (بخاری) پیغمبرِ خدا نے قربانی کی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں، ۳۲۔ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ سَمِيْنَيْنِ عَظِيْمَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھے موٹے تازے بڑے بڑے چتکبرے لمبے سینگ والے خصی قربانی کے لئے ذبح کئے (احمد) ۳۳۔ فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَّفِي الْبَعِيْرِ عَشَرَةً صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم گائے میں سات اور اونٹ میں (باقی اگلے صفحہ پر)

نبی اور رسول کے فرق بیان کرنے میں بہت سی توجیہیں کی ہیں مگر سب میں صحیح تر اور جامع تر یہ ہے کہ جس آدمی کے پاس کھلے طور پر فرشتہ آئے اور اُسے دعوتِ خلق کا حکم کرے وہ رسول ہے اور جس کے پاس نہ تو ظاہر طور فرشتہ آئے نہ دعوتِ خلق کا حکم کرے بلکہ خواب میں دکھا دیا جائے کہ وہ رسول ہے یا پیغمبروں میں سے کوئی پیغمبر اُسے خبر دے کہ تو رسولِ خدا ہے اُسے نبی کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٥٢﴾ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ

نشانیوں اپنی کو اور اللہ جاننے والا ہے حکمت والا تاکہ کر دیوے اس چیز کو کہ ڈالتا ہے شیطان

اور اللہ ہر بات کو جاننے والا اور حکمت والا ہے تاکہ شیطان کے القاء کو ان لوگوں کے لئے وجہ

فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ

آزمائش واسطے ان لوگوں کے کہ بیچ دلوں انکے مرض ہے اور جو کہ سخت ہیں

آزمائش ٹھہرائے جن کے دلوں میں مرض ہے اور ان کے لئے جنکے دل سخت ہیں

قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾ وَّ

دل ان کے اور تحقیق ظالم البتہ بیچ خلاف دور کے ہیں اور

اور بلا شبہ نافرمان لوگ پرلے درجہ کی مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں اور

لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ

تو کہ جانیں وہ لوگ کہ دیئے گئے ہیں علم یہ کہ وہ حق ہے پروردگار تیرے کی طرف سے

تاکہ جن لوگوں کو علم عطا ہوا ہے ۔ انکو یقین معلوم ہو جائے کہ یہ آپ کے رب کی طرف سے حق ہے سو وہ

فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ

پس ایمان لاویں ساتھ اسکے پس عاجزی کریں واسطے اسکے دل انکے اور تحقیق اللہ

اس پر ایمان لے آئیں اور انکے دل خدا کے آگے جھک جائیں اور اللہ بیشک

لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥٤﴾ وَلَا

راہ دکھانے والا ہے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں طرف راہ سیدھی کی طرف اور ہمیشہ

اہل ایمان کو سیدھے رستے کی طرف ہدایت کرتا ہے (حقیقی ہادی صرف اللہ کی ذات ہے) اور جو لوگ

يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى

رہیں گے وہ لوگ کہ کفر کیا انہوں نے بیچ شک کے اس سے یہاں تک کہ

منکر ہیں وہ تو قرآن کی طرف سے ہمیشہ شک ہی میں پڑے رہیں گے ۔ یہاں تک کہ قیامت

تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ

آوے انکے پاس قیامت ناگہاں یا آوے ان کے پاس عذاب

یکایک ان پر آموجود ہو یا نامبارک دن کا عذاب ان پر آ

يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿٥٥﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ

دن نحس کا بادشاہی اس دن کی واسطے اللہ کے ہے حکم کرے گا

نازل ہو حکومت اس دن خدا ہی کی ہوگی وہ لوگوں میں

بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ

درمیان انکے پس وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے بیچ

(اختلاف کا) فیصلہ کردیگا ۔ سو وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے عمل نیک کئے وہ نعمت کے

جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٥٦﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

بہشتوں نعمت کے ہیں اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا نشانیوں ہماری کو

باغوں میں ہوں گے اور وہ لوگ جو منکر ہوئے اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے

حل لغات ۔ ؎ اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ۔ عقیم کے لغوی معنے ہیں بانجھ یعنی وہ عورت جس کے اولاد نہ ہوتی ہو تو یوم عقیم سے مراد ہے قیامت کا دن تو اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ ایسا دن ہے کہ جس کے بعد دن نہ ہوگا گویا ہر دن اپنے بعد کے دن کو پیدا کرتا ہے اور جب اس دن کے بعد دن نہیں تو وہ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ گذشتہ) دس آدمی شریک ہوئے (ترمذی) ایک گھر کی طرف سے ایک جانور قربانی کر دینا کافی ہوگا، ۳۴۔ کَانَ الرَّجُلُ فِیْ عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُضَحِّیْ بِالشَّاۃِ عَنْہُ وَعَنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ (ابن ماجہ) دوسرے کی طرف سے قربانی خواہ وہ زندہ ہو یا فوت ہو چکا ہو سب کی طرف سے قربانی کرنا جائز و درست ہے، ۳۵۔ رَاَیْتُ عَلِیًّا یُضَحِّیْ بِکَبْشَیْنِ فَقُلْتُ لَہٗ مَا ھٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِیْ اَنْ اُضَحِّیَ عَنْہُ فَاَنَا اُضَحِّیْ عَنْہُ۔ حنش کہتے ہیں میں نے حضرت علیؓ کو دو مینڈھے قربانی کرتے ہوئے دیکھا تو میرے پوچھنے پر انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو وصیت فرمائی تھی کہ میں آپ کی طرف سے قربانی کرتا رہوں (ابوداؤد) کس رنگ کا جانور قربانی کیلئے موزوں ہے ۳۶۔ یُضَحِّیْ بِکَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِیْلٍ یَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ وَیَاْکُلُ فِیْ سَوَادٍ وَیَمْشِیْ فِیْ سَوَادٍ۔ دنبہ، نر، بڑے سینگ والا (منہ، آنکھیں، پیٹ، چاروں ہاتھ پاؤں سیاہ) (نسائی) وہ جانور جنکی قربانی سے منع کر دیا گیا، ۳۷۔ فَقَالَ اَرْبَعًا اَلْعَرْجَاءُ الْبَیِّنُ ظَلْعُھَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَیِّنُ عَوَرُھَا وَالْمَرِیْضَۃُ الْبَیِّنُ مَرَضُھَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِیْ لَا تُنْقِیْ۔ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کن جانوروں کی قربانی منع ہے تو آپ نے فرمایا چار قسم کے جانوروں کی قربانی منع ہے۔ اندھا یا کانا۔ بیمار۔ لنگڑا، لاغر کمزور جسمیں گودا ہی نہ ہو۔ (ابوداؤد) عدالت نبوی سے عام مسلمانوں کو حکم ہے کہ ۳۸۔ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَیْنَ وَالْاُذُنَ وَلَا نُضَحِّیَ بِمُقَابَلَۃٍ وَلَا مُدَابَرَۃٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ۔ قربانی کے جانوروں کی آنکھ، کان خوب اچھی طرح دیکھ بھال لیں ایسا نہ ہو کہ کہیں کان آگے پیچھے سے کٹا پھٹا یا سوراخ دار ہو کیونکہ ایسے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہو (ابوداؤد)

دو دانت سے کم نہ ہو، ۳۹۔ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّۃً اِلَّا اَنْ یَّعْسُرَ عَلَیْکُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَۃً مِّنَ الضَّاْنِ۔ اونٹ (جس جانور کے دانت نہ نکلے ہوں) کی قربانی سے بھی منع فرمایا ہے البتہ دو دانت والا جانور میسر نہ ہو پھر دنبہ اونٹ بچے کی قربانی جائز ہے بشرطیکہ موٹا تازہ ہو (مسلم)

قربانی کا طریقہ۔ افضل یہ ہے کہ قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے اگر نہ ہو سکے تو اس کے پاس ضرور حاضر ہو۔ جانور کو قبلہ رخ لٹائے اور یہ دعا پڑھ کر تیز چھری سے ذبح کر ڈالے، ۴۰۔ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَنْ جس کی طرف سے یہ قربانی ہو اُس کا یہاں پر نام لیا جائے بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ (مشکوٰۃ) قربانی کی کھال وغیرہ قصائی کو اجرت میں دینا منع ہے کھال کسی دینی مدرسہ میں طلباء، غرباء اور مساکین کے لئے صدقہ کر دینا چاہیئے یا اپنی ضرورت مثلاً مصلیٰ وغیرہ بنانے کے لئے استعمال کر سکتا ہے قربانی کا گوشت خود کھاؤ۔ اقرباء، مساکین طلباء، غرباء کو کھلاؤ سب جائز و درست ہے۔ نوٹ۔ یہ یاد رہے کہ قربانی وغیرہ کے احکام و فضائل موحدین متبع سنت کے لئے ہیں۔ مشرکین مبتدعین کے لئے کوئی نیک عمل فائدہ مند نہیں تاوقتیکہ وہ اپنے شرک وکفر سے تائب نہ ہو جائے۔ فقط والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

قربانی سنت ابراہیمی ہے یوم النحر یعنی ذی الحجہ کی دس تاریخ کو اللہ کے نزدیک قربانی کرنے سے بڑھ کر اور کوئی عمل محبوب نہیں۔ زمین پر قربانی کا خون گرنے سے قبل وہ جانور مکان قبولیت میں پہنچ جاتا ہے۔ قیامت کے دن وہ جانور مع سینگ کھر اور بال کے آئے گا۔ ہر بال و ہر اون کے بدلہ ایک نیکی ملے گی (مشکوٰۃ) اور ستر گنا زیادہ کر کے قربانی کرنیوالے کی میزان میں رکھا جائیگا اور یہ قربانیاں آگ دوزخ اور قربانی کرنیوالے کے درمیان حجاب ہو جائیں گی (طبرانی) اونٹ نحر کرنیکا مسنون طریقہ یہ ہے کہ بایاں اگلا پاؤں باندھ کر تین پاؤں پر قبلہ رخ کھڑا کر کے بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ کہہ کر چھاتی یعنی لبہ میں چھرا گھونپ دیا جائے جب خون نکل جائے اور کسی ایک کروٹ پر گر جائے جان نکل گئی تو کاٹو اور کھاؤ اور کھلاؤ (ابوداؤد وغیرہ)
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَہٗ کَانُوْا یَنْحَرُوْنَ الْبَدَنَۃَ مَعْقُوْلَۃَ الْیُسْرٰی قَائِمَۃً عَلٰی مَا بَقِیَ مِنْ قَوَائِمِھَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ اَتٰی عَلٰی رَجُلٍ قَدْ اَنَاخَ بَدَنَتَہٗ یَنْحَرُھَا فَقَالَ ابْعَثْھَا قِیَامًا مُقَیَّدَۃً سُنَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ یعنی نبی علیہ السلام اور آپ کے صحابہ اونٹ اس طرح نحر کیا کرتے تھے کہ اونٹ کا بایاں پاؤں باندھ کر باقی تین پاؤں پر کھڑے کھڑے لبہ میں چھری مارتے تھے حضرت ابن عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ کو بٹھا کر ذبح کرنا چاہتا ہو انھوں نے فرمایا کھڑا کر کے نحر کر یہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے (مسند احمد وغیرہ)
محتاج کی دو قسمیں ہیں۔ قانع وہ جو صبر سے بیٹھا رہے سوال نہ کرے تھوڑا ملجائے تو اسی پر قناعت کرے۔ دوسرا معتر جو بے قرار ہوکر سوال کرے کچھ ملجائے تب بھی قرار نہیں (موضح) اور دوست ناتواں پڑوسی بھی مراد ہیں۔ فقط
عبد القہار غفرلہٗ۔ ۵ ذیقعدہ [illegible]

ف۳ مروی ہے کہ اہل جاہلیت اپنی قربانیوں کے گوشت اور خون بیت اللہ پر چھڑکتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے کہا کہ ہم زیادہ لائق ہیں کہ یہ کام ہم کریں تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری (ابن جریر۔ ابن ابی حاتم) بخاری کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کی طرف نظر فرماتا ہے۔ ابوعمار کتاب الغفار۔

ف۴ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ میں ان کفار کا ذکر تھا جو مسلمانوں کو حرم شریف کی زیارت اور حج و عمرہ وغیرہ سے روکتے تھے۔ درمیان میں مسجد حرام اور اسکے متعلقات کی تعظیم و ادب کے احکام بیان فرمائے۔ اب پھر مضمون سابق کی طرف (اگلے صفحہ پر دیکھئے)

---

۱ بیشک عقیم یعنی بانجھ ہے کہ اُس سے دن پیدا نہیں ہوتا۔ اور اگر اس دن سے بدر کا دن مراد ہے تو اُسے عقیم کہنے کی یہ وجہ ہے کہ اُس میں عورتوں کی اولاد قتل کی گئی تو وہ گویا بانجھ ہو گئیں کہ انکے اولاد پیدا ہی نہیں ہوتی ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ع

فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا

پس یہ لوگ واسطے انکے عذاب ہے ذلیل کرنے والا اور جن لوگوں نے وطن چھوڑا

ان لوگوں کے لئے رسوا کن عذاب ہوگا اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی

فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا لَيَرْزُقَنَّهُمُ

بیچ راہ اللہ کے پھر مارے گئے یا مرگئے البتہ رزق دیوے گا انکو

راہ میں ہجرت کی۔ پھر قتل ہوگئے یا مرگئے تو اللہ انکو (آخرت میں)

اللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿٥٨﴾

اللہ رزق اچھا اور تحقیق اللہ وہی بہتر ہے روزی دینے والا

ضرور عمدہ روزی دے گا اور (یاد رکھو کہ) اللہ بے شک بہترین رازق ہے

لَيُدْخِلَنَّهُم مُّدْخَلًا يَرْضَوْنَهُ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَعَلِيمٌ

البتہ داخل کرے گا ان کو اسی جگہ کہ پسند کریں گے اس کو اور تحقیق اللہ جاننے والا

وہ انکو یقیناً ایسے مقام میں داخل کرے گا جس کو وہ پسند کریں گے۔ اور اللہ بے شک (سب کے حال سے) واقف

حَلِيمٌ ﴿٥٩﴾ ذَٰلِكَ ۖ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ

تحمل والا ہے بات یہی ہے اور جو کوئی بدلا لیوے برابر اس کے کہ زیادتی کی گئی ہو اوپر اسکے

اور بردبار ہے ٭ اور جس کو ایذا پہنچے۔ وہ اسی قدر پہنچائے۔ جس قدر کہ اس کو پہنچائی گئی ہے

ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنصُرَنَّهُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ

پھر زیادتی کی جاوے اوپر اسکے البتہ مدد دیگا اس کو اللہ تحقیق اللہ معاف کرنیوالا

پھر اس پر زیادتی ہو تو اللہ اسکی ضرور مدد کریگا اللہ بیشک معاف کرنے والا اور

غَفُورٌ ﴿٦٠﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ

بخشنے والا ہے یہ بسبب اس کے ہے کہ اللہ داخل کرتا ہے رات کو بیچ دن کے

بخشنے والا ہے یہ اس وجہ سے کہ اللہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں

وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿٦١﴾

اور داخل کرتا ہے دن کو بیچ رات کے اور یہ کہ اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے

داخل کرتا رہتا ہے اور (نیز) اس لئے کہ اللہ سب کی سنتا اور سب کچھ دیکھتا ہے

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ

یہ بسبب اس کے ہے کہ اللہ وہ ہے حق اور یہ کہ جو پکارتے ہیں سوا اس کے

یہ اس بنا پر ہے کہ اللہ ہی برحق ہے اور یہ کہ جنکو یہ خدا کے سوا (اپنی حاجت براری کے لئے) پکارتے ہیں

هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٦٢﴾ أَلَمْ

وہ ہے باطل اور یہ کہ اللہ وہ ہے بلند مرتبہ بڑا ہے کیا نہ

وہ غلط ہے اور اس لئے کہ اللہ بڑا اور برتر بزرگ ہے کیا آپ نے

تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَتُصْبِحُ الْأَرْضُ

دیکھا تو نے یہ کہ اللہ نے اتارا آسمان سے پانی پس ہوجاتی ہے زمین

نہیں دیکھا کہ اللہ آسمان سے مینہ برساتا ہے جس سے زمین سرسبز

حل لغات ۔ ۵۷ فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۔ اولئک مبتدا لہم عذاب خبر مہین عذاب کی صفت اور ممکن ہو کہ اولئک مبتدا اور لہم خبر اور عذاب اس فعل کی وجہ سے مرفوع ہو جس کے متعلق لہم ہے ۶۲ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ ۔ ذلک مبتدا بان اللہ الخ خبر ٭

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ گذشتہ)

عود کیا گیا ہے یعنی مسلمان مطمئن رہیں اللہ تعالیٰ عنقریب دشمنوں سے انکا راستہ صاف کر دیگا۔ مسجد حرام تک پہنچنے اور اسکے متعلق احکام کی تعمیل کرنے میں کوئی رکاوٹ باقی نہ رہے گی بے خوف وخطر حج وعمرہ ادا کریں گے گویا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ میں جو بشارت دینے کا امر تھا اسکا ایک فرد یہ خوشخبری ہوئی اور دغاباز ناشکر گزاروں کو اگر ایک خاص مہلت بعض مصالح اور حکمتوں کی بنا پر ہے۔ آخری انجام یہی ہوتا ہے کہ اہل حق غالب ہوں اور باطل پرستوں کو راستہ سے چھانٹ دیا جائے ۱۲ موضح القرآن

ف جہاد کے حکم کے لئے یہ آیت سب سے پہلے نازل ہوئی ۱۲ فائدہ ستاریہ (فوائد صفحہ ۴۷۶) ف جو اسکی مدد کریگا یعنی اس کے دین کی اور اس کے رسول کی، اللہ قادر ہے جو چاہے ایک دم میں کرے لیکن انسان سے یہی معاملہ ہے چھلے بُرے آپس میں سزا پا دیں ۱۲ موضح القرآن

ف اس میں رد ہے اہل تشیع و روافض کا جو خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم پر طعن وتشنیع کرتے ہیں یہ آیت دلیل ہے صحت خلافت خلفاء راشدین پر اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تمکین ونفاذ امر مع سیرت عادلہ عطا کی تھی یہ چاروں کام ان میں موجود تھے (۱) نماز کا قائم کرنا (۲) زکوٰۃ دینا (۳) نیک کام کا حکم کرنا (۴) بُرے کام سے منع کرنا ۱۲ فتح

ف عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ یہ آیت ہمارے حق میں اتری ہے، ہم ناحق اپنے گھروں سے نکالے گئے ہمارا کچھ قصور نہیں تھا مگر یہ کہ ہمنے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر ہمیں مقدور ملا زمین میں تو ہمنے نمازیں قائم کیں اور زکوٰۃ ادا کی اور اچھے کاموں کا حکم کیا بُرے کاموں سے روکا لہٰذا انجام کار میرے اور میرے ساتھیوں کے لئے ہے بغیران سے مروی ہے کہ هٰذَا وَاللّٰهِ ثَنَاءٌ قَبْلَ بَلَاءٍ یعنی خدا کی قسم یہ تو تعریف ہے امتحان سے پہلے اسکی مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خلفاء کی ثنا کی پہلے اس سے کہ یہ نیکیاں ان سے ظہور میں آئیں تو خدا کی مار ہے ان لوگوں پر جو بزرگوں پر طعن کرتے ہیں باوجود اسکے کہ اللہ تعالیٰ نے انکی تعریف قرآن پاک میں جابجا کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا کہ مہاجرین اور انصار رضی اللہ عنہم کو رؤساء عرب اور قیصر وکسریٰ عجم پر مسلط کیا اور ان لوگوں کی زمینوں اور گھروں کا وارث بنایا ۱۲۔ فتح

ف خدا نے جو اپنی نصرت کے وعدے اپنے بندوں سے کئے ہیں انہیں تاخیر ہونے پر کفار اپنی کثرت وقوت کو دیکھتے ہوئے انکی تکذیب نہ کریں بلکہ یہ تو خدا کی ڈھیل ہے پہلی قوموں نے یہ ڈھیل دیکھ کر دھوکا کھا کر پیغمبروں کو جھٹلایا آخر جب پکڑے گئے تو اگلی آیتوں کو پڑھو ان کا کیا حشر ہوا۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتا ہے یہاں تک کہ جب اسے پکڑتا ہے پھر نہیں چھوڑتا۔ بخاری۔ مسلم ۱۲۔ ابن کثیر

ف بنیادیں ہلنے سے پہلے چھتیں گر پڑیں پھر دیواریں اور سارا مکان گر کر مع چھت ڈھیر بن گیا حتیٰ کہ کنوئیں جن پر پانی کھینچنے والوں کی بھیڑ رہتی تھی آج ان میں کوئی ڈول ڈالنے والا بھی نہ رہا بیکر معطل ہو گئے اور پختہ عالی شان مکانات کھنڈر بن کر رہ گئے۔ ۱۲ ابن کثیر

(فوائد صفحہ ۴۷۷) ف یعنی آنکھوں سے دیکھ کر اگر دل سے غور نہ کیا تو وہ نہ دیکھنے کے برابر ہے گویا اس کی ظاہری آنکھیں کھلی ہوں پر دل کی آنکھیں اندھی ہیں اور حقیقت میں زیادہ خطرناک اندھاپن وہی ہے جسمیں دل اندھے ہو جائیں (العیاذ باللہ) موضح القرآن۔ ابو محمد اندلسی فرماتے ہیں اے وہ شخص جو گناہوں میں لذت پا رہا ہے کیا اپنے بڑھاپے اور بُرے آپے سے بھی تو بے خبر ہے؟ اگر نصیحت اثر نہیں کرتی تو کیا دیکھنے سننے سے بھی عبرت حاصل نہیں ہوتی سُن لے آنکھیں اور کان اپنا کام نہ کریں تو اتنا بُرا نہیں جتنا بُرا یہ ہے کہ واقعات سے سبق حاصل نہ کیا جائے اور دل میں خوف خدا حق کی سمجھ نہ رہے ۱۲ ف تمہارے استہزاء وتکذیب کے طور پر عذاب کے لئے جلدی مچانا فضول ہے وہ تو اپنے وقت پر آکر ہی رہے گا کیونکہ ایک دن خدا کے نزدیک تمہارے ہزار برس کے برابر ہے یہ باعتبار اس کے علم اور بُردباری کے ہے کیونکہ اسے علم ہے کہ وہ ہر وقت ان کی گرفت پر قادر ہے پھر عذاب کے لئے جلدی مچانا کیا معنے؟ ترمذی میں ہے آپ فرماتے ہیں فقراء مسلمان مالداروں سے آدھا دن پہلے جنت میں جائیں گے یعنی پانچ سو برس پہلے۔ ایک روایت میں ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا آدھے دن کی مقدار کیا ہے؟ فرمایا تو نے قرآن نہیں پڑھا؟ میں نے کہا ہاں تو یہی آیت سُنائی۔ پس سمجھ لو اُخروی عذاب کا وعدہ ضرور آکر رہے گا یعنی قیامت آئے گی اور تم کو پوری سزا ملے گی اور قیامت اس حاملہ کی طرح ہے جو پورے دنوں ہو، نہ جانے کب بچہ ہو جائے ۱۲ ابن کثیر ف بڑے بڑے سازوسامان والے نافرمانی کی وجہ سے ہلاک ہو چکے۔ اس کا بیان صفحہ ۳۳۱ میں بھی ہوا ۱۲ ف ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے کہلوا دیا کہ تم کہدو میں خدا کی طرف سے تم کو رب کے عذاب سے ڈرانے کے لئے بھیجا گیا ہوں جو ایمان لے آئیں گے انکے لئے بخشش اور جنت میوے، پھل اور عمدہ عمدہ نعمتیں ہیں اور دیدار الٰہی نصیب ہوگا ۱۲۔ مرتب حواشی

(فوائد صفحہ ۴۷۸) ف نبی کو ایک حکم اللہ سے آتا ہے اسمیں ہرگز تفاوت نہیں اور ایک اپنے دل کا خیال اس میں جیسے اور آدمی کبھی خیال ٹھیک پڑا کبھی نہ پڑا جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ مدینہ سے مکہ میں گئے عمرہ کیا۔ خیال میں آیا کہ شاید اب کے برس وہ ٹھیک پڑا اگلے برس یا وعدہ ہوا کافروں پر غلبہ ہوگا خیال آیا کہ اب کی لڑائی میں اس میں نہ ہوا پھر اللہ تعالیٰ جتا دیتا ہے کہ جتنا حکم تھا اس میں تفاوت نہیں (موضح القرآن) حافظ ابن کثیرؒ نے کہا ہے کہ اکثر مفسرین نے اس آیت کے شان نزول میں یہ قصہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں سورہ نجم پڑھی جب اس آیت پر پہنچے اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ۝ تو اس وقت شیطان نے آپ کی زبان مبارک پر یہ کلمہ ڈالدیا تِلْكَ الْغَرَانِيْقُ الْعُلٰى وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى جسکا مطلب یہ ہوا کہ یہ تینوں بُت بڑے ہیں اور شفاعت کریں گے۔ اسپر مشرکوں نے خوش ہو کر کہا کہ کبھی باقی اگلے صفحہ پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۶۳﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

سبز | تحقیق | اللہ | باریک دیکھنے والا ہے | خبردار | واسطے اسی کے ہے جو کچھ بیچ | آسمانوں کے ہے

ہو جاتی ہے (اور دیکھو) اللہ بیشک مہربان اور خبر رکھنے والا ہے اور اسی کے قبضہ و اختیار میں ہے جو کچھ آسمانوں

وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶۴﴾ اَلَمْ ع ۱۵

اور جو کچھ بیچ | زمین کے ہے | اور تحقیق | اللہ | البتہ وہ ہے | بے پرواہ | تعریف کیا گیا ہے | کیا نہ

میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور بیشک وہ بے نیاز اور سزاوار حمد ہے کیا آپ نے

تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ

دیکھا تو نے یہ کہ | اللہ نے | مسخر کیا | واسطے تمہارے | جو کچھ بیچ | زمین کے ہے | اور مسخر کیا کشتیوں کو

نہیں دیکھا۔ کہ اللہ نے زمین کی (سب) چیزوں کو تمہارے زیر فرمان کر دیا ہے اور کشتی کو بھی جو

تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ

چلتی ہیں | بیچ | دریا کے | ساتھ حکم اس کے | اور تھام رکھتا ہے | آسمانوں کو | اس سے کہ گر پڑے

اس کے حکم سے دریا میں چلتی ہے اور وہی آسمان کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ زمین پر نہ

عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ

اوپر | زمین کے | مگر ساتھ حکم اس کے | تحقیق | اللہ | ساتھ | لوگوں کے

گر پڑے | مگر اس کے حکم سے۔ | بیشک | اللہ | لوگوں پر بہت زیادہ

لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۵﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ثُمَّ

البتہ شفقت کرنے والا | مہربان ہے | اور وہی ہے جس نے | جلایا تم کو | پھر

شفقت کرنے والا | مہربان ہے | اور وہی ہے جس نے | تم کو زندہ کیا | پھر

يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿۶۶﴾

مارے گا تم کو | پھر | زندہ کرے گا تم کو | تحقیق | آدمی | البتہ ناشکر ہے والا

تم کو مارے گا | پھر | زندہ کریگا | بیشک | انسان | بڑا ناشکرا ہے

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا

واسطے | ہر ایک | امت کے | کی ہے ہم نے | طرح عبادت کی کہ | وہ | عبادت کرتی ہیں | پس نہ

ہر امت کے لئے ہم نے (عبادت کے) طریق مقرر کر رکھے ہیں جن پر وہ عمل پیرا تھے سو

يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ

جھگڑیں | تجھ سے | بیچ | حکم کے | اور پکار | طرف | پروردگار اپنے کے | تحقیق تو

لوگوں کو چاہیے کہ اس امر میں آپ سے نہ جھگڑیں اور آپ اپنے رب کی طرف بلاتے رہئے۔ بلاشبہ

لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۶۷﴾ وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ

البتہ اوپر | راہ | سیدھی کے ہے | اور اگر | جھگڑیں تجھ سے | پس کہہ | کہ اللہ

آپ | راہ | راست پر ہیں | اور اگر وہ | آپ سے جھگڑا کریں | تو ان کو کہہ دیجئے کہ جو کچھ تم

اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

خوب جانتا ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم | اللہ | حکم کریگا | درمیان تمہارے | دن | قیامت کے

کرتے ہو اللہ اس سے خوب واقف ہے | اللہ تمہارے درمیان | ان باتوں میں | جن میں تم اختلاف کرتے ہو

حل لغات ۔ ۱؎ تجری فی البحر بامرہ یہ جملہ ہو کر حال ہے الفلک سے ۲؎ ویمسک السماء ان تقع ۔ ان تقع دوسرا مفعول ہے یمسک کا والتقدیر من ان تقع او کراہۃ ان تقع ۳؎ منسکا ھم ناسکوہ منسک مصدر ہے بمعنی شریعت جمع ناسکوہ منسکا کی صفت ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ گذشتہ) آج سے پہلے ہمارے معبودوں کی تعریف نہیں کری جو آج کی ہے آپؐ نے سورۃ ختم کرکے سجدہ تلاوت کیا اور مشرکوں نے بھی سجدہ کیا جب آپؐ کو اس معاملہ کی خبر ہوئی تو آپؐ کو بڑا رنج ہوا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور آپؐ کو تسلی دی کہ اور پیغمبروں کے ساتھ بھی ایسا معاملہ گزرا ہے شیطان نے انکی قرارت کے وقت کچھ خلل ڈالا تھا ایسے ہی اب بھی کیا ہے مگر ایسا معاملہ صرف اس لئے ہوا کرتا ہے کہ کھرے کھوٹے کی تمیز ہو جائے یہ قصہ جن طرق سے مروی ہے سب کے سب مرسل ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے کہ اس واقعہ کی اصل ضرور ہے اگرچہ اسکی فروعات میں کچھ کمی بیشی ہو (جامع البیان صفحہ ۲۹۵) بہرحال ایک روایت کو دوسری روایت سے تقویت ہوتی ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ قصہ ثابت ہے اور قرآن کی یہ آیت اس پر دلیل ہے اور اسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال صدق پر دلالت ہے اور یہ بھی واضح ہوا کہ آپؐ خواہشات کے تابع نہیں تھے کیونکہ متبعین خواہشات تو جو بات انکے منہ سے نکلے اسی کی تائید میں لپٹتے ہیں اگرچہ وہ باطل ہو۔ امام ابن تیمیہؒ **ف۲** یعنی اس میں گمراہ اور بہکتے ہیں سو ان کا کام ہے بہکنا۔ اور ایمان والے اور مضبوط ہوتے تھے کہ اس کلام میں بندے کا دخل نہیں۔ اگر ہوتا تو یہ بھی بندے کے خیال کی طرح کبھی صحیح کبھی غلط ہوتا اور جس کی نیت اعتقاد پر ہو اس کو اللہ یہ بات سمجھا تا ہے (موضح) معلوم ہوا نبی ہو یا ولی غوث ہو یا قطب خدا پر کسی کو جبر نہیں کہ جو کچھ وہ کہیں خدا بھی وہ کرے بلکہ وہ سب تو خدا کی مرضی کے تابع تھے ۱۲۔ ابو عمار عبد القہار مرتب فوائد۔ **ف۳** یہ ناگہانی آفت کا دن ان لوگوں کے حق میں بدر کی لڑائی کا دن تھا کہ جس طرح بانجھ عورت کو اولاد نصیب نہیں ہوتی اسی طرح ان میں کے بڑے بڑے سرکشوں کو اس دن صبح کی شام نصیب نہیں ہوئی، اگرچہ بعض مفسرین نے یوم عقیم کی تفسیر قیامت کے دن کو قرار دیا ہے لیکن قیامت کا ذکر ان آیتوں میں جدا آیا ہے اس واسطے علامہ ابن جریرؒ نے یوم عقیم کی تفسیر بدر کی لڑائی کے دن کو ٹھیرا کر اسی تفسیر کو صحیح قرار دیا ہے۔ قیامت کے دن سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کی حکومت نہ ہوگی بلکہ بڑے بڑے بادشاہ اور امیر اس دن فقیروں کی طرح ننگے پاؤں ننگے بدن اللہ کے روبرو کھڑے ہونگے اور فرمانبرداروں کے حق میں جنت میں داخل ہونے کا اور نافرمانوں کے حق میں دوزخ میں جھونکے جانے کا جو فیصلہ اس دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس کا اثر بادشاہ امیر فقیر سب پر یکساں پڑیگا ۱۲۔ احسن (فوائد صفحہ ۴۷۹) **ف۱** یعنی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اسکی رضامندی اور ثواب کی طلب کے لئے ہجرت کی اور وطن اور اہل اور دوستوں کو چھوڑا پھر وہ جہاد میں مارے گئے یا لڑائی بغیر اپنے بچھونوں پر فوت ہو گئے تو انھوں نے اجر جزیل اور ثنائے جمیل کو حاصل کر لیا۔ شرجیلؓ سے روایت ہے کہ ہم ملک روم میں ایک قطعہ پر مدت تک مقیم اور مرابط رہے تو مجھ پر سلمان فارسیؓ گزرے تو فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص راہ خدا کی تیاری میں فوت ہوا اسپر اللہ تعالیٰ اس طرح کا اجر جاری کریگا (یعنی جیسے دنیا میں اس کو اپنے عمل کا اجر ملتا تھا) اور اسپر رزق جاری کریگا اور (قبر کے) دو امتحان لینے والوں سے امن میں رہے گا پڑھو اگر تمہارا جی چاہے آیت وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الآیۃ اور ہمام سے روایت ہے کہ ابو قبیل اور ربیعہ نے کہا ہم رودس میں تھے اور ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی فضالہ رضی اللہ عنہ تھے تو وہ دو جنازوں پر گزرے ایک انمیں کا مقتول تھا دوسرا متوفی۔ پس لوگوں نے قتیل کیطرف توجہ کی تو فضالہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا وجہ کہ میں لوگوں کو دیکھتا ہوں! سیہر جھک پڑے اور اسکا ساتھ چھوڑ دیا لوگوں نے کہا یہ اللہ کی راہ میں مارا گیا، کہنے لگے مجھے کچھ پرواہ نہیں ان دونوں میں سے جس کی قبر سے اٹھایا جاؤں۔ تم سنو! اللہ تعالیٰ کا کلام وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا الآیۃ روایت کیا ان دونوں کو ابن ابی حاتم نے (ابن کثیر) مُّدْخَلًا سے مراد جنت ہے اور مومنوں کیلئے بشارتیں ہیں، جن کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ ۱۲ **ف۲** یعنی مظلوم اگر ظالم سے واجبی بدلہ لے پھر از سر نو ظالم اس پر زیادتی کرے تو وہ پھر مظلوم ٹھیر گیا حق تعالیٰ پھر مدد کریگا جیسا کہ اسکی عادت ہے کہ مظلوم کی آخر حمایت کرتا ہے وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ بپرہیز از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن ۔ اجابت از در حق بہر استقبال می آید ۱۲ (موضح) **ف۳** ابن ابی حاتم نے اس آیت کی تفسیر میں مقاتلؒ سے نقل کیا ہے کہ محرم کی دو راتیں باقی رہ گئی تھیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک لشکر بھیجا۔ راستے میں ان سے مشرک ملے اور لڑنے کے لئے آمادہ ہوئے مسلمانوں نے ان کو سمجھایا کہ حرمت والے مہینہ میں نہ لڑو لیکن مشرک نہ مانے لڑائی شروع کر دی آخر مسلمانوں کی فتح ہوئی کافر مغلوب ہوئے۔ مسلمانوں نے کہا ہم ماہ حرام میں لڑے یہ ہم سے بڑا ہوا، خدا پکڑیگا تو کیا جواب دیں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ بخشنے والا معاف کرنیوالا ہے یعنی حرمت والے مہینہ میں جو تم مجبوراً و مدافعۃً لڑے ہو اللہ تم کو اس پر نہیں پکڑیگا غرض کہ اس میں مہاجرین کی فضیلت ہے **ف۴** یعنی اصنام و انداد و اوثان اور ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ کے سوا پوجی جائے وہ سب باطل و زائل ہے کیونکہ نہ وہ کسی ضرر کے مالک ہیں نہ نفع کے۔ ہر چیز اس کے قہر و سلطنت و عظمت کے نیچے ہے اسکے سوا نہ کوئی معبود ہے نہ مسجود، وہ ایسا بڑا ہے کہ اس سے کوئی بڑا نہیں وہ ایسا اوپر ہے کہ اس سے اوپر کوئی نہیں وہ عرش پر مستوی ہوا اسکا تخت سب مخلوقات کے اوپر ہے وہ مالک ہے اور سب اس کے غلام اور بندے ہیں ۱۲ فائدہ ستاریہ

فوائد صفحہ ھٰذا | **ف۱** اللہ تعالیٰ اپنی عظیم الشان قدرت اور وحدانیت کے دلائل بیان فرما رہا ہے کہ سوکھی غیر آباد مردہ زمین پر وہ آسمان سے پانی برساتا ہے وہ لہلہاتی ہوئی سرسبز ہو جاتی ہے گویا جی اٹھتی ہے اسی طرح کفر کی خشک و ویران زمین کو اسلام کی بارش سے سبزہ زار بنادیگا یعنی قلوب بنی آدم کو فیوض اسلام قرآن و حدیث کا مینہ برسا کر سرسبز و شاداب بنادیگا۔ بیان فتصبح میں ف تعقیب کیلئے ہے ہر چیز کی تعقیب اسی انداز سے ہوتی ہو دیکھو جیسے نطفہ کا علقہ ہونا پھر علقہ کا مضغہ ہونا جہاں بیان فرمایا (بقیہ صفحہ ۴۸۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٦٩﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا

بیچ اس چیز کے کہ تھے تم بیچ اس کے اختلاف کرتے وقت کیا نہیں جانتا تو یہ کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ

قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا کیا تم نہیں جانتے؟ کہ آسمانوں میں اور زمین

فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ إِنَّ ذَٰلِكَ فِي كِتَابٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ

بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے تحقیق یہ بیچ کتاب کے ہے تحقیق یہ

میں جو کچھ ہے وہ اللہ کے علم میں ہے یہ سب باتیں کتاب (لوح محفوظ) میں (مرقوم) ہیں۔ بیشک یہ بات

عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٧٠﴾ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ

اوپر اللہ کے آسان ہے وقت اور عبادت کرتے ہیں سوائے اللہ کے اس چیز کو کہ نہیں

اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔ اور (یہ لوگ) خدا کے سوا ایسی عبادت کرتے ہیں جن کے حق میں

يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ

اتاری ساتھ اس کے کوئی دلیل اور اس چیز کو کہ نہیں واسطے ان کے ساتھ اس کے علم اور نہیں واسطے ظالموں کے

اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی اور نہ ان کو اس کا کوئی علم ہے اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار

مِنْ نَصِيرٍ ﴿٧١﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ تَعْرِفُ فِي

کوئی مدد دینے والا اور جو وقت پڑھی جاتی ہیں اوپر ان کے نشانیاں ہماری روشن پہچانتا ہے تو بیچ

نہیں۔ اور جب ان کو ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو تم ان منکروں کے

وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ۖ يَكَادُونَ يَسْطُونَ بِالَّذِينَ

مونہوں ان لوگوں کے کہ کافر ہیں ناخوشی کو نزدیک ہیں کہ حملہ کریں اوپر ان لوگوں کے

چہرے پر ناخوشی (کے آثار) دیکھتے ہو (یہاں تک کہ) قریب ہوتے ہیں کہ ان لوگوں پر حملہ کر بیٹھیں جو ان کو

يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۗ قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ ذَٰلِكُمُ ۗ

کہ پڑھتے ہیں اوپر ان کے نشانیاں ہماری کہہ کیا پس خبر دوں میں تم کو ساتھ بدتر کے اس سے

ہماری آیتیں سناتے ہیں (اے پیغمبر) ان سے کہہ دو کہ میں تم کو اس سے بھی بدتر چیز بتاؤں؟ (وہ) دوزخ

النَّارُ ۖ وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٧٢﴾ ع ۸ ۱۷

آگ ہے وعدہ کیا ہے اس کا اللہ نے ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے اور بری ہے جگہ پھر جانے کی وہ

دوزخ کی آگ ہے جس کا خدا نے منکروں سے وعدہ کر رکھا ہے اور وہ (بہت ہی) برا ٹھکانا ہے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ

اے لوگو! بیان کی گئی ہے مثال پس سنو اس کو تحقیق کہ جن کو

اے لوگو! تمہارے لئے ایک مثال بیان کی جاتی ہے۔ اسے کان لگا کر سنو کہ جن لوگوں کو تم خدا کے

تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا

پکارتے ہو سوائے اللہ کے ہرگز پیدا کر سکیں گے ایک مکھی اور اگر اکٹھے ہوں

سوا تم جن کو پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی تو نہیں بنا سکتے۔ اگرچہ اس کے لئے وہ سب جمع ہو جائیں

لَهُ ۖ وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَنْقِذُوهُ مِنْهُ ۚ

واسطے اس کے اور اگر چھین لے ان سے مکھی کچھ نہ چھڑا سکیں اس کو اس سے

اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اس سے چھڑا نہیں سکتے۔

حل لغات۔ ۱؎ يَكَادُونَ يَسْطُونَ۔ یسطون ماخوذ ہے سطو سے اور سطو کہتے ہیں شدۃ بطش اور کسی پر پل پڑنے کو۔ ۲؎ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمُ النَّارُ۔ النار خبر ہے مبتدا محذوف کی کیونکہ جواب ہے سوال مقدر کا گویا کسی کہنے والے نے کہا ما شر من ذلک فقیل النار اور ممکن ہے کہ النار مبتدا ہو اور وعدها الله خبر۔ ۳؎ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَّ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ گذشتہ) ——— پر وہاں کسی وقت تعقیب کیلئے

آئی ہے اور ہر دو صورتیں چالیس دن کا فاصلہ ہوتا ہے اور یہ بھی مذکور ہے کہ حجاز کی بعض زمینیں ایسی بھی ہیں کہ بارش ہوتے ہی سبزہ سبز و سرسبز ہو جاتی ہیں یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت پر دال ہیں۔ زمانہ جاہلیت کے موحد زید بن عمرو بن نفیل وامیہ بن ابی الصلت کے اشعار میں ہے وَقُوْلَا لَہٗ مَنْ یُّنْبِتُ الْحَبَّ فِی الثَّرٰی ؛ فَیُصْبِحُ مِنْہُ الْبَقْلُ یَھْتَزُّ رَابِیًا ؛ وَیُخْرِجُ مِنْہُ حَبَّہٗ فِیْ رُؤُوْسِہٖ ؛ فَفِیْ ذٰلِکَ اٰیٰتٌ لِّمَنْ کَانَ وَاعِیًا۔ اے میرے دونوں پیغمبرو! تم اس سے کہو کہ مٹی میں سے دانے کون نکالتا ہے کہ درخت پھوٹ کر جھومنے لگتا ہے اور اسکے سر پر بال سی نکل آتی ہے عقلمند کے لئے تو اس میں ایک چھوڑ کئی نشانیاں موجود ہیں۔ تمام کائنات کا مالک وہی اکیلا ہے ہر کوئی اس کے سامنے فقیر اور اس بارگاہ عالی کا محتاج ہے کیا تم دیکھتے نہیں کہ کل حیوانات جمادات کھیتیاں باغات تمہارے فائدے کے لئے تمہیں دئیے ہیں سے

جانور پیدا کئے تیری وفا کے واسطے ؛ چاند سورج اور ستارے ہیں ضیا کیو اسطے
کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے ؛ کل جہاں تیرے لئے اور تو خدا کے واسطے

اُسی اللہ کا احسان ہے کہ اُس کے حکم سے دریاؤں سمندروں میں کشتیاں تمہیں ادھر سے اُدھر لیجاتی ہیں پانی چیرتی ہوئی تمہارے ہی نفع کے لئے چل رہی ہیں جو اتنے احسانات و واقعات دیکھ کر بھی اسکا حق ادا نہیں کرتا فرائض الٰہی کا تارک ہے اور منعم حقیقی کو چھوڑ کر دوسروں کے سامنے جھکنے لگتا ہے اس سے بڑھ کر کون ناشکرا ہوگا ۱۲۔ فائدہ ستاریہ۔ ابن کثیر

(فوائد صفحہ ھٰذا)

ف ۱۔ قرآن مجید کا دعویٰ کہ ہر قوم میں قربانی کا حکم ہے آج بھی مذہبی کتب میں اسکا ثبوت ملتا ہے۔ عیسائیوں کی بائبل تورات کی دوسری کتاب سفر خروج میں عموماً یہی احکام قربانی ہیں اسی طرح ہندوؤں کی مذہبی کتابوں میں بھی اسکا ثبوت ملتا ہے۔ انکے مسلمہ پیشوا منو جی فرماتے ہیں یگیہ (قربانی) کے واسطے اور نوکروں کے کھانے کے واسطے اچھے ہرن اور پرند مارنا چاہیئے۔ اگلے زمانے میں رشیوں نے یگیہ کے لئے کھانے کے لائق ہرن اور پکشوں کو مارا ہے۔ سرشٹی برہما جی نے آپ سے آپ یگیہ (قربانی) کے واسطے پشو (حیوانوں) کو پیدا کیا اس سے یگیہ میں جو قتل ہوتا ہے وہ بدھ نہیں کہلاتا۔ حیوان پرند پکھو وغیرہ یہ سب یگیہ کے واسطے مارے جانے سے اعلیٰ ذات کو دوسرے جنم میں پاتے ہیں (ادھیائے ۵ شلوک ۲۲-۲۳-۲۹-۳۰) گو آجکل کے ہندو یا آریہ ایسے مقامات کی تاویل یا تردید کریں مگر صاف الفاظ کے ہوتے ہوئے انکی تاویل

کون سنتا ہے ہم کو یہ دکھانا منظور ہے کہ قرآن شریف نے جو دعویٰ کیا ہے وہ اپنا ثبوت رکھتا ہے باقی قربانی کی علت اور وجہ اس کے لئے ہماری کتب مباحثہ حق پرکاش ترک اسلام ملاحظہ ہوں (اقتباس از تفسیر ثنائی جلد پنجم صفحہ ۱۳۳) اصل دین ہمیشہ سے ایک ہے اور احکام ہر دین میں جدا ہوتے ہیں۔ ہر حکم کا واسطہ کیوں پوچھتے ہیں (موضح القرآن) چند مشرکوں نے صحابہؓ سے جھگڑا کیا تھا کہ تم اپنے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور کھاتے ہو اور اللہ کا مارا ہوا جانور نہیں کھاتے اسپر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی جسکا مفصل بیان صفحہ ۲۴۰ میں لکھا جاچکا ہے اور یہ مقصد بھی ہے کہ بجز اللہ کے کبھی کسی دوسری چیز کی عبادت مقرر نہیں کی گئی اسلئے توحید وغیرہ کے ان متفق علیہ کاموں میں جھگڑا کرنا کسی حال میں زیبا نہیں۔ دوسرا معنی یہ کہ ہر زمانہ میں اللہ نے ایک شریعت قائم کی ہر کبھی موسوی، عیسوی اور کبھی محمدی، اپنے اپنے زمانہ میں ہر شریعت حق اور من جانب اللہ تھی۔ اب ایک شریعت کا حکم دوسری شریعت کے حکم میں داخل کر کے حجت کرنا ٹھیک نہیں۔ (احسن الفوائد)

ف ۲ یعنی زمین و آسمان کی ہر چیز اسکے علم کے احاطہ میں ہے ایک ذرہ بھی اس سے باہر نہیں۔ کائنات کے وجود سے پہلے ذرہ ذرہ کا علم تھا۔ مسلم شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی پیدائش سے پچاس ہزار برس پہلے جبکہ اسکا عرش پانی پر تھا مخلوق کی تقدیریں لکھیں یعنی لوح محفوظ میں سنن کی روایت میں ہے کہ سب سے پہلے خدا نے قلم کو پیدا کیا اور اس سے فرمایا کہ جو کچھ قیامت تک ہونیوالا ہے سب لکھ دے۔ پس یہ اسکا کمال علم ہے کہ چیز کے وجود سے قبل اسے معلوم ہے اور یہ اسکے لئے کوئی مشکل نہیں بلکہ آسان ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پیدا کیا اور پھر آپ کے نور سے سارا جہان بنایا یہ انکا عقیدہ اور قول درست نہیں ۱۲ فائدہ ستاریہ ابن کثیر۔ مسئلہ تقدیر کا بیان فوائد صفحہ ۲۰ میں بھی لکھا ہے

ف ۳ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین اور کفار کی مذمت فرمائی ہے کہ انکو صحیح دلیلیں واضح مسائل حقہ پیش کئے جاتے ہیں تو انکی تیوریاں بدل جاتی ہیں اگر ان کا بس چلے تو حق کہنے والوں کی زبان کھینچ لیں اسکا گلا گھونٹ دیں لال پیلے ہو جاتے ہیں۔ اچھا! یہ حق کا انکار اور مقابلہ اگر نہیں چھوڑتے تو اے حق والے تو بھی انکو آتش دوزخ اور جہنم کے سخت عذابوں کی خبر دیدے، یقیناً جہنم بہت بُری جگہ ہے جس طرح یہ اہل حق پر لال پیلے ہو کر رہتے ہیں اسی طرح جہنم غیظ وغضب کیساتھ ان سے پورا پورا انتقام لے کر رہے گی نعوذ باللہ منہا ۱۲۔ فائدہ ستاریہ

لَوِ اجْتَمَعُوْا لَہٗ۔ ذباب مکھی و لو اجتمعوا لہ جملہ شرط اور جواب محذوف کیونکہ ماقبل کا جملہ اُس پر دلالت کر رہا ہے والتقدیر ولو لم یجتمعوا علیہ لن یخلقوہ و لو اجتمعوا لہ لن یخلقوہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ﴿٧٣﴾ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ط

بودا ہے مانگنے والا اور جس سے مانگتے ہیں وہ نہ قدر جانی اللہ کی حق قدر اسکے کی

طالب اور مطلوب دونوں عاجز ہیں انہوں نے اللہ کا مرتبہ جیسا کچھ پہچاننا چاہئے تھا

اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴿٧٤﴾ اَللّٰهُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا

تحقیق اللہ البتہ زبردست ہے غالب وہ اللہ پسند کر لیتا ہے فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے

نہیں پہچانا۔ اللہ زبردست اور غالب ہے اللہ فرشتوں میں سے بھی پیغام پہنچانے والے چن لیتا ہے اور

وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ﴿٧٥﴾ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ

اور آدمیوں میں سے تحقیق اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے وہ جانتا ہے جو کچھ آگے ان کے ہے

انسانوں سے بھی۔ بیشک وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے جو کچھ لوگوں کے آگے ہے اور

وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿٧٦﴾ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ

اور جو کچھ پیچھے ان کے ہے اور طرف اللہ کے پھیرے جاتے ہیں سب کام وہ اے لوگو

جو کچھ ان کے پیچھے ہے اسے سب معلوم ہے اور تمام امور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے اے ایمان والو! اس کے

اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا

جو ایمان لائے ہو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور عبادت کرو پروردگار اپنے کو اور کرو

آگے جھکو اور سجدہ کرو۔ اور اپنے رب کی عبادت کرو، اور نیکی کے کام

الْخَیْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٧٧﴾ وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ

بھلائی توکہ تم فلاح پاؤ وہ اور محنت کرو بیچ راہ اللہ کے حق

کرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ اور اللہ کی راہ میں پوری تن دہی سے جہاد کرو

جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَیْكُمْ فِی الدِّیْنِ

محنت اس کی اسی نے برگزیدہ کیا تم کو اور نہیں کی اوپر تمہارے بیچ دین کے

اس نے تمہیں برگزیدہ کیا اور عزت بخشی ہے۔ اور دین کے معاملہ میں تمہارے لئے کسی قسم کی تنگی روا

مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِیْكُمْ اِبْرٰهِیْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ ۙ

کچھ تنگی وہ دین باپ تمہارے ابراہیم کا اسی نے نام رکھا ہے تمہارا مسلمان

نہیں رکھی۔ تم اپنے باپ ابراہیم کے دین پر قائم رہو۔ اسی نے اس سے پہلے تمہارا نام مسلمان رکھا تھا

مِنْ قَبْلُ وَفِیْ هٰذَا لِیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِیْدًا عَلَیْكُمْ

پہلے سے اور بیچ اس کتاب کے بھی تو کہ ہو پیغمبر گواہ اوپر تمہارے

اور اس (کتاب) میں بھی (وہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ رہیں۔ اور تم لوگوں پر

وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚۖ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

اور ہو تم گواہ اوپر لوگوں کے پس قائم رکھو نماز کو اور دو زکوٰۃ کو

گواہ رہو۔ سو نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ ہی کو

وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ﴿٧٨﴾ ع ١٠ ١٧

اور محکم پکڑو ساتھ اللہ کے وہی ہے دوست تمہارا پس بہت اچھا ہے دوست اور اچھا مددگار ہے

مضبوط پکڑے رہو وہ تمہارا مالک ہے سو اچھا ہی مالک ہے اور اچھا ہی مددگار ہے

السجدة عند الشافعی رحمه الله تعالٰی

حل لغات۔

لہ وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ۔ فی اللہ میں ایک مضاف محذوف ہے ای فی سبیل اللہ او فی ذات اللہ۔ یا فی معنے میں ہے لام کے ای للہ تعالٰی ولاجلہ۔ حق جہادہ مفعول مطلق ہے جاہدوا کا اے جہادا فیہ حقا خالصا تو بوجہ ترکیب کو پلٹ کر حق کو جہاد کی طرف مبالغۃ مضاف کر دیا جس طرح حق ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی اے لوگو! جن چیزوں کی جاہل مشرک عبادت کرتے ہیں اُن کی ایک مثال بیان کی جاتی ہے تو دھیان سے سنو، کہ جن کی یہ اللہ کے سوا پوجا کرتے ہیں پکارتے ہیں وہ تو ایک مکھی بھی پیدا نہیں کرسکتے اگرچہ سارے ہی اس کام کے لئے جمع کیوں نہ ہو جائیں۔ مسند احمد میں بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس سے بڑا ظالم کون ہے جو میری مخلوق جیسا پیدا کرنے کا دم بھرے، بھلا میری مخلوق ہی کی ایک چیونٹی یا ایک مکھی یا ایک دانہ تو بنادیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دوسری مثال فرمائی کہ اگر ایک مکھی ان سے کچھ کھینچ کر لیجائے تو اس سے چھڑا نہ سکیں یعنی مکھی کے پیدا کرنے سے تو عاجز ہیں ہی لیکن اس سے بڑھ کر ان کا عجز یہ ہے کہ اس مکھی کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ مکھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے نہایت ضعیف اور ناتواں ہے۔ طالب سے مراد بُت ہیں اور مطلوب مکھی، دوسرا مطلب یہ کہ طالب سے مراد عابد اور مطلوب سے مراد خدا کے سوا اور معبود ۱۲- ابن کثیر ف۲ یعنی جو لوگ اللہ کے سوا بتوں سے یا پیروں سے مرادیں مانگتے ہیں افسوس ہے کہ وہ اللہ کی قدر جیسے چاہیئے ویسے نہیں سمجھتے اگر سمجھتے ہوتے تو اللہ سے زبردست جہان کے پیدا کرنے والے کے ہوتے ان بیچاروں سے کہ جن سے ایک مکھی تک نہیں بن سکتی کاہے کو حاجتیں مانگتے۔ خاک پڑے ایسی سمجھ بوجھ پر جو بادشاہ کے روبرو فقیر سے بھیک مانگے ۱۲- خرم علی ف۳ یعنی ساری خلق میں بہتر وہ لوگ ہیں پیغام پہنچانے والے، فرشتوں میں بھی وہ فرشتے اعلیٰ ہیں انکو (یعنی ان کی ہدایت کو) چھوڑ کر بتوں کو مانتے ہو کس قدر بے تکی بات ہے ۱۲- موضح ف۴ یعنی وہ بھی اختیار نہیں رکھتے۔ اختیار ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کا ہے ۱۲- موضح القرآن ف۵ عبادت نہایت درجہ کی عاجزی اور تذلل کو کہتے ہیں اس لئے اسلام میں یہ اللہ کی ذات کے سوا کسی کے لئے روا نہیں۔ پس ہر امر ہر حالت میں جس سے یہ ظاہر ہو کہ اس میں عابد کی نہایت درجہ کی ذلت اور معبود کی نہایت درجہ کی عزت و تعظیم پائی جائے وہ عبادت ہے اور یہ تین طرح پر ادا ہو سکتی ہے اوّل زبان سے جیسے حمد و ثنا، نذار، ورد وظیفہ، دعا وغیرہ۔ دوّم بدن سے جیسے سجدہ نماز روزہ، حج، طواف وغیرہ۔ سوم مال سے جیسے زکوٰۃ صدقہ خیرات قربانی نذر و نیاز وغیرہ یہ سب اقسام صرف اللہ کے لئے یعنی اسکی رضاء و قرب حاصل کرنے کے لئے ادا کرنی چاہیئے ان میں کسی غیر کی شرکت جائز نہیں (واضح البیان) امام شافعی اور ان کے موافقین کے نزدیک یہ آیت بھی سجود تلاوت کے مقامات سے ہے اس کی مؤید حدیث عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ حج کو دُو سجدوں کے ساتھ فضیلت دی، جو ان سجدوں کو نہ کرے وہ تلاوت ہی نہ کرے۔ کل سجدے ۱۵ ہیں دُو اسی سورۂ حج میں ہیں ۱۲ ابن کثیر۔ فتح۔ مشکوٰۃ۔ سجدۂ تلاوت کی دعا صفحہ ۲۷۴ میں لکھی گئی ہے ف۶ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعْطَىٰ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ فَرَائِضَ وَسَنَّ سُنَنًا وَحَدَّ حُدُودًا وَأَحَلَّ حَلَالًا وَحَرَّمَ حَرَامًا وَشَرَعَ الدِّيْنَ فَجَعَلَهُ سَهْلًا سَمْحًا وَاسِعًا وَلَمْ يَجْعَلْهُ ضَيِّقًا أَلَا إِنَّهُ لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ وَمَنْ نَكَثَ ذِمَّةَ اللّٰهِ طَلَبَهُ وَمَنْ نَكَثَ ذِمَّتِي خَاصَمْتُهُ وَمَنْ خَاصَمْتُهُ فَلَجْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ نَكَثَ ذِمَّتِي لَمْ يَنَلْ شَفَاعَتِي وَلَمْ يَرِدْ عَلَيَّ الْحَوْضَ (ترغیب ص۲۶) یعنی اللہ تعالیٰ نے ہر ایک حق دار کو اس کا حق دیدیا ہے۔ خبردار ہو تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرض و سنت اور حلال حرام اور حدیں سب بیان کردی ہیں اور دین کی راہ بتلادی ہے پس اس کو آسان اور نرم کھلا ہوا بنایا ہے تنگ اور مشکل نہیں بنایا۔ خبردار ہو جو کوئی امانت دار نہیں اس کا ایمان نہیں اور جو عہد کا پورا نہیں اس کا دین نہیں اور جس نے اللہ کے عہد کو توڑا اللہ اس سے بدلہ لے گا اور جس نے میرے عہد کو توڑا میں اس پر دعویٰ کروں گا۔ جس پر میں دعویٰ کروں گا تو میرا ہی غلبہ ہوگا (یاد رہے) جو میرا عہد توڑے گا اس کو نہ میری شفاعت نصیب ہوگی نہ حوض کوثر پر آنا نصیب ہوگا ۱۲ ف۷ مسلمان کہتے ہیں اللہ و رسولؐ کے تابعدار کو۔ سُنت جماعت یعنی اہلحدیث بھی اسی کو کہتے ہیں۔ اور جو کوئی اللہ و رسولؐ کا فرمانبردار نہیں وہ مسلمان کیسا؟ ۱۲ (فائدہ ستاریہ) نماز و زکوٰۃ کی فرضیت و تاکید کا بیان صفحہ ۱۵ میں اور باجماعت نماز پڑھنے کی تاکید و فضیلت صفحہ ۳۶۷ میں لکھی گئی ہے ۱۲۔ ابو عمار عبد القہار غفرلہ ولوالدیہ الغفار (آمین)

★ عالم اور جد عالم ہیں کہ اصل میں تھے عالم حقا اور عالم جدًّا پھر جہاد کو ادنیٰ ملابستہ کی وجہ سے ضمیر کی طرف مضاف کردیا جو اللہ کیجانب رجوع کرتی ہے کیونکہ جہاد خدا ہی کی رضامندی کے لئے کیا جاتا ہے ۵۲ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ حرج کہتے ہیں تنگی کو اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حرج کسے کہتے ہیں فرمایا تنگی کو۔

۵۳ مِلَّةَ أَبِيكُمْ۔ ملۃ منصوب ہے فعل محذوف کی وجہ سے جس پر ماقبل کا مضمون دلالت کر رہا ہے والتقدیر وسع دینکم توسعۃ ملۃ ابیکم مضاف کو حذف کرکے اسکی جگہ مضاف الیہ رکھدیا گیا یا یوں کہیے کہ بنا بر مدح اور تعظیم کے منصوب ہے ای اعنی بالدین ملۃ ابیکم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّسِتَّةُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ مومنون مکہ میں نازل ہوئی ہے اور اس کی ۱۱۸ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

سورہ مومنون مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ایکسو اٹھارہ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ

تحقیق فلاح پائی ایمان والوں نے وہ جو بیچ نماز اپنی کے

بالتحقیق مسلمان کامیاب ہوگئے جو اپنی نماز میں اظہار عجز و نیاز

خٰشِعُوْنَ ۝۲ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝۳ وَالَّذِيْنَ

زاری کرنے والے ہیں اور وہ جو بے فائدہ بات اور کام سے منہ پھیرنے والے ہیں اور وہ

کرتے ہیں اور جو بے ہودہ باتوں سے کنارہ کش رہتے ہیں اور جو

هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝۴ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝۵

جو واسطے زکوٰۃ کے ادا کرنے والے ہیں اور وہ جو واسطے شرمگاہ اپنی کے محافظت کرنے والے ہیں

زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں

اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ

مگر اوپر بی بیوں اپنی کے یا جنکے مالک ہوئے واہنے ہاتھ ان کے پس تحقیق وہ نہیں

مگر اپنی بیبیوں یا اپنی لونڈیوں سے (نہیں) کیونکہ ان پر (ان سے مباشرت کرنے میں)

مَلُوْمِيْنَ ۝۶ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

ملامت کئے گئے پس جو کوئی چاہے سوائے اسکے پس یہ لوگ وہی ہیں

کوئی ملامت نہیں سو جو اس کے سوا (کسی اور کا) خواہاں ہو تو ایسے لوگ حد سے نکل

الْعٰدُوْنَ ۝۷ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ

حد سے گزرنے والے اور وہ جو امانتوں اپنی کو اور عہد اپنے کو

جانے والے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں اور معاہدوں کو ملحوظ

رٰعُوْنَ ۝۸ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝۹

رعایت کرنے والے ہیں اور وہ جو اوپر نمازوں اپنی کے محافظت کرنے والے ہیں

رکھتے ہیں اور وہ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝۱۰ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ

یہ لوگ وہی ہیں وارث جو میراث لیویں گے بہشت کی وہ

یہی لوگ وارث ہیں جو جنت الفردوس کے وارث ہوں گے وہ

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۱۱ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ

بیچ اس کے ہمیشہ رہنے والے ہیں اور تحقیق پیدا کیا ہم نے آدمی کو ستی ہوئی یعنی چنی ہوئی

اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا

حل لغات

لہ قد افلح الخ

افلح کے معنی ہیں دخل فی الفلاح کیونکہ باب افعال کا ایک خاصہ دخول ماخذ بھی ہے بولا کرتے ہیں ابشر ای دخل فی البشارۃ۔ واصبح اے دخل فی الصباح۔ فلاح کہتے ہیں مقصود پر کامیاب ہونے کو۔ اور بعض بقا رفی الخیر کو فلاح کہتے ہیں ٭ عن اللغو۔ لغو کہتے ہیں لایعنی قول و فعل کو اور اس میں حرام و مکروہ اور وہ مباح جس کی آدمی کو ضرورت ن ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف حضرت انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے بہشت کو بنایا اور روی یعنی مروی ہے کہ جب اللہ نے جنت عدن پیدا کی اور اس میں درخت وغیرہ اپنے ہاتھ سے لگائے تو اسے دیکھ کر فرمایا کچھ بول، اس نے انہی آیات کو تلاوت کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق پوچھا گیا تو اس وقت انہوں نے انہی آیتوں کو پڑھ کر بتایا قرآن آپ کا خلق ہے (ابن کثیر) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ اُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ اٰيَاتٍ مَنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَءَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ اٰيَاتٍ (ترمذی صفحہ ۱۴۲ جلد دوم) یعنی آپ پر جب یہ آیتیں اتریں تو آپ نے قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی کہ یا اللہ ہمکو زیادہ کی نعمتیں دیتا رہ اور کمی نہ کر اور ہماری عزت کو بڑھاتا رہ اور ذلیل نہ کر اور ہمیں بخشش کرتا رہ اور محروم نہ کر اور ہم کو دوسروں پر غالب رکھ مغلوب نہ کر اور تو ہم سے راضی ہو جا اور ہم کو راضی کر دے پھر آپ نے فرمایا کہ مجھ پر دس آیتیں ایسی اتری ہیں کہ جو شخص ان پر عمل کریگا جنت میں داخل ہو جائے گا پھر آپ نے خالدون تک تلاوت فرمائی۔ سورہ انفال رکوع ۱ سورۂ توبہ رکوع ۱۴ سورۂ یونس رکوع ۹ سورۂ نور رکوع ۹ سورۂ حجرات رکوع ۲ میں بھی ایمان والوں کی علامات و فضیلتوں کا بیان ہے اور فرمایا آپ نے لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۰) یعنی تم میں سے کوئی بھی ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسکی خواہشات میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ ہو جائیں۔ نماز میں خشوع کی نشانی یہ ہے کہ فضول حرکت نہ کرے نگاہ مقام سجدہ پر رکھے۔ نہایت عاجزی و سکون کے ساتھ سنت کے مطابق ادا کرے بعض صحابہ اپنی نگاہ نماز میں آسمان کی طرف اٹھایا کرتے تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو مقام سجدہ سے نگاہ نہیں اٹھاتے تھے (ابن کثیر) نماز کی فرضیت کا بیان صفحہ ۱۵۳ میں۔ جماعت و وقت کی پابندی کا صفحہ ۳۶۷ اور زکوٰۃ کا بیان صفحہ ۱۶۹ و ۱۰۲ کے حاشیہ میں لکھا گیا ہے۔ اور زنا و اغلام بازی کا بیان صفحہ ۱۱۴ و ۳۰۳ میں بھی ہے۔ لواطت اور جلق یعنی ذکر کو ہتھیلی سے دبا دبا کر منی کا نکالنا حرام ہے۔ امام شافعیؒ نے آیت هُمُ الْعٰدُوْنَ سے استدلال کیا ہے کہ اپنے ہاتھ سے اپنا خاص پانی نکالنا حرام ہے۔ حدیث مرفوع میں ہے کہ سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے نہ دیکھے گا۔ انکو سب سے پہلے جہنم میں داخل کریگا۔ ناکح الید یعنی مشت زنی کرنے والا۔ اغلام باز۔ نشہ باز۔ اپنے والدین کو مارنے والا۔ پڑوسیوں کو ایذا دینے والا۔ اپنی پڑوسن سے زنا کرنے والا۔ لواطت کرنے والا یعنی مفعول ہو (ابن کثیر فائدہ ستاریہ) امانت و عہد کا بیان صفحہ ۱۲۵ و ۲۱۳ میں ہے۔ آپ نے فرمایا مومن کو قبر میں منکر نکیر سوال و جواب کے بعد دوزخ دکھا کر کہتے ہیں کہ اگر تو مومن نہ ہوتا تو تیرا یہ ٹھکانہ ہوتا۔ اسی طرح کافر کو جنت دکھا کر کہتے ہیں کہ اگر تو کافر نہ ہوتا تو تیرا یہ ٹھکانہ ہوتا۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۵) کیونکہ ہر شخص کے دو مکان ہیں ایک جنت میں ایک دوزخ میں اور فرمایا فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً مِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۸۸) یعنی جنت میں سو درجے ہیں ایک درجہ سے دوسرا درجہ اتنا اونچا ہے جتنا زمین سے آسمان اور اوپر والے درجہ کا نام فردوس ہے، اس کے اوپر اللہ سبحانہ کا عرش ہے۔ اور جنت کی چاروں نہریں فردوس ہی سے جاری ہوتی ہیں۔ جب تم اللہ سے جنت کا سوال کرو تو فردوس کا سوال کیا کرو۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ الْفِرْدَوْسَ۔ (آمین) ۱۲۔

★ حاجت نہ ہو سب داخل ہے۔ ۵ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ زکوٰۃ لیا گیا ہے تزکیہ سے اور تزکیہ کہتے ہیں پاک کرنے کو قال تعالیٰ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى اور فلا تزکوا انفسکم۔ نصاب میں سے جو مال نکالا جاتا ہے چونکہ وہ بھی آدمی کو گناہوں سے پاک کرتا ہے اس لئے اسے زکوٰۃ کہتے ہیں یا باقی مال کو پاک کر دیتا ہے ۶ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ علی معنی میں من کے جسطرح اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ میں وَالْمَعْنٰى حَافِظُوْنَ لَهَا مِنْ كُلِّ اَحَدٍ اِلَّا مِنْ اَزْوَاجِهِمْ یا محذوف کے متعلق ہو کر ضمیر حافظون سے حال وَالتَّقْدِيْرُ حَافِظُوْنَ لَهَا فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ اِلَّا حَالَ كَوْنِهِمْ قَوَّامِيْنَ عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ ۷ هُمُ الْعٰدُوْنَ عادون ماخوذ ہے عدوان سے اور عدوان کہتے ہیں حد سے تجاوز کرنے کو ای الکاملون فی العدوان۔ ۸ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ سلالہ کہتے ہیں کسی چیز کے خلاصہ کو لانہا تسل ای تستخرج من الکدر سلالہ یہ وزن پر ہے فعالہ کے اور فعالہ دلالت کرتا ہے قلت پر جیسے قلامہ اور قمامہ وغیرہ۔ من طین محذوف کے متعلق ہو کر سلالہ کی صفت ای خلقناہ من سلالۃ کائنۃ من طین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا

مٹی سے پھر پیدا کیا ہم نے اسکو ایک قطرہ منی کا بنا کر جگہ مضبوط کے پھر پیدا کیا ہم نے

کیا پھر ہم نے اس کو نطفہ بنا کر ایک مضبوط (اور محفوظ) قرار گاہ میں رکھا پھر ہم نے نطفہ کو

النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ

منی کو لہو جما ہوا پس پیدا کیا ہم نے لوتھڑا ہونے کو بوٹی گوشت کی پس پیدا کیا ہم نے بوٹی کو

لوتھڑے کی شکل میں پیدا کیا پھر لوتھڑے کو بوٹی بنایا ۔ پھر بوٹی کو ہڈیاں بنایا اور

عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ

ہڈیاں پھر پہنا دیا ہم نے ہڈیوں کو گوشت پھر پیدا کیا ہم نے اسکو پیدائش اور

ہڈیوں کو گوشت پہنایا ۔ پھر اسے نئی صورت دے دی ۔ تو مبارک ہے وہ

فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ

پس بہت برکت والا ہے اللہ بہتر پیدا کرنے والوں کا وقف پھر تحقیق تم پیچھے

اللہ جو بہترین پیدا کرنے والا ہے پھر اس کے بعد تم

ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾

اس کے البتہ مرنے والے ہو پھر تحقیق تم دن قیامت کے اٹھائے جاؤ گے وقف

نے ضرور مرنا ہے پھر تم کو قیامت کے دن اٹھایا جائے گا

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ

اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے اوپر تمہارے سات طبق راستوں والے اور نہیں تھے ہم

اور ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان بنائے اور ہم مخلوقات

الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ

پیدائش سے غافل اور اتارا ہم نے آسمانوں کی طرف سے پانی ساتھ اندازہ کے

سے بے خبر نہیں اور ہم نے آسمان سے ایک اندازہ کے مطابق پانی اتارا

فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ

پس رکھا ہم نے اسکو بیچ زمین کے اور تحقیق ہم اوپر لیجانے اس کے کے

پھر اسے زمین میں ٹھہرایا ۔ اور ہم اسے معدوم کر دینے پر بھی

لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ

البتہ قادر ہیں وقف پس نکالے ہم نے واسطے تمہارے ساتھ اسکے باغ کھجوروں کے اور

قادر ہیں ۔ پھر ہم نے اس سے تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا

اَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾

انگوروں کے واسطے تمہارے بیچ ان کے میوے ہیں بہت اور بعض انہیں سے کھاتے ہو

کئے تمہارے لئے ان میں بہت سے میوے ہیں اور انہیں سے تم کھاتے ہو

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَ

اور پیدا کیا درخت کو کہ نکلتا ہے پہاڑ طور سینا سے کہ اگاتا ہے وقف چکنائی کو اور

اور ایک (اور) درخت بھی (پیدا کیا) جو طور سینا میں ہوتا ہے ۔ کھانے والوں کیلئے تیل اور سالن لئے ہوئے

وقف لازم

حل لغات ۱؎ فِیْ قَرَارٍ مَّکِیْنٍ قرار معنے میں ہے مستقر کے اور وہ رحم ہے یہاں ظرف صیغہ مصدر کے ساتھ مبالغۃً تعبیر کیا گیا ہے ۔ ۲؎ سَبْعَ طَرَآئِقَ اس سے مراد ہیں سات آسمان ۔ آسمانوں کو طرائق کے ساتھ تعبیر کرنے کی یہ وجہ ہے کہ ساتوں آسمان تلے اوپر ہیں ۔ طرائق لیا گیا ہے تطارق سے اور تطارق کے معنی ہیں ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فـ انسان سے جنس انسان مراد ہے اور بعض نے کہا یہاں انسان سے آدمؑ مراد ہیں اور سلالہ کہتے ہیں خلاصہ کو بعض نے کہا اس مٹی کا نام ہے جس سے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا۔ اس کا یہ نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ ساری مٹی سے چھن لی گئی۔ اور بعض نے کہا کہ اس سے مراد منی ہے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بنایا آدمؑ کو ایک مٹھی سے جس کو بھر لیا ساری زمین سے تو آدمؑ کی اولاد زمین کے موافق ہوئی ہے کوئی ان میں سے سرخ رنگ ہے کوئی سفید رنگ کوئی کالا کوئی درمیان اور کوئی پلید کوئی ستھرا اور کوئی پلیدی اور ستھرائی کے درمیان (احمد) اور یہ جو فرمایا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ تو اسکی تفسیر میں علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا جب نطفہ پر چار چینے گزر جاتے ہیں تو اسکی طرف اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے تین اندھیروں میں یہی معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مجاہدؒ عکرمہؒ شعبیؒ حسنؒ وغیرہ نے بھی یہی کہا ہے کہ خلقاً آخر سے روح پھونکنا مراد ہے۔ اسی کو ابن جریرؒ نے اختیار کیا۔ ۱۲ (ابن کثیر، فتح) اس مضمون کا کچھ بیان صفحہ ۴۶۹ میں بھی لکھا گیا ہے فـ ربط اس آیت کا ماقبل سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اگلی آیات میں عبادت کا امر فرمایا اور یہ ظاہر ہے کہ بغیر حصول معرفت الٰہی کے عبادت میں مشغول ہونا عبث ہے۔ اس لئے اسکے بعد اس شے کا ذکر کیا جو وجود باری تعالیٰ پر دال ہے اور اسپر کہ وہ متصف ہے ساتھ صفات جلالت و وحدانیت کے۔ یہاں جو دلائل بیان کئے وہ چار نوع پر ہیں۔ نوع اول تو استدلال ہے ساتھ تقلب انسان کے حالات پیدائش میں۔ دوسری قسم استدلال ہے تخلیق آسمان میں۔ تیسری قسم استدلال بارش کا آسمان سے اترنا ہے۔ چوتھی قسم استدلال ہے احوال حیوانات سے۔ جو کوئی ان سے عبرت حاصل نہ کرے اپنے رب کو نہ پہچانے وہ پرلے درجے کا بیوقوف ہے۔

فـ اس آیت میں دلیل ہے اس امر پر کہ بارش سب آسمان ہی سے ہے زمین سے نہیں یعنی فلسفیوں وغیرہم کے نزدیک جو یہ بات ہے کہ زمین سے انجارات اٹھ کر بادل بن جاتے ہیں پھر زمین کی طرف گرتے ہیں یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ تفسیر اکلیل میں بھی اس کی تائید ہے۔ حاشیہ جامع صفحہ ۲۸۰۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم اگر چاہیں تو بارش بند کر سکتے ہیں۔ یا بارش جنگلوں اور ایسی جگہ برسا دیں جہاں اسکی ضرورت نہیں ہے تو کر سکتے ہیں۔ اگر اسکو کڑوا کر دیں کہ فائدہ اٹھانے کے قابل نہ رہے پینے پلانے کے لائق نہ رہے تو کر سکتے ہیں لیکن ہماری لطف و مہربانی ہے کہ بادل سے میٹھا اچھا پانی اتارتے ہیں۔ پھر اس سے چشمے چلاتے ہیں کھیتیاں اور باغ پیدا کرکے تمکو کھلاتے ہیں۔ فتح المحمد ۱۲۔

فـ اس آیت میں خصوصیت کے ساتھ زیتون کے درخت کا ذکر کیا ہے۔ قطرت کے افادہ و فیضان عام کا یہ ایک خاص گوشہ ہے اس لئے دانوں اور پھلوں میں ہر طرح کی ٹھوس غذا ہی پیدا نہیں کر دی بلکہ دہنیت کے ایسے ذخیرے بھی مہیا کر دیئے جن سے بکثرت تیل نکلتا ہے اور انسان کے لئے نہایت مقوی غذا اور دوا کا کام دیتا ہے۔ ان میں سب سے زیادہ عجیب و نافع درخت زیتون کا درخت ہے۔ اس کا دانہ سرتاسر دہنیت ہے حتیٰ کہ اگر چکی میں لیکر زور سے مسل ڈالو تو تیل کے قطرے ٹپکنے لگیں گے خواص کے لحاظ سے کوئی بھی چکنائی اتنی معتدل اور موافق نہیں جتنی زیتون کی ہے۔ زیتون کے لئے طور سینا کی طرف اسی لئے اشارہ کیا مناسبت زیتون میں قریب تر مقام جزیرہ نمائے سینا ہی کا علاقہ تھا گویا زیتون کی اصل دنیا یہاں سے شروع ہو جاتی ہے (طور سینا وہ پہاڑ ہے جس پر خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تھا حدیث مسند میں آیا ہے کہ زیتون کا تیل کھاؤ اور لگاؤ وہ مبارک درخت میں سے نکلتا ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے زیتون کی قسم کھائی ہے اور یہ اس کی فضیلت و خوبی کا اظہار ہے۔ ۱۲ اقتباس وغیرہ از محمدی

★ اور نعلی ہونا جب کوئی شخص کپڑے کے اوپر کپڑا پہنتا ہے تو طارق بین ثوبین بولا جاتا ہے۔ اور اسی سے ہے طارق الرجل نعلیہ اذا اطبق نعلاً علی نعل

سے وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ شجرۃ کا عطف ہے جنات پر اور وہ منصوب ہے انشانا کے مفعول واقع ہونے کی وجہ سے طور سینا دو لفظ ہیں جدا جدا طور وہ پہاڑ جس پر خدا نے موسیٰ سے باتیں کی اور جو مصر و ایلہ کے بیچ میں یا فلسطین میں واقع ہے اور اسے طور سینین بھی کہا جاتا ہے۔ سینا ایک مقام کا نام ہے جس کی طرف طور مضاف ہوا ہے اور ممکن ہے کہ دونوں مضاف اور مضاف الیہ سے مرکب ہو کر پہاڑ کا نام ہو جیسطرح امرأ القیس اور بعلبک۔ پھر جو لوگ سینا کے سین کو کسرہ دیتے ہیں وہ اسے غیر منصرف کہتے ہیں الف ممدودہ کی وجہ سے نہیں بلکہ تعریف و عجمہ یا تانیث کی وجہ سے کیونکہ سینا میں الف تانیث کا نہیں ہے بلکہ دیماس کے وزن پر سناء بالمد بمعنی رفعت یا سنا بالقصر بمعنی نور سے ماخوذ ہے۔ اور جو لوگ سَيْنَاء بالفتح سین پڑھتے ہیں جیسا کہ ہماری قرات ہے انکے نزدیک غیر منصرف ہے الف تانیث کی وجہ سے جیسے صحراء۔ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ تنبت دوسری صفت ہے شجرہ کی اور بالدھن ایک محذوف کے متعلق ہو کر حال ای تنبت ملتبسۃ۔ و صبغ کا عطف ہے الدہن پر صبغ اور اسی طرح صباغ اسے کہتے ہیں جس میں کوئی چیز ڈبوئی جائے چونکہ روٹی سالن میں ڈبو کر کھائی جاتی ہے اس سے سالن کو صبغ کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَ اِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ

اور سالن واسطے کھانے والوں کے اور تحقیق واسطے تمہارے بیچ چارپایوں کے البتہ نشانی (عبرت) ہے

لگتا ہے اور تمہارے لئے چارپایوں میں بھی مقام غور ہے

نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ

پلاتے ہیں ہم تم کو بعض چیز کو بیچ پیٹوں انکے کے ہے اور واسطے تمہارے بیچ ان کے منافع ہیں بہت

انکے پیٹ میں جو کچھ ہے اس سے ہم تمہیں (دودھ) پلاتے ہیں۔ اور تمہارے لئے انہیں اور بھی بہت سے فائدے ہیں

وَّ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ عَلَيْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع

اور اس میں سے کھاتے ہو اور اوپر انکے اور اوپر کشتیوں کے سوار کئے جاتے ہو تم لوگ

اور انہیں سے بعض کو تم کھاتے ہو اور انپر۔ اور کشتی پر تم کو سوار کیا جاتا ہے

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

اور البتہ بھیجا ہم نے نوح کو طرف قوم اسکی کے پس کہا نوح نے اے قوم میری عبادت کرو اللہ کو

اور ہم نے نوح کو اسکی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا اے میری قوم! تم اللہ ہی کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا

نہیں واسطے تمہارے کوئی معبود سوائے اسکے کیا پس نہیں ڈرتے ہو تم لوگ پس کہا سرداروں نے

اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ پھر کیا تم ڈرتے نہیں تو اسکی قوم کے سرداروں نے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ

وہ جو کافر ہوئے تھے قوم اسکی سے نہیں ہے یہ مگر آدمی مانند تمہارے

جو کافر تھے۔ کہا کہ یہ تو تمہارے جیسا بشر ہے یہ چاہتا ہے کہ تم پر فضیلت حاصل

يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ

چاہتا ہے یہ کہ بڑائی کرے اوپر تمہارے اور اگر چاہتا اللہ البتہ اتارتا

کرے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو فرشتوں کو اتار

مَلٰٓئِكَةً ۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِنْ

فرشتے نہیں سنا ہم نے بیچ اس کے بیچ باپوں اپنے پہلوں کے نہیں

دیتا۔ ہم نے ایسی باتیں اپنے اگلے بزرگوں سے تو (کبھی) نہیں سنیں اس

هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾ قَالَ

وہ مگر ایک مرد کہ اس کو جنون ہے پس انتظار کرو اس کو ایک مدت تک کہا اس نے

آدمی پر تو جنات کا اثر ہے سو تم اس کے بارے میں چندے انتظار کرو۔ نوح نے

رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ

اے رب میرے مدد دے مجھ کو بدلے اسکے کہ جھٹلاتے ہیں مجھ کو وہ پس وحی بھیجی ہم نے طرف اسکے یہ کہ بنا

کہا اے میرے رب! انہوں نے میری تکذیب کی ہے سو تو میری مدد کر سو ہم نے اسکی طرف وحی بھیجی کہ تو ہمارے

الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَ وَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَ فَارَ التَّنُّوْرُ ۙ

کشتی کو ساتھ آنکھوں ہماری کے اور وحی ہماری کے پس جس وقت آوے حکم ہمارا اور جوش مارے تنور

سامنے اور ہمارے حکم کے مطابق ایک کشتی تیار کر پھر جب ہمارا حکم آ جائے اور تنور (غضب) جوش مارنے لگے

حل لغات

لہ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

غَیْرُہٗ۔ غیرہ صفت ہے الٰہ کی اعتبار المحل یعنی الٰہ محل رفع میں ہے کیونکہ وہ فاعل ہے یا مبتدا۔ اور خبر لکم یا خبر محذوف اور لکم تخصیص و تبیین کے لئے والمعنی مالکم فی الوجود او فی العالم الٰہ غیرہ۔ ئہ بِہٖ جِنَّۃٌ۔ جنۃ۔ جنون۔ دیوانگی بے عقلی اور اس کی مزید توضیح سابق میں کئی جگہ گزر چکی وہاں ملاحظہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ف نباتات کے بعد یہ حیوانات کا ذکر ہوا یعنی حلال جانوروں کا دودھ ہم اپنی قدرت سے تمکو پلاتے ہیں اور بہت کچھ فائدے تمھارے لئے انکی ذات میں رکھ دیئے ہیں حتیٰ کہ انکا گوشت کھانا بھی حلال کر دیا اور سواری کے لئے بھی ہیں۔ ۱۲

ف یعنی تمام اقسام عبادت کے اسی کے لئے خالص کر کر بجالاؤ۔ اقسام عبادت تین ہیں قلبی بدنی مالی۔ قلبی عبادت یہ کہ ڈر محبت، امید بھروسہ اللہ ہی پر رکھے۔ اگر اللہ کے سوا کسی اور کا ڈر محبت، امید بھروسہ رکھے تو یہ شرک ہوگا اور اس کو اللہ تعالیٰ ہرگز ہرگز نہ بخشے گا بغیر توبہ کے۔ اور بدنی عبادت یہ ہے جیسے رکوع، سجود، طواف بیت اللہ کا۔ جو اللہ کے سوا کسی اور کے آگے جھکے یا کسی نبی ولی بزرگ کی قبر پر سجدہ کرے یا اٹھتے بیٹھتے کسی کو جلب منفعت کی غرض سے پکارے جیسے کہ ہمارے زمانے کے بعض جاہل یا پیر یا دستگیر یا رسول اللہ یا علی مدد وغیرہ کہتے ہیں تو یہ اللہ کی عبادت میں شریک کرنا ہے اور مالی عبادت یہ ہے کہ اللہ کے نام پر مال کو صدقہ کرے اور اسی کی نذر نیاز مانے تو جس نے غیر اللہ کی نذر نیاز مانی وہ اسی کا عابد ہوا۔ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمام اولیاء ان شرکیہ کاموں سے منع کرتے رہے اور اس قسم کے افعال و عقیدے والوں کے دشمن رہے ہیں۔ ۱۲ خلاصہ فوائد سلفیہ یعنی کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ جن لوگوں کے ساتھ اللہ نے سرفراز کیا ہے وہ تم سے چھین لے یا یہ معنی ہیں کہ تم اپنی جانوں کو عذاب الٰہی سے نہیں بچاتے جن کا سبب تمہارے گناہ و معاصی ہیں ۱۲۔

ف نوح علیہ السلام نے جب اپنی قوم کو توحید الٰہی کی طرف دعوت دی تو قوم کے سرداروں نے کہا کہ یہ تو تم جیسا ہی ایک بشر ہے نبوت کا دعویٰ کر کے اپنے کو بڑا بنانا چاہتا ہے بشر اور انسان کی طرف وحی کیسے آسکتی ہے۔ خدا کا ارادہ نبی بھیجنے کا ہوتا تو کسی آسمانی فرشتے کو بھیجدیتا۔ انہوں نے بشر کے نبی ہونے سے انکار کیا اور آج کل کے نام نہاد مسلمان نبی کے بشر ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ نبی بشر نہیں ہوتا۔ بشریت کے منکر ہیں اسپر مناظرے مباحثے کرتے ہیں۔ یہ اپنے اس دعوے میں پہلے منکرین سے مل جل گئے ہیں وہ بشر کے لئے نبوت کے منکر تھے یہ نبوت کیلئے بشر کے منکر ہیں۔ یاد رکھو کوئی نبی خدا نہیں ہوتا بلکہ خدا کا بھیجا ہوا ہوتا ہے نبی فرشتہ کی جنس سے نہیں ہوتا۔ انسانوں میں نبی بنکر آنے والا جن کی جنس سے نہیں ہوتا بلکہ وہ انسان کی جنس سے ہوتا ہے۔ ۱۲ ابو محمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاسْلُكْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا

پس بٹھالے | بیچ اسکے | ہر قسم سے | جوڑا | دو عدد | اور | لوگوں اپنوں کو مگر

تو ہر جاندار میں سے | جوڑا جوڑا | (نر و مادہ) | دو دو | کشتی | میں | داخل | کرلینا | اور | اپنے گھر کو بھی

مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ

وہ شخص کہ | گذری ہے | اوپر اسکے | بات | انہیں سے | اور مت کہہ | مجھ سے | بیچ | ان لوگوں کے

سوا اسکے | جس کی نسبت | بات پہلے سے طے | ہوچکی ہے | اور ان | لوگوں کے | بارے میں مجھ سے کلام نہ کرنا | جو

ظَلَمُوا ۚ إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ ﴿٢٧﴾ فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنْتَ وَمَنْ

ظلم کرتے ہیں | تحقیق وہ | غرق کئے جاویں گے | وقف | پس جس وقت | سوار ہو تو | اور جو کوئی

ظالم ہیں | وہ ضرور غرق کئے جائیں گے | سو جب تو | اور تیرے | ساتھی کشتی میں | بیٹھ

مَعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا

ساتھ تیرے ہے | اوپر | کشتی کے | پس کہہ | سب تعریف | واسطے اللہ کے ہے جس نے | نجات دی ہمکو

جائیں | تو | کہہ | کہ | تمام تعریف | اس اللہ | کے | لئے | ہے

مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢٨﴾ وَقُلْ رَبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلًا

قوم | ظالموں سے | اور | کہہ | اے رب میرے | اتار مجھ کو | اتارنا

جس نے ہمکو ظالم قوم سے نجات بخشی | اور | کہو | اے میرے رب ! | مجھے | (کشتی سے) | برکت

مُبَارَكًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ﴿٢٩﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ وَإِنْ

مبارک | اور | تو | بہتر | اتارنے والا ہے | وقف | تحقیق | بیچ | اس کے | البتہ نشانیاں ہیں اور

کی جگہ اتارنا - | اور | تو بہترین | اتارنے | والا | ہے | اسمیں | بیشک | کئی | ایک | نشانیاں ہیں

إِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِينَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا

تحقیق | تھے ہم | البتہ آزمائش کرنے والے | پھر | پیدا کیا ہم نے | پیچھے | ان سے | قرن

اور ہم تو | آزمائش | کرنا چاہتے تھے | پھر | انکے بعد ہم نے | ایک | دوسری | قوم کو

آخَرِينَ ﴿٣١﴾ فَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ

اور | پس بھیجا ہم نے | بیچ انکے | رسول | انہیں سے | یہ کہ | عبادت کرو | اللہ کی

پیدا کیا | اور انہیں میں سے ہم نے انہیں | ایک رسول بھیجا (اس رسول نے کہا) کہ تم اللہ کی عبادت | کرو

مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ الْمَلَأُ

نہیں | واسطے تمہارے | کوئی | معبود | سوائے اسکے | کیا پس نہیں | ڈرتے | اور | کہا | سرداروں نے

اسکے | سوا تمہارا | کوئی | معبود | نہیں | تو کیا تم | ڈرتے نہیں | اور اسکی | قوم کے اکابر

مِنْ قَوْمِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِلِقَاءِ الْآخِرَةِ

قوم | اسکی سے | جو | کافر ہوئے تھے | اور | جھٹلاتے تھے | ملاقات | آخرت کی کو

جو | کافر | تھے | اور | آخرت کے آنے کی تکذیب کرتے | تھے | اور ہم نے انکو

وَأَتْرَفْنَاهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ

اور | دولت دی ہم نے انکو بیچ | زندگانی | دنیا کے | نہیں | یہ | مگر | بشر | مثل تمہارے

دنیا کی زندگی میں آسودگی عطا کر رکھی تھی | کہنے لگے | یہ تو تمہارے | جیسا | ہی | ایک بشر | ہے

ع ٢

حل لغات ۱؎ منزلاً مبارکاً: منزل مصدر میمی ہے بمعنے انزال یا ظرف مکان اسے موضع انزال ۲؎ وان کنا لمبتلین: ان مخفف ہے مثقلہ سے اور لام فارقہ ہے ان مخففہ اور نافیہ میں اور ضمیر شان محذوف والتقدیر وان الشان کنا مصیبین قوم نوح ببلاء عظیم وعقاب شدید۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ف۱ نوح علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا کہ میری قوم سے میرا بدلہ لے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں فرمایا فَدَعَا رَبَّہٗۤ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ تو اللہ تعالیٰ نے کشتی بنانے کا حکم کیا اور ارشاد فرمایا کہ حیوانات کی ہر قسم سے جوڑا یعنی نر اور مادہ ناؤ یعنی کشتی میں ڈال لیں اور اپنے گھر والوں کو بھی۔ مگر ان کو سوار نہ کریں جن کی قسمت میں ہلاکت مقرر ہو چکی ہے اس گروہ آپکا بیٹا اور بیوی بھی جو آپ پر ایمان نہ لائے تو کافروں کے ساتھ ڈوب گئے۔ نوح ؑ نے انکے حق میں دعا کی۔ پر قبول نہ ہوئی اور حکم ہوا کہ جاہل مت ہو۔ اس مقدمہ میں خلاف مرضی ہمارے دعا نہ کرو۔ اللہ اکبر یہاں سے اللہ کی خداوندی اور جلال پہچانا جاتا ہے۔ کہ کیسا مالک زبردست اور بے پرواہ ہے کہ اولوالعزم پیغمبروں کو بھی کسی چیز کا اختیار نہیں دیا۔ ہر چیز اپنے اختیار میں رکھی۔ اس زمانہ کے جاہل مسلمان اونٹے پیروں کو مالک و مختار جان کر سب حاجتیں ان ہی سے مانگتے ہیں۔ اور یہ جانتے ہیں کہ ہم کتنے ہی گناہ کریں گے آخرت میں بھی وہ سب بخشوالیں گے اور نہیں جانتے کہ یہ مقبول بندے تو بغیر اجازت کے سفارش ہی نہیں کر سکتے اور اگر کریں بھی تو قبول کہاں ہوتی ہے ۱۲۔ ابن کثیر وغیرہ۔ نوح علیہ السلام کے طوفان و کشتی وغیرہ کا بیان صفحہ ۳۲۰ میں بھی لکھا گیا ہے۔ ترجمان میں ہے کہ نوح علیہ السلام نے اس کشتی کو دو سال میں تیار کیا۔ اسکا طول تین سو ہاتھ کا تھا عرض پچاس ہاتھ کا۔ اور تیس ہاتھ اونچی اسمیں تین طبقے رکھے تھے نیچے کا طبقہ درندوں اور زہریلے جانوروں کیلئے درمیانہ درجہ دواب و انعام کے لئے اور اوپر کا درجہ انسانوں کے لئے بنایا تھا۔ جانوروں میں سے ہر جانور کا ایک ایک جوڑا اس کشتی میں رکھا تھا۔ انسانوں میں سے تقریباً اسی نفر کشتی میں سوار ہوئے اپنے ہی افراد ساری قوم میں ایمان لائے تھے۔ نوح علیہ السلام کے اہل میں سے انکا بیٹا کنعان اور انکی بیوی کشتی میں سوار نہیں ہوئے۔ کیونکہ وہ ایمان نہیں لائے تھے ۱۲۔

ف۲ یہ دعا نوح علیہ السلام نے کشتی سے اترتے ہوئے پڑھی تھی، لہٰذا جہاز کشتی وغیرہ سے اترتے ہوئے یہ دعا پڑھنی چاہئے۔ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ الخ اور اگر سمندر میں طوفان آنے لگے تو یہ دعا پڑھنی چاہئے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور نبی علیہ السلام نے فرمایا میری امت کیواسطے ڈوبنے سے امان یہ ہے کہ کشتی یا جہاز میں سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھے ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الْمَلِکِ الرَّحْمٰنِ بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ حاشیہ جامع صفحہ ۱۹۴ شرک و بدعات سے خالص توبہ کرنی ضروری ہے۔ مرتب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ ﴿٣٣﴾ وَلَئِنْ

کھاتا ہے اس چیز سے کہ کھاتے ہو تم اس میں سے اور پیتا ہے اس چیز سے کہ پیتے ہو تم ق اور اگر

جو کچھ تم کھاتے ہو وہی یہ کھاتا ہے اور جو کچھ تم پیتے ہو وہی یہ پیتا ہے اور اگر

أَطَعْتُمْ بَشَرًا مِثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذًا لَخَاسِرُونَ ﴿٣٤﴾ أَيَعِدُكُمْ

اطاعت کرو گے تم ایک آدمی مانند اپنے کی تحقیق تم اسوقت البتہ زیاں پانیوالے ہو کیا وعدہ دیتا ہے تم کو

تم نے اپنے جیسے بشر ہی کی اطاعت کرلی تو یقیناً خسارہ میں رہو گے کیا وہ تم سے یہ

أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَعِظَامًا أَنَّكُمْ مُخْرَجُونَ ﴿٣٥﴾

کہ تم جسوقت مرجاؤ گے اور ہوجاؤ گے تم مٹی اور ہڈیاں کہ تم نکالے جاؤ گے ق

وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مرجاؤ گے اور مٹی بن جاؤ گے اور ہڈیاں ہو کر رہ جاؤ گے تو تمہیں دوبارہ نکالا جائے گا

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ ﴿٣٦﴾ إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا

دور ہے دور ہے جو کچھ وعدہ دیئے جاتے ہو تم نہیں ہے مگر زندگانی ہماری دنیا کی

یہ وعدہ جو تم سے کیا جا رہا ہے بہت ہی بعید ہے، بہت ہی بعید ہے ہماری تو زندگی بس اس دنیا ہی کی زندگی ہے

نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿٣٧﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ

مرتے ہیں ہم اور جیتے ہیں ہم اور نہیں ہم اٹھائے جاویں گے نہیں وہ مگر ایک مرد کہ

کہ مرتے اور جیتے ہیں اور دوبارہ ہمکو زندہ نہیں کیا جائے گا یہ تو ایک ایسا آدمی ہے

افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٣٨﴾ قَالَ

باندھ لیا ہے اسنے اوپر اللہ کے جھوٹ اور نہیں ہم واسطے اسکے ایمان لانے والے کہا

جس نے اللہ پر جھوٹ افترا کیا ہے اور ہم تو اس پر ایمان نہیں لائیں گے اس نے کہا

رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ﴿٣٩﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ

اے پروردگار میرے مدد دے مجھکو بسبب اس چیز کے کہ جھٹلاتے ہیں مجھکو کہا اس چیز سے تھوڑی دیر میں البتہ ہو جاویں گے

اے رب: تو میری مدد کر کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے حکم ہوا کہ تھوڑی ہی دیر کے بعد یہ نادم

نَادِمِينَ ﴿٤٠﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَاهُمْ غُثَاءً ۚ

پشیمان پس پکڑا ان کو آواز تند نے ساتھ حق کے پس کر دیا ہم نے انکو ریزہ ریزہ

ہو جائیں گے پھر ایک زور کی آواز نے انکو آ پکڑا۔ سو ہم نے انکو کوڑا کر دیا

فَبُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٤١﴾ ثُمَّ أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُونًا

پس لعنت ہے واسطے قوم ظالموں کے پھر پیدا کئے ہم نے پیچھے ان سے قرن

پس ظالموں پر لعنت ہے پھر ہم نے انکے بعد اور قوموں کو پیدا

آخَرِينَ ﴿٤٢﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ﴿٤٣﴾

اور نہیں آگے نکل جاتی کوئی امت وقت اپنے سے اور نہ پیچھے رہ جاتی ق

کیا کوئی جماعت اپنے وقت سے آگے نکل سکتی ہے اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے

ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۖ كُلَّ مَا جَاءَ أُمَّةً رَسُولُهَا كَذَّبُوهُ

پھر بھیجے ہم نے پیغمبر اپنے پےدرپے جب آیا تھا کسی امت کے پاس پیغمبر اسکا تو جھٹلایا انہوں نے اسکو

پھر ہم اپنے رسولوں کو پے درپے بھیجتے رہے جب کبھی کسی قوم کے پاس اس کا رسول آیا تو انہوں نے اسکو جھٹلایا

حل لغات — لہ أَنَّكُمْ مُخْرَجُونَ۔ انکم پہلے انکم کی تاکید ہے اور مخرجون پہلے ان کی خبر اور ہو سکتا ہے کہ انکم مخرجون مبتداء اور اذا متم خبر۔ مِتُّم۔ بکسر میم مات یمات یعنی خاف یخاف سے ہے اور مُتُّم بالضم مات یموت یعنی نصر ینصر سے لہ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ۔ ہیہات بمعنے بعد اسم فعل ہونے کی وجہ سے مبتداء لما توعدون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ جملہ وَاَتْرَفْنٰهُمْ یا تو عاطفہ ہے اس کا معطوف علیہ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا ہے اور یا حالیہ ہے اور حرف قَدْ اس میں محذوف ہے بہر تقدیر مطلب یہ ہے کہ ہم نے انکو آرام دیا اور انپر انعام کیا۔ انہوں نے اس کا شکریہ کفر اور تکذیب کے ساتھ کیا۔ انبیاء علیہم السلام کے دشمن اور دین حق سے انکار کرنے والے اکثر ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جو دنیا میں مالدار اور آسودہ ہوتے ہیں جو دیندار اور انبیاء علیہم السلام کے تابعدار شریعت کے پابند اکثر مساکین اور غرباء ہی ہوتے ہیں۔ ابوسفیانؓ سے ہرقل نے پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تابعدار غرباء ہیں یا رئیس؟ کہا غرباء ہیں کہا یہی لوگ انبیاء کے تابعدار ہوا کرتے ہیں۔ ۱۲ حاشیہ جامع صحیح بخاری ۱۲

ف۲ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے کفار کی بدعقیدگی اور شبہات کا بیان کیا ہے پہلی بدعقیدگی انکار بشریت رسول ہے جس کا ذکر لَخٰسِرُوْنَ تک ہے۔ دوسری بعث ونشور ہے اس کی انتہا بِمَبْعُوْثِیْنَ تک ہے۔ آیت فَاَرْسَلْنَا فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ میں اس امر کی توضیح وتصریح ہے کہ انبیاء علیہم السلام خاکی تھے۔ نوری نہیں تھے۔ فعل ارسال بکلمہ الیٰ متعدی ہوتا ہے۔ یہاں بکلمہ فی متعدی ہوا ہے کیونکہ امر کی وضاحت مقصود ہے کہ رسول انکی طرف مبعوث ہوا تھا اس نے انہی میں نشوونما پائی تھی۔ وہ لوگ اسکی جائے ولادت ومکان سکونت کو جانتے پہچانتے تھے اسکے عادات واطوار سے بخوبی واقف تھے انکو دنیا کے تعیش نے گمراہ کر دیا جب زندگانی دنیا خوب عیش وآرام سے گذرنے لگی تو اترا گئے اپنے رسول کے حق میں کہنے لگے کہ وہ بشریت اور اکل وشرب میں ہمارے مساوی ہے اس لئے ہم نہیں مانتے اسکو ہم پر کوئی فضیلت نہیں انکی حماقت کو دیکھو کہ اپنے مثل کی پیروی کرنے سے تو انکار کیا اور جو اس سے بھی عاجز تھا اس کو پوجا بعث ونشور کے یوں منکر ہوئے کہ انکے خیال میں مٹی ہو کر پھر زندہ ہونا ازحد بعید تھا حالانکہ معاد جسمانی کا منکر کافر ہے۔ ۱۲ ابومحمد عبدالستار غفراللہ لہ

ف۳ یعنی امت اپنی اجل معین سے سبقت نہیں کرتی اور نہ مقررہ وعدے سے پیچھے ہٹتی ہے بلکہ ہر ایک اسی قضاء امر کے موافق جو اس کے واسطے اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں ٹھیرا دی ہے پکڑا جاتا ہے۔ ۱۲

فتح البیان

★ خبر اور دوسرا ہیہات پہلے کی تاکید۔ سے عَمَّا قَلِیْلٍ اصل میں تھا عن زمان قلیل جار۔ مجرور کے بیچ میں مَا زائد ہے۔ اور معنی علاقے تاکید کے لئے زیادہ کیا گیا ہے جیسے فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰہِ۔ یا یوں کہو کہ نکرہ موصوف ہے۔ ای من شیئ قلیل: ٹه فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً۔ پرانا اور سیاہ کوڑا جسے سیل بہائے بہائے پھرتی ہے اسے غُثاء کہتے ہیں۔ اسی سے ہے فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی۔ ثه فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔ بُعد اور سُحق اور دمر تینوں مصدر ہیں قریب المعنی یہ ہمیشہ ان افعال کی وجہ سے منصوب ہوتے ہیں جن کا اظہار استعمال میں نہیں ہوتا تو بعد کی تقدیر ہے بعدوا بعدا ای اہلکوا۔ ٹه تَتْرَا۔ ای متواترین واحدا بعد واحد۔ ماخوذ ہے وتر سے اور وتر کے معنی ہیں فرد پھر واو۔ ت سے بدلا ہو گیا جیسے تقوا میں آخر میں الف تانیث کے لئے ہے کیونکہ رسل جمع ہے۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّ جَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا

پس پیچھے کیا ہم نے بعضوں کو بعضوں کے یعنی ہلاک کرتے ہیں اور کیا ہم نے انکو باتیں پس لعنت ہے

سو ہم بھی پیچھے بعد دیگرے انکو ہلاک کرتے گئے اور انہیں پس جو لوگ

لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ

واسطے اس قوم کے کہ نہیں ایمان لاتے فـ پھر بھیجا ہم نے موسیٰ کو اور بھائی اسکے ہارون کو

ایمان نہیں لاتے انپر لعنت ہو پھر ہم نے موسیٰ اور اسکے بھائی ہارون کو اپنے احکام

بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۵﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا

ساتھ نشانیوں اپنی کے اور معجزے ظاہر کے طرف فرعون کے اور سرداروں اسکے کے پس تکبر کیا انہوں نے

اور روشن دلیل کے ساتھ بھیجا فرعون اور اسکی جماعت کی طرف مگر انہوں نے تکبر سے کام لیا

وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا

اور تھے قوم سرکش پس کہا انہوں نے کیا ایمان لاویں ہم واسطے دو آدمی کے مانند ہمارے

اور وہ (بڑے) سرکش لوگ تھے کہنے لگے کیا ہم اپنے جیسے ان دو آدمیوں پر ایمان لائیں حالانکہ

وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ

اور قوم انکی واسطے ہمارے بندگی کرنے والے ہیں فـ پس جھٹلایا ان دونوں کو پس ہو گئے

انکی قوم کے لوگ ہمارے غلام ہیں تو انہوں نے دونوں کو جھٹلایا سو ہلاک

الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ

ہلاک کئے گیوں سے اور البتہ تحقیق دی ہم نے موسیٰ کو کتاب تو کہ وہ

کر دئے گئے اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی . تاکہ وہ لوگ ہدایت

يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ

ہدایت پاویں اور کیا ہم نے بیٹے مریم کے کو اور ماں اسکی کو نشانی فـ اور جگہ دی ہم نے ان

پائیں اور ہم نے ابن مریم اور اسکی ماں کو (لوگوں کے لئے) بڑی نشانی قرار دیا اور انکو

اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿۵۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ

دونوں کو طرف زمین بلند کی جگہ رہنے کی اور پانی جاری کی فـ اے پیغمبرو! کھاؤ

ایک بلند مقام پر جو رہنے کے لائق تھا اور آب رواں (کے چشمے) رکھتا تھا جگہ دی اے رسولو! تم پاک

الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۵۱﴾ وَ

پاکیزہ چیزوں سے اور کام کرو اچھا تحقیق میں ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم جاننے والا ہوں فـ اور

اشیاء کھاؤ اور نیک عمل کرو . تم جو عمل کرتے ہو میں اسے جانتا ہوں اور

اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۲﴾

تحقیق یہ امت تمہاری امت ایک ہے اور میں ہوں رب تمہارا پس ڈرو مجھ سے

بیشک یہ تمہاری امت ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں سو (میری نافرمانی سے) ڈرو

فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ

پس کاٹ لیا انہوں نے کام اپنا درمیان اپنے ٹکڑے ٹکڑے ہر ایک گروہ ساتھ اس چیز کے کہ پاس انکے ہے

پھر لوگوں نے دین کے معاملے میں اپنے آپ کو جدا جدا کر لیا . ہر ایک گروہ جس بات پر ہے قائم ہے

منزل ۴

حل لغات ﷺ وکانوا قوما عالین . عالین صفت ہے قوما کی اور قوم اگرچہ لفظاً مفرد ہے مگر معناً جمع اسی سے عالین جمع کی صورت میں لایا گیا۔

ﷺ انؤمن لبشرین مثلنا . بشرین تثنیہ کی صورت میں اس لئے لایا گیا بشر کا اطلاق کبھی تو ہوتا ہے مفرد پر جیسے فتمثل لہا بشرا سویا اور کبھی جمع پر جیسے فاما ترین من ★

www.KitaboSunnat.com

ف ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر میں کہا ہے کہ بعض کو بعض کے قدم پر بھیجا اور یہ غرض نہیں ہے کہ ان قرون کے بعد بہت سے رسول ایک ہی بار بھیجدیئے اس لئے کہ رسولوں کے درمیان ایک دراز زمانہ ہوتا تھا اور اسی تفسیر اللہ تعالیٰ کے اس قول نے کی ہے کُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ کیونکہ یہ جملہ بیان کر رہا ہے کہ ہر ایک رسول خاص ایک اُمت کی طرف آتا رہا۔ ۱۲ فتح البیان ف فرعون اور فرعونیوں نے بھی سابق کفار کی طرح اپنے نبی حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کی تکذیب و مخالفت کی کہنے لگے ہم اپنے جیسے انسانوں کی نبوت کے قائل نہیں۔ یہ دونوں بھائی ہماری طرح آدمی ہیں ہم پر کچھ فوقیت نہیں رکھتے پھر انکی قوم کے لوگ ہمارے نوکر چاکر غلام ہیں۔ ہم کس طرح انکے ماتحت و تابعدار ہوں۔ بالآخر سب کے سب دریا برد کر دیئے گئے انکا علو کبر و عناد و سرکشی کچھ کام نہ آئی یہی معنی ہیں عالین کے کہ بڑائی چاہنے والے اور موت و آخرت و حشر جنت و دوزخ کو بھول جانے والے ۱۲ ف اعجاز الشان یعنی بڑا ہی نشان تھا کہ عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے بغیر باپ کے پیدا کیا جیسا کہ اس نے آدمؑ کو ماں باپ کے بغیر بنایا اور حواؑ کو آدمؑ سے بغیر ماں و عورت کے پیدا کیا تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے کر سکتا ہے ۱۲۔ ابن کثیر ف موضح القرآن میں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ جب ماں سے پیدا ہوئے اس وقت کے بادشاہ نے نجومیوں سے سنا کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہوا۔ وہ دشمن ہوا۔ انکی تلاش میں پڑا۔ ان کو بشارت ہوئی کہ انکے ملک سے نکل جاؤ۔ نکل کر مصر کے ملک میں گئے۔ ایک گاؤں کے زمیندار نے حضرت مریمؑ کو اپنی بیٹی کر رکھی۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے اس وطن کا بادشاہ مر چکا تب آئے اپنے وطن کو۔ وہ گاؤں تھا ٹیلے پر اور پانی وہاں کا خوب تھا۔ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ سے مراد بیت المقدس ہے اور یہ تفسیر بہت ہی اظہر ہے (فائدہ ستاریہ) نزول مسیح علیہ السلام کے متعلق اکثر احادیث وارد ہوئی ہیں۔ دیکھو صحاح ستہ، مشکوٰۃ اور تفسیر ابن کثیر وغیرہ۔ ایک حدیث معانی الاخبار میں وارد ہے جس کو انور شاہ دیوبندی حنفی نے نزول مسیح میں ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب امام اسحٰق بن راہویہ کی ہے اس نے اسکا اسناد بھی ذکر کر دیا ہے۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْكَرَ نُزُوْلَ الْمَسِيْحِ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ اَنْكَرَ ظُهُوْرَ الْمَهْدِيِّ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ لَّمْ يَرْضَ بِقَضَائِيْ فَلْيَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِيْ۔ (حدیث) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مسیح کے نزول کا انکار کرے وہ کافر ہو گیا اور جو شخص مہدی کے ظہور کا انکار کرے وہ بھی کافر ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت خدا فرماتا ہے۔ جو شخص میری قضاء کے ساتھ راضی نہیں ہوتا اس کو چاہئے میرے سوائے دوسرا رب بنالے۔ پس اس سے صاف ثابت ہوا کہ نزول مسیح کا منکر کافر ہے اسی طرح ظہور مہدی کا منکر بھی فافہم ۱۲۔ احمد الدین (صاحبؒ) گکھڑوی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے اور آسمان پر زندہ اٹھائے جانے وغیرہ کا بیان صفحہ ۸۱، ۸۲ میں لکھا گیا ہے۔ ابو عمار عبد القہار غفرلہٗ ولوالدیہ الغفار (آمین)

ف یعنی سب پیغمبروں کے دین میں یہی ایک حکم رہا کہ حلال کھانا حلال راہ سے کما کر۔ اور نیک کام کرنا۔ نیک کام سب خلق جانتی ہے (موضح) ترغیب صفحہ ۲۷۰ میں ہے طَلَبُ الْحَلَالِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حلال روزی کا تلاش کرنا ہر مسلم پر واجب ہے چنانچہ تمام پیغمبر نہایت مضبوطی اور استقامت کے ساتھ اکل حلال، صدق مقال اور نیک اعمال پر مواظبت اور اپنی اپنی امتوں کو اسی کی تاکید کرتے رہے قرآن کریم پارہ ۲ رکوع ۵ میں اسی طرح کا حکم جو یہاں رسولوں کو ہوا عام مومنین کو دیا گیا ہے اس میں نصاریٰ کی رہبانیت کا بھی رد ہو گیا جو عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر سے خاص مناسبت رکھتا ہے جیسا کہ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۴۳ میں ہے اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا (باقی صفحہ ۴۸۹ پر)

★ البشر احدا۔ رہی یہ بات کہ مثلنا کی طرح مثلینا کیوں نہیں کہا گیا۔ ہاں نہیں کہا گیا وہ حکم میں ہے مصدر کے اور اس لئے کہ یہ اکثر ہے۔ جملہ وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ کا متعلق ہے عابدون کے اور چونکہ فواصل کی رعایت منظور تھی اس لئے اسے مقدم کیا گیا۔ عابدون لیا گیا ہے عبادت سے۔ اور عبادت کے معنے ہیں خدمت گزاری اور انقیاد کے غلام کو عبد کہنے کی یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے آقا کا خدمت گزار اور منقاد ہوتا ہے والمعنی خادمون منقادون لنا کالعبید۔

ف وَاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ - ربوہ اونچی زمین۔ اور اس سے مراد ہے بیت المقدس کی زمین ذات قرار صفت ہے ربوہ کی یعنی وہ ہموار اونچا زمین تھی جس پر آسانی سے ٹھیرا جا سکتا تھا۔ یا ذات قرار کے یہ معنیٰ ہیں کہ وہاں کھیتی اور ہر طرح کے پھل موجود تھے اور اسی وجہ سے وہاں کے لوگ اس میں سکونت پذیر تھے۔ معین بوزن فعیل پانی کا چشمہ جو زمین پر جاری ہو یہ مشتق ہے معن اذا جریٰ سے یا ماعون بمعنے نفع سے چونکہ پانی میں بہت سے منافع ہیں کہ آدمی اور جانور اسے پیتے اور نباتات پیدا ہوتی۔ اور نشوونما پاتی ہے اسی لئے اسے معین کہا گیا اور ممکن ہے کہ مفعول کا صیغہ ہو۔ یہ مشتق عانہ اذا ادرکہ سے چونکہ پانی کا چشمہ بھی اپنے ظہور کی وجہ سے مدرک بالعیون ہوتا ہے یعنی دیکھو آنکھیں اسے پالیتی ہیں اس لئے اسے معین کہا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَرِحُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٥٤﴾ اَيَحْسَبُوْنَ

خوش ہیں ف پس چھوڑ دے انکو ڈوبے غفلت انکی کے ایک مدت تک کیا گمان کرتے ہیں

اسی پر خوش ہے سو آپ انکو ایک وقت تک انکی اسی بیہوشی میں پڑا رہنے دیجئے کیا وہ خیال کرتے ہیں

اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّ بَنِيْنَ ﴿٥٥﴾ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ

یہ کہ جو کچھ مدد دیتے ہیں ہم انکو ساتھ اسکے مال سے اور بیٹوں سے جلدی کرتے ہیں واسطے انکے بیچ بھلائیوں کے

کہ یہ جو ہم انکو مال اور اولاد دیے جاتے ہیں ہم انکی بھلائی میں جلدی کر رہے ہیں

بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ

بلکہ نہیں سمجھتے تحقیق جو لوگ کہ وہ ڈر پروردگار اپنے کے سے

(ایسا ہرگز نہیں) بلکہ وہ سمجھتے ہی نہیں۔ یقیناً وہ لوگ جو اپنے رب کے جلال و ہیبت سے

مُّشْفِقُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٨﴾

ڈرنے والے ہیں اور جو لوگ کہ وہ ساتھ نشانیوں پروردگار اپنے کے ایمان لاتے ہیں

ڈرتے ہیں اور وہ جو اپنے رب کے احکام پر ایمان لاتے ہیں

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ

اور جو لوگ کہ وہ ساتھ پروردگار اپنے کے نہیں شریک لاتے ہیں اور وہ لوگ کہ دیتے ہیں

اور جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے اور وہ لوگ جو کچھ دے سکتے

مَآ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿٦٠﴾

جو کچھ کہ دیتے ہیں اور دل انکے ڈرتے ہیں اس سے کہ وہ طرف پروردگار اپنے کے پھر جانیوالے ہیں

ہیں دیتے رہتے ہیں اور انکے دل اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں۔ کہ انہیں ایک دن اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے ف

اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿٦١﴾

یہ لوگ جلدی کرتے ہیں بیچ بھلائیوں کے اور وہ طرف انکے آگے نکل جانیوالے ہیں

وہ لوگ نیکی کی طرف دوڑتے ہیں، اور وہی اس میں سبقت لیجاتے ہیں

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ

اور نہیں تکلیف دیتے ہم کسی جی کو مگر موافق طاقت اسکی کے اور نزدیک ہمارے کتاب ہے بولتی ہے

اور ہم کسی شخص کو اسکی استطاعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور ہمارے پاس وہ کتاب ہے جو ٹھیک ٹھیک

بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾ بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ

ساتھ حق کے اور وہ نہیں ظلم کئے جاتے بلکہ دل انکے بیچ غفلت کے ہیں

کہہ دیگی اور انپر ظلم نہیں کیا جائے گا بلکہ انکے دل اس کی طرف سے غفلت میں

هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿٦٣﴾

اس سے اور واسطے انکے عمل ہیں سوائے اسکے کہ وہ اسکو کرنے والے ہیں

پڑے ہیں۔ اور علاوہ ازیں اور کام بھی ہیں جو یہ لوگ کرتے رہتے ہیں

حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ﴿٦٤﴾

یہاں تک کہ جب پکڑا ہم نے دولتمندوں انکے کو ساتھ عذاب کے تاگہاں وہ زاری کرتے ہیں

یہاں تک کہ جب ہم انکے مالداروں کو عذاب میں گرفتار کریں گے تو اسوقت چلا اٹھیں گے

منزل ۴

حل لغات:

بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ ۔ غمرہ کہتے ہیں ڈوبا ؤ پانی کو اور یہ اس لئے کہ غمر کے اصل معنے ہیں چھپانے کے چونکہ ڈباؤ پانی آدمی کے قد کو چھپا لیتا ہے اس سے اُسے غمرہ کہتے ہیں یہاں غمرہ سے مراد ہے جہل وغیرہ کیونکہ یہ بھی ساتر عقول ہوتے ہیں۔ لـهٗ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ۔ يَجْـَٔرُوْنَ ۔ مشتق ہے جؤار سے کہتے ہیں استغاثے کے ساتھ چیخنے چلانے کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ ۴۸۰ کا) وَقَالَ تَعَالٰی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ ثُمَّ ذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْهِ اِلَی السَّمَآءِ یَا رَبِّ یَا رَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَّمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ یعنی آپ نے فرمایا اللہ پاک ہے اور پاک کو قبول فرماتا ہے۔ اللہ نے عام مسلمانوں کو بھی حلال روزی کی ویسی ہی تاکید فرمائی ہے جیسی انبیاء علیہم السلام کو پھر آپ نے فرمایا کہ آدمی مسافر میلی کچیلی حالت میں اللہ کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے مگر حال یہ ہے کہ اسکا کھانا پینا لباس وغیرہ حرام کا ہوتا ہے پس اسکی دعا کیونکر قبول ہو۔ مطلب یہ ہوا کہ مسلمان جب سفر میں یا اور تکلیفوں میں ہوتا ہے اس وقت اس کی دعا جلد قبول ہوتی ہے لیکن حرام روزی کی نحوست سے قبولیت کے وقت میں بھی دعا قبول نہیں ہوتی۔ یاد رہے جو گوشت حرام سے بڑھا ہو دوزخ کی آگ اسکی زیادہ حقدار ہے نیز حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا یَکْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ فَیَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَیُقْبَلُ مِنْهُ وَلَا یُنْفِقُ مِنْهُ فَیُبَارَکُ لَهٗ وَلَا یَتْرُکُهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ اِلَّا کَانَ زَادَهٗ اِلَی النَّارِ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۴۲) یعنی جو شخص حرام مال کماتا ہے پھر اسمیں سے خیرات کرتا ہے تو وہ قبول نہیں ہوتا اور اس مال کو نیک راہ میں خرچ کرے گا تو برکت حاصل نہ ہوگی اور اگر جمع چھوڑ کر مر جائے گا تو وہ دوزخ کا توشہ ہے نعوذ باللہ العزیز الرحیم۔ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْکَسْبِ اَطْیَبُ قَالَ عَمَلُ الرَّجُلِ بِیَدِهٖ وَکُلُّ بَیْعٍ مَبْرُوْرٍ (حوالہ مذکور) آپ سے پوچھا گیا کونسا کسب بہت بہتر ہے؟ فرمایا کہ انسان کا اپنے ہاتھ کی مزدوری سے کمانا اور ایمانداری کی سوداگری ۱۲۔ ابو عمار عبدالقہار غفر اللہ لہ۔ آمین۔

حاشیہ صفحہ ھذا ف۱ یعنی اصول کے اعتبار سے تمام انبیاء کا دین وملت ایک اور سب کا خدا بھی ایک ہے جس کی نافرمانی سے ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہئے لیکن لوگوں نے پھوٹ ڈال کر اصل دین کو پارہ پارہ کر دیا اور جدی جدی راہیں نکالیں اس طرح آراء واہواء کی تقلید کر کے سینکڑوں فرقے اور مذہب بن گئے اور ملت بیضاء میں تفریق ڈالدی۔ ۱۲۔

ف۲ ابن ماجہ باب التوقی علی العمل صفحہ ۳۱۹ میں ہے۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ هُوَ الرَّجُلُ الَّذِیْ یَزْنِیْ وَیَسْرِقُ وَیَشْرَبُ الْخَمْرَ قَالَ لَا یَا بِنْتَ اَبِیْ بَکْرٍ وَلٰکِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِیْ یَصُوْمُ وَیَتَصَدَّقُ وَیُصَلِّیْ وَیَخَافُ وَهُوَ اَنْ لَّا یُتَقَبَّلَ مِنْهُ یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اے رسول خدا! وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا سے کیا وہ لوگ مراد ہیں جو چور، شرابی، زانی گناہگار ہیں لیکن خوف الٰہی، قیامت حساب وکتاب کا ڈر ہے تو انکی بخشش کی امید ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں اے ابوبکر کی بیٹی! یہ مراد نہیں بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جو نماز روزہ زکوٰۃ خیرات فرائض کے پابند ہیں اور اپنے عمل پر مغرور نہیں نیکی کرنے کے باوجود ڈرتے رہتے ہیں کہ دیکھئے عند اللہ قبول ہو جائے اسی طرح جامع ترمذی جلد ۲ ابواب التفسیر صفحہ ۱۴۸ میں بھی یہ مضمون موجود ہے یہاں سے معلوم ہوا صرف دنیا کا ملنا ہی خدا کی نعمت نہیں یہ تو چھوٹے بڑوں سب کو مل جاتی ہے اصلی انعام اکرام خدا کی رحمت دین کا ملنا ہے جس کو دین کی دولت مل گئی وہ منعم علیہ ہے چنانچہ مشکوٰۃ صفحہ ۲۴۲ میں ہے اِنَّ اللّٰهَ یُعْطِی الدُّنْیَا مَنْ یُّحِبُّ وَمَنْ لَّا یُحِبُّ وَلَا یُعْطِی الدِّیْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّیْنَ فَقَدْ اَحَبَّهٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰی یُسْلِمَ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ وَلَا یُؤْمِنُ حَتّٰی یَاْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ۔ یعنی اللہ تعالیٰ دنیا کا مال وسامان تو دوست و دشمن سب کو دیتا ہے لیکن دین کی نعمت انہی کو دیتا ہے جنکو دوست رکھتا ہے پس جسکو نیک عمل پرہیزگاری ارکان اسلام کی پابندی وغیرہ نصیب ہو جائے تو جانو اللہ اسکو دوست رکھتا ہے قسم اللہ کی کوئی مسلمان نہیں جب تک اس کا دل زبان مسلمان نہ ہو جائے اور کوئی مومن بھی نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے ہمسایہ کے حق کی حفاظت نہ کرے۔ مطلب یہ کہ جب تک شریعت کے احکام کی پوری پابندی نہ کرے گا تب تک کامل ایماندار نہ ہوگا۔ یہ بیان صفحہ ۴۰ میں بھی ہے۔ ابو عمار عبدالقہار مرتب حواشی غفرلہ ولوالدیہ الغفار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ قف اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ

مت زاری کرو آج تحقیق تم ہم سے نہیں مدد دیئے جاؤ گے تحقیق تھیں آیتیں میری

(کہہ جائیگا) کہ آج مت چلاؤ کیونکہ ہماری طرف سے تمہاری مدد نہیں کی جائیگی میرے احکام تمہیں پڑھ پڑھ کر سنائے

تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿۶۶﴾ لہ مُسْتَكْبِرِيْنَ صلے

کہ پڑھی جاتی تھیں اوپر تمہارے پس تھے تم اوپر ایڑیوں اپنی کے پھر جاتے تکبر کرتے ہوئے

جاتے تھے اور تم الٹے پاؤں پلٹ جاتے تھے تکبر (غرور) کی حالت میں

بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ

ساتھ اس کے افسانہ گوئی کرتے ہوئے بیہودہ بکتے تھے وقف کیا پس نہیں فکر کی انہوں نے بات میں یا آیا ہے انکے پاس

بیٹھے انکے مقابلہ میں قصے کہانیوں پر بیہودہ سرائی کرتے ہوئے اس کو چھوڑ دیا کرتے تھے۔ کیا انہوں نے اس کلام میں تدبر نہیں کیا یا انکے پاس

مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ

جو کچھ کہ نہیں آیا تھا باپوں انکے پہلوں کے پاس وقف یا نہیں پہچانا انہوں نے پیغمبر اپنے کو

کوئی ایسا علم آگیا ہے جو انکے اگلے بزرگوں کے پاس نہیں آیا تھا یا انہوں نے اپنے رسول کو نہیں پہچانا جس کی

فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ

پس وہ واسطے اسکے انکار کرنے والے ہیں وقف یا کہتے ہیں کہ اسکو جنون ہے بلکہ لایا ہے انکے پاس

وجہ سے وہ اس سے منکر ہیں یا وہ یہ کہتے ہیں کہ انہیں سودا ہے۔ نہیں نہیں بلکہ وہ انکے پاس حق و صداقت

بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ

حق اور اکثر انکے حق کو ناخوش رکھنے والے اور اگر پیروی کرے حق

کے ساتھ آئے ہیں اور انکی اکثریت حق کو ماننے سے گریز کرتی ہے اور اگر دین انکی خواہشات

اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ

خواہشوں انکی کی البتہ بگڑ جاویں آسمان اور زمین اور جو کوئی بیچ انکے ہیں بلکہ

کی پیروی کرنے لگے تو آسمان اور زمین اور جو انمیں ہیں درہم برہم ہو جائیں

اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۱﴾ ط اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ

لائے ہیں ہم انکے پاس ذکر ان کا پس وہ ذکر اپنے سے منہ پھیرنے والے ہیں وقف یا مانگتا ہے تو ان سے

بلکہ بھیجی انکے پاس انکی کتاب ہدایت بھیجدی ہے مگر وہ اپنی کتاب سے منہ پھیر رہے ہیں کیا آپ ان سے کوئی

خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَاِنَّكَ

مال پس مال پروردگار تیرے کا بہتر ہے اور وہ بہتر ہے رزق دینے والا اور تحقیق تو

معاوضہ طلب کرتے ہیں معاوضہ تو آپ کے رب کا سب سے بہتر ہے اور وہ بہترین رازق ہے اور بیشک آپ

لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۳﴾ وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

بلاتا ہے ان کو طرف راہ سیدھی کے اور تحقیق وہ لوگ کہ نہیں ایمان لاتے

انکو سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہیں اور بیشک وہ لوگ جو آخرت پر

بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ

ساتھ آخرت کے راہ سے البتہ مڑ جانے والے اور اگر مہربانی کریں ہم اور کھول دیں ہم جو کچھ ساتھ انکے ہے

ایمان نہیں رکھتے راہ راست سے ہٹ گئے ہیں اور اگر ہم ان پر مہربانی کریں اور انکی تنگی و تکلیف کو دور کریں

حل لغات :- لہ تَنْكِصُوْنَ مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ تنکصون لیا گیا ہے نکص سے اور نکص کہتے ہیں رجوع قہقری یعنی الٹے پاؤں پھرنے کو۔ سامر مشتق ہے سمر سے اور سمر کہتے ہیں رات کے وقت قصے کہانیوں میں مصروف ہونے کو پھر اس کا اطلاق جمع پر اسی طرح ہوتا ہے جس طرح حاضر کا یا یوں کہیے کہ سامر مصدر بوزن فاعل ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف سٰمِرًا مستکبرین کی ضمیر سے حال واقع ہوا ہے۔ سمر کہتے ہیں افسانہ قصہ کہانی کو تَهْجُرُوْنَ ہجر سے ہے۔ ہجر کہتے ہیں ہذیان یعنی بیہودہ گوئی یا شدت مرض کی وجہ سے مریض کے بہکنے کو۔ کفار قریش رات کو بیٹھ کر قرآن اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں بیہودہ گوئی وطعنہ زنی کرتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قریش کی عادت تھی رات کو کعبہ کے گرد حلقہ باندھ کر بیٹھ جاتے قرآن کو سحر و شعر کہتے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کبھی ساحر کہتے کبھی کاہن کبھی کاذب، کبھی مجنون، اسی واسطے آپ نے اپنی امت کو عشاء کے بعد گپ شپ قصے کہانیوں سے منع کیا ہے (نسائی، ابن ابی حاتم) وہ فخر کرتے تھے کہ ہم بیت اللہ کے متولی و منتظم ہیں، حرم میں بیٹھ کر روزانہ بکواس کرتے۔ حالانکہ حرم خدا کا گھر ہے۔ قرآن خدا کا کلام ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے رسول ہیں۔ آخر خدا نے آپ کی مدد کی مکہ پر قابض کیا۔ ان مشرکین کو وہاں سے ذلیل وخوار کر کے نکالا ان کا استکبار وافتخار کچھ کام نہ آیا ۱۲ فائدہ ستاریہ۔

ف۲ بات دھیان جس کی یعنی قرآن میں فکر نہیں کرتے اور نصیحت کرنے والے ہمیشہ ہوتے رہے ہیں پیغمبر ہوئے یا پیغمبر کے تابع ہوئے ۱۲ - موضح

ف۳ یعنی ہمیشہ اس رسول کی خو اور خصلت سے واقف ہیں اور اس کی سچائی اور نیکی جان رہے ہیں (موضح) جامع ترمذی صفحہ ۱۱۰ جلد ۲ میں صفوان بن عسال رضی کی روایت سے ہے کہ ایک یہودی نے اپنے کسی رفیق سے کہا کہ چلو اس نبی کے پاس، اس سے فلاں مسئلہ پوچھیں۔ رفیق نے کہا کہ نبی مت کہو اگر وہ سن لیگا تو اس کی بات بڑھ جائے گی۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ یہودی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی خوب جانتے تھے لیکن حسد اور ضد کی وجہ سے اقرار نہیں کرتے تھے اور ایمان نہیں لاتے تھے۔ اسی طرح ابو صالح نے کہا کہ قریش آپ کو سچے نبی جانتے ہوئے محض حسد بغض عناد کی بنا پر آپ کا انکار و تکذیب کرتے تھے ۱۲ فائدہ ستاریہ

ف۴ مجاہدؒ اور ابو صالحؒ وسدیؒ کا یہ قول ہے کہ حق سے مراد اس میں اللہ عزوجل ہے اور مطلب یہ ہے کہ اللہ جو سچا مالک ہے ان کی خواہشوں کے پیچھے چلے اور انکی مرضی کے موافق کام کرے تو آسمان وزمین اور جو انمیں ہیں سب بگڑ جائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی تمام صفات واقوال وافعال اور شرع وقدر اور مخلوقات کی تدبیر میں کامل تر ہے۔ ہر فرد وبشر پر حق ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ماتحت اور فرمانبردار رہے ۱۲ - ابن کثیر۔

★ تهجرون بیانگی۔ ہجر بالفتح ہے اور ہجر کہتے ہیں ہذیان اور ترک کو اور ہجر بالضم فحش کو۔ لہ اَمْ تَسْئَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ۔ خرج کے معنے ہیں خرچ ضد دخل کیونکہ اپنے قبضے میں سے نکال کر دوسرے کو دیا جاتا ہے اور خراج کہتے ہیں محصول زمین کو جو حاکم کی طرف سے مقرر ہوتا ہے۔ بعض کہتے ہیں خرج وہ ہے جو تم کسی کو تبرعاً دے ڈالو اور خراج وہ جس کا دینا تم پر لازم کر دیا گیا ہو یا خرج اخص ہے خراج سے۔ سلہ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ۔ عن الصراط متعلق ہے ناکبون کے اور ناکبون معنے میں ہے عادلون کے عادلون مشتق ہے عدول سے اور عدول کہتے ہیں حد سے تجاوز کرنے کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ

سختی سے البتہ اصرار کریں بیچ سرکشی اپنی کے سرگرداں ہوتے ہوئے ﴿ف﴾ اور البتہ تحقیق پکڑا تھا ہم نے انکو

تو اپنی سرکشی پر اڑے رہیں اور بھٹکے رہیں اور بیشک ہم نے انکو عذاب

بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٧٦﴾ حَتّٰٓى

ساتھ عذاب کے پس نہ گڑگڑائے وہ طرف پروردگار اپنے کے اور نہ عاجزی کی ﴿ف﴾ یہانتک کہ

میں گرفتار کیا پھر بھی انہوں نے اپنے رب کے آگے فروتنی کا اظہار کیا اور نہ عاجزی کی یہانتک کہ

اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ

جب کھول دیا ہم نے اوپر انکے دروازہ عذاب سخت کا ناگہاں وہ بیچ اس کے

جب ہم نے ان پر شدید عذاب کا دروازہ کھول دیا تو وہ اس میں ناامید ہوکر

مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ ع ٤

ناامید ہیں ﴿ف﴾ اور وہی ہے جس نے پیدا کی واسطے تمہارے شنوائی اور بینائی

رہ گئے اور وہ وہی تو ہے جس نے تمہارے کان ، آنکھیں اور

وَالْاَفْئِدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ

اور دل تھوڑا سا شکر کرتے ہو ﴿ف﴾ اور وہ ہے جس نے پھیلایا تم کو

دل بنائے ۔ تم بہت کم شکر کرتے ہو اور وہی تو ہے جس نے تم کو زمین میں

فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ

بیچ زمین کے اور طرف اسی کے اٹھائے جاؤ گے ﴿ف﴾ اور وہ ہے کہ جلاتا ہے اور مارتا ہے

پھیلا رکھا ہے اور اسی کی طرف تم جمع ہوکر جاؤ گے اور وہ وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے

وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٨٠﴾ بَلْ قَالُوْا

اور واسطے اسی کے ہے پھر آنا رات کا اور دن کا کیا پس نہیں سمجھتے تم ﴿ف﴾ بلکہ کہا انہوں نے

رات دن کا گھٹنا بڑھنا بھی اسی کے اختیار میں ہے پھر کیا تم سمجھتے نہیں بلکہ یہ لوگ ویسی ہی

مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿٨١﴾ قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّ

جیسا کہا تھا پہلوں نے کہتے ہیں کیا جب مر جاویں گے ہم اور ہو جاویں گے ہم مٹی

باتیں کرتے ہیں جیسی اگلے کرتے تھے کہتے ہیں کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں

عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٨٢﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَاۗؤُنَا

اور ہڈیاں کیا ہم اٹھائے جاویں گے البتہ تحقیق وعدہ کئے گئے ہیں ہم اور باپ ہمارے

ہو جائیں گے تو کیا پھر زندہ کئے جائیں گے بیشک یہ وعدہ تو ہم سے اور ہمارے بڑوں سے اس سے پہلے

هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨٣﴾ قُلْ

یہ بات پہلے اس سے نہیں مگر کہانیاں پہلوں کی کہہ

ہوتا چلا آیا ہے ۔ یہ تو پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں (ان سے) پوچھو

لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٤﴾ سَيَقُوْلُوْنَ

واسطے کس کے ہے زمین اور جو کوئی بیچ اسکے ہے اگر ہو تم جانتے شتاب کہیں گے

کہ زمین اور جو اس میں ہیں کس کی ملکیت ہیں اگر تمہیں علم ہو (تو بتاؤ) (اسکے جواب میں) وہ فوراً کہدیں گے

حل لغات

له لَلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ۔ لجوا معنے میں ہے اصروا۔ اور تمادوا کے۔ مله فَمَا اسْتَكَانُوْا۔ ما استکانوا کے معنے ہیں لم یخضعوا ولم یتذللوا۔ پھر اگر باب استفعال سے ہے تو ماخوذ ہے کون سے اور استکان معنے میں ہے انتقل من کون الی کون کے جیسے استحال معنے میں انتقل من حال الی حال کے چونکہ خاضع بھی ایک حال سے دوسرے حال کی ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے ایک بار مکہ کے لوگوں پر قحط پڑا تھا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی دعا سے کھلا شاید اسی کو فرمایا ۱۲۔ موضح

ف یعنی ہم نے انکو دکھ اور آفت کے ساتھ پکڑا اور مصائب اور شدائد کے ساتھ آزمایا پھر وہ اپنے مالک اور رب کے آگے نہ دبے اور نہ گڑگڑائے اور انکو تکذیب اور مخالفت اور گمراہی سے ہمارے دکھ اور عذاب نے نہ روکا بلکہ وہ اپنی سرکشی اور گمراہی پر اڑے رہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو سفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے محمدؐ! میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی اور ڈراتا ہوں ناتا توڑنے سے ہم تو کھا چکے اونٹوں کی اون اور خون قحط کی وجہ سے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ روایت کیا اس کو ابن ابی حاتم نے ۱۲۔ ابن کثیر

ف۳ شاید وہ دروازہ لڑائیوں کا کھلا جس میں تھک کر عاجز ہوئے ۱۲۔ موضح

ف۴ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعضے انعام جتلا کر انپر احسان رکھا اور مقصود اس سے کافروں کی توبیخ اور مؤمنوں کی یاد دہانی ہے اور یہ کان اور آنکھیں اور دل اللہ تعالیٰ نے اس لئے دیئے کہ کانوں سے مواعظ سنتے اور آنکھوں سے عبرتیں دیکھتے اور دلوں کے ساتھ غور و فکر کرتے تو انہوں نے ان میں سے کسی چیز کے ساتھ فائدہ نہ اٹھایا اس کا ان انعاموں پر شکر نہ کیا ۱۲۔ فتح

ف۵ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت عظیم سے خبر دی کہ تم کو اسی نے بنایا اور زمین کے کناروں میں پھیلایا پھر ان سب کے سب پہلوں اور پچھلوں کو ایک وقت معین میں جمع کریگا پھر نہ چھوڑے گا کسی بڑے اور نہ کسی چھوٹے کو مگر اس کو دوبارہ بناویگا جیسے اس کو پہلی بار بنایا اسی لئے فرمایا وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ الآیۃ ۱۲۔ ابن کثیر

ف۶ رات دن کے اختلاف سے مراد ایک دوسرے کے پیچھے لگاتار چلے آنا ہے یا رات کا سیاہ ہونا اور دن کا روشن ہونا ہے یا ایک کا گھٹ جانا اور ایک کا بڑھ جانا مراد ہے۔ تکرار بھی ہے کہ ایک دن کے بعد دوسرا دن اور ایک رات کے بعد دوسری رات ۱۲۔ فتح

★ طرف انتقال کرتا ہے اس سے استکان کے معنے خضوع و تذلل کے ہوئے اور باب افتعال سے ہے تو ماخوذ ہے سکون سے فتح کے اشباع سے الف پیدا ہو گیا۔

لہ ھذا من قبل، من قبل متعلق ہے فعل کے اس حیثیت سے کہ فعل کی اسناد اس کی طرف ہے۔ ای وردھا باؤنا من قبل۔ یا ایک محذوف کے متعلق ہو کر اباؤنا سے حال ای کائنین من قبل۔ لہ اساطیر الاولین۔ اساطیر جمع ہے اسطورۃ کی جسطرح اعاجیب اعجوبۃ کی۔ اور احادیث احدوثۃ کی۔ یا اساطیر جمع ہے اسطار کی اور اسطار جمع سطر کی۔ اس صورت میں اساطیر جمع الجمع ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ

واسطے اللہ کے کہہ کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے ہو تم ف کہہ کون ہے پروردگار آسمانوں ساتوں کا

کہ اللہ کا ہے۔ تو کیا تم سوچتے نہیں پوچھ کہ سات آسمانوں کا اور عرش عظیم

وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۸۶﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾

اور پروردگار عرش بڑے کا شتاب کہیں گے واسطے اللہ کے کہہ کیا پس نہیں ڈرتے ہو

اور پروردگار کون عرش کا رب ہے؟ وہ کہیں گے کہ اللہ! (یہ اسی کا ہے) پوچھ تو کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں

قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ

کہہ کون شخص ہے کہ بیچ ہاتھ اسکے کے ہے بادشاہی ہر چیز کی اور وہی پناہ دیتا ہے اور نہیں پناہ دیا جاتا برخلاف اسکے

پوچھ وہ کون ہے کہ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اسکے مقابلہ میں کوئی کسی کو

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾

اگر ہو تم جانتے البتہ کہیں گے واسطے اللہ کے ہے کہہ پس کہاں سے سحر کئے جاتے ہو ف

پناہ نہیں دے سکتا اگر تمہیں علم ہو (تو بتاؤ) وہ فوراً کہیں گے کہ اللہ! کہہ پھر کیسے دیوانے ہو رہے ہو

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ

بلکہ لائے ہیں انکے پاس حق اور تحقیق وہ البتہ جھوٹے ہیں نہیں پکڑی اللہ نے

بلکہ ہم نے انکو حق بات پہنچادی ہے اور وہ یقیناً جھوٹے ہیں اللہ کی کوئی اولاد نہیں

وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ

اولاد اور نہیں ہے ساتھ اسکے کوئی معبود اسوقت البتہ لے جاتا ہر ایک معبود اس چیز کو کہ پیدا کیا ہے

نہ اسکے ساتھ کوئی اور خدا ہے یوں ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوقات کو لے کر

وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾

اور البتہ چڑھائی کرتے بعضے انکے اوپر بعضوں کے پاک ہے اللہ اس چیز سے کہ بیان کرتے ہیں ف

چلدیتا اور ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کر لیتا اللہ ان نقائص سے پاک ہے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ قُلْ رَّبِّ اِمَّا ع

جاننے والا غیب کا اور حاضر کا پس بلند ہے اس چیز سے کہ شریک لاتے ہیں کہہ اے رب میرے اگر

وہ ڈھکی چھپی اور آشکارا باتوں کو جانتا ہے اور مشرک جسے اسکے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں وہ اس سے کہیں اونچا ہے دعا کیجئے کہ اے رب

تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾

دکھلاوے مجھ کو جو کچھ وعدے دیئے جاتے ہیں اے رب میرے پس مت کیجئے مجھ کو بیچ قوم ظالموں کے

جس عذاب کا انسے وعدہ کیا جارہا ہے اگر وہ میری زندگی میں نازل ہو تو اے میرے رب مجھ ظالم لوگوں میں شامل نہ کرنا

وَاِنَّا عَلٰٓي اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ

اور تحقیق ہم اوپر اسکے کہ دکھلاویں تجھ کو جو وعدہ دیتے ہیں ہم انکو البتہ قادر ہیں دور کر ساتھ اس چیز کے

اور بیشک ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جس عذاب کا ہم نے انسے وعدہ کیا ہے وہ آپ کو دکھا دیں برائی کا مقابلہ ایسے انداز میں کیجئے

هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۭ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَقُلْ رَّبِّ

کہ وہ بہت اچھی ہے برائی کو ف ہم خوب جانتے ہیں اس چیز کو کہ بیان کرتے ہیں اور کہہ اے رب میرے

کہ وہ بہتر ہو جو کچھ یہ بیان کرتے ہیں ہمیں خوب معلوم ہے اور کہو کہ پروردگار!

حل لغات: لہ وَھُوَ یُجِیْرُ یجیر بنا گیا ہے اجارہ سے اور اجارہ کہتے ہیں کسی کو پناہ میں لینے، اور فریاد رسی کرنے کو بولا کرتے ہیں۔ اجرت فلاناً علی فلان
اذا اغثت منہ لہ اِذًا لَّذَھَبَ لذہب جزا ہے شرط محذوف کی کیونکہ لفظ اذا ہمیشہ ایسے کلام پر داخل ہوتا ہے جو جواب یا جزا ہو شرط کے محذوف ہونے کی ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی زمین اور جو کوئی اس میں ہے انکا کون خالق اور مالک ہے اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ۔ وہ یہی جواب میں کہیں گے کہ زمین کے اہل کا مالک اللہ ہے۔ جب یہ جواب دیں تو کہو کیا تم سوچتے نہیں کہ عبادت کا استحقاق اسی ذات کو ہے جو پیدا کرے اور روزی دیوے۔ نہ اس کا غیر ۱۲۔ ابن کثیر

ف۲ یعنی جب کافروں سے پوچھئے کہ سارے عالم میں تصرف کس کا ہے اور اس کے مقابل کوئی حمایتی کھڑا نہ ہو سکے تو وہ بھی یہی کہیں گے کہ یہ اللہ ہی کی شان ہے۔ پھر اوروں کو ماننا محض خبط ہے اس آیت پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی اور کوئی کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ تعالیٰ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اس کی مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی انکا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اسکو اللہ تعالیٰ کا بندہ مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہیں۔ سو سمجھنا چاہئے کہ شرک اسی پر موقوف نہیں کہ کسی کو اللہ کے برابر سمجھے اور اس کے مقابل جانے بلکہ شرک کے معنے یہ کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں وہ چیزیں اور کسی کے واسطے کرنی جیسے سجدہ کرنا اور اس کے نام کا جانور کرنا اور اسکی منت ماننی اور مشکل کے وقت پکارنا اور ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا۔ سو ان باتوں سے شرک ثابت ہو جاتا ہے۔ سو جس سے کوئی یہ معاملہ کرے گا وہ مشرک ہو جائے گا خواہ انبیاء اور اولیاء سے کرے خواہ پیروں اور شہیدوں سے خواہ بھوت پری سے ۱۲۔ امام الہندؒ

ف۳ یعنی خدا ایک ہے۔ نہ اسکی کوئی اولاد ہے نہ شریک۔ زمین و آسمان کا کمال ربط کے ساتھ نظام اس کی دلیل ہے اگر کئی خدا ہوتے تو ایک دوسرے کو مغلوب کرنے کی کوشش کرتے۔ کبھی ایک مغلوب ہوتا کبھی دوسرا۔ بھلا جو مغلوب ہو جائے وہ خدا ہو سکتا ہے؟ پس اللہ اکیلا ہے اور ہمیشہ اپنی مخلوق پر غالب ہے اس کو کوئی مغلوب نہیں کر سکتا ۱۲۔

ف۴ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ایک ایسے تریاق کا ارشاد کیا ہے جو لوگوں سے مخالطت کرنے ملنے جلنے آپس کے حسد و بغض کو دور کرنے میں نہایت نافع و سودمند ہے وہ یہ کہ جو برائی کرے تم اس کے ساتھ نیکی کرو تاکہ اس کے دل کو کھینچ لو اس کی عداوت صداقت در فاقت اور بغض محبت ہو جائے۔ ترمذی صفحہ ۲۲ جلد دوم میں ہے کہ ابوالاحوصؓ کے باپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر کوئی ہماری مہمانداری خیر خبر نہ لے تو ہم بھی اس کے بدلے میں ایسا ہی کریں؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ بدی کا بدلہ نیکی سے کرو۔ دوسری روایت میں ہے کہ اپنے نفسوں کو دباؤ، صبر کرو درگذر کرو۔ عطاؒ نے کہا برائی کو سلام سے دفع کرو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا اچھا طریقہ یہ ہے کہ برائی کرنے والے سے کہو بھائی اگر تو جھوٹا ہے تو میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تیری خطا بخشے اور جو تو سچا ہے اور فی الواقع مجھ میں یہ عیب ہے تو اللہ تعالیٰ مجھے معاف کرے اور اس عیب کے چھوڑنے کی توفیق دے ۱۲۔ ترجمان

★ یہ وجہ ہے کہ جملہ سابق وماکان معہ من الٰہ اس پر دلالت کرتا ہے۔ والتقدیر لو کان معہ الٰہۃ کما یزعمون لذھب کل واحد منھم بما خلقہ۔

ﷺ عٰلِمِ الْغَیْبِ عالم بدل ہے اللہ سے یا صفت۔ ﷺ اِمَّا تُرِیَنِّیْ۔ ما اور نون دونوں تاکید کے لئے ہیں والمعنی ان کان ولا بد من ان تریني۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ ﴿٩٧﴾ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَن

پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے وسوسے ڈالنا شیطانوں کے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے اے رب میرے اس

میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے میرے رب میں اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں

يَحْضُرُونِ ﴿٩٨﴾ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ

سے کہ حاضر ہوں میرے پاس وہ یہانتک کہ جب آوے ایک کو انہیں سے موت کہتا ہے اے رب میرے

کہ وہ میرے پاس آئیں۔ یہاں تک کہ جب انہیں سے کسی کی موت آجاتی ہے تو کہتا ہے پروردگار!

ارْجِعُونِ ﴿٩٩﴾ لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ ۚ كَلَّا ۚ إِنَّهَا

پھیر دے میرے تئیں طرف دنیا کے شاید کہ عمل کروں نیک بیچ اس کے کہ چھوڑ آیا ہوں ہرگز نہیں تحقیق وہ ایک

مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دے تاکہ میں جس دنیا کو چھوڑ آیا ہوں اسمیں (جاکر) نیک کام کروں ہرگز نہیں یہ محض ایک

كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا ۖ وَمِن وَرَائِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ

بات ہے کہ وہ کہنے والا ہے اسکا اور پرے ان سے پردہ ہے اس دن تک کہ

بات ہے جو وہ کہہ رہا ہے اور انکے پیچھے قیامت کے روز تک ایک (عالم) برزخ

يُبْعَثُونَ ﴿١٠٠﴾ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ

اٹھائے جاویں گے وہ پس جب پھونکا جاوے گا بیچ صور کے پس نہیں نسب درمیان انکے اس دن

ہے سو جب صور پھونکا جائے گا تو اس روز نہ باہمی رشتہ داری کام آئے گی اور نہ ایکدوسرے

وَلَا يَتَسَاءَلُونَ ﴿١٠١﴾ فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

اور نہ ایکدوسرے کو پوچھیں گا وہ پس جو شخص کہ بھاری ہو پلے اس کا پس یہ لوگ وہی ہیں

سے وہ کچھ پوچھ سکیں گے تو جن شخصوں کا پلہ بھاری ہوگا۔ وہ کامیاب ہوں گے

الْمُفْلِحُونَ ﴿١٠٢﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ

فلاح پانے والے اور جو شخص کہ ہلکا ہوا پلہ اس کا پس یہ لوگ ہیں جنہوں نے

اور جنکا پلہ ہلکا ہوگا تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپکو

خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ﴿١٠٣﴾ تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ

ٹوٹا دیا جانوں اپنی کو بیچ دوزخ کے ہمیشہ رہیں گے جھلس دیوے گی منہ انکے کو

خسارہ میں ڈالا جہنم میں ہمیشہ رہیں گے (دوزخ) کی آگ ان کے چہروں کو جھلس دیگی

النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ ﴿١٠٤﴾ أَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ

آگ اور وہ بیچ اسکے تیوری چڑھ جانے ہیں کیا نہ تھیں نشانیاں میری پڑھی جاتیں اوپر تمہارے

اور وہاں انکے چہرے بگڑے ہوئے ہیں گے (اور کہا جائیگا کہ) کیا ہمارے احکام تمہیں پڑھ پڑھ کر سنائے نہیں

فَكُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿١٠٥﴾ قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا

پس تھے تم انکو جھٹلاتے کہیں گے اے رب ہمارے غالب آئی اوپر ہمارے

جاتے تھے اور تم انکو جھٹلاتے رہتے ہو وہ جواب دیں گے کہ ہمارے رب: ہماری بدبختی نے ہم پر غلبہ

شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ ﴿١٠٦﴾ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ

بدبختی ہماری اور ہوئے ہم قوم گمراہ پروردگار ہمارے نکال ہمکو اس سے پس اگر

پالیا اور ہم گمراہ ہو گئے اے ہمارے رب! ہمیں اسمیں سے نکال دے۔ ہم دوبارہ

حل لغات: لہ مِن هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ۔ ہمزات جمع ہے ہمزۃ کی اور ہمزۃ ماخوذ ہے ہمز سے ہمز کہتے ہیں تحریک شدید اور کسی چیز کے چبھونے کو اور یہی معنے ہیں نہز اور ازّ کے اسی سے ہے مہاز الرائض شیاطین کے لوگوں کو معاصی پر ابھارنے اکسانے کو جانوروں کے ار لگانے سے تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ جس طرح ★

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ف۱ اعوذ باللہ پڑھ لینے سے بندہ کی طرف سے ضعف و عجز کا اظہار ہے اور اللہ کی قدرت کا دفع مضرت پر اقرار ہے۔ ابن کثیرؒ نے کہا ہے کہ لطائف استعاذہ سے ایک یہ بات ہے کہ اس کے کہنے سے منہ پاک ہو جاتا ہے جو لغو اور بے حیائی کی بات منہ سے نکلتی ہے اس سے طہارت حاصل ہو جاتی ہے۔ اعوذ باللہ اور بسم اللہ کا مفصل بیان میری تفسیر سورۂ فاتحہ میں ملاحظہ ہو۔ مسند احمد میں ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا سکھائی ہے۔ نیند کے اچاٹ ہو جانے، سوتے سوتے چونک، ڈرانے خواب کی پریشانی دور کرنے کے لئے ہم سوتے وقت پڑھ لیا کریں بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔ حضرت عبداللہ بن عمرو کا دستور تھا کہ اپنے ہوشیار بچوں کو یہ دعا یاد کرا دیتے تھے اور چھوٹے بچوں کو جو یاد نہ کر سکتے ان کے گلے میں اس دعا کا تعویذ لکھ کر لٹکا دیتے تھے (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن کثیر) ۱۲۔ ابو محمد عبدالستار غفرلہ

ف۲ یعنی آپ ان کفار کی برائیوں کو بھلے طریقے سے دفع کرتے رہئے اور جو باتیں یہ بناتے ہیں انکو ہمارے حوالے کیجئے یہاں تک کہ ان میں سے بعض کی موت کا وقت آپہنچے اور نزع کی حالت میں مبادی عذاب کا معائنہ کر کے پچھتاوا شروع ہو اس وقت تمنا کریں گے کہ اے پروردگار! قبر کی طرف لیجانے کی بجائے ہم کو پھر دنیا کی طرف واپس کر دے تا گذشتہ زندگی میں جو تقصیرات ہم نے کی ہیں اب نیک عمل سے انکی تلافی کر سکیں آئندہ ہم ایسی خطائیں ہرگز نہیں کریں گے کما قال تعالیٰ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ (پ) لیکن اجل آجانے کے بعد اس کام کے لئے ہرگز واپس نہیں کیا جا سکتا۔ اور بالفرض واپس کر دیا جائے تو ہرگز نیک کام نہ کرے گا۔ وہی شرارتیں پھر سوجھیں گی۔ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ (انعام)

یہ محض اسکی بات ہے جو زبان سے بنا رہا ہے اور قلبی حسرت و ندامت کی وجہ سے خاموش نہیں رہ سکتا لیکن ہمارے یہاں شنوائی نہیں ہوگی۔ شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں معلوم ہوا یہ جو کہتے ہیں آدمی مر کر پھر آتا ہے سب غلط ہے قیامت کو اٹھیں گے اس سے پہلے ہرگز نہیں ۱۲۔

ف۳ سورہ یونس میں گذر چکا ہے کہ جب حشر ہوگا تو ایک دوسرے کو پہچانیں گے اور ایک آیت میں ہے ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے سوال جواب کرینگے یہ آیت انکے مخالف نہیں کیونکہ مختلف مواقع کا ذکر ہے۔ جب آخری صور پھونکا جائے گا تو قبروں سے اٹھیں گے حشر کی شدت شروع ہوگی نفسی نفسی کا معاملہ ہوگا کوئی کسی کو نہ پوچھے گا۔ اولاد ماں باپ سے بھائی بھائی سے میاں بیوی سے سروکار نہ رکھے گا بلکہ بیزار ہونگے يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ (عبس) بعض احادیث میں ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا قیامت کے دن سارے نسب اور دامادی تعلقات منقطع ہو جائیں گے (یعنی کام نہ دینگے) اِلَّا نَسَبِيْ وَصِهْرِيْ (مگر میرے نسب اور صہر کے) اسی حدیث کو سنکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم بنت علی بن ابی طالب سے نکاح کیا اور چالیس ہزار درہم مہر باندھا۔ ایک روایت میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ میں اپنی امت میں جس سے نکاح کروں اور میری امت میں سے جو کوئی میرے گھرانے میں نکاح کرے تو ان سب کو بہشت میں میرے ساتھ کر۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی۔ اس حدیث کے بموجب حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں طرف سے جنتی ہیں (ام حمیدی) ان روایات سے مسلمان موحد ارکان اسلام کے پابند مراد ہیں۔ نہ مشرک خواہ وہ سید زادے کیوں نہ ہوں*۔

ابو عمار عبدالقہار غفرلہ ولوالدیہ الغفار

★ سوار گھوڑے کو سرعت کے ساتھ چلنے کے لئے ایڑ لگاتا ہے۔ شیاطین گناہوں کو دوڑ کر کرنے میں بنی آدم کو اکساتے ہیں۔ [1] رَبِّ ارْجِعُوْنِ۔ ارجعون اصل میں تھا ارجعونی یائے متکلم امر کے جواب میں واقع ہونے کی وجہ سے گر گئی۔ ارجعون کا مخاطب ہے خدائے تعالیٰ لیکن تعظیم کے لئے صیغہ جمع لایا گیا جسطرح فان شئت حرمت النساء سواکم ۱۱ ہیں۔ [2] وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ۔ وراء معنے میں ہے امام کے اور برزخ کہتے ہیں حاجز و مانع کو۔ قال تعالیٰ بینہما برزخ لا یبغیان۔ یعنی موت تلافی سے مانع اور اجتماع سے حاجز ہے۔ [3] فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ۔ موازین جمع ہے موزون کی اور اس سے وہ اعمال صالحہ مراد ہیں جن کی خدا کے نزدیک وزن و قدر ہے اور ممکن ہے کہ میزان کی جمع ہو جو اہل محشر کے اعمال وزن کرنے کیلئے کھڑی کی جائے گی۔ [4] تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ۔ تلفح لیا گیا ہے لفح سے اور لفح اور نفح دونوں کے معنے ہیں جلانا جھلس دینا۔ کالحون مشتق ہے کلوح سے اور کلوح کہتے ہیں ہونٹوں کے کھنچ جانے کو دوزخیوں کے سر جھلس جانے کی وجہ سے نیچے کے ہونٹ سینوں تک کھنچ جائیں گے اور اوپر کے وسط راس تک پہنچ جائیں گے۔ [5] غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا۔ شقوت اور شقاوت دونوں کے معنی ہیں سوء عاقبت بدانجامی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ

پھر کریں گے ہم پس تحقیق ہم ظالم ہیں کہے گا دور ہو بیچ اسکے اور مت کلام کرو قلی تحقیق

ایسا کریں تو بیشک ظالم ہوں گے حکم ہوگا کہ دور ہو جاؤ اور مجھ سے بات نہ کرو حقیقت یہ

كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَ

ایک فرقہ بندوں میرے سے کہ کہتے تھے اے پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم پس بخش ہم کو اور

ہے کہ میرے بندوں کا ایک گروہ تھا جو یہ دعا کرتا تھا کہ ہمارے رب! ہمیں ہمارے گناہ بخشدے اور ہم پر

ارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا

رحمت کر ہمکو اور تو بہتر رحم کرنے والا ہے پس پکڑا تھا تم نے انکو مسخرہ

رحم کر اور تو بہترین رحم کرنے والا ہے تو تم نے انکو ہنسی مذاق میں اڑایا

حَتّٰۤى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ

یہاں تک بھلادیا تم کو انہوں نے یاد میری سے اور تھے تم ان سے ہنستے تحقیق میں نے جزا دی انکو

یہاں تک کہ انکے پیچھے تم میری یاد بھی بھول گئے اور تم ان پر ہنسا کرتے تھے میں نے آج انکو انکے صبر

الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ

آج بسبب اسکے کہ صبر کرتے تھے یہ کہ وہی ہیں مراد پانے والے قل کہیگا حق تعالیٰ کتنا رہے تھے تم

کا بدلہ (یہ) دیا ہے کہ وہ کامیاب ہوگئے اللہ فرمائیگا کہ زمین پر

فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ

بیچ زمین کے گنتی برسوں کی کہیں گے رہے تھے ہم ایک دن یا ٹکڑا دن کا

کتنے سال تم رہے وہ کہیں گے کہ ہم ایک دن یا ایک دن سے بھی

فَسْـَٔلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ

پس پوچھ لے گنتی والوں سے قل کہیگا نہ رہے تھے مگر تھوڑے اگر ہوتے تم

کم رہے ہیں. شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجئے فرمائیگا کہ تم نے بہت تھوڑی مدت قیام کیا ہے کاش تمہیں

تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا

جانتے کیا پس گمان کیا ہے تم نے کہ پیدا کیا ہے ہمنے تمکو بے فائدہ اور یہ کہ تم طرف ہمارے

علم ہوتا کیا تم خیال کرتے ہو کہ ہم نے تمکو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف

لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ

نہیں پھیر لائے جاؤ گے وقفہ پس بلند ہے اللہ بادشاہ حق نہیں کوئی معبود مگر وہ پروردگار

لوٹ کر نہیں آؤ گے تو خدا جو بادشاہ حقیقی ہے اسکی شان بلند ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ عرش کریم

الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ

عرش کرامت والے کا اور جو کوئی بلاوے ساتھ اللہ کے معبود اور کو نہیں دلیل

کا مالک ہے اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارتا ہے جسکے لئے اسکے پاس

لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

واسطے اسکے ساتھ اسکے پس سوائے اسکے نہیں کہ حساب اسکا نزدیک پروردگار اسکے کے ہے تحقیق نہیں فلاح پاتے کافر وقف

کوئی دلیل نہیں تو اسکا حساب اسکے رب کے ہاں ہوگا۔ کچھ شک نہیں کہ کافر نجات نہیں پائیں گے

حل لغات: سلہ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ۔ عبثا حال ہے خلقنا کے فاعل سے ای خلقناکم عابثین یا مفعول لہ ہے ای انما خلقناکم للعبث انکم کا عطف ہے انما خلقناکم پر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ جلتے جلتے بدن سوکھ جاوے گا نیچے کا ہونٹ ناف تک اوپر کا کھوپری تک اور زبان گھسٹتی زمین میں لوگ اس کو روندیں گے ا موضح ۱۲ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آگ انکے مُنہ کو جلا دے گی انکے رنگ و روپ کو بگاڑ دے گی۔ کالحون یعنی عابسون ہے یعنی تیوری چڑھے ہوئے ترش رو ہوں گے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا دوزخیوں کی صورت ایسی جل بھن ہو جاوے گی جیسے بکرے کی سری آگ میں بھنی ہوئی ہے۔ دانت کھل جاتے ہیں۔ ہونٹ سمٹ جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَّاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَالِ اَھْلِ النَّارِ (ابن کثیر۔ مشکوٰۃ صفحہ ۴۹۹ میں ہے یعنی دوزخیوں کو ایسی بھوک لگائی جائے گی کہ اس کی تکلیف تمام عذابوں کے برابر ہوگی۔ پس کھانے کی فریاد کریں گے تو ایسا سخت بدبودار کانٹوں والا کھانا دیا جاوے گا کہ جب گلے میں پھنسے گا تو پانی کی فریاد کریں گے۔ پانی ایسا کھولتا جلتا ہوا دیا جائے گا۔ اور جب پیٹ میں پہنچے گا تو جو کچھ پیٹ میں ہے اس کو کاٹ ڈالے گا۔ اس وقت دوزخ کے داروغوں کو پکاریں گے کہ تم ہماری سفارش کرو تاکہ عذاب میں تخفیف ہو جائے وہ جواب دیں گے کیا دنیا میں تمہارے پاس انبیا علیہم السلام احکام الٰہی آیات بینات لیکر نہیں آئے تھے۔ انہوں نے تم کو سنایا سمجھایا نہیں تھا۔ یہاں کے سب حالات بتائے نہیں تھے؟ دوزخی کہیں گے بے شک آئے تھے سب خبریں بتائی تھیں۔ شرمندہ ہو کر جہنم کے داروغوں کے سردار مالک داروغہ کو پکاریں گے کہ اللہ سے کہہ دو ہم کو موت ہی دیدے تاکہ فیصلہ تمام ہو جائے۔ ایک ہزار برس تک چلانے کے بعد مالک داروغہ کی طرف سے جواب ملیگا اِنَّکُمْ مَّاکِثُوْنَ تم ہمیشہ اس عذاب میں پڑے رہو۔ پھر سب طرف سے مایوس ہو کر اللہ تعالیٰ کو پکاریں گے رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا الخ یا اللہ ہماری اپنی ہی کم بختی اور بدنصیبی تھی کہ رسولوں کے حق والوں موحدین کے کہنے پر عمل نہ کیا اب نجات دیدے پھر نافرمانی کریں تو نہ چھوڑیو۔ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ دو دنیا کے برابر چپ رہنے کے بعد جواب دے گا اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ دھتکارو! اسی جہنم اور عذاب میں پڑے رہو مجھ سے کلام نہ کرو۔ اب تو نامراد و ناامید ہو کر گدھوں کی طرح چیخیں گے چلائیں گے۔ یہ ہے مشرک کا انجام اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ عَذَابِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ اٰمِیْنَ۔ دوزخ و اہل نار کا بیان صفحہ ۳۳ و ۳۴۵ و ۴۰۲ میں بھی گذرا۔ ابو محمد عبدالقہار عفرلہ ولوالدیہ ولجمیع المؤمنین والمؤمنات آمین

ف۲ یعنی دنیا میں مسلمان جب اپنے رب کے آگے دعا و استغفار کرتے تو تم کو ہنسی سوجھتی تھی۔ اس قدر ٹھٹھا کرتے اور انکی نیک خصلتوں کا اتنا مذاق اڑاتے تھے کہ انکے پیچھے پڑکر تم نے مجھے بھی یاد نہ رکھا گویا تمہارے سر پر کوئی حاکم ہی نہ تھا۔ جو کسی وقت ان حرکتوں پر نوٹس لے اور ایسی سخت شرارتوں کی سزا دے سکے۔ آخر بیچارے مسلمانوں نے تمہاری زبانی اور عملی ایذاؤں پر صبر کیا تھا آج دیکھتے ہو تمہارے بالمقابل ان کو کیا پھل ملا۔ انکو ایسے مقام پر پہنچا دیا گیا جہاں وہ ہر طرح کامیاب اور ہر قسم کی لذتوں اور مسرتوں سے ہمکنار رہیں ۱۲۔ موضح الفرقان

ف۳ یعنی فرشتوں سے جنہوں نے نیکی بدی گن رکھی ہے یہ بھی گنا ہوگا زمین میں رہنا یعنی قبر میں رہنا یا دنیا کی عمر بھی وہاں تھوڑی نظر آوے گی۔ یہ پوچھنا اس واسطے کہ دنیا میں عذاب کی شتابی کرتے تھے اب جانا کہ شتاب ہی آیا ۱۲۔ موضح

ف۴ ہمزہ توبیخ و تقریع کا ہے، حرف فا واسطے عطف کے ہے مقدر پر۔ عَبَثًا منصوب ہے بنا بر حال ضمیر متکلم سے عبث کہتے ہیں لعب اور کھیل کود کو اور اس چیز کو جس میں کسی طرح کا فائدہ نہ ہو یعنی ہم نے تم کو بیکار نہیں بنایا۔ بلکہ حکمت سے بنایا ہے تمہاری تخلیق میں انواع و اقسام کی خوبیاں و حکمتیں مضمر ہیں۔ اس آیت میں رد ہے ان نادانوں کا جو عالم ارضی و سماوی کو ایک کھیل سمجھتے اور حشر و نشر ثواب و عقاب کے منکر اور عبادت الٰہی سے غافل ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر جلوہ گر ہے جو ساری مخلوق سے بلند تر ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اَفَحَسِبْتُمْ سے آخر سورت تک ایک آسیب زدہ کے کان میں یہ آیتیں پڑھیں وہ اللہ کے حکم سے اچھا ہو گیا۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے پوچھا تم نے کیا پڑھا؟ انہوں نے بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا قسم اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر یقین والا شخص اس آیت کو کسی پہاڑ پر پڑھے تو وہ بھی سرک جائے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے ہم کو لڑائی میں بھیجا اور حکم کیا صبح شام یہ آیت پڑھتے رہیں۔ پھر سلامتی سے لوٹ کر آئے۔ اور لوٹ کمائی یعنی غنیمت کا مال ملا۔ (ابونعیم و ابن کثیر حمیدی وغیرہ) معلوم ہوا یہ آیتیں بڑی فضیلت اور تاثیر رکھتی ہیں۔ اس لئے انکا ورد رکھنا چاہئے ۱۲۔ مرتب حواشی

ف۵ یعنی جو شخص اللہ کے ساتھ یہ مع اللہ سے مراد عبادت ہے کسی دوسرے کی عبادت کرے اسکے ساتھ شریک کرے اور پکارے تو اسکو ڈرنا چاہئے کہ اللہ جو حقیقی معبود ہے وہ عنقریب اس سے روز قیامت حساب لے گا اور اسکی نجات نہ ہوگی ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۱۱۸

اور کہہ اے پروردگار میرے بخش اور رحم کر اور تو بہتر رحم کرنے والوں کا ہے

اور دعا کرو کہ اے میرے رب مجھے بخشدے اور رحم کر اور تو بہترین رحم کرنے والا ہے

ع ۶

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعَةُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ نور مدنی ہے اور اسکی چونسٹھ آیتیں اور نو رکوع ہیں۔ فـ

سورہ النور مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اسمیں ۶۴ آیتیں اور ۹ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع (کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو نہایت بخشنے والا بڑا مہربان ہے

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ

یہ سورۃ ہے کہ اتارا ہے ہم نے اسکو اور لازم کیا ہے جسکے اسکو اور اتاری ہیں بیچ اسکے نشانیاں بیان کرنیوالیاں تو کہ تم

یہ ایک سورۃ ہے جسے ہم نے نازل کیا اور (اس کے احکام کو ہم نے) فرض قرار دیا اور اسمیں صاف صاف احکام نازل کئے

تَذَكَّرُوْنَ ۱ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ

نصیحت پکڑو زنا کرنیوالی اور زنا کرنیوالا پس مارو ہر ایک کو

تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد (دونوں میں سے) ہر ایک کو سو سو کوڑے

مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ

ان دونوں میں سے سو درّے اور نہ پکڑے تم کو بیچ حق ان کے مہربانی بیچ دین

مارو۔ اور اللہ کے دین کے معاملہ میں تمہیں ہرگز رحم نہ آئے اگر

اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ

خدا کے اگر ہو تم ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے اور چاہیئے کہ حاضر ہو

تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور دونوں کی سزا

عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۲ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ

عذاب کرنے پر ان دونوں کے ایک جماعت مسلمانوں میں سے فـ زنا کرنے والا نہیں نکاح کرتا

کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو موجود رہنا چاہئے زانی مرد بجز زانیہ

اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ

مگر زنا کرنیوالی کو یا بت پرست کو اور زنا کرنے والی نہیں نکاح کرتا اسکو مگر زنا کرنے والا یا

یا مشرک عورت کے کسی سے شادی نہیں کرسکتا۔ اور زانیہ عورت سے بھی سوائے زانی یا مشرک

مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۳ وَالَّذِيْنَ

بت پرست اور حرام کیا گیا یہ اوپر مسلمانوں کے فـ اور جو لوگ کہ

مرد کے اور کوئی نکاح نہیں کرسکتا۔ اور یہ مسلمانوں کے لئے حرام قرار دیا گیا ہے اور ان لوگوں کو

يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ

تہمت لگاتے ہیں پاک دامنوں کو پھر نہیں لاتے چار گواہ

جو پاکدامن عورتوں پر تہمت لگائیں۔ پھر چار شاہد پیش نہ کرسکیں تو انکو اسی اسی

حل لغات: له سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا۔ سورة خبر ہے مبتدا محذوف کی اے ہذہ سورۃ اور انزلناھا و فرضناھا دونوں صفتیں ہیں سورۃ کی۔ فرض کے معنے ہیں قطع اور تقدیر کے قال تعالیٰ فنصف ما فرضتم ای قدرتم معنے ہیں ہے فرضنا مابین فیھا کے۔ ے اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا۔ الزانیۃ والزانی مبتدا اور خبر محذوف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ سورۂ نور مدنی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ عورتوں کو سورہ نور سکھاؤ اور مردوں کو سورۂ مائدہ (ابن المنذر) فتح البیان میں بحوالہ بیہقی و حاکم ہے۔ عن عائشۃ مرفوعا قال لا تنزلوھن الغرف ولا تعلموھن الکتابۃ یعنی النساء وعلموھن الغزل وسورۃ النور۔ یعنی عورتوں کو بالاخانے میں نہ بٹھاؤ اور نہ لکھنا سکھاؤ بلکہ چرخہ کاتنا اور سورہ نور سکھاؤ۔ البتہ دینیات کی تعلیم ہر مرد و عورت کے لئے ضروری ہے ہاں وہ تعلیم جس سے شر کا اندیشہ ہو جیسے آجکل مخلوط تعلیم کا حال ہے یہ قطعاً منع ہے ۱۲۔ فائل لا ستاریہ و قھاسی یہا

ف۲ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اقیموا حدود اللہ فی القریب والبعید ولا تاخذکم فی اللہ لومۃ لائم (مشکوٰۃ ص۳۰۰) یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام کو جاری کرو خواہ کوئی تمہارا قرابتی ہو یا غیر ہو اس معاملہ میں کسی کی طعن و تشنیع سے مت ڈرو۔ پہلے یہ حکم تھا کہ زانی و زانیہ کو قید رکھو تاوقتیکہ توبہ کریں۔ پھر یہ حکم منسوخ ہوا اور شرعی درّے لگانے کا حکم اترا۔ اگر زانی و زانیہ کنوارے ہوں تو اس کی حد سو کوڑے اور ایک سال جلاوطن ہے جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور انکی دلیل صحیحین کی وہ حدیث ہے جس میں آپ نے فرمایا اور تیرے بیٹے کو سو تھپیاں اگر زانی یا زانیہ یا دونوں شادی شدہ ہیں تو انکے لئے رجم ماری جاویں اور ایک سال کے لئے شہر سے نکالا جاوے۔ ہاں یعنی پتھروں سے مارنا ہے۔ اس بارے میں ایک آیت بھی اتری تھی۔ جو تلاوت میں منسوخ اور حکم میں قیامت تک کے لئے باقی ہے۔ الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بر سر منبر اس آیت کو پڑھ کر سنایا (خلاصہ حمیدی) امام مالکؒ امام شافعیؒ کا یہ مذہب ہے کہ شادی شدہ آدمی اگر زنا کرے تو اس پر دونوں حدّیں جاری کرنی چاہیئے پہلے اسکو تازیانے مارے پھر اس کو رجم کرے انکی دلیل وہ حدیث ہے جس کو امام احمد اور اہل سنن اربعہ و مسلم نے روایت کیا ہے کہ اگر بیاہا بیاہی سے زنا کرے تو اسکو ایک سو تھپیاں مار کر انکو رجم کرو (ابن کثیر) اور بنی مخزوم میں ایک عورت پر چوری ثابت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ انکا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ انکی قوم نے سفارش کرنی چاہی لیکن ڈر کے مارے خود نہ کر سکے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ چونکہ آپ کے بہت پیارے تھے انہی سے سفارش کرائی۔ آپ نے فرمایا اتشفع فی حد من حدود اللہ کہا تو اللہ کی حد کے بارے میں سفارش کرتا ہے پھر آپ وعظ کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا انما اھلک من کان قبلکم بانہ اذا سرق فیھم الشریف ترکوہ واذا سرق فیھم الضعیف قطعوہ والذی نفسی بیدہ لو کانت فاطمۃ بنت محمد لقطعت یدھا فقطع ید المخزومیۃ (منتقی ص۴۲۲) یعنی پہلی امتیں اس وجہ سے ہلاک ہو چکی ہیں کہ ان میں کا کوئی بڑے درجے والا چوری کرتا تو اسکو چھوڑ دیتے اور اگر کوئی غریب چوری کرتا تو اسکو سزا دیتے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر چوری کرنے والی فاطمہؓ بنت محمدؐ بھی ہوتی تو میں اسکا ہاتھ بھی کٹوا دیتا۔ پس اس مخزومیہ کا ہاتھ کاٹا گیا۔ نیز آپ نے فرمایا اقامۃ حد من حدود اللہ خیر من مطر اربعین لیلۃ (مشکوٰۃ ص۳۰۲) یعنی اللہ کی حدوں میں کسی حد کے جاری کرنے سے دنیا میں ایسی خیر و برکت ہوتی ہے کہ چالیس دفعہ کی بارش سے بھی ویسی برکت نہیں ہوتی۔ واضح رہے کہ سزا بھی مجمع عام میں دینی چاہئے تاکہ دیکھنے سننے والوں کے لئے باعث عبرت ہو ۱۲۔ حدیث التفاسیر

ف۳ مرد اگر بدکار ہو تو پارسا نہ بیاہ لاوے اور اگر نیک ہو تو عورت بدکارہ لاوے دو واسطے (یعنی دو وجہ سے) ایک یہ کہ اسکا کفو نہیں اسکو عار ہے دوسرے یہ کہ ایک سے دوسرے کو علت (یعنی بری عادت) نہ لگ جاوے لیکن اگر کرے تو درست ہے مگر مرد کو عورت بدکار نہیں درست جب تک بدکاری کرتی رہے اور اگر توبہ کرے تو درست ہے (موضح القرآن) یعنی ایک زناکار مرد کے ساتھ پاکدامن عورت نہیں رہ سکتی اسی طرح زانیہ عورت ایک مومن پاکدامن مرد کے نکاح میں نہیں آسکتی اور جو مرد اپنے گھر میں اپنی عورت کو اس حرام کام پر قائم رہنے دے وہ دیوث ہے عبداللہ بن عمرؓ مرفوعاً کہتے ہیں تین شخصوں پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے (۱) ہمیشہ کے شرابی پر (۲) ماں باپ کے نافرمان پر (۳) اس شخص پر جو اپنے گھر میں بدکاری قائم رکھے بخاری یا مسلم کے الفاظ ہیں کہ بہشت میں دیوث نہ جائیگا۔ (احمد) عبداللہ بن عمروؓ سے نسائی میں روایت ہے کہ ایک عورت تھی ام مہزول اور وہ بدکار تھی۔ ایک صحابیؓ نے اس سے نکاح کا ارادہ کیا تھا اور ابوداؤد و ترمذی وغیرہ میں ہے کہ مرثد غنویؓ کی حالت کفر میں ایک زانیہ عورت سے ملاقات تھی اسکا نام تھا عناق۔ مرثد نے اب اس سے نکاح کرنا چاہا اور (باقی اگلے صفحہ)

★ ای فیما فرض علیکم او رجائز ہے کہ خبر ہو فاجلدوا کی فاجلدوا میں ف اس لئے آیا ہے کہ الزانیہ میں الف لام بمعنی التی اور الزانی میں بمعنی الذی ہے جو متضمن ہے معنی شرط کو والتقدیر التی زنت والذی زنے فاجلدو ھما الزانیۃ کو الزانی پر مقدم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ فعل زنی کے صدور میں اصل عورت ہے کیونکہ داعیہ زنا اس میں اتم و اکمل ہوتا ہے۔ اگر عورت راضی نہ ہو تو فعل زنا کا صدور ہی کیوں ہو۔ ے ولا تاخذکم بھما رأفۃ۔ رافۃ کہتے ہیں رقت و رحم کو ے والذین یرمون المحصنات۔ محصنات لیا گیا ہے احصان سے اور احصان کہتے ہیں عفت یعنی پاکدامنی کو۔ رمی کے اصل معنی ہیں پھینکنے کے چونکہ پاکدامنوں کو زنا کی تہمت لگانے والے بھی بے جانے بوجھے بات پھینکتے ہیں اس لئے تہمت لگانے کو رمی سے تعبیر کیا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا ۚ

پس مارو انکو اسی کوڑے اور مت قبول کرو ان کی شہادت کبھی

کوڑے لگاؤ۔ اور (اس کے بعد) کبھی انکی شہادت قبول نہ کرو۔

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٤﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ

اور یہ لوگ وہی ہیں فاسق ف مگر جنہوں نے توبہ کی پیچھے اس کے

اور یہی لوگ بد کردار ہیں ہاں وہ لوگ جو اس کے بعد توبہ کریں اور اپنے اعمال

وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٥﴾ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ

اور سنور گئے پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو لوگ تہمت لگاتے ہیں

کی اصلاح کرلیں۔ تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو لوگ اپنی بیویوں پر

أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ

جوروؤں اپنیوں کو اور نہیں ہیں واسطے انکے شاہد مگر جانیں انکی پس گواہی

زنا کا عیب لگائیں اور انکا بجز انکے سوا کوئی گواہ نہ ہو تو ہر ایک کی شہادت یہ ہے

أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٦﴾ وَ

ایک کی انہیں سے چار بار گواہیاں ہیں ساتھ قسم اللہ کے تحقیق وہ شخص البتہ سچوں سے ہے اور

کہ پہلے وہ چار بار خدا کی قسم کھائے کہ بلاشک وشبہ وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے اور

الْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٧﴾

پانچویں بار یہ کہ لعنت اللہ کی ہے اوپر اس کے اگر ہو وہ جھوٹوں سے

پانچویں دفعہ یوں (کہے) کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت

وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ

اور دفع کرتا ہے اس سے عذاب کو یہ کہ گواہی دیوے چار گواہیاں ساتھ قسم خدا کے تحقیق وہ

اور یہ بات عورت سے سزا کو ٹال دیگی کہ وہ پہلے چار بار خدا کی قسم کھا کر بیان کرے کہ یہ

لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٨﴾ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ

البتہ جھوٹوں میں سے ہے اور پانچویں بار یہ کہ غضب خدا کا

شخص سراسر جھوٹا ہے اور پانچویں بار یوں (کہے) کہ اگر وہ سچا ہو تو (مجھ بدبخت) پر اللہ کا غضب

عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٩﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ

اوپر اسکے ہووے اگر ہو یہ شخص سچوں سے ف اور اگر نہ ہو فضل خدا کا اوپر تمہارے

نازل ہو اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اسکی رحمت نہ ہوتی

وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ ﴿١٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا

اور رحمت اسکی اور یہ کہ اللہ توبہ قبول کرنے والا حکمت والا ہے ف تحقیق جو لوگ کہ لائے ہیں

(تو تمہارے امور خانہ داری میں فسادات برپا ہوگئے ہوتے) اور خدا توبہ قبول کرنیوالا حکیم ہے بیشک وہ لوگ جنہوں نے (حضرت عائشہ

بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ ۖ بَلْ هُوَ

طوفان جماعت ہیں تم ہی میں سے مت گمان کرو اس کو برا واسطے اپنے بلکہ وہ

پر) تہمت لگائی وہ بھی تم ہی میں کا ایک گروہ ہے۔ اسے تم اپنے لئے برا نہ سمجھو۔ بلکہ یہ تمہارے لئے اچھا ہی ہے

ع ۱

حل لغات ۔ ۱؎ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ ۔ الا انفسہم بدل ہے شہداء سے یا صفت ہے شہداء کی اس صورت میں الا معنے میں غیر کے ہوگا۔
۲؎ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ فشہادۃ احدہم مبتدا اربع شہادات خبر باللہ متعلق شہادات کے ۳؎ وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ ۔ یدرء مشتق ہے درء سے اور ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(گذشتہ صفحہ کا بقیہ ۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی۔ انکے بارے میں یہ آیت اتری (لباب صفحہ ۲۱) اب اس مسئلہ میں اختلاف ہے جو منع کرتے ہیں دلیل انکی تو یہی آیت اور حدیث ہے اور جو جائز کہتے ہیں انکی دلیل آیت وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ ہے اسمیں عام حکم ہے یعنی زانیہ عورت کو مستثنیٰ نہیں فرمایا دوسری دلیل یہ کہ مشکوٰۃ صفحہ ۲۸۹ باب اللعان میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی عورت کے بدچلن ہونے کی شکایت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کی۔ آپ نے فرمایا کہ اسکو طلاق دیدو۔ اس نے عرض کیا کہ مجھ کو اس سے بہت محبت ہے تب آپ نے فرمایا اچھا اسکو رکھو لیکن بدکاری سے روکو۔ اگرچہ اس حدیث میں ضعف ہے لیکن بہر حال تھوڑی بہت گنجائش نکلتی ہے۔ اور نیل الاوطار جلد ۶ باب نکاح زانیہ میں ہے کہ منذری نے اس مسئلے میں علماء کے پانچ قول بیان کئے ہیں ایک یہ کہ آیت اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ الخ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى سے منسوخ ہے۔ اکثر علماء اسی طرف گئے ہیں۔ دوسرا یہ کہ اس آیت میں نکاح سے جماع مراد ہے یعنی زانی مرد اس عورت سے جماع کرسکتا ہے جو زانیہ ہو اور زانیہ عورت سے وہی جماع کرے جو زانی ہے۔ تیسرا یہ کہ زانیہ مجلودہ سے صالح مرد کا اور زانی مجلود سے عورت صالحہ کا نکاح نہ ہو۔ چوتھا یہ کہ یہ آیت ان عورتوں کے بارے میں ہے جو بدستور بدکاری کرتی ہیں۔ پانچواں یہ کہ بلا کسی قید اور شرط زانیہ عورت سے صالح مرد کا نکاح اور زانی مرد کا نکاح صالحہ عورت سے منع ہے۔ ۱۲ موضح القرآن

حاشیہ صفحہ ھٰذا ف۱ قید والیاں یعنی کبھی انکو بری بات میں نہیں دیکھا اور یہی حکم ہے جو مرد کو عیب لگاوے۔ عیب کہا ہے بدکاری کو ۱۲ - موضح القرآن

ف۲ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا رَاٰى مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِمَا مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْاٰنِ مِنَ التَّلَاعُنِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُضِيَ فِيْكَ وَفِي امْرَاَتِكَ قَالَ فَتَلَاعَنَا وَاَنَا شَاهِدٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَارَقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً اَنْ يُّفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَكَانَتْ حَامِلًا فَاَنْكَرَ حَمْلَهَا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعٰى اِلَيْهَا ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمِيْرَاثِ اَنْ يَّرِثَهَا وَتَرِثَ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهَا (بخاری مصری جلد ۳ صفحہ ۱۱) یعنی ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس کسی غیر مرد کو دیکھ لے تو کیا کرے؟ پس اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں یعنی جب خاوند اپنی بیوی کو زنا کی تہمت لگادے اور گواہ موجود نہیں تو اول خاوند چار دفعہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ میں اس بات میں سچا ہوں پانچویں دفعہ کہے کہ اگر میں جھوٹ کہتا ہوں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس کے بعد اگر عورت قسم کھانے سے انکار کرے تو اسکو حد لگائی جاوے اگر وہ بھی قسم کھانے پر آمادہ ہو تو چار دفعہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ میرا خاوند اس بات میں جھوٹا ہے پانچویں بار کہے کہ اگر میرا خاوند اس بات میں سچا ہے تو مجھ پر خدا کا غضب ہو۔ پس جب دونوں اس طور پر قسم کھالیں اس کو لعان کہتے ہیں اس کے بعد میاں بیوی میں جدائی کرائی جائے گی۔ اب وہ میاں بیوی نہیں بن سکتے۔ اور مہر واپس نہیں دلایا جائیگا۔ اگر مہر ادا نہیں کیا۔ تو عورت اپنا حق مہر لے گی۔ اور اگر اس حالت میں عورت کو حمل ہوا اور خاوند کہے کہ یہ حمل مجھ سے نہیں ہے تو اس حمل والا بچہ عورت کا ہوگا یعنی وہ اپنی ماں کا وارث اور ماں اسکی وارث ہوگی۔ باپ سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ ۱۲ حدیث التفاسیر۔

ف۳ اس کے بعد ذکر ہے ایک طوفان کا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اٹھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ایک جہاد سے پھرے آتے تھے۔ رات سے کوچ ہوا۔ نفیری اور نقارہ نہ تھا۔ ام المومنین جنگل گئی تھیں حاجت کو پیچھے رہ گئیں۔ ایک مسلمان لشکر سے پیچھے چلتا تھا حضرت صلعم کے حکم سے گرا پڑا اٹھانے کو۔ انکو دیکھا تنہا رہ گئیں۔ اونٹ پر سوار کیا آپ مہار پکڑ کر لشکر میں لا پہنچایا۔ کمبخت منافق لگے اپنے رو سیاہ کرنے۔ ایک مہینہ تک یہ چرچا رہا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم بھی سنتے اور بغیر تحقیق کچھ نہ کہتے لیکن دل میں مغموم رہتے مہینے کے بعد جب ام المومنین نے سنا انکو نہایت غم اٹھا تین دن روتے روتے دم نہ لیا تب اللہ تعالے نے یہ اگلی آیتیں بھیجیں دو رکوع تک ۱۲۔

★ ورہ کہتے ہیں دفع کرنے کو دستے قول تعالیٰ واذ قتلتم نفسا فادارئتم فیھا۔ العذاب میں الف لام عہدی ہے اور اس سے مراد ہے حد۔

۲ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ۔ والخامسۃ کا عطف ہے اربع شہادات پر یا منصوب ہے فعل مقدر کی وجہ سے ای وتشہد الخامسۃ۔ ۳ جَاءُوْا بِالْاِفْكِ۔ افک کہتے ہیں جھوٹ اور افتراء کو مگر استعمال میں دونوں سے ابلغ اور اشد ہوتا ہے۔ اس کے اصلی معنی ہیں پلٹ دینے کے حضرت لوط کی نافرمان بستیوں کو موتفکات اسی لئے کہا گیا ہے کہ وہ الٹ دی گئی تھیں چونکہ افترا اور بہتان بھی ایک چیز کی اصلیت سے مقلوب ہوتا ہے اور بہتان لگانے والے اسکی حقیقت کو پلٹ دیتے ہیں اس لئے اسے افک کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ ۚ وَالَّذِي

بہتر ہے واسطے تمہارے واسطے ہر شخص کے ہے ان میں سے جو کچھ کمایا گناہ سے اور جو شخص

انہیں سے ہر شخص کو جس قدر اس نے حصہ لیا گناہ ہوا اور انہیں سے

تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١١﴾ لَّوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ

متولی ہوا بڑی بات کا انہیں سے واسطے اس کے عذاب ہے بڑا ق ل کیوں نہ جس وقت سنا تھا اسکو گمان کیا

جس نے سب سے بڑھ کر حصہ لیا اس کو عذاب ہوگا جب تم نے اسے سنا تھا تو مومن مردوں

الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَٰذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ ﴿١٢﴾

مسلمانوں نے اور مسلمانیوں نے ساتھ آپس اپنے کے اچھا اور کیوں نہ کہا انہوں نے یہ طوفان ہے ظاہر

اور مومن عورتوں نے اپنے دلوں میں کیوں نیک گمان نہ کیا۔ اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو صریح تہمت ہے

لَّوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ۚ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَٰئِكَ

کیوں نہیں لائے اوپر اس کے چار شاہد پس جب نہ لائے وہ شاہدوں کو پس یہ لوگ

وہ کیوں چار شاہد اپنی بات کی تصدیق کے لئے نہ لائے۔ تو جب یہ گواہ نہیں لا سکے تو اللہ کے

عِندَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ ﴿١٣﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي

نزدیک اللہ کے وہی ہیں جھوٹے ق ل اور اگر نہ ہوتا فضل خدا کا اوپر تمہارے اور رحمت اسکی بیچ

نزدیک یہی جھوٹے ہیں اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور دنیا و آخرت میں

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٤﴾

دنیا کے اور آخرت کے البتہ لگتا تم کو بیچ اس چیز کے کہ شروع کیا تھا تم نے عذاب بڑا ق ل

اس کی رحمت نہ ہوتی۔ تو جو کچھ تم کر گزرے تھے اس پر تمہیں سخت عذاب ہوتا

إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُم مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ

جس وقت لیتے تھے اسکو ساتھ زبانوں اپنی کے اور کہتے تھے تم ساتھ مونہوں اپنے کے وہ چیز کہ نہیں واسطے تمہارے ساتھ اسکے علم

جب تم اس بات کا اپنی زبانوں پر چرچا کرنے لگے اور اپنے منہ سے ایسی باتیں کہنے لگے جن کا تمہیں کوئی علم

وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمٌ ﴿١٥﴾ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ

اور گمان کرتے تھے اسکو آسان اور وہ نزدیک اللہ کے بڑا ہے ق ل اور کیوں نہ جس وقت سنا تم نے اس کو

نہ تھا اور تم اسے معمولی بات سمجھتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی بھاری بات تھی جب تم نے یہ سنا تھا کیوں نہ

قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَا أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ

کہا تم نے نہیں لائق ہم کو کہ بولیں یہ بات پاک ہے تجھ کو یہ بہتان ہے

کہہ دیا ہمیں زیبا نہیں کہ ہم ایسی بات زبان سے نکالیں سبحان اللہ یہ تو بہتان

عَظِيمٌ ﴿١٦﴾ يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَن تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا إِن كُنتُم

بڑا ق ل نصیحت کرتا ہے تم کو اللہ اس سے کہ پھر کرو تم ایسا کام کبھی اگر ہو تم

عظیم ہے (مسلمانو) خدا تم کو نصیحت کرتا ہے اگر مومن ہو تو دوبارہ ایسی حرکت نہ

مُّؤْمِنِينَ ﴿١٧﴾ وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٨﴾

ایمان والے اور بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے نشانیاں اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے

کرنا اور اللہ اپنے احکام تم کو کھول کھول کر سناتا ہے اور اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا اور دانا ہے

حل لغات

له لولا اذ سمعتموه = لولا معنی میں ہے ہلا کے اور لولا کا استعمال لغت میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ علماء نحو کا بیان ہے کہ جب لولا فعل سے متصل ہوتا ہے تو ہلا ہی کے معنے میں مستعمل ہوتا ہے جیسے لولا اخرتنی۔ فلولا کانت قریۃ امنت لیکن جب اسم سے متصل ہوتا ہے تو اس معنے میں مستعمل نہیں ہوتا جیسے لولا انتم لکنا مومنین اور لولا فضل ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ۱ اس آیت میں فرمایا کہ تم کو بہتر ہے اسواسطے کہ اللہ کے فرمانے سے تم کو اور بزرگی ملی اور جتنا ملا یا گناہ یعنی بعضے خوشیاں کر کر کہتے۔ بعضے افسوس کر کر بعضے چھیڑ کر مجلس میں چرچا اٹھا کر۔ آپ چپکے سنکر تأمل میں چپ رہ جاتے۔ اور بعضے صاف جھٹلا دیتے۔ ان پچھلوں کو پسند کیا اور سب کو تھوڑا بہت الزام دیا اور بڑا بوجھ اٹھا نیوالا عبد اللہ بن ابی تھا منافقوں کا سردار ۱۲۔ موضح القرآن

ف ۲ چاہئے مسلمانوں کو کہ جب لوگ ایک نیک شخص پر بری تہمتیں لگادیں تو انکو جھٹلا دیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی پیٹھ پیچھے بھائی مسلمان کی مدد کرے اللہ پیٹھ پیچھے اسکی مدد کرے اور بے تحقیق تہمتیں لگانی ایمان سے بعید ہیں ۱۲۔ موضح

ف ۳ یعنی اللہ تعالیٰ نے اس امت کو دنیا کے عذابوں سے بچایا۔ نہیں تو یہ بات قابل تھی عذاب کے (موضح) اس آیت میں وہ لوگ مراد ہیں جو ایماندار تھے جن کے ایمان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انکی توبہ کو دنیا میں مقبول فرمایا جیسے مسطح اور حسان اور حمنہ اور رہے وہ لوگ جنہوں نے اس چرچے میں پہلے قدم ڈالے اور اسکو پھیلایا یعنی منافق لوگوں میں سے جیسے عبد اللہ بن ابی اور اسکی مثال تو وہ لوگ اس آیت میں مراد نہیں ہیں کیونکہ ان بدنصیبوں کے پاس اس قدر ایمان اور عمل صالح نہیں ہے جو انکے اس گناہ کا فدیہ ہو سکے یا معاوضہ کرے ۱۲۔ ابن کثیر

ف ۴ یعنی جب چرچا کرتے تھے ام المؤمنین کی شان میں جو چرچا کرتے تھے۔ اور اسکو ہلکی بات خیال کرتے تھے۔ اگر عائشہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی نہ ہوتیں تو بھی یہ بات اسکے حق میں ہلکی نہ تھی۔ پھر کیونکر یہ بات ہلکی ہوگی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حق میں حالانکہ وہ خاتم الانبیاء کی بیوی ہیں پھر اللہ کے ہاں کہ اسکے پیغمبر کی بیوی کے حق میں ایسا چرچا کیا جائے حدیث میں آیا ہے کہ آدمی اللہ کے غصہ کی بات کر بیٹھتا ہے نہیں جانتا کہ اس کا گناہ کس قدر ہے اسکی وجہ سے دوزخ میں اتنی دور گر جاتا ہے جس قدر آسمان وزمین کے درمیان دوری ہے (بخاری مسلم) ۱۲ ابن کثیر

ف ۵ یعنی نیک لوگوں کے حق میں بدگمانیاں نہ کرنی چاہئیں۔ آجکل عوام الناس بلا تحقیق جماعت حقہ جماعت اہلحدیث سے بدگمان ہیں اور انکو بدنام کرتے ہیں حالانکہ یہ جماعت انکے تمام بہتانات اور الزامات سے بفضلہ تعالیٰ پاکدامن ہے اور قرآن وحدیث کی صحیح معتقد اور عامل ہے ۱۲۔ فائدہ ستاریہ

ف ۶ یعنی مؤمنین کو پوری طرح چوکس وہوشیار رہنا چاہئے بد باطن منافقین کے چکموں میں کبھی نہ آئیں۔ ہمیشہ پیغمبر علیہ السلام اور آپکے اہل بیت کی عظمت شان کو ملحوظ رکھیں ۱۲۔ موضح القرآن

★ اللہ علیم۔ ۱ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ۔ اذ متعلق ہے لمسکم یا افضتم کے اور تلق اور تلقف اور تلقن تینوں متقارب المعنی ہیں یعنی ایک سے ایک کا کسی چیز کو لے لینا جب ایک شخص دوسرے کی بات کو جلدی سے اڑالیتا ہے تو تلق القول بولا کرتے ہیں اور اسی سے ہے فتلقے آدم من ربہ کلمات الخ ۲ سُبْحَانَكَ یہ کلمہ اصل میں صنائع باری تعالیٰ میں سے کسی عجیب وغریب کے دیکھنے وقت بولا جاتا ہے گویا اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ خدا اس بات سے پاک ہے کہ اس جیسی چیزوں کا بنانا دشوار ہو مگر بعد کو ہر اس چیز میں اس کا استعمال ہونے لگا جس سے آدمی کو تعجب پیدا ہو۔ ۳ يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا۔ ان تعودوا مفعول ہے یعظکم کا ای کراہت ان تعودوا یا ظرف ہے بولا کرتے ہیں وعظہ فی کذا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ

تحقیق وہ لوگ کہ دوست رکھتے ہیں یہ کہ پھیلے بے حیائی بیچ مسلمانوں کے واسطے انکے ہے

ان لوگوں کے لئے جو یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلے دنیا اور

عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٩﴾

عذاب درد دینے والا بیچ دنیا اور آخرت کے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ کو ہر بات کا علم ہے اور تم نہیں جانتے

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٠﴾

اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا اوپر تمہارے اور رحمت اسکی اور یہ کہ اللہ شفقت کرنے والا مہربان ہے

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اسکی رحمت نہ ہوتی (تو تمہیں سخت ترین سزا دی جاتی) اور یہ کہ خدا نہایت مہربان اور رحیم ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ وَمَن يَتَّبِعْ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پیروی کرو قدموں شیطان کی اور جو کوئی پیروی کریگا

مومنو! شیطان کے نقش قدم پر نہ چلنا اور جو شخص شیطان کے نقش قدم پر چلے گا

خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ ۚ وَلَوْلَا فَضْلُ

قدموں شیطان کی پس تحقیق وہ حکم کرتا ہے ساتھ بے حیائی کے اور نامعقول کے اور اگر نہ ہوتا فضل

تو وہ تو بے حیائی اور برے کام ہی کرنے کو کہے گا اور اگر تم پر

اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَىٰ مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ

اللہ کا اوپر تمہارے اور رحمت اسکی نہ پاک ہوتا تم میں سے کوئی کبھی اور لیکن اللہ ہی

اللہ کا فضل اور اسکی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے ایک بھی (اس گناہ سے) پاک نہ ہوتا لیکن

يُزَكِّي مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢١﴾ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ

پاک کرتا ہے جس کو چاہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے اور نہ قسم کھاویں صاحب بزرگی کے

خدا جسے چاہتا ہے (اسکی توبہ قبول کرکے) پاک کر دیتا ہے اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے اور تم میں سے وہ لوگ جو صاحب فضل

مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَ

تم میں سے اور کشائش کے یہ کہ دیویں صاحب قرابت کو اور فقیروں کو اور

(اور) کشائش ہیں وہ کبھی رشتہ داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت

الْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن

وطن چھوڑنے والوں کو بیچ راہ اللہ کے اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا نہیں دوست رکھتے تم یہ کہ

کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھالیں چاہیئے کہ وہ انکو معاف کر دیں اور درگزر سے کام لیں کیا تم اس بات

يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٢﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ

بخشدے اللہ واسطے تمہارے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے تحقیق وہ لوگ کہ تہمت لگاتے ہیں

کو پسند نہیں کرتے کہ خدا تمہیں بخشدے اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے جو لوگ پاکدامن بھولی بھالی بے خبر

الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ

پاکدامنوں کو بے خبر ایمان والیوں کو لعنت کی گئی انکو بیچ دنیا کے اور آخرت کے اور واسطے انکے

اور ایماندار عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا و آخرت دونوں میں لعنت ہوگی اور انکے سخت

حل لغات ۱؎ اَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ تشیع معنی میں ہے منتشر کے بولا کرتے ہیں شاع الحدیث اذا ظہر فی العامۃ۔ ۲؎ وَلَوْلَا فَضْلُ اللهِ شرط ہے اور جزا محذوف یعنی لعاجلکم یا لعذبکم اللہ واستاصلکم اور ممکن ہے کہ مَا زَكَىٰ مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ ہو۔ ۳؎ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ خطوات جمع ہے خطوۃ کی اور خطوہ مشتق ہے ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ الخ میں نیک گمانی کا حکم دیا اور وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ الخ میں دوسرا حکم یہ دیا کہ بھلے لوگوں کی شان میں کوئی برائی کا کلمہ بے تحقیق ہرگز نہ نکالنا۔ دل میں اگر شیطانی وسوسہ پیدا بھی ہو تو زبان سے نہ نکالنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ نے میری امت کے دلوں میں پیدا ہونے والے وسوسوں سے درگزر فرما دیا ہے۔ جب تک وہ زبان سے نہ کہیں یا عمل میں نہ لائیں (بخاری و مسلم) یہ تیسری تنبیہ ہے اس آیت میں کہ جو شخص کوئی ایسی بات سنے اسے اسکا پھیلانا حرام ہے اور وہ پھیلائے تو دنیاوی سزا یعنی حد بھی لگے گی اور اخروی سزا یعنی عذاب جہنم بھی ہوگا۔ حدیث میں ہے بندگان خدا کو ایذا نہ دو، عار نہ دلاؤ۔ جو اپنے بھائی مسلمان کے عیوب ٹٹولے گا۔ اللہ اسکے عیبوں کے پیچھے پڑ جائیگا۔ اور اس قدر رسوا کیے گا کہ اسکے گھر والے بھی اسے بری نگاہ سے دیکھیں گے ۱۲۔ تفسیر ابن کثیر

ف۲ یعنی اگر اللہ کا فضل و رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ بھی نہ ہوتا کہ اللہ رؤف رحیم ہے تو اور کام ہوتا یعنی تم پر دنیا میں عذاب آتا اور آفت آتی مگر توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرمالی، پاک ہونے والوں کو بذریعہ حد شرعی پاک کر دیا۔ اور جو زیادہ خبیث تھے انکو ایک گونہ مہلت دی ۱۲۔ ابن کثیر

ف۳ فرما دیا شیطان الانس والجن کے پیچھے نہ لگنا۔ دیکھ لو شیطان نے ذرا سا چرکہ لگا کر کتنا بڑا طوفان کھڑا کر دیا اور سیدھے سادھے پختہ مسلمانوں کو جنبش دیدی ۱۲۔

ف۴ یعنی جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی برأت نازل ہوگئی۔ اور بعض پکے مسلمان بھی تہمت لگانے والوں کے ساتھ ہوگئے تھے۔ انکو حد شرعی (۸۰ کوڑے) لگ چکی جنہیں حضرت مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، مسکین مفلس مہاجر ہونے کے علاوہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بھانجے بھی تھے۔ قصہ افک سے پہلے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ انکی امداد و سلوک کیا کرتے تھے۔ آپ نے قسم کھائی کہ آئندہ مسطح کی امداد نہ کرونگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی تم میں سے جنکو اللہ نے دین کی بزرگی اور دنیا کی وسعت دی ہے انہیں لائق نہیں کہ ایسی قسم کھائیں، انکا ظرف وسیع اخلاق بلند ہوتے ہیں بڑی جواں مردی سے کام لینا چاہئے اور درگذر کر دینا چاہئے اگر قسم کھا بھی لی ہے تو ایسی قسم کو پورا نہ کریں۔ اسکا کفارہ دیدیں۔ احادیث میں ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب سنا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ (کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ تمہیں معاف کرے) تو فوراً بول اٹھے بَلٰى يَا رَبَّنَا اِنَّا نُحِبُّ (بیشک اے پروردگار! ہم ضرور چاہتے ہیں) یہ کہہ کر مسطح کو جو دیا کرتے تھے وہ بدستور جاری کر دیا۔ بلکہ پہلے سے دوگنا۔ رضی اللہ عنہ ۱۲۔

★ خطأ الرجل يخطو خطوا سے خطوہ سے مراد ہے سیرۃ و طریقہ کہ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ فحشا اور فاحشہ دونوں کے معنے ہیں بے حیائی یعنی جس کی قباحت مفرط ہو اور منکر وہ جس کا شرع انکار کرے۔ شہ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ میں من بیانیہ ہے اور من احد میں زائد احد حیز میں ہے رفع کے کیونکہ فاعل واقع ہوا ہے زکی کا۔ ۳ وَلَا يَاْتَلِ اُولُو الْفَضْلِ۔ لا یاتل صیغہ واحد نہی ہے اصل میں تھا لا یاتلی یہ حالت جزمی میں گر پڑی اس کی ماضی ہے ائتلی بوزن اجتبی باب افتعال سے ماخوذ ہے ایسے جس کے معنے ہیں قسم کھانے کے والمعنی لا یحلف ۔ ۴ ان یؤتوا اولی القربی۔ اولی القربی الخ پہلا مفعول ہے یؤتوا کا اور دوسرا محذوف اور وہ شیئا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٢٣﴾ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم بِمَا

عذاب ہے بڑا فـ اس دن کے گواہی دیں گے اوپر انکے زبانیں انکی اور ہاتھ انکے اور پاؤں انکے ساتھ اسکے جو

عذاب ہوگا جس دن انکی زبانیں انکے ہاتھ اور انکے پاؤں انکے خلاف انکے

كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ

کہ تھے کرتے اس دن پورا دیگا انکو اللہ جزا حق انکی اور جان لیں گے یہ کہ اللہ

اعمال کی شہادت دیں گے اس دن اللہ انکو پورا پورا اور ٹھیک بدلہ دیگا اور انہیں معلوم ہو جائیگا کہ اللہ

هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ﴿٢٥﴾ الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ ۖ

وہی ہے حق بیان کرنے والا فـ خبیث عورتیں واسطے خبیث مردوں کے ہیں اور خبیث مرد واسطے خبیث عورتوں کے ہیں

واقعی سچا ہے اور ہر بات کو ٹھیک ٹھیک بتانے والا ہے گندی عورتیں گندے مردوں کے لئے ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لئے ہیں

وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ

اور پاک عورتیں واسطے پاک مردوں کے ہیں اور پاک مرد واسطے پاک عورتوں کے ہیں یہ لوگ پاک ہیں

اور پاک عورتیں پاک مردوں کیلئے پاک مرد پاک عورتوں کے لئے ہیں اور یہ لوگ ان (خبیثوں) کی باتوں سے

مِمَّا يَقُولُونَ ۖ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٢٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ع ۹

اس چیز سے کہ کہتے ہیں واسطے انکے بخشش ہے اور روزی ہے باکرامت فـ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو

بالکل بری ہیں انکے لئے خدا کی بخشش اور عزت کی روزی ہے اے ایمان والو!

لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ

مت داخل ہو گھروں میں سوائے گھروں اپنوں کے یہانتک کہ اذن لو اور سلام کرو اوپر

اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک کہ اجازت نہ لو اور گھر والوں کو سلام

أَهْلِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا

رہنے والوں انکے کے یہ بہتر ہے واسطے تمہارے تو کہ نصیحت پکڑو فـ پس اگر نہ پاؤ

نہ کرلو! یہ بات تمہارے لئے بہت اچھی ہے (یہ حکم تمہیں اسلئے دیا گیا) تاکہ تم اسے یاد رکھو اگر تم گھر میں کسی کو نہ پاؤ

فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ ۖ وَإِن قِيلَ لَكُمُ

بیچ انکے کسی کو پس مت داخل ہو ان میں یہانتک کہ اذن دیا جاوے واسطے تمہارے اور اگر کہا جاوے واسطے تمہارے

تو پھر بھی جبتک اجازت نہ لے اس کے اندر نہ جاؤ اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس

ارْجِعُوا فَارْجِعُوا ۖ هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٢٨﴾

پھر جاؤ پس پھر جاؤ وہ پاکیزہ ہے واسطے تمہارے اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم جاننے والا ہے

چلے جاؤ تو واپس چلے جاؤ تمہارے لئے یہی بات بہتر ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے

لَّيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا

نہیں اوپر تمہارے گناہ یہ کہ داخل ہو گھروں میں کہ کوئی نہیں رہتا ان میں بیچ انکے

اس بات میں تمہیں کوئی گناہ نہیں کہ جن گھروں میں کوئی بستا نہ ہو تمہارا مال و اسباب

مَتَاعٌ لَّكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ﴿٢٩﴾ قُل

دھرا ہے اسباب تمہارا اور اللہ جانتا ہے جو کچھ ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے ہو فـ کہہ

انکے اندر ہو تم انکے اندر چلے جاؤ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کھلے بندوں کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے ہو مومن مردوں سے

حل لغات: ۔ لـه يَوْمَ تَشْهَدُ ۔ یوم ظرف ہے اُس فعل محذوف کا جس کے متعلق لہم عذاب عظیم کا لہم ہے اور ممکن ہے کہ لیوفیہم کا ظرف ہو اور یوم مقدر اس سے بدل بعض کہتے ہیں کہ فعل مقدر کی وجہ سے منصوب ہے ای اذکر یوم تشہد۔ لـه الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ ۔ للخبیثین میں لام اختصاص کا ہے اور یہ ایک محذوف کے ★

ف۱ سب علماء کا اتفاق ہے اس پر کہ ان آیات کے نزول کے بعد جو شخص عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یا ازواج مطہرات میں سے کسی کو متہم کرے برا کہے بدکلامی انکے حق میں کرے وہ کافر، مکذب قرآن اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ عبدالرحمٰن بن زید نے کہا یہ وعید شدید عائشہؓ پر بہتان لگانے والوں کے حق میں اور ان لوگوں کے حق میں ہے جو اس زمانہ میں مسلمان پاکدامن عورتوں کو عیب لگائیں حدیث صحیحین میں ہے اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ اَلشِّرْكُ بِاللهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصِنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ آپ نے فرمایا سات گناہوں سے بچو جو ہلاک کرنے والے ہیں ایک شرک باللہ۔ ناحق کسی کا قتل، سود کھانا، یتیم کا مال ناحق کھانا، جہاد سے بھاگنا۔ ایک روایت میں جادو کرنا آیا ہے، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قَذْفُ الْمُحْصَنٰتِ يَهْدِمُ عَمَلَ مِائَةِ سَنَةٍ (طبرانی) یعنی پاکدامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگانے والے کی سو سال کی نیکیاں غارت ہوجاتی ہیں ۱۲ ابن کثیر

ف۲ یعنی قیامت کے دن انکے منہوں پر مہر لگ جائے گی اور اعضاء سارے ہی عقدے کھول کر رکھدینگے۔ اس وقت نہایت شرمندگی اور ندامت ہوگی۔ اللہ ہم سب کو دین و دنیا کی ذلت و رسوائی سے محفوظ رکھے آمین ۱۲۔

ف۳ یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور انکے خاوند محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے دونوں طیبین میں سے ہیں انپر تہمت لگانے والا عبداللہ بن ابی گندا اور اسکی جورو بھی گندی سبحان اللہ! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے زہد و تقوے کی بنا پر اللہ تعالیٰ کو کس قدر خاطر منظور تھی کہ یہ ساری آیتیں انہی کی برات میں نازل فرمائیں۔ شیعہ وغیرہ گمراہ فرقوں کا انکو برا کہنا اور مطعون کرنا گویا قرآن کا انکار کرنا ہے العیاذ باللہ۔ جو ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کی توہین کرے وہ راس المنافقین عبداللہ بن ابی کا بھائی ہے۔ موضح میں ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کسی پیغمبر کی عورت بدکار نہیں ہوئی۔ یعنی اللہ تعالیٰ انکے ناموس کی نگہبانی فرماتا ہے ۱۲۔

ف۴ شروع سورت سے احکام زنا و قذف وغیرہ کے بیان ہوئے تھے چونکہ بسا اوقات بلا اجازت کسی کے گھر میں چلا جانا ان امور کی طرف مفضی ہوجاتا ہے اس لئے ان آیات میں مسائل استیذان کو بیان فرمایا یعنی اپنے ہی رہنے کا جو گھر ہو اس کے سوا کسی دوسرے کے رہنے کے گھر میں یونہی بے خبر نہ گھس جائے کیا جانے وہ کس حال میں ہو اور اس وقت کسی کا آنا پسند کرتا ہے یا نہیں لہٰذا اندر جانے سے پہلے آواز دیکر اجازت حاصل کرے بہتر آواز اور سب سے پہلے سلام ہے حدیث میں ہے کہ تین مرتبہ سلام کرے اور اجازت داخل ہونے کی لے۔ اگر تین بار سلام کرنے کے بعد اجازت نہ ملے تو واپس چلا جائے الفاظ حدیث یہ ہیں اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ فَلْيَرْجِعْ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۹۲ متفق علیہ) اور اجازت ان الفاظ سے ہو۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ءَ اَدْخُلُ یعنی سلام کہکر اگر اندر جانا مقصود ہے تو کہے کہ میں اندر آسکتا ہوں؟ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سلام اندر جانے سے پہلے کرنا چاہئے۔ کلدہؓ کہتے ہیں کہ میں بغیر سلام کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوگیا تو آپ نے فرمایا واپس جاؤ اور سلام کرکے اجازت سے اندر آؤ۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے خاوند عبداللہ بن مسعودؓ جب گھر آتے تو کھنکار دیتے تاکہ گھر والوں کو معلوم ہوجائے۔ ایک روایت میں ہے کہ سلام تو ہمکو معلوم ہوگیا لیکن حضورؐ! استیناس کیا ہے؟ آپ نے فرمایا الحمدللہ، اللہ اکبر، سبحان اللہ بلند آواز سے کہنا، اور کھنکارنا۔ احمد

ف۵ اس آیت میں پہلی آیت سے استثناء ہے۔ ایسے مکانات کے لئے جو خالی رہتے ہیں یا وہ جگہ جہاں سب کا حق ہے مثلاً مسجد، مدرسہ، سرائے وغیرہ یہاں اجازت لینے کی ضرورت ہی نہیں اور

★ متعلق ہوکر خبر ہے الخبیثات کی ای مختصات بہم۔ سلہ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا۔ تستانسوا ماخوذ ہے استئناس سے اور استئناس کے معنی ہیں استعلام اور استکشاف کے یعنی اچھی طرح معلوم کرنا اور خوب دریافت کرلینا۔ اس کا مادہ ہے اُنس اور آنس کے معنی ہیں کسی چیز کو ظاہر اور کھلم کھلا دیکھا، بولا کرتے ہیں آنس الشئ اذا ابصرہ ظاہرا مکشوفا۔ اور اسی سے ہے آنس من جانب الطور نارا والمعنى حتى تستعلموا وتستكشفوا الحال هل يراد دخولكم۔ یا مشتق ہے استئناس سے جو ضد ہے استیحاش کی یعنی انس اور اطمینان حاصل کرنے کے معنے میں ہے اور اس میں شک نہیں کہ گھر میں جانے کی اجازت چاہنے والا متوحش اور خائف ہوتا ہے کہ مبادا اسے اجازت نہ دی جائے اور جب اجازت دیدی جاتی ہے تو انس حاصل کرلیتا ہے ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ

واسطے مسلمان مردوں کے بند کریں آنکھیں اپنی اور محافظت کریں شرمگاہ اپنی کی یہ

کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نظروں کو نیچا رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہی بات

اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ

بہت پاکیزہ ہے واسطے ان کے تحقیق اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہیں اور کہہ واسطے مسلمان عورتوں کے کہ

ان کے لئے سب سے بہتر ہے (یاد رکھو) جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے واقف ہے اور مومن عورتوں سے کہہ دیجئے!

يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ

بند کریں آنکھیں اپنی اور محافظت کریں شرمگاہ اپنی کی اور نہ ظاہر کریں

کہ وہ بھی اپنی نظروں کو نیچا رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت و آرائش

زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰي جُيُوْبِهِنَّ

بناؤ اپنا مگر جو ظاہر ہے اس میں سے اور چاہئے کہ ڈالیں اوڑھنیاں اپنی اوپر گریبانوں اپنوں کے

ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو کسی طرح چھپ نہ سکے اور اپنے سینوں پر اوڑھنی اوڑھے رہیں

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ

اور نہ ظاہر کریں بناؤ اپنا مگر واسطے خاوندوں اپنے کے یا باپوں اپنے کے یا واسطے باپوں خاوندوں اپنے کے

اور سوا اپنے خاوند یا باپ یا خاوند کے باپ یا اپنے بیٹوں یا اپنے خاوند

اَوْ اَبْنَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ

یا بیٹوں اپنے کے یا بیٹوں خاوندوں اپنے کے یا بھائیوں اپنے کے یا بیٹوں بھائیوں اپنے کے

کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں

اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَاۗىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ

یا بیٹوں بہنوں اپنے کے یا بی بیوں اپنے کے یا جن کے مالک ہوئے داہنے ہاتھ ان کے یا جو ساتھ رہنے والے ہیں

یا بہنوں کے بیٹوں یا اپنی رشتہ دار عورتوں یا ان لونڈیوں کے جو ان کے قبضہ میں ہوں یا ان خدام کے جو

غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰي

غیر حاجت والے مردوں سے یا لڑکوں سے جو نہیں واقف اوپر

خواہشات سے معریٰ ہوں یا ان بچوں کے جو ہنوز عورتوں کے پردوں کی باتوں

عَوْرٰتِ النِّسَاۗءِ ۠ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ

چھپی عورتوں کے اور نہ ماریں پیر اپنے زمین پر تو کہ جانا جاوے جو کچھ چھپاتی ہیں

سے آگاہ نہیں۔ اپنی زینت و آرائش کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں۔ اور نہ (چلتے وقت) پاؤں زور

مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۭ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ

زینت اپنی سے اور توبہ کرو طرف اللہ کے سب اے مسلمانو تو کہ تم

سے زمین پر ماریں کہ ان کے پوشیدہ زیوروں کی آواز سنائی دینے لگے۔ اور اے ایمان والو! تم سب اللہ کے آگے

تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ

فلاح پاؤ وقف اور نکاح کرو رانڈوں کو اپنے میں سے اور لائق والوں کو غلاموں اپنے میں سے

توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور تم میں جو بے جوڑ عورتیں ہیں ان کے نکاح کر دیا کرو۔ اور اپنے نیک غلاموں کے بھی

حل لغات

[1] قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ يغضو اصل میں تھا يغضون نون اعرابی جواب امر کا واقع ہونے کی وجہ سے گر پڑا۔ غض بصر کے معنی ہیں آنکھ جھکائے رکھنے کے۔

[2] وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ يبدين بنایا ہے ابداء سے اور ابداء کے معنی ہیں ظاہر کرنے کے۔ زینت ایک ایسا اسم ہے جس کا اطلاق محاسن خلقیہ پر بھی ہوتا ہے اور ان چیزوں پر بھی جن سے آدمی اپنی آرائش کرتا ہے جیسے لباس فاخرہ یا زیور وغیرہ

[3] اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا اس سے وہ مواضع مراد ہیں جنہیں آدمی عادۃً ظاہر کرتا ہے اور انکے ظاہر کئے بغیر بن ہی نہیں پڑتا مثلاً عورت کے لئے منہ اور دونوں ہاتھ اور مرد کیلئے منہ اور ہاتھ پاؤں۔ کہ کام کاج کرتے وقت ان مواضع کے ظاہر کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اسی وجہ سے یہ عورت نہیں ہیں [4] وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰي ★

www.KitaboSunnat.com

ف۱ بدنظری عموماً زنا کی پہلی سیڑھی ہے۔ اسی سے بڑے بڑے فواحش کا دروازہ کھلتا ہے۔ قرآن کریم نے بدکاری اور بے حیائی کا انسداد کرنے کے لئے اول اسی سوراخ کو بند کیا ہے یعنی مسلمان مرد و عورت کو حکم دیا کہ بدنظری سے بچیں اور اپنی شہوت کو قابو میں رکھیں۔ اگر ایک مرتبہ بے ساختہ مرد کی کسی اجنبی عورت پر یا عورت کی کسی اجنبی مرد پر نظر پڑ جائے تو دوبارہ ارادے سے اس طرف نظر نہ کرے۔ کیونکہ یہ دوبارہ اسکے اختیار سے ہوگا جس میں وہ معذور نہیں سمجھا جا سکتا۔ اگر آدمی نگاہ نیچی رکھنے کی عادت ڈال لے اور اختیار و ارادہ سے ناجائز امور کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھا کرے تو بہت جلد اس کے نفس کا تزکیہ ہو سکتا ہے وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِيْ أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِيْ (ترمذی ۱۱۴ جلد ۲) یعنی جریر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ بغیر ارادہ کے اگر کسی موقع میں کسی غیر محرم پر نگاہ پڑ جائے تو کیا حکم ہے۔ فرمایا کہ اپنی نگاہ اس کی طرف سے پھیر لینا واجب ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کے پاس اچھے بُرے سب طرح کے لوگ آتے ہیں اگر آپ امہات المؤمنین کو پردہ کا حکم فرما دیں تو بڑی اچھی بات ہے۔ اس پر سب مسلمانوں کے حق میں پردہ کا حکم نازل ہوگیا۔ (بخاری مصری ۱۱۹ کتاب التفسیر) بخاری میں ام سلمہ و میمونہ رضی اللہ عنہما سے ہے بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ إِذْ أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ بَعْدَ مَا أُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ أَلَيْسَ هُوَ أَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهٖ۔ یعنی وہ فرماتی ہیں جب پردہ کا حکم آچکا تھا اسکے بعد ایک دن ہم حضورؐ کے پاس حاضر تھیں کہ عبداللہ بن ام مکتوم آئے حضورؐ نے ہم سے پردہ کرنے کو فرمایا۔ ہم نے عرض کیا یہ تو نابینا ہیں۔ آپ نے فرمایا تم تو اسکو دیکھو گی۔ معلوم ہوا غیر محرم سے پردہ واجب ہے جب کہ حضورؐ کی بیویوں کو وَأَزْوَاجُهٗ أُمَّهَاتُهُمْ مسلمانوں کی ماں فرمایا پھر بھی پردہ کا حکم دیا تو دیگر عورتیں بدرجہ اولیٰ پردہ کرنے کی حقدار ہیں خواہ وہ ایک دوسرے کو منہ بولے بھائی بہن کیوں نہ کہیں پردہ کرنا ہوگا۔

ف۲ محافظت کریں ستر کی یعنی نہ کسی کا ستر دیکھیں نہ اپنا ستر دکھاویں اور خبر ہے جو کرتے ہیں کفر کی رسم میں اس بات کی قید نہ تھی (موضح) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مَا ظَهَرَ مِنْهَا سے مراد وہ چیز ہے جس کا چھپانا ممکن نہیں ہے وہ جیسے چادر برقع اور وہ جو نیچے کی طرف سے عورتوں کے کپڑے نظر آجاتے ہیں تو اس میں عورتوں پر کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس کے چھپانے پر عورتیں قادر نہیں ہوتیں اور یہی قول ہے حسنؒ اور ابن سیرینؒ کا اور ابراہیم نخعیؒ وغیرہ کا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ مَا ظَهَرَ مِنْهَا سے مراد منہ اور دونوں ہاتھ اور اس کے چھلے ہیں اور جمہور کے نزدیک یہی معنی مشہور ہیں۔ موضح میں ہے سنگار میں سے کھلی چیز یا ایسی چیز کو جیسے چٹے کپڑے اور نئی پاپوش یا یہ کہا کہ عورت کو منہ تھوڑا سا اور ہاتھ کی انگلیاں اور پاؤں کا پنجہ کھولنا درست ہے۔ ناچاری کو پھر ہاتھ کی مہندی کھلی یا آنکھ کا کاجل یا انگلی کا چھلا اور باقی بدن اور گہنا ڈھانکنا ضرور ہے غیر سے مگر اپنے محرموں سے چھاتی سے زانو تک اور اپنی عورتیں جو نیک چال کی ہوں انسے بھی اتنا ضرور ہے اور بدکار عورتوں سے کنارہ پکڑنا۔ اور تابعین وہ جنکو غرض نہیں وہ کہ کھانے اور سونے میں غرق ہیں شوخی نہیں رکھتے اور لڑکا دس برس تک اور اپنا غلام بھی محرم ہے۔ بہت علمائے کرام کے نزدیک اور پاؤں کی دھمک سے معلوم ہوتے ہیں گجرے اور باریک کپڑے جس سے بدن نظر آوے ننگے اور وہ برابر ہے اور آنا بھی نہ نکلا تو بہتر ہے: مقصد یہ کہ عورتوں کو بھی ہر طرح اپنی عصمت کا خیال چاہیئے۔ بدکاری سے دور رہیں۔ اپنا آپا کسی کو نہ دکھائیں۔ ابوداؤد میں ہے کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی سالی اسماء بنت ابی بکرؓ آپ کے گھر آئیں کپڑے باریک پہنے ہوئے تھیں۔ آپ نے منہ پھیر لیا۔ اور فرمایا جب عورت بالغ ہو جائے تو سوائے چہرے اور ہاتھ کے کوئی عضو دکھانا درست نہیں۔ معلوم ہوا عورت کو ایسا باریک کپڑا پہننا منع ہے جس سے بدن ظاہر ہو۔ جیسے مرد کو دوسرے مرد سے اپنا ستر چھپانا چاہیئے۔ ایسے ہی عورت کو دوسری عورت سے ستر (چھپانا ہے)

جُيُوْبِهِنَّ ضرب متضمن ہے معنے القاء کو ولیضربن معنی میں ہے ولیلقین کے خُمُر جمع ہے خمار کی اور خمار کہتے ہیں مقنع کو جیوب جمع ہے جیب کی اور جیب کہتے ہیں گریبان کو یہاں مراد ہے سینہ اور گردن کہ یہی مواضع زینت ہے ؎ أَوِ التَّابِعِيْنَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ تابعین سے وہ لوگ مراد ہیں جو صرف پیٹ پالنے کے لئے لوگوں میں پڑے رہتے ہیں اور انہیں عورتوں کی حاجت نہیں ہوتی۔ اربۃ بوزن فعلۃ ارب سے ماخوذ ہے جیسے مشیۃ مشی سے جلسہ جلوس سے۔ ارب کہتے ہیں حاجت اور حرص اور شہوت کو اربۃ عورتوں کی حاجت اور اربۃ عقل اور اسی سے ہے اریب عقلمند ؎ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى طفل اگرچہ واحد ہے مگر موضع جمع میں رکھ دیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ جنس کا فائدہ دیتا ہے جیسے ثم نخرجکم طفلا۔ ظھر علی الشیٔ مستعمل ہوتا ہے دو معنوں میں ایک علم میں جیسے ان یظهروا علیکم یرجموکم ای ان یشعروا بکم۔ دوسرے غلبہ میں کقولہ تعالی فاصبحوا ظاہرین۔ ؎ وَأَنْكِحُوا الْأَيَامٰى۔ ایامے اور یتامیٰ دونوں اصل میں تھے ایایم اور یتایم مقلوب ہونے کے بعد ایامیٰ اور یتامیٰ ہو گئے۔ ایامیٰ جمع ہے ایم کی اور ایم کہتے ہیں ہر مرد کو جس کے ساتھ عورت نہ ہو اسی طرح ہر عورت کو جس کے ساتھ مرد نہ ہو۔ قال الشاعر ؎
فان تنکحی انکح وان تتایمی ؛ وان کنت افتی منکم اتایم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاِمَآئِكُمْ ۭ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ

اور لونڈیوں اپنی میں سے اگر ہوں گے فقیر حاجت روائی کریگا انکی اللہ اپنے فضل سے اور اللہ

اور لونڈیوں کے بھی اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے انکو غنی کردیگا اور اللہ

وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝۳۲ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى

کشائش والا جاننے والا ہے اور چاہیئے کہ پاکدامن رہیں وہ لوگ کہ نہیں مقدور پاتے نکاح کا یہاں تک کہ

وسعت والا علم رکھنے والا ہے اور جو لوگ نکاح کی طاقت نہیں رکھتے چاہیئے کہ وہ ضبط کریں یہاں تک کہ

يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ

غنی کریگا انکو اللہ فضل اپنے سے اور وہ لوگ کہ چاہتے ہیں لکھت آزادی کی جو دیگر ان

اللہ اپنے فضل سے انکو غنی کردے اور جو غلام تم سے مکاتبت کرنا چاہیں اگر تمہیں انمیں نیکی اور

اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ڰ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ

لوگوں میں سے مالک ہوگئے ہیں داہنے ہاتھ تمہارے پس لکھدو انکو اگر جانو تم بیچ انکے بھلائی اور دو انکو مال خدا کے

صلاحیت معلوم ہو تو انکے مکاتبت کرلو۔ اور جو مال اللہ نے تم کو بخشا ہے

الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ۭ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَي الْبِغَاۗءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا

جو دیا ہے تمکو اور مت جبر کرو لونڈیوں اپنی کو اوپر بدکاری کے اگر چاہیں بچے رہنا تو کہ

اس میں سے انکو بھی کچھ دو۔ اور اپنی لونڈیوں کو دنیاوی زندگی کے فوائد کے حصول کیلئے زناکاری

لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ

طلب کرو تم اسباب زندگانی دنیا کا اور جو کوئی جبر کریگا انکو پس تحقیق اللہ

پر مجبور نہ کرو جبکہ وہ پاکباز رہنا چاہتی ہیں کہ تم دنیاوی آرام کو طلب کرنے لگو۔ اور جو انکو مجبور کریگا

مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳۳ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ

پیچھے جبر کرنے کے انکے بخشنے والا مہربان ہے **ف** اور البتہ تحقیق ہم نے اتاری ہیں طرف تمہارے نشانیاں

تو اس بیچاری کے بعد اللہ یقینا انہیں بخشنے والا مہربان ہے اور ہم نے تمہاری طرف واضح احکام نازل کئے

مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً

بیان کرنے والی اور مثالیں ان لوگوں کی کہ گزرے تھے پہلے تم سے اور نصیحت واسطے

ہیں اور ان لوگوں کی مثالیں (بیان کی ہیں) جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ڈرنے والوں کے لئے نصیحت

لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۳۴ۧ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ ع ۱۰

پرہیزگاروں کے **ف** اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا مثال نور اسکے کی مانند طاق کے ہے

ہیں اللہ آسمانوں کا اور زمین کا نور ہے اسکے نور کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک طاق

فِيْهَا مِصْبَاحٌ ۭ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ۭ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ

بیچ اسکے چراغ ہو وہ چراغ بیچ قندیل شیشے کے ہو وہ قندیل شیشے کا گویا کہ وہ تارا

ہے جس میں ایک چراغ ہے اور چراغ ایک شیشہ میں ہے شیشہ ایسا ہے کہ گویا ایک روشن ستارہ ہے

دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ

ہے چمکتا روشن کیا جاتا ہے وہ چراغ درخت مبارک سے زیتون کے نہ کہ مشرق کی طرف ہو اور نہ مغرب کی طرف ہے

اسمیں ایک مبارک درخت کا تیل جلایا جاتا ہے یعنی زیتون جو نہ شرقی جانب ہو اور نہ غربی جانب۔

حل لغات :۔ ؎ اللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ ۔ نور لغت میں اس کیفیت کو کہتے ہیں جو سورج اور چاند اور آگ سے پیدا ہوکر زمین اور دیواروں وغیرہ پر پڑتی ہے نور مصدر ہے اور معنی میں اسم فاعل کے ہے ای اللہ منور السمٰوٰت ؎ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ ۔ مشکوٰۃ اس طاق کو کہتے ہیں جو دیوار کے آرپار نہ ہو ۔ مصباح چراغ صبح کو صبح اس لئے ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(گذشتہ صفحہ کا بقیہ) چھپانا چاہیئے ایک دوسرے کے سامنے ننگا ہونا اچھا نہیں۔ حضرت اسماء بنت مرشدہ کے پاس عورتیں آیا جایا کرتی تھیں، جاہلیت کے دستور کے مطابق اپنے زیور اور سینے اور بال کھولے ہوئے آجاتیں۔ حضرت اسماءؓ نے کہا یہ کیسی بری بات ہے اس پر یہ آیات اتریں کہ عورتوں کو چاہیئے کہ اپنے دوپٹوں سے بغل مارلیں تاکہ سینے اور گلا کا زیور چھپا رہے (ابن کثیر) مسلم میں ہے صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا۔ یعنی آپؐ نے فرمایا دو گروہ دوزخی ہیں جو میرے بعد ہونگے۔ ایک گروہ وہ جن کے ہاتھوں میں کوڑے ہونگے اور اکثر لوگوں کو مارتے ہونگے یعنی ظالم اور متکبر امیر و حاکم اور دوسرا گروہ ان عورتوں کا کپڑے پہنے ہوئے ہونگی اور پھر ننگی ہیں یعنی ایسے باریک یا کسے ہوئے کپڑے پہنیں گی جسمیں بدن اور زیور سب نظر آئے۔ اور علقمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيْقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيْفًا (مشکوٰۃ صفحہ ۳۶۹) یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس باریک اوڑھنی کو پھاڑ ڈالا۔ اور غف موٹے کپڑے کی اوڑھنی دوپٹہ اڑھا دیا۔ اور وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ سے بعض لوگ بجنے والے زیورات کے پہننے کا جواز نکالتے ہیں جو قطعًا غلط ہے کیونکہ مشکوٰۃ صفحہ ۳۷۸ میں ہے۔ اَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِيْ رِجْلِهَا اَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ۔ یعنی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی لڑکی کو انکے پاس لائے اور اس کے پاؤں کے زیور میں گھونگرو تھے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے توڑ کر پھینک دیئے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہر بجنے والی چیز کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے۔ مذکورہ حوالہ میں ہے وَدَخَلَتْ عَلَيْهَا جَارِيَةٌ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ اِلَّا اَنْ تَقْطَعْنَ جَلَاجِلَهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ ایک لڑکی کو لئے ہوئے ایک عورت بی بی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اس کے گھونگرو تھے آپؓ نے فرمایا جب تک اسکے گھونگرو نہ توڑو تب تک اسکو میرے گھر میں نہ لانا کیونکہ آپؐ نے فرمایا ہے کہ جس گھر میں باجا گاجا، بجنے والی کانے والی چیز ہو اسمیں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ ان حدیثوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خواہ عورت جوان بھی نہ ہو اور کوئی غیر مرد سننے والا بھی نہ ہو تب بھی بجنے والا زیور منع ہے۔"

ف۲ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! تین کاموں میں دیر نہ کرو نماز فرض کا جب وقت آجائے، جنازہ موجود ہو، اور رانڈ عورت جب اس کا کفو مل جائے۔ جو قومیں رانڈ بیوہ کے نکاح پر ناک بھوں چڑھاتی ہیں سمجھ لیں انکا ایمان سلامت نہیں ۱۲۔

ف۳ یہ جو فرمایا ہے کہ اگر وہ لونڈیاں پاکدامنی کا ارادہ کریں، اس سے یہ مطلب نہ لیا جائے کہ اگر انکا یہ ارادہ نہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ اس وقت کا واقعہ یہی تھا اس لئے اس کے مطابق آیت نازل ہوئی یہ کوئی قید یا شرط نہیں ہے۔ بلکہ بدکاری کرانا بہر حال حرام ہے اور اسطرح جو کمائی کریں سب ناپاک ہے ۱۲۔ ابن کثیر

حاشیہ صفحہ ھذا۔ ف۱ لکھا چاہیں یعنی کسی کا غلام یا لونڈی کہے کہ میں اتنی مدت میں اتنا تجھ کو کما دوں تو مجھ کو آزاد کر یہ اقرار لکھ لیں اسکو کتابت کہتے ہیں جو اسمیں نیکی دیکھے تو لکھ دے نیکی یہ کہ آزاد ہو کر قید سے چھوٹ کر چوری بدکاری نہ کریگا۔ اور دولت مندوں کو فرمایا کہ ایسی غلام، لونڈی کو مال سے مدد کر کے آزاد ہو دیں خواہ مال زکوٰۃ سے خواہ اور خیرات سے اور لونڈیوں سے بدکاری کروائی مال کمانے کو بڑا وبال ہے خواہ وہ خوش ہوں، ناخوش ہوں، ناخوشی پر اور زیادہ۔ وہ مال سب ناپاک ہے اور ناخوشی میں لونڈی بے گناہ ہے۔ ۱۲ موضح القرآن ف۲ یعنی پہلی امتوں پر بھی ایسے ہی حکم تھے موضح القرآن۔ اس آیت میں قرآن مجید کی صفات کا بیان ہے حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اس قرآن مجید میں ان واقعات کے فیصلے ہیں جو تمہارے درمیان رونما ہوئے ہیں اور ہونگے اور اسمیں پہلوں اور پچھلوں کی خبریں ہیں یہ صاف اور کھلم کھلا بیان والا ہے۔ یہ کوئی ہنسی جھوٹ نہیں جسنے اسکو سرکشی سے چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ اسکو توڑ دیگا اور جو اسکے سوا ہدایت طلب کی اسکو اللہ گمراہ کر دیگا۔ ابن کثیر

★ کہتے ہیں کہ اس میں روشنی ہوتی ہے۔ سے مِّنْ زُجَاجَةٍ شیشے کی قندیل جو نہایت صاف شفاف ہو اسمیں دو لغت اور بھی ہیں زَجاجہ بفتح زا اور زِجاجہ بکسر زا۔ کہ کَوْكَبٌ دُرِّيٌّ۔ دری میں یا نسبت ہے یعنی قندیل صفائی اور چمک میں موتی کے مشابہ ہے قال علیہ الصلوٰۃ والسلام انکم لترون اہل الدرجات العلی کما ترون الکوکب الدری فی افق السماء۔ اس کی جمع ہے دراری۔ ٭ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ يعنی یوقد لیا گیا ہے ایقاد سے اور ایقاد کہتے ہیں چراغ یا آگ کے روشن کرنے کو من شجرة ای من زیت شجرة مبارکة ای کثیرة المنافع زیتونة بدل ہے شجرۃ سے۔ سے کے پاس آئی اس لڑکی کے پاؤں میں گھونگرو بجنے والے تھے حضرت عائشہؓ

www.KitaboSunnat.com

يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۗ يَهْدِي

نزدیک ہے کہ تیل اسکا کہ روشن ہو جاوے اور اگرچہ نہ لگے اس کو آگ روشنی اوپر روشنی کے راہ دکھاتا ہے

اس کا تیل خود بخود جل اٹھنے کو ہے خواہ اسے آگ نہ بھی چھوئے روشنی پر روشنی ہو رہی ہے اللہ اپنے اس

اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۗ وَاللَّهُ

اللہ طرف نور اپنے کے جسکو چاہتا ہے اور بیان کرتا ہے اللہ مثالیں واسطے لوگوں کے اور اللہ

نور تک جسکو چاہتا ہے رہنمائی کرتا ہے اور لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ کو

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٣٥﴾ فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا

ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے بیچ گھروں کے حکم کیا اللہ نے یہ کہ بلند کئے جاویں اور یاد کیا جاوے بیچ اسکے

ہر بات کا علم ہے ان گھروں میں کہ اللہ نے حکم دیا ہے کہ بلند کئے جائیں اور انمیں اس کا ذکر کیا جائے

اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ﴿٣٦﴾ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ

نام اسکا تسبیح کرتے ہیں واسطے اسکے بیچ اسکے صبح کو اور شام کو وہ مرد کہ نہیں غافل کرتی انکو سوداگری

جن میں صبح و شام لوگ اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں ایسے لوگ جن کو اللہ کے ذکر سے نہ تجارت

وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ۙ يَخَافُونَ

اور نہ بیچنا یاد خدا سے اور قائم کرنے نماز کے سے اور دینے زکوۃ کے سے ڈرتے ہیں

غافل کرتی ہے اور نہ خرید و فروخت اور نہ نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے سے کوئی چیز انکو (روکتی ہے)

يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ﴿٣٧﴾ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ

اس دن سے کہ پھر جاویں گے بیچ اسکے دل اور آنکھیں تاکہ جزا دیوے انکو اللہ بہتر

اس دن سے ڈرتے ہیں جسمیں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی۔ تاکہ انہوں نے جو کچھ کیا ہے اس کا بہت ستر

مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ

اچھی سے کی جو انہوں نے اور زیادہ دیوے انکو فضل اپنے سے اور اللہ رزق دیتا ہے جسکو چاہے بے

بدلہ اللہ انکو دے اور اپنے فضل سے کچھ زیادہ بھی عنایت کرے اور اللہ جسے چاہتا ہے بےشمار روزی

حِسَابٍ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ

حساب اور جو لوگ کہ کافر ہوئے عمل انکے مانند ریت کے بیچ میدان کے گمان کرتا ہے اسکو

دیتا ہے اور وہ لوگ جنہوں نے اختیار کیا وطیرہ کفر انکے اعمال اس سراب کی مانند

الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللَّهَ عِنْدَهُ

پیاسا پانی یہانتک کہ جب آیا اسکے پاس نہ پایا اس کو کچھ اور پایا اللہ کو نزدیک اسکے

ہوں گے جو کسی چٹیل میدان میں ہو پیاسا آدمی اسے پانی خیال کرتا ہے یہانتک کہ جب اسکے پاس آتا ہے تو اسکو کچھ بھی نہیں پاتا

فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ ۗ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾ أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ

پس پورا دیا اسکو حساب اس کا اور اللہ جلد لینے والا ہے حساب کا یا مانند اندھیروں کے بیچ دریا

تعالیٰ کو پاتا ہے جس نے اسکا حساب پورا کر دیا اور اللہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے یا ایسے جیسا کہ دریائے عمیق میں اندھیرے ہوں

لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ۚ

عمیق کے کہ ڈھانکتی ہے اسکو موج اوپر اسکے موج ہے اوپر اسکے بادل ہے

جس پر لہر چھا رہی ہو اور اسکے اوپر ایک اور لہر چل آ رہی ہو اور اس کے اوپر بادل ہو۔

حل لغات

لہ فی بیوت۔ متعلق ہے مصباح کے والتقدیر کمشکوۃ فیہا مصباح فی بیوت اذن اللہ۔ کہ بالغدو والاصال۔ غدو مصدر ہے اور مصدر ہمیشہ مفرد مستعمل ہوتا ہے اس کے معنے ہیں دن کا ابتدائی حصہ۔ اصال جمع ہے اصل کی اور اصل اصیل کی اور اصیل کہتے ہیں دن کے پچھلے حصہ کو۔ کہ رجال لا تلہیہم۔ رجال فاعل ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی اللہ سے رونق اور بستی ہے زمین اور آسمان کی اسکی مدد نہ ہو تو سب ویران ہو جاویں اور اللہ کی روشنی کی کہاوت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہی یہ مومن کے دل میں روشنی ہے کتنے پردوں میں ایک ہے ایک تیز روشنی رکھتا ہے سب سے اندر تارا سا ہے۔ اور زیتون نہ مشرقی کا نہ غربی کا یعنی باغ کے بیچ کا نہ صبح کی دھوپ کھاوے نہ شام کی، خوب ہرا اور چہکتا ہے یا پیغمبر کو فرمایا کہ دل کا نور ملتا ہے ان سے۔ وہ ملک عرب میں پیدا ہوئے، نہ مشرق میں نہ مغرب میں اس کا تیل بن آگ سلگے کو تیار ہے یعنی مومن کے دل میں بے ریاضت انکی صحبت سے روشنی پیدا ہوتی ہے۔ آگے فرمایا کہ وہ روشنی ملتی ہے اس سے کہ جن مسجدوں میں کامل لوگ بندگی کرتے ہیں صبح و شام وہاں لگا رہے (موضح القرآن) بعض نے کہا قرآن مجید مصباح ہے اور زجاجہ مومن کا دل ہے اور مشکوٰۃ اسکی زبان اور منہ ہے اور شجرہ مبارکہ وحی ہے یعنی قرآن شریف کی دلیلیں ایسی صاف اور واضح ہیں کہ انکو اور واضح کرنے اور شرح کرنے کی حاجت نہیں۔ کوئی ذرا بھی دھیان کرے تو بہت ٹھیک اور صحیح معلوم ہونگی اور نور علی نور سے یہ مطلب ہے کہ ایک تو قرآن شریف خود نور ہے دوسرے اگر انصاف کی نظر سے دلیل عقلی کی طرف دیکھا جاوے تو وہ سراسر قرآن شریف کے بیان کی تائید کرتی ہے۔ تیسری فطرت انسانی یعنی پیدائشی سمجھ اور انصاف وغیرہ جو اللہ تعالیٰ نے آدمی کو عطا کیا ہے۔ اگر اسمیں تقلید آبائی اور تعصب کا ملاؤ نہ ہو تو وہ خود بخود اسی طرف چلنے پر آمادہ ہے جس طرف قرآن بلاتا ہے۔ (جامع صہ ۳۰۹) ۱۲۔ حدیث التفاسیر۔

ف۲ اسماء بنت یزید بن سکن سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب پہلوں اور پچھلوں کو قیامت کے دن جمع کرے گا۔ تو ایک منادی آواز دے گا جسکو سب خلقت سن لے گی وہ کہے گا اب اہل محشر جان لیں گے کہ ان میں سے کون عزت کے لائق ہے اٹھ کھڑے ہوں۔ وہ لوگ جن کو انکی تجارت خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی تھی پھر وہ اٹھیں گے اور وہ تھوڑے ہوں گے پھر باقی مخلوق کا حساب ہوگا۔ یہ فضیلت ان مسلمانوں کو حاصل ہوگی جو نماز اور عبادت الٰہی کے وقت اپنے کاروبار محنت مزدوری اور عیش و آرام چھوڑ دیا کرتے تھے اور وقت پر نماز اور عبادت ادا کرتے تھے۔ ۱۲۔

★ یہ یسبح کا لاتلھیھم رجال کی صفت کلمہ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ۔ اقام مصدر ہے اصل میں تھا اقامۃ تے جو عین کلمہ کے عوض میں تھی گر پڑی اور اسکی تلافی اضافت سے کر دی گئی۔ کسراب بقیعۃ۔ سراب جنگل کے اس ریت کو کہتے ہیں جو دوپہر کے وقت سورج کی چمک سے جھلکتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور گمان کیا جاتا ہے کہ پانی بہہ رہا ہے۔ بقیعۃ کائن محذوف کے متعلق ہو کر سراب کی صفت یہ جمع ہے قاع کی جس طرح جیرۃ جمع جار کی اور قاع کہتے ہیں ہموار مسطح زمین کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَاؕ وَ مَنْ

اندھیرے ہیں بعض انکے اوپر بعضوں کے جب وقت نکالے ہاتھ اپنا نہیں نزدیک کہ دیکھے اسکو اور جو کوئی

گویا اوپر تلے اندھیرے ہیں۔ اگر انسان اپنا ہاتھ نکالے تو اسے دیکھ نہ سکے اور جس کو خدا

لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿٤٠﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ

نہ کرے اللہ واسطے اسکے نور پس نہیں واسطے اسکے نور ع ۱ کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ اللہ کو تسبیح کرتے ہیں

روشنی نہ عطا کرے اس کے لئے کوئی روشنی نہیں کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو لوگ آسمانوں

لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ

واسطے اسکے جو کوئی بیچ آسمانوں کے ہے اور زمین کے ہے اور جانور پرندہ پر کھولے ہوئے ہر ایک تحقیق جانتا ہے نماز اپنی

میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسکی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور پر کھولے پرندے بھی ہر ایک اپنی

وَ تَسْبِيْحَهٗؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٤١﴾ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ

اور تسبیح اپنی اور اللہ جاننے والا ہے جو کچھ کرتے ہیں وقف اور واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور

دعا اور تسبیح کو جانتا ہے اور اللہ کو انکے سب اعمال معلوم ہیں اور آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی

الْاَرْضِۚ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿٤٢﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ

زمین کی اور طرف اللہ کے ہے پھر جانا کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ اللہ چلاتا ہے بادلوں کو پھر

کے لئے ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی بادل کو چلاتا ہے۔ پھر

يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖۚ

جوڑ دیتا ہے درمیان انکے پھر کر دیتا ہے اسکو تہ بہ تہ پس دیکھتا ہے تو مینہ کو نکلتا ہے درمیان انکے سے

اس کو آپس میں ملا دیتا ہے۔ پھر اسکو تہ بہ تہ رکھتا ہے پھر تم دیکھتے ہو کہ اس سے پانی نکلکر برس رہا ہے

وَ يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

اور اتارتا ہے آسمان کی طرف سے پہاڑوں سے کہ بیچ انکے ہے سردی اولوں کی پس پہنچاتا ہے جس کو چاہتا ہے

اور بادلوں کے بڑے بڑے حصوں سے اولے وقف برساتا ہے جس پر چاہتا ہے اور جس سے چاہتا ہے

وَ يَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِؕ ﴿٤٣﴾

اور پھیر دیتا ہے اسکو جس سے چاہتا ہے نزدیک ہے چمک بجلی اسکی کی کر لے جاوے آنکھوں کو

ہٹا رکھتا ہے بادل کی بجلی کی چمک ہے کہ گویا آنکھوں کو اچک لئے جاتی ہے

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿٤٤﴾

پھیرتا ہے اللہ رات کو اور دن کو تحقیق بیچ اس کے البتہ نصیحت ہے واسطے سوجھ والوں کے وقف

اللہ ہی رات اور دن کو بدلتا رہتا ہے اس بات میں سوجھ بوجھ رکھنے والوں کے لئے بیشک بڑی عبرت ہے

وَ اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖۚ وَ

اور اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہر جانور کو پانی سے پس بعض انکے وہ ہے کہ چلتا ہے اوپر پیٹ اپنے کے اور

اور اللہ نے ہر (چلنے پھرنے والے) جانور کو پانی سے پیدا کیا ہے۔ سو ان میں سے بعض ایسے ہیں جو پیٹ کے بل رینگتے ہیں اور بعض

مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰۤى اَرْبَعٍؕ يَخْلُقُ

بعض انکے سے وہ ہے کہ چلتا ہے اوپر دونوں پاؤں اپنے کے اور بعض انہیں سے وہ ہے کہ چلتا ہے اوپر چار پاؤں کے پیدا کرتا ہے

ایسے ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور کچھ ان میں سے چار پیروں پر چلتے ہیں اللہ جو چاہتا ہے

حل لغات:
له لم يكد يريها. کا لفظاً منفی ہوتا ہے تو معناً مثبت اور لفظاً مثبت ہوتا ہے تو معناً منفی۔ مثلاً ما كادوا يفعلون لفظاً منفی ہے لیکن بلحاظ معنے مثبت اور خبیر صاحب کا قول کا والفرقان یکون کفرا لفظاً مثبت ہے مگر معنے کے اعتبار سے منفی اسی طرح یہاں لم یکد یریھا معنے میں ہے اندرا کے۔
له وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ. والطیر مرفوع ہے کیونکہ اسکا عطف ہے من پر اور وہ بلحاظ یسبح کے فاعل ہونے کے مرفوع ہے صافات حال ہے الطیر سے اسی تسبیح تعلق حال کو نہا

صافات۔ تله الم تر ان الله يزجي سحابا. ازجیٰ اصل میں کہتے ہیں کسی چیز کو نرمی اور سہولت سے چلانے کو پھر تھوڑی اور غیر معتد بہ چیز میں اس کا استعمال کثرت سے ہونے لگا اور اسی سے ہے جیسا بضاعۃ مزجاۃ۔ تله ثم يؤلف بينه. یولف لیا گیا ہے تالیف سے اور تالیف کہتے ہیں ایک چیز کو دوسری سے ضم کرنے کو۔ لفظ بین ۲

www.KitaboSunnat.com
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف صحیحین میں ہے کہ قیامت کے دن کافر پیاسے اٹھیں گے اور دور سے انکو ریتی پانی کی طرح معلوم ہوگی وہ دوڑ لپکیں گے جب وہاں پہنچیں گے تو پانی نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ حساب کے لئے سامنے ہوگا۔ کافر دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو اپنے زعم وعقیدہ کے موافق کچھ اچھے کام کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ مرنے کے بعد کام آئیں گے مثلاً خیرات کرنا، آزاد کرنا اشیاء کا وقف کرنا، حاجیوں کو پانی پلانا وغیرہ حالانکہ اگر کوئی کام بظاہر اچھا بھی ہو تو کفر کی شامت سے وہ عنداللہ مقبول ومعتبر نہیں ان فریب خوردہ کافروں کی مثال ایسی سمجھو کہ دوپہر کے وقت جنگل میں ایک پیاسے کو دور سے پانی دکھائی دیا اور حقیقت میں وہ چمکتی ہوئی ریت تھی۔ پیاسا شدت تشنگی سے بیتاب ہو کر وہاں پہنچا، دیکھا تو پانی والی نہ تھا ہاں ہلاکت کی گھڑی سامنے کھڑی تھی اور اللہ تعالیٰ عمر بھر کا حساب لینے کیلئے موجود تھا چنانچہ اسی اضطراب اور حسرت کے ہاتھوں ہاتھ عمر بھر کی شرارتوں کا بھگتان کر دیا گیا۔ دوسرے کافر وہ ہیں جو سر سے پاؤں تک دنیا کے مزوں میں غرق اور جہل وکفر ظلم، عصیاں اور تقلید کی اندھیریوں بیماریوں میں پڑے غوطے کھا رہے ہیں۔ مقلد کافر گویا تاریکیوں میں پھنسا ہوا ہے۔ کفر کی تاریکی دل کی تاریکی، انکے پاس روشنی کی اتنی چمک بھی نہیں جتنی ریت پر دھوکہ کھانے والے کو نظر آتی تھی فَمَا لَهُ مِنْ نُّوْرٍ۔ امام ابن قیم و امام ابن کثیرؒ نے فرمایا کہ پہلی مثال جہالت وگمراہی کے امام وپیشوا کی ہے اور دوسری انکے اتباع کی ہے ۱۲۔ بحوالہ ابن کثیر وفتح

ف یعنی حق تعالیٰ نے ہر ایک چیز کو اسکے حال کے مناسب جو طریقہ انابت وبندگی وتسبیح خوانی کا الہام فرمایا اسکو سمجھ کر وہ اپنا وظیفہ ادا کرتی رہتی ہے انکی بندگی وتسبیح کو خواہ تم نہ سمجھو لیکن حق تعالیٰ کو سب معلوم ہے کہ کون کیا کرتا ہے ۱۲۔ خلاصہ موضح الفرقان

ف ۳ ابن عباسؓ سے امام بغویؒ نے نقل کیا ہے کہ آسمان میں برف کے پہاڑ ہیں ان میں سے اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے برفانی طوفان یعنی اولے وغیرہ زمین پر برساتا ہے (جامع صفحہ ۱۰۳) اس جملہ میں پہلا مِنْ ابتداء غایت کا ہے دوسرا تبعیض کا۔ تیسرا بیان جنس کا۔ یہ اس تفسیر کی بناء پر ہے کہ آیت کے معنے یہ کئے جائیں کہ اولوں کے پہاڑ آسمان پر ہیں ۱۲ ابن کثیر

ف ۴ اس آیت میں وحدانیت الٰہی کی دلیل ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً حدیث قدسی میں روایت ہے کہ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُؤْذِيْنِيْ ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔ متفق علیہ (مشکوٰۃ صفحہ) یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھ کو ایذا دیتا ہے یعنی زمانہ کو برا کہتا ہے حالانکہ زمانہ تو میں ہوں میرے ہی ہاتھ میں سب اختیار ہے۔ میں ہی رات اور دن کو بدلتا ہوں۔ اللہ ہی رات کے بعد دن اور دن کے بعد رات لاتا ہے وہی ایک کو چھوٹا بڑا بھی کرتا ہے کبھی کی راتیں بڑی کبھی کے دن بڑے۔ تمام اسباب کا سلسلہ انجام کار اسی کی طرف منتہی ہوتا ہے۔ ان میں انہی کے لئے عبرت ہے جو چشم بصیرت رکھتے ہیں وہی ان دلائل سے بانی عالم کا وجود سمجھ سکتے ہیں اور اسکی صفات کاملہ سمجھنے کے بعد یہ بھی سمجھ سکتے ہیں کہ دنیا میں جسقدر نعمتیں ہیں اسکے ہاں سے آئی ہیں۔ دولت کے بعد افلاس اور زوال کے بعد اقبال، مرض کے بعد تندرستی یہ سب باتیں دن رات کی الٹا پلٹی کی طرح وہی الٹتا پلٹتا ہے۔ اگر عقل ہے تو پھر غیر کی پرستش کیا کرو ۱۲۔ خلاصہ حقانی جلد ۵ صفحہ ۴۸ ۲

---

۱ ہمیشہ رو یا دو سے زیادہ اسموں کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے۔ سحاب جرہ کا مرجع ہے۔ اگرچہ لفظاً مفرد ہے لیکن معناً جمع ہے۔ والمعنی یجمع بین قطع السحاب فیجعلہا سحابا۔
ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا رکم کہتے ہیں ایک چیز کو ایک چیز کے اوپر رکھنا۔ فَتَرَى الْوَدْقَ۔ ودق مینہ یا مینہ کے قطرے۔ الودق۔ تری کا پہلا مفعول ہے اور یخرج دوسرا۔
مِنْ خِلٰلِهٖ خلال جمع ہے خلل کی جسطرح جبال جبل کی اور خلل کہتے ہیں شق اور دراڑ کو مِنْ بَرَدٍ۔ اولا اور یہ مفعول ہے ینزل کا۔
سَنَا بَرْقِهٖ۔ سنا کے معنی ہیں روشنی اور برقہ کی ضمیر راجع ہے سحاب کی طرف۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۴۵ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ

اللہ جسکو چاہتا ہے بیشک اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے ف البتہ تحقیق اتاری ہیں ہم نے نشانیاں ظاہر

پیدا کرتا ہے بیشک اللہ ہر بات پر قادر ہے یقیناً ہم نے کھلے کھلے احکام نازل کئے ہیں

وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۴۶ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا

اور اللہ راہ دکھاتا ہے جسکو چاہے طرف راہ سیدھی کے ف اور کہتے ہیں ایمان لائے ہم

اور اللہ جسکو چاہتا ہے سیدھا رستہ دکھا دیتا ہے اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ

بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

ساتھ اللہ کے اور ساتھ رسول کے اور فرمانبرداری کی ہم نے پھر پھر جاتا ہے ایک فرقہ انہیں سے بعد اس کے

اور اسکے رسول پر ایمان لے آئے ہیں اور ہم نے اطاعت کرلی۔ پھر اسکے بعد انہیں سے ایک گروہ منہ پھیر لیتا ہے اور یہ لوگ ایمان

وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴۷ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ

اور نہیں یہ لوگ ایمان والے ف اور جسوقت بلائے جاتے ہیں طرف اللہ اور رسول اسکے کے تو حکم کرے

ایمان لانے والے ہی نہیں اور جب انکو اللہ اور اسکے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ انکے درمیان

بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۴۸ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا

درمیان انکے ناگہانی ایک فرقہ انہیں سے منہ پھیرنے والا ہے اور اگر ہووے واسطے انکے حق آتے ہیں

فیصلہ کرے تو انہیں سے ایک فریق منہ روگردانی اختیار کرلیتا ہے اور اگر انکا حق پہنچتا ہو تو آپ کی طرف

اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ۝۴۹ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ

طرف اسکے مطیع ہوکر کیا بیچ دلوں انکے بیماری ہے یا ف شک کرتے ہیں یا ڈرتے ہیں یہ کہ

مطیع ہوکر چلے آتے ہیں کیا انکے دلوں میں مرض ہے یا شک میں پڑے ہیں یا اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں

يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ۭ بَلْ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۵۰ اِنَّمَا كَانَ

ظلم کرے اللہ تعالیٰ اوپر انکے اور رسول اسکا بلکہ یہ لوگ وہ ہی ہیں ظالم ف سوائے اسکے نہیں کہ ہے

اللہ اور اس کا رسول ان پر ظلم نہ کرے نہیں بلکہ وہ خود ظالم ہیں جب مومنوں کو

قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ

بات مسلمانوں کی جسوقت بلائے جاتے ہیں طرف اللہ کے اور رسول اسکے کے تو حکم کرے درمیان انکے یہ کہ

اللہ اور اسکے رسول کی طرف بلایا جائے تاکہ انکے درمیان فیصلہ کریں۔ تو انہیں صرف یہی کہنا چاہیے کہ ہم نے

يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵۱ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ

کہیں سنا ہم نے اور فرمانبرداری کی ہم نے اور یہ لوگ وہی ہیں فلاح پانے والے ف اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی

سن لیا اور مان لیا اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور جو شخص اللہ اور اسکے رسول

وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۝۵۲ وَاَقْسَمُوْا

اور رسول اسکے کی اور ڈرے اللہ تعالیٰ سے اور پرہیزگاری کرے پس یہ لوگ وہی ہیں مراد پانے والے ف اور قسم کھائی انہوں نے

کی اطاعت کریگا اور اللہ سے ڈریگا اور خوف کھائیگا تو ایسے ہی لوگ کامیاب ہونگے اور انہوں نے خدا کی

بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَىِٕنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۭ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ

ساتھ اللہ کے سخت قسمیں اپنی البتہ اگر حکم کریگا تو انکو البتہ نکل جاویں گے کہہ مت قسم کھاؤ مطلب ہمارا فرمانبرداری

سخت سخت قسمیں کھائیں کہ اگر آپ انہیں حکم دیں تو وہ ضرور (جہاد کیلئے گھروں سے) نکل کھڑے ہونگے۔ ان سے کہہ دیجئے قسمیں مت کھاؤ۔ فرمانبرداری خوب

۱۲ ع ۶ / انصاف ۱۴

حل لغات:

لہ یاتوا الیہ مذعنین۔ مذعنین مطیع ہیں یہ متعلق ہے یاتون کے الی صلہ ہے یاتون کا کیونکہ اتیان اور مجیٔ دونوں الی کے ساتھ متعدی ہوتے ہیں یا صلہ ہے مذعنین کا جبکہ اذعان متضمن ہو معنی اسراع اور اقبال کو کما قال تعالیٰ فاقبلوا الیہ یزفون۔ لہ انما کان قول المؤمنین۔ قول المؤمنین خبر ہے

کان کی اور ان مع مابعد خبر اسم ہے۔ لہ جہد ایمانہم۔ جہد مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور فعل محذوب حال واقع ہے اقسموا کے فاعل سے ای یحلفون اقسموا باللہ تعالیٰ یجہدون ایمانہم جہداً۔ لہ طاعۃ معروفۃ۔ خبر ہے مبتدا محذوف کی ای المطلوب منکم طاعۃ معروفۃ یا مبتدا ہے اور خبر محذوف ای طاعۃ معروفۃ امثل من قسمکم بما لا تصدقون فیہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ اللہ اپنی کامل قدرت اور زبردست سلطنت بیان فرماتا ہے کہ اس نے ایک ہی پانی سے طرح طرح کی مخلوق پیدا کردی۔ سانپ وغیرہ کو دیکھو جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں انسان اور پرند دو پاؤں پر اور حیوان چوپائے چار پاؤں پر چلتے ہیں وہ اللہ بڑا قادر مطلق ہے جو چاہے کرے ۱۲۔ ابن کثیر محمدی

ف۲ قرآن مجید صاف اور کھلے بیان والا ہے اس کا مفصل بیان صفحہ ۴۲۴ میں لکھا گیا ہے ۱۲۔

ف۳ یہ منافقین کا ذکر ہے وہ زبان سے دعویٰ ایمان و اطاعت کا کیا کرتے تھے اور جب عمل کا وقت آتا تو پھر جاتے۔ حقیقت یہ ہے کہ انکے دلوں میں شروع سے ایمان و انقیاد موجود ہی نہ تھا۔ جو کچھ زبانی جمع خرچ تھا امتحان و ابتلاء کے وقت اسکی بھی قلعی کھل جاتی تھی۔ اب تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم موجود نہیں مگر آپ کی احادیث تو موجود ہیں تو جو کوئی مقدمات میں قرآن و حدیث پر فیصلہ نہ کرے یا نہ مانے تو اس نے گویا اللہ و رسولؐ کو جواب دیا اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ وہ ایماندار نہیں ہے۔ یہاں سے رد ہوا ان مقلدین کا جو حدیث رسول ہوتے ہوئے بھی اپنے امام کے قول کو ترجیح دیتے ہیں اور کھلے لفظوں میں کہدیتے ہیں حدیث اپنی جگہ ٹھیک ہے مگر ہمارے مذہب میں نہیں آیا۔ یا ہمارے امام نے اسکو نہیں لیا۔ اس لئے ہم اس حدیث پر عمل نہیں کرسکتے اور نہیں مانتے۔ حالانکہ اماماں دین کھلے طور پر یہ وصیت فرما گئے کہ صحیح حدیث کے ہوتے ہوئے ہرگز ہرگز ہمارے قول کی طرف نہ دیکھنا بلکہ حدیث رسول پر عمل کرنا۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر صحیح مرفوع احادیث کے ہوتے ہوئے ہم اماموں کے اقوال سے چپٹے رہے اور فرمان رسولؐ کو ٹھکرا دیا تو محشر میں ہم اللہ کو کیا منہ دکھائیں گے؟ ۱۲ فوائد ستاریہ وابن کثیر وغیرہ

ف۴ یعنی اگر انکا جھگڑا کسی سے ہوگیا اور سمجھتے ہوں کہ ہم ناحق پر ہیں۔ اس وقت اگر دوسرا فریق کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چل کر اس معاملہ کو طے کرا لو تو منافق رضامند نہیں ہوتے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم یقیناً بلا رو رعایت حق کے موافق فیصلہ کریں گے جو انکے مفاد کے خلاف پڑے گا حالانکہ پہلے سے یہ دعویٰ کر رہے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ پر ایمان لائے اور انکا حکم ماننے کو تیار ہیں۔ اب وہ دعویٰ کہاں گیا؟ ہاں فرض کیجئے اگر کسی معاملہ میں حق انکی جانب ہو تو اس وقت بہت جلدی سے گردن جھکا کر عدالت نبوی میں حاضر ہوجائیں، تو یہ ایمان نہیں ہوا پرستی ہوئی۔ موضح میں ہے دل میں روگ یہ کہ خدا اور رسول کو سچ مانا لیکن حرص نہیں چھوڑتی کہ کہے پر چلیں جیسے بیمار چاہتا ہے کہ چلے اور پاؤں نہیں اٹھتے ۱۲۔ ابوعمار عبدالقہار مرتب حواشی غفرلہ ولوالدیہ الغفار آمین

ف۵ یعنی حق سے اعراض انکے نفاق کی وجہ سے صادر ہوتا ہے۔ خدا و رسول صلعم ظلم نہیں کرتے بلکہ یہ خود ظالم ہیں۔ یہ تھا منافقین کا ذکر ۱۲۔

ف۶ نیچے مومنوں کی علامت بیان ہورہی ہے کہ انکا کام یہ ہوتا ہے اور ہونا چاہئے کہ کسی معاملہ میں انکو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کی طرف بلایا جائے خواہ اس میں بظاہر انکا نفع یا نقصان ایک منٹ کا بھی توقف، چوں و چرا نہیں کرتے۔ فوراً سر تسلیم خم کردیتے ہیں اور حکم ماننے کے لئے تیار ہوجاتے ہیں اسی میں انکی اصلی بھلائی اور حقیقی فلاح کا راز مضمر ہے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ جو بدری صحابی نقیب انصار ہیں۔ نے اپنے بھتیجے جنادہ بن امیہؓ سے بوقت انتقال فرمایا کہ آؤ مجھ سے سن لو تمہارے ذمہ کیا ہے؟ اپنے امیر کی بات سننا اور اطاعت کرنا سختی میں، آسانی میں، خوشی میں ناخوشی میں، اس وقت بھی جبکہ تیرا حق ادا کسی دوسرے کو دے رہا ہو۔ اپنی زبان کو عدل و سچائی پر قائم رکھنا۔ کام کے اہل سے کام کو نہ چھیننا۔ ہاں اگر امیر کسی کھلی نافرمانی قرآن و حدیث کے خلاف حکم دے تو ہرگز نہ ماننا۔ ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام بغیر خدا کی اطاعت کے نہیں اور بہتری و بھلائی جو کچھ ہے وہ جماعت میں ہے اور اللہ و رسول اور امام وقت کی و عام مسلمانوں کی خیر خواہی میں ہے۔ امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں جو احادیث و آثار کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کی اطاعت اور امام کی ماتحتی کے بارے میں مروی ہیں وہ اس قدر ہیں کہ سب یہاں بیان نہیں ہوسکتیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام کا مضبوط کڑا خدا کی وحدانیت کی گواہی ہے نماز کی پابندی، زکوٰۃ کی ادائیگی، مسلمانوں کے امیر کی اطاعت

ف۷ اس آیت سے واضح ہوگیا کہ اللہ و رسولؐ کی ظاہرا موریں اطاعت اسی وقت مفید ہے جب دل میں اللہ کا خوف اور تقوی جاگزیں ہو۔ فوز و فلاح کے لئے ظاہر و باطن ہر دو کا سدھارنا ضروری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَّعْرُوفَةٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا

ہے۔ معقول تحقیق اللہ تعالیٰ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کرتے ہو تم کہہ فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو

ہی ظاہر ہو جاتی ہے جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سب سے واقف ہے کہہ دیجئے (کہ لوگو!) اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو

الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ۭ وَاِنْ

رسول کی پس اگر پھر جاؤ پس سوائے نہیں اس کے اوپر اس کے ہے جو بوجھ اٹھوایا گیا ہے اور اوپر تمہارے ہے جو اٹھوائے گئے تم اور اگر

اگر منہ پھیرو گے تو ان کے ذمہ تو (تبلیغ کا) بوجھ ہے اور تم اپنے بوجھ کے ذمہ دار ہو۔ اور اگر ان کی اطاعت

تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ۭ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۴﴾ وَعَدَ اللّٰهُ

فرمانبرداری کرو اس کی راہ پاؤ۔ اور نہیں اوپر پیغمبر کے مگر پہنچا دینا ظاہر وعدہ کیا اللہ نے

کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور رسول کے ذمہ تو صرف واضح طور پر پیغام حق کو پہنچا دینا ہے تم میں سے ان لوگوں

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ

ان لوگوں سے کہ ایمان لائے ہیں تم میں سے اور کام کیے اچھے البتہ خلیفہ کریگا انکو بیچ زمین کے

کے ساتھ جو ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ انہیں اسی طرح دنیا کی خلافت عطا کریگا

كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي

جیسا خلیفہ کیا تھا ان لوگوں کو کہ پہلے ان سے تھے اور البتہ ثابت کریگا واسطے انکے دین انکا جو

جسطرح اس نے لوگوں کو خلافت عطا کی تھی جو ان سے پہلے تھے۔ اور جس دین کو اس نے انکے لئے پسند کیا ہے اسے انکے لئے

ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ

پسند کر دیا ہے واسطے انکے اور البتہ بدل دیگا انکو پیچھے ڈر انکے کے امن وہ عبادت کریں گے میری

پائیدار کر دیگا اور خوف و ہراس کے بعد انکو امن و راحت سے تبدیل کر دیگا۔ وہ میری عبادت کرینگے

لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَـيْــــًٔـا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾

نہیں شریک لاویں گے ساتھ میرے کچھ چیز اور جو کوئی کفر کرے پیچھے اسکے پس یہ لوگ وہی ہیں فاسق

اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں گے اور جو اسکے بعد وظیرہ کفر اختیار کرے تو ایسے لوگ نافرمان ہیں

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

اور قائم رکھو نماز کو اور دو زکوٰۃ اور اطاعت کرو رسول کی تاکہ تم رحم کیے جاؤ

اور (اے مسلمانو!) نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَ

مت گمان کر ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے ہیں عاجز کرنے والے بیچ زمین کے اور جگہ رہنے انکی آگ ہے اور

یہ نہ سمجھو کہ کافر (کہیں) زمین میں مغلوب کر دیں گے (اور بچ نکلیں گے) کہ انکا ٹھکانا دوزخ ہے اور

لَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ

البتہ بری جگہ ہے پھر جانے کی اے لوگو! جو ایمان لائے ہو چاہیئے کہ اذن مانگیں تم سے وہ لوگ کہ مالک ہوئے ہیں

وہ بری بازگشت ہے اے لوگو! جو ایمان لائے ہو چاہیئے کہ تمہارے لونڈی غلام اور لڑکے جو تمہارے

اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۭ مِنْ قَبْلِ

داہنے ہاتھ تمہارے یعنی غلام اور جو لوگ کہ نہیں پہنچے بلوغ کو تم میں سے تین بار پہلے

قبضہ میں ہیں تیز وہ جو تم میں ابھی سن بلوغت کو نہیں پہنچے، تمہارے پاس آنے سے پہلے تین اوقات میں اجازت طلب

ع ۱۴

حل لغات ۔ ۱ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ لیستخلفنہم جواب ہے قسم محذوف کا یا وعدہ الٰہی قسم کے قائم مقام ہے کیونکہ اسکا ایفاء لامحالہ متحقق ہے کما استخلف کا کاف نصب کے محل میں ہے کیونکہ مصدر تشبیہی ہے جو فعل کی تاکید کر رہا ہے اور ما مصدریہ والمعنی لیستخلفنہم استخلافا کائنا کاستخلافہ تعالیٰ للذین من قبلہم۔ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ۱ یہ خطاب فرمایا حضرت کے وقت کے لوگوں کو یعنی جو ان میں اعلیٰ درجہ کے نیک لوگ اور رسول کے کامل متبع ہیں، رسول کے بعد انکو زمین کی حکومت دیگا اور جو دین اسلام خدا کو پسند ہے انکے ہاتھوں سے دنیا میں اسکو قائم کرے گا گویا جیسا کہ لفظ استخلاف میں اشارہ ہے وہ لوگ محض دنیوی بادشاہوں کی طرح نہ ہوں گے بلکہ پیغمبر کے جانشین ہو کر آسمانی بادشاہت کا اعلان کریں گے اور دین حق کی نیو جما دیں گے۔ اور خشکی و تری میں اس کا سکہ بٹھلائیں گے۔ اس وقت مسلمانوں کو کفار کا خوف مرعوب کرے گا وہ کامل امن و اطمینان کے ساتھ اپنے پروردگار کی عبادت میں مشغول رہیں گے اور دنیا میں امن و امان کا دَور دَورہ ہوگا۔ ان مقبول و معزز بندوں کی ممتاز شان یہ ہوگی کہ وہ خالص خدائے واحد کی بندگی کریں گے جس میں ذرہ برابر شرک کی آمیزش نہ ہوگی۔ شرک جلی کا تو وہاں ذکر کیا ہے، شرک خفی کی ہوا بھی انکو نہ پہنچے گی۔ صرف ایک اللہ تعالیٰ کے غلام ہوں گے۔ اسی سے ڈریں گے، اسی سے امید رکھیں گے اسی پر بھروسہ کریں گے۔ اسی کی رضا میں انکا جینا اور مرنا ہوگا۔ کسی دوسری ہستی کا خوف و ہراس انکے پاس نہ پھٹکے گا نہ کسی دوسرے کی خوشی ناخوشی کی پرواہ کریں گے الحمدللہ کہ یہ وعدہ الٰہی چاروں خلفاء رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں پر پورا ہوا (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ) اور دنیا نے اس عظیم الشان پیشین گوئی کے ایک ایک حرف کا مصداق اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا خلفاء اربعہؓ کے بعد بھی کچھ بادشاہان اسلام وقتاً فوقتاً اس نمونے کے آتے رہے اور جب اللہ چاہے گا آئندہ بھی آئیں گے۔ احادیث سے معلوم ہوا کہ آخری خلیفہ امام مہدی رضی اللہ عنہ ہوں گے جن کے متعلق عجیب و غریب بشارتیں سنائی گئی ہیں وہ خدا کی زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے اور خارق عادت جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعہ سے اسلام کا کلمہ بلند کریں گے (موضح الفرقان) بخاری شریف میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جمع کر دی میرے واسطے زمین تو میں نے دیکھ لئے اس کے مشارق اور مغارب اور میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچ جائے گی جہاں تک زمین کو میرے واسطے سمیٹا گیا۔ ترمذی وغیرہ میں ہے نبی علیہ السلام کے آزاد کردہ شدہ غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد تیس۳۰ سال تک تو خلافت ہی ہوگی یعنی میری چال پر چلیں گے پھر ملک گیری کی بادشاہت ہو جائے گی ۱۲ ابن کثیر۔

ف ۲ یعنی ایسے انعامات عظیمہ کے بعد ناشکری کرنا بہت ہی بڑے نافرمان اور ہیکڑ مجرم کا کام ہے حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ جو کوئی خلفاء اربعہؓ کی خلافت اور انکے فضل و شرف) سے منکر ہوا ان الفاظ سے اسکا حال سمجھ آگیا ۱۲۔

ف ۳ یعنی خدا کی رحمت سے حصہ لینا چاہتے ہو تو تم بھی انہی مقبول بندوں کی روش اختیار کرو۔ وہ روش یہی ہے نمازیں قائم کرنا، زکوٰۃ دیتے رہنا اور تمام شعب زندگی میں رسول کے احکام پر چلنا ۱۲۔

ف ۴ یہ نیک بندوں کے بالمقابل مردود و مغضوب لوگوں کا انجام بتلایا یعنی جب کہ نیکوں کو ملک کی حکومت اور زمین کی خلافت عطا کی جاتی ہے کافروں اور بدکاروں کی ساری مکاریاں اور تدبیریں شکست ہو جاتی ہیں اللہ کے ارادہ کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اگر تم خدائی میں ادھر ادھر بھاگے پھریں تب بھی وہ خدائی سزا سے اپنے کو نہیں بچا سکتے یقیناً انکو جہنم کے جیل خانہ میں جانا پڑے گا ۱۲۔

★ لے لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ - موصول اور صلہ یعنی الذین کفروا، نصب کے محل میں ہے کیونکہ لاتحسبن کا مفعول اول ہے اور معجزین دوسرا فی الارض ظرف ہے۔ معجزین کا۔ لے وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ۔ لبئس جواب ہے قسم مقدر کا اور مخصوص بالذم محذوف والتقدیر و باللہ لبئس المصیر ہی النار۔

لے ثَلٰثَ مَرّٰتٍ۔ مرات سے مراد ہے اوقات کیونکہ خدا نے اسکی تفسیر اوقات ہی کے ساتھ کی ہے۔ پھر اوقات کو مرات سے تعبیر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وجوب استیذان کا مدار ان ہی اوقات کے مقارن ہوا کرتا ہے۔ لے مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ۔ محلاً منصوب ہے کیونکہ بدل ہے ثلاث مرات سے اور ممکن ہے کہ رفع کے محل میں ہو وجہ یہ کہ مبتدا محذوف کی خبر ہے۔ ای احدہا من قبل الخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ

نماز فجر کے — اور جس وقت — اتار رکھتے ہو — کپڑے اپنے — دوپہر کو — اور — بعد

کرلیا کریں، نماز فجر سے پہلے اور دوپہر کے وقت جبکہ تم اپنے کپڑے اتار کر آرام کیا کرتے ہو اور عشاء کی نماز کے

صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۣ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ

نماز — عشاء کے — تین وقت — پردہ — ہیں واسطے تمہارے — نہیں — اوپر تمہارے — اور نہ — اوپر انکے — گناہ

بعد تمہارے لئے یہ تین وقت پردے کے ہیں ان اوقات کے سوا (انکے بے اجازت آنے جانے میں) نہ تمہیں کچھ گناہ

بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ

پیچھے — انکے — پھرنے والے ہیں — اوپر تمہارے — بعض تمہارے — اوپر — بعض کے — اسی طرح — بیان کرتا ہے — اللہ واسطے تمہارے

ہے نہ انکو۔ کہ تم (کام کاج کیلئے) ایک دوسرے کے پاس آیا جایا کرتے ہو اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنے احکام کھول کھول کر

الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ

نشانیاں — اور اللہ — جاننے والا — حکمت والا ہے — اور جس وقت کہ پہنچیں — لڑکے — تم میں سے — بلوغ کو

بیان کرتا ہے اور اللہ علم والا اور حکمت والا ہے اور جب تمہارے لڑکے سن بلوغ کو پہنچ جائیں

فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ

پس چاہیے کہ اذن مانگیں — جیسا — اذن مانگتے ہیں — وہ لوگ کہ — پہلے انکے تھے — اسی طرح — بیان کرتا ہے — اللہ واسطے تمہارے

تو چاہیے کہ وہ بھی اجازت طلب کیا کریں۔ جس طرح ان سے اگلے لوگ اجازت لیتے آئے ہیں۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیتیں صاف صاف

اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ

نشانیاں اپنی — اور اللہ — جاننے والا — حکمت والا ہے — اور بیٹھ رہنے والیاں — عورتوں میں سے — وہ جو — نہیں امید رکھتیں

کے ساتھ بیان کرتا ہے اور اللہ علم والا اور حکمت والا ہے اور بڑی بوڑھی عورتیں جنکو نکاح کی آرزو نہیں رہی اگر اپنے (غیر ضروری) کپڑے

نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ

نکاح کی — پس نہیں — اوپر انکے — گناہ — یہ کہ — اتار رکھیں وہ — کپڑے اپنے — نہ — ظاہر کرنے والیاں وقت

اتار کر بیٹھ رہیں تو انکو کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ اپنی زینت کے مقامات کو ظاہر نہ

بِزِيْنَةٍ ؕ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾ لَيْسَ عَلَى

ساتھ بناؤ کے — اور اگر — بچیں اس سے — بہتر ہے — واسطے انکے — اور اللہ — سننے والا جاننے والا ہے — نہیں — اوپر

کریں۔ اور اگر اس سے بھی بچیں تو انکے لئے بہت بہتر ہے اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے نہ اندھے کے لئے

الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا

اندھے کے — تنگی — اور نہ — اوپر — لنگڑے کے — تنگی — اور نہ — اوپر — بیمار کے — تنگی — اور نہ

کچھ مضائقہ ہے نہ لنگڑے کے لئے اور نہ بیمار کے لئے (کوئی مضائقہ کی بات ہے) نہ خود تمہارے لئے (کوئی رکاوٹ ہے)

عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ

اوپر — آپس تمہارے کے — یہ کہ کھاؤ تم — گھروں اپنوں سے — یا — گھروں — باپوں اپنی کے سے — یا — گھروں

کہ تم اپنے گھروں سے یا اپنے باپ دادا یا اپنی ماں کے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنے بھائیوں

اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ

ماؤں اپنی کی سے — یا — گھروں — بھائیوں اپنے کے سے — یا — گھروں — بہنوں اپنی کے سے — یا — گھروں — چچاؤں اپنے کے سے

کے گھروں سے یا بہنوں کے گھروں سے (ماحضر تناول کرو) یا اپنے چچاؤں کے

منزل ۴

حل لغات — لہ مِنَ الظَّهِيْرَةِ۔ ظہیرہ اس شدت حرارت کو کہتے ہیں جو ٹھیک دوپہر کے وقت ہوتی ہے اور من بیان ہے حین کا۔
لہ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ۔ ثلاث عورات خبر ہے مبتدا محذوف کی اور لکم ایک محذوف کے متعلق ہو کر ثلاث عورات کی صفت ای کائنۃ لکم۔ اور یہ جملہ مستانفہ ہے جو ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ ان تین وقتوں میں عموماً زائد کپڑے اتار دیئے جاتے ہیں یا سوتے جاگنے کا لباس تبدیل کیا جاتا ہے اور بیوی کے ساتھ مخالطت بھی بیشتر انہی اوقات میں ہوتی ہے کبھی فجر سے قبل یا دوپہر کے وقت آدمی غسل کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ کوئی مطلع نہ ہو اس لئے حکم دیا کہ ان تین وقتوں میں نابالغ لڑکوں اور لونڈی غلام کو بھی اجازت لیکر آنا چاہئے۔ باقی وقتوں میں انکو اجانب کی طرح اجازت طلب کرنے کی حاجت نہیں۔ الا یہ کہ کوئی شخص اپنی مصلحت سے دوسرے اوقات میں بھی استیذان کی پابندی عائد کر دے۔ اوقات مذکورہ بالا کو چھوڑ کر باقی جن اوقات میں عادۃً ایک دوسرے کے پاس بے روک ٹوک آتے جاتے ہیں۔ ان میں نابالغ لڑکوں یا لونڈی غلام کو ہر مرتبہ اجازت لینے کی ضرورت نہیں کیونکہ ایسا پابند کرنے میں بہت تنگی اور کاروبار کا تعطل ہے جو حق تعالیٰ کی حکمت کے خلاف ہے۔ ہاں جس وقت حد بلوغت کو پہنچ جائے پھر اس کا حکم ان ہی مردوں جیسا ہو گیا۔ جو اس سے پہلے بالغ ہو چکے ہیں۔ مسلمی کہتے ہیں یہ حکم تین وقتوں میں اجازت لیکر جانا یعنی عورتوں کے ساتھ خاص ہے اور مرد ہر وقت ہی اجازت لیا کریں رات میں اور دن میں۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں تم پر واجب ہے کہ ماؤں کے پاس بھی اجازت لیکر جاؤ حتی کہ باپ بھائی بہن سے بھی اجازت طلب کرو۔ حضرت حذیفہؓ سے کسی نے پوچھا کیا آدمی والدہ سے بھی اجازت طلب کرے۔ کہا ہاں اگر اجازت نہ لے گا تو دیکھ بیٹھیگا اس سے اس چیز کو جسکو برا جانے گا۔ فقط

ف۲ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں یعنی بوڑھی عورتیں گھر میں تھوڑے کپڑوں میں رہیں تو درست ہے اور پورا پردہ رکھیں تو اور بہتر ہے۔ تاہم گھر سے باہر نکلتے وقت بھی زائد کپڑے مثلاً برقعہ وغیرہ اتار دیں تو کچھ مضائقہ نہیں بشرطیکہ اس سے زینت کا اظہار نہ ہو جس کے چھپانے کا حکم آیت وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ الخ میں دیا جا چکا ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جوان عورتوں کے ستر کے متعلق قرآن کریم کا منشاء کیا ہے؟ ۱۲ موضح الفرقان خلاصہ ابن کثیر۔ موضح القرآن۔ ابو محمد عبد القہار مرتب حواشی غفرلہ ولوالدیہ الغفار۔ آمین

★ وجوب استیذان کی علت بیان کرنے کے لئے ہے عورات جمع ہے عورۃ کی اور عورۃ کے اصلی معنی ہیں خلل اسی سے ہے اعور الفارس، اور اعور المکان اور اعور جس کی آنکھ میں خرابی ہو۔ پھر عورۃ کا استعمال اس خلل میں زیادہ ہو گیا جو ایسی چیزوں میں واقع ہو جس کے حفظ کا اہتمام اور ستر کا اعتنا بہت کچھ ہوتا ہے۔

سے طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ طوافون سے وہ لوگ مراد ہیں جو گھروں میں کثرت سے آمد و رفت اور تردد کرتے ہیں یہ طواف سے لیا گیا ہے والمعنی یطوف بعضکم علی بعض بغیر اذن۔ ان سے مراد ہیں خدام بعضکم مبتداء اور علی بعض خبر۔

کلہ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ قواعد وہ عورتیں جو کبر سنی کی وجہ سے حیض اور جننے سے بیٹھ رہیں اور انہیں نکاح کی خواہش نہ رہے یہ جمع ہے قاعد کی بولا کرتے ہیں امراۃ قاعد اذا قعدت من الحیض اور جب مطلق قعود مراد ہوتا ہے تو امراۃ قاعدۃ بولا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُمْ

یا گھروں پھوپھیوں اپنی کے سے یا گھروں ماموؤں اپنے کے سے یا گھروں خالاؤں اپنی کے سے یا جنکے کہ مالک ہوئے

گھروں سے یا پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا

مَفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيقِكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ

جو کنجیوں انکی کے یا آشناؤں اپنے کے نہیں اوپر تمہارے گناہ یہ کہ کھاؤ اکٹھے یا

ان گھروں سے جن کی چابیاں تمہارے قبضے میں ہوں یا اپنے دوستوں کے گھروں سے (کھانا کھاؤ) تمہیں اس کا کوئی گناہ نہیں کہ تم سب مل کر کھاؤ

أَشْتَاتًا ۚ فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ

متفرق پس جس وقت کہ داخل ہو تم گھروں میں پس سلام بھیجو اوپر آپس اپنے کے دعاء مقرر کی ہوئی

ہو یا جدا جدا اور جب گھروں میں جاؤ تو اپنے لوگوں پر سلام کیا کرو یہ اللہ کی طرف سے مبارک اور پاک تحفہ ہے

عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ

نزدیک خدا کے سے برکت والی پاکیزہ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے نشانیاں تو کہ تم

اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم

تَعْقِلُونَ ﴿٦١﴾ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا

سمجھو وقف سوائے نہیں مسلمان وہ لوگ ہیں کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے اور جس وقت

سمجھو (سچے) مومن تو بس وہی لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے۔ اور جب

كَانُوا مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ ۚ إِنَّ

ہوں ساتھ اسکے اوپر کام جمع کرنیوالے کے نہ جاویں یہاں تک کہ اذن لے لیویں پیغمبر سے تحقیق

انکے پاس کسی ایسے موقعہ پر جمع ہوتے ہیں جو جمع ہونے کا ہے تو ان سے پوچھے بغیر نہیں جاتے (اے پیغمبر!)

الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

وہ لوگ کہ اذن مانگتے ہیں تجھ سے یہ لوگ وہی ہیں کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے

جو لوگ آپ سے اجازت طلب کر کے جاتے ہیں ۔ وہی لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں

فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَنْ لِمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَ

پس جس وقت کہ اذن مانگیں تجھ سے واسطے بعض کام اپنے کے پس حکم دے واسطے اس شخص کے کہ چاہے تو انمیں سے اور

سو جب وہ اپنے کسی کام کیلئے آپ سے اجازت طلب کریں تو ان میں سے جسے آپ چاہیں اجازت دیدیں اور

اسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٦٢﴾ لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ

بخشش مانگ واسطے انکے اللہ سے تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے وقف مت کرو تم پکارنا

اللہ سے انکے لئے مغفرت کی دعا کیجئے بیشک اللہ بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے تم رسول کو بلانا یوں نہ سمجھو

الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۚ قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ

پیغمبر کا درمیان اپنے جیسا پکارنا بعض تمہارے کا بعضوں کو تحقیق جانتا ہے اللہ ان لوگوں کو

جس طرح تم اپنے میں سے کسی کو بلاتے ہو یقیناً اللہ ان لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں

يَتَسَلَّلُونَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ

چھپ کر نکل جاتے ہیں تم میں سے نظر بچا کر پس چاہیئے کہ ڈریں وہ لوگ کہ جو مخالفت کرتے ہیں حکم اسکے سے

سے آنکھ بچا کر کھسک جاتے ہیں۔ تو وہ لوگ جو اسکے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے

حل لغات ١ او صدیقکم. صدیق دوست اور اسکا استعمال واحد اور جمع دونوں میں یکساں ہوتا ہے۔ اور یہی حال ہو خلیط اور قطین اور عدو کا یہاں جمع مراد ہے۔ والمعنی او بیوت اصدقائکم ٢ جمیعًا او اشتاتًا۔ جمیعًا حال ہو فاعل تاکلوا سے اور اشتاتًا کا عطف ہو جمیعًا پر۔ اشتات جمع ہے شت کی جو شتت اگر مصدر ہے تو اسکا حمل مبالغۃً ہے اور اسم ہے۔ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی جو کام تکلیف کے ہیں وہ انکو معاف ہیں مثلاً جہاد و حج جمعہ اور جماعت اور ایسی چیزیں (موضح) اس آیت میں بتایا کہ اندھے لنگڑے اور بیمار کو کوئی گناہ نہیں بوجہ انکے ضعف و ناتوانی کے۔ سعید بن جبیرؒ و مقسمؒ نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ ان معذور و محتاج لوگوں کو تندرستوں کے ساتھ کھانے میں کچھ حرج نہیں ہو جاہلیت میں اس قسم کے محتاج و معذور آدمی اغنیاء و تندرستوں کے ساتھ کھانے سے رکتے تھے۔ انہیں خیال گذرتا تھا کہ شاید لوگوں کو ہمارے ساتھ کھانے سے نفرت ہو۔ یا یہ مقصد کہ لوگ انکے ساتھ کھانے کو گناہ خیال کرتے کہ شاید اصول عدل و مساوات قائم نہ رہ سکے۔ اندھے کو سب کھانے نظر نہیں آتے۔ لنگڑا ممکن ہے دیر میں پہنچے اور مناسب نشست سے نہ بیٹھ سکے۔ بیمار کا تو پوچھنا ہی کیا ہے تب یہ آیت اتری۔ ان تمام خیالات کی اصلاح آیت ہذا میں کردی گئی۔ پھر اللہ نے دو باتوں میں رخصت دی۔ خواہ جدا جدا کھاؤ یا مل کر جماعتی حیثیت سے اگرچہ جماعت کے ساتھ مل کر کھانے میں زیادہ فضیلت اور برکت ہے۔ ایک شخص نے کہا حضورؐ! ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے۔ آپؐ نے فرمایا شاید تم جدا جدا کھاتے ہو۔ مل کر کھایا کرو۔ اور اللہ کا نام لیکر یعنی بسم اللہ پڑھ کر کھایا کرو برکت ہوگی (احمد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مل کر کھاؤ اور جدا جدا نہ کھاؤ کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔ (ابن ماجہ) یہ امر استحباب پر اور نہی تنزیہ پر محمول ہے یعنی جدا جدا کھانا جائز اور مل کر جماعت سے کھانا افضل باعث برکت نیز فرمایا جب بھی گھر میں آؤ تو سلام کہہ کر آؤ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ہے۔ يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ تَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ (ترمذی باب التسلیم علی الاہل) یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لڑکے تو جب اپنے گھر میں جایا کرے تو گھر والوں کو السلام علیکم کہا کر تجھ پر اور گھر والوں پر برکت ہوگی۔ ایک روایت میں ہے کہ مجھے آپ نے پانچ باتوں کی وصیت فرمائی کہ اے انسؓ! وضو کامل کرو تمہاری عمر بڑھے گی۔ جو میرا امتی ہے اسکو سلام کرو، نیکیاں بڑھیں گی۔ گھر میں سلام کرکے جایا کرو گھر کی خیریت بڑھے گی۔ ضحیٰ کی نماز پڑھتے رہو تم سے اگلے لوگ جو خدا والے تھے انکا یہی طریقہ تھا۔ اے انسؓ! چھوٹوں پر رحم کرو بڑوں کی عزت و توقیر کرو تو قیامت کے دن میرا ساتھ نصیب ہوگا (ابن کثیر) سلام کے علاوہ بڑے چھوٹوں کے لئے جو رسمی الفاظ مروج ہیں وہ اسلامی تعلیم کے خلاف ہیں حسنؒ و نخعیؒ و قتادہؒ و مجاہدؒ نے کہا جس وقت تو مسجد میں داخل ہو اور وہاں کوئی نہ ہو تو اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ کہو۔ اور جب گھر میں داخل ہو جس میں کوئی نہیں تو اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِيْنَ کہو۔ ہم کو حدیث کی گئی ہے کہ فرشتے اسکا جواب دیتے ہیں ۱۲ ترجمان وغیرہ

ف۲ اوپر کی آیتوں میں آنے کے وقت استیذان (اجازت طلب کرنے) کا ذکر تھا۔ یہاں جانے کے وقت استیذان کی ضرورت بتلائی ہے یعنی پورے ایمان والے وہ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر حاضر ہوتے ہیں اور جب کسی اجتماعی کام میں شریک ہوں مثلاً جمعہ عیدین جہاد اور مجلس مشاورت وغیرہ میں تو بدوں اجازت کے اٹھ کر نہیں جاتے یہی لوگ ہیں جو کامل اور صحیح معنی میں اللہ و رسول کو مانتے ہیں۔ منافق کی عادت تسلل و فرار ہے وہ بلا اذن کھسک جاتا ہے۔ مفسرین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جمعے کے دن منبر پر ہوتے اور کوئی کسی حاجت یا عذر کی وجہ سے جانا چاہتا تو آپ کے سامنے کھڑا ہو کر اجازت مانگتا پھر آپ اذن دیتے۔ مجاہد نے کہا کہ اذن امام کا جمعے کے دن یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کردے۔ زجاجؒ نے کہا ایمان والے جب امام کے پاس جمع ہوں تو چاہئے کہ اسکی مخالفت نہ کریں اور بغیر اذن واپس نہ لوٹیں۔ دیگر علماء نے بھی اسی طرح کہا ہے ۱۲۔ ترجمان

★ تو صفت واقع ہوا ہے۔ والمعنی لیس علیکم جناح ان تاکلوا مجتمعین او متفرقین۔ ۲؎ تحیۃ یعنی عند اللہ تحیۃ مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا ای تحیوا تحیۃ من عند اللہ۔

۳؎ عَلٰی اَمْرٍ جَامِعٍ۔ امر جامع سے مراد وہ امر جو موجب اجتماع ہو جیسے جمعہ عید وغیرہ یا جہاں خطبہ پڑھا جائے ۴؎ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ۔ دعاء مصدر ہے مضاف فاعل کی طرف یعنی جب پیغمبر صاحب تمہیں بلائیں تو انکے بلانے کو ویسا بلانا نہ سمجھو جیسا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔

۵؎ یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْکُمْ لِوَاذًا۔ تسلل کہتے ہیں جماعت میں سے تدریجاً اور خفیۃً نکلنے کو، والمعنی یعلم اللہ الذین یخرجون من الجماعۃ قلیلا قلیلا علی خفیۃ۔ لواذًا مصدر ہے باب مفاعلہ کا اسکے معنی ہیں کسی کی آڑ میں ہو کر نکل جانا اور یہ ضمیر یتسللون سے حال ہے۔ یا فعل مقدر کا مفعول مطلق۔ ای ملاذین یا یلوذون لواذا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۶۳﴾ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي

اس سے کہ پہنچ جاوے انکو فتنہ یا پہنچ جاوے انکو عذاب درد دینے والا خبردار بے تحقیق واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ

ڈرنا چاہئے ۔ کہ انپر کوئی مصیبت آ نازل ہو یا انپر دردناک عذاب آجائے خبردار ۔ زمین اور آسمان کی

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ

آسمانوں اور زمین کے ہے تحقیق جانتا ہے وہ جس چیز پر ہو تم اور اس دن کہ جسدن کہ پھیرے جاویں گے

تمام کائنات صرف اللہ کیلئے ہے وہ خوب جانتا ہے کہ تمہاری روش کیا ہے اور جسدن لوٹ کر اس کے

إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۶۴﴾

ع ۹ ۱۵

طرف اسکے پس خبر دیگا انکو ساتھ اس چیز کے کیا ہے اور اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے

پاس جاؤ گے وہ تمہیں بتائے گا کہ تم کیا کیا کرتے تھے اور اللہ کو ہر بات کا علم ہے

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعٌ وَسَبْعُونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ

سورہ فرقان مکی ہے اور وہ سستر آیتیں اور چھ رکوع ہیں

سورۃ الفرقان مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں سستر آیتیں ہیں اور چھ رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع (کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

تَبٰرَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعٰلَمِينَ نَذِيرًا ﴿۱﴾

بہت برکت والا ہے جس نے اتارا قرآن اوپر بندے اپنے کے تاکہ ہووے واسطے عالموں کے ڈرانے والا

بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر حق و باطل میں تمیز کرنے والا قرآن بھیجا تاکہ تمام کائنات انسان کو وہ

الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ

وہ جو واسطے اسکے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور نہ پکڑی اولاد اور نہیں ہے واسطے اسکے

آگاہ کرے ۔ وہ وہ ہے جو تمام آسمانوں کا اور زمین کا بادشاہ ہے ۔ اسکے اولاد نہیں اور نہ اسکی بادشاہی میں کوئی

شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا ﴿۲﴾ وَاتَّخَذُوا

شریک بیچ بادشاہی کے اور پیدا کیا ہر چیز کو پس اندازہ کیا اسکو اندازہ کرنا اور پکڑے انہوں نے

اس کا شریک ہے اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور پھر اس کا اندازہ مقرر کیا اور لوگوں نے

مِنْ دُونِهِ آلِهَةً لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا يَمْلِكُونَ

سوا اسکے معبود کہ نہیں پیدا کرتے کچھ اور وہ پیدا کئے جاتے ہیں اور نہیں مالک ہیں

اس کے علاوہ اور معبود بنا رکھے ہیں جو کوئی چیز بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود مخلوق ہیں اور اپنے آپ کو

لِأَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا وَلَا حَيٰوةً وَلَا نُشُورًا ﴿۳﴾

واسطے جانوں اپنی کے ضرر اور نہ نفع کے اور نہ اختیار میں رکھتے ہیں موت کو اور نہ زندگی کو اور نہ پھر اٹھنے کو ق

بھی نہ نقصان سے بچا سکتے ہیں نہ نفع پہنچا سکتے ہیں نہ انکے قبضے موت اور زندگی ہے اور نہ مر کر اٹھ کھڑا ہونا

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هٰذَا إِلَّا إِفْكٌ افْتَرٰىهُ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ

اور کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے نہیں ہے مگر طوفان کہ باندھ لیا ہے اسکو اور مدد کی ہے اسکی اوپر اسکے

اور کافر کہتے ہیں کہ یہ تو محض بہتان ہے جو اس نے خود تراش ہے اور لوگوں نے اسمیں اس کی مدد کی ہے

حل لغات:۔
۱؎ تبارک بروزن تفاعل کے مشتق ہے برکت سے اور برکت کہتے ہیں کثرت خیر اور زیادۃ خیر کو۔
۲؎ وخلق کل شیئ فقدرہ تقدیرا۔ خلق معنے ہیں احداث کے اور احداث کل موجود من الموجودات اور قدر کے معنے ہیں ہیئاۃ ای ہیاۃ لما اراد بہ۔
۳؎ الا افک افترٰہ افک جھوٹ اور افترار کہتے ہیں جی سے بات بنا لینے کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ مطلب یہ کہ رسول کے بلانے کو آپس کے ایک دوسرے کو بلانے کی طرح نہ سمجھو آپ کا بلانا اور دن کی طرح نہیں کہ چاہے اس پر لبیک کہے یا نہ کہے خبردار کبھی ہمارے نبی کو تکلیف نہ دینا کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کے منہ سے کوئی کلمہ نکل جائے تو تم تہس نہس ہو جاؤ۔ شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں حضرت کے بلانے سے فرض ہوتا تھا حاضر ہونا جس کام کو بلاویں پھر بھی کر وہاں سے بے حکم چلے نہ جاویں اب بھی یہی چاہئے اپنے سرداروں سے کرنا ۱۲ اس مضمون کی آیتیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کی تاکید ہے سورۂ نساء رکوع ۶ و ۹ و ۲۳ ، سورۂ مزمل رکوع ۱ وغیرہ میں بھی ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُ مَآ بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْمًا فَقَالَ یَا قَوْمِ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنَیَّ وَاِنِّیْ اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ فَالنَّجَآءَ النَّجَآءَ فَاَطَاعَہٗ طَآئِفَۃٌ مِّنْ قَوْمِہٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مَہْلِہِمْ فَنَجَوْا وَکَذَّبَتْ طَآئِفَۃٌ مِّنْہُمْ فَاَصْبَحُوْا مَکَانَہُمْ فَصَبَّحَہُمُ الْجَیْشُ فَاَہْلَکَہُمْ وَاجْتَاحَہُمْ فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِہٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَکَذَّبَ مَا جِئْتُ بِہٖ مِنَ الْحَقِّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۰) یعنی میری اور تمہاری ایسی مثال ہے جیسے کوئی شخص اپنی قوم کے پاس آکر کہے اے قوم! میں نے تمہارے دشمن کے لشکر کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے پس تم جلد اپنے بچاؤ کا فکر کر لو۔ پھر قوم کے لوگوں میں سے کچھ لوگوں نے اس شخص کا کہنا مانا اور جلد پناہ کی جگہ میں چلے گئے پس دشمن سے بچ گئے اور کچھ لوگوں نے اس شخص کے کہنے پر خیال نہ کیا پس ان پر دشمن نے حملہ کر کے تباہ کر دیا۔ فرمایا ایسی مثال ان لوگوں کی ہے جنہوں نے میرا حکم مانا اور میری شریعت پر چلے اور جنہوں نے میرا کہنا نہ مانا اور میری شریعت پر نہ چلے۔ اب انکو ڈرنا چاہئے کہ کہیں خدا کا عذاب انکو تباہ نہ کر دے۔ بس فرمایا ایسے علیم الکل مالک الکل کی سزا سے مجرم کس طرح اپنے کو بچا سکتا ہے۔ الحمد للہ تم سورۂ نور ۱۲۔

ف۲ فرقان: فیصلہ کی کتاب قرآن کریم کو فرمایا جو حق و باطل کا آخری فیصلہ اور حرام و حلال کو کھلے طور پر ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے۔ یہی کتاب ہے جس نے اپنے اتارنے والے کی عظمت شان علو صفات اور اعلیٰ درجہ کی حکمت و دانت کو انتہائی شکل میں پیش کیا اور تمام جہان کی ہدایت و اصلاح کا تکفل اور انکو خیر کثیر اور غیر منقطع برکت عطا کرنے کا سامان بہم پہنچایا۔ اور اسکو اتارا اپنے اس کامل و اکمل بندہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کا ممتاز لقب ہی کمال عبودیت کی وجہ سے "عبد اللہ" ہو گیا۔ یہ وصف سب سے اعلیٰ وصف ہے اسی لئے بڑی بڑی نعمتوں کے بیان کے موقعہ پر آپ کا یہی وصف بیان فرمایا ہے جیسے معراج کے موقعہ پر سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ اور خاص عبادت نماز کے موقعہ پر وَاَنَّہٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰہِ صلوات اللہ وسلامہ۔ عالمین سے مراد جن وانس ہیں کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پہلے نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے اور مجھ کو اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت دی جو کسی نبی کو نہیں ملی کہ مجھے سب لوگوں اہل عرب اور عجم کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے قیامت تک ۱۲۔

ف۳ شرک کا رد اور توحید کا بیان ۳۴ و ۲۵ و ۲۵۱ وغیرہ میں ہے۔

ابو محمد عبد الجبار مرتب حواشی غفر لہ ولوالدیہ۔ آمین

www.KitaboSunnat.com

قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ④ وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ

قوم اور نے پس تحقیق لائے ظلم اور جھوٹ قطـا اور کہا انہوں نے یہ کہانیاں ہیں

بیشک یہ لوگ ظلم اور جھوٹ کے مرتکب ہوتے ہیں اور انہوں نے کہا یہ اگلے لوگوں کے

الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ⑤ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ

پہلوں کی کہ لکھ لیا ہے اس کو پس وہی پڑھی جاتی ہیں اوپر اس کے صبح اور شام قف کہہ اتارا ہے اس کو اس شخص نے کہ

قصے اور کہانیاں ہیں جو اس نے لکھ لئے ہیں۔ اور جو اسے صبح و شام پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں کہہ دیجئے کہ اس قرآن کو اس نے نازل

يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ⑥ وَقَالُوْا

جانتا ہے بھید کو بیچ آسمانوں کے اور زمین کے تحقیق وہ ہے بخشنے والا مہربان قف اور کہا انہوں نے

کیا ہے جو آسمانوں کے اور زمین کے تمام بھیدوں سے واقف ہے بیشک وہ غفور اور رحیم ہے اور انہوں نے کہا

مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ

کیا ہے اس پیغمبر کو کھاتا ہے کھانا اور چلتا ہے بیچ بازاروں کے کیوں نہ اتارا گیا

کہ یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے اس پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا

اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ⑦ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ

طرف اس کے فرشتہ پس ہوتا ساتھ اس کے ڈرانے والا یا ڈالا جاوے طرف اس کے گنج (خزانہ) یا ہووے واسطے اس کے

کہ اس کے ساتھ رہتا آگاہ کرنے کو یا اس کی طرف کوئی خزانہ آ پڑتا یا اس کے پاس کوئی باغ

جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا

باغ کہ کھاوے اس میں سے اور کہا ظالموں نے نہیں پیروی کرتے تم مگر ایک مرد

ہوتا جس سے وہ کھایا کرتا اور ظالموں نے کہا کہ تم ایسے آدمی کی پیروی کرتے ہو جس پر کسی نے جادو

مَّسْحُوْرًا ⑧ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

جادو کئے گئے کی دیکھ کیونکر بیان کیں انہوں نے واسطے تیرے مثالیں پس گمراہ ہوئے پس نہیں پا سکتے

کر دیا ہے دیکھئے تو سہی آپ کی نسبت کیسی کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں (سو) یہ گمراہ ہو چکے ہیں لہٰذا راہ

سَبِيْلًا ⑨ تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ

راہ قف بہت برکت والا ہے وہ شخص کہ اگر چاہے کرے واسطے تیرے بہتر اس سے

نہیں پا سکتے بابرکت ہے وہ جو اگر چاہے تو ان سے کہیں اچھے باغات جن کے نیچے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ⑩ بَلْ كَذَّبُوْا

باغ کہ چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں اور کرے واسطے تیرے محل وقف بلکہ جھٹلاتے

نہریں رواں ہوں آپ کے لئے مہیا کر دے اور آپ کو (شاندار) محلات عطا کرے بات یہ ہے کہ

بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ⑪ اِذَا رَاَتْهُمْ

ہیں قیامت کو اور تیار کیا ہم نے واسطے اس شخص کے کہ جھٹلاتا ہے قیامت کو دوزخ وقف جب دیکھے گی ان کو

یہ قیامت کے منکر ہیں اور جو کوئی قیامت کا انکار کرے ہم نے اس کے لئے دوزخ کی آتش سوزاں تیار کر رکھی ہے دوزخ جب ان کو

مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ⑫ وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا

مکان دور سے سنیں گے واسطے اس کے غصہ کھانا اور چلانا وقف اور جب ڈالے جاویں گے اس میں سے

دور سے دیکھے گی تو یہ لوگ اس کی غضب سے بھری آواز کو اور چیخنے چلانے کو سن لیں گے اور جب انکو اس کے کسی تنگ مقام

حل لغات:۔ لہ فقد جاءو ظلما وزورا. ظلما منصوب ہے جاء و کی وجہ سے کیونکہ جاء اور اتی دونوں ایک معنے میں مستعمل ہوتے ہیں۔ اور دونوں کبھی بواسطہ اور کبھی بلاواسطہ متعدی ہوتے ہیں یا یوں کہو کہ نزع خافض کی وجہ سے منصوب ہے ای جاؤا بالظلم وزورا معطوف ہے ظلما پر اور زور کہتے ہیں سخت جھوٹ کو ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ اللہ تعالیٰ نے کافروں کی کم عقلی بیان فرمائی کروہ قرآن مجید کی بابت کہتے ہیں کہ کچھ نہیں مگر محمدؐ نے جھوٹ باندھ لیا ہے اور اسکے جمع کرنے پر اور لوگوں سے اسں نے مدد لی۔ اللہ تعالیٰ نے اس سب کو ظلم فرمایا اس لئے کہ انہوں نے امر ناشائستہ کو اس شخص کی طرف منسوب کیا جو اس سے پاک اور منزہ ہے تو انہوں نے ایک چیز کو غیر محل میں رکھا اور یہی معنی ہیں ظلم کے ۱۲۔ فتح

ف۲ یعنی وہ کہتے ہیں کہ نقلیں ہیں پہلوں کی جن کو اسنے لکھوا لیا ہے تو وہی پہلوں کی باتیں اور کہانیاں اس پر صبح و شام پڑھی جاتی ہیں اور اس کلام کے بطلان کو ہر ایک جانتا ہے کیونکہ تواتر کے ساتھ معلوم ہو چکا ہے (ابن کثیر) شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں اول نماز کا وقت مقرر تھا صبح و شام مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوتے جو نیا قرآن اترتا انکو بیٹھے یاد کرنے کو، اسکو کافر یوں کہنے لگے ۱۲۔ موضح القرآن

ف۳ یعنی قرآن پاک جو اولین و آخرین کی خبروں پر شامل ہے سچے طور پر اسکو اس ذات پاک نے اتارا ہے جو آسمان و زمین کی چھپی چیزوں سے واقف ہے۔ سرائر کو اس کا علم ویسا ہی محیط ہے جیسے ظواہر کو۔ وہ غفور رحیم ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے انکو بلایا ہے توبہ اور انابت کی طرف اور انکو خبر دی ہے کہ میری رحمت وسیع ہے، جو شخص پھر آوے میرے پاس میں اسپر پھر آتا ہوں رحمت کے ساتھ۔ موضح میں ہے یعنی اپنی بخشش اور مہربانی سے یہ اتارا ۱۲۔

ف۴ ان آیات میں کفار کی حماقت و جہالت بیان ہورہی ہے کہ آپؐ کی رسالت کے انکار کی وجہ یہ بتلاتے کہ آپ کھاتے پیتے کیوں ہیں، بازار میں خرید و فروخت کیلئے آتے جاتے کیوں ہیں، انکے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتار دیا گیا جو انکے دعوے کی تصدیق کرتا یا انکے ساتھ مال و خزانہ باغ و باغیچے کیوں نہیں جس سے یہ خود بھی آرام کرتے اور دوسرے بھی اور اپنے کھانے پینے سے بے فکر ہو جاتے۔ جب یہ کوئی چیز انکے پاس نہیں تو ہم کیونکر ان کی پیغمبری باور کریں اور سچا جانیں۔ فرعون نے بھی موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں یہی کہا تھا کہ سونے کے کنگن کیوں نہیں۔ فرشتے کیوں نہیں اتارے گئے۔ چونکہ ان تمام کفار کے دل یکساں ہیں۔ یہ ظالم مسلمانوں کو بھی بہکاتے تھے کہ تم ایسے شخص کے پیچھے لگے ہو جس پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔ کبھی آپ کو شاعر، کبھی ساحر، کبھی مجنون کہتے حالانکہ یہ سب باتیں محض غلط ہیں کیونکہ ان میں تضاد ہے ۱۲۔

ف۵ اللہ کے ہاں کچھ کمی نہیں سب کچھ آخرت میں دیگا یہاں حکمت الٰہی مقتضی نہیں ۱۲۔

ف۶ یہ معاندین صرف شرارت کی بنا پر اس قسم کی شرطیں لگاتے ہیں قبول حق کے لئے بلکہ قیامت حشر نشر کے منکر تھے اس لئے جو منہ میں آتا بک دیتے، اللہ و رسول کی بے ادبی کرتے سچ ہے اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ بے حیا باش ہرچہ خواہی کن ۱۲

ف۷ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میرے ذمہ وہ بات لگا دے جو میں نے نہیں کہی یا اپنے آپ کو منسوب کرے ماں باپ کے سوا کسی اور کی طرف یا اپنے کو کسی اور کا غلام بتائے تو اسکو چاہئے اپنا ٹھکانا دوزخ کی دو آنکھوں کے درمیان بنالے۔ کہا گیا ہے کہ دوزخ کی بھی آنکھیں ہیں آپؐ نے فرمایا تم نے اللہ کا فرمان نہیں سنا کہ جب دوزخ دیکھے گی کافروں کو دور جگہ سے تو جوش میں بھر جائے گی اور اس کی غضبناک آوازوں سے بڑے بڑے دلیروں کے پتے پانی ہو جائیں گے۔ ترمذی صفۃ النار میں ہے یَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لَہٗ عَیْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ یَّنْطِقُ یَقُوْلُ اِنِّیْ وُکِّلْتُ بِثَلَاثٍ بِکُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَّبِکُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِیْنَ۔ دوزخ کا بیان صفحہ ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۳۲۶ و ۳۰۶ ہے۔ میں بھی ہوا ہے۔ سدیؒ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ سات سو سال کی مسافت سے دوزخ مجرموں کو دیکھے گی۔

★ لہ وَقَالُوْٓا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ اکْتَتَبَھَا فَھِیَ تُمْلٰی ۔ اساطیر جمع ہے اسطار یا اسطرۃ کی اور اسطورۃ اس خرافات کو کہتے ہیں جسے متقدمین نے لوگوں کے دل بہلانے کے لئے گھڑ دیا ہو جیسے رستم و اسفندیار کے قصے۔ اکتتبھا معنی میں ہے کتبھا کے ای کتبھا لنفسہ یا معنے میں ہے استکتبھا کے کیونکہ پیغمبر صاحب امی محض تھے۔ تملے معنی میں ہے تلقی کے ملہ وَقَالُوْا مَالِ ھٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْکُلُ الخ ما استفہامیہ مبتدا اور بہذا الرسول خبر یاکل الطعام۔ الرسول سے حال۔ ملہ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ بدل ہے خیرا سے ملہ وَیَجْعَلْ لَّکَ قُصُوْرًا۔ یجعل کا عطف ہے محل جزا پر اور وہ جَعَلَ ہے والمعنی ان شاء جعل لک خیرا و یجعل لک قصورا۔ بعض قاریوںؒ نے یجعل رفع سے بھی پڑھا ہے کیونکہ جب شرط ماضی ہوتی ہے تو اسکی جزا میں رفع اور جزم دونوں جائز ہوتے ہیں۔ قصور جمع قصر کی اور قصر کہتے ہیں مسکن رفیع کو ملہ بِالسَّاعَةِ سَعِیْرًا۔ سعیر کہتے ہیں شدید آگ کو یا دوزخ کا نام ہے۔ ملہ اِذَا رَاَتْھُمْ مِّنْ مَّکَانٍۢ بَعِیْدٍ سَمِعُوْا لَھَا تَغَیُّظًا وَّزَفِیْرًا۔ اذا راتہم صفت ہے سعیرا کی۔ تغیظ کہتے ہیں شدۃ غضب کی آواز کو اور زفیر اس آواز کو کہتے ہیں جو پیٹ کے اندر سے سنی جاتی ہے دوزخ کے جوش و خروش کی آواز شدید الغضب آدمی کی آواز سے تشبیہ دی گئی ہے ملہ وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْھَا مَکَانًا ضَیِّقًا۔ مکانا بنا بر ظرفیہ کے منصوب ہے اور منہا حال ہے مکانا سے۔ ضیقا صفت ہے مکانا کی ضیّق بالتشدید اور ضیق بالتخفیف دونوں کے معنے ہیں تنگ اور ان دونوں میں فرق کئی جگہ تفصیلاً مذکور ہو چکا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿۱۳﴾ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ
مکان تنگ میں جکڑے ہوئے پکاریں گے اس جگہ ہلاکت کو - بہت پکارو آج
میں ہاتھ پاؤں جکڑ کر ڈال دیا جائیگا تو وہاں موت کو پکاریں گے آج ایک ہی موت کو نہ پکارو

ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۴﴾ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ
ہلاکت ایک کو اور پکارو ہلاکت بہت کو قل کہو کیا یہ بہتر ہے یا بہشت ہمیشہ رہنے کی
بہت سی موتوں کو پکارو پوچھو کہ کیا یہ چیز اچھی ہے یا ہمیشگی کی جنت جس کا

الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۚ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ﴿۱۵﴾ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ
کہ وعدہ دیئے گئے ہیں پرہیزگار ہے واسطے انکے بدلہ اور جگہ پھر جانیکی ف واسطے انکے بیچ اسکے جو کچھ چاہیں
پرہیزگاروں سے وعدہ ہے یہ انکا بدلہ اور رہنے کی جگہ ہوگی جو چاہیں گے وہاں انکو ملیگا

خٰلِدِيْنَ ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُوْلًا ﴿۱۶﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ
ہمیشہ رہنے والے ہیں ہے اوپر پروردگار تیرے کے وعدہ سوال کیا گیا اور جس دن اکٹھا کریگا انکو اور اس چیز کو کہ عبادت کرتے ہیں
وہ (وہاں) ہمیشہ رہیں گے یہ آپ کے رب نے اپنے اوپر یہ وعدہ لازم قرار دیا ہے اور وہ اس ملاقات کو اس سے مانگتے ہیں۔ اور جب وہ انکو اور جنکی انکے سوا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ
سوائے خدا کے پس کہے گا کیا تم نے گمراہ کیا بندوں میروں کو ان کو یا وہی
یہ عبادت کرتے تھے جمع کریگا تو ان سے پوچھے گا۔ کہ کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ خود رستے

ضَلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۱۷﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ
بہک گئے راہ سے کہیں گے پاکی ہے تجھ کو نہیں تھا لائق ہم کو یہ کہ پکڑیں ہم
سے بھٹک گئے تھے وہ کہیں گے سبحان اللہ اس بات کا ہمیں حق نہ تھا۔ کہ تجھے چھوڑ کر ہم اور

دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَ
سوائے تیرے کارساز ولیکن فائدہ دیا تو نے انکو اور باپوں انکے کو یہانتک کہ بھول گئے یاد تیری اور
مددگار بناتے لیکن (حقیقت یہ ہے کہ) تو نے انکو اور انکے بڑوں کو آسودگی عطا کی۔ یہانتک کہ وہ تیری

كَانُوْا قَوْمًا بُوْرًا ﴿۱۸﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا
ہوئے قوم ہلاک ہونے والی پس تحقیق جھٹلایا تم کو ساتھ اس چیز کے کہ کہتے تھے تم پس نہیں کر سکتے تم عذاب کو پھیر دینا
یاد کو بھول گئے اور یہ ہلاک ہونے والی قوم تھی۔ (مشرکوں کو حکم ہوگا کہ) تمہارے معبودوں نے تمہاری بات کی تردید کر دی جو تم بیان کرتے تھے۔ سو اب تم عذاب کو ٹال سکتے ہو

وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿۱۹﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا
اور نہ مدد دینا اور جو کوئی ظلم کریگا تم میں سے چکھاویں گے ہم اسکو عذاب بڑا ف اور نہیں بھیجے ہم نے
نہ کہیں سے مدد حاصل کر سکتے ہو اور جو شخص تم میں سے ظلم کرے گا ہم اسے بہت بڑی سزا کا مزہ چکھائیں گے اور ہم نے آپ سے پہلے

قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي
پہلے تجھ سے پیغمبر سب مگر تحقیق وہ البتہ کھاتے تھے کھانا اور چلتے تھے بیچ
جتنے رسول بھیجے تھے۔ وہ بھی کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔ اور ہم نے تم کو ایک دوسرے

الْاَسْوَاقِ ۗ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۗ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿۲۰﴾ ع
بازاروں کے اور کیا ہم نے بعضوں تمہاروں کو واسطے بعضوں کے آزمائش آیا صبر کرتے ہو تم اور ہے رب تیرا دیکھنے والا ف
کے لئے آزمائش بنایا ہے (تاکہ دیکھیں) کہ تم صبر کرو گے (یا نہیں) اور آپکا رب سب کچھ دیکھنے والا ہے

ع ۲ / ۱۴

حل لغات

۱؎ مُقَرَّنِيْنَ
دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا۔ مقرنین حال ہے مفعول القوا سے ای اذا القوا منہا مکانا ضیقا حال کونہم مقرنین تقرین کہتے ہیں دو چیزوں کو ایک زنجیر میں جکڑ دینا یعنی کفار شیاطین کے ساتھ ایک زنجیر میں کس دیئے جائیں گے ثبور کہتے ہیں ہلاکت کو اور دوزخیوں کی پکار ہوگی واثبوراہ۔

۲؎ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ
جنت کی اضافت الخلد کی طرف مدح کے لئے ہے یا جنات سے دنیا سے ممتاز کرنے کے لئے۔

۳؎ قَوْمًا بُوْرًا۔ بورا صفت ہے قوما کی بور مصدر ہے معنے میں فاعل کے ای قوما ہالکین۔ اور اسی وجہ سے وہ صفت ہے قوما کی۔ کیونکہ مصدر میں واحد اور جمع دونوں معنے ہوتے ہیں یا بوئر کی جمع ہے بائر کی جسطرح عوذ۔ عائذ کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی دوزخ میں ہر مجرم کے لئے خاص جگہ ہوگی جہاں سے ہل نہ سکے گا اور ایک نوعیت کے کئی کئی مجرم ایک ساتھ زنجیروں میں جکڑے ہوں گے۔ اس وقت مصیبت سے گھبرا کر موت کو پکاریں گے کہ کاش موت آکر ہماری ان دردناک مصائب کا خاتمہ کردے موضح میں ہے یعنی ایک بار مریں تو چھوٹ جائیں۔ دن میں ہزار بار مرنے سے بدتر حال ہوتا ہے ۱۲۔

ف۲ یعنی مکذبین کا انجام سن لیا اب خود فیصلہ کرلو کہ یہ پسند ہے یا وہ جسکا وعدہ مؤمنین متقین سے کیا گیا ۱۲۔ **ف۳** یعنی وہ انبیاء اور اولیاء جن کو وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا پکارا کرتے ہیں اور ان کے نام پہ نذرونیاز دیا کرتے ہیں: اٹھتے بیٹھتے انکا نام لیتے ہیں، قیامت کے دن وہ یہ جواب دیں گے سُبْحٰنَکَ الآیۃ یعنی مخلوق کو کہاں لائق ہے کہ کسی اور معبود کو مشکل کشا فریادرس کارساز ٹھیرالیں۔ نہ ہمکو لائق ہے اور نہ انکو سزاوار ہے۔ ہم نے تو انکو اس ضلالت کی طرف نہیں بلایا بلکہ انہوں نے یہ کام اپنی طرف سے کیا ہماری رضا کے سوا ہم انسے اور انکی عبادت سے بیزار ہیں اور دوسری آیت پاک میں فرمایا کہ وہ معبودان مشرکوں کے دشمن بن جاویں گے وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ کَانُوْا لَھُمْ اَعْدَآءً وَّ کَانُوْا بِعِبَادَتِھِمْ کٰفِرِیْنَ o پھر وہ معبود کہیں گے نہیں بہکایا ہم نے انکو اے مالک ولیکن تو نے انکو اور انکے باپ دادوں کو نعمتیں دیں اور انکا رزق فراخ کیا اور انکی مدت کو دراز کیا یہاں تک کہ غافل ہوگئے وہ تیری یاد سے اور بھول گئے وہ تیری نصیحت اور غور کرنا تیری کتاب میں اور انہوں نے بنا لیا تیری نعمتوں کو اپنی گمراہی کا ذریعہ ۱۲۔

ف۴ یعنی قیامت کے دن مشرکوں کو اللہ تعالیٰ فرماویگا کہ تمہارے معبودوں نے تمکو جھٹلایا تمہارے اس قول میں کہ ہمارے یہ مشکل کشا اور فریادرس ہیں ۱۲۔ جامع البیان و فتح الرحمن۔ یعنی اب نہ وہ تمہارے حمایتی ہیں اور نہ اللہ کے پاس سفارشی۔ لہٰذا نہ عذاب ہٹا سکتے ہو اور نہ عذاب کا ہلکا کچھ دیکر نجات پا سکتے ہو نقط۔

ف۵ کافر جو اعتراض کرتے تھے کہ نبی کو کھانے پینے تجارت بیوپار سے کیا مطلب! اس آیت میں اس کا جواب ہے کہ اگلے پیغمبر جن کو تم بھی مانتے ہو سب انسانی ضرورتیں رکھتے تھے۔ کھانا پینا انکے ساتھ بھی لگا ہوا تھا۔ تجارت بیوپار اور کسب معاش وہ بھی کیا کرتے تھے۔ یہ چیزیں نبوت وخلافت کے منافی نہیں۔ تمہارا یہ اعتراض لغو اور باطل ہے دوسری جگہ فرمایا وَمَا جَعَلْنٰھُمْ جَسَدًا لَّا یَاْکُلُوْنَ الطَّعَامَ ہم نے انکو ایسے وجود نہیں بخشے تھے کہ وہ کھاتے پیتے نہ ہوں۔ موضح میں ہے پیغمبر ہیں کافروں کا ایمان جانچنے کو اور کافر ہیں پیغمبروں کا صبر جانچنے کو۔ اب دیکھیں کافروں کے سفیہانہ طعن وتشنیع اور لغو اعتراض سن کر تم کس حد تک صبر واستقلال دکھاتے ہو یا کافروں کا کفر وایذا دہی اور صابروں کا صبر وتحمل سب اسکی نظر میں ہے ہر ایک کو اس کے کئے کا پھل دے کر رہے گا ۱۱۔ ابو عمار عبدالقہار مرتب حواشی عفرلہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا

اور کہا | ان لوگوں نے کہ | نہیں | امید رکھتے | ملاقات ہماری کی | کیوں نہ | اتارے گئے | اوپر ہمارے

اور جو لوگ ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے انہوں نے کہا کہ ہم پر فرشتے کیوں نازل نہیں کئے گئے۔ یا ہم

الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَ

فرشتے | یا | دیکھتے ہیں ہم پروردگار اپنے کو | تحقیق | تکبر کیا انہوں نے | بیچ | جیوں اپنے کے | اور

اپنے رب کو دیکھ لیتے | انہوں نے اپنے آپ کو بڑا سمجھا ہے | اور بہت

عَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿٢١﴾ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى ¹

سرکشی کی | سرکشی | بڑی | جسدن | دیکھیں گے | فرشتوں کو | نہیں | خوشی

سرکش ہو گئے ہیں | جسدن وہ فرشتوں کو دیکھ لیں گے | اسدن

يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَ يَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٢٢﴾ وَ

اس دن | گنہگاروں کو | اور | کہیں گے | بند کئے جاؤ | بند کئے جانا ولی | اور

گنہگاروں کے لئے کوئی خوشی کی بات نہ ہوگی اور کہیں گے خدا کرے تم نظر نہ آؤ | اور

قَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿٢٣﴾

آئے ہم | طرف | اچھائی کر کے تھے انہوں نے | سب کاموں سے | پس کیا ہم نے اسکو ریت | پراگندہ ولا

ہم نے انکے اعمال کیطرف جو توجہ کی تو انکو اڑتی ہوئی خاک (کی مانند) کر دیا

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّ اَحْسَنُ

رہنے والے | بہشت کے | اس دن | بہتر ہیں | ٹھکانے میں | اور | بہتر ہیں

اہل جنت | اسدن بہترین جگہ قیام | کرینگے | اور | بہترین خوابگاہ

مَقِيْلًا ﴿٢٤﴾ وَ يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَ نُزِّلَ

جگہ دوپہر کاٹنے میں | اور | جس دن کہ پھٹ جاویگا | آسمان | ساتھ | بدلی کے | اور | اتارے جاوینگے

پائیں گے | اور | جس دن | آسمان بدلی پر سے پھٹ جائے گا | اور فرشتوں کو

الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿٢٥﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ

فرشتے | اتارے جانے کر | بادشاہی | اس دن | ثابت ہے | واسطے رحمن کے

لگا تار | اتارا جائے گا | اس دن حقیقی بادشاہی خدائے رحمان ہی کے لئے ہوگی

وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿٢٦﴾ وَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ

اور ہوگا | وہ | اوپر | کافروں کے | سخت | اور جسدن کہ | کاٹ کاٹ کھاویگا | ظالم

اور وہ دن | کافروں کے لئے | بے حد | سخت | ہوگا | اور نافرمان شخص جس دن اپنے ہاتھ کاٹے گا

عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿٢٧﴾

اوپر | دونوں ہاتھوں اپنے کے کہیگا | اے کاش کہ | پکڑتا میں | ساتھ | رسول کے | راہ

اور کہے گا | اے کاش! | میں نے رسول کے ساتھ | رستہ | اختیار کیا ہوتا

يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿٢٨﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ

اے وائے ہے مجھکو | کاش کہ نہ | پکڑتا | فلانے کو | دوست ولی | البتہ تحقیق | گمراہ کیا مجھکو

ہائے میری کمبختی کاش! | میں نے | فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا | اس نے مجھے | ذکر و نصیحت سے جبکہ

حل لغات۔

¹ لَا بُشْرٰی یَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِیْنَ۔ بُشْرٰی بوزن فُعلٰی مصدر ہے اصل میں تھا لا یُبَشَّر یومئذ المجرمین نفی بشری میں مبالغہ کے لئے نفی جنس کی طرف عدول کیا گیا۔ یومئذ تکریر ہے اور پہلے یوم کی تاکید کے لئے زیادہ کیا گیا ہے۔ ² وَیَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا۔ حجرا مصدر غیر متصرف ہے اور ان مصادر میں سے ہے جو منصوب ہوتے ہیں ایسے ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف جن کو ہمارے سامنے کھڑے ہو کر حساب و کتاب کی امید نہیں، معاندانہ کلمات زبان سے بکتے ہیں اور اپنے کو بہت بڑا سمجھ رکھا ہے، دو باتیں چاہتے ہیں (۱) ایک فرشتوں کی ملاقات (۲) دوسرے اللہ خود سامنے آکر ہم سے ہمکلام ہو کر کہے کہ یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ نے ان آیات میں ان مجرموں کے خیالِ خام کی تردید فرمائی ہے۔ اور ابن ماجہ باب ما انکرت الجہمیۃ میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے حِجَابُهُ النُّورُ لَوْ كَشَفَهَا لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ كُلَّ شَيْءٍ أَدْرَكَهُ بَصَرُهُ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ پاک کا حجاب نور ہے۔ اگر اس پردہ کو اٹھائے تو اس کے چہرے کی تجلیوں سے ہر ایک چیز جل جائے۔ جامع البیان والے نے کہا کہ ایمان والوں کو موت کے وقت اور قیامت کے دن فرشتے نظر آئیں گے اور خوشخبری دیں گے اللہ کی رحمت و رضامندی کی اور کافروں کو نامرادی و غم بختی کی (سلفیہ) فرشتے کافروں کو کہیں گے آج تم پر فلاح حرام ہے۔ حجر کہتے ہیں روک دینے کو یعنی فلاح تم سے روک دی گئی۔ اور مَحْجُورًا تاکید کے لئے ہے۔ یہی قول ہے مجاہدؒ عکرمہؒ حسنؒ ضحاکؒ قتادہؒ وغیرہ کا۔ یہی معنے ہیں کہ حرام ہے تم پر بہشت اور اللہ کی رحمت (جامع و ابن کثیر) ف۲ قیامت کا حسرت ناک نقشہ کھینچا گیا ہے کہ مشرکوں کو ان اعمال سے جن کو انھوں نے موجب نجات خیال کر رکھا ہے کچھ حاصل نہ ہو گا کیونکہ عمل کے قبول ہونے کے لئے دو شرطیں ہیں ایک اخلاص دوسرے متابعت شریعت۔ اگر ان دونوں میں سے ایک مفقود ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ عمل مردود ہے اس زمانہ میں بہت لوگ ایسے اعمال کرتے ہیں جن کا ثبوت نہ قرآن سے نہ حدیث سے نہ صحابہؓ کے عمل سے جیسے مروجہ مجلس میلاد، گیارہویں، صرف دفع آفات کے لئے بخاری کا ختم، عمل تعلیم و تعلم سے کوئی تعلق نہیں تو ایسے لوگوں کے اعمال ضائع و مردود ہیں۔ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا أَتَدْرُونَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُفْلِسُ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُقْعَدُ وَيَقْتَصُّ هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْتَصَّ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ (ترمذی جلد ۲ باب ما جاء فی شان الحساب و القصاص) یعنی تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے۔ انھوں نے عرض کیا کہ مفلس وہ ہے جس کے پاس مال نہ ہو۔ فرمایا کہ میری امت کے مفلس دیوالئے وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن نماز روزہ خیرات وغیرہ بہت سی نیکیاں لے کر آئیں گے مگر حق العباد ان کے ذمہ بہت ہوں گے کسی کو گالی دی کسی کو تہمت لگائی کسی کا مال ناحق کھایا کسی کا خون کیا پس اسکو بٹھایا جائے گا اور حقداروں کو بلا کر حق دلایا جائیگا اس طرح کہ کوئی وہ نیکیاں لے گیا کوئی یہ نیکیاں لے گیا۔ جب نیکیاں ختم ہو جائیں گی اور حقدار باقی رہ جائیں گے تو حق داروں کے گناہ اس کے اوپر ڈال کر دوزخ میں ڈال دیا جائیگا اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے لَأَعْلَمَنَّ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَالِ جِبَالِ تِهَامَةَ بِيضًا فَيَجْعَلُهَا اللَّهُ هَبَاءً مَنْثُورًا قَالَ ثَوْبَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا جَلِّهِمْ لَنَا أَنْ لَا نَكُونَ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ قَالَ أَمَا إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ وَيَأْخُذُونَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُونَ وَلَكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللَّهِ انْتَهَكُوهَا (ابن ماجہ صفحہ ۳۲۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ میں جانتا ہوں

★ افعال کی وجہ سے جنکا اظہار عرفاً اور استعمالاً متروک ہے جیسے معاذ اللہ اور قعدک اور عمرک وغیرہ۔ اس کے لغوی معنے ہیں روکنا منع کرنا مگر اہل محاورہ دشمن سے مٹھ بھیڑ ہونے وقت یا ہجوم مصیبت کے وقت اس کلمہ کو بولتے اور استعاذہ کی جگہ رکھتے ہیں۔ سیبویہ کا بیان ہے کہ اہل عرب میں سے جب کوئی کسی سے کہتا ہے کہ فلان یفعل کذا و کذا تو دوسرا شخص کہتا ہے حجراً اور اس سے اس کی مراد ہوتی ہے اسئال اللہ ان یمنع ذلک منعا و یحجرہ حجرا اور یہی معنی ہیں ذو رد و فان کے۔ محجورا صفت ہے حجر کی جو معنی حجر کی تاکید کے لئے لائی گئی ہے جیسے ذیل ذائل اور موت مائت اور حرام محرم۔
ٹھ وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا۔ قدمنا معنے میں ہے قصدنا کے کیونکہ قادم الی الشئ درحقیقت شے کی طرف متوجہ اور قصد کرنے والا ہوا کرتا ہے۔ ما عملوا میں ما مصدریہ ہے ای قصدنا الی اعمالہم۔ ٹھ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَنْثُورًا۔ ہبا اس غبار کو کہتے ہیں جو روشندان میں سورج کی شعاع کے ساتھ داخل ہوتا ہے یا وہ غبار جو جانوروں کے کھروں سے اڑتا ہے۔ یہ مشتق ہے ہبوۃ سے اور ہبوۃ غبار کو کہتے ہیں۔ منثورا صفت ہے ہبا کی اور ماخوذ ہے نثر بمعنے انتشار سے۔ ھ خَيْرٌ مُسْتَقَرًّا وَأَحْسَنُ مَقِيلًا۔ مستقر مکان استقرار اور مقیل زمان قیلولہ ٹھ يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ۔ تشقق اصل میں تھا تتشقق۔ دو تے میں سے ایک کو حذف کر دیا جس طرح تنظٰی میں بالغمام ای بسبب طلوع الغمام اور الغمام میں الف لام عہدی ہے یعنی وہ غمام جس کا ذکر آیت ہل ینظرون الا ان یاتیہم اللہ فی ظلل من الغمام میں ہے۔ ٹھ الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَٰنِ۔ الملک مبتدا الحق۔ اس کی صفت یومئذ الحق کا ظرف للرحمن خبر۔ ٹھ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ۔ عض یدین اور عض انامل اور اکل بنان اور حرق الاسنان سب کنایہ ہیں غیظ و غضب اور حسرت و ندامت سے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي ۗ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا ﴿۲۹﴾

قرآن سے پیچھے اس کے کہ آیا میرے پاس اور ہے شیطان آدمی کو ہاتھ میں سے چھوڑنے والا

وہ میرے پاس آچکی تھی بہکا دیا۔ اور شیطان (ہمیشہ سے) انسان کو رسوا کرنیوالا ہے

وَقَالَ الرَّسُولُ يٰرَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هٰذَا الْقُرْآنَ

اور کہا رسول نے اے رب میرے تحقیق قوم میری نے پکڑا ہے اس قرآن کو

اور رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہیں گے کہ اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا

مَهْجُورًا ﴿۳۰﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ ۗ

چھوڑا ہوا ول اور اسی طرح کیا ہم نے واسطے ہر نبی کے دشمن گنہگاروں میں سے

تھا اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے گنہگاروں میں سے دشمن بنا دیئے ہیں

وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيرًا ﴿۳۱﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا

اور کفایت کر پروردگار تیرا ہدایت کرنیوالا اور مدد کرنیوالا کل اور کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے کیوں نہ

اور آپ کا رب ہدایت دینے اور مدد کرنے کو کافی ہے اور کافروں نے کہا کہ قرآن ان پر

نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهِ

اتارا گیا اوپر اسکے قرآن اکٹھا ایک بار اسی طرح اتارا ہم نے تو کہ ثابت کریں ہم ساتھ اس کے

ایک دم کیوں نازل نہیں کیا گیا۔ اس طرح (آہستہ آہستہ) اسلئے (نازل کیا گیا) کہ آپ کے قلب کو

فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنٰكَ

دل تیرے کو اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ہم نے اسکو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا اور نہیں لاتے تیرے پاس کوئی مثل مگر لاتے ہیں ہم تیرے پاس

اس سے مضبوط و قائم رکھیں اور ہم نے اسے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے۔ اور آپ کے سامنے وہ جو اعتراض پیش کرتے ہیں ہم اسکا صحیح اور

بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا ﴿۳۳﴾ الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلٰى وُجُوهِهِمْ

حق کو اور بہت اچھا کھول کر بیان کرتے ہیں وہ لوگ کہ اکٹھے کئے جاویں گے اوپر مونہوں اپنے کے

خوب مفصل جواب بھیج دیتے ہیں وہ لوگ جو منہ کے بل چلا کر دوزخ کی طرف ہانکا جائیگا

إِلٰى جَهَنَّمَ ۙ أُولٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿۳۴﴾ وَلَقَدْ

طرف دوزخ کے یہ لوگ بدتر ہیں مکان میں اور بہت بھٹکے ہوئے ہیں راہ میں ع اور البتہ تحقیق

انکا ٹھکانا بھی برا ہے اور رستے سے بھی بھٹکے ہوئے ہیں اور ہم نے موسیٰ

آتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هٰرُونَ وَزِيرًا ﴿۳۵﴾

دی ہم نے موسیٰ کو کتاب اور کیا ہم نے ساتھ اسکے بھائی اسکے کو ہارون کو وزیر

کو کتاب دی اور اسکے ساتھ اسکے بھائی ہارون کو وزیر مقرر کیا

فَقُلْنَا اذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيٰتِنَا ۗ فَدَمَّرْنٰهُمْ

پس کہا ہم نے جاؤ تم دونوں طرف اس قوم کی کہ جھٹلایا انہوں نے نشانیوں ہماری کو پس ہلاک کیا ہم نے

سو ہم نے انکو حکم دیا کہ ان لوگوں کی طرف جاؤ جنہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا ہے تو ہم نے انکو

تَدْمِيرًا ﴿۳۶﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ

ہلاک کرنا اور قوم نوح کی کو جبکہ جھٹلایا انہوں نے پیغمبروں کو غرق کیا ہم نے انکو اور کیا ہم نے انکو

بالکل ہلاک کر دیا اور نوح کی قوم نے بھی جب رسولوں کو جھٹلایا، تو ہم نے انکو غرق کر دیا اور ہم نے ان کو

حل لغات۔

۱ مَهْجُورًا۔ اسم مفعول کا صیغہ ہے ماخوذ ہجران بمعنی ترک سے ای ترکوا الایمان بہ ولم یقبلوہ

۲ وَقَوْمَ نُوحٍ۔ قوم منصوب ہے فعل مقدر کی وجہ سے جس پر دمرنا ہم دلالت کر رہا ہے ای دمرنا قوم نوح۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ گذشتہ) میری امت کے بعض لوگ قیامت میں اس قدر نیکیاں لیکر آئیں گے کہ گویا نور کے چمکتے ہوئے پہاڑ ہیں پھر انکو اللہ تعالیٰ ایسا بے قدر اور ہلکا کر دیگا جیسا اُڑتا ہوا دھواں۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ حضور ان لوگوں کی علامت اور پہچان بتلا دیجئے ایسا نہ ہو کہ ہم بھی ان میں ہو جائیں۔ فرمایا خبردار ہو کر سنو! وہ تمہارے ہی بھائی ہیں تمہاری ہی صورت شکل ہے جیسے تم عبادت کرتے ہو اسی طرح وہ بھی کرتے ہیں لیکن انکی یہ پہچان ہے کہ جب لوگوں کی نظر سے علیحدہ ہوتے ہیں اُس وقت کوئی کام گناہ کا پیش آجاتا ہے تو اس سے نہیں بچتے یعنی ظاہر میں بڑی قطع حیقطع صورت بڑی وعظ و نصیحت عبادت ریاضت کرنے والے اور باطن علیحدگی میں بُرے کام کرنے والے ہونگے العیاذ باللہ۔ یاارحم الراحمین ارحمنا آمین۔ **ف۲** یہ آیت عقبہ بن ابی معیط کے حق میں نازل ہوئی۔ وہ مردود مسلمان ہو کر پھر ابی بن خلف کافر کی دوستی میں مرتد ہو گیا تھا۔ یا ہر ظالم قیامت کے دن بچھتا بیٹھا اپنے ہاتھ چبائیگا آہ و زاری کرکے کہیگا کاش میں اپنے نبی کا تابعدار رہتا نبی کے خلاف اپنے یار دوست قوم برادری پیر فقیر کا کہنا مانکر گمراہ نہ ہوتا تو کیا اچھا ہوتا۔ حدیث میں ہے کہ آدمی اپنے دوست کے دین پر رکھا جائیگا۔ خوب سوچ سمجھ کر کسی کو دوست بنانا چاہئے (بے دین یا بدعتی سے ہرگز میل ملاپ نہ رکھئے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ صحبت اختیار کر مگر مومن کی کھانا کھلا مگر متقی کو (فائدہ ستاریہ) قیامت کے دن نافرمانوں کی حسرت و ندامت کا بیان صفحہ ۲۲۴ میں بھی بیان ہوا۔

فوائد صفحہ ھذا

ف۱ قیامت کے دن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی جناب میں امت کی شکایت کریں گے کہ انھوں نے قرآن کو چھوڑ دیا تھا سنتے تھے نہ عمل کرتے تھے پس پشت ڈال دیا تھا قرآن کی تصدیق نہ کرنا اس میں تدبر نہ کرنا تلاوت نہ کرنا اسکے منہیات سے پرہیز نہ کرنا بلکہ خلاف شرع شعر اشعار قصے کہانیوں ناولوں گانے بجانے کی چیزوں کی طرف رجوع کرنا یا اپنی عمر کو صرف علم منطق فقہ مروجہ و حکمت وغیرہ میں ضائع کرنا قرآن کو چھوڑنا ہے (فائدہ ستاریہ)

ف۲ یعنی کافر (بڑے) بہکایا کریں جسکو اللہ چاہے گا راہ پر لے آئیگا (موضح) آیت ہذا میں اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی ہے کہ ہر نبی کے دشمن قوم میں سے ہوتے چلے آئے ہیں۔ اللہ ہی نے پہلے نبیوں کی بھی مدد کی تمہاری بھی وہی کریگا۔ آئندہ بھی جو بھی حق کی وجہ سے دشمنی کیا جائیگا اس کا بھی اللہ مددگار ہے بشرطیکہ صبر کریں۔

ف۳ یعنی ہر بات کے وقت پر اس کا جواب اُتارتے ہیں تو پیغمبر کا دل ثابت رہے (موضح) کافروں کا اعتراض تھا قرآن یکمشت کیوں نہ اُتار دیا گیا؟ اسکا جواب دیا کہ وقتاً فوقتاً حسب ضرورت ۲۳ سال کی مدت میں اُتارا ہے تاکہ دلوں میں جاؤ پیدا ہو۔ مشکوٰۃ صفحہ ۱۴ میں ہے اِنَّ الْقُلُوْبَ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰہِ یُقَلِّبُہَا کَیْفَ یَشَآءُ یعنی لوگوں کے دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں جس طرف وہ چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔ اور ایک روایت میں یہ لفظ ہیں مَثَلُ الْقَلْبِ کَرِیْشَۃٍ بِاَرْضٍ فَلَاۃٍ یُقَلِّبُہَا الرِّیَاحُ ظَہْرًا لِبَطْنٍ (حوالہ مذکورہ) یعنی دل کی ایسی مثال ہے جس طرح کوئی پتا صاف اور چٹیل میدان میں پڑا ہوا ہو۔ اس کو ہوا الٹ پلٹ کرتی رہتی ہو یعنی دل ایسی چیز ہے کہ اس کے خیالات اور کیفیتیں لحظہ بلحظہ بدلتی رہتی ہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ جس کو کسی بات پر مضبوط و ثابت رکھے تو البتہ اسکو قیام ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۴۲) کہ جسم میں ایک ٹکڑا ایسا ہے کہ وہ سنبھلا رہے تو تمام اعضا سنبھلے رہتے ہیں اور وہ بگڑے تو تمام اعضا بگڑ جاتے ہیں وہ دل ہے۔ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی دِیْنِکَ (آمین)

ف۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ کَیْفَ یُحْشَرُ الْکَافِرُ عَلٰی وَجْہِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ اَلَیْسَ الَّذِیْ اَمْشَاہُ عَلَی الرِّجْلَیْنِ فِی الدُّنْیَا قَادِرًا عَلٰی اَنْ یُّمْشِیَہٗ عَلٰی وَجْہِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (بخاری مصری جلد ۳ صفحہ ۱۱۷) یعنی ایک شخص نے کہا حضور کیا کافر قیامت میں سر کے بل چلیں گے؟ آپ نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں پاؤں کے بل چلایا ہے کیا وہ اللہ اس بات پر قادر نہیں کہ آخرت میں سر کے بل چلائے" یہ وہی لوگ ہیں جن کی عقلیں اوندھی ہو گئیں اور علویات کو چھوڑ کر سفلی خواہشات پر جھک پڑے۔ آگے ایسی چند اقوام کا جو حشر ہوا عبرت کے لئے اس کو بیان فرماتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِلنَّاسِ اٰيَةً ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۳۷ وَّعَادًا وَّ

واسطے لوگوں کے نشانی اور تیار کیا ہم نے واسطے ظالموں کے عذاب درد دینے والا اور عاد کو اور

لوگوں کیلئے نشان (عبرت) بنایا اور ظالموں کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اور عاد اور ثمود

ثَمُوْدَاۡ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًاۢ بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ۝۳۸ وَ

ثمود کو اور رس والوں کنوئیں والوں کو اور قرنوں کو درمیان اس کے بہت کو اور

اور اصحاب الرس اور کتنی قوموں کو (بھی ہلاک کردیا) جو انکے درمیان ہو گئیں، اور

كُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۡ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ۝۳۹ وَلَقَدْ اَتَوْا

ہر ایک کے واسطے بیان کیں ہم نے مثالیں اور ہر ایک کو ہلاک کیا ہم نے ہلاک کرنے کر اور البتہ تحقیق آئے ہیں

ہم نے سب کے سمجھانے کیلئے مثالیں بیان کیں اور (انکار پر) سب کو ہلاک کر دیا اور انکا (یعنی قریش کا) اس

عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۭ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ

اوپر اس بستی کے کہ برسائی گئی ہے مینہ برا کیا پس نہ تھے دیکھتے اسکو

بستی پر گذر ہو چکا ہے۔ جس پر بری طرح (پتھروں کا) مینہ برسایا گیا۔ کیا انہوں نے اسے نہیں دیکھا (نہیں)

بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ۝۴۰ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ

بلکہ تھے نہ امید رکھتے جی اٹھنے کی اور جب تک دیکھتے ہیں تجھ کو نہیں پکڑتے تجھ کو

بلکہ وہ دوبارہ زندہ ہونے کی امید ہی نہیں رکھتے۔ اور جب یہ لوگ آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کی ہنسی اڑانے لگتے ہیں

اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۝۴۱ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا

مگر ٹھٹھا کیا یہی ہے جسکو بھیجا اللہ نے پیغمبر کر کر تحقیق نزدیک تھا کہ گمراہ کرے ہمکو

کہ کیا یہ وہ شخص ہے جس کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اگر ہم اپنے دیوتاؤں کے بارے

عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۭ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ

معبودوں ہمارے سے اگر نہ صبر کرتے ہم اوپر اُنکے اور البتہ جانیں گے جب

میں ثابت قدمی سے کام نہ لیتے تو یہ ضرور ہم کو گمراہ کر چکا ہوتا اور جب وہ عذاب کو دیکھ

يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝۴۲ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ

دیکھیں گے عذاب کو کون شخص بہت گمراہ ہوا ہے راہ سے کیا دیکھا تو نے اس شخص کو کہ پکڑا اسنے معبود اپنا

لیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون رستے سے بھٹکا ہوا ہے کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی

هَوٰىهُ ۭ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۝۴۳ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ

خواہش اپنی کو کیا پس ہوتا ہے تو اوپر اسکے داروغہ کیا گمان کرتا ہے تو یہ کہ اکثر ان کے

خواہش کو اپنا خدا ٹھہرا رکھا ہو تو کیا آپ اس پر نگران ہو سکتے ہیں یا آپ خیال کرتے ہیں کہ ان میں سے اکثر

يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ۭ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ

سنتے ہیں یا سمجھتے ہیں نہیں وہ مگر مانند چار پایوں کے بلکہ وہ بہت بھولے ہوئے ہیں

سنتے یا سمجھتے ہیں؟ وہ تو محض جانور ہیں بلکہ وہ راستے سے بھٹکے ہوئے

سَبِيْلًا ۝۴۴ اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَاۗءَ لَجَعَلَهٗ ع ۴

راہ کو کیا نہیں دیکھا تو نے طرف اپنے رب کی کیونکر پھیلایا ہے سائے کو اور اگر چاہتا البتہ کر دیتا اسکو

ہیں۔ کیا آپ نے اپنے رب کو نہیں دیکھا کہ وہ کس طرح سایہ کو بڑھاتا ہے اگر وہ چاہتا تو اسے ساکن

حل لغات

[1] وَعَادًا وَّثَمُوْدَا وعادًا کا عطف ہے وقوم نوح پر یا جعلنا کے مفعول اول یعنی ہم پر ہے۔ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ ۔ رس کے اصلی معنے ہیں دفن کرنے کے بولا کرتے ہیں رسّ المیت اذا دفن وغیب فی الحفرۃ ۔ پھر اس کنوئیں کو رس کہنے لگے جس کی منڈیر نہ بنائی گئی ہو۔ چونکہ قوم شعیب کنوئیں کے ارد گرد بستی تھی اس لئے انہیں اصحاب الرس کہا گیا۔ [3] وَكُلًّا ضَرَبْنَا كُلًّا منصوب ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف اللہ تعالیٰ مشرکین ومخالفین حق کو اپنے عذابوں سے ڈرا رہا ہے کہ تم سے پہلوں نے حق وحق والوں کو جھٹلایا تکذیب و دشمنی کی تو ہم نے ان کو نیست ونابود کر دیا۔ یہاں قوم لوط کی بستی مراد ہے ان سے عبرت کیوں کر حاصل ہو جب کہ دوبارہ جی اٹھنے ہی کے منکر ہیں۔

ف۲ اصل بات یہ ہے کہ جس نے خواہش پرستی شروع کر رکھی ہے نفس وشیطان جس کو اچھی ظاہر کرے اُسے ہی اچھا سمجھنے لگے اللہ کے سوا کون سیدھی راہ پر لگا سکتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں زمانۂ جاہلیت میں لوگ سفید خوب صورت پتھر کو پوجتے رہتے پھر اس سے عمدہ زیادہ چمکدار نظر پڑتا تو پہلے کو چھوڑ کر اسکو پوجنے لگ جاتے پھر فرمایا یہ تو چوپایوں سے بھی بدتر ہیں نہ ان کے کان ہیں نہ دل۔ چوپائے تو خیر قدرتاً آزاد ہیں لیکن یہ جو عبادت کے لئے پیدا کئے گئے تھے یہ ان سے بھی زیادہ بہک گئے کہ بلا اللہ کے سوا دوسروں کی عبادت کرنے لگے چوپائے اپنے مالک کو پہچان لیتے ہیں اطاعت بھی کرتے ہیں۔ یہ لوگ نہ اطاعت کرتے نہ پہچانتے۔

★ یہ فعل مقدر کی وجہ سے جسکی تفسیر ضربنا فعل مذکور کر رہا ہے اور وہ انذرنا یا حذرنا ہے۔ سے تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا۔ تتبیر کے اصلی معنے ہیں کسی چیز کو توڑ پھوڑ کر چورا چورا کر دینا۔ چاندی سونے کے ٹکڑوں کو تبر کہتے ہیں اور اسی سے تبر الزجاج یہاں مراد ہے استیمال۔ شہ وَإِذَا رَأَوْكَ إِنْ يَتَّخِذُونَكَ۔ اذا شرطیہ ان نافیہ رأوک شرط اور جزا محذوف ای واذا راوک قالوا ابعث اللہ ہٰذا رسولا۔ ان یتخذونک جملہ معترضہ درمیان شرط وجزا کے۔ شہ إِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا۔ ان مخففہ ہے مثقلہ سے اور لام فارق ہے ان مخففہ اور نافیہ میں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ﴿۴۵﴾ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ إِلَيْنَا

ٹھہرا ہوا پھر کیا ہم نے سورج کو اوپر اسکے نشانی پھر کھینچ لیا ہم نے اسکو طرف اپنی

کر دیتا ہم نے آفتاب کو اس کا رہبر مقرر کیا پھر اسے ہم آہستہ آہستہ اپنی طرف

قَبْضًا يَّسِيرًا ﴿۴۶﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ

کھینچنا آہستہ آہستہ اور وہی ہے جس نے کیا واسطے تمہارے رات کو پردہ اور نیند کو

سمیٹ لیتے ہیں اور وہی تو ہے جس نے رات کو تمہارے لئے لباس اور نیند کو راحت

سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ﴿۴۷﴾ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيٰحَ

آرام اور کیا دن کو وقت منتشر ہونیکا اور وہی ہے جس نے بھیجا باؤں کو

اور دن کو چلنے پھرنے کے لئے بنایا اور وہی تو ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت

بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۚ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ﴿۴۸﴾

خوشخبری دینے والیاں آگے مہربانی اپنی کے اور اتارا ہم نے آسمان سے پانی پاک کرنے والا

(یعنی بارش) کے آگے آگے بشارت کیلئے بھیجتا ہے اور ہم آسمان سے پاک پانی برساتے ہیں

لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَّأَنَاسِيَّ

تو کہ زندہ کریں ساتھ اسکے شہر مردے کو اور پلاویں وہ پانی ان چیزوں میں سے کہ پیدا کیا ہم نے چارپایوں کو اور آدمیوں

تاکہ اس کے ساتھ ہم مردہ شہر کو زندہ کر دیں اور اسے بہت سے چارپایوں اور آدمیوں کو جو ہم نے پیدا کئے ہیں پلاتے

كَثِيرًا ﴿۴۹﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا ۖ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ

بہت کو اور البتہ تحقیق طرح طرح سے بیان کیا ہم نے اسکو درمیان انکے تو کہ نصیحت پکڑیں پس انکار کیا اکثر لوگوں نے

ہیں اور ہم نے اس (مضمون) کو ان میں تقسیم کر دیا۔ تاکہ وہ غور کریں۔ مگر اکثر لوگ ناشکری کے بغیر

إِلَّا كُفُورًا ﴿۵۰﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيرًا ﴿۵۱﴾ فَلَا تُطِعِ

مگر کفر کرنا اور اگر چاہتے ہم البتہ بھیجتے ہم بیچ ہر ایک بستی کے ڈرانیوالا پس مت کہا مان

نہ رہے اور اگر ہم چاہتے تو ہر گاؤں میں ایک ڈرانے والا بھیجتے سو آپ کافروں

الْكٰفِرِينَ وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا ﴿۵۲﴾ وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ

کافروں کا اور جھگڑا کر ان سے ساتھ اسکے جھگڑا بڑا اور وہ ہے جس نے ملائے

کی پیروی نہ کریں اور (اس قرآن) سے انکا مقابلہ پوری زور سے کرتے رہیں اور وہی تو ہے جس نے دو دریاؤں

الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ

دو دریا یہ میٹھا ہے پیاس بجھانیوالا اور یہ کھاری ہے جھلس جلانے والا اور کیا

کو ملا دیا۔ یہ میٹھا خوشگوار ہے اور یہ کھاری کڑوا ہے اور دونوں کے

بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُورًا ﴿۵۳﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ

درمیان ان دونوں کے پردہ اور بند بندھا ہوا اور وہ ہے جس نے پیدا کیا پانی سے

درمیان ایک پردہ اور ایک رکاوٹ سی پیدا کر دی اور وہی تو ہے جس نے پانی سے بشر کو پیدا

بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ﴿۵۴﴾ وَيَعْبُدُونَ

آدمی پس کیا واسطے اسکے ناتا اور سسرال اور ہے پروردگار تیرا قادر اور عبادت کرتے ہیں

کیا اور اسے نسب والا اور سسرال والا بنایا۔ اور آپ کا رب (ہر بات پر) قادر ہے اور لوگ خدا کو چھوڑ کر

حل لغات۔

لہ وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا

سُبات کہتے ہیں راحت کو۔ نیند کو سبات کہنے کی یہ وجہ ہے کہ وہ موجب راحت ہوتی ہے اور اسی سے ہے یوم السبت کہ بنی اسرائیل اس دن میں راحت لیتے تھے۔ علیل مرض کی تکلیف سے راحت پاتا ہے تو اسے سبوت کہتے ہیں۔ مَآءً طَهُوْرًا طہور کے معنٰی ہیں بلیغ فی الطہارۃ۔ سے لِنُحْيِيَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا۔ میتا ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف مَدَّ ظِلَّ میں سایہ کا وہ امتداد مراد ہے جو طلوع فجر سے آفتاب کے نکلنے تک ہوتا ہے اور سَاکِنًا سے مراد ہمیشہ رہنے والا ہے جو زوال کو قبول نہ کرے اگر آفتاب نہ ہوتا تو سایہ کبھی نہ پہچانا جاتا۔ اِلَیْنَا سے مراد یہ ہے کہ اس کا مرجع اور مآل ہماری طرف ہی ہوتا ہے جیسے اسکا پیدا ہونا ہماری طرف سے ہوا (ابن کثیر و فتح) اول چیز کا سایہ لمبا پڑتا ہے پھر جس طرف سورج چلتا ہے اسکے مقابل سایہ گھٹتا ہے جب تک کہ جڑ میں آلگے اپنی طرف کھینچ لیا یعنی اپنی اصل کو جا لگتا ہے۔ سب کی اصل اللہ ہے۔ (موضح القرآن) ف یعنی رات کی تاریکی چادر کی طرح سب پر محیط ہو جاتی ہے جس میں لوگ کاروبار چھوڑ کر آرام کرتے ہیں۔ پھر دن کا اجالا ہوتا ہے تو نیند سے اٹھ کر ادھر ادھر چلنے پھرنے لگ جاتے ہیں اسی طرح موت کی نیند کے بعد قیامت کی صبح آئے گی جس میں سارا جہان دوبارہ اٹھ کھڑا ہو گا۔ اور یہی حالت اُس وقت پیش آتی ہے جب انبیاء علیہم السلام وحی و الہام کی روشنی سے دنیا میں اُجالا کرتے ہیں تو جہل و غفلت کی نیند سے سوئی ہوئی مخلوق ایک دم آنکھیں مل کر اٹھ بیٹھتی ہے۔ (موضح الفرقان) ف یعنی اول برساتی ہوا بارش کی خوش خبری لاتی ہیں پھر آسمان کی طرف سے پانی برستا ہے جو خود پاک اور دوسروں کو پاک کرنے والا ہے۔ پانی پڑتے ہی مردہ زمینوں میں جان پڑ جاتی ہے۔ کھیتیاں لہلہانے لگتی ہیں۔ جہاں خاک اُڑ رہی تھی وہاں سبزہ زار بن جاتا ہے اور کتنے جانور اور آدمی بارش کا پانی پی کر سیراب ہوتے ہیں اسی طرح قیامت کے دن ایک غیبی بارش کے ذریعہ مردہ جسموں کو جو خاک میں مل چکے تھے زندہ کر دیا جائے گا اور دنیا میں بھی اسی طرح جو دل جہل و عصیان کی موت سے مر چکے تھے وحی الٰہی کی آسمانی بارش انکو زندہ کر دیتی ہے۔ جو روحیں پلیدی میں پھنس گئی تھیں روحانی بارش کے پانی سے دُھل کر پاک و صاف ہو جاتی ہیں اور معرفت و وصول الی اللہ کی پیاس رکھنے والے اسی کو پی کر سیراب ہوتے ہیں۔ پس جس کو اپنی استعداد اور ظرف کے موافق جتنا حصہ ملنا تھا مل گیا اور بہت سے اس نعمت عظمیٰ کا کفران ہی کرتے رہے۔ (موضح الفرقان)

ف یعنی ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک ڈرانے والا بھیجتے جو ان کو اللہ عز و جل کی طرف بلاتا و لیکن خاص کیا ہم نے تجھ کو پیغمبری کے ساتھ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمام زمین والوں کی طرف اور حکم کیا ہم نے تجھ کو کہ تو پہنچا دیوے ان کو یہ قرآن جیسا کہ فرمایا لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا اور فرمایا صحیحین میں ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں بھیجا گیا ہوں عرب اور عجم کی طرف۔ اور فرمایا پیغمبر پہلے ایک خاص قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے اور میں سب لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ (فتح) یعنی نبی کا آنا تعجب نہیں، اللہ چاہے تو نبیوں کی بہتات کر دے ہر بستی میں ایک نبی ہو تو شبہ دکھا کافروں کے انکار سے (موضح القرآن) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ صَرَّفْنٰهُ کی ضمیر بارش کی طرف ہے یعنی بار بار برساتے ہیں اور طرح طرح کی نعمتیں اس سے حاصل ہوتی ہیں یا یہ کہ کبھی کہیں بارش ہوتی ہے کبھی دوسری جگہ ہوتی ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت ہے لَيْسَ مِنْ سَنَةٍ بِأَمْطَرَ مِنْ أُخْرٰى وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَسَّمَ هٰذِهِ الْأَرْزَاقَ فَإِذَا عَمِلَ قَوْمٌ بِالْمَعَاصِي حَوَّلَ اللّٰهُ إِلٰى غَيْرِهِمْ فَإِذَا عَصَوْا جَمِيعًا فَإِلَى الْبِحَارِ وَالْفَيَافِي (جامع البیان صفحہ ۳۱۸) یعنی فرمایا حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی سال کسی سال سے زیادہ برسنے والا نہیں ہوتا یعنی ہر سال برابر بارش ہوتی مگر یوں حساب ہے کہ جب کوئی قوم زیادہ گناہ کرتی ہے تو دوسری قوم کی طرف بارش ہوتی ہے اور جب سب ہی زیادہ گناہ کرتے ہیں تو اس سال سمندر اور جنگلوں میں بارش ہو جاتی ہے۔

ف قرآن مجید کے ذریعہ جہاد کرنے کا حکم ہوا یعنی اس کے زواجر و نواہی اوامر پڑھ پڑھ کر سنا و یعنی ایسا جہاد جس میں سستی نہ ہو (ابن کثیر فتح جامع)

(باقی اگلے صفحہ پر)

★ صفت ہے بلدۃ کی اور چونکہ بلدۃ معنے میں ہے بلدا کے کما فی قولہ تعالٰی فسقناہ الی بلد میت اس سے میتۃ کہنے کی ضرورت نہیں ہوئی ٭ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِیَّ كَثِیْرًا۔ اناسی جمع ہے انسی کی جس طرح کراسی کرسی کی یا انسان کی جس طرح ظرابی ظربان کی۔ یہ اصل میں تھا اناسین۔ آخر کے نون کو یے سے بدل کر ایک یے کو دوسری میں ادغام کر دیا۔ کثیر بوزن فعیل اگرچہ مفرد ہے مگر اس سے مراد ہوتی ہے کثرت اور اسی وجہ سے کثیرا کی جگہ کثیرین کہنے کی ضرورت نہیں ہوئی قال تعالٰی وقرونا بین ذلک کثیرا اور وحسن اولٰئک رفیقا ٭ وَهُوَ الَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ۔ مرج کے اصلی معنی چھوڑنے اور ملانے کے ہیں کقولہ تعالٰی فہم فی امر مریج۔ جب جانور کو چرنے کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے تو مرج الدابۃ بولا جاتا ہے۔ ٭ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ۔ عذب شیریں۔ فرات انتہا درجہ کا شیریں و پیاس بجھانے والا۔ اُجاج اسکی ضد۔ ٭ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ۔ ملح کھاری۔ اُجاج نہایت کڑوا۔ ٭ بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا۔ برزخ پردہ روک۔ اور حجرا محجورا کی ہم ابھی تحقیق کر چکے ہیں کہ وہ ایک کلمہ ہے جسے وہ طالب پناہ کہتا ہے۔ یہاں بطریق مجاز واقع ہے گویا ہر دریا دوسرے سے پناہ مانگتا اور حجرا محجورا کہتا ہے ٭ فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا۔ نسبا مفعول ثانی ہے جعل کا اور وصہرا کا اس پر عطف۔ نسبا سے مراد ہے ذوی نسب یعنی اولاد ذکور و اناث جو آدمیوں کی طرف منسوب ہوتی ہے کہا جاتا ہے فلان بن فلان و فلانۃ بنت فلان۔ اور صہرا سے مراد ہے ذوات صہر جن سے دامادی اور بہو بیٹے کا رشتہ ثابت ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۭ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى

سوائے خدا کے ایسی چیز کو جو نفع دے انکو اور نہ ضرر دے انکو اور ہے کافر اوپر

ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو انکو نہ نفع دے سکتی ہے اور نہ نقصان پہنچا سکتی ہیں اور کافر تو اپنے رب کی مخالفت

رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿۵۵﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۵۶﴾ قُلْ مَآ

رب اپنے کے پیٹھ دینے والا اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو مگر خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا کہہ نہیں

پر تلا ہوا ہے اور ہم نے آپ کو خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے کہہ دیجئے میں تم سے

اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ

سوال کرتا ہیں تم سے اوپر قرآن کے کچھ بدلا مگر جو کوئی چاہے یہ کہ پکڑ لیوے طرف رب اپنے کے

اسپر کوئی مزدوری طلب نہیں کرتا۔ مگر یہ کہ جو چاہے اپنے رب کی طرف رستہ اختیار

سَبِيْلًا ﴿۵۷﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَي الْـحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۭ

راہ اور توکل کر اوپر اس زندہ کے جو نہیں مرتا اور پاکی بیان کر ساتھ تعریف اسکی کے

کرے اور اس (ہمیشہ) زندہ رہنے والے پر بھروسہ رکھو جو کبھی نہیں مرے گا اور اسکی تعریف کے ساتھ تسبیح بیان کرتے رہو وہ

وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرَۨا ﴿۵۸﴾ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ مع

اور کفایت ہے ساتھ اسکے گناہوں کے بندوں اپنے کے خبردار والا جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور

اپنے بندوں کے گناہوں سے پوری طرح باخبر ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو

الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَي الْعَرْشِ ۚ

زمین کو اور جو کچھ درمیان ان دونوں کے ہے بیچ چھ دن کے پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے

اور دونوں کے مابین کی کائنات کو چھ دن میں پیدا کیا۔ پھر وہ عرش پر مستوی ہوا۔ وہ (خدائے)

اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔـلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۹﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ

وہ رحمن ہے پس سوال کر اسکو خبردار سے وال اور جب کہا جاتا ہے واسطے انکے سجدہ کرو واسطے رحمن کے

رحمن ہے پس اس سے متعلق کسی باخبر سے پوچھ لو اور جب انسے کہا جاتا ہے کہ تم خدائے رحمن کو سجدہ کرو تو

قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۤ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿۶۰﴾ ع۵ السجدة

کہتے ہیں وہ اور کیا ہے رحمن؟ کیا سجدہ کریں ہم جس کو حکم کرے تو اور زیادہ کرتا ہے انکو بھاگنا

وہ کہتے ہیں کہ رحمان کون ہے؟ کیا جس کو تم کہو گے اسکو ہم سجدہ کرنے لگیں اور وہ نفرت میں اور بڑھتے گئے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَاۗءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّ

بہت برکت والا وہ جس نے کیے بیچ آسمان کے برج اور کیا بیچ اسکے چراغ یعنی سورج

مبارک ہے وہ ذات جس نے آسمانوں میں برج بنائے۔ اور انمیں نہایت روشن چراغ اور چمکتا ہوا چاند

قَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿۶۱﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ

اور چاند روشن وہ اور وہی ہے جس نے کیا رات کو اور دن کو آگے پیچھے آنے والا واسطے اس کے کہ ارادہ کرتا ہے

بنایا اور وہ وہ ہے جس نے رات اور دن کو ایکدوسرے کے جانشین بنایا۔ اس شخص کیلئے

اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ

یہ کہ نصیحت پکڑے یا ارادہ کرتا ہے شکر کرنا وہ اور بندے رحمن کے وہ لوگ ہیں کہ چلتے ہیں

جو نصیحت حاصل کرنا چاہے یا شکر گذاری کا قصد کرے (یہ باتیں سرمایہ عبرت ہیں) اور خدا کے بندے تو وہ ہیں جو آہستگی کے ساتھ زمین پر

حل لغات۔

لہ خِلْفَةً بوزن رِكْبَةً وجِلْسَةً عبارت ہے اُن دو چیزوں سے جو ایک دوسرے کے پیچھے آئیں والمعنی جعلها ذوی خلفة ای ذوی عقبة یعقب ہذا ذاک وذاک ہذا یعنی دن رات کے اور رات دن کے دونوں ایک دوسرے کے پیچھے لگے چلے آتے ہیں۔ لہ شکورًا۔ شکور مصدر ہے باب نصر ینصر سے بولا کرتے ہیں شکر یشکر شکورًا

لہ وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ہونًا۔ عباد الرحمن مبتداء اور خبر الذین وما عطف علیہ یا اولٰئک الذین یجزون الغرفة جو آخر سورت میں واقع ہے۔ ہَوْنًا مصدر ہے اور فاعل یمشون سے حال واقع ہوا ہے یا مصدر محذوف کی صفت۔ ہَوْن کہتے ہیں وقار وتواضع کو والتقدیر یمشون ہینین او مشیًا ہینًا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بقیہ صفحہ گذشتہ

معلوم ہوا تبلیغ دین بھی جہاد ہے وعظ و درس کہنا کتابیں رسالے شائع کرنا، حسب ضرورت آلات کے تقریر و تحریر کے یہ سب جہاد میں شامل ہیں۔ (فائدہ ستاریہ)

ف۱ یعنی اللہ تعالیٰ نے دو قسم کا پانی پیدا کیا ہے میٹھا اور کڑوا۔ میٹھا جیسے ندیوں چشموں کنوؤں وغیرہ کا اور کڑوا پانی جیسے ان دریاؤں کا جو مشارق و مغارب میں معروف ہیں مثلاً بحر محیط و قلزم و بحر چین وغیرہ وہ ساکن ہیں چلتے نہیں۔ اسی معنی کو ابن جریرؒ و ابن کثیرؒ نے ترجیح دی ہے۔

ف۲ پانی یعنی نطفہ سے پیدا کیا مرد یا عورت بنا کر پھر اس کیلئے نسب کے رشتہ دار بنا دیئے۔ یہ بھی اللہ کی قدرتوں اور اسکے انعام کا بیان ہے۔

فوائد صفحہ ھذا

ف۱ یعنی اسی پر توکل رکھئے اور اسی کی عبادت اور حمد و ثنا کرتے رہیئے۔ ان مجرموں سے وہ خود نبٹ لے گا۔ (موضح الفرقان)

ف۲ امام بخاریؒ نے بخاری شریف میں امام ابن جریرؒ نے قرآن شریف کے تمام ایسے مقامات میں استویٰ کے معنے علا اور ارتفع کے ساتھ کئے ہیں۔ امام ابن قیمؒ نے کہا اگر کوئی سوال کرے استویٰ کے بارے میں تو وہی جواب دینا جو اللہ اور اسکے رسول نے فرمایا ہے کہ جو اللہ کو کسی مخلوق کیساتھ تشبیہ دے یا اسکی صفات سے انکار کرے وہ کافر ہے بس صحیح بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مخلوق سے اوپر اور جدا ہے۔ (فائدہ ستاریہ)

ف۳ مشرک لوگ انکار کرتے تھے کہ اللہ کا نام رحمٰن رکھیں جیسا کہ صلح حدیبیہ میں انھوں نے انکار کیا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کاتب سے فرمایا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھو تو کفار نے کہا ہم رحمٰن رحیم کو نہیں جانتے کون ہے باسمک اللّٰھم لکھو۔ اللہ نے فرمایا رحمٰن یا رحیم کہکر پکارو اللہ کے بہترین نام ہیں۔ وہی سجدے کے قابل ہے تمام علماء کا اتفاق ہے اس پر کہ یہ سجدۂ تلاوت پڑھنے و سننے والے پر مشروع ہے۔ (ابن کثیر وغیرہ)

ف۴ آسمان کے بارہ حصے ان کا نام برج۔ ہر ایک پر ستاروں کا پتہ۔ یہ حدیں لگی ہیں حساب کی۔ (موضح) یہی قول ہے علیؓ و ابن عباسؓ کا۔ ان برجوں کے نام یہ ہیں حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔ (حاشیہ جامع صفحہ ۳۱۹ - ج ۲)

ف۵ یعنی گھٹنے بڑھنے یا آنے جانے کو بدلنا سدلنا فرمایا یہ مطلب ہے کہ ایک کو دوسرے کا بدل بنایا ہے مثلاً دن کا کام رہ گیا رات کو کر لیا، رات کا وظیفہ رہ گیا دن میں پورا کر دیا کما ورد فی الحدیث۔ (موضح الفرقان)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَّإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾ وَالَّذِيْنَ

اوپر زمین کے آہستہ اور جس وقت کہ بات کرتے ہیں ان سے جاہل کہتے ہیں کہ سلام ہے ولی اور وہ لوگ کہ

چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل لوگ مخاطب ہوتے ہیں تو وہ سلام کہتے ہیں اور وہ لوگ جو

يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿۶۴﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ

رات کاٹتے ہیں واسطے پروردگار اپنے کے سجدہ کرتے ہوئے اور کھڑے وقف اور وہ لوگ کہ کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے پھیر دے

اپنے رب کے آگے سجدہ کرکے اور قیام کرکے رات گزارتے ہیں اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! دوزخ کا عذاب

عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾ إِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا

ہم سے عذاب دوزخ کا تحقیق عذاب اسکا ہے لازم ہو جانیوالا ل تحقیق وہ بری ہے جگہ قرار کی

ہم سے دور رکھ۔ بلاشبہ اسکا عذاب بڑا ہی بھاری عذاب ہے یقیناً برا ٹھکانا اور بری جگہ

وَّمُقَامًا ﴿۶۶﴾ وَالَّذِيْنَ إِذَآ أَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ

اور رہنے کی اور وہ لوگ کہ جس وقت خرچ کرتے ہیں نہیں بے جا خرچ کرتے اور نہیں تنگی کرتے اور ہوتی ہے

ہے اور وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کریں اور نہ تنگدلی سے کام لیں اور ان کا

بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ

درمیان اس کے معتدل اوزان قلے اور جو لوگ کہ نہیں پکارتے ساتھ اللہ کے معبود اور کو

خرچ ان افراط اور تفریط کے درمیان ہوتا ہے اور وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ اور معبودوں کو نہیں پکارتے اور جس

وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ

اور نہیں مار ڈالتے اس جان کو کہ حرام کیا ہے خدا نے مگر ساتھ حق کے اور نہیں زنا کرتے

کے قتل کو خدا نے حرام ٹھہرایا ہے اس کو قتل نہیں کرتے مگر حق پر اور نہ زنا کے مرتکب

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ﴿۶۸﴾ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ

اور جو کوئی کرے یہ کام ملے گا بڑے وبال سے وقف دگنا کیا جاویگا واسطے اسکے عذاب دن

ہوتے ہیں (جو اللہ کے بندے نہیں ہیں) اور جو یہ افعال کریگا وہ سخت گناہ میں مبتلا ہوگا۔ قیامت کے دن اسے دونا عذاب ہوگا۔ اور

الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا ﴿۶۹﴾ إِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا

قیامت کے اور پڑا رہیگا ہمیشہ بیچ اسکے رسوا ہو کر قف مگر جس نے کہ توبہ کی اور ایمان لایا اور کیا کام

وہ وہاں ہمیشہ رسوائی کے ساتھ رہے گا مگر جس شخص نے توبہ کرلی اور ایمان لے آیا اور عمل نیک کیا

صَالِحًا فَأُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

اچھا پس یہ لوگ بدل ڈالتا ہے اللہ برائیوں انکی کو بھلائیوں سے اور ہے اللہ بخشنے والا

ان لوگوں کی برائیوں کو بھی اللہ نیکیوں سے بدل دے گا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان

رَّحِيْمًا ﴿۷۰﴾ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿۷۱﴾

مہربان وقف اور جو کوئی توبہ کرے اور عمل کرے اچھے پس تحقیق وہ رجوع کرتا ہے طرف اللہ کی رجوع کرنا وقف

ہے اور جو توبہ کرتا ہے اور اچھے عمل کرتا ہے۔ یقیناً وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَإِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿۷۲﴾

اور وہ لوگ کہ نہیں گواہی دیتے جھوٹی اور جس وقت گزرتے ہیں ساتھ بیہودہ کے گزرتے ہیں بزرگانہ وقف

اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ اور جب کسی بیہودہ چیز کے پاس سے گزرتے ہیں تو شریفانہ انداز سے گزر جاتے ہیں

حل لغات۔

لہ کان غراما۔ غرام کہتے ہیں شر دائم اور خسران لازم کو، قرضدار کو غریم اس لئے کہتے ہیں کہ اس پر ادائے قرض لازم ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی ایسوں سے لگتے نہیں نہ ان میں شامل ہوں نہ ان سے لڑیں جھگڑیں اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طُوْبٰی لِمَنْ تَوَاضَعَ فِیْ غَیْرِ مَنْقَصَةٍ وَذَلَّ فِیْ نَفْسِهٖ مِنْ غَیْرِ مَسْکَنَةٍ وَاَنْفَقَ مَالًا جَمَعَهٗ فِیْ غَیْرِ مَعْصِیَةٍ وَرَحِمَ اَهْلَ الذُّلِّ وَالْمَسْکَنَةِ وَخَالَطَ اَهْلَ الْفِقْهِ وَالْحِکْمَةِ طُوْبٰی لِمَنْ طَابَ کَسْبُهٗ وَصَلَحَتْ سَرِیْرَتُهٗ وَکَرُمَتْ عَلَانِیَتُهٗ وَعَزَلَ عَنِ النَّاسِ شَرَّهٗ طُوْبٰی لِمَنْ عَمِلَ بِعِلْمِهٖ وَاَنْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مَالِهٖ وَاَمْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِهٖ (ترغیب صفحہ ۵۲۲) حَسَّنَهٗ اَبُوْ عُمَرَ۔ یعنی مبارکی ہے اس شخص کو جو اللہ کی رضا کیلئے تواضع کرے اس حد تک کہ دین کو کچھ نقصان نہ پہنچے اور اپنے نفس کو نیچا کرے مگر مخلوق سے کچھ غرض اور طمع نہ رکھے اور جو مال حلال طور سے ملا ہے اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور محتاجوں غریبوں مسکینوں دینی کاموں میں لگے رہنے والوں پر ترس کھائے دینداروں عالموں سے میل جول رکھے۔ مبارکی ہے اس کو جس کی کمائی پاک ہے اور باطنی حالت اچھی ہے اور ظاہری بزرگی کی خصلتیں ہیں اور لوگوں کو ایذا نہیں پہنچاتا۔ مبارکی ہے اس کو جو عالم باعمل ہے اور مال جو اس کی ضرورت سے بچتا اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا ہے اور کلام بے ضرورت نہیں کرتا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ دَرَجَةً یَرْفَعُهُ اللّٰهُ دَرَجَةً حَتّٰی یَجْعَلَهٗ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَمَنْ تَکَبَّرَ عَلَی اللّٰهِ دَرَجَةً یَضَعُهُ اللّٰهُ دَرَجَةً حَتّٰی یَجْعَلَهٗ فِیْ اَسْفَلِ السَّافِلِیْنَ وَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ یَعْمَلُ فِیْ صَخْرَةٍ صَمَّاءَ لَیْسَ عَلَیْهَا بَابٌ وَلَا کُوَّةٌ لَخَرَجَ مَا غَیَّبَهٗ لِلنَّاسِ کَائِنًا مَا کَانَ (ترغیب صفحہ ۵۲۳) یعنی جو اللہ کے لئے تواضع کرتا ہے اللہ اس کے درجے بلند کرے گا حتیٰ کہ اس کو علیین کے اعلیٰ درجہ میں پہنچا دے گا اور جو تکبر کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرے گا حتیٰ کہ اسکو سب سے بدتر درجے کے دوزخ میں ڈالے گا اور اگر تم بالفرض ایسے پتھر کے اندر بھی جا کر کوئی عمل کرو جس میں نہ دروازہ ہے نہ سوراخ تب بھی وہ عمل ظاہر اور مشہور ہو جائے گا خواہ کوئی کیسی ہی ہوشیاری و احتیاط سے کرے اور ایک روایت میں یوں ہے اِنَّ اَحَبَّکُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبَکُمْ مِنِّیْ فِی الْاٰخِرَةِ مَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا وَاِنَّ اَبْغَضَکُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدَکُمْ مِنِّیْ فِی الْاٰخِرَةِ اَسْوَءُکُمْ اَخْلَاقًا (ترغیب صفحہ ۴۰۹) یعنی بہت پیارا مجھ کو اور بہت قریب ہونے والا مجھ سے قیامت میں اچھے خلق والا ہو گا اور بہت ناپسند مجھ کو اور بہت دور رہنے والا مجھ سے قیامت میں برے اخلاق اور بدمزاج لوگ ہوں گے۔ مشکوٰۃ صفحہ ۴۳۳ میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّیْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ یعنی مسلمان مومن کو خوش خلقی کے بدلے قیامت میں وہ درجے ملیں گے جو ہمیشہ (نفلی) روزہ رکھنے والوں اور تمام رات (نفلی) عبادت کرنے والوں کو ملیں گے۔ حوالہ مذکور میں ایک روایت یوں ہے اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَنْ یَحْرُمُ عَلَی النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَیْهِ عَلٰی کُلِّ هَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیْبٍ سَهْلٍ (احمد) یعنی فرمایا امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تم کو بتاؤں وہ کون لوگ ہیں جو دوزخ پر حرام ہیں اور دوزخ ان پر حرام ہو وہ لوگ ہیں (جو معمولی ارکان اسلام کے پابند) جو خوش خلق نرم مزاج غریبوں سے میل جول محبت رکھنے والے ہوں گے

(متکبرین کی مذمت اور تواضع کی خوبی صفحہ ۱۹۹/۲۳۱ - ۳۰۸ و ۳۰۹ میں بھی لکھی گئی ہے)

ف۲ رات کی نماز کی تخصیص اس لئے کی کہ یہ افضل ہے۔ حدیث میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرضوں کے بعد افضل و بہترین نماز رات کی نماز ہے (احمد) آپ کا ارشاد ہے میری امت کے اشراف حاملین قرآن (یعنی حافظ قرآن جو عامل بھی ہوں) اور رات کے صاحب یعنی رات کو قیام کرنے والے (بیہقی، فتح)

ف۳ غرام یعنی دائم اور لازم ہے جو کبھی نہ ٹلے۔ (ابن کثیر)

ف۴ ابو درداءؓ سے مرفوعًا آیا ہے کہ آدمی کی سمجھ کی علامت میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اپنی گذران میں درمیانی چال چلے۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے ہے کہ جو درمیانی چال چلتا ہے وہ فقیر نہیں ہوتا۔ (ابن کثیر) معلوم ہوا عباد الرحمٰن کے اوصاف میں سے یہ بھی ہے کہ وہ فضول خرچ نہیں ہوتے۔ ضروری حاجت کے سوا بیجا خرچ نہیں کرتے اور نہ اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے میں بخیل ہوتے ہیں خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا کے تحت درمیانی چال چلتے ہیں

ف۵ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا یعنی اس کے ساتھ کسی دوسرے کو بھی سمجھ کر پکارنا کہ جیسے اللہ دور نزدیک سے ہر جگہ ہر وقت فریادیں سنتا ہے اسی طرح یہ بھی سن لیتے ہیں یہی اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ اللہ تو وحدہ لاشریک لہ ہے۔ وہ اکیلا ہر چیز کا خالق و مددگار و کیل ہے۔ مگر بالحق میں یہ صورتیں شامل ہیں مثلاً قتل عمد کے بدلے قتل کرنا یا بدکاری کی سزا میں زانی محصن کو سنگسار کرنا یا جو شخص دین چھوڑ کر جماعت سے علیحدہ ہو جائے اس کو مار ڈالنا کما ورد فی الحدیث۔ فرمایا یہ ایسے سخت گناہ ہیں جن کی سزا مل کر رہیگی۔ اَثام جہنم کی ایک وادی کا نام ہے جس میں بہت ہی ہولناک عذاب ہوں گے اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهَا۔ (خلاصہ موضح)

ف۶ یعنی اور گناہوں سے یہ گناہ بڑے ہیں اس لئے عذاب بھی ان پر بڑا ہوگا اور بڑھتا ہی رہے گا (خلاصہ موضح)

ف۷ یعنی گناہوں کی جگہ نیکیوں کی توفیق دے گا اور کفر کے گناہ معاف کرے گا یا یہ کہ بدیوں کو مٹا کر توبہ اور عمل صالح کی برکت سے ان کی تعداد میں مناسب نیکیاں ثبت فرمائے گا کما یظہر من بعض الاحادیث۔ قوم قریش وغیرہ کے کافروں میں سے جنھوں نے ناحق خون کیا۔ زنا وغیرہ گناہ بہت کئے۔ ان میں سے بعض نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ دین اسلام قبول کرنے سے یہ گناہ معاف بھی ہو جائیں گے یا نہیں تب یہ آیتیں نازل ہوئیں (لباب صفحہ ۴۵ جلد چہارم) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ وَاٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا رَجُلٌ یُؤْتٰی بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیُقَالُ اَعْرِضُوْا عَلَیْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهٖ وَارْفَعُوْا عَنْهُ کِبَارَهَا فَتُعْرَضُ عَلَیْهِ صِغَارُ ذُنُوْبِهٖ فَیُقَالُ عَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا وَعَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّنْکِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ کِبَارِ ذُنُوْبِهٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَیْهِ (باقی آئندہ صفحہ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿۷۳﴾

اور وہ لوگ کہ جبوقت نصیحت دیئے جاتے ہیں ساتھ نشانیوں رب اپنے کے نہیں گر پڑتے اوپر انکے بہرے اور اندھے ہو کر

اور وہ لوگ جن کو انکے رب کی آیات سے سمجھایا جاتا ہے تو ان پر وہ بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گر پڑتے (بلکہ غور و فکر کرتے ہیں)۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ

اور وہ لوگ کہ کہتے ہیں وہ اے رب ہمارے بخش ہمکو جوروں ہماری سے اور اولاد ہماری سے خنکی آنکھوں کی

اور وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہمارے رب، ہماری بیویوں اور بچوں کی طرف سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر

اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ

اور کر ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا ۔ یہ لوگ بدلہ دیئے جاوینگے بالاخانے بسبب

اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنادے انہی لوگوں کو جنت میں بالاخانے ملیں گے

بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿۷۵﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ

اس کے صبر کیا انہوں نے اور پہنچائے جاوینگے بیچ اسکے زندگی اور سلامتی کو ۔ ہمیشہ رہیں گے بیچ اسکے

اس سبب سے کہ انہوں نے صبر (و استقامت سے) زندگی بسر کی اور فرشتے انکو دعا و سلام کہتے ہوئے ملیں گے۔ وہ انہیں ہمیشہ رہیں گے

حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۷۶﴾ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا

اچھی جگہ قرار کی اور رہنے کی ۔ کہہ کر نہیں اختیار دیتا تم کو رب میرا اگر نہ

جو ٹھہرنے اور رہنے کی بہترین جگہ ہے۔ کہہ دیجئے میرے رب کو کچھ پرواہ نہیں اگر تم اسکو

دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾

ہوتی التجا تمہاری پس تحقیق جھٹلایا تم نے پس البتہ ہوگا وبال اس کا لگ جانے والا ۔

نہ پکارو تو تم نے اسکے حکموں کی تکذیب کی ہے سو اسکی سزا لازمی ہو گی۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَسَبْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَحَدَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورہ شعراء مکی ہے اور وہ دو سو ستائیس آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

سورۃ الشعراء مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں دو سو ستائیس آیتیں ہیں اور گیارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع (کرتا) ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا

یہ ہیں آیتیں کتاب بیان کرنے والی کی شاید کہ تو ہلاک کرنیوالا ہو جان اپنی کو اس واسطے کہ نہیں ہوتے

طسم یہ کتاب روشن کی چند آیات ہیں شاید آپ اپنے آپ کو (اس غم سے) ہلاک کر ڈالتے ہیں

مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ

ایمان والے اگر چاہیں ہم اتاریں اوپر انکے آسمان سے نشانی پس ہو جاویں

کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر کوئی نشانی اتار دیں ۔ جسکے سامنے انکی

اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ﴿۴﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ

گردنیں انکی واسطے اسکے نیچے ۔ اور نہیں آتا انکے پاس کچھ مذکور اللہ کی طرف سے

گردنیں جھک جائیں۔ اور انکے پاس جو بھی خدائے رحمٰن کی طرف سے نصیحت کی کوئی نئی بات

الربع

المنزل الخامس

حل لغات۔

لہ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ. غُرفہ کہتے ہیں مکان کے سب سے اوپر کے درجے کو اور ہر اونچے اور بلند مکان کو بھی کہتے ہیں۔ یہاں مراد ہے درجات عالیہ۔

لہ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ۔ ما نافیہ ہے اور یَعْبَؤُا مشتق ہے عبء سے اور عبء کہتے ہیں خوف رکھنے کو بولا کرتے ہیں ما عبأت بہ ای بالیت بہ و معنی ما یعبؤا ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ گزشتہ) فَيُقَالُ لَهٗ فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً فَيَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَا أَرَاهَا هٰهُنَا وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ (مشکوۃ صفحہ ۴۸۴) یعنی میں جانتا ہوں اس شخص کو جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکالا جائے گا اور جنت میں داخل ہوگا وہ شخص ہے کہ اس کو دوزخ سے نکال کر اللہ پاک کے روبرو پیش کیا جائے گا پس حکم ہوگا کہ صرف اس کے صغیرہ گناہ دکھا کر اس سے پوچھو کہ تو نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں گناہ کئے تھے؟ وہ اقرار کرے گا کیونکہ اس موقع پر انکار کی مجال نہیں لیکن دل میں ڈرے گا کہ کہیں بڑے بڑے گناہ پیش نہ ہو جائیں۔ پھر حکم ہوگا کہ جتنے یہ گناہ ہیں ہر ایک کے بدلے ایک ایک نیکی تیرے واسطے لکھی گئی ہے اور اس کا اجر و ثواب تجھ کو ملے گا۔ پس بندہ جب یہ سنے گا کہ گناہوں کے بدلے نیکیاں لکھی جا رہی ہیں تو کہنے لگے گا کہ یا اللہ میں نے تو اور بھی گناہ بہت سے کئے تھے وہ اس کاغذ میں نظر نہیں آتے۔ یہ بات فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے یعنی انسان کی اس کیفیت پر آپ کو ہنسی آگئی کہ گناہوں کے اظہار میں فائدہ دیکھا تو خود اپنے گناہوں کا اظہار چاہنے لگا۔ جس کا پہلے ذکر تھا کافروں کا جو پیچھے ایمان لے آیا۔ یہ ذکر ہے اسلام میں گناہ کرنے کا۔ وہ بھی جب توبہ کرے یعنی پھرے بُرے کام سے تو اللہ کے یہاں جگہ پائے۔ (خلاصہ موضح) ف۹ شہادت زور کے متعلق بعض نے کہا زور سے مراد شرک اور بتوں کی عبادت ہے۔ بعض نے جھوٹے فسق، کفر، لغو، باطل مراد لیا ہے۔ محمد بن حنفیہ نے لغو، گانا کہا ہے۔ ابوالعالیہ، طاؤس، ابن سیرین، ضحاک، ربیع وغیرہم نے مشرکوں کے میلے مراد لیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بیہودہ گوئی کی مجلس مراد لی ہے۔ فتح البیان والوں نے کہا بہتر یہ ہے کہ زور کو عام ذکر کیا جائے ایک نوع کے ساتھ تو معنے یہ ہوں گے وہ لوگ جو حاضر نہیں ہوتے وہاں جس پر زور کا نام صادق آتا ہے (ابن کثیر و فتح) آپ کا فرمان ہے لَنْ تَزُوْلَ قَدَمُ شَاهِدِ الزُّوْرِ حَتّٰى يُوْجِبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ (منتقی صفحہ ۴۲۳) یعنی جھوٹی گواہی دینے والے کا قدم حساب کی جگہ سے نہ ہٹے گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے واسطے دوزخ کو واجب نہ کرے۔ اللھم احفظنا۔ آمین۔ (جھوٹ و جھوٹی گواہی کا بیان صفحہ ۷ و ۱۴۲ و ۱۸۱ میں بھی ہے) شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں یعنی گناہ میں شامل نہیں اور کھیل کی باتوں کی طرف دھیان نہیں کرتے، نہ اس میں شامل نہ ان سے لڑیں۔ مقصد یہ کہ نہ جھوٹ بولیں، نہ جھوٹی شہادت دیں نہ باطل کاموں اور گناہ کی مجلس میں حاضر ہوں۔

فوائد صفحہ ھٰذا

ف۱ مؤمنوں کی دعاؤں کے آخر لفظ یہ ہیں کہ ہمیں لوگوں کا رہبر بنا دے ہم ان کو نیکی کی تعلیم دیں اور بھلائیوں میں وہ ہماری اقتدا کریں۔ ہماری اولاد ہماری راہ چلے تاکہ ثواب بڑھ جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ انسان کے مرتے ہی اس کے اعمال ختم ہو جاتے ہیں مگر تین چیزیں نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے یا علم جس سے اس کے بعد نفع اٹھایا جائے یا صدقہ جاریہ۔ (فائدہ ستاریہ)

ف۲ یعنی فرشتے آگے آکر لیجاویں گے (موضح) غرفہ کا بیان سورہ سبا رکوع ۵ میں لکھا جائے گا ان شاء اللہ۔ (مرتب)

ف۳ یعنی ایسی جگہ تھوڑی دیر ٹھہرنا تو بھی غنیمت ان کا تو وہ گھر ہے۔ (موضح) اللہ تعالیٰ یہ بہترین گھر اور اعلیٰ مقام ہم کو اور تمام مسلمانوں کو نصیب فرمائے۔ آمین۔ (فائدہ ستاریہ)

ف۴ یعنی بندہ مغرور نہ ہو۔ خاوند (مالک) کو اس کی کیا پرواہ۔ اس کی التجا پر رحم کرتا ہے اب ہوتا ہے لگ جانے والا یعنی لڑائی جہاد (موضح) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دُخان اور شق القمر اور فتح روم و بطشۃ الکبری اور لزام سب گزر چکے۔ دُخان اہل مکہ پر قحط شدید کا ہونا اور شق القمر دکھایا گیا۔ فتح روم ظاہر ہے۔ بطشۃ الکبری و لزام بدر میں اکابرین کفار قریش کا ذلیل اور قیدی ہونا اور مارا جانا ہے۔ (بخاری کتاب التفسیر)

ف۵ بہار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو سبع طوال تورات کے بجائے دیئے ہیں اور مئین انجیل کے بجائے اور طٰسین زبور کے بجائے اور حٰمیں اور مفصل مجھ کو بڑھتی میں دی ہیں۔ ان کو کسی پیغمبر نے میرے پہلے نہیں پڑھا۔ روایت کیا اس کو قرطبی نے۔ (فتح)

ف۶ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ طٰسٓمٓ کی تفسیر جاننے میں علماء عاجز ہو گئے ہیں۔ اور اصل بات بھی یہی ہے اسی لئے جلالین والے نے اس کی تفسیر میں کہا ہے اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمُرَادِهٖ بِذٰلِكَ یعنی اللہ تعالیٰ بہتر جانے کہ اس کی اس لفظ سے کیا مراد ہے (فتح)

ف۷ اس میں (باقی صفحہ آئندہ پر)

★ بِكُمْ رَبِّيْ لَا يُبَالِيْ بِكُمْ رَبِّيْ۔ ۱ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا۔ لزاما معنے میں ہے لازم کے اور یہ خبر ہے یکون کی۔ اس کی کچھ تفصیل سورہ طٰہٰ کے اخیر رکوع آیۃ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا میں گزر چکی ہے اس کے ساتھ اسے بھی پڑھ لو۔ ۲ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ۔ باخع لیا گیا ہے بخع سے اور بخع کہتے ہیں غصے اور رنج کی وجہ سے اپنے تئیں مار ڈالنے کو۔ اس کے اصلی معنے ہیں کسی چیز کے ذبح کرنے میں یہاں تک مبالغہ کرنا کہ چھری بخاع تک پہنچ جائے۔ بخاع اس رگ کو کہتے ہیں جو گردن کے باطنی رُخ میں ہوتی ہے اور اس کا کچھ بیان سورہ کہف کے پہلے رکوع آیۃ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ الخ میں گزر چکا وہاں بھی دیکھو۔ ۳ مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ۔ پہلا مِنْ زائد ہے اور صرف عموم کی تاکید کے لئے زائد کیا گیا ہے۔ دوسرا مِنْ ابتدائے غایت کے لئے ہے۔ یہ متعلق ہے یاتیہم کے یا ایک محذوف کے متعلق ہو کر ذکر کی صفت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ﴿٥﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ

نیا مگر ہوتے ہیں اس سے منہ پھیرنے والے پس تحقیق جھٹلایا انہوں نے پس عنقریب آویں گی ان کو

آئی ہے وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں سو یہ تکذیب کر چکے اب ان کے سامنے وہ

اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ[1]

خبریں اس چیز کی کہ تھے ساتھ اس کے ٹھٹھا کرتے کیا نہیں دیکھا انہوں نے طرف زمین کے کتنے

حقیقتیں آموجود ہونگی جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے کیا انہوں نے زمین کو غور سے نہیں دیکھا ہم نے

اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿٧﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ

اگائے ہیں ہم نے بیچ اس کے ہر قسم کے جوڑے نفیس سے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے اور نہیں ہیں اکثر

کس قدر ہر نوع کی عمدہ چیزیں اس میں اگائی ہیں۔ اس میں لوگوں کے لئے بلاشبہ نشانی ہے مگر انہیں سے

اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٩﴾ وَاِذْ ع ٥

ان کے ایمان لانیوالے اور تحقیق رب تیرا البتہ وہ غالب ہے مہربان۔ اور جس وقت

اکثر ایمان نہیں لاتے اور آپ کا رب بیشک غالب و مہربان ہے اور اس واقعہ

نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠﴾ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۭ

پکارا پروردگار تیرے نے موسیٰ کو یہ کہ جا قوم ظالموں کے پاس قوم فرعون کی

کو یاد کیجئے جب آپ کے رب نے موسیٰ کو حکم دیا کہ تم ان ظالم لوگوں کے پاس جاؤ یعنی قوم فرعون کے پاس

اَلَا يَتَّقُوْنَ ﴿١١﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿١٢﴾ۭ وَيَضِيْقُ

کیا نہیں ڈرتے وہ کہا کہ اے رب میرے تحقیق میں ڈرتا ہوں یہ کہ جھٹلا دیں مجھ کو اور تنگ ہوتا ہے

کیا یہ ڈرتے نہیں موسیٰ نے کہا اے میرے رب! میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے اور میرا دل تنگ

صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَلَهُمْ عَلَيَّ

سینہ میرا اور نہیں چلتی زبان میری پس وحی بھیج طرف ہارون کے بھی اور ان کو اوپر میرے

ہوگا اور میری زبان نہیں چلے گی سو ہارون کو پیغام بھیج دیجئے اور میرے ذمہ ان کا

ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿١٤﴾ۚ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ

ایک گناہ ہے پس ڈرتا ہوں یہ کہ مار ڈالیں مجھ کو کہا کہ ہرگز نہ مارینگے پس جاؤ تم دونوں ساتھ نشانیاں ہماری کے تحقیق ہم ساتھ

ایک الزام ہے مجھ کو ڈر ہے کہ وہ مجھے قتل کر ڈالیں گے فرمایا ہرگز نہیں تم دونوں ہماری نشانیاں لیکر جاؤ، ہم تمہارے ساتھ ہیں

مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿١٥﴾ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ[2] رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾

تمہارے سننے والے ہیں پس جاؤ فرعون کے پاس پس کہو تحقیق ہم بھیجے ہوئے ہیں پروردگار عالموں کے

سنتے ہیں سو تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ ہم پروردگار عالم کے بھیجے ہوئے ہیں

اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿١٧﴾ۭ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّ

یہ کہ بھیج دے ساتھ ہمارے بنی اسرائیل کو کہا کہ کیا نہیں پالا تھا ہم نے تجھ کو درمیان اپنے بچہ اور

کہ تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے (فرعون نے) کہا کیا ہم نے تجھے بچپن میں اپنے ہاں نہیں

لَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿١٨﴾ۙ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَ

رہا ہے تو درمیان ہمارے عمر اپنی سے کتنے برس اور کیا تو نے وہ کام اپنا جو کیا تو نے اور

پالا تھا۔ اور تو برسوں ہمارے ہاں رہا ہے اور وہ حرکت بھی تم نے کی تھی جو کی تھی اور تم بڑے

حل لغات۔

[1] كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ۔ کم خبریہ ہے اور انبتنا کے مفعول ہونے کی وجہ سے محلاً منصوب ہے۔ پھر کم اور کل باوجودیکہ دونوں کثرت کے لئے موضوع ہیں ایک جگہ اس لئے جمع کر دیئے گئے ہیں کہ نباتات کی کثرت اور احاطہ دونوں باتوں کا اظہار مقصود ہے [2] اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ سیاق کلام چاہتا تھا کہ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ گذشتہ) تسلی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیونکہ آپ حرص کرتے تھے اپنی قوم کے ایمان پر اور بہت پچھتاتے تھے انکی روگردانی پر (فتح) ف یعنی اگر ہم چاہتے تو ایسی آیت اور نشانی اسکتی تھی جو اُن کو لاچار کرتی ایمان کی طرف ولیکن ہم نے یہ کام نہیں کیا کیونکہ ہم نہیں چاہتے مگر اختیاری ایمان (ابن کثیر)

(فوائد صفحہ ھٰذا) ف ذٰلِکَ میں اشارہ ہے اَنْبَتْنَا کی طرف یا کُلِّ زَوْجٍ کی طرف اور آیت سے دلالت بینہ اور علامت واضحہ مراد ہے اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت پر اور وَمَا کَانَ اَکْثَرُہُمْ الآیہ سے مراد یہ ہے کہ میرے علم میں یہ بات سبقت کر چکی ہے کہ یہ لوگ ایمان نہ لاوینگے اسی لئے ان کو ایسی بڑی بڑی نشانیاں فائدہ نہیں دیتیں۔ (فتح)

ف یعنی زمانے پر جلد عذاب نہیں بھیجتا۔ (موضح القرآن)

ف مَعَکُمْ کے یہ معنی نہیں کہ اللہ تعالیٰ ملا جلا ہے مخلوق کے ساتھ بیشک یہ معنی مخالف ہے لغت سے اور خلاف ہے اجماع امت سلف سے اور فطرت کے بھی خلاف ہے بلکہ چاند ایک نشانی ہے نشانیوں اللہ کی سے اور بہت چھوٹا ہے اس کی مخلوق سے۔ وہ آسمان میں موجود ہے لیکن مسافر اور غیر مسافر کے ساتھ رہتا ہے غرضکہ جہاں کوئی ہو وہ اس کے ساتھ رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے نگہبان اور واقف ان کے احوال کا اور وہ ذات واحد ہے صفات ربوبیت کے ساتھ متصف ہے اور یہ تمام کلام کہ ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو کہ عرش کے اوپر ہے اور ہمارے ساتھ ہے۔ یہ حق ہے اپنی

حقیقت پر، محتاج نہیں ہے تحریف کی طرف ولیکن بچنا چاہیے ظنون کاذبہ سے جیسا کہ گمان کرنا کہ فی السماء کے یہ معنی ہوں کہ آسمان نے اللہ تعالیٰ کو اٹھا رکھا ہے۔ اس قسم کے امور باطل ہیں ساتھ اجماع اہل علم اور ایمان کے۔ پس تحقیق سما لیا کرسی اس کی نے آسمانوں کو اور زمین کو اور اللہ نے بند کیا ہوا ہے آسمان اور زمین کو تاکہ نہ گریں۔ (العقیدۃ الواسطیہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جناب باری میں تین عذر پیش کئے۔ اوّل رَبِّ اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ یُّکَذِّبُوْنِ ۝ یعنی خداوندا مجھے خوف ہے کہ فرعونی میری تکذیب کریں اور میرا رسول ہونا تسلیم نہ کریں۔ دوسرے وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ یعنی اس گرہ کی وجہ سے جو میری زبان میں جل جانے کے سبب پڑگئی ہے میری زبان زیادہ نہ چلے گی۔ تیسرے وَلَہُمْ عَلَیَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ۝ یعنی فرعونیوں کا مجھ پر ایک گناہ کا دعویٰ ہے جو میں نے کیا ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ فرعونی اس قبطی کے قصاص میں مجھے تبلیغ احکام سے پیشتر ہی قتل نہ کر ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ عذر سُنکر فرمایا کہ تم ان باتوں کی کچھ پرواہ نہ کرو ہم تمھاری مدد کریں گے۔ (خلاصہ ترجمان)

ف بنی اسرائیل کا وطن تھا ملک شام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے سبب سے مصر میں آ رہے کتنی مدت گذری۔ اب حق تعالیٰ نے انکو ملک شام دینا چاہا۔ فرعون ان کو نہ چھوڑتا تھا، اُن سے کام لیتا بیگاریں۔ (موضح)

★ انا رسولا رب العٰلمین کہا جاتا جیسا کہ سورۃ طٰہٰ کے دوسرے رکوع میں انا رسولا ربک کہا گیا۔ اچھا تو یہاں رَسُوْلَا نہیں کہا گیا اس لئے کہ رسول نام ہے صرف ماہیت کا بغیر اس بیان کے کہ ماہیت واحد ہے یا کثیر تو جب رسول صرف ماہیت پر دلالت کرتا ہے اور ماہیت ایک اور دو پر مساوی بانہ محمول ہوتی ہے تو انا رسول کہنا صحیح اور درست ہوا۔

ﷺ وَلِیْدًا۔ ولید اس بچہ کو کہتے ہیں جس کا زمانہ ولادت سے قریب ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿١٩﴾ قَالَ فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ ﴿٢٠﴾

تو کافروں سے ہے وقف کہا موسیٰ نے کیا تھا میں نے وہ کام اسوقت اور میں گمراہوں میں سے تھا وقف

ناسپاس بھی (موسیٰ نے) کہا کہ بیشک میں نے اسوقت یہ حرکت کی تھی اور میں بے خبر تھا

فَفَرَرْتُ مِنكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي

پس بھاگ گیا تھا میں تم سے جب ڈرا تم سے پس دیا مجھ کو رب میرے نے حکم اور کیا مجھ کو

سو میں تم سے ڈر کر بھاگ نکلا پھر میرے پروردگار نے مجھے دانائی عطا کی اور مجھے پیغمبروں میں

مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٢١﴾ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدتَّ بَنِي

پیغمبروں سے وقف اور یہ کیا ہے کہ احسان رکھتا ہے اس کا اوپر میرے یہ کہ غلام کر رکھا ہے تو نے بنی

سے کیا اور کیا یہ بھی کوئی احسان ہے جو تو مجھے جتلا رہا ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام

إِسْرَائِيلَ ﴿٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٣﴾ قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ

اسرائیل کو وقف کہا فرعون نے اور کیا ہے پروردگار عالموں کا کہا پروردگار ہے آسمانوں

بنا رکھا ہے فرعون نے کہا کہ پروردگار عالم کون ہے! (موسیٰ نے) جواب دیا کہ وہ رب جو آسمانوں کا

وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ ﴿٢٤﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ

اور زمین کا اور جو کچھ کہ درمیان ان دونوں کے ہے اگر ہو تم یقین لانے والے کہا واسطے ان لوگوں کے کہ گرد اسکے تھے

اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اگر تمہیں یقین ہو جو لوگ (اسوقت) اسکے ارد گرد تھے

أَلَا تَسْتَمِعُونَ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿٢٦﴾ قَالَ

کیا نہیں سنتے تم کہا پروردگار تمہارا اور پروردگار باپوں تمہارے پہلوں کا ہے کہا

فرعون نے ان سے کہا کہ کیا تم سنتے نہیں موسیٰ نے کہا کہ وہ تمہارا اور تمہارے گزشتہ بڑوں کا پروردگار ہے فرعون نے کہا

إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ ﴿٢٧﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ

تحقیق پیغمبر تمہارا جو بھیجا گیا ہے طرف تمہاری البتہ دیوانہ ہے کہا پروردگار مشرق کا

کہ تمہارا رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے دیوانہ ہے موسیٰ نے کہا کہ وہ مشرق اور مغرب

وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٢٨﴾ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ

اور مغرب کا اور جو کچھ درمیان ان دونوں کے اگر ہو تم سمجھتے وقف کہا اگر پکڑے گا تو

اور جو کچھ انکے درمیان ہے سب کا پروردگار ہے اگر تم سمجھ سکو فرعون نے کہا کہ اگر تو نے میرے سوا کوئی

إِلَٰهًا غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ ﴿٢٩﴾ قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ

معبود میرے سوا البتہ کروں گا میں تجھ کو قیدیوں میں سے کہا اگرچہ لاؤں میں تیرے پاس ایک چیز

اور معبود بنایا تو میں تجھے قید کر دوں گا موسیٰ نے کہا کہ (تو مجھے قید کر دیگا) اگرچہ میں تیرے

مُّبِينٍ ﴿٣٠﴾ قَالَ فَأْتِ بِهِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٣١﴾ فَأَلْقَىٰ

ظاہر کہا پس لے آ اسکو اگر ہے تو سچوں سے پس ڈال دیا

پاس روشن چیز لاؤں۔ فرعون نے کہا کہ اگر تم صداقت پہ ہو تو اسے پیش کرو پس موسیٰ نے

عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿٣٢﴾ وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ

عصا اپنا پس ناگہاں وہ تھا اژدہا ظاہر وقف اور بغل میں سے کھینچ لیا ہاتھ اپنا پس ناگہاں وہ سفید تھا

اپنا عصا پھینک دیا اور وہ (ناگہاں) اژدہا نظر آنے لگا اور بغل میں سے اپنا ہاتھ نکالا تو وہ دیکھنے والوں کو چمکتا ہوا

حل لغات۔

ل وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدتَّ۔ واؤ سے پہلے ہمزہ انکاری مقدر ہے اور تقدیر عبارت یوں ہے اوتلک نعمة تمنها علی وہی ان عبدت بنی اسرائیل۔ ان عبدت محلاً مرفوع ہے کیونکہ مبتدا محذوف کی خبر واقع ہوا ہے یا نعمة سے بدل ہے لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ مسجونین ماخوذ ہے سجن سے اور سجن کہتے ہیں قید خانے کو۔ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ ایک قبطی کا خون ہوا تھا ان سے سورۂ قصص میں آئے گا۔ (موضح)

ف۲ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ضَآلِّيْنَ کی تفسیر جاہلین کی ہے تو معنے یہ ہوئے کہ موسیٰ علیہ السلام نے جواب میں نفی کی اپنے نفس سے کفر کی اور اسکو خبر دی کہ جب میں نے یہ کام کیا اس وقت میرے پاس یہ علم نہ تھا جو اب ہے۔ بعض نے یہ معنے کئے ہیں کہ مجھے کیا خبر تھی کہ یہ شخص مکہ مارنے سے مر جائیگا (ابن کثیر) ف۳ جب میں ڈرا کہ تم مجھ کو مار ڈالو گے اور یہ ڈر آپ کو اس وقت لاحق ہوا تھا جب آپ کو آل فرعون میں سے ایک ایمان دار نے خبر دی کہ کچہری والے تیرے مارنے کا مشورہ کر رہے ہیں تو چلا جا میں تیرا خیر خواہ ہوں۔ (فتح)

ف۴ کہا ابن جریر رحمہ اللہ نے اس کلام میں موسیٰ علیہ السلام نے اس کے احسان کا اقرار کیا اور فرمایا ہاں یہ نعمت ہے اور احسان ہے تیرا مجھ پر جسکو تو بیان کرتا ہے لیکن یہ میری رسالت کا دافع نہیں ہے۔ ابن کثیر نے کہا احسان اور پرورش نہیں اس برائی کا مقابلہ ہو سکتی ہیں جو تو بنی اسرائیل پر کر رہا ہے کہ تو نے انکو غلام اور خادم کر رکھا ہے۔ تیرا احسان مجھ پر بہ نسبت اس برائی کے جو تو بنی اسرائیل پر کر رہا ہے کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ (فتح)

ف۵ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک بات کہے جاتے تھے اللہ کی قدرت میں پتے بتانے کو اور فرعون بیچ میں اپنے سرداروں کو ابھارتا تھا کہ ان کو یقین نہ آجائے (موضح) حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کی گفتگو کا خلاصہ یوں سمجھئے کہ فرعون کی قوم چونکہ فرعون کو خدا سمجھتی تھی اس لئے جب فرعون نے وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ کہا تو موسیٰ علیہ السلام نے انکو قائل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی صفت بیان کی کہ فرعون تو چند روز سے پیدا ہوا ہے اس کے پیشتر کون خدا تھا؟ وہی خدا ہے جو تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا پالنے والا ہے۔ یہ سُن کر فرعون نے از روئے تمسخر یہ کہا کہ دربار یو! تم سنتے ہو موسیٰؑ کیسی بہکی بہکی باتیں کرتا ہے اس دلیل عقلی کے علاوہ دوسری دلیل حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دی کہ اگر تمکو کچھ عقل ہے تو فرعون یوں بھی خدا نہیں ہو سکتا کہ وہ ایک تھوڑے سے ٹکڑے مصر کے ملک کا بادشاہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی زمین تو پورب سے پچھم تک ہزاروں کوس پڑی ہوئی ہے، اس ساری زمین کا جو مالک ہے وہی خدا ہے۔ بھلا مصر کی کیا کائنات ہے ایک ذرا سا ملک اس کے بادشاہ کو خدا سمجھنے لگے اور اللہ تعالیٰ کی زمین پر غور نہیں کیا مصر جیسے بڑے بڑے ملک اس پر صدہا پڑے ہوئے ہیں۔ بعضوں نے کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی قدرت کی بڑی نشانی بتائی کہ سورج کا ایک طرف سے نکلنا دوسری طرف ڈوبنا اور وہ بھی حساب سے اپنے مقررہ وقت پر یہ سوا اللہ کے اور کسی کا کام نہیں ہو سکتا۔ (وحیدی ترجمان وغیرہ)

ف۶ فرعون جب دلائل کی روشنی میں موسیٰ علیہ السلام پر غالب نہ آسکا تو ان کو قید میں ڈال دینے کی دھمکی دی۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس کو قائل کرنے کے لئے اپنے عصا کا معجزہ اسکے سامنے ڈال دیا۔ پس عصا کا زمین پر پڑنا تھا کہ وہ ایک اژدہے کی شکل بن گیا اور اژدہا بھی بہت بڑا تیر، چکیلوں کا لادیت تاک ڈراؤنی اور خوف ناک شکل والا منہ پھاڑے ہوئے پھن پھناتا ہوا کہ فرعون اسکو دیکھ کر کانپ اٹھا۔ (ابن کثیر)

★ فرعون نے خاص کر قید خانے کو اس لئے ذکر کیا کہ اس کا قید خانہ قتل سے بھی بڑھ کر تکلیف دہ تھا کہ قیدی کو ایک نہایت گہرے کنوئیں میں تنہا ڈال دیتا اور پھر اس کی خبر نہ لیتا۔

لہ أَوَلَوْ جِئْتُكَ ہمزہ استفہامیہ ہے اور واو حالیہ اور واو سے پہلے ایک جملہ محذوف ہے والتقدیر اتفعل بی ذٰلک ولو جئتک بشیء مبین۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۳۳﴾ قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ

واسطے دیکھنے والوں کے۔ کہا واسطے سرداروں کے گرد اپنے تحقیق یہ البتہ جادوگر ہے دانا چاہتا ہے یہ کہ نکال دے تم کو

نظر آنے لگا۔ فرعون نے ان سرداروں سے جو اس کے ارد گرد بیٹھے تھے کہا یہ تو بڑا عالم جادوگر ہے۔ یہ چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں

مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَ

زمین تمہاری سے۔ ساتھ جادو اپنے کے پس کیا حکم کرتے ہو۔ کہا انہوں نے کہ ڈھیل دے اسکو اور بھائی اسکے کو اور

تمہارے ملک سے باہر نکال دے۔ سو اب تمہاری کیا رائے ہے۔ انہوں نے کہا اسے اور اسکے بھائی کو تو مہلت دیجئے اور تمام

ابْعَثْ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۳۶﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿۳۷﴾ فَجُمِعَ

بھیج بیچ شہروں کے اکٹھے کرنے والے لے آویں تیرے پاس ہر جادوگر دانا۔ پس اکٹھے کیے گئے

شہر میں ہرکارے بھیجئے جو آپ کے پاس تمام بڑے بڑے علم والے جادوگروں کو لے آئیں۔ سو تمام جادوگر

السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۳۸﴾ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ

جادوگر واسطے وقت دن معلوم کے۔ اور کہا گیا واسطے لوگوں کے کیا ہو تم

مقررہ دن کو جمع کیے گئے۔ اور لوگوں سے کہا گیا کہ کیا تم بھی

مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿۳۹﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۰﴾ فَلَمَّا

اکٹھے ہونے والے۔ شاید کہ ہم پیروی کریں جادوگروں کی اگر ہوویں وہ غالب۔ پس جب

اکٹھے ہوتے ہو۔ شاید ہم جادوگروں کی پیروی پر ہی مجبور ہوں اگر وہ غالب رہیں۔ چنانچہ جب

جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۱﴾

آئے جادوگر کہنے لگے واسطے فرعون کے کیا مقرر ہوگا واسطے ہمارے بدلہ اگر ہوویں ہم غالب

جادوگر (فرعون کے پاس) آئے تو انہوں نے اس سے کہا کہ اگر ہم غالب رہے تو کیا ہمیں کچھ انعام بھی ملے گا؟

قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ

کہا کہ ہاں اور تحقیق تم اس وقت البتہ مقربوں سے ہو گے۔ کہا واسطے انکے موسیٰ نے ڈالو جو کچھ

فرعون نے کہا ہاں اور اس صورت میں تم میرے مقربین میں سے ہو جاؤ گے۔ موسیٰ نے ان سے کہا کہ جو چیز تمہیں ڈالنا ہے

اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ

ہو تم ڈالنے والے۔ پس ڈالیں انہوں نے رسیاں اپنی اور لاٹھیاں اپنی اور کہا انہوں نے ساتھ اقبال فرعون کے

ڈال دو۔ تو انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں زمین پر ڈال دیں اور کہنے لگے فرعون کے اقبال کی

اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۴۵﴾

تحقیق ہم البتہ غالب ہیں۔ پس ڈالا موسیٰ نے عصا اپنا پس ناگہاں وہ نگل جاتا ہے جو کچھ جھوٹ باندھتے تھے

قسم ہم ہی غالب رہیں گے۔ پھر موسیٰ نے بھی اپنا عصا ڈالا تو ناگہاں وہ جو کچھ انہوں نے جھوٹ موٹ بنا رکھا تھا اسے نگلنے لگا

فَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَ

پس ڈالے گئے جادوگر سجدہ کرتے ہوئے۔ کہا انہوں نے ایمان لائے ہم ساتھ رب عالموں کے۔ پروردگار موسیٰ کے اور

یہ تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے۔ (اور) کہنے لگے کہ ہم پروردگار عالم پر ایمان لاتے ہیں جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے

هٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِىْ

ہارون کے۔ کہا ایمان لائے تم واسطے اسکے پہلے اس سے کہ پروانگی دوں میں تم کو۔ تحقیق وہ بڑا تمہارا ہے جس نے

فرعون نے کہا پیشتر اس کے کہ میں تمہیں اجازت دیتا تم ایمان لے آئے۔ بلاشبہ یہ تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں

ح‌ل لغات

لہ مجموع السحرۃ لمیقات۔ سحرۃ جمع ہے ساحر کی جس طرح ظلمۃ ظالم کا و رطلبۃ طالب کی والمیقات ما وقت بای حد من مکان و زمان و منہ مواقیت للاحرام اور اس سے مراد ہے چاشت کا وقت اور

یوم معلوم سے یوم الزینۃ جیسا کہ سورۃ طہٰ میں گزرا قال موعدکم یوم الزینۃ وان یحشر الناس ضحی۔ قالوا امنا بدل اشتمال ہے القی سے اور ممکن ہے کہ حال ہو باضمار قد۔ لہ رب موسٰی وھرون بدل ہے رب العلمین سے یا عطف بیان لان الفرعون کان یدعی الربوبیۃ فارادوا عزلہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے جو اپنا ہاتھ گریبان سے نکالا تو وہ سفید تھا چمکتا ان کے واسطے جو انکی طرف دیکھتے تھے برص کے سوا اس کیلئے شعاع تھے جیسے سورج کی شعاع۔ قریب تھا کہ ڈھانک لے آنکھوں کو بند کر دیوے کناروں کو جب یہ دونوں معجزے دیکھ چکا اور معلوم کیا کہ شاید کچہری والے اور دربار والے اسکی بات کو مان لیں گے تو بولا یہ شخص علم سحر میں فائق اور اپنے زمانہ والوں سے بڑھا ہوا ہے پھر انکو نفرت دلانے کیلئے بولا یہ تو چاہتا ہے کہ تم کو تمہارے ملک سے نکال دے جادو کر کر تو تمہاری کیا رائے ہے اس میں اور تم کیا مشورہ دیتے ہو ایسے شخص کے حق میں۔ تو اس بات میں فرعون نے اپنا میلان ظاہر کیا ان کے مشورہ کی طرف ان کا جی بہلانے کیلئے کیونکہ فرعون کا ربوبیت کا دعویٰ زائل ہونے لگا ورنہ فرعون تو ایسا نہ تھا کہ دربار والوں کے ساتھ ایسی مخاطبات کرے جنسے اسکا ان کی مثل ہونا معلوم ہو جائے۔ باوجود اسکے کہ وہ اس سے پہلے مدعیٔ ربوبیت تھا اور وہ سچا سمجھتے تھے اسکو اس دعوے میں۔ (فتح)

ف۲ یعنی دصرف مالی انعام واکرام بلکہ تم میرے خاص مصاحبوں میں ہو گے ان آیات کا مفصل بیان "اعراف" اور "طٰہٰ" میں گذر چکا ہے۔

ف۳ یعنی جب ساحرین نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام تم پہلے اپنی لاٹھی ڈالتے ہو یا ہم ڈالیں۔ اسکے جواب میں فرمایا کہ تم ہی اپنی قوت خرچ کر دیکھو۔

ف۴ فرعون کی عزت یعنی اسکے اقبال کی قسم کھائی اسلئے کہ انکو کامل یقین تھا کہ ہم ہی غالب ہونگے۔ مسلم اور کافر میں یہی فرق ہے کہ مسلمان تو اپنے ہر کام میں اللہ تعالیٰ ہی کی ذات بابرکات پر بھروسہ رکھتا ہے اسی کے نام کی قسم کھاتا ہے اسی کے نام کی برکت سے یعنی بسم اللہ کہکر کام شروع کرتا ہے اور کافر مشرک غیر اللہ کی طرف مائل ہوتا ہے، غیر اللہ کو اپنا حاجت روا مشکل کشا سمجھتا ہے جسطرح عوام جاہل یا پیر دستگیر یا علی مشکل کشا وغیرہ نام لیکر کام شروع کرتے ہیں، اسی طرح ساحران فرعون نے غیر اللہ کا نام لیکر کام شروع کیا آخر مغلوب ہو کر مسلمان ہوئے۔ (فائدہ ستاریہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۚ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ

سکھلایا تم کو جادو پس البتہ شتاب جانو گے البتہ کاٹوں گا میں ہاتھ تمہارے اور

جادوگری سکھائی ہے سو عنقریب تمہیں (اس کا انجام) معلوم ہو جائیگا۔ تمہارے ہاتھ اور پاؤں الٹے سیدھے کٹوا دوں گا

اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۹﴾ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۫ اِنَّآ

پاؤں تمہارے مخالف طرف سے اور البتہ سولی پر کھینچوں گا میں تم کو سب کو کہا انہوں نے نہیں ضرر ہم کو تحقیق

اور تم سب کو سولی پر چڑھا دوں گا انہوں نے کہا کہ مضایقہ نہیں ہم یقینا

اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ

طرف رب اپنے کے پھر جانے والے ہیں تحقیق ہم امید رکھتے ہیں یہ کہ بخشدے واسطے ہمارے رب ہمارا گناہ ہمارے اس واسطے کہ ہم

اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں ہم جانتے ہیں کہ ہمارا رب ہماری لغزشیں معاف کر دے گا کہ ہم پہلے ایمان لانے

اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۱﴾ ۧ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ ع ۳

اول ایمان لانے والے ہیں اور وحی کی ہم نے طرف موسیٰ کی یہ کہ رات کو لے چل بندوں میرے کو تحقیق تم

والے ہیں اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے نکلو کیونکہ

مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾ فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ

پیچھا کئے جاؤ گے پس بھیجے لوگ فرعون نے بیچ شہروں کے جمع کرنے والے تحقیق یہ ایک

تمہارا تعاقب کیا جانے والا ہے تو فرعون نے تمام شہروں میں (پھر) ہرکارے بھیجے (اور کہا) یہ ایک

لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ

جماعت ہے تھوڑی سی اور تحقیق وہ ہم کو غصہ میں ڈالنے والے ہیں اور تحقیق ہم جماعت ہیں

چھوٹی سی جماعت ہے اور ہمیں غصہ دلانے والی باتیں کر رہی ہے اور ہم سب کے سب [illegible]

حٰذِرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۷﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ

ترسناک پس نکالا ہم نے انکو باغوں اور چشموں سے اور خزانوں سے اور مکانوں

رہتے ہیں پھر ہم نے انکو باغات اور چشموں سے اور خزانوں اور عمدہ عمدہ مکانوں

كَرِيْمٍ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ ۭ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿۶۰﴾

پاکیزہ سے اسی طرح سے کیا اور وارث کر دیا ہم نے انکا بنی اسرائیل کو پس پیچھے لگے انکے سورج نکلتے ہی صبح کو

سے نکال باہر کیا یہ بات اسی طرح ہوئی اور ہم نے بنی اسرائیل کو انکا وارث بنا دیا تو انہوں نے دن چڑھے بنی اسرائیل کا تعاقب کیا

فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ كَلَّا ۚ

پس جب آپس میں دیکھنے لگیں دو جماعتیں کہا یاروں موسیٰ کے نے تحقیق ہم پائے گئے کہا ہرگز نہیں

جب دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا کہ ہم تو پکڑے گئے موسیٰ نے کہا ہرگز نہیں

اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۶۲﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ

تحقیق ساتھ میرے رب میرا ہے شتاب دکھلاویگا مجھ کو [illegible] پس وحی بھیجی ہم نے طرف موسیٰ کی یہ کہ مار ساتھ عصا اپنے کے

میرا رب میرے ساتھ ہے وہ میری رہنمائی کریگا۔ اس وقت ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ دریا پر اپنا عصا مار

الْبَحْرَ ۭ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿۶۳﴾ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿۶۴﴾

دریا کو پس پھٹ گیا پس ہو گیا ہر ٹکڑا مانند پہاڑ بڑے کی اور نزدیک کر دیا ہم نے اس جگہ دوسروں کو

تو دریا پھٹ گیا اور ہر ایک ٹکڑا یوں بڑے پہاڑ کی مانند نظر آنے لگا اور دوسروں کو وہاں ہم نے اور قریب کر دیا۔

حل لغات ۔ لہ لَا ضَيْرَ ۔ ضیر اور ضر دونوں کے ایک معنی ہیں ای لا حرج ولا نقصان فیہ علینا ۔ لہ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ ۔ شرذمۃ اصل میں کہتے ہیں کسی چیز کے ٹکڑے کو جو کپڑا پرانا ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے اسے ثوب شراذم کہتے ہیں ، یہاں مراد ہے قلیل جماعت ۔ لہ اِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ۔ غائظون جمع ہے غائظ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فـ یعنی موسیٰ تمہارا بڑا اُستاد ہے۔ آپس میں سازش کر کے آئے ہو کہ تم یہ کرنا ہم یوں کہیں گے۔ اور حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ تمہارا بڑا یعنی رب کو یعنی موسیٰ ؑ اور تم ایک اُستاد کے شاگرد ہو مشکوٰۃ باب الکہانت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اَلْمُنَجِّمُ کَاهِنٌ وَالْكَاهِنُ سَاحِرٌ وَّالسَّاحِرُ کَافِرٌ یعنی نجومی کاہن ہے اور کاہن جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے۔ نیز آپ نے فرمایا حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ (ترمذی جلد اول صفحہ ۱۰۹ کتاب الحدود) یعنی جادوگر کی حد یہ ہے کہ جادوگر کو تلوار سے قتل کیا جائے۔ بہر حال فرعون نے ساحران جب ایمان لے آئے تو انکو قتل کی دھمکی دی جس پر انھوں نے جواب دیا مر کر اللہ کے یہاں جانا ہے اس طرح مریں گے شہادت کا درجہ ملے گا۔ یہ سب مضامین سورۃ اعراف میں گذر چکے ہیں۔ ابوداؤد جلد دوم باب الاسیر علی الکفر میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت ہے قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُؤْتَى بِالْمِنْشَارِ فَيُجْعَلُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ فِرْقَتَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ عَظْمِهِ مِنْ لَحْمٍ وَعَصَبٍ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے وقتوں میں ایمان والوں پر ظالموں کے ہاتھ سے بڑی بڑی سختیاں ہوئی ہیں بعض شخص کے سر پر آرہ رکھ کر اسکو چیر کر دو ٹکڑے کر دیتے اور بعض کی کھال اور گوشت لوہے کی کنگھیوں سے تمام نوچ لیا جاتا مگر وہ نیک بندے سچے دین پر قائم اور مضبوط رہے دین سے پھرے نہیں۔ ابن ماجہ باب الصبر علی البلاء میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ہے عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ وَجَدَ رِيحًا طَيِّبَةً فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ مَا هَذِهِ الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ قَالَ هَذِهِ رِيحُ قَبْرِ الْمَاشِطَةِ وَابْنَيْهَا وَزَوْجِهَا قَالَ وَكَانَ بَدْءُ ذَلِكَ أَنَّ الْخَضِرَ كَانَ مِنْ أَشْرَافِ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَانَ مَمَرُّهُ بِرَاهِبٍ فِي صَوْمَعَتِهِ فَيَطَّلِعُ عَلَيْهِ الرَّاهِبُ فَيُعَلِّمُهُ الْإِسْلَامَ فَلَمَّا بَلَغَ الْخَضِرُ زَوَّجَهُ أَبُوهُ امْرَأَةً فَعَلَّمَهَا الْخَضِرُ وَأَخَذَ عَلَيْهَا أَنْ لَا تُعْلِمَهُ أَحَدًا وَكَانَ لَا يَقْرَبُ النِّسَاءَ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ زَوَّجَهُ أَبُوهُ أُخْرَى فَعَلَّمَهَا وَأَخَذَ عَلَيْهَا أَنْ لَا تُعْلِمَهُ أَحَدًا فَكَتَمَتْ إِحْدَاهُمَا وَأَفْشَتْ عَلَيْهِ الْأُخْرَى فَانْطَلَقَ هَارِبًا حَتَّى أَتَى جَزِيرَةً فِي الْبَحْرِ فَأَقْبَلَ رَجُلَانِ يَحْتَطِبَانِ فَرَأَيَاهُ فَكَتَمَ أَحَدُهُمَا وَأَفْشَى الْآخَرُ وَقَالَ قَدْ رَأَيْتُ الْخَضِرَ فَقِيلَ

وَمَنْ رَآهُ مَعَكَ قَالَ فُلَانٌ فَسُئِلَ فَكَتَمَ وَكَانَ فِي دِينِهِمْ أَنَّ مَنْ كَذَبَ قُتِلَ قَالَ فَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ الْكَاتِمَةَ فَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشُطُ ابْنَةَ فِرْعَوْنَ إِذْ سَقَطَ الْمُشْطُ فَقَالَتْ تَعِسَ فِرْعَوْنُ فَأَخْبَرَتْ أَبَاهَا وَكَانَ لِلْمَرْأَةِ ابْنَانِ وَزَوْجٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَرَاوَدَ الْمَرْأَةَ وَزَوْجَهَا أَنْ يَرْجِعَا عَنْ دِينِهِمَا فَأَبَيَا فَقَالَ إِنِّي قَاتِلُكُمَا فَقَالَا إِحْسَانًا مِنْكَ إِلَيْنَا إِنْ قَتَلْتَنَا أَنْ تَجْعَلَنَا فِي بَيْتٍ فَفَعَلَ فَلَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ رِيحًا طَيِّبَةً فَسَأَلَ جِبْرِيلَ فَأَخْبَرَهُ۔ یعنی اُبی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات خوشبو پائی تو پوچھا اے جبرئیل! یہ خوشبو کیسی ہے؟ انھوں نے کہا یہ خوشبو اُس عورت کی قبر کی ہے جو فرعون کی بیٹی کی کنگھی کرنے والی تھی اور اس کے دونوں بیٹوں اور خاوند کی (یہ ایمان لے آئے تھے اور فرعونؔ نے اُن کو مروا ڈالا تھا) شروع قصہ یوں ہے کہ خضر علیہ السلام بنی اسرائیل کے شریف لوگوں میں سے تھے۔ وہ ایک درویش کے عبادت خانہ پر سے گذرا کرتے تھے۔ وہ درویش اُن سے ملاقات کرتا اور اسلام کی تعلیم دیتا جب خضر جوان ہوگئے تو ان کے والد نے ایک عورت سے ان کا نکاح کر دیا خضرؑ نے اس عورت کو دین اسلام کی تعلیم دی اور اس سے اقرار لیا کہ کسی کو خبر نہ کرنا ورنہ بھی میرا نام بتانا اور اللہ کی شان خضرؑ عورتوں سے صحبت نہیں کرتے تھے۔ آخر خضر نے اپنی بیوی کو دین کی تعلیم دیکر اور یہ وعدہ لیکر پھر طلاق دیدی۔ پھر اُنکے والد نے کسی دوسری عورت سے نکاح کر دیا۔ خضرؑ نے اسکو بھی دین اسلام کی تعلیم دی اور اس سے بھی عہد لیا کہ کسی پر ظاہر نہ کرے پھر مذکورہ دونوں عورتوں میں سے ایک نے راز کو چھپایا اور دوسری نے ظاہر کر دیا (کہ یہ دین اسلام اسکو خضرؑ نے سکھایا اور تعلیم دیا ہے۔ فرعون نے خضرؑ کی گرفتاری کا حکم جاری کر دیا) خضر نکل بھاگے اور سمندر کے ایک جزیرے میں سکونت پذیر ہوگئے۔ اتفاق سے دو شخص لکڑیاں چنتے چنتے خضر کے پاس آپہنچے۔ واپسی پر ان دونوں میں سے ایک نے لوگوں کو بتا دیا کہ خضرؑ کو فلاں مقام جزیرہ پر دیکھا ہے۔ لوگوں نے کہا تیرے ساتھ اور کسی شخص نے بھی دیکھا ہے؟ وہ بولا فلاں شخص نے (جو اس کے ساتھ لکڑیاں چنتا تھا) اس سے پوچھا گیا تو اُس نے چھپایا اور انکار کر دیا۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

★ ؎ اور غائظ کہتے ہیں غصہ دلانے والیکو والمعنی انہم یفعلون افعالا تغیظنا وتضیق صدورنا۔ ؎ لجمیعٌ حٰذِرُوْنَ۔ حاذر اور حذر دونوں قریب المعنی ہیں۔ حاذر صیغہ ہے اسم فاعل کا اور وہ دلالت کرتا ہے تجدد و حدوث پر اور حذر صفت مشبہ ہے جو دلالت کرتا ہے ثبوت و استمرار پر۔ ؎ کَذٰلِکَ کا کاف مصدر تشبیہی اخرجنا ای مثل ذلک الاخراج العجیب اخرجناہم اور اس وقت محل میں نصب کے ہوگا یا صفت ہے مقام کریم کی ای من مقام کریم کائن کذلک۔ اور اس صورت میں محل میں جر کے ہوگا یا خبر ہے مبتدا محذوف کی ای الامر کذلک اور اس وقت محلاً مرفوع ہوگا۔ ؎ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ۔ اتبعوا معنے میں ہے لحقوا کے اور مشرقین داخلین فی وقت الشروق۔ شروق کہتے ہیں طلوع کو بولا کرتے ہیں شرقت الشمس شروقا اذ طلعت۔ ؎ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ۔ ترا صیغہ واحد مذکر غائب باب تفاعل اصل میں تھا ترای یہ معنی میں ہے تقارب کے ای لما تقاربا بحیث رای کل واحد منہما الاخر۔ ؎ کَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ۔ طود کہتے ہیں اونچے اور عظیم الشان پہاڑ کو۔ ؎ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ۔ ازلفنا معنے میں قربنا اور جمعنا کے۔ اور ثم ظرف مکان معنی میں حیث کے والتقدیر قربنا حیث انفلق البحر والمراد بالآخرین قوم فرعون۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأَنجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَن مَّعَهُ أَجْمَعِينَ ﴿٦٥﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ﴿٦٦﴾

اور نجات دی ہم نے موسیٰ کو اور ان لوگوں کو کہ ساتھ اسکے تھے سب کو پھر ڈبو دیا ہم نے دوسروں کو

اور موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کو تو بچا لیا پھر دوسروں کو غرق کر دیا

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٦٧﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ

تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے اور نہ تھے اکثر انکے ایمان لانے والے اور تحقیق رب تیرا

بلاشبہ اس واقعہ میں نشانی ہے مگر ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے اور آپ کا رب بلاشبہ

لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٦٨﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ ﴿٦٩﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ

البتہ وہی ہے غالب مہربان ع اور پڑھ اوپر انکے قصہ ابراہیم کا جس وقت کہا واسطے باپ اپنے کے

غالب اور مہربان ہے اور انکو ابراہیم کا قصہ (بھی) سناؤ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی

وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ ﴿٧١﴾

اور قوم اپنی کے کس چیز کی عبادت کرتے ہو تم کہا انہوں نے عبادت کرتے ہیں ہم بتوں کی پس رہتے ہیں واسطے انکے بیٹھے

قوم سے پوچھا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو انہوں نے کہا کہ ہم بتوں کی پرستش کرتے ہیں اور انہیں کی عبادت پر قائم ہیں

قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ﴿٧٢﴾ أَوْ يَنفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ﴿٧٣﴾

کہا کہ کیا یہ سنتے ہیں تم سے جس وقت کے پکارتے ہو تم یا نفع دیتے ہیں تم کو یا ضرر دیتے ہیں

(ابراہیم) نے پوچھا جب تم انکو پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری آواز سنتے ہیں یا تمہیں وہ نفع پہنچاتے ہیں یا تمہارا کوئی نقصان کرتے ہیں

قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٧٤﴾ قَالَ أَفَرَأَيْتُم مَّا كُنتُمْ

کہا انہوں نے بلکہ پایا ہم نے باپ دادوں اپنوں کو اسی طرح سے کرتے ہیں ع کہا کیا پس دیکھا ہے تم نے اس چیز کو کہ ہو تم

انہوں نے کہا نہیں بلکہ ہم نے اپنے بڑوں کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے (ابراہیم) نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ جن کو تم

تَعْبُدُونَ ﴿٧٥﴾ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ ﴿٧٦﴾ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّي إِلَّا

عبادت کرتے تم اور باپ تمہارے پہلے پس تحقیق وہ دشمن ہیں واسطے میرے مگر

عبادت کرتے ہو تم بھی اور تمہارے پہلے باپ دادا بھی وہ سب میرے دشمن ہیں سوائے

رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٧﴾ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿٧٨﴾ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي

پروردگار عالموں کا وہ شخص کہ جسنے پیدا کیا مجھ کو پھر وہی راہ دکھاتا ہے مجھ کو اور وہ جو کھلاتا ہے مجھ کو

رب العالمین کے وہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے (اور وہی مجھے سیدھی راہ دکھاتا ہے) اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا

وَيَسْقِينِ ﴿٧٩﴾ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ﴿٨٠﴾ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ

اور پلاتا ہے مجھ کو اور جب بیمار ہوں پس وہی شفا دیتا ہے مجھ کو اور وہ جو مار ڈالے گا مجھ کو پھر

ہے اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی شفا بخشتا ہے اور وہ جو مجھے مارے گا اور پھر اسکے بعد

يُحْيِينِ ﴿٨١﴾ وَالَّذِي أَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ﴿٨٢﴾

جلادے گا مجھ کو اور وہ شخص کہ امید رکھتا ہوں میں یہ کہ بخشے خطا میری دن قیامت کے ع

زندہ کریگا اور وہ جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ میرے گناہوں کو قیامت کے دن بخش دے گا

رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ﴿٨٣﴾ وَاجْعَل لِّي لِسَانَ

اے پروردگار میرے بخش مجھ کو حکم اور ملا دے مجھ کو ساتھ صالحوں کے اور کر واسطے میرے زبان

اے میرے رب! مجھے علم و دانش عطا کر اور نیکوکاروں میں شامل کر اور میرے بعد جو نسلیں آنے والی ہیں

حل لغات۔
۱ فَنَظَلُّ لَهَا
عٰكِفِيْنَ۔ ظلّ مشتق ہے ظلول سے اور ظلول سے مراد ہے دوام عکوف کہتے ہیں اقامۃ علی الشئ کو۔ ۲ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ۔ عدو ضد ہے صدیق کی اور یہ دونوں واحد اور جمع دونوں معنوں میں مستعمل ہوتے ہیں ایک شاعر کہتا ہے ۔ وقوم علیٰ ذوی مرۃ ﴿ اراہم عدوا وکانوا صدیقا ۔ وقال تعالیٰ وہم لکم عدو بئس للظالمین بدلا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(پچھلے صفحہ کا بقیہ) اور فرعون کے دین میں جھوٹ کی سزا قتل تھی۔ خیر اتفاق سے جس نے خضر کا دیکھنا چھپایا تھا اس نے اس عورت سے نکاح کر لیا جس عورت نے خضر کے معاملہ کو چھپایا تھا اور اپنا دین مذہب تعلیم جو خضر سے حاصل ہوئی تھی پوشیدہ رکھی تھی۔ وہ عورت فرعون کی بیٹی کے سر کی کنگھی کر رہی تھی، اچانک اس کے ہاتھ سے کنگھی گری اور اس کی زبان سے (بے اختیار) نکل گیا کہ فرعون ہلاک و تباہ ہوا (اپنی بے دینی کے سبب (بیٹی نے یہ کلمہ اس کی زبان سے سن کر) اپنے باپ کو خبر کی۔ اس عورت کے دو بیٹے تھے اور ایک خاوند تب فرعون نے ان سب کو بلایا اور عورت اور اس کے خاوند سے یہ چاہا کہ وہ اپنا نیا دین و مذہب ترک کر دیں اور اپنے باپ دادا کا فرعونی مذہب قبول کر لیں) انھوں نے انکار کر دیا۔ فرعون نے قتل کی دھمکی دی۔ لیکن ان سچے ایمان داروں نے قتل ہونا منظور کر لیا اور ساتھ ہی فرعون سے کہا اتنا احسان کر کہ ہم سب کو قتل کے بعد ایک ہی قبر میں دفن کروا دے۔ فرعون نے ایسا ہی کیا۔ تو اس قبر میں اتنی خوشبو تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں خوشبو آگئی۔ یہ ہے بہترین انجام دین متین پر ثابت رہنے کا۔ بعض صحابہؓ پر بھی ایسی حالت گذری چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو توحید سے پھیرنے کے لئے دھوپ میں جلتی ہوئی زمین پر ڈال کر ایک بھاری پتھر انکے سینہ پر رکھ دیتے تھے اور کہتے تھے کہ اس دین کو چھوڑ دو۔ وہ برابر توحید کا کلمہ کہتے اور تکالیف برداشت کرتے۔ حضرت حبیبؓ بن زید کا ایک ایک عضو مسیلمہ کذاب ظالم نے کاٹ دیا لیکن آخر دم تک اسلام پر قائم رہے اور اس کی نبوت کو تسلیم نہ کیا۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن حذافہؓ کو رومیوں نے قید کر لیا اور بادشاہ روم نے اپنی لڑکی سے شادی کی پیش کش کی۔ جب صحابی رسولؐ نے نصرانیت قبول کرنے سے ان لفظوں میں انکار کیا کہ اپنا سارا ملک بھی مجھ کو دے تب بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین نہ چھوڑوں گا۔ پھر بادشاہ نے سولی و قتل کی دھمکی دی حتیٰ کہ ان کے سامنے ایک مسلمان کو پکتی ہوئی دیگ میں جلوا دیا۔ آخر ان صحابیؓ کو بھی اسی طرح شہید کر کے دم لیا لیکن یہ دین سے نہ پھرے اور یہی تمنا کرتے کاش ایسی کئی جانیں ملیں تو اللہ کی راہ میں قربان کروں، شہید ہو گئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ آمین (ترجمان جلد ۶ صفحہ ۱۵۵ و ۱۵۶)

ف۲ جب موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لیکر بحکم الٰہی راتوں رات ہجرت کر گئے ادھر فرعون کو خبر ہو گئی۔ قوم کو جمع کر کے کہا اس چھوٹی سی جماعت نے ہم کو تنگ کر رکھا ہے حالانکہ ان کی ہستی کیا ہے؟ کم ذات ہیچ قوم غریب غربا پھر انھوں نے ہمارا ناک میں دم کر رکھا ہے، بس اب انکو مزا چکھاتا ہے۔ جہاں یہ گئے ہیں وہیں گھیر کے میں لیکر انکو ختم کرتا ہے مگر شان الٰہی دیکھئے کہ یہی بات خود اس پر اور اسکی فوج پر لوٹ کر آئی اور وہ مع اپنی قوم لشکر کے بیک وقت ہلاک ہوا۔ یہی انجام ہر اس سرکش کا ہے جو حق و اہل حق کو ذلیل سمجھتا ہے اور انکو تکلیفیں پہنچاتا ہے۔ (فوائد ستاری)

ف۳ ایک رات اللہ کے حکم سے شہر مصر میں وبا پڑی ہر گھر میں بڑا بیٹا مر گیا۔ اور بنی اسرائیل کو آگے سے حکم تھا کہ تیار رہیں۔ اس رات میں نکل کھڑے ہوئے پھر کئی دن لگے ان کو ماتم میں۔ آخر فرعون کی تاکید سے سب نکل کر پیچھے لگے دریائے قلزم پر جا ملے۔ (موضح)

ف۴ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے فرمایا کہ لفظ معیت کا اللہ کی کتاب میں عام بھی آیا ہے جیسا کہ فرمایا وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ۔ اور خاص بھی آیا ہے جیسا کہ فرمایا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ ۔ تو اگر معیت سے ہر جگہ میں معیت ذاتی سمجھی جائے تو تعمیم ناقص ٹھیرے گی تخصیص کی۔ اور یہ بات معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا میں خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ مراد ہے۔ اس میں کافر مراد نہیں اور معیت عامہ جو مخلوق کے ساتھ ہے اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم اور قدرت و سلطان ہے۔ اور معیت خاصہ جو خاص بندوں کے ساتھ ہوتی ہے اس سے مراد اعانت و نصرت اور تائید ہے۔ ابن عبدالبرؒ نے کہا ہے کہ صحابہؓ و تابعینؒ کا اس بات پر اجماع ہے کہ هُوَ مَعَهُمْ میں معیت علمی مراد ہے اور یہی منقول ہے ابن عباسؓ و ضحاکؒ اور امام احمدؒ وغیرہم سے۔ (شرح حدیث النزول)

ف۵ پانی بہت گہرا تھا۔ بارہ جگہ سے پھٹ کر خشک راستے بن گئے بارہ قبیلے بنی اسرائیل کے الگ الگ ان میں کو گذرے اور بیچ میں پانی کے پہاڑ کھڑے رہ گئے کذا فی الموضح۔

فوائد صفحہ ہذا

ف۱ یعنی اس قصہ اور عجائبات و نصرت اور تائید بندگان الٰہی میں جو اس قصہ میں مذکور ہیں البتہ نشانی اور حکمت بالغہ ہے۔ (ابن کثیر)

ف۲ یعنی تیرا رب غالب ہے ہر چیز پر مہربان ہے مخلوق پر کسی کے نہ ماننے پر جلد نہیں پکڑتا بلکہ مہلت دیتا ہے پھر پکڑے گا انکو پکڑنا زبردست قابو پانے والے کا۔ ابو العالیہؒ و قتادہؒ نے کہا اللہ عزیز ہے انتقام بدلہ لینے میں ان لوگوں سے جو اس کے حکم کے مخالف ہیں۔ سعید بن جبیرؒ نے کہا اللہ اس شخص پر مہربان ہے جو اس کی طرف رجوع کرے (ابن کثیر، موضح) میں ہے یہ سُنا دیا ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مکہ کے فرعون بھی مسلمانوں کے پیچھے نکلیں گے لڑائی کو پھر وطن سے باہر تباہ ہوں گے بدر کی لڑائی میں فرعون جیسے تباہ ہوا۔

ف۳ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ سے ایک اور بات شروع ہوتی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ کی خبریں قوم کو سنایئے کہ یہ شرک سے باز آجائیں اور اخلاص و توکل میں اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت میں انکی اقتدا کریں کیونکہ ابراہیم علیہ السلام نے جب سے نشو و نما پائی اور جوان ہوئے اسی وقت سے اپنی قوم بتوں کے پوجنے کا انکار کیا۔ اپنے باپ و قوم سے فرمایا مَا تَعْبُدُونَ ۔ انھوں نے جواب دیا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ آخر ابراہیم علیہ السلام کے روشن دلائل کا وہ کوئی معقول جواب نہ دے سکے تو مجبوراً باپ دادا کی تقلید کا سہارا لیا، آج بھی باطل پرستوں کا آخری ہتھیار یہی تقلید جامد ہے۔ (باقی بر صفحہ ۵۲۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ﴿۸۴﴾ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ﴿۸۵﴾ وَاغْفِرْ

واسطے سچی بیچ پچھلوں کے فقط اور کر مجھ کو وارثوں بہشتوں نعمت کے سے اور بخش

میرا ذکر ان میں جاری رکھ اور مجھ کو نعمتوں بھرے جنت کا وارث بنا

لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ ﴿۸۶﴾ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ﴿۸۷﴾

واسطے باپ میرے کے تحقیق وہ تھا گمراہوں سے فقط اور مت رسوا کیجیو مجھ کو اس دن کہ اٹھائے جاویں گے

اور میرے باپ کو (بھی) بخش دے بیشک وہ گمراہوں میں سے ہے۔ اور قیامت کے دن مجھے رسوا نہ کر

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ﴿۸۸﴾ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿۸۹﴾

جس دن کہ نہ نفع دیگا مال اور نہ بیٹے مگر جو کوئی لاوے اللہ کے پاس دل سلامت

جس دن نہ مال فائدہ دیگا نہ اولاد ہاں جو قلب سلیم لے کر اللہ کے پاس آئے (وہ نجات پا جائے گا)

وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿۹۰﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ﴿۹۱﴾ وَ

اور نزدیک کی جاوے گی بہشت واسطے پرہیزگاروں کے اور ظاہر کی جاوے گی دوزخ واسطے گمراہوں کے فقط اور

اور جنت پاکباز لوگوں کے لئے قریب کر دی جائیگی اور گمراہوں کے لئے دوزخ ظاہر کر دی جائے گی۔ اور

قِيلَ لَهُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿۹۲﴾ مِنْ دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنْصُرُونَكُمْ

کہا جاویگا واسطے انکے کہاں ہے جو تھے کہ تم عبادت کرتے سوا اللہ کے کیا مدد کرتے ہیں تمہاری

ان سے کہا جائے گا وہ جنکی تم عبادت کیا کرتے تھے کہاں ہیں۔ (یعنی) وہ جنکی پوجا تم اللہ کو چھوڑ کر کرتے تھے کیا وہ آج

أَوْ يَنْتَصِرُونَ ﴿۹۳﴾ فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ﴿۹۴﴾ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ

یا بدلہ لیتے ہیں فقط پس اوندھے ڈالے جاوینگے بیچ اسکے وہ اور سب گمراہ اور لشکر ابلیس کا

تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا بدلہ لے سکتے ہیں۔ پھر وہ اور تمام گمراہ اوندھے منہ اسمیں ڈالے جائیں گے اور ابلیس کے لشکر

أَجْمَعُونَ ﴿۹۵﴾ قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ﴿۹۶﴾ تَاللَّهِ إِنْ كُنَّا لَفِي

سب کے سب کہیں گے اور وہ بیچ اسکے جھگڑتے ہوں گے قسم ہے خدا کی تحقیق تھے ہم البتہ بیچ

سب کے سب وہ آپس میں جھگڑیں گے اور کہیں گے اللہ کی قسم! بلاشبہ ہم کھلی گمراہی

ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿۹۷﴾ إِذْ نُسَوِّيكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۹۸﴾ وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا

گمراہی کے ظاہر جس وقت کہ برابر کرتے تھے ہم تمکو ساتھ پروردگار عالموں کے فقط اور نہیں گمراہ کیا ہم کو مگر

میں تھے جبکہ ہم تمہیں رب العالمین کے برابر سمجھتے رہے اور ہمکو گمراہ کیا ہے تو صرف

الْمُجْرِمُونَ ﴿۹۹﴾ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ﴿۱۰۱﴾

گنہگاروں نے پس نہیں واسطے ہمارے شفاعت کرنے والے اور نہ آشنا غم کھانے والا

ان مجرموں نے سو آج نہ تو ہماری شفارش کرنے والا کوئی ہے اور نہ کوئی سچا دوست ہے

فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۰۲﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً

پس کاش کہ ہو واسطے ہمارے پھر جانا پس ہوتے ہم ایمان لانے والے فقط تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانی ہے

اگر ایسا ممکن ہو کہ ہم دوبارہ دنیا میں جا سکیں تو ہم یقیناً مومن ہوں بلاشبہ اس واقعہ میں نشانی ہے

وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۰۳﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۰۴﴾ ع ۵ / ۹

اور نہیں ہیں اکثر انکے ایمان والے فقط اور تحقیق رب تیرا البتہ وہ ہے غالب مہربان

مگر ان میں اکثر ایمان نہیں لاتے اور آپ کا رب غالب اور مہربان ہے

منزل ۵

حل لغات۔

لہ وَلَا تُخْزِنِي۔ اخزاء باب افعال سے ہے خزی سے اور خزی کہتے ہیں رسوائی کو یا لیا گیا ہے خزایہ سے اور خزایہ کے معنے ہیں حیا شرم۔ کہ یَوْمَ لَا يَنْفَعُ یوم بدل واقع ہوا ہے یوم یبعثون کے یوم سے گہ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ۔ قلب سلیم سے مراد ہے وہ دل جو جہل اور اخلاق رذیلہ سے سلامت ہو۔ کہ فَكُبْكِبُوا۔ کُبْكِبُوا مجہول کا صیغہ ہے لیا گیا ہے کبکبہ سے۔ اور کبکبہ اور کب دونوں کے ایک معنی ہیں یعنی اوندھے منہ گرنا بولا کرتے ہیں کب اللہ عدوہ و کبکبہ اور اسی سے ہے الفن کبیتی مکبا علی وجہہ اہدی۔ ھہ إِذْ نُسَوِّيكُمْ۔ اِذ ظرف ہے مبین کا لہ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ۔ صدیق دوست۔ حمیم لیا گیا ہے احتمام سے اور احتمام معنے ہیں ہے اہتمام کے وہو الذی یہمہ ما یہمک یا لیا گیا ہے حامۃ سے اور حامۃ کہتے ہیں خاصہ کو یعنی دوست خالص۔ پھر شافعین کو جمع اور صدیق کو مفرد اس لئے لایا گیا کہ صدیق کا اطلاق مفرد اور جمع دونوں پر یکساں ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ ۵۲۲) فرق صرف اتنا ہے آج جن ائمہ مجتہدین کی تقلید کا سہارا لیا جاتا ہے وہ تو خود کسی کی تقلید کرنے کرانے سے بیزار تھے۔

ف۱ جب غیر اللہ پرستوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس قسم کے جوابات دیئے کہ بس سو دلیلوں کی ایک دلیل یہ ہے کہ ہمارے بڑے اسی طرح کرتے چلے آئے آباؤ اجداد کی تقلید کے سوا اور کوئی دلیل ہمارے پاس نہیں۔ کیا ہم ان سب کو احمق سمجھ لیں تب فرمایا ان کا غیر اللہ کو پوجنا بڑی حماقت ہے ورنہ جس کے اختیار اور قبضہ میں ذرہ برابر نفع نقصان نہ ہو اس کی عبادت کیسی؟ پس ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا سن لو میں بے خوف و خطر اعلان کرتا ہوں کہ تمہارے ان معبودوں سے میری لڑائی ہے میں ان کی گت بنا کر رہوں گا اگر ان میں کوئی طاقت ہے تو مجھ کو کوئی نقصان پہنچا دیکھیں۔ میں تو ان کو اپنا دشمن سمجھتا ہوں۔ اگر نعوذ باللہ ان کی پرستش کروں تو سراسر نقصان ہے۔ اسی سے سمجھ لو کہ تم بھی ان کی عبادت کر کے نقصان اٹھا رہے ہو۔ میرا معبود، دوست، مددگار صرف اللہ ہی ہے اور کوئی نہیں۔

ف۲ ابراہیم نے جو یہ کہا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ میری خطا بخشے سو وہ دو سبب سے کہا ایک تو اپنی کسر نفسی دوسرے امت کو اس بات کی تعلیم دینا کہ معاصی سے اجتناب کریں۔ اور جو گناہ ان سے ہوئے ہیں ان کی بخشش طلب کریں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابن جدعان جاہلیت میں صلہ رحمی کیا کرتا تھا اور مسکین کو کھانا کھلاتا تھا تو کیا وہ اس کو نافع ہوگا۔ فرمایا نہیں اس نے تو ایک دن یہ بھی نہیں کہا۔ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ اے میرے رب گناہوں کو معاف فرما دے۔

(فوائد صفحہ ھٰذا) ف۱ لسان صدق سے مراد ذکر جمیل ہے یعنی ایسے اعمال مرضیہ و آثار حسنہ کی توفیق دے کہ پیچھے آنے والی نسلیں ہمیشہ میرا ذکر خیر کریں اور میرے راستہ پر چلنے کی طرف راغب ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آخر زمانہ میں میرے گھرانے سے نبی ہو اور امت ہو اور میرا دین تازہ کریں چنانچہ یہی ہوا کہ حق تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو دنیا میں قبول عام عطا فرمایا اور ان کی نسل سے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا جنہوں نے ملت ابراہیمی کی تجدید کی اور فرمایا کہ میں ابراہیمؑ کی دعا ہوں۔ آج بھی ابراہیم علیہ السلام کا ذکر خیر اہل ملل کی زبانوں پر جاری ہے اور امت محمدیہ تو ہر نماز میں کما صلیت علی ابراہیم اور کما بارکت علی ابراہیم پڑھتی ہے۔ کذا ابن کثیر و فتح و موضح الفرقان۔

ف۲ صحیح بخاری میں ہے کہ ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن اپنے باپ آزر کو دیکھیں گے اور آزر کے منہ پر سیاہی ہوگی تو اس کو ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں نے تجھ کو نہ کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کر۔ تو ان کا باپ کہے گا آج میں تیری نافرمانی نہیں کروں گا۔ تب ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے اے رب! تو نے وعدہ کیا تھا کہ تو رسوا نہ کرے گا مجھ کو جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے اور اس خواری سے بڑھ کر اور کیا رسوائی ہوگی کہ میرا باپ جو رحمت سے دور کیا گیا ہے اس کا یہ حال ہے۔ تب اللہ تعالیٰ فرمائیگا میں نے حرام کر دیا ہے جنت کو کافروں پر۔ الفاظ حدیث یہ ہیں قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْقٰى اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَبَاهُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَنِيْ اَنْ لَّا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ (بخاری مصری صفحہ ۱۷۱ جلد سوم) پھر فرمائے گا اے ابراہیم! دیکھ اپنے پاؤں کے نیچے۔ پھر ابراہیم علیہ السلام دیکھیں گے آزر کو بجو کی صورت میں گندگی میں آلودہ۔ پھر اس کو پاؤں سے پکڑ کر دوزخ میں ڈال دیں گے۔ (ابن کثیر) اس مضمون کا تفصیلی بیان صفحہ ۲۶۵ میں بھی لکھا گیا ہے۔

ف۳ یعنی جن کا دل شرک و کفر بدعات و حب دنیا کے امراض سے پاک و صاف ہوگا انکو تو سب چیزیں فائدہ دینگی کیونکہ ایسے لوگ ہر چیز کو عموماً اچھے طریق پہ لگایا کرتے ہیں اسلئے اسکا اجر انکو ضرور ملیگا۔ مال و اولاد کچھ کام نہ آئیں گے اگر کافر چاہے کہ قیامت میں مال و اولاد فدیہ میں دیکر جان چھڑا لے تو ممکن نہیں۔ یہاں کے صدقات و خیرات اور نیک اولاد سے بھی کچھ نفع کی توقع کی وقت ہے جب اپنا دل کفر کی پلیدی سے پاک ہو اور ذکر الٰہی اسکا وظیفہ ہو اسی سے دل کا سکون اور چین جیسا کہ فرمان الٰہی ہے اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ اور وہ ذکر صحیح العقیدہ ہونے کے بعد پنجوقتہ فرض نماز ہے اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ مقصود دیگر فرائض بھی کی ادائیگی ذکر ہے اور ذکر سکون و صحت قلب ہے اور قیامت میں نجات کا دارومدار سلیم قلب ہی ہے۔ معلوم ہوا روحانی طور سے قلب سلیم اخروی باغ و بہار کی زندگی کا ضامن ہے اور جسمانی قلب کی صحت سے دنیاوی زندگی اچھی ہے اور اگر دل مریض ہو تو سارا چین ختم۔ حدیث شریف میں ہے اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ جُرَشٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَعِيْرِ فَنَادَتْ يَا عَائِشَةُ اَعِيْنِيْنِيْ بِدَعْوَةٍ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَكِّنُنِيْ بِهَا وَتَطْمَئِنِّيْنِيْ بِهَا وَاِنَّهٗ قَالَ لَهَا ضَعِيْ يَدَكِ الْيُمْنٰى عَلٰى فُؤَادِكِ وَامْسَحِيْهِ وَقُوْلِيْ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ دَاوِنِيْ بِدَوَائِكَ وَاشْفِنِيْ بِشِفَائِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَاَحْذِرْ عَنِّيْ اَذَاكَ قَالَتْ فَدَعَوْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُهٗ جَيِّدًا (ابن سنی صفحہ ۱۶۸ و حاشیہ جامع صغیر صفحہ ۳۴) یعنی قبیلہ بنی جرش کی ایک عورت اونٹ سوار نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے دل کے بے چین اور دکھ کے دفعیہ کے لئے دعا کی درخواست کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا دایاں ہاتھ اپنے دل پر رکھ لیتی جا اور بسم اللہ سے عنی اذاک تک دعا کے الفاظ پڑھتی جا۔ چنانچہ اس عورت نے ایسا ہی کیا۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے اس دل کے درد کی دعا کو بڑا عمدہ پایا گویا دل کی بیماری اس دعا سے بحکم الٰہی جاتی رہی یہ دعا ہے دایاں ہاتھ دل پر (باقی بر صفحہ آئندہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٠٥﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا

جھٹلایا قوم نوح کی نے پیغمبروں کو جس وقت کہا واسطے انکے بھائی انکے نوح نے کیا نہیں

(اسی طرح) نوح کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا جب ان سے انکے بھائی نوح نے کہا کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں

تَتَّقُونَ ﴿١٠٦﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٠٨﴾

ڈرتے تم تحقیق میں واسطے تمہارے ہوں پیغمبر! امانت والا پس ڈرو اللہ سے اور کہا مانو میرا فـ

ہو (سنو) میں تمہارے لئے رسول امین ہوں سو تم اللہ کی (نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٠٩﴾

اور نہیں سوال کرتا میں تم سے اوپر اسکے کچھ بدلہ نہیں بدلہ میرا مگر اوپر پروردگار عالموں کے

اور میں تم سے اسپر کوئی معاوضہ نہیں چاہتا میرا معاوضہ تو پروردگار عالم کے ذمہ ہے

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١١٠﴾ قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ﴿١١١﴾

پس ڈرو اللہ سے اور کہا مانو میرا کہا انہوں نے کیا مان لیویں ہم واسطے تیرے اور پیروی کی تیری رذالوں نے فـلہ

پس تم (اللہ کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ انہوں نے جواب دیا کیا ہم تجھ پر ایمان لے آئیں حالانکہ تیری پیروی رذیل لوگ کرتے ہیں

قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١٢﴾ إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي لَوْ

کہا اور کیا جانوں میں کیا کرتے تھے وہ پہلے فـ نہیں حساب انکا مگر اوپر رب میرے کے اگر

نوح نے جواب دیا کہ مجھے کیا معلوم کہ وہ کیا کرتے تھے ان کا حساب میرے پروردگار کے ذمہ ہے کاش

تَشْعُرُونَ ﴿١١٣﴾ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٤﴾ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿١١٥﴾

سمجھو تم اور نہیں میں نکالدینے والا ایمان والوں کو نہیں میں مگر ڈرانے والا ظاہر کر کر فـ

تم سمجھتے اور میں ایمان والوں کو اپنے پاس سے ہٹانے والا نہیں ہوں میں تو صرف کھلے بندوں (اللہ کی نافرمانی پر) ڈرانے والا ہوں

قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ ﴿١١٦﴾ قَالَ

کہا انہوں نے اگر نہ باز رہے گا تو اے نوح البتہ ہوگا تو سنگسار کئے گیوں سے (نوح نے) کہا

انہوں نے جواب دیا اے نوح! اگر تم اس سے باز نہ آؤ گے تو ہم تمہیں پتھر مار کر ہلاک کر ڈالیں گے نوح نے کہا

رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي النصف

اے رب میرے تحقیق قوم میری نے جھٹلایا مجھکو پس حکم کر درمیان میرے اور درمیان انکے حکم کرنا اور نجات دے مجھکو

اے میرے رب! میری قوم نے مجھے جھٹلایا ہے سو تو میرے اور انکے درمیان قطعی فیصلہ فرما دے اور مجھے اور ان ایمان

وَمَنْ مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾ فَأَنْجَيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ

اور ان لوگوں کو کہ ساتھ میرے ہیں ایمان والوں سے فـ پس نجات دی ہم نے اسکو اور انکو کہ ساتھ اسکے تھے بیچ کشتی

لانے والے لوگوں کو جو میرے ساتھ ہیں (ان سے) نجات دیدے چنانچہ ہم نے انکو اور جو انکے ساتھ بھری ہوئی کشتی میں سوار تھے

الْمَشْحُونِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبَاقِينَ ﴿١٢٠﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً

بھری ہوئی کے پھر ڈبو دیا ہم نے پیچھے باقیوں کو تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے

نجات دی اس کے بعد جو باقی رہے انکو ہم نے غرق کر دیا (دیکھو!) اس واقعہ میں بھی نشان عبرت ہے

وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٢١﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٢﴾ ع ٦ / ١٢

اور نہیں ہیں اکثر انکے ایمان لانے والے اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہ ہے غالب مہربان

مگر ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے اور آپ کا رب ہی سب پر غالب اور مہربان ہے

حل لغات۔ لہ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ۔ ارذلون مشتق ہے رذالۃ سے اور رذالہ کہتے ہیں خست کو۔ ٢ہ فَافْتَحْ بَيْنِي۔ فافتح معنے میں ہے فاحکم کے۔ والفتاحۃ الحکومۃ والفتاح الحاکم۔ ٣ہ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ۔ فلک کشتی اس کی جمع فُلک بوزن اُسد۔ مشحون مملو یعنی بھری ہوئی بولا کرتے ہیں شحنها علیهم خیلا ورجلا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ گذشتہ) (ول پر رکھ کر پڑھنے کی۔ نیز فالج جذام وغیرہ جیسے مہلک امراض سے محفوظ رہنے کی درج ذیل دعائیں ہر روز صبح یعنی نماز فجر ۳ بار پڑھی جائیں (۱) بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ (۲) سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ (۳) اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ مِنْ عِنْدِكَ وَأَفِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَيَّ مِنْ رَّحْمَتِكَ وَأَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ (عمل الیوم واللیلۃ وترغیب الترھیب)

جن لوگوں نے نیکیاں کی تھیں، برائیوں سے بچے تھے جنت اس دن ان کے پاس ہی زیب وزینت کے ساتھ موجود ہوگی جسے دیکھ کر داخل ہونے سے پہلے ہی مسرور و محظوظ ہوں گے اور سرکشوں، مشرکوں، گمراہوں کے سامنے جہنم ظاہر ہوگی وہ اس طرح کہ اس میں سے ایک گردن نکل کھڑی ہوگی جو گنہگاروں کی طرف غضبناک ہو کر تیوریاں بدل کر نظر ڈالے گی اور اتنا شور مچائے گی کہ داخل ہونے سے پہلے ہی دل اڑ جائیں گے کلیجے ہل جائیں گے۔ (ابن کثیر) **ف** یعنی اب وہ فرضی معبود کہاں گئے کہ نہ تمھاری مدد کر کے اس عذاب سے چھڑا سکتے ہیں نہ بدلہ لے سکتے ہیں بلکہ خود اپنی بھی مدد نہیں کر سکتے۔

ف مشرک لوگوں کا برابر کرنا اپنے معبودوں کو اللہ کے ساتھ محبت اور تعظیم میں تھا اور وہ اقرار کرتے تھے کہ وہی ایک ذات پاک ہر چیز کا خالق اور رب و مالک ہے اور وہ مانتے تھے کہ ہمارے معبود نہ پیدا کرنے والے ہیں اور نہ روزی دینے والے (حیات وممات ان کے ہاتھ میں ہے۔ محبت میں برابری یہ کہ جتنی محبت اللہ کے ساتھ ہو اتنی غیر کے ساتھ رکھے۔ اور عبادت و تعظیم میں برابری یہ جیسا اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ اور رکوع کرتے ہیں ہو اس کو بھی کرے اردگرد گھومتے ہیں اور اٹھتے بیٹھتے وقت اس کا نام لیتے ہیں اور نذر و نیاز اسی کی مانتے ہیں ہر کام کا شروع اس کے نام سے کرتے ہیں اور جب اولاد ہو تو اس کے شکر میں اس کے نام کا جانور ذبح کرتے ہیں۔ اولاد کا نام عبداللہ عبدالرحمن رکھتے ہیں۔ کلام میں جب قسم کھانے کی حاجت ہو تو اسی کے نام کی قسم کھاتے ہیں، سو اس قسم کی چیزیں اللہ نے اپنی تعظیم اور عبادت کے واسطے بتائی ہیں پھر جو کوئی کسی نبی یا ولی، امام و شہید کی اس قسم کی تعظیم کرے تو اس نے انکو اللہ کے برابر ٹھیرایا اور ان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھیرایا۔ (امام ابن القیم و امام احمد رح)

ف اس آیت سے ثابت ہوا کہ مشرکوں کا قیامت کے دن کوئی سفارشی و دوست ساتھی نہ ہوگا۔ تمام انبیاء۔ ولی بزرگ ان سے بیزار ہوں گے اور وہاں یہ مشرکین اپنی گمراہی اور شرک کا اقرار کریں گے اور پچھتائیں گے مگر پچھتانا بیکار ہے۔ کاش دنیا میں ہی موحد بن جائیں شرک چھوڑ دیں (ابو محمد غفرلہ الصمد)

ف یعنی ابراہیم علیہ السلام کے اس قصہ میں توحید وغیرہ کے دلائل اور مشرکین کا عبرت ناک انجام دکھلایا گیا ہے مگر لوگ کہاں مانتے ہیں۔

فوائد صفحہ ھٰذا

ف۱ یعنی نہایت صدق وامانت کے ساتھ حق تعالیٰ کا پیغام بلاکم وکاست تم کو پہنچاتا ہوں لہٰذا واجب ہے کہ پیغام الٰہی سن کر اللہ سے ڈرو اور میرا کہنا مانو۔ ایک بے لوث آدمی کی بات ماننی چاہئے۔ اس جملہ کو مکرر کیا ماننے کی تاکید اور طبع ذکر نے کے لئے۔ یہ ہر ایک ایسی صفت ہے کہ جب ایک بھی ان میں سے کسی شخص میں موجود ہو تو اس کا قول قبول کرنا لازم ہوتا ہے تو جب میرے میں یہ دونوں صفتیں موجود ہیں تو پھر کیا وجہ کہ قبول نہ کرو اور جملہ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوْنِ ۝ تمام دین کی باتوں کو شامل ہے۔ (جامع البیان بزیادۃ وغیرہ)

ف۲ یعنی تھوڑے سے کمینے اور نیچ قوم کے لوگ اپنی نمود کے لئے دلے تیرے ساتھ ہو گئے ہیں بھلا یہ کیا اونچے کام کریں گے۔ اور ہمارا فضل و شرف کب اجازت دے سکتا ہے کہ ان کمینوں نیچ قوموں کے دوش بدوش تمھاری مجلس میں بیٹھا کریں پہلے تو آپ ان کو یہاں سے کھسکا دیجئے پھر ہم سے بات کرنا۔ مجاہد نے ہمارا رذلون سے جُلاہے مراد ہیں اور بعض نے موچی مراد لیے ہیں دینداروں اور انبیاء علیہم السلام کے تابعدار اکثر یہی لوگ ہوتے رہے ہیں جو دنیا میں غریب اور فقراء و کم حیثیت سمجھے جاتے تھے۔ دین حق سے منکر اکثر وہ لوگ ہوتے ہیں جو دنیا میں آسودہ حال، مالدار، عزت دار کہلاتے ہیں۔ (فتح البیان) یہ بیان صفحہ ۵۴ میں بھی گذرا۔

ف۳ یعنی مجھے ان کا صدق و ایمان قبول ہے، ان کے پیشے یا نیت اور اندرونی کاموں کے جاننے سے کیا مطلب اس کا فیصلہ اور حساب تو پروردگار کے یہاں ہوگا باقی میں تمھاری خاطر سے غریب ایمانداروں کو اپنے پاس سے دھکے نہیں دیسکتا

ف میرا فرض تم کو ارشاد الٰہی سے آگاہ کر دینا تھا سو کھول کھول کر بیان کر چکا۔ تمھاری لغو فرمائشیں پوری کرنا میرے ذمہ نہیں۔ (فتح)

ف۵ ایک لمبی مدت تک تبلیغ کے بعد نوح علیہ السلام کی قوم نے آخر یہ کہا اے نوح! اگر تو باز نہ آیا تو ہم تجھے پتھراؤ کر کے تیری جان لے لیں گے۔ نوح علیہ السلام نے بھی اللہ سے دعا کی۔ انجام یہ ہوا کہ اس قوم پر اللہ کا عذاب آیا اور غرق کر دی گئی حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کی جماعت نجات پا گئی۔ (ابو محمد غفرلہ الصمد)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٢٣﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٢٤﴾

جھٹلایا عاد نے رسولوں کو جب وقت کہا واسطے ان کے بھائی ان کے ہود نے کیا نہیں ڈرتے تم

اسی طرح عاد نے (بھی) رسولوں کو جھٹلایا جب ان کے بھائی ہود نے ان سے کہا کیا تم (اللہ کی نافرمانی سے) ڈرتے نہیں

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٢٥﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٢٦﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ

تحقیق میں واسطے تمہارے رسول ہوں باامانت پس ڈرو اللہ سے اور کہا مانو میرا اور نہیں سوال کرتا میں تم سے

سنو! میں تمہارے لئے رسول امین ہوں سو تم اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تم سے اس بات

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٢٧﴾ أَتَبْنُونَ بِكُلِّ

اوپر اس کے کچھ بدلا نہیں ہے بدلا میرا مگر اوپر پروردگار عالموں کے کیا بناتے ہو تم ہر اونچی جگہ

کا کوئی معاوضہ نہیں چاہتا۔ میرا معاوضہ تو پروردگار عالم کے ذمے ہے کیا تم ہر اونچی جگہ بے فائدہ

رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ ﴿١٢٨﴾ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ﴿١٢٩﴾ وَإِذَا

زمین نرم کے ایک نشانی کھیلتے ہوئے اور بناتے ہو تم مکان کاریگری کے تاکہ تم ہمیشہ رہو گے اور جب وقت

عمارتیں بناتے ہو۔ اور بڑے بڑے محل بناتے ہو شاید تم ہمیشہ زندہ رہوگے اور جب تم

بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ﴿١٣٠﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٣١﴾ وَاتَّقُوا الَّذِي

پکڑتے ہو تم پکڑتے ہو سرکش ہو کر پس ڈرو اللہ سے اور کہا مانو میرا اور ڈرو اس شخص سے

پکڑتے ہو تو ظالمانہ پکڑتے ہو سو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور اس ذات اقدس سے

أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ ﴿١٣٢﴾ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ ﴿١٣٣﴾ وَجَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿١٣٤﴾

مدد دی تم کو ساتھ اس چیز کے جانتے ہو تم مدد دی تم کو ساتھ چارپایوں کے اور بیٹوں کے اور باغوں کے اور چشموں کے

ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے مدد کی جن کو تم جانتے ہو اس نے تمہاری چارپایوں سے اور اولاد سے مدد کی اور باغوں سے اور چشموں سے

إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٣٥﴾ قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ

تحقیق میں ڈرتا ہوں اوپر تمہارے عذاب دن بڑے کے سے کہا انہوں نے برابر ہے اوپر ہمارے کیا تو نصیحت کرے تو

مجھ کو تمہارے معاملہ میں بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے انہوں نے جواب دیا ہمارے لئے یکساں ہے خواہ تم

أَمْ لَمْ تَكُنْ مِنَ الْوَاعِظِينَ ﴿١٣٦﴾ إِنْ هَٰذَا إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣٧﴾ وَمَا

یا نہ ہو تو نصیحت کرنے والوں سے نہیں یہ مگر عادت پہلوں کی اور نہیں

نصیحت کرو یا نہ کرو یہ تو پہلے لوگوں کی عادتیں ہیں اور ہم

نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿١٣٨﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا

ہم عذاب کئے گئے پس جھٹلایا اس کو پس ہلاک کیا ہم نے ان کو تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے اور نہ

قطعاً عذاب نہیں ہوگا الغرض انہوں نے ہود کو جھٹلایا پس ہم نے ان کو ہلاک کر دیا بلاشبہ اس میں نشانِ عبرت

كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٣٩﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٤٠﴾ كَذَّبَتْ ع ۱۱

تھے بہت ان کے ایمان والے اور تحقیق رب تیرا البتہ وہی ہے غالب مہربان جھٹلایا

ہے۔ مگر ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے۔ اور آپ کا رب بلاشبہ غالب اور مہربان ہے (اسی طرح)

ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٤١﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٤٢﴾ إِنِّي

ثمود نے پیغمبروں کو جب وقت کہا واسطے ان کے بھائی ان کے صالح نے کیا نہیں ڈرتے ہو تم تحقیق میں

ثمود نے (بھی) رسولوں کو جھٹلایا جب ان کے بھائی صالح نے ان سے کہا کیا تم اللہ کی نافرمانی سے نہیں ڈرتے میں تمہارے

حل لغات۔

لہ اتبنون بکل ریع آیۃ۔ ریع کہتے ہیں اونچے مکان کو۔ آیۃ کہتے ہیں نشان کو یہاں مراد ہے بروج اور منارے جو یادگار کے لئے بنائے جاتے ہیں۔
لہ وتتخذون مصانع۔ مصانع قلعے اور پچی کاری کے محل۔ لہ واذا بطشتم۔ بطش کہتے ہیں سختی کے ساتھ مواخذہ کرنے کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ حضرت ہود علیہ السلام نہایت خوب صورت حضرت آدم علیہ السلام سے بہت مشابہ تھے۔ ان کا پیشہ سوداگری تھی چار سو چونسٹھ برس زندہ رہے قوم کی بستیاں عمان اور حضرموت کے درمیان تھیں۔ اللہ نے اُن کو قوم عاد کا بھائی فرمایا کیونکہ تمام انسان ایک باپ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور اس رشتہ سے سب انسان آپس میں بھائی ہیں لیکن رُتبہ ایک اُمتی اور پیغمبر کا برابر نہیں ہوتا۔ پیغمبر انسان ہی ہوتے ہیں مگر نبوت اور پیغمبری کی وجہ سے مرتبے میں سب انسانوں سے بالاتر، اکمل، افضل ہوتے ہیں۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اپنا بھائی فرمایا ہے وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ رَاَیْنَا اِخْوَانَنَا (صحیح مسلم شریف) مجھے تو بہت پسند ہے کہ کاش میں اپنے بھائیوں کو دیکھ لیتا۔ اس سے مراد آپ کی امت کے وہ لوگ تھے جو آپؐ کے زمانہ کے بعد آنے والے تھے۔ مشکوٰۃ میں بحوالہ مسند احمد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَاَکْرِمُوْا اَخَاکُمْ یعنی عبادت اللہ ہی کی کرو، ہاں اپنے بھائی کا یعنی میرا اکرام ادب کرو۔ سورۂ حجرات کے پہلے رکوع میں ہے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ سب مؤمن آپس میں بھائی ہیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اِنَّمَا اَنَا اَخُوْکَ میں تو آپؐ کا بھائی ہوں۔ جس کے جواب میں آپؐ نے فرمایا اَنْتَ اَخِیْ فِیْ دِیْنِ اللہِ وَکِتَابِہٖ بیشک تم دین اللہ اور کتاب اللہ میں میرے بھائی ہو۔ قرآن نے نبیوں کو ان کی اپنی امت کا بھائی کہا ہے۔ فرمان ہے وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا، وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا، وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا، اِذْ قَالَ لَھُمْ اَخُوْھُمْ لُوْطٌ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بھائی فرمایا۔ اسی طرح اگلے پیغمبروں کو آپؐ نے اپنا بھائی فرمایا۔ نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی فرمایا (کتب حدیث) معلوم ہوا مراتب مناصب ملنے سے جنسیت نہیں بدلا کرتی فافہم۔ ہود علیہ السلام کا قصہ صفحہ ۲۲۰ میں بھی لکھا گیا ہے۔

ف۲ عون سے مروی ہے جس کا خلاصہ یہ کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے جب مسلمانوں کو دیکھا کہ وہ بڑی بڑی عمارتوں کے بنانے میں مصروف ہو گئے ہیں (بطور فخر) تو مسجد میں تمام لوگوں کو جمع کیا اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا اے دمشق والو! تم شرماتے نہیں حیا نہیں کرتے۔ بھلا یہ کیا مال ضائع کرتے ہو جو نہ کھاتے ہیں آگے نہ رہنے سہنے میں محض شہرت و ناموری کے لئے گویا قیامت کا سامان کرتے ہو۔ زندگی تو چند روزہ اس پر یہ ہوس۔ اب بھی بعض بیوقوفوں کو یہ شوق لگا ہے کہ اپنی یادگار کے لئے کوئی محل یا عمارت یا گنبد یا برج بناتے ہیں اور اتنا نہیں سمجھتے کہ آخر یہ بھی ایک مدت کے بعد فنا ہو جائیں گے، رہے نام اللہ کا۔ ہاں وہ کام کرو جو آخرت میں تمہارے کام آئے۔ شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ قوم عاد کے لوگوں کو بڑا شوق تھا اونچے مضبوط مینارے بنانے کا جس سے کچھ کام نہ نکلے مگر نام ہو جائے اور رہنے کی عمارتیں بھی بڑے تکلف کی بناتے تھے مال ضائع کرنے کو۔ ان میں بڑی کاریگریاں دکھلاتے گویا یہ سمجھتے تھے کہ ہمیشہ یہیں رہنا ہے اور یہ یادگاریں اور عمارتیں کبھی برباد نہ ہوں گی (لیکن آج دیکھو تو ان کے کھنڈر بھی باقی نہیں) خلاصہ موضح۔ اونچی تعمیرات کی مذمت صفحہ ۳۰۰ میں لکھی گئی ہے۔

ف۳ جیسے ظالموں کا قاعدہ ہے کہ ذرا سا کسی سے رنج پہنچا تو اس کی جان لینے کی فکر میں ہو گئے سو فرمایا اللہ سے ڈرو ظلم و تکبر سے باز آؤ اور میری بات مانو۔ (وحیدی وغیرہ)

ف۴ حاصل اس مقام کا جو حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کی نادانی اور غفلت سے آگاہ کیا وہ یہ تھا کہ تم کو دنیا کی بے ثباتی کا صحیح اور پورا نقشہ سامنے رکھنا چاہئے اور یہ جو تم لوگ بڑے کروفر کے مکانات وغیرہ میں پڑے ہو قطعاً بے سود ہیں۔ اسی طرح کے مواعظ و نصائح حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قوموں کو کرتے آئے ہیں کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی ہے۔ ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات مطالعہ کرنے والوں پر بھی بخوبی روشن ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُنیا اور اسکی تمام آرائش و زینت کو کبھی آنکھ بھر کر بھی نہیں دیکھا اور دُنیا کی اس سے زیادہ کوئی وقعت نہیں ہے جو مسافر کی آنکھ میں سرائے کی ہوا کرتی ہے کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ وغیرہ ارشادات نبویؐ اس کے شاہد ہیں۔ مقصد یہ کہ قوم عاد نے تمرد و استمرار کیا، اللہ کے رسول کو جھٹلایا۔ آخر سات رات آٹھ دن میں ہوائی عذاب سے ہلاک ہو گئے۔

ف۵ قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود وغیرہ وغیرہ نے اگرچہ صرف ایک اپنے ہی پیغمبر کو جھٹلایا مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو الزام دیا ہے کہ انھوں نے ہمارے تمام پیغمبروں کو جھٹلایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی ایک پیغمبر کا منکر گویا تمام پیغمبروں کا منکر ہے۔ قرآن و حدیث کے ایک مسئلہ کو جھٹلانے والا انکار کرنے والا گویا پورے قرآن و حدیث اور شریعت کا جھٹلانے والا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۴۳﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۴۴﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ

واسطے تمہارے رسول ہوں امانت دار ـ پس ڈرو اللہ سے اور کہا مانو میرا ـ اور نہیں سوال کرتا میں تم سے اوپر اسکے

لئے رسول امین ہوں ـ سو تم اللہ (کی نافرمانی کے نتائج و عواقب) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ـ میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب

مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ

کچھ بدلہ ـ نہیں ہے بدلہ میرا مگر اوپر پروردگار عالموں کے ـ کیا چھوڑے جاؤ گے تم بیچ

نہیں کرتا میرا معاوضہ تو پروردگار عالم کے ذمے ہے ـ کیا جو چیزیں (دنیا میں) ہیں تم انہیں

مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۴۷﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا

اس چیز کے کہ یہاں ہے امن سے ـ بیچ باغوں کے اور چشموں کے ـ اور کھیتوں کے اور کھجوروں کے کہ خوشہ انکا

بے خوف چھوڑ دیا جائے گا ـ (یعنی) باغوں اور چشموں میں ـ اور کھیتوں میں اور کھجوروں میں جنکے خوشے لطیف

هَضِيْمٌ ﴿۱۴۸﴾ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

نرم پڑتا ہے ـ اور تراش لیتے ہو تم پہاڑوں سے گھر با تکلف ـ پس ڈرو اللہ سے

و نازک ہوتے ہیں ـ اور تم پہاڑوں میں خوشی سے تراش تراش کر گھر بناتے ہو ـ پس تم اللہ (کی نافرمانی کے نتائج

وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۵۰﴾ وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ

اور کہا مانو میرا ـ اور مت مانو حکم حد سے نکل جانے والوں کا ـ وہ لوگ کہ فساد کرتے ہیں

و عواقب) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ـ اور حد سے گزر جانے والوں کی بات نہ مانو ـ جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اور اصلاح

فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

بیچ زمین کے اور نہیں اصلاح کرتے ـ کہا انہوں نے سوائے اسکے نہیں کہ تو جادو کئے گیوں سے ہے ـ

نہیں کرتے ـ انہوں نے جواب دیا کہ تم پر تو جادو ہو چکا ہے

مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۴﴾

نہیں تو مگر آدمی مانند ہمارے ـ پس لے آ کوئی نشانی اگر ہے تو سچوں سے ـ

تم محض ہم ایسے بشر ہو ـ اگر صداقت پر ہو ـ تو کوئی نشانی پیش کرو

قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۱۵۵﴾ وَلَا

کہا یہ اونٹنی واسطے اسکے پینا ہے اور واسطے تمہارے پانی پینا ہے ایکدن معلوم ـ اور مت

(صالح نے) کہا یہ اونٹنی ہے اسکے پانی پینے کی باری ہے اور ایک مقرر روز تمہاری باری ہے ـ اس کو

تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵۶﴾ فَعَقَرُوْهَا

ہاتھ لگاؤ اس کو ساتھ برائی کے پس پکڑے گا تم کو عذاب دن بڑے کا ـ پس پاؤں کاٹے اسکے

تکلیف نہ دینا ـ ورنہ تمہیں بڑے دن کا عذاب آ پکڑے گا ـ تو انہوں نے اسکی کونچیں

فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ

پس ہو گئے پشیمان ـ پس پکڑا ان کو عذاب نے ـ تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے

کاٹ ڈالیں پھر پشیمان ہوئے ـ سو ان کو عذاب نے آپکڑا ـ بلاشبہ اس واقعہ میں نشان عبرت ہے

وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۵۹﴾ ع ۸ ۱۴

اور نہ تھے اکثر انکے ایمان والے ـ اور تحقیق رب تیرا البتہ وہی ہے غالب مہربان

مگر ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے ـ اور آپ کا رب سب پر غالب اور مہربان ہے

حل لغات ـ

لہ اَتُتْرَكُوْنَ فِيْمَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ـ اَتُتْرَكُوْنَ میں ہمزہ استفہام انکاری ہے ـ فیما کا ما معنے میں الذی کے اور متعلق ہے استقر محذوف کے والتقدیر اتترکون فی الذی استقر فی ہذا المکان من النعیم ـ لہ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ـ یہ تفصیل ہے ما قبل کی ـ اور نخل کو علیحدہ ذکر کرنے میں باوجودیکہ وہ بھی جنات میں شامل ہے اس طرف اشارہ ہے کہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ف یعنی کیا یہ خیال ہے کہ ہمیشہ اسی عیش و آرام اور باغ و بہار کے مزے لوٹو گے اور پہاڑوں کو تراش کر جو تکلف کے مکان تیار کئے ہیں ان سے کبھی نہ نکلو گے یا یہ مضبوط اور سنگین عمارتیں تمکو اللہ کے عذاب سے بچالیں گی۔ اس سودائے خام کو دل سے نکال ڈالو اور اللہ سے ڈر کر میرا کہا مانو میں تمہارے بھلے کی کہتا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھل جب پک جائے اور کھانے کے قابل ہو جائے تو اسکو ہضیم کہتے ہیں اور ایک روایت میں ان سے مروی ہے کہ ہضیم وہ پھل ہے جو نہایت نازک اور لطیف ہو۔ (ابن کثیر)

ف مُسرفین سے انکے رؤسا اور بڑے مراد ہیں جو انکو کفر اور شرک و مخالفت حق کی طرف بلاتے تھے (ابن کثیر و جامع) مُسَحَّر وہ شخص ہے جس پر جادو کیا گیا یہی قول ہے مجاہدؒ و قتادہؒ کا۔ اور بعض نے کہا مُسَحَّر وہ شخص ہے جسکو کھانے پینے کے ساتھ لگایا جائے۔ یہ قول کلبیؒ وغیرہ کا ہے۔ اس صورت میں مُسَحَّر وہ شخص ہے جس کا پھیپھڑا ہو کیونکہ سحر بمعنی پھیپھڑے کے ہے تو گویا انھوں نے کہا تو تو ایک آدمی ہے جیسے ہم لوگ کھاتا ہے اور پیتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مُسَحَّرین ساتھ معنی مخلوق کے ہے (فتح)

ف یعنی ہم سے کونسی بات تجھ میں زائد ہے جو نبی بن گیا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے جادو کر دیا ہے جس سے تیری عقل ماری گئی ہے (العیاذ باللہ)

کہنے لگے اگر نبی ہے اور ہم سے ممتاز درجہ رکھتا ہے تو اللہ سے کہکر کوئی ایسا نشان دکھلا جسے ہم بھی تسلیم کرلیں۔ پھر فرمائش کی کہ اچھا پتھر کی اس چٹان میں سے ایک اونٹنی نکال دے جو ایسی اور ویسی ہو۔ حضرت صالح علیہ السلام نے دُعا فرمائی۔ حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے یہ نشان دکھلا دیا (موضح القرآن)

ف حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں اونٹنی پیدا ہوئی پتھر میں سے اللہ کی قدرت سے حضرت صالح کی دُعا سے وہ چھوٹی پھرتی۔ جس جنگل میں چرنے یا جس تالاب پر پانی پینے جاتی سب مواشی بھاگ کر کنارے ہو جاتے تب یوں ٹھیرا دیا کہ ایک دن اس پانی پر وہ جائے ایک دن اوروں کے مواشی جائیں۔ اونٹنی کے ساتھ بُرائی سے پیش دآنا ورنہ بڑی سخت آفت ہوگی۔

ف۵ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی نشستگاہ دیکھی وہ ساٹھ ہاتھ تھی ساٹھ ہاتھ میں قرآن پاک کا ظاہر بھی یہی ہے کہ وہ اونٹنی اور اونٹنیوں کی طرح نہ تھی بلکہ خلاف عادت کی صورت پر تھی اور اسی پر امت کا اجماع ہے۔ (فتح وسلفیہ)

ف ایک بدکار عورت کے گھر میں مواشی بہت تھے چارے اور پانی کی تکلیف سے اپنے ایک آشنا کو اکسایا۔ اس نے اونٹنی کے پاؤں کاٹ کر ڈال دیئے۔ اس کے تین دن بعد عذاب آیا۔ (موضح القرآن)

---

1 وہ تمام درختوں میں افضل و بہتر ہے۔ ؎ طَلْعُهَا هَضِيمٌ طلع کہتے ہیں خوشے یا گچھے کو ہضیم لیا گیا ہے ہضم بمعنی کسر سے یعنی اس کے خوشے بوجھ کی وجہ سے گویا ٹوٹے پڑتے ہیں۔ ؎ وَتَنْحِتُونَ۔ یہ مشتق ہے نحت سے اور نحت کہتے ہیں کسی چیز کے تراشنے یا کھودنے کو۔ ؎ فٰرِهِيْنَ لیا گیا ہے فراہت سے اور فراہت کے معنے ہیں خوشی و نشاط کے۔ یہ حال واقع ہوا ہے تنحتون کے فاعل سے۔ ؎ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ۔ اصل میں مسحر اس شخص کو کہتے ہیں جس پر یہاں تک جادو کیا جائے کہ اس کی عقل مغلوب و مقہور ہو جائے۔

www.KitaboSunnat.com

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٦٠﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ

جھٹلایا قوم لوط نے پیغمبروں کو جسوقت کہا واسطے انکے بھائی انکے لوط نے

(اسی طرح) لوط کی قوم نے (بھی) رسولوں کو جھٹلایا جب انکے بھائی لوط نے انسے کہا کیوں تم (اللہ سے) نہیں ڈرتے

أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٦١﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٦٢﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٦٣﴾

کیا نہیں ڈرتے ہو تم تحقیق میں واسطے تمہارے رسول ہوں باامانت پس ڈرو اللہ سے اور کہا مانو میرا

(سنو،) میں تمہارے لئے رسول امین ہوں لہذا تم اللہ کی (نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو!

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٤﴾

اور نہیں سوال کرتا میں تم سے اوپر اسکے کچھ بدلہ نہیں بدلہ میرا مگر اوپر پروردگار عالموں کے ف

اور میں تم سے اس پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا معاوضہ تو فقط رب العالمین کے ذمہ ہے (میں تم سے کوئی توقع نہیں رکھتا)

أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٥﴾ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ

کیا آتے ہو تم مردوں کے پاس عالموں سے مثل اور چھوڑ دیتے ہو جو کچھ پیدا کیا ہے واسطے تمہارے

کیا سارے جہان میں سے تم ہی مردوں پر مائل ہوتے ہو اور تمہارے لئے تمہارے پروردگار نے جو بیویاں پیدا

رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ﴿١٦٦﴾ قَالُوا لَئِنْ لَمْ

رب تمہارے نے جوروں تمہاری سے بلکہ تم ایک قوم ہو حد سے نکلنے والے ۲ کہا انہوں نے اگر نہ

کی ہیں انکو چھوڑ دیتے ہو۔ واقعہ یہ کہ تم حد سے گزر جانے والی قوم ہو انہوں نے جواب دیا کہ اے لوط

تَنْتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ﴿١٦٧﴾ قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ

باز رہے گا تو اے لوط البتہ ہوگا تو نکالے گیوں سے کہا کہ تحقیق میں عمل تمہارے کو

اگر تو باز نہ آیا تو تجھے ہم (یہاں سے) نکال دیں گے (لوط نے) کہا میں تمہارے اعمال سے

مِنَ الْقَالِينَ ﴿١٦٨﴾ رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٦٩﴾ فَنَجَّيْنَاهُ وَ

ناخوش رکھنے والوں سے ہوں ۳ اے پروردگار میرے نجات دے مجھ کو اور اہل میرے کو اس چیز سے کہ کرتے ہیں وہ پس نجات دی ہم نے اسکو اور

بے زار ہوں اے میرے رب! مجھے اور میرے خاندان کو ان لوگوں کے اعمال کے وبال سے بچالے سو ہم نے انکو یعنی اسکو

أَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿١٧٠﴾ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ﴿١٧١﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿١٧٢﴾

اہل اسکے کو سب کو مگر ایک بڑھیا پیچھے رہ جانے والوں سے ف پھر ہلاک کیا ہم نے اوروں کو

اور اسکے خاندان کو سبکو بچالیا۔ مگر ایک بڑھیا۔ کہ پیچھے رہ گئی پھر دوسروں کو ہم نے ہلاک کردیا

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ﴿١٧٣﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

اور برسایا ہم نے اوپر انکے مینہ پس برا ہوا مینہ ڈرائے گیوں کا تحقیق بیچ اسکے

اور ہم نے ان پر (پتھروں کی) بارش کی سو دیکھ! جن لوگوں کو ڈرایا جا رہا تھا انپر کیسی بری بارش ہوئی بلاشبہ اس واقعہ میں

لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٧٤﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ

البتہ نشانی ہے اور نہ تھے اکثر انکے ایمان والے اور تحقیق رب تیرا البتہ وہ ہے غالب

نشان عبرت ہے۔ مگر ان میں سے اکثر لوگ ایمان نہیں لائے اور آپ کا رب بلاشبہ سب پر غالب اور

الرَّحِيمُ ﴿١٧٥﴾ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧٦﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ ع ١٩ / ١٣

مہربان جھٹلایا رہنے والے بن کے پیغمبروں کو ف جسوقت کہا واسطے انکے شعیب نے

مہربان ہے اسی طرح اصحاب ایکہ نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب شعیب نے ان سے کہا کیا تم

حل لغات۔

لہ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ کا مِنْ بیانیہ ہے کیونکہ ماخلق کے ما سے مراد ہے جنس اناث۔ ۲ قَوْمٌ عٰدُوْنَ۔ عادون لیا گیا ہے عُدوان سے اور عدوان کے معنے ہیں حد سے تجاوز کرنے کے۔

۳ لِعَمَلِکُمْ مِّنَ الْقَالِیْنَ۔ قالین مشتق ہے قلی سے اور قلی کہتے ہیں بغض شدید کو۔ قال تعالیٰ ما ودعک ربک وما قلیٰ۔ ۴ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ مطر المنذرین ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ حضرت لوط بن ہاران بن آزر ابراہیم خلیل اللہ کے بھتیجے تھے جو بابل کے رہنے والے تھے۔ جس بستی کی طرف بھیجے گئے تھے اسکا نام سدوم تھا۔ یہ ان کی قوم میں سے نہ تھے مگر کبھی ہم وطن و ہم شہر کو بھی اپنا بھائی و اپنی قوم کہدیتے ہیں۔ اہل سدوم نے حضرت لوط علیہ السلام کا مقابلہ کیا، اغلام بازی و بدفعلی سے باز نہ آئے پھر ہلاک ہوئے۔ ان کی بستی بلاد غور اپنے بیت المقدس اور کرک وشوبک کے درمیان ہے۔ اب عذاب الٰہی سے تباہ ہونے کے بعد وہاں گندے سڑے ہوئے پانی کی ایک جھیل دکھائی دیتی ہے۔

ف۲ سارے جہان میں سے مرد ہی تمھاری شہوت رانی کے لئے رہ گئے یا یہ کہ سارے جہان میں سے تم ہی ہو جو اس فعل شنیع کے مرتکب ہوتے ہو۔ موضح۔

ف۳ جب ان کو روکا اللہ تعالیٰ کے رسول نے ارتکاب فواحش اور لونڈے بازی سے اور ان کو ہدایت کی کہ یہ خلاف فطرت کام کر کے آدمیت کی حد سے بھی نکل چکے ہو۔ اس سے بہتر یہ ہے کہ عورتوں سے اپنی حاجت پوری کرو جن کو اللہ نے ان کے لئے حلال کیا ہے۔ ان بدنصیبوں کو سوائے اس کے اور کوئی جواب بن نہ پڑا کہ یہ وعظ ونصیحت رہنے دو۔ اگر آئندہ ہمیں تنگ کرو گے تو تم کو بستی سے نکال باہر کریں گے۔ یہ بدفعلی انھوں نے اختراع کی تھی ان سے پہلے کسی نے نہیں کیا۔ حدیث میں ہے ملعون ہے جس نے قوم لوط والا کام کیا۔ تین مرتبہ فرمایا۔ ابن کثیر وغیرہ۔

ف۴ لوط علیہ السلام نے فرمایا اس لئے ضرور اظہار نفرت کروں گا اور نصیحت سے باز نہیں آ سکتا۔

ف۵ یعنی ان کی نحوست اور وبال سے ہم کو بچا اور انھیں غارت کر۔

ف۶ یہ ان کی بیوی تھی جو ان بدمعاشوں سے مل رہی تھی جب عذاب آیا تو یہ بھی ہلاک ہوئی۔ موضح القرآن۔

ف۷ ابن کثیر اور جامع البیان والے نے کہا ہے کہ اصحاب ایکہ سے قول صحیح پر مدین والے مراد ہیں اور صحیح بات یہی ہے کہ دونوں ایک ہی امت تھی ہر جگہ ایک چیز کے ساتھ وصف کی گئی۔ ایکہ ایک درخت تھا جسکی وہ پوجا کرتے تھے۔ اور بعض نے کہا ایکہ کہتے ہیں ملے ہوئے درختوں کو۔ قوم شعیب ان درختوں کی عبادت کرتے تھے اور مدین اس شہر یا قبیلہ کا نام تھا اور شعیب علیہ السلام نے اصحاب ایکہ کو ناپ تول کے پورا دینے کا اور مدین والوں کو بھی اسی بات کا حکم کیا تھا تو اس سے معلوم ہوا کہ دونوں ایک ہی امت تھی۔ اور شعیب علیہ السلام اسی امت میں سے تھے لیکن چونکہ اس قوم کی نسبت ایکہ کی طرف ہو گئی تو اس جگہ اَخُوْہُمْ نہیں فرمایا اس لئے وہ نسبت برادری کی قطع ہو گئی اور مدین والوں کے قصہ میں فرمایا اَخَاہُمْ کیونکہ شعیب علیہ السلام مدین والوں کے بستی بھائی تھے۔ فتح البیان والے کے نزدیک دو امتیں ہیں جُداجُدا اور ان دونوں کی طرف اللہ تعالیٰ نے شعیب علیہ السلام کو بھیجا تھا۔ (ابن کثیر و جامع البیان و فتح البیان)

★ فاعل ہے سار کا اور مخصوص بالذم محذوف ای ساء مطر المنذرین مطرہم ۔ کَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ۔ ایکہ کہتے ہیں درختوں کے بن کو جہاں بہت گنجان درخت ہوں۔ اور یہ جو بعض مفسرین نے کہا ہے کہ ایکہ شہر کا نام ہے تو یہ بڑا اُن کا وہم ہے۔ ایکہ اثبات ہمزہ اور تخفیف ہمزہ دونوں طرح سے پڑھا گیا ہے۔ یہاں اور سورۂ صٓ میں بے ہمزہ ہے اور باقی قرآن میں مع ہمزہ۔ جہاں بے ہمزہ لکھا گیا ہے وہاں لفظ کے تلفظ کا اعتبار کیا گیا ہے یعنی تلفظ کے مطابق کتابت کی گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٧٨﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٧٩﴾

کیا نہیں ڈرتے تحقیق میں واسطے تمہارے پیغمبر ہوں با امانت پس ڈرو اللہ سے اور کہا مانو میرا

اللہ سے ڈرتے نہیں ہو۔ میں تمہارے لئے رسول امین ہوں لہٰذا تم اللہ کی نافرمانی کے نتائج سے ڈرو اور میری اطاعت کرو

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٨٠﴾

اور نہیں سوال کرتا میں تم سے اوپر اس کے کچھ بدلا نہیں بدلہ میرا مگر اوپر پروردگار عالموں کے

اور اس پر میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا معاوضہ رب العالمین کے ذمے ہے

أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ ﴿١٨١﴾ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ

پورا کرو پیمانے کو اور مت ہو نقصان دینے والوں سے اور تولو ساتھ ترازو

پیمانہ پورا پورا بھر کر دیا کرو اور لوگوں کو نقصان نہ پہنچایا کرو اور ترازو سیدھی رکھ کر

الْمُسْتَقِيمِ ﴿١٨٢﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ

سیدھی کے اور مت کم دو لوگوں کو چیزیں انکی اور مت پھرو بیچ زمین کے

تولا کرو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے مت دو اور ملک میں فساد نہ پھیلاتے

مُفْسِدِينَ ﴿١٨٣﴾ وَاتَّقُوا الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٨٤﴾ قَالُوا

فساد کرتے ہوئے اور ڈرو اس شخص سے کہ پیدا کیا اس نے تمکو اور خلقت پہلی کو کہا انہوں نے

پھرو۔ اور اس ذات اقدس سے ڈرو۔ جس نے تمکو پیدا کیا اور اگلی مخلوقات کو بھی انہوں نے

إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٨٥﴾ وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَإِنْ

سوائے اسکے نہیں کہ تو جادو کئے گیوں سے ہے اور نہیں تو مگر آدمی مانند ہماری اور البتہ

جواب دیا کہ تم پر تو جادو ہو چکا ہے اور تم بھی تو ہم ایسے بشر ہو اور ہم تمہیں

نَظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿١٨٦﴾ فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ إِنْ

گمان کرتے ہیں ہم تجھ کو جھوٹوں سے پس ڈال دے اوپر ہمارے ایک ٹکڑا آسمان سے اگر

محض جھوٹا تصور کرتے ہیں سو تم ہم پر آسمان سے پتھر برسا دو اگر

كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٨٧﴾ قَالَ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨٨﴾ فَكَذَّبُوهُ

ہے تو سچوں سے کہا کہ پروردگار میرا خوب جانتا ہے جو کچھ کرتے ہو تم پس جھٹلایا اسکو

اپنے دعوی میں سچے ہو اس نے کہا جو کچھ تم کرتے ہو میرا رب اسکو جانتا ہے مگر انہوں نے اسکو

فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٨٩﴾

پس پکڑا انکو عذاب دن سائبان کے نے[3] تحقیق وہ تھا عذاب دن بڑے کا

جھٹلایا تو سائے کے دن کے عذاب نے انکو آپکڑا۔ بلاشبہ وہ بڑے سخت دن کا عذاب تھا

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٩٠﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ

تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانی ہے اور نہ تھے اکثر انکے ایمان والے اور تحقیق رب تیرا

بلاشبہ اس واقعہ میں بھی (لوگوں کے لئے) نشان عبرت ہے مگر انمیں سے اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے اور آپ کا رب بے شبہ

لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٩١﴾ وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ

البتہ وہی ہے غالب مہربان اور تحقیق وہ البتہ اتارا گیا ہے رب عالموں کی طرف سے اترا ہے ساتھ

غالب (اور) مہربان ہے اور یہ (قرآن) پروردگار جہاں کا اتارا ہوا ہے اسے روح الامین

ع ۱۰
۱۴

منزل ۵

حل لغات

[1] بالقسطاس المستقیم۔ قسطاس کے معنے ہیں ترازو اور مستقیم کے معنے برابر۔ [2] لا تبخسوا۔ بخس کہتے ہیں کم کرنے کو بولا کرتے ہیں بخسہ حقہ اذا نقصہ ایاہ۔

[3] والجبلۃ الاولین۔ جبلۃ اور جبلۃ اور جبلۃ تینوں کے ایک معنی ہیں یعنی مخلوق۔ [4] فاسقط علینا کسفا من السماء۔ کسف اور کسفۃ دونوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ اس آیت کے معنی میں دین کی تمام باتیں موجود ہیں کیا اصول کیا فروع میں جیسے کہ کل پاک تمام باتوں کو شامل ہے۔ (فائدہ ستاریہ)

ف۲ یعنی معاملات میں خیانت اور بے اتفاقی مت کرو جس طرح لینے کے وقت پورا ناپ تول کر لیتے ہو دیتے وقت بھی پورا ناپ تول کر دو۔ ترازو کی ڈنڈی مارنا، ناپ تول میں کمی کرنا ترازو صحیح نہ رکھنا۔ بٹے پورے پورے نہ بنانا یہ سب عادات قوم شعیب کی تھیں جنہیں اللہ کے نبی شعیب علیہ السلام نے ان کو ڈرایا اور درست کرنے کی ہدایت کی مگر وہ نہ مانے، آخر ہلاک ہوئے۔ کم تولنا، کم ناپنا ان کو کچھ فائدہ مند نہیں ہوا۔ آج کل جو دکاندار کم تولتے یا کم ناپتے ہیں ان کو بھی ڈرنا چاہیے، دیکھو ملک میں ڈاکے نہ ڈالو اور لوگوں کے حقوق نہ مارو۔ یہ حق العباد ہے۔ دنیا اور آخرت میں سوائے نقصان اور ہلاکت کے اس سے کوئی فائدہ یا برکت نہیں ہوتی۔ (فائدہ ستاریہ)

ف۳ قوم نے شعیب علیہ السلام کو ان کے دعویٰ نبوت میں اور عذاب وغیرہ کی دھمکیوں میں مکذوب قرار دیکر جھٹلا دیا۔ قوم کہنے لگی اگر تم سچے ہو تو آسمان کا یا بادل کا کوئی ٹکڑا گرا کر ہم کو ہلاک کیوں نہیں کر دیتے؟ آخر شعیب علیہ السلام نے جواباً ارشاد فرمایا میرا رب ہی جانتا ہے کہ کس مجرم کو کس وقت اور کتنی سزا ملنی چاہیے۔ عذاب دینا ہمارا کام نہیں، ہمارا کام ہوشیار کر دینا تھا سو کر چکے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قوم شعیبؑ سات دن تک سخت گرمی میں مبتلا رہی حتیٰ کہ ان کے کنوؤں چشموں کا پانی اُبل آیا۔ سروں کی کھوپری تپش کے مارے جل گئی پاؤں کے گوشت گر گئے۔ جان بچانے کی غرض سے گھروں میں گھس گئے وہاں گرمی اور زیادہ ہوئی۔ گھبرا کر جنگل کی طرف نکل کھڑے ہوئے۔ دفعۃً ایک ابر سیاہ نمودار ہوا اور ٹھنڈی ہوا چلنے لگی۔ جب اَیکہ کے باشندے خوشی خوشی اَبر کے نیچے سایہ میں جمع ہو گئے تو اس میں سے بڑی شعلہ خیز چنگاریاں (آگ کی) برسیں اور تمام اہل اَیکہ وہیں بھسم ہو کر رہ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو نجات دیدی۔ (فتح البیان) شعیب علیہ السلام کے حالات صفحہ ۲۲۹ و ۳۰۰ میں بھی لکھے گئے ہیں۔

★ جمع ہیں کِسفۃ کی اور کِسف کہتے ہیں ٹکڑے کو۔ ؎ عَذَابُ یَوْمِ الظُّلَّةِ۔ ظُلّہ اسے کہتے ہیں جو سر کے اوپر سائبان کی طرح چھایا ہوا ہو۔ ؎ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِیْلُ۔ تنزیل مصدر ہے معنی میں مفعول کے والتقدیر انہ منزل من جہۃ رب العالمین۔ ؎ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلٰى قَلْبِكَ۔ بہ میں بے تعدیہ کے لئے ہے اور الروح الامین سے مراد ہیں جبرئیل۔ جبریل کو رُوح اس سے کہا کہ وہ رُوح سے پیدا ہوئے ہیں یا اس لئے کہ وہ ہمہ تن رُوح ہیں اور امین اس سے کہا کہ انبیاء وغیرہم کی طرف جو چیز انکی معرفت بھیجی جاتی ہے وہ اس میں انتہادرجے کے امانت دار ہیں۔ علیٰ قلبک متعلق ہے نزل کے اور دل پر اُتارنے کے یہ معنی ہیں کہ روحانی مطالب اوّلاً روح پر اُترتے ہیں پھر رُوح سے دل کی طرف منتقل ہوتے کیونکہ روح اور دل میں ایک خاص طرح کا تعلق ہے پھر وہ مطالب دماغ کی طرف چڑھتے اور پھر وہاں سے قوت متخیلہ کی تختی پر منقش ہو جاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿١٩٣﴾ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ

اس کے روح الامین یعنی جبرئیل فٹ اوپر دل تیرے کے تو کہ ہو تم ڈرانے والوں سے ساتھ زبان

(جبرئیل لے کر نازل ہوا ہے (اس نے اسے) آپ کے دل پر نازل کیا ہے تاکہ آپ ڈرانیوالے ہوں عربی زبان

عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ﴿١٩٥﴾ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٩٦﴾ أَوَلَمْ يَكُن لَّهُمْ آيَةً

عربی بیان کرنے والے کی فٹ اور تحقیق یہ قرآن البتہ مذکور کتابوں پہلے پیغمبروں کے کیا نہیں ہے واسطے ان کے نشانی

میں جو بالکل واضح ہے اور اس کی خبر پہلے صحیفوں میں بھی ہے کیا انکے لئے یہ نشانی کافی نہیں ہے

أَن يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿١٩٧﴾ وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ بَعْضِ

کہ جانتے ہیں اسکو عالم بنی اسرائیل کے فٹ اور اگر اتارتے ہم اسکو اوپر

کہ اسکی حقانیت کو بنی اسرائیل کے علما (بھی) جانتے تھا اور اگر ہم یہ (قرآن) کسی

الْأَعْجَمِينَ ﴿١٩٨﴾ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِم مَّا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿١٩٩﴾ كَذَٰلِكَ

عجمیوں کے پس پڑھتا اسکو اوپر انکے نہ ہوتے ساتھ اسکے ایمان لانیوالے فٹ اسی طرح

عجمی پر نازل کرتے پھر وہ اسے انہیں پڑھ کر سناتا - تو وہ اس پر ایمان نہ لاتے اسی طرح

سَلَكْنَاهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ﴿٢٠٠﴾ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتَّىٰ يَرَوُا

چلاتے ہیں ہم اسکو بیچ دلوں گنہگاروں کے نہیں ایمان لاتے ساتھ اسکے یہاں تک کر دیکھیں

ہم نے کفر کو مجرموں کے دل میں داخل کیا وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ دردناک

الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٢٠١﴾ فَيَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٠٢﴾ فَيَقُولُوا

عذاب دردناک فٹ پس آوے انکو عذاب ناگہاں اور وہ نہیں سمجھتے ہوں پس کہیں گے

عذاب کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں سو وہ اچانک انکے سامنے آموجود ہوگا اور انکو خبر بھی نہ ہوگی اسوقت وہ کہیں گے

هَلْ نَحْنُ مُنظَرُونَ ﴿٢٠٣﴾ أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿٢٠٤﴾ أَفَرَأَيْتَ

کیا ہم ڈھیل دیئے گئے ہیں پس عذاب ہمارے کو جلدی کرتے ہیں کیا پس دیکھا تو نے

کہ ہم کو کچھ مہلت بھی ملے گی تو کیا وہ ہمارے عذاب کو جلدی طلب کر رہے ہیں بھلا دیکھو تو

إِن مَّتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَاءَهُم مَّا كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٢٠٦﴾ مَا أَغْنَىٰ

اگر فائدہ دیں ہم انکو کتنے برس پھر آوے انکے پاس جو کچھ تھے وعدہ دیئے جاتے کیا کفایت کریگا

اگر ہم زندگی سے انکو برسوں تک بہرہ مند کریں پھر انپر وہ عذاب آجائے جسکا ان سے وعدہ کیا گیا ہے تو یہ بہرہ مندی

عَنْهُم مَّا كَانُوا يُمَتَّعُونَ ﴿٢٠٧﴾ وَمَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا

ان سے جو تھے فائدہ دیئے جاتے فٹ اور نہ ہلاک کی ہم نے کوئی بستی مگر واسطے اسکے

انکو فائدہ نہ دینا سکے گی اور ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر اسکے لئے ڈرانے والے

مُنذِرُونَ ﴿٢٠٨﴾ ذِكْرَىٰ وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٢٠٩﴾ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ

ڈرانے والے تھے نصیحت دینے کو اور نہیں تھے ہم ظالم اور نہیں اترے ہیں ساتھ اسکے

بھیجے تھے یہ ایک نصیحت ہے اور ہم کسی پر ظلم نہیں کرتے اور قرآن کو شیطان لے کر

الشَّيَاطِينُ ﴿٢١٠﴾ وَمَا يَنبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٢١١﴾ إِنَّهُمْ عَنِ

شیطان اور نہیں لائق واسطے انکے اور نہیں کر سکتے تحقیق وہ سننے

نہیں اترے اور نہ انکے لئے زیبا بھی نہیں اور نہ اس پر وہ قادر ہیں کیونکہ وہ تو سننے کی جگہ

مع عند المتقدمین ١٢

حل لغات

له بلسان اگر بالمنذرین کے متعلق ہے تو معنی ہوں گے لتکون من الذین انذروا بہذا اللسان اور نزل کے متعلق ہے تو یہ تقدیر ہوگی نزل باللسان العربی لینذر بہ۔

له ذکری مصدر ہے معنی میں تذکرہ کے اور یہ محلاً منصوب ہے اس لئے کہ منذرون کی ضمیر سے حال واقع ہوا ہے یا مفعول لہ اور ممکن ہے کہ خبر ہو مبتدا محذوف کی ای ہذہ ذکری اور جملہ معترضہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ اکثر سلف جیسے ابن عباسؓ، محمد بن کعبؒ اور زہریؒ وغیرہ نے کہا ہے کہ روح امین سے اس آیت میں جبرئیل علیہ السلام مراد ہیں (ابن کثیر) ف۲ یعنی اتارا نہایت فصیح، واضح اور شگفتہ عربی زبان میں۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ علیٰ قلبک سے مراد یہ نہیں کہ صرف مضامین قرآن کے آپ کے دل میں اتار دیئے پھر آپؐ نے انکو اپنے الفاظ میں ادا کر دیا بلکہ الفاظ اور مضامین سب وحی ربانی سے قلب مبارک پر القاء کیے گئے۔ پھر فرمایا قرآن کی اور اسکے لانے والے کی خبر پہلی آسمانی کتابوں میں موجود ہے۔ انبیاء سابقین برابر پیشین گوئی کرتے چلے آئے ہیں چنانچہ باوجود بہت سی تحریف و تبدیل کے اب تک بھی ایک ذخیرہ اس قسم کی پیشین گوئیوں کا پایا جاتا ہے اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ اس قرآن کے بیشتر مضامین اجمالاً یا تفصیلاً اگلی کتابوں میں پائے جاتے ہیں خصوصاً قصص، توحید، رسالت معاد وغیرہ مضامین جن پر تمام کتب سماویہ اور انبیاء و مرسلین کا اتفاق رہا ہے۔ (موضح القرآن)
ف۳ یعنی علماء بنی اسرائیل خوب جانتے ہیں کہ یہ وہی کتاب اور پیغمبر ہے جس کی خبر پہلے سے آسمانی صحیفوں میں دی گئی تھی چنانچہ ان میں سے بعض نے علانیہ اور بعض نے اپنی خصوصی مجلسوں میں امر حق کا اقرار کیا ہے اور بعض انصاف پسند اسی علم کی بناء پر مسلمان ہو گئے مثلاً عبداللہ بن سلام رضؓ وغیرہ۔ غرض کہ ایک منصف فہیم کے لئے جسکا دل حق کی طلب رکھتا اور اللہ سے ڈرتا ہو اس چیز میں بڑی نشانی ہے کہ دوسرے مذاہب کے علماء بھی اپنے دلوں میں قرآن کی حقانیت کو سمجھتے ہیں گو کسی وجہ سے بعض اوقات اعلان و اقرار کی جرأت نہ کر سکیں۔ (موضح القرآن)
ف۴ آپ تو فصحائے عرب میں سے ہیں ممکن ہے مشرکین مکہ یوں کہدیں کہ قرآن آپ نے خود تصنیف کر لیا ہوگا (حالانکہ قرآن اس حد اعجاز کو پہنچا ہوا ہے جسکا مثل تمام جن وانس بھی بنا کر نہیں لا سکتے) تاہم کہنے کو یہ احتمال پیدا کر سکتے ہیں لیکن ان کی ہٹ دھرمی، شقاوت اور بدبختی کا حال تو یہ ہے کہ اگر یہ قرآن فرض کرو ہم کسی غیر فصیح عرب یا عجمی انسان پر اتارتے جو ایک حرف عربی کا بولنے پر قادر نہ ہوتا بلکہ بفرض محال کسی حیوان لایعقل پر اتارا جاتا تب بھی یہ لوگ اس کے ماننے والے نہ تھے اس وقت کچھ اور احتمالات پیدا کرتے۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں کافر کہتے تھے کہ قرآن آیا ہے عربی زبان میں، اس نبی کی زبان بھی عربی ہے شاید آپ ہی کہلاتا ہو۔ اگر غیر زبان والے پر عربی قرآن اترتا تو یقین کرتے۔ فرمایا کہ دھوکہ والے کا جی کبھی نہیں ٹھہرتا تب اور شبہے نکالتے کہ کوئی سکھا جاتا ہے (موضح القرآن) عربی زبان والے پانچ پیغمبر ہوئے ہیں ہودؑ، صالحؑ، شعیبؑ، اسمٰعیلؑ، حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم (جامع البیان صفحہ ۳۲۷)
ف۵ یعنی اس طرح بٹھا دیا ہم نے جھٹلانا اور انکار کرنا گنہگاروں کے دلوں میں حق بات نہیں مانتے یہاں تک کہ دیکھیں عذاب۔ جب عذاب کا معائنہ کریں گے تو اس وقت بے انصافوں کو عذر کرنا فائدہ نہ دیگا چاہیں گے اگر تھوڑی سی مہلت مل جائے تو کچھ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کر لیں مگر وہاں مہلت کہاں مل سکتی ہے۔ نیز آیت ہذا میں معتزلہ کا بھی رد ہے جو کہتے ہیں کہ بندہ خیر و شر کے کاموں میں خود خالق ہے۔ (ابن کثیر و فتح)
ف۶ یعنی سالہا سال کی ڈھیل اور مہلت بھی جو دی گئی تھی اُس وقت کچھ کام نہ آئے گی۔ اس وقت یہ برسوں کی مہلت کالعدم معلوم ہوگی اور سمجھیں گے کہ واقعی بہت ہی جلدی پکڑے گئے كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا (موضح القرآن)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ ﴿٢١٢﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتَكُونَ مِنَ

اس کے سننے سے البتہ باز رکھے گئے ہیں ۔ پس مت پکار ساتھ اللہ کے معبود اور کو پس ہو جاوے گا تو

سے الگ کر دیے گئے ہیں ۔ پس اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارنا ورنہ تم کو عذاب

الْمُعَذَّبِينَ ﴿٢١٣﴾ وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴿٢١٤﴾ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ

عذاب کیے گیوں سے ۔ اور ڈرا قبیلے اپنے نزدیک والوں کو ۔ اور نیچا کر بازو اپنا

دیا جائے گا ۔ اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو (نافرمانی کے نتائج سے) ڈراؤ ۔ اور مومن جنہوں نے تمہاری پیروی کی

لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢١٥﴾ فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا

واسطے اس شخص کے کہ پیروی کرتا ہے تیری ایمان والوں میں سے ۔ پس اگر نافرمانی کریں تیری پس کہہ تحقیق میں بیزار ہوں اس چیز سے

اختیار کی ہے ان سے شفقت اور مہربانی سے پیش آؤ ۔ پھر اگر وہ تمہاری نافرمانی کریں تو ان سے کہہ دو کہ میں تمہارے اعمال سے

تَعْمَلُونَ ﴿٢١٦﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿٢١٧﴾ الَّذِي يَرَاكَ حِينَ

کہ کرتے ہو تم ۔ اور توکل کر اوپر اس غالب مہربان کے ۔ جو دیکھتا ہے تجھ کو جس وقت کہ

بے تعلق ہوں ۔ اور خدائے عزیز و مہربان پر توکل کرو ۔ جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم نماز

تَقُومُ ﴿٢١٨﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ ﴿٢١٩﴾ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٢٢٠﴾

اٹھتا ہے تو ۔ اور پھرنا تیرا بیچ سجدہ کرنے والوں کے ۔ تحقیق وہی ہے سننے والا جاننے والا

کیلئے کھڑے ہوتے ہو ۔ اور نمازیوں میں تمہارے اٹھنے بیٹھنے کو بھی ۔ بلاشبہ وہ ہی سننے والا اور جاننے والا ہے

هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ

کیا جتلاؤں میں تم کو اوپر کس کے اترتے ہیں شیطان ۔ اترتے ہیں اوپر ہر

کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترا کرتے ہیں ۔ ہر جھوٹے گنہگار پر اترتے

أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٢٢٢﴾ يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ ﴿٢٢٣﴾ وَالشُّعَرَاءُ

جھوٹ باندھنے والے گنہگار کے ۔ رکھتے ہیں سنی ہوئی کان اپنے اور اکثر ان کے جھوٹے ہیں ۔ اور شاعروں کی

ہیں ۔ جو جھوٹی باتیں سننے کے لیے کان لگائے رکھتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں ۔ اور شاعروں

يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ﴿٢٢٤﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ﴿٢٢٥﴾ وَأَنَّهُمْ

پیروی کرتے ہیں گمراہ سب ۔ کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ وہ بیچ ہر جنگل کے سرگرداں ہوتے ہیں ۔ اور یہ کہ وہ

کی پیروی تو گمراہ کرتے ہیں ۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر وادی میں حیران و پریشان پھرتے ہیں ۔ اور ایسی باتیں

يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ﴿٢٢٦﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

کہتے ہیں جو کچھ نہیں کرتے ۔ مگر وہ لوگ ایمان لائے اور کام کیے اچھے

کہتے ہیں جن پر خود عمل نہیں کرتے ۔ بجز ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور اللہ کو

وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانتَصَرُوا مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُوا ۗ وَ

اور یاد کیا اللہ کو بہت اور بدلہ لیا پیچھے اس سے کہ ظلم کیے گئے ۔ اور

بہت بہت یاد کرتے رہے اور جب ان پر ظلم کیا گیا تو اس کے بعد انہوں نے بدلہ

سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ﴿٢٢٧﴾ ع ١١ ١٥

شتاب جانیں گے وہ لوگ کہ ظلم کرتے ہیں کونسی پھرنے کی جگہ پھر جاویں گے وہ

لے لیا ۔ اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس جگہ لوٹ کر جاتے ہیں ۔

حل لغات۔

لہ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ ۔ تقلب کا عطف ہے یراک کے کاف پر اور وہ مفعول یری کا ۔ فی الساجدین متعلق ہے تقلبک کے ۔ کہ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ۔ مَن استفہامیہ ہے ۔ اور تنزل اصل میں تتنزل ایک تے کو تخفیفاً حذف کر دیا ۔ کہ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ۔ افاک اور اثیم دونوں مبالغے کے صیغے ہیں ۔ افاک مشتق ہے ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یہ فرمایا رسول کو اور سُنایا اوروں کو (موضح القرآن) ف۲ جب یہ آیت اتری تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے قریش کو پکار کر سُنا دیا اور اپنی پھوپھی تک اور اپنی بیٹی تک اور چچا تک کو کہہ سُنایا کہ اللہ کے یہاں اپنی فکر کرو اللہ کے یہاں میں تمھارا کچھ نہیں کر سکتا (موضح) صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۱۱۴ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے لوگوں کو بلا کر فرمایا یَا بَنِیْ کَعْبِ بْنِ لُؤَیٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِّنَ النَّارِ یَا بَنِیْ مُرَّۃَ بْنِ کَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِّنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِّنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِّنَ النَّارِ یَا بَنِیْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِّنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِّنَ النَّارِ یَا فَاطِمَۃُ اَنْقِذِیْ نَفْسَکِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ لَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا غَیْرَ اَنَّ لَکُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا۔ اے کعب بن لوی کی اولاد، اے مرہ بن کعب کی اولاد اے عبد شمس کی اولاد اے عبد مناف کی اولاد اے ہاشم کی اولاد اے عبدالمطلب کی اولاد اور اے فاطمہ (بنت محمدؐ) تم سب اپنی اپنی جانوں کو دوزخ کے عذاب سے بچا لو (اللہ کی قسم!) میں اللہ کے ہاں کی کسی چیز کا مالک نہیں۔ بیشک مجھ سے تمھاری قرابت داری ہے جس کے دُنیاوی حقوق میں ہر طرح ادا کرنے کو تیار ہوں (لیکن آخرت میں تو ایمان و نیک عمل کام آئیں گے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رشتہ داری کے بھروسہ پر رہے اور ایمان و نیکیاں حاصل نہ کیں تو کچھ کام نہ چلیگا۔

ف۳ یعنی شفقت میں رکھ ایمان والوں کو اپنے ہوں یا پرائے (موضح)

ف۴ یعنی خلاف حکم نبی جو کوئی کرے اس سے تو بیزار ہو جا اپنا ہو یا پرایا (موضح) ف۵ نافرمانی کرنے والے کوئی ہوں اور کتنے ہی ہوں تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے سب سے بیزار ہو کر ایک اللہ پر بھروسہ رکھ جو زبردست بھی ہے کسی کی اس کے مقابلہ میں چل نہیں سکتی اور مہربانی فرمانے والا بھی۔ چنانچہ اپنی مہربانی سے تیرے حال پر ہر وقت نظر عنایت رکھتا ہے (موضح)

ف۶ یعنی جب تو تہجد کو اٹھتا ہے اور یاروں کی خبر لیتا ہے کہ یاد میں ہیں یا غافل (موضح)

ف۷ یہاں پھر قرآن کے صدق اور عظمت شان پر تنبیہ فرمائی یعنی ایسے ساجدین اور تہجد گذاروں کے امام کو جو اللہ کے معاملہ میں اپنے اور بیگانے کی کوئی پرواہ نہ کرے اور ساری دنیا سے ٹوٹ کر اکیلے اللہ پر بھروسہ رکھے کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ (معاذ اللہ) شیطان اُن پر وحی لاتا تھا۔ آؤ! میں تم کو بتلاؤں کہ شیطانی وحی کس قسم کے لوگوں پر آتی ہے۔ وہ آتی ہے جھوٹوں پر، بدمعاشوں اور بدکاروں پر کیونکہ شیطان سچے اور نیک آدمیوں سے بیزار ہے کہ یہ اس کو بُرا جانتے ہیں۔ جھوٹے دغابازوں سے خوش ہے جو اس کی مرضی کے موافق ہیں۔ بھلا سب سچوں سے زیادہ سچے اور تمام نیکوں سے بڑھ کر نیک انسان کو شیطانی وحی سے کیا نسبت۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صدق و امانت اِتقاء پاکبازی خدا ترسی تو وہ اوصاف ہیں جو بچپن سے لے کر دعویٰ نبوت تک آپ کی ساری قوم کو تسلیم تھے حتیٰ کہ اَلصَّادِقُ الْاَمِیْن آپؐ کا لقب ہی پڑ گیا تھا۔ (موضح الفرقان)

ف۸ یہ لوگ تھے کاہن کہلاتے کسی شیطان سے دوستی کر رکھتے نذر و نیاز دیکر وہ سب شیطانوں سے ملکر جاتا ہے فرشتوں کی باتیں سننے وہاں انگارے مارتے ہیں جو تارے ٹوٹتے نظر آتے ہیں پھر ایک دو بات جو فرشتوں سے سُنی آ کر اپنے دوستوں کاہنوں پر لا ڈالی۔ آگے اور دس بیس ملائیں اٹکل سے۔ اٹکل جھوٹ پڑے یا سچ شیطان نیک بختوں سے بیزار ہے کہ یہ اس کو بُرا جانتے ہیں۔ جھوٹے دغابازوں سے خوش ہے جو اس کی مرضی کے موافق ہیں (موضح)

ف۹ کافر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کاہن بتاتے کبھی شاعر۔ فرمایا کہ شاعری کی بات سے کسی کو ہدایت نہیں ہوتی۔ اسکی صحبت میں ہزاروں خلق نیکی پر آتے ہیں۔ (موضح)

ف۱۰ یعنی جو مضمون پکڑ لیا اسی کو بڑھاتے چلے گئے۔ (موضح)

ف۱۱ مگر جو کوئی شعر میں اللہ کی یاد رکھے یا کفر کی مذمت گناہ کی بُرائی یا کافر اسلام کی ہجو کریں، یا اسکا جواب دے ایسا شعر عیب نہیں (موضح) کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے شاعروں کی مذمت فرمائی اور ہم شعر کہتے ہیں اب کیا کریں۔ آپؐ نے فرمایا اِنَّ الْمُؤْمِنَ یُجَاهِدُ بِسَیْفِهٖ وَلِسَانِهٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَکَاَنَّمَا تَرْمُوْنَهُمْ بِهٖ نَضْحَ النَّبْلِ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۰۲) یعنی تحقیق مومن تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور زبان سے بھی قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے تمھارے شعروں سے ان کو ایسا ہی صدمہ پہنچتا ہے جیسا تیر کا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شاعری کا تذکرہ ہوا تو آپؐ نے فرمایا هُوَ کَلَامٌ فَحَسَنُهٗ حَسَنٌ وَقَبِیْحُهٗ قَبِیْحٌ یعنی شعر بھی ایک کلام ہے۔ اس میں جسکا مضمون اچھا ہے وہ اچھا ہے اور جسکا مضمون بُرا ہے وہ بُرا ہے یعنی ہر ایک شاعری بُری نہیں کیونکہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے بارے میں آیا ہے اِنَّ اللّٰہَ یُؤَیِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ اَوْ فَاخَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (حوالہ مذکور) یعنی کفار حضورؐ و اسلام کی ہجو و مذمت اشعار میں کیا کرتے تو حسان رضی اللہ عنہ انکے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم و اسلام کی تعریف کرتے اور کفار کی ہجو و مذمت میں اشعار کہتے ان کے بارے میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ حسانؓ کی مدد کریں۔

★ افک سے اور افک کے معنے ہیں کسی چیز کے پلٹ دینے کے چونکہ مفتری آدمی بھی ایک چیز کو اس کی حقیقت سے پلٹ کر بیان کرتا ہے اسلئے مفتری کو افاک کہتے ہیں اور اس کی مزید تحقیق سابق میں گزر چکی۔ اثیم لیا گیا ہے اثم سے اور اثم کہتے ہیں گناہ کو اثیم بہت گنہگار۔ ۵۵ یُلْقُوْنَ السَّمْعَ یلقون نصب کے محل میں ہے بنا بر حال ہونے کے۔ والتقدیر تنزل ملقین السمع اور ممکن ہے کہ محل میں جر کے ہو کل افاک کی صفت واقع ہونے کی وجہ سے۔

۵۶ فِیْ کُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ۔ یہیمون معنے میں یتحیرون کے۔ تحیر کہتے ہیں حیرت میں پڑنے کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ نمل مکی ہے اور اس کی ترانوے آیتیں اور سات رکوع ہیں

سورہ نمل مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور اس میں ترانوے آیتیں ہیں اور سات رکوع۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا مہربان ہے

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۝۱ هُدًى وَّبُشْرٰى

طٰس یہ آیتیں ہیں قرآن کی اور کتاب روشن کی ہدایت ہے اور خوشخبری ہے

طٰسٓ۔ یہ قرآن اور کتاب روشن کی آیتیں ہیں مومنوں کے لئے باعث ہدایت

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ

واسطے ایمان والوں کے جو لوگ کہ قائم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور وہ

و بشارت ہیں وہ جو نماز پڑھتے زکوٰۃ دیتے اور آخرت پر

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۳ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا

ساتھ آخرت کے وہی یقین رکھتے ہیں ف تحقیق جو لوگ کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے زینت دکھلائی

یقین رکھتے ہیں وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے انکے

لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۝۴ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ

نے واسطے انکے عملوں کے پس وہ بھٹکتے ہیں یہ لوگ وہ ہیں کہ واسطے انکے ہے برائی عذاب کی

اعمال کو انکے سامنے سنوار کر پیش کیا ہے تو وہ بھٹکتے پھرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے لئے بدترین عذاب ہے اور

وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝۵ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ

اور وہ بیچ آخرت کے وہی ہیں ٹوٹا پانے والے ف اور تحقیق تو البتہ سکھایا جاتا ہے قرآن

آخرت میں یہی لوگ خسارے میں رہیں گے اور آپ کو حکیم و علیم خدا کی طرف سے قرآن

لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ۝۶ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ۭ

نزدیک حکمت والے کے سے یاد کر جس وقت کہا موسیٰ نے واسطے بال بچوں اپنے کے تحقیق میں نے دیکھی ہے آگ

عطا کیا جاتا ہے (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنے گھر کے لوگوں سے کہا کہ میں نے آگ دیکھی ہے میں

سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝۷

شتاب لاؤں گا میں تمہارے پاس اس سے کچھ خبر یا لاؤں گا شعلہ انگاری کا تو کہ تم سینکو

جلدی ہی تمہارے پاس وہاں سے کوئی خبر لاؤں گا یا سلگتا ہوا انگارا لاؤں گا تاکہ تم (اسے) تاپو

فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَ

پس جب آیا اسکے پاس پکارا گیا یہ کہ برکت دیا گیا ہے جو کوئی بیچ آگ کے ہے اور جو کوئی گرد اسکے ہے اور

سو جب موسیٰ اسکے پاس آئے تو آواز دی گئی کہ جو آگ کے اندر ہے وہ بھی بابرکت ہے اور جو اس

سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۸ يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۹

پاکی ہے اللہ پروردگار عالموں کے اے موسیٰ بات یہ ہے کہ تحقیق میں ہی ہوں اللہ غالب باحکمت ف

کے ارد گرد ہیں وہ بھی اور اللہ جو تمام عالموں کا پروردگار ہے پاک ہے اے موسیٰ میں ہی معبود حقیقی ہوں غالب اور حکمت والا

حل لغات

لہ هُدًى وَّبُشْرٰى۔ یہ دونوں محل میں نصب کے ہیں یا رفع کے نصب کے محل میں اس لئے کہ حال ہیں معنی اشارہ سے جو تلک میں مضمر ہے۔ اور رفع کے محل میں اس لئے کہ خبر ہیں مبتدا محذوف کی ای ہی ہدی و بشری یا بدل ہیں آیات سے یا خبر بعد خبر ہیں ای جمعت آیا تہا آیات الکتاب وانہا ہدی و بشری۔ کہ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ۔ تلقی ★

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ف ان کے معنی اللہ ہی خوب جانتا ہے اور تلک اشارہ ہے اس سورت کی آیات کی طرف اور کتاب سے مراد تو نفس قرآن ہے یا لوح محفوظ یا خاص سورت۔ اور مُبین سے مراد یہ ہے اسکا اعجاز واضح ہے اسلئے کہ شامل ہے بلاغت پر یا ظاہر کرنے والی ہے حکم احکام، احوال آخرت کو یا ظاہر کرنے والی ہے ہدایت اور ضلالت کی راہ کو۔ (فتح البیان) ف۲ یعنی قرآن سے ہدایت اور بشارت اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جس نے اسکا یقین کیا اور اس کی چال چلا اور اسکو سچا جانا اور جو کچھ اس میں مذکور ہے اسپر عمل کیا اور درست کیا فرض نماز کو یعنی ہمیشہ وقت پر بلا تاخیر بدون قضاء کے ارکان اور حسن کمال کے ساتھ ادا کرتے ہیں فرائض و شرائط نماز کو خلل پڑنے سے بچاتے ہیں۔ اصل معنی اقامت کے یہی ہیں کہ ہمیشگی کرے ثابت رکھے۔ معلوم ہوا کہ جو شخص بلا عذر شرعی وقت پر نماز نہیں پڑھتا، بے وقت پڑھتا ہے یا بعض وقت کی نماز پڑھتا ہے بعض وقت کی کھا جاتا ہے یا اس طرح نہیں پڑھتا جس طرح حدیث مطہرہ سے ثابت ہے یا غفلت کے ساتھ بے پرواہی سے پڑھتا ہے وہ مقیم صلوۃ نہیں ہے اور اس قرآن سے ہدایت و بشارت اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جس نے فرض زکوٰۃ کو ادا کیا اور پچھلے گھر جی اٹھنے اور برے بھلے عملوں پر جزا ملنے کو مانا اور بہشت و دوزخ کو بالتحقیق جانا۔ (ابن کثیر کوالہ ترجمان)

ف۳ جب اللہ نے اہل سعادت کا بیان کیا تو ان کے پیچھے اہل شقاوت کو بھی بیان فرمایا۔ آخرت کے ساتھ ایمان نہ لانے سے یہ مراد ہے کہ وہ مرنے کے بعد زندہ ہونے کی تصدیق نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے بُرے عملوں کو ان کے لئے مزین کر دیا ہے اس طرح کہ برائیوں کے ارتکاب کی خواہش ان کی طبیعتوں میں خوگیر ہوئی اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اچھے کام کرتے ہیں (فتح البیان) مرتب حواشی ابو عمار عبد القہار۔

ف۴ درحقیقت یہ آگ نہ تھی اللہ تعالیٰ کا نور تھا جو دُور سے موسےٰ علیہ السلام کو آگ معلوم ہوئی۔ یہ نور ایک درخت پر چمک رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر تجلی فرمائی تھی اور آواز دینے والا بھی اللہ تعالیٰ ہی تھا گویا اللہ تعالیٰ نے موسےٰ علیہ السلام کو وہاں پہنچتے ہی اس خطاب سے سرفراز فرمایا جو منطق و فلسفی، معتزلہ و جہمیہ وغیرہ اللہ کی آواز و کلام کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے درخت میں بات کرنے کی طاقت پیدا کر دی، درخت نے آواز دی تھی وہ ذرا غور کریں کہ درخت بے چارے کی کیا مجال؟ جو کہے میں اللہ ہوں زبردست حکمت والا۔ اگر ایک درخت یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ میں اللہ ہوں تو پھر حسین بن منصور نے کیا قصور کیا تھا جو انا الحق کہنے پر مارا گیا اور حضرت جنید بغدادی رح و دیگر علماء نے اس کے کفر و قتل کا فتویٰ دیا۔ (فائدہ ستاریہ)

مضارع مجہول واحد حاضر کا صیغہ ہے۔ اصل میں تُتَلَقّٰی، ایک تے کو تخفیفاً حذف کر دیا آخر کی یے ماقبل کے مفتوح ہونے کی وجہ سے الف سے بدل گئی۔ تَلَقّی اور تلقین دونوں کے معنے ہیں سیکھنا اور اخذ کرنا۔ ے اِذْ قَالَ مُوْسٰی۔ اِذْ منصوب ہے اذکر مضمر کی وجہ سے یا متعلق ہے علیم کے۔ ے اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ۔ اٰنست معنٰی میں ہے ابصرت اور رایت کے اور بعض کہتے ہیں صادفت اور وجدت کے مگر پہلا قول اقرب الی اللغۃ ہے کیونکہ اہل لغت اٰنست بصری و رایت بصری میں کچھ فرق نہیں کرتے۔ ے اٰتِیْکُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ۔ شہاب آگ کا شعلہ۔ اور قبس معنی میں مقبوس کے یعنی چنگاری۔ قبس بدل ہے شہاب سے یا صفت۔ ے لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ۔ اصطلاء کہتے ہیں آگ سے گرمی طلب کرنے کو۔ اس کا ماخذ ہے صلاء اور صلاء کہتے ہیں سخت آگ کو۔ ے یٰمُوْسٰٓی اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۔ انہ کی ضمیر ضمیر شان اور انا مبتدا، اللہ خبر جملہ ہو کر ضمیر شان کی تفسیر۔ العزیز الحکیم دونوں اللہ کی صفتیں اور ممکن ہے کہ ضمیر راجع ہو متکلم کی طرف اور انا اس کی خبر اللہ بیان۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّىٰ مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ

اور ڈال دے عصا اپنا پس جس وقت کہ دیکھا اسکو ہلتا ہوا گویا کہ وہ سانپ ہے پھر گیا پیٹھ پھیر کر اور نہ پیچھے پھرا

اور اپنا عصا ڈال دو۔ تو جب موسیٰ نے اسے دیکھا کہ ہل رہا ہے گویا سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر وہاں سے بھاگ نکلے اور پیچھے مڑ کر

يَا مُوسَىٰ لَا تَخَفْ إِنِّي لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ ﴿١٠﴾ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ

پھر پکارا گیا اے موسیٰ مت ڈر تحقیق میں نہیں ڈرتے نزدیک میرے پیغمبر مگر جو کوئی ظلم کرے

دیکھا (ہم نے) آواز دی کہ اے موسیٰ ڈرو مت۔ میرے ہاں پیغمبر ڈرا نہیں کرتے ہاں جس نے ظلم کا ارتکاب

ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوءٍ فَإِنِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١١﴾ وَأَدْخِلْ يَدَكَ فِي

پھر بدل ڈالے نیکی پیچھے برائی کے پس تحقیق میں بخشنے والا مہربان ہوں اور داخل کر ہاتھ اپنا بیچ

کیا پھر برائی کے بعد اسے نیکی سے بدل دیا تو میں بخشنے والا مہربان ہوں اور اپنے ہاتھ کو گریبان میں ڈالو

جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ ۖ فِي تِسْعِ آيَاتٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ

گریبان اپنے کے نکلے گا سفید بغیر برائی کے بیچ نو نشانیوں کے طرف فرعون کی

بغیر کسی تکلیف کے چمکتا ہوا نکلے گا۔ ان نو نشانات میں سے (نشان ہیں) جن کو فرعون

وَقَوْمِهِ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿١٢﴾ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ آيَاتُنَا مُبْصِرَةً

اور قوم اسکی کی تحقیق وہ تھے قوم فاسق پس جب آئیں انکے پاس نشانیاں ہماری دکھلانے والیاں

اور اسکی قوم کے پاس تم لیجاؤ بیشک وہ بڑی سرکش قوم ہے جب انکے پاس ہمارے بیّن احکام آئے تو وہ کہنے لگے کہ یہ تو

قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿١٣﴾ وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ

کہنے لگے یہ ہے جادو ظاہر اور انکار کیا انکا اور یقین جان لیا تھا انکو جی انکے نے

ایک صریح جادوگری ہے اور انہوں نے ازراہ ظلم و سرکشی اس سے انکار کیا۔ حالانکہ

ظُلْمًا وَعُلُوًّا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ ع ۱۴ ۱۹

ظلم اور تکبر سے پس دیکھ کیونکر ہوا آخر کام فساد کرنے والوں کا اور البتہ تحقیق

انکے دل ان (نشانات حق) کو مان چکے تھے۔ سو دیکھ لو کہ ان مفسدوں کا کیسا انجام ہوا اور (اس سے

آتَيْنَا دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ عِلْمًا ۖ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَىٰ

دیا ہم نے داؤد کو اور سلیمان کو علم اور کہا دونوں نے سب تعریف واسطے اللہ کے کہ جنے بزرگی دی ہمکو اوپر

قبل) ہم نے داؤد کو اور سلیمان کو علم عطا کیا۔ اور ان دونوں نے (اس پر) کہا تھا کہ اس اللہ کے لئے تمام حمد و ثنا ہے جس

كَثِيرٍ مِنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٥﴾ وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُودَ ۖ

بہتوں بندوں اپنے ایمان والوں کے سے اور وارث یعنی قائمقام ہوا سلیمان داؤد کا اور

نے ہمکو اپنے بہت سے بندوں پر جو کہ مومن ہیں فضیلت دی اور سلیمان داؤد کے وارث ہوئے اور

وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَأُوتِينَا مِنْ كُلِّ

کہا اے لوگو سکھائی گئی ہمیں بولی جانوروں کی اور دیئے گئے ہم ہر چیز

انہوں نے کہا کہ اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہمیں ہر چیز عطا کی گئی ہے بیشک

شَيْءٍ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ ﴿١٦﴾ وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ

سے تحقیق یہ البتہ وہی ہے بزرگی ظاہر اور اکٹھے کئے گئے واسطے سلیمان کے

یہ اس کا صریح فضل ہے اور سلیمان کے لئے جنوں، انسانوں

حل لغات۔

له تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ۔ تَهْتَزُّ معنے میں متحرک کے اور یہ جملہ ہوکر مفعول دوم ہے رَاٰهَا کا۔ کانہا جان جملہ حالیہ۔ پھر حال واقع ہوا ہے مفعول رَاٰی سے یا ضمیر تہتز سے۔ جان پتلا سا سانپ اور چونکہ ایسا سانپ صغیر الجثہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کی آنکھوں میں متحرک رہتا ہے اسلئے اسے جان کہتے ہیں۔ ٹه وَلَمْ يُعَقِّبْ معنے ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ موسیٰ علیہ السلام سے چوک کر ایک کافر کا خون ہو گیا تھا اس کا ڈر تھا ان کے دل میں وہ ان کو معاف کر دیا (موضح) اور ترمذی جلد دوم باب معاشرۃ الناس میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ہے اِتْبِعِ السَّیِّئَۃَ الْحَسَنَۃَ تَمْحُہَا یعنی آپ نے فرمایا برائی کے پیچھے لگا بھلائی کو تو مٹا دے اس برائی کو۔ مطلب یہ ہے کہ مسلمان سے جب کوئی خطا و گناہ ہو جائے تو لازم ہے کہ فوراً توبہ کرے اور کچھ نیکی کرے اس کی برکت سے وہ گناہ معاف ہو جائے گا اور دل پر جو سیاہی آئی تھی وہ صاف ہو جائے گی۔

ف۲ یعنی فرعون اور اس کی قوم کو انکار پر ظلم اور علو ثابت ہوا (فتح البیان)

ف۳ یعنی دیکھو اے محمدؐ! ان کا انجام کیسا ہوا کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے کھپا دیا اور سب کو ڈبو دیا ایک وقت۔ اور مطلب یہ ہے کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے جھٹلانے والو! ڈرو اس سے کہ پہنچ جاوے تم کو ویسا عذاب جو پہنچا ان کو۔ (ابن کثیر)

ف۴ عمر بن عبدالعزیز رح نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ بندے پر کوئی احسان نہیں کرتا پھر وہ بندہ اس کا شکر ادا کرے مگر اس بندہ کا شکر اس کی نعمتوں سے بہتر ہوتا ہے اور یہ بات اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِہِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ پھر وہ کونسی نعمت بڑھ کر ہے اس نعمت سے جو داؤد اور سلیمان علیہما السلام کو دی گئی۔ اور اس میں دلیل ہے کہ علم ایک بزرگ چیز ہے اور اس کا مرتبہ بہت بلند ہے اور اس کے اٹھانے والے سب کے پیشرو ہیں۔ اور معلوم ہوا کہ علم کی نعمت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے۔ اور جس شخص کو علم دیا گیا اس کو بہت بندوں پر بزرگی ملی اور اس کو شرف اجل عنایت ہوا۔ معلوم ہوا علم والوں کو اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا فرض ہے اور عالم کو یہ اعتقاد کرنا چاہئے کہ اگر مجھ کو بہتوں پر فضیلت دی گئی ہے تو بہتوں کو مجھ پر بھی فضیلت دی گئی ہے۔ ابن کثیر و فتح البیان

ف۵ وارث ہوا یعنی نبی ہوا اور بادشاہ ہوا باپ کی جگہ۔ اور بھی بیٹے تھے وہ اس مقام پر نہ ہوئے اور ہر چیز میں سے دیا یعنی جو چیزیں دنیا میں درکار ہیں (موضح) وجیز میں کہا ہے کہ داؤد علیہ السلام کے اٹھارہ فرزند تھے۔ جامع البیان صفحہ ۳۲۹ - ابو عمار عبدالقہار غفرلہ ولوالدیہ الغفار (آمین)

---

۱ میں ہے وہم یہ علی عقبیہ کے بولا کرتے ہیں عقب لمقاتل اذا کر بعد الفرۃ۔ ۲ مَنْطِقَ الطَّیْرِ منطق مصدر میمی ہے اور منطق کہتے ہیں ہر اس لفظ کو جس سے مافی الضمیر تعبیر کی جائے عام ہے کہ مفرد ہو یا مرکب مفید ہو یا غیر مفید۔

۳ وَحُشِرَ لِسُلَیْمٰنَ جُنُوْدُہٗ. حشر کہتے ہیں مختلف مقامات اور مختلف مکانات سے ایک جگہ جمع کرنے اور حاضر کرنے کو۔ لسلیمان متعلق ہے حشر کے اور جنودہ حشر کا مفعول مالم یسم فاعلہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿۱۷﴾ حَتّٰى إِذَا

لشکر اس کے جنوں سے اور آدمیوں سے اور جانوروں سے پس وہ حسن ترتیب سے کھڑے کیے جاتے تھے یہاں تک کہ جب

اور پرندوں کے لشکر جمع کیے گئے۔ جن کو روک روک کر رکھا جاتا تھا حتیٰ کہ جب

أَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يٰٓأَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسٰكِنَكُمْ

آئے اوپر میدان چیونٹیوں کے کہا ایک چیونٹی نے اے چیونٹیو! داخل ہو گھروں اپنوں میں

وہ چیونٹیوں کی وادی میں آئے تو ایک چیونٹی نے کہا کہ اے چیونٹیو! اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ

لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۱۸﴾ فَتَبَسَّمَ

نہ کچل ڈالے تم کو سلیمان اور لشکر اس کا اور وہ نہ جانتے ہوں وہ پس مسکرایا

کہیں سلیمان اور اس کا لشکر تمہیں (پاؤں تلے) نہ روند ڈالے اور انہیں (تمہاری) خبر بھی نہ ہو تو سلیمان مسکرا کر

ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِيٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ

ہنستا ہوا بات اس کی سے اور کہا اے رب میرے توفیق دے مجھ کو یہ کہ شکر کروں نعمت تیری کا

ہنس پڑے اور کہنے لگے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیرے اس احسان کا شکریہ ادا کروں

الَّتِيٓ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صٰلِحًا تَرْضٰهُ

جو نعمت رکھی ہے تو نے اوپر میرے اور اوپر ماں باپ میرے کے اور یہ کہ عمل کروں میں نیک جو پسند کرے تو

جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے (اور توفیق دے) کہ میں نیک عمل کر سکوں جو تجھے پسند ہوں

وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصّٰلِحِينَ ﴿۱۹﴾ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ

اسکو اور داخل کر مجھ کو ساتھ رحمت اپنی کے بیچ بندوں اپنے صالحوں کے تئیں اور خبر لی پرند جانوروں کی

اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل کر لے اور پرندوں کی حاضری لی تو

فَقَالَ مَا لِيَ لَآ أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِينَ ﴿۲۰﴾

پس کہا کیا ہے مجھ کو نہیں دیکھتا میں ہدہد کو یا ہے وہ غائبوں سے تئیں

کہا کہ کیا بات ہے جو میں ہدہد کو (یہاں) نہیں دیکھتا کیا وہ غائب ہو گیا ہے

لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَاذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطٰنٍ

البتہ عذاب کروں گا میں اسکو عذاب سخت یا ذبح کروں گا میں اسکو یا لے آویگا میرے پاس دلیل

(اگر ایسا ہے) تو میں اسے سخت سزا دونگا یا اسے ذبح کروا دوں گا یا وہ میرے سامنے معقول دلیل

مُّبِينٍ ﴿۲۱﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطْتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَ

ظاہر وشا پس دیر کی اسنے تھوڑی سی پس کہا کہ میں نے احاطہ کیا اس چیز کو کہ نہ احاطہ کیا تم نے ساتھ اسکے اور

پیش کرے وہ تھوڑی دیر باہر رہا پھر (آکر) کہا کہ میں وہ خبر لایا ہوں جو آپ کو معلوم نہیں اور (شہر)

جِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍۭ بِنَبَإٍ يَّقِينٍ ﴿۲۲﴾ إِنِّي وَجَدْتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَ

لایا ہوں میں تمہارے پاس ملک سبا سے خبر سچی تحقیق میں نے پایا ایک عورت کو کہ بادشاہی کرتی ہے انکی

سبا سے آپ کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں میں نے (وہاں) ایک عورت کو دیکھا ہے جو انکی ملکہ ہے اور

أُوتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ﴿۲۳﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا

اور دی گئی ہے ہر چیز سے اور واسطے اسکے ہے تخت بڑا وقے پایا میں نے اسکو اور قوم اسکی کو

اسے ہر چیز میسر ہے اور اس کے پاس ایک بڑا تخت حکومت ہے میں نے اسکو اور اسکی قوم کو

منزل ۵

حل لغات۔
لہ ادخلوا مساکنکم
لا یحطمنکم۔
چیونٹی نے جو کچھ
اپنی قوم کو ہدایت
کی، چونکہ وہ عاقلانہ
اور دانشمندانہ بات
تھی اس لئے اللہ تعالیٰ
نے ادخلوا مساکنکم جمع مذکر عاقل کا صیغہ مستعمل فرمایا۔ لا یحطمنکم امر کا جواب ہے۔ لہ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ۔ تفقد کہتے ہیں کسی بات کی جستجو اور تلاش میں مصروف ہونے کو۔ یہاں تفقد الطیر سے مراد ہے پرندوں کے احوال کا تعرّف۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی سلیمان علیہ السلام جب کسی طرف کوچ کرتے تو جن، انس، طیور تینوں قسم کے لشکروں میں سے حسب ضرورت و مصلحت ساتھ لئے جاتے تھے اور ان کی جماعتوں میں خاص نظم و ضبط قائم رکھا جاتا تھا مثلاً پچھلی جماعتیں تیز چل کر یا اڑ کر اگلی جماعتوں سے آگے نہیں نکل سکتی تھیں نہ کوئی سپاہی اپنے مقام اور ڈیوٹی کو چھوڑ کر جا سکتا تھا جس طرح آج بری، بحری اور ہوائی طاقتوں کو ایک خاص نظم و ترتیب کے ساتھ کام میں لایا جاتا ہے۔ موضح الفرقان

ف۲ یعنی سلیمان علیہ السلام کا اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ ایسے میدان کی طرف گزر ہوا جہاں چیونٹیوں کی بڑی بھاری بستی تھی۔ وہ بولیں یہ ایسے تو نہیں جو جان بوجھ کر تمکو ہلاک کریں، ہاں ممکن ہے بے خبری میں پیس جاؤ۔ شاہ صاحب لکھتے ہیں "چیونٹی کی آواز کوئی (آدمی) نہیں سنتا۔ انھیں (سلیمان علیہ السلام کو) معلوم ہو گئی۔ یہ ان کا معجزہ ہوا۔ موضح الفرقان

ف۳ اس چیونٹی کی بات سمجھ کر تعجب ہوا اور فرط سرور و نشاط سے ادائے شکر کا جذبہ جوش میں آیا۔ عرض کی مولا! حیران ہوں تیرے انعامات عظیمہ کا شکر کس طرح ادا کروں۔ بس التجا ہے مجھے پورا شاکر بنا زبان سے بھی اور عمل سے بھی اور اعلیٰ درجہ کے نیک بندوں (جو انبیاء و مرسلین ہیں) میں محشور فرما۔ قتادہ حسنؒ نے اَوْزِعْنِیْ کے معنی اَلْہِمْنِیْ کے کئے ہیں یعنی میرے دل میں ڈالدے کہ میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں اور نیکوں کے ساتھ جنت میں داخل کر۔

ف۴ مجاہدؒ، سعید بن جبیرؒ وغیرہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جو ہُد ہُد جہندس تھا اور سلیمان علیہ السلام کو پانی بتاتا تھا۔ جب آپ کسی میدان میں اُترتے تو اسکو طلب فرماتے اور وہ آپکے واسطے پانی زمین کی تہہ سے دیکھ لیتا جیسے کہ انسان ظاہری اشیاء کو دیکھتا ہے اور فاصلہ بتاتا جو روئے زمین اور پانی تک ہوتا۔ جب ہُد ہُد پانی کی اطلاع دیتا تو سلیمان علیہ السلام جنوں کو ارشاد فرماتے اور وہ اس جگہ کو کھود کر پانی نکال لیتے سلیمان علیہ السلام ایک دن میدان میں اُترے اُڑنے والی فوج کا جائزہ لیا ہُد ہُد اُن میں نظر نہ پڑا۔ فرمایا کیا بات ہے ہُد ہُد کو میں نہیں دیکھتا۔ آیا پرندوں کے جھنڈ میں مجھ کو نظر نہیں آیا یا حقیقت میں غیر حاضر ہے۔ ابن کثیر

ف۵ مثلاً اس کے بال و پر نوچ ڈالوں گا یا اپنی غیر حاضری کا واضح اور معقول عذر پیش کرے۔

ف۶ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس ملک کا حال مفصل نہ پہنچا تھا اب پہنچا۔ سبا ایک قوم کا نام ہے۔ ان کا وطن عرب میں تھا یمن کی طرف (موضح) گویا ہُد ہُد کے ذریعے حق تعالیٰ نے متنبہ فرمادیا کہ بڑے سے بڑے انسان کا علم بھی محیط نہیں ہو سکتا دیکھو جن کی بابت خود فرمایا تھا وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ عِلْمًا انکو ایک جزئی کی اطلاع ہُد ہُد نے کی۔

ف۷ سب چیزیں مال و اسباب اور حسن و جمال بھی آ گیا اور اس کے بیٹھنے کا تخت ایسا تکلف کا تھا کہ اس وقت کسی بادشاہ کے پاس نہ تھا (موضح) جلالین میں ہے کہ اس تخت کا طول اسی ۸۰ گز اور عرض چالیس گز اور اونچائی تیس ۳۰ گز سونے چاندی کا بنا ہوا تھا۔ یاقوت زبرجد جڑے ہوئے تھے اور پائے اس کے یاقوت کے تھے (حدیث التفاسیر) مفسرین نے لکھا ہے ملکہ کا نام بلقیس تھا۔ ابو عمار عبدالغفار غفرلہ۔

www.KitaboSunnat.com

يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ

سجدہ کرتی ہیں سورج کو سوائے خدا کے اور زینت دی ہے واسطے انکے شیطان نے

خدا کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے پاتا ہے اور (گویا) شیطان نے انکے اعمال انکی نظروں میں خوشنما کر دکھائے ہیں

اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾

عملوں انکے کو پس بند کیا ہے انکو راہ سے پس وہ نہیں راہ پاتے وقف

سو اس نے انکو (سیدھی) راہ سے روک رکھا ہے پس وہ ہدایت نہیں پاتے

اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

یہ کہ سجدہ کریں واسطے اللہ کے وہ جو نکالتا ہے چھپی چیزوں کو بیچ آسمانوں کے اور زمین کے

حتے کہ وہ اس معبود حق کو سجدہ نہیں کرتے جو آسمان اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو ظاہر کرتا

وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ

اور جانتا ہے جو چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو وقف اللہ نہیں کوئی معبود مگر وہ پروردگار

ہے اور تمہارے ڈھکے چھپے اور علانیہ کاموں کو جانتا ہے (سنو) اللہ ہی وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی

الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٦﴾ السجدة قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ

عرش بڑے کا وقف کہا سلیمان نے اب دیکھیں گے ہم کہ سچ کہا تو نے یا ہے تو

معبود نہیں وہی عرش عظیم کا رب ہے سلیمان نے کہا کہ اچھا ہم دیکھیں گے کہ آیا تو سچ کہتا ہے یا جھوٹوں

مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ

جھوٹوں سے لے جا کتاب میری یہ پس ڈال دے اسکو طرف انکی پھر

میں سے ہے جا میرے اس خط کو لے جا اور انکی طرف پھینک دے پھر انکے

تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا

پھر آ انکے پاس سے پس دیکھ کیا جواب دیتے ہیں کہا اے سردارو

پاس سے ہٹ آ اور دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں (ملکہ سبا کو جب وہ خط ملا تو اس نے) کہا کہ اے سردارو!

اِنِّيْۤ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾ اِنَّهُ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهُ

تحقیق ڈالی گئی طرف میرے کتاب بزرگی تحقیق وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور تحقیق وہ

مجھے ایک گرامی نامہ ملا ہے۔ سلیمان کی طرف سے ہے اور خدائے رحمٰن اور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣١﴾ ع ۲ / ۱۴

ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے ہے وقف یہ کہ مت سرکشی کرو اوپر میرے اور چلے آؤ میرے پاس مسلمان ہو کر وقف

رحیم کے نام سے شروع ہوتا ہے (لکھا ہے) کہ تم میرے مقابلہ میں سرکشی نہ کرو اور فرمانبردار ہو کر میرے پاس چلے آؤ

قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْۤ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً

کہا اے سردارو جواب دو مجھ کو بیچ کام میرے کے نہیں ہوں فیصلہ کرنے

(ملکہ نے) کہا اے سردارو! میرے معاملہ میں مجھے مشورہ دو۔ میں کسی بات کا قطعی فیصلہ نہیں کرتی

اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿٣٢﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ

کسی کام کا یہاں تک کہ حاضر ہو تم کہا انہوں نے ہم صاحب قوت ہیں اور صاحب جنگ سخت ہیں

جب تک تم رائے نہ دو انہوں نے کہا کہ ہم طاقتور اور سخت جنگجو ہیں

حل لغات۔

لہ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ۔ الا یسجدوا مفعول لہ ہے صدّ کا یا زیّن کا بتقدیر لام والمعنی فصدهم لان لا یسجدوا للہ او زین لهم اعمالهم لان لا یسجدوا۔ یا اعمالهم سے بدل۔ خبء مصدر ہے معنی میں مخبوء کے اور مخبوء کے معنی ہیں مخفی کے۔ لہ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ العظیم صفت ہے عرش کی۔ لہ قَالَ سَنَنْظُرُ۔ ننظر مشتق ہے نظر بمعنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف یعنی وہ قوم مشرک آفتاب پرست ہے۔ شیطان نے ان کی راہ ماردی اور مشرکانہ رسوم واطوار کو انکی نظر میں خوبصورت بنا دیا اسی لئے وہ راہِ ہدایت نہیں پاتے۔ ہُدہُد نے یہ کہکر گویا سلیمان علیہ السلام کو اس قوم پر جہاد کرنے کی ترغیب دی (موضح) سبیل سے طریق حق مراد ہے اور وہ خالص کرنا ہے سجدہ کا صرف اللہ تعالیٰ کے لئے۔ جامع البیان والے نے اس آیت کے یہ معنی کئے ہیں کہ شیطان نے روکا ہے انکو راہ سے اسلئے کہ سجدہ نہ کریں۔ اور شاہ ولی اللہ رح نے یہ معنی کئے ہیں پس وہ راہ نہیں پاتے سجدہ کرنیکو۔ اس آیت پاک سے معلوم ہوا کہ سجدہ خاص اللہ تعالیٰ کیلئے چاہئے۔ اسکے سوا خواہ کوئی ہو سورج چاند نبی ولی درخت یا ستارہ، قبر ہو یا مکان اس کیلئے سجدہ نہ چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو سجدہ کرنا شیطان کی تابعداری ہے۔ ایک جانور کو اتنی سمجھ ہے کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا جائز نہیں ہے مگر افسوس اہل بدعت غیر اللہ کو سجدہ کرکے مشرک بنتے ہیں۔

ف ہُدہُد کا یہی عقیدہ تھا کہ ہر پوشیدہ کا جاننے والا اللہ ہی ہے اور کوئی نہیں۔

ف یعنی اللہ تعالیٰ کے عرش عظیم سے بلقیس کے تخت کو کیا نسبت؟

ف یعنی تیرے جھوٹ سچ کا امتحان کرتا ہوں۔ دیکھو حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ کے پیغمبر تھے مگر پیغمبر ہونے کے باوجود عالم الغیب نہ تھے۔ اس واقعہ میں اس مسئلہ کے واضح دلائل ہیں۔ ہُدہُد چلا گیا مگر سلیمان کو خبر نہ ہوئی۔ جب اس کی ضرورت پیش آئی تو تلاش کیا۔ پھر بھی نہ ملا۔ اگر سلیمان علیہ السلام کو اسکا علم تھا تو تلاش کرنے اور اسکی سزا مقرر کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ حضرت سلیمان علیہ السلام کو ملک سبا کی مَلکہ بلقیس کا بھی اب تک علم نہ تھا۔ جب ہُدہُد نے بتایا تو تعجب سے فرمایا کہ میں ابھی تجھ کو سچا یا جھوٹا نہیں کہتا جب تک میرے خط کا جواب نہ لائے۔ اگر سلیمان علیہ السلام عالم الغیب ہوتے تو اس تصدیق کی کیا ضرورت تھی؟ ہُدہُد وہ خط لے گیا۔ بلقیس اکیلی سو رہی تھی روشندان میں سے جاکر اس کی چھاتی پر رکھا (فائدہ ستاریہ) کہتے ہیں سنہری کاغذ پر لکھا تھا (موضح) بلقیس نے خط پڑھ کر اپنے مشیروں اور درباریوں کو جمع کیا کہنے لگی کہ میرے پاس یہ خط عجیب طریقہ سے پہنچا ہے جو ایک بہت بڑے معزز و محترم بادشاہ (سلیمان علیہ السلام) کی طرف سے آیا ہے اس سے معلوم ہوا بوقت تحریر خطوط وغیرہ میں پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنا چاہئے اگرچہ مکتوب الیہ کافر ہی ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کفار بادشاہوں کی طرف خط لکھواتے یا کوئی تحریر کسی کیلئے لکھواتے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم پہلے تحریر کرواتے تھے۔ جو لوگ اس سنت کو چھوڑ کر ۷۸۶ لکھتے ہیں وہ ایک بدعت کو رواج دیتے ہیں۔ فائدہ ستاریہ

ف ایسا مختصر جامع اور پُر عظمت خط شاید ہی دنیا میں کسی نے لکھا ہو مطلب یہ تھا کہ میرے مقابلہ میں زور آزمائی سے کچھ نہ ہوگا۔ خیریت اسی میں ہے کہ اسلام قبول کرو اور حکم بردار ہو کر آدمیوں کی طرح سیدھی انگلیوں میرے سامنے حاضر ہو جاؤ۔ تمھاری شیخی اور تکبر میرے آگے نہ چلے گی۔ شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ ان کو دین حق سکھانا منظور تھا۔ موضح

★ تأمل سے اور سین تاکید کے لئے ہے والمعنی سنتعرف بالتجربۃ امصیب أَصَدَقْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ۔ عبارت کا ظاہر مقتضیٰ تھا کہ ام کذبت کہا جاتا مگر مبالغۃً اس کی جگہ ام کنت من الکاذبین کہا گیا ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ۔ تول معنے میں ہے تنح کے یعنی اُن سے پرے ہٹ کر ایک گوشے میں کھڑا ہوجا۔ أَلَّا تَعْلُوْا۔ اَنْ مفسرہ ہے اور لا ناہیہ ای لاتتکبروا۔ اور ہو سکتا ہے کہ اَنْ مصدریہ ہو اور لا نافیہ بہرکیف جملہ محلاً مرفوع ہے یا تو اس لئے کہ کتاب سے بدل واقع ہوا ہے یا مبتدا محذوف کی خبر ای مضمونہ الا تعلوا اور ممکن ہے کہ نزع خافض کی وجہ سے محل میں نصب کے ہو والتقدیر بان لا تعلوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شَدِيدٍ وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ ﴿٣٣﴾ قَالَتْ إِنَّ

اور حکم طرف تیری ہے پس دیکھ تو کیا حکم کرتی ہے تو کہا بلقیس نے تحقیق

اور معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے، دیکھ لو جیسا کہ حکم دینا چاہتی ہو۔ اس نے جواب دیا کہ

الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا

بادشاہ جبروقت کہ داخل ہوتے ہیں کسی بستی میں خراب کرتے ہیں اسکو اور کرتے ہیں عزت والوں اسکے کو

بادشاہ جب کسی بستی میں (فاتحانہ) داخل ہوتے ہیں تو اسکو تباہ کر دیتے ہیں وہاں کے معززین کو

أَذِلَّةً ۖ وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٣٤﴾ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِم بِهَدِيَّةٍ

ذلیل اور اسی طرح یہ بھی کریں گے وہ اور تحقیق میں بھیجنے والی ہوں طرف انکی تحفہ

ذلیل کر دیتے ہیں اور یہ لوگ بھی اسی طرح کریں گے اور میں انکی طرف کچھ تحفہ بھیجتی ہوں اور دیکھتا چاہتی ہوں

فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ قَالَ

پس دیکھتی ہوں ساتھ کس چیز کے پھر آتے ہیں بھیجے ہوئے وہ پس جب آیا وہ بھیجا ہوا سلیمان کے پاس کہا

کہ قاصد کیا جواب لاتے ہیں جب وہ (قاصد) سلیمان کے پاس آیا تو اسے کہا

أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا آتَانِيَ اللَّهُ خَيْرٌ مِّمَّا آتَاكُم ۚ بَلْ

کیا مدد دیتے ہو مجھ کو ساتھ مال کے پس جو کچھ دیا ہے مجھ کو اللہ نے بہتر ہے اچھی سے کہ دیا ہے تم کو بلکہ

کیا تم مال و دولت سے میری مدد کرنا چاہتے ہو سنو! اللہ نے جو کچھ مجھے دے رکھا ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو اس نے تم کو

أَنتُم بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ﴿٣٦﴾ ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُم بِجُنُودٍ

تم ہی ساتھ تحفہ اپنے کے خوش ہوتے ہو گے پھر جا اپنی طرف ان کی پس البتہ آویں گے ہم انپر ساتھ لشکروں کے

دیا ہے بلکہ تم ہی اپنے تحفہ پر خوش ہوتے ہو گے (مجھ کو اسکی ضرورت نہیں) جا انکے پاس لوٹ جا۔ ہم انپر ایسے لشکروں کے ساتھ چڑھ

لَّا قِبَلَ لَهُم بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُم مِّنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴿٣٧﴾

نہ مقابلہ ہوسکیگا انکو ساتھ ان لشکروں کے اور البتہ نکالدینگے ہم انکو اس شہر سے ذلیل کرکر اور وہ رسوا ہونے والے

چڑھائی کرینگے۔ جن کے مقابلہ کی انمیں طاقت نہیں ہوگی اور انکو وہاں سے ہم ذلیل کر کے نکالدینگے اور وہ بے عزت ہونگے

قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن

کہا سلیمان نے اے سردارو! کونسا تم میں سے لے آتا ہے میرے پاس تخت اسکا پہلے اس سے کہ

(سلیمان نے) کہا اے سردار کون تم میں سے میرے پاس ملکہ سبا کا تخت (اٹھاکر) لائیگا۔ اس سے پہلے کہ وہ لوگ

يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا

آویں میرے پاس مسلمان ہوکر وہ کہا ایک دیو نے جنوں میں سے میں

میرے پاس فرمانبردار ہو کر آئیں جنوں میں سے ایک طاقتور جن نے کہا کہ اس سے پیشتر کہ آپ

آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ ۖ وَإِنِّي عَلَيْهِ

لے آؤنگا تیرے پاس اسکو پہلے اس سے کہ اٹھو تم جگہ اپنی سے اور تحقیق میں اوپر اسکے

اپنے اجلاس سے اٹھیں میں اسکو آپ کی خدمت میں پیش کر دونگا اور میں یقین دلاتا ہوں کہ میں اسباب پر قدرت

لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ﴿٣٩﴾ قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ

زور آور ہوں بااmanت ہوں کہا اس شخص نے کہ نزدیک اسکے تھا علم کتاب سے

رکھتا ہوں اور قابل اعتماد ہوں ایک شخص جسکے پاس کتاب الہی کا علم تھا بولا کہ میں آپ کے پاس

منزل ۵

حل لغات۔ [1] بل انتم بھدیتکم۔ ہدیۃ اسم ہے مہدی کا جیسے عطیہ معطی کا۔ [2] لا قبل لھم۔ قبل کے معنے ہیں طاقت اور اصل میں قبل کہتے ہیں مقابلہ کو والمعنی لایقدرون ان یقابلوھم۔ [3] قال عفریت۔ عفریت آدمیوں میں وہ جو خبیث و مکر ہو اور شیاطین میں سے وہ جو خبیث و سرکش ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ بلقیس کے مشورہ طلب کرنے پر مشیروں درباریوں نے لڑائی کا مشورہ دیا مگر ملکہ نے اس میں تعجیل مناسب نہ سمجھی۔

ف۲ یعنی یہ بادشاہ بھی ایسا ہی کریں گے۔ موضح

ف۳ یعنی میں انکی طرف قاصد اور تحفے بھیجکر تجربہ کرتی ہوں اگر بادشاہ ہوگا تو تحفہ تحائف کے ساتھ خوش ہوجائیگا اور ہم اسکی تکلیف سے چھوٹ جائینگے اور اگر پیغمبر ہوگا تو ہمارے ان نفیس مالوں سے خوش نہیں ہوگا کیونکہ اسکا اصلی مطلب دین کی طرف بلانا ہے تو ہم اس سے چھوٹ نہیں سکتے جبتک ہم اسکے دین کی پیروی نہ کریں اور اس کے طریق پر نہ چلیں۔ رازی نے کہا کہ تحفہ کے بارے میں لوگوں نے بہت کچھ کہا ہے لیکن قرآن پاک نے اسکی کچھ تفصیل نہیں بیان کی کہ کیا تحفہ تھا تو ہمکو بھی اس بحث میں پڑنا لاحاصل ہے فتح وغیرہ۔

ف۴ یعنی یہ تحفہ تمھیں ہی مبارک رہے۔ کیا تم نے محض ایک دنیوی بادشاہ سمجھا جو مال ومتاع کا لالچ دیتے ہو۔ تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ حق تعالٰی نے جو روحانی ومادی دولت مجھے عطا فرمائی ہے وہ تمھارے ملک ودولت سے کہیں بڑھکر ہے ان سامانوں کی ہمیں کیا پرواہ۔ خلاصہ موضح

ف۵ یعنی قیدی بنینگے جلاوطن ہونگے اور ذلت وخواری کے ساتھ دولت وسلطنت سے دست بردار ہونا پڑیگا۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں اور کسی پیغمبر نے اس طرح کی بات نہیں فرمائی۔ سلیمان علیہ السلام کو حق تعالٰی کی سلطنت کا زور تھا جو یہ فرمایا۔ موضح

ف۶ کافر جو اپنی امان میں نہیں اس کا مال زبردستی سے حلال ہے۔ جب وہ مسلمان ہوا پھر حلال نہیں۔ موضح

ف۷ اپنی جگہ سے یعنی دربار سے اسکو ایک پہر کا عرصہ لگتا اور معتبر امانتدار اس واسطے کہا کہ اس میں جواہر لگے ہوئے تھے بیش قیمت۔ موضح القرآن اور تفسیر جلالین میں ہے کہ بلقیس نے پانچ سَو غلام پانچ سَو لونڈیاں اور پانچ سَو سونے کی اینٹیں اور ایک تاج مرصع اور بہت سا مشک عنبر بھیجا تھا جن کی خبر ہُدہُد نے آکر دیدی۔ پس سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا کہ فوراً نو کوس تک سونے چاندی کی اینٹیں بچھا دو اور دو طرفہ دیوار سونے چاندی کی بنا دو چنانچہ اسی طرح تیار ہوگئی۔ حدیث التفاسیر

★ ہو۔ عہ اٰتٰنِ ۔ اٰتٰنِیَ ۔ اتی صیغہ مضارع متکلم ہے یا اسم فاعل اور مناسب مقام یہی دوسری صورت ہے اے انا ات بہ قبل تلک المدۃ الیسیرۃ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَآهُ

میں لے آؤں گا تمہارے پاس اسکو پہلے اس سے کہ پھر آوے طرف تمہارے نظر تمہاری پس جب دیکھا اسکو

اسکو پیش کر سکتا ہوں آنکھ جھپکنے سے پہلے۔ سو جب سلیمان نے

مُسْتَقِرًّا عِنْدَهُ قَالَ هَٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي

ٹھیرا ہوا نزدیک اپنے کہا یہ ہے فضل پروردگار میرے کے سے تاکہ آزماوے مجھ کو

اسے اپنے پاس رکھا دیکھا۔ تو کہا کہ یہ میرے رب کے فضل کا نتیجہ ہے تاکہ مجھے آزمائے

أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ ۖ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَ

کہ شکر کرتا ہوں میں یا کفر کرتا ہوں میں اور جو کوئی شکر کرے پس سوا اسکے نہیں کہ شکر کرتا ہے واسطے جان اپنی کے اور

کہ آیا میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جو شکر کرتا ہے وہ اپنے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا

مَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ﴿٤٠﴾ قَالَ نَكِّرُوا لَهَا

جو کوئی ناشکری کرے پس تحقیق پروردگار میرا بے پرواہ ہے کرم کرنیوالا ہے کہا بدل ڈالو واسطے اسکے

رب اس سے بے نیاز (اور) صاحب کرم ہے سلیمان نے کہا کہ اس کے تخت کی شکل

عَرْشَهَا نَنْظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ﴿٤١﴾

تخت اس کا کہ دیکھیں ہم آیا راہ پاتی ہے یا ہوتی ہے ان لوگوں سے کہ نہیں راہ پاتے وے

بدل ڈالو تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ عقلمند ہے یا ان لوگوں میں سے ہے جو سوجھ نہیں رکھتے

فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَٰكَذَا عَرْشُكِ ۖ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ ۚ وَ

پس جب آئی بلقیس کہا گیا اسی طرح کا ہے تخت تیرا کہا بلقیس نے گویا کہ یہ وہی ہے اور

پھر جب وہ آئی تو اس سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کا تخت بھی ایسا ہی ہے تو اس نے کہا یہ تو گویا بالکل وہی ہے

أُوتِينَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ﴿٤٢﴾ وَصَدَّهَا مَا

دیئے گئے تھے ہم علم پہلے اس سے اور ہوئے تھے ہم مسلمان ہی اور بند کیا اسکو اس چیز سے

اور ہمیں اس سے پہلے (آپ کی صداقت کا علم) ہو چکا تھا اور ہم فرمانبردار ہیں اور (اب تک) جو روکے رکھا

كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ إِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كَافِرِينَ ﴿٤٣﴾

کہ تھی عبادت کرتی سوائے خدا کے تحقیق وہ تھی قوم کافروں سے

تو اس چیز نے کہ وہ خدا کے سوا دوسروں کی پوجا کی عادی تھی اور منکرین میں سے تو تھی ہی

قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۖ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَ

کہا گیا واسطے اسکے داخل ہو محل میں پس جب دیکھا اسکو گمان کیا اس کو گہرا پانی اور

اس سے کہا گیا کہ محل میں چلو جب اس نے (فرش) کو دیکھا تو سمجھی پانی کا حوض ہے اور

كَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُمَرَّدٌ مِنْ

کھول دیا دونوں پنڈلیوں اپنی سے کہا سلیمان نے تحقیق وہ محل ہے منڈھا ہوا

اپنی پنڈلیاں کھول دیں سلیمان نے کہا کہ یہ ایک محل ہے جو شیشوں کا بنایا

قَوَارِيرَ ۗ قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ

شیشے سے کہا بلقیس نے اے پروردگار میرے تحقیق میں نے ظلم کیا جان اپنی کو اور مطیع ہوئی ساتھ

گیا ہے وہ بول اٹھی اے میرے رب! میں اپنے آپ پر ظلم کرتی رہی اور اب سلیمان کے ساتھ اللہ

حل لغات۔

لہ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْکَ طَرْفُکَ۔ طرف کہتے ہیں دیکھنے کے وقت پلک ہلانے کو اور چونکہ پلک کھلنے کے وقت اس بات کا وہم ہوتا ہے کہ آنکھ کا نور مرئی کی طرف پھیلتا ہے اور بند کرنے کے موقع پر اُس نور کے آنکھ کی طرف پھر آنے کا وہم گزرتا ہے اس لئے ارتداد طرف کا استعمال کیا گیا پھر یا تو اس سے کمالِ سرعت میں مبالغہ مقصود ہے یا واقع میں بلقیس کا تخت پلک جھپکانے میں یمن سے شام میں لایا گیا ہو وما ہی علی اللہ بعزیز

لہ قَالَ نَکِّرُوْا۔ نکروا کے معنے ہیں اجعلوا العرش منکرا متغیرا عن شکلہ ننظر جواب ہے نکروا کا اور اسی لئے مجزوم واقع ہوا ہے۔

لہ اَهٰکَذَا عَرْشُکِ۔ ہٰکذا مرکب ہے تین کلمو ں سے حرف تنبیہ اور کاف تشبیہ اور اسم اشارہ سے۔ لہ قَالَتْ کَاَنَّهٗ هُوَ۔ بلقیس نے ہُوبہُو نہیں بلکہ کانہ ہو کہا اور یہ اس کے کمالِ عقل کی دلیل ہے کیونکہ محلِ توقف میں توقف کرنا دانشمندی کی علامت ہے۔ ھہ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِیْرَ۔ صرح محل۔ ممرد صاف چکنا۔ قواریر جمع قارورہ کی اور قارورہ شیشہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۹ مجاہدؒ نے کہا کہ اس نے یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام کہا۔ زہریؒ نے کہا کہ اس نے کہا یَا اِلٰہَنَا وَاِلٰہَ کُلِّ شَیْءٍ اِلٰہًا وَّاحِدًا لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ائْتِنِیْ بِعَرْشِہَا یعنی اے ہمارے معبود اور معبود ہر چیز کے جو معبود ایک ہے نہیں کوئی معبود سوائے تیرے، تو لا میرے پاس تخت بلقیس کا۔ زہری نے کہا اس کا یہ کہنا ہی تھا کہ تخت وہاں موجود ہوا۔ اور بعض نے کہا کہ اس نے کہا یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔ مجاہدؒ اور سعید بن جبیرؒ وغیرہ نے کہا کہ جب اس نے اللہ سے دعا کی تو بلقیس کا تخت یمن میں تھا اور سلیمان علیہ السلام بیت المقدس میں تھے تو تخت نے غوطہ لگایا زمین میں اور سلیمان علیہ السلام کے سامنے آ نکلا۔ ابن کثیر و جامع البیان

ف۱۰ یعنی یہ ظاہر کے اسباب سے نہیں کیا (بلکہ) اللہ کا فضل ہے کہ میرے رفیق اس درجہ کو پہنچے ان سے کرامت ہونے لگی پھر آئے آنکھ یعنی کسی طرف دیکھنے سے پھر اپنی طرف دیکھے اور اس کے پاس ایک علم تھا کتاب کا یعنی اللہ کے اسما اور کلام کی تاثیر کا۔ وہ شخص آصف تھا ان کا وزیر۔ موضح

ف۱۱ یعنی تخت کا رنگ روپ تبدیل کر دو اور اس کی وضع و ہیئت بدل ڈالو جسے دیکھ کر بلقیس بآسانی نہ سمجھ سکے۔ اس سے بلقیس کی عقل و فہم کو آزمانا تھا کہ ہدایت پانے کی استعداد اس میں کہاں تک موجود ہے اور اپنا معجزہ دکھانا منظور تھا۔

ف۱۲ صاف لفظوں میں ہاں کی نہ بالکل نفی جو حقیقت تھی ظاہر کر دی کہ تخت وہی ہے کچھ وضاحت میں فرق آ گیا۔ کہا اس معجزہ کی حاجت نہ تھی ہمکو پہلے ہی یقین ہو چکا تھا کہ سلیمان محض بادشاہ نہیں اللہ کے مقرب بندہ ہیں اور اسی لئے ہم نے فرمانبرداری و تسلیم و انقیاد کا راستہ اختیار کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۴﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ ع ۳ ۱۸

سلیمان کے واسطے اللہ پروردگار عالموں کے اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے طرف ثمود کے

ایمان لاتی ہوں جو تمام جہان کا پروردگار ہے اور بلاشبہ ہم نے ثمود کی طرف انکے بھائی

اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾

بھائی انکے صالح کو یہ کہ عبادت کرو اللہ کو پس ناگہاں وہ دو فرقے تھے جو آپس میں جھگڑتے تھے

صالح کو بھیجا (اس نے کہا اے لوگو!) تم اللہ کی عبادت کرو۔ تو وہ دو گروہ ہو کر آپس میں جھگڑنے لگے

قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا

کہا اے قوم میری کیوں جلدی کرتے ہو تم ساتھ برائی کے پہلے بھلائی کے کیوں نہیں

(صالح نے) کہا اے میری قوم! تم نیکی کرنے سے پہلے برائی کے لئے کیوں جلدی کرتے ہو تم اللہ سے

تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ

بخشش مانگتے اللہ سے تاکہ تم رحم کیے جاؤ تم کہا انہوں نے بدشگون دیکھا ہم نے تجھ کو

بخشش کیوں نہیں مانگتے تاکہ اللہ تم پر رحم کرے وہ کہنے لگے ہم نے تمہیں اور تمہارے

وَبِمَنْ مَّعَكَ ۭ قَالَ طٰۗىِٕرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ

اور ان لوگوں کو کہ ساتھ تیرے ہیں کہا کہ شگون بد تمہارا نزدیک خدا کے بلکہ تم ایک قوم ہو

ساتھیوں کو منحوس پایا ہے۔ صالح نے کہا کہ تمہاری نحوست اللہ کی طرف سے ہے بلکہ تم ایک ایسی قوم ہو

تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ

کہ گرفتار کیے جاتے ہو تم اور تھے بیچ شہر کے نو شخص کہ فساد کرتے تھے

جن کی آزمائش ہو رہی ہے اور اس شہر میں نو شخص تھے جو ملک میں فساد پھیلاتے تھے

فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ

بیچ زمین کے اور نہ اصلاح کرتے تھے کہا انہوں نے قسم کھاؤ آپس میں ساتھ اللہ کے البتہ شبخون ماریں گے ہم اس کو

اور اصلاح نہیں کرتے تھے انہوں نے کہا آپس میں قسمیں کھاؤ کہ ہم رات کو صالح اور

وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ

اور گھر والوں اسکے کو پھر البتہ کہیں گے ہم واسطے وارث اسکے کے نہ حاضر تھے ہم وقت ہلاک اہل اسکے کے

اس کے اہل و عیال پر جا پڑیں گے (اور انکو مار ڈالیں گے) اور پھر اسکے دعویدار سے کہہ دیں گے کہ ہم نے تو اسکے اہل و عیال

وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا

اور ہم البتہ سچے ہیں اور مکر کیا انہوں نے ایک مکر اور مکر کیا ہم نے بھی ایک مکر

کی موت کا منظر دیکھا ہی نہیں اور ہم اسمیں (بالکل) سچے ہیں اور انہوں نے ایک تجویز سوچی اور ہم نے بھی ایک تجویز سوچ لی

وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

اور وہ نہیں جانتے تھے پس دیکھ کیونکر ہوا آخر کام

اور انکو خبر بھی نہ ہوئی سو دیکھ لو انکی تجویز کا کیا حشر ہوا

مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتِلْكَ

مکر انکے کا یہ کہ ہلاک کیا ہم نے انکو اور قوم انکی کو سب کو پس یہ ہیں

ہم نے انکو اور ان کی قوم سب کو ہلاک کر ڈالا اب یہ انکے

منزل ۵

حل لغات

لہ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ ۔ اَنْ مفسرہ ہے یا مصدریہ۔ اس میں مفسروں کے دو قول ہیں اور دونوں قولوں کی توجیہ اوپر گزر چکی۔ ۲ قَالُوا اطَّيَّرْنَا۔ اطیرنا اصل میں تطیرنا تھا اور اس کی تعلیل کئی جگہ مفصل گزر چکی تطیر کہتے ہیں شگون بد لینے کو ۳ وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ ۔ رہط سے مراد ہے اشخاص اور اسی اعتبار ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی پانی میں گھسنے کیلئے پائنچے چڑھا نے جیسے عام قاعدہ ہے کہ پانی کی گہرائی پوری طرح معلوم نہ ہو تو گھسنے والا شروع میں پائنچے چڑھا لیتا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام دیوان خانے میں بیٹھے تھے۔ اس میں پتھروں کی جگہ شیشے کا فرش تھا صاف شیشہ دُور سے نظر آتا کہ پانی بھرا رہا ہے اور ممکن ہے شیشے کے نیچے واقعی پانی ہو یعنی حوض کو شیشے سے پاٹ دیا ہو۔ بلقیس نے پانی میں گھسنے کیلئے پنڈلیاں کھولیں۔ سلیمان علیہ السلام نے پکارا کہ شیشہ کا فرش ہے، پانی نہیں۔ اُسکو اپنی عقل کا قصور اور اُنکی عقل کا کمال معلوم ہوا۔ سمجھی کہ دین میں بھی جو یہ سمجھے ہیں وہی صحیح ہو گا اور یہ بھی پتہ لگ گیا کہ جس ساز و سامان پر اسکی قوم کو ناز تھا یہاں اس سے بڑھ کر سامان موجود ہے گویا سلیمان علیہ السلام نے اسکو متنبہ فرما دیا کہ آفتاب و ستاروں کی چمک پر مفتون ہو کر انھیں خدا سمجھ لینا ایسا ہی دھوکہ ہے جیسے آدمی شیشے کی چمک دیکھ کر پانی گمان کرلے آخر بلقیس نے کہا اے پروردگار! میں تیری حکم بردار ہو کر سلیمان (علیہ السلام) کا راستہ اختیار کرتی ہوں۔ اب تک میں نے اپنی جان پر بڑا ظلم کیا کہ شرک و کفر میں مبتلا رہی۔ اب اس سے تائب ہو کر تیری بارگاہ ربوبیت کی طرف رجوع کرتی ہوں۔ (خلاصہ موضح الفرقان) حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے سنا تھا کہ اسکی پنڈلیوں پر بال ہیں بکری کی طرح۔ اس طرح معلوم کر لیا کہ سچ تھے اس کی دوا تجویز کی۔ کہتے ہیں کہ وہ پری کے پیٹ سے پیدا ہوئی تھی، یہ اثر اسکا تھا (موضح) ابن المنذر اور عبد بن حمید و ابن ابی شیبہ وغیرہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک اثر طویل میں ذکر کیا کہ سلیمان علیہ السلام نے ان کے ساتھ نکاح کیا اور ابن شیبہؒ نے کہا ہے کہ کیا اچھی ہے یہ حدیث۔ حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں میں کہتا ہوں بلکہ یہ حدیث منکر اور سخت غریب ہے اور شاید یہ عطاء بن سائب کے اوہام سے ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ پر واللہ اعلم۔ اور بہت درست قول ایسی حکایات کی نسبت یہ ہے کہ یہ ماخوذ ہیں اہل کتاب کی کتابوں سے جیسے کتب احبار اور وہب بن منبہ کی روایتیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے تجاوز کرے اس چیز میں جو انھوں نے نقل کی ہے اس امت کی طرف بنی اسرائیل کی غرائب اور عجائب روایتوں سے جن میں سے بعض جھوٹی اور بعض سچی بعض محرف اور مبدل، بعض منسوخ ہیں حالانکہ اللہ عزوجل نے ہم کو بے نیاز کر دیا ہے ایسی چیزوں سے اس چیز کے ساتھ جو وہ ان سے اصح اور انفع و ابلغ ہے والحمد للہ علی ذالک۔ ابن کثیر

ف۲ یعنی ایمان والے اور ایک منکر جیسے مکہ کے لوگ پیغمبر کے آنے سے جھگڑنے لگے۔ موضح

ف۳ یعنی کیوں عذاب مانگتے ہو اور اللہ پاک سے اس کی رحمت طلب نہیں کرتے۔ ابن کثیر

ف۴ یعنی کفر کی شامت سے تم پر سختی پڑی ہے کہ دیکھیں سمجھتے ہو یا نہیں (موضح) اسلام نے بدشگونی سے منع کیا ہے۔ صحیح حدیث میں ہے بدشگونی لینا شرک ہے۔ عرب کے جاہل ایسے ہی خیالات میں مبتلا تھے سفر کرتے وقت جانوروں کو اڑاتے، داہنی طرف اُڑتے تو مبارک جانتے ورنہ منحوس۔ ان سب واہی باتوں کو اسلام نے ملیا میٹ کر دیا (وحیدی) شرع میں نیک فال لینا جائز اور بد فالی منع ہے چنانچہ عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے شگون بد کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا بہترین چیز (نیک) فال ہے اور بدشگونی کسی مسلمان کو اُسکے مقصد (ارادہ) سے نہ روکے پھر جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسی بات کو دیکھے جسکو وہ بُرا خیال کرتا ہے تو اسکی بُرائی نقصان سے بچنے کیلئے یہ دُعا پڑھے اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ مشکوٰۃ باب الفال والطیرۃ۔

ف۵ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ ان کی ہلاکت کے اسباب پورے ہوئے تھے۔ شرارت جب تک حد کو نہ پہنچے ہلاکت نہیں آتی۔ جب صالح علیہ السلام نے ان کو خبر دی کہ تم نے اونٹنی کو مار ڈالا اب تم پر عذاب آئے گا تو سب نے اتفاق کر کے یہ صلاح ٹھیرائی کہ ان کو قتل کرو۔ پس رات کو صالح علیہ السلام کے راستے میں تلواریں لیکر ایک غار میں چھپ کر اُن کے آنے کے انتظار میں بیٹھے۔ اللہ نے ان کو غار میں ہلاک کر دیا اور اُن کے گھر والوں کو گھر میں ہی ہلاک کر دیا ایک کو دوسرے کی خبر بھی نہ ہوئی اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا (اصبین) جامع صغیر ۳۳۲۔

ے تسْعَۃُ کی تمیز واقع ہوا ہے کیونکہ ثلثہ سے عشرۃ تک کی تمیز جمع آتی ہے۔ رہط اور نفر میں فرق یہ ہے کہ رہط کا اطلاق تین سے یا سات سے دس تک پر ہوتا ہے اور نفر کا تین سے لے کر نو تک پر۔ ے قَالُوْا تَقَاسَمُوْا۔ تقاسموا امر کا صیغہ ہے اور قالوا کا مقولہ واقع ہوا ہے۔ ے لَنُبَیِّتَنَّہٗ ماخوذ ہے تبییت سے اور تبییت کہتے ہیں رات کے وقت چھاپہ مارنے اور بے خبری میں قتل کرنے کو۔ ے مَا شَہِدْنَا مَہْلِکَ۔ مہلک ظرف مکان کا صیغہ ہے یا ظرف زمان کا والمعنی ما حضرنا وقت ہلاکہم او مکان ہلاکہم۔ اور احتمال ہے کہ مصدر ہو ای ما حضرنا ہلاکہم۔ ے وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ۔ یہ تتمہ ہے قول کا یا حال واقع ہوا ہے۔ والتقدیر نقول ما نقول والحال انا الصدقون۔ ے کَیْفَ کَانَ۔ کیف خبر ہے انظر کا اور کان عاقبۃ مکرہم جملہ محل میں نصب کے ہے بنزع خافض ای تفکر فی انہ کیف کان عاقبۃ مکرہم۔ ے اَنَّا دَمَّرْنٰھُمْ عاقبۃ مکرہم سے بدل۔ اگر کان تامہ ہو اور کیف حال یا خبر مبتدا محذوف کی۔ ے فَتِلْکَ بُیُوْتُھُمْ خَاوِیَۃً۔ تلک مبتدا بیوتہم خبر خاویۃ جس کے معنی خالیۃ یا ساقطۃ کے ہیں بیوتہم سے حال۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوا ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ

گھر انکے خالی بسبب اسکے کہ ظلم کیا تھا انہوں نے تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانی ہے واسطے اس قوم کے

گھر ہیں جو انکے ظلم کی وجہ سے گرے پڑے ہیں اس میں جاننے والے لوگوں کے لئے نشان

يَعْلَمُونَ ﴿٥٢﴾ وَأَنجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٥٣﴾

کہ جانتے ہیں اور نجات دی ہم نے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اور تھے پرہیزگاری کرتے

عبرت ہے اور ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو ایمان لے آئے اور (نافرمانی کے نتائج سے) ڈرا کرتے تھے

وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنتُمْ

اور لوط کو جب وقت کہا اسنے واسطے قوم اپنی کے کیا کرتے ہو تم بے حیائی اور تم

اور ہم نے لوط کو بھیجا۔ جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم بے حیائی کرتے ہو اور تم

تُبْصِرُونَ ﴿٥٤﴾ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً

دیکھتے ہو کیا آتے ہو تم مردوں کے پاس شہوت سے

دیکھتے ہو (کہ یہ بے حیائی ہے) کیا تم شہوت کی خاطر عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کی

مِّن دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ﴿٥٥﴾

سوائے عورتوں کے بلکہ تم ایک قوم ہو کہ جہل کرتے ہو

طرف مائل ہوتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ تم بڑی جاہل قوم ہو

۞ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا أَخْرِجُوا

پس نہ تھا جواب قوم اسکی کا مگر یہ کہ کہا انہوں نے نکال دو

ان کی قوم کے پاس اسکے سوا اور کوئی جواب نہ تھا کہ لوط کے گھرانے کو

آلَ لُوطٍ مِّن قَرْيَتِكُمْ ۖ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ﴿٥٦﴾

لوگوں لوط کے کو بستی اپنی سے تحقیق وہ ایک لوگ ہیں ستھرائی کرتے ہیں

اپنے شہر سے نکال باہر کرو۔ یہ بڑے پاکباز بنے پھرتے ہیں

فَأَنجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ

پس نجات دی ہم نے اسکو اور اہل اسکے کو مگر عورت اسکی کو کہ مقرر کیا تھا ہم نے اسکو

تو ہم نے اسکو اور اسکے گھر والوں کو سوائے اسکی بیوی کے نجات دی عورت کے متعلق مقدر تھا کہ وہ

الْغَابِرِينَ ﴿٥٧﴾ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا ۖ فَسَاءَ

پیچھے رہنے والوں سے اور برسایا ہم نے اوپر انکے ایک مینہ پس برا تھا

پیچھے رہنے والوں میں ہوگی اور ہم نے انپر خوفناک مینہ برسایا اور جو مینہ ان لوگوں پر برسایا

مَطَرُ الْمُنذَرِينَ ﴿٥٨﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ ع ۱۴ ۱۹

مینہ ڈرائے گیوں کا تو کہہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے اور سلام اوپر

جن کو آگاہ کر دیا گیا تھا برا تھا کہہ دیجئے تمام حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے اور سلام ہے اسکے

عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ ۗ آللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾

بندوں اسکے کے کہ جن کو برگزیدہ کیا وہ کیا اللہ بہتر ہے یا جس کو شریک لاتے ہیں

ان بندوں پر جنکو اس نے چن لیا (ذرا بتلاؤ) کیا اللہ بہتر ہے یا وہ بت جنکو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

حل لغات

لہ وَلُوطًا إِذْ قَالَ۔ لوطًا منصوب ہے اُس فعل مضمر کی وجہ سے جسکا عطف ارسلنا پر ہے جو صالح کے آغاز قصہ میں واقع ہوا ہے ای وارسلنا لوطا اور إِذْ ظرف ہے ارسال کا یا یوں کہو کہ لوطًا اذکر فعل مضمر کی وجہ سے منصوب ہے اور إِذْ اس سے بدل۔

لہ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ جملہ حالیہ ہے فاعل تاتون سے ای اتفعلونہا والحال انتم تعلمون علما یقینیا بکونہا کذالک۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف مکہ والے شام کا سفر کرتے تو راستہ میں "وادی القریٰ" ثمودی بستیوں کے کھنڈر دیکھتے تھے فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً میں ان ہی کی طرف اشارہ ہے۔ جاننے والوں کو چاہیے کہ ان واقعات سے عبرت حاصل کریں۔

ف معلوم ہوا عذاب الٰہی سے نجات پانے کے دو سبب ہیں ایک ایمان دوسرا تقویٰ

ف یعنی تم بے حیائی کرتے ہو اور تمہارا بعض بعض کو دیکھتا ہے یعنی تم اپنی مجلسوں میں اس بُرے کام کو کرتے ہو۔ یہ معنیٰ بھی ہیں کہ تم ایک دوسرے کو بُرا کرتے دیکھتے ہو کیونکہ وہ لواطت کے وقت تکبر کی وجہ سے پردہ نہیں کرتے تھے۔ فتح

ف یعنی آسمان سے پتھر برسائے اور شہر کا تختہ اُلٹ دیا۔ حضرت شاہ صاحبؒ مذکورہ بالا تین قصوں پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے قصہ میں فرمایا "ہم لائیں گے لشکر جس کا سامنا نہ کر سکیں گے" وہی بات ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور مکہ والوں میں۔ اور حضرت صالح علیہ السلام پر نو (۹) شخص متفق ہوئے کہ رات کو جا پڑیں۔ اللہ نے ان کو بچایا اور ان کو غارت کیا۔ مکہ کے لوگ بھی یہی چاہ چکے لیکن نہ بن پڑا۔ جس رات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی کتنے کافر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر گھیر بیٹھے تھے کہ صبح کو اندھیرے میں نکلیں تو سب مل کر ماریں (کسی ایک کو خونبہا تو نہ دینا پڑے؟) حضرت صاف بچکر نکل گئے انکو نہ سوجھا اور قوم لوط نے چاہا کہ پیغمبر کو شہر سے نکال دیں، یہی مکہ والے بھی چاہ چکے۔ اللہ نے آپ سے نکلنا بنایا کہ خود اپنے اختیار سے شہر چھوڑ کر نکلے، تو اور اسی میں کام نکالا۔

ف۵ اہل معانی نے کہا کہ یہ خطاب لوط علیہ السلام کو ہے مگر اصل قول مفسرین کا ہے کہ یہ خطاب ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے کہ اللہ تعالے کی حمد و ثنا کریں اور شکر بجالائیں اور اس کے مقبول بندوں پر جن میں سے بعض کا نام اوپر لیا گیا ہے سلام بھیجیں۔ ابن کثیر و جامع والے نے پہلے اسی کو ذکر کیا ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ برگزیدہ بندوں سے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں، ان کو اللہ عزوجل نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے لیے چن لیا ہے۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی ثنا و صفت اور خوبیاں بہت ثابت ہیں۔ ان سے محبت رکھنا ان کی راہ پر چلنا ایمان ہے۔ جو ان کو بُرا جانے اس نے گویا قرآن و حدیث کا انکار کیا اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اب آگے توحید کا وعظ شروع کیا گیا ہے

از جناب مفسر القرآن و الحدیث

مولانا ابو محمد عبد الستار صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مرتب فوائد

ابو عمار عبد القہار غفرلہ و لوالدیہ الغفار (آمین)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ

آیا کس نے پیدا کیا؟ آسمانوں کو اور زمین کو اور اتارا تمہارے واسطے

بھلا آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور کس نے آسمان سے تمہارے لئے مینہ برسایا پھر مینہ

مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَأَنْبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ

آسمان سے پانی پس اگائے ہم نے ساتھ اسکے باغ رونق والے

کے ذریعہ شاداب و خوبصورت باغ اگائے یہ تمہارے

مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْبِتُوا شَجَرَهَا ۗ ءَإِلٰهٌ مَّعَ

نہ قدرت تھی تم کو یہ کہ اگاؤ درخت انکے کو آیا ہے کوئی معبود ساتھ

بس کی بات نہیں تھی کہ تم انکے درختوں کو اگاتے کیا خدا کے ساتھ اور بھی

اللّٰهِ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ (٦٠) أَمَّنْ جَعَلَ

اللہ کے؟ بلکہ وہ ایک قوم ہیں پھر جاتے ہیں راہ راست سے آیا کس نے کیا ہے؟

معبود ہے (نہیں!) بلکہ یہ لوگ کجروی اختیار کر رہے ہیں بھلا کس نے زمین کو قرارگاہ بنایا

الْأَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ أَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا

زمین کو ٹھکانا اور کیں درمیان اسکے نہریں اور کئے واسطے اسکے

اور اس کے اندر ندی نالے بنائے اور اس کے لئے پہاڑ بنائے

رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ ءَإِلٰهٌ مَّعَ

پہاڑ اور کیا درمیان دو دریا کے پردہ آیا ہے کوئی معبود ساتھ

اور (میٹھے اور کھاری) دو سمندروں میں حد فاصل رکھی۔ کیا اللہ کے ساتھ اور

اللّٰهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (٦١) أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ

اللہ کے بلکہ اکثر انکے نہیں جانتے آیا کون ہے کہ قبول کرتا ہے دعا مضطر کی؟

معبود بھی ہے۔ (نہیں) بلکہ ان میں سے اکثر اس بات کو نہیں جانتے بھلا کون ہے جو بے چین و بے قرار کی سنتا ہے

إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ

جس وقت کہ پکارتا ہے اسے اور کھول دیتا ہے برائی اور کرتا ہے تم کو خلیفے نشین

جب وہ اسے پکارتا ہے۔ اور تکلیف کو دور کر دیتا ہے (اور کون) زمین پر تم کو جانشین مقرر کرتا ہے

الْأَرْضِ ۗ ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ (٦٢)

زمین کا آیا ہے کوئی معبود ساتھ اللہ کے تھوڑے سے نصیحت پکڑتے ہو

کیا اللہ کے ساتھ اور معبود بھی ہے (نہیں) مگر تم بہت ہی کم سوچتے ہو

أَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ

آیا کون ہے کہ راہ دکھاتا ہے تم کو بیچ اندھیروں جنگل کے اور دریا کے اور کون

بھلا کون ہے جو تم لوگوں کو جنگل اور دریا کے اندھیروں میں رہنمائی کرتا ہے اور

يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۗ ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ

بھیجتا ہے باؤں کو خوشخبری دینے والی آگے رحمت اس کی کے کیا ہے کوئی معبود ساتھ اللہ کے

کون ہے جو اپنی رحمت کے آگے ہواؤں کو خوشخبری کے لئے بھیجتا ہے کیا اللہ کے ساتھ اور معبود بھی ہے؟

حل لغات۔

١ أَمَّنْ خَلَقَ اما یشرکون کا مقابل ہے لان المعنیٰ ایہا خیر اور أَمَّنْ کا ام منقطعہ ہے بمعنی بل۔

٢ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ۔ حدائق جمع ہے حدیقۃ کی۔ اور حدیقہ اس باغ کو کہتے ہیں جس کے چار دیواری لگی ہو

کیونکہ حدیقہ لیا گیا ہے احداق سے اور احداق کہتے ہیں احاطے کو۔ ذَاتَ بَهْجَةٍ بہجہ کہتے ہیں حسن کو۔ ٣ أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا۔ أَمَّنْ بدل ہے أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ سے اور اسی طرح مابعد کے تینوں أَمَّنْ۔ ٤ وَجَعَلَ خِلٰلَهَا۔ خلال کی لغوی تحقیق سورۂ بنی اسرائیل کے رکوع ١ آیۃ فجاسوا خلٰل الدیار میں ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف یعنی تمام دنیا جانتی ہے اور خود مشرکین بھی مانتے ہیں کہ زمین و آسمان کا پیدا کرنا، بارش برسانا، درخت اگانا بجز اللہ تعالیٰ کے کسی کا کام نہیں۔ اللہ ہی بیکس، بے قرار کی فریاد سنکر سختی کو دور کر دیتا ہے۔ گویا ان آیات میں مشرکین کو تنبیہ ہے کہ سخت مصائب و شدائد کے وقت تو تم بھی مضطر ہو کر اسی کو پکارتے ہو اور دوسروں کو بھول جاتے ہو۔ پھر فطرت اور ضمیر کی اس شہادت کو امن و اطمینان کے وقت یاد نہیں رکھتے۔ ابن ماجہ صفحہ ۳۲۴ میں ہے اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ يَا عِبَادِیْ كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَسَلُوْنِی الْمَغْفِرَةَ فَاَغْفِرَ لَكُمْ وَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِّیْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِیْ بِقُدْرَتِیْ غَفَرْتُ لَهٗ وَكُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُوْنِی الْهُدٰى اَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقِيْرٌ اِلَّا مَنْ اَغْنَيْتُ فَسَلُوْنِیْ اُرْزُقْكُمْ وَلَوْ اَنَّ حَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَاَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوْا فَكَانُوْا عَلٰى قَلْبِ اَتْقٰى عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِیْ لَمْ يَزِدْ فِیْ مُلْكِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا فَكَانُوْا عَلٰى قَلْبِ اَشْقٰى عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِیْ لَمْ يَنْقُصْ مِنْ مُلْكِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ حَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَاَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوْا فَسَاَلَ كُلُّ سَائِلٍ مِّنْهُمْ مَا بَلَغَتْ اُمْنِيَّتُهٗ مَا نَقَصَ مِنْ مُلْكِیْ اِلَّا كَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ مَرَّ بِشَفَةِ الْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهَا اِبْرَةً ثُمَّ نَزَعَهَا ذٰلِكَ بِاَنِّیْ جَوَادٌ مَّاجِدٌ عَطَائِیْ كَلَامٌ اِذَا اَرَدْتُ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! تم سب خطاوار ہو مگر جس کو میں معاف کروں سو تم مجھ سے بخشش مانگو میں بخشش کروں گا اور تم میں سے جو مجھ کو بخشش کرنے والا جانے پھر میری قدرت سے بخشش مانگے تو میں اس کو بخش دیتا ہوں۔ اور تم سب راہ بھولے ہوئے ہو مگر جس کو میں ہدایت کروں۔ پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو تاکہ میں تم کو ہدایت کروں۔ اور تم سب محتاج ہو مگر جسکو میں غنی کروں پس تم مجھ سے دعا کرو تاکہ میں تم کو روزی دوں اور اگر تمہارے زندے اور مُردے اگلے پچھلے ہرے سوکھے سب مل کر ایک متقی بندہ کے موافق پرہیزگار متقی ہو جائیں تو میری شان عظمت اتنی بھی زیادہ نہ ہوگی جتنا مچھر کا ایک پر۔ اور اگر سب مل کر ایک بدبخت بندہ کے موافق نافرمان ہو جائیں تو میری شان عظمت میں سے اتنا بھی کم نہ ہوگا جتنا ایک مچھر کا پر۔ اور اسی طرح سب ایک جگہ ایک وقت جمع ہو کر مانگنے لگیں اور جس کسی کا جہاں تک خیال پہنچے وہی سوال کرے اور میں سب کو ان کی تمناؤں کے موافق دیدوں تو میری بادشاہت میں سے اتنا بھی کم نہ ہوگا جتنا سمندر میں ایک سوئی ڈبونے سے پانی۔ گویا اس قدر بخشش میرے خزانے کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے سمندر میں سے ایک سوئی کو تر کر لینا۔ یہ اس واسطے کہ میں بخشش والا ہوں بڑی عظمت والا ہوں۔ میری بخشش ایک حکم ہے جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہوں تو سوائے اس کے نہیں کہ حکم کر دیتا ہوں ہو جا، وہ ہو جاتا ہے۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ مسند احمد میں ہے کہ ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ حضور! آپ کس چیز کی طرف ہمیں بلا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ اکیلے کی طرف جس کا کوئی شریک نہیں۔ جب تو کسی مصیبت میں پھنس جائے تو وہی تیرے کام آتا ہے۔ جب تو جنگلوں میں اُسے پکارے تو وہ تیری رہنمائی کرتا ہے۔ جب تیرا کوئی کھو گیا ہو تو وہ تجھے ملا دیتا ہے۔ قحط سالی میں وہ تجھ پر پانی برساتا ہے اُس نے کہا یا رسول اللہ! مجھے کچھ نصیحت کیجئے۔ آپ نے کسی کو بُرا نہ کہنے، کسی نیکی کو معمولی ہلکا نہ سمجھنے اور اپنے تہبند کو ٹخنے سے اونچا رکھنے، گالی نہ دینے کی اُسے نصیحتیں فرمائیں۔ تفسیر ابن کثیر میں ایک بہت ہی عجیب واقعہ حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے جسکا اردو ترجمہ جناب حافظ قرآن و حدیث مفسر و مترجم مولانا محمد صاحب جونا گڑھی نور اللہ مرقدہ و غفر ذنبہ و ادخل جنتہ (آمین) نے یوں کیا ہے کہ ایک صاحب فرماتے ہیں کہ میں ایک خچر پر لوگوں کو دمشق سے زیدانی لے جایا کرتا تھا اور اسی کرایہ پر میری گزر بسر تھی۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے خچر کرایہ پر لیا میں نے اُسے سوار کر لیا اور لے چلا۔ ایک جگہ جہاں دو راستے تھے پہنچے تو اُس نے کہا اس راہ چلو! میں نے کہا میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ سیدھی راہ وہی ہے۔ اس نے کہا نہیں میں پوری طرح واقف ہوں یہ بہت نزدیک کا راستہ ہے۔ میں اس کے کہنے سے اُسی راہ چلا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ ایک لق و دق بیابان میں ہم آ گئے ہیں جہاں کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔ نہایت خطرناک جنگل اور زمین ہے اور ہر طرف لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ میں سہم گیا۔ وہ مجھ سے کہنے لگا ذرا لگام تھام لو مجھے یہاں اُترنا ہے۔ میں نے لگام تھام لی۔ وہ اُترا اور اپنا تہبند اونچا کر کے کپڑے ٹھیک کر کے چھری نکال کر مجھ پر حملہ کیا۔ میں وہاں سے سرپٹ بھاگا لیکن اُس نے میرا تعاقب کیا اور مجھے پکڑ لیا۔ میں اُسے قسمیں دینے لگا لیکن اس نے خیال بھی نہ کیا میں نے کہا اچھا یہ خچر اور کل سامان جو میرے پاس ہے تو لے لے اور مجھے چھوڑ دے۔ اُس نے کہا یہ تو میرا ہو ہی چکا لیکن میں تجھے زندہ چھوڑنا چاہتا ہی نہیں۔ میں نے اُسے اللہ کا خوف دلایا۔ آخرت کے عذابوں کا ذکر کیا لیکن اس چیز نے بھی اُس پر کوئی اثر نہ کیا اور وہ میرے قتل پر تُلا رہا۔ اب میں مایوس ہو گیا اور مرنے کیلئے تیار ہو گیا اور اس سے منت التجا کی کہ آپ مجھے دو رکعت (باقی اگلے صفحہ پر)

★ گزر چکی اس کے ساتھ اسے بھی ملا کر پڑھ لو۔ ۵ه وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا حاجز روک آڑ جو دو چیزوں کو باہم گڈمڈ ہونے سے مانع ہو۔
ٮه اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ مضطر اسم مفعول کا صیغہ ہے اضطرار باب افتعال سے اور اضطرار لیا گیا ہے ضرورت سے۔ ضرورت اس حالت کو کہتے ہیں جو التجا کی طرف برانگیختہ کرے تو مضطر وہ شخص ہوا جسے کوئی شدت و تکلیف اللہ کی طرف التجا لے جانے پر مجبور کرے۔
ٮه قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ۔ مَا زائدہ ہے اور معنے قلت کی تاکید کر رہا ہے قلت سے مراد ہے نفی تذکر کیونکہ قلت عدم کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٦٣ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ

بہت بلند ہے اللہ اچیز سے کہ شریک لاتے ہیں یا کون پہلی بار کرتا ہے؟ پیدائش پھر دوبارہ کرے گا اس

(نہیں) اللہ ان سے برتر ہے جن کو وہ شریک ٹھہراتے ہیں بھلا کون ہے جو مخلوقات کو پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے پھر اس کو بار بار پیدا کرتا رہے اور کون ہے جو تم کو

وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ

اور کون رزق دیتا ہے تم کو آسمان سے اور زمین سے کیا ہے کوئی معبود ساتھ اللہ کے

آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے کیا اللہ کے ساتھ اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں)

قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٦٤ قُلْ لَّا

کہہ لاؤ تم دلیل اپنی اگر ہو تم سچے کہہ نہیں

اے پیغمبر ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو اور اپنے بتلا دیجئے کہ جتنے لوگ

يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَمَا

جانتا کوئی شخص آسمانوں کے اور زمین کے غیب کو مگر اللہ اور نہیں

مخلوق آسمانوں میں اور زمین میں ہے انہیں سے غیب کی باتیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا

يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝٦٥ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۣ

جانتے کہ کس وقت اٹھائے جائیں گے بلکہ مختلف ہوا ہے علم انکا بیچ آخرت کے

اور نہ لوگوں کو معلوم ہے کہ کب اٹھا کر کھڑے کئے جائیں گے بلکہ آخرت (کے بارے میں) ان لوگوں کے علم نے شکست

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ڒ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ۝٦٦ وَقَالَ الَّذِيْنَ

بلکہ وہ بیچ شک کے ہیں اس سے بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں اور کہا ان لوگوں نے

کھائی بلکہ وہ اسکے بارے میں شک میں پڑے ہیں بلکہ یوں کہو کہ اسکی طرف سے نابینا ہیں اور جو لوگ کافر ہیں

كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَاۗؤُنَآ اَىِٕنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ۝٦٧ لَقَدْ

کہ کافر ہوئے کیا جس وقت ہو جاویں گے ہم مٹی اور باپ ہمارے کیا ہم البتہ نکالے جاویں گے البتہ تحقیق

کہتے ہیں کہ کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہو جائیں گے تو کیا پھر ہم نکالے جائیں گے یہ وعدہ

وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ

وعدہ دیئے گئے ہیں ہم اس بات کا ہم اور باپ ہمارے پہلے اس سے نہیں یہ مگر

پہلے بھی ہم سے اور ہمارے باپ دادا سے ہوتا چلا آیا ہے (کہاں اٹھنا اور کہاں) یہ محض اگلے لوگوں

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٦٨ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا

کہانیاں پہلوں کی کہہ سیر کرو بیچ زمین کے پس دیکھو

کے قصے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ زمین میں چلو پھرو اور دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝٦٩ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا

کیونکر ہوا آخر کام گنہگاروں کا اور مت غمگین ہو اوپر انکے اور مت ہو

کہ مجرموں کا کیسا انجام ہوا ہے اور ان پر آپ غم نہ کیجئے اور نہ ان کی

تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝٧٠ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ

بیچ تنگی کے اس چیز سے کہ مکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کب ہے یہ وعدہ

ریشہ دوانیوں سے آپ تنگ دل ہوں اور کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا

حل لغات

لہ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ ۔ ایان معنی میں ہے متی کے اور یہ مرکب ہے ای اور آن سے ۔ ای استفہام کے لئے آتا ہے اور آن وقت کے معنی میں ۔

لہ بَلِ ادّٰرَكَ ۔ ادّارک اصل میں تھا تدارک ۔ تے کو دال سے بدل کر دال کو دال میں ادغام کر دیا ابتدا بالسکون چونکہ مستعذر تھا اس لئے ہمزہ وصل زیادہ کر دیا گیا ۔ سلہ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ ۔ ضَيق بالفتح اور ضِيق بالکسر دونوں کے معنے تنگ دلی کے بولا کرتے ہیں ضاق الشئی ضَيقا وضِيقا ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(پچھلے صفحہ کا بقیہ)

نماز ادا کر لینے دیجئے۔ اس نے کہا اچھا جلدی پڑھ لے میں نے نماز شروع کی لیکن اللہ کی قسم میری زبان سے قرآن کا ایک حرف نہیں نکلتا تھا یونہی ہاتھ باندھے دہشت زدہ کھڑا ہوا تھا اور وہ جلدی مچا رہا تھا۔ اُسی وقت اتفاق سے یہ آیت میری زبان پر آ گئی أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ یعنی اللہ ہی ہے جو بیقرار کی بے قراری کے وقت کی دُعا کو سنتا اور قبول فرماتا ہے اور بے کسی کو سختی اور مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔ پس اس آیت کا زبان سے جاری ہوتا تھا جو میں نے دیکھا کہ بیچوں بیچ جنگل میں سے ایک گھوڑے سوار تیزی سے اپنا گھوڑا بھگائے نیزہ تانے ہماری طرف چلا آ رہا ہے اور بغیر کچھ کہے اس ڈاکو کے پیٹ میں اس نے اپنا نیزہ گھسیڑ دیا جو اس کے جگر کے آر پار ہو گیا وہ اُسی وقت بے جان ہو کر گر پڑا۔ سوار نے باگ موڑی اور جانا چاہا لیکن میں اس کے قدموں سے لپٹ گیا اور بالحاح کہنے لگا اللہ کے لئے یہ تو بتلاؤ کہ تم کون ہو؟ اُس نے کہا میں اُس کا بھیجا ہوا ہوں جو مجبوروں بیکسوں اور بے بسوں کی دُعا قبول فرماتا ہے اور مصیبت آفت کو ٹال دیتا ہے میں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور وہاں سے اپنا خچر اور مال لیکر صحیح سالم واپس لوٹا۔ رحمۃ اللہ۔ توحید کا بیان شرک کی مذمت صفحہ ۶، ۳۸، ۱۸۷، ۲۵۰، ۲۵۱ و ۳۹۰ میں بھی لکھی گئی ہے۔

فائدہ بر صفحہ ھٰذا

ف اللہ تعالیٰ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ لوگوں سے یوں کہدیں کہ غیب کی بات سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی فرشتہ، نبی، ولی نہیں جانتا۔ غیب کی بات جان لینا کسی کے اختیار میں نہیں اور اسکی دلیل یہ ہے کہ اچھے لوگ سب جانتے ہیں کہ ایک دن قیامت آئے گی۔ یہ کوئی نہیں جانتا کہ کب آئے گی۔ سو ہر چیز کا معلوم کر لینا جو انکے اختیار میں ہوتا تو یہ بھی معلوم کر لیتے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کے سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ میرا اور تیرا دونوں کا علم اسکے جواب سے عاجز ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جو کوئی یوں کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کل کی بات جانتے تھے اُسنے اللہ تعالیٰ پر بڑا بھاری بہتان باندھا اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ کہ اللہ کے سوا آسمان و زمین میں کوئی علم غیب نہیں جانتا۔ آیت بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ میں تین قسم کے لوگوں کا بیان ہے ایک تو وہ جن کا علم آخرت کے بارے میں کچھ کام ہی نہیں کرتا۔ وہ کہتے ہیں آخرت نہیں آئے گی جو کچھ ہے وہ دنیا ہی کی یہ زندگی ہے جیسے نیچریوں اور دہریوں بے دینوں کا عقیدہ ہے۔ دوسرے وہ جو ڈھل مل یقین تردد میں پڑے ہیں جنکے دل میں آخرت کا یقین نہیں شک ہے تیسرے وہ جو آخرت کا یقین تو رکھتے ہیں لیکن دنیا کے دھندوں میں اور عیش و عشرت میں اس حد تک محو ہیں گویا آخرت کے بارے میں بالکل اندھے بن گئے آخرت کا خیال تک نہیں کرتے۔ وحیدی و ابن کثیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٧١﴾ قُلْ عَسَىٰٓ أَن يَكُونَ رَدِفَ لَكُم

اگر ہو تم سچے کہہ شتاب ہے پہنچ چکے تمہارے

اگر تم سچے ہو کہہ دیجئے ممکن ہے کہ اس عذاب کا کچھ حصہ جس کے لئے تم جلدی

بَعْضُ الَّذِي تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٧٢﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى

بعض وہ چیز کہ جلدی کرتے تھے تم اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ صاحب فضل ہے اوپر

کر رہے ہو تمہارے نزدیک آپہنچا ہو اور آپ کا رب لوگوں پر بہت مہربانی کرتا ہے

النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ

لوگوں کے ولیکن بہت انکے نہیں شکر کرتے اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ جانتا ہے

مگر انہیں سے اکثر شکر گزار نہیں ہوتے اور آپ کا رب جانتا ہے

مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٤﴾ وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ

جو کچھ پوشیدہ کرتے ہیں سینے انکے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اور نہیں کوئی چیز پوشیدہ

جو کچھ انکے سینے میں پنہاں ہے اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں اور آسمان و زمین میں کوئی مخفی

فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿٧٥﴾ إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ

بیچ آسمان کے اور زمین کے مگر بیچ کتاب بیان کرنیوالی کے تحقیق یہ قرآن

چیز ایسی نہیں جو کتاب واضح میں نہ لکھی ہو یہ قرآن بنی اسرائیل

يَقُصُّ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٧٦﴾

بیان کرتا ہے اوپر بنی اسرائیل کے اکثر اس چیز کا کہ وہ بیچ اسکے اختلاف کرتے ہیں

پر اکثر ان باتوں کو واضح کرتا ہے ، جن میں وہ ایک دوسرے سے اختلاف کرتے تھے

وَإِنَّهُ لَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٧٧﴾ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي

اور تحقیق یہ قرآن البتہ ہدایت ہے اور رحمت ہے واسطے ایمان والوں کے تحقیق رب تیرا فیصلہ کرے گا

اور یہ قرآن بلاشبہ ایمان والوں کے لئے باعث ہدایت و رحمت ہے آپ کا رب انکے درمیان

بَيْنَهُم بِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ﴿٧٨﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى

درمیان انکے ساتھ حکم اپنے کے اور وہی ہے غالب جاننے والا پس توکل کر اوپر

اپنے حکم سے فیصلہ کر دیگا اور وہ غالب اور علم والا ہے سو آپ اللہ پر بھروسہ رکھیں

اللَّهِ ۖ إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ ﴿٧٩﴾ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ

اللہ کے تحقیق تو اوپر حق ظاہر کے ہے تحقیق تو نہیں سناتا مردوں کو

بلاشبہ آپ صریح حق پر ہیں آپ مردوں کو اپنی باتیں نہیں سنا سکتے

وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ﴿٨٠﴾ وَمَا أَنتَ

اور نہیں سناتا بہروں کو پکارنا جس وقت کہ پھر جاویں پیٹھ پھیر کر اور نہیں تو

اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں اور نہ آپ اندھوں

بِهَادِي الْعُمْيِ عَن ضَلَالَتِهِمْ ۖ إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا

راہ دکھلانے والا اندھوں کو گمراہی انکی سے نہیں سناتا تو مگر اس شخص کو کہ ایمان لاتا ہے نشانیوں ہماری کے

کو انکی گمراہی سے (روک کر) رستہ دکھا سکتے ہیں آپ تو صرف ان لوگوں کو سنا سکتے ہیں جو ہمارے احکام پر ایمان لاتے ہیں

حل لغات

لہ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنَ ۔ عسٰی جو افعال مقاربہ میں سے ہے اور لعلّ جو حرف ناصبہ ہے اگرچہ یہ دونوں اصل میں ترجی کے لئے وضع کئے گئے ہیں مگر بادشاہوں کے وعدہ وعید میں مستعمل ہوتے ہیں تو صدق امر پر دلالت کرتے ہیں گویا وہ ان سے اپنے وقار و تمکنت کا اظہار مراد رکھتے اور سامعین کو جتاتے ہیں کہ ہم انتقام ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا رَدِفَ کے معنے قریب ہے۔ شاید جس چیز کو تم جلدی مانگتے ہو وہ نزدیک ہوا اور یہی قول ہے مجاہدؒ وغیرہ کا۔ اور عَسٰے ولَعَلَّ اور سَوْفَ یہ تینوں حرف بادشاہوں کیلئے سواعید میں جزم کے قائم مقام ہوتے ہیں اپنے احوال کے ساتھ (ابن کثیر و فتح البیان) مقصد یہ کہ گھبراؤ نہیں وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَتِ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَتِ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ (مشکوٰۃ باب البکاء والخوف بحوالہ ترمذی) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب دو تہائی رات گزر جاتی تو بیدار ہو جاتے جاگتے اور اس وقت فرمایا کرتے کہ اے لوگو! اللہ کو یاد کرو۔ اللہ کو یاد کرو۔ آپہنچا بڑا زلزلہ اور اس کے پیچھے آنے والی چیز بھی آپہنچی، آپہنچی موت اپنی سختیاں لیکر یعنی موت قریب ہے اور قیامت بھی اس کے پیچھے لگی چلی آتی ہے اور موت بڑی خوف کی چیز ہے دیکھو عبادت کر لو تاکہ موت اور قیامت کی سختیوں سے بچاؤ ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا طَرَفَتْ عَيْنَايَ إِلَّا ظَنَنْتُ أَنَّ شُفْرَيَّ لَا يَلْتَقِيَانِ حَتّٰى يَقْبِضَ اللّٰهُ رُوحِي وَلَا رَفَعْتُ قَدَحًا إِلٰى فِيَّ فَظَنَنْتُ أَنِّي وَاضِعُهُ حَتّٰى أُقْبَضَ وَلَا لَقَمْتُ لُقْمَةً إِلَّا ظَنَنْتُ أَنِّي لَا أُسِيغُهَا حَتّٰى أُغَصَّ بِهَا مِنَ الْمَوْتِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَآتٍ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ (ترغیبا صفحہ ۵۹۸) یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جس وقت آنکھ کھولتا ہوں تو یہ گمان ہوتا ہے کہ شاید پلک بھی نہ مار سکوں اور موت آجائے اور جب پانی پینے کا برتن منہ سے لگاتا ہوں تو یہ گمان ہوتا ہے کہ شاید پانی پینے سے فارغ نہ ہوں اور موت آجائے اور لقمہ منہ میں رکھتا ہوں تو یہ خیال ہوتا ہے کہ اسکے حلق میں اترنے سے پہلے شاید موت سے گلا گھٹ جائے۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا ہے وہ پہنچنے والی ہے اور تم تھکانے والے نہیں یعنی موت قریب آتی ہے اور تم اس کے ہاتھ سے کسی صورت بھی بچ نہیں سکتے۔ موت و آخرت کا بیان صفحہ ۳۷۸ و ۴۵۵ میں بھی لکھا گیا ہے۔

ف۲ یعنی تمہارے ظاہر و پوشیدہ اعمال دلوں کے بھید، آسمان و زمین کی پوشیدہ سے پوشیدہ چیزیں اور سب راز اللہ کے علم میں ظاہر باہر ہیں اس کے دفتر میں درج ہیں۔ اسی کے موافق اپنے اپنے وقت پر ظہور و وقوع پذیر ہوگی جلدی مچانے سے کوئی فائدہ نہیں۔ ہر ایک کو اس کے عمل و نیت کے موافق پھل ملکر رہے گا۔

ف۳ ابھی عملی فیصلہ کا وقت نہیں آیا البتہ قرآن قولی و علمی فیصلہ کیلئے آیا ہے قرآن ہی بتاتا ہے کہ لوگو! اس دن کے لئے تیاری کر رکھو جب کہ ہر معاملہ کا عملی فیصلہ ہوگا۔

ف۴ فتح البیان والے نے کہا کہ سماع موتٰی کی نفی کے ظاہر سے تو عموم معلوم ہوتا ہے تو اس عموم سے خاص نہ ہوگی مگر وہی صورت جو حدیث میں وارد ہے جیسے بخاری میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے کفار مقتولین کو مخاطب فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سوال پر جواب دیا کہ تم کچھ ان سے زیادہ نہیں سنتے اور نیز مروی ہے کہ مردہ ان لوگوں کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے جو ان کو دفن کر کے واپس ہوتے ہیں۔ فتح

★ ہیں اس لئے جلدی نہیں کرتے کہ ہم کو وثوق ہے کہ ہمارے دشمن ہم سے فوت نہیں ہو سکتے اسی پر قیاس کر لو اللہ کے وعدہ وعید کو بھی۔ ۱؎ رَدِفَ لَكُمْ۔ رَدِفَ معنے میں ہے تبع اور لحق کے۔ شعر کی ردیف کو اسی لئے ردیف کہتے ہیں کہ وہ ہر قافیہ کے پیچھے لگی چلی آتی ہے۔ سوار کے پیچھے جو آدمی ہوتا ہے اسے بھی اسی لئے ردیف کہتے ہیں کہ وہ اس کے پیچھے بیٹھتا ہے۔ لکم میں لام تاکید کے لئے زیادہ کیا گیا ہے جس طرح ولا تلقوا بایدیکم میں ہے۔ ۲؎ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ۔ تکن لیا گیا ہے اکنان سے اور کن اور اکنان دونوں کے معنے ہیں چھپانے کے بولا کرتے ہیں کننت الشیٔ واکننتہ اذا سترتہ و اخفیتہ۔ ۳؎ وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ جو چیز آنکھ سے اوجھل ہو اسے غائبہ اور خافیہ کہتے ہیں۔ پھر یہ دونوں یا تو اسم ہیں اور اس صورت میں تے نقل کے لئے ہوگی جیسے عاقبۃ اور عافیۃ اور نطیحۃ اور ذبیحۃ اور رمیۃ میں یا صیغہ صفت ہے اور اس صورت میں تے مبالغہ کے لئے ہوگی جیسے علامۃ میں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً

مطیع ہیں اور جس وقت آن پڑیگی بات اوپر انکے نکالیں گے ہم واسطے انکے ایک جانور

سو وہ مسلمان ہیں اور جب (اللہ کا) وعدہ انکے حق میں پورا ہو جائیگا تو ہم زمین میں سے ایک جانور

مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع ۶

زمین سے بولیگا انسے یہ کہ لوگ تھے ساتھ نشانیوں ہماری کے نہیں یقین لاتے والے

نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا۔ حالانکہ لوگ ہماری باتوں پر یقین نہیں رکھتے تھے

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ

اور جس دن کہ اٹھاوینگے ہم ہر ایک امت میں سے جماعت ان لوگوں سے کہ جھٹلاتے تھے نشانیوں ہماری کو پس وہ

اور جس دن ہم ہر امت میں سے اس گروہ کو جمع کرینگے جو ہمارے حکموں کو جھٹلایا کرتا تھا تو انکو صف بستہ کرکے

يُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ

روکے جاوینگے یہاں تک کہ جب آوینگے کہیگا خدا تعالیٰ کیا جھٹلاتے تھے تم نشانیوں میری کو اور نہیں

کھڑا کیا جائے گا۔ حتیٰ کہ جب وہ آجائیں گے تو خدا انسے پوچھے گا کہ کیا تم نے میرے احکام کو جھٹلایا تھا حالانکہ

تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَوَقَعَ الْقَوْلُ

گھیرا تھا تم نے انکو علم کر آیا کیا کرتے تھے تم اور آن پڑیگی بات

ان احکام کو اچھی طرح سمجھا بھی نہ تھا اگر یہ نہیں تو تم کیا کرتے رہے ہو اور انکے ظلم کی وجہ سے انکے

عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ

اوپر انکے بسبب ظلم انکے کے پس وہ نہ بول سکیں گے کیا نہیں دیکھا انہوں نے یہ کہ کی ہم نے رات

حق میں عذاب کا وعدہ پورا ہو رہیگا وہ بات بھی نہ کرسکیں گے کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے رات بنائی ہے

لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

تاکہ آرام پکڑیں بیچ اسکے اور دن کو دکھلانے والا تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے

تاکہ وہ اسمیں آرام کریں اور دن کو روشن بنایا ہے بیشک اسمیں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

ایمان لاتے ہیں اور جس دن کہ پھونکا جاویگا بیچ صور کے پس ڈر جائیگا جو کوئی بیچ آسمانوں کے اور

ایمان لاتے ہیں اور جس دن صور پھونکا جائے گا۔ تو جو مخلوق آسمانوں میں ہے اور جو

مَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾

جو کوئی بیچ زمین کے مگر جس کو چاہا اللہ نے اور سب آوینگے آگے اس کے ذلیل ہوکر

زمین میں ہے وہ سب گھبرا اٹھیں گے مگر جسے خدا چاہے (کہ وہ نہ گھبرائے) اور ہر ایک انکے دربار میں دبا جھکا آئیگا

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۭ

اور دیکھے گا تو پہاڑوں کو گمان کرتا ہے انکو جمے ہوئے اور وہ چلے جاتے ہیں مانند گذرنے بادلوں کے

اور تم پہاڑوں کو دیکھتے ہو تو خیال کرتے ہو کہ وہ (اپنی جگہ) جمے کھڑے ہیں مگر وہ (قیامت کے دن) بادلوں کی طرح اڑے

صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۭ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾

کاریگری اللہ کی جس نے محکم کیا ہر چیز کو تحقیق وہ خبردار ہے ساتھ اسکے کہ کرتے ہو تم

پھرینگے یہ اللہ کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا بیشک وہ تمہارے تمام اعمال سے واقف ہے

حل لغات۔

لہ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ اس کا عطف ہے یوم نحشرہم پر پھر یوم ینفخ یا تو اسکا صب کی وجہ سے منصوب ہے جس نے یوم نحشرہم کو نصب دیا ہے یا فعل مقدر کی وجہ سے منصوب ہوکر یوم نحشرہم پر عطف ہو گیا ہے۔

کہ دَاخِرِيْنَ معنے میں ہے صاغرین کے ای ذلیلین منقادین اور یہ حال ہے اَتَوْهُ کے فاعل سے۔

کہ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ۔ وتری کا عطف ہے ینفخ پر تحسبہا جامدۃ جملہ ہوکر تری کے فاعل سے حال۔ جامدۃ الجبال سے بدل یا ضمیر تری یا تری کے مفعول سے حال۔ وہی تمر۔ تحسبہا کی ضمیر ہا سے جو راجع ہے الجبال کی طرف حال یا جامدۃ کی ضمیر سے والمعنی تراہا رأی العین ساکنۃ والحال انہا تمر مر السحاب۔ کہ صُنْعَ اللّٰهِ مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا ای صنع اللہ ذالک صنعا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ قیامت سے پہلے صفا پہاڑ مکہ کا پھٹے گا اس میں سے ایک جانور نکلے گا جو لوگوں سے باتیں کرے گا کہ قیامت نزدیک ہے اور سچے ایمان والوں کو اور چھپے منکروں کو نشان دیکر جدا کر دیگا (موضح القرآن) نبی علیہ الصلوٰة والسلام نے فرمایا اِنَّ اَوَّلَ الْاٰیَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّابَّةُ عَلَى النَّاسِ ضُحًى فَاَيَّتُهُمَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۳۶) یعنی قیامت کے شروع کی علامت آفتاب کا مغرب کی طرف سے نکلنا یا دابۃ الارض کا آنا ہے اور جس وقت ان دونوں میں سے ایک کا ظہور ہوگا تو اسکے بعد ہی دوسرے کا بھی ظہور ہو جائے گا۔ ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۴۷ میں ہے تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمٰنَ وَعَصَا مُوْسٰى فَتَجْلُوْا وَجْهَ الْمُؤْمِنِ وَتَخْتِمُ اَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ حَتّٰى اَنَّ اَهْلَ الْخِوَانِ لَيَجْتَمِعُوْنَ فَيَقُوْلُ هٰذَا يَا مُؤْمِنُ وَيَقُوْلُ هٰذَا يَا كَافِرُ۔ یعنی دابۃ الارض نکلے گا اسکے پاس سلیمان علیہ السلام کی مہر اور موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا۔ عصا (لکڑی) سے ایمان والوں کے چہرے پر لکھ دیگا "مؤمن" اور بددینوں کی ناک پر مہر لگا کر لکھ دیگا "کافر" پھر یہ حال ہوگا کہ ایک دستر خوان پر بیٹھنے والے آپس میں مؤمن اور کافر کہکر ایک دوسرے کو پکارا کریں گے مجمع البحار میں ہے کہ دابہ کا قد ساٹھ گز کا ہوگا اور ایسا تیز و قوی ہوگا کہ کوئی شخص اس سے بچ نہ سکے گا سب جگہ ہر ایک کے پاس پہنچ جائیگا (حاشیہ ترمذی صفحہ مذکور) اور فرمایا نبی علیہ الصلوٰة والسلام نے بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ اَحَدِكُمْ (مسلم۔ مشکوٰۃ صفحہ ۴۳۴) یعنی چھ چیزوں سے پہلے پہلے نیکیاں کر لو۔ وہ چھ یہ ہیں ایک تو تمام جگہ دھواں ہی دھواں ہوگا دوسرے دجال کا آنا جسکے بارے میں حدیث میں آیا ہے کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لیکر قیامت تک کوئی آفت دنیا میں ایسی نہیں جیسی مصیبت بلا دجال کا آنا ہے حضرت نوح علیہ السلام سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء اپنی اپنی امت کو دجال کی خبر سناتے آئے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شام اور عراق کے درمیان سے دجال ظاہر ہوگا اور جس دن نکلے گا وہ دن برس کے برابر دوسرا دن مہینے کے برابر تیسرا دن ہفتہ کا ہوگا باقی دن ایسے ہی ہونگے جیسے ہوا کرتے ہیں پہنچگا۔ نمازیں وقتوں کے انداز سے پڑھنے کا حکم آپ نے دیا۔ اور دجال کا چلنا ایسا تیز ہوگا جیسے تیز ہوا سے بادل اڑتے چلے جاتے ہیں اور دجال کے ساتھ آگ اور باغ ہوگا جسکا نام وہ دوزخ و جنت رکھیگا اور اپنے تئیں خدا کہلائیگا۔ جو کوئی اسکا کہا مانے گا اسکو اپنے باغ میں رکھے گا جو دھتا بتائیگا اسکو آگ میں ڈالدیگا لیکن یہ سب کچھ آزمائش کے طور پر ہے اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اس آزمائش میں ثابت قدم رکھے۔ جو اسوقت سورہ کہف کی شروع کی آیتیں پڑھ لیگا تو انشاء اللہ اسکی بلا سے امن میں رہیگا۔ دجال کی علامت یہ ہے کہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا اسکی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا۔ پڑھے لکھے اور ان پڑھ سب ہی پڑھ لیں گے۔ مکہ مدینہ کے علاوہ سب ملکوں میں پھر آئیگا اسوقت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے دمشق کی مسجد میں اتریں گے اور مسلمانوں کو ہمراہ لیکر دجال کی تلاش میں نکلیں گے اور باب لُد میں جو ایک مقام ہے ملک شام میں وہاں اسکو قتل کریں گے۔ تیسرے دابۃ الارض کا آنا ہے چوتھے سورج کا مغرب سے نکلنا پانچویں وہ بلائیں فتنے جو تمام جہان میں پھیل جائیں گی۔ چھٹے ایسی مصیبت جس میں آدمی کو اپنی جان کی پڑ جاتی ہے دوسرے کی خبر نہیں رہتی جیسے موت اس لئے ضروری ہے اس وقت کے آنے سے پہلے پہلے نیکیاں کر لو۔ حدیث التفاسیر

ف۲ پہلا نفخ فزع کا ہوگا اس جہان میں۔ اسکے بعد نفخ صاعقہ ہوگا اور وہ موت کا نفخ ہے۔ اسکے بعد قبروں سے نکلنے کا نفخ ہوگا (موضح) ابن کثیر۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک طویل حدیث ذکر کی اس میں یہ فرمایا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ فرماتے تھے بُرے لوگ دنیا میں رہ جاویں گے جلد باز چڑیوں کی طرح یا بے عقل اور درندوں کی طرح ان کی عقلیں ہونگی۔ نہ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے اور نہ بُری بات کو بُرا۔ پھر شیطان ایک صورت بناکر انکے پاس آوے گا تم شرم نہیں کرتے۔ وہ کہیں گے پھر تو کیا حکم دیتا ہے ہم کو شیطان کہے گا بت پرستی کرو۔ وہ بت پوجیں گے اور باوجود اس کے ان کی روزی کشادہ ہوگی خوشی سے زندگی بسر کریں گے پھر صور پھونکا جاویگا جس سے لوگ بے ہوش ہو جائیں گے پھر اللہ پانی برسائے گا جو اوس کی طرح ہوگا اس سے لوگوں کے بدن اُگ آئیں گے پھر صور پھونکا جائیگا تو سب لوگ کھڑے دیکھ رہے ہونگے پھر پکارا جائیگا اے لوگو! اپنے رب کے پاس آؤ اور کھڑا کرو ان کو ان سے سوال ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ

جو کوئی لاوے نیکی پس واسطے اسکے ہے بہتر اس سے اور وہ ڈر سے اس دن

جو نیکی لے کر آئے گا اس کو اس سے بہتر (بدلہ) ملیگا اور ایسے لوگ اس دن

اٰمِنُوْنَ ﴿٨٩﴾ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ۭ

امن میں ہیں اور جو کوئی لاوے برائی پس ڈالیں جاویں گے منہ ان کے بیچ آگ کے

گھبراہٹ سے مطمئن ہونگے اور جو برائی لیکر آئے گا اس کو منہ کے بل آگ میں ڈالا جائیگا (اور کہا جائیگا)

هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٠﴾ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ

نہیں جزا دیے جاؤ گے تم مگر جو کچھ کہ تھے تم کرتے فلا سوائے اسکے نہیں کہ حکم کیا گیا ہوں میں یہ کہ

کہ تمہیں صرف انہی اعمال کی سزا دیجا رہی ہے جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے (ان سے کہئے) مجھے تو صرف یہی حکم ہوا ہے کہ میں

اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۡ وَّ

عبادت کروں پروردگار اس شہر کے کو یعنی مکہ جس نے حرمت دی اسکو اور واسطے اسکے ہے ہر چیز اور

اس شہر کے مالک کی عبادت کروں جس نے اسکو عزت دی ہے اور سب کچھ اسی کا ہے اور مجھے یہ حکم ملا

اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩١﴾ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ

حکم کیا گیا ہوں میں یہ کہ ہوں میں مسلمانوں سے وقف اور یہ کہ پڑھوں میں قرآن

ہے کہ (اس کے) فرمانبرداروں میں رہوں اور یہ کہ (لوگوں) قرآن پڑھ پڑھ کر سناؤں

فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ

پس جس نے راہ پائی پس سوائے اسکے نہیں ہے کہ راہ پاتا ہے واسطے جان اپنی کے اور جو کوئی گمراہ ہوا پس کہہ

سو جو ہدایت حاصل کرتا ہے اپنے ہی فائدے کے لئے حاصل کرتا ہے اور جو گمراہ رہتا ہے تو اسے کہہ دیجئے

اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿٩٢﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ

سوائے اسکے نہیں کہ میں ڈرانے والوں سے ہوں وقف اور کہہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے البتہ دکھلاویگا تم کو نشانیاں اپنی

کہ میں تو محض خدا کی نافرمانی سے ڈراتا ہوں اور کہئے خدا کا شکر ہے وہ عنقریب تم کو اپنی نشانیاں دکھائے گا

فَتَعْرِفُوْنَهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ ع

پس پہچانو گے تم انکو اور نہیں رب تیرا غافل اس چیز سے کہ کرتے ہو تم

اور (اسوقت) تم انکو پہچان لوگے اور جو کام تم کرتے ہو اللہ ان سے غافل نہیں ہے

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ قصص مکے میں نازل ہوئی اور اس میں اٹھاسی آیات اور نو رکوع ہیں

سورہ قصص مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں اٹھاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے

طٰسٓمّٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ

طسم وقف یہ آیتیں ہیں کتاب بیان کرنے والی کی پڑھتے ہیں ہم اوپر تیرے

طسم یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں ہم موسیٰ اور فرعون کے حالات

منزل ٥

حل لغات

لہ فکبت وجوہھم کبّ اور کبکبہ دونوں کے معنی ہیں منہ کے بل گرنا۔ وجوہ سے مراد ہیں صاحب وجوہ کیونکہ اہل محاورہ وجہ اور رقبہ اور راس بول کر صاحب وجہ اور صاحب رقبہ اور صاحب راس مراد لیتے ہیں

ﮯ من نبأ موسیٰ۔ من نبأ مفعول ہے نتلو کا ای نتلو بعض نبأ یا بالحق محذوف کے متعلق ہوکر فاعل نتلو یا اس کے مفعول سے حال یا نتلو کے مفعول مطلق محذوف کی صفت والتقدیر علی الصورۃ الاولیٰ نتلو علیک بعض نبأ ہما ملتبسین ای ملتبسا بالحق۔ وعلی الصورۃ الثانیۃ نتلو علیک تلاوۃ ملتبسۃ بالحق۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ اس آیت میں اللہ عزوجل نے نیک بختوں اور بدبختوں کا حال بیان کیا جو دن قیامت کے ہوگا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حسنہ سے کلمہ لا الہ الا اللہ مراد ہے اور جاء بالسیئۃ سے شرک مراد ہے ابن جریر۔ ف۲ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ سے مراد شہر مکہ معظمہ ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهٗ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقْطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۳۹ باب حرم مکہ) یعنی یہ شہر مکہ معظمہ اسی دن سے بزرگی اور عزت والا ہے جس دن سے آسمان و زمین پیدا ہوئے اور قیامت تک ایسی ہی عزت والا رہے گا۔ اس شہر میں لڑائی کرنی مجھ سے پہلے کسی کے واسطے حلال نہیں ہوئی اور مجھ کو بھی ایک ساعت کے واسطے حلال ہوئی تھی پھر بدستور منع ہوگئی قیامت تک اور اس کی عزت و تعظیم کی وجہ سے نہ یہاں کی لکڑی اور جھاڑ کانٹے وغیرہ کاٹے جائیں اور نہ کسی جانور وغیرہ کو ڈرایا جائے اور نہ گری پڑی چیز کو کوئی اُٹھائے مگر اس نیت سے اُٹھائے کہ اسکے مالک کو تلاش کرکے پہنچوا کر پہنچا دے تو کوئی مضائقہ نہیں اور نہ یہاں کی گھاس کاٹی جائے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اذخر (یہ ایک قسم کی گھاس ہے) کی اجازت دیجئے کیونکہ وہ لوہاروں کے کام آتی ہے اور مکانوں کی چھتیں اس سے پاٹی جاتی ہیں پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذخر کی اجازت دیدی۔ نیز ترمذی میں ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَّاَحَبَّكِ اِلَيَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِيْ اَخْرَجُوْنِيْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۳۰) ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ کی طرف خطاب کرکے فرمایا کہ قسم اللہ کی تو تمام شہروں سے بہتر اور تمام زمینوں سے افضل اور پیارا ہے میرے نزدیک اور اگر مجھ کو میری قوم نہ نکالتی تو میں یہاں سے ہرگز نہ نکلتا دوسری روایت میں ہے وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ وَلَوْلَا اَنِّيْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ۔

ف۳ یعنی بذات خود اللہ کی بندگی اور فرمانبرداری کرتا ہوں اور دوسروں کو قرآن سنا کر اللہ کا راستہ بتاتا ہوں اور نصیحت کرکے فارغ الذمہ ہوچکا۔ نہ سمجھو تو تمہارا ہی نقصان ہے۔ موضح القرآن

ف۴ مسند احمد میں حضرت معدی کرب سے مروی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے درخواست کی کہ وہ ہمیں سورۃ طسم دو سو آیتوں والی سورت پڑھ کر سنائیں تو آپ نے فرمایا مجھے تو یہ یاد نہیں، تم حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے جاکر سنو جنہیں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے چنانچہ ہم آپ کے پاس گئے اور آپ نے ہمیں یہ مبارک سورت پڑھ کر سنائی۔ ابن کثیر

ف۵ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا طسم کی تفسیر کے جاننے میں علماء عاجز ہیں اور جلال الدین محلی نے کہا کہ اللہ ہی خوب جانتا ہے اپنے ارادہ کو ان حرفوں کے ساتھ۔ فتح و جلالین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ فِرْعَوْنَ
کچھ قصے موسیٰ کے سے اور فرعون کے سے ساتھ حق کے واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں تحقیق فرعون نے
کچھ حالات آپکو ان لوگوں کی خاطر سناتے ہیں جو ایمان لے آئے ہیں (اسنو) فرعون نے ملک میں

عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً
تکبر کیا تھا بیچ زمین کے اور کیا تھا لوگوں اسکے کو فرقے فرقے ضعیف جانتا تھا ایک فرقہ کو
سرکشی اختیار کر رکھی تھی اور وہاں کے باشندوں کو گروہ در گروہ بنا رکھا تھا۔ جن میں سے ایک گروہ کو اسقدر

مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ
انمیں سے ذبح کرتا تھا بیٹوں انکے کو اور زندہ رہنے دیتا تھا عورتوں انکی کو تحقیق وہ تھا
کمزور کر دیا کہ وہ انکے لڑکوں کو جان سے مار ڈالتا اور لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتا۔ اسمیں شک نہیں کہ وہ بڑا

الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴﴾ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا
مفسدوں سے اور ارادہ کرتے تھے ہم یہ کہ احسان کریں ہم اوپر ان لوگوں کے کہ ناتوان کیے گئے تھے
فتنہ پرداز تھا اور ہم چاہتے تھے کہ ان لوگوں پر جنکو وہاں کمزور سمجھا جاتا تھا ایک احسان کریں اور انکو

فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵﴾ وَ
بیچ زمین کے اور کریں انکو پیشوا دین میں اور کریں ان کو وارث ملک کے اور
(ملک کا) سردار بنا دیں اور انہی کو (ان کا) وارث ٹھہرائیں اور

نُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَ
قدرت دیں ان کو بیچ زمین کے اور دکھلا دیں فرعون کو اور ہامان کو اور
ملک میں انکے پاؤں جما دیں اور فرعون و ہامان اور انکے لشکروں کو انکی جانب سے جس

جُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ﴿۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ
لشکروں انکے کو انکے ہاتھ سے جو کچھ تھے وہ ڈرتے اور وحی کی ہم نے طرف ماں
بات کا ڈر تھا وہ دکھا دیں اور ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف

مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَ
موسیٰ کی یہ کہ دودھ پلا تو اسکو پس جب ڈرے تو اوپر اسکے پس ڈالدے اسکو بیچ دریا کے اور
وحی بھیجی کہ تو اپنے بچے کو دودھ پلاتی رہ اور جب اس سے متعلق تجھے خطرہ لاحق ہو تو اسے

لَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ
مت ڈر اور مت غم کھا تحقیق ہم پھیر لانے والے ہیں اسکو طرف تیرے اور ہم کرنیوالے ہیں ہم اسی کو
سمندر میں ڈالدینا اور نہ تو خوف کرنا اور نہ رنج کرنا ہم یقیناً اسے تیرے پاس واپس لوٹا دینگے اور اسے (اپنے)

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷﴾ فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّ
پیغمبروں سے پس اٹھا لیا اسکو لوگوں فرعون کے نے تو کہ ہو واسطے انکے دشمن اور
رسولوں میں سے ایک رسول بنائیں گے (چنانچہ جب موسیٰ کو دریا میں ڈالدیا) تو فرعون کے آدمیوں نے اسے اٹھا لیا تاکہ وہی (بالآخر) انکی

حَزَنًا ۭ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ﴿۸﴾
کڑھانیوالا تحقیق فرعون اور ہامان اور لشکر انکے تھے خطا کرنیوالے مثل
دشمنی اور رنج کا باعث ہو۔ اسمیں شک نہیں کہ فرعون ہامان اور انکے لشکر سب غلطی پر تھے

حل لغات۔
۱؎ یَسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً یہ حال ہے جعل کی ضمیر فاعل سے یا صفت ہے شِیَعًا کی یا کلام مستانف ہے اور یذبح بدل ہے یستضعف سے۔
۲؎ وَنُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ جملہ ہوکر معطوف ہے اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا الخ پر اور نرید اگرچہ

مستقبل کا صیغہ ہے مگر مراد وہاں ماضیہ کی حکایت اور ممکن ہے کہ حال ہو یستضعف سے۔ والتقدیر یستضعفهم فرعون ونحن نرید ان نمن علیهم۔ ۳؎ وَنُمَكِّنَ تمکین کہتے ہیں کسی چیز کے لئے ایسی جگہ تجویز کرنیکو جس میں وہ پورے طور سے بیٹھ جائے ۴؎ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ۔ خوف اس غم کو کہتے ہیں جو کسی ایسی مکروہ اور ناپسند ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی مسلمان لوگ اپنا حال قیاس کرلیں ظالموں کے مقابلہ میں (موضح) جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو باوجود کمزوری کے فرعونیوں کی طاقت کے مقابلہ میں منصور و کامیاب کیا مصر میں قبطی بھی آباد تھے جو فرعون کی قوم تھی اور سبطی بھی جو بنی اسرائیل کہلاتے تھے لیکن فرعون ظلم و تکبر کی راہ سے بنی اسرائیل کو پنپنے اور ابھرنے نہیں دیتا تھا گویا سب قبطی آقا بنے ہوئے تھے اور پیغمبروں کی اولاد بنی اسرائیل کو اپنا غلام بنا رکھا تھا۔ ان سے ذلیل کام اور بیگاریں لیتے اور کسی طرح اس قابل نہ ہونے دیتے کہ ملک میں وہ قوت و وقعت حاصل کرسکیں۔ کہتے ہیں کہ فرعون نے کوئی خواب دیکھا تھا جس کی تعبیر کاہنوں نے یہ دی کہ کسی اسرائیلی کے ہاتھ سے تیری سلطنت برباد ہوگی اس لئے پیش بندی کے طور پر یہ احمقانہ اور ظالمانہ تدبیر سوچی کہ بنی اسرائیل کو ہمیشہ کمزور کرتے رہنا چاہیئے کہ انھیں حکومت کے مقابلہ کا حوصلہ ہی نہ ہو اور آئندہ جو لڑکے ان کے پیدا ہوں ان کو ایک طرف سے ذبح کر ڈالنا چاہیئے اس طرح آنے والی مصیبت رُک جائے گی البتہ لڑکیوں سے چونکہ خطرہ نہیں انھیں زندہ رہنے دیا جائے وہ بڑی ہوکر باندیوں کی طرح ہماری خدمت کیا کریں گی۔ فرعون ملعون کے انتظامات تو وہ تھے اور اللہ فرماتا ہے ہمارا ارادہ یہ تھا کہ کمزوروں کو قوی اور پستوں کو بالا کیا جائے جس قوم کو فرعونیوں نے ذلیل غلام بنا رکھا تھا ان ہی کے سر پر دین کی امامت اور دنیا کی سرداری کا تاج رکھ دیں۔ ظالموں اور متکبروں سے جگہ خالی کرا کر اس مظلوم و ستم رسیدہ قوم سے زمین کو آباد کریں اور دینی سیادت کے ساتھ دنیوی حکومت بھی اس مظلوم و مقہور قوم کے حوالے کی جائے۔ ہامان وزیر تھا فرعون کا جو ظلم و ستم میں اس کا شریک اور آلہ کار بنا ہوا تھا۔ جس خطرہ کی وجہ سے انھوں نے بنی اسرائیل کے ہزارہا بچوں کو ذبح کر ڈالا تھا اللہ فرماتا ہے کہ ہم نے چاہا کہ وہی خطرہ ان کے سامنے آئے۔ فرعون نے امکانی کوشش کر دیکھی اور پورے زور خرچ کرلئے کہ کسی طرح اس اسرائیلی بچہ سے مامون ہوجائے جس کے ہاتھ پر اس کی تباہی مقدر تھی، لیکن تقدیر الٰہی کہاں ٹلنے والی تھی۔ خداوند قدیر نے اس بچہ کو اسی کی گود میں اُسی کے بستر پر اسی کے محلات کے اندر شاہانہ ناز و نعم سے پرورش کرایا اور دکھلا دیا کہ اللہ جو انتظام کرنا چاہے کوئی طاقت اُسے روک نہیں سکتی۔ موضح الفرقان

ف۲ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا جو کام موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے اس کے ساتھ کیا یہ ہم نے اس کے دل میں ڈالا تھا اور اس وحی سے وہ وحی مراد نہیں جو پیغمبروں کی طرف آتی ہے۔ اور علماء نے اتفاق کیا ہے اس پر کہ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نبیہ نہیں تھیں (فتح) ان کی ماں کو الہام ہوا یا خواب دکھایا کہ جب تک بچے کے قتل کا اندیشہ نہ ہو برابر دودھ پلاتی رہیں جب اندیشہ ہو تو صندوق میں رکھ کر دریائے نیل میں چھوڑ دیں، ماں کی تسلی کردی کہ ڈرے مت بے کھٹکے دریا میں چھوڑ دے بچہ ضائع نہیں ہوسکتا اور بچے کی جدائی سے غمگین بھی مت ہو ہم بہت جلد اس کو تیرے پاس پہنچا دیں گے اس سے بہت کام لینے ہیں۔ وہ منصب رسالت پر سرفراز کیا جائیگا۔ کوئی طاقت اللہ کے ارادہ میں حائل و مانع نہیں ہوسکتی۔ آخر ماں نے بچے کو لکڑی کے صندوق میں ڈال کر پانی میں چھوڑ دیا۔ صندوق بہتا ہوا ایسی جگہ جا لگا جہاں سے فرعون کی بیوی آسیہ کے ہاتھ لگ گیا۔ انکو اس پیارے بچے کی پیاری صورت بھلی معلوم ہوئی آثار نجابت و شرافت نظر آئے پالنے کی غرض سے اٹھالیا مگر اس اُٹھانے کا آخری نتیجہ یہ ہونا تھا کہ وہ بچہ بڑا ہوکر فرعون اور فرعونیوں کا دشمن ثابت ہو ان کے حق میں سوہان رُوح بنے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انکو اٹھانے کا موقع دیا۔ فرعون لعین کو کیا خبر تھی کہ جس دشمن کے ڈر سے ہزارہا معصوم بچے تہہ تیغ کرا چکا ہوں وہ یہی ہے جسے بڑے چاہ و پیار سے آج ہمارے ہاتھوں میں پرورش کرایا جارہا ہے۔ فی الحقیقت فرعون اور اسکے وزیر و مشیر اپنے ناپاک مقصد کے اعتبار سے بہت چوکے کہ بے شمار اسرائیلی بچوں کو ایک شبہ پر قتل کرنے کے باوجود موسیٰ علیہ السلام کو زندہ چھوڑ دیا لیکن نہ چوکتے تو کیا کرتے کیا اللہ کی تقدیر کو بدل سکتے تھے یا مشیت ایزدی کو روک سکتے تھے؟ ان کی بڑی چوک تو یہ تھی کہ قضاء و قدر کے فیصلوں کو سمجھے کہ انسانی تدبیروں سے روکا جاسکتا ہے (موضح الفرقان) لِیَکُوْنَ کا لام عاقبت کا ہے۔ اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ اٹھالیا اسکو فرعون کے گھر والوں نے تو کہ موسیٰ علیہ السلام آخر کار ان کے لئے دشمنی اور غم کا سبب ہوں (جامع و فتح) حافظ ابن کثیرؒ نے کہا کہ لفظا کا ظاہر تو اسی کا مقتضی ہے جو مفسرین نے کہا لیکن جب سیاق کے معنی کی طرف خیال کیا جائے تو لام تعلیل کا ٹھیرتا ہے کیونکہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ اللہ عزوجل نے انکو مسلط کیا اسکے اٹھانے کے واسطے تو کہ وہ ان کا دشمن ہوجائے۔ عمر بن عبدالعزیزؒ سے مروی ہے کہ انھوں نے کسی قدریہ کی طرف لکھا کہ تم اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے انکار کرتے ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں پہلے ہی تھا کہ موسیٰ علیہ السلام فرعون کے لئے دشمنی اور سبب غم کے ہوں گے۔ ابن کثیر

★ بات کی وجہ سے عارض ہو جس کے حصول کی توقع آئندہ زمانہ کے ساتھ متوقع ہو۔ اور حزن اس غم کا نام ہے جو کسی ایسی ناگوار اور مکروہ بات کی وجہ سے لاحق ہو جو گذشتہ زمانہ میں حاصل ہوئی ہو فکانہ قیل لاتخافی من ہلاکہ ولاتحزنی بسبب فراقہ۔ ف فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ۔ التقاط کہتے ہیں بے طلب کسی چیز کے لیجانے کو اور آل فرعون سے مراد ہیں اس کی خدمت گار لونڈیاں۔ ف لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا۔ لیکون کا لام، لام عاقبت ہے یا لام تعلیل۔ اس میں مفسرین کے دو قول ہیں۔ اصح یہ ہے کہ لام تعلیل ہے۔ حزن بفتح زا اور حزن بسکون زا دونوں طرح آیا ہے جس طرح سقم اور سقم اور اسکی توضیح اوپر بہت جگہ گذر چکی ہے وہاں دیکھو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖ

اور کہا عورت فرعون کی نے ٹھنڈک آنکھوں کی ہے یہ واسطے میرے اور واسطے تیرے مت مارو اس کو

اور فرعون کی بیوی نے کہا یہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے (ہرگز) ہلاک نہ کرو ممکن ہے کہ

عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۹

شاید کہ نفع دے ہمکو یا کر لیں گے اس کو بیٹا اور وہ نہ سمجھتے تھے

یہ ہمیں نفع دے یا اسے ہم اپنا بیٹا ہی بنا لیں مگر وہ (انجام سے) بے خبر تھے۔

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَآ

اور ہو گیا دل ماں موسیٰ کی کا خالی صبر سے یا تحقیق نزدیک تھی کہ البتہ ظاہر کر دے اسکو اگر نہ

اور موسیٰ کی ماں کا دل بیقرار ہو گیا۔ قریب تھا کہ وہ اس راز کو فاش کر دیتی۔ اگر ہم اسکے دل کو

اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۰ وَقَالَتْ

باندھ رکھتے ہم اوپر دل اسکے کے تاکہ ہو ایمان والوں میں سے وہ اور کہا اس نے

مضبوط نہ رکھتے۔ غرض یہ تھی کہ وہ اعتقاد میں ثابت قدم رہے اور اس نے

لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ؗ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۱۱

واسطے بہن موسیٰ کے پیچھے چلی جا اسکے پس دیکھتی تھی اسکو دور سے اور وہ نہ جانتے تھے

موسیٰ کی بہن سے کہا کہ (جدھر کو یہ صندوق جائے) تو اسکی طرف پیچھے پیچھے جا۔ چنانچہ وہ ایک طرف ہو کر اسے دیکھتی رہی اور انہیں اسکا علم بھی نہ تھا

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ

اور حرام کر دیا ہم نے اوپر اسکے دودھ دائیوں کا پہلے اس سے پس کہا اس نے کیا دلالت کروں میں تمکو

اور ہم نے پہلے ہی سے موسیٰ پر (سب کے) دودھ حرام کر رکھے تھے۔ پس موسیٰ کی بہن نے کہا کیا میں تمہیں ایسے گھر کے لوگ نہ بتاؤں

عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۝۱۲

اوپر ایک گھر والوں کے کہ پالیں اس کو واسطے تمہارے اور وہ واسطے اسکے بہت خیر خواہ ہیں

جو تمہارے لئے اسکو پالیں اور وہ اس کے خیر خواہ ہوں گے

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ

پس پھیر لائے ہم اسکو طرف ماں اسکی کے تاکہ ٹھنڈی رہیں آنکھیں اسکی اور نہ غم کھاوے اور تا کہ جانے

سو ہم نے اسے اس کی ماں کے پاس واپس بھیج دیا تاکہ اسکی آنکھیں ٹھنڈی رہیں

اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۳ وَلَمَّا

تحقیق وعدہ اللہ کا حق ہے ولیکن اکثر انکے نہیں جانتے اور جب

اور وہ غم نہ کرے اور تاکہ اسکو معلوم ہو جائے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے اور جب

بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ

پہنچا جوانی اپنی کو اور پورا ہوا دیا ہم نے اسکو حکم اور علم اور اسی طرح

موسیٰ جوان ہوا اور پورا طاقتور ہوا تو ہم نے اسے حکمت اور علم عطا کیا اور نیک بندوں کو ہم

نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۴ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ

جزا دیتے ہیں ہم احسان کرنے والوں کو اور اندر آیا شہر کے اوپر وقت غفلت کے

ہم صلہ دیا کرتے ہیں اور ایک دن کا ذکر ہے کہ وہ ایسے وقت شہر میں داخل ہوا جب یہاں کے لوگ

حل لغات

لہ فَارِغًا. فارغ معنے بیچ خالی کے بولا کرتے ہیں اعوذ باللہ من صفر الاناء وفرغ الفناء والمعنی فارغا من کل ہم الا من ہم موسیٰ۔ ۲ه عَنْ جُنُبٍ. جب معنی ہوئے بُعد کے سو الجنب الجانب ای نظرت نظرا متجانبة ۔ ۳ه وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مراضع جمع ہے مرضع کی اور مرضع اس عورت کو کہتے ہیں جو بچوں کو دودھ پلاتی ہے ۔ ۴ه وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ آسیہ نے کہا کیسا پیارا بچہ ہے۔ ہمارے ہاں کوئی لڑکا نہیں لاؤ اسی سے دل بہلائیں اور آنکھیں ٹھنڈی کیا کریں۔ بعض روایات میں ہے کہ فرعون نے کہا لَكِ لَا لِیْ (تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگی، میری نہیں) تقدیر ازلی یہ الفاظ اس ملعون کی زبان سے کہلا رہی تھی آخر وہی ہوا۔ موضح الفرقان

ف۲ ابن عباسؓ اور مجاہدؒ وغیرہ نے کہا اس کے معنے یہ ہیں ان کا دل امور دنیا سے خالی ہوگیا مگر موسیٰ علیہ السلام کے خیال سے۔ ابن کثیر

ف۳ یعنی بسبب سخت غم اور افسوس اپنے کے نزدیک ہوئی کہ ظاہر کر دیے کہ میرا بیٹا یہ گیا اور اپنی بے قراری ظاہر کر دیوے پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے دل پر گرہ لگا دی اور اس کو صبر عنایت فرمایا کہ ساکت رہے۔ ابن کثیر

ف۴ ابو امامہؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجۃ الکبریٰؓ سے فرمایا تجھ کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح مریم عمران کی بیٹی و کلثوم موسیٰؑ کی بہن اور فرعون کی بیوی آسیہ سے کر دیا ہے انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مبارکباد دی۔ طبرانی و ابن عساکر۔ فتح

ف۵ فرعون کی عورت تھی بنی اسرائیل میں کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچا کی بیٹی اس لفظ سے وہ پہچان گئی کہ لڑکا ان کا ہے اور جب انکو

لے پالا تو دائیاں ڈھونڈھیں۔ کسی کا دودھ انھوں نے نہ پیا۔ ناچار ہو گئی تو ان کی ماں کو بلایا اُس کا دودھ پینے لگے، اس کو حوالے کیا پالنے کو ایک دینار روز کر دیا۔ موضح القرآن

ف۶ یعنی وعدہ اللہ کا پہنچ رہتا ہے بیچ میں بڑے بڑے پھیر پڑ جاتے ہیں اس میں بہت لوگ بے یقین ہونے لگتے ہیں۔ موضح

ف۷ اَشُدَّہٗ قوت کی انتہا اور عقل کا پورا ہونا مراد ہے اور اسکی انتہا چونتیس سال تک ہے۔ مجاہدؒ اور سفیانؒ وغیرہ نے یہی تفسیر کی ہے اور بعض نے کہا کہ اَشُدّ اٹھارہ سال سے تیس سال تک ہے اور ابن عباسؓ نے کہا اٹھارہ سال سے تینتیس سال تک ہے۔ اور کمالین والے نے کہا ہے کہ تحقیق اس کے معنے میں یہ ہے کہ اَشُدّ اصل میں قوت کو کہتے ہیں اور وہ مختلف طور پر حاصل ہوتی ہے ساتھ اختلاف اوقات اور زمانوں کے اور اسی لئے اہل لغت اور اہل تفسیر نے اس کی تفسیر میں اختلاف کیا ہے۔ فتح و حاشیہ جامع

ف۸ حکم سے مراد نبوت ہے اور علم سے مراد دین کا علم ہے۔

ف۹ جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے حکم مان کر اپنی نیکی کی جزا پائی اسی طرح ہر حکم ماننے والے کو اچھا بدلہ دیتے ہیں۔

★ نفع کہتے ہیں شائبہ فساد سے عمل کے خالص کرنے کو۔ شہ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰى۔ مفسرین نے اَشُدّ اور استوار دونوں کے ایک معنی بیان کئے ہیں یعنی استکمال قوت اور اعتدال مزاج مگر صحیح یہ ہے کہ دونوں کے معنے الگ الگ ہیں۔ کمال قوت جسمانیہ کو اَشُدّ کہتے ہیں اور کمال قوت عقلیہ کو استوار۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۫ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ

لوگوں اس کے بے خبر پس پایا اسکے بیچ دو مرد کہ لڑتے تھے یہ ایک قوم اسکی سے

غافل سوتے پڑے تھے۔ وہاں اس نے دو آدمیوں کو آپس میں لڑتے ہوئے پایا (ایک) تو اس کی قوم میں سے تھا

وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ

اور یہ دوسرا دشمن اسکے سے تھا پس فریاد کی اس نے کہ قوم اسکی سے تھا

اور دوسرا اس کے دشمنوں میں سے تھا۔ جو آدمی اسکی قوم میں سے تھا اس نے اس سے اسکے خلاف مدد چاہی

عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۤ

اوپر اس شخص کے کہ دشمن اسکے سے تھا پس مکا مارا اسکو موسیٰ نے پس تمام کی زندگی اوپر اسکے

جو اس کے دشمنوں میں سے تھا موسیٰ نے اسکو ایک مکا مارا چنانچہ اس کا کام تمام کردیا (ہلاک)

قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾

کہا یہ حرکت شیطان کی ہوئی تحقیق وہ دشمن ہے گمراہ کرنیوالا ظاہر فقط

موسیٰ نے کہا کہ یہ ایک شیطانی کام ہے۔ بیشک شیطان (ہمارا) دشمن اور کھلا گمراہ کرنے والا ہے

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ

کہا اے رب میرے تحقیق میں نے ظلم کیا جان اپنی کو پس بخش مجھ کو پس بخشدیا اسکو تحقیق

(اسوقت موسیٰ) کہنے لگا اے میرے رب میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا پس تو مجھے بخشدے سو خدا نے اسے بخشدیا۔ اسمیں شک نہیں

هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ

وہ بخشنے والا مہربان ہے کہا اے رب میرے اسواسطے کہ انعام کیا تونے اوپر میرے پس ہرگز نہ

کہ وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے (اسپر موسیٰ نے) کہا کہ میرے رب تونے جو مجھ پر احسان کیا ہے میں کبھی مددگار نہ بنونگا

اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا

ہونگا میں پشتیبان گناہ گاروں کا ۔ فقط پس صبح کو اٹھا بیچ شہر کے ڈرتا ہوا

مددگار گنہگاروں کا نہیں ہونگا الغرض صبح کو ڈرتے ڈرتے شہر میں داخل ہوا کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے)

يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ؕ

خبر لیتا ہوا پس ناگہاں وہ شخص کہ جس نے مدد مانگی تھی اس سے کل پکارتا ہے اس کو

اچانک وہی شخص جسنے کل اس سے مدد چاہی تھی وہ پھر اسکو پکارنے لگا۔ موسیٰ نے

قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ

کہا واسطے اسکے موسیٰ نے تحقیق تو البتہ گمراہ ہے ظاہر فقط پس جب قصد کیا یہ کہ

اس سے کہا کہ تو صریح گمراہ ہے جب موسیٰ نے اسکو پکڑنا چاہا

يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ

پکڑے اس شخص کو کہ وہ دشمن تھا ان دونوں کا فقط کہا اے موسیٰ کیا چاہتا ہے تو

جو ان دونوں کا دشمن تھا تو اس (قبطی) نے کہا کہ اے موسیٰ کیا

اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ ۖ ق اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ

یہ کہ مار ڈالے مجھ کو جیسا کہ مار ڈالا تونے ایک جی کو کل نہیں ارادہ کرتا تو مگر یہ کہ

تو مجھ کو بھی اسی طرح مار ڈالنا چاہتا ہو جس طرح تونے کل ایک شخص کو مار ڈالا تھا تو تو صرف یہ چاہتا ہے کہ ملک میں

حل لغات

لے فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ۔ وکز کہتے ہیں گھونسا بنا کر سینے پر مارنے کو اور ایک نے لکھا اس کے معنے ہیں پشت پر لات یا گردن پر گھونسا مارنا۔

لے اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ۔ غوی بوزن فعیل معنے ہیں مفعل کے ای انک لمغوِ لقومی اور جائز ہے کہ معنے میں ہو غاوی کے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ غفلت کے وقت سے مراد مغرب عشاء کا درمیانی وقت ہے۔ فتح

ف۲ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے فرعون کی قوم سے بیزار رہتے انکے کفر سے اور انکے ساتھ لگے رہتے بنی اسرائیل وہی دو شخص لڑتے دیکھے۔ ظالم تھا فرعونی اسکو مارا تھا اوب دینے کو۔ اس کی اجل آگئی پہنچا ئے کر بے قصد خون ہو گیا اور ان کی ماں کا گھر تھا اس شہر سے باہر جہاں سب بنی اسرائیل رہتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کبھی وہاں جاتے کبھی فرعون کے گھر آتے اور فرعون کی قوم ان کی دشمن تھی کہ غیر قوم کا شخص ہے ایسا نہ ہو کہ زور پکڑ جائے۔ موضح

ف۳ شاید اس فریادی کی بھی کچھ تقصیر تھی اور بخشا انھوں نے جانا پہلا سے پیغمبر لوگ نبوت سے پہلے ولی تو ہوتے ہیں۔ موضح

ف۴ مدارک والے نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے سوا اوروں سے ڈرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے (جب یہ ڈر بمقتضائے بشریت ہو) بخلاف اس کے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کے سوا کسی سے خوف کرنا جائز نہیں۔ قرطبی نے کہا کہ جو خوف بمقتضائے بشریت اللہ کے سوا اور چیزوں سے طاری ہو جاتا ہے وہ معرفتِ الٰہی اور اس پر توکل کرنے کے منافی نہیں۔ فتح

ف۵ یعنی ہر روز ظالموں سے الجھتا ہے اور مجھ کو لڑواتا ہے راہ دیکھتا یہ کہ خون والے فرعون کے پاس فریاد لے گئے ہیں دیکھئے کس پر ثابت ہو اور مجھ سے کیا سلوک کریں۔ موضح

ف۶ یہ بات موسیٰ علیہ السلام نے اس لئے فرمائی کہ کل بھی اسرائیلی دوسرے کے قتل کا سبب ہوا تھا اور موسیٰ علیہ السلام نے چاہا کہ فرعونی پر آج پھر ہاتھ ڈالیں جو اسرائیلی اور موسیٰ کا دشمن تھا اس لئے کہ وہ کافر تھا اسرائیلی اس خیال سے کہ مجھ پر خفا ہوئے شاید ہاتھ بھی مجھ پر ڈالیں بول اٹھا اے موسیٰ! کیا تو چاہتا ہے کہ مجھ کو بھی مار ڈالے جیسے تو نے کل قبطی کو مار ڈالا۔ جمہور مفسرین کا یہی قول ہے۔ اور بعض نے کہا کہ قَالَ يٰمُوسٰى فرعونی کا کلام ہے اور اس کو ابھی اسرائیلی کی زبان سے خبر ہو چکی تھی۔ فتح البیان والے نے کہا اور یہی ظاہر ہے اور جملہ اَنْ تَكُوْنَ الخ نہیں صادر ہوتا مگر کافر سے اور لغت میں جابر اس شخص کو کہتے ہیں جو بڑائی کرے اللہ عزوجل کے سامنے سرنگوں نہ ہو اور جو شخص ناحق کسی کو قتل کرتا ہے وہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ فتح البیان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَكُونَ جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ ﴿١٩﴾

ہو سرکش زمین کے اور نہیں ارادہ کرتا تو یہ کہ ہو صلح کرنے والوں سے ف۱

جور و ستم کرتا پھرے اور نیک بن کر نہیں رہنا چاہتا

وَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنَّ

اور آیا ایک مرد کنارے شہر کے سے دوڑتا ہوا کہا اے موسیٰ تحقیق

اور شہر کی دوسری جانب سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا۔ اس نے کہا کہ اے موسیٰ سرداران قوم تمہارے

الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ مِنَ

یہ سردار مصلحت کرتے ہیں بیچ تیرے تاکہ مار ڈالیں تجھے پس نکل تحقیق میں واسطے تیرے

متعلق مشورہ کر رہے ہیں کہ تمہیں ہلاک کر ڈالیں سو تم بھاگ نکل جا بیشک میں تیرے خیرخواہوں میں

النَّاصِحِينَ ﴿٢٠﴾ فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِي

خیر خواہوں سے ہوں ف۲ پس نکلا اس شہر سے ڈرتا ہوا خبر لیتا ہوا کہا اے رب میرے نجات دے مجھ کو

سے ہوں۔ سو موسیٰ وہاں سے ڈرتا ہوا نکل کھڑا ہوا کہ دیکھیں (کیا ہوتا ہے) کہا کہ میرے رب مجھے ان

مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ

قوم ظالموں کی سے اور جب متوجہ ہوا طرف مدین کی کہا نزدیک ہے

ظالم لوگوں سے نجات دے اور جب وہ شہر مدین کی طرف روانہ ہوا (تو) کہا کہ قریب ہے کہ

رَبِّي أَنْ يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ ﴿٢٢﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ

پروردگار میرا یہ کہ دکھلاوے مجھ کو سیدھی راہ اور جب آیا اوپر پانی مدین کے

میرا رب مجھے سیدھا رستہ دکھاوے اور جب مدین کے پانی کے کنوئیں پر پہنچا

وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِنْ

پائی اوپر اس کے ایک جماعت لوگوں کی پلاتے تھے پانی ف۳ اور پائیں

تو وہاں لوگوں کی ایک جماعت کو دیکھا کہ وہ پانی پلا رہے ہیں اور ان سے الگ

دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِي

ورے ان سے دو عورتیں کہ ہٹاتی تھیں بکریاں اپنی کو کہا کیا ہے حال تمہارا کہا ان دونوں نے کہ نہیں پلاتی ہم اپنا

دو عورتوں کو دیکھا جو بکریوں کو روکے کھڑی تھیں موسیٰ نے کہا تمہیں کیا کام ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہم (اپنی بکریوں

حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ ﴿٢٣﴾ فَسَقَىٰ لَهُمَا

یہاں تک کہ پھیر لے جاویں چرواہے اور باپ ہمارا بوڑھا ہے بڑا ف۴ پس پانی پلایا واسطے ان کے

کو) پانی نہیں پلا سکتیں جب تک دوسرے چرواہے پانی پلا کر نہ لے جائیں اور ہمارا باپ ایک بوڑھا آدمی ہے تو موسیٰ نے ان کے لئے

ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ

پھر پھر گیا طرف سائے کے پس کہا اے رب میرے تحقیق میں واسطے اس چیز کے کہ اتاری تو نے طرف میری بھلائی سے

(بکریوں کو) پانی پلا دیا پھر سائے کے نیچے چلا گیا اور کہا کہ اے میرے رب اپنے خوان نعمت سے تو مجھ پر جو کچھ بھی بھیجے میں اس کا

فَقِيرٌ ﴿٢٤﴾ فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ قَالَتْ

محتاج ہوں ف۵ پس آئی اس کے پاس ایک ان دونوں میں سے چلتی تھی اوپر شرم کے کہا

حاجتمند ہوں چنانچہ ان دو لڑکیوں میں سے ایک شرم و حیا سے چلتی ہوئی اس کے پاس آئی اور کہنے لگی

منزل ۵

حل لغات۔

ل۱ وَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ۔ یسعیٰ صفت ہے رجل کی اور اس وقت یسعیٰ محلاً مرفوع ہوگا یا حال ہے رجل سے اور اس صورت میں محلاً منصوب ہوگا۔ ل۲ يَأْتَمِرُونَ۔ ائتمار کہتے ہیں باہم مشورہ کرنے کو۔ لیا گیا ہے امر سے۔ چونکہ مشورہ کرنے والے ایک دوسرے کو ایک چیز کا امر کرتے ہیں اس لئے ائتمار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ہاتھ ڈالنا چاہا اس ظالم پر بول اٹھا مظلوم ، جانا کہ زبان سے مجھ پر غصہ کیں ہاتھ بھی مجھ پر چلا دیئے وہ کل کا خون چھپا رہا تھا کس نے کیا آج اسکی زبان مشہور رہوا۔ موضح ف یہ سنایا ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ یہ بھی وطن سے نکلیں جان کے خوف سے کافر سب اکٹھے ہوئے تھے کہ انپر ملکر چوٹ کریں۔ اس رات نکلے ہجرت کر کر۔ موضح

ف یہ واقف نہ تھے راہ سے اللہ نے اسی راہ پر ڈال دیا۔ موضح

ف مصر سے دس دن کی راہ ہے۔ وہاں پہنچے بھوکے پیاسے لوگ پانی پلاتے تھے بکریوں کو۔

ف وہ حیا سے کنارے کھڑیں، بکریاں ایک طرف لیکر اور انکو قوت نہ تھی کہ بھاری ڈول نکالیں اوروں سے بچا پانی پلائیں۔ موضح

ف عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام جب مدین کے پانی پر پہنچے چوپائے وہاں جمع تھے۔ لوگ پانی پلاتے۔ جب پانی پلا چکے تو انھوں نے کنویں کے منہ پر ایک پتھر رکھ دیا اور اسکو دس آدمی اٹھاتے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام نے جو لوگوں کے پیچھے دو عورتوں کو کھڑے ہوئے دیکھا تو انسے بات چیت کی

تو انھوں نے کچھ حال بیان کیا۔ یہ سنکر پتھر کے پاس آئے اور اسکو اٹھایا پھر ڈول نکالا مگر ایک ہی ڈول کہ وہ بکریاں سیراب ہو گئیں۔ روایت کیا اسکو ابو بکر بن ابی شیبہ نے اور اسکی سند صحیح ہے۔ ابن کثیر

ف اس سے معلوم ہوا کہ چھاؤں میں آرام کرنا دنیا میں جائز ہے بخلاف صوفیوں کے کہ وہ دنیا کے آرام کو ناجائز جانتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام نے یہ دعا رمانگی رَبِّ اِنِّیْ الآیۃ اور وہ ساری مخلوق سے اسکے نزدیک عزیز تھے اور اس وقت کھجور کے ایک ٹکڑے کے محتاج تھے اور مارے بھوک کے ان کا پیٹ پیٹھ سے لگ گیا تھا اور اس سے یہ بھی ہوا کہ اگر دنیا کی چیزوں میں سے کسی چیز کی ضرورت پڑے تو اس کا سوال اللہ پاک سے کرے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ نمک اور جوتی کے تسمہ کی بھی ضرورت ہو تو اسی سے مانگا کرو۔ فتح و فوائد سلفیہ

موضح میں ہے عورتوں نے پہچانا کہ چھاؤں پکڑتا ہے مسافر ہے دور سے آیا تھکا بھوکا جاکر اپنے باپ سے کہا۔ ان کو درکار تھا کوئی مرد ہو نیک بخت کہ بکریاں تھامے اور بیٹی بھی بیاہ دیں۔

★ مشورہ کرنے کے معنے میں آتا ہے۔ ؎ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ۔ تلقاء معنے میں ہے جہت اور سمت کے اور مدین نام ہے حضرت شعیب علیہ السلام کی بستی کا جسے مدین بن ابراہیم نے آباد کیا تھا۔ اس میں اور مصر میں آٹھ روز کی مسافت ہے۔ ؎ تَذُوْدَانِ۔ ذود سے مشتق ہے اور ذود کہتے ہیں ہنکانے اور دفع کرنے کو۔ ؎ مَا خَطْبُكُمَا۔ خطب معنے میں ہے مخطوب کے اور مخطوب کہتے ہیں مطلوب کو۔ و معنے ما خطبکما ما مطلوبکما۔ خطب کی لغوی تحقیق سورۂ طٰہٰ میں گزر چکی۔ ؎ حَتّٰی يُصْدِرَ الرِّعَآءُ۔ رعاء جمع ہے راعی کی جس طرح صیام صائم کی اور قیام قائم کی ؎ تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ۔ تمشی حال ہے فاعل جارت سے اور علی استحیاء ایک محذوف کے متعلق ہو کر ضمیر تمشی سے حال ای جارتہ تمشی مشیہ کائنۃ علی استحیاء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۚ فَلَمَّا جَاءَهُ

تحقیق باپ میرا بلاتا ہے تجھ کو تو کہ دے تجھ کو مزدوری اس کی کہ پانی پلایا تو نے واسطے ہمارے پس جب آیا موسیٰ پاس اس کے

کہ میرا باپ تجھے بلاتا ہے کہ تو نے ہمارے لئے جو پانی پلایا تھا اس کا معاوضہ ادا کرے۔ بالآخر جب موسیٰ اس کے

وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ ۖ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ

پاس اور بیان کیا اوپر اس کے قصہ کہا مت ڈر نجات پائی تو نے قوم

کے پاس آیا اور اس سے اپنا قصہ بیان کیا۔ اس نے کہا کہ ڈرو مت تم ظالموں سے

الظَّالِمِينَ ﴿٢٥﴾ قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ ۖ إِنَّ خَيْرَ مَنِ

ظالموں کی سے کہا ایک نے ان دونوں میں سے اے باپ ہمارے نوکر رکھ لے اسکو تحقیق بہتر جس کو

بچ گئے ہو۔ ان لڑکیوں میں سے ایک نے کہا کہ ابا! اسے ملازم رکھ لیجئے کیونکہ بہتر ہے

اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ ﴿٢٦﴾ قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنْكِحَكَ

نوکر رکھ لے اس کو وہ زور آور ہے غالب امانت والا کہا کہ میں تحقیق چاہتا ہوں یہ کہ نکاح کر دوں تجھ سے

آپ جو ملازم رکھیں اسے زور آور اور با اخلاق ہونا چاہئے (اس پیر مرد نے) کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں اپنی ان دو بیٹیوں

إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَىٰ أَنْ تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ ۖ فَإِنْ

ایک کو دو بیٹیوں اپنی سے جو یہ ہیں اس پر کہ نوکری کرے تو میری آٹھ برس پس اگر

میں سے ایک کو تیرے ساتھ بیاہ دوں اس شرط پر کہ تو آٹھ سال میری خدمت کرے اگر تو نے دس

أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۖ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ ۚ

پورے کر دیئے تو دس برس پس وہ نزدیک تیرے سے ہے اور نہیں ارادہ کرتا میں کہ محنت ڈالوں اوپر تیرے

سال پورے کر دیئے تو یہ تیرا احسان ہوگا اور میں نہیں چاہتا کہ تجھ پر سختی کروں

سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٢٧﴾ قَالَ ذَٰلِكَ بَيْنِي

البتہ پائیگا تو مجھ کو اگر چاہا اللہ نے صالحوں سے کہا کہ یہ ہے قرار درمیان میرے

انشاء اللہ تو مجھے نیک (اور خوش معاملہ آدمی) پائے گا موسیٰ نے کہا کہ (ہاں) آپ کے اور

وَبَيْنَكَ ۖ أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ۖ وَاللَّهُ

اور درمیان تیرے جونسی دو مدتوں میں سے پورا کروں پس نہیں زیادتی اوپر میرے اور اللہ

میرے درمیان یہ طے رہا۔ دونوں میں سے جونسی مدت چاہوں پوری کر دوں مجھ پر کوئی جبر نہیں ہوگا۔ اور جو کچھ

عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿٢٨﴾ فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِ

اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہیں کارساز ہے پس جب تمام کیا موسیٰ نے مدت اور لے چلا بی بی اپنی کو

ہم کہہ رہے ہیں اللہ اس پر گواہ ہے تو جب موسیٰ نے وہ مدت پوری کر دی اور اپنی اہل کو لے کر چلا جا رہے تھے

آنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ نَارًا ۖ قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ

دیکھی جانب طور کے سے آگ کہا واسطے بی بی اپنی کو ٹھہر جاؤ تم تحقیق میں نے دیکھی ہے

کوہ طور کی ایک جانب آگ دکھائی دی (اور) اپنے اہل سے کہا کہ یہاں ٹھہرو مجھے آگ نظر آئی ہے شاید

نَارًا لَعَلِّي آتِيكُمْ مِنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ

آگ لے آؤں میں اسکے پاس سے خبر یا چنگاری آگ کی تو کہ تم

میں وہاں سے تمہارے لئے کوئی خبر لاؤں یا آگ کا انگارہ لاؤں تاکہ تم سے

حل لغات۔

۱؎ مَا سَقَیْتَ لَنَا۔ ما مصدریہ ہے اور اجر کا مضاف الیہ واقع ہوا ہے والتقدیر اجر سقیک لنا۔ ۲؎ ثَمَانِيَ حِجَجٍ۔ تاجرنی کا ظرف ہے یا مفعول بہ اور مفعول ثانی محذوف ای ان تاجرنی نفسک ثمانی حجج۔ ۳؎ ذٰلِکَ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ۔ ذلک مبتدا اور بینی و بینک خبر ای ذالک الذی قلتہ وعاہدتنی فیہ قائم وثابت بیننا جمیعا۔ ۴؎ جَذْوَۃٍ ★

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ف۱ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ پیراہن کی آستین سے منہ ڈھانک کر آئی اور یزلان سے مروی ہے کہ وہ آئی چلتی شرم سے ڈالے ہوئے اپنا کپڑا اپنے منہ پر۔ نہ تھی وہ عورت زبان دراز بیباک اور نہ تھی بہت اندر باہر آنے جانے والی۔ روایت کیا اس کو ابن ابی حاتم نے صحیح اسناد کے ساتھ۔ ابن کثیر ف۲ موسیٰ علیہ السلام نے حضرت شعیب علیہ السلام کو اپنی ساری سرگذشت کہہ سنائی۔ انھوں نے تسلی دی اور فرمایا کہ اب تو اس ظالم قوم کے پنجہ سے نکلا۔ انشاء اللہ تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے (مدین فرعون کے حدود سلطنت سے باہر تھا) موضح القرآن ف۳ یعنی موسیٰ علیہ السلام میں دونوں باتیں موجود تھیں (۱) زور دیکھا ڈول نکالنے یا مجمع کو ہٹا دینے سے (۲) اور امانت دار سمجھا بے طمع اور عفیف ہونے سے (موضح) جامع البیان میں ہے کہ اس کنویں کے منہ پر ایسا پتھر رکھا تھا جسکو دس آدمی اٹھایا کرتے تھے موسیٰ علیہ السلام نے تنہا اسکو اٹھا لیا اور ایک ہی ڈول کھینچکر برکت کی دعا کی۔ سب بکریاں ایک ہی ڈول پانی سے سیر ہو گئیں۔ اور تفسیر وجیز میں ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام کے سامنے شعیب علیہ السلام نے کھانا رکھا تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ کام میں نے دنیا کیواسطے نہیں کیا بلکہ دین کے واسطے کیا تھا اور اپنے دین کو ہم تمام جہان کے عوض بھی نہیں بیچ سکتے۔ شعیب علیہ السلام نے فرمایا یہ تمھارے کام کی اُجرت نہیں ہے بلکہ تم مہمان ہو۔ یہ مہمانی کا حق ہے۔ پس دونوں نے ملکر کھانا کھایا۔ اور جو صاحبزادی موسیٰ علیہ السلام کو بلانے آئی تھیں وہ آستین سے چہرہ چھپائے ہوئے تھیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ منہ کا چھپانا پہلے بھی دستور تھا۔ حدیث التفاسیر ف۴ یہ دونوں حضرت شعیب پیغمبر کی صاحبزادیاں تھیں عرب کی عورتیں جانور چرانے یا پانی پلانے کیلئے گھر سے باہر نکلتی تھیں معلوم ہوا اگر ضرورت کے پیش نظر با پردہ ہو کر عورتیں نکلیں تو کوئی عیب نہیں۔ امام احمدؒ نے اس آیت سے دلیل لی ہے کہ روٹی اور کپڑے پر نوکر رکھنا درست ہے۔ عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے آپ کو مزدوری پر دیا اس شرط پر کہ انکو نکاح اور روٹی دیگا۔ ابن کثیر معلوم ہوا یہی خدمت لڑکی کا مہر تھا کیونکہ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کم از کم آٹھ برس میری خدمت میں رہنا ضروری ہوگا اگر دو سال اور زائد رہے تو تمھارا تبرع ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ کوئی سخت مشقت میں نہ ڈالوں گا تمکو میرے پاس رہ کر انشاء اللہ خود تجربہ ہو جائیگا کہ میں بُری طبیعت کا آدمی نہیں بلکہ اللہ کے فضل سے نیک بخت ہوں میری صحبت میں تم گھبراؤ گے نہیں بلکہ مناسبت طبع کی وجہ سے انس حاصل کروگے۔

★ جذوۃ من النار: جذوہ لغت میں کہتے ہیں موٹی لکڑی کو خواہ اس کے سر میں آگ ہو یا نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ لکڑی کا ٹکڑا جذوہ ہے ایک شاعر کہتا ہے باتت حواطب لیلی یلتمسن لہا ۞ جزل الجذی غیر خوار و لا ذعر ایک اور عربی شاعر کہتا ہے ۞ والقی علی قیس من النار جذوۃ ۞ شدیدا علیھا حرہا والتہابہا اور چونکہ اس کے سر میں آگ ہونا شرط نہ تھا اس لئے اللہ نے من النار کا لفظ فرمایا ہے۔ دوسری جگہ قبس کا لفظ آیا ہے اور قبس کہتے ہیں چنگاری کو۔ جذوۃ میں تین لغت ہیں فتح جیم اور کسرہ اور ضمہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَصْطَلُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ

سینکو وہاں پس جب آیا اسکے پاس پکارا گیا کنارے میدان برکت والے کے سے

سینکو۔ سو جب یہاں پہنچا تو اس مبارک جگہ میں اس وادی کے دائیں کنارے سے ایک درخت

فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ[1] اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ

بیچ زمین مبارک کے طرف درخت کی سے یہ کہ اے موسیٰ تحقیق میں ہوں اللہ

کی جھاڑی مبارک میں سے آواز آئی کہ موسیٰ! میں ہی وہ اللہ ہوں جو تمام جہانوں کا

رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٠﴾ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ

پروردگار عالموں کا اور یہ کہ ڈالدے عصا اپنا پس جب دیکھا اسکو ہلتا ہے

رب ہوں اور یہ کہ اپنا عصا پھینک دے۔ چنانچہ جب اسے دیکھا کہ ہل رہا ہے

كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰٓي اَقْبِلْ وَلَا

گویا کہ وہ سانپ ہے پھر چلا پیٹھ پھیر کر اور نہ پیچھے پھر کر دیکھا اے موسیٰ آگے آ اور مت

گویا کہ اژدہا ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگا۔ اور پیچھے گھوم کر بھی نہ دیکھا (تو ہم نے کہا) اے موسیٰ آگے

تَخَفْ ۣ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ﴿٣١﴾ اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ

ڈر تحقیق تو امن والوں سے ہے ڈال ہاتھ اپنا بیچ گریبان اپنے کے

بڑھ آؤ اور ڈرو نہیں کیونکہ تم ہر طرح امن میں ہو اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال بغیر کسی نقص

تَخْرُجْ بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ ۡ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ

کہ نکل آوے گا سفید بغیر برائی کے اور ملا لے طرف اپنی بازو اپنے

کے وہ چمکتا ہوا سفید نکل آئے گا اور خوف رفع کرنے کے لئے پھر اپنے بازو اپنی طرف سکیڑ لو

مِنَ الرَّهْبِ[2] فَذٰنِكَ[3] بُرْهَانٰنِ[4] مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ

ڈر سے پس یہ دو دلیلیں ہیں پروردگار تیرے سے طرف فرعون کی اور

یہ تمہارے رب کی طرف فرعون اور اس کے سرداروں کے لئے [illegible]

مَلَا۟ىِٕهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ قَتَلْتُ

سرداروں اسکے کی تحقیق وہ ہیں قوم فاسق کہا اے رب میرے تحقیق مار ڈالا ہے میں نے

کہ وہ (بڑے) بدکار لوگ ہیں موسیٰ نے کہا کہ اے میرے رب

مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿٣٣﴾ وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ

ان میں سے ایک شخص کو پس ڈرتا ہوں میں یہ کہ مار ڈالیں مجھ کو اور بھائی میرا ہارون ہے اور وہ بہت فصیح

میں نے انہیں سے ایک شخص کو قتل کر ڈالا تھا مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے مار ڈالیں گے اور میرا بھائی ہارون مجھ سے زیادہ فصیح اللسان

مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً[5] يُّصَدِّقُنِيْٓ ۡ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ

ہے مجھ سے زبان میں پس بھیج اس کو ساتھ میرے مدد دینے والا کہ سچا جانے مجھ کو تحقیق میں ڈرتا ہوں یہ کہ

ہے لہذا تو اسے میرے ساتھ (میرا) مددگار بنا کر بھیج تا کہ وہ میری تصدیق کرے (کیونکہ) مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے

يُّكَذِّبُوْنِ ﴿٣٤﴾ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا

جھٹلادیں مجھ کو کہا البتہ محکم کریں گے ہم بازو تیرا ساتھ بھائی تیرے کے اور کریں گے واسطے تمہارے

جھٹلائیں گے فرمایا ہم تیرے بھائی سے تیرے بازو کو مضبوط کریں گے اور تم دونوں کو غلبہ دیں گے

منزل ۵

حل لغات۔

[1] مِنَ الشَّجَرَةِ بدل اشتمال ہے من شاطی سے۔

[2] مِنَ الرَّهْبِ۔ رہب کہتے ہیں خوف کو اور اس میں تین لغت ہیں رے کا فتحہ اور ہے کا سکون، رے کا ضمہ اور ہے کا سکون، دونوں کا ضمہ۔

[3] فَذٰنِكَ۔ ذٰنِك تثنیہ ہے ذاکا۔ اور اس سے اشارہ ہے عصا اور ید کی طرف۔

[4] بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ۔ برہان بوزن فعلان ابرہ الرجل سے ماخوذ ہے اور ابرہ لیا گیا ہے برہ سے اور برہ کہتے ہیں سفید اور روشن ہونے کو بولا کرتے ہیں برہ الرجل اذا ابیض گورے رنگ کی عورت کو برہاء کہتے ہیں حجت اور دلیل کو برہان کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ وضاحت کے اعتبار سے روشن و درخشاں ہوتی ہے من ربک ایک محذوف کے متعلق ہو کر صفت ہے برہان کی ای کائنان منہ تعالیٰ۔

[5] مَعِيَ رِدْاً۔ ردء اصل میں اس چیز کو کہتے ہیں جس سے مدد و نصرت طلب کی جائے جس طرح دفء اسے کہتے ہیں جس سے گرمی طلب کی جائے۔ بولا کرتے ہیں ردءت الحائط اردءہ اذا دعمتہ بخشب اوغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی مجھے اختیار ہوگا کہ آٹھ برس رہوں یا دس برس بہرحال جو معاہدہ ہو چکا اللہ کے بھروسہ پر مجھے منظور ہے۔ اللہ کو گواہ بنا کر معاملہ ختم کرتا ہوں۔ احادیث میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بڑی مدت یعنی دس برس پورے کئے (جامع صفحہ ۳۳۸)
سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا مجھ سے حیرہ کے لوگوں میں سے ایک یہودی نے پوچھا کہ دو مدتوں میں سے کس مدت کو موسیٰ علیہ السلام نے پورا کیا؟ میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا۔ عرب کے کسی عالم سے پوچھوں گا۔ پھر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور دریافت کیا۔ انھوں نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے دونوں میں سے اکثر و اطیب مدت کو پورا کیا۔ اللہ کے پیغمبر علیہ السلام جب بات کرتے ہیں تو پوری کرتے ہیں (بخاری) حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی وطن سے نکلے سو آٹھ برس پیچھے آکر مکہ فتح کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا لے آؤں تمھارے پاس وہاں کی کچھ خبر اس لئے کہا کہ وہ راستہ بھول گئے تھے۔ ابن کثیر و جامع البیان

ف۲ اب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خیال و شوق پیدا ہوا کہ چپ چاپ وطن میں جاؤں اور اپنے وطن والوں سے مل آؤں۔ چنانچہ آپ اپنی بیوی صاحبہ کو اور اپنی بکریوں کو لیکر وہاں سے چلے۔ رات کو بارش ہونے لگی اور سرد ہوائیں چلنے لگیں سخت اندھیرا ہو گیا۔ آپ ہر چند چراغ جلاتے مگر روشنی نہیں ہوتی تھی سخت متعجب و حیران تھے۔
اتنے میں دور آگ روشن نظر آئی تو اپنی بیوی سے فرمایا تم یہاں ٹھہرو، میں وہاں جاتا ہوں راستہ معلوم کرلوں گا اسلئے کہ ہم راہ بھولے ہوئے ہیں اور وہاں سے کچھ آگ لے آؤں گا جس سے تم تاپ لو اور جاڑے کا علاج ہو جائے۔ جب آپ وہاں پہنچے تو وادی کے دائیں جانب سے آواز آئی جیسے دوسری آیت میں ہے وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام آگ کے قصد سے قبلے کی طرف چلے تھے اور مغربی پہاڑ آپ کے دائیں طرف تھا اور ایک سرسبز ہرے بھرے درخت میں آگ نظر آرہی تھی جو پہاڑ کے دامن میں میدان کے متصل تھی یہ وہاں جا کر اس حالت کو دیکھ کر ہکے بکے رہ گئے کہ درخت میں سے آگ ہے لیکن آگ کسی چیز میں جلتی ہوئی دکھائی نہیں دیتی صرف شعلے معلوم ہوتے تھے۔

اسی وقت اللہ کی طرف سے آواز آئی کلیم اللہ نے سنا کہ آواز آرہی ہے کہ اے موسیٰ! میں ہوں رب العالمین جو اس وقت تجھ سے کلام کر رہا ہوں۔ اسی اثنا میں فرمان ہوا کہ اپنی لکڑی زمین پر گرا دو اور میری قدرت دیکھو۔ وہ زمین پر گرتے ہی ایک پھن پھناتا ہوا اژدہا بن کر ادھر ادھر فوراً اسے پھرنے لگا۔ یہ اس بات کی دلیل تھی کہ بولنے والا اللہ ہی ہے جو قادر مطلق ہے وہ جس چیز کو فرما دے ٹل نہیں سکتا۔ اسے دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام سہم گئے اور دہشت کے مارے ٹھیر نہ سکے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ وہیں اللہ کی طرف سے آواز آئی کہ موسیٰ ڈرو نہیں تم میری امن میں ہو۔ ابن کثیر

ف۳ عبدالرحمن بن زیدؒ اور ابن جریرؒ نے کہا کہ رہب سے وہ خوف مراد ہے جو سانپ کو دیکھ کر ہوا تھا۔ اب حکم دیا جب بھی کسی چیز سے خوف و دہشت ڈر ہو تو گھبراہٹ دور کرنے کے لئے اپنے بازو اپنے بدن سے ملا لیا کرو انشاء اللہ ڈر خوف زائل ہو جائیگا۔ مجاہدؒ سے ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو جب فرعون کا خوف ہوتا اور اس کو دیکھتے تو فرماتے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْرَأُ بِكَ فِیْ نَحْرِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ یعنی الٰہی میں اسکو دفع کرتا ہوں تیری مدد سے اور پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے۔ اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ السلام کے دل سے فرعون کا خوف نکال دیا اور فرعون کے دل میں موسیٰ علیہ السلام کا رعب بٹھا دیا جب فرعون موسیٰ علیہ السلام کو دیکھتا تو فوراً گدھے کی طرح پیشاب کر دیتا موسیٰ علیہ السلام کی اقتدا کرتے ہوئے جو بھی خوف کے وقت اپنا ہاتھ دل پر رکھے اور اس دعا کو پڑھے تو انشاء اللہ گھبراہٹ و ڈر دور ہو جائیگا دو دلیلوں سے عصا کا سانپ بن جانا اور ہاتھ کا گریبان میں داخل کرکے نکالنا مراد ہے جو رب جل شانہ کی قدرت اور موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا معجزہ ہیں۔ ابن کثیر و ابن ابی حاتم

ف۴ مطلب یہ کہ میری زبان میں لکنت ہے تقریر صاف نہیں ہے۔ بحث میں اچھی طرح دلیل بیان نہ کرسکوں گا، اگر ہارون میرے بھائی ساتھ ہوں گے تو وہ میری دلیل کو خوش تقریری سے خوب سمجھا دینگے اور میری تائید و تصدیق کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ دعا قبول فرمائی۔ حضرت ہارون علیہ السلام کو آپ کا معین، وزیر بنا دیا یہی وہ دعا ہے جسکا ذکر سورہ طٰہٰ میں گذرا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَ مَنِ اتَّبَعَكُمَا

غلبہ پس نہیں جو پہنچ سکیں گے لوگ طرف تمہارے ساتھ نشانیوں ہماری کے تم اور جو کوئی پیروی کرے تم دونوں کی

پس وہ تم تک پہنچ بھی نہ سکیں گے ہمارے نشانات کے ساتھ جاؤ تم اور تمہارے پیرو

الْغٰلِبُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ

غالب ہو والے پس جب آیا انکے پاس موسیٰ ساتھ نشانیوں ہماری ظاہر کے کہا انہوں نے نہیں ہے یہ

غالب رہیں گے پس جب موسیٰ انکے پاس ہمارے کھلے نشانات لے کر آیا تو انہوں نے کہا یہ تو خود

اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٦﴾

مگر جادو باندھ لیا ہوا اور نہیں سنا ہم نے یہ بیچ باپوں اپنے پہلوں کے میں

ساختہ جادو ہے۔ اور ہم نے اس کا ذکر اپنے اگلے باپ دادا سے تو کبھی سنا نہیں

وَ قَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ

اور کہا موسیٰ نے پروردگار میرا خوب جانتا ہے اس شخص کو کہ لایا ہے ہدایت نزدیک اسکے سے

اور موسیٰ نے کہا کہ میرا رب اس کو خوب جانتا ہے جو اس کے پاس سے ہدایت لے کر آیا ہے اور

وَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾

اور اسکو کہ ہوگی واسطے اسکے پچھاڑی اس گھر کی تحقیق نہیں فلاح پاتے ظالم لوگ

جس کے لئے عاقبت کا گھر ہے۔ بلاشبہ ظالم نجات نہیں پائیں گے

وَ قَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ

اور کہا فرعون نے اے سردارو! نہیں جانتا میں واسطے تمہارے کوئی معبود سوائے اپنے

اور فرعون نے کہا کہ اے سردارو! میرے علم میں میرے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔ اے

فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ

پس آگ جلا واسطے میرے اے ہامان اوپر مٹی کے پس تیار کر واسطے میرے ایک محل تو کہ

ہامان تم میرے لئے گارے (کی اینٹوں) کو آگ لگوا دو۔ (اور پکواؤ) پھر ایک محل تیار کراؤ

اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَ اِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٣٨﴾

میں چڑھ جاؤں جھانکوں طرف معبود موسیٰ کے اور تحقیق میں البتہ گمان کرتا ہوں اسکو جھوٹوں سے ہے

تاکہ میں اوپر چڑھ کر موسیٰ کے معبود کو دیکھوں اور میں تو موسیٰ کو جھوٹا تصور کرتا ہوں

وَ اسْتَكْبَرَ هُوَ وَ جُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ

اور تکبر کیا اس نے اور لشکروں اسکے نے بیچ زمین کے نا حق اور

اور فرعون اور اس کے لشکروں نے ناحق ملک میں سرکشی کی اور انہوں نے

ظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٣٩﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَ جُنُوْدَهٗ

گمان کیا انہوں نے یہ کہ وہ طرف ہمارے نہیں پھیرے جاویں گے پس پکڑا ہم نے اسکو اور لشکروں اسکے کو

یقین کر لیا کہ انکو (کبھی) ہماری طرف لوٹ کر آنا ہی نہیں ہے لہذا ہم نے اس کو اور اسکے لشکروں کو

فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٠﴾

پس ڈال دیا ہم نے انکو بیچ دریا کے پس دیکھ کیونکر ہوا آخر کام ظالموں کا

گرفتار کیا اور پھر انہیں سمندر میں پھینک دیا۔ سو دیکھو کہ ظالموں کا انجام کیسا ہوا۔

حل لغات۔

لہ فَاَوْقِدْ لِيْ۔ اَوْقِدْ واحد مذکر امر حاضر کا صیغہ ہے اس کا ماخذ ہے وقد اور وقد کہتے ہیں آگ کے بھڑکنے کو ایقاد کے معنے آگ بھڑکانا۔ مٹی پر آگ بھڑکانے سے مراد ہے پختہ اینٹیں تیار کرنا۔

کہ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا صرح کہتے ہیں قصر رفیع اور مکان بلند کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی تمہارا رعب ہم ان کے دلوں میں ڈال دیںگے تاکہ وہ ایذاء دینے کیلئے تم تک نہ پہنچ سکیں۔ چونکہ تم میرے پیغام پہنچاتے ہو۔ ابن کثیر

ف۲ اس سے معلوم ہوا کہ توحید اور شریعت کے مقابلہ میں باپ دادا کے غلط عقائد و اعمال کی سند پکڑنا یہ فرعون کی عادت تھی۔ ابوعمار عبدالقہار عفرلہ

ف۳ یعنی خدا خوب جانتا ہے کہ میں اپنے دعوے میں سچا ہوں اور اسی کے پاس سے ہدایت لایا ہوں اسلئے انجام میرا ہی بہتر ہوگا۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کھلی نشانیاں دیکھ کر اور دلائل صداقت سُن کر نا انصافی سے حق کو جھٹلاتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ انجام کار انکو ذلت و ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا (موضح الفرقان) شاہ ولی اللہؒ نے کہا ظالموں سے مراد مشرک ہیں۔ ابن کثیر و جامع۔

ف۴ یعنی اپنے وزیر ہامان کو کہا کہ اچھا اینٹوں کا ایک پژاوہ لگواؤ تاکہ پکی اینٹوں کی خوب اونچی عمارت بنوا کر اور آسمان کے قریب ہو کر میں موسیٰؑ کے خدا کو جھانک آؤں کہ کہاں ہے اور کیسا ہے کیونکہ زمین میں تو مجھے کوئی خدا اپنے سوا نظر نہیں پڑتا۔ آسمان میں بھی خیال تو یہی ہے کہ کوئی نہ ہوگا تاہم موسیٰؑ کی بات کا جواب ہو جائیگا۔ یہ بات ملعون نے استہزاء و تمسخر سے کہی اور ممکن ہے اس قدر بدحواس و پاگل ہو گیا کہ اس طرح کی لچر پوچ اور مضحکہ خیز تجویزیں سوچنے لگا۔ موضح میں ہے کہتے ہیں کہ پکی اینٹ اول اسی نے نکالی۔ وجیز والے نے کہا ہے کہ فرعون نے جو آسمان پر چڑھنے کا ارادہ کیا تو اس سے معلوم ہوا کہ اس نے موسیٰ علیہ السلام سے سُنا تھا کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر ہے اور شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رح نے نقل کیا ابوالحسن سے کہ انھوں نے کہا کہ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کا یہ قول کہ اللہ عزوجل اوپر ہے جھٹلایا۔ امام ذہبی نے کتاب العلو میں کہا کہ فرعون کا مطلب یہ تھا کہ میرے گمان میں موسیٰؑ جھوٹے ہیں اس قول میں کہ اللہ آسمانوں کے اوپر ہے۔ اور اگر موسیٰ علیہ السلام یہ نہ کہتے کہ میرا معبود اوپر ہے تو فرعون محل بنانے کا حکم نہ دیتا اور امام ابن القیمؒ نے اپنی کتاب نونیہ میں کہا ہے کہ فرعون نے کہا ؎

فَاظُنُّ مُوسٰی کَاذِبًا فِیْ قَوْلِہٖ ٭ اَللّٰہُ فَوْقَ الْعَرْشِ ذُوْ سُلْطَانٍ

یعنی میرے گمان میں موسیٰؑ جھوٹے ہیں اس قول میں کہ اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے۔ اور شیخ الاسلام نے فرمایا کہ بیشک جو اللہ تعالیٰ کی فوقیت و کلام سے منکر ہیں انکے اور فرعون کے قول کا مآل ایک ہے (حاشیہ جامع) حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ نے ایک ایسی لونڈی (جاریہ) کیلئے ایماندار ہونے کا فتویٰ صادر فرمایا تھا جس نے اللہ تعالیٰ کو یہ پوچھنے پر کہ وہ کہاں ہے آسمانوں پر بتایا تھا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ کو آسمان پر سمجھنے والوں کیلئے ایمان کا حکم صادر فرمائیں اور یہ گمراہ جہمیہ لوگ اللہ کو آسمان پر بتانے والوں کو گمراہ و کافر قرار دیں یہ خود انکی گمراہی و غوایت کی دلیل ہے (اقتباس از کتاب الاسماء والصفات صفحہ ۲۹۰) قرآن میں سات مقامات پر واضح طور سے مسئلہ استواء علی العرش (کہ اَللّٰہُ مُسْتَوِیٌ عَلٰی عَرْشِہٖ بَائِنٌ مِّنْ خَلْقِہٖ ہے) ثابت ہے۔ اس موضوع کی پوری بحث کے لئے مقالہ سبیل النجات مصنفہ حضرت مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی رحمہ اللہ و نور مرقدہ اور اس کا ضمیمہ مسمی بہ بنیادی عقائد ملاحظہ ہو۔ ص ، ت ، ب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا

اور کیا ہم نے انکو پیشوا بلاتے تھے طرف آگ کی اور دن قیامت کے نہ

اور ہم نے انکو پیشوا بنایا تھا جو دوزخ (ہی) کی طرف (لوگوں کو) بلاتے تھے اور قیامت کے دن (بھی)

يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ

مدد کئے جاویں گے اور پیچھے لگائے ہم انکے بیچ اس دنیا کے لعنت اور دن

انکی مطلق مدد نہیں کیجائیگی اور اس دنیا میں ہم نے انکے پیچھے لعنت لگادی اور قیامت کے دن (بھی)

الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

قیامت کے وہ برائی کئے گیوں سے ہیں تھا اور تحقیق دی ہم نے موسیٰ کو کتاب

انکا حال بہت ہی برا ہوگا اور پہلی امتوں کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے

مِنْ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَ

پیچھے اس کے ہلاک کئے ہم نے قرون پہلے دلیلیں واسطے لوگوں کے اور

موسیٰ کو ایک ایسی کتاب دی جو لوگوں کیلئے سراسر بصیرت اور ہدایت اور رحمت تھی

هُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ

ہدایت اور مہربانی تو کہ وہ نصیحت پکڑیں اور نہ تھا تو طرف غربی

تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اور (اے پیغمبر) جب ہم نے موسیٰ کی طرف

الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ

طور کے جس وقت کہ فیصلہ کیا ہم نے طرف موسیٰ علیہ السلام کی حکم اور نہ تھا تو

حکم بھیجا تو آپ (طور کے) مغربی جانب (جہاں کا یہ واقعہ ہے) موجود نہ تھے اور نہ آپ ان لوگوں میں سے تھے

الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ

حاضروں سے تھا ولیکن پیدا کئے ہم نے قرن پس دراز ہوئی اوپر انکے

جو چشم خود دیکھتے بلکہ ہم نے ادھر کئی قومیں پیدا کیں اور (اب) انکو گزرے ہوئے مدتیں

الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ

عمر انکی اور نہ تھا تو رہنے والوں مدین کے سے پڑھتا اوپر انکے

گذر گئی ہیں نہ اہل مدین میں رہتے تھے کہ انکو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے تھے بلکہ ہم آپ کو پیغمبر

اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ

آیتیں ہماری ولیکن تھے ہم پیغمبر بھیجنے والے اور نہ تھا تو بیچ کنارے طور کے

بنا کر بھیجنے والے ہیں اور نہ آپ طور کے دامن میں تھے جب

اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ

جس وقت کہ پکارا ہم نے ولیکن رحمت پروردگار اپنے کی سے جیسا کہ تو ڈراوے اس قوم کو کہ نہیں

ہم نے (موسیٰ کو) آواز دی تھی۔ لیکن آپ کے رب کی جانب سے یہ ایک مہربانی ہے تاکہ آپ اس قوم

اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْلَآ

آئے انکے پاس ڈرانے والے پہلے تجھ سے تو کہ وہ نصیحت پکڑیں تھا اور اگر نہ ہوتا

کو (نافرمانی کے نتائج و عواقب سے) ڈرائیں جنکے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ وہ نصیحت پکڑیں اور مبادا اگر

منزل ۵

حل لغات۔

له ويوم القيمة

هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ۔ مقبوحین لیا گیا ہے قبح سے اور قبح کہتے ہیں بدحالی کو بولا کرتے ہیں قبحہ اللہ وقبحہ اذا جعل قبیحا۔ یوم القیامۃ متعلق ہے المقبوحین کے۔ جب المقبوحین الف لام الذی کے معنے میں نہیں بلکہ تعریف کے لئے ہو یا فعل محذوف کے متعلق ہے جس کی تفسیر المقبوحین کر رہا ہے والتقدیر قبحوا یوم القیامۃ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی انجام سے بالکل غافل ہو کر لگے ملک میں تکبر کرنے، یہ نہ سمجھا کہ کوئی ان کی گردن نیچی کرنے والا اور سر توڑنے والا بھی موجود ہے۔ آخر خداوند قہار نے اسکو لاؤ لشکر سمیت بحر قلزم (دریا نیل) میں غرق کر دیا تاکہ یادگار رہے کہ بدبخت ظالموں کا جو انجام سے غافل ہوں ایسا انجام ہوا کرتا ہے (موضح) حدیث میں ہے جس کے دل میں رائی کے دانہ برابر ایمان ہوگا وہ آگ میں نہیں جلے گا اور جس کے دل میں رائی برابر تکبر غرور ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا (مسلم، مشکوٰۃ باب الغضب والکبر) بحوالہ ترمذی میں ہے یُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ اَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِىْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِىْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةَ الْخَبَالِ۔ یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تکبر اور غرور کرنے والے لوگوں کو قیامت کے دن اس طور پر اٹھایا جائیگا کہ صورت تو انسان کی سی ہوگی اور قد و قامت چیونٹی کا سا ہوگا اور نہایت ذلت کے ساتھ انکو ہانکتے ہوئے بولس کی طرف لے جائیں گے جو دوزخ میں اس قید خانہ کا نام ہے جس کی آگ عام دوزخ کی آگ کو اس طرح جلا دیتی ہے جس طرح ایندھن کو اور دوزخیوں کے زخموں کا خون و پیپ انکو پلائیں گے اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا (آمین) یاد رہے کہ تکبر کی تعریف یہ ہے بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ یعنی حق کے نہ ماننے میں اترانا اور اپنے مقابلہ میں لوگوں کو کمتر سمجھنا

ف۲ توریت کے بعد ایسے غارت کے عذاب کم آئے کہ عالم میں ایک لوگ شریعت کے حکم پر قائم رہے (موضح القرآن) بجائے اہلاک سماوی کے جہاد کا طریقہ شروع کر دیا گیا۔

ف۳ غربی کی طرف طور کے جہاں موسیٰ علیہ السلام کو تورات ملی (موضح القرآن) صحیح گذشتہ واقعات کو اس طرح بیان کرنا جیسے چشم دید ہوں گویا وہ خود ان کے ہونے کے وقت موجود ہیں حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم موسے علیہ السلام کے زمانہ سے بہت پیچھے پیدا ہوئے اور دلیل سے ثابت ہے کہ آپ نے یہ احوال کسی بشر سے نہیں سیکھے نہ آدمیوں میں سے کسی معلم نے آپ کی تعلیم کی۔ یہ اس امر کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی وہ تمام باتیں بتائیں جیسے مریم صدیقہ کے واقعہ میں فرمایا وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ اَقْلَامَهُمْ (آل عمران) اسی طرح نوح نبی کا واقعہ بیان فرما کر فرمایا تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ (ھود) یوسف پیغمبر کے حالات بیان فرما کر ارشاد ہوا ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ الخ (یوسف) سورۂ طٰہٰ میں عام طور پر فرمایا كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ۔ پس یہاں بھی موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ان کی نبوت کی ابتداء وغیرہ اول تا آخر بیان کر کے فرمایا کہ مغربی پہاڑ کی جانب جہاں کے مشرقی درخت میں سے جو وادی کے کنارے تھا اللہ رب العزت نے اپنے کلیم سے باتیں کیں، تم اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) وہاں موجود نہ تھے بلکہ اللہ سبحانہ نے اپنی وحی کے ذریعہ آپ کو سب باتیں بتائیں۔ جو لوگ انبیاء اولیاء خصوصاً محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر سمجھتے ہیں ان کے عقیدہ کی تردید ان آیات نے کر دی کہ وہ ہر جگہ حاضر ناظر نہیں ہوتے۔ ابن کثیر فتح وغیرہ

ف۴ جاننا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پاک کو ندا اور نجویٰ سرگوشی کے ساتھ موصوف کیا ہے جیسا کہ اس آیت میں بھی مذکور ہے تو جس صفت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے ثابت کیا ہے ایماندار کو اسی پر ایمان لانا ضروری ہے بغیر تکییف اور تمثیل اور تعطیل کے۔ تو جو شخص کہے کہ اس کے لئے نہ صفت ندا ہے اور نہ صفت نجویٰ، تو یہ شخص معطل اور منکر ہوا صفات الٰہیہ سے اور یہ شخص درحقیقت تشبیہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ کو معدومات اور جمادات کے ساتھ اور جو شخص کہے جیسے مخلوق کی ندا ہے اللہ تعالیٰ کی بھی ویسی ندا (آواز) ہے تو اس نے تشبیہ دی اللہ تعالیٰ کو حیوانات کے ساتھ بلکہ حق بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو مانیں بلا تعطیل اور بلا تمثیل۔ اور امام ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ باتفاق علماء ندا بلند آواز کو کہتے ہیں مگر اللہ تعالےٰ کی آواز کو مخلوق کی آواز کی طرح نہ سمجھے اور جیسا کہ اس کی ذات کی کیفیت ہم کو معلوم نہیں ویسا ہی اسکی صفات کی کیفیت بھی ہمکو معلوم نہیں۔ حاشیہ جامع

★ ۱؎ بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً۔ بصائر اور ہدیٰ اور رحمۃ تینوں الکتاب سے حال واقع ہوئے ہیں بتقدیر مضاف محذوف کے واسطے سے ای ذا بصائر الخ اور ممکن ہے کہ اٰتینا ہ کے مفعول لہ ہوں ا ے اٰتَيْنٰهُ الکتاب للبصائر والہدی والرحمۃ۔

۲؎ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِىِّ یہ اصل میں تھا وما کنت بجانب الجبل الغربی او المکان الغربی موصوف یعنی الجبل یا المکان کو حذف کر کے صفت یعنی الغربی کو اس کے قائم مقام رکھدیا یا جانب الغربی اصل میں تھا الجانب الغربی بطریق اضافت موصوف الی الصفۃ جس طرح مسجد الجامع۔ ۳؎ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰهُمْ۔ لتنذر کلام متعلق اس فعل کے جس کا مفعول رحمۃ ہے یعنی ارسلنا اور ما اتٰہم صفت ہے قوماً کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَن تُصِيبَهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا رَبَّنَا لَوْلَا

یہ کہ پہنچے انکو مصیبت بسبب اسچیز کے کہ آگے بھیجا ہے ہاتھوں انکے نے پس کہیں گے اے رب ہمارے کیوں نہ

کوئی مصیبت انکے اپنے ہی کرتوتوں کی وجہ سے آنازل ہو۔ اور وہ کہنے لگیں کہ اے ہمارے رب!

أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾

بھیجا تو نے طرف ہماری پیغمبر پس پیروی کرتے ہم نشانیوں تیری کی ہوتے ہم ایمان والوں سے ۔

تو نے ہماری طرف کیوں کوئی رسول نہ بھیجا اگر کوئی رسول آتا تو ہم تیرے حکموں کی پیروی کرتے اور ایمان لانے والوں میں سے ہوتے

فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا لَوْلَا أُوتِيَ مِثْلَ مَا

پس جب آیا انکے پاس حق ہمارے پاس سے کہا انہوں نے کیوں نہ دیا گیا چیز جیسا

پھر جب ہماری طرف سے صداقت انکے پاس آپہنچی تو کہنے لگے کہ جیسی کتاب (معجزات) موسیٰ کو دی گئی تھی

أُوتِيَ مُوسَىٰ ۚ أَوَلَمْ يَكْفُرُوا بِمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ مِن قَبْلُ ۖ

دیا گیا موسیٰ کیا نہ کفر کرتے تھے ساتھ اسچیز کے دیا گیا تھا موسیٰ پہلے اس سے

ویسی ہی آپ کو کیوں نہیں ملی کیا موسیٰ کو جو کتاب ملی تھی اسکو یہ لوگ پہلے جھٹلا نہیں چکے ہیں کہنے لگے یہ دونوں

قَالُوا سِحْرَانِ[1] تَظَاهَرَا وَقَالُوا إِنَّا بِكُلٍّ كَافِرُونَ ﴿٤٨﴾ قُلْ

کہتے تھے یہ دو جادوگر ہیں ایک دوسرے کا مددگار ہیں اور کہتے تھے ہم ساتھ ہر کے کافر ہیں ۔ کہہ

(مجسم) جادو ہیں ایک دوسرے کے موافق اور کہا کہ ہم کسی کو نہیں مانتے (اے پیغمبر)

فَأْتُوا بِكِتَابٍ مِّنْ عِندِ اللَّهِ هُوَ أَهْدَىٰ مِنْهُمَا أَتَّبِعْهُ[2]

پس لاؤ تم ایک کتاب نزدیک اللہ کے سے کہ وہ بہت راہ دکھانیوالی ہے ان دونوں سے پیروی کروں اسکی

ان سے کہو کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو اللہ کے ہاں سے کوئی ایسی کتاب لے آؤ جو ان دونوں کتابوں (قرآن اور تورات)

إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٩﴾ فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ

اگر ہو تم سچے ۔ پس اگر نہ قبول کریں واسطے تیرے پس جان لو

سے ہدایت میں زیادہ بہتر ہو تو میں بھی اسکی پیروی کرونگا ۔ پھر اگر وہ آپ کی بات تسلیم نہ کرسکیں تو جان لیجئے کہ وہ محض اپنی

أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ ۚ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ

سوائے اسکے نہیں کہ پیروی کرتے ہیں خواہشوں اپنی کی اور کون شخص ہے بہت گمراہ اس سے کہ پیروی کرتا ہو خواہش اپنی کی

خواہشات کے پیچھے چلتے ہیں اور اس شخص سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی

بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٥٠﴾ ع ۵

بغیر ہدایت کے خدا کی طرف سے تحقیق اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم ظالموں کو ۔

خواہش کی پیروی کرے بلاشبہ اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥١﴾ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ

اور البتہ تحقیق پے درپے ہی بھیجے ہم نے واسطے انکے بات تاکہ وہ نصیحت پکڑیں ۔ وہ لوگ کہ دی ہم نے انکو

اور لوگوں کے لئے ہم اپنے احکام مسلسل بھیجتے رہے ہیں تاکہ وہ نصیحت پکڑیں ۔ جن لوگوں کو ہم نے قرآن سے

الْكِتَابَ مِن قَبْلِهِ هُم بِهِ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٢﴾ وَإِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ قَالُوا

کتاب پہلے اس سے کہ وہ ساتھ اسکے ایمان لاتے ہیں اور جب پڑھا جاتا ہے اوپر انکے قرآن کہتے ہیں

پہلے کتاب دی (وہ چونکہ اسکے عالم اور معتقد تھے اسلئے) وہ اس (قرآن) پر بھی ایمان لے آتے ہیں اور جب انکو قرآن پڑھ کر سنایا جاتا ہے

حل لغات۔

[1] قَالُوا سِحْرَانِ۔ سحران خبر ہے مبتدا محذوف کی اے ہما سحران و مراد ہم ما اوتی محمد و ما اوتی موسیٰ سحران۔

[2] أَتَّبِعْهُ یہ جواب ہے امر یعنی فاتوا کا اور اسی وجہ سے مجذوم واقع ہوا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو اسلئے بھیجا تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں اور ہدایت پائیں ان کا کوئی عذر باقی نہ رہے یہ نہ کہہ سکیں کہ انکے پاس رسول آیا ہی نہیں تھا جو انھیں راہ راست کی تعلیم دیتا۔ رسولوں کے آنے کے بعد ہدایت قبول نہ کرنا گویا اللہ کے عذاب کا مستحق ہونا ہے پھر کوئی عذر سُنا بھی نہ جاسکے گا۔

ف۲ مکہ کے کافر موسیٰ علیہ السلام کے معجزے سُنکر کہنے لگے کہ ویسا معجزہ اس کے پاس ہوتا تو ہم مانتے۔ جب یہود سے پوچھا اور توریت کے حکم سُنے اس کے موافق داور اپنی مرضی کے خلاف کہ بت پرستی کفر ہے اور آخرت کا جینا برحق ہے اور اللہ کے نام پر جو ذبح نہ ہو سو مُردار ہے اور بہتیری باتیں، تب دونوں کو لگے جواب دینے۔ موضح القرآن

ف۳ اس آیت میں دونوں کتابوں سے مراد تورات اور قرآن مجید ہے جس نے بنظر غائر علم دین کا مطالعہ کیا ہے اسپر یہ امر واضح ہے کہ کتب سماویہ میں سب سے زیادہ عظمت و شرافت عزت و کرامت والی کتاب تو یہی قرآن مجید ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی آخرالزماں پر نازل فرمائی۔ اس کے بعد تورات کا درجہ ہے جس میں ہدایت و نور تھا۔ یہاں فرمایا کہ اگر ان دونوں سے بڑھ کر کوئی راہ بتانے والی کتاب لاؤ تو میں ماننے کے لئے تیار ہوں مگر کہاں سے لاسکتے ہو قرآن کریم تو سب کا ناسخ ہے اور اسکا کوئی ناسخ نہیں رہتا۔

ف۴ اس مضمون کی آیتیں یعنی جن میں بلادلیل دعویٰ کرنے اور جھگڑنے کی مذمت ہے سورۂ حج رکوع ۱۔ سورۂ قصص رکوع ۷۔ سورۂ مؤمن رکوع ۴۔ سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۴ میں بھی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آمَنَّا بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّنَا إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ ﴿٥٣﴾

ایمان لائے ہم ساتھ اسکے تحقیق وہ حق ہے رب ہمارے کی طرف سے تحقیق تھے ہم پہلے اس سے مسلمان

تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے وہ ہمارے رب کی طرف سے برحق ہے ہم تو درحقیقت پہلے ہی سے اسکو مانتے تھے

أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ

یہ لوگ دیئے جاویں گے ثواب اپنا دو بار بسبب اسکے کہ صبر کیا انہوں نے اور ٹالتے ہیں (یعنی دفع کرتے ہیں)

یہی لوگ ہیں جنکو انکے صبر کیوجہ سے دوہرا اجر دیا جائے گا۔ اور یہ لوگ نیکی سے برائی کو دور کرتے ہیں۔ اور

بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿٥٤﴾ وَإِذَا

ساتھ بھلائی کے برائی کو اور اس چیز سے کہ دیا ہے ان کو خرچ کرتے ہیں وہ اور جب

جو کچھ ہم نے انکو دے رکھا ہے اسمیں سے خرچ کرتے ہیں اور جب (یہ)

سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ

سنتے ہیں بیہودہ بات اعراض کرتے ہیں اس سے اور کہتے ہیں واسطے ہمارے ہیں عمل ہمارے اور واسطے تمہارے ہیں عمل تمہارے

لغو بات سنتے ہیں تو اس سے کنارہ کشی ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے عمل ہمارے لئے اور تمہارے عمل تمہارے لئے (مبارک)

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ﴿٥٥﴾ إِنَّكَ لَا تَهْدِي

سلام رخصت کا ہے اوپر تمہارے نہیں چاہتے ہم جاہلوں کو (تحقیق) تحقیق تو نہیں ہدایت کرتا

بس ہماری طرف سے تمکو سلام ہو ہم جاہلوں کی رفاقت کو نہیں چاہتے (اے پیغمبر!) آپ جس کو چاہیں (اپنی خواہش سے)

مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ

جس کو چاہے تو ولیکن اللہ راہ دکھاتا ہے جسکو چاہتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے

ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ جس کو چاہے ہدایت دے سکتا ہے اور انکے خوب واقف ہے جو ہدایت

بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾ وَقَالُوا إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ نُتَخَطَّفْ

راہ پانے والوں کو (خوب) اور کہا انہوں نے اگر پیروی کریں ہم ہدایت کی ساتھ تیرے اچکے جاویں

یافتہ ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر ہم آپ کے ساتھ ہدایت کی پیروی کرنے لگیں تو ہم کو اپنی جگہ سے اچک لیا جائیگا

مِنْ أَرْضِنَا ۚ أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ

زمین اپنی سے کیا نہیں جگہ دی ہم نے انکو حرم امن والا کھنچے جاتے ہیں طرف اسکی میوے

لیکن کیا ہم نے انکو حرم مکہ میں جہاں ہر طرح امن ہے جگہ نہیں دی جہاں ہر قسم کے پھل کھچے چلے آتے ہیں

كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّن لَّدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٧﴾

ہر چیز کے رزق ہماری طرف سے ولیکن اکثر انکے نہیں جانتے

یہ ہماری طرف سے انکا رزق ہے مگر ان میں سے اکثر اس بات کو نہیں جانتے

وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيشَتَهَا ۖ فَتِلْكَ

اور بہت ہلاک کیں ہم نے بستیاں کہ اترا گئی تھیں زندگی معیشت اپنی کے پس یہ ہیں

اور ہم نے کتنی ہی بستیوں کو ہلاک کر ڈالا۔ جن کو اپنی معیشت پر بڑا ناز تھا۔ سو یہ انکے

مَسَاكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَن مِّن بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا ۖ وَكُنَّا نَحْنُ

گھر انکے کہ نہ بسایا ان میں پیچھے انکے مگر تھوڑے اور ہوئے ہم ہی

گھر ہیں جو انکے بعد بہت ہی کم آباد ہوئے ہیں اور (آخرکار) ہم ہی انکے وارث ہیں۔

منزل ۵

حل لغات۔

له وَيَدْرَءُونَ

بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ۔ یدرءون مشتق ہے درء سے اور درء کے معنے ہیں دفع کے جیساکہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔ ۲ه سَمِعُوا اللَّغْوَ۔ لغو کے معنے سورۂ فرقان کے آخری رکوع آیۃ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا میں گزر چکے۔ ۳ه نُتَخَطَّفْ جواب ہے اِن نتبع کا اور اسی لئے مجزوم بھی ہے۔ خطف کہتے ہیں کسی چیز کے جلدی سے اچک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ اہل کتاب میں سے جو لوگ ایمان لائے تھے انکے حق میں یہ آیتیں اتری ہیں۔ حضرت سعید بن جبیرؒ کا بیان ہے کہ جن کے حق میں یہ فرمایا گیا یہ ستر بزرگ تھے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نجاشی شاہ حبشہ کے بھیجے ہوئے آئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سورۂ یٰسین سُنائی جسے یہ سُن کر رونے لگے اور مسلمان ہو گئے اللہ اُن کو دُوہرا اجر دیگا ایک پہلی کتاب کو ماننے کا دوسرا اس قرآن مجید کی تسلیم و تعمیل کا۔ ابوموسیٰ رضؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تین قسم کے لوگوں کو دوہرا ثواب ملتا ہے اہل کتاب جو اپنے نبی کو مان کر پھر مجھ پر بھی ایمان لائے۔ غلام مملوک جو اللہ کا حق اور اپنے مالکوں کے حقوق بھی ادا کرتا رہے۔ اور وہ شخص جس کے پاس لونڈی ہو جسے وہ ادب سکھائے تعلیم دے پھر آزاد کر کے اس سے نکاح کرے (بخاری) ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل کتاب کیلئے دوہرا اجر و ثواب ہے (مسند احمد) یعنی لوگوں کی ایذا برداشت کرتے ہیں اور جو ان کو بُرائی پہنچتی ہے اُسکے مقابل میں وہ بھلائی کرتے ہیں بعض نے کہا حَسَنَۃ سے طاعت مراد ہے اور سَیِّئَۃ سے معصیت اور مطلب یہ ہے کہ وہ گناہوں کو طاعات کے ساتھ مٹاتے ہیں

اور خرچ کرنے سے مراد یہ ہے کہ اپنے اموال کو طاعات اور ماموراتِ شرعیہ میں خرچ کرتے ہیں۔ ابن کثیر و فتح

ف۲ جن عیسائی علماء کا اوپر ذکر ہوا ان کے مسلمان ہونے کی خبر سُنکر قریشیوں نے انھیں طعنے دینے شروع کر دیئے۔ انھوں نے ٹھنڈے دل سے یہ سب سُن کر جواب دیا کہ ہم تمھارے ساتھ جاہلانہ باتیں کرنا پسند نہیں کرتے۔ ان آیات میں یہی بیان ہے۔ ابن کثیر

ف۳ یہ آیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب کے بارے میں اتری جو آپ کا بہت طرفدار تھا اور ہر موقع پر آپ کی مدد کرتا رہتا تھا۔ آپ نے بہت چاہا کہ میرا چچا ابوطالب راہ راست پر آجائے، اسکی موت کے وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو اسلام کی دعوت دی لیکن تقدیر کا لکھا غالب آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے چچا! لا الٰہ الا اللہ کہو میں اسکی وجہ اللہ کے ہاں سفارشی بنونگا۔ ابوجہل و دیگر کفار بولے ابوطالب! کیا تو اپنے باپ دادا عبد المطلب کے مذہب سے پھر جائیگا؟ ایسا نہ کرنا۔ آخر وہی ہوا جو رب العلمین نے چاہا کہ وہ ایمان نہ لایا۔ آخری کلمہ زبان سے یہی نکلا کہ میں عبد المطلب کے مذہب پر ہوں (بخاری کتاب التفسیر و مسلم) اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت کرنی اللہ کے اختیار میں ہے اور کسی کے اختیار میں نہیں۔ صرف راستہ دکھانے کے معنے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہادی برحق ہیں پھر آپ کے خلفاء عظام الیٰ یوم القیام۔

★ یجبیٰ کو۔ تے یُجۡبٰۤی اِلَیۡهِ ثَمَرٰتُ۔ یجبیٰ معنے میں ہے جمع کے مشتق یعنی اذ جمع سے بولا کرتے ہیں جبیت الماء فی الحوض اذا جمعتہ یصفت دوم ہے ثمرات کی اور صفت اول اٰمِنًا۔ اور چونکہ ثمرات کی تانیث تانیث حقیقی نہیں ہے بلکہ تانیث جمع ہے اس لئے یجبیٰ مذکر کا صیغہ لانا درست ہے۔

ف۵ بَطِرَتۡ مَعِیۡشَتَهَا۔ بطر کہتے ہیں خوشی میں اِترا جانے کو یعنی حق اللہ کی حفاظت نہ ہو سکے۔ معیشتہا منصوب ہے بنزع خافض۔ والتقدیر بطرت من معیشتہا کقول تعالیٰ واختار موسیٰ قومہ یا یوں کہو کہ بطرت معیشتہا اصل میں تھا بطرت ایام معیشتہا۔ ایام جو مضاف ہے معیشتہا کی طرف اسے حذف کر کے مضاف الیہ کو مضاف کی جگہ رکھ دیا اور اگر بطرت متضمن ہے معنی کفرت کو تو معیشتہا بطرت کا مفعول لہ ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ

وارث اور نہیں تھا پروردگار تیرا ہلاک کرنے والا بستیوں کا یہانتک کہ بھیجے

ہوئے اور (اے پیغمبر) آپ کا رب بستیوں کو ہلاک نہیں کرتا۔ جبتک وہ انکے بڑے شہر

فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي

بیچ بڑے شہر انکے کے پیغمبر کو پڑھے اوپر انکے نشانیاں ہماری اور نہ تھے ہم ہلاک کرنے والے

میں رسول نہ بھیج لے۔ جو انکو انکے احکام پڑھ پڑھ کر سنائے اور ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے مگر

الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ

بستیوں کے مگر رہنے والے انکے ظالم تھے اور جو کچھ دیئے گئے ہو تم کسی چیز سے پس فائدہ

اس صورت میں جبکہ انکے باشندے نافرمانی اختیار کریں اور تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ دنیاوی زندگی کا سامان

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا

زندگانی دنیا کا ہے اور زینت اسکی ہے اور جو نزدیک اللہ کے وہ بہت بہتر اور بہت باقی رہنے والا کیا پس

اور اسکی زیب و زینت ہے اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے وہ بہت بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ کیا تم لوگ اتنی

تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ

نہیں سمجھتے تم لوگ آیا پس وہ شخص کہ وعدہ دیا ہے ہم نے اسکو وعدہ نیک پس وہ ملنے والا ہے

بات بھی نہیں سمجھتے کیا وہ شخص جس سے ہم نے نیک وعدہ کیا ہے اور وہ اس کو پانے والا بھی ہے اس شخص کی مانند ہے

كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

انکے مانند اس شخص کی کہ فائدہ دیا ہم نے اسکو فائدہ زندگانی دنیا کا پھر وہ دن قیامت کے

جس کو ہم نے دنیاوی زندگی کا ساز و سامان دیا پھر وہ قیامت کے دن ان لوگوں کی صف میں ہوگا جو جواب دہی کے

مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۶۱﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ

حاضر کئے گیوں سے ہے اور جس دن کہ پکارے گا انکو پس کہیگا کہاں ہیں شریک میرے

لئے حاضر کئے جائیں گے اور جس دن خدا انکو بلا کر پوچھے گا کہ میرے شریک کہاں ہیں جنکو تم شریک

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ

جو تھے تم دعویٰ کرتے تم کہیں گے وہ لوگ کہ ثابت ہوئی اوپر انکے بات عذاب کی

سمجھتے تھے وہ لوگ جو خدا کے عذاب کے مستوجب قرار پاچکے

رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ

اے پروردگار ہمارے یہ لوگ ہیں جن کو گمراہ کیا تھا ہم نے گمراہ کیا تھا ہم نے انکو جیسا گمراہ ہوئے تھے ہم

بولینگے کہ ہمارے رب! یہی وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے بہکایا جسطرح ہم خود گمراہ تھے اسی طرح ہم نے انکو گمراہ

تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۡ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَقِيْلَ ادْعُوْا

بیزاری کی ہم نے اپنے متوجہ ہو کر طرف تیری کا نہ تھے ہم کو عبادت کرتے وے اور کہا جائیگا بلاؤ

کیا۔ ہم اس سے دستبردار ہو کر تیرے حضور میں آئے ہیں یہ ہماری عبادت نہیں کیا کرتے تھے اور کہا جائیگا اپنے شریکوں کو

شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ

شریکوں اپنوں کو پس پکاریں گے انکو پس نہ جواب دیں گے انکو اور دیکھیں گے عذاب کو

بلاؤ سو وہ انکو بلائیں گے مگر وہ انکو جواب نہیں دینگے اور وہ اپنی آنکھوں سے عذاب کو دیکھ لیں گے

حل لغات۔

ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اسکا عطف ہے متعناہ پر کما قیل کمن متعناہ متاع الحیوۃ الدنیا ثم نحضرہ یوم القیامۃ النار او العذاب۔ ثم تراخی فی الزمان یا تراخی فی الرتبہ کے لئے ہے۔ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اسکا عطف ہے یوم القیامۃ پر یا منصوب ہے اذکر مقدر کی وجہ سے۔ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ موضح القرآن میں یوں ہے انسان کو ہدایت سے روکنے والی کئی چیزیں ہیں مثلاً نقصان جان ومال کا خوف۔ چنانچہ بعض مشرکین مکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا بیشک ہم جانتے ہیں کہ آپ حق پر ہیں لیکن اگر ہم دین اسلام قبول کرکے آپ کے ساتھ ہو جائیں تو سارا عرب ہمارا دشمن ہو جائے گا۔ اردگرد کے تمام قبائل ہم پر چڑھ دوڑیں گے اور مل کر ہمارا لقمہ کرلیں گے نہ جان سلامت رہے گی نہ مال۔ اس کا آگے جواب دیا۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں مکہ کے لوگ کہنے لگے کہ ہم مسلمان ہوں تو سارے عرب ہم سے دشمنی کریں۔ اللہ نے فرمایا اب ان کی دشمنی سے کس کی پناہ میں بیٹھے ہو یہی حرم کا ادب (مانع ہے کہ باوجود آپس کی سخت عداوتوں کے باہر والے چڑھائی کرکے تم کو مکہ سے نکال نہیں دیتے) وہی اللہ (جس نے اس جگہ کو حرم بنایا) تب بھی پناہ دینے والا ہے (موضح) کیا شرک وکفر کے باوجود تو پناہ دی ایمان وتقوٰی اختیار کرنے پر پناہ نہ دیگا۔ ہاں ایمان وتقوٰی کو پرکھنے کے لئے اگرچہ چند روزہ امتحان کے طور پر کوئی بات پیش آئے تو گھبرانا نہ چاہئے وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ پھر فرمایا، عرب کی دشمنی سے کیا ڈرتے ہو اللہ کے عذاب سے ڈرو۔ دیکھتے نہیں کتنی قومیں گزر چکی ہیں جنھیں اپنی خوش عیشی پر غرہ ہو گیا تھا جب انھوں نے تکبر اور سرکشی اختیار کی اللہ تعالیٰ نے کس طرح تباہ برباد کر ڈالا کہ آج صفحۂ ہستی پر ان کا نام ونشان باقی نہ رہا۔ یہ کھنڈر انکی بستیوں کے پڑے ہیں جن میں کوئی بسنے والا نہیں بجز اس کے کہ کوئی مسافر تھوڑی دیر سستانے یا قدرت الٰہی کا عبرتناک تماشہ دیکھنے کیلئے وہاں جا اترے (کہ) سب مر مرا گئے کوئی وارث بھی نہ رہا، ہمیشہ رہنے نام اللہ کا (موضح رہے) اللہ تعالیٰ اس وقت تک بستیوں کو غارت نہیں کرتا جب تک کہ ان کے صدر مقام میں کوئی ہوشیار کرنے والا پیغمبر نہ بھیج دے۔ تمام روئے زمین کی آبادیوں کا صدر مقام مکہ معظمہ تھا لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا (شوریٰ رکوع ۱) اسی لئے وہاں سب سے بڑے اور آخری پیغمبر مبعوث ہوئے (مشکوٰۃ صفحہ ۴۴۰) ابوداؤد کی روایت میں ہے لَنْ يَّهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰى يُعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِهِمْ یعنی جب تک لوگ اپنی جانوں سے عذر نہ اٹھائیں گے تب تک ہرگز ہلاک نہ ہوں گے۔ مطلب یہ ہوا جس وقت

لوگ نافرمانی کرتے ہیں تو جلدی سزا نہیں ملتی بلکہ ڈھیل ملتی ہے اور نصیحت وتنبیہ کی جاتی ہے۔ ہوشیار کرنے پر بھی جب لوگ باز نہیں آتے برابر ظلم وطغیان میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں تب اللہ تعالیٰ پکڑ کر ہلاک کرتا ہے (اور سزا دیتا ہے۔ یاد رکھو! جو چیز تم کو ملی ہے یہ دنیا کے جینے کی برتنا ہے) آدمی کو عقل سے کام لیکر اتنا سمجھنا چاہئے کہ دنیا میں کتنے دن جینا ہے اور یہاں کی بہار اور چہل پہل کا مزہ کب تک اٹھا سکتے ہو، پھر تم اسکو چھوڑ جاؤ گے یا وہ تم سے چھوٹ جاویگی، اور یہ دنیا کی آرائش ہے جس کے ساتھ تم اپنی عمر کے چند دنوں میں آرائش کروگے پھر فنا ہو جائیگی فرض کرو دنیا میں عذاب بھی نہ آئے تاہم موت کا ہاتھ تم سے یہ سب سامان جدا کرکے رہے گا پھر اللہ کے سامنے حاضر ہونا اور ذرہ ذرہ عمل کا حساب دینا ہے (اور جو ثواب واجر اللہ عزوجل کے پاس ہے وہ بہتر ہے اس زائل وفانی دنیا سے۔ حدیث میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی سمندر میں انگلی ڈبو کر نکال لے پھر دیکھے کہ اس کی انگلی پر جو پانی لگا ہوا ہے وہ سمندر کے مقابلہ میں کتنا ہے دوسری روایت میں ہے کہ ایک کوڑے کی جگہ جنت میں بہتر ہے دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے۔ بخاری مسلم فتح) پھر فرمایا مومن وکافر دونوں انجام کے اعتبار سے کس طرح برابر ہوسکتے ہیں۔ ایک کے لئے دائمی عیش کا وعدہ جو یقیناً پورا ہوکر رہے گا اور دوسرے کے لئے چند روزہ عیش دنیا کے بعد گرفتاری کا وارنٹ اور دائمی جیل خانہ۔ العیاذ باللہ۔ ایک شخص خواب میں دیکھے کہ میرے سر پہ تاج شاہی رکھا ہے خدم وحشم پرے باندھے کھڑے ہیں اور الوان نعمت دسترخوان پر چنے ہوئے ہیں جن سے لذت اندوز ہو رہا ہوں، آنکھ کھلی تو دیکھا انسپکٹر پولیس گرفتاری کا وارنٹ اور بیڑی ہتھکڑی لئے کھڑا ہے پس وہ پکڑ کر لے گیا اور فوراً ہی پیش ہوکر حبس دوام کی سزا مل گئی۔ بتلاؤ اُسے وہ خواب کی بادشاہت اور پلاؤ قورمے کی لذت کیا یاد آئے گی؟

ف۲ اس سے شیطان اور سرکش جن اور کفر کی طرف بلانے والے مراد ہیں۔ سلفیہ

ف۳ یہ شیطان بولیں گے بہکایا تو ہے انھوں نے ہر تام لے کر نیکیوں کا اسی سے کہا کہ ہم کو نہ پوجتے تھے۔ موضح

★ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ۔ تَزْعُمُوْنَ دو مفعولوں کو چاہتا ہے۔ یہاں دونوں محذوف ہیں تقدیر بدلالۃ الکلام علیہا تقدیر عبارت یوں ہے این شرکاءی الذین کنتم تزعمونہم شرکائی۔ ٭٭ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۔ ہولاء مبتدا۔ الذین اغوینا اس کی صفت اور ضمیر جو راجع ہے موصول کی طرف محذوف اغویناہم خبر کما کا کاف مصدر محذوف کی صفت تقدیرہ اغوینا ہم فغووا۔ غیا مثل ما غوینا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ ﴿٦٤﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا

کاش کہ وہ ہوتے راہ پانے والے ط اور جس دن کہ پکارے گا انکو پس کہے گا کیا

کاش یہ لوگ دنیا میں ہدایت پاتے اور جس دن خدا ان کو بلا کر پوچھے گا۔ کہ تم نے (میرے)

أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنبَاءُ يَوْمَئِذٍ

جواب دیا تھا تم نے پیغمبروں کو ط پس اندھا دھند ہو جاوینگی اوپر انکے خبریں اس دن

رسولوں کو کیا جواب دیا تھا اسی دن ان لوگوں کو کوئی بات نہ سوجھ پڑیگی اور وہ آپس میں ایک

فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ ﴿٦٦﴾ فَأَمَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ

پس ایکدوسرے کو نہ پوچھینگے ط پس جس شخص نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل کئے

دوسرے سے کچھ بھی نہ پوچھ سکینگے لیکن جس شخص نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل نیک

صَالِحًا فَعَسَىٰ أَن يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ ﴿٦٧﴾ وَرَبُّكَ

اچھے پس امید ہے کہ ہو فلاح پانے والوں سے ط اور پروردگار تیرا

کئے قریب ہے وہ ہو فلاح پانے والوں میں سے اور آپ کا رب

يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ

پیدا کرتا ہے جو کچھ کہ چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے نہیں ہے واسطے انکے اختیار

جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور (جسے چاہتا ہے) منتخب کرتا ہے انتخاب لوگوں کے اختیار میں نہیں

سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٨﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا

پاکی ہے اللہ کو اور بہت بلند تر اس چیز سے کہ شریک لاتے ہیں ط اور پروردگار تیرا جانتا ہے جو کچھ کہ

اللہ پاک ہے اور جیسی باتیں لوگ اس سے منسوب کرتے ہیں وہ ان سے بہت بلند تر اور آپکا رب جانتا ہے جو کچھ

تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٦٩﴾ وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ

چھپاتے ہیں سینے انکے اور جو کچھ کہ ظاہر کرتے ہیں اور وہ ہے اللہ نہیں کوئی معبود مگر وہ

انکے سینوں میں پوشیدہ ہے اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں اور وہ اللہ ہے جسکے سوا کوئی معبود نہیں دنیا اور آخرت

لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ ۖ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ

واسطے اسی کے ہر سب تعریف بیچ دنیا کے اور آخرت کے اور واسطے اسی کے ہر حکم اور طرف اسی کے

میں اسی کی تعریف ہے اور اسی کی حکومت ہے اور تم کو اسی کی طرف

تُرْجَعُونَ ﴿٧٠﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ

پھیرے جاؤ گے ط کہہ کیا دیکھا تم نے اگر کر دیوے اللہ اوپر تمہارے رات کو

لوٹ کر جانا ہے پوچھیے بھلا دیکھو تو اگر اللہ ہمیشہ روز قیامت تک کے لئے رات تم پر

سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم

ہمیشہ تا روز قیامت کون ہے معبود سوائے خدا کے کہ لاوے تمہارے پاس

مسلط کئے رہے۔ تو اللہ کے سوا کون ایسا معبود ہے جو تمہارے لئے روشنی لے

بِضِيَاءٍ ۖ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ﴿٧١﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن جَعَلَ اللَّهُ

روشنی کیا پس نہیں سنتے تم کہہ کیا دیکھا تم نے اگر کر دیوے اللہ

آئے تو کیا تم سنتے نہیں پوچھئے بھلا دیکھو تو اگر اللہ ہمیشہ قیامت تک کے لئے

حل لغات۔

لہ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ۔ خیرہ معنے میں بے تخیر کے جس طرح طیرہ معنی میں تطیر کے۔ پھر یہ کبھی تو مصدر کے قائم مقام ہو کر اختیار کے معنے میں مستعمل ہوتا ہے اور کبھی مفعول کے معنے میں بولا کرتے ہیں محمد خیرہ اللہ فی خلقہ ای المختار۔ لہ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا ۔ سرمد کہتے ہیں دائم اور متصل کو لیا گیا ہے سرد اور سرد ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی اس وقت یہ آرزو کریں گے جن نیکوں کو پوجتے تھے وہ جواب نہ دیں گے کہ وہ راضی نہ تھے یا خبر نہ رکھتے تھے۔ موضح ف۲ پہلی ندا میں توحید سے سوال ہوگا اور دوسری ندا میں نبوت کا سوال ہوگا۔ یعنی جن کو تمہارے پاس بھیجا گیا تم نے ان کو کیا جواب دیا اور تم نے ان کے ساتھ کیونکر برتاؤ کیا اور یہ ویسا ہی ہے جیسا قبر میں پوچھا جاوے گا تیرا مالک کون ہے؟ اور پیغمبر کو کیسا جانتا ہے؟ اور تیرا دین کیا ہے؟ تو مومن گواہی دے گا اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں اور اس کے بندے۔ اور کافر کہے گا ہائے ہائے میں نہیں جانتا اسی لئے قیامت کے دن سوا سکوت کے اور کچھ جواب نہ دے سکے گا کیونکہ جو شخص رہا اس جہاں میں اندھا دین سے بے خبر سو پچھلے جہان میں بھی اندھا ہوگا اور زیادہ دور پڑا ہوا راہ سے۔ ابن کثیر

ف۳ یعنی جواب نہ آوے گا کسی کو۔ موضح

ف۴ یعنی جس شخص نے دنیا میں توبہ کی شرک سے اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو وہ ضرور آخرت میں چھوٹنے والوں سے ہوگا اور عسٰی اللہ عزوجل کی جانب سے یقین کیلئے ہوتا ہے کیونکہ تائب مومن تو لامحالہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناجی ہوگا

اور جو شخص مشرف ہوا ایمان و عمل صالح کے ساتھ تو وہ فلاح کی امید رکھے اور خوف و امید کے بیچ ہے۔ ابن کثیر و جامع (توبہ و استغفار کی تاکید و فضیلت کا بیان صفحہ ۱۷۱ و ۲۵۶ میں بھی لکھا گیا ہے۔

ف۵ یعنی ہر چیز کا پیدا کرنا بھی اسی کی مشیت و اختیار سے ہے اور کسی چیز کو پسند کرنے یا چھانٹ کر منتخب کر لینے کا حق بھی اسی کو حاصل ہے جو اس کی مرضی ہوا احکام بھیجے۔ جس شخص کو مناسب جانے کسی خاص منصب و مرتبہ پر فائز کرے جس کسی میں استعداد دیکھے راہ ہدایت پر چلا کر کامیاب فرمائے اور مخلوقات کی جس جنس میں سے جس نوع کو یا نوع میں جس فرد کو چاہے اپنی حکمت کے موافق دوسرے انواع و افراد سے ممتاز بنا دے۔ اللہ نے کسی نبی و ولی کو اپنے کارخانہ میں اختیار نہیں دیا بلکہ کل اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھے ہیں۔ لوگوں نے اپنی تجویز و اختیار سے جو شرکا ٹھہرائے ہیں سب باطل اور بے سند ہیں۔ ابن کثیر وغیرہ

ف۶ پھر فرمایا سینوں، دلوں میں چھپی ہوئی باتیں بھی جانتا ہے۔ پوشیدہ بات ہو یا اعلان سے ہو وہ سب کا عالم ہے۔ وہ اللہ الوہیت میں بھی یکتا ہے اس کے سوائے کوئی ایسا نہیں جس کی طرف حاجتیں لے جائی جائیں قیامت کے دن بھی تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے وہ نیکوں کو جزا اور بدوں کو سزا دیگا۔ ابن کثیر

★ معنے ایک تابع کے اور اسی سے ہے الاشہر الحرم ثلاثۃ سرد و واحد فرد۔ میم اسی طرح زیادہ کی گئی جس طرح ولامص میں جو ماخوذ ہے ولاص سے۔ بولا کرتے ہیں ورع ولاص ای ملساً لینۃ۔ کلمہ مَنْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ یَاْتِیْکُمْ بِضِیَآءٍ پس غیر اللہ پہلی صفت ہے الٰہ کی اور یاتیکم بضیاء دوسری۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ

اوپر تمہارے دن ہمیشہ دن قیامت تک کون ہے معبود سوائے خدا کے

دن کو قائم رکھے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہارے

يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَ مِنْ

کہ لے آوے تمہارے پاس رات کو کہ آرام پکڑو بیچ اسکے کیا پس نہیں دیکھتے اور مہربانی

لئے رات کو لے آئے جس میں تم آرام پاؤ۔ کیا تم (اس صریح بات کو بھی) نہیں دیکھتے اور اس کی

رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ

اپنی سے کیا واسطے تمہارے رات اور دن کو تو کہ آرام پکڑو بیچ اس کے

رحمت ہی تو ہے کہ اپنے تمہارے لئے رات کو اور دن کو بنایا تاکہ تم (رات کو) آرام پاؤ اور

وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَ يَوْمَ

اور تو کہ ڈھونڈو فضل اس کے سے اور تو کہ تم شکر کرو اور جس دن

دن کو اللہ کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم اس کا شکر بجا لاؤ اور جس دن

يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ

پکارے گا انکو پس کہیگا کہاں ہیں شریک میرے جو کہ تھے تم

وہ انکو پکار کر فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ جنکو تم میرے شریک سمجھتے

تَزْعُمُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَ نَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا

دعویٰ کرتے اور کھینچ لیں گے ہم ہر ایک امت میں سے گواہ پس کہیں گے ہم کہ لاؤ تم

تھے اور ہر امت میں سے ہم ایک گواہ نکال لیں گے پھر کہیں گے کہ اپنی اپنی

بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْۤا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا

دلیل اپنی پس جان لیں گے کہ تحقیق حق واسطے اللہ کے ہے اور کھویا جاویگا ان سے جو کچھ تھے

دلیلیں پیش کرو۔ سو انکو معلوم ہو جائیگا کہ حق اللہ ہی کے لئے ہے اور جو کچھ وہ جھوٹ موٹ باتیں وضع کیا کرتے تھے

يَفْتَرُوْنَ ﴿٧٥﴾ اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ع ۱۰

باندھ لیتے تحقیق قارون تھا قوم موسیٰ کی سے پس سرکشی کی اوپر انکے

وہ سب انسے جاتی رہیں گی قارون درحقیقت موسیٰ کی قوم میں سے تھا مگر اس نے انپر ظلم کرنا شروع

وَ اٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَاۤ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ

اور دیا تھا ہم نے خزانوں سے اس قدر کہ کنجیاں اسکی بھاری ہوتی تھیں ایک جماعت

کر دیا اور ہم نے اسکو (مال و دولت کے) اتنے خزانے دے رکھے تھے کہ طاقتور آدمیوں کی ایک جماعت بمشکل

اُولِى الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

قوت والی پر جب کہ کہا واسطے اسکے قوم اسکی نے مت خوش ہو تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا

اسکی کنجیاں اٹھا سکتی۔ جب اسکی قوم نے اس سے کہا کہ اتراؤ نہیں خدا اترانے والوں کو نہیں

الْفَرِحِيْنَ ﴿٧٦﴾ وَ ابْتَغِ فِيْمَاۤ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ

بہت خوش ہونے والوں کو اور طلب کر بیچ اس چیز کے کہ دیا ہے تجھ کو اللہ نے گھر آخرت کا

چاہتا اور اللہ نے تجھے جو دے رکھا ہے اس میں دار آخرت کے لئے بھی

حل لغات۔ ۱؎ وَ نَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ۔ نزعنا کا عطف ہے ینادیھم پر اور ماضی کا صیغہ تحقق پر دلالت کرنے کی غرض سے لایا گیا یا فاعل ینادیھم سے حال ہے باضمار قد۔ ۲؎ وَ اٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَاۤ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ۔ ما موصولہ اٰتینا کا دوسرا مفعول۔ مفاتح جمع ہے مفتح کی بکسر میم اور مفتح صیغہ ہے آلہ کا یعنی وہ جس سے صندوق وغیرہ کھولے جائیں۔ لتنوء ان کی خبر مشتق ہے نوء سے بوجھل کرتے ہیں ناء بالحمل اذا اثقلہ حتی امالہ۔ عصبہ اور عصابہ دونوں کے معنی ہیں جماعت کثیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی اللہ تعالیٰ کا احسان دیکھو کہ بغیر تمہاری کوشش تدبیر کے دن رات برابر آگے پیچھے آ رہے ہیں۔ اگر رات ہی رات رہے تو تم عاجز آجاؤ اور تمہارے سب کام رُک جائیں تمہیں زندگی وبال ہو جائے تم اُکتا جاؤ اور کسی کو نہ پاؤ جو تمہارے لئے دن نکال سکے کہ تم اسکی روشنی میں چلو پھرو۔ اسی طرح اگر وہ ہمیشہ دن ہی دن رکھے، رات آنے ہی نہیں تو بھی تمہاری زندگی تلخ ہو جائے بدن کا نظام الٹ پلٹ ہو جائے تھک جاؤ تنگ آجاؤ اور کوئی طاقت ایسی نہ پاؤ جو رات لا سکے۔ پس یہ اسکا زبردست احسان ہے کہ اس نے دن رات دونوں پیدا کئے تاکہ رات میں تم کو سکون حاصل ہو اور دن کو تم کام کاج تجارت زراعت سفر اور دیگر شغل روزگار کر سکو تمہیں چاہئے کہ اس مالک حقیقی کا شکر ادا کرو دن رات میں اس کے حکم کے مطابق اس کی عبادتیں کرو۔ یہ سب قدرت کے نمونے ہیں تاکہ تم نصیحت اور عبرت حاصل کرو اور رب کا شکر ادا کرو (م ابن کثیر) فضل سے مراد حلال طریقہ سے ذریعہ معاش ہے۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو اپنا فضل وکرم دونوں جہان میں عطا فرمائے۔ آمین۔ حلال ذرائع سے دنیاوی ترقیات حاصل کرنا قرآنی اصطلاح میں فضل الٰہی ہے۔ جو لوگ اسلام وقرآن کو ترقیات دنیاوی میں حائل بتلاتے ہیں وہ حقیقت اسلام سے بالکل ناواقف ہیں۔

ف۲ مشرکوں کو دوسری دفعہ ڈانٹ دکھائی جائیگی اور فرمایا جائے گا کہ دنیا میں جنہیں میرا شریک ٹھیرا رہے تھے وہ آج کہاں ہیں۔ ہر امت میں سے ایک گواہ یعنی پیغمبر اس امت کا ممتاز کر لیا جائے گا اور مشرکوں سے کہا جائیگا کہ اپنے شرک کی کوئی دلیل پیش کرو۔ اس وقت یقین کرلیں گے کہ فی الواقع عبادتوں کے لائق اللہ کے سوا کوئی نہیں۔ کوئی جواب نہ دے سکیں گے حیران رہ جائیں گے اور تمام جھوٹ افترا بھول جائیں گے (م محمدی) احوال تمانیوالا یا انکے نائب جو نیک بخت تھے۔ موضح

ف۳ رکوع سابق کے آغاز میں دنیا کی بے ثباتی اور حقارت آخرت کے مقابلہ میں بیان کی گئی تھی۔ بعدہ ذکر آخرت کی مناسبت سے کچھ احوال عالم آخرت کے بیان ہوئے۔ رکوع حاضر میں پھر اصل مضمون کی طرف عود کیا گیا ہے اور اسی دعوے کے استشہاد میں قارون کا قصہ سنایا جاتا ہے (موضح الفرقان) ابن کثیر میں ہے کہ قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچازاد بھائی تھا۔ اسکا نسب یہ ہے قارون بن یصہر بن قاہیت اور موسیٰ علیہ السلام کا نسب یہ ہے موسیٰ بن عمران بن قاہیت۔ یہ بہت خوش آواز تھا توریت بڑی خوش الحانی سے پڑھتا تھا نہایت خوبصورت اور بڑا مالدار تھا۔ لوگ اسے منور کہتے تھے۔ امام رازی نے کہا بنی اسرائیل میں اس سے زیادہ توریت کا کوئی قاری نہ تھا لیکن سامری کی طرح یہ بھی منافق ہو گیا تھا اپنے مال اور خوش الحانی پر پھول گیا اللہ کو بھول گیا قوم میں عام طور پہ جس لباس کا دستور تھا اس سے بالشت بھر نیچا لباس ہوتا یعنی ٹخنوں سے نیچے تہبند لٹکاتا تاکہ اسکا غرور اور دولت ظاہر ہو۔ اسکے پاس اسقدر مال تھا کہ اسکے خزانے کی کنجیاں اُٹھانے پر قوی مردوں کی ایک جماعت مقرر تھی اسکے بہت سے خزانے تھے۔ ہر خزانہ کی کنجی الگ تھی جو بالشت بھر کی تھی۔ جب یہ کنجیاں اس کی سواری کے ساتھ خچروں پر لادی جاتیں تو اس کے لئے ساٹھ چتکبریاں خچر مقرر تھے (م محمدی) جامع البیان حاشیہ صفحہ ۳۴۱ میں ہے وہ کنجیاں ساٹھ خچروں پر لادی جاتی تھیں۔ قوم نے کہا یہ عادت تیری اچھی نہیں۔ یہ تکبر اور غرور اور اترانا اللہ کو پسند نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ دیا ہوا مال اللہ تعالیٰ کی رضا مندی میں خرچ کر غرباء ومساکین کی امداد کر جیسے اللہ نے تیرے ساتھ سلوک کیا ہے ایسے ہی تو غریبوں کے ساتھ سلوک کر حق کا مقابلہ نہ کر نفاق وشقاق سے باز آ، بالآخر نہ مانا اور ہلاک ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ
اور مت بھول اپنا حصہ دنیا سے اور احسان کر (طرف خلق کے) جیسا کہ احسان کیا اللہ نے
جستجو کر اور دنیا میں تیرا جو حصہ ہے اسکو بھی فراموش نہ کر اور جسطرح اللہ نے تجھ پر احسان کیا ہے

اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
طرف تیرے اور مت چاہ فساد کو بیچ زمین کے تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا
تو بھی اسکے بندوں پر احسان کر اور دنیا میں فساد کا جویاں نہ ہو۔ بیشک اللہ فساد کرنے والوں کو

الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٧٧﴾ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ؕ
فساد کرنے والوں کو فقط کہا سوائے اسکے نہیں کہ میں دیا گیا ہوں مال اور بسبب علم کے کہ میرے پاس ہے
محبوب نہیں رکھتا اس نے جواب دیا کہ یہ (مال و دولت) تو مجھے میرے علم (اور میری لیاقت) کی بدولت

اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ
کیا نہ جانا اس نے یہ کہ اللہ نے تحقیق ہلاک کئے ہیں پہلے اس سے قرنوں میں سے
ملا ہے۔ کیا اسے علم نہ تھا کہ اللہ اس سے پہلے بہت سی امتوں کو ہلاک کرچکا ہے جو قوت میں اس سے

مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَلَا يُسْئَلُ عَنْ
جو وہ بہت زور آور تھے اس سے قوت میں اور بہت جماعت والے تھے اور نہیں پوچھے جاتے
کہیں بڑھ کر تھیں اور جمعیت میں بھی کہیں زیادہ۔ اور گنہگاروں سے ان کے گناہوں

ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٧٨﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ
گناہوں اپنوں سے گناہگار فقط پس نکلا اوپر قوم اپنی کے بیچ آرائش اپنی کے کہا
کے بارے میں پوچھا نہیں جائیگا سو (ایک دن) وہ اپنی پوری شان کے ساتھ اپنی قوم کے سامنے آیا۔

الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ
ان لوگوں نے جو چاہتے تھے زندگانی دنیا کی اے کاش کہ ہو واسطے ہمارے جیسا
تو جو لوگ دنیاوی زندگی کو چاہتے تھے انہوں نے کہا کہ اے کاش: جو کچھ قارون کو دیا گیا ہے

اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿٧٩﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ
دیا گیا ہے قارون تحقیق وہ بڑے نصیب والا ہے اور کہا ان لوگوں نے
ہمیں بھی دیا جاتا بلاشبہ وہ بڑا ہی خوش قسمت ہے اور جو لوگ صاحب علم تھے

اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ
کہ دیئے گئے تھے علم وائے ہے تم کو ثواب خدا کا بہتر ہے واسطے اس شخص کے کہ ایمان لاتا ہے اور کام کرتا ہے
انہوں نے کہا کہ ارے تمہارا ناس ہو اللہ کے ہاں سے جو بدلہ ملنے والا ہے وہ اس شخص کے لئے جو ایمان لائے اور عمل

صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ
اچھے اور نہیں سکھائی جاتی یہ بات مگر صبر کرنے والوں کو فقط پس دھنسا دیا ہم نے اسکو
نیک کرے کہیں بہتر ہے اور وہ ملیگا تو انہیں لوگوں کو جو صبر کرنے والے ہیں پس ہم نے اسکو اور اسکے

وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۣ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ
اور گھر اس کے کو زمین میں فقط پس نہ ہوئی واسطے اسکے کوئی جماعت کہ مددگار ہووے
گھر کو زمین میں دھنسا دیا اور کوئی جماعت نہ تھی جو اللہ کے مقابلہ میں اسکی مدد کو آکھڑی ہوتی

منزل ۵

حل لغات۔
لہ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ۔ علی علم موضع حال میں ہے اور عندی اس کی صفت یا اوتیتہ کے متعلق۔
لہ فخرج علی قومہ فی زینتہ۔ خرج کا عطف ہے قال پر اور فی زینتہ متعلق ہے خرج کے یا ایک محذوف کے متعلق ہو کر فاعل خرج سے حال۔ والتقدیر فخرج علیہم کائنا فی زینتہ۔
سلہ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ۔ ویل اصل میں بددعا کے لئے موضوع ہے مگر اب جھڑکی اور ڈانٹ اور ناپسندیدہ بات کے ترک کردینے کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ سلہ لَا يُلَقّٰىهَآ معنی میں ہے لا یوفق کے اور ہا کی ضمیر راجع ہے اس چیز کی طرف جس پر اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا دلالت کر رہا ہے یعنی ہذہ الاعمال لا یوتیہا الا الصابرون یا راجع ہے کلمہ ثواب اللہ کی طرف۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ خرابی و زوال یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ضد نہ کر اور اپنا حصہ نہ بھول دنیا سے یعنی حصہ کے موافق کھا پہن اور زیادہ مال سے آخرت کما (موضح القرآن) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سُقْمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۴۳) یعنی پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے پہلے غنیمت سمجھو جوانی کو بڑھاپے سے پہلے صحت کو بیماری سے پہلے، فراغت آسودگی کو مفلسی و تنگی سے پہلے اور فرصت کو شغل سے پہلے اور زندگانی کو موت سے پہلے غنیمت سمجھ کر جو کچھ خیر و بھلائی ہو سکے کر لو۔ جب یہ چیزیں آجائیں گی تو کچھ بن نہ پڑے گی (حدیث التفاسیر) اللہ کی زمین پر سید ھی طرح رہ خواہ مخواہ ملک میں اُدھم مچانا اور خرابیاں ڈالنا اچھا نہیں۔ ف۲ یعنی مجھ کو جو یہ مال اللہ تعالیٰ نے دیا ہے تو لائق سمجھ کر دیا ہے اور مجھ کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے۔ اور بعض سے مروی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ میں کیمیا کا علم جانتا ہوں اور یہ ضعیف قول ہے اس لئے کہ کیمیا کا علم فی نفس الامر ایک باطل کام ہے کیونکہ اشیاء کی حقیقت کے بدلنے پر اللہ عزوجل کے سوا کوئی قادر نہیں ہے۔ ایک ذات کی حقیقت کو دوسری ذات کی حقیقت بنا دینے کا دعویٰ جھوٹ اور محال اور ضلالت وجہالت ہے شرع سے یہ بات ثابت نہیں۔ اور امام ابن تیمیہؒ و امام ابن قیمؒ نے بھی اس کے باطل ہونے پر زور دیا ہے (ابن کثیر وغیرہ) شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں اور پوچھے نہ جائیں گناہ یعنی گناہ گاروں کی سمجھ درست ہو تو گناہ کیوں کریں۔ جب سمجھ اُلٹی پڑے تو الزام دینے کا کیا فائدہ کہ یہ بُرا کام کیوں کرتا ہے اس کی بُرائی نہیں سمجھتا۔ یہ قول قارون کا ایسا ہی ہے جیسا آج کل کے دہریہ سائنس داں کہتے ہیں کہ ہماری ساری ترقیاں ہمارے علم کا ثمرہ ہیں اللہ کا ان میں کوئی دخل نہیں (نعوذ باللہ) ف۳ یعنی قارون لباس فاخرہ پہن کر بہت خدم و حشم کے ساتھ بڑی شان و شوکت اور ٹیپ ٹاپ سے نکلا جسے دیکھ کر طالبین دنیا کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ کہنے لگے کاش ہم کو بھی دنیا میں ایسی ترقی اور عروج حاصل کرتے جو اسکو حاصل ہوا۔ بیشک یہ بڑا ہی صاحب اقبال اور بڑی قسمت والا ہے (آخر سمجھدار ذی علم لوگوں نے کہا کم بختو! اس فانی چمک دمک میں کیا رکھا ہے جو ریجھے جاتے ہو۔ مومنین صالحین کو اللہ تعالیٰ کے ہاں جو دولت ملنے والی ہے اسکے سامنے یہ ٹیپ ٹاپ محض ہیچ اور لایعنی شے ہے۔ اتنی بھی نسبت نہیں جو ذرّہ کو آفتاب سے ہوتی ہے۔ ابن جریرؒ نے کہا کہ ضمیر یُلَقّٰهَا میں اس کلمہ کی طرف راجع ہے جو اہل علم نے کہا۔ معنے یہ ہوئے کہ یہ بات ان ہی کے دل میں پڑتی ہے جنکے دل دنیا کی محبت سے خالی اور آخرت کے طالب و راغب ہیں، تو حافظ رحؒ نے اس کو اہل علم کے کلام سے جدا بتایا ہے اور اس کو اللہ عزوجل کا کلام ٹھہرایا ہے (ابن کثیر) شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں یعنی دنیا سے آخرت کو بہتر وہی جانتے ہیں جن سے محنت سہی جاتی ہے اور بے صبر لوگ حرص کے مارے دنیا کی آرزو پر گرتے ہیں۔ نادان آدمی دنیا کی آسودگی دیکھ کر سمجھتا ہے کہ اس کی بڑی قسمت ہے اس کی شب و روز کی فکر و تشویش دردسری اور آخرت کی ذلت کو اور سو جگہ خوشامد کرنے کو نہیں دیکھتا۔ اور یہ نہیں دیکھتا کہ دنیا میں کچھ آرام ہے تو دس بیس برس اور مرنے کے بعد کاٹنے ہیں ہزاروں برس۔ موضح بتغییر یسیر۔ دنیا کی بے قدری کا بیان صفحہ ۳۶۲ و ۳۷۸ وغیرہ میں بھی ہے۔

ف۴ اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اس کے محل کو مع خزانوں کے دھنسا دیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ہے کہ ایک وقت میں ایک مرد اپنا تہبند لٹکائے چلا جاتا تھا کہ اچانک اس کو اللہ نے زمین میں دھنسا دیا سو وہ قیامت تک زمین کے اندر ٹکریں کھاتا دھنستا چلا جاتا ہے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَ اَصْبَحَ الَّذِيْنَ

اس کی سوائے خدا کے اور نہیں ہوا بدلہ لینے والوں سے وہ اور صبح اٹھے وہ لوگ کہ

اور نہ وہ اپنے آپ کو بچا سکا اور کل جو لوگ اس کے رتبہ

تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ

آرزو کرتے تھے مرتبہ اسکے کی کل کو کہنے لگے تعجب ہے کہ اللہ کھولدیتا ہے

کے خواہاں تھے کہنے لگے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں میں سے جسکی روزی چاہتا ہے فراخ

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ يَقْدِرُ ۚ لَوْ لَآ اَنْ مَّنَّ

رزق جسے چاہتا ہے بندوں اپنے سے اور تنگ کرلیتا ہے اگر نہ ہوتا یہ کہ احسان کیا

کر دیتا ہے اور (جسکی چاہتا ہے) محدود کر دیتا ہے اگر اللہ کا ہم پر احسان نہ ہوتا تو

اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع

اللہ نے اوپر ہمارے دھنسا دیتا ہم کو بھی تعجب ہے کہ بیشک نہیں فلاح پاتے کافر لوگ

ہم کو بھی زمین میں دھنسا دیتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کافروں کو کامیابی نہیں ہوتی

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا

یہ گھر پچھلا کرتے ہیں ہم اسکو واسطے ان لوگوں کے کہ نہیں چاہتے بلندی

یہ آخرت کا گھر ہم نے ان لوگوں کے لئے مقرر کر رکھا ہے جو زمین میں ظلم

فِي الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًا ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾ مَنْ جَآءَ

بیچ زمین کے اور نہ فساد اور آخرت واسطے پرہیزگاروں کے ہے وہ جو کوئی آوے

اور فساد نہیں چاہتے۔ اور آخرت کی بہتری پرہیزگاروں ہی کے لئے ہے جو نیکی لے کر آئیگا

بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا

ساتھ نیکی کے پس واسطے اسکے بہتر ہے اس سے اور جو کوئی آوے ساتھ برائی کے پس نہ

اس کو اس سے بہتر بدلہ ملے گا اور جو برائی لے کر آئیگا تو برائی کرنے

يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾

جزا دیئے جاوینگے وہ لوگ کہ کی ہیں انہوں نے برائیاں مگر جو کچھ کہ تھے کرتے وہ

والوں کو بدلہ بھی اتنا ہی ملے گا جس قدر برائی وہ جو وہ کیا کرتے تھے

اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ

تحقیق جس شخص نے کہ مقرر کیا ہے اوپر تیرے حکم قرآن کا البتہ پھیر لیجانے والا ہے تجھ کو طرف جگہ پھر جانے کے

بلاشبہ وہ خدا جس نے آپ پر قرآن (کے احکام) کو فرض قرار دیا ہے وہ آپ کو (اصلی) مقام کی طرف لوٹا لیجائے

قُلْ رَّبِّيْۤ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ

کہہ رب میرا خوب جانتا ہے اس شخص کو کہ آیا ہے ساتھ ہدایت کے اور اس شخص کو کہ وہ بیچ گمراہی

گا۔ کہدیجئے کہ میرا رب خوب جانتا ہے اس کو جو دین ہدایت لے کر آیا ہے اور جو صریح گمراہی میں پڑا

مُّبِيْنٍ ﴿۸۵﴾ وَ مَا كُنْتَ تَرْجُوْۤا اَنْ يُّلْقٰۤى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً

ظاہر کے ہے وہ اور نہ تھا تو امیدوار اس بات کا کہ اتاری جاوے طرف تیرے کتاب مگر رحمت

ہے اور آپ کو سوائے اپنے رب کے رحمت کے کوئی توقع نہ تھی کہ آپ کی طرف کتاب نازل کیجائے گی

حل لغات۔

لہ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ۔ وَيْكَاَنَّ مرکب ہے لفظ وَیْ اور کَاَنَّ سے۔ کلمہ وی اظہار ندامت اور اپنی غلطی پر آگاہ ہونے کے وقت مستعمل ہوتا ہے اور بعض کہتے ہیں تعجب کیلئے بولا کرتے ہیں وی اما تریٰن مابین یدیہ اور کَاَنَّ تشبیہ کے لئے موضوع ہے لیکن کوئی کہتے ہیں ویک بمعنی ویلک اور اَنَّ سے مرکب ہے۔ ان ہیں★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ قارون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے زکوٰۃ کا حکم سُن کر دشمنی ہوگئی (بشدت) حدیث میں ہے آخر ملعون قارون مردود نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بدنام کرنے کی ایک گندی تجویز سوچی۔ ایک فاحشہ عورت کو بہکا سکھلا کر آمادہ کیا کہ بھرے مجمع میں جب موسیٰ علیہ السلام زنا کی حد بیان فرمائیں تو اپنے ساتھ متہم کریو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسکو قسم دی تب اس نے اللہ کے ڈر سے صاف کہدیا کہ قارون نے مجھ کو سکھایا تھا۔ اس وقت موسیٰ علیہ السلام کو غصہ آیا۔ اللہ سے بددعا کی۔ حکم ہوا کہ تم زمین سے جو کہو گے کریگی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے زمین قارون کو پکڑ۔ وہ ایڑیوں تک دھنس گیا۔ پھر لگا منت کرنے لیکن موسیٰ علیہ السلام نے دوبارہ یہی کہا اے زمین اسکو پکڑ۔ وہ گھٹنوں تک دھنس گیا۔ ہوتے ہوتے گردن تک دھنس گیا۔ ہزار منت کرتا رہا لیکن حضرت موسےٰ علیہ السلام یہی کہے گئے پکڑ اسکو پکڑ یہاں تک کہ وہ پورا زمین میں سما گیا۔ اس کے خزانے اس کے ہم خیال لوگ وغیرہ سب دھنس گئے۔ ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا میرے بندوں نے تجھکو اتنا پکارا مگر تو نے رحم نہ کیا۔ اگر وہ مجھ کو پکارتے تو میں ضرور ان کی دُعا قبول کرتا (مع وحیدی) بس نہ کوئی دوسرا مدد کو پہنچا نہ کسیکو بلا سکا نہ اپنی ہی قوت کام آئی نہ دوسروں کی۔

ف۲ جب قارون کے مقام کی خواہش کرنیوالوں نے دیکھا قارون کا دھنس جانا تو بولے ہمکو معلوم ہوگیا کہ بندے کے پاس مال کا ہونا کچھ اللہ عزوجل کے پاس رضامندی کا موجب نہیں ہے اور لفظ ویکانّ کو عرب افسوس کے مقام پر بولتے ہیں۔ فتح البیان وجامع

ف۳ ان آیتوں میں اللہ عزوجل خبر دیتا ہے کہ دار آخرت اور اسکی نعمتیں سدا رہنے والی ہیں جن کیلئے نہ بدلنا ہے نہ ٹلنا۔ انکو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندگان مومنین متواضعین کیلئے ٹھیرایا ہے جو زمین میں علو سرکشی نہیں چاہتے اور اللہ عزوجل کی مخلوق پر بڑائی اور بغیر زیادتی اور ان میں فساد نہیں چاہتے۔ اور زمین میں فساد یہ ہے کہ اس میں اللہ عزوجل کی نافرمانی کرے جیسے کسی مسلمان کو ناحق مار ڈالے اور زنا کرے اور چوری کرے اور شراب پیئے اور غیر اللہ کی عبادت کی طرف بلائے ابن جریر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا آدمی پسند کرتا ہے کہ میری جوتی کا تسمہ میرے دوست آشنا کی جوتی کے تسمہ سے عمدہ ہو تو یہ بھی علو اور فساد میں داخل ہو جاتا ہے۔ حافظ ابن کثیرؒ نے کہا اور یہ محمول ہے اس پر کہ اس سے دوسرے پر فخر کرنے کا ارادہ کرے اور جو صرف زینت کے ارادہ پر ایسا کرے تو کوئی مضائقہ نہیں اسلئے کہ ثابت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں میری چادر عمدہ ہو میری جوتی عمدہ ہو کیا یہ بھی فخر میں داخل ہے؟ فرمایا نہیں یہ فخر نہیں۔ تحقیق اللہ تعالیٰ جمیل ہے دوست رکھتا ہے جمال (خوبصورتی) کو۔ عمر بن عبدالعزیزؒ اسی آیت کو مرتے وقت پڑھتے رہے یہاں تک کہ ان کی جان نکل گئی۔ حضرات علماء کرام نے کہا یہ آیت عام بادشاہ اور عادل حاکموں کے حق میں اتری (ابن کثیر و فتح و م وحیدی) قارون کی دولت کو نادانوں نے کہا اسکی بڑی قسمت ہے۔ بڑی قسمت یہ نہیں آخرت کا ملنا بڑی قسمت ہے سو وہ انکو ہے جو دنیا کا عروج نہیں چاہتے۔ موضح

ف۴ نیکی پر وعدہ دیا نیکی کا وہ ملنا ہے مقرر اور بُرائی پر بُرائی کا وعدہ بھی فرمایا کہ شاید معاف ہو مگر یہ فرمایا اپنے کیے سے زیادہ سزا نہیں ملتی۔ موضح

ف۵ اس آیت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کے بعد واپس غالب ہو کر مکہ میں پھر آنے کی بشارت ہے۔ مطلب یہ ہوا بعد فتح مکہ چند روز بعد اجل واقع ہوگی۔ پھر ارض شام کی طرف حشر ہوگا پھر آخر جنت کے سب سے اعلیٰ مقام پر ہمیشہ کے لئے پہنچ جائیں گے جیساکہ ابن عباس وعمر رضی اللہ عنہما نے اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ کی تفسیر میں فرمایا آگے اجل کے بعد "حشر" حشر کے بعد آخرت اور آخرت کی انتہائی منزل جنت ہے۔

فعل مضمر ہے کا ترقال ویلک اعلم ان اللہ۔ ویلک کا لام حذف ہوگیا اور اس طرح لام کلام عرب میں بہت جگہ حذف کر دیا جاتا ہے۔

ف۶ قُلۡ رَّبِّیۤ اَعۡلَمُ مَنۡ جَآءَ میں مَنۡ منصوب ہے فعل مقدر کی وجہ سے جس پر اعلم دلالت کر رہا ہے والتقدیر ربی اعلم یعلم من جاء اور یہ اس لئے کہ افعل التفضیل اسم مظہر میں عمل نہیں کیا کرتا ہاں اگر اعلم کو اسم فاعل بمعنی عالم کہا جائے گا تو فعل کے مقدر ماننے کی کچھ ضرورت نہ ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ

پروردگار تیرے کی طرف سے پس مت ہو پشتیبان واسطے کافروں کے اور نہ باز رکھیں تجھ کو

پس آپ کو چاہیے کہ کفر و انکار کرنے والوں کے مددگار نہ بنیں اور چاہیے کہ آپ کو

اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ

نشانیوں اللہ کی سے پیچھے اسکے کہ اتاری گئیں طرف تیرے اور پکار طرف پروردگار اپنے کے اور مت ہو تو

کوئی بات اللہ کے احکام سے نہ روکے جبکہ وہ آپ پر نازل کئے جا چکے ہوں اور اپنے رب کی طرف لوگوں کو

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۟

مشرک لانیوالوں سے وقف اور مت پکار ساتھ اللہ کے معبود اور کو نہیں کوئی معبود مگر وہ

دعوت دیجئے اور مشرکوں میں شامل نہ ہوجئے اور خدا کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارنا اسکے سوا کوئی معبود نہیں

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۭ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾

ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے مگر ذات اسکی واسطے اسکے ہے حکم اور طرف اسی کی پھیرے جاؤ گے ویلا

ہر چیز فنا ہونے والی ہے بجز اس ذات کے، اس کی بادشاہی ہے اور (الآخر) تم کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہوگا

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ عنکبوت مکی ہے اور وہ ۶۹ آیتیں اور ۷ رکوع ہیں

سورہ العنکبوت مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں انہتر آیتیں اور ۷ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان رحم والا ہے

الۗمّۗ ﴿۱﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ

الۗمّۗ کیا گمان کیا ہے لوگوں نے یہ کہ چھوڑے جاویں اتنے ہی پر کہ کہیں ایمان لائے ہم اور وہ

الۗمّۗ کیا وہ لوگ یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ انکو چھوڑ دیا جائیگا صرف یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں

لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ

نہ آزمائے جاویں اور البتہ تحقیق آزمایا تھا ہم نے ان لوگوں کو پہلے ان سے تھے پس البتہ ظاہر کریگا

اور انکو آزمائش میں نہ ڈالا جائیگا اور بیشک انسے پہلے جو لوگ تھے ہم نے انکو بھی آزمائشوں میں ڈالا سو

اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳﴾ اَمْ حَسِبَ

اللہ ان لوگوں کو کہ سچ بولے ہیں اور البتہ ظاہر کریگا جھوٹوں کو یعنی کیا گمان کرتے ہیں

اللہ ان لوگوں کو ضرور معلوم کرکے رہیگا جو صداقت پر ہیں اور انکو بھی ضرور معلوم کرکے رہیگا جو جھوٹے ہیں کیا ان لوگوں نے

الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۴﴾

وہ لوگ کرتے ہیں برائیاں یہ کہ بڑھ جاویں ہم سے برا ہے وہ جو حکم کرتے ہیں ق

جو برائیاں کرتے ہیں یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ ہمارے قابو سے نکل جائینگے بہت ہی برا فیصلہ ہے جو انہوں نے کیا ہے

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ

جو کوئی امید رکھتا ہے ملاقات خدا کی پس تحقیق وعدہ اللہ کا البتہ آنے والا ہے اور وہ سننے والا ہے

جو اللہ سے ملنے کی امید رکھے تو بیشک اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت آنے والا ہے اور وہ بات کو سننے والا ہے

حل لغات۔

لہ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ ہلاک کے دو معنے ہیں ایک کسی چیز کا انتفاع کی حد سے نکل جانا دوسرے معدوم و فنا ہونا۔

کہ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ اللّٰهِ۔ یرجوا لیا گیا ہے رجاء سے اور رجاء کے معنی کبھی امید کے ہوتے ہیں اور کبھی بیم و خوف کے اور جب یہ ہے تو رجاء اضداد سے ہے

کہ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ اجل کہتے ہیں ممتد زمانہ کی انتہا کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ف۱ یعنی آپ پہلے سے کچھ پیغمبری کے انتظار میں نہ تھے محض رحمت و موہبت الٰہیہ ہے جو حق تعالیٰ نے پیغمبری اور وحی سے سرفراز فرمایا۔ وہی اپنی مہربانی اور رحمت سے دنیا و آخرت میں کامیاب فرمائے گا لہٰذا اسی کی امداد پر ہمیشہ بھروسہ رکھئے۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ اپنی قوم کو اپنا نہ سمجھ جنھوں نے تجھ سے یہ بدی کی (کہ وطن چھوڑنے پر مجبور کیا) اب جو تیرا ساتھ دے وہی اپنا ہے۔ موضح

ف۲ یعنی دین کے کام میں اپنی قوم کی خاطر اور رعایت نہ کیجئے اور نہ آپ کو ان میں گننے لگو کہ اپنے قرابت دار ہوں۔ ہاں ان کو اپنے رب کی طرف بلاتے رہئے اور اللہ کے احکام پر جمے رہئے۔ موضح القرآن

ف۳ یعنی تمام عبادتیں لائق نہیں ہیں مگر اسی اللہ کے واسطے۔ عباد کے اقسام بہت ہیں مگر تین اقسام سب کو شامل ہیں (۱) بدنی (۲) مالی (۳) قلبی — بدنی جیسے رکوع سجدہ اور ذکر کرنا۔ اور مالی جیسے کسی کی منت اور نذر و نیاز ماننی۔ قلبی یہ کہ کسی پر امید رکھے یا کسی کا ڈر رکھے یا کسی پر بھروسہ رکھے تو یہ سب اللہ کے لئے چاہئے ان میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیجئے اس لئے کہ وہی ذات پاک دائم اور باقی و ہمیشہ ہے جو نہ مرے گا اور نہ سوتا ہے اور مخلوقات سب کے سب مر جائیں گے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب ارادہ کرتے تھے کہ اپنے دل کو نصیحت دلویں تو کسی ویرانے میں جاتے یعنی کسی ویران مکان میں اور اس کے دروازے پر بیٹھتے اور فرماتے اَیْنَ اَهْلُكَ یعنی تیرے بسنے والے کہاں گئے پھر اپنے نفس کی طرف رجوع کرتے اور غمناک آواز کے ساتھ فرماتے کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ (ابن ابی الدنیا۔ ابن کثیر) شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ ہر چیز فنا ہونی ہے کبھی ہو مگر اس کا منہ یعنی وہ آپ (موضح) سچ ہے ع

اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

وقال تعالیٰ۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ۔ الحمدللہ سورۂ قصص ختم ہوئی اور عنکبوت شروع ہوئی۔

ف۴ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ اس سے اسکی کیا مراد ہے۔ فتح

ف۵ یعنی یہ خیال کرنا کہ بغیر آزمائے جانے کے چھوٹ جاویں گے غلط ہے بلکہ ضرور اللہ عزوجل اپنے ایماندار بندوں کو ان کے ایمان کے مطابق جانچے گا جیسے صحیح حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑھ کر پیغمبروں پر امتحان زیادہ ہوتا ہے پھر صالحوں پر پھر جو ان کے بعد مرتبہ میں افضل ہیں اور آدمی پر اس کے دین کے موافق درجہ بدرجہ امتحان آتا ہے۔ جس قدر کوئی شخص دین میں مضبوط اور سخت ہوگا اسی قدر امتحان میں سختی ہوگی۔ بخاری میں ہے ایک مرتبہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اللہ سے ہمارے لئے مدد طلب فرمایئے جب کہ مشرکین مکہ نے ظلم و ستم کی انتہا کر دی۔ آپ نے صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ تم سے پہلے ایک (زندہ) آدمی کو زمین کھود کر (کھڑا) گاڑھ دیا جاتا تھا پھر اس کے سر پر آرہ چلا کر بیچ سے دو ٹکڑے کر دیتے تھے۔ بعضوں کے بدن میں لوہے کی کنگھیاں پھرا کر چمڑا و گوشت اُدھیڑ دیا جاتا تھا، تاہم یہ سختیاں ان کو دین سے نہ ہٹا سکیں ابتلاء سے متعلق سورۂ بقرہ و سورۂ آل عمران و سورۂ توبہ میں بھی گذر چکی ہے۔ یہاں بھی یہی فرمایا کہ اسی لئے مسلمانوں کی بھی جانچ پڑتال کی گئی تاکہ جو اپنے دعوے میں سچے ہیں اور جو صرف زبانی دعوے کرتے ہیں ان میں تمیز ہو جائے۔ ابن کثیر وغیرہ۔

ف۶ پہلی دو آیتیں مسلمانوں کے متعلق تھیں جو کافروں کی ایذاؤں میں گرفتار تھے۔ اور یہ آیت اُن کافروں سے متعلق ہے جو مسلمانوں کو ستا رہے تھے وہ یہ نہ خیال کریں کہ ہم خواہ کتنا ہی ظلم کریں ہم پر کوئی سختی یا سزا نہیں۔ یہ اعتقاد فیصلہ آنے والی مصیبت کو روک نہیں سکتا بلکہ سخت ترین سزا میں گرفتار ہوں گے۔

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْعَلِيْمُ ۝۵ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

جاننے والا ہے اور جو کوئی محنت کرتا ہے خدا کے کام میں پس سوائے اسکے نہیں کہ محنت کرتا ہے واسطے جان اپنی کے تحقیق اللہ

ہر چیز کو جاننے والا ہے اور جو شخص محنت کرتا ہے تو وہ اپنے ہی لئے محنت کرتا ہے بیشک اللہ تمام کائنات سے

لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

البتہ بے پرواہ ہے عالموں سے اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے

بے پرواہ ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے عمل نیک کئے ہم

لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا

البتہ دور کر دینگے ہم ان سے برائیاں انکی اور البتہ بدلہ دینگے ہم انکو بہتر اچھے کاموں کا کہ تھے وہ

ان کے گناہوں کو ان سے دور کر دیں گے اور جو کام وہ کرتے رہے ہیں انکا بہترین بدلہ دینگے

يَعْمَلُوْنَ ۝۷ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۭ وَاِنْ

کرتے وہ اور حکم کیا ہم نے انسان کو ساتھ ماں باپ کے بھلائی کرنا اور اگر

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور اگر

جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۭ

جھگڑا کریں تجھ سے دونوں یہ کہ شریک لاوے تو ساتھ میرے اس چیز کو کہ نہیں واسطے تیرے ساتھ اسکے علم پس مت کہا مان ان دونوں کا

وہ دونوں کوشش کریں کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک بنائے۔ جس کا تجھے علم ہی نہیں تو انکا کہنا نہ ماننا

اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۸ وَالَّذِيْنَ

طرف میرے ہی پھر آنا تمہارا پس خبر دونگا میں انکو ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم کرتے وہ اور وہ لوگ کہ

میری طرف ہی تم کو لوٹ کر آنا ہے۔ پھر میں تمہیں بتاؤنگا جو تم کرتے رہے ہو وہ لوگ جو ایمان

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝۹ وَمِنَ

ایمان لائے اور کام کئے اچھے البتہ داخل کرینگے ہم انکو بیچ صالحوں کے اور بعضے

لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے۔ ہم انکو یقیناً نیکوکاروں کے زمرے میں داخل کرینگے اور بعض

النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ

لوگوں میں سے وہ شخص ہے کہ کہتا ہے کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے پس جب ایذا دیا جاتا ہے بیچ راہ خدا کے کرتا ہے

لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم خدا پر ایمان لے آئے ہیں پھر جب انکو اللہ کی راہ میں تکلیف پیش آتی ہے تو

فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ۭ وَلَىِٕنْ جَاۗءَ نَصْرٌ

ایذا لوگوں کی کو مانند عذاب خدا کی اور اگر آوے مدد

لوگوں کی آزمائش کو اللہ کے عذاب کے برابر سمجھنے لگتے ہیں اور اگر آپ کے رب کی طرف سے مدد پہنچ جائے

مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۭ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ

پروردگار تیرے کی طرف سے البتہ کہیں گے تحقیق ہم تھے ساتھ تمہارے کیا نہیں خدا

تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ تھے (یہ لوگ یوں دھوکے بازی سے کام لیتے ہیں) کیا جو اہل جہاں کے

بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

خوب جاننے والا اس چیز کو کہ بیچ سینوں عالموں کے ہے اور البتہ ظاہر کر دیگا اللہ ان لوگوں کو

سینوں میں ہے وہ اللہ کو معلوم نہیں ہے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اللہ ضرور انکو معلوم

حل لغات۔

لے وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ۔ لیقولن صیغہ جمع ہے اور اس کا فاعل ضمیر مستتر جو راجع ہے مَن کی طرف مَن اگرچہ لفظاً مفرد ہے لیکن معناً جمع بھی ہے وجہ ہے کہ یہاں معنی کا لحاظ کرکے لیقولن جمع کا صیغہ اور ومن الناس من یقول میں لفظ کا اعتبار کرکے یقول مفرد کا صیغہ لایا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ اللہ عزوجل جمیع مخلوقات کے اعمال سے بے نیاز ہے اس پر بھی جو ایماندار ہیں نیک کردار رہیں ان کو عمدہ جزا دیگا اور وہ ان کی برائیاں اُتار دیگا اور انکے اعمال کی بہتر جزا دیگا ان کے تھوڑے نیک کام کو بھی قبول فرمائیگا حتیٰ کہ ایک نیکی کا دس گنا اجر دیگا اور برائی کی سزا برائی برابر بلکہ معاف اور درگذر فرما دیگا (ابن کثیر موضح مترجم) یعنی ایمان کی برکت سے نیکیاں ملیں اور برائیاں معاف ہوں گی جو نیکیوں کے تحت ہوں گی۔ تمہارے سمجھانے کو ایک مثال سناتے ہیں جس طرح دواؤں میں بعض اشیاء سرد اور بعض گرم ہوتی ہیں جیسے سرد کے مراتب مختلف ہیں گرم کے بھی متعدد مراتب ہیں۔ بعض سرد چیزوں کے استعمال کرنے سے گرمی دور ہو جاتی ہے ایسے ہی بعض گرم چیزوں کے استعمال سے سردی دور ہو جاتی ہے۔ مگر بعض گرم اشیاء ایسی ہوتی ہیں کہ ان کی گرمی کو کوئی سرد دوا دور نہیں کر سکتی۔ یہی قاعدہ گناہوں کا ہے کہ بعض گناہ نیکیوں سے دور ہو جاتے ہیں جو ان نیکیوں سے کم درجہ ہوتے ہیں ایسے ہی بعض نیکیاں بعض گناہوں سے حبط ہو جاتی ہیں مثلاً شرک سے تمام نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں۔ بس اس قاعدہ کو یاد رکھو (م ش)

ف۲ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے بارے میں چار آیتیں اُتریں جن میں سے ایک یہ بھی ہے۔ یہ اس لئے اتری کہ میری ماں نے مجھ سے کہا کہ اے سعد! کیا اللہ کا حکم میرے ساتھ نیکی کرنے کو نہیں آیا ہے؟ اگر تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار نہ کیا تو واللہ میں کھانا پینا چھوڑ دوں گی چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ لوگ زبردستی اس کا منہ کھول کر غذا اسکے حلق میں پہنچاتے تھے یہ آیت اتری (جامع ترمذی صفحہ ۱۶۷ جلد دوم) اگرچہ ماں باپ کا بہت زیادہ حق ہے لیکن جس اللہ نے ماں باپ اولاد سب کو اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے اس کا حق سب سے بڑا ہے۔ اس کے حکم کے مخالف ماں باپ پیر استاد کسی کی اطاعت جائز نہیں۔ صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس امر میں اللہ کی نافرمانی لازم آتی ہو اس میں مسلمانوں کو کسی کی اطاعت نہیں کرنی چاہیئے۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے (خلاصہ احسن التفاسیر) ماں باپ کی تابعداری کا بیان صفحہ ۲۱۳ میں ہوا

ف۳ اوپر کی آیت کے بعد اس آیت کا محل وقوع یہ بتلاتا ہے کہ اللہ کی نافرمانی کے موقعہ پر ماں باپ کی اطاعت نہ کرنا اور اللہ کے فرمان کو مقدم رکھنا ایمان کا شیوہ ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے تحت ماں باپ کی فرمانبرداری عمل صالح ہے۔ ایسے نیک بندوں کیلئے وعدہ ہے کہ ہم اُن کو صالحین کی جماعت میں داخل کر دیں گے۔

ف۴ اس مضمون کا بیان صفحہ ۳۷۰ میں ہو چکا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ⑪ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ

کہ ایمان لائے ہیں اور البتہ ظاہر کردیگا منافقوں کو ف۱ اور کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے ہیں واسطے ان لوگوں

کرکے رہیگا اور جو منافق ہیں انکو بھی ضرور معلوم کریگا ۔ اور جو لوگ کافر ہیں وہ انسے جو ایمان لے آئے ہیں

اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ

کے کہ لائے پیروی کرو راہ ہماری کی اور چاہیئے کہ اٹھالیں ہم گناہ تمہارے اور نہیں وہ اٹھانیوالے

کہ ایمان لئے ہیں کہ ہمارا مسلک اختیار کرو ۔ تمہارے گناہ ہم اٹھالیں گے ۔ حالانکہ وہ ان کے

مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ⑫ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ

گناہ انکے سے کچھ تحقیق وہ البتہ جھوٹے ہیں اور البتہ اٹھاوینگے بوجھ اپنے

گناہوں میں سے کچھ بھی اٹھا نہیں سکتے (بلکہ) وہ سراسر جھوٹے ہیں ہاں وہ اپنے بوجھ بھی اٹھائیں گے

وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ؗ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا

اور بوجھ ساتھ بوجھوں اپنے کے اور البتہ پوچھے جاوینگے دن قیامت کے اس چیز سے کہ تھے

اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور بوجھ بھی ۔ اور قیامت کے روز جو جو افترا پردازیاں وہ کرتے رہتے ہیں

يَفْتَرُوْنَ ⑬ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ ع ۱۴ ۱۴

باندھ لیتے ف۲ اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے نوح کو طرف قوم اسکی کی پس رہا بیچ انکے

انسے پوچھی جائیں گی اور ہم نے نوح کو اسکی قوم کی طرف بھیجا تو وہ انکے اندر پچاس کم ہزار

اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ

ہزار برس مگر پچاس برس پس پکڑا انکو طوفان نے

(یعنی ساڑھے نو سو سال) سال تک رہے ۔ بالآخر انکو طوفان نے آپکڑا

وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ⑭ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَا

اور وہ ظالم تھے ف۳ پس نجات دی ہم نے اسکو اور کشتی والوں کو اور کیا ہم نے اسکو

دراں حالیکہ وہ نافرمان تھے پھر ہم نے اس کو اور کشتی میں سوار ہونے والوں کو بچالیا ۔ اور اس واقعہ کو

اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ⑮ وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

نشانی واسطے عالموں کے ف۴ اور بھیجا ہم نے ابراہیم کو جس وقت کہا اسنے واسطے قوم اپنی کے کہ عبادت کرو اللہ کی

اہل جہان کے لئے نشان عبرت بنایا ۔ (اور ہم نے) ابراہیم کو بھیجا جب اسنے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی عبادت کرو ۔ اور

وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ⑯ اِنَّمَا

اور ڈرو اس سے یہ بہتر واسطے تمہارے اگر ہو تم جانتے سوائے اسکے نہیں

اس سے ڈرو ۔ یہ بات تمہارے لئے بہتر ہوگی اگر تم کو (کچھ بھی) علم ہے اللہ کو

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ

کہ عبادت کرتے ہو سوائے اللہ کے بتوں کو اور بنا لیتے ہو جھوٹ

چھوڑ کر تم بتوں کی پوجا کرتے ہو اور بہتان تراشتے ہو اللہ کو

اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ

تحقیق جن کی عبادت کرتے ہو تم سوائے خدا کے نہیں مالک واسطے تمہارے

چھوڑ کر جن لوگوں کی تم پرستش کرتے ہو ۔ وہ تمہیں یقیناً روزی دینے کی توفیق نہیں رکھتے

حل لغات ۔

ل۱ وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ۔ ولنحمل اگرچہ صیغہ امر کا ہے لیکن جملہ معنی میں ہے شرط و جزا کے والتقدیر ان اتبعتمونا حملنا خطایاکم ل۲ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ واو عاطفہ ہے اور لام جواب قسم محذوف والمعنی وباللہ لیحملن اثقال انفسہم ل۳ وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ ابراہیم کا عطف ہے نوحاً پر یا اذکر مقدر کی وجہ سے منصوب ہے ۔ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ ان آیات میں اُن منافقوں کا ذکر ہو رہا ہے جو زبانی ایمان کا دعویٰ کر لیتے ہیں لیکن جہاں مخالفین کی طرف سے کوئی دکھ پہنچا پھر اُسے اللہ کا عذاب جان کر مرتد ہو جاتے ہیں۔ یہی معنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ نے کئے ہیں جیسے اور آیت میں ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ الخ (سورۂ حج رکوع ۲) یعنی بعض لوگ ایک کنارے کھڑے ہو کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ اگر راحت ملی تو مطمئن ہو گئے اور اگر مصیبت پہنچی تو منہ پھیر لیا۔ یہاں یہی بیان ہو رہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی غنیمت ملی تو اپنا دیندار ہونا ظاہر کرنے لگتے ہیں اور کہنے لگتے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں ہیں۔ اور اگر کافروں کی بن آئی تو ان سے اپنی سازباز جتانے لگتے ہیں کہ دیکھو ہم نے تمہارا ساتھ دیا اور تمھیں بچا لیا۔ اللہ نے فرمایا ہم تم کو آزمائیں گے یہاں تک کہ تم میں سے مجاہدین کو صابرین کو دنیا کے سامنے ظاہر کر دیں اور تمہاری خبروں کی دیکھ بھال کر لیں یعنی معلوم تو اُسے پہلے ہی ہے لیکن اب تمہارے اعمال و افعال کو دیکھیگا کہ کون اپنے کو سچا مومن ثابت کرتا ہے اور کون جھوٹا دغاباز منافق ہے، ظاہر کچھ باطن کچھ یہ سب ظاہر ہو جائے گا۔ ابن کثیر وغیرہ

ف۲ یعنی مسلمان کو چاہئے ایمان پر مضبوط رہے نہ کوئی تکلیف و ایذا دہی اس کو طریق استقامت سے ہٹا سکے اور نہ کفار کی احتقادی استمالت سے متاثر ہو مثلاً کفار قریش مسلمانوں کو کہتے تھے کہ تم اسلام چھوڑ کر پھر اپنی برادری میں آ ملو اور ہماری راہ چلو، اپنا پرانا باپ دادا کا مذہب اختیار کر لو تو تمام تکلیفوں اور ایذاؤں سے بچ جاؤ گے مفت میں کیوں مصیبتیں جھیل رہے ہو؟ اگر ایسا کرنے میں گناہ سمجھتے اور مواخذہ کا اندیشہ رکھتے ہو تو اللہ کے ہاں بھی ہمارا نام لے دینا وہ ہمارے سر پر ہے اور کہدینا کہ انھوں نے ہمکو یہ مشورہ دیا تھا بس ہماری ذمہ داری ہے حالانکہ یہ اصولاً غلط ہے کہ کسی کا بوجھ کوئی دوسرا اٹھائے ایسے لوگ بالکل جھوٹے دروغ گو ہیں۔ اللہ نے اسی آیت میں ایسوں کا کاذب فرمایا ہے۔ اسی طرح آجکل اہل بدعت مولود مروجہ گیارہویں تیجہ دسواں چالیسواں کرنے کرانے والے سادہ لوح موحدین کو بہکاتے ہیں کہ تم یہ کام کئے جاؤ انکا جو گناہ ہوگا وہ ہم پر ہے۔ قبر پرست پیر پرست تعزیہ پرست بھی لوگوں کو یہی کہکر مزارات خانقاہوں میلوں عرسوں پر لیجاتے ہیں ناچ ورنگ والے بائسکوپ سینما تھیٹر قوالی میں لے جاتے ہیں اور ان شرک بدعت، گناہوں کا بوجھ اپنے سر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تردید کی ہے اور فرمایا کہ قیامت کے دن تو سب کو اپنی اپنی پڑی ہوگی۔ یہ لوگ تو اپنا ہی بوجھ بھاری کر رہے ہیں۔ ایک تو ان کے ذاتی گناہوں کا بار تھا، اب دوسروں کے اغوار و اضلال کے بارنے اس میں مزید اضافہ کر دیا۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ کوئی چاہے کہ رفاقت کر کے کسی کے گناہ اپنے اوپر لے لے یہ نہیں ہوگا۔ مگر جس کو گمراہ کیا اور اس کے بہکانے سے اس نے گناہ کیا وہ اس پر بھی اور اُس پر بھی (موضح) جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ دنیا میں جو کوئی کسی کو ناحق قتل کرے اس کے گناہ کا حصہ آدمؑ کے پہلے بیٹے (قابیل) کو بھی پہنچتا ہے جس نے اول یہ بری راہ نکالی۔ موضح وفوائد ستاریہ ابن کثیر۔ موضح الفرقان

ف۳ کہتے ہیں طوفان سے پہلے اتنا رہے اور پیچھے بھی ایک مدت رہے ساری عمر ہوئی چودہ سو برس۔ موضح

ف۴ قتادہ رحمہ نے کہا کہ وہی کشتی بعد جُودی پہاڑ پر ایک دراز مدت تک باقی رہی (فتح) جس وقت یہ سورت اتری ہے حضرت کے یار بہت سے کافروں کی ایذا سے جہاز پر بیٹھ کر حبشہ کے ملک گئے تھے۔ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کو ہجرت کر آئے تب وہ بھی سلامتی سے آئے اور جہاز نشانی رکھا لوگوں کو یعنی دنیا میں ناؤ سے بڑے کام چلتے ہیں اور قدرتیں اللہ کی نظر آتی ہیں۔ موضح

★ اذ پہلی صورت میں ظرف ہے ارسلنا کا اور دوسری تقدیر پر بدل اشتمال ہے ابراہیم سے۔ ۲؎ وَتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا۔ خلق کے متعارف معنی تو ہیں پیدا کرنے اور اندازہ کرنے کے لیکن کبھی معنی میں جھوٹ بولنے اور جھوٹ کو کسی کی طرف منسوب کرنے کے بھی آتا ہے اور اسی سے ہے ان ہذہ الا اختلاق اہل محاورہ بولا کرتے ہیں ہذہ قصیدۃ مخلوقۃ۔ افک کی تحقیق سابق میں کئی جگہ گذر چکی فلا نعیدہ الآن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ

رزق کے پس ڈھونڈو نزدیک خدا کے رزق اور عبادت کرو اس کو اور شکر کرو اس کا

سو رزق تو تم اللہ ہی کے ہاں تلاش کرو۔ اور اسی کی عبادت کرو۔ اور اسی کا شکر بجا لاؤ۔

اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ

طرف اسکے پھیرے جاؤ گے وہ اور اگر جھٹلاؤ تم پس تحقیق جھٹلایا تھا امتوں نے پہلے تم سے

(یاد رکھو کہ) اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہوگا اور اگر تم تکذیب کرو اگر ایسا کرو تو یہ کوئی نئی بات نہیں) تم سے پہلے بھی بہت سی قومیں

وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ

اور نہیں اوپر پیغمبر کے مگر پہنچا دینا ظاہر وہ کیا نہیں دیکھا انہوں نے کہ کیونکر

تکذیب سے کام لے چکی ہیں اور رسول کا تو فرض کھول کر پہنچا دینا ہے کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ کس طرح

يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾

پہلی بار کرتا ہے اللہ پیدائش کو پھر دوبارہ کریگا اسکو تحقیق یہ اوپر اللہ کے آسان ہے وہ

مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور کس طرح وہ اسکو بار بار پیدا کرتا رہتا ہے یہ سب کام اللہ کے لئے آسان ہے

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ

کہہ سیر کرو بیچ زمین کے پس دیکھو کیونکر شروع کیا اللہ نے پیدائش کو پھر

کہہ دیجئے کہ زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ اس نے کس طرح مخلوق کو پہلی بار پیدا کیا (اسی طرح)

اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾

اللہ ہی پیدا کرے گا پیدائش پچھلی کو تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے

پھر خدا ہی مخلوق کو پچھلی بار پیدا کریگا۔ بلاشبہ اللہ ہر بات پر قادر ہے

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾

عذاب کرتا ہے جسکو چاہے اور بخشدیتا ہے جسکو چاہے اور طرف اسی کے پھیرے جاؤ گے

وہ جس کو چاہتا ہے عذاب میں گرفتار کرتا ہے اور جس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۡ وَمَا لَكُمْ

اور نہیں تم عاجز کرنے والے بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمانوں کے اور نہیں واسطے تمہارے

اور نہ تم زمین میں (رہ کر) خدا کو ہرا سکتے ہو اور نہ آسمان پر (جاکر) اور اللہ کے سوا تمہارا

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۲۲﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا ع ۲ ۱۴

سوائے اللہ کے کوئی دوست اور نہ مدد دینے والا وہ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے

نہ کوئی کارساز ہے اور نہ مددگار ہے اور وہ لوگ جو اللہ کے احکام

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَاۗىِٕهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ يَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ

ساتھ نشانیوں اللہ کے اور ملاقات اسکی کے یہ لوگ ناامید ہوئے رحمت میری سے

کے اور اسکے روبرو حاضر ہونے کے منکر ہیں وہ لوگ میری رحمت سے

وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ

اور یہ لوگ واسطے انکے ہے عذاب درد دینے والا وہ پس نہ تھا جواب

ناامید ہیں اور انکے لئے دردناک عذاب ہے تو انکی قوم نے جواب میں کہا

حل لغات۔ لہ اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ۔ ہمزہ عدم رویت کے انکار کے لئے ہے جو موجب تقریر ہے اور واو عطف کے لئے معطوف علیہ مقدر۔ والتقدیر الم ینظروا ولم یعلموا علم ظہور اور انکشاف میں رویۃ کے قائم مقام کر دیا گیا ہے۔ لہ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ کا اسکا عطف یبدئ پر ہے۔ لہ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ۔ ذلک ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ کلمۂ توحید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ میں غیراللہ کی نفی کے بعد الوہیت کو یعنی معبودیت کو خاص اللہ کے لئے ثابت کیا گیا ہے۔ اسلام کا طرۂ امتیاز یہی خالص توحید ہے جو ہر قسم کے شرک کی ملاوٹ سے پاک ہے۔ ورنہ شرک سے ملاوٹ والی توحید تو اسلام سے پیشتر بھی سب قوموں میں تھی اور اب بھی ہے چنانچہ فرمایا وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝ (سورۂ یوسف پارہ ۱۳) یعنی باوجود دعویٰ ایمان کے پھر بھی اکثر لوگ مشرک ہیں اس خالص توحید سے کفار مکہ بھی چڑتے تھے اور اسی کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آپؐ نے نیا دین نکالا ہے ہمارے باپ دادے اس طریق پر نہ تھے۔ الغرض نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا مقصد خالص یہی توحید تھی ور بس: اقتباس از واضح البیان) ابن عباسؓ و مجاہدؒ و سدیؒ نے کہا کہ تم ہی نے ان کے نام گھڑ لئے ہیں کہ یہ اللہ کے شریک اور ہمارے لئے شفیع ہیں جیسے امت کے نادان لوگ کسی بزرگ کا نام مشکل کشا اور کسی کا نام دستگیر ٹھہراتے ہیں اور کسی کا نام غوث الاعظم اور کسی کا نام قطب بتلاتے ہیں۔ عکرمہؒ، حسنؒ، قتادہؒ اور ابن جریرؒ نے یہ معنے کئے ہیں کہ تم بت تراشتے ہو (ابن کثیر) امام الہندؒ فرماتے ہیں یعنی اللہ سے روزی طلب کرو نہ کسی اور سے کیونکہ تمام اختیار اسی کا ہے اور جن کو تم پکارتے ہو ان کا کچھ اختیار نہیں اور وہ روزی پہنچانے میں کچھ دخل نہیں رکھتے، نہ آسمان سے مینہ برسا دیں نہ زمین سے کچھ اُگا دیں اور ان کو کسی نوع کی قدرت نہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے عوام الناس کہتے ہیں کہ انبیاء و اولیاء کو یا امام و شہیدوں کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت تو ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر وہ شاکر ہیں اور اسکے ادب سے دم نہیں مارتے۔ اگر چاہیں تو ایک دم میں الٹ پلٹ کر دیں لیکن شرع کی تعظیم کرکے چپ بیٹھے ہیں سو یہ بات سب غلط ہے بلکہ کسی کام میں انکو دخل نہیں ہے۔ شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں اکثر خلق روزی کے پیچھے ایمان دیتی ہے سو جان رکھو کہ اللہ کے سوا روزی کوئی نہیں دیتا۔ وہی دیتا ہے اپنی خوشی کے موافق لہٰذا اسکے شکرگزار رہو اور اسی کی بندگی کرو ورنہ تم کو لوٹ کر جانا ہے آخر اس وقت کیا منہ دکھاؤ گے۔ مقصد یہ کہ اللہ ہی سے رزق کا سوال کرو اور اسکے بتلائے ہوئے اصول و قوانین کے تحت رزق حلال کی تلاش و کوشش بھی جاری رکھو وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

ف۲ یعنی جھٹلانے سے میرا کچھ نہیں بگڑتا۔ میں صاف صاف تبلیغ و نصیحت کرکے اپنا فرض ادا کرچکا بھلا بُرا سمجھا چکا، نہ مانو گے نقصان اٹھاؤ گے جیسے عاد و ثمود وغیرہ تم سے پہلے اٹھا چکے ہیں۔ موضح القرآن

ف۳ یعنی خود اپنی ذات میں غور کرو پہلے تم کچھ نہ تھے اللہ نے تم کو پیدا کیا، اسی طرح مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کردے گا۔ موضح میں ہے شروع تو دیکھتے ہو دوہرانا اسی سے سمجھ لو۔ یاد رکھو اللہ کے نزدیک تو کوئی چیز بھی مشکل نہیں البتہ تمہارے سمجھنے کی بات ہے کہ جس نے بدوں نمونہ کے اول ایک چیز کو بنایا، نمونہ قائم ہونے کے بعد بنانا تو اور زیادہ آسان ہونا چاہئے۔ موضح

ف۴ منکرین معاد کو فرمایا اپنی ذات کو چھوڑ کر دوسری چیزوں کی پیدائش میں چل پھر کر غور کرو۔ قدرت کی نشانیوں کو دیکھو پہاڑ، درخت جنگلات، نہریں، دریا، سمندر، پھلوں، کھیتوں، باغات، زمین کو دیکھو پہلے یہ کچھ تھا؟ نہیں۔ پھر دوبارہ بھی اللہ ہی پیدا کردے گا۔ اللہ ہی دوست و مددگار ہے اس کے عذاب سے کوئی بچا سکتا ہے اور نہ اس اللہ کو عاجز کرسکتا ہے کہ وہ تم کو نہ پکڑ سکے۔ ابن کثیر و فتح

ف۵ جو لوگ اللہ کی آیات معجزات کو یا دلائل وحدانیت کو نہیں مانتے، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت واسعہ سے ناامید ہیں کیونکہ وہ بعث بعد الموت و جنت و دوزخ کے قائل ہی نہ ہوئے آخرت میں بھی محروم و مایوس ہی رہیں گے۔ ابن کثیر وغیرہ

★ ان کا اسم یسیر خبر اور علی اللہ یسیر کے متعلق۔ ٭ یُنْشِئُ النَّشْاَۃَ۔ النشاۃ مفعول مطلق ہے ینشئ کا بحذف الزوائد۔ اصل میں تھا الانشارۃ جس طرح انبتها نباتا حسنا میں یا بحذف عامل والتقدیر ینشئ فینشؤن النشاۃ الاخرۃ۔ ٭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖ جواب خبر ہے کان کی اور اسم الا ان قالوا اقتلوہ۔

www.KitaboSunnat.com

قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ

قوم اس کی کا مگر یہ کہ کہتے تھے مار ڈالو اسکو یا جلا دو اس کو پس نجات دی اسکو اللہ نے

تو جواب کر اس کو قتل کر ڈالو یا اس کو آگ میں ڈال دو۔ مگر اللہ نے اس کو

النَّارِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ قَالَ اِنَّمَا

آگ سے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں وہ اور کہا ابراہیم نے سوائے اسکے

آگ سے بچا لیا۔ بیشک جو لوگ ایمان رکھتے ہیں انکے لئے اسمیں نشانیاں ہیں اور اس نے کہا کہ اللہ کو

اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَیْنِكُمْ فِی

نہیں کہ پکڑا ہے تم نے سوائے خدا کے بتوں کو دوستی ہے درمیان اپنے بیچ

چھوڑ کر تم نے جو بتوں سے لو لگائی ہے تو صرف دنیا کی زندگی میں باہمی محبت کے

الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ

زندگانی دنیا کے پھر دن قیامت کے کافر ہو جاویں گے بعضے تمہارے بعضوں سے

لئے پھر قیامت کے دن ایک دوسرے کو جھٹلاؤ گے اور ایک دوسرے

وَّ یَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ؗ وَّ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمْ

اور لعنت کریں گے بعضے تمہارے بعضوں کو اور جگہ رہنے تمہارے کی آگ ہے اور نہیں واسطے تمہارے

پر لعنت بھیجو گے۔ اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہوگا اور تمہارا کوئی

مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۲۵﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَ قَالَ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ

کوئی مددگار وقف لازم پس ایمان لایا واسطے اسکے لوط اور کہا ابراہیم نے تحقیق میں وطن چھوڑنے والا ہوں

مددگار نہ ہوگا سو لوط ان پر ایمان لے آئے اور ابراہیم نے کہا کہ میں اپنے پروردگار کی طرف

اِلٰی رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۶﴾ وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ

طرف اپنے رب کے تحقیق وہی ہے غالب حکمت والا وقف اور دیا ہم نے اس کو

ہجرت کرنے والا ہوں بیشک وہ زبردست حکمت والا ہے اور ہم نے اس کو

اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ جَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَ

اسحاق اور یعقوب اور کی ہم نے بیچ اولاد اسکی کے پیغمبری اور

اسحٰق اور یعقوب عطا کئے اور انکی نسل میں پیغمبری اور کتاب کے

الْكِتٰبَ وَ اٰتَیْنٰهُ اَجْرَهٗ فِی الدُّنْیَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ

کتاب اور دیا ہم نے اسکو ثواب اسکا بیچ دنیا کے اور تحقیق وہ بیچ آخرت کے

سلسلہ کو (جاری) رکھا اور انکو دنیا میں بھی انکا صلہ بخشا اور آخرت میں (بھی)

لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۷﴾ وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ

البتہ صالحوں سے ہے وقف اور بھیجا ہم نے لوط کو جس وقت کہا اسنے واسطے قوم اپنی کے تحقیق تم کیا کرتے ہو تم

وہ بلند شیخوں کا روئیں زمرے میں شامل ہونگے اور لوط کو بھی بھیجا۔ جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم بے حیائی کے کام کرتے ہو

الْفَاحِشَةَ ٘ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۸﴾

بے حیائی نہیں پہلے کیا تم سے اس کو کسی نے عالموں میں سے

جو تم سے پہلے دنیا جہان کے لوگوں میں سے کسی نے نہیں کئے

حل لغات۔

لہ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا مَّوَدَّةَ بَیْنِكُمْ اوثانا مفعول اول ہے اتخذتم کا اور دوسرا مفعول محذوف ای اوثانا الھۃ اور جائز ہے کہ دوسرا مفعول مودۃ ہو بتقدیر مضاف ای اتخذتم اوثانا سبب المودۃ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تمام معقول باتیں اور دلائل و براہین سنکر جواب تو ان دلیلوں کا کچھ دے نہ سکے لہذا اپنی قوت سے حق کو دبانے لگے آپس کے مشورہ سے یا تو قتل کر کے قصہ ہی تمام کر دو یا آگ میں جلاؤ کہنے لگے ایک گڑھا کھودو اور اس میں آگ بھڑکاؤ اور اس میں ڈال دو کہ جل کے خاک ہو جائے چنانچہ بے شمار لکڑیاں جمع کر کے گڑھے کے گرد لکڑیوں کی دیواریں قائم کر کے آگ جلائی اور منجنیق کے ذریعہ ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال دیا۔ اللہ جل شانہ نے اپنے خلیل پر آگ کو ٹھنڈی اور سلامت والی گویا باغ و بہار بنا دیا۔ آپ کئی دن اس میں رہنے کے بعد صحیح سالم نکل آئے۔ آپؑ کو اللہ نے لوگوں کا امام و مقتدا بنایا اس لئے کہ آپ نے اپنے نفس کو رحمٰن کی رضا میں خرچ کر دیا اور اپنے لخت جگر بیٹے کی قربانی اور اپنا مال جہانو کی مہمان نوازی کے لئے خرچ کر دیا (ابن کثیر وغیرہ) اس واقعہ سے سمجھا دیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے سچے بندوں کو کس طرح بچا لیتا ہے اور مخالفین حق کو کس طرح خائب و خاسر کرتا ہے۔ نیز معلوم ہوا کہ ہر چیز کی تاثیر اس کے حکم سے ہے جب حکم نہ ہو تو آگ جیسی چیز جلا نہیں سکتی۔ موضح القرقان

ف۲ یعنی دنیا میں بُت اور غیر اللہ کی یہ جھوٹی محبت قیامت کے دن آپس میں عداوت و دشمنی میں بدل جائے گی یعنی وہ شیطان جن کے نام کے تھان مانتے اللہ کے روبرو منکر ہوں گے کہ ہم نے نہیں کہا کہ ہم کو پوجو۔ تب یہ پوجنے والے ان کو پھٹکار دیں گے کہ ہماری نذر نیاز لیکر وقت پر پھر گئے (موضح القرآن) حدیث میں ہے تمام اگلے پچھلوں کو اللہ تعالیٰ میدان حشر میں جمع کرے گا پھر ایک منادی عرش تلے سے آواز دے گا کہ اے توحید والو! یہی آواز تین بار لگائے گا۔ اب اہل توحید سر اُٹھا اٹھا کر کھڑے ہونگے اور آپس کی ناچاقیوں اور لین دین کا مطالبہ کرنے لگیں گے تو اللہ پاک کی طرف سے آواز دی جائے گی کہ اے اہل توحید تم آپس میں ایک دوسرے کو معاف کر دو اللہ تم کو بدلہ دے گا (م ابن کثیر)

ف۳ حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے ابراہیم علیہ السلام کو ان کی قوم کے کسی مرد نے نہ مانا البتہ لوط علیہ السلام نے فوراً بلا توقف تصدیق کی۔ دونوں کا وطن "عراق" میں شہر بابل تھا۔ اللہ کے توکل پر وطن سے نکل کھڑے ہوئے۔ اللہ نے ملک شام میں پہنچ کر بسایا۔ (تنبیہ) وَقَالَ اِنِّیْ مُھَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ میں دونوں احتمال ہیں قائل ابراہیمؑ ہوں یا لوطؑ (موضح) اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیمؑ اور لوطؑ کے بعد عثمان نے سب سے پہلے ہجرت کی۔ فتح و ابن کثیر

ف۴ یعنی اسحاقؑ بیٹا اور یعقوبؑ پوتا دیا جنکی نسل بنی اسرائیل کہلاتی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد بجز ان کی اولاد کے کسی کو کتاب آسمانی اور پیغمبری نہ دی جائے گی۔ چنانچہ جس قدر انبیاء ان کے بعد تشریف لائے ان ہی کی ذریت سے تھے اسی لئے ان کو ابو الانبیاء کہا جاتا ہے۔ موضح میں ہے دنیا میں حق تعالیٰ نے مال اولاد اور عزت اور ہمیشہ کا نام نیک دیا اور ملک شام حبشہ کو ان کی اولاد کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ ۙ وَتَأْتُونَ

کیا تم تحقیق آتے ہو مردوں کے پاس اور کاٹتے ہو راہ اور کرتے ہو

کیا تم مردوں کے پاس جاتے ہو اور رہزنی کرتے ہو اور اپنی مجلسوں میں

فِي نَادِيكُمُ الْمُنكَرَ ۖ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن

بیچ مجلس اپنی کے بے حیائی پس نہ تھا جواب قوم اس کی کا مگر یہ کہ

ناشائستہ حرکتوں کا ارتکاب کرتے ہو۔ سو اس کی قوم کا جواب تھا تو یہ کہ اگر تم اپنے

قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللَّهِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٢٩﴾

کہتے تھے لے آ ہمارے پاس عذاب اللہ کا اگر ہے تو سچوں سے

دعوے میں سچے ہو تو ہم پر اللہ کا عذاب لے آؤ۔

قَالَ رَبِّ انصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ ﴿٣٠﴾ وَلَمَّا ع ۳ ۱۵

کہا لوط نے اے رب میرے مدد دے مجھ کو اوپر قوم مفسدوں کے اور جب

انہوں نے کہا کہ اے میرے رب! مجھے ان فساد برپا کرنے والے لوگوں کے معاملے میں نصرت عطا فرما اور جب

جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا إِنَّا مُهْلِكُو

آئے بھیجے ہوئے ہمارے ابراہیم کے پاس ساتھ بشارت کے کہا انہوں نے تحقیق ہم ہلاک کرنے والے ہیں

ابراہیم کے پاس ہمارے فرشتے خوشخبری لے کر آئے تو انہوں نے کہا کہ ہم اس گاؤں والوں کو

أَهْلِ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۖ إِنَّ أَهْلَهَا كَانُوا ظَالِمِينَ ﴿٣١﴾ قَالَ

اہل اس بستی کے کو تحقیق رہنے والے اس کے ہیں ظالم کہا

ہلاک کرنے آئے ہیں کہ یہاں کے رہنے والے ظالم ہیں ابراہیم نے کہا

إِنَّ فِيهَا لُوطًا ۚ قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَن فِيهَا ۖ لَنُنَجِّيَنَّهُ

تحقیق بیچ اس کے لوط ہے کہا انہوں نے کہ ہم خوب جانتے ہیں اس شخص کو جو بیچ اس کے ہے البتہ نجات دیں گے ہم اس کو

کہ ان میں لوط بھی ہیں انہوں نے کہا کہ ہمیں خوب معلوم ہے اس میں کون کون ہے اس کو اور ان کے گھر کے

وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٣٢﴾ وَلَمَّا أَن

اور اہل اس کے کو مگر جورو اس کی کہ ہے پیچھے رہنے والوں سے اور جب ہوا یہ کہ

لوگوں کو ضرور بچا لیں گے سوا اس کی بیوی کے وہ پیچھے رہنے والوں میں ہوگی اور جب لوط کے

جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالُوا

آئے بھیجے ہوئے ہمارے لوط کے پاس ناخوش ہوا ساتھ ان کے اور تنگ ہوا ساتھ ان کے دل میں اور کہا

پاس ہمارے فرشتے آئے تو انہیں وہ ناگوار گزرے اور انہیں دیکھ کر ان کا دل تنگ ہوا اور فرشتوں نے

لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۖ إِنَّا مُنَجُّوكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ

مت ڈر اور مت غم کھا تحقیق ہم نجات دینے والے ہیں تجھ کو اور اہل تیرے کو مگر عورت تیری کو

کہا ڈریئے نہیں اور نہ غم کھائیے۔ ہم آپ کے گھر کے لوگوں کو ضرور بچا لیں گے بجز آپ کی بیوی کے

كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٣٣﴾ إِنَّا مُنزِلُونَ عَلَىٰ أَهْلِ هَٰذِهِ

کہ ہے پیچھے رہنے والوں سے تحقیق ہم اتارنے والے ہیں اوپر رہنے والوں اس

وہ پیچھے رہ جانے والوں میں ہوگی ہم اس بستی کے لوگوں پر آسمان سے ان کی بدکاریوں کی

حل لغات

۱؎ فِي نَادِيكُمُ الْمُنكَرَ۔ ناد اور ندی اور ندوہ تینوں کے معنی ہیں مجلس بولا کرتے ہیں تجالسوا فی النادی ای فی المجالس۔ اسی سے ہے مکہ کا دار الندوہ جسے قصی نے اس لئے بنایا تھا کہ لوگ اس میں بیٹھ کر مشورہ کریں قال تعالی فلیدع نادیہ الخ المنکر مفعول ہے تاتون کا۔ ۲؎ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ۔ غابر کا لفظ اصل میں ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ قوم لوط کی شرمناک حرکتیں بیان ہو رہی ہیں کہ لواطت کے ساتھ ان کی اور بدعملیاں یہ تھیں کہ راستے روکتے، ڈاکہ زنی کرتے، مجلسوں میں علی الاعلان لغو باتیں بکتے، ہوا نکال کر ہنستے، مینڈھے مرغے لڑاتے، چلتوں پر آوازیں کستے، کنکر پھینکتے، تالیاں بجاتے، کبوتر بازی کرتے، ننگے ہو جاتے، لواطت بھی علی الاعلان کرتے۔ آخر لوط علیہ السلام نے تبلیغ کرنے کے باوجود عاجز آکر اللہ کے آگے ہاتھ پھیلا دیئے کہ خدایا، ان مفسدوں پر میری مدد فرما۔ مجھے غلبہ دے۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ کے معنے پوچھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مسافروں کو کنکریں مارتے اور ان سے ٹھٹھے مذاق کیا کرتے تھے۔ (ابن کثیر وغیرہ) اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شرک و کفر و اخلاقی معاصی زنا لواطت وغیرہ افعال بد یہ سب دنیا میں بنائے فساد ہیں اور ان حرکات کے مرتکب پکے فسادی ہیں۔ وہ حکومتیں بھی اس فساد سے بری الذمہ نہیں ہو سکتیں جن کے ہاں ایسی بد اخلاقیوں کے لئے قانوناً گنجائش رکھی گئی ہے۔

ف۲ یہ فرشتے انسانی شکل میں پہلے بطور مہمان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر آئے۔ آپ نے ضیافت کا سامان تیار کر کے پیش کیا۔ جب دیکھا کہ انکو کھانے کی رغبت نہیں تو دل میں خوف زدہ ہو گئے۔ فرشتوں نے انکی دلجوئی شروع کر دی کہ تمہارے ہاں ایک نیک بچے اسحاق اور ساتھ ہی پوتے یعقوب کے پیدا ہونے کی خوش خبری دی۔ حضرت سارہ علیہا السلام جو وہاں موجود تھیں یہ سنکر تعجب کرنے لگیں (تفصیل سورۂ ہود وغیرہ میں گذر چکی ہے) اب فرشتوں نے اپنا اصلی ارادہ ظاہر کیا جسے سنکر حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے خیال ظاہر کیا کہ اگر وہ لوگ کچھ اور ڈھیل دیئے جائیں تو کیا عجب کہ راہ راست پر آجائیں اس لئے فرمانے لگے کہ وہاں لوط نبی بھی ہیں۔ فرشتوں نے جواب دیا کہ ہم اللہ کے حکم سے ان کو مع خاندان بچالیں گے مگر ان کی بیوی ضرور ہلاک ہوگی کیونکہ وہ قوم کے کفر میں اُن کا ساتھ دیتی رہی ہے۔ یہاں سے رخصت ہو کر وہ امردوں یعنی خوب صورت لڑکوں کی صورتوں میں حضرت لوط علیہ السلام کے پاس پہنچے۔ انہیں دیکھتے ہی لوط علیہ السلام شش و پنج میں پڑ گئے کہ اگر انہیں اپنے پاس ٹھیراتے ہیں تو ان کی خبر پاتے ہی کفار بھڑ بھڑا کر آجائیں گے اور مجھے بھی تنگ کریں گے اور ان لڑکوں کو بھی پریشان کریں گے۔ اگر نہیں ٹھیراتا ہوں تو یہ انکے ہاتھ پڑ جائیں گے۔ قوم کی بدعادات سے واقف تھے اس لئے رنجیدہ ہوئے لیکن فرشتوں نے ان کی یہ گھبراہٹ دور کر دی کہ آپ فکر نہ کیجئے ہم تو اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں ان کو غارت کرنے کیلئے آئے ہیں۔ انکو انکی بدکاریوں کا نتیجہ دکھایا جائے گا اور آپ مع خاندان بجز آپ کی اہلیہ کے بچ جائیں گے۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان کی بستیوں کو زمین سے اٹھایا اور آسمان تک لے گئے، وہاں سے الٹ دیا پھر ان پر ان کے ناموں کے نشان زدہ پتھر برسائے گئے اور جس عذاب کو وہ دُور سمجھ رہے تھے وہ قریب ہی نکل آیا۔ ان کی بستیوں کی جگہ ایک کڑوے گندے بدبودار پانی کی جھیل بنکر رہ گئی جو لوگوں کیلئے عبرت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ عرب کے سفر میں رات دن یہ منظر ان کے پیش نظر تھا (اقتباس از ابن کثیر)

★ ماضی اور باقی دونوں معنے میں مشترک ہے بولا کرتے ہیں فیما غبر من الزمان ای فیما مضے ای الفعل ماض وغابر ای باق۔ سے وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا۔ ذرع اصل میں کہتے ہیں ہاتھ کے پھیلانے کو مگر اس کا استعمال فی اغلب الاحوال طاقت اور قدرت میں ہوتا ہے بولا کرتے ہیں البعیر ظالع ذرعہ ای کلفتہ اکثر من طوقہ او ضقت بالامر ذرعا اذا لم تطقہ۔ یہاں ضاق بہم ذرعا کنایہ ہے عجز سے کیونکہ جس طرح قادر علی الشئ کو طال ذرعہ و ذراعہ سے تعبیر کرتے ہیں اسی طرح عاجز عن الشئ کو ضاق ذرعہ و ذراعہ سے کنایہ کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ لوط اپنی قوم کی تدابیر دفع کرنے سے عاجز ہو گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾

بستی کے عذاب آسمان سے بسبب اسکے کہ تھے وہ فسق کرتے

وجہ سے عذاب نازل کرنے والے ہیں

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِلٰى

اور البتہ تحقیق چھوڑا ہم نے اس میں سے نشان ظاہر واسطے قوم کے کہ جانتے ہیں اور طرف

اور بیشک ہم نے ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں اس بستی کو (عبرت کی) کھلا نشان بنا دیا اور مدین

مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ

مدین کی بھائی انکے شعیب کو پس کہا اے قوم میری عبادت کرو اللہ کو اور

کی طرف انکے بھائی شعیب کو بھیجا انہوں نے کہا کہ اے قوم میری اللہ کی عبادت کرو اور

ارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾

امیدوار رہو دن پچھلے کے اور مت پھرو بیچ زمین کے فساد کرتے ہوئے

آخرت کے دن کی توقع رکھو اور ملک میں فساد نہ کرتے پھرو

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ

پس جھٹلایا اس کو پس پکڑا ان کو زلزلے نے پس صبح اٹھے بیچ

مگر انہوں نے انکو جھٹلایا تو انکو بھونچال نے آ گرفتار کیا اور وہ اپنے گھروں میں

دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَقَدْ تَّبَيَّنَ

گھروں اپنے کے زانوں پر گرے ہوئے وہلاک کیا عاد کو اور ثمود کو اور تحقیق ظاہر ہے

اوندھے پڑے رہ گئے اور عاد اور ثمود کو بھی (ہم نے ہلاک کیا) اور تمہیں

لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۣ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ

واسطے تمہارے گھر ان کے اور زینت دی تھی واسطے انکے شیطان نے

انکے گھر بھی دکھائی دیتے ہیں اور شیطان نے انکے اعمال کو

اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا

عملوں انکے کو پس بند کیا ان کو راہ سے اور تھے سب وہ

انکی نظروں میں خوشنما کر دکھایا سو انکو سیدھی راہ سے روک دیا۔ حالانکہ (وہ) وہ

مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۣ وَلَقَدْ

دیکھنے والے تھے اور ہلاک کیا قارون کو اور فرعون کو اور ہامان کو اور البتہ تحقیق

ہوشیار تھے اور قارون، فرعون اور ہامان کو بھی (ہم نے ہلاک کیا) اور

جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَمَا

آیا انکے پاس موسیٰ ساتھ دلیلوں ظاہر کے پس تکبر کیا انہوں نے بیچ زمین کے اور نہیں

(باوجودیکہ) موسیٰ انکے پاس کھلے نشانات لے کر آئے انہوں نے خدا کی سرزمین میں تکبر کا مظاہرہ کیا

كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ

تھے ہم سے آگے نکل جانے والے پس ہر ایک کو پکڑا ہم نے ساتھ گناہ اسکے کے پس بعض انمیں سے

وہ قابو سے نکل جانیوالے نہ تھے تو ہم نے سب کو انکے گناہوں کی بنا پر پکڑ لیا۔ سو بعضوں پر تو ہم نے

حل لغات۔

لہ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ۔ مفسدین مفعول مطلق ہے لا تعثوا کا کیونکہ لا تعثوا معنی میں ہے لا تفسدوا کے لہ فِىْ دَارِهِمْ۔ دار اگرچہ مفرد ہے گو معنی میں ہے جمع کے ای فی دیارہم اور جمع کی طرف اضافت جس طرح جمع کی جائز ہے ایسا ہی مفرد کی بھی جائز ہے۔ سلہ وَعَادًا وَّثَمُوْدَا دونوں★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ف۱ اول اول حضرت ابراہیم اور حضرت لوط علیہما السلام اللہ کے یہ دونوں پیغمبر فرشتوں کو نہ پہچان سکے اور دل میں ڈرے۔ چہرے پر خوف کے آثار دیکھ کر فرشتے سمجھ گئے اور انھوں نے حقیقت حال بیان کی تب اللہ کے دونوں پیغمبروں کو معلوم ہوا کہ یہ فرشتے ہیں ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ قرآن کریم کے یہ بیانات اس مسئلہ پر صریح دلیل ہیں کہ پیغمبر عالم الغیب نہیں ہوتے۔ فرشتے سامنے موجود ہیں مگر معلوم نہ کر سکے جب تک ان کو بتایا نہ گیا۔ اگر یہ عالم الغیب ہوتے تو دل میں خوف زدہ کیوں ہوتے۔ ف۲ اللہ کے بندے اور اس کے سچے رسول حضرت شعیب علیہ السلام نے مدین میں اپنی قوم کو وعظ سُنایا۔ انھیں اللہ وحدہ لاشریک لہٗ کی عبادت کا حکم دیا کہ خاص اسی کو پوجو اور اسی کا ڈر رکھو۔ اسی پر بھروسہ رکھو۔ اور یہی معنے کلمہ پاک کے ہیں مہر پرستوں، قبر پرستوں نے اللہ تعالیٰ کی امید اور خوف کو چھوڑ دیا۔ کوئی کسی کی قبر پر دوڑتا ہے کوئی نشست گاہ پر گھومتا ہے روضۃ الہدایہ والے لکھتے ہیں اولیاء و بزرگوں کے فوت ہو جانے کے بعد ان سے مدد مانگنا ہرگز جائز نہیں۔ ایسا ہی مدارج العالمین کاشف الاسرار اور مجالس الطالبین وغیرہ میں بھی لکھا ہے غرض کہ حضرت شعیب علیہ السلام نے قوم کو اللہ کے عذابوں سے ڈرایا۔ انھیں قیامت کے ہونے کا یقین دلا کر فرمایا کہ اس دن کے لئے کچھ تیاریاں کر لو۔ لوگوں پر ظلم و زیادتی نہ کرو اللہ کی زمین میں فساد نہ کرو برائیوں سے الگ رہو۔ ان میں ایک عیب یہ بھی تھا کہ ناپ تول میں کمی کرتے لوگوں کے حق مارتے ڈاکے ڈالتے راستے بند کر دیتے تھے۔ ساتھ ہی اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کرتے تھے انھوں نے ان نصیحتوں پر کان نہ دھرے بلا گستاخی سے پیش آئے۔ اس بنا پر عذاب الٰہی ان پر برس پڑا۔ سخت بھونچال آیا اور ساتھ ہی اتنی تیز و تند آواز آئی کہ دل اڑ گئے اور روحیں پرواز کر گئیں اور گھڑی کی گھڑی میں سب کا ڈھیر ہو گیا (م محمدی) ناپ تول میں کمی بیشی کرنا اب بھی بہت سے لوگوں کا شیوہ ہے حالانکہ یہ سخت ترین گناہ ہے۔ حکومتیں اس بارہ میں کڑی نگرانی رکھتی ہیں مگر پھر بھی کرنے والے کر گذرتے ہیں نہ اللہ کا ڈر ہے نہ حکومت کا۔

ف۳ ان میں عادت تھی دغابازی کی دین لین میں مگر شاید راہ بھی لوٹتے تھے (موضح) اس سورت میں اور سورۂ اعراف میں ہے کہ وہ بھونچال سے ہلاک کئے گئے اور سورۂ ہود میں ہے کہ وہ ایک سخت آواز سے مارے گئے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جبرئیل علیہ السلام نے ایک سخت آواز کی اس سے بھونچال آیا اور ان کے دل ہل گئے۔ فتح

ف۴ ان آیات میں اللہ عزوجل ان لوگوں کا بیان فرماتا ہے جنھوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا تو اللہ نے انکو کیسے ہلاک کیا کس کس قسم کا عذاب کیا اور کیونکر بدلہ لیا۔ قوم عاد ہُودؑ کی قوم ہے۔ ثمود صالحؑ کی قوم ہے۔ اور عرب انکے مکان خوب پہچانتے تھے اور رات دن ان کا ادھر گزر ہوتا تھا۔ یہ لوگ کفر اور معاصی کرتے تھے جان بوجھ کر۔ کیونکہ پیغمبروں نے اللہ کا راستہ بخوبی واضح کر دیا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا گمراہی کو سمجھتے تھے دلائل حق کو پہچانتے تھے لیکن عمل نہ کرتے (فتح و ابن کثیر) وہ لوگ عقل و صنعت والے تھے لیکن شیطان نے انکی عقل پر پردہ ڈال دیا تھا۔ بیوقوف بن گئے۔ دین کی سچی راہ نہ سمجھ سکے۔ آج کل بھی اکثر کا یہی حال ہے کہ دنیاوی امور میں بڑے ہوشیار و چالاک ہیں مگر دین سے جاہل و ناآشنا ہیں نماز کا طریقہ بھی صحیح نہیں آتا۔ فائدہ ستاریہ

★ منصوب ہیں فعل مقدر کی وجہ سے ای اہلکنا عادا وثمودا اور یہ اس لئے کہ جملہ فاخذتھم الرجفۃ دلالت کرتا ہے اہلاک پر۔ ؎ وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ۔ ان سب کا عطف ہے عادا و ثمودا پر ای اہلکنا قارون وفرعون و ہامن۔ ؎ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِیْنَ۔ سابقین معنی میں ہے فائتین کے بولا کرتے ہیں سبق طالبہ اذا فاتہ ولم یدرکہ۔ ؎ فَكُلًّا اَخَذْنَا۔ فے تفسیر کے لئے اور کلاً مفعول ہے اخذنا کا مقدم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَّنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ج وَمِنْهُم مَّنْ أَخَذَتْهُ

وہ شخص ہے کہ بھیجا ہم نے | اوپر اس کے | مینہ پتھروں کا | اور بعض انکیں سے | وہ ہے کہ | پکڑا اس کو

پتھر برسائے | اور | بعض کو | زور دار | چیخ نے | آ دبایا۔

الصَّيْحَةُ ج وَمِنْهُم مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ ج وَمِنْهُم

آواز سخت نے | اور بعض انہیں سے وہ ہے کہ | دھنسا دیا ہم نے اسکو | زمین میں | اور بعض انکیں سے

اور کچھ ایسے تھے کہ ہم نے انہیں زمین میں دھنسا دیا اور کچھ لوگوں کو

مَّنْ أَغْرَقْنَا ج وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن

وہ ہے | ڈبو دیا ہم نے اسکو | اور نہ | تھا | اللہ کہ | ظلم کرے ان کو | ولیکن

ہم نے غرق کر دیا۔ اور اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا۔ بلکہ وہ

كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٤٠﴾ مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا

تھے | جانوں اپنی کو | ظلم کرتے | وا | مثال | ان لوگوں کی کہ | پکڑتے ہیں

خود اپنے اوپر ظلم کرتے رہے | جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر | اور معبود

مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ[1] الْعَنكَبُوتِ ج

سوائے | اللہ کے | دوست | مانند | مکڑی کی ہے کہ

بنا رکھے ہیں | انکی مثال (ناتواں) | مکڑی کی سی ہے | جس نے | گھر

اتَّخَذَتْ بَيْتًا ط وَإِنَّ أَوْهَنَ[2] الْبُيُوتِ لَبَيْتُ

بناتی ہے | گھر | اور تحقیق | بہت سست (کمزور) گھروں میں | البتہ گھر

بنایا | اور البتہ | سب گھروں سے بودا | گھر | مکڑی ہی کا ہے

الْعَنكَبُوتِ م لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ (وقف لازم)

مکڑی کا ہے | کاش ہوتے | جانتے | وہ | تحقیق اللہ | جانتا ہے

کاش | وہ | اس بات کو جانتے | بلاشبہ اللہ | جانتا ہے

مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ ط وَهُوَ الْعَزِيزُ

جن کو | پکارتے ہیں | سوائے خدا کے | کسی چیز سے | اور وہ ہے | غالب

جس اس چیز کو جسے وہ | خدا کے | سوا پکارتے ہیں | اور وہ | زبردست

الْحَكِيمُ ﴿٤٢﴾ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ج

باحکمت | وہ | اور | یہ | مثالیں ہیں کہ | بیان کرتے ہیں ہم انکو | واسطے لوگوں کے

اور حکمت والا ہے | اور | یہ | مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں اور

وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ ﴿٤٣﴾ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ

اور نہیں | سمجھتے انکو | مگر | علم والے | وہ | پیدا کیا ہے | اللہ نے | آسمانوں کو

انکو | اہل علم | ہی | سمجھتے ہیں | اللہ نے | آسمان کو اور زمین کو غرض

وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ط إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٤﴾ ع ۴ / ۱۴

اور | زمین کو | ساتھ حق کے | تحقیق | بیچ | اس کے | البتہ نشانی ہے | واسطے ایمان والوں کے وہ

و مصلحت کے ساتھ پیدا کیا۔ بیشک اسمیں ایمان لانے والوں کے لئے نشان ہے

حل لغات۔
[1] كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ عنکبوت مکڑی۔ اگرچہ اس کا اطلاق واحد اور جمع اور مذکر اور مؤنث سب پر یکساں ہوتا ہے لیکن اکثر استعمال میں تانیث لائی جاتی ہے اس کی تے ویسی ہی ہے جیسے طاغوت میں اس کی جمع آتی ہے عناکب اور عنکبوتات و اناالعکاب والعکب والاعکب فاسدا الجموع۔ [2] اَوْهَنَ الْبُيُوتِ۔ اوہن صیغہ اسم تفضیل کا ہے وہن سے اور وہن اور وہنی کہتے ہیں بودے اور سست کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو اس کے گناہ، جرم کے موافق سزا دی۔ توحید الٰہی کے انکار اور رسولوں کی تکذیب میں مختلف عذابوں سے ہلاک کئے گئے۔ قوم نوح غرق ہوئی۔ قوم لوط بھی پتھراؤ سے ہلاک کردی گئی۔ عادیوں پر ہوا بھیجی جو انہیں زمین کے پتھر اُڑا اُڑا کر برسانے لگی وہ سر کے بل گرتے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے۔ ثمودیوں پر چیخ کا عذاب آیا دلوں کو پارہ پارہ کردیا۔ قارون کو مع خزانوں و محلات کے زمین دوز کردیا جو آج تک دھنستا ہی چلا جا رہا ہے۔ فرعون و ہامان اور انکے لشکروں کو دریا بُرد کردیا گیا۔ انکے ہلاک و تباہ کرنے میں اس نے ظلم نہیں کیا کیونکہ اس نے تو پیغمبر بھیجے کتابیں اتار دیں۔ وہ کفر و تکذیب پر اَڑے رہے معاصی سے باز نہ آئے (ابن کثیر و فتح و جامع)
مرتب کہتا ہے کہ اس زمانہ میں بھی لوگوں کے مظالم اور تمرد کی وجہ سے عذاب الٰہی کسی نہ کسی شکل میں آتا ہی رہتا ہے۔ ۱۳۷۵ھ و ۱۳۹۱ھ میں ہندو پاکستان میں جو سیلاب عظیم آیا ہے اس نے ہر دو ملکوں کے ہزاروں باشندگان کو ہلاک و برباد کردیا۔ بستیوں کی بستیاں تہ آب، خون کی ندیاں ہو گئیں۔ یہ آنکھوں دیکھا عذاب ہے۔ باوجود اسکے پھر بھی حضرت انسان کے تمرد و طغیان کا وہی حال ہے خدا ترسی کا پتہ بھی نہیں۔ ایک دوسرے کو کھانے کی فکر میں ہے۔ حسد، نفاق، بدی اور اللہ تعالیٰ کا انکار، اس کے رسولوں کی تکذیب تو آجکل ایک فیشن بنگئی ہے جس میں بہت سے مدعیان اسلام بھی گرفتار نظر آتے ہیں پھر اللہ کے عذاب نہ آئیں تو کیا ہو۔ یا اللہ ہمیں راہ حق کی ہدایت نصیب فرما، اپنے عذابوں سے محفوظ رکھ اور خاتمہ ایمان پر کر آمین یا الٰہ العالمین۔ مرتب
ف۲ جو غیر اللہ کی پوجا پاٹ کرتے ہیں انکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی مکڑی کے جالے میں بارش و دھوپ سردی گرمی سے پناہ چاہے۔ معبودان باطلہ کا آسرا بھی اتنا ہی بودا ہے جتنا مکڑی کا جالا جیسے سب گھروں میں بودے سے بودا مکڑی کا گھر ایسے ہی ان مشرکوں قبر پرستوں پیر پرستوں کا دین سب دینوں سے گرا ہوا کمزور ہے۔ لفظ عنکبوت واحد و جمع مذکر و مؤنث سب پر واقع ہوتا ہے۔ نون اس کا اصلی ہے واو و تا زیادہ ہے بدلیل اس کے کہ جمع میں عناکیب و تصغیر میں عنیکیب کہتے ہیں۔ یہ اسم جنس ہے مراسیل ابی داؤد میں یزید بن مرثد سے مرفوعاً آیا ہے کہ عنکبوت شیطان ہے اللہ تعالیٰ نے اُسے مسخ کرلیا ہے جو کوئی اسے پائے مار ڈالے۔ یزید بن ابیرثد نے کہا مکڑی شیطان ہے (ابن ابی حاتم) علامہ قرطبیؒ نے حضرت علی رضی اللہ سے روایت کیا ہے کہ گھروں کو مکڑی کے جالوں سے صاف رکھو۔ ان کا گھروں میں رہنا مفلسی کا سبب ہے۔ ترجمان
ف۳ یعنی کبھی سننے والا تعجب کرے کہ سب کو ایک لکڑی ہانک دیا۔ بعضے خلق بت پوجتے ہیں بعضے آگ پانی کو بعضے اولیاء انبیاء کو یا فرشتوں کو سو اللہ نے فرمایا کہ اللہ کو سب معلوم ہیں اگر کوئی کچھ کرسکتا تو اللہ سب کو ایک حکم موقوف نہ کرتا اور اللہ کو کسی کی رفاقت نہیں چاہیئے زبردست ہے اور مشورہ نہیں چاہیئے۔ حکمتیں اسی کو ہیں۔ موضح القرآن
ف۴ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْعَالِمُ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللّٰهِ فَعَمِلَ بِطَاعَتِهٖ وَاجْتَنَبَ سَخَطَهٗ (جامع البیان صفحہ ۳۴۳) یعنی عالم وہ شخص ہے جس نے علم پڑھا پھر اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کیا اور اسکی نافرمانی سے بچتا رہا (اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ۔ آمین) اور فرمایا كُلُّ عِلْمٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ اِلَّا مَنْ عَمِلَ بِهٖ (ترغیب صفحہ ۴۳ مطبوعہ ہند) یعنی علم پڑھ کر عمل نہیں کیا تو ثواب اور بزرگی نہیں بلکہ وبال ہے کیونکہ آپ نے فرمایا اِقْرَءِ الْقُرْاٰنَ مَا نَهَاكَ فَاِنْ لَّمْ يَنْهَكَ فَلَسْتَ تَقْرَؤُهٗ (ترغیب صفحہ مذکور) یعنی قرآن کا پڑھنا ٹھیک اسی وقت ہے جبکہ وہ تجھ کو نافرمانی سے روکتا ہے۔ اور اگر نافرمانی سے نہیں بچتا تو گویا تو نے قرآن پڑھا ہی نہیں۔ شب معراج کا واقعہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عَلٰى قَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَّارٍ قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَآءِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ خُطَبَاءُ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ (بخاری و مسلم) وَفِيْ رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ وَيَقْرَؤُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ (ترغیب حوالہ مذکور) یعنی کہ معراج کی رات میں نے ایک جماعت کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ آگ کی مقراضوں قینچیوں سے کاٹے جاتے تھے میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا یہ آپ کی امت کے وہ عالم ہیں جو اوروں کو نیک بات بتاتے تھے لیکن خود عمل نہیں کرتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ کی کتاب کو پڑھتے تھے لیکن عمل نہ کرتے تھے اس وجہ سے ان کو یہ دردناک سزا دی جا رہی ہے (اَعُوْذُ بِاللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ آمین) ف۵ یعنی جب آسمان و زمین اس اکیلے نے بنا دیئے تو چھوٹے چھوٹے کاموں میں اسے کسی شریک یا مددگار کی کیا احتیاج ہوگی، ہوتی تو ان بڑے کاموں میں ہوتی۔ موضح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ

پڑھ جو کچھ وحی کی جاتی ہے طرف تیری کتاب سے اور برپا رکھ

(اے پیغمبر) کتاب جو آپ کی طرف وحی کی گئی اس کو پڑھا کیجئے اور نماز کے پابند رہیے۔ (بلاشبہ) نماز بچاتی ہے اور

الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ

نماز کو تحقیق نماز منع کرتی ہے بے حیائی سے اور نامعقول سے

بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر بڑی چیز ہے۔

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾

اور البتہ یاد اللہ کی بہت بڑی ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ کرتے ہو تم

اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے واقف ہے۔

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا

اور مت جھگڑو تم اہل کتاب سے مگر اس طرح سے کہ وہ بہت اچھی ہے مگر

اور اہل کتاب سے بحث نہ کرو مگر ایسے طریقے سے جو نہایت عمدہ ہو۔ سو ان لوگوں

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ

جو لوگ کہ ظلم کریں ان میں سے اور کہو ایمان لائے ہم ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی ہے طرف ہماری اور

کے جو ان میں سے زیادتی کریں اور کہہ دو کہ جو کتاب ہم پر اتری اور جو کتاب تم پر اتری

اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ

اتاری گئی ہے طرف تمہارے اور معبود ہمارا اور تمہارا ایک ہے اور ہم واسطے اسکے

ہم سب پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ اور ہم اس کے فرماں

مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِيْنَ

مطیع ہیں اور اسی طرح اتاری ہم نے طرف تیرے کتاب پس جو لوگ کہ

بردار ہیں۔ اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف کتاب نازل کی ہے۔ سو جن لوگوں کو ہم نے

اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ مَنْ يُّؤْمِنُ

دی ہم نے ان کو کتاب ایمان لاتے ہیں ساتھ اسکے اور ان مکہ والوں میں سے بعض وہ شخص ہے کہ ایمان لاتا ہے

کتاب دی تھی۔ وہ اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ اور ان (مشرکین) میں سے بعض ایسے ہیں جو

بِهٖ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا كُنْتَ

ساتھ اسکے اور نہیں انکار کرتے ساتھ نشانیوں ہماری کے مگر کافر اور نہیں تھا تو

اس کتاب پر ایمان لے آتے ہیں اور ہماری آیتوں سے تو (ازلی) کافر ہی انکار کرتے ہیں اور (قرآن) سے پہلے

تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا

پڑھتا پہلے اس سے کچھ لکھا ہوا اور نہ لکھتا تو اس کو داہنے ہاتھ اپنے سے اس وقت

تم کوئی کتاب نہیں پڑھتے تھے اور نہ اسے اپنے ہاتھ سے لکھ ہی سکتے تھے (کیونکہ) اگر ایسا

لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾ بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ

البتہ دھوکا کرتے جھوٹے لوگ بلکہ وہ آیتیں ہیں روشن بیچ سینوں

ہوتا تو یہ لوگ ضرور شک کرتے۔ بلکہ یہ قرآن اور روشن آیتیں ہیں۔ ان لوگوں کے سینوں میں

حل لغات۔

لـه اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ۔ الصلوٰۃ اسم ہے انّ کا اور تنھی عن الفحشاء والمنکر خبر۔ فحشاء اور منکر کا فرق کئی جگہ بالتفصیل مذکور ہو چکا۔ ـلـه اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ۔ ہی احسن جملہ ہو کر صلہ ہے التی کا اور التی مع صلہ کے صفت ہے موصوف محذوف کی والتقدیر الا بالخصلۃ التی ہی احسن۔ ـلـه وَكَذٰلِكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہئے اور لوگوں کو سناتے رہئے، نمازوں کو دوام اور وقتوں کی پابندی کا اخلاص و خشوع، خضوع، ارکان وتعدیل طریقہ نبوی کے ساتھ پڑھتے رہنے کا حکم دے رہا ہے۔ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ فُلَانًا يُصَلِّي بِاللَّيْلِ فَإِذَا أَصْبَحَ سَرَقَ فَقَالَ إِنَّهُ سَيَنْهَاهُ مَا تَقُولُ (احمد۔ مشکوٰۃ صفحہ ۱۰۲) یعنی ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ فلاں شخص رات کو نماز پڑھتا ہے پھر صبح کو چوری کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے نماز اس کو اس کام سے روک دے گی۔ کوئی شخص نماز برابر پڑھتا رہے اور پھر بھی اسکی بری عادتیں نہ چھوٹیں تو سمجھنا چاہیئے کہ اسنے نماز ٹھیک کر کے اس کی حقیقت کو سمجھ کر نہیں پڑھا ورنہ نماز ضرور اپنا اثر دکھاتی ہے۔ یقیناً نماز نمازی کو گناہوں اور برائیوں سے روکدیتی ہے جیسے کسی دوا کا استعمال کرنا بخار وغیرہ امراض کو روکدیتا ہے۔ ضروری نہیں کہ ایک ہی خوراک کافی ہو جائے بلکہ بعض دواؤں کے مدت تک التزام کے ساتھ کھانے سے نمایاں اثر ظاہر ہوتا ہے بشرطیکہ مریض کسی ایسی چیز کا استعمال نہ کرے جو اس دوا کی خاصیت کے منافی ہو۔ پس نماز بھی روحانی بیماریوں کے روکنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اطبائے روحانی کی ہدایت کے مطابق اسپر مداومت کیجائے۔ اسکے بعد مریض خود محسوس کریگا کہ نماز کسطرح اسکی روحانی بیماریوں اور برسوں کے روگ کو دور کرتی ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورۂ بالا قول اسپر دال ہے۔ ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ نماز بزبان حال نمازی سے مطالبہ کرتی ہے کہ بے حیائی شرارت سرکشی سے باز آ کیونکہ تو ابھی نماز میں خدا کی وحدانیت الٰہی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور اسکی حکومت و شہنشاہی کا اظہار و اقرار کر کے آیا ہے۔ اب مسجد سے باہر آکر بدعہدی نہ کر جیسا کہ اللہ نے فرمایا إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ الخ (نماز کی تاکید کا بیان صفحہ ۵۵ اسیں اور جماعت وغیرہ کی فضیلت کا بیان صفحہ ۳۷۶ میں بھی لکھی گئی ہے)

ف۲ یعنی مشرکوں کا دین جڑ سے غلط ہے اور کتاب والوں کا دین اصل میں سچ تھا تو انسے اسی طرح نہ جھگڑو کر چڑے انکی بات کاٹو۔ نرمی سے بات واجبی سمجھاؤ مگر جو ان میں بے انصافی پر آئے اسکو سزا دیتی ہے (موضح القرآن) بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا الخ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۰) یعنی یہود و نصاریٰ توریت وغیرہ کو عبرانی زبان میں پڑھتے اور عربی میں اسکا ترجمہ و مطلب بیان کرتے تھے اور انکا کچھ اعتبار نہیں کیونکہ وہ اکثر جھوٹ سے پرہیز نہیں کرتے اسلئے مسلمانوں کو حکم ہوا کہ اس بارے میں نہ انکو جھوٹا کہو نہ سچا کہو کیونکہ معلوم نہیں کہ وہ اسکا مطلب ٹھیک بیان کرتے ہیں یا غلط پس تم یوں کہدیا کرو کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کا اتارا ہوا ہے اسپر ہم ایمان لاتے ہیں خواہ اب ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت اترا ہے یا وہ جو پہلے نبیوں پر اترا تھا۔ اس صورت میں کسی حق بات کا انکار نہ ہوگا اور اہل کتاب کے دھوکہ سے بھی بچے رہو گے۔

ف۳ ان لوگوں میں یعنی مشرکوں میں اور جن کتاب والوں نے اپنی کتاب ٹھیک سمجھی وہ اس کو بھی مانیں گے (موضح)

ف۴ یعنی جگہ بھی شبہ کی کہ اگلی کتاب پڑھکر یہ باتیں معلوم کیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو کبھی نہ استاد کے پاس بیٹھے نہ ہاتھ میں قلم پکڑا (موضح) نزول قرآن سے پہلے چالیس سال آپ کی عمر کے ان ہی مکہ والوں میں گزرے سب جانتے ہیں کہ اس مدت میں نہ آپ کسی استاد کے پاس بیٹھے نہ کوئی کتاب پڑھی نہ کبھی ہاتھ میں قلم پکڑا۔ ایسا ہوتا تو ان باطل پرستوں کو شبہ نکالنے کی جگہ رہتی کہ شاید اگلی کتابیں پڑھکر یہ باتیں نوٹ کر لی ہونگی۔ ان ہی کو آہستہ آہستہ اپنی عبارت میں ڈھال کر سنا دیتے ہیں، گو اس وقت بھی یہ کہنا غلط ہوتا کیونکہ کوئی لکھا پڑھا انسان بلکہ دنیا کے تمام لکھے پڑھے آدمی مل کر اور کل مخلوق کی طاقت اپنے ساتھ ملا کر بھی ایسی بے نظیر کتاب تیار نہیں کر سکتے۔ تاہم جھوٹوں کو بات بنانے کا موقع مل جاتا لیکن جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمّی ہونا مسلمات سے ہے تو اس سرسری شبہ کی بھی جڑ کٹ گئی (موضح الفرقان)

★ أَنْزَلْنَا۔ کاف معنی میں ہے مثل کے اور ذلک اشارہ ہے انزلنا کے مصدر کی طرف ای مثل ذالک الانزال البدیع الموافق لانزال سائر الکتب۔ ملہ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ۔ تخط مشتق ہے خط سے اور خط کہتے ہیں لکھنے کو۔ شہ لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ۔ ارتاب صیغہ واحد مذکر غائب ماضی ہے باب افتعال سے مشتق ریب سے۔ اور ریب کہتے ہیں شک و شبہ کو۔ اصل میں تھا ارتیب یے متحرک ماقبل مفتوح وہ الف سے بدل گئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾
ان لوگوں کے کہ دیے گئے ہیں علم اور نہیں جھگڑا کرتے ساتھ آیتوں ہماری کے مگر ظالم لوگ
جن کو علم دیا گیا ہے ۔ اور ہماری آیتوں سے تو وہی لوگ انکار کرتے ہیں جو ظالم ہیں

وَقَالُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا
اور کہا انہوں نے کیوں نہیں اتاری گئیں اوپر اس کے نشانیاں رب اس کے سے کہہ سوائے اس کے نہیں کہ
اور انھوں نے کہا کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر نشانیاں کیوں نازل نہیں ہوئیں (ان سے) کہہ

الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ
نشانیاں نزدیک اللہ کے ہیں اور سوائے اس کے نہیں کہ میں ڈرانے والا ہوں ظاہر کیا نہیں کفایت کرتا ان کو یہ
نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں اور میں تو کھلم کھلا آگاہ کرنے والا ہوں کیا یہ ان کے لیے کافی

اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ
کہ اتاری ہم نے اوپر تیرے کتاب پڑھی جاتی ہے اوپر ان کے تحقیق بیچ اس کے
نہیں کہ ہم نے آپ پر قرآن نازل کر دیا ہے ۔ جو ان کو پڑھ پڑھ کر سنایا جاتا ہے بے شک اس میں ان

لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِیْ
البتہ رحمت ہے اور نصیحت واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں کہہ کہ کفایت ہے اللہ درمیان میرے
لوگوں کے لیے رحمت اور نصیحت ہے جو ایمان رکھتے ہیں ۔ کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے

وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
اور درمیان تمہارے گواہ جانتا ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے
درمیان خدا کی شہادت کفایت کرتی ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے ۔ اسے سب

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ
اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ساتھ جھوٹ کے اور کفر کیا ساتھ اللہ کے یہ لوگ
معلوم ہے اور وہ لوگ جو باطل پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ سے منکر ہو گئے ہیں یہی وہ لوگ ہیں

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَاۤ
وہی ہیں ٹوٹا پانے والے اور جلدی کرتے ہیں تجھ سے ساتھ عذاب کے اور اگر نہ ہوتا
جو نقصان اٹھانے والے ہیں ۔ اور عذاب طلب کرتے ہیں یہ لوگ جلدی کرتے ہیں اور اگر ایک

اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً
ایک وقت مقرر البتہ آتا ان کے پاس عذاب اور البتہ آوے گا ان کے پاس ناگہاں
سے) ہر چیز کا وقت مقرر نہ ہوتا تو ان پر عذاب آ چکا ہوتا اور عذاب ان پر اچانک آ کر رہے گا

وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَاِنَّ
اور وہ نہیں جانتے ہوں گے ۔ جلدی کرتے ہیں تجھ سے ساتھ عذاب کے اور تحقیق
اور انھیں خبر بھی نہ ہو گی یہ لوگ عذاب طلب کرنے میں جلدی کرتے ہیں اور لاشبہ

جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ
دوزخ البتہ گھیرنے والی ہے کافروں کو جس دن کہ ڈھانک لے گا ان کو عذاب
دوزخ کافروں کو احاطہ کیے ہوئے ہے (اس دن کو یاد کرو) جب اوپر سے ان کو عذاب

حل لغات

ل اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ یہ جملہ مستانفہ ہے ہمزہ انکار و نفی کے لئے اور واو عاطفہ معطوف علیہ مقدر ای اقصر ولم یکفہم آیۃ مغنیۃ عن سائر الآیات۔

ل يَوْمَ يَغْشٰهُمْ یوم ظرف ہے محیطۃ کا یا ایک مقدر فعل کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ وہ آیتیں ان کے سینوں میں ہیں یعنی وہ ان کو حفظ کر لیتے ہیں اور بن دیکھے پڑھتے ہیں اس کے الفاظ و معانی کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ صفت کاملہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے واسطے محقق ہے کیونکہ نزولِ قرآن کے وقت وہی لوگ حافظ قرآن تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کی حفاظت ان مبارک سینوں سے فرمائی۔ جو شخص ان سینوں کا انکار کرے وہ منافق و جاہل ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حقیقی علماء ہیں۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ علم در حقیقت معرفت قرآن ہے (مواہب)

ف۲ یعنی مشرکین معجزہ طلب کرتے ہیں کیا ان کو یہ کتاب معجزے سے کم ہے جس کا عام اعلان یہ ہے کہ ایک ایسی سورۃ بنا دو تو سب عاجز ہو گئے اور قرآن پاک اگلے نبیوں کے سب معجزوں سے پورا اور کامل معجزہ ہے جس کے ہوتے اور کسی معجزہ کی حاجت نہیں کیونکہ یہ معجزہ جب تک جہاں رہے گا تب تک اسکو زوال نہیں اور معجزوں کی طرح۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی اگلے معجزے دیا گیا جس قدر اس کے اتباع ہوتے۔ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے معجزہ دیا کتاب جو مجھ پر وحی کی۔ امید ہے کہ قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ تابعدار ہوں گے (احمد و فتح البیان و ابن کثیر) بعض مسلمان لوگوں نے کچھ باتیں یہودیوں سے سنیں وہ پسند آئیں تو ان کو لکھ لیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ کاغذ لائے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا كَفٰى بِقَوْمٍ ضَلَالَةً اَنْ يَّرْغَبُوْا عَمَّا جَاءَ بِهٖ نَبِيُّهُمْ اِلٰى مَا جَاءَ بِهٖ غَيْرُهٗ اِلٰى غَيْرِهِمْ یعنی کسی قوم کے گمراہ ہونے کو یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنے نبی کی بتلائی ہوئی باتوں کو کافی نہ سمجھیں اور ایسی باتوں کو تلاش کرتے پھریں جو دوسرے لوگوں کے واسطے بتلائی گئی تھیں یعنی خواہ وہ باتیں بتلانے والے دوسرے انبیاء علیہم السلام، عالم، درویش خواہ عام لوگ تھے لیکن جس کے پاس قرآن مجید جیسی کتاب اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے نبی آویں پھر بھی وہ کسی طریق عبادت یا طرز معاشرت وغیرہ میں کسی دوسری چیز کا محتاج رہے تو وہ شخص بے نصیب اور محروم اور بھٹکنے والا نہیں تو اور کیا ہے (لباب صفحہ ۴۷۹ جلد ۲ وحیدی)

ف۳ اللہ کی گواہی یہی کہ سچوں کو دن پر دن بڑھایا اور جھوٹوں کو مٹایا (موضح) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے یعنی اللہ عز و جل میری نسبت یہ گواہی دیتا ہے کہ میں اس کا رسول اور قرآن اُس کی کتاب ہے اور تمہاری نسبت یہ گواہی دیتا ہے کہ تم حق کو جھٹلاتے ہو۔ باطل سے مراد غیر اللہ ہے۔ (فتح البیان)

ف۴ اس امت کا عذاب یہی تھا مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل ہونا، پکڑے جانا۔ سو فتح مکہ میں مکہ کے لوگ بے خبر رہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر سر پر آکھڑا ہوا۔ (موضح القرآن) قیامت کے جلد اور اچانک آجانے کا بیان صفحہ ۳۷۹ و ٣٥٥/٣٦١ وغیرہ میں بھی لکھا گیا ہے۔

ف۵ یعنی آخرت کا عذاب تو فضول مانگتے ہیں۔ اس عذاب میں تو پڑے ہی ہیں۔ یہ کفر اور بُرے کام دوزخ نہیں تو اور کیا ہے جس نے ہر طرف سے انھیں گھیر رکھا ہے۔ موت کے بعد حقیقت کھل جائے گی کہ دوزخ کس طرح جلاتی ہے۔ جب یہی اعمال جہنم کی آگ اور سانپ بچھو بن کر لپٹیں گے۔ (موضح القرآن)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ وَيَقُولُ ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ

اوپر ان کے سے اور نیچے پاؤں ان کے سے اور کہے گا (اللہ تعالیٰ) چکھو جو کچھ تھے تم

ڈھانپ لے گا اور ان کے پاؤں تلے سے ان کو گھیرے گا اور (خدا) کہے گا کہ جو کچھ تم کیا کرتے تھے اس

تَعْمَلُونَ ﴿٥٥﴾ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ

کرتے والی اے بندو میرے جو ایمان لائے ہو تحقیق زمین میری کشادہ ہے

کا مزہ چکھو اے میرے بندو! جو ایمان لا چکے ہو میری زمین وسیع ہے سو تم (جہاں

فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا

پس مجھ ہی کو تم عبادت کرو ہر جی چکھنے والا ہے موت کا پھر طرف ہمارے

بھی رہو) میری ہی عبادت کرو ہر متنفس موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے پھر تم ہماری طرف ہی لوٹ

تُرْجَعُونَ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ

پھیرے جاؤ گے وہاں اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے البتہ جگہ دیں گے ہم ان کو

کر آؤ گے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو جنت کے بالاخانوں

مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

بہشت میں سے بالاخانوں میں سے چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے

میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں رواں ہو رہی ہیں۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے کیا

نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ﴿٥٨﴾ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ

بہت اچھا ہے ثواب عمل کرنے والوں کا جن لوگوں نے کہ صبر کیا اور اوپر پروردگار اپنے کے

عمل کرنے والوں کا (یہ) خوب صلہ ہے (یعنی) جو صبر سے کام لیتے اور اپنے رب پر بھروسہ

يَتَوَكَّلُونَ ﴿٥٩﴾ وَكَأَيِّنْ مِنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا

توکل کرتے ہیں۔ وقف اور کتنے چلنے والے ہیں ہر زمین کے کہ نہیں اٹھاتے بھرتے رزق اپنا

رکھتے ہیں اور بہت سے جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے اللہ

اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦٠﴾ وَلَئِنْ

خدا ہی رزق دیتا ہے انکو اور تم کو اور وہ ہے سننے والا جاننے والا اور اگر

ہی ان کو اور تم سب کو روزی دیتا ہے اور وہ سننے والا ہے اور جاننے والا ہے اور اگر آپ

سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ

پوچھے تو ان سے کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو اور مسخر کیا ہے سورج کو

ان سے پوچھیں کہ کس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور سورج اور چاند کو تابع فرمان

وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٦١﴾ اللَّهُ يَبْسُطُ

اور چاند کو البتہ کہیں گے اللہ نے پس کہاں سے پھیرے جاتے ہیں۔ اللہ کشادہ کرتا ہے

کیا تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے۔ پھر وہ کہاں بہکے چلے پھرتے ہیں۔ اللہ اپنے بندوں میں

الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ

رزق جسے چاہے بندوں اپنوں سے اور تنگ کرتا ہے واسطے اس کے تحقیق اللہ ساتھ

سے جس کے لیے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے بلاشبہ

منزل ۵

حل لغات۔
۲؎ لنبوئنھم من الجنۃ غرفا۔ غرف جمع غرفۃ کی اور غرفہ کہتے ہیں بالاخانے کو۔ یہ مفعول ثانی

ہے نبوئن کا اور تجری الخ غرفا کی صفت۔ ۳؎ نعم اجر العاملین نعم فعل مدح ۔ اجر العاملین فاعل اور مخصوص بالمدح محذوف ای الاعمال الصالحۃ۔

۱؎ فایای فاعبدون۔ فایای کا فا جواب ہے شرط محذوف کا والمعنی ان ارضی واسعۃ ان لم تخلصوا العبادۃ لی فی ارض فاخلصوھا فی غیرھا۔ شرط کو حذف

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی اس دن انھیں اوپر نیچے سے آگ ڈھانک لے گی جیسے دوسری
آیت میں ہے کہ دوزخ ہی ان کا اوڑھنا بچھونا ہوگی۔ اور مقام پر
فرمایا لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ كَفَرُوا حِينَ لَا يَكُفُّونَ عَنْ وُجُوهِهِمُ النَّارَ الخ
یعنی کاش کہ کافر اس وقت جان لیں جب کہ نہ یہ آگ کو اپنے سامنے
سے ہٹا سکیں گے نہ پیچھے سے۔ معلوم ہوا کہ ہر طرف سے ان کفار
کو آگ گھا رہی ہوگی اسپر خداوند عالم کی ڈانٹ ڈپٹ ہوگی کہ لو اب
عذاب کا مزہ چکھو۔ یہ وہ جہنم ہے جسے تم جھٹلاتے رہے۔ اب جہنم میں
جاؤ تمھارا صبر کرنا نہ کرنا یکساں ہے۔ تمھارے اعمال کی سزا اب
تم کو ضرور ملے گی اور ہمیشگی ہی پڑے گی (م ابن کثیر) نیز موضح القرآن
میں ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کہے گا یا وہ عذاب ہی بولے گا جیسے زکوٰۃ دینے
والے کا مال، حدیث میں آیا ہے کہ سانپ ہو کر گلے میں پڑے گا کاٹے چیرے گا
اور کہے گا میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں۔ (زکوٰۃ کا تفصیلی بیان
صفحہ ۱۰۶ و ۲۷۹/۲۸۲ کے فوائد میں بھی لکھا گیا ہے) ف۲ یعنی جس
شہر میں دین کے قائم رکھنے کی قدرت نہ رکھیں وہاں سے ہجرت کر کے
جہاں اللہ کا دین اور توحید و عبادت کا حق ادا کر سکیں وہاں چلے جاویں
زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
سب شہر اللہ کے شہر ہیں اور سب بندے اللہ کے بندے ہیں جہاں تو
بھلائی کر سکے وہاں اقامت کر (احمد۔ ابن کثیر) حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ
لکھتے ہیں جب کافروں نے مکہ میں بہت زور باندھا تو مسلمانوں کو
ہجرت کا حکم ہوا چنانچہ اسی تراسی گھر حبشہ چلے گئے اسکو فرمایا کہ کوئی دن
کی زندگی ہے جہاں بن پڑے وہاں کاٹ دو، پھر ہمارے پاس اٹھ کر
آؤ گے۔ اس میں مہاجرین کی تسلی کر دی تا وطن چھوڑنا اور حضرتؐ سے
جدا ہونا دل پر بھاری نہ گزرے گویا جتلا دیا کہ وطن، خویش و اقارب
رفقاء اور چھوٹے بڑے آج نہیں کل چھوٹیں گے۔ فرض کرو اس وقت
مکہ سے ہجرت نہ کی تو ایک روز دنیا سے ہجرت کرنا ضروری ہے مگر وہ
بے اختیار ہوگا۔ بندگی اس کا نام ہے کہ اپنی خوشی اور اختیار سے
ان چیزوں کو چھوڑ دے جو پروردگار حقیقی کی بندگی میں مزاحم اور
خلل انداز ہوتی ہیں۔

ف۳ ابن ابی حاتم نے ابو مالک سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں ایسے محل ہیں جن کا باہر اندر سے اور اندر باہر سے
نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ان کے لئے تیار کئے ہیں جو کھانا کھلائے اور
خوش کلام کرے اور بہت نماز روزے رکھے، رات کو تہجد پڑھے جب کہ
لوگ سوتے ہیں۔ پھر فرمایا اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں ہر حال میں یعنی
دین و دنیا کے کاموں میں۔ حدیث میں آیا ہے اگر تم اعتماد کرو اللہ تعالیٰ
پر ٹھیک ٹھیک اعتماد تو البتہ روزی دے تم کو جیسی کہ روزی دیتا ہے پرندوں
کو نکلتے ہیں صبح بھوکے اور پھر آتے ہیں شام کو اپنے گھونسلوں میں سیر ہو کر
ترمذی، ابن ماجہ۔ ابن کثیر۔

ف۴ یہ روزی کی طرف سے خاطر جمع کر دی کہ اکثر جانوروں کے گھر میں
کل کا قوت نہیں ہوتا نیا دن اور نئی روزی (موضح) عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلَ بَعْضَ حِيطَانِ الْأَنْصَارِ فَجَعَلَ يَلْتَقِطُ مِنَ
التَّمْرِ وَيَأْكُلُ فَقَالَ لِي يَا ابْنَ عُمَرَ مَا لَكَ لَا تَأْكُلُ قُلْتُ لَا أَشْتَهِيهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ لَكِنِّي أَشْتَهِيهِ وَهَذِهِ صُبْحُ رَابِعَةٍ مُنْذُ لَمْ أَذُقْ طَعَامًا وَلَوْ شِئْتُ
لَدَعَوْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَأَعْطَانِي مِثْلَ مُلْكِ كِسْرَى وَقَيْصَرَ فَكَيْفَ يَا ابْنَ عُمَرَ
إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يَخْبَئُونَ رِزْقَ سَنَتِهِمْ وَيَضْعُفُ الْيَقِينُ فَوَاللَّهِ مَا بَرِحْنَا
حَتَّى نَزَلَتْ وَكَأَيِّنْ مِنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمُرْنِي
بِكَنْزِ الدُّنْيَا وَلَا بِاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ فَمَنْ كَنَزَ دُنْيَا يُرِيدُ بِهَا حَيَاةً بَاقِيَةً فَإِنَّ
الْحَيَاةَ بِيَدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَلَا وَإِنِّي لَا أَكْنِزُ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا أَخْبَأُ رِزْقًا
لِغَدٍ (ترغیب صفحہ ۵۸۳) وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہمراہ چلے پس ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے اور زمین
کے نیچے پڑی ہوئی کھجوریں کھانے لگے آپؐ نے فرمایا کہ اے ابن عمرؓ تو کیوں
نہیں کھاتا؟ میں نے عرض کیا کہ مجھ کو بھوک نہیں۔ آپؐ نے فرمایا مجھے تو
بھوک ہے۔ آج چوتھا روز ہے کہ میں نے کچھ نہیں کھایا حالانکہ اگر میں اللہ
سے دعا کروں کہ مجھ کو کسریٰ و قیصر کے برابر بادشاہت دیدے تو مجھے
امید ہے اللہ پاک ضرور میری دعا قبول فرما کر مجھے عطا فرما دے یعنی
بہت کچھ سامان اور عیش دیدے لیکن دنیا کا عیش اس قابل نہیں کہ
میں اس کو قبول کروں پھر فرمایا اے ابن عمرؓ اس وقت کیا کیفیت ہوگی
جب لوگ ایک ایک سال کا سامان جمع کر کے رکھنے لگیں گے اور یقین و
توکل کم ہو جائے گا یعنی مسلمانوں کی وہ حالت اچھی نہ ہوگی۔ ابن عمر
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قسم ہے اللہ کی ہم وہیں تھے جو یہ آیت اتری وَ
كَأَيِّنْ مِنْ دَابَّةٍ الخ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محنت کرنے والوں کو
بھی اللہ ہی روزی دیتا ہے اور جو محنت نہیں کرتے کما نہیں سکتے ان کو
بھی اللہ ہی دیتا ہے سب کا رزق اسی کے اختیار و قبضہ میں ہے
حدیث ہذا میں اعلیٰ درجہ کے توکل کا ذکر ہے ورنہ جب کہ غلہ ہر جگہ ملتا ہو
تو ذخیرہ کرنا منع نہیں۔ (صبر و توکل کا زیادہ بیان صفحہ ۳۲۴ و ۳۳۴
کے فوائد میں بھی لکھا گیا ہے۔

---

۱ کر کے مفعول مقدم یعنی ایای کو اس کے قائم کر دیا گیا اور فاعبدون میں فا ترتیب کے لئے ہے۔ ۲ اَلَّذِينَ صَبَرُوا یہ صفت ہے العاملین
کی یا بنا بر مدح کے منصوب ہے ۳ وَكَأَيِّنْ مِنْ دَابَّةٍ۔ کأین مرکب ہے کاف تشبیہ اور ای بمعنی من سے مرکب معنی میں ہے کم کے مرکب کو نون سے
اور غیر مرکب کو بغیر نون کے لکھتے ہیں۔ اس میں تین لغت اور بھی ہیں جیسا کہ کتب نحو میں نہایت بسط کے ساتھ مذکور ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٦٢﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّن نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

ہر چیز کے جاننے والا ہے وہ اور اگر پوچھے تو اُن سے کون شخص اتارتا ہے آسمان سے پانی

اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کس نے آسمان سے بارش نازل کی اور کس نے زمین

فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِن بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلِ

پس زندہ کرتا ہے ساتھ اس کے زمین کو پیچھے موت اس کی کے البتہ کہیں گے اللہ کہہ

کو خشک پڑی تھی، اس کے بعد شگفتہ اور زندہ کر دیا، تو وہ کہیں گے کہ اللہ نے، کہہ دیجیے کہ تمام

الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٦٣﴾ وَمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ

سب تعریف واسطے اللہ کے ہے بلکہ اکثر ان کے نہیں سمجھتے اور نہیں ہے یہ زندگانی

تعریف اللہ ہی کے لیے زیبا ہے لیکن اکثر ان میں نہیں سمجھتے اور دنیا کی یہ زندگی

الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ ۚ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۚ

دنیا کی مگر کھیل اور مشغولہ اور تحقیق گھر آخرت کا البتہ وہ ہے زندگانی

لہو و لعب ہے اور دار آخرت ہی تو صحیح معنوں میں زندگی ہے کاش

لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٦٤﴾ فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ

اگر ہوتے جانتے پس جس وقت سوار ہوتے بیچ کشتی کے پکارتے ہیں اللہ کو

یہ لوگ سمجھتے پھر جب یہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو نہایت اخلاص

مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ

خالص کر کر واسطے اس کے عبادت کو پس جب نجات دیتا ہے ان کو طرف جنگل کے ناگہاں وہ

کے ساتھ اللہ کو پکارتے ہیں پھر جب وہ ان کو خشکی تک پہنچا دیتا ہے تو فوراً شرک

يُشْرِكُونَ ﴿٦٥﴾ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ وَلِيَتَمَتَّعُوا ۖ وقفة فَسَوْفَ

شریک لاتے ہیں ۔ تو کہ کفر کریں ساتھ اس چیز کے کہ دی ہے ہم نے ان کو اور تو کہ فائدہ اٹھاویں پس البتہ

کرنے لگتے ہیں تا کہ جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس کی ناشکری کریں۔ اور تا کہ وہ کچھ اور دنیا کا

يَعْلَمُونَ ﴿٦٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ

جانیں گے ۔ ق کیا نہیں دیکھا انہوں نے یہ کہ کیا ہے ہم نے حرم کو امن والا اور اچکے جاتے ہیں

فائدہ حاصل کر لیں سو بہت جلد ان کو معلوم ہو جائیگا۔ کیا انہوں نے کبھی غور نہیں کیا کہ ہم نے حرم کو امن کی جگہ قرار دیا ہے اور

النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ

لوگ گرد اس کے سے کیا پس ساتھ جھوٹ کے ایمان لاتے ہیں اور ساتھ نعمت اللہ کے

لوگ اس کے گرد و پیش سے نکالے جا رہے ہیں کیا یہ لوگ جھوٹے معبودوں پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں سے

يَكْفُرُونَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا

کفر کرتے ہیں ۔ ق اور کون ہے بہت ظالم اس شخص سے کہ باندھ لیا اس نے اوپر اللہ کے جھوٹ

ناشکری کرتے ہیں اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا جب

أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى

یا جھٹلایا سچ کو جب آیا پاس اس کے کیا نہیں بیچ دوزخ کے جگہ رہنے کے واسطے

حق بات اس کو پہنچے تو وہ اس کو جھٹلانے لگے۔ کیا وہاں ایسے منکروں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں

حل لغات

ل اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۔ اقبال علی الباطل کو لعب اور اعراض عن الحق کو لہو کہتے ہیں ۔ ل لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۔ حیوان مصدر ہے حیّ کا جس طرح حیاۃ لیکن حیوان میں مبالغہ ہے جو حیاۃ میں نہیں ۔ یہ اصل میں حییان دوسری ی واؤ سے بدل گئی ۔ ل لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ لیکفروا کا لام لام کے ہے یا لام امر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ ناپ کر دیتا ہے، یعنی کم کر دے (موضح) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یَدُ اللّٰہِ مَلْاٰی لَا یُغِیْضُھَا نَفَقَۃٌ سَحَّاءُ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ اَرَءَیْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَغِضْ مَا فِیْ یَدِہٖ وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَآءِ وَبِیَدِہِ الْمِیْزَانُ یَخْفِضُ وَیَرْفَعُ (بخاری باب الایمان بالقدر) یعنی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بھرے ہوئے ہیں کتنا ہی انعام و بخشش کرے اس کے خزانہ میں کمی نہیں آتی رات دن بخشش جاری ہے۔ خیال کرو جب سے زمین و آسمان تمام جہان کو پیدا کیا کس قدر خرچ کرنے بخشش کرنے کے باوجود اس کے خزانہ میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں آئی حالانکہ اول کوئی چیز نہیں تھی اس کا عرش پانی پر تھا اور سب چیزوں کا اندازہ اور ترازو اس کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہے کم دے جس کو چاہے زیادہ دے اس واسطے اللہ ہی سے مانگنا چاہیے۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ الْغِنٰی لَیْسَ عَنْ کَثْرَۃِ الْعَرَضِ وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ وَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُؤْتِیْ عَبْدَہٗ مَا کُتِبَ لَہٗ مِنَ الرِّزْقِ فَاَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ خُذُوْا مَا حَلَّ وَدَعُوْا مَا حَرُمَ (رواہ ابو یعلی) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو! تونگری مال و اسباب کی زیادتی سے نہیں ہوتی بلکہ اصل تونگری دل کی بے پروائی اور نفس کی قناعت ہے۔ جو کچھ روزی قسمت میں لکھدی ہے وہ اللہ تعالیٰ پہنچا کر ہی رہے گا۔ بس تم روزی کی طلب میں اچھائی اور بہتری ظاہر کرو حلال سے لو حرام کو چھوڑ دو۔

ف۲ یہ عرب کے مشرکین کا بیان ہے کہ ایسے سخت وقت اپنے بتوں اور جھوٹے معبودوں کو چھوڑ کر اکیلے اللہ کو پکارتے تھے۔ مگر آج کل کے مشرک سمندروں اور جہازوں میں بھی غیر اللہ کو پکارتے ہیں کوئی علی مولا، کوئی خواجہ خضر کو، کوئی نبی ولی، غوث و شہید کو حالانکہ اللہ کے سوا کوئی بچانے والا نہیں (فائدہ ستاریہ)

ف۳ یہ لام تہدید و زجر کے لئے ہے جیسے دوسری آیت میں فرمایا اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ یعنی کرتے جاؤ جو چاہو۔ کوئی کسی سے کہے کہ میرے مال کو اڑاتا جا میں تیری ایک ہی دفعہ خبر لوں گا اور پوچھ لوں گا (جامع البیان)

ف۴ مکہ کے لوگ اللہ کے گھر کے طفیل دشمنوں سے پناہ میں تھے اور سارے ملک عرب میں فساد تھا۔ بتوں کے جھوٹے احسان مانتے ہیں۔ یہ سچا احسان اللہ کا نہیں مانتے۔ (موضح)

؂ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی۔ کسی چیز کو اس کے غیر محل میں رکھنے کو ظلم کہتے ہیں تو جو شخص کسی چیز کو ایسی جگہ رکھے کہ وہ اس کی جگہ نہیں ہے ایسا شخص ظالم کہلاتا ہے اور اگر ایسی جگہ رکھے کہ وہ اس کی جگہ ہونا ناممکن ہے تو اسے اَظْلَمُ کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ

کافروں کے اور جن لوگوں نے کہ محنت کی بیچ راہ ہماری کے البتہ دکھا دیں گے ہم ان کو راہ اپنی

نہیں ہے اور جن لوگوں نے ہماری راہ میں مصیبتیں برداشت کیں ہم بھی ضرور انہیں اپنے رستے

وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾ ع

اور تحقیق اللہ البتہ ساتھ احسان کرنے والوں کے ہے ع۷

دکھا دیں گے اور بے شک اللہ نیکو کاروں کے ساتھ ہے

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ روم مکی ہے اور وہ ساٹھ آیتیں ہیں اور چھ رکوع ہیں

سورۃ روم مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ساٹھ آیتیں اور چھ رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا مہربان ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿۲﴾ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ

مل مغلوب ہو گئے ہیں رومی بیچ بہت نزدیک زمین کے یعنی شام کے اور وہ

الٓمّٓ رومی مغلوب ہو گئے قریب کی سرزمین میں (یعنی شام میں) اور وہ اپنے مغلوب

بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ﴿۳﴾ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ

پیچھے مغلوب ہونے اپنے کے شتاب غالب آویں گے بیچ کئی ایک برس کے واسطے اللہ کے ہے حکم

ہونے کے بعد پھر جلدی ہی غالب آجائیں گے چند ہی سال میں پہلے بھی اختیار اللہ ہی کو تھا

مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۴﴾

پہلے سب سے اور پیچھے سب سے اور اس دن خوش ہوں گے مسلمان

اور اب بھی اسی کو ہے اور اس دن (جب کہ رومی غالب آئیں گے) مسلمان اللہ کی امداد پر خوش ہو جائیں گے

بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۵﴾

ساتھ مدد خدا کے مدد کرتا ہے جس کو چاہتا ہے وہ اور وہی ہے غالب مہربان

وہ جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے اور وہ زبردست رحم والا ہے

وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

وعدہ کیا اللہ نے نہیں خلاف کرتا اللہ وعدہ اپنا و لیکن اکثر لوگ

یہ اللہ کا وعدہ ہے اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚۖ

نہیں جانتے جانتے ہیں ظاہر کو زندگانی دنیا کی سے

نہیں جانتے یہ دنیاوی زندگی کے ظاہر کو جانتے ہیں اور آخرت کی

وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا

اور وہ آخرت سے وہی ہیں غافل ولا کیا نہیں فکر کیا انہوں نے

طرف سے بجز غافل ہیں کیا انہوں نے اپنے دل میں

حل لغات۔ لہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا۔ فِيْنَا میں ایک مضاف محذوف ہے ای فی شاننا فی حقنا۔ لہ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ۔ اَدْنٰى معنی میں ہے اقرب کے اور الارض سے مراد ہے ارض العرب کیونکہ الف لام تعریف کا ہے۔ اور عرب کے نزدیک جو اس کے مخاطب ہیں ان ہی کی زمین معہود ہے۔ سے فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ۔ بضع مبہم عدد کے لئے مستعمل ہوا کرتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ اس میں وہ بندے داخل ہیں جو علم سنت کے موافق عمل کرتے ہیں تو اللہ انکو اپنی راہیں دکھلاتا ہے یعنی انکو وہ معارف منکشف ہوتے ہیں جو انکے علم میں نہیں تھے۔ ابو سلیمان دارانی نے فرمایا کہ جس شخص کو کسی امر خیر کا الہام ہو تو اسے اس وقت عمل کرے جب قرآن وحدیث واثر سے ثبوت مل جائے اور اپنے قلب کی موافقت پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے (ابن ابی حاتم کذا فی تفسیر ابن کثیر) حسن بصریؒ نے مجاہدہ سے مراد خواہش نفسانی کی مخالفت لی ہے۔ خواہش نفسانی ہر ایسی خواہش کو کہتے ہیں جو شرع کے مخالف ہو۔ فضیل بن عیاضؒ نے کہا کہ جنھوں نے علم حاصل کرنے میں مجاہدہ کیا انکو اللہ تعالیٰ عمل کی راہ دکھاتا ہے۔ سہل بن عبداللہ نے کہا کہ جنھوں نے سنت قائم کرنے میں کوشش کی اللہ تعالیٰ اسکو جنت کی ہدایت فرماتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنھوں نے طاعت الہی میں مجاہدہ کیا تو اللہ اسکو ثواب کی راہ دکھاتا ہے (مواہب وغیرہ)

ف۲ الٓمّٓ حروف مقطعات سے ہیں اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِمُرَادِہٖ۔ سورۂ روم بلا خلاف کی ہے اسمیں ساٹھ آیات آٹھ سو انیس کلمات اور ۳۵۳۴ حروف ہیں۔ ایک صحابی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو صبح کی نماز پڑھائی تو اس میں سورۂ رُوم پڑھی۔ پس آپ کی قرارت میں التباس ہوا۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ ہماری نماز میں وہ لوگ التباس کا باعث ہوتے ہیں جو بغیر طہور کے حاضر ہوتے ہیں پس جو شخص آوے اسکو چاہیے اچھی طرح طہور کے ساتھ آوے رواہ ابن ابی شیبہ (م مواہب) معلوم ہوا کہ بھلائی اور برائی کا اثر اپنے ہم جلیس وہم نشین پر ضرور پڑتا ہے۔

ف۳ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ پانچ چیزیں گزر چکی ہیں دخان، الزام، بطشہ، شق قمر کا معجزہ اور رومیوں کا غالب ہونا (ابن کثیر) بعض مشرکین نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آج ہمارے بھائی ایرانیوں نے تمھارے بھائی رومیوں کو مٹا دیا ہے کل ہم بھی تمھیں اسی طرح مٹا ڈالیں گے۔ اس وقت قرآن نے سلسلۂ اسباب ظاہری کے بالکل خلاف عام اعلان کر دیا کہ بے شک اس وقت رومی فارس سے مغلوب ہو گئے لیکن نو سال کے اندر اندر وہ پھر غالب ومنصور ہونگے۔ اسی پیشین گوئی کی بنا پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بعض مشرکین سے شرط باندھ لی (اس وقت تک ایسی شرط لگانا حرام نہ ہوا تھا) کہ اگر اتنے سال تک رومی غالب نہ ہوئے تو میں سَو اونٹ تم کو دونگا ورنہ تم مجھ کو دینا۔ آخر رومی اہل کتاب کو اللہ تعالیٰ نے ایران کے مجوسیوں پر غالب فرمایا۔ اسی دن بدر میں مسلمان مکہ کے کافروں پر غالب آئے اور کلام الہی کی پیشین گوئی بالکل صحیح ثابت ہوئی اور بہت لوگ مسلمان ہو گئے ابو بکر رضی اللہ عنہ مشرکین کو سَو اونٹ دے چکے تھے اب وصول کئے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق صدقہ کر دیئے گئے۔ (ابن کثیر موضح القرآن سلفیہ وغیرہ)

ف۴ یہ لوگ دنیاوی زندگی کی ظاہری سطح کو جانتے ہیں یہاں کی آرائش کھانا پینا اوڑھنا پہننا پیسہ کمانا مزے اڑانا بس یہی انکے علم وتحقیق کی انتہا ہے۔ آج تمام یورپ وایشیا امریکہ وغیرہ کا تقریباً یہی حال ہے نت نئی ایجادات نے آخرت سے یکسر غافل کر دیا ہے اِلَّا مَنْ رَّحِمَہُ اللّٰہُ۔ صد افسوس کہ بعض لکھے پڑھے مسلمان بھی ان دہریوں کا اثر قبول کر کے ایمان واسلام سے بیگانہ بنتے جا رہے ہیں، اسکی خبر ہی نہیں کہ اس زندگی کی تہ میں ایک دوسری زندگی کا راز چھپا ہوا ہے جہاں پہنچکر اس دنیوی زندگی کے بھلے برے نتائج سامنے آئیں گے یعنی دنیا آخرت کیلئے ایک سبب ووسیلہ ہے پس اس میں آخرت کیلئے طاعۃ اللہ والرسول اور نیک عملوں کا توشہ حاصل کرنا ضروری ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کفار صرف دنیا کا آباد کرنا جانتے ہیں اور امر دین کی اصلاح سے محض جاہل ہیں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو دجال کے فتنہ وآفات دنیاوی واخروی سے بچائے۔ آمین (ابن کثیر وفتح وغیرہ)

★ ہے جس کا اطلاق تین اور دس کے درمیانی عدد پر ہوا کرتا ہے۔ ؎ لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ۔ قبل اور بعد دونوں ظرف زمان اور مقطوع عن الاضافۃ ہونے کی وجہ سے مبنی علی الضم ہیں۔ تقدیر عبارت یوں ہے للہ الامر من قبل الغلبۃ ومن بعدہا۔ یا یوں کہو من قبل ہذہ المدۃ ومن بعدہا۔

؎ وَعْدَ اللّٰہِ۔ وعد مصدر ہے مؤکد لنفسہ کا ذقیل وعد اللہ وعدا۔ ؎ لَا یُخْلِفُ اللّٰہُ حال واقع ہوا ہے وعد اللہ سے ای وعد اللہ وعدا غیر مخلف۔

؎ وَھُمْ عَنِ الْاٰخِرَۃِ ھُمْ غٰفِلُوْنَ۔ وہم عن الاخرۃ الخ جملہ اسمیہ ہو کر یعلمون کا معطوف دوسرا ہُم پہلے کی تکرار یا مبتداء اور غٰفلون خبر مبتدا خبر دونوں مل کر پہلے ہُم کی خبر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا

بیچ جیوں اپنے کے نہیں پیدا کیا ہے اللہ نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ

غور نہیں کیا کہ اللہ نے آسمان کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مصلحت ہی

بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ

درمیان ان دونوں کے ہے مگر ساتھ حق کے اور وقت مقرر کے اور تحقیق بہت

سے پیدا کیا ہے اور ایک وقت مقرر تک کے لیے اور بہت سے لوگ اپنے پروردگار

النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾ اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ

لوگ ساتھ ملاقات پروردگار اپنے کے البتہ کافر ہیں کیا نہیں سیر کی انہوں نے بیچ زمین کے

سے ملنے کے قائل ہی نہیں کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں

فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا

پس دیکھیں کیوں کر ہوا آخر کام ان لوگوں کا کہ تھے پہلے ان سے تھے

اور چلتے پھرتے تو دیکھتے کہ جو لوگ پہلے ہو چکے ہیں ان کا کیسا انجام ہوا وہ لوگ ان سے

اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَاۤ اَكْثَرَ

زیادہ ان سے قوت میں اور پھاڑا تھا انہوں نے زمین کو اور آباد کیا تھا اس کو زیادہ

زور وقوت میں کہیں بڑھ کر تھے اور انہوں نے زمین کو جوتا اور جس قدر انہوں نے

مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ

اس سے کہ آباد کیا انہوں نے اور آئے تھے انکے پاس پیغمبر انکے ساتھ دلیلوں کے پس نہ تھا

زمین کو آباد کیا ہے اس سے کہیں زیادہ انہوں نے آباد کیا تھا اور ان کے پاس بھی ان کے رسول نشانیاں

اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾ ثُمَّ

اللہ کہ ظلم کرے انکو ولیکن تھے جانوں اپنی کو ظلم کرتے پھر

لے کر آئے تھے (مگر انہوں نے نہ مانا) تو اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہ اپنے آپ پر ظلم کرتے رہے پھر

كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰۤى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ

ہوا آخر کام ان لوگوں کا کہ برائی کرتے تھے برا اس واسطے کہ جھٹلاتے تھے نشانیوں

جن لوگوں نے برا کام کیا ان کا انجام برا ہوا کیونکہ انہوں نے خدا کی آیتوں

اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۰﴾ اَللّٰهُ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ

اللہ کی کو اور تھے ساتھ انکے ٹھٹھا کرتے اللہ پہلی بار کرتا ہے پیدائش پھر

کو جھٹلایا اور ان کی ہنسی اڑاتے تھے اللہ ہی خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی اس کو دوبارہ

یُعِیْدُهٗ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُبْلِسُ

دوبارہ کریگا اسکو پھر طرف اسی کے پھیرے جاؤ گے اور جس دن برپا ہوگی قیامت ناامید ہوں گے

پیدا کرے گا پھر اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے اور جس دن قیامت برپا ہوگی گناہ گار ناامید ہو رہ

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا

گنہگار اور نہ ہوں گے واسطے انکے سے شریکوں انکے کوئی شفاعت کرنیوالے اور ہوجاوینگے

جائیں گے اور ان کے (بنائے ہوئے) شریکوں میں سے کوئی ان کا سفارشی نہ ہوگا اور وہ اپنے (خود ساختہ

حل لغات۔

۱؎ فینظروا اسکا عطف ہے یسیروا پر اور جب یہ ہے تو جس طرح تقریر و توبیخ کے حکم میں داخل ہے یہ بھی داخل ہے والمعنی قد ساروا فی اقطار الارض و شاہدوا۔

۲؎ کانوا اشد منھم قوۃ۔ اشد خبر ہے کانوا کی اور قوۃ اشد سے تمیز واقع ہوا ہے۔

ع ۴

منزل ۵

۳؎ واثاروا الارض۔ اثاروا ماخوذ ہے اثارۃ سے اور اثارہ کہتے ہیں زراعت و کھیتی کرنے کے لیے زمین کو الٹ پلٹ کرنے کو اور پانی اور معدنیات نکالنے کے لیے زمین کے کھودنے کو۔ ۴؎ ثم کان عاقبۃ الذین اساءوا السوآی۔ سوای مؤنث ہے اسوا کا جس طرح حسنیٰ احسن کا یا البُشریٰ کے وزن پر ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف چونکہ کائنات کا ذرہ ذرہ حق جل وعلا کی قدرت کا نشان ہے اور اس کی توحید اُلوہیت وربوبیت پر دلالت کرنے والا ہے اس لئے ارشاد ہے کہ موجودات میں غور وفکر کرو اور قدرتِ خدا کی ان نشانیوں سے اس مالک کو پہچانو۔ کبھی عالم علوی کو دیکھو کبھی عالم سفلی پر نظر ڈالو کبھی اور مخلوقات کی پیدائش کو سوچو اور سمجھو کہ یہ چیزیں عبث اور بیکار پیدا نہیں کی گئیں بلکہ رب نے ان میں کار آمد اور نشان قدرت بنائی ہیں ہر ایک کا ایک وقت مقرر ہے یعنی قیامت کا دن جسے اکثر لوگ جانتے ہی نہیں ۔ اس کے بعد نبیوں کی صداقت کو اس طرح ظاہر فرمایا ہے کہ دیکھ لو ان کے مخالفین کا کس قدر عبرت ناک انجام ہوا اور ان کے ماننے والوں کو کس طرح دونوں جہاں کی عزت ملی۔ تم چل پھر کر اگلے واقعات معلوم کرو کہ گذشتہ امتیں جو تم سے زیادہ مال وزر والی تھیں تم سے زیادہ کنبے قبیلے اور بیٹے پوتے والی تھیں۔ تم تو ان سے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے۔ وہ تم سے زیادہ عمر والے تھے تم سے زیادہ آبادیاں انھوں نے کیں۔ تم سے زیادہ کھیتیاں اور باغات ان کے تھے باوجود اس کے جب ان کے پاس اس زمانے کے رسول آئے انھوں نے دلیلیں اور معجزے دکھائے اور پھر بھی اس زمانہ کے بدنصیبوں نے ان کی نہ مانی اور سیاہ کاریوں میں مشغول رہے تو بالآخر عذابِ خدا ان پر برس پڑا۔ اس وقت کوئی نہ تھا جو انھیں بچا سکے یا کسی عذاب کو ان پر سے ہٹا سکے۔ اللہ کی ذات اس سے پاک ہے کہ وہ اپنے بندوں پر ظلم کرے۔ یہ عذاب تو ان کے اپنے کرتوتوں کا وبال تھا۔ اللہ کی آیتوں کو یہ جھٹلاتے تھے۔ رب کی باتوں کا یہ مذاق اڑاتے تھے (م محمدی وغیرہ) موقع میں ہے وہ نتیجہ تو دنیا میں دیکھا تھا پھر آخرت میں تکذیب واستہزار کی جو سزا ہے وہ الگ رہی۔ موجودہ اقوام کو چاہیئے کہ گذشتہ قوموں کے احوال سے عبرت پکڑیں کیونکہ ایک قوم کو جن باتوں پر سزا ملی سب کو وہی سزا مل سکتی ہے سب کی فنا بھی ایک کی فنا سے سمجھو اور سب کی سزا بھی ایک کی سزا سے۔

مرتب فوائد:۔ ابو عمار عبد القہار غفرلہ ولوالدیہ ولاخوتہ والاقربائہ وجمیع المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات (آمین)

★ مصدر ہے۔ یہ محلاً مرفوع ہے کان کے اسم ہونے کی وجہ سے اور عاقبۃ الخ خبر۔ ؎ یُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ابلاس کے اصلی معنے ہیں سکوت وناامیدی سے بولا کرتے ہیں ناظرتہ فابلس اذا سکت وآیس من ان یحیج مگر بعد کو اس کا استعمال محض ناامیدی میں ہونے لگا جس کے ساتھ حیرت بھی ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ⑬ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ

ساتھ شریکوں اپنے کے کافر اور جس دن قائم ہوگی قیامت اس دن

شریکوں کو تسلیم بھی نہیں کریں گے اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس دن سب لوگ

يَّتَفَرَّقُوْنَ ⑭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ

متفرق ہو جاویں گے پس لیکن جو لوگ ایمان لائے اور کام کیے اچھے پس وہ

جدا جدا ہو جائیں گے سو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے وہ تو بہشت

فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ⑮ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا

بیچ باغ کے بناؤ کروائے جاویں گے اور لیکن جو لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا

کے باغ میں خوش خوش ہوں گے اور جن لوگوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا

بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ

نشانیوں ہماری کو اور ملاقات آخرت کی کو پس یہ لوگ بیچ عذاب کے

اور آخرت کے پیش آنے کی تکذیب کی وہ عذاب میں گرفتار

مُحْضَرُوْنَ ⑯ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ⑰

حاضر کیے جاویں گے پس پاکی ہے اللہ کو جس وقت کہ شام کرتے ہو تم اور جس وقت کہ صبح کرتے ہو تم

ہوں گے تو تم اللہ کی تسبیح بیان کرو جب شام ہو اور جس وقت صبح ہو

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ

اور واسطے اسی کے سب تعریف بیچ آسمانوں کے اور زمین کے اور تیسرے پہر اور جب

اور آسمانوں میں اور زمین میں اسی کی ستائش ہے اور اس کی تسبیح کرو تیسرے پہر بھی

تُظْهِرُوْنَ ⑱ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ

ظہر کرتے ہو تم وقت نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور نکالتا ہے مردہ کو

اور جب دوپہر ہو وہ جاندار کو بے جان سے پیدا کر کے نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار سے (پیدا کر کے)

مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ⑲ ع ۲ ۵

زندہ سے اور جلاتا ہے زمین کو پیچھے موت اس کی کے اور اسی طرح نکالے جاؤ گے تم وقت

باہر لاتا ہے اور زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کر دیتا ہے اور تم بھی اسی طرح زمین سے نکالے جاؤ گے

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ

اور نشانیوں اس کی سے ہے یہ کہ پیدا کیا تم کو مٹی سے پھر ناگہاں تم انسان ہو

اور اس کے نشانات میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر اب تم انسان ہو کر روئے زمین پر

تَنْتَشِرُوْنَ ⑳ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ

چلتے پھرتے وقت اور نشانیوں اسکی سے ہے یہ کہ پیدا کیا واسطے تمہارے آپس تمہارے سے

پھیلے ہوئے ہو اور اس کے نشانات میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہیں میں سے تمہاری

اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ

جوڑا تو کہ آرام پکڑو تم طرف اس کے اور کیا درمیان تمہارے پیار اور

عورتیں پیدا کیں تاکہ تم ان کے ہاں آرام محسوس کرو۔ اور تمہارے درمیان دوستی اور ہمدردی

حلِ لغات۔

لہ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ۔ روضہ اس سرسبز اور شاداب زمین کو کہتے ہیں جس میں نباتات، پانی، رونق تازگی وغیرہ ہو۔ اور یُحْبَرُوْنَ لیا گیا ہے حبور سے اور حبور کہتے ہیں سرور کو بولا کرتے ہیں حبرہ اذا سرہ سرورا تہلل لہ وجہہ۔ حبرۃ ہر عمدہ نعمت۔ تحبیر تحسین۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی مشرک لوگ اللہ کے سوا جن کی پرستش دنیا میں کرتے تھے اور یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ قیامت کے دن سفارش کر کے ہمکو اللہ کے عذاب سے بچا لیں گے۔ قیامت کے روز جب معلوم کرینگے کہ انکا کچھ بھی اختیار نہیں اور نہ ان سے کچھ فائدہ ہے تو انکے متبوع ہونے سے انکاری ہو جائیں گے (فتح) ف۲ یعنی مومن اور کافر الگ الگ گروہ بن جائیں گے پھر اکٹھے نہ ہونگے۔ پس مومن جنت میں چلے جائیں گے اور کافر دوزخ میں داخل ہونگے۔ ف۳ یعنی انعام و اکرام سے نوازے جائیں گے اور ہر قسم کی لذت و سرور سے بہرہ اندوز ہونگے ایسے خوش حال ہونگے۔ خوشی سے انکے چہرے چمکتے ہوں گے۔ کہا یحیٰی بن کثیرؒ نے کہ اس سے یہ مراد ہے کہ جنت میں خوش آوازیں سُنیں گے۔ حافظ ابن کثیرؒ نے کہا کہ یُحْبَرُوْنَ سے ہر قسم کی خوشی مراد ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یُحْبَرُوْنَ کے معنے یُکْرَمُوْنَ ہے یعنی جنتیوں کی خوب آؤ بھگت ہوگی خاطرداری کی جائے گی۔ ہر طرح کی خوشی کا سامان اُن کے لئے مہیا کیا جائیگا دیلمی نے حدیث جابرؓ میں مرفوعاً کہا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیگا وہ لوگ کہاں ہیں جنھوں نے دنیا میں شیطانی لہو ولعب باجوں گاجوں سے اپنے کانوں اور آنکھوں کو بچایا۔ فرشتے ان کو مشک و عنبر کے ٹیلوں پر کھڑا کریں گے حکم ہوگا ان کو میری تسبیح و تحمید و تہلیل سُناؤ فرشتے ایسی سُریلی آواز نکالیں گے جو کسی نے کبھی نہیں سُنی۔ ابن ابی الدنیا نے صفت جنت میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ جنت میں ایک ہوا چلے گی جس سے درخت کی ٹہنیاں حرکت کریں گی اور جھوم جھوم کر اہل جنت کو گانا سُنائیں گی۔ الغرض جو یہاں حرام سے بچا وہاں اسکو وہ چیز حلال طریق پر میسر ہوگی جو یہاں شراب وغیرہ منشی اشیاء سے محفوظ رہا وہاں شراباً طہوراً پیئے گا جو یہاں خلاف شرع باجوں گاجوں سے بچا وہاں جائز گانے سُنیگا

اور خوش ہوگا جَعَلَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ مِنْھُمْ آمین (ترجمان) یہ نیکوں کا ٹھکانا ہوا، آگے بدوں کی جگہ بتلائی۔

ف۴ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پاک کی پاکی بیان فرمائی ہے اور بندوں کو ارشاد فرمایا ہے کہ ان متبرک وقتوں میں جو اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت و بزرگی شان پر کملال نشانیاں ہیں پاکی اور تعریف بیان کریں یہ آیت پانچوں نمازوں کے بارے میں ہے۔ پس شام سے مغرب اور عشاء مراد ہے اور صبح سے نماز فجر اور ظہر سے نماز ظہر عشی میں نماز عصر ہے ان آیات کی فضیلت میں معاذ بن انسؓ سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں تم کو بتاؤں اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل وفادار اس لئے فرمایا کہ وہ ہر صبح و شام پڑھا کرتے تھے سُبْحٰنَ اللّٰہِ سے تُظْهِرُوْنَ تک۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ہے کہ جس نے صبح کو یہ آیات پڑھ لیں اس نے اس وظیفہ کا ثواب پالیا جو دن میں اس سے پڑھنا فوت ہوگیا اسی طرح شام کا پڑھنا رات کے فوت شدہ وظیفہ کی تلافی ہے (ابن کثیر وغیرہ)

ف۵ زندہ کو نکالتا ہے مردہ سے جیسی کھیتی کو دانہ سے، درخت کو گٹھلی سے مومن کو کافر سے، مرغ کو انڈے سے اور مُردہ کو نکالتا ہے زندہ سے جیسے دانے کو کھیتی سے گٹھلی کو درخت سے کافر کو مومن سے انڈے کو مُرغ سے۔

ف۶ حدیث ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ میں ہے اللہ نے آدم کو ایک مٹھی مٹی سے جو تمام روئے زمین سے لی گئی تھی پیدا کیا فرمایا اولاد آدم باندازۂ زمین ظاہر ہوئی بعض سفید بعض سُرخ اور بعض سیاہ بعض ان کے درمیانی رنگ میں اور بعض ناپاک، بعض پاکیزہ بعض نرم مزاج، کوئی سخت مزاج کوئی درمیانی مزاج ہیں (احمد۔ ابوداؤد ترمذی وغیرہ)۔

www.KitaboSunnat.com

رَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (٢١) وَمِنْ

مہربانی تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہیں ف اور نشانیوں

استواری اس میں بھی ان لوگوں کیلئے نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔ اور اس کے نشانات

اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ

اسکی سے ہے پیدا کرنا آسمانوں کا اور زمین کا اور اختلاف بولیوں تمہاری کا

میں سے آسمانوں کا اور زمین کا بنانا ہے۔ اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا جدا جدا

وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ (٢٢) وَمِنْ اٰيٰتِهٖ

اور رنگوں تمہارے کا تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے عالموں کے ف اور نشانیوں اسکی سے ہے

ہونا ہے بیشک ان باتوں میں علم رکھنے والے لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور اس کے نشانات میں

مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاۗؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ

سونا تمہارا بیچ رات کے اور دن کے اور ڈھونڈھنا تمہارا فضل اس کے سے تحقیق

سے تمہارا رات اور دن کو سونا رات کو سونا اور دن کو روزی تلاش کرنا اور اسکے فضل سے روزی کی تلاش

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ (٢٣) وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ

بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے کہ سنتے ہیں۔ ف اور نشانیوں اسکی سے ہے دکھلاتا ہے تم کو

کرنا ہے بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو حق بات کو سنتے ہیں اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ

الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَيُحْيٖ بِهِ

بجلی ڈر سے اور امید سے اور اتارتا ہے آسمان سے پانی پس زندہ کرتا ہے ساتھ اسکے

وہ تم کو ڈرانے اور امید دلانے کے لئے بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے مینہ برساتا ہے۔ پھر زمین کو اس سے

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

زمین کو پیچھے مرنے اسکے کے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں واسطے اس قوم کے کہ

مردہ ہو جانے کے بعد زندہ اور شاداب کر دیتا ہے بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو عقل

يَّعْقِلُوْنَ (٢٤) وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَاۗءُ وَالْاَرْضُ

عقل پکڑتے ہیں ف اور نشانیوں اس کی سے ہے یہ کہ قائم ہیں آسمان اور زمین

سے کام لیتے ہیں۔ اور اسکی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں

بِاَمْرِهٖ ۭ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ڰ مِّنَ الْاَرْضِ ڰ اِذَآ اَنْتُمْ

ساتھ حکم اس کے کے پھر جب پکارے گا تم کو ایک بار پکارنا زمین میں سے ناگہاں تم

پھر جب تم کو پکار کر زمین سے نکلنے کو کہے گا تو تم فوراً نکل پڑو گے

تَخْرُجُوْنَ (٢٥) وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ

نکل آؤ گے ف اور واسطے اسکے ہے جو کوئی بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے سب واسطے اس کے

ہو گے۔ اور جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اسی کے غلام ہیں سب تابعدار اسی کے

قٰنِتُوْنَ (٢٦) وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ

فرمانبردار ہیں ف اور وہی ہے جو پہلی بار کرتا ہے پیدائش کو پھر دوبارہ کرے گا اسکو اور وہ بہت

فرمانبردار ہیں اور وہی تو ہے جو اول بار پیدا کرتا ہے اور پھر اس کو دوبارہ پیدا کرے گا اور

حل لغات

لہ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ الخ من ایاتہ خبر مقدم خلق السموات مبتدا مؤخر اور اختلاف السنتکم کا عطف خلق پر۔ ٢ مَنَامُكُمْ منام مصدر میمی ہے معنی میں نوم کے۔ ٣ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ۔ یریکم سے پہلے اَنْ مصدریہ مقدر ہے جس طرح ۶ الا ایہذا الزاجری احضر الوغی میں کہ اصل میں ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ حق تعالیٰ نے درخت کی نسل ایک سے چلائی اور جانوروں کی دو سے پھر بعضے جانور کا جوڑا مقرر نہیں اور بعضوں کا مقرر ہے۔ انسانوں کا جوڑا مقرر ٹھیرایا اسمیں نسل کے سوا انسیت اور چین ہے اور پیار اور محبت تا جہاں کی بستی ہو۔ جو کوئی جوڑا مقرر نہ کرے یعنی زنا کرے نکاح نہ کرے وہ انسان سے حیوان ہوا (موضح) حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے اَنَّهٗ قِيْلَ لَهَا قُتِلَ اَخُوْكِ فَقَالَتْ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ قَالُوْا قُتِلَ زَوْجُكِ قَالَتْ وَاحَزَنَاهُ اَوْ وَاحَرْبَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلزَّوْجِ مِنَ الْمَرْاَةِ لَشُعْبَةً مَا هِيَ لِشَيْءٍ (ابن ماجہ صفحہ ۱۱۵) یعنی حمنہ بنت جحشؓ کو کسی نے خبر دی کہ تمھارا بھائی شہید ہوگیا۔ انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اسکو بخشے اور کہا اناللہ وانا الیہ راجعون پھر کسی نے خبر دی کہ تمھارا شوہر شہید ہوگیا تو کہنے لگیں ہائے لڑائی ہائے غم! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق عورت کو شوہر سے کچھ ایسا علاقہ ہے کہ کسی کے فوت ہونے کا وہ صدمہ نہیں ہوتا جو شوہر کے فوت ہونے پر ہوتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ نکاح کے بعد میاں بیوی میں جو محبت اور الفت پیدا ہوجاتی ہے وہ نہایت ہی بے مثال چیز ہے۔ ایک روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مومن مرد کے لئے دین ایمان تقوے کے بعد دنیا میں سب سے زیادہ فائدہ پہنچانے والی چیز اسکی بیوی ہے جو نیک بخت ہو کہ جب بھی اسکا خاوند اس کو حکم کرے فوراً بجالائے اور جب اس کی طرف دیکھے تو خندہ پیشانی سے اسکو خوش کردے اور اسکے مال میں، عزت آبرو میں ہر طرح سے اس کی خیر خواہی کرے کبھی خیانت نہ کرے (ابن ماجہ) گویا اللہ تعالیٰ نے مرد عورت یعنی میاں بیوی میں ایک خاص قسم کی محبت اور پیار رکھ دیا ہے تا مقصود ازدواج حاصل ہو۔

ف۲ سب انسان ایک ماں باپ سے بنائے ملا کر بسائے پھر جدا بولیاں کردیں ایک ملک کا آدمی دوسرے ملک میں جیسے جانور (موضح) دیکھ لو ابتداء عالم سے آج تک برابر نئی نئی صورتیں اور بولنے کیلئے نئے نئے طرز نکلتے چلے آتے ہیں اس کے خزانہ میں کبھی ٹوٹا نہیں آیا۔ حقیقت میں یہ کتنا بڑا نشان حق تعالیٰ کی قدرت عظیمہ کا ہے۔

ف۳ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ انسان کی دو حالتیں بدلتی ہیں سویا تو بے خبر پتھر کی طرح اور روزی کی تلاش میں لگا تو ایسا ہوشیار کوئی نہیں۔ اصل تو رات ہے سونے کو اور دن تلاش کو پھر دونوں وقت دونوں کام ہوتے ہیں نشانیاں ہیں سننے والوں کو کہ اپنے سونے کا احوال نظر نہیں آتا لوگوں کی زبانی سنتے ہیں۔ (موضح)

ف۴ بجلی کی چمک دیکھ کر لوگ ڈرتے ہیں کہیں کسی پر گر نہ پڑے یا بارش زیادہ نہ ہوجائے جس سے جان و مال تلف ہو اور امید بھی رکھتے ہیں کہ بارش ہو تو دنیا کا کام چلے۔ مسافر کبھی اندھیرے میں اس کی چمک کو غنیمت سمجھتا ہے کہ کچھ دور تک راستہ نظر آجائے اور کبھی خوف کھا کر گھبراتا ہے۔ اس سے سمجھ لو کہ مرے پیچھے تمھارا پیدا کرنا کیا مشکل ہے (موضح الفرقان)

ف۵ یعنی تمام آسمان و زمین اللہ کے حکم سے قائم و ثابت اور اسی کے حکم کے تابع ہیں۔ پھر جب قیامت قائم ہوگی تو یہ سب اور صورت پر بدل جائیں گے اور اللہ کی ایک پکار پر مُردے سب قبروں سے زندہ ہو کر میدان حشر کی طرف نکلے چلے آئیں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ اہم قسم یوں کھاتے وَالَّذِيْ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ یعنی قسم ہے اُس ذات کی جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں۔

ف۶ سب چار و ناچار اسی کے تابع فرمان و ذلیل ہیں۔ حدیث ابو سعید رضی اللہ عنہ میں مرفوعاً ہے کہ قرآن شریف میں جہاں قنوت کا لفظ مذکور ہے اس میں طاعت مراد ہے (ابن کثیر)

★ نحاں احضر یا خود فعل مصدر کے قائم مقام ہے جس طرح تسمع بالمعیدی خیر من ان تراہ میں یا یریکم ایک محذوف کی صفت ہے ای اٰیۃ یریکم بہا البرق۔ ۲ه خَوْفًا وَّطَمَعًا دونوں مفعول لہٗ ہیں یریکم کے یا حال ہیں جس طرح کلمتہ شفاہا۔ ۵ه فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ متعلق ہے مضمون جملہ کے یا الاعلیٰ کے یا محذوف کے متعلق ہو کر حال اور ممکن ہے کہ المثل سے حال واقع ہو یا الاعلیٰ کی ضمیر سے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَهْوَنُ عَلَيْهِ ۚ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

آسان ہے اوپر اسکے اور واسطے اسکے ہے صفت بلند بیچ آسمانوں کے اور زمین کے

یہ اس کے لئے بہت آسان ہے آسمانوں اور زمین میں اسی کی شان سب سے بالاتر ہے اور وہ

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٧﴾ ضَرَبَ لَكُم مَّثَلًا مِّنْ أَنفُسِكُمْ ۖ

اور وہی ہے غالب حکمت والا بیان کی واسطے تمہارے مثال آپس تمہارے سے

زبردست (اور) حکمت والا ہے اس نے تمہارے لئے (توحید کی) ایک مثال تمہیں میں سے

هَل لَّكُم مِّن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن شُرَكَاءَ فِي مَا

کیا ہے واسطے تمہارے اس چیز سے کہ مالک ہیں داہنے ہاتھ تمہارے شریک بیچ اس چیز

بیان کی ہے کہ بھلا جن (غلاموں) کے تم مالک ہو ان میں سے کوئی بھی ہے جو اس روزی میں جو ہم نے تم کو دے رکھی

رَزَقْنَاكُمْ فَأَنتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ

کے کہ دیا ہم نے تم کو پس تم سب بیچ اسکے برابر ہو جاؤ ڈرو تم ان سے جیسا ڈرتے ہو تم

ہے تمہارا برابر کا شریک ہو؟ (کیا) تم ان کی ایسی ہی پرواہ کرتے ہو جیسی اپنوں کی پرواہ کرتے ہو؟ اسی طرح

أَنفُسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٢٨﴾ بَلِ

آپس میں اپنے سے اسی طرح مفصل بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں واسطے اس قوم کے کہ عقل رکھتے ہیں بلکہ

ہم ان لوگوں کے لئے اپنے کلام کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔ بلکہ

اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ فَمَن

پیروی کی ان لوگوں نے کہ ظلم کیا انہوں نے خواہشوں اپنی کی بغیر علم کے پس کون

جو لوگ ظالم ہیں بے سمجھے اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں سو جس کو اللہ گمراہ کر دے اسے

يَهْدِي مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۖ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٢٩﴾

ہدایت کرتا ہے اس شخص کو گمراہ کرے اللہ اور نہیں واسطے انکے کوئی مدد دینے والا

کون ہدایت سے بہرہ مند کر سکتا ہے اور ایسے لوگوں کا کوئی مددگار نہیں۔

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ

پس سیدھا کر منہ اپنا واسطے عبادت کے اوپر دین ابراہیم کے ہو کر لازم پکڑو پیدائش خدا کی کو جو پیدا کیا

تو آپ یکسو ہو کر اپنا رخ اس دین کی طرف رکھئے۔ وہی انداز ساخت جس پر اس نے لوگوں کو

النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ

لوگوں کو اوپر اس کے نہیں بدلنا ہے واسطے پیدا کش خدا کے یہی ہے دین

پیدا کیا ہے، اللہ کی اس بناوٹ ہوئی چیز میں تبدیلی نہ کرو

الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٠﴾

درست اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے قل

یہ درست (راست) دین ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا

رجوع کرنے والے ہیں طرف اسکے اور ڈرو اس سے اور برپا رکھو نماز کو اور مت ہو

(لوگو!) اسی کی طرف رجوع کرو اور اس سے ڈرو اور نماز پڑھو اور مشرکوں میں

منزل ۵

حل لغات۔

لہ فَأَنتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ۔ سواء انتم کی پہلی خبر اور تخافونہم دوسری یا تخافونہم سواء کی ضمیر فاعل سے حال۔ ٢ہ كَخِيفَتِكُمْ کا ف متعلق ہے ایک محذوف کے۔ تقدیر عبارت یوں ہے خیفۃ کائنۃ مثل خیفتکم۔ ٣ہ لِلدِّينِ حَنِيفًا۔ حنیف اس شخص کو کہتے ہیں جو ہر چیز سے منہ موڑ کر اللہ کا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

ف۱ بخاری شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ آدم کے بیٹے نے مجھے جھٹلایا اور گالیاں دیں اور یہ اسکو لائق نہیں۔ جھٹلانا یہ ہے کہ کہتا ہے اللہ مجھے دوبارہ پیدا نہیں کرے گا حالانکہ دوبارہ پیدا کرنا پہلی بار پیدا کرنے سے مجھ پر آسان ہے۔ اور گالی دینا یہ ہے کہ کہتا ہے اللہ کی اولاد ہے اور میں اکیلا بے نیاز ہوں نہ میں کسی کا فرزند ہوں نہ میرا کوئی فرزند ہے اور نہ کوئی میری مثل ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ کے معنے لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ کئے ہیں۔ قتادہ رحمہ اللہ نے کہا کہ اللہ کی صفت یہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود اور رب نہیں۔ امام مالک رحمہ اللہ نے بھی یہی معنے ذکر کئے ہیں (ابن جریر)

ف۲ یعنی جب تم نہیں چاہتے کہ تمہارا غلام تمہارے مال میں شریک ہو اور تم اور وہ یکساں اس مال میں تصرف کرو اور تم کو اس بات کا خوف ہو کہ تمہارا مال بانٹ لے گا۔ پس اللہ کے واسطے اسکی مخلوق میں سے کیونکر شریک پسند کرتے ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مشرکین مکہ اپنے بزرگوں کو اللہ کا شریک جانتے تھے لیکن ساتھ ہی یہ بھی مانتے تھے کہ یہ سب اللہ کے غلام اور اس کے ماتحت ہیں چنانچہ وہ حج وعمرہ کے موقعہ پر لبیک پکارتے ہوئے کہتے تھے لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ إِلَّا شَرِيكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ یعنی یا اللہ ہم تیری عبادت کے لئے حاضر ہیں تیرا کوئی شریک نہیں مگر وہ کہ وہ خود اور جس چیز کا وہ مالک ہے سب تیری ملکیت میں ہے یعنی از خود وہ کسی چیز کا مالک نہیں تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ابن کثیر)

ف۳ یعنی اللہ سب کا حاکم سب سے نرالا کوئی اسکے برابر نہیں کسی کا زور اُس پر نہیں یہ باتیں سب جانتے ہیں اسپر چلنا چاہیئے ایسے ہی کسی کے جان مال کو ستانا ناموس میں عیب لگانا ہر کوئی برا جانتا ہے ایسے ہی اللہ کو یاد کرنا، غریب پر ترس کھانا۔ حق پہنچا دینا دغا نہ کرنی ہر کوئی بھلا جانتا ہے اسپر چلنا وہی دین سچا ہے۔ ان چیزوں کا بندوبست پیغمبروں کی زبان سے اللہ نے سکھا دیا (موضح) اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي الخ (متفق علیہ) ہر ایک آدمی فطرت یعنی دین اسلام کے عقیدہ پر پیدا ہوتا ہے پھر اسکے ماں باپ اسکو یہودی یا نصرانی یا مجوسی وغیرہ بنا لیتے ہیں جس طرح گائے بکری وغیرہ (چوپائے) جس وقت بچہ جنتی ہے اس وقت وہ بچہ کان دُم وغیرہ سے پورا اچھا خاصا صحیح سلامت ہوتا ہے مگر اس کے پالنے والے اپنی نشانی وعلامت کی غرض سے یا کسی نذر ومنت وغیرہ کی نیت سے (جو شرعاً منع ہے) اس کے کان دُم وغیرہ کاٹ کر لُوجا لُنڈا بنا دیتے ہیں اسی طرح انسان کا بچہ پیدا ہوتے وقت تو اپنے اسی عقیدۂ اسلام پر ہوتا ہے جو اللہ نے روز ازل میں سب روحوں سے اقرار لیا تھا لیکن دنیا میں جب ہوش سنبھالا ہے تو جس طریقہ چلن مذہب پر اس کے ماں باپ یا پرورش کرنے والے ہوتے ہیں ان کی صحبت کے اثر سے یہ بھی اُسی طریقہ کا ہو جاتا ہے۔ پھر اگر اس نے تحقیق وتلاش کی طرف دھیان کیا اور عقل وانصاف سے کام لیا تو پھر بھی اس کو دین حق کی طرف راہ مل جاتی ہے اور اگر تقلید کے پھندے میں پھنس گیا تو گیا گذرا ہوا کیونکہ مقلد کو تحقیق سے نفرت ہوتی ہے مقلد خواہ کسی مذہب کا ہو جو کچھ اُس نے اپنے باپ دادا یا پیر اُستاد وغیرہ سے دیکھ سُن لیا ہے اگرچہ اس کی کچھ بھی دلیل نہ ہو اُسی پر اڑا رہے گا اور اس کے خلاف کو منظور نہ کرے گا اگرچہ قرآن وحدیث صاف روشن دلیل سے ثابت ہو۔ آج کل بھی اکثر لوگ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امتی ہو کر آپ کو اپنا نبی مان کر اپنی دینی نسبت غیر کی طرف کر لیتے ہیں۔ بجائے محمدی اہل حدیث کہلانے کے حنفی شافعی قادری چشتی وغیرہ کہلاتے ہیں۔ سلف نے اسی آیت کے تحت ان نسبتوں کو ناجائز ٹھیرایا ہے۔ شاہ جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فرقہ ناجیہ وہ جماعت ہے جس کو اصحاب الحدیث کے نام سے پکارا جاتا ہے (غنیہ۔ حمیدی وغیرہ) عالم ارواح میں عہد لئے جانے کا بیان صفحہ ۲۴۹ میں بھی ہے۔

---

۱ کی طرف مائل ہوا اور یہ ترکیب میں حال واقع ہوا ہے للدین سے۔ ۲ہ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ۔ فطرت کے معنے ہیں سرشت اور یہ منصوب ہے بنا بر فعل محذوف کے اے الزموا وعلیکم فطرۃ اللہ التی فطر الناس صفت ہے فطرۃ اللہ کی۔ ۵ہ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ قیم سیدھا جس میں کچھ بھی کجی نہ ہو۔ یہ صفت ہے الدین کی اور موصوف صفت خبر ہے ذلک کی۔ ۶ہ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ۔ منیبین حال ہے اُس ضمیر سے جو فطرۃ اللہ کے ناصب میں ہے یا اقم کی ضمیر فاعل سے کیونکہ خطاب اگرچہ پیغمبر صاحب کو ہے مگر اس میں سب امت داخل ہے۔ یہ مشتق ہے اناب سے اور اناب معنے میں ہے رجع کے۔ بولا کرتے ہیں اناب رجل اذا رجع مرۃ بعد اخری۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٣١﴾ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا

شریک لانے والوں سے ﴿ان لوگوں سے کہ ٹکڑے ٹکڑے کیا انہوں نے اپنے دین کو اور ہو گئے فرقے فرقے
مت شامل نہ ہونا۔ جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور فرقے فرقے ہو گئے

كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٣٢﴾ وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ

ہر گروہ ساتھ اس چیز کے کہ پاس انکے ہے خوش رہیں ﴿ جب لگتی ہے لوگوں کو سختی
اور ہر فرقہ اپنے مزعومات پر نازاں ہے۔ اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے

دَعَوْا رَبَّهُمْ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُمْ مِنْهُ رَحْمَةً إِذَا

پکارتے ہیں پروردگار اپنے کو رجوع کرتے ہوئے طرف اسکے پھر جب چکھاتا ہے انکو اپنی طرف سے مہربانی ناگہاں
تو وہ اپنے رب کی طرف رجوع ہو کر اس کو پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنی رحمت کا مزہ ان کو چکھاتا ہے تو

فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿٣٣﴾ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ

ایک فرقہ ان میں سے ساتھ رب اپنے کے شریک لاتے ہیں تو کہ کفر کریں ساتھ اس چیز کے کہ دی ہم نے ان کو
ان میں بعض ناگہاں اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں تاکہ جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس کی ناشکری کریں

فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٣٤﴾ أَمْ أَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا

پس پھل فائدہ پس البتہ جانو گے ﴿ کیا اتاری ہم نے اوپر ان کے کوئی دلیل
سو تم فائدے حاصل کر لو عنقریب تم کو (انجام) معلوم ہو جائیگا کیا ہم نے ان لوگوں پر کوئی دلیل اتاری ہے

فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ ﴿٣٥﴾ وَإِذَا أَذَقْنَا

پس وہ بولتی ہے ساتھ اس چیز کے کہ تھے ساتھ اسکے شریک لاتے اور جس وقت چکھاتے ہیں ہم
کہ وہ ان کو شرک کرنے کو کہہ رہی ہے۔ اور جب ہم لوگوں کو رحمت

النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا

آدمی کو رحمت خوش ہوتے ہیں ساتھ اسکے اور اگر پہنچے ان کو برائی بسبب اس کے
(کا مزہ) چکھاتے ہیں تو وہ اسے پاکر خوش ہو جاتے ہیں اور اگر ان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے۔ اور وہ

قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ﴿٣٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ

کہ آگے بھیجا ہے ہاتھوں انکے نے ناگہاں وہ ناامید ہو جاتے ہیں ﴿ کیا نہیں دیکھا انہوں نے یہ کہ
بھی اپنی شامت اعمال سے۔ تو وہ فوراً مایوس ہو جاتے ہیں کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ

اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

اللہ کھول دیتا ہے رزق واسطے جسکے چاہے اور بند کر دیتا ہے تحقیق بیچ اس کے
اللہ جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے۔ اور جس کیلئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے

لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٣٧﴾ فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَ

البتہ نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں ﴿ پس دے قرابت والے کو حق اس کا اور
نشانیاں ہیں جو ایمان رکھتے ہیں۔ سو تم اپنے رشتہ داروں کا مسکینوں کا اور مسافروں

الْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يُرِيدُونَ

فقیر کو اور مسافر کو یہ بہت بہتر ہے واسطے ان لوگوں کے کہ ارادہ کرتے ہیں
کا حق ادا کرتے رہو یہ بات ان لوگوں کے لئے بہت بہتر ہے جو خدا کی خوشنودی کے طالب ہیں

حل لغات۔

لہ من الذین فرقوا۔ بدل ہے من المشرکین سے باعادۃ الجار اور فرقوا معنے میں ہے اختلفوا کے ای اختلفوا فی دینہم۔

لہ لیکفروا میں لام عاقبۃ کیلئے ہے یا امر تہدیدی کے واسطے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ اس آیت میں نماز جو فریضۂ اسلام ہے اسکو پابندی سے پڑھنے کا حکم ہے اور مشرک ہونے سے منع کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ قصداً نماز چھوڑنے والا مشرک ہو جاتا ہے۔ صحیح حدیثوں سے بھی یہی مسئلہ ثابت ہے۔ مزید تفصیل کیلئے میری تصنیف رسالہ بے نماز منگوا کر مطالعہ کریں۔ ابو محمد عبدالستار (رحمہ اللہ و غفرلہ) نماز کی تاکید قرآن ہذا کے صفحہ ۱۵۵ و ۳٦۷ میں بھی لکھی گئی ہے۔ ف۲ یعنی دینِ فطرت کے اصول سے علیحدہ ہو کر ان لوگوں نے اپنے مذہب میں پھوٹ ڈالی بہت سے فرقے بن گئے۔ ہر ایک کا عقیدہ الگ، مذہب و مشرب جدا۔ جس کسی نے غلط کاری یا ہوا پرستی سے کوئی عقیدہ قائم کر دیا یا کوئی طریقہ ایجاد کر لیا، ایک جماعت اسی کے پیچھے ہو گئی تھوڑے دن بعد وہ ایک فرقہ بن گیا پھر ہر فرقہ اپنے ٹھیرائے ہوئے عقائد پر خواہ وہ کتنے ہی مہمل کیوں نہ ہوں ایسا فریفتہ اور مفتون ہے کہ اپنی غلطی کا امکان بھی اس کے تصور میں نہیں آتا۔ موضح القرآن
ف۳ ان ہر دو آیت کے مضمون کی بحث و مضمون صفحہ ۷۰۵ میں دیکھ لیا جائے۔ ف۴ یعنی جب اسکو نعمت پہنچتی ہے تو اسپر اتراتا خوش ہوتا ہے اور کہنے لگتا ہے کہ اب ساری مصیبتیں میری دور ہو گئیں اور جب سختی پہنچتی ہے اسکو اپنے اعمال کی شامت سے تو خیر سے آیندہ میں ناامید ہو جاتا ہے گویا اس نے خیر کو دیکھا ہی نہ تھا مگر ایمان اور نیک عملوں والے ایسے نہیں ہوتے بلکہ وہ سختی کی حالت میں صابر اور نعمت میں شاکر رہتے ہیں جیسے بخاری شریف کی حدیث میں آیا ہے کہ مومن کا حال عجیب ہے ہر حکم اللہ کا اس کے حق میں بھلا ہے اگر اس کو نعمت اور خوشی پہنچے تو شکر کرتا ہے اور ڈرتا ہے کہ کہیں چھن نہ جائے۔ دعا کرتا ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ (یا یہ دعاء پڑھتا ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ) یہ بھی اس کے حق میں خیر ہے۔ اور اگر تکلیف اور رنج پائے تو صبر کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور اپنے فضل سے سختیوں کو دور فرمائے گا اس میں بھی اس کیلئے بہتری اور ثواب ہے (ابن کثیر) ایک آیت میں پہلے فرمایا تھا کہ "لوگ سختی کے وقت خالص اللہ کو پکارنے لگتے ہیں"۔ یہاں فرمایا کہ برائی پہنچتی ہے تو آس توڑ کر بیٹھ رہتے ہیں۔ دونوں میں کچھ اختلاف نہیں بلکہ مقصد و توفیق یہ ہے کہ بعض کا وہ حال ہوتا ہے اور بعض کا یہ حال۔ اس مضمون کا بیان سورۃ الفجر میں بھی ہے۔
ف۵ یعنی جس کو چاہے ناپ کر دے روزی جس کو چاہے پھیلا کر دے (موضح) اور فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهٗ يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كَشَفَهٗ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ بَصَرُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ (مسلم - مشکوٰۃ صفحہ ۱۳)
یعنی اللہ تعالیٰ سوتا نہیں اور نہ اس کی شان ایسی ہے کہ وہ سوئے۔ ترازو کو جھکاتا ہے اور اونچا کرتا ہے یعنی جس کو چاہتا ہے زیادہ دیتا ہے جس کو چاہتا ہے کم دیتا ہے۔ بندوں کے رات کے اعمال دن سے پہلے اس اللہ کے سامنے پیش ہو جاتے ہیں اور رات سے پہلے دن کے اعمال پیش ہو جاتے ہیں اور نور کی تجلیاں اس کا حجاب یعنی پردہ ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ ان پردوں کو ہٹا دے تو اس کی تجلیات سے تمام جہان جل جائے۔ آیت ہذا سے متعلق حدیث صفحہ ۷۰۵ کے فائدہ میں بھی لکھی گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَجْهَ اللّٰهِ ۖ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۳۸) وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ
رضامندی خدا کی کا اور یہ لوگ وہی ہیں فلاح پانے والے اور جو کچھ کہ دیتے ہو تم
اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اور تم لوگ جو دو تم سود پر
رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ
سود کو تو کہ بڑھے بیچ مالوں لوگوں کے پس نہیں بڑھتا نزدیک اللہ کے اور جو کچھ
دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں مل کر افزائش ہو تو خدا کے نزدیک اس میں کوئی افزائش نہیں ہوتی اور جو تم زکوٰۃ دیتے ہو اللہ کی رضا جوئی کے لئے
اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ
دیتے ہو تم زکوٰۃ سے کہ ارادہ کرتے ہو تم رضامندی اللہ کی کا پس یہ لوگ
(تو وہ برکت و افزائش ہے) جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہی اپنے (مال کو) خدا کے ہاں ا
هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ (۳۹) اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ
وہی ہیں دگنا کرنے والے اللہ وہ ہے جنے پیدا کیا تم کو پھر رزق دیا تم کو پھر
بڑھانے والے ہیں۔ (دوگنا) اللہ ہی ہے جنے تمکو پیدا کیا پھر تمہیں روزی دی
يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ
مارے گا تم کو پھر جلاوے گا تم کو کیا ہے شریکوں تمہارے میں سے کوئی کہ کرے اس میں
پھر تمہیں مارے گا۔ پھر (دوبارہ) زندہ کرے گا۔ کیا جنکو تم خدا کا شریک ٹھہراتے ہو ان میں سے
ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (۴۰) ظَهَرَ الْفَسَادُ ع ۴
سے کچھ پاکی ہے اسکو اور بہت بلند ہے اس چیز سے کہ شریک لاتے ہیں وہ پھیل گیا فساد
بھی کوئی ہے جو ان (کاموں) میں سے کوئی کام کر سکے (نہیں) وہ پاک ہے اور ان کے شرک سے بہت بلند ہے۔ خشکی اور تری میں
فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ
بیچ جنگل اور دریا کے بسبب اس چیز کے کہ کیا ہے ہاتھوں لوگوں کے نے تو کہ چکھاوے ان کو بعض
لوگوں کے اعمال (بد) کی وجہ سے فساد پھیل گیا ہے تاکہ خدا انکو ان کے بعض اعمال کا مزہ
الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (۴۱) قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا
اس چیز کا کہ کرتے ہیں تو کہ وہ پھر آویں فرما کہ سیر کرو بیچ زمین کے پس دیکھو کہ
چکھائے۔ عجب نہیں کہ وہ باز آجائیں۔ کہدو کہ ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ ان
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ (۴۲)
کیونکر ہوا آخر کام ان لوگوں کا جو پہلے اس سے تھے بہت ان کے شریک لانے والے تھے
لوگوں کا کیا انجام ہوا جو پہلے ہو چکے ہیں۔ ان میں سے اکثر مشرک تھے
فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ
پس سیدھا کر منہ اپنا واسطے دین درست کے پہلے اس سے کہ آوے ایک دن وہ دن کہ نہیں پھرنا
تو آپ دین قیم کی طرف رخ کئے رہیے۔ اس سے پیشتر کہ وہ دن آجائے جو واپس نہ ہوگا خدا کی طرف
لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَىِٕذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ (۴۳) مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ
اس کو کوئی اللہ کی طرف سے اس دن متفرق ہوں گے جو کوئی کفر کرے گا پس اوپر اسکے ہے کفر اس کا
پھرنا نہ ہوگا۔ سب لوگ اس دن جدا جدا ہو جائیں گے جس نے انکار کیا تو اس کے انکار کا ضرر

حل لغات۔
۱ لِيُذِيْقَهُمْ میں لام علت ہے یا لام عاقبۃ اور اس کے بعد اَن ناصبہ مقدر ہے۔

۲ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ۔ مرد مصدر میمی ہے معنی میں رد کے اور من اللہ متعلق ہے یاتی کے اور ممکن ہے کہ مرد کے متعلق ہو۔ ۳ يَوْمَىِٕذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ يَصَّدَّعُوْنَ اصل میں تھا یتصدعون تے کو صاد سے بدل کر صاد کو صاد میں ادغام کر دیا۔ تصدع کے لغوی معنے ہیں پھٹنے اور متفرق ہونے کے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ جو لوگ اللہ کی خوشنودی چاہتے ہیں ان کو چاہیئے اس کے دیئے ہوئے میں سے خرچ کریں اور اہل قرابت کے حقوق درجہ بدرجہ ادا کرتے رہیں چنانچہ حدیث قدسی میں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ہے قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا اِسْمًا مِّنْ اِسْمِيْ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهٗ اَوْقَالَ بَتَتُّهٗ (ابوداؤد و ترمذی من روایۃ ابی سلمۃ۔ ترغیب صفحہ ۴۶۶) یعنی اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اللہ ہوں میں رحمٰن ہوں۔ میں نے رحم کو پیدا کیا اور اسکو ایک نام اپنے نام سے نکال کر دیا پس جو کوئی صلہ رحمی کریگا میں اس سے ملوں گا اور جو کوئی قطع رحمی کریگا میں اس سے قطعیت کروں گا یعنی میری رحمت اسکو نصیب نہ ہوگی اور فرمایا آپؐ نے مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَاَلَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۱) یعنی جو کوئی اپنی روزی میں برکت اور موت میں تاخیر کی جائے چاہے تو وہ قرابت داروں سے سلوک کرے لیکن بڑی صلہ رحمی یہ ہے کہ قرابت والے ایذا دیتے ہوں تب بھی ان کے ساتھ سلوک کرے کیونکہ آپؐ نے فرمایا لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيْ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا (حوالہ مذکور) یعنی رشتہ داری کریں تو ان کے ساتھ سلوک کرنا کچھ صلہ رحمی نہیں ہے بلکہ اصلی اور سچی صلہ رحمی یہ ہے کہ قرابت والے برائی کرتے ہیں پھر بھی یہ شخص اللہ کی رضامندی کی غرض سے اُن کے ساتھ سلوک کرے۔ ایک شخص نے پوچھا عَنِ الصَّدَقَاتِ اَيُّهَا اَفْضَلُ قَالَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ (ترغیب صفحہ ۴۹۱) یعنی سب سے افضل صدقہ کونسا ہے؟ فرمایا ایسے قرابت داروں سے سلوک کرنا جو ایذا دیتے ہوں دشمنی رکھتے ہوں۔ حوالہ مذکور میں دوسری روایت ہیں یوں ہے وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ لَا يُعَذِّبُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ رَّحِمَ الْيَتِيْمَ وَلَانَ لَهٗ فِي الْكَلَامِ وَرَحِمَ يُتْمَهٗ وَضَعْفَهٗ وَلَمْ يَتَطَاوَلْ عَلٰى جَارِهٖ بِفَضْلِ مَا اٰتَاهُ اللّٰهُ وَقَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِّنْ رَّجُلٍ وَّلَهٗ قَرَابَةٌ مُّحْتَاجُوْنَ اِلٰى صِلَتِهٖ وَيَصْرِفُهَا اِلٰى غَيْرِهِمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ رُوَاتُهٗ ثِقَاتٌ یعنی فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو سچا نبی بنا کر بھیجا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو قیامت میں عذاب نہ کریگا جو یتیم پر رحم کرتا ہے اور اس کی یتیمی کے خیال سے اس پر ترس کھاتا ہے اور نرم کلامی کرتا ہے اور جو شخص اپنی آسودگی اور قوت کی وجہ سے اپنے ہمسایہ پر تکلیف یا زور نہیں ڈالتا۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو سچا نبی بنا کر بھیجا ہے کہ اللہ اس شخص کی خیرات قبول نہیں فرماتا اور نہ اس کی طرف نظر رحمت کرے گا جو غیر محتاجوں، غیر مسکینوں کو دیتا ہے اور اس کے اپنے قرابت والے محتاج و مسکین موجود ہیں لیکن ان کی خبر گیری نہیں کرتا (مسکین وہ ہے جس کے پاس خرچ کیلئے کچھ نہ ہو) (والدین کی خدمت و حقوق کا بیان صفحہ ۱۸ و ۲۱۲ میں بھی ہوا)

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ سے مراد یہ کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار چاہتے ہیں (ابن کثیر)

ف۲ سورۂ رُوم کا نزول جس زمانہ میں ہوا ہے اس وقت قرآن مجید میں سُود کی حرمت کا اعلان نہیں ہوا تھا۔ یہ اعلان اس کے کئی برس بعد ہوا ہے قرآن مجید کا طریقہ یہ ہے کہ جس چیز کو بعد میں کسی وقت حرام کرنا ہوتا ہے اس کیلئے وہ پہلے سے ذہنوں کو تیار کرنا شروع کر دیتا ہے۔ شراب کے بارے میں بھی پہلے صرف اتنی بات فرمائی گئی تھی کہ وہ پاکیزہ رزق نہیں ہے (النحل آیت ۶۷) پھر فرمایا کہ اس کا گناہ اس کے فائدہ سے زیادہ ہے (البقرہ آیت ۲۱۹) پھر حکم دیا کہ نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ (النساء آیت ۴۳) پھر اس کی قطعی حرمت کا فیصلہ کر دیا گیا۔ اسی طرح یہاں سود کے متعلق صرف اتنا کہنے پر اکتفا کیا گیا ہے کہ یہ وہ چیز نہیں ہے جس سے دولت کی افزائش ہوتی ہو بلکہ حقیقی افزائش زکوٰۃ سے ہوتی ہے۔ اس کے بعد سود در سود کو منع کیا گیا (آل عمران آیت ۱۳۰) اور سب سے آخر میں بجائے خود سود ہی کی قطعی حرمت کا فیصلہ کر دیا گیا۔ البقرہ آیت ۲۷۵ (تفہیم القرآن) سود بیاج سے گو بظاہر مال بڑھتا دکھائی دیتا ہے لیکن حقیقت میں گھٹ رہا ہے جیسے کسی آدمی کا بدن ورم سے پھول جائے وہ بیماری یا پیام موت ہے اور زکوٰۃ نکالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مال کم ہوگا فی الحقیقت وہ بڑھتا ہے جیسے کسی مریض کا بدن مسہل و تنقیہ سے گھٹتا دکھائی دے مگر انجام اس کا صحت ہو۔ سود اور زکوٰۃ کا حال بھی انجام کے اعتبار سے ایسا ہی سمجھو يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ (سورۂ بقرہ) حدیث میں ہے کہ ایک کھجور جو مومن صدقہ کرے قیامت میں بڑھ کر پہاڑ کے برابر نظر آئیگی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو ہدیہ تحفہ کسی کو زیادہ لینے کی غرض سے دے تو عند اللہ اسکا اجر و ثواب کچھ نہیں ہاں مباح جائز ہے لیکن نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ (سورۂ مدثر) کے تحت مباح بھی نہیں (ابن کثیر وغیرہ)۔

ف۳ پیدا کرنا، مارنا، جلانا، روزی دینا سب کام تو تنہا اس اللہ کے قبضہ میں ہوئے پھر دوسرے شریک کدھر سے آ کر الوہیت (وصفات الٰہی) کے مستحق ہوگئے۔

ف۴ یعنی کفر اور ظلم پھیل پڑا ہے زمین میں اور جہازوں میں لوٹ مار ہر طرف اسکا وبال پڑا چاہے اس دانو آخرت میں ہے پر کچھ یہاں بھی شاید ڈر کر راہ پر آویں (موضح)

ف۵ یعنی اکثروں کی شامت شرک کی وجہ سے آئی۔ بعضوں پر دوسرے گناہوں کی وجہ سے آئی ہوگی۔ ف۶ یعنی دنیا میں فساد پھیل گیا تو تم دین قیم پر جو دین فطرت ہے ٹھیک ٹھیک قائم رہو سب خرابیوں کا یہی علاج ہے

ف۷ یعنی اللہ کی طرف سے اس دن کا آنا اٹل ہے۔ نہ کوئی طاقت اسے پھیر سکتی ہے نہ خود اللہ ملتوی کریگا ف۸ یعنی نیک جنت میں اور بد دوزخ میں بھیج دیئے جائیں گے فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ (شوریٰ) حضرت شاہ صاحبؒ اسکو دنیا کے احوال پر حمل کرتے ہوئے لکھتے ہیں یعنی دین کا غلبہ ہو سزا پانے والے الگ ہوں اور اللہ کے نیک بندے الگ۔ ف۹ یعنی ان کا بکار وبال اسی پر پڑے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ ﴿۴۴﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ

اور جو کوئی کرے نیکی پس واسطے جان اپنی کے جگہ کرتے ہیں ۔ ول تو کہ بدلہ دیوے ان لوگوں کو

اسی کو۔ اور جس نے اچھے عمل کئے تو ایسے لوگ اپنے ہی لئے سامان تیار کر رہے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جو لوگ

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ﴿۴۵﴾ وَ

کہ ایمان لائے اور کئے کام اچھے فضل اپنے سے تحقیق وہ نہیں دوست رکھتا کافروں کو اور

ایمان لائے اور انہوں نے عمل بھی اچھے کئے وہ ان کو اپنے فضل سے صلہ دیگا۔ بیشک وہ منکروں کو پسند نہیں کرتا اور

مِنْ آيَاتِهِ أَنْ يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ وَلِيُذِيقَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ

نشانیوں اسکی سے ہے یہ کہ بھیجتا ہے بادیں (ہوا) کو خوشخبری دینے والیاں اور تو کہ چکھاوے تم کو مہربانی اپنی سے

اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ تم کو خوشخبری دینے اور تمہیں اپنی رحمت (کا مزہ) چکھانے کے لئے ہوائیں بھیجتا ہے

وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ

اور تو کہ جاری ہوویں کشتیاں ساتھ حکم اسکے کے اور تو کہ ڈھونڈو فضل اس کے سے اور تو کہ تم

(اور) اس لئے بھی کہ اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کے فضل سے روزی تلاش کرو اور اس لئے کہ تم اسکا

تَشْكُرُونَ ﴿۴۶﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ

شکر کرو ف اور البتہ تحقیق بھیجے ہیں ہم نے پہلے تجھ سے پیغمبر طرف قوم ان کی کے

شکر ادا کرو اور ہم نے آپ سے پہلے رسول ان کی قوموں کی طرف بھیجے اور وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں

فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا ۖ وَكَانَ

پس آئے انکے پاس ساتھ دلیلوں ظاہر کے پس بدلہ لیا ہم نے ان لوگوں سے کہ گناہ کرتے تھے اور تھا

لیکر آئے سو ہم نے ان لوگوں کو سزا دی جنہوں نے جرم (وانکار) کا ارتکاب کیا۔ اور ایمان

حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۴۷﴾ اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ

لازم اوپر ہمارے مدد دینا ایمان والوں کا ف اللہ وہ ذات ہے کہ بھیجتا ہے بادیں (ہوا)

لانے والوں کی مدد کرنا ہمارے لئے ضروری تھا سو اللہ وہ ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے جو بادلوں کو

فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَجْعَلُهُ

کہ پس اٹھاتی ہیں بادلوں کو پس پھیلاتا ہے اسکو بیچ آسمان کے جس طرح چاہتا ہے اور کرتا ہے اس کو

ابھارتی ہیں پھر ان کو آسمان میں پھیلا دیتا ہے جس طرح چاہتا ہے اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے

كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ ۖ فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَنْ

تہ بتہ پس دیکھتا ہے تو مینہ کو نکلتا ہے درمیان اسکے سے پس جب پہنچاتا ہے اسکو جس کو

یہاں تک کہ (اے مخاطب!) تو دیکھتا ہے کہ بادلوں میں سے مینہ نکلا چلا آرہا ہے۔ سو جب وہ اپنے بندوں

يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿۴۸﴾ وَإِنْ كَانُوا مِنْ

چاہتا ہے بندوں اپنے سے ناگہاں وہ خوش وقت ہو جاتے ہیں ف اور تحقیق تھے پہلے

میں سے جسکو چاہتا ہے۔ اسے پہنچا دیتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں اگرچہ وہ بارش کے

قَبْلِ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمُبْلِسِينَ ﴿۴۹﴾ فَانْظُرْ إِلَىٰ

اس سے کہ اتارا جاوے اوپر ان کے پہلے اس سے البتہ ناامید ہونے والے پس دیکھ طرف

نازل ہونے سے پہلے بڑے مایوس تھے ۔ سو اللہ کی رحمت کے

منزل ۵

حل لغات ۔

لے یمھدون ۔ یہ مشتق مہد سے اور مہد کہتے ہیں بچھونا بچھانے اور زمین ہموار کرنے کو ۔ بستر کو مہاد اسی واسطے کہتے ہیں کہ وہ بچھایا جاتا ہے ۔ گہوارے کو مہد کہنے کی یہی وجہ ہے کہ بچھونے کی طرح بچھتا ہے ۔ کلہ لیجزی الذین ۔ لیجزی کا لام متعلق ہے یصدعون کے اور بعض کہتے ہیں یمھدون کے ۔ معنی دو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی جنت میں آرام کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں
ف۲ یعنی کتنا ہی بڑا نیک ہو اُسے بھی اللہ کے فضل سے جنت ملے گی
ف۳ جو اس سچے مالک کو نہ بھائے اس کا کہاں ٹھکانا
ف۴ یعنی بارانِ رحمت کی خوشخبری لاتی ہیں پھر اللہ کی مہربانی سے مینہ برستا ہے ف۵ یعنی بادبانی جہاز اور کشتیاں ہوا سے چلتی ہیں اور دخانی اسٹیمروں کی رفتار میں بھی باد موافق مدد دیتی ہے۔
ف۶ یعنی جہازوں کے ذریعہ سے تجارتی مال سمندر پار منتقل کر سکو اور اللہ کے فضل سے خوب نفع کماؤ پھر ان نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کرتے رہو (از موضح الفرقان)
ف۷ پہلے فرمایا تھا کہ مقبول اور مردود جدا کر دیئے جائیں گے۔ منکروں پر کے انجار کا وبال پڑے گا وہ اللہ کو اچھے نہیں لگتے۔ اب بتلاتے ہیں کہ اسکا اظہار دنیا ہی میں ہو کر رہے گا کیونکہ اللہ کی عادت اور وعدہ ہے کہ مجرمین و مکذبین سے انتقام لے اور مومنین کاملین کو اپنی امداد و اعانت سے دشمنوں پر غالب کرے۔ منہج ہوا کا ذکر اس واسطے آیا کہ جیسے بارانِ رحمت کے نزول سے پہلے ہوائیں چلتی ہیں اسی طرح دین کے غلبہ کی نشانیاں روشن ہوتی جاتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَتَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (ترغیب صفحہ ۵۱۵) یعنی جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عزت آبرو بچائے اللہ پر حق ہے کہ وہ اس سے جہنم کی آگ کو ہٹا لے دُور کر دے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اور جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَءً مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ وَمَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ يُنْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ إِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ (ابوداود۔ ترغیب صفحہ ۵۱۶) یعنی فرمایا جو مسلمان کسی مسلمان کی ایسے موقع پر مدد نہ کرے جہاں اسکی آبرو یا مال کو نقصان و صدمہ پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو ایسے موقع پر ذلیل کرے گا جہاں یہ اپنی مدد چاہتا ہو اور جو مسلمان کسی مسلمان کی آبرو عزت مال بچانے میں مدد کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اسکی ایسے موقع پر مدد کرے گا جہاں یہ اپنی عزت، مدد چاہتا ہوگا۔ نیز فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ أَغَاثَ مَلْهُوْفًا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ ثَلَاثًا وَسَبْعِيْنَ مَغْفِرَةً وَاحِدَةٌ فِيهَا صَلَاحُ أَمْرِهِ كُلِّهِ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَهُ دَرَجَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (عن انس رض مشکوٰۃ باب الشفقۃ صفحہ ۴۲۷) جو شخص کسی مظلوم ناچار کی فریاد رسی کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہتر (۷۳) بخششیں و انعام لکھ دیتا ہے جن میں ایک بخشش و انعام وہ ہے جو اسکے تمام کاموں کی اصلاح کی ضامن ہے یعنی سب مشکلیں دنیا کی آسان ہو جائیں گی اور بہتر (۷۲) کے عوض جنت میں درجے ملیں گے لیکن شرط یہ ہے کہ موحد ارکانِ اسلام کا پابند ہو اور حق بات پر مدد کرے۔ ناحق پر مدد نہ کرے خواہ کوئی اپنا ہو یا غیر ہو کیونکہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ (ابوداود۔ مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۸) یعنی جو کوئی عصبیت کے واسطے مدد مانگے یا مدد کرے یا اس طریقہ پر وہ ہمارے دین پر نہیں یعنی جیسا کہ دنیا میں رواج ہے کہ رشتہ و قرابت کے سبب یا محبت کی وجہ سے اپنے رشتہ دار دوست کی حمایت اور طرفداری کیا کرتے ہیں خواہ وہ ناحق ہی پر ہو سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا کہ جو ایسا کام کرتا ہے وہ ہمارے دین سے باہر ہے۔ عبادہ بن کثیر رض کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يَنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ (احمد وحوالہ مذکور) کہ یہ بات بھی عصبیت میں داخل ہے کہ آدمی اپنی قوم کو عزیز محبوب رکھے۔ آپ نے فرمایا، نہیں۔ بلکہ عصبیت یہ ہے کہ ظلم ناحق بات میں بھی اپنی قوم برادری کی طرفداری حمایت کرے۔
ف۸ اسی طرح جو ایمانی و روحانی بارش سے منتفع ہونگے وہ خوشیاں منائیں گے۔ عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ کل ہوائیں آٹھ قسم کی ہیں چار رحمت کی چار عذاب کی۔ ناشرات، مبشرات، مرسلات، ذاریات تو رحمت کی قسم ہیں اور عقیم، صرصر (جنگلوں کی باؤ) عاصف، قاصف (دریاؤں کی) یہ چار قسم کی ہوا عذاب ہے (ابن کثیر)

★ صورتوں میں ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ سلہ وَإِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ۔ اِنْ مخففہ ہے مثقلہ سے اور ضمیر شان محذوف اسم ای وانہ الشان کانوا کا اسم ضمیر جمع اور لمبلسین خبر۔ لمبلسین میں لام فارقہ ہے یعنی اِن مخففہ اور اِن نافیہ میں فرق کرنے کے لئے داخل ہوا ہے۔ ابلاس کی لغوی تحقیق اسی سورت کے دوسرے رکوع میں گزر چکی۔ اس کے ساتھ اس کو بھی دیکھ لو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ
تاثیروں رحمت خدا کی کے کیونکر زندہ کرتا ہے زمین کو بعد موت اس کی تحقیق وہی ہے
آثار دیکھو کہ وہ کس طرح زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ بیشک وہ (خدا) مردوں کو

لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا
البتہ زندہ کرنا مردوں کو اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے اور اگر بھیجیں ہم ایک باؤ
زندہ کرنے والا ہے۔ اور وہ ہر بات پر قادر ہے اور اگر ہم ایسی ہوا بھیجیں پھر یہ

فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ
پس دیکھیں اسکو کھیتی زرد ہوئی البتہ ہو جاویں پیچھے اس کے کفر کرنے والے ف پس تحقیق تو نہیں سناتا
دیکھیں کہ کھیتی زرد ہو گئی ہے۔ تو اس کے بعد یہ ناشکری کرنے لگیں۔ سو آپ نہ مردوں کو

الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاۗءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَآ اَنْتَ
مردوں کو اور نہیں سناتا بہروں کو پکارنا جس وقت کہ پھر جاتے ہیں پیٹھ پھیر کر اور نہیں تو
(اپنی بات) سنا سکتے ہیں اور نہ بہروں تک اپنی آواز سنا سکتے ہیں جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر چلیں ہیں۔ اور نہ آپ

بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ
راہ دکھانے والا اندھوں کو گمراہی ان کی سے نہیں سناتا تو مگر اس شخص کو کہ ایمان لاتا ہے ساتھ نشانیوں ہماری کے
اندھوں کو ضلالت سے نکال کر ہدایت دے سکتے ہیں۔ آپ تو ان ہی لوگوں کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے

مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ
پس وہ مطیع ہو جاتے ہیں ف اللہ وہ ہے جس نے پیدا کیا تم کو ناتوانی سے پھر کی
ہیں سو وہی فرمانبردار ہیں اللہ وہ ہے جس نے تم کو کمزور حالت میں پیدا کیا۔ پھر کمزوری کے بعد

مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّ
ناتوانی سے پھر کی پیچھے قوت کے ناتوانی اور
توانائی عطا کی۔ پھر توانائی کے بعد ضعف اور بڑھاپا دیا۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے

شَيْبَةً ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾ وَيَوْمَ
بڑھاپا پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے اور وہ ہے جاننے والا صاحب قدرت ف۳ اور جس دن
اور وہ بڑے علم اور قدرت والا ہے۔ اور جس دن

تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ڏ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ۭ
قائم ہوگی قیامت قسم کھاویں گے گنہگار کہ نہیں رہے تھے سوائے ایک ساعت کے
قیامت برپا ہوگی۔ گنہگار قسمیں کھا بیٹھیں گے کہ وہ ایک گھڑی سے زیادہ (دنیا میں) نہیں رہے

كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ
اسی طرح تھے پھیرے جاتے ف اور کہیں گے وہ لوگ کہ دیئے گئے تھے علم
اسی طرح یہ لوگ (دنیا میں بھی) بہکے رہتے اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا ہے وہ کہیں گے کہ

وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ۡ
اور ایمان تحقیق ٹھہرے رہے تھے تم بیچ کتاب اللہ کے دن زندہ کرنے تک
تم اللہ کی کتاب کی رو سے روز قیامت تک ٹھہرے رہے ہو

منزل ۵

ع ۵ ۸ قرء حفص بضم الضاد وفتحها في الثلثة الكل والضم مختار

حل لغات۔
لہ کیف یحی الارض بعد موتھا۔ کیف متعلق ہے فانظر کے ای فانظر الی احیاء البدیع الارض بعد موتھا تحت میں ہے نصب کے بنزع خافض ای من بعد موتھا۔ لہ ولئن ارسلنا ریحا الخ لام قسمیہ ہے اور ان شرطیہ۔ فراوہ میں فا فصیحہ اور لظلوا کا لام قسم کا جواب جملہ لظلوا دونوں جوابوں کے قائم مقام ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہے وباللہ لئن ارسلنا ریحا حارۃ او باردۃ فضربت زرعہم بالصفار فراوہ مصفرا لیظلن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی غرض کے ساتھ ہے ان کا شکر اور ناشکری اور یہاں اسیر فرمایا کہ مراد یا گرفتار یہ ندہ نظر رہتے ہوئے اللہ کی قدرت رنگا رنگ ہے (موضح القرآن) حدیث میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رِیَاحًا وَّلَا تَجْعَلْھَا رِیْحًا (جامع حاشیہ صفحہ ۳۵۲) یا اللہ طرح طرح کی ہوائیں چلا ایک قسم نہ ایک ہی طرف کی ہوا نہ چلا اس واسطے کہ جب عرصہ تک ایک ہی کی طرف کی ہوا چلتی رہتی ہے تو قحط سالی وغیرہ ہوتی ہے اور جب مختلف ہوائیں چلتی ہیں تو سال یعنی فراخ سالی ہوتی ہے۔ پس ایک ہی طرف کی ہوا کا مدت تک چلتے رہنا سختی، عذاب کی علامت ہے۔ ف۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس قدر توحید کی باتیں کفار کو سناتے اسی قدر وہ سنکر بہرے بنتے جاتے تھے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ لوگ مردے اور بہرے ہیں ایسے کہ ان کا منہ بھی بات کرنے والے شخص کی طرف نہیں بلکہ پیٹھ پھری ہوتی ہے۔ اس طرح کی آیتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مردے کچھ نہیں سنتے۔ اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے مردوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سننے کی طاقت پیدا کر دی تھی اس لئے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سن لیا۔ منکر نکیر کے سوالوں کے وقت بھی اللہ پاک مردے میں روح واپس کر دیتا ہے اس لئے وہ اس وقت سنتے ہیں۔ اس قسم کے قول کے علاوہ بالاتفاق سب صحابہ رضی اللہ عنہم کا قول یہی ہے کہ مردہ نہیں سنتا (امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب بھی یہی ہے۔ فتاوی نذیریہ جلد اول صفحہ ۴۴۴) اقتباس از احسن التفاسیر

ف۳ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے علم اور قدرت سے انسان کے احوال بدلنے پر آگاہ فرمایا کہ دیکھو اللہ تعالیٰ کا تصرف اور تدبیر بندے کی پرورش میں کس طرح جاری ہے پہلے ماں کے پیٹ سے بچہ پیدا ہوتا ہے پھر آہستہ آہستہ بڑا ہو جاتا ہے۔ پھر نوخیز لڑکا، پھر نوجوان، پھر پورا قوی جوان ہوتا ہے۔ بعد ازاں اس کی قوت اور زور کم ہونے لگتا ہے پھر بوڑھا پھر ہرم یعنی پیر ناتواں ہو جاتا ہے تو سستی اور کم ہمت ہو جاتا ہے اور صورت متغیر ہو جاتی ہے۔ بال سفید ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ بالکل بیکار ہو جاتا ہے۔ پس یہ تغیرات اور اختلاف حالات خالق کی کمال قدرت اور بندے کے کمال عجز پر دلیل واضح ہیں (ابن کثیر) اس قسم کی آیتوں سے منکرین حشر کو قائل کرنا مقصود ہے کہ جس قدرت والے نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا اس کے لئے دوبارہ قبروں سے انکو زندہ کر دینا کچھ مشکل نہیں ہے۔ ف۴ یعنی قبر کا رہنا تھوڑا معلوم ہوگا اور ایسی ہی غلط باتیں جانتے تھے دنیا میں (موضح) ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے وہ کہتے ہیں قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِیْ فَقَالَ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَّعُدَّ نَفْسَکَ فِیْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ وَقَالَ لِیْ یَا ابْنَ عُمَرَ اِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَکَ بِالْمَسَاءِ وَاِذَا اَمْسَیْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَکَ بِالصَّبَاحِ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِکَ قَبْلَ سُقْمِکَ وَمِنْ حَیَاتِکَ قَبْلَ مَوْتِکَ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ یَا عَبْدَ اللّٰہِ مَا اسْمُکَ غَدًا (بیہقی۔ ترغیب صفحہ ۵۹۹) کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بدن پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور فرمایا کہ دنیا میں اس طرح گذارہ کر جس طرح مسافر راہ گیر ہوتا ہے اور اپنے تئیں قبر والوں ہی سمجھ لے یعنی جس طرح مسافر سرائے یا مسافر خانہ میں تکلیف و راحت اور سامان کی چنداں تلاش اور پابندی نہیں کرتا کیونکہ اسکو یہ خیال ہوتا ہے کہ تھوڑی مدت کیواسطے تو یہاں ٹھیرنا ہی ہے جو کچھ سامان میسر ہے وہی بہت ہے یا راہ گیر راستے میں دم لینے کو یا کھانا کھانے کو کسی درخت کے نیچے بیٹھ جاتا ہے تو وہاں اتنا سامان بھی نہیں ڈھونڈھتا جتنا سرائے میں ڈھونڈھتا ہے کیونکہ وہاں کے قیام کو صرف گھڑی دو گھڑی کا سمجھتا ہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کے قیام کو ایسا ہی سمجھو اس کا کچھ بھی بھروسا نہیں ہے۔ اگر صبح ہو جائے تو شام تک کی زندگی کا بھروسا نہ کرنا اور شام ہو جائے تو صبح کا بھروسا نہ کرنا اور تندرستی کو غنیمت جان کر اور نیکیاں حاصل کر لے۔ اگر بیماری آگئی تو پھر کیا ہو سکے گا۔ آج تیرا نام تندرست یا زندہ یا امیر وغیرہ ہے کل خدا جانے کیا نام ہو جائے (اس قسم کا مضمون صفحہ ۲۲۱۔ ۳۷۹ و ۳۹۱ - ۲۵۵ وغیرہ میں بھی ہے) اور فرمایا کافر شرک قیامت کے دن حلفیہ کہیں گے کہ ہم تو دنیا میں ایک گھڑی رہے تھے۔ آخرت کے عذاب دیکھ کر دنیا کی تمام عیش عشرت بھول جاویں گے حالانکہ وہ اپنی اس قسم میں جھوٹے ہونگے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا

پس یہ ہے دن زندہ کرنے کا ولیکن تم تھے نہیں جانتے پس اس دن نہ

روز قیامت (ہی) ہے۔ مگر تم نہیں جانتے تھے۔ تو اس دن

يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَلَقَدْ

نفع دیگا ان لوگوں کو کہ ظلم کرتے ہیں عذر ان کا اور نہ وہ توبہ قبول کیے جائیں گے اور البتہ تحقیق

ظالموں کو ان کی معذرت خواہی کچھ فائدہ نہ دیگی اور نہ خدا کو خوش کرنیکا انکو موقع ہی دیا جائے گا اور ہم نے

ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ

بیان کیا ہم نے واسطے لوگوں کے بیچ اس قرآن کے ہر ایک مثال سے اور اگر لادے تو انکے

لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر طرح کا انداز بیان اختیار کیا ہے اور اگر آپ ان کے سامنے

بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾

پاس کوئی نشانی البتہ کہیں گے وہ لوگ کہ کافر ہوئے نہیں تم مگر جھوٹے

کوئی معجزہ پیش کریں منکر تو یہی کہیں گے کہ آپ محض فریب کار ہیں۔

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۹﴾ فَاصْبِرْ

اسی طرح مہر لگاتا ہے اللہ اوپر دلوں ان لوگوں کے کہ نہیں جانتے پس صبر کر

اسی طرح اللہ ان لوگوں کے دلوں پر مہر کر دیتا ہے جو سمجھ بوجھ نہیں رکھتے سو آپ

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع ۶ ع

تحقیق وعدہ اللہ کا سچا ہے اور نہ سبک کریں تجھ کو وہ لوگ کہ نہیں یقین لاتے

صبر کریں۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہ لوگ جو یقین نہیں رکھتے آپکو بیکسار نہ بنا دیں۔

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ لقمان مکی ہے اور وہ چونتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

سورۃ لقمان مکہ میں نازل ہوئی اس میں چونتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً

الٓمّٓ یہ آیتیں ہیں کتاب حکمت والی کی راہ دکھانا اور مہربانی

یہ کتاب حکیم کی آیتیں ہیں جو نیکوکاروں کے لئے

لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

واسطے نیکی کرنیوالوں کے وہ جو قائم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ کو

سراسر ہدایت و رحمت ہیں ان لوگوں کے لئے جو نماز پڑھتے ہیں۔ اور زکوٰۃ دیتے ہیں

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ

اور وہ ساتھ آخرت کے وہ ہی ہیں یقین لانیوالے یہ لوگ اوپر ہدایت کے ہیں پروردگار اپنے کی طرف سے

اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں

حل لغات

لہ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ۔ استعتاب معنی میں ہے اعتاب کے اور اعتاب کہتے ہیں ازالۂ عتب کو۔ عتب اور معتب دونوں کے معنی ہیں غصہ کرنے کے بولا کرتے ہیں

۔ اسی وجہ سے یا یوں کہو کہ استعتاب کہتے ہیں رضامندی طلب کرنے کو بولا کرتے ہیں استعتبتہ فاعتبنی ای استرضیتہ فارضانی۔ لہ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف جیسا دنیا میں علما ران پر حجت قائم کیا کرتے تھے اس دن بھی انپر ند کرینگے اور کہیں گے کہ تم جھوٹے ہو بلکہ تم تو اپنی پیدائش سے لیکر قیامت تک رہے ہو اور فی کتاب اللہ کا معنے اعمال نامہ کیا ہے (ابن کثیر) اور فتح البیان میں کتاب اللہ کا معنے لوح محفوظ لکھا ہے۔

ف۲ یعنی صبر کر کفار کی ایذا پر۔ بیشک جو وعدہ اللہ نے تیرے ساتھ کیا ہے نصرت کے بارے میں وہ ٹھیک ہے اور بے صبری کے سبب سے تجھ کو خفیف اور جاہل نہ بناویں وہ لوگ جو اللہ کی توحید اور اللہ کے پیغمبروں اور کتابوں اور قبروں سے اٹھ جانے اور حساب پر یقین نہیں رکھتے (فتح البیان)

ف۳ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں ظہر کی نماز پڑھتے تھے آپ سے سورۂ لقمٰن و ذاریات کی کوئی کوئی آیت یکے بعد دیگرے سن لیتے تھے (نسائی وابن ماجہ) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سِرّی نماز میں ایک دو آیت قدرے اونچی آواز سے امام پڑھ لے کہ مقتدی سن لیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی ظہر کی نماز میں ان سورتوں کا پڑھنا بھی مسنون ہے۔ یہ حروف مقطعات ہیں ان کے معنے مقصد اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا (مواہب وغیرہ)

★ استخفاف کہتے ہیں کسی کو خفیف اور ہلکا شمار کرنے کو اور اس سے مراد ہوتی ہے اسے حقیر و بے مقدار خیال کرنا۔

سلہ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ الحکیم معنی میں ہے ذی حکمت کے جس طرح فِي عِيْشَةٍ رَاضِيَةٍ میں راضیۃ معنی میں ہے ذات رضا کے یا فعیل معنی میں ہے مفعل کے بولا کرتے ہیں اعقدت اللبن فھو عقید ای معقد۔ ھُدًى وَّرَحْمَةً دونوں الآیات سے حال واقع ہوئے ہیں اور ان میں عامل ہے تلک کے معنی یعنی اشیر وانبہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ

اور یہ لوگ وہی ہیں فلاح پانے والے ط اور بعض لوگوں میں سے وہ شخص ہے کہ مول لیتا ہے غافل

اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور ان میں وہ (ابلہ بخت) بھی ہے جو اللہ سے غافل کرنیوالے

الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ

کرنیوالی بات کو تو کہ گمراہ کرے راہ خدا کے سے بغیر علم کے اور پکڑے اس کو ٹھٹھا

افسانے مول لیتا ہے تاکہ لوگوں کو بے سمجھے بوجھے خدا کی راہ سے بہکا دے اور آیات الٰہی کی ہنسی اڑائے۔ یہی ہیں جن کے لئے

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۶﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا

یہ لوگ واسطے انکے عذاب ہے رسوا کرنے والا اور جب پڑھی جاتی ہیں اوپر اسکے نشانیاں ہماری پیٹھ پھیر دیتا ہے تکبر کرتا

(قیامت کے دن) ذلت کا عذاب ہوگا۔ اور جب (ان میں سے) کسی کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی

كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۷﴾

ہوا گویا کہ نہ سنا اس کو گویا کہ بیچ دونوں کانوں اسکے بوجھ ہے پس بشارت دے اسکو ساتھ عذاب درد دینے والے کے

ہیں تو وہ منہ پھیر کر اکڑتا ہوا ایسے چل دیتا ہے کہ جیسے اسنے سنا ہی نہیں گویا کہ اسکے دونوں کانوں میں بوجھ ہے سو ایسے شخص کو درد ناک عذاب کی خوشخبری سنا دو

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾ خٰلِدِيْنَ

تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے واسطے ان کے بہشتیں ہیں نعمت کی ہمیشہ رہیں گے

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے ان کے لئے مزے کے باغ ہیں۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے

فِيْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۹﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

بیچ ان کے وعدہ اللہ کا ہوا سچ اور وہ غالب ہے حکمت والا پیدا کیا آسمانوں کو

یہ خدا کا پکا وعدہ ہے اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے۔ اسی نے آسمانوں کو جیسا کہ

بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ

بغیر ستونوں کے دیکھتے ہو تم انکو اور ڈالے بیچ زمین کے پہاڑ ایسا نہ ہو کہ ہل جاوے ساتھ تمہارے

تم دیکھتے ہو بغیر ستونوں کے بنا کھڑا کیا اور زمین میں بھاری بوجھل پہاڑ ڈال دیئے کہ کہیں وہ تمہیں لے کر ڈانواڈول نہ ہونے لگے

وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا

اور پھیلائے بیچ اس کے ہر طرح کے جانور اور اتارا ہم نے آسمان سے پانی پس اگائے ہم نے

اور اس میں ہر قسم کے جاندار پھیلا دیئے اور ہم نے آسمان سے بہت برسایا اور زمین میں

فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۰﴾ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ

بیچ اس کے ہر طرح کے جوڑے نفیس سے یہ ہے پیدائش خدا کی پس دکھلاؤ مجھکو

ہر قسم کی عمدہ چیزیں اگائیں۔ یہ اللہ کی مخلوق ہے تو تم مجھ کو دکھاؤ اللہ

مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ

کیا پیدا کیا ہے ان لوگوں نے جو سوائے اس کے ہیں بلکہ ظالم لوگ بیچ گمراہی

کے سوا دوسروں نے کیا پیدا کیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ کھلی گمراہی

مُّبِيْنٍ ﴿۱۰﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ ع ۱۱ / ۱

ظاہر کے ہیں ع اور البتہ تحقیق دی ہم نے لقمان کو حکمت یہ کہ شکر کرو واسطے اللہ کے اور جو کوئی

میں ہیں۔ اور ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی (اور کہا) کہ اللہ کا شکر کرتے رہو اور جو شکر گزار ہوتا ہے وہ

منزل ۵

حل لغات۔
له وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ من الناس مبتدا من یشتری خبر۔ من یشتری کا مَن موصولہ یا موصوفہ۔ لهو الحدیث سے مراد ہے وہ چیز جو آدمی کو اس کے

مہمات و مقاصد سے روک دے جیسے بے اصل قصے من گھڑت افسانے وغیرہ۔ ٢ه وَيَتَّخِذَهَا۔ اس کا عطف ہے لِيُضِلَّ پر اور اسی سے منصوب واقع ہوا ہے۔ ٣ه كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا یہ حال ہے ضمیر وَلّٰى یا ضمیر مستکبرا سے۔ كَاَنْ اصل میں تھا كَاَنَّهٗ ضمیر شان حذف ہوگئی اور اَنْ مثقلہ مخفف ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ سعدا ء مفلحین کا ذکر ہو رہا ہے عُرَى الْإِسْلَامِ وَقَوَاعِدُ الدِّيْنِ ثَلَاثَةٌ عَلَيْهِنَّ أُسِّسَ الْإِسْلَامُ مَنْ تَرَكَ وَاحِدَةً مِّنْهُنَّ فَهُوَ بِهَا كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَالصَّلٰوةُ الْمَكْتُوبَةُ وَصَوْمُ رَمَضَانَ (ابو یعلی ۔ ترغیب صفحہ ۱۱۴) اسلام کی اصل تین چیزوں پر ہے جس نے ان میں سے ایک کو بھی (قصداً جان بوجھ کر) چھوڑ دیا پس وہ اس کے چھوڑنے کی وجہ سے ایسا کافر ہو گیا کہ اس کو قتل کر دینا مال لوٹ لینا (اگر اسلامی اقتدار ہو) تو حلال جائز درست ہے (کیونکہ وہ عند اللہ کافر ہے) ایک ان میں سے کلمہ پڑھنا، دوسرے پنج وقتہ نماز فرض ادا کرنا پڑھنا، تیسرے رمضان المبارک کے فرض روزے رکھنا چونکہ حج و زکوٰۃ مالداروں پر فرض ہے اس لئے یہاں ان کا ذکر نہیں کیا۔ دوسری حدیث میں ہے یہی حکم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت میں ہے لَا سَهْمَ فِي الْإِسْلَامِ لِمَنْ لَّا صَلٰوةَ لَهُ وَلَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهُ (ترغیب صفحہ ۱۱۱) یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نمازی نہیں اس کا اسلام میں کوئی حصہ و تعلق نہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے إِنَّمَا مَوْضِعُ الصَّلٰوةِ مِنَ الدِّيْنِ كَمَوْضِعِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ (حوالہ مذکور) یعنی نماز کو دین سے ایسی نسبت ہے جیسی سر کو بدن سے۔ جس طرح سر کٹ جانے سے بدن زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح نماز چھوڑنے سے دین نہیں باقی رہ سکتا (نماز کا بیان صفحہ ۱۵۵، ۳۶۷ میں اور زکوٰۃ کا بیان صفحہ ۶۱، ۱۰۶ و ۲۷۹ و ۲۹۳ میں بھی لکھا گیا ہے) **ف۲** سعداء مفلحین کے مقابلہ میں یہاں اشقیاء کا ذکر ہے جو اپنی جہالت و ناعاقبت اندیشی سے قرآن کریم کو چھوڑ کر ناچ رنگ کھیل تماشے یا دوسری واہیات و خرافات میں مستغرق ہیں اور دوں کو بھی اسی میں لگا کر اللہ کے دین اور اسکی یاد نماز روزہ سے برگشتہ کر دیں۔ امام قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ واحدی وغیرہ اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ مراد لَهْوَ الْحَدِيْثِ سے اس آیت میں راگ ہے۔ اور سعید بن جبیر رحمہ و مقسم رحمہ کی روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول و مجاہد عکرمہ رحمہ کا بھی یہی قول ہے اور ابو الصہبا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ مراد وہ شخص ہے جو ایسی لونڈی خریدے کہ رات دن اس کے سامنے گایا کرے اور ابن نجیح نے مجاہد رحمہ سے روایت کی ہے کہ اس سے مراد گانے والے کا بہت مال کے عوض خریدنا اور اسکا گانا اور اس جیسا اور باطل سننا ہے۔ اور یہی قول مکحول کا ہے اور ابو اسحاق رحمہ نے اسی کو اختیار کیا ہے اور واحدی کہتے ہیں کہ اس میں داخل ہے ہر وہ شخص کہ کھیل، راگ، مزامیر اور باجوں کو قرآن پر اختیار کرے اگرچہ لفظ خریدنے کا آیت میں آیا ہے مگر اس سے بھی عوض چاہنا اور اختیار کرنا مراد ہوتا ہے (اغاثہ) ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ہے لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِيْ تِجَارَةٍ فِيْهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ وَفِيْ مِثْلِ هٰذَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ (ترمذی صفحہ ۱۴۸ جلد دوم) یعنی فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گانے بجانے والیوں کی خرید و فروخت (کرو اور نہ اس پیشہ کی تعلیم کرو نہ اسکی تجارت کرو اور اس کی آمدنی کا مال حرام ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہ آیت گانے بجانے ہی کے بارے میں ہے۔ تین بار قسم کھا کر کہا (حاشیہ جامع صفحہ ۵۵۳ من ادب المفرد للبخاری رحمہ) مقام غور ہے کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام و محدثین و اماماں دین سب ہی فرمائیں کہ گانے بجانے کی ممانعت میں آیت ہذا نازل ہوئی ہے پھر بھی مسلمان کہلانے والے راگ باجے پر ایسے ریجھے ہیں کہ اللہ کی پناہ ایسی ناقص قبیح چیز کو موجب جذب و محبت الٰہی ٹھہرایا ہے کہ مزاروں پر اسکو سنتے، اسکی مجلس کو با برکت سمجھتے ہیں، رنڈیاں کسبیاں قبروں مزاروں پر ناچنے گانے کو اپنی سعادت سمجھیں جس کے بارے میں اللہ نے فرمایا ایسوں کو قیامت میں ذلت کی مار ہے فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا أَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِيْرِ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۱۰) یعنی مجھ کو اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں باجوں گاجوں کو مٹاؤں توڑ دوں" کیا مسلمانوں کو یہی زیبا ہے کہ جس چیز کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم توڑنے کے لئے تشریف لائے اسکو جاری رکھیں اور اس کو محبت الٰہی کا ذریعہ سمجھیں پھر طرفہ یہ کہ نعوذ باللہ کہتے ہیں حدیث سے اسکا جواز ہے کہ آپؐ کے سامنے لڑکیوں نے گایا تھا اور دف بجایا تھا حالانکہ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان لڑکیوں کو ڈانٹا جھڑکا اور فرمایا پیغمبر کے گھر میں شیطانی تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا خیر آج خوشی کا دن ہے معاف ہے یوں نہیں فرمایا کہ شیطانی مت کہو۔ پس اس روایت میں تو اسکی مذمت ہے پھر بیکر دف بجانا شادی نکاح عید کو کم عمر بچے بچیوں کو جب کہ سچے بیان کسی لڑائی توحید و سنت کی نظم اشعار گائیں تو معاف اور جائز ہے **ف۳** یعنی جو لوگ اللہ کی آیتیں سنکر انپر یقین لائے اور انکے موافق چلے اور کھیل تماشے کو چھوڑ دیا، خواہش نفس کو ترک کر کے شریعت کی تابعداری اختیار کی تو ان کیلئے ایسے باغ ہیں جن میں ہر قسم کی نعمتیں موجود ہیں اور وہ لوگ ان نعمتوں میں ہمیشہ متلذذ رہیں گے یہ وعدہ اللہ کا سچا ہے اسمیں ہرگز خلاف نہیں۔ اللہ ہر چیز پر زبردست ہے اور اس کا سب کام حکمت سے بھرا ہوا ہے (ابن کثیر) **ف۴** یعنی جب کہ یہ سب چیزیں اللہ نے بغیر مدد شریک کے پیدا کیں اور کوئی چیز کسی اور کی بنائی ہوئی نہیں ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی پوجا میں اوروں کو شریک کرنا بڑی بے انصافی اور گمراہی ہے۔

★ ہو گیا کہ کَاَنَّ فِیْٓ اُذُنَیْہِ وَقْرًا۔ یہ حال ہے لم یسمعہا کی ضمیر سے اور وقر کہتے ہیں اس ثقل کو جو سننے سے مانع ہو۔ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا۔ دونوں مصدر مؤکد ہیں پہلا مؤکد لنفسہ اور دوسرا مؤکد لغیرہ ہے بغیر عمد بجمع عماد کی جسطرح اہب اہاب کی اور عماد اسے کہتے ہیں جسپر کوئی چیز لٹکائی جائے بولا کرتے ہیں عمدت الحائط اذا دعمتہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱۲﴾

شکر کرتا ہے پس سوائے اسکے نہیں کہ شکر کرتا ہے واسطے فائدہ جان اپنی کے اور جو کفر کرتا ہے پس تحقیق اللہ بے پرواہ ہے تعریف کیا گیا ہے

اپنے ہی نفع کیلئے شکر گزار ہوتا ہے اور جو نا شکری کریگا تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ بے نیاز ہے اور بذات خود سزاوار حمد ہے۔

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ

اور جس وقت کہا لقمان نے واسطے بیٹے اپنے کے اور وہ نصیحت کرتا تھا اسکو اے چھوٹے بیٹے میرے نہ شریک لا ساتھ اللہ کے

اور جب لقمان نے اپنے بیٹے سے نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا بیشک

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ

تحقیق شرک البتہ ظلم ہے بڑا اور حکم کیا ہم نے انسان کو ساتھ ماں باپ اسکے کے

شرک بہت بڑا ظلم ہے اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں تاکید کر رکھی ہے

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ

اٹھاتی ہے اسکو ماں اسکی سستی سے اوپر سستی کے اور دودھ چھڑانا اسکا بیچ دو برس کے یہ کہ

اس کی ماں نے ضعف پر ضعف جھیل کر اسکو پیٹ میں اٹھائے رکھا اور دو سال میں جاکر کہیں اس کا دودھ چھوٹتا ہے یاد رکھ کہ تو میری

اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾ وَاِنْ جَاهَدٰكَ

شکر کر واسطے میرے اور واسطے ماں باپ اپنے کے طرف میرے ہے پھر آنا اور اگر شدت کریں تجھ سے

اور والدین کی شکر گزاری کر میری ہی طرف تم کو لوٹ کر آنا ہے۔ اور اگر وہ تجھے مجبور

عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ

اوپر اس کے شریک لا ساتھ میرے اس چیز کو کہ نہیں واسطے تیرے ساتھ اسکے کچھ علم پس مت کہا مان ان دونوں کا اور

کریں کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم ہی نہیں سو ان کا کہا نہ ماننا اور دنیا کی باتوں میں انکے ساتھ

صَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ

صحبت رکھ ان سے بیچ دنیا کے اچھی طرح اور پیروی کر راہ اس شخص کی کہ رجوع کرتا ہے

حسن سلوک سے پیش آ اور لوگوں کی راہ اختیار کر جو میری طرف رجوع ہوں۔ پھر تم سب کو لوٹ کر میری ہی طرف

اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ يٰبُنَيَّ

طرف میرے پھر طرف میرے ہے پھرنا تمہارا پس خبر دوں گا تم کو ساتھ اس چیز کے تھے تم کرتے اے چھوٹے بیٹے

آنا ہے۔ پھر تمہارے اعمال سے تمہیں آگاہ کروں گا۔ بیٹا اگر رائی

اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ

میرے تحقیق وہ چھوٹی چیز اگر ہووے برابر ایک دانے رائی کے پس ہو بیچ پتھر کے

کے برابر بھی کوئی عمل ہو پھر وہ کسی پتھر کے بیچ ہو یا بڑا ہو یا آسمانوں میں یا زمین کے اندر پوشیدہ ہو

اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ

یا بیچ آسمانوں کے یا بیچ زمین کے لے آتا ہے اسکو اللہ تحقیق اللہ باریک دیکھنے والا

اس کو بھی خدا لا حاضر کرے گا۔ بیشک بڑا باریک بین اور باخبر

خَبِيْرٌ ﴿۱۶﴾ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ

خبردار ہے وقل اے چھوٹے بیٹے میرے قائم کر نماز کو اور حکم کر ساتھ بھلائی کے اور منع کر برائی سے

ہے۔ بیٹا! نماز پڑھا کر اور نیک کاموں کی تلقین کیا کر اور برائیوں سے منع کیا کر اور تجھے جو تکلیف پہنچے

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ لقمٰن

حل لغات۔

لہ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ۔ وہنا حال ہے اُمُّہٗ سے ای ذات وہن یا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا ای تہن وہنا۔ وہن کے لغوی معنی ہیں ضعف اور سستی کے علیٰ وہن ایک محذوف کے متعلق ہو کر صفت ہے مفعول مطلق وہنا کی والتقدیر کائنا علی وہن۔ لہ يٰبُنَيَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ جامع البیان والے نے کہا کہ صحیح بات یہ ہے کہ لقمان پیغمبر نہ تھے بلکہ صالح مرد تھے اور بہت سلف سے منقول ہے کہ وہ غلام تھے سیاہ رنگ کے، ان کو اللہ نے دین کی سمجھ دی تھی سو انھوں نے اس سے سمجھا کہ بے انصافی یہی ہے کہ کسی کا حق اور کسی کو پکڑا دیتا اور جس نے اللہ کا حق اس کی مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق لے کر ادنیٰ سے ادنیٰ کو دیدیا جیسے بادشاہ کا تاج ایک غلام کے سر پر رکھ دیجئے اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی۔ اور یہ یقین جان لینا چاہیئے کہ مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ عزوجل کی شان کے آگے غلام سے بھی ادنیٰ ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جیسے شرع کی راہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے ایسے ہی عقل کی راہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ شرک سب عیبوں سے بڑا عیب ہے اور یہی حق ہے اس واسطے کہ آدمی میں بڑے سے بڑا عیب یہی ہے کہ اپنے بڑوں کی بے ادبی کرے سو اللہ تعالیٰ سے بڑا کوئی نہیں اور شرک اس کی بے ادبی ہے (جامع و امام الہند) **حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو چند نصیحتیں:۔** رزین میں ہے عَنْ مَالِكٍ اَنَّ لُقْمٰنَ قَالَ لِاِبْنِهٖ يَا بُنَيَّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَيْهِمْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَهُمْ اِلَى الْاٰخِرَةِ سِرَاعًا يَذْهَبُوْنَ وَاِنَّكَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْيَا مُنْذُ كُنْتَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْاٰخِرَةَ وَاِنَّ دَارًا تَسِيْرُ اِلَيْهَا اَقْرَبُ اِلَيْكَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْهَا (مشکوٰۃ باب الرقاق) یعنی مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا۔ بیٹا! جس چیز کا وعدہ لوگوں سے کیا گیا ہے (یعنی مُردوں کا دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جانا حساب اور عذاب و ثواب وغیرہ) اس پر بڑی مدت گزر چکی ہے (یعنی آفرینش دنیا سے آج کے دن تک) حالانکہ لوگ آخرت کی طرف تیزی سے چلے جا رہے ہیں۔ اور اے بیٹا! جس روز سے تو پیدا ہوا ہے دنیا کو پیچھے چھوڑتا چلا آتا ہے اور آخرت کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے اور وہ گھر جس کی طرف تو جا رہا ہے زیادہ قریب ہے تجھ سے اس گھر سے جس سے تو جا رہا ہے۔ اور امام مالک رحمہ اللہ نے روایت کی ہے قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ قِيْلَ لِلُقْمٰنَ الْحَكِيْمِ مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرٰى يَعْنِي الْفَضْلَ قَالَ صِدْقُ الْحَدِيْثِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ وَتَرْكُ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا (مشکوٰۃ کتاب الرقاق) کہ حضرت لقمان رح سے پوچھا گیا کہ تم کو یہ مرتبہ اور بزرگی جو حاصل ہے کیونکر ملی؟ جواب دیا سچ بولنا اور امانت داری کرنی اور فضول باتوں سے بچنا اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ مرتبہ عطا فرمایا۔

ف۲ یہ کلام بیچ میں اللہ صاحب فرماتا ہے لقمان نے بیٹے کو ماں باپ کا حق نہ کہا تھا کہ اپنی غرض معلوم ہوتی۔ اللہ صاحب نے شرک سے پیچھے اور نصیحتوں سے پہلے ماں باپ کا حق فرما دیا کہ بعد اللہ کے حق کے ماں باپ کا حق ہے۔ باپ نے اللہ کا حق بتایا۔ اللہ نے باپ کا اور رسول ﷺ کا اور مرشد کا حق اللہ ہی کی طرف میں ہے کہ اسی کے نائب ہیں (موضح) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ آیت اتری ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب میں مسلمان ہو گیا تو میری والدہ نے کہا سنو! اس دین سے دست بردار ہو جاؤ ورنہ میں کھانا پینا چھوڑ دوں گی اور یونہی مر جاؤں گی۔ میں نے اسلام کو نہیں چھوڑا اور میری ماں نے بھوک ہڑتال شروع کر دی۔ میں نے ان کی خوشامد کی مگر اس حال میں ان کو تین دن گزر گئے اور ان کی حالت بہت ہی خراب ہو گئی تو میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا میری پیاری اماں تم مجھ کو بہت ہی پیاری ہو مگر اسلام تم سے بھی زیادہ پیارا ہے تم اگر مر جاؤ بھی تب بھی میں اسلام کو نہیں چھوڑوں گا۔ یہی معنے ہے آیت کا کہ دین کے خلاف ماں باپ کا کہنا نہ مان، ہاں دنیوی معاملات میں ان کے ساتھ نیکی اور سلوک کرتا رہ۔ اللہ و رسول کی اطاعت پر جو لگائے اس کا کہا مان۔ قرآن و حدیث کے خلاف کسی کی بھی تقلید نہ کر کیونکہ اللہ کے ہاں پہنچ کر اولاد و والدین سب کو ہی پتہ لگ جائیگا کہ کس کی زیادتی یا تقصیر تھی (جامع البیان و موضح القرآن وغیرہ) ف۳ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کوئی پتھر کے بیچ میں جس میں کوئی دروازہ اور روزن نہیں عمل کرے تو قیامت کے دن وہ عمل لوگوں کے سامنے ظاہر ہوگا۔ آیت ہذا گم شدہ چیز کے لئے پڑھنے میں مجرب ہے (ابن کثیر)

---

۱ خَرْدَلٍ بُنَيَّ میں تصغیر شفقت ہے اور مثقال کہتے ہیں وزن کو۔ خردل رائی کا دانہ۔ ۲ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ - صخر بڑا پتھر اور اس میں تے وحدۃ کے لئے ہے۔ اس کی جمع آتی ہے صخور۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَا
اور صبر کر اوپر اس چیز کے کہ پہنچے تجھ کو تحقیق یہ بڑے کاموں سے ہے وقف اور مت
اس پر صبر کر بیشک یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔ اور لوگوں

تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ
موڑ تو گالوں اپنے کو لوگوں سے اور مت چل بیچ زمین کے اترا کر تحقیق اللہ
سے بے رخی نہ کر اور زمین پر اترا کر نہ چل اللہ کسی اترانے والے

لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَ
نہیں دوست رکھتا ہر تکبر کرنیوالے شیخی کرنیوالے کو اور بیچ کی راہ لے بیچ چال اپنی کے اور
شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا۔ اور اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر

اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۭ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴿۱۹﴾ ع ۲ / ۱۱
نرم کر آواز اپنی کو تحقیق بہت ناپسندیدہ آواز البتہ آواز گدھے کی ہے وقف
اور اپنی آواز میں نرمی پیدا کر۔ بلاشبہ سب آوازوں سے بری آواز گدھے کی آواز ہے۔

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
کیا نہیں دیکھا تم نے یہ کہ اللہ نے مسخر کیا واسطے تمہارے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے
کیا تم نے کبھی غور نہیں کیا کہ اللہ نے آسمان اور زمین کی تمام مخلوق کو تمہارے لئے مسخر کر رکھا ہے اور تم پر اپنی

وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ۭ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
اور پورا کیا اوپر تمہارے نعمتوں اپنی کو ظاہر اور باطن اور بعض لوگوں میں سے وہ شخص
ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں۔ اور لوگوں میں ایسے بھی ہیں۔ جو اللہ کے بارے میں بغیر صحیح علم

يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۲۰﴾ وَاِذَا
ہے کہ جھگڑا کرتا ہے بیچ خدا کے بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر کتاب روشن کے اور جب
کے ہدایت و رہنمائی کے اور کتاب روشن کے جھگڑتے ہیں اور جب

قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ
کہا جاتا ہے واسطے ان کے پیروی کرو اس چیز کی کہ اتاری ہے اللہ نے کہتے ہیں بلکہ پیروی کریں گے ہم اس چیز کی کہ پایا ہم نے اوپر
ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ نازل کیا ہے تم اسی کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اسی راہ پر چلیں گے جس پر

اٰبَاۗءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۲۱﴾
اس کے باپوں اپنوں کو کیا اگرچہ ہو شیطان بلاتا ان کو طرف عذاب دوزخ کی۔ وقف
ہم نے اپنے بڑوں کو پایا۔ بھلا کیا اگر ان کے بڑوں کو شیطان دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو تو بھی وہ انہیں کی راہ پر چلیں گے۔؟

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
اور جو کوئی سپرد کرے منہ اپنا طرف خدا کی اور وہ نیکی کرنے والا ہو پس تحقیق پکڑا اس نے
اور جو خدا کے سامنے اپنا سر جھکا دے اور وہ نیکوکار بھی ہو۔ تو اس نے گویا ایک نہایت پختہ رسی کو پکڑ لیا۔

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۭ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا
کڑا مضبوط اور طرف اللہ کی ہے پھرنا کل سب کاموں کی وقف اور جو کوئی کافر ہوتا ہے پس
اور تمام امور بالآخر خدا ہی کے حضور میں پیش ہونے والے ہیں اور جو کفر کی راہ پر چلا

منزل ۵

حل لغات۔

لہ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔ عزم مصدر ہے معنی میں مفعول کے مشتق ہے عزم الامر اذا جدہ۔ لہ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ۔ تصعیر کہتے ہیں کبر و غرور کی وجہ سے رخسارے کے ٹیڑھا کرنے کو۔ صعر ایک بیماری ہے جو اونٹ کو ہو جاتی ہے اور وہ اس کی وجہ سے بار بار اپنی گردن کو موڑتا اور پھیرتا ہے۔ لہ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا۔ مرح مصدر ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف نماز کے ساتھ زکوٰۃ نہیں کہی ایسے لوگوں کے پاس مال کہاں رہتا ہے (موضح) توحید کا بیان شرک کا رد صفحہ ۳۴/۳ و ۲۵۰ ۔ ۲۷۷ و ۳۲۱/۳۴۳ وغیرہ میں اور ماں باپ کی تابعداری کا بیان صفحہ ۳۰۴/۳۰۳ وغیرہ میں اور نماز کا بیان صفحہ ۱۵۵ و ۳۷۶ و ۵۸۱ میں ہے ۔ ف یعنی جب لوگوں سے بات کرے یا وہ تجھ سے بات کریں تو تکبر اور تحقیر سے منہ نہ موڑ بلکہ نرمی سے ان کی طرف متوجہ ہو کر بات سن جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب تو بھائی مسلمان سے ملے تو کشادہ پیشانی سے اسکی طرف متوجہ ہو اور تکبر و غرور سے چلنا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے ۔ مختال کے معنے اپنے آپ میں مغرور رہنا اور فخور کے معنے اوروں پر فخر کرنا ۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تکبر کا ذکر آیا تو آپ نے بڑے تشدد سے منع فرمایا اور کہا کہ خود پسند متکبر کو اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا ۔ ایک شخص نے قسم کھا کر کہا کہ حضورؐ میں اپنے کپڑے دھوتا ہوں تو ان کی سفیدی سے بہت خوش ہوتا ہوں اور جوتی کا تسمہ اور چابک مجھے بہت اچھا لگتا ہے ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تکبر نہیں ۔ تکبر یہ ہے کہ تو حق سے منہ پھیرے اور لوگوں کو حقیر جانے (ابن کثیر) نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبَكُمْ مِنِّیْ فِی الْاٰخِرَةِ مَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا وَاِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدَكُمْ مِنِّیْ فِی الْاٰخِرَةِ اَسْوَءُكُمْ اَخْلَاقًا اَلثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَفَيْهِقُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ (احمد ترغیب صفحہ ۳۸۹) یعنی تم میں سے بہت پیارے اور بہت قریب ہونے والے مجھ سے قیامت میں وہ لوگ ہوں گے جو زیادہ خوش خلق اور نیک خصلت ہیں ۔ اور ناپسند دور ہونے والے مجھ سے قیامت میں بُرے اخلاق اترا اترا کر گال پھلا پھلا کر بہت باتیں کرنے والے ہوں گے یعنی اپنی بڑائی جتانے والے ۔ نیز آپؐ نے فرمایا اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْخَلَائِقَ نَادٰى مُنَادٍ اَيْنَ اَهْلُ الْفَضْلِ قَالَ فَيَقُوْمُ نَاسٌ وَهُمْ يَسِيْرٌ فَيَنْطَلِقُوْنَ سِرَاعًا اِلَى الْجَنَّةِ فَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ فَيَقُوْلُوْنَ اِنَّا نَرَاكُمْ سِرَاعًا اِلَى الْجَنَّةِ فَمَنْ اَنْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ اَهْلُ الْفَضْلِ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا فَضْلُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ كُنَّا اِذَا ظُلِمْنَا صَبَرْنَا وَاِذَا اُسِیْءَ اِلَيْنَا حَلُمْنَا فَيُقَالُ لَهُمْ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِيْنَ (ترغیب صفحہ ۴۹۹) یعنی جس وقت قیامت کے میدان میں سب مخلوق جمع ہوگی تو منادی ندا کرے گا کہ فضل والے کہاں ہیں؟ پس کچھ لوگ اٹھیں گے اور جلدی جلدی جنت کی طرف چلنے لگیں گے ۔ پس فرشتے ان سے ملیں گے اور دریافت کریں گے کہ تم کون لوگ ہو جو ایسی جلدی اور خوشی خوشی جنت کو جاتے ہو ۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم فضل والے ہیں ۔ فرشتے پوچھیں گے تم کو کیا فضیلت اور کس وجہ سے ملی ۔ وہ بتائیں گے کہ جب ہم پر کوئی ظلم کرتا تھا تو ہم صبر کرتے تھے اور کوئی ستاتا تو ہم بردباری کرتے تھے پس فرشتے کہیں گے کہ چلے جاؤ جنت میں ۔ کیا ہی اچھا اجر ہے ایسے عاملوں کا ۔ (صبر و توکل کا بیان صفحہ ۳۲۴ و ۳۳۴ وغیرہ میں اور امر بالمعروف کا صفحہ ۹۲ و ۱۹۸۹ و ۱۷۲۳ وغیرہ میں اور تکبر وغیرہ کی مذمت صفحہ ۲۰ و ۱۵۰ و ۳۰۸/۳۰۹ میں بھی ہے) پس آیت ہٰذا میں اترانے ، شیخیاں مارنے کی بُرائی بیان ہوئی ہے ، اور تواضع و میانہ روی کی چال اختیار کرنے کا حکم ہو رہا ہے ۔ لقمانؑ کا کلام یہاں تک پورا کر کے آگے پھر احسانات الٰہی ، توحید باری وغیرہ کی طرف توجہ دلاتی ہے ۔

ف یعنی ان مشرکوں اور توحید الٰہی میں جھگڑنے والوں کے پاس سوائے تقلید آباء و اجداد کے اور کوئی سند نہیں ۔ ان کو شیطان نے دھوکہ دیکے دوزخ کی راہ پر لگا دیا حالانکہ باپ دادا کی اتباع اچھے کاموں ، اللہ و رسولؐ کی اطاعت میں ہے نہ کہ خلاف میں ۔ افسوس کہ منہ سے تو اللہ تعالیٰ کے معبود برحق اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کا اقرار کریں اور عملی طور سے تقلید آباء و اجداد خویش و قبیلہ و اماموں اور رواج و رسم کی اختیار کریں ۔ یاد رہے کہ اس آیت میں تقلید کی سخت مذمت ہے کیونکہ اصطلاح شرع میں اسی کا نام تقلید ہے کہ دین کے معاملہ میں ایسی باتوں پر عمل کرے جو اللہ تعالیٰ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بتائیں چنانچہ فقہ کی معتبر کتاب شرح مسلم الثبوت مطبوعہ نولکشور صفحہ ۶۲۴ میں ہے اَلتَّقْلِيْدُ اَلْعَمَلُ بِقَوْلِ الْغَيْرِ مِنْ غَيْرِ حُجَّةٍ یعنی تقلید اسکو کہتے ہیں کہ کسی کے قول پر بلا دلیل عمل کرے یعنی خواہ اس قول پر قرآن و حدیث سے دلیل ہو یا نہ ہو اسی پر عمل کرتا رہے اور اس مضمون کی آیتیں سورۂ حج رکوع اول ۔ سورۂ قصص رکوع ۵ و ۷ ۔ سورۂ مومن رکوع ۴ و ۵ ۔ سورۂ فاطر رکوع ۵ ۔ سورۂ زخرف رکوع ۲ میں بھی ہیں یعنی جن میں ان لوگوں کی مذمت ہے جو بلا دلیل بات پر چلتے ہیں اور یہ بیان ہے کہ دلیل وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہو ۔ تقلید میں اگرچہ ہزاروں آدمی مبتلا ہیں اور سینکڑوں برس سے اس کا رواج ہے اور اس تیرہویں چودھویں صدی میں متعصب لوگ اسکو فرض و واجب بھی بتلانے لگے لیکن بنظر انصاف و تحقیق دیکھا جائے تو قرآن مجید میں بھی اس کی مذمت ہے اور اس امت مرحومہ کے بہت سے معتبر علماء بلکہ خود وہ مجتہد جن کی تقلید کو واجب ٹھیرایا جاتا ہے برابر مذمت اور اس سے بچنے کی وصیت کرتے چلے آئے ہیں چنانچہ (باقی اگلے صفحہ پر)

★ ہے اور ترکیب میں حال واقع ہوا ہے یا فعل محذوف کا مفعول مطلق اسی طرح مرحا مرح کہتے ہیں اترانے اور شیخی مارنے کو ۔ ١٠ غُضَّ مِنْ صَوْتِكَ غض کہتے ہیں پست کرنیکو اور یہ مصدر مضاعف ہے غض یغض کا ۔ ١١ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ۔ وجہ کے اصلی معنے ہیں منہ لیکن اس سے مراد ہے نفس اور ذات کیونکہ آدمی کے سارے جسم میں اشرف اعضا منہ ہے اور ایک شریف عضو بول کر آدمی کی ذات مراد لیں عربی میں کثرت سے شائع ہے اسلئے وجہ بول کر نفس و ذات مراد لیا گیا والمعنی ومن يسلم نفسه الى الله اى يجعل لله نفسه سالما خالصا ۔ ١٢ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ ۔ استمسک معنی میں ہے تمسک کے اور اس کی مزید توضیح اوپر گذر چکی ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَحْزُنْكَ كُفْرُهُ ۚ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ

غم میں ڈالے تجھ کو کفر اسکا طرف ہماری ہے پھر آنا ان کا تو خبر دینگے ان کو ساتھ اس چیز کے کہ کیا انہوں نے تحقیق اللہ

آپ اس کے کفر کی وجہ سے آزردہ نہ ہوں۔ ان سب کو ہماری طرف لوٹنا ہے پھر ہم ان کو ان کے اعمال سے آگاہ

عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٢٣﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ

جاننے والا ہے بھید والی بات کو فائدہ دینگے ہم انکو تھوڑا پھر بے بس کر دینگے ہم انکو طرف عذاب

کریں گے بلاشبہ اللہ دلوں کے بھید جانتا ہے ہم ان کو چند روزہ بہرہ مند کریں گے۔ پھر ہم ان کو سخت عذاب کی طرف کھینچ

غَلِيظٍ ﴿٢٤﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ

گاڑھے کی طرف اور اگر سوال کرے تو انسے کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو البتہ کہیں گے

لائیں گے اور اگر آپ ان سے پوچھیں گے کہ کس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا تو یہ پکار اٹھیں گے کہ

اللَّهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٥﴾ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ

اللہ نے کہہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے بلکہ اکثر ان کے نہیں جانتے ہیں واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے

اللہ نے کہہ دیجئے کہ تمام حمد و ثنا اللہ ہی کے لئے ہے مگر ان میں سے اکثر نہیں جانتے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ

اور زمین کے ہے تحقیق اللہ وہی ہے بے پروا تعریف کیا گیا۔ اور اگر ہو یہ کہ جو کچھ بیچ زمین کے

زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے بلاشبہ اللہ ہی بے نیاز اور سزاوار حمد ہے اور اگر وہ تمام درخت جو سطح زمین

مِن شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِن بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ

ہے درختوں سے قلمیں اور دریا ہو سیاہی اسکی پیچھے اس کے ہوں سات دریا نہ تمام ہوں گی۔

پر ہیں قلم بنائے جائیں اور جو سمندر ہے سیاہی بن جائے اور اس کی مدد کو سات سمندر ہوں پھر بھی تو اللہ کی باتیں

كَلِمَاتُ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٧﴾ مَّا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا

باتیں اللہ کی تحقیق اللہ غالب ہے حکمت والا نہیں پیدا کرنا تمہارا اور نہیں جلانا تمہارا مگر

تمام نہ ہوں بلاشبہ اللہ زبردست اور دانا حکمت والا ہے اور تم سب کا پیدا کرنا اور تم سب کا اٹھا کھڑا کرنا

كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿٢٨﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ

مانند ایک جان کے تحقیق اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے کیا نہ دیکھا تو نے یہ کہ اللہ داخل کرتا ہے رات

ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک شخص کا پیدا کرنا اور اٹھا کھڑا کرنا بلاشبہ اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ رات کو دن میں داخل

فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي

کو بیچ دن کے اور داخل کرتا ہے دن کو بیچ رات کے اور حکم کے اپنے میں لگا رکھا ہے سورج کو اور چاند کو ہر ایک چلتا ہے

کر دیتا ہے اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو اپنا مطیع کر رکھا ہے ہر ایک وقت معین تک

إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَأَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٩﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ

ایک وقت مقرر تک اور یہ کہ اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہے یہ سبب اس کے ہے کہ اللہ وہ ہے

جاری رہیگا اور اللہ تمہارے سب کاموں کی خبر رکھتا ہے۔ یہ اس لئے کہ اللہ ہی برحق ہے۔

الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ

حق ثابت اور یہ کہ جو کچھ پکارتے ہیں سوائے اسکے نابود ہو جانے والا ہے اور یہ کہ اللہ وہ ہے بلند مرتبہ

اور یہ کہ تم اس کے سوا جن چیزوں کو پکارتے ہو وہ باطل ہیں اور یہ کہ اللہ ہی بلند مرتبہ اور

حل لغات

له وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ۔ مافی الارض ان کا اسم اور من شجرۃ ما کا بیان اقلام خبر۔ ٢ه وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ۔ یہ جملہ حالیہ ہے ای والحال ان البحر المحیط بسعتہ یمدہ الابحر السبعۃ مدا لا ینقطع ابدا۔ ٣ه سَبْعَةُ أَبْحُرٍ۔ ابحر جمع ہے بحر کی اور یہ وزن ہے جمع قلت کا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(پچھلے صفحہ کا بقیہ) امام ابو حنیفہ رح امام مالک امام شافعی امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ اور امام طحاوی محمد عبد العظیم رومی امام عبد البر شیخ محی الدین بن عربی امیر ابن الحاج خطیب بغدادی رازی امام علائی امام رافعی حضرت پیران پیر جلال الدین سیوطی ابن حجر عسقلانی ، بدر الدین مرجانی امام ابن تیمیہ امام ابن القیم امام فخر الدین رازی ابن حزم مجد الدین فیروز آبادی شاہ ولی اللہ شاہ عبد العزیز وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے اقوال کو جسکا جی چاہے تفسیر نیشاپوری تفسیر مظہری ، تفسیر کبیر تفسیر فتح البیان ترمذی و مسند احمد وغیرہ میں تحت آیت اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ الخ اور تفسیر عزیزی میں تحت آیت مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا الخ و بحث لفظ الضالین و تحت آیت مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ الخ کے اور قول سدید بشکوری صفحہ ۴۴ و میزان شعرانی دہلوی صفحہ ۳۴ و ۱۵ ج ۱ و ناظورۃ الحق بلغاری صفحہ ۶۳ فتوح الغیب بموب پریس لاہور صفحہ ۱۷۴ و عقد الجید مطبع فاروقی صفحہ ۴۵ و ۶۶ و ۹۰ وغیرہ میں خوب غور سے دیکھیے ۔ اس قدر وضاحت کے باوجود جس جمود کے ساتھ تقلید ائمہ نے رواج پکڑا ہے وہ حد درجہ افسوس ناک ہے ۔ پھر ان مقلدین جامدین کی جرأت بلکہ زبردستی دیکھئے کہ انکی اس حرکت پر جو انکو تنبیہ کرے اسکو غیر مقلد کے نام سے ملعون کر کے الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کے مصداق ہوتے ہیں ۔ ہدا ہم اللہ آمین

ف۲ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے احسان کے معنے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ عبادت اس طرح کرے گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے ۔ اگر یہ مقام حاصل نہ ہو تو اتنا سمجھ کہ اللہ تجھے دیکھ رہا ہے (فتح البیان)

فوائد صفحہ ھٰذا

ف۱ رسولوں اور کتابوں کا آنا نعمت عظمٰی ہے مگر مقلدین نے قرآن و حدیث کو چھوڑ کر تقلید شخصی کو اختیار کیا جو کفران نعمت اور مستحق عذاب ہے

ف۲ جب تک انسان توحید الوہیت کو نہ مانے مسلمان نہیں ہو سکتا ۔

ف۳ ربیع بن انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مثال تمام لوگوں کے علم کی اللہ کے علم کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے دریا کے مقابلہ میں ایک قطرہ

ف۴ ایلاج لیل و نہار کی تفسیر سورۂ حج و انعام میں گزر چکی ہے ۔ رات کو گھٹا کر دن کو بڑھانے والا اور دن کو گھٹا کر رات کو بڑھانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے ۔ جاڑوں کے دن چھوٹے اور راتیں بڑی ، گرمیوں کے دن بڑے اور راتیں چھوٹی اسی کی قدرت کا ظہور ہے ۔ شمس و قمر اسی کے زیر فرمان و حکومت سرگرداں ہیں ۔ اس سے معلوم ہوا کہ آسمان و زمین نہیں گھومتے بلکہ سورج اور چاند گھومتے ہیں ۔ صحیحین میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے کہ سورج غروب ہونے کے بعد اللہ کے عرش کے نیچے جا کر سجدہ میں گر پڑتا ہے اور اپنے رب سے دوبارہ طلوع ہونے کی اجازت چاہتا ہے ۔ قریب کہ ایک دن اس سے کہہ دیا جائے کہ جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ جا یعنی مغرب سے طلوع ہو جا (ابن کثیر)

ف۵ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی میں خدائی قدرتیں ثابت کرنی اور اس کے سوا کسی فرشتہ نبی ولی کی دہائی لینا باطل ہے ۔ پس اللہ ہی کو پکارو اور اس کے لئے تمام عبادتیں بجا لاؤ اسی کو مختار کل جانو ۔ یہی حق اور انصاف ہے ۔ وہ اللہ سب سے بلند یعنی عرش عظیم پر مستوی ہے اس سے بلند کوئی چیز نہیں وہ سب سے بڑا ہے جس کے سامنے کسی کو بڑائی نہیں ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْكَبِيرُ ﴿٣٠﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللَّهِ لِيُرِيَكُمْ

بزرگ کیا نہ دیکھا تو نے یہ کہ کشتیاں چلتی ہیں بیچ دریا کے ساتھ نعمتوں اللہ کی کے تو کہ دکھلا دے

بڑا ہے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی کے فضل سے کشتی سمندر میں چلتی ہے تاکہ تم کو اپنی نشانیاں دکھائے

مِنْ آيَاتِهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٣١﴾ وَإِذَا غَشِيَهُمْ

تم کو نشانیوں اپنی سے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے ہر صبر کرنیوالے شکر کرنیوالے کے اور جب ڈھانکتی ہے ان کو

بلاشبہ اس میں ہر صابر و شکر گزار کے لیے نشانیاں ہیں اور جب (سمندر کی)

مَوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ

موج مانند سائبانوں کے پکارتے ہیں اللہ کو خالص کر کر واسطے اسکے دین کو یعنی عبادت کو پس جب نجات دیتا ہے

لہریں سائبانوں کی طرح ان پر چھا جاتی ہیں وہ خالصتہً طور پر اللہ ہی کو پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ انکو

إِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ ﴿٣٢﴾

ان کو طرف جنگل کے پس بعض ان میں سے بیچ کی راہ پر چلتے ہیں اور نہیں انکار کرتا ساتھ نشانیوں ہماری کے مگر ہر ایک عہد توڑنے والا کفر کرنیوالا

خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو بعض تو اعتدال پر رہتے ہیں اور ہماری آیتوں کے وہی لوگ منکر ہوتے ہیں جو بدعہد اور ناشکرے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَا يَجْزِي وَالِدٌ عَنْ وَلَدِهِ

اے لوگو! ڈرو پروردگار اپنے سے اور ڈرو اس دن سے کہ نہ کفایت کرے گا باپ بیٹے اپنے سے

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو۔ اور اس دن سے ڈرو جب باپ اپنے بیٹے کے کام نہ آسکے گا۔ اور نہ بیٹا اپنے باپ کے

وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَالِدِهِ شَيْئًا ۚ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ فَلَا

اور نہ کوئی اولاد کفایت کرنے والی ہے باپ اپنے سے کچھ تحقیق وعدہ اللہ کا سچ ہے پس نہ

کام آسکے گا۔ سو بلاشبہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ سو نہیں دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ

تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ ﴿٣٣﴾ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ

فریب دے تم کو زندگانی دنیا کی اور نہ فریب دے تم کو ساتھ اللہ کے فریب دینے والا تحقیق اللہ کے پاس ہے

خدا کے بارے میں فریب کار شیطان کے دھوکے میں آنا۔ بیشک اللہ کو قیامت کا

عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ

علم قیامت کا اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ بیچ پیٹوں ماؤں کے ہے اور نہیں جانتا کوئی جی

علم ہے وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو رحم میں ہے اور کسی شخص کو معلوم نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا۔ اور

مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿٣٤﴾ ع۱۲

کیا کماوے گا کل کو اور نہیں جانتا کوئی جی کس زمین میں مرے گا تحقیق اللہ جاننے والا خبردار ہے

کسی شخص کو معلوم ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بلاشبہ اللہ کو ہر بات کا علم ہے اور وہ ہر بات کی خبر رکھتا ہے

سُورَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثُونَ آيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوعَاتٍ

سورۃ سجدہ مکی ہے اور تیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

سورہ سجدہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں تیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

حل لغات: ۱؎ وَإِذَا غَشِيَهُمْ مَوْجٌ كَالظُّلَلِ غشی معنے میں ہے علا اور احاطہ کیا پھر موج کو مفرد اور ظلل کو جمع لانے سے عظم موج کی طرف اشارہ ہے
۲؎ فَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ۔ مقتصد وہ شخص جو سیدھے اور معتدل طریقے پر قائم ہو۔ ۳؎ إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ ختار اور کفور دونوں مبالغے کے صیغے ہیں۔ ختار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی جہاز بھاری بھاری سامان اٹھا کر اللہ کی قدرت اور فضل و رحمت سے کس طرح سمندر کی موجوں کو چیرتا پھاڑتا ہوا چلا جاتا ہے۔ اس بحری سفر کے احوال و حوادث میں غور کرنا انسان کے لئے صبر و شکر کے مواقع بہم پہنچاتا ہے۔ جب طوفان اٹھ رہے ہوں اور جہاز پانی کے تھپیڑوں میں گھرا ہو اس وقت بڑے صبر و تحمل کا کام ہے اور جب اللہ نے اس کش مکش موت و حیات سے صحیح و سالم نکال دیا تو ضروری ہے اسکا احسان مانے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایمان کے دو حصے ہیں ایک حصہ صبر اور ایک حصہ شکر۔ خواہشات نفس کو روک کے رکھنا تو صبر ہے اور اچھے کاموں پر قائم رہنا شکر ہے۔ (جامع البیان)

ف۲ یہاں بتایا کہ طوفانی موجوں میں گھر کر کٹر سے کٹر مشرک بھی بڑی عقیدت مندی اور اخلاص کے ساتھ اللہ کو پکارنے لگتا۔ معلوم ہوا انسانی ضمیر اور فطرت کی اصلی آواز یہی ہے باقی سب بناوٹ اور جھوٹے ڈھکوسلے ہیں۔ فتح مکہ والے سال بہت سے کافر کشتی میں سوار ہو کر جان بچانے کی غرض سے بھاگ نکلے ان ہی میں عکرمہ بن ابی جہل بھی تھا۔ دریا میں طوفان آیا ڈوبنے لگے سب مل کر اللہ کو پکارنے لگے۔ عکرمہ نے کہا جب اس وقت اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں تو اس کے بعد بھی اللہ ہی مددگار ہے۔ یہ کہکر منت مان لی کہ اگر اللہ نے اپنی مہربانی کر دی اس طوفان سے نجات دیدی تو میں واپس مکہ جا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر لوں گا۔ اللہ نے نجات دی۔ انھوں نے اپنا اقرار پورا کیا صدق دل سے مسلمان ہو گئے۔ یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی۔ رضی اللہ عنہ و عنہ؟ آمین مگر عہد حاضر کے مشرک طوفانی موجوں میں بھی اللہ تعالیٰ کی بجائے دوسروں کو پکارنے کی وجہ سے مشرکین عرب سے بھی بدتر ہیں۔

ف۳ یعنی وہ دن آکر رہے گا۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے جو ٹل نہیں سکتا لہٰذا دنیا کی چند روزہ بہار اور چہل پہل سے دھوکہ دکھاؤ کہ ہمیشہ اسی طرح رہے گی اور یہاں آرام سے ہو تو وہاں بھی آرام کرو گے۔ نیز اس دغاباز شیطان کے اغوا سے ہوشیار رہو جو اللہ کا نام لے کر دھوکہ دیتا ہے کہتا ہے میاں اللہ غفور رحیم ہے خوب گناہ کئے جاؤ مزے اڑاؤ بوڑھے ہو کر اکٹھی توبہ کر لینا اللہ سب بخش دے گا۔ تقدیر میں اگر اس نے جنت لکھدی ہے تو گناہ کئے بھی ہو وہیں پہنچ کر رہو گے اور دوزخ لکھی ہے تو کسی طرح بچ نہیں سکتے پھر کاہے کے لئے دنیا کا مزا چھوڑا۔ یہ ہے تلبیس ابلیس۔

ف۴ امام الہند رحمہ اللہ نے کہا یعنی غیب کی باتوں کی سب خبریں اللہ ہی کو ہیں اور ان کا جان لینا کسی کے قابو میں نہیں۔ اسی طرح جو کچھ مادہ کے پیٹ میں ہے اسکو بھی کوئی نہیں جان سکتا کہ ایک ہے یا دو، نر ہے یا مادہ حالانکہ حکیم لوگ ان سب چیزوں کے اسباب لکھتے ہیں پر کسی کا حال بالخصوص نہیں جانتے تو اور چیزیں کہ آدمی میں چھپی ہوتی ہیں جیسے خیالات اور ارادے تو کیونکر جان سکیں۔ اور جب اپنے مرنے کی جگہ نہیں جانتا تو اور کسی کے مرنے کی جگہ یا وقت کیونکر جان سکے۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ یہ سب غیب دانی کا دعویٰ کرتے ہیں ان کے جال میں ہرگز نہ پھنسنا چاہیے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن پانچ چیزوں کا ذکر اس آیت میں ہے وہ غیب کی کنجیاں ہیں اللہ کے سوا ان کو اور کوئی نہیں جانتا (بخاری)

★ لیا گیا ہے ختر سے اور ختر کہتے ہیں شدید غدر اور بے وفائی کو تو ختار کے معنے ہوئے غدار کثیر الغدر یا شدید الغدر کے اور کفور کے معنے سخت ناشکرا۔
تلہ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ۔ لا مولود مبتدا اور ہو جاز خبر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الٓمّٓ ⓵ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ⓶ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

الٓمّٓ اتارنا اس کتاب کا نہیں شک بیچ اسکے پروردگار عالموں کی طرف سے ہے کیا کہتے ہیں کہ

الٓمّٓ اس کتاب کا نازل کیا جانا۔ اس میں شک نہیں کہ رب العالمین کی طرف سے ہے کیا یہ لوگ کہتے ہیں

افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ

باندھ لیا ہے اس نے بلکہ وہ حق ہے پروردگار تیرے کی طرف سے تو کہ ڈراوے اس قوم کو کہ نہ آیا ان کے پاس کوئی ڈرانے والا

کہ پیغمبر نے اس کو از خود بنا لیا ہے نہیں یہ آپ کے رب کی طرف سے برحق ہے تاکہ آپ ایسی قوم کو ڈرائیں جن کے پاس

مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ⓷ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

پہلے تجھ سے تو کہ وہ راہ پاویں۔ اللہ وہ شخص ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور

آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ وہ ہدایت پا جائیں اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ

الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ مَا لَكُمْ

زمین کو اور جو کچھ درمیان ان دونوں کے بیچ چھ دن کے پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے نہیں واسطے

ان دونوں کے درمیان ہے چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر استوار فرمایا اس کے سوا تمہارا نہ کوئی

مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ⓸ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ

تمہارے سوائے اسکے کوئی دوست اور نہ شفاعت کرنے والا کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے تم تدبیر کرتا ہے کام کی

دوست ہے اور نہ سفارش کرنے والا۔ تو کیا تم پھر بھی کچھ سے کام نہیں لیتے۔ وہ آسمان سے زمین

مِنَ السَّمَاۗءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ

آسمان سے طرف زمین کے پھر چڑھ جاتا ہے طرف اسکے وہ کام بیچ ایک دن کے کہ تھی مقدار اس کی

تک ہر بات کا انتظام کرتا ہے پھر ہر بات اسی کے حضور پیش ہوگی۔ ایک ایسے دن میں جس کا

اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ⓹ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ

ہزار برس ان برسوں میں سے کہ گنتے ہو تم یہ ہے جاننے غیب کا اور حاضر کا غالب

اندازہ تمہارے حساب کے مطابق ایک ہزار برس کا ہوگا یہی خدا چھپی اور کھلی باتیں جاننے والا زبردست بڑا

الرَّحِيْمُ ⓺ الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ

مہربان وہ شخص ہے کہ اچھی طرح بنایا ہر چیز کو پیدا کیا ہے اسکو اور شروع کیا پیدا کرنا انسان کا

مہربان ہے جس نے ہر چیز کو نہایت اچھی طرح بنایا اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے

مِنْ طِيْنٍ ⓻ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّاۗءٍ مَّهِيْنٍ ⓼ ثُمَّ

مٹی سے پھر کی اولاد اس کی خلاصے پانی حقیر سے کی پھر

شروع کیا پھر اسی کے نچوڑ سے جو ایک حقیر پانی ہے اس کی نسل چلائی۔ پھر

سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ

تندرست کیا اسکو اور پھونکا بیچ اسکے روح اپنی سے اور کیا واسطے تمہارے سننا اور دیکھنا اور

اسے درست کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی۔ اور تم لوگوں کے لئے کان آنکھیں اور دل بنائے مگر تم

الْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ⓽ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ

دل تھوڑا سا شکر کرتے ہو تم اور کہا انہوں نے کیا جب کھوئے جاویں گے ہم بیچ زمین کے

بہت ہی تھوڑا احسان مانتے ہو۔ اور انہوں نے کہا کہ جب ہم زمین میں گم ہو کر رہ جائیں گے

حل لغات۔

له الٓمّٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ تنزیل الکتاب خبر ہے مبتدا محذوف کی اور وہ ہذا ہے والتقدیر ہذا تنزیل الکتاب اور ہو سکتا ہے کہ خبر ہو الم کی۔ لاریب فیہ دوسری خبر ہے اسی مبتدا محذوف کی۔ من رب العالمین ایک محذوف کے متعلق ہو کر ضمیر مجرور سے حال ای کائنا من رب العالمین۔ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یہ حروف جو اکثر سورتوں کے اول میں آئے ہیں ان کے معنے میں اصل قول سلف کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی مراد سے کوئی واقف نہیں۔ صحیح بخاری کتاب الجمعہ میں حدیث ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورہ الٓمّٓ السجدہ اور ہَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ یعنی سورہ دہر پڑھا کرتے تھے۔ یہ سورت قبر میں اور حشر میں اپنے پڑھنے والے کے واسطے سفارش کرے گی۔ قبر میں منکر نکیر کے سامنے شہادت دے گی اس لئے اس سورت کا رات کو سونے سے قبل پڑھنا باعث درجات ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رات کو نہیں سوتے تھے جب تک یہ سورۂ سجدہ اور تبارک الذی نہ پڑھ لیتے (احمد۔ دارمی۔ ترمذی۔ نسائی حاکم وغیرہ۔ ف۲ ابن جریر رح نے آیت ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ کی تفسیر میں کہا ہے ای عَلَا وَارْتَفَعَ یعنی اونچا ہوا اور صحیح بخاری میں مجاہد رح سے اِسْتَوٰی بمعنی عَلَا عَلَی الْعَرْشِ منقول ہے اور امام بغوی رح ابو عبیدہ سے اِسْتَوٰی بمعنی صَعِدَ نقل کیا ہے یعنی عرش کے اوپر ہوا۔ اور محمد ابن اسحاق اور ابن خزیمہ رح نے کہا کہ جو کوئی اس بات کا اقرار نہ کرے کہ اللہ عرش کے اوپر اور مخلوقات سے جدا ہے وہ کافر ہے اس کو توبہ کرانی چاہیئے۔ اگر اس عقیدہ سے تائب ہو تو بہتر ورنہ اس کی گردن ماردی جاوے اور نجاست پڑنے کی جگہ پر پھینکا جاوے تاکہ اس کی بدبو سے اہل قبلہ اور اہل ذمہ ایذا نہ پاویں اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے کہا ہے کہ سلف کا اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر عرش پر ہے اور ساری مخلوق سے اونچا ہے اور امام ابن قیم رح نے اغاثہ میں لکھا ہے کہ ارسطو سے پہلے تمام فلاسفہ قائل تھے کہ جہان حادث ہے اور صانع عالم ثابت اور تمام خلقت سے الگ اور اپنی ذات سے آسمانوں اور تمام جہان کے اوپر ہے۔ الغرض سارے اہل شریعت اور عقلاء اسی عقیدہ پر متفق چلے آئے ہیں۔ صرف معتزلہ نے اس صفت کی نفی کی پھر متاخرین اشاعرہ ان کے تابع ہوئے اور احادیث واقوال اور آثار اس بارہ میں بے شمار ہیں (حاشیہ جامع البیان)

ف۳ بڑے بڑے کام کا حکم عرش سے مقرر ہو کر نیچے اترتا ہے سب اسباب اس کے آسمان و زمین سے جمع ہو کر بن جاتا ہے پھر ایک مدت جاری رہتا ہے پھر اٹھ جاتا ہے اللہ کی طرف۔ دوسرا رنگ اترتا ہے جیسے بڑے پیغمبر جن کا اثر قرنوں تک رہا بڑی قوم میں سرداری جو عمروں چلی وہ ہزار برس اللہ کے یہاں ایک دن ہے (موضح القرآن) آیت ہذا کے قدرے مفہوم کے ساتھ عبارت سورہ حج آیت نمبر ۴۷ کے تحت لکھی جا چکی ہے

ف۴ یعنی ایسے اعلیٰ اور عظیم الشان انتظام و تدبیر کا قائم کرنا اسی پاک ہستی کا کام ہے جو ہر ایک ظاہر و پوشیدہ کی خبر رکھے زبردست اور مہربان ہو۔

ف۵ نسل سے مراد ذریت آدم ہے۔ سُلالہ بمعنی نطفہ ہے۔ منی کو سُلالہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ خلاصہ ہے غذا کا جو آدمی کے بدن میں پیدا ہوتا ہے یہی وہ منی ہے جو مرد کی پشت اور عورت کے سینے سے نکلتی ہے۔ اطباء نے لکھا ہے کہ منی چوتھے ہضم کا فضلہ ہے اور خون تیسرے ہضم کا اس لئے خروج منی سے فوراً ضعف محسوس ہوتا ہے۔ اخراج دم سے اتنی ناتوانی نہیں ہوتی۔ فتح البیان میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا پیدا کرنا بے وجہ نہیں بلکہ ہر چیز کی وضع صورت میں کوئی خوبی اور مناسبت ملحوظ ہے۔ طبرانی میں ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ناگاہ عمرو بن زرارہ انصاری سے ملاقات ہوئی۔ اس کا تہبند گھٹنوں سے نیچے لٹکتا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا دامن پکڑ لیا۔ اس نے کہا کہ میری پنڈلیاں باریک ہیں ان کو چھپاتا ہوں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرو! اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اچھا بنایا ہے اور اللہ عزوجل جامہ لٹکانے والے کو دوست نہیں رکھتا (فتح)

ف۶ یعنی اللہ کی نعمتیں تمہارے پاس بے شمار ہیں تم کو ٹھیک ٹھاک اور خوب صورت بنایا تمہارے اندر روح ڈالی کانوں کو سننے آنکھوں کو دیکھنے کی طاقت دی۔ افسوس پھر عبادت کرکے پورا حق ادا نہیں کرتے۔

★ لہ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَہٗ۔ نسل کے اصلی معنے ہیں ایک چیز کے دوسری چیز سے جدا ہونے کے چنانچہ انجیر سے جو شیرہ بہتا اور جانوروں کے تھنوں سے جو دودھ بے دوہے ٹپکتا ہے اسے نسل کہتے ہیں پھر ذریت اور اولاد کو نسل کہنے لگے کیونکہ وہ بھی اپنے ماں باپ سے نکلتی اور جدا ہوتی ہے۔ ۲ہ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّھِیْنٍ۔ سُلالہ خلاصہ سُت بمشتق ہے سَلّ سے۔ اور سَلّ کہتے ہیں کھینچنے کو۔ چونکہ کسی چیز کا خلاصہ اور سَت بھی اس چیز کے تمام اجزاء سے کھچ کر پیدا ہوتا ہے اس لئے اسے سُلالہ کہتے ہیں۔ مہین خوار ذلیل حقیر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ۬ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾ قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ

کیا ہوں گے ہم بیچ پیدائش نئی کے بلکہ وہ ساتھ ملاقات رب اپنے کا انکار کرنے والے ہیں کہہ قبض کرے گا تم کو

تو کیا ہم از سر نو پیدا ہوں گے۔ بات یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات سے منکر ہیں کہہ دیجئے کہ ملک الموت

مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ ع وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ

فرشتہ موت کا وہ جو مقرر کیا گیا ہے ساتھ تمہارے پھر طرف رب اپنے کے پھیرے جاؤ گے۔ ع اور کاش دیکھے تو جس وقت

جو تم پر مقرر ہے وہی تمہاری روحیں قبض کرے گا پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور کاش آپ ان

الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَاۤ اَبْصَرْنَا وَ سَمِعْنَا

گنہگاروں کو نیچے ڈالے ہوں گے سر اپنا نزدیک رب اپنے کے اے رب ہمارے دیکھا ہم نے اور سنا ہم نے

مجرموں کو دیکھیں جب یہ اپنے پروردگار کے سامنے اپنے سر جھکائے ہوئے ہوں گے کہ اے ہمارے رب ہم نے دیکھ اور سن لیا اب

فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَیْنَا كُلَّ نَفْسٍ

پس پھیر ہم کو عمل کریں اچھے تحقیق ہم یقین لانیوالے ہیں اور اگر چاہتے ہم البتہ دیتے ہم ہر ایک جی کو

دیکھ لیا اور سن لیا ہے سو ہمیں واپس بھیجے کہ ہم نیک کام کریں ہمیں اب یقین آگیا ہے اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت دیتے

هُدٰىهَا وَ لٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ

ہدایت اس کی و لیکن ثابت ہوئی بات میری طرف سے کہ البتہ بھروں گا میں دوزخ کو جنوں سے

مگر میری طرف سے یہ بات قرار پا چکی ہے کہ میں جنوں اور انسانوں دونوں سے جہنم

وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۳﴾ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا

اور آدمیوں سے اکٹھے پس چکھو بسبب اسکے کہ بھول گئے تھے تم ملاقات اس دن اپنے کی تحقیق

کو بھر دوں گا۔ سو تم نے جو اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا تو اس کا مزہ چکھو۔ ہم نے آج

نَسِیْنٰكُمْ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا یُؤْمِنُ

ہم بھول گئے تم کو اور چکھو عذاب ہمیشگی کا بسبب اسکے کہ تھے تم کرتے سوائے اسکے نہیں کہ ایمان لاتے ہیں

تم کو بھلا دیا ہے اور تم جو عمل کرتے رہے ہو اس کی سزا میں ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو ہماری آیتوں پر تو وہی لوگ

بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ

ساتھ نشانیوں ہماری کے وہ لوگ کہ جب یاد دلائی جاتی ہیں انکو گر پڑتے ہیں سجدے میں اور پاکی بیان کرتے ہیں ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے

مانتے ہیں جنکو جس وقت وہ یاد دلائی جاتی ہیں سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح

وَ هُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ ۩ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ

اور وہ نہیں تکبر کرتے دور ہوتی ہیں کروٹیں ان کی بچھونوں سے پکارتے ہیں

کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے ان کے پہلو بچھونوں سے جدا رہتے ہیں جو اپنے پروردگار کو خوف اور امید کے ساتھ

رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ۫ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ

پروردگار اپنے کو ڈر سے اور طمع سے اور اس چیز سے کہ دیا ہے ہم نے انکو خرچ کرتے ہیں پس نہیں جانتا کوئی جی

پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انکو دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ کوئی نفس نہیں جانتا کہ

مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾

کیا چھپائی گئی ہے واسطے انکے ٹھنڈک آنکھوں سے بدلہ اس چیز کا کہ تھے کرتے

انکے لئے کیا کیا آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے۔ یہ انکے ان نیک اعمال کا بدلہ جو وہ کرتے رہے

حل لغات۔
له ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ - فی خلق متعلق ہے محذوف کے۔ والتقدیر انا معائدون فی خلق جدید۔
له من الجنة والناس اجمعین- اجمعین تاکید ہے یا حال- حال ہونے کی صورت میں اجمعین معنے میں ہوگا مجموعین کے۔
له فذوقوا بما نسیتم لقاء یومکم ھذا۔ لقاء منصوب ہے نسیتم کی وجہ سے اور ہذا کا مشار الیہ یوم ہے۔ له تتجافی۔ تجافی کہتے ہیں ایک جگہ پر قرار نہ پکڑنے کو اور اسکا صلہ ہمیشہ عن آیا کرتا ہے۔ له عن المضاجع۔ مضاجع جمع ہے مضجع کی۔ اور مضجع کہتے ہیں فرش اور موضع نوم کو۔

www.KitaboSunnat.com
” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ف۱ ابو حاتم نے جعفر بن محمد سے روایت کیا اُس نے اپنے باپ محمد سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک الموت کو ایک انصاری کے پاس دیکھا تو فرمایا اے ملک الموت! میرے ساتھی کے ساتھ نرمی کرنا کہ یہ مومن ہے ملک الموت نے کہا اے محمدؐ! خاطر جمع رکھئے کہ میں ہر مومن کے ساتھ نرمی کرنے والا ہوں اور جان لیجئے کہ تمام زمین کے دریاؤں اور جنگلوں میں کوئی گھر نہیں مگر ہر روز پانچ بار اس میں جھانکتا ہوں یہاں تک کہ ان کے بڑے چھوٹے کو ان سے زیادہ پہچانتا ہوں۔ اے محمدؐ! قسم اللہ کی اگر میں ایک مچھر کی رُوح قبض کرنی چاہوں تو نہیں کر سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو (ابن کثیر) ف۲ یعنی ہمارے کان آنکھیں کھل گئیں پیغمبر جو باتیں فرمایا کرتے تھے ان کا یقین آگیا بلکہ آنکھوں سے مشاہدہ کر لیا کہ ایمان اور عمل صالح ہی اللہ کے ہاں کام دیتا ہے۔ اب ایک مرتبہ پھر دنیا میں بھیج دیجئے دیکھئے کیسے نیک کام کرتے ہیں۔ روز قیامت مجرموں کی حسرت و رسوائی اور قیامت کے دن انکے بسوال جواب کا بیان صفحہ ۳۸، ۱۸۵، ۲۱۹ و ۲۲۵ میں بھی لکھا گیا ہے) ف۳ یعنی آخرت کو جھٹلایا اور کوئی نیک عمل نہ کیا گویا بھول گئے تو آج ہم بھی تم کو ہمیشہ کے لئے عذاب میں چھوڑ دینگے اور خبر نہ لیں گے۔ اور یہ آیت خبر دیتی ہے اس بات کی کہ ان کا معذب ہونا صرف پہلے وعدہ کے موافق نہیں بلکہ یہ بسبب اس کے ہے کہ آخرت سے انکاری تھے (فتح) اس مضمون کی آیات صفحہ ۲۳۱ و ۴۰۶ میں بھی ہیں۔ ف۴ مشکوٰۃ باب الحساب والمیزان میں ہے یُحْشَرُ النَّاسُ فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ فَیَقُوْلُ اَیْنَ الَّذِیْنَ کَانَتْ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَیَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِیْلٌ فَیَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ ثُمَّ یُؤْمَرُ لِسَائِرِ النَّاسِ اِلَی الْحِسَابِ یعنی قیامت کو سب لوگ ایک میدان میں جمع ہونگے۔ منادی ندا کرے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے واسطے اپنے بستر چھوڑ کر تہجد اور فجر کی نماز کے واسطے اٹھا کرتے تھے پس وہ کھڑے ہو جائیں گے اور وہ تھوڑے ہونگے پس حکم ہوگا کہ بغیر حساب جنت میں چلے جاؤ۔ اس کے بعد اور لوگوں کا حساب شروع ہوگا اور فرمایا رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلّٰی وَاَیْقَظَ امْرَاَتَهٗ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِیْ وَجْهِهَا الْمَآءَ وَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّتْ وَاَیْقَظَتْ زَوْجَهَا فَاِنْ اَبٰی نَضَحَتْ فِیْ وَجْهِهِ الْمَآءَ (ترغیب صفحہ ۱۲۶) یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اس مرد پر جو تہجد کے واسطے آپ بھی اُٹھے اور نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی اُٹھائے اگر وہ نہ اٹھے تو اسکے منہ پر پانی چھڑک کر اٹھائے۔ اور اس عورت پر اللہ کی رحمت ہو جو خود بھی تہجد کے واسطے اُٹھے اور اپنے شوہر کو بھی جگا دے۔ اگر وہ نہ اٹھے تو اسکے منہ پر پانی چھڑک کر جگا دے (عن ابی ہریرۃ رضہ ابوداؤد ونسائی) نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ترغیب اُن ہی خوش نصیب شوہروں اور بیویوں کے لئے ہے جو اس کے اہل ہوں اور وہ بذات خود بھی اس عظیم نعمت تہجد کے قدر شناس اور شائق ہوں۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا ہے صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ تَعْدِلُ بِعَشَرَةِ اٰلَافِ صَلٰوةٍ وَّصَلٰوةٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ تَعْدِلُ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلٰوةٍ وَّصَلٰوةٌ بِاَرْضِ الرِّبَاطِ تَعْدِلُ بِاَلْفَیْ اَلْفِ صَلٰوةٍ وَّاَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ الرَّكْعَتَانِ یُصَلِّیْهِمَا الْعَبْدُ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ لَا یُرِیْدُ بِهِمَا اِلَّا مَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ (ترغیب صفحہ ۱۲۶) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مسجد میں ایک نماز کا ثواب دس ہزار نماز کے برابر ہے (ایک روایت میں پچاس ہزار آیا ہے) اور بیت اللہ شریف میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے اور جہاد کے میدان میں ایک نماز کا ثواب بیس لاکھ نماز کے برابر ہے اور اب ان سب سے زیادہ ان دو رکعتوں کا درجہ اور ثواب ہے جو تہجد کے وقت خالص اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور اس کی رحمت کی امید پر پڑھی جائیں۔ اور سہل بن سعد سے ہے جَآءَ جِبْرِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ عِشْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مَیِّتٌ وَّاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مَجْزِیٌّ بِهٖ وَاَحْبِبْ مَنْ شِئْتَ فَاِنَّكَ مُفَارِقُهٗ وَاعْلَمْ اَنَّ شَرَفَ الْمُؤْمِنِ قِیَامُ اللَّیْلِ وَعِزَّهُ اسْتِغْنَآؤُهٗ عَنِ النَّاسِ (ترغیب صفحہ ۱۲۶ باسناد حسن) یعنی جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اے محمدؐ! جب تک چاہو زندہ رہو مگر ایک دن مرنا ضرور ہے اور جو چاہو عمل کر لو بدلہ ملنا لازمی ہے اور جس سے (اس دنیا میں) محبت کر لو جدائی یقینی ہے اور جان لو ایک مومن مسلمان کی شرافت یہ ہے کہ تہجد گزار ہو اور عزت یہ ہے کہ لوگوں کے احسان کا امیدوار نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھتا ہو۔ میرے محترم بھائی مولانا عبدالستار صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یعنی دوزخ سے ڈر کر اور بہشت کی امید رکھ کر عبادت کرتے ہیں۔ مسند احمد میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا آیا ہے کہ ہمارا رب تعجب کرتا ہے اس شخص پر جو اپنے نرم بچھونے اور لحاف سے اپنے محبوب اور اپنی بیوی کے پاس سے اُٹھ کر نماز میں مشغول ہو گیا میرے ثواب کی امید اور میرے عقاب کے خوف سے۔ اس آیت و حدیث میں رد ہے ان جاہل صوفیوں کا جو رجا اور خوف سے عبادت کرنے کو بیکار کہتے ہیں۔ میں نے تفسیر احسن التفسیر پر بنام "فوائد ستاریہ" جو تعلیق کی ہے اس میں تحت آیت ایاک نعبد و ایاک نستعین ایسے اہل تصوف کی مدلل تردید کر دی ہے جسکا جی چاہے دیکھے۔ از ابو محمد کفا النصر (رحمہ اللہ و نور مرقدہ) ف۵ بخاری مسلم وغیرہ میں مرفوعًا روایت ہے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصّٰلِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ الخ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۸۷) کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں اور عیش تیار کئے ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سُنی اور نہ کسی بشر کے دل پر ان کا خیال گزرا۔ اگر چاہو تو آیت ہٰذا پڑھ کر دیکھ لو۔ حسنؒ اور مجاہدؒ اور عطاءؒ سے بلکہ جمہور کا قول ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو رات کو تہجد کے وقت اپنے بستروں سے نماز کے واسطے اٹھتے ہیں۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے (باقی اگلے صفحہ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ۚ لَا يَسْتَوُونَ ﴿١٨﴾ أَمَّا الَّذِينَ

کیا پس جو شخص کہ ہو ایمان والا مانند اس شخص کے ہے کہ ہو نافرمان نہیں برابر ہوتے اما جو لوگ کہ

کیا جو شخص مومن ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو نافرمان ہے (نہیں) وہ برابر نہیں ہو سکتے ہاں جو لوگ ایمان لائے

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَىٰ نُزُلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾

ایمان لائے اور کام کیے اچھے پس واسطے انکے بہشتیں ہیں رہنے کی بسبب اس کے کہ تھے کرتے

اور نیک عمل کرتے رہے ان کے رہنے کے لئے باغ ہوں گے یہ مہمانی ان کے اعمال کا بدلہ ہے

وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۖ كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا

اور اما جو لوگ کہ فاسق ہیں پس جگہ رہنے انکی کی آگ ہے جب ارادہ کریں یہ کہ نکلیں اس میں سے پھیرے

اور جن لوگوں نے نافرمانی کی ان کے رہنے کی جگہ دوزخ ہے۔ جب وہ اس سے نکلنا چاہیں گے اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے

أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢٠﴾

جاویں گے بیچ اسکے اور کہا جاویگا ان کو چکھو عذاب آگ کا جو تھے تم ساتھ اس کے جھٹلاتے

اور ان سے کہا جائے گا کہ اس آگ کے عذاب کا مزہ چکھو جس کو تم جھوٹ سمجھا کرتے تھے۔

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ

اور البتہ چکھاویں گے ہم انکو عذاب نزدیک سے سوائے عذاب بڑے کے تو کہ وہ

اور ہم لا زمی طور پر اس بڑے عذاب کے آنے سے پہلے پہلے دنیا کے عذاب کا مزہ بھی چکھائیں گے ممکن ہے

يَرْجِعُونَ ﴿٢١﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا ۚ إِنَّا

پھر آویں اور کون ہے بہت ظالم اس شخص سے کہ نصیحت دیا گیا ساتھ نشانیوں پروردگار اپنے کے پھر منہ پھیر لیا ان سے تحقیق ہم

یہ لوٹ آئیں اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس کو اس کے پروردگار کی آیتیں یاد دلائی جائیں اور وہ اسے

مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُنْ فِي ع۱۵

گنہگاروں سے بدلہ لینے والے ہیں اور البتہ تحقیق دی ہم نے موسیٰ کو کتاب پس مت رہ تو بیچ

منہ پھیرلے بلاشبہ ہم ایسے گنہگاروں کو ضرور سزا دینگے اور ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب دی تھی سو آپ ڈرا سے میں نہ رہئے

مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ ۖ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٢٣﴾ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ

شک کے ملاقات اسکی سے اور کیا ہم نے اسکو ہدایت واسطے بنی اسرائیل کے اور کئے ہم نے ان میں سے

ملنے میں کچھ شک نہ کیجئے اور ہم نے اس کتاب کو بنی اسرائیل کے لئے باعث ہدایت بنایا تھا اور ان میں سے ہم نے

أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ﴿٢٤﴾ إِنَّ

پیشوا کہ تھے ہدایت کرتے ساتھ حکم ہمارے کے جب صبر کیا انہوں نے اور تھے ساتھ نشانیوں ہماری کے یقین لاتے تحقیق

پیشوا بنائے جو لوگوں کو ہمارے حکم سے سیدھی راہ دکھاتے تھے جب وہ صبر کرتے تھے اور ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے بیشک

رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٢٥﴾

پروردگار تیرا وہی فیصلہ کرے گا درمیان انکے دن قیامت کے بیچ اس چیز کے کہ تھے بیچ اس کے اختلاف کرتے

آپ کا رب ہی قیامت کے دن انکے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کرے گا جن میں یہ ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں

أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي

کیا نہیں راہ دکھائی واسطے ان کے اس بات نے کہ کتنے ہلاک کئے ہیں ہم نے پہلے انکے قرنوں سے کہ چلتے ہیں بیچ

کیا لوگوں کو اس سے ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک کر ڈالیں جنکے گھروں میں یہ آج چلتے پھرتے ہیں

حل لغات۔
لہ نُزُلًا۔ نزل اصل میں اس چیز کو کہتے ہیں جو آنے والے مہمان کے لئے تیار کی جاتی ہے۔ یہاں مراد ہے ثواب۔ اور نزلاً کو نصب بنا بر حال ہونے کے ہے۔ ۔ کہ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً۔ أَئِمَّةً جمع ہے امام کی اور امام کہتے ہیں مقتدا کو۔ ائمہ کی اصل اور اس کی تعلیل سابق میں کئی جگہ گزر چکی۔ سلہ لَمَّا صَبَرُوا۔ لما ظرف ہے معنے میں حین کے والمعنی جعلناہم ائمۃ حین صبروا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(پچھلے صفحہ کا بقیہ)

روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا عمل پوچھا جسکے سبب سے بہشت ملے اور دوزخ سے نجات ہو۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے معاذ! تو نے بڑا بھاری کام پوچھا اور تحقیق یہ آسان ہے جس پر اللہ تعالیٰ آسان کرے پھر فرمایا وہ یہ ہے کہ خالص اللہ کی بندگی کر اور کسی کو اسکے ساتھ شریک ذکر، نماز روزہ زکوٰۃ حج ادا کر، تہجد کی نماز بھی کہ یہ گناہوں کو دُور کرتی ہے حدیث میں ہے فرض نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب اور بہت پسند نماز تہجد کی ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

فوائد صفحہ ھذا

ف۱ یہ درمیان میں جملہ معترضہ ہے یعنی بے شک و شبہ موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی گئی اور آپ کو بھی اسی طرح کی کتاب ملی اسمیں کوئی دھوکہ اور فریب نہیں یا موسیٰؑ کے ذکر پر فرمایا کہ تم جو موسیٰؑ سے شب معراج میں ملے تھے وہ بھی حقیقت ہے کوئی دھوکہ یا نظر بندی نہیں۔

ف۲ صبر اور یقین سے مرتبہ امامت حاصل ہوتا ہے۔ کہا قتادہؒ نے لَمَّا صَبَرُوْا یعنی دنیا سے صبر کیا اور سفیانؒ نے کہا انسان علم دین کا ایسا محتاج ہے جیسے بدن غذا کا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ صبر ایمان سے بمنزلہ سر کے ہے جسم سے پھر یہ آیت سُنائی وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً الآیۃ کسی نے سفیانؒ سے اس قول علیؓ کا معنیٰ پوچھا تو اس نے کہا جب انھوں نے راس الامر یعنی صبر کو پکڑا تو سردار بن گئے (ابن کثیر) صبر و توکل کے فضائل صفحہ ۳۲ و ۳۳ میں بھی لکھے گئے ہیں۔

مولانا حافظ محمد ادریس صاحب سلفی فاضل مدنی و نائب مفتی جماعت غرباء اہلحدیث ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔

۱۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ ستر عادار الخلافہ، دار الامارۃ وغیرہ کی بڑی اور مرکزی مسجد میں تو خلیفہ، امیر یا ان کے نائبین ہی کو مسجد میں جماعت کی نماز کی امامت کرانی چاہیے البتہ شہر و بستی کی دیگر مساجد میں خلیفہ و امیر کے مقرر کردہ لوگ امامت کریں اب یہ امیر و سلطان کی صوابدید اور کام کرنے والے کی صلاحیت و استطاعت پر منحصر ہے کہ وہ صرف مسجد میں نماز با جماعت کا امام ہی رہے یا اس کے ساتھ ساتھ دیگر ذمہ داریاں بھی ادا کرے اور وہ مسجد والے حلقہ یا علاقہ کا عامل، امین، ناظم وغیرہ بن کر بیک وقت امام بن جائے یعنی اگر امام کی طرف سے اسے صرف امامت صلاۃ کی ذمہ داری سونپی گئی ہو تو وہ بس اسی ذمہ داری کو ادا کرے، خطابت، قضا، تدریس اور مصلحت عامہ کے کام نہ چلائے، اور اگر امیر کی طرف سے اس کو مکمل ذمہ دار بنا دیا گیا ہو تو وہ بیک وقت امام کی حیثیت سے سب کام انجام دے۔

چنانچہ مدینہ منورہ کی ریاست کی سب سے بڑی اور مرکزی جامع مسجد میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم امامت و خطابت احکم و قضا، قیادت سیاست اور تعلیم و تربیت وغیرہ امور سب خود ہی انجام دیتے تھے سفر اور بیماری کی حالت میں آپ کے نائبین یہ سب کام انجام دیتے تھے۔

مدینہ منورہ کی دیگر مساجد میں آپ نے مختلف صحابہ کرام کو امام و عامل مقرر کیا ہوا تھا چنانچہ حضرت معاذ بن جبلؓ کے متعلق کتب احادیث میں مذکور ہے کہ وہ عشاء کی نماز اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ادا کرتے اور اسے فرض معتبر کرتے پھر اپنی قوم کی مسجد بنو سلمہ میں جا کر انھیں نماز پڑھاتے اور اپنی اس نماز کو نفل بنا لیتے تھے (اخرجہ الجماعۃ)

حضرت عمرو بن سلمہ پانی کے مقام پر جو لوگوں کی گزرگاہ تھی۔ وہ وہاں کے لوگوں کی امامت کرتے تھے جبکہ ان کی عمر چھ یا سات سال کی تھی۔ کیونکہ لوگوں میں ان سے زیادہ قرآن پڑھنے اور جاننے والا اور کوئی نہیں تھا۔ تفصیلی واقعہ مشکوٰۃ باب الامامۃ میں بحوالہ صحیح بخاری شریف موجود ہے۔

جب ابتداءً پہلے مہاجرین مدینہ منورہ آئے تو سالمؓ ابو حذیفہؓ کے آزاد کردہ غلام لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے جبکہ لوگوں میں حضرت عمرؓ اور ابو سلمہؓ بن عبدالاسد جیسے بزرگ موجود تھے۔

حضرت عثمان بن ابی العاصؓ نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ مجھے اپنی قوم کا امام بنا دیجیے۔ آپ نے فرمایا: أَنْتَ إِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ، وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا۔ (رواہ احمد ابوداود والنسائی والحاکم) کہ تم ان کے امام ہو ان کے کمزور لوگوں کی وجہ سے ہلکی نماز پڑھانا اور ایسا موذن اختیار کرنا جو اپنی اذان دینے کی اجرت نہ لے۔

۲۔ قانون سازی کا حق اسلام میں صرف اللہ تعالیٰ پھر اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہے۔ قانون کتاب و سنت میں موجود ہے اس کو سمجھنے والے نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا۔ (سورۃ المائدۃ) دوسری جگہ فرمایا: شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ (سورۃ الشوریٰ: ۱۳) وَقُلْ آمَنْتُ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ كِتَابٍ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ (سورۃ الشوریٰ: ۱۵) أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (سورۃ الشوریٰ: ۲۱) کہ آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا ہے۔ اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا ہے اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا ہے۔ تمہارے لیے اس نے وہی دین مقرر کیا ہے جس کا حکم اس نے نوحؑ کو دیا تھا اور جس کا حکم ہم نے آپ کو دیا ہے۔ اور جس کا حکم ہم نے ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دیا تھا۔ وہ یہ ہے کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔ اور کہہ دیجیے کہ میں اللہ نے جو کتاب نازل کی ہے اس پر ایمان رکھتا ہوں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل کروں اللہ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے۔ کیا ان کے کچھ شریک ہیں کہ جنھوں نے ان کے لیے دین کا وہ طریقہ نکالا ہے کہ جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا اور اگر اللہ کی طرف سے فیصلہ کن بات مقرر ہو چکی ہوتی تو ان میں فیصلہ ہو چکا ہوتا اور ظالموں کیلئے حقیقت میں بڑا دردناک عذاب ہے۔

ایک مقام پر اپنے نبیؐ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ۔ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ۔ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ۔ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ (سورۃ القیامۃ: ۱۶، ۱۹) اے نبیؐ! آپ وحی کے نازل ہوتے وقت اپنی زبان کو مت چلایا کریں کہ اس کو جلدی جلدی سیکھ لیں، اس کو جمع کرنا اور آپ کو پڑھا دینا ہمارا کام ہے پھر ہم جب اس کو پڑھ چکیں اس وقت آپ پڑھیں پھر اس کو کھول کر بیان کر دینا بھی ہمارا کام ہے۔

مزید ارشاد ربانی ہے: وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ۔ بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (سورۃ النحل: ۴۳، ۴۴)

(باقی فائدہ صفحہ ۵۸۹ پر ملاحظہ کریں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ ؕ اَفَلَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ

گھروں ان کے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں کیا پس نہیں سنتے وہ کیا نہیں دیکھا انہوں نے کہ ہم چلاتے ہیں

بیشک اس میں نشانیاں ہیں تو کیا وہ سنتے نہیں۔ کیا انہوں نے دیکھی، غور نہیں کیا

الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ

پانی طرف زمین خالی یعنی بنجر کی پس نکالتے ہیں ساتھ اس کے کھیتی کھاتے ہیں اس میں سے چارپائے ان کے

کہ ہم خشک زمین کی طرف پانی کو پہنچا دیتے ہیں پھر اسکے ذریعے ہم کھیتی پیدا کرتے ہیں جو ان کے چوپائے بھی کھاتے ہیں اور وہ

وَ اَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ

اور آپ وہ کیا پس نہیں دیکھتے وہ اور کہتے ہیں کب ہوگی یہ فتح اگر

خود بھی کیا وہ اس چیز کو نہیں دیکھتے اور کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (بتاؤ کہ) یہ آخری

كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ یَوْمَ الْفَتْحِ لَا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِیْمَانُهُمْ

ہو تم سچے فرما کہ دن فتح کے نہیں فائدہ دیگا ان کو جو کافر ہوئے ایمان ان کا

فیصلہ کب ہوگا کہہ دیجئے کہ اس فیصلے کے دن منکروں کو ایمان لانا بھی کوئی فائدہ دیگا

وَ لَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ انْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع ۳ ۱۶

اور نہ وہ ڈھیل دیئے جاوینگے پس منہ پھیرلے ان سے اور منتظر رہ تحقیق وہ بھی منتظر ہیں۔ ق

اور نہ ان کو مہلت دیجائے گی سو آپ ان سے منہ موڑ لیں اور انتظار کریں یہ بھی انتظار کر رہے ہیں۔

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِیَّةٌ وَّ هِیَ ثَلٰثٌ وَّ سَبْعُوْنَ اٰیَةً وَّ تِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ احزاب مدنی ہے اور وہ تہتر آیتیں اور نو رکوع ہیں

سورہ احزاب مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں تہتر آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

اے نبی ڈرا کر اللہ سے اور مت کہا مان کافروں اور منافقوں کا تحقیق اللہ ہے

اے نبی! خدا سے ڈرتے رہو۔ اور کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانو بیشک اللہ ہر بات

عَلِیْمًا حَكِیْمًا ﴿۱﴾ وَّ اتَّبِعْ مَا یُوْحٰۤى اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

جاننے والا حکمت والا ف اور پیروی کر اس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے طرف تیرے رب تیرے سے تحقیق اللہ ہے

سے واقف اور حکمت والا ہے اور جو آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے وحی کیا جاتا ہے اسی کی پیروی کیجئے اللہ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ﴿۲﴾ وَّ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ﴿۳﴾

ساتھ اس چیز کے کرتے ہو تم خبردار اور بھروسہ کر اوپر اللہ کے اور کفایت ہے اللہ کارساز

بیشک تمہارے اعمال سے باخبر ہے اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ ہی کارساز کافی ہے

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ ۚ وَ مَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ

نہیں کئے اللہ نے واسطے کسی شخص کے دو دل بیچ پیٹ اس کے کے اور نہیں کیا بیبیوں تمہاری کو

اللہ نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں رکھے۔ اور نہ تمہاری عورتوں کو جن سے تم ظہار کر بیٹھتے ہو۔ تمہاری

حل لغات

لہ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ۔ جرز اس خشک زمین کو کہتے ہیں جس میں روئیدگی نہ ہوتی ہو اور جرز کے معنے قطع کے بھی آتے ہیں۔ چونکہ اس طرح کی زمین سے پانی اور گھاس منقطع ہوتے ہیں اس سے اسے جرز کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ فائدہ صفحہ ۵۸۸)

اور اے پیغمبر! ہم نے آپ سے پہلے بھی آدمی ہی مبعوث کیے تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے۔ اگر تمہیں اس چیز کا علم نہ ہو تو اہل علم سے پوچھ دیکھو ان کو بھی ہم نے نشانیاں اور صحیفے دے کر بھیجا تھا اور ہم نے آپ پر ذکر اور نصیحت یعنی قرآن نازل کیا تاکہ آپ لوگوں پر واضح کر دیں ان تعلیمات کو جو ان کی جانب نازل کی گئی ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں۔

ارکان پارلیمنٹ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ قانون الٰہی کی تعیین و تزئین کر کے اسے لوگوں تک پہنچائیں اسے نافذ کرائیں اس پر خود بھی عمل پیرا ہوں اور لوگوں کو بھی اس پر عمل کرنے کی تلقین و ترغیب دلائیں۔

ارکان پارلیمنٹ کے اوصاف اور کام

اگر ان میں حکومت کرنے کے اوصاف و خصوصیات اور شرائط و صلاحیت موجود ہو تو وہ قرآن و حدیث کے مطابق حکومت کر سکتے ہیں، اور یہ انتخاب و اختیار کے ذریعے بھی ممکن ہے اور نامزدگی و نیابت کے ساتھ بھی جائز ہے۔

غرضیکہ ارکان اسمبلی (مجلس شوریٰ) کو مل جل کر کام کرنا چاہیئے۔ حزب اقتدار اور حزب اختلاف دو گروہ بنا لینا غلط ہے۔ اس قسم کی گروہ بندی اسلام میں ثابت نہیں ہے۔ بلکہ ایک دوسرے کی خیر خواہی کے جذبے سے صلاح مشورہ کر کے کاروبار حکومت جاری رکھیں اور کوئی بھی غلط کام یا اقدام کرے اسے اچھے انداز میں سمجھا دیں اور اصلاح کی کوشش کریں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں مروی ہے: اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ (رواہ ابو داؤد والبخاری فی الادب المفرد) مومن مومن کا آئینہ ہے مومن مومن کا بھائی ہے وہ اس کے مال کی حفاظت کرتا ہے۔ اور اس کی جان کی بھی حفاظت کرتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی چھ سالہ حکومت و خلافت تک کسی حزب اختلاف کا وجود نہیں تھا بلکہ ہر مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی کرتے ہوئے اگر کوئی غلطی دیکھ لیتا تو اسے اچھے انداز میں اس غلطی سے آگاہ کر دیتا تھا اور اس طرح ہر غلطی کی اصلاح ہو جاتی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری چھ سالوں میں منافقوں اور یہودی عبد اللہ بن سبا کے ٹولے نے اختلاف شروع کر دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کاموں میں نقص و خلل ڈالنا اور کیڑے نکالنا، لوگوں کو ان کے خلاف ورغلانا، ابھارنا ان کا شیوہ بن گیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی انہی حالات سے دوچار ہونا پڑا اور ان کے دور خلافت میں ایک فرقے نے کھلم کھلا ان کی مخالفت اور بغاوت شروع کر دی۔ اس وجہ سے انہیں خوارج اور خارجی فرقہ کے نام سے موسوم کیا اور تاریخ میں ان کی بد اعمالیاں ان کے لیڈروں کی سیاہ کاریاں تعجب ہیں اور ان کو برے الفاظ کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔

صدر مملکت کا انتخاب

صدر مملکت کا انتخاب، خلیفہ، امام اور امیر المسلمین کی طرح کیا جائے کہ مجلس شوریٰ کے ارکان چناؤ کریں۔ اور مجلس شوریٰ کے ارکان اہل علم و علماء اور اصحاب عدل و تقویٰ پر مشتمل ہوں۔ عوام الناس کی اکثریت جاہل، بے دین، غیر سنجیدہ اور جذباتی ہے۔ لہٰذا وہ اس کے اہل نہیں ہیں ان کے اکثر فیصلے غلط، نادانی اور نا سمجھی کی عکاسی کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سنت اس بارے میں یہ تھی جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت حاضر ہوا جب وہ قاتلانہ حملہ سے دوچار ہوئے تھے۔ لوگ ان کی تعریف کرتے ہوئے دعا دے رہے تھے جزاک اللہ خیرا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام اور مسلمانوں کی خدمت پر جزائے خیر دے۔ ان میں کچھ لوگ یہ بات رغبت اور شوق سے کہہ رہے تھے اور کچھ لوگ ڈر و خوف سے کہہ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے وضاحت طلب کی۔ لوگوں نے مطالبہ کیا کہ آپ اپنا جانشین بنا دیں۔ تو فرمایا کہ کیا تمہارا بوجھ میں زندگی کے علاوہ موت کے بعد بھی برداشت کروں، میری خواہش تو یہ ہے کہ میرا حصہ اس کے برابر کا ہے نہ مجھ پر کوئی گناہ ہو اور نہ میرے لیے کوئی اجر و ثواب ہو۔ سو اگر میں خلیفہ نامزد کر دوں تو مجھ سے بہتر شخص یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے نامزد کیا تھا —— یہ بھی ٹھیک ہے اور اگر میں تم کو خلیفہ کی نامزدگی کے بغیر چھوڑ دوں تو یہ بھی درست اور بہتر ہے۔ مجھ سے بہت ہی بہتر شخص نے تم کو اسی طرح چھوڑا تھا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو نامزد نہیں کیا تھا۔ (صحیح مسلم و جامع ترمذی وغیرہ)

امام نووی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں: واجمعوا على انعقاد الخلافة بالاستخلاف وعلى انعقادها بعقد اهل الحل والعقد لانسان اذا لم يستخلف الخليفة واجمعوا على جواز جعل الخليفة الامر شورى بين جماعة كما فعل عمر بالستة۔ کہ علمائے اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خلیفہ کے نامزد کرنے پر خلافت منعقد ہو جاتی ہے۔ اور اہل حل و عقد کے مشورہ و اتفاق سے بھی خلافت منعقد ہو جاتی ہے۔ اور اس بات پر بھی اجماع ہے کہ خلیفہ چند افراد پر مشتمل مشورے کے لیے کمیٹی بنائے تاکہ وہ مشورے کے بعد بالاتفاق کسی کو اپنا خلیفہ بنا لیں۔ جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چھ افراد پر مشتمل کمیٹی مقرر کر دی تھی جس میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کمیٹی کے رکن تھے۔ اور ان سب نے متفقہ طور پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ چن لیا تھا۔ پھر بقیہ مسلمانوں نے بھی بیعت کر کے اس فیصلہ کی تصدیق کر دی تھی۔

حکومت زکوٰۃ کے علاوہ ٹیکس لے سکتی ہے

جی ہاں! حکومت کے لیے زکوٰۃ کے علاوہ باقی ٹیکس یعنی تعاون لفلیات لینا جائز و درست ہے جبکہ مال زکوٰۃ سے امور مملکت نہ چلائے جا سکیں۔ یعنی آمدن کم ہو اور اخراجات زیادہ ہوں۔ چنانچہ امام قرطبی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی: وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ کہ وہ مال اس کی محبت کے باوجود خرچ کرتا ہے۔ سے وہ حضرات دلیل لیتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے۔ اور اسی کے ساتھ نیکی مکمل ہوتی ہے اور اس کے لیے یہ حدیث بھی دلیل ہے: عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، اخرجه الدارقطنی واخرجه الترمذی وابن ماجه۔ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے۔ پھر آپ نے سورۃ بقرہ کی یہ آیت کہ صرف مشرق و مغرب کی طرف نماز میں چہرہ کر لینا ہی نیکی نہیں ہے بلکہ ۔۔۔ آخر آیت تک پڑھی۔ اس حدیث کی سند میں کچھ کلام ہے لیکن آیت کریمہ کے معنی و مفہوم پر اس سے استدلال صحیح ہے۔

علمائے اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر مسلمانوں پر زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد کوئی مصیبت و ضرورت نازل ہو جائے تو اس پر مال خرچ کرنا ضروری ہے۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ لوگوں کو اپنے قیدی آزاد کرنا واجب ہے۔ اگرچہ ان کے سارے مال اس پر لگ جائیں۔ اس پر بھی علمائے اسلام کا اتفاق و اجماع ہے۔

ف اللہ تعالیٰ اہل حق و اہل باطل کے درمیان فیصلہ کرے گا قیامت کے روز جن باتوں میں ان کا اختلاف تھا اعتقادات و اعمال میں (ابن کثیر)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الّٰٓـئِیْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَكُمْ
جنکو ماں کہہ بیٹھتے ہو تم ان سے مائیں تمہاری اور نہیں کیا لے پالکوں تمہارے کو
مائیں بنایا ہے اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارے بیٹے بنایا ہے ۔ یہ تمہارے اپنے منہ کی

اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ
بیٹا تمہارا یہ بات کہنا تمہارا ساتھ منہوں تمہارے کے اور اللہ کہتا ہے سچ اور وہ
باتیں ہیں۔ اور اللہ حق بات کہتا ہے اور تمہیں سیدھی ۳ راہ

یَهْدِی السَّبِیْلَ ④ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ
دکھاتا ہے راہ ۴ پکارو ان کو نسبت کر کر باپوں ان کے کی وہ بہت انصاف ہے نزدیک اللہ کے پس اگر
دکھاتا ہے۔ لے پالکوں کو انکے اپنے باپوں کے نام سے بلایا کرو یہ بات اللہ کے نزدیک

لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ وَمَوَالِیْكُمْ ؕ وَلَیْسَ عَلَیْكُمْ
نہ جانو تم باپوں ان کے کو پس بھائی تمہارے ہیں بیچ دین کے اور رفیق تمہارے ہیں اور نہیں اوپر تمہارے
زیادہ قرین انصاف ہے۔ اگر تم کو ان کے باپوں کے نام معلوم نہ ہوں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور

جُنَاحٌ فِیْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
گناہ بیچ اس چیز کے کہ خطا کرو تم ساتھ اسکے اور لیکن جو قصد کر کریں دل تمہارے اور ہے اللہ
دوست ہیں اور تم سے اس معاملے میں جو بھول چوک ہو جائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں لیکن ہاں گناہ اس میں ہے جو تم پختہ دل ارادہ

غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ⑤ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ
بخشنے والا مہربان ۵ نبی بہت شفقت کرنے والا ہے مسلمانوں پر جانوں ان کی سے اور
سے کرو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ مسلمانوں پر نبی ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہے اور اس کی

اَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ
بی بیاں اس کی مائیں ہیں تمہاری اور قرابت والے بعضے ان کے نزدیک تر ہیں بعضوں سے بیچ
بیویاں ان کی مائیں ہیں اور رشتہ دار کتاب اللہ کی رو سے تمام مسلمانوں اور مہاجروں سے ایک دوسرے کے حقدار

كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى
کتاب اللہ کے ایمان والوں سے اور ہجرت کرنے والوں سے مگر یہ کہ کرو طرف
ہیں مگر تم اپنے دوستوں میں سے کسی کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہو (تو وہ اور بات ہے) یہ

اَوْلِیٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ⑥ وَاِذْ
دوستوں اپنے کے احسان ہے یہ بیچ کتاب کے لکھا ہوا ۶ اور جس وقت
بات کتاب میں لکھ دی گئی ہے ۔ اور جب ہم

اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰى
کہ لیا ہم نے نبیوں سے عہد ان کا اور تجھ سے اور نوح ؑ سے اور ابراہیم ؑ اور موسیٰ ؑ
کو یاد کرو جب ہم نے تمام نبیوں سے اور آپ سے اور نوح ؑ اور ابراہیم ؑ موسیٰ ؑ

وَعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ ۠ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ⑦ لِّیَسْئَلَ
اور عیسیٰ ؑ بیٹے مریم کے سے اور لیا ہم نے ان سے عہد گاڑھا پکا ۷ تو کہ سوال کرے
اور عیسیٰ ؑ ابن مریم سے عہد لیا تھا اور ان سے عہد بھی لیا تو پکا تا کہ صادقوں سے

حل لغات

۱ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـئِیْ تُظٰهِرُوْنَ ۔ تظاہرون جمع مذکر حاضر مضارع کا صیغہ ہے۔ اسکا مصدر ہے ظہار۔ ظہار کے معنی ہیں کسی کا اپنی بی بی سے کہنا کہ تو مجھ پر ایسی ہے جیسی میری ماں کی پیٹھ۔ یہ ظہر سے مشتق ہے الّٰئی اسم موصول ہے جمع مؤنث کیلئے۔

۲ وَمَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَكُمْ۔ ادعیاء جمع ہے دعی کی جس طرح اتقیاء تقی کی۔ دعی منہ بولا بیٹا یا متبنّی۔

۳ هُوَ اَقْسَطُ۔ ہو راجع ہے ادعوا کے مصدر کی طرف جس طرح اعدلوا ہو اقرب میں ہو راجع ہے عدل کی جانب جو مصدر ہے اعدلوا کا۔ اقسط افعل التفضیل کا صیغہ ہے مشتق قسط بمعنے عدل سے۔

۴ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ۔ من المؤمنین صلہ ہے

اَولیٰ کا والمعنی اولو الارحام بحق القرابۃ اولیٰ بالمیراث من المؤمنین بحق الدین ومن للمہاجرین بحق الہجرۃ۔ ۵ لِیَسْئَلَ الصّٰدِقِیْنَ۔ لیسئل کا لام ایک فعل محذوف کے متعلق ہو کر علیحدہ جملہ ہوا ای فعل اللہ ذلک لیسئل یوم القیامۃ الصادقین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوائد صفحہ ۵۸۹

ف۱ پیغمبروں کو جھٹلانا موجب تباہی اور ہلاکت ہے سو جن لوگوں نے پیغمبروں کا کہا نہ مانا ان کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا اور ان کے کارخانوں اور اسباب کا مالک اوروں کو بنایا۔ اس میں سننے سمجھنے والوں کے لئے عبرت اور نصیحت ہے پھر بھی وہی کام کریں تو تباہ ہوں۔ ابن کثیر

ف۲ یعنی اگر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل و احسان جو مخلوق پر ہے دیکھیں کہ خشک بے سبزہ زمین سے پانی کے ساتھ کیسا اناج اور چارہ پیدا ہو جاتا ہے تو اللہ کے حکم سے منہ نہ پھیریں قیامت اور پیغمبروں کے سچا ہونے میں شبہ نہ کریں۔ ابن کثیر

ف۳ کافر کہتے تھے کہ محمدؐ اور انکے ساتھی جو کہتے ہیں کہ ہم کو فتح ہوگی اور اسلام غالب ہو جائے گا ہمیں تو یقین نہیں۔ اگر سچ ہے تو یہ وعدہ کب ظہور میں آئے گا؟ سو فرمایا جس دن یہ وعدہ ظاہر ہوا اس دن یقین کرنے سے ان کو کیا فائدہ ہوگا؟ اور بعضوں نے کہا کہ فتح سے مراد قیامت کے دن کا فیصلہ ہے کہ ہر ایک فریق اپنے کئے کی سزا کو پہنچ جاویں گے اور اس وقت کا ایمان مفید نہ ہوگا۔ جامع و ابن کثیر

ف۴ یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا کر مشرکوں سے منہ پھیر لے اور الگ ہو جا اور صبر کر اور نصرت اور غلبہ کا وعدہ جو تیرے ساتھ ہے اس کا انتظار کر اور دیکھ کہ اللہ تعالیٰ تجھے کس طرح فتح دیتا ہے اور تیرے مخالفوں کو کیسا برباد کرتا ہے۔ وہ بھی تیری خرابی کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ پس الحمد للہ کہ موافق وعدہ کے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عزت اور غلبہ دیا اور کافروں پر قہر اور عذاب نازل کیا۔ ابن کثیر

ف۵ سورۂ احزاب مدینہ میں نازل ہوئی۔ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا یہ سورت سورۂ بقرہ کے برابر تھی اس میں یہ آیت بھی تھی اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَۃُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْھُمَا الْبَتَّۃَ نَکَالًا مِّنَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ لیکن اس کی بہت سی آیات کی تلاوت موقوف ہوگئی۔ یہ آیت بھی منسوخ التلاوت باقی الحکم ہے (ابن کثیر ترجمان نسائی۔ دارقطنی۔ حاکم۔ ابن مردویہ) صحیحین میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یہ آیت منقول ہے (ابن کثیر) اس آیت میں اعلیٰ سے ادنیٰ پر تنبیہ ہے جب کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں اور منافقوں کا کہا نہ ماننے کا حکم ہے تو اور لوگوں پر بطریق اولیٰ اس حکم کی تابعداری لازم ہے۔ کہا طلق بن حبیب نے کہ تقویٰ یہ ہے کہ عمل کرے ساتھ طاعت اللہ کے ثواب کی امید پر اور گناہ چھوڑے اللہ کے ڈر سے۔ ابن کثیر

مرتب فوائد ابو عمار عبدالقہار غفرلہ ولوالدیہ الغفار آمین

فوائد صفحہ ھذا

ف۱ کفر کے وقت کوئی جورو کو ماں کہتا تو ساری عمر وہ اس سے جدا ہوئی اور کسی کو بیٹا کر بولتا تو سچ بیٹا ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں حکم بدل دیئے۔ جورو کو ماں کہنا سورۂ مجادلہ (پارہ قد سمع اللہ) میں آئے گا اور لے پالک کا حکم آگے بیان ہے۔ ان دونوں کے

ساتھ تیسری بات بھی سنا دی کہ ایسی باتیں کہنے بہتیری ہیں ان پر عمل نہیں ہو سکتا جیسے غیر مستقل مرد کو کہتے ہیں اس کے دو دل ہیں۔ چھاتی چیر کر دیکھو تو کسی کے دو دل نہیں (موضح) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت سے پہلے زید بن حارثہ کو بیٹا بنایا تو لوگ زید بن محمد کہنے لگے اور وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا مشہور ہوا۔ پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی زینب سے نکاح کیا تو کافروں اور منافقوں نے طعن کیا کہ محمدؐ نے بیٹے کی بیوی سے نکاح کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نسبت کو دور کرنا چاہا اور فرمایا کہ منہ کے کہنے سے کوئی کسی کا بیٹا نہیں بن جاتا اور محمد کسی کا باپ نہیں اللہ کا رسول اور خاتم الانبیاء ہے۔ بیٹا اسکا ہوتا ہے جس کے نطفہ سے پیدا ہوا ہو جیسے کسی کے دو دل نہیں ہوتے اسی طرح ایک شخص کے دو باپ نہیں ہو سکتے۔ اور وجیز والے نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو توجہ الی اللہ اور توکل کا حکم کیا اور کافروں و منافقوں کی اطاعت سے منع کیا تو آگاہ فرمایا کہ آدمی کے دو دل نہیں جو ایک اللہ کی طرف متوجہ کرے اور ایک غیر کی طرف بلکہ دل ایک ہے سو اللہ تعالیٰ کی طرف لگانا چاہیے۔ حاشیہ جامع و ابن کثیر

ف۲ یعنی چوک کا گناہ تو کسی چیز میں نہیں اور ارادہ کا ہے۔ اس میں بھی اللہ چاہے تو بخشے۔ چوک یہ کہ منہ سے نکل گیا فلانے کا بیٹا فلاں۔ موضح القرآن

ف۳ یعنی ایمان والوں کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز اور محبوب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور نبیؐ کی بیویاں ایمان والوں کی مائیں ہیں ان کی حرمت و عزت واجب ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنھوں نے ہجرت کی اُن کو آپؐ نے آپس میں بھائی بھائی کر دیا۔ یہ اسلامی اخوت بہترین بھائی چارہ ہے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ فَمَنْ مَاتَ وَعَلَیْہِ دَیْنٌ وَّلَمْ یَتْرُکْ وَفَاءً فَعَلَیَّ قَضَاؤُہٗ وَمَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِوَرَثَتِہٖ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۵۵) یعنی میرا حق مسلمانوں پر اور ان کا تعلق میرے ساتھ اس سے بھی زیادہ ہے جیسا کسی کو اپنے قرابت والوں سے بلکہ اپنی جان سے ہوتا ہے۔ پس جو کوئی مسلمان مرے اور اس کے ذمہ قرض ہے اور کچھ مال نہیں چھوڑا تو وہ قرض میرے ذمہ ہے۔ میں ادا کروں گا۔ اور جو مسلمان مال چھوڑے تو اس کے وارثوں کو دیا جائے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۝ یعنی مومن نہ ہوگا کوئی تم میں سے جب تک اس کو میری محبت اسکے بیٹے سے اور باپ سے اور تمام جہان سے زیادہ نہ ہوگی۔ مشکوٰۃ

ف۴ اور پیغمبر کو فرمایا کہ سب لوگوں پر تصرف (خیال) رکھتا ہے ان کی جان سے زیادہ۔ یہاں فرمایا کہ یہ درجہ نبیوں کو ملا کہ ان پر محنت بھی زیادہ ہے ساری خلق سے مقابل ہونا اور کسی سے خوف و رجا نہ رکھنا۔ ان پانچ پیغمبروں کو کہتے ہیں اولوالعزم کہ ان کی ہدایت کا اثر ہزاروں برس رہا اور جب تک دنیا ہے رہے گا۔ ان میں پہلے نام فرمایا ہمارے نبی کا۔ موضح القرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۸﴾ يٰٓاَيُّهَا

سچوں کو راستی انکی سے اور تیار کیا ہے واسطے کافروں کے عذاب درد دینے والا اے

ان کی سچائی کا امتحان کرے۔ اور اس نے نہ ماننے والوں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا

لوگو جو ایمان لاتے ہو یاد کرو نعمت اللہ کی کو اوپر اپنے جس وقت کہ آیا تمہارے اوپر لشکر پس بھیجی ہم نے

ایمان والو! اللہ کے احسان کو یاد کرو جب تمہارے اوپر لشکروں کے لشکر چڑھ آئے تھے تو ہم نے ان پر

عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۹﴾

اوپر ان کے باؤ اور لشکر کہ نہ دیکھا تھا تم نے اس کو اور ہے اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا

ہوا بھیجی۔ اور ایسے لشکر بھیجے جن کو تم دیکھتے نہ تھے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھتا ہے۔

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ

جس وقت کہ آئے تم پر اوپر تمہارے سے اور نیچے تمہارے سے اور جس وقت کہ کج ہوئیں

جب وہ تمہارے اوپر کی طرف اور تمہارے نیچے کی طرف سے تم پر چڑھ آئے اور مارے خوف کے تمہاری آنکھیں

الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ﴿۱۰﴾

نظریں اور پہنچ گئے دل حلق کو اور گمان کرنے لگے تم ساتھ اللہ کے طرح طرح کے گمان

کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں اور کلیجے منہ کو آ گئے تھے اور خدا کی نسبت تم طرح طرح کے گمان کرنے لگے تھے۔

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ﴿۱۱﴾ وَاِذْ

اس جگہ آزمائے گئے ایمان والے اور ہلائے گئے ہلایا جانا سخت اور

اس موقع پر مسلمانوں کی آزمائش کی گئی اور انہیں شدید زلزلہ میں ڈال دیا گیا۔ اور

يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا

جس وقت کہ کہتے تھے منافق اور وہ لوگ کہ بیچ دلوں ان کے کے بیماری ہے نہیں وعدہ کیا تھا ہم کو

یاد کرو جب منافقوں اور ان لوگوں نے جن کے دلوں میں مرض تھا کہنے لگے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ

اللہ نے اور رسول اس کے نے مگر فریب دینے کو اور جس وقت کہا ایک طائفہ نے ان میں سے

ہم سے جو وعدہ کیا ہے تو محض فریب ہے۔ اور یاد کرو جب ان میں سے ایک فریق نے کہا تھا

يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ

اے لوگو مدینے کے نہیں جگہ رہنے کی واسطے تمہارے پس پھر جاؤ اور اذن مانگتا تھا ایک فرقہ

اے مدینے والو! تم (ان کے مقابلہ پر) یہاں ٹھہر سکو گے سو واپس چلے جاؤ۔ ان میں سے ایک گروہ نے پیغمبر سے

مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۛ

ان میں سے پیغمبر سے کہتے ہیں کہ تحقیق گھر ہمارے خالی ہیں اور نہیں وہ خالی

اجازت چاہی کہنے لگے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں حالانکہ وہ غیر محفوظ نہیں تھے

اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ

نہیں ارادہ کرتے مگر بھاگنے کا اور اگر گھسے اوپر مدینہ میں اوپر ان کے (یعنی داخل ہو جاویں لشکر) اطراف اس کی سے پھر

وہ تو صرف بھاگنا چاہتے تھے۔ اور اگر دشمن اس شہر کے اطراف و جوانب سے ان پر گھس آئیں

رکوع ۱۷ ع ۲ — مع — منزل ۵

حل لغات۔

۱۔ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ اسکا عطف بھی اسی فعل مقدر پر ہے جو اخذنا پر۔

۲۔ اُذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ نعمت مصدر ہے تو علیکم اس کے متعلق ہوگا اور اسم ہے تو ایک محذوف کے متعلق ہو کر اس سے حال والتقدیر نعمۃ اللہ کائنۃ علیکم۔ ۳۔ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ۔ اذ ظرف ہے نعمت کا یا بدل اشتمال واقع ہوا ہے نعمۃ اللہ سے۔ جنود جمع ہے جند کی اور جند کہتے ہیں لشکر کو۔ ۴۔ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ۔ اذ جاؤکم بدل ہے اذ جاءتکم سے اور فوق سے مراد ہے اعلیٰ وادی یعنی جہۃ

منزل ۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی ان کی زبانی اپنے حکم خلق کو پہنچا ئے تب ہر ایک سے پوچھ کرے گا اور منکروں کو سزا دے گا۔ موضح ف۲ ہجرت سے چوتھے برس یہود بنی نضیر جو مدینے سے نکالے گئے تھے سورۂ حشر میں آویگا ہر قوم میں پھرے اور قریش کو اور فزارہ اور غطفان کو اور بنی قریظہ کو جو مدینے کے پاس تھے جمع کر کر حضرت پر چڑھا لائے بارہ ہزار آدمی۔ مسلمان کم تھے تین ہزار مدینہ سے باہر لشکر پڑا۔ گرد خندق کھودی جب فوجیں آئیں دُور دُور سے لڑتے رہے قریب ایک مہینے تک۔ پھر ایک رات اللہ نے تیز وا ہوا بھیجی تند کافروں کی آنکھیں بجھ گئیں بھوکے رہے اور تھے گر پڑے۔ گھوڑے چھوٹ گئے سب لشکر برباد ہوا ناچار اٹھ کر چلے گئے۔ یہ جنگ احزاب کہلاتی ہے اور جنگ خندق بھی۔ جاڑے کے موسم میں اناج کی تنگی، لڑائی لڑنی اور خندق کھودنی اور گرد سب مخالف آئیں منافق دل کی باتیں بولنے لگے اور مؤمن ثابت رہے۔ اس جنگ میں حضرتؐ نے فرمایا اب سے ہم جائیں گے کفار پر وہ ہم پر نہ آویں گے۔ وہی ہوا۔ موضح
ف۳ اوپر سے اور نیچے سے یعنی مدینے کی شرقی طرف سے جو اونچی ہے اور غربی طرف سے جو نیچی ہے اور آنکھیں بہ گئے لگیں یعنی تیور بدلنے لگے لوگوں کے۔ دو تی جانیوالے لگے آنکھیں چڑھنے اور دل پہنچے گلوں تک دھڑک دھڑک کرتے ڈر سے اور کئی کئی اٹکلیں مسلمانوں نے سمجھا کہ اب کے اور سخت آزمائش آئی اور کچے ایمان والوں نے سمجھا کہ اب کی بار دیکھیں گے (موضح) اس جنگ میں گھبراہٹ اور پریشانی کے وقت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ رضؓ کو یہ دُعا سکھائی اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا۔
ف۴ یعنی منافق کہنے لگے پیغمبر کہتا ہے میرا دین پہنچے گا مشرق اور مغرب یہاں جائے ضرور کو نکل نہیں سکتے۔ مسلمانوں کو چاہیئے ایسی ناامیدی کے وقت بے ایمانی کی باتیں نہ بولیں (موضح) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غزوۂ احزاب یعنی خندق میں ایک رات ہم لوگ صف بندی کیے ہوئے تھے۔ ابوسفیان اپنے لشکر کو لئے ہوئے ہم سے اوپر کی جانب تھا اور بنو قریظہ نیچے کی طرف یعنی غرب کی طرف تھا اور ہم کو خوف تھا کہ یہ لوگ ہمارے گھروں پر حملہ کرکے ہمارے بال بچوں کو تباہ نہ کر دیں۔ اس رات جیسی سخت اندھیری آندھی ہم نے کبھی نہ دیکھی تھی۔ منافق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہانہ کرکے اپنے گھر جانے کی اجازت مانگنے لگے۔ آپؐ نے اجازت بھی دیدی۔ پھر آپؐ نے مجھ کو فرمایا کہ کافروں کی خبر لاؤ۔ میں نے انکے خیموں کو دیکھا کہ سخت آندھی کی وجہ سے خیمے اکھڑ کر گرتے تھے اور پتھر گر رہے تھے لشکر کفار میں ہل چل مچ رہی تھی کہ یہاں سے بھاگو لیکن انکی حد سے باہر ہوا کی اتنی تیزی نہ تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کھودتے وقت ایک پتھر سفید جو ظاہر ہوا اسکو اپنا کدال مارا تو کچھ حصہ ٹوٹا اور اسمیں سے چمک نکلی پھر دوبارہ سہ بارہ اسی طرح ہوا۔ ہر دفعہ آپؐ بھی اور باقی صحابہؓ بھی نعرہ تکبیر لگاتے تھے پھر آپؐ نے پوچھنے پر فرمایا کہ بعد دیگرے ہر ہر چمک پر حیرہ، کسریٰ، رُوم، صنعاء کے مکانات و شہر نظر آئے اور جبریلؑ نے مجھ کو خبر دی ہے کہ یہ سب شہر یک مسلمانوں کے ہاتھ آ جائیں گے۔ اسپر بھی منافقوں نے باتیں بنائیں کہ خندق کھودنے کی تو نوبت آگئی ہے اور دیگر ملک فتح کی خوشیاں منا رہے ہیں اسپر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کیں۔ (لباب صفحہ ۵۶ جلد دوم)
ف۵ یثرب نام تھا مدینہ کا یعنی سارے عرب ہمارے دشمن ہوئے تو ہمکو رہنے کا ٹھکانہ کہاں اس لشکر سے جدا ہو جاؤ اور حضرتؐ کے لشکر کے ساتھ باہر کھڑے تھے۔ شہر میں محکم حویلیوں کو ناکے بند کر کر زنانے ان میں رکھ دیئے تھے یہ بہانہ کرنے لگے کہ ہمارے گھر کھلے ہیں اور وہ جھوٹ بات تھی (موضح)

★ مشرق اور اسفل اسکا عکس۔ ف۶ وَاِذْ زَاغَتْ۔ زاغت معنیٰ میں ہے مالت کے بولا کرتے ہیں زاغت الشمس اذا مالت۔ ف۷ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ حناجر جمع ہے حنجرہ کی اور حنجرہ انتہائے حلقوم کو کہتے ہیں۔ دلوں کا انتہا رحلقوم میں پہنچنا کنایہ ہے غایۃ شدت سے۔ ف۸ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا۔ قیاس چاہتا تھا کہ الظنونا کی جگہ الظن ہوتا کیونکہ ظن مصدر ہے اور مصدر جمع نہیں ہوتا مگر چونکہ یہ اصل میں مصدر نہیں بلکہ اسم تھا اس سے جمع لایا گیا اور مراعات فواصل کی وجہ سے الف زیادہ کر دیا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ⑭ وَلَقَدْ

مانگی جاوے اُن سے فساد جنگی ابتہ دیتے اسکو اور نہ ڈھیل کرینگے اس میں مگر تھوڑا ہی اور البتہ

پھر ان سے فساد برپا کرنے کو کہا جائے تو وہ فساد برپا کردیں اور اپنے گھروں میں تھوڑا ہی ٹھہریں حالانکہ انھوں نے

كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ

تحقیق تھے کہ عہد باندھا تھا اللہ سے پہلے اس سے کہ نہ پھیر جاویں گے پیٹھ کو اور ہے

پہلے اللہ سے عہد کر رکھا تھا کہ وہ پیٹھ نہیں پھیریں گے۔ اور یاد رکھو کہ اللہ سے عہد کی بابت

عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا ⑮ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ

عہد خدا کا سوال کیا گیا کہہ کہ ہرگز نہ فائدہ دے گا تم کو بھاگنا اگر بھاگو تم

باز پرس کی جائے گی۔ کہہ دیجئے کہ اگر تم موت یا قتل سے بھاگے تو بھاگنا تمہیں نفع نہیں دے گا

الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ⑯ قُلْ مَنْ ذَا

موت سے یا قتل سے اور اس وقت نہ فائدہ دیئے جاوگے مگر تھوڑا ہی کہہ کون ہے

اس صورت میں تمہیں کچھ زیادہ فائدہ نہیں ہوگا کہئے کون ہے

الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ

وہ جو بچا دے گا تم کو اللہ سے اگر ارادہ کرے ساتھ تمہارے برائی کا یا ارادہ کرے ساتھ تمہارے

جو اللہ سے تمہیں بچالے گا اگر وہ تمہیں تکلیف دینا چاہے یا تم پر مہربانی کرنا چاہے تو کوئی اس کو

رَحْمَةً ۭ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ⑰

رحمت کا اور نہ پاویں گے واسطے اپنے سوائے خدا کے کوئی دوست اور نہ مدد دینے والا

ہٹا سکتا ہے؟ اور اللہ کے سوا کسی کو نہ اپنا دوست پائیں گے نہ مددگار

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَاۗىِٕلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ

تحقیق جانتا ہے اللہ منع کرنے والوں کو تم میں سے اور کہنے والوں کو واسطے بھائیوں اپنے کے چلے آؤ

اللہ تم میں سے ان کو خوب جانتا ہے (جو لڑائی میں شریک ہونے سے) روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے

اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ⑱ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ښ

طرف ہمارے اور نہیں آتے لڑائی میں مگر تھوڑے بخیلی کرتے ہوئے اوپر تمہارے

ہیں کہ ہماری طرف چلے آؤ اور وہ لڑائی میں شریک نہیں ہوتے مگر تھوڑے تمہارے حق میں بخیل ہیں پھر

فَاِذَا جَاۗءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ

پس جب آوے ڈر دیکھے گا تو ان کو کہ دیکھتے ہیں طرف تیرے پھرتی ہیں آنکھیں ان کی

جب خوف کا موقع آتا ہے تو آپ دیکھتے ہیں کہ وہ آپ کو اس طرح دیکھتے ہیں کہ ان کی آنکھیں اس شخص کی

كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ

مانند اس کے کہ غشی آتی ہے اوپر اس کے موت سے پس جس وقت جاتا رہتا ہے ڈر بکتے ہیں پیچ تمہارے

طرح گھومنے لگتی ہیں جس پر سکرات کی بیہوشی طاری ہو۔ مگر جب خوف دور ہو جاتا ہے۔ تو وہ

بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا

ساتھ زبانوں تیز کے بخیلی کرتے ہوئے اوپر بھلائی کے یہ لوگ نہ ایمان لائے تھے

مال غنیمت کی حرص میں تیز زبانوں سے تمہیں طعنے دیتے لگتے ہیں۔ یہ لوگ ایمان لائے ہی نہیں

حل لغات۔ لہ کالذی یغشی علیہ من الموت۔ کالذی صفت ہے مصدر ینظرون کی اے ینظرون نظرا کائنا کنظر المغشی علیہ یا حال ہے ینظرون کے فاعل سے والتقدیر ینظرون کائنین کالذی الخ لے سلقوکم بالسنۃ حداد اشحۃ۔ سلقوا مشتق ہے سلق سے اور سلق اصل میں گھوڑے کے اس زخم پشت کو کہتے ہیں جو ★

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ف۱ فتنہ یعنی مرتد ہونا اور مسلمانوں کے ساتھ لڑائی کرنا حاصل یہ کہ مت تق جہاد میں تاخیر اور بہانہ کرتے ہیں اور اگر خانہ جنگی یا مسلمانوں سے لڑائی فساد مطلوب ہوتا تو جھٹ تیار ہو جاتے اور ذرا توقف نہ کرتے (جامع البیان وغیرہ) **ف۲** جنگ اُحد کے بعد اقرار کیا تھا کہ پھر ہم ایسی حرکت نہ کریں گے (موضح) **ف۳** یعنی جس کی قسمت میں موت ہے اس کو بچاؤ نہ ہوگا بھاگنے سے اور اگر موت نہیں تو بھاگ کر بچاؤ کتنے دن کا (موضح)

ف۴ یعنی عرب کی مخالفت سے ڈرتے ہو اگر اللہ حکم دے تو مسلمان اب تم کو قتل کر ڈالیں (موضح)

ف۵ اللہ تعالیٰ اپنے علم محیط سے ان منافقوں کو خوب جانتا ہے جو دوسروں کو بھی جہاد سے روکتے ہیں اپنے ہم صحبت یار دوستوں کنبے قبیلے والوں سے کہتے ہیں کہ مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ کر ہمارے ساتھ رہ کر اپنے گھر اپنے عیش و آرام اپنی زمین اپنے جورو بچے، اپنے مال و متاع کو نہ چھوڑو۔ اس جماعت میں سوا ذلت و رسوائی اور دنیاوی نقصان کے اور کیا رکھا ہے۔ ان کے ساتھ مل کر دین کا کام کرنے میں کوئی عزت نہیں۔ ان منافقوں کی پہچان یہ ہے کہ یہ خوف و مصیبت کے وقت ان کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ جاتے ہیں مایوسانہ نگاہوں سے تکنے لگتے ہیں۔ پھر جہاں خوف دُور ہوا بڑھ چڑھ کر دعوے کرنے لگے۔ اپنی دینداری و شجاعت کا دم بھرنے لگے ہیں دو دو ہیں دو کا غل مچانے لگے ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں۔ ہم بھی آپ کی جماعت میں ہیں، ہمارا بھی حق ہے کہنے لگے۔ غرض جہاد وغیرہ مصارف دینیہ میں مال و جان خرچ کرنے کے وقت تو حائضہ عورتوں کی طرح الگ اور یکسو اور مال لینے کے وقت گدھے کی طرح ڈھینچوں ڈھینچوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ لوگ دنیا کے لالچی و طامع ہیں۔ لنکے دل ایمان سے خالی اور ان کے اعمال اکارت ہیں، العیاذ باللہ۔ ابن کثیر میں ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سَلَقُوْكُمْ کا معنی ہے اِسْتَقْبَلُوْكُمْ یعنی تمھاری طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور قتادہ رحمہ اللہ نے کہا کہ غنیمت تقسیم ہونے کے وقت تو بڑی حرص اور طمع سے مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تمھارے ساتھ لڑائی میں شامل تھے اور لڑائی میں بڑے نامرد اور بزدل ہیں مارے خوف کے دم خشک ہو جاتا ہے اور ہوش و حواس اُڑ جاتے ہیں یعنی ان میں ہرگز خیر نہیں، جھوٹ و نامردی کے پتلے ہیں۔

مرتب فوائد

ابوعمار عبد القہار غفرلہ ولوالدیہ ولاخوتہ الغفار۔ آمین

★ اچھا ہو گیا اور اس کی جگہ سفید نشان باقی رہ گیا ہو مگر اب زبان درازی کو سلق کہتے ہیں۔ جو عورت بدزبان اور زبان دراز ہوتی ہے اسے سلقہ کہتے ہیں۔ جب کوئی کسی کو سخت بات کہتا ہے تو سلقہ بالکلام سلقًا سے تعبیر کرتے ہیں۔ حِدَاد جمع ہے حدید کی اور حدید کہتے ہیں چرب زبان کو بولا کرتے ہیں رجل حدید تیز فہم اور چرب زبان اور زود خشم اور دلاور مرد۔ اشحۃ جمع ہے شحیح کی اور شحیح کہتے ہیں بخیل کو۔ یہ منصوب بنا بر حالیہ کے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾
پس نابود کر دیئے اللہ نے عمل ان کے اور ہے یہ اوپر خدا کے آسان
سو اللہ نے ان کے تمام اعمال کو اکارت کر دیا اور اللہ کے لئے آسان سی بات ہے

يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ
گمان کرتے ہیں جماعتوں کفار کی کو کہ نہیں گئیں اور اگر آویں وہ جماعتیں
یہ خیال کرتے ہیں کہ فوجیں ابھی تک نہیں گئیں۔ اگر لشکر دیکھیں آ موجود ہوں تو چاہتے

يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِی الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ
دوست رکھیں کاش کہ وہ جنگل میں رہتے بیچ گنواروں کے پوچھا کرتے خبروں تمہاری کو
کہ دیہات میں کسی طرف کو نکل جائیں اور وہاں بیٹھے تمہارے حالات پوچھتے رہیں اور

وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْۤا اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲۰﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ ع ۲ / ۱۸
اور اگر ہوتے درمیان تمہارے نہ لڑتے مگر تھوڑا سا البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ
اگر تمہارے ساتھ رہتے بھی تو جنگ میں حصہ نہ لیتے مگر کم۔ مسلمانو! تمہارے لئے یعنی ان لوگوں کے لئے

رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ
رسول خدا کے پیروی اچھی واسطے اس شخص کے کہ امید رکھتا ہے خدا کی اور دن
جو اللہ اور روز آخرت سے ڈرتے اور کثرت سے یاد الٰہی کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ کا

الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا
پچھلے کی اور یاد کرتا ہے اللہ کو بہت سا اور جس وقت دیکھا ایمان والوں نے جماعتوں کافروں کی کو کہا
عمدہ نمونہ موجود تھا۔ اور جب ایمان والوں نے لشکروں کو دیکھا تو بول اٹھے یہ تو وہی موقع

هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ؗ وَمَا
یہ ہے جو وعدہ دیا ہے ہم کو اللہ نے اور رسول اسکے نے اور سچ کہا تھا اللہ نے اور رسول اسکے نے اور نہ
ہے جسکا اللہ اور اسکے رسول نے ہم سے پہلے ہی وعدہ کر رکھا تھا اور سچ کہا تھا اور اس بات نے ان کے ایمان

زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿۲۲﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ
زیادہ کیا ان کو مگر ایمان اور اطاعت کرنا ہاں بعضے مسلمانوں میں سے وہ مرد ہیں
اور اطاعت کو اور بڑھا دیا۔ مومنوں میں سے بعض تو ایسے ہیں۔

صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ
کہ سچ کیا انہوں نے اس چیز کو کہ عہد باندھا تھا اللہ سے اوپر اسکے پس بعض ان میں سے وہ ہے کہ پورا کر چکا کام اپنا اور بعض ان میں سے
انہوں نے جو اللہ سے اقرار کیا تھا اسے سچا کر دکھایا سو ان میں سے بعض تو اپنی نذر پوری کر گئے اور بعض ابھی

مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ لِّيَجْزِیَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ
وہ ہے کہ انتظار کرتا ہے اور نہیں بدل ڈالا انہوں نے کچھ بدل ڈالنا تاکہ بدلا دے اللہ سچوں کو
منتظر ہیں اور انہوں نے (اپنے قول کو) ذرہ برابر بھی تبدیل نہیں کیا (یہ موقع اس لئے پیش آیا) تاکہ خدا سچے

بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ
بدلے سچ انکے کے اور عذاب کرے منافقوں کو اگر چاہے یا توبہ کرے اوپر انکے تحقیق
مسلمانوں کو انکے سچ کا معاوضہ دے اور منافقوں کو اگر چاہے تو سزا دے یا ان کی توبہ قبول کرے بیشک

حل لغات۔
۱؎ لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ
بادون معنے میں ہے
خارجون الی البدو کے۔ ۲؎ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ اُسوۃ اور اِسوۃ اُس خصلت کو کہتے ہیں جس کی اقتداء کی جائے۔ ۳؎ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ۔ نحب کہتے ہیں
نذر و منت کو یعنی آدمی کا اپنے اعمال میں سے کسی عمل کو اپنے نفس پر واجب کر لینا۔ فمنہم محلاً مرفوع ہے کیونکہ مبتدا واقع ہوا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی نامردی کے مارے یقین نہیں آتا کہ فوجیں پھر گئیں اور باتوں میں تمہاری خیر خواہی جتاویں اور لڑائی میں کام نہ کریں (موضح)

ف۲ یعنی رسول ﷺ کو دیکھو ان سختیوں میں کیا استقلال رکھتے سب سے زیادہ محنت اور اندیشہ اس پر ہے (موضح) یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری اور آپ کے اقوال اور افعال اور احوال کی پیروی کرنے میں ایک بڑی اصل ہے (ابن کثیر) ف۳ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ مراد اس سے وہ وعدہ ہے جو سورہ بقرہ آیت أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ الآیۃ میں مذکور ہے یعنی مومنوں کو فوجیں دیکھ کر اللہ کے وعدہ پر زیادہ یقین حاصل ہوا اور کہنے لگے کہ یہ وہی وعدہ ہے جو اللہ و رسول نے ہمارے ساتھ کیا تھا کہ تمہارا امتحان ہوگا۔ اگر تم تکلیف اور مصیبت میں صابر رہے تو عنقریب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد پہنچے گی اور غالب ہو جاؤ گے (ابن کثیر) وعدہ اللہ کا یہی ہے کہ فرمایا تھا تکلیف پاؤ گے کافروں کے ہاتھ سے۔ آخر تم کو غلبہ ہے اور یہ بھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا آٹھ دن میں تم پر فوجیں آتی ہیں (موضح) یہ آیت دلالت کرتی ہے اس پر کہ بسبب اختلاف احوال لوگوں کے ایمان میں بھی زیادتی ہوتی ہے جیسا کہ جمہور اماموں کا قول ہے۔ ابن کثیر

ف۴ ذمہ پورا کر چکا یعنی جہاد میں جان دے چکا جیسے شہداء بدر و اُحد اور راہ دیکھتا یعنی اور اصحاب جو جہاد پر مستعد ہیں موت کی راہ دیکھتے ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طلحہ ان میں ہے جو شہید ہو چکے (موضح) عَنْ أَنَسٍ رضی قَالَ عَمِّيَ أَنَسُ ابْنُ النَّضْرِ رض سُمِّيتُ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبُرَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَوَّلُ مَشْهَدٍ قَدْ شَهِدَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِبْتُ عَنْهُ أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ أَرَانِيَ اللّٰهُ مَشْهَدًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا أَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ مِنَ الْعَامِ الْقَابِلِ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا أَبَا عَمْرٍو أَيْنَ قَالَ وَاهًا لِرِيحِ الْجَنَّةِ أَجِدُهَا دُونَ أُحُدٍ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ قَالَتْ عَمَّتِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ أَخِي إِلَّا بِبَنَانِهِ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ الخ (ترمذی صفحہ ۱۵۱ جلد دوم) یعنی انس بن نضر رضی اللہ عنہ کو غزوہ بدر میں جانا تھا مگر کسی وجہ سے جانا میسر نہ ہوا تو بہت رنجیدہ ہوئے اور کہا افسوس ہے کہ پہلے جہاد میں مجھ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہونا نصیب نہ ہوا۔ قسم ہے اللہ کی اگر اب کی دفعہ مجھ کو اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی جہاد میں جانا نصیب کرے گا تو اللہ دیکھے گا میں کیسا جہاد کرتا ہوں۔ پھر ان کو اس کلمہ کے کہنے سے بھی خوف ہوا یعنی یوں خیال کیا کہ میں نے بڑی بھاری بات کہہ دی۔ اگلے سال پھر غزوہ اُحد میں ان کو شامل ہونا نصیب ہوا تو دشمن کی طرف چلے۔ سعد بن معاذ ان کے سامنے آئے اور پوچھا کہ کہاں جاتے ہو؟ کہنے لگے کہ کوہ اُحد کے اس طرف سے جنت کی خوشبو چلی آتی ہے۔ پس آگے بڑھ کر خوب لڑے اور شہید ہو گئے اور ان کی نعش دیکھی گئی تو تلوار، نیزہ، تیر وغیرہ کے کچھ اوپر اسی زخم تھے۔ انکی بہن ربیع بنت نضر کہتی ہیں کہ میں نے انکی انگلیوں کو دیکھ کر پہچانا ورنہ زخموں کی کثرت کی وجہ سے پہچانے نہیں جاتے تھے رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْ سَائِرِهِمْ أَجْمَعِينَ۔ پس اس قصہ کے بارے میں یہ آیتیں نازل ہوئیں مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ الخ

مرتب فوائد۔

ابو عمار عبد القہار غفر لہ ولوالدیہ ولاخوتہ الغفار آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٢٤﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا

اللہ ہے بخشنے والا مہربان اور پھیر دیا اللہ نے ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے تھے ساتھ غصے ان کے نہیں پہنچے

اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اللہ نے کافروں کو پھیر دیا وہ اپنے غصہ میں بھرے ہوئے تھے کچھ

خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿٢٥﴾ وَ

بھلائی کو اور کفایت کیا اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی سے اور ہے اللہ زبردست غالب اور

بھلائی حاصل نہ کر سکے اور خدا نے مسلمانوں کو لڑائی کا موقع نہ دیا۔ اور زبردست اور غالب ہے اور

اَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ [1]

اتارا اللہ نے ان لوگوں کو کہ مددگار ہوئے تھے ان کے اہل کتاب سے قلعوں ان کے سے

اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے مدد کی تھی۔ ان کو ان کے قلعوں سے اتار دیا اور ان کے دلوں میں تمہاری

وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿٢٦﴾ وَ

اور ڈالا بیچ دلوں ان کے ڈر ایک فرقہ کو مار ڈالتے ہو تم اور بند کرتے ہو ایک فرقہ کو اور

دھاک بٹھا دی بعض کو تم قتل کرنے لگے اور بعض کو قید کر لیا۔ اور

اَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ۭ وَكَانَ

وارث کیا تم کو زمین ان کی کا اور گھروں ان کے کا اور مالوں ان کے کا اور اس زمین کا کہ پاؤں نہ رکھا تھا تم نے اس پر اور ہے

ان کی زمین اور ان کے گھروں اور ان کے اموال اور نیز اس زمین کا جس میں ابھی تم نے قدم نہیں رکھا تھا۔ تمہیں مالک بنا دیا

اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿٢٧﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ ع ۱۹

اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ع اے نبی کہہ واسطے بیبیوں اپنی کے۔ اگر

اور اللہ ہر بات پر قادر ہے اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے

كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ

ہو تم ارادہ کرتیاں زندگانی دنیا کا اور زینت اس کی پس آؤ کچھ فائدہ دوں میں تم کو اور

کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کے ساز و سامان کی طلبگار ہو تو آؤ میں تمہیں ساز و سامان دوں اور

اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿٢٨﴾ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ

رخصت کروں میں تم کو رخصت کرنا اچھا اور اگر ہو تم ارادہ کرتیاں اللہ کا اور رسول اس کے کا اور

خوش اسلوبی سے تمہیں رخصت کر دوں۔ اور اگر تم خدا اور اس کے رسول اور عاقبت کے گھر کی

الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٢٩﴾

گھر پچھلے کا پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے تیار کیا واسطے نیکی کرنے والیوں کے تم میں سے ثواب بڑا

خواہاں ہو تو تم میں سے جو نیکوکار ہیں اللہ نے ان کے لئے بڑے بڑے اجر تیار کر رکھے ہیں

يٰنِسَاۗءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا

اے بی بیو! نبی کی جو کوئی آوے تم میں سے ساتھ بے حیائی ظاہر کے دو چند کیا جاوے گا واسطے اس کے

اے نبی کی بیویوں تم میں سے جو کوئی کھلی ہوئی ناشائستہ حرکت کی مرتکب ہوگی۔ اس کو دگنی سزا

الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿٣٠﴾

عذاب دو برابر اور ہے یہ اوپر اللہ کے آسان ہے

دی جائے گی۔ اور اللہ کے نزدیک یہ آسان ہے

حل لغات۔

[1] مِنْ صَيَاصِيْهِمْ۔ صیاصی جمع ہے صیصیۃ کی اور صیصیۃ کہتے ہیں اس چیز کو جس کی وجہ سے حفاظت ہو سکے۔ بیل کے سینگ اور مرغ کے کانٹے کو اسی لئے صیصیۃ کہتے کہ اس سے ان کی حفاظت ہوتی ہے۔ یہاں صیاصی سے مراد ہیں قلعے [2] وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا وارضا کا عطف ہے ارضہم پر اور واو رثکم ارضا۔ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی مومنوں کو احتیاج نہ پڑی کہ میدان میں نکل کر ان کے ساتھ مقابلہ کریں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اٹھالی مسلمانوں کی لڑائی اور اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد اور اپنے لشکر کو عزت دی (ابن کثیر) ف۲ یہ یہود تھے بنی قریظہ نزدیک رہتے مدینہ کے۔ پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح رکھتے تھے، اس ہنگامہ میں پھر گئے۔ اس لڑائی سے فارغ ہوئے کہ جبرئیل علیہ السلام حکم لائے جلد انکو جا گھیرا چوبیس دن تک گھر کر تھکے راضی ہوئے کہ ہم نکلتے ہیں جو ہمارے حق میں سعد بن معاذ کہے سو قبول رکھو۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے یہ حکم کیا کہ جوانوں کو قتل کرنا اور عورتیں لڑکے بندی و قید (یعنی اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی یہی تھی اور انکی بد عہدی کی سزا (موضح) ف۳ یہ زمین جو مدینہ کے نزدیک ہاتھ لگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین کو بانٹی انکو گذران کا ٹھکانا ہو گیا اور انصار پر سے ان کا خرچ ہلکا ہوا۔ اور اس دوسری زمین سے مراد ہے زمین خیبر کی دو برس کے پیچھے ان یہودیوں سے وہ ہاتھ لگی۔ اس سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب اصحاب رضی اللہ عنہم آسودہ ہو گئے۔ (موضح)

ف۴ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے دیکھا کہ لوگ آسودہ ہو گئے چاہا کہ ہم بھی آسودہ ہوں۔ ان میں سے بعض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی کہ ہم کو مزید نفقہ اور سامان دیا جائے جس سے عیش و ترفہ کی زندگی بسر کر سکیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ باتیں شاق گذریں، قسم کھائی کہ ایک مہینہ گھر نہ جائیں گے۔ مسجد کے قریب ایک بالاخانہ میں علیحدہ فروکش ہو گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم مضطرب تھے۔ ابوبکرؓ و عمرؓ اس فکر میں ہوئے کہ کسی طرح یہ گتھی سلجھ جائے۔ انھیں زیادہ فکر اپنی اپنی صاحبزادیوں (عائشہؓ اور حفصہؓ) کی تھی کہ پیغمبر کو ملول کر کے اپنی عاقبت نہ خراب کر بیٹھیں۔ دونوں نے دونوں کو دھمکایا اور سمجھایا پھر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ انس اور بے تکلفی کی باتیں کیں۔ آپؐ قدرے منشرح ہوئے۔ ایک ماہ بعد یہ آیت تخییر اتری یعنی اپنی ازواج سے صاف صاف کہدو کہ دو راستوں میں سے ایک کا انتخاب کر لیں۔ اگر دنیا کی عیش و بہار اور امیرانہ ٹھاٹھ چاہتی ہیں تو کہدو کہ میرے ساتھ تمہارا نباہ نہیں ہو سکتا۔ آؤ کہ میں کچھ دے دلا کر یعنی کپڑوں کا جوڑا جو مطلقہ کو دیا جاتا ہے تم کو خوبصورتی کے ساتھ رخصت کردوں (یعنی شرعی طریقہ سے طلاق دیدوں) اور اگر اللہ و رسول کی خوشنودی اور آخرت کے اعلیٰ مراتب کی طلب ہے تو پیغمبر کے پاس رہتے ہیں اس کی کمی نہیں۔ جو آپؐ کی خدمت میں صلاحیت سے رہے گی اللہ کے ہاں اس کے لئے بہت بڑا اجر تیار ہے۔ نزول آیت کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے اور سب سے پہلے عائشہ رضی اللہ عنہا کو اللہ کا حکم سنایا۔ انھوں نے اللہ و رسول کی مرضی اختیار کی پھر سب ازواج نے ایسا ہی کیا۔ شاہ صاحب لکھتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں ہمیشہ فقر و فاقہ تھا اپنے اختیار جو آتا تھا شتاب اٹھا ڈالتے تھے پھر قرض لینا پڑتا۔ یہ جو فرمایا کہ جو نیکی پر ہیں انکو بڑا نیک (اجر) ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سب نیک ہی رہیں اَلطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ مگر حق تعالیٰ صاف خوشخبری کسی کو نہیں دیتا تا نڈر نہ ہو جائے خاتمہ کا ڈر لگا رہے (موضح) ف۵ اس آیت میں دوگنی وعید بطور شرط کے ہے۔ اور شرط کا ہونا ضروری نہیں۔ اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ واقعی ان سے نافرمانی ہوئی یا معاذ اللہ وہ اس کی مستحق ہوئیں۔

مرتب حواشی۔
ابو عمار عبد القہار غفر لہ ولوالدیہ ولاخوتہ الغفار آمین

★ تھوا سے لیا گیا ہے وطیٔ سے اور وطی کہتے ہیں پامال کرنے کو یعنی تم نے ابھی اس زمین پر قبضہ نہیں کیا اور وہاں چلے پھرے نہیں۔
۱؎ فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْکُنَّ۔ تعالین جمع مؤنث امر حاضر کا صیغہ ہے اور اس کے معنے ہیں آ چلو۔ امتعکن مجزوم ہے اس لئے کہ جواب امر واقع ہوا ہے۔
۲؎ وَاُسَرِّحْکُنَّ۔ اسرح لیا گیا ہے تسریح سے اور تسریح کہتے ہیں بسہولت رخصت کرنے اور چھوڑ دینے کو اور اس کی مزید تفصیل سورۂ بقرہ کے رکوع ۲۹ آیہ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ الخ میں گزر چکی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الجزء الثانی والعشرون ۲۲

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ

اور جو کوئی فرمانبرداری کرے تم میں سے اللہ کی اور اسکے رسول کی اور عمل کرے

اور تم میں سے جو اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرے گی اور نیک عمل کرے گی ہم اس

صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾

اچھے دلویں گے ہم اسکو ثواب اسکا دوبار اور تیار کیا ہم نے واسطے اسکے رزق اچھا وف

کو اس کا دہرا اجر دیں گے اور اسکے لئے ہم نے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ

اے نبی کی بیویو! نبی کی نہیں ہو تم مانند ہر ایک کی عورتوں میں سے اگر پرہیزگاری کرو تم

اے نبی کی بیویو! تم دوسری عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تمہیں پرہیزگاری منظور ہے تو

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ

پس مت نرمی کرو بات میں پس طمع کرے وہ شخص کہ بیچ دل اسکے کے بیماری ہے

نرمی اور لوچ سے بات نہ کیا کرو ۔ ورنہ وہ شخص کہ جس کے دل میں کھوٹ ہے وہ (غلط) توقعات

وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا

اور کہو بات سیدھی ٹکا اور ٹکی رہو بیچ گھروں اپنے کے اور مت

پیدا کرے گا اور بات جیت کرو تو بھلی (جی) اور اپنے گھروں میں (جی) بیٹھی رہو اور اگلے زمانہ

تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ

بناؤ کرو بناؤ جاہلیت پہلی کا ٹکا اور قائم کیا کرو نماز کو اور دیا کرو

جاہلیت کی طرح بناؤ سنگار نہ دکھاتی پھرو اور نماز ادا کیا کرو اور زکوۃ

الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ

زکوۃ کو اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اسکے کی سوائے اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تو کہ دور کرے

دیا کرو اور اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت شعار رہو اے پیغمبر کے گھرانے کے لوگو! اللہ چاہتا

عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾

تم سے پلیدی اے اس گھر والو اور پاک کرے تم کو خوب پاک کرنا ٹکا

ہے کہ تم سے ناپاکی کو دور رکھے اور تمہیں ہر قسم کی آلائشوں روحانی وجسمانی سے پاک کرے

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ

اور یاد کیا کرو جو کچھ پڑھا جاتا ہے بیچ گھروں تمہارے کے نشانیوں اللہ کی سے اور حکمت سے

اور تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیتیں اور دانائی کی باتیں پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ان کو یاد رکھو بلاشبہ

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَ

تحقیق اللہ ہے لطف کرنے والا خبردار وقف تحقیق مسلمان مرد اور

اللہ ہر باریک سے باریک راز کو جاننے والا ہے اور پوری طرح باخبر ہے بیشک اللہ نے مسلمان مردوں اور

ع ۴

الْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ

مسلمان عورتیں اور ایمان والے مرد اور ایمان والیاں اور قرآن پڑھنے والے اور قرآن پڑھنے والیاں

مسلمان عورتوں اور ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں اور فرمانبردار مردوں اور فرمانبردار عورتوں

حل لغات

لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ اصل میں تھا وحد بمعنی واحد واؤ جس کلام میں واقع ہے الف سے بدل گیا پھر نفی کے تحت میں رکھ دیا گیا اور ایسی صورت میں مذکر و مؤنث، واحد و کثیر سب میں یکساں مستعمل ہوتا ہے والمعنی لستن کجماعة واحدة من جماعات النساء۔ ٭ وقرن جمع مؤنث امر کا صیغہ ہے قریقر ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یہ بڑے درجہ کا لازمہ ہے۔ نیکی کا ثواب دونا اور برائی کا عذاب دونا۔ پیغمبر کو فرمایا اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَ ضِعْفَ الْمَمَاتِ (بنی اسرائیل پ۱۵) موضح القرآن **ف۲** سدی وغیرہ نے کہا جب بیگانہ مردوں سے کلام کرو تو انہیں نرمی نہ ہو بلکہ سختی اور درشتی کے ساتھ ہو اسلئے کہ نرمی کرنے سے جنکے دلوں میں گناہوں کی بیماری ہے انکو امید پڑ جاتی ہے۔ جامع البیان والے نے کہا معروف سے وہ کلام مراد ہے جو دین کے موافق ہو اور اسمیں نرمی نہ ہو ۱۲۔ ابن کثیر **ف۳** یعنی لازم پکڑو اپنے گھروں کو اور بغیر ضرورت کے باہر نہ نکلو۔ مسجد میں نماز کے لیے آنا شرعی ضرورت ہے۔ حدیث میں ہے اللہ کی لونڈیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو، وہ آنا چاہیں تو آنے دو اسی طرح عید کی نماز کیلئے بھی (ابن کثیر) پھر فرمایا مت بناؤ کرو یعنی بے پردہ ہو کر اور بناؤ زینت کرکے باہر نہ نکلو بلکہ پردہ کے ساتھ معمولی حالت میں۔ آجکل مسلمان عورتیں بے پردہ ہو کر بناؤ سنگار کرکے مردوں کو اپنی زیب و زینت دکھاتی ہوئی نکلتی ہیں۔ یاد رکھنا چاہیے کہ دوپٹہ بجائے سر پر اوڑھنے کے گلے میں ڈالنا اور گردن کان کے زیور ظاہر کرتے پھرنا اور اسی قسم کے فیشن سب جاہلیت اور بے دین لوگوں کی ایجاد ہیں اسلام نے انکو حرام ٹھیرایا ہے ۱۲۔ **ف۴** ان آیات سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے واسطے ہر نیکی کا دوگنا ثواب ہے۔ اور امہات المومنین و دیگر عورتیں ہرگز برابر نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خود اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا ان میں کوئی عیب کی بات نہ رہے اور ظاہر اور باطن انکا صاف رہے۔ جب اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے تو پھر کیوں نہ ظاہر و باطن انکا صاف رہے۔ اللہ چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے گندگی۔ اور اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ آیت صرف حضورؐ کی بیویوں کے حق میں ہے۔ سو آپ نے امام حسن و امام حسین فاطمۃ الزہرہ۔ علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو ایک کمبل میں اپنی گود میں لے کر یہ آیت پڑھی تو مطلب یہ تھا کہ انکے حق میں بھی یہ دعا ہو جائے اور لوگ سمجھ لیں کہ آیت کے حکم میں یہ بھی شامل ہیں۔ صرف بیویاں نہیں اور یہ واقعہ اسوقت ہوا جب آپؐ اپنی بیوی ام سلمہؓ کے گھر میں تھے تو ام سلمہ نے عرض کیا کہ حضورؐ! مجھ کو بھی انکے ساتھ شامل فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا تم اپنے مرتبہ پر رہو اور تم بہتر ہو (ترمذی ص۱۵۲ جلد۲) اسکا مقصد یہ ہے کہ تم کو تو مرتبہ حاصل ہو ہی چکا ہے کیونکہ تم سب ازواج مطہرات کے خطاب میں یہ آیت نازل ہوئی ہے چنانچہ تفسیر معالم میں صریح یہ لفظ موجود ہیں۔ فَقَالَتْ قُلْتُ اَمَا اَنَا مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ قَالَ نَعَمْ۔ یعنی حضرت ام سلمہؓ نے کہا کیا میں اہل بیت میں سے نہیں ہوں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اور ایک روایت میں نعم کی جگہ بلیٰ ہے کہ ہاں ہاں تم اہل بیت میں ہو۔ اور قاموس میں لفظ اہل بیت کے معنے میں کہا ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ازواج مطہرات، صاحبزادیاں، انکی اولاد اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اہل بیت ہیں۔ اور حضرت ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ قَالَ نَعَمْ مَالَمْ تَقُمْ عَلٰى بَابِ سُدَّةٍ اَوْ تَاْتِيْ اَمِيْرًا تَسْاَلُهٗ (ترغیب ص۲۴۲ برواۃ ثقات) یعنی جب کہ حضورؐ نے حضرت خاتون جنت کو اور حضرات حسنین و علی رضی اللہ عنہم کو جمع فرما کر یہ دعا کی کہ یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں ان کو پاک کر اس وقت میں نے بھی عرض کیا کہ میں بھی اہل بیت میں سے ہوں آپؐ نے فرمایا ہاں! مگر جب تک تو بادشاہوں اور امیروں کے دروازہ پر نہ جائے، اور انسے سوال نہ کرے کیونکہ ایسے خاص لوگوں کی شان توکل کامل ہے وہ کسی سے سوال نہیں کرتے۔ جامع البیان میں ہے ازواج مطہرات کے حق میں تو یہ آیت نازل ہوئی ہے وہ تو اہل بیت میں داخل ہیں لیکن خاتون جنت و حسنین و علی رضی اللہ عنہم ببرکت دعائے رسولؐ بدرجہ اولیٰ اس بشارت میں داخل ہوئے۔ جیسے آیت لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مسجد قبا کے بارے میں نازل ہوئی ہے مگر حضورؐ کی مسجد نبوی مدینہ طیبہ بدرجہ اولیٰ اس فضیلت میں داخل ہو گئی ۱۲۔ جامع ص۳۶۳)

ف۵ آیت اللہ سے مراد قرآن ہے اور حکمت سے حدیث معلوم ہوا کہ عورتوں کو بھی قرآن و حدیث پڑھنا پڑھانا سننا سنانا چاہیے ۱۲۔ ابو محمد عبدالستار (غفر اللہ لہ ولوالدیہ و نور مرقدہم و ادخلہم الجنۃ۔ آمین)

★ یعنی سمیع بسیع سے اصل میں تھا اقررن پہلی رے کا فتحہ قاف کو دے کر راء کو حذف کر دیا۔ ہمزہ کی احتیاج نہ رہی وہ بھی حذف ہو گیا۔

۲؎ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ۔ تبرج کہتے ہیں اظہار زینت کو اسکی مزید تحقیق سورہ نور رکوع ۸ آیۂ غیر متبرجات بزینۃ میں گزر چکی۔ ۳؎ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ۔ اہل بیت کے بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں صحیح یہ ہے کہ جسے بیت نبوت حاوی ہے وہ داخل ہے مثلاً پیغمبر صاحب کی اولاد، ازواج، حسن و حسین اور علی رضی اللہ عنہم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَ

اور سچ بولنے والے اور سچ بولنے والیاں اور صبر کرنے والے اور صبر کرنے والیاں اور

اور سچے مردوں اور سچی عورتوں اور صبر کرنے والے مردوں اور صبر کرنے والی عورتوں اور

الْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ

عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات دینے والے اور خیرات دینے والیاں

ڈرنے والے مرد اور ڈرنے والی عورتوں اور خیرات کرنیوالے مردوں اور خیرات کرنے والی عورتوں

وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ

اور روزہ رکھنے والے اور روزہ رکھنے والیاں اور نگہبانی کرنے والے شرمگاہ اپنی کی اور

اور روزہ رکھنے والے مردوں اور روزہ رکھنے والی عورتوں اور پاک دامن مردوں اور پاک دامن

الْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ

نگہبانی کرنیوالیاں اور یاد کرنے والے اللہ کو بہت اور یاد کرنیوالیاں تیار کیا ہے

عورتوں اور اللہ کو بہت بہت یاد کرنے والے مردوں اور عورتوں کے لئے بخشش و مغفرت

اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٣٥﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ

اللہ نے واسطے انکے بخشش اور ثواب بڑا [ط] اور نہیں ہے لائق واسطے کسی مرد مسلمان کے اور

اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے اور کسی مومن مرد اور مومن عورت

لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ

نہ عورت مسلمان کے جو وقت مقرر کرے اللہ اور رسول اسکا کوئی کام کو ہووے واسطے انکے

کے لئے جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کردیں تو وہ اپنی رائے

الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ

اختیار کام اپنے سے اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اسکے کی پس تحقیق گمراہ ہوا

کو اسمیں دخل دیں اور جو اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ کھلی

ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿٣٦﴾ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ

گمراہی ظاہر اور جس وقت کہ کہتا تھا تو واسطے اس شخص کے کہ نعمت رکھی تھی اللہ نے اوپر اسکے اور نعمت رکھی تھی تو نے

گمراہی میں ہے اور (یاد کیجئے) جب کہ آپ اسکو جس پر اللہ نے احسان کیا اور آپ نے بھی احسان کیا

عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ

اوپر اسکے تھام رکھ اوپر اپنے بی بی اپنی کو اور ڈر خدا سے اور چھپاتا تھا بیچ

کہہ رہے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور آپ اپنے دل میں اس چیز کو

نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ

جی اپنے کے جو کچھ کہ اللہ ظاہر کرنیوالا ہو اسکا اور ڈرتا تھا تو لوگوں سے اور اللہ بہت لائق ہے

چھپائے ہوئے تھے جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا۔ اور آپ لوگوں (کے طعن) سے ڈرتے تھے حالانکہ

اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا

اسکا کہ ڈرے تو اس سے پس جب ادا کرلی زید نے اس سے حاجت بیاہ دیا ہم نے تجھ سے اسکو تو کہ نہ ہو

اللہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ آپ اس سے ڈریں۔ پھر جب زید کی حاجت پوری ہوچکی اور وہ طلاق دے چکا

حل لغات

لہ لہم الخیرۃ۔ خیرۃ اسم ہے جو لیا گیا ہے اختیار سے مگر بعد کو مصدر کے قائم مقام ہو گیا اور بعض کہتے ہیں مختار کا اسم ہے۔ وفی الصراح

خیرہ نیکوئی وھو اسم من اختارہ اللہ ای اصطفاہ ویقال استخر اللہ یخرلک ویقال محمد خیرۃ اللہ مسکون الیاء وتحریکھا

لہ فلما قضی زید منہا وطراً۔ وطر حاجت ولا یبنی منہ الفعل اسکی جمع آتی ہے اوطار قضاء وطر کنایہ ہے طلاق سے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ۱ بعض ازواج مطہرات نے کہا تھا کہ قرآن میں اکثر
جگہ مردوں کا ذکر ہے، عورتوں کا کہیں نہیں اور بعض نیک بخت
عورتوں کو خیال ہوا کہ آیات سابقہ میں ازواج نبی کا ذکر تو آیا، عام
عورتوں کا کچھ حال بیان نہ ہوا۔ اس پر یہ آیت اتری کہ جس طرح
مردوں کو روحانی اور اخلاقی ترقی کرنے کے ذرائع حاصل
ہیں عورتوں کے لیے بھی یہ میدان کشادہ ہے۔ یہ طبقہ اناث
کی دلجمعی کے لیے تصریح فرما دی ورنہ جو احکام مردوں کے
قرآن میں آتے ہیں وہی عموماً عورتوں پر عائد ہوتے ہیں
جداگانہ نام لینے کی ضرورت نہیں ہاں خصوصی احکام بتا دیے
گئے ہیں ۱۲۔ ف ۲ حضرت زینبؓ امیہ بنت عبدالمطلب
کی بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن اور
قوم اشراف کے اعلٰے خاندان سے تھیں۔ حضرت نے چاہا کہ انکا
نکاح زید بن حارثہ سے کر دیں۔ یہ زید اصل سے شریف عرب
تھے۔ ظالم پکڑ کر لے گیا لڑکپن میں شہر مکہ میں بکے۔ حضرت
خدیجہ رضی اللہ عنہا نے خرید لیا اور کچھ دنوں بعد آنحضرتؐ کو
ہبہ کر دیا جب یہ ہوشیار ہوئے تو ایک تجارتی سفر کی
تقریب سے اپنے وطن کے قریب سے گزرے وہاں انکے اعزہ
کو پتہ چل گیا۔ آخر انکے والد بھائی چچا حضرت کی خدمت
میں پہنچے کہ آپ معاوضہ لیکر ہمارے حوالہ کر دیں۔ فرمایا کہ معاوضہ
کی ضرورت نہیں اگر تمہارے ساتھ خوشی سے جانا چاہے لے
جاؤ۔ انہوں نے حضرت زید سے دریافت کیا۔ حضرت زیدؓ
نے کہا کہ میں حضرتؐ کے پاس سے جانا نہیں چاہتا آپؐ مجھے
اولاد سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں اور ماں باپ سے زیادہ چاہتے
ہیں۔ حضرت نے انکو آزاد کر دیا اور متبنٰی بنا لیا۔ بہرحال حضرت
زینبؓ کی خاندانی حیثیت چونکہ بہت بلند تھی اور زید بن حارثہؓ
بظاہر داغ غلامی اٹھا کر آزاد ہوئے تھے۔ اس لیے انکی نیز انکے
بھائی کی مرضی زیدؓ سے نکاح کرنے کی نہ تھی لیکن نبی علیہ
الصلاۃ والسلام نے زینبؓ اور انکے بھائی کو زور دیا کہ وہ
اس نکاح کو قبول کر لیں۔ اسی وقت یہ آیت وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ
وَلَا مُؤْمِنَةٍ الخ تب ان لوگوں نے اپنی مرضی کو اللہ و رسول کی
مرضی پر قربان کر دیا اور حضرت زینب کا نکاح زید بن حارثہ کو
ہجرت سے آٹھ سال قبل ہو گیا۔ حضرت زیدؓ کی سب سے پہلی بیوی
ام ایمن تھیں جنکا نام برکت بنت ثعلبہ تھا۔ انکو نبی علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے والد عبداللہ نے آزاد کیا تھا۔ ان ہی کے پیٹ سے
حضرت اسامہ بن زید پیدا ہوئے یہ ولادت آپ کی بعثت
سے تین سال بعد ہوئی (شرح مواہب و ترجمان) شاہ صاحب
لکھتے ہیں حضرت زینبؓ زیدؓ کے نکاح میں آئیں تو وہ انکی
آنکھوں میں حقیر لگتا۔ مزاج کی موافقت نہ ہوئی جب لڑائی
ہوتی تو زیدؓ حضرتؐ سے آ کر شکایت کرتے اور کہتے میں
اسے چھوڑتا ہوں۔ حضرت منع فرماتے کہ میری خاطر سے تجھ کو
قبول کیا اب چھوڑ دینا دوسری ذلت ہے۔ جب بار بار قضیہ
ہوا حضرتؐ کے دل میں آیا کہ اگر ناچار زید چھوڑ دیگا تو زینبؓ کی
دلجوئی بغیر اسکے نہیں کہ میں نکاح کروں لیکن منافقوں کی بدگوئی
سے اندیشہ کیا کہ کہیں گے اپنے بیٹے کی جورو گھر میں رکھی حالانکہ
لے پالک کو حکم بیٹے کا نہیں کسی بات میں اللہ تعالٰی نے حضرت
زینب کی خاطر رکھی۔ بعد طلاق کے حضرت کے نکاح میں دے
دیا۔ اللہ کے فرمانے ہی سے نکاح بندھ گیا۔ ظاہر میں نکاح کی
نوبت نہ ہوئی جیسے اب کوئی مالک لونڈی غلام کا نکاح باندھ
دے غرض تمام کرے یعنی چھوڑ دے (موضح) پھر آپؐ نے زید کا
نکاح ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط سے کر دیا۔ صلح حدیبیہ کے
بعد سب سے پہلے مستورات میں سے ام کلثوم ہی نے ہجرت کی
تھی اور نبی علیہ الصلاۃ والسلام کو اپنا نفس ہبہ کر دیا تھا لیکن آپؐ
نے حضرت زیدؓ سے انکا نکاح کر دیا۔ اس نکاح سے خود ام کلثوم
اور انکے بھائی خفا ہوئے کہنے لگے ہم تو آپ کے ساتھ کرنا چاہتے
تھے آپؐ نے تو اپنے غلام سے کر دیا ہم راضی نہیں تب بھی یہی
آیت وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ الخ نازل ہوئی (شرح مواہب)
حضرت زید ہی وہ صحابی ہیں جو حضرت اسامہ کے والد ہیں جن
کے متعلق حضرت عائشہؓ نے فرمایا لَوْ كَانَ حَيًّا لَاسْتَخْلَفَهُ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ اگر یہ زید زندہ ہوتے تو نبی علیہ
الصلاۃ والسلام انکو خلیفہ بناتے۔ نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے
فرمایا تھا اَنْتَ مِنِّيْ وَاِلَيَّ وَاَحَبُّ الْقَوْمِ اِلَيَّ (تفسیر فتح البیان)
امام احمد و مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ جب حضرت زینبؓ
کو حضرت زیدؓ نے طلاق دے دی تو عدت پوری ہونے کے
بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زیدؓ سے فرمایا کہ
جاؤ میرے واسطے اسکو نکاح کا پیغام دو وہ آئے اور حضرت
زینبؓ کو آپؐ کا پیغام نکاح دیا۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ
میں اپنی مرضی سے کچھ نہیں کرتی اللہ کی مرضی پر چھوڑتی ہوں
جو وہ چاہے گا حکم صادر فرما دیگا یہ کہہ کر نماز شروع کر دی۔
پس اللہ پاک نے آیت فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا الخ
نازل فرمائی۔ یعنی فرما دیا کہ جب زید کی جدائی ہو گئی تو ہم نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا

ہووے اوپر ایمان والوں کے تنگی بیچ بی بیوں لے پالکوں انکے کے جب

آپ سے اس کا نکاح کر دیا تاکہ مسلمانوں کے لئے جب اپنے لے پالک اپنی بیویوں سے بے تعلق

قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ﴿٣٧﴾ مَا كَانَ

ادا کرلیں ان سے حاجت اور ہے حکم خدا کا کیا گیا نہیں ہے

ہو جائیں تو (نکاح کرنے میں) کوئی دشواری نہ ہے اور خدا کی بات ہو کر رہتی ہے پیغمبر کے اس بات

عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ ۖ سُنَّةَ اللَّهِ فِي

اوپر نبی کے کچھ تنگی بیچ اس چیز کے مقرر کی ہے اللہ نے واسطے اسکے راہ مقرر کی اللہ نے بیچ

کے اختیار کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں جو اللہ نے اس کے لئے ٹھہرا دی جو لوگ پہلے ہو چکے ہیں انہیں بھی

الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا ﴿٣٨﴾

ان لوگوں کے کہ گزرے پہلے اس سے اور ہے کام اللہ کا اندازہ پر مقرر کیا ہوا

سنت الٰہی جاری تھی اور خدا کے ہر کام کا اندازہ مقرر ہو چکا ہے

الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ

وہ لوگ کہ پہنچاتے ہیں پیغام خدا کا اور ڈرتے ہیں اس سے اور نہیں ڈرتے

اور سب وہ پیغمبر ہیں جو اللہ کے پیغاموں کو (لوگوں تک) پہنچاتے رہے اور اس سے ڈرتے رہے

أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ﴿٣٩﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا

کسی سے مگر اللہ سے اور بس ہے اللہ کفایت کرنے والا نہیں ہے محمد صلعم باپ

اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ حساب لینے کے لئے کافی ہے محمد (صلعم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے

أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَٰكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ

کسی کا مردوں تمہارے میں سے اور لیکن پیغمبر خدا کا اور ختم کرنے والا نبیوں کا

باپ نہیں ہیں۔ ہاں وہ اللہ کے رسول اور نبیوں میں سے آخری ہیں (وقال علیہ السلام لا نبی بعدی الحدیث)

وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اور ہے اللہ ہر چیز کو جاننے والا ع۲ اے لوگو جو ایمان لائے ہو

اللہ کو ہر چیز کا علم ہے اے وہ لوگو جو ایمان لے آئے ہو

اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴿٤١﴾ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٤٢﴾

یاد کرو اللہ کو یاد کرنا بہت ع۳ اور پاکی بیان کرو اسکی صبح اور شام

خدا کو بہت بہت یاد کرو اور صبح و شام اسکی تسبیح و تقدیس بیان کرو

هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ

وہی ہے جو رحمت بھیجتا ہے اوپر تمہارے اور فرشتے اسکے تاکہ نکالے تم کو

وہی ہے جو تم پر اپنی رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ وہ تم کو اندھیروں سے

الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿٤٣﴾

اندھیروں سے طرف روشنی کے اور ہے ساتھ ایمان والوں کے مہربان

نکال کر روشنی میں لائے اور ایمان والوں کے حق میں بہت مہربان ہے

ع ۵ / ۲

حل لغات

۱ سُنَّۃَ اللّٰہِ یہ تو اصل میں اسم مکر قائم مقام ہے مصدر کے اور نصب فعل محذوف کی وجہ سے ہے ای سن اللہ ذالک سنۃ۔ ۲ اَلَّذِیْنَ خَلَوْا خلو معنی میں ہے مضو کے ۳ الذین یبلغون رسالات۔ الذین صفت ہے الذین خلو کی یا بنا بر مدح کے منصوب ہے ۴ وکفیٰ باللہ حسیبا۔ حسیب معنی میں کافی کے یا معنی میں محاسب کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسکا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا۔ پس یہ حکم پا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینبؓ کے پاس داخل ہوئے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ پھر ولیمہ کیا جب کھانا کھا چکے سب لوگ چلے گئے بعض بیٹھے آپس میں گفتگو کرتے رہے۔ آپؐ بار بار تشریف لیجاتے پھر اندر آتے۔ جب وہ لوگ بھی چلے گئے حضرت انسؓ نے آپؐ کو اطلاع دی تب آپؐ حجرے میں داخل ہوئے۔ انسؓ کہتے ہیں میں نے چاہا کہ میں بھی اندر جاؤں لیکن آپؐ نے پردہ ڈال لیا پھر یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ الخ نازل ہوئی۔ جامع ترمذی صفحہ۱ جلد۲ میں ہے کہ حضرت زینب نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی باقی سب بیویوں پر فخر کرتی تھیں کہ تمہارے نکاح تمہارے وارثوں نے باندھے اور میرا نکاح اللہ نے باندھا ہے (حدیث التفاسیر) آیت مَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ الخ کا حکم عام ہے اگرچہ خاص واقعہ میں اتری ہے سو جب اللہ و رسول کوئی حکم کریں تو پھر وہاں کسی کا قول اس لئے قابل قبول نہیں کیونکہ مشکوٰۃ باب الاعتصام میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ۔ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ النَّوَوِيُّ فِيْ اَرْبَعِيْنِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَيْنَاهُ فِيْ كِتَابِ الْحُجَّةِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔ یعنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص مومن نہیں ہوتا جبتک اپنی خواہش کو میرے تابع نہ کرے اور اسی لیے اللہ نے خلاف کرنے والے کے بارے میں بہت تشدد کیا اور بہت آیتوں و حدیثوں میں اللہ و رسول کے خلاف چلنے میں وعید آئی ہے۔ ابن کثیر سید علامہ نے کہا اس آیت سے اہل تقلید کا پورا رد ہو جاتا ہے اور صاف اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آیت یا حدیث کے مقابل کسی مجتہد کی رائے پر عمل نہ کرنا چاہیے بلکہ آیت یا حدیث ملتے ہی مجتہد کی رائے اور قیاس کو چھوڑ دینا چاہیے (وحیدی)

فوائد صفحہ ھذا

ف ۱ یعنی اللہ کا حکم اٹل ہے جو بات اسکے یہاں طے ہو چکی ضرور ہو کر رہے گی۔ پھر پیغمبر کو ایسا کرنے میں کیا مضائقہ ہے جو شریعت میں روا ہو گیا۔ انبیاء و رسل کو اللہ کے پیغامات پہنچانے میں اسکے سوا کبھی کسی کا ڈر نہیں رہا چنانچہ آپؐ نے بھی پیغام رسانی میں آج تک کسی کی پروا نہیں کی نہ کسی کے کہنے سننے کے خیال سے کبھی متاثر ہوئے پھر اس نکاح کے معاملہ میں رکاوٹ کیوں ہو۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی سو بیویاں تھیں۔ اسی طرح سلیمان علیہ السلام کی کثرت ازواج مشہور ہے جو الزام سفہاء آپ کو دے سکتے ہیں۔ انبیاء سابقین کی لائف میں اس سے بڑھ کر نظیریں موجود ہیں۔ لہٰذا اس طرح کی سفیہانہ اور جاہلانہ نکتہ چینیوں پر نظر نہیں کرنا چاہیے۔ آگے بتلایا گیا ہے کہ زید بن حارثہ جن کو آپؐ نے متبنیٰ کر لیا تھا آپؐ کے واقعی بیٹے نہیں تھے کہ ان کی مطلقہ سے آپؐ نکاح نہ کر سکیں اور ایک زید کیا آپؐ تو مردوں میں سے کسی کے بھی باپ نہیں کیونکہ آپؐ کی اولاد میں لڑکے ہوئے جو بچپن ہی میں گزر گئے انتقال کر گئے اور بقول بعض اس آیت کے نزول کے وقت پیدا ہی نہیں ہوئے البتہ بیٹیاں تھیں جن میں سے حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی ذریت دنیا میں پھیلی ۱۲۔

ف ۲ ۔ یہ آیت نص ہے اس میں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں اور جب کہ نبی کی نفی ہوئی تو رسول کی نفی بطریق اولیٰ ثابت ہوئی کیونکہ رسالت کا مقام نبوت کے مقام سے زیادہ خاص ہے۔ تو عام کی نفی سے خاص بھی منتفی ہو جاتا ہے۔ لیکن خاص کی نفی سے عام کی نفی لازم نہیں آتی۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور پیغمبروں میں ایسی ہے جیسے کسی نے ایک اچھا کامل گھر بنایا لیکن ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی تو لوگوں نے اسکی عمارت کو پسند کیا خالی جگہ پر تعجب کیا پس وہ خالی جگہ میں نے آ کر پر کر دی میرے آنے کے بعد نبوت کا محل مکمل ہو گیا۔ حدیث میں ہے کہ اگر آج موسیٰؑ (زمین) پر زندہ ہوتے تو انکو بھی بجز میری تابعداری کے چارہ نہ تھا۔ قرآنی آیات اور بے شمار احادیث میں ختم نبوت کا مسئلہ ثابت ہو چکا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام بھی امتی ہو کر نازل ہونگے ۱۲۔

ف ۳ یاد الٰہی کی فضیلت و تاکید کا بیان صفحہ۔۔ میں لکھا گیا ہے

★ ۵ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔ خاتم انگوٹھی جس سے مہر کی جاتی ہے۔ پیغمبر صاحب کو خاتم کہنے کی وجہ یہ ہے کہ جیسے مہر خطوں کے آخر میں ہوتی ہے اسی طرح پیغمبر صاحب سب نبیوں کے آخر میں ہیں ۵ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا۔ بکرہ کہتے ہیں دن کے اول حصے اور اصیل دن کے پچھلے حصے کو پھر ان دونوں وقتوں کی تخصیص قصر تسبیح کے لیے نہیں بلکہ اظہار فضیلت کے لیے کہ یہ دونوں اوقات دن کے باقی اوقات پر شرف خاص رکھتے ہیں ۵ هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ۔ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ کا عطف ہے یصلی کی ضمیر مستکن پر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾ يٰۤاَيُّهَا

دعا ان کی جس دن ملاقات کریں گے سلام ہے اور تیار کیا ہے واسطے ان کے ثواب بزرگ اے

جس دن وہ اس سے ملیں گے ان کو سلام علیکم کہہ کر پکارا جائیگا اور خدا نے ان کے لئے عمدہ اجر تیار کر رکھا ہے اے نبی

النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۴۵﴾ وَّدَاعِيًا

نبی تحقیق ہم نے بھیجا ہے تجھ کو گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والے اور پکارنے والا

ہم نے آپ کو شاہد خوشخبری دینے والا اور آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور اس کے حکم کے

اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ

طرف اللہ کے ساتھ حکم اس کے اور چراغ روشن اور خوشخبری دے ایمان والوں کو ساتھ اس کے

مطابق آپ (لوگوں کو) اللہ کی طرف بلانے والے اور ایک روشن چراغ ہیں اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان پر

لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿۴۷﴾ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ

کہ واسطے ان کے ہے اللہ کی طرف سے فضل بڑا اور مت کہا مان کافروں کا اور منافقوں کا

اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہونے والا ہے اور کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانئے گا اور نہ ان کی ایذا

وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۴۸﴾ يٰۤاَيُّهَا

اور چھوڑ دے ایذا دینا ان کا اور توکل کر اوپر اللہ کے اور کفایت ہے اللہ کام بنانے والا اے

دہی کا خیال کیجئے گا اور اللہ پر توکل کیجئے اور خدا ہی کارسازی بس ہے اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ

لوگو! جو ایمان لائے ہو جب وقت کہ نکاح کرو تم ایمان والیوں کو پھر طلاق دو تم ان کو

ایمان والو! جب تم مومن عورتوں کو نکاح میں لاؤ۔ اور پھر انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق

قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ

پہلے اس سے کہ ہاتھ لگاؤ ان کو پس نہیں واسطے تمہارے اوپر ان کے گنتی دنوں کی کہ گنو اس کو

دیدو تو تمہاری طرف سے ان پر عدت میں بیٹھنا ضروری نہیں کہ تم اس کو شمار کرنے لگو

فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ

پس کچھ فائدہ دو ان کو اور رخصت کرو ان کو رخصت کرنا اچھا طرح اے نبی تحقیق ہم نے

سو انہیں کچھ دے دلا کر حسن سلوک سے رخصت کردو اے نبی! ہم نے آپ کے

اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ

حلال کیں واسطے تیرے بی بیاں تیری وہ جو دیا ہے تو نے مہر ان کا اور جن کا مالک ہوا ہے

لئے وہ بیویاں حلال کردی ہیں جن کے مہر آپ نے ادا کر دیئے ہیں وہ عورتیں بھی لونڈیاں

يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ

داہنا تیرا ان چیزوں سے کہ پھیر لایا ہے اللہ اوپر تیرے (یعنی طرف تیری مال کفار کا) اور بیٹیاں چچاؤں تیرے کی اور بیٹیاں

ہیں جو اللہ نے آپ کو غنیمت میں دلوادی ہیں اور آپ کے چچا کی بیٹیاں اور آپ کی پھوپھیوں

عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ

پھوپھیوں تیری کی اور بیٹیاں ماموں تیرے کی اور بیٹیاں خالاؤں تیری کی وہ جو وطن چھوڑ آئی ہیں

کی بیٹیاں اور آپ کے ماموں کی بیٹیاں اور آپ کی خالاؤں کی بیٹیاں جو آپ کے ساتھ ہجرت کرکے آئی ہیں

حل لغات۔ تحیتہم یوم یلقونہ سلام۔ تحیۃ مصدر ہے مضاف مفعول کی طرف یعنی مایحیّون بہ یوم یلقونہ تحیۃ کے متعلق۔ تحیۃ اپنے متعلق سے مل کر مبتداء اور سلام خبر

www.KitaboSunnat.com

ف یعنی اللہ اسپر سلام بھیجے گا اور آپس میں یہی دعا ہے اور ہوگی ۱۲ موضح **ف۲** ۔ سب امتوں سے برتر یہی امت ہے ۱۲ موضح ۔ نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی شان وعظمت کا بیان صہ۹ میں بھی لکھا گیا ہے۔ **ف۳** جمہور نے اس آیت سے استدلال کیا ہے اسپر کہ نکاح سے پہلے طلاق واقع نہیں ہوتی اور یہی قول ہے ابن عباس وغیرہ صحابہ وتابعین کا۔ اور امام شافعی بھی اسی کے قائل ہیں اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ بغیر مالک ہونے کے طلاق دینا اور آزاد کرنا اور بیچنا نہیں ہوتا۔ بخاری میں ابن عباس سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے طلاق کو بعد نکاح کے ٹھیرایا ہے علماء کا اجماع ہے کہ جب جماع سے پہلے طلاق دی جائے تو عدت نہیں لیکن جس عورت کا خاوند مرجائے وہ چار ماہ دس دن عدت گزارے گی اگرچہ خاوند نے اس کے ساتھ جماع نہ کیا ہو اور اس اجماع کو قرطبی اور ابن کثیر نے نقل کیا ہے۔ اور امام احمد کا یہ مذہب ہے کہ خلوت سے بھی مہر اور عدت لازم آتی ہے گو صحبت نہ ہوئی ہو۔ جامع البیان میں ہے کہ آیت کا ظاہر دلالت کرتا ہے اسپر کہ عدت فقط خلوت سے لازم نہیں ہوتی بلکہ بعد جماع کے لازم آتی ہے۔ ابن کثیر و جامع البیان: **مسئلہ**۔ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور مہر مقرر نہیں ہوا اور خلوت وصحبت کی بھی نوبت نہیں آئی اور خاوند فوت ہوگیا تو عورت کا مہر مثل واجب ہوگا۔ میراث میں بھی حصہ ملیگا اور عورت کو عدت بھی کرنی واجب ہوگی (ابوداؤد، ترمذی، نیل الاوطار) طلاق وعدت وغیرہ کا بیان صفحہ ۵۸،۵۳، ۹۶ میں بھی لکھا گیا ہے۔ شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں بغیر صحبت ہوئے جو مرد چھوڑ دے عورت کو اگر اسکا مہر باندھا تھا تو آدھا دے اگر نہ باندھا تھا تو کچھ فائدہ دے یعنی ایک جوڑا پوشاک اور اسی وقت چاہے تو اور نکاح کر لے عدت نہیں اور اگر خلوت ہوئی گو صحبت نہ ہوئی ہو تو مہر بھی پورا دینا اور عدت بھی بٹھانا۔ یہ مسئلہ یہاں فرمایا حضرت کے ازواج کے ذکر میں شاید اس واسطے کہ حضرت نے ایک عورت کی تھی۔ جب اسکے نزدیک گئے کہنے لگی اللہ مجھ سے پناہ دے۔ حضرت نے اسکو جواب دیا تو نے بڑے کی پناہ پکڑی اسپر یہ حکم فرمایا ہو۔ اور خطاب فرمایا ایمان والوں کو تا معلوم ہو کہ پیغمبر کا خاص حکم نہیں سب مسلمانوں پر یہی حکم ہے ۱۲ موضح القرآن۔ **ف۴** اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے فرما رہا ہے کہ آپ نے جن بیویوں کو مہر دیے ہیں وہ سب آپؐ پر حلال ہیں۔ آپؐ کی تمام ازواج مطہرات کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ تھا جسکے پانچ سو درہم (ایک سو پچیس روپے) ہوتے ہیں۔ ہاں ام المومنین ام حبیبہ بنت ابی سفیانؓ کا مہر نجاشی بادشاہ نے اپنے پاس سے چار سو دینار دیا تھا۔ اور حضرت صفیہ بنت حییؓ کا مہر انکا آزاد کرنا تھا۔ حضرت جویریہ نے جتنی رقم پر مکاتبہ کیا تھا وہ پوری رقم آپ نے ادا کی۔ حدیث میں ہے کہ مہر کا ادا کرنا واجب ہے۔ ادا نہ کرنے کی نیت سے مہر زیادہ مقرر کرلینا یا جبراً عورت سے معاف کرا لینا جائز نہیں۔ اس نکاح میں خیر وبرکت رہتی ہے جس میں مرد پر مہر کا زیادہ بوجھ نہ ڈال دیا گیا ہو۔ ۱۲ حمیدی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَعَكَ ز وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ

ساتھ تیرے اور حلال کی عورت ایمان والی اگر بخش دیوے بغیر مہر کے جان اپنی واسطے نبی کے اگر

اور وہ مومن عورت بھی آپ کے لئے حلال ہے ۔ جو اپنے کو پیغمبر کے لیے مفت بخش کر دے اگر

اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ق خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ

ارادہ کرے نبی یہ کہ نکاح کرے اسکو خالص واسطے تیرے یعنی واسطے اپنے سوائے

پیغمبر اس کو اپنے نکاح میں لانا چاہے ۔ یہ حکم آپ سے خاص ہے مسلمانوں کے لئے نہیں

الْمُؤْمِنِيْنَ ط قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ

مسلمانوں کے تحقیق جان لیا ہم نے جو کچھ مقرر کیا ہے ہم نے اوپر انکے بیچ حق بی بیوں انکی کے

ہم نے انکی بیویوں اور لونڈیوں کے بارہ میں جو فرض قرار دی ہیں وہ ہمکو معلوم ہیں

وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ط

اور بیچ حق اس چیز کے مالک ہوئے ہیں داہنے ہاتھ انکے تاکہ نہ ہو اوپر تیرے تنگی

معلوم ہیں ۔ (یہ اجازت خاص اس لئے ہے) تاکہ آپ کے لئے کوئی دشواری

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٥٠﴾ تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ

اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان ڈھیل دیوے تو جسکو چاہے ان میں سے اور

نہ ہو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ان میں سے جس کو آپ چاہیں اپنے سے دور

تُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ط وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا

جگہ دیوے طرف اپنے جس کو چاہے اور جسکو بلوا بھیجے تو انہیں سے کہ ایک کنارے کر دیا تھا اسکو پس نہیں

رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے پاس رکھیں اور جن کو آپ نے الگ کر رکھا تھا

جُنَاحَ عَلَيْكَ ط ذٰلِكَ اَدْنٰىٓ اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ

گناہ اوپر تیرے یہ بہت نزدیک ہے اس بات کو کہ ٹھنڈی رہیں آنکھیں انکی اور نہ غم کھاویں

انہیں سے پھر کسی کو طلب فرمالیں تو بھی آپ پر کچھ گناہ نہیں ۔ اس سے زیادہ توقع ہے کہ انکی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور آزردہ خاطر

وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ

اور راضی رہیں ساتھ اس چیز کے کہ دیا ہے تو انکو سارا اپنا اور اللہ جانتا ہے جو کچھ دیچ

نہ ہوں گی اور آپ جو کچھ انکو عطا فرمائے گا وہ سب کی سب اسپر راضی رہیں گی ۔ اور اللہ جو کچھ تمہارے دلوں میں

قُلُوْبِكُمْ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ﴿٥١﴾ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ

دلوں تمہارے کے ہے اور ہے اللہ جاننے والا تحمل والا نہیں حلال واسطے تیرے عورتیں

ہے جانتا ہے اور وہ حلیم اور بردبار ہے اس کے علاوہ اور عورتیں انکے لئے

مِنْ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ

پیچھے انکے اور نہ یہ کہ بدل ڈالے تو ان سے اور بی بیاں اور اگرچہ خوش لگے تجھ کو

حلال نہیں اور نہ یہ کہ انکو بدل کر دوسری عورتیں کر لو اگرچہ انکا حسن تجھے بڑا

حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

حسن ان کا مگر جسکے مالک ہو گئے ہیں داہنے ہاتھ تیرے اور ہے اللہ اوپر ہر چیز کے

اچھا معلوم ہو ، مگر جو آپ کی لونڈی ہو ، اور اللہ ہر چیز کا نگران

حل لغات [1] وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً ۔ وامراۃ کا عطف ہے مفعول احللنا پر ۔ [2] خالصۃ لک ۔ خالصۃ مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا ای خلص لک احلالنا خالصۃ ای خلوصا ۔ کبھی کبھی فاعلۃ کے وزن پر بھی مصدر آجاتا ہے جیسے عافیۃ اور کاذبۃ وغیرہ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ۱ ابی بن کعب اور مجاہدؒ حسنؒ قتادہؒ ابن جریرؒ نے ما فرضنا علیہم کی تفسیر میں کہا یعنی امت کے لیے ایک وقت میں چار آزاد عورتوں سے زیادہ درست نہیں۔ ہاں لونڈیاں جتنی چاہیں رکھ لیں۔ اور نکاح میں ولی اور مہر اور گواہوں کا ہونا شرط ہے۔ پر خاص حضرتؐ کے لیے ان باتوں میں سے کوئی لازم نہیں (ابن کثیر) شاہ صاحب لکھتے ہیں یعنی جو عورتیں تیری ہیں جن کا مہر دیا یعنی اب نکاح میں ہیں خواہ قریش سے ہوں اور مہاجر ہوں یا نہ ہوں یہ حلال ہیں۔ اور ماموں، چچا کی بیٹیاں یعنی قریش میں کی بشرط ہجرت کے۔ اگر ہجرت نہ کی تو حلال نہیں۔ اور جو عورت بخشے نبیؐ کو اپنی جان یعنی بن مہر کے آپکو اپنا نفس دے دے یہ حکم خاص پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے اور مسلمانوں پر وہی حکم ہے اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ بن مہر نکاح نہیں خواہ ذکر میں آیا ہو خواہ پیچھے ٹھہرا لیا ہو۔ خواہ نہ ٹھہرا ہو تو جو قوم کا مہر ہے سو لازم آیا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں دس مشہور ہیں۔ حضرت خدیجہ اول تھیں انکے بعد سب نکاح میں آئی ہوئی نو بیبیاں تھیں۔ وفات کے بعد حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت سودہؓ، حضرت ام سلمہؓ، حضرت ام حبیبہؓ، حضرت جویریہؓ حضرت صفیہؓ، حضرت میمونہؓ۔ پچھلی تین قریشی نہیں ۱۲ موضح

ف ۲ ابن عباس مجاہدؒ قتادہ اور ضحاک وغیرہ بہت سلف سے منقول ہے کہ حضرت کی بی بیوں نے جب دنیا کو چھوڑ کر آخرت کو اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ نے انکو یہ جزا دی کہ حضرت پر انکے سوا اور عورتوں سے نکاح کرنا منع فرمایا پھر بعد اسکے اس حکم کو منسوخ کیا اور حضرت کے لیے اور عورتوں سے نکاح جائز کیا جیسا کہ بہت صحیح حدیثوں سے ثابت ہے لیکن حضرت نے از روئے احسان کے کسی عورت سے نکاح نہیں کیا (جامع و ابن کثیر) شاہ صاحب لکھتے ہیں کسی مرد کو جو کئی عورتیں ہوں اس پر واجب ہے باری سے سب کے پاس رہنا حضرت پر یہ واجب نہ رکھا اس واسطے کہ عورتیں اپنا حق نہ سمجھیں تو جو دیں راضی ہو کر قبول کریں پھر حضرت نے فرق نہیں کیا سب کی باری برابر رکھی ہے ایک حضرت سودہ نے اپنی باری بخش دی تھی حضرت عائشہؓ کو (موضح) اور فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کا حق برابر ادا نہ کریگا تو قیامت میں اس کا آدھا دھڑ لٹکتا ہوا آئے گا اور اسکو سخت ذلت ہوگی (مشکوٰۃ کتاب النکاح) اور فرمایا کہ جس کے پاس بیوی موجود ہے وہ دوسرا نکاح اگر بیوہ سے کرے تو تین دن برابر اس کے پاس رہ کر پھر باری باندھے اور اگر کنواری سے کرے تو سات دن اسکے پاس رہ کر پھر برابر باری رکھے (مشکوٰۃ ص۲۷۸) نیز اللہ نے صاف فرما دیا فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً (سورہ نساء رکوع ۱) یعنی اگر تم انصاف نہ کر سکو تو ایک ہی بیوی رکھو۔ واضح ہے عدل کر سکو تو دوسرا نکاح کرنا جائز ورنہ ناجائز ہے اگر کوئی آیت وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا الخ سے شبہ کرے تو یہ جواب ہے کہ اس کا مطلب کامل عدل کا مرتبہ ادا نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ دل کا میلان اپنے اختیار میں نہیں ہے مگر تم اپنے اختیار کی باتوں میں تو برابری کرو۔ مثلاً رات کی باری، کھلانا پہنانا وغیرہ ہیں۔ یہ اسکی طرف اشارہ ہے جو نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے دعا کرتے ہوئے اللہ سے معذرت کی تھی کہ دلی میلان میرے اختیار میں نہیں اس کو تو معاف کر دیجیو ۱۲۔ حدیث التفاسیر۔

★ ۳ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ۔ لکی کا لام متعلق ہے خالصۃ کے اور حرج کہتے ہیں تنگی کو ۴ تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ۔ ترجی لیا گیا ہے ارجاء سے اور ارجاء کہتے ہیں تاخیر یعنی پیچھے ہٹانے کو یہاں مراد ہے مضاجعت ترک کرنا ۵ وَتُؤْوِيْٓ اِلَيْكَ۔ تؤوی مشتق ہے ایواء سے اور ایواء کہتے ہیں جگہ دینے کو ۶ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ۔ ابتغیت معنی میں ہے طلب کے اور عزلت معنی میں ترک کے ۷ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ ادنیٰ معنے میں ہے اقرب کے اور ان مصدریہ ہے والمعنی اقرب الی قرۃ عیونہن ۔ ۸ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ۔ کلہن تاکید ہے ہن ضمیر کے نون جمع کی ۹ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ ۔ النساء کی تانیث چونکہ غیر حقیقی ہے اور نیز فاعل و فعل میں فصل بھی ہے اسلئے لا یحل مذکر کا صیغہ کہنا درست ہوا من بعد مقطوع الاضافۃ ہونے کی وجہ سے مبنی علی الضم ہے والتقدیر من بعد التسع ان تبدل اصل میں تھا تتبدل ایک تاء کو تخفیفاً حذف کر دیا۔ ۱۰ وَلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ۔ یہ حال واقع ہوا ہے تبدل کے فاعل سے یعنی ازواج سے نہیں بلکہ انت فاعل سے کیونکہ ازواج میں انتہا درجہ کی نکارۃ ہے اور اگرچہ ذوالحال کا نکرہ ہونا جائز ہے مگر عمدہ اور مستحسن نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَّقِيبًا ﴿٥٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا ع ۶

نگہبان فقط اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت داخل ہو بیچ گھروں پیغمبر کے مگر

ہے اے ایمان والو! تم پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر یہ کہ تمہیں اجازت دیدی جائے

أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ

یہ کہ اذن دیا جائے واسطے تمہارے طرف کھانے کے نہ انتظار کرنیوالے پکنے اسکے کے ولیکن جب بلائے جاؤ تم

اس طرح نہیں کہ کھانا پکنے کے منتظر رہو بلکہ جب تمہیں بلایا جائے

فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ

پس داخل ہو پس جب کھا چکو پس متفرق ہو جاؤ اور مت بیٹھے رہو جی لگا رہنے والے واسطے باتوں کے

اس وقت جاؤ۔ پھر جب کھانا کھا چکو۔ تو چل دو اور بات چیت کی دلچسپی میں نہ بیٹھے رہو

إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنكُمْ ۖ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي

تحقیق یہ کام ہے ایذا دیتا نبی کو پس شرماتا ہے تم سے اور اللہ نہیں شرماتا

تمہاری یہ باتیں نبی کو ناگوار معلوم ہوتی ہیں مگر وہ لحاظ سے کچھ نہیں کہتے اور

مِنَ الْحَقِّ ۚ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ

حق بات سے اور جو وقت مانگا چاہو ان سے کچھ اسباب پس مانگ لو ان سے پیچھے

اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔ اور اگر تمہیں ان سے کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے باہر سے مانگو۔ ۔

حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ

پردے کے سے یہ بہت پاک کرنیوالا ہے واسطے دلوں تمہارے کے اور دلوں انکے کے اور نہیں لائق واسطے تمہارے

بات تمہارے اور انکے دلوں کے پاک رہنے کا عمدہ ذریعہ ہے اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم

أَن تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَن تَنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِن بَعْدِهِ

یہ کہ ایذا دو رسول خدا کے کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو بی بیوں اسکی کو پیچھے اسکے

اللہ کے رسول کو ایذا دو۔ اور یہ جائز ہے کہ اسکے بعد کبھی اسکی بیویوں سے

أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمًا ﴿٥٣﴾ إِن تُبْدُوا

کبھی تحقیق یہ ہے نزدیک اللہ کے بڑا گناہ اگر ظاہر کرو تم

نکاح کرو اللہ کے نزدیک یہ بڑی گناہ کی بات ہے خواہ تم کسی بات کو

شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٥٤﴾

کچھ چیز یا پوشیدہ کرو اسکو پس تحقیق اللہ ہے ساتھ ہر چیز کے جاننے والا

ظاہر کرو۔ خواہ اسے پوشیدہ رکھو۔ اللہ تو ہر بات کو نہایت اچھی طرح جانتا ہے

لَّا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ

نہیں گناہ اوپر انکے بیچ باپوں انکے کے اور نہ بیٹوں انکے کے اور نہ بیچ بھائیوں انکے کے

اپنے باپوں اپنے بیٹوں اور اپنے بھائیوں نیز اپنے بھتیجوں اپنے بھانجوں اور اپنی ہم جنس

وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا

اور نہ بیچ بیٹوں بھائیوں انکے کے اور نہ بیچ بیٹوں بہنوں انکے کے اور نہ بیچ بی بیوں انکی کے اور نہ

عورتوں اور لونڈیوں کے سامنے بلا پردہ آنے میں انپر کوئی گناہ نہیں اور تم

حل لغات

غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ

غیر ناظرین حال ہے فاعل لاتدخلوا سے اور ناظرین معنی میں منتظرین کھانا پکنے ہیں وقت اور کسی چیز کی غایت اور پختگی کو بولا کرتے ہیں فی اناہ

مستانسین حدیث استانس کہتے ہیں آرام پانے اور خوش ہونے کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱۔ یعنی جتنی قسمیں کہہ دیں اس سے زیادہ حلال نہیں اور جو ہیں انکو بدلنا نہیں حلال یہ ضرور نہیں اور ہاتھ کا مال حضرتؐ کے دو حرم مشہور ہیں یا تین ایک ماریہ کہ جنکے شکم سے فرزند ہوئے۔ ابراہیم ایک ریحانہ یا شمعونہ یا دونوں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا یہ منع آخر کو موقوف ہوا سب عورتیں حلال ہو گئیں ۱۲ موضح

ف۲۔ یہ آیت پردہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ جس کا بیان صـ۹ میں لکھا گیا ہے اور فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلَا لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ ثَيِّبٍ اِلَّا اَنْ يَكُونَ نَاكِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ یعنی خبردار کوئی شخص جوان عورت کے پاس قیام نہ کرے الا یہ کہ وہ شخص اسکا خاوند ہو یا ذی محرم ہو یعنی باپ بھائی وغیرہ۔ لیکن خدا کی شان رواج فیشن ایسی چیز ہے کہ عقل کو بھی مغلوب کر دیتی ہے مسلمان ہوں یا غیر الا ماشاء اللہ۔ اکثر رواج کے پیچھے لگ کر بے پردہ کر رہے ہیں اور خود عورتیں بے پردہ ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نیک سمجھ دے۔ آمین۔ پردہ کا بیان سورہ نور رکوع ۴ میں بھی ہے ابن ابی حاتم کے حوالہ سے ابن کثیر میں ہے کہ یہ آیت اس شخص کے حق میں نازل ہوئی جس نے قصد کیا تھا کہ حضورؐ کی وفات کے بعد آپؐ کی کسی بیوی سے نکاح کرونگا۔ چنانچہ اللہ نے منع فرما دیا۔ تمام علماء کا اجماع ہے کہ آپؐ کی ازواج مطہرات سے نکاح حرام ہے۔ اس لیے کہ وہ دنیا و آخرت میں آپؐ کی بیویاں اور ایمان والوں کی مائیں ہیں ۱۲۔ مرتب حواشی ابو عمار عبد القہار غفرلہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِينَ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ

ان کی جو کہ مالک ہوئے ہیں داہنے ہاتھ انکے اور ڈرو اے عورتو! اللہ سے تحقیق اللہ ہے اوپر ہر چیز

اللہ سے ڈرتی رہو بلاشبہ اللہ ہر بات کو دیکھتا

شَيْءٍ شَهِيدًا (٥٥) إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى

کے حاضر تحقیق اللہ اور فرشتے اس کے درود بھیجتے ہیں اوپر

اور جانتا ہے اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں اے

النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

نبی کے اے لوگو جو ایمان لائے ہو درود بھیجو اوپر اس کے اور سلام بھیجو

ایمان والو! تم بھی اس پر درود و سلام

تَسْلِيمًا (٥٦) إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي

سلام بھیجنا تحقیق جو لوگ کہ ایذا دیتے ہیں اللہ کو اور رسول اسکے کو لعنت کی ہے انکو اللہ نے بیچ

بھیجو بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اسکے رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ نے

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا (٥٧) وَالَّذِينَ

دنیا کے اور آخرت کے اور تیار کیا ہے واسطے انکے عذاب رسوا کرنے والا اور وہ لوگ کہ ایذا

دنیا و آخرت میں انکو ملعون قرار دیا ہے اور انکے لیے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو لوگ

يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا

دیتے ہیں مسلمانوں کو اور مسلمان عورتوں کو بغیر اسکے کہ برا کیا ہو انہوں نے پس تحقیق اٹھایا انہوں نے

مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بغیر اسکے کہ وہ کوئی گناہ کریں ایذا دیتے ہیں وہ بہتان عظیم اور اثم مبین

بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا (٥٨) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ ع ۲

بہتان اور گناہ ظاہر کا اے نبی کہہ واسطے بی بیوں اپنے کے اور بیٹیوں اپنی کے اور بی بیوں

کے ارتکاب کا بار اٹھاتے ہیں اے نبی اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں

الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ

مسلمانوں کی کے نزدیک کرلیں اوپر اپنے بڑی چادریں اپنی یہ بہت نزدیک ہے

سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی چادریں بکثرت گھونگٹ نکال لیا کریں اس طرح انکی پہچان میں آسانی

أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا (٥٩) لَئِنْ لَمْ

اس سے کہ پہچانی جاویں پس نہ ایذا دی جاویں اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان البتہ اگر نہ

ہوگی اور انہیں ایذا نہیں پہنچے گی۔ اللہ بخشنے والا اور رحم والا ہے اگر منافق

يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ

باز رہیں گے منافق اور وہ لوگ بیچ دلوں انکے کے بیماری ہے اور جھوٹ اڑانے والے

لوگ اور وہ جن کے دلوں میں روگ ہے نیز وہ جو جھوٹی افواہیں

فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا (٦٠) مع

بیچ شہر کے البتہ پیچھے لگا دیں گے ہم تجھ کو انکے پھر نہ ہمسایہ رہیں گے تیرے بیچ اسکے مگر تھوڑے دنوں

اڑاتے ہیں باز نہ آئے تو ہم آپکو ان پر مسلط کر دیں گے پھر وہ اس شہر میں آپکے پاس نہ رہنے پائیں گے مگر چند روز

منزل ۵

حل لغات — ۱ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ ۔ صلوٰۃ کے معنے لغت میں دعا کے ہیں بولا کرتے ہیں صلی علیہ ای دعا لہ مگر یہ معنے خدا کے حق میں تو درست نہیں ہو سکتے کیونکہ دعا کہتے ہیں تیسرے شخص کے لیے کے پیے نفع طلب کرنے کو اس وجہ سے حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ بخاری میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ سلام بھیجنا تو ہم سیکھ چکے (یعنی نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ۝ کہنا۔ پس درود شریف آپ پر کس طرح پڑھیں؟ آپ نے فرمایا کہو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ امام ابن القیم نے درود شریف کے چالیس فائدے ذکر کیے ہیں۔ سب کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں لیکن مسلمانوں کی خیرخواہی کے لیے چند فائدوں کا بیان لکھا جاتا ہے۔ ۱۔ درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ ۲۔ دس درجے اس کا مرتبہ بلند ہوتا ہے۔ ۳۔ دس نیکیاں اسکے واسطے لکھی جاتی ہیں۔ ۴۔ دس برائیاں اس سے دور کی جاتی ہیں ۵۔ دعا مانگنے سے پہلے درود پڑھا جائے تو دعا قبول ہوتی ہے۔ ورنہ آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتی ہے۔ درود شریف سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔ ۷۔ گناہ معاف ہوتے ہیں۔ ۸۔ مشکلیں آسان ہوتی ہیں۔ مشکوٰۃ صفحہ میں ہے اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً۔ یعنی قیامت میں سب سے زیادہ قریب مجھ سے وہ شخص ہوگا جو درود زیادہ پڑھتا ہے۔ یہ فضیلتیں اسی مسلمان کو حاصل ہو سکتی ہیں جو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم دیے ہوئے منقول و مستند درود پڑھا کرے مثلاً آپ نے فرمایا جس کو وہ درود پڑھنا منظور ہو کہ اس کے بدلے میں قیامت میں اعلیٰ درجے کا ثواب ملے تو وہ یہ درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ لیکن آج لوگوں میں بجائے منقول درود کے درود تاج، درود لکھی، دعاء گنج العرش، دلائل الخیرات وغیرہ۔ جو خلاف شرع درود وظیفے مروج ہیں یہ سب بے ثبوت بلکہ ان کے بعض مقامات شرکیہ اور بدعیہ ہیں انکے پڑھنے سے بجائے ثواب کے گناہ اور شرک کا خوف ہے۔ نیز نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاضر ناظر سمجھ کر قیام تعظیمی کر کے صلوٰۃ وسلام پڑھنا بدعت ہے کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس کا کہیں ثبوت نہیں اور حدیث شریف میں ہے کہ اللہ نے درود پہنچانے کا انتظام فرمایا ہے جیسا کہ مشکوٰۃ صفحہ میں ہے۔ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِی السَّلَامَ۔ یعنی فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتوں کو مقرر کر رکھا ہے۔ جو مسلمان مجھ پر درود و سلام بھیجتا ہے وہ فرشتے اس درود کو مجھ تک پہنچاتے ہیں ۱۲۔

ف۲ اللہ کو ایذا دینا اس کے حکم کے خلاف چلنا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینا آپ کی تکذیب کرنا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دینا بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایذا میں داخل ہے جیسے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ اٰذَاھُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ ۱۲ ابن کثیر

ف۳ یعنی ایمان والوں کو حقیر کرنا ان کو ذلیل سمجھنا انکو ایذا دینا ستانا ان کی غیبتیں کرنا عیب جوئیاں کرنا ان پر طوفان بہتان باندھنا ناحق بدنام کرنا یہ سب امور گناہ ہیں۔ حدیث میں ان گناہوں کی بڑی وعیدیں ہیں ۱۲

ف۴ ابن مسعودؓ سے ہے کہ بہت اہل علم نے کہا کہ جلباب وہ چادر ہے جو اوڑھنی کے اوپر لی جاتی ہے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری تو انصار کی عورتیں باہر نکلیں بڑی آہستگی اور آرام سے اور اپنے اوپر کالی چادریں پہنی ہوئی تھیں (ابن کثیر) پہچانی پڑی کہ لونڈی نہیں بی بی ہے۔ صاحب ناموس یا بدذات نہیں نیک بخت ہے تو بدنیت لوگ اس سے نہ الجھیں۔ گھونگھٹ اسکا نشان رکھا۔ یہ حکم بہتری کا ہے۔ آگے فرمایا اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ۱۲۔ موضح القرآن۔

ابن عباس نے کہا ہے کہ صلوٰۃ اگر خدا کی طرف سے ہو تو اس کے معنی رحمت کے ہوتے ہیں فرشتوں کی طرف سے ہو تو استغفار کے اور عام مسلمانوں کی طرف سے ہو تو دعا کے۔ سے یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ۔ یدنین لیا گیا ہے ادنا سے اور ادنا کہتے ہیں لٹکانے اور جھکانے کو جلابیب جمع ہے جلباب کی اور جلباب عرب میں اس کپڑے کو کہتے ہیں جو خمار سے بڑا اور رداء سے چھوٹا ہو اور اس طرح کے کپڑے کو ہمارے ہاں چادر کہتے ہیں سے وَالْمُرْجِفُوْنَ فِی الْمَدِیْنَۃِ۔ مرجفون لیا گیا ہے ارجاف سے اور ارجاف کے اصلی معنی ہیں تحریک کے یہ ماخوذ ہے رجفہ سے جس کے معنی زلزلے کے ہیں اب جھوٹی خبروں کو ارجاف کہنے لگے۔ کیونکہ وہ بھی متزلزل اور غیر ثابت ہوتی ہیں سے لَنُغْرِیَنَّکَ بِھِمْ۔ اغراء کہتے ہیں کسی کو ایک چیز پر ابھارنے اکسانے کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَّلْعُونِينَ ۛ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا ﴿٦١﴾ سُنَّةَ

لعنت مارے جہاں پائے جاویں پکڑے جاویں اور قتل کیے جاویں خوب قتل کرنا عادت

لعنت کی حالت میں جہاں کہیں جاکر ٹھہریں گے پکڑ دھکڑ ہوگی اور مارے جائیں گے جو لوگ

اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلُ ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿٦٢﴾ الربع

خدا کی تھی ان لوگوں کے گزرے پہلے ان سے اور ہرگز نہ دیکھا تو واسطے عادت اللہ کے بدل ڈالنا ھ

قبل ازیں گذر چکے ہیں انہیں بھی عادت الٰہی یہی رہی ہے۔ اور تو عادت الٰہی میں کبھی تبدیلی نہیں پائیگا

يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللَّهِ ۚ وَمَا

سوال کرتے ہیں تجھ کو لوگ قیامت سے کہہ سوائے اسکے نہیں کہ علم اسکا نزدیک اللہ کے ہے اور کیا چیز

(اے پیغمبرؐ) لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو خدا ہی کو ہے اور آپ کیا جانیں کہ شاید

يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ﴿٦٣﴾ إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ

معلوم کرواتی ہے تجھ کو شاید کہ قیامت ہو نزدیک وقت تحقیق اللہ نے لعنت کی ہے کافروں کو

قیامت جلد ہی واقع ہونے والی ہے بیشک اللہ نے کافروں کو ملعون قرار دیا ہے اور انکے

وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ﴿٦٤﴾ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ لَّا يَجِدُونَ

اور تیار کی ہے واسطے انکے دوزخ ہمیشہ رہیں گے بیچ اسکے ہمیشہ نہ پاویں گے بیچ اسکے

لئے دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے وہ اسمیں ہمیشہ رہیں گے کوئی دوست اور کوئی مددگار نہ

وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿٦٥﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ

دوست اور نہ مدد دینے والا جس دن کہ پھیرے جاوینگے منہ انکے بیچ آگ کے کہیں گے

پائیں گے جس دن انکے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے وہ کہیں گے کہ اے کاش

يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ﴿٦٦﴾ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا

اے کاش کہ فرمانبرداری کی ہوتی ہم نے اللہ کی اور فرمانبرداری کی ہوتی ہم نے رسول کی اور کہیں گے اے رب ہمارے تحقیق ہم نے

ہم نے اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کی ہوتی اور کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم نے تو

أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَا آتِهِمْ

فرمانبرداری کی ہے سرداروں اپنے کی اور بڑوں اپنے کی پس گمراہ کر دیا انہوں نے ہمکو راہ سے وقف اے رب ہمارے دے انکو

سرداروں اور بڑوں کی اطاعت کی سو انہوں نے ہم کو گمراہ کیا خدایا! انکو دوہرا عذاب

ع ٨
ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ﴿٦٨﴾ يَا أَيُّهَا ٥

دوگنا عذاب سے اور لعنت کر انکو لعنت بڑی وقف اے

دے اور ان پر بہت بڑی لعنت کر اے

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ

لوگو جو ایمان لائے ہو مت ہو مانند ان لوگوں کے ایذا دی انہوں نے موسیٰؑ کو پس پاک کیا اسکو اللہ نے

ایمان والو! ان لوگوں کی مانند نہ ہو۔ جنہوں نے موسیٰؑ کو اذیت دی

مِمَّا قَالُوا ۚ وَكَانَ عِندَ اللَّهِ وَجِيهًا ﴿٦٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اسچیز سے کہ کہتے تھے اور تھا وہ نزدیک اللہ کے آبرو والا وقف اے لوگو جو ایمان لائے ہو

پھر جو کچھ انہوں نے کہا تھا خدا نے اس سے موسیٰ کو بری ثابت کیا اور وہ اللہ کے نزدیک بڑے معزز تھے اے ایمان والو! اللہ سے

حل لغات

لے مَلْعُونِينَ۔ منصوب ہے بر شتم کے ہے یا بنا بر حال کے ہے۔ سلے وَقُتِّلُوا۔ قُتِّلُوا معنی میں ہے قتلوا کے لیکن باب تفعیل میں مبالغہ اور کثرت پایا جاتا ہے۔ کیونکہ تفعیل کا ایک خاصہ کثرت اور مبالغہ بھی ہے۔ سلے یَوْمَ تُقَلَّبُ۔ یہ ظرف ہے لَا یَجِدُونَ کا یا خٰلِدِیْنَ کا یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ۱ منافق ظاہر میں مسلمان اور باطن میں کافر اور جنکے دل میں بیماری ہے وہ زانی فاسق یعنی جو موقع پا کر جبراً عورتوں سے بدفعلی کرتے ہیں اور مرجفون یعنی بے اصل خبریں اڑانے والے یہ ساری خصلتیں منافقوں میں موجود تھیں۔ سو فرمایا کہ ان خصلتوں سے باز نہ آئیں گے تو جہاں پائے جائیں پکڑے جائیں اور بجائے دیگر سزاؤں کے قتل کئے جائیں۔ پہلی امتوں کے منافقوں اور مفسدوں کے ساتھ بھی اللہ کا یہی طریقہ جاری تھا (تفسیر ابن کثیر و اکلیل تحت آیت) جو لوگ بدنیت تھے مدینہ میں عورتوں کو چھیڑتے ٹوکتے اور جھوٹی خبریں اڑاتے مخالفوں کے زور کی اور مسلمانوں کے بیچ کی انکو یہ فرمایا اور توریت میں بھی تقید ہے کہ مفسدوں کو اپنے بیچ سے باہر کر دو۔ موضح القرآن

ف ۲ قیامت کے بیانات صفحہ ۲۱۶ و ۳۹۱، ۳۹۶ وغیرہ میں لکھے گئے ہیں **ف ۳** یہ الف رسولا و سبیلا میں وہ الف ہے جو فاصلوں میں واقع ہے نحوی اسکو الف فاصلہ یا الف اطلاق بولتے ہیں۔ فائدہ اس کا وقف ہے اور آگاہ کرنا ہے اس امر پر کہ کلام منقطع ہوگیا۔ مابعد اسکا کلام مستانف ہے سادات و کبراء سے مراد بادشاہ وزیر، لیڈر، چوہدری، نمبردار، پیر، استاد، مرشد، مشائخ، علماء اور فقہاء وغیرہ ہیں۔ جن کے حکم کی دنیا میں بجا آوری کرکے خدا و رسول کی نافرمانی کرتے تھے۔ انکی تقلید و مذہب کی وجہ سے حدیث رسول اللہ کو جواب دے دیا کرتے تھے۔ اس آیت میں توبیخ و بلیغ و زجر شدید ہے تقلید شخصی پر قرآن مجید میں ایسی بہت آیات ہیں جن سے تقلید باطل کی مذمت ثابت ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے دین کی سمجھ عطا کی ہے وہ تو تقلید سے دور بھاگتا ہے۔ اور شقی ازلی سوء فہم شدت تعصب میں گرفتار ہے وہ تقلید کا خوگر و عادی ہو کر قرآن و حدیث کو جواب دے بیٹھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مقلد بھائیوں کو آنکھیں دے آمین ۱۲۔

ف ۴ کافر لوگ آگ جہنم میں اللہ و رسول کی فرمانبرداری کی تمنا کریں گے۔ اور رئیسوں بڑوں کی تابعداری سے پچھتائیں گے پر وہاں کیا فائدہ۔ حضرت طاؤس نے کہا سادتنا سے قوم کے اشراف اور کبرائنا سے بڑے علماء مراد ہیں اور یہ جو کہا ان کو دوگنا عذاب کر اس واسطے کہ ایک تو وہ خود کافر تھے دوسرا ہم کو گمراہ بنایا
اس مضمون کا بیان ص۳۴، ۴۹، ۲۲۰ اور ۲۲۳ میں بھی لکھا گیا ہے ۱۲۔ ابن کثیر

ف ۵۔ یعنی مفسد لوگ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تہمت لگانے لگے کہ حضرت ہارون علیہ السلام کو جنگل سے جا کر مار آئے تا شرکیب ریاست نہ رہیں پھر انکا جنازہ آسمان سے نظر آیا۔ آواز آئی کہ میں اپنی موت سے مرا ہوں اور کتنوں نے کہا کہ یہ چھپ چھپ کر نہاتے ہیں ان کے بدن میں کچھ عیب ہے بدن کی سفیدی یا خصیہ پھولا۔ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نہانے لگے کپڑے پتھر پر رکھے وہ کپڑے لیکر بھاگا۔ موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے دوڑے۔ بیچ بازار جا کر ٹھیرا۔ سب نے ننگے دیکھ لیا بے عیب پایا۔ پتھر کو کئی عصا مارے اس میں نقش پڑ گیا (موضح) اس قصہ کے بیان کی حدیث ترمذی کتاب التفسیر میں بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ موجود ہے۔ یہ آیت اس وقت اتری جب بعض مسلمانوں نے حضرت زید کے معاملہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ستایا کہ زید بن محمد کہا کرتے تھے۔ بعض نے کہا ایک بار آپ نے مال غنیمت تقسیم کیا ایک شخص کہنے لگا اس تقسیم میں خدا کی رضامندی مقصود نہ تھی۔ آپ نے فرمایا اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے وہ مجھ سے زیادہ ستائے گئے مگر انہوں نے صبر کیا ۱۲۔ م وحیدی۔
مرتب حواشی ابو عمار عبدالقہار غفر لہ ولوالدیہ ولاقربہ الغفار (آمین)

★ نصیرا کا۔ تقلب اصل میں تھا تتقلب ایک تاء تخفیفا حذف ہو گئی ـــہ وَاَطَعۡنَا الرَّسُوۡلَا۔ الرسولا میں الف رعایت فواصل کی وجہ سے زیادہ کر دیا گیا ہے ـــہ سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا سادۃ جمع ہے سائد کی اور سائد بوزن صاحب معنی میں ہے مہتر اور سردار کے اس کا مادہ ہے سُود بالضم کبراء جمع ہے کابر کی جس طرح فضلاء فاضل کی اور علماء عالم کی۔ کابر کہتے ہیں بزرگ کو۔ ـــہ فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ۔ برّاہٗ کے معنی ہیں اظہر براءتہ و نزاہتہ۔ ـــہ وَكَانَ عِنۡدَ اللّٰهِ وَجِيۡهًا۔ وجیہا معنے میں ہے ذا وجاہۃ کے۔ والوجیہ الرجل الذی یکون ذا وجہ و معرفۃ۔ لیکن وجاہت میں صرف معرفت تو کافی نہیں کیونکہ ہر شخص کے لیے خدا کے نزدیک کچھ نہ کچھ معرفت ضرور ہے اور اسی وجہ سے ہر شخص کو وجیہ نہیں کہتے تو وجیہ وہ ہے جو اُن خصائل حمیدہ کے ساتھ متصف ہو جس کی وجہ سے اس کی تعریف کی جائے کوئی انکار پیش نہ آئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ

ڈرو اللہ سے اور کہو بات مضبوط سنوار دیگا واسطے تمہارے اعمال تمہارے اور

ڈرو اور بات کہو تو سیدھی اور بچی وہ تمہارے اعمال کو سنوار دے گا اور تمہارے

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا

بخشے گا واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور جو کوئی کہا مانے اللہ کا اور رسول اسکے کا پس تحقیق وہ مراد کو پہنچا

گناہ بخشدیگا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے سو وہ عظیم الشان کامیابی

عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ

مراد کو پہنچا بڑا تحقیق روبرو کیا تھا ہم نے امانت کو اوپر آسمانوں کے اور زمین کے اور

حاصل کرتا ہے۔ ہم نے آسمانوں پر اور زمین پر اور پہاڑوں پر (خلافت ارضی کے) امانت پیش

الْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا

پہاڑوں کے پس انکار کیا سب نے یہ کہ اٹھاویں اس کو اور ڈر گئے اس سے اور اٹھا لیا اسکو

کی تو سب نے اس ذمہ داری سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسے اٹھا

الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿۷۲﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ

انسان نے تحقیق وہ تھا بے باک نادان تو کہ عذاب کرے اللہ

ذمہ لے لیا۔ وہ بیشک بڑا ظالم اور نادان ہے نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ منافق

الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ وَ يَتُوْبَ

منافق مردوں کو اور منافق عورتوں کو اور شرک کرنے والوں کو اور شرک کرنے والیوں کو اور پھر آوے

مردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزا دیگا اور مومن

اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾ ع ۹ ۶

اللہ ساتھ رحمت کے اوپر ایمان والوں کے اور ایمان والیوں کے اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان ف

مردوں اور مومن عورتوں کے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ بخشنے اور رحم کرنیوالا ہے

سُوْرَةُ السَّبَاِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ اَرْبَعٌ وَّ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّ سِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورہ سبا مکی ہے اور اس کی چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں

سورہ سبا مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ۵۴ آیتیں ہیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ لَهُ الْحَمْدُ

سب تعریف واسطے اللہ کے وہ جو واسطے اسکے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور واسطے اسکے ہے تعریف

تمام حمد و ثنا اسی ذات (یگانہ) کیلئے ہے۔ جس کا ہے جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہے اور آخرت میں بھی حمد

فِي الْاٰخِرَةِ ؕ وَ هُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱﴾ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ

بیچ آخرت کے اور وہی ہے حکمت والا خبردار ف ۲ جانتا ہے جو کچھ داخل ہوتا ہے بیچ زمین کے

ثنا اسی کے لئے ہے اور وہ حکیم و خبیر ہے خدا جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے

حل لغات

۱ قَوْلًا سَدِيْدًا۔ سدید سَدِيْدًا سید سے مشتق ہے سدید سداد

ہے جب تیر سیدھا نشانے پر پہنچتا اور ادھر ادھر کترانا نہیں تو اہل محاورہ ایسے موقع پر سدالسہم نحوالرمیۃ بولا کرتے ہیں ۲ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا۔ دونوں مبالغے کے صیغے ہیں ظلوم معنی میں ہے مفرط فی الظلم کے اور جہول مبالغ فی الجہل کے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ۱ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ عورت کی پاکدامنی اللہ کی امانت ہے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کہ امانت کی ادائیگی سے کیا مراد ہے۔ فرمایا جنابت کا غسل۔ زید بن اسلمؒ فرماتے ہیں تین چیزیں خدائی امانت ہیں۔ غسل جنابت۔ روزہ۔ نماز۔ قتادہؒ کا قول ہے دین فرائض حدود اللہ کی امانت ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ خدائی تمام احکام۔ دینی اوامر و نواہی یہ سب خدائی امانت ہیں۔ ان میں خیانت نہ کرنی چاہیے جیسا کہ فرمایا اے ایمان والو نہ خیانت کرو اللہ و رسول کی اور آپس میں بھی ایک دوسرے کی امانتوں میں خیانت سے بچو۔ کسی کی پوشیدہ بات چیت بھی امانت میں داخل ہے۔ لہٰذا آپس کی امانت اور خدائی امانات کا خیال ہر انسان کو رکھنا چاہیے۔ ان میں کسی طرح کی خیانت جائز درست نہیں۔ عوفی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ امانت سے مراد اطاعت ہے اور ایک روایت میں ان سے منقول ہے کہ امانت سے مراد فرائض اور احکام الٰہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے پہلے انکو آسمانوں زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کیا تو وہ ڈر گئے اور کہا ہم میں اسکے اٹھانے کی طاقت نہیں اور یہ انکار از روئے نافرمانی کے نہیں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کے دین کی تعظیم کے سبب کہ شاید ان سے پورا حق ادا نہ ہو سکے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس امانت کو آدم پر پیش کیا اور کہا کہ میں نے اس کو آسمانوں زمینوں پہاڑوں کے سامنے پیش کیا وہ نہیں اٹھا سکے کیا تو اس امانت کو اٹھاتا ہے؟ تو آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہا یا اللہ اس میں کیا نفع نقصان ہے۔ فرمایا کہ اگر تو نیکی اور فرمانبرداری کرے گا تو ثواب پاوے گا اور اگر برائی اور نافرمانی کرے گا تو عذاب ہوگا تب آدمؑ نے اس کو قبول کر لیا اور یہ بوجھ اٹھا لیا۔ کیسی جلدی کرکے بے سوچے سمجھے اپنی جان کو مشقت میں ڈال دیا۔ (ابن کثیر) امانت کو جو ادا نہ کرے یعنی توحید اور فرائض الٰہی کی پابندی نہ کرے شرک اور نفاق میں ایسا مبتلا ہو کر توبہ نصیب نہ ہوا سکے لیے سخت سزا ہے۔ اور جو ایمان اختیار کرے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتا ہے اللہ اس کے لیے غفور رحیم ہے ۱۲ فائدہ ستاریہ۔

ف ۲۔ سورۃ سبا مکی ہے۔ اس قسم کی سورتیں جن کے اول الحمد للہ ہے پانچ ہیں۔ تین اس سورہ سے قبل سورہ فاتحہ و سورہ انعام و سورہ کہف باقی ایک اس کے بعد ہے

۔پس سب خوبیاں اور تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں جو اکیلا بلا شرکت غیرے تمام آسمانی و زمینی چیزوں کا مالک و خالق اور نہایت حکمت و خبرداری سے ان کی تدبیر کرتا ہے اس نے یہ سلسلہ بیکار پیدا نہیں کیا۔ ایسے حکیم و دانا کی نسبت یہ گمان نہیں ہو سکتا۔ ضرور ہے کہ یہ نظام آخر میں کسی اعلیٰ نتیجہ پر منتہی ہو۔ اسی کو آخرت کہتے ہیں اور جس طرح دنیا میں وہ اکیلا تمام تعریفوں کا مستحق ہے۔ آخرت میں بھی صرف اسی کی تعریف ہوگی۔ بلکہ یہاں تو بظاہر اور کسی کی بھی تعریف ہو جاتی تھی کیونکہ مخلوق کا فعل خالق کے فعل کا پردہ اور اسکے کمال حقیقی کا پرتو ہے لیکن وہاں سب وسائط اور پردے اٹھ جائیں گے جو کچھ ہوگا دیکھیں گے کہ اسی کی طرف سے ہو رہا ہے اس لیے صورۃً و حقیقتاً ہر حیثیت سے تنہا اسی محمود مطلق کی تعریف رہ جائے گی ۱۲۔ موضح القرآن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۚ وَهُوَ

اور جو کچھ نکلتا ہے اس میں سے اور جو کچھ کہ اترتا ہے آسمان سے اور جو کچھ کہ چڑھتا ہے بیچ اسکے اور وہی ہے

اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمانوں سے اترتا ہے اور جو کچھ آسمانوں میں چڑھتا ہے اور وہ رحم کرنیوالا اور

الرَّحِيمُ الْغَفُورُ ۝٢ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ ۖ

مہربان بخشنے والا ہے اور کہا ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے ہیں نہ آویگی ہمارے پاس قیامت

بخشنے والا ہے اور جو لوگ منکر ہیں وہ کہتے ہیں قیامت ہم پر نہیں آئے گی

قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ عَالِمِ الْغَيْبِ ۖ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ

کہہ کیوں نہیں قسم ہے رب میرے کی البتہ آوے گی تمہارے پاس جاننے والا پوشیدہ کا نہیں پوشیدہ اس سے برابر

کہہ دیجئے ہاں، خدا کی قسم! جو عالم الغیب ہے۔ قیامت تمہارے سامنے آکر رہے گی آسمانوں میں اور

ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذَٰلِكَ وَلَا

ایک چیونٹی کے بیچ آسمانوں کے اور نہ بیچ زمین کے اور نہ چھوٹا اس سے اور نہ

زمین میں ذرہ برابر چیز اس سے اوجھل نہیں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ اس سے

أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۝٣ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

بڑا مگر بیچ کتاب بیان کرنے والی کے ہے تو کہ بدلہ دیوے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اور کام کیے

بڑی کوئی چیز ہے مگر کتاب روشن میں (مسطور) ہے تاکہ ان لوگوں کو اللہ جزا دے۔ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک

الصَّالِحَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝٤ وَ

اچھے یہ لوگ واسطے انکے بخشش ہے اور رزق باکرامت کا اور

عمل کیے یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی ہے اور

الَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِنْ

جن لوگوں نے سعی کی بیچ نشانیوں ہماری کے عاجز کرنے والے ہوکر یہ لوگ واسطے انکے عذاب ہے

وہ لوگ جنہوں نے ہرانے کیلئے مخالفانہ کوشش کی۔ ان کے لئے دردناک عذاب کی

رِجْزٍ أَلِيمٌ ۝٥ وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنْزِلَ

سخت قسم سے درد دینے والا اور جانتے ہیں وہ لوگ کہ دیئے گئے ہیں علم وہ جو اتارا گیا ہے

سزا ہوگی۔ اور جن لوگوں کو علم (دانش) دیا گیا ہے وہ اس چیز کو جو آپ کی

إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ

طرف تیرے پروردگار تیرے سے وہ ہے حق اور راہ دکھاتا ہے طرف راہ غالب

طرف نازل کی گئی ہے یہی سمجھتے ہیں کہ یہ حق ہے اور غالب و ستودہ صفات خدا کی راہ کی طرف رہنمائی

الْحَمِيدِ ۝٦ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ

تعریف کیے گئے کی اور کہا ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے کیا راہ بتادیں ہم تمکو اوپر اس شخص کے

کرتی ہے اور وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کی۔ کہا کیا ہم تم کو اس شخص کا پتہ

يُنَبِّئُكُمْ إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۝٧

کہ خبر دیتا ہے تمکو جب ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تم نہایت ریزہ ریزہ ہوجانا تحقیق تم البتہ بیچ پیدائش نئی کے ہو

دیں۔ جو یہ کہتا ہے کہ جب تم مر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاؤ گے تو پھر تمہیں از سر نو پیدا کیا جائے گا

حل لغات

۳ لا یعزب عنہ۔ عزب کے لغوی معنی ہیں دور ہونے اور غائب ہونے کے بولا کرتے ہیں۔ عزب عنی فلان ای بعد و
غاب اونٹ چراگاہ میں دور چلا جاتا ہے تو عزبت الابل فی المرعیٰ بولا کرتے ہیں اور ایک ہے عزب بفتحتین اس کے معنی ہیں تجرد بے عورت کے مرد کو عزب اور ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ۱ یعنی آسمان و زمین کی کوئی چھوٹی بڑی چیز اسکے علم سے باہر نہیں۔ جو چیز زمین کے اندر چلی جاتی ہے مثل جانور کیڑے مکوڑے نباتات کا بیج، بارش کا پانی، مردہ کی لاش اور جو اس کے اندر سے نکلتی ہے، مثلاً کھیتی، سبزہ، معدنیات وغیرہ اور جو آسمان کی طرف سے اترتی ہے مثلاً بارش، وحی، تقدیر، فرشتے وغیرہ اور جو اوپر چڑھتی ہے، مثلاً روح، دعا، عمل اور ملائکہ وغیرہ ان سب انواع و جزئیات کو اللہ کا علم محیط ہے ۱۲۔ موضح الفرقان۔

ف ۲ یہ آیت ان تین آیتوں میں سے ہے جنمیں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے آنے پر قسم کھانے کا حکم دیا۔ اور دوسری آیت سورہ یونس میں ہے اور تیسری سورہ تغابن میں ہے۔ کہا مجاہدؒ اور قتادہؒ نے لا یعزب کا معنی ہے غائب نہیں ہوتا۔ یعنی ہر چیز اللہ کے علم میں گھری ہوئی ہے بس ہڈیاں اگرچہ بوسیدہ ہو کر پراگندہ ہو گئیں تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کہاں ہے۔ سب کو جمع کرکے پھر دوبارہ زندہ کریگا پھر آدمی کے دوبارہ زندہ کرنے اور قیامت قائم ہونے کی حکمت بیان فرمائی ۱۲ ابن کثیرؒ

ف ۳ یعنی اس واسطے قیامت آتی ہے کہ جو کو یقین تھا وہ آنکھوں سے دیکھ لیں ۱۲ موضح القرآن۔

★ بے مروکے عورت کو عزبہ کہتے بولا کرتے ہیں تعزب فلان ثم تاھل ... وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ۔ ممزق ہے مصدر ہے جس طرح تمزیق تمزیق اور مزق دونوں کے ایک معنی ہیں یعنی کپڑے کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنا مگر تمزیق میں مبالغہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَم بِهِ جِنَّةٌ ۗ بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ
کیا باندھ لیا ہے اس نے اوپر اللہ کے جھوٹ طوفان یا اس کو جنون ہے بلکہ وہ لوگ کہ نہیں ایمان لاتے
(یا) اس نے خدا پر یہ افترا باندھا ہے یا اسے جنون ہے (نہیں) بلکہ وہ لوگ جو آخرت پر یقین نہیں

بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ ⑧ أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ
ساتھ آخرت کے بیچ عذاب کے اور گمراہی دور کے ہیں کیا پس نہیں دیکھا انہوں نے طرف
رکھتے وہ عذاب اور پرلے درجے کی گمراہی میں پڑے ہیں کیا انہوں نے آسمان اور زمین

مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ إِن
اس چیز کے آگے ان کے ہے اور جو کچھ پیچھے ان کے ہے آسمان سے اور زمین سے اگر
کو نہیں دیکھا جو ان کے آگے اور پیچھے پھیلے ہوئے ہیں اگر ہم چاہیں تو ان کو

نَّشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ
چاہیں ہم دھنسا دیں ساتھ ان کے زمین کو یا ڈال دیں اوپر ان کے ٹکڑا
زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان سے عذاب نازل کریں یقیناً اس میں نشان

السَّمَاءِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ⑨ وَلَقَدْ
آسمان سے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے واسطے ہر بندے رجوع کرنے والے کے اور البتہ تحقیق
عبرت ہے اس بندے کے لئے جو خدا کی طرف جھکے اور داؤد کو

آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا ۖ يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ ۖ وَ
دی ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے بزرگی اے پہاڑو رجوع سے تسبیح کرو ساتھ اس کے اور اڑتے جانور اور
ہم نے بالتحقیق اپنے فضل سے نوازا۔ اے پہاڑو! اس کی تسبیح کے ساتھ تم بھی تسبیح بیان کرو۔

أَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ ⑩ أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ ۖ
نرم کیا ہم نے واسطے اس کے لوہا یہ کہ بنا زرہیں پوری اور اندازہ رکھ ایک دوسرے کے پرونے
پرندوں کو بھی یہی حکم ہوا اور ہم نے اس کے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔ اور حکم دیا کہ پوری پوری زرہیں بناؤ اور کڑیوں کو جوڑنے کا انداز مقرر کرو۔

وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ⑪ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ
میں اور عمل کرو اچھے تحقیق میں ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہوں میں اور واسطے سلیمان کے ہوا کو
اور اچھے عمل کرو بیشک میں تمہارے اعمال دیکھ رہا ہوں سلیمان کے تابع ہم نے ہوا کر دی

غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۖ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ ۖ وَ
صبح کی سیر اس کی ایک مہینے کی راہ اور شام کی سیر ایک مہینے کی راہ اور بہایا ہم نے واسطے اس کے چشمہ گلے ہوئے تانبے کا اور
جس کی صبح کی منزل ایک ماہ کی اور شام کی منزل ایک ماہ کی تھی اور ہم نے اس کے لئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہا دیا اور

مِنَ الْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَمَن يَزِغْ
جنوں میں سے ایک لوگ تھے کہ خدمت کرتے تھے آگے اس کے ساتھ حکم رب اس کے کے اور جو کوئی کجی کرے
جنوں میں سے بعض ایسے تھے جو اس کے رب کے حکم سے اس کے آگے کام کرتے تھے۔ اور اگر ان میں سے کوئی

مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ ⑫ يَعْمَلُونَ لَهُ
ان میں سے حکم ہمارے سے چکھاویں گے ہم اس کو عذاب دوزخ کے سے وہ بنانے تھے واسطے اس کے
ہمارے حکم سے روگردانی اختیار کرے گا تو ہم اس کو جہنم کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے وہ اس کے لئے جو وہ چاہتے بناتے

حل لغات ۱؎ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا۔ داؤد پہلا مفعول ہے اٰتَیْنَا کا اور فضلا دوسرا۔ فضل کہتے ہیں شرف و بزرگی کو ۲؎ یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ۔ اَوِّبِیْ واحد مؤنث امر حاضر کا صیغہ ہے مشتق تَاوِیْبٌ سے اور تاویب کہتے ہیں تسبیح کو۔ والطیر کا عطف ہے فضلا پر ای و سخرنا له الطیر۔ ۳؎ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ۱ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ ملحد قیامت کے قائم ہونے کو بعید از عقل جانتے ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سن خبر کے مسا سے بطور ٹھٹھے اور مسخری سے ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ آؤ ہم تم کو ایک شخص بتلائیں جو تعجب کی باتیں سناتا ہے کہ بدن اور ہڈیاں گل جانے اور متفرق ہونے کے بعد پھر درست زندہ ہو جاؤ گے پھر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ خبر دی ہے تو دو حال سے خالی نہیں یا تو دانستہ اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے اور یا دیوانہ ہے بے ہوشی میں ایسی باتیں کرتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے ان پر رد فرمایا کہ ایسا نہیں بلکہ انکا گمان باطل ہے اور فہم ناقص۔ رسول سچا ہے اور کامل عقل والا اور کافر دنیا میں بڑے گمراہ۔ اسی گمراہی کے سبب قیامت کو عذاب میں گرفتار ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت پر آگاہ فرمایا کہ دیکھو جس نے ایسے وسیع اور مضبوط آسمان اور زمین بنائے ہیں۔ کیا وہ انسان کے دوبارہ بنانے پر قادر نہیں؟ اس میں کیا تعجب ہے؟ اور فرمایا کہ اگر ہم چاہتے تو ان کے کفر اور استہزاء پر دنیا میں ان کو عذاب دیتے لیکن حلم اور رحم سے درگذر ہے۔ پر قیامت کو چھٹکارا نہیں۔ ان باتوں کو سمجھ دار کے سوا کون بوجھے ۱۲ ابن کثیر مرتب فوائد ابو عمار عبد الغفار غفرلہ ولوالدیہ ولاخوتہ الغفار آمین۔ **ف ۲** داؤد علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل تھا پیغمبری اور بادشاہی ملی تھی اور نہایت خوش آواز تھے۔ صحیح بخاری میں آیا ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ایک رات قرآن شریف پڑھ رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قرأت کی آواز سنی تو کھڑے ہو گئے اور سنتے رہے پھر فرمایا کہ اس شخص کو داؤد علیہ السلام کی خوش آوازیوں سے خوش آوازی ملی ہے۔ ابن عباسؓ اور مجاہد وغیرہ کا قول ہے کہ اَوِّبِیْ کا معنی سبّحی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ پہاڑوں اور

پرندوں کو تسبیح پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو ضرورت نہ تھی۔ کہ لوہے کو آگ میں ڈال کر نرم کریں اور ہتھوڑوں سے اسکو کوٹیں بلکہ ہاتھ میں لینے سے نرم ہو جاتا اور دھاگے کی طرح ہاتھوں سے بٹ لیتے (ابن کثیر) شاہ صاحب لکھتے ہیں حضرت داؤد چوتھے دن جنگل میں نکلتے اپنے گناہ پر روتے اور زبور پڑھتے خوش آواز۔ اس کے اثر سے پہاڑ بھی ساتھ پڑھتے اور روتے۔ اور جانور پاس آ بیٹھ کر اسی طرح آواز کرتے اس مجلس میں لوگوں کے بہت جنازے نکلتے۔ اور کڑیوں کی زرہ پہلے انہی سے نکلی کہ کشادہ رہے ۱۲۔ موضح القرآن

ف ۳ اس آیت میں ان انعام الٰہی کا ذکر ہے جو اس نے اپنے بندوں داؤد علیہ السلام اور انکے فرزند سلیمان علیہ السلام پر کیے۔ چنانچہ داؤد علیہ السلام کو فضل مبین دیا نبوت و ملک عطا کیا۔ قدرت و سلطنت دی۔ بہت سے لشکر ساز و سامان والے دیے۔ داؤد علیہ السلام حسن صورت و خوش الحانی میں ضرب المثل تھے۔ سلیمان علیہ السلام کے لیے ہوا کو انکا مسخر کر دیا۔ حسن بصری تابعیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمانؑ صبح کو دمشق سے چلتے دوپہر کو اصطخر میں آرام کرتے کھانا کھاتے۔ دمشق اور اصطخر کے درمیان ایک ماہ کا راستہ ہے۔ پھر اصطخر سے چل کر رات کابل یا بابل میں بسر کرتے یہ بھی ایک ماہ کا راستہ ہے۔ تو گویا ایک دن میں دو ماہ کی راہ طے کرتے۔ شاہ صاحب لکھتے ہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت تھا جس پر لشکر چلتا۔ باؤ اسکو لے چلتی شام سے یمن اور یمن سے شام آدھے دن میں پہنچتی اور پگھلے تانبے کا چشمہ اللہ تعالیٰ نے نکال دیا۔ یمن کی طرف اس کو سانچوں میں ڈال کر جن باسن بناتے بہت بڑے لشکر کے موافق کھانا پکتا اور بٹتا ۱۲۔ موضح القرآن

★ اَلَنَّا جمع متکلم مع الغیر ماضی کا صیغہ ہے باب افعال سے لیا گیا ہے۔ لین سے اور لین کہتے ہیں ضد خشونت کو الانہ جو مصدر ہے الَنَّ کا اسکا معنے ہیں نرم کرنا۔ ★ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ۔ سٰبِغٰتٍ جمع ہے سابغۃ کی اور سابغۃ کہتے ہیں فراخ ذرہ کو ★ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ۔ سرد کہتے ہیں زرہ بننے اور ایک کڑی کو دوسری کڑی میں جوڑنے کو۔ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ۔ غدو اور رواح دونوں ضد یک دیگر ہیں۔ طلوع شمس سے دوپہر تک کے وقت کو غدو اور زوال شمس سے رات تک کے وقت کو رواح کہتے ہیں ★ اَسَلْنَا اصل میں تھا اَسْيَلْنَا۔ یے متحرک ماقبل کے مفتوح ہونیکی وجہ سے الف سے بدل گئی۔ اور التقاء ساکنین کی وجہ سے حذف ہو گیا ماخوذ ہے اسالۃ سے اسالۃ کہتے ہیں پانی کے بہانے اور جاری کرنے کو۔ عَيْنَ چشمہ اور قطر پگھلا ہوا تانبا ★ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْجِنِّ خبر مقدم اور مَنْ يَّعْمَلُ مبتدا مؤخر یا مَنْ يَّعْمَلُ کا معطوف الریح پر اور من الجن حال مقدم۔

www.KitaboSunnat.com

مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ

جو کچھ چاہتا تھا وہ قلعوں سے اور تصویروں سے اور لگن اور مانند تالابوں کے اور دیگیں

بڑی بڑی عمارتیں اور ڈھلی ہوئی مورتیں اور تالاب کے برابر لگن اور دیگیں جو

رّٰسِيٰتٍ ۭ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ۭ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ

ایک جگہ دھری رہنے والیں عمل کرو اے آل داؤد کی واسطے شکر کے اور تھوڑے ہیں بندوں میرے سے

جمی رہیں۔ اے آل داؤدؑ (خدا کا) شکر بجالاؤ۔ اور میرے بندوں میں شکر کرنے والے بہت ہی کم ہیں

الشَّكُوْرُ ۝13 فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰي مَوْتِهٖٓ

شکر کرنے والے پس جب مقرر کیا ہم نے اوپر اسکے موت کو نہ خبردار کیا انکو اوپر موت اسکی کے

پھر جب ہم نے اسپر موت کا حکم جاری کر دیا۔ تو کسی چیز نے انکو اسکی موت سے

اِلَّا دَاۗبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ

مگر کیڑے نے گھن کے کر کھاتا تھا عصا اس کا پس جب گر پڑا جانا جنوں نے

مطلع نہ کیا۔ مگر گھن کے کیڑے نے جو انکے عصا کو کھا رہا تھا پھر جب وہ گر پڑا تو جنوں کو معلوم

اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝14

یہ کہ اگر ہوتے جانتے غیب کو نہیں رہتے بیچ عذاب ذلیل کرنے والے کے بیچ

ہوا کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس رسوا کن عذاب میں نہ رہتے

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ڛ

البتہ تحقیق تھی واسطے قوم سبا کے بیچ گھروں انکے نشانی دو باغ داہنی طرف سے اور بائیں طرف سے

اہل سبا کے لئے انکے گھروں میں نشانیاں تھیں انکے داہنے اور بائیں دو باغ تھے (اجازت تھی کہ)

كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ

کھاؤ رزق پروردگار اپنے کے سے اور شکر کرو واسطے اسکے شہر ہے پاکیزہ اور پروردگار ہے

اپنے پروردگار کا (عطا کردہ) رزق کھاؤ اور اس کا شکر بجالاؤ۔ وہ ایک پاکیزہ شہر تھا اور اللہ بخشنے

غَفُوْرٌ ۝15 فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ

بخشنے والا ہے پس منہ پھیرلیا انہوں نے پس بھیجی ہم نے اوپر انکے رو زور کی اور بدل دیا ہم نے انکو

والا مہربان انہوں نے روگردانی کی تو ہم نے ان پر زور کا سیلاب چھوڑ دیا۔ اور ہم نے انکے ان دو باغوں کے

بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ

بدلے دو باغ انکے دو باغ میوے والے بدمزہ اور جھاؤ اور کچھ بیری سے

بدلے دو ایسے باغ دیئے۔ جنکے بدمزہ پھل اور جھاؤ تھا اور چند بیری کے

قَلِيْلٍ ۝16 ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ۭ وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ۝17

تھوڑے وہ یہ بدلہ دیا ہم نے انکو بسبب اسکے کہ کفر کیا انہوں نے اور نہیں جزا دیتے ہم مگر ناشکر کو

درخت تھے انکو یہ سزا ہم نے انکی ناشکرگزاری کی وجہ سے دیا اور ایسی سزا ہم صرف ناشکرگزاروں کو ہی دیتے ہیں

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّ

اور کیا تھا ہم نے درمیان انکے اور درمیان ان گاؤں کے کہ برکت دی ہم نے بیچ انکے بستیاں ظاہر اور

اور ہم نے انکے اور انکی بستیوں کے درمیان جنکو ہم نے برکت سے بہرہ مند کر رکھا تھا کئی گاؤں آباد کر رکھے تھے جو نظر آتے تھے

حل لغات

۵ مِن مَّحَارِیْبَ

وَتَمَاثِیْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ یہ شبیہ محاریب جمع ہے محراب کی اور محراب سے اشارہ ہے اونچے اور مضبوط مکان کی طرف کما قال تعالیٰ اوتسوروا المحراب۔ ایسے مکان کو محراب سے تعبیر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ محراب لیا گیا ہے حرب سے اور حرب کہتے ہیں جنگ کو چونکہ اس قسم کے مکان پر سے دشمن سے جنگ کی جا سکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ۱ محاریب کے معنی اونچی اونچی عمارتیں اور مسجدیں اور محل۔ اور تماثیل فرشتوں اور پیغمبروں کی تصویریں۔ ان کی شریعت میں تصویریں بنانی جائز تھیں شریعت محمدیہ میں تصویر کشی اور تصاویر رکھنا یہ امور ناجائز اور سخت ممنوع ہیں۔

صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ شرعاً جاندار کی تصویر کسی ذریعہ اور طریقے سے بنائی اور کھینچی جائے خواہ ہاتھ سے رسم لو پینٹنگ کے ذریعہ یا کسی آلہ اور مشین کی مدد سے، سایہ اور عکس والی ہو یا عکس و سایہ کے بغیر ہو اس میں مرد کے نقوش ہوں یا خواتین کے جسم کے خطوط واضح ہوں، فحش ہوں یا غیر فحش، تمام صورتوں میں حرام ممنوع اور ناجائز ہے اور تصویر بنانے والا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبغوض و مغضوب ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے سخت عذاب میں مبتلا فرمائے گا اور اسے اپنی بنائی ہوئی تصویروں میں مجسموں میں بتوں میں جان ڈالنے کا حکم دے گا۔ اور وہ لوگ ان میں جان نہیں ڈال سکیں گے جیسا کہ ارشاد نبوی ہے: اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰہِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔ متفق علیہ، وفی روایۃ لھما: اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الَّذِیْنَ یُضَاھُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰہِ وفی روایۃ لھما۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَھَبَ یَخْلُقُ کَخَلْقِیْ فَلْیَخْلُقُوْا ذَرَّۃً۔ اولیخلقوا حبۃ او شعیرۃ کہ اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی طرح کوئی چیز تخلیق کرے۔۔۔ اور صحیح بخاری شریف و صحیح مسلم کی حدیث میں فرمان رسول اس طرح ہے۔ اِنَّ اَصْحَابَ ھٰذِہِ الصُّوَرِ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، وَیُقَالُ لَھُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ۔ وقال: ان البیت الذی فیہ الصورۃ لا تدخلہ الملائکۃ۔ کہ ان تصویر اور فوٹو بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب سے دوچار کیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جو بنایا تھا اسے زندہ کرو۔ اور آپ نے فرمایا کہ جس گھر میں تصویر اور فوٹو ہو اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ صحیحین کی ایک اور حدیث میں رحمۃ للعالمین کا ارشاد گرامی یوں ہے: کُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ یُجْعَلُ لَہٗ بِکُلِّ صُوْرَۃٍ صَوَّرَھَا نَفْسًا فَیُعَذِّبُہٗ فِیْ جَھَنَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاِنْ کُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَۃَ وَمَا لَا رُوْحَ فِیْہِ۔ کہ ہر تصویر فوٹو بنانے والا شخص جہنم رسید ہو گا، اس نے جو تصویر بھی بنائی تھی اس کے لیے جان بنا دی جائے گی اور اسے جہنم میں عذاب پہنچایا جائے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی حدیث فرماتے ہیں کہ اگر تصویر بنانا واقعی ضروری ہے تو درختوں کی اور مناظر قدرت اور جن چیزوں میں روح اور جان نہیں ہے اس کی تصویر بنا سکتے ہو۔ (مشکوٰۃ، باب التصویر)

صحیح بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری حدیث میں اس طرح مذکور ہے: مَنْ صَوَّرَ صُوْرَۃً عُذِّبَ وَکُلِّفَ اَنْ یَّنْفُخَ فِیْھَا وَلَیْسَ بِنَافِخٍ۔ کہ فوٹو اور تصویر بنانے والے کو اس میں جان پھونکنے کا مکلف کیا جائے گا جو وہ نہ کر سکے

گا۔ حضرت سعید بن ابی الحسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا اچانک ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: اے ابن عباس رضی اللہ عنہ! میں ایسا شخص ہوں کہ جس کی معیشت اور روزگار اپنے ہاتھ کی کاریگری ہے، میں یہ تصاویر بناتا ہوں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مندرجہ بالا حدیث بتائی جس پر یہ شخص پریشانی کی حالت میں لمبے سانس لینے لگا اور اس کے چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اظہار افسوس فرما کر اسے درخت اور بے جان چیزوں کی تصویر کشی کرنے کا مشورہ دیا۔ مجموعہ فتاویٰ

فضیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ داؤد علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ! میں کس طرح شکر ادا کر سکوں۔ شکر بھی ایک نعمت ہے تیری طرف سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب تو نے شکر کیا جب کہ پہچانا کہ نعمت میری طرف سے ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے بطور شکریہ اپنے اہل پر نماز کو اس طرح تقسیم کیا تھا کہ رات دن میں کوئی ساعت خالی نہ رہتی ہر وقت کوئی نہ کوئی گھر میں نماز پر کھڑا رہتا۔ مرتب حواشی ابو عمار عبدالقہار غفرلہ ولوالدیہ ولافرتہ الغفار۔ آمین۔

ف ۲ حضرت سلیمان علیہ السلام جنوں کے ہاتھ سے مسجد بیت المقدس کی تجدید کرا رہے تھے۔ جب معلوم کیا کہ میری موت آ پہنچی جنوں کو نقشہ بتا کر آپ ایک شیشہ کے مکان میں دروازہ بند کر کے عبادت میں مشغول ہو گئے جیسا کہ آپ کی عادت تھی کہ مہینوں خلوت میں رہ کر عبادت کیا کرتے تھے۔ اس حالت میں فرشتے نے روح قبض کر لی اور آپ کی نعش مبارک لکڑی کے سہارے کھڑی رہی کسی کو آپ کی وفات کا احساس نہ ہو سکا وفات کے بعد مدت تک جن بدستور تعمیر کرتے رہے جب تعمیر پوری ہو گئی۔ جس عصا پر ٹیک لگا رہے تھے گھن کے کھانے سے گرا۔ تب سب کو وفات کا حال معلوم ہوا۔ پس اس سے جنات کو خود اپنی غیب دانی کی حقیقت کھل گئی اور ان کے معتقد انسانوں کو بھی پتہ لگ گیا کہ اگر انہیں غیب کی خبر ہوتی تو کیا اس ذلت آمیز تکلیف میں پڑے رہتے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کو محسوس کرتے ہی کام چھوڑ دیتے اس سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ شیاطین وغیرہ کی تسخیر کچھ حضرت سلیمان علیہ السلام کا کسبی کمال نہ تھا محض فضل ایزدی تھا جو اللہ چاہے تو مدت کے بعد ایک لاش کے حق میں بھی قائم رکھ سکتا۔ نیز سلیمان علیہ السلام پر زندگی میں جو انعامات ہوئے تھے یہ اس کی تکمیل ہوئی کہ موت

(باقی فائدہ صفحہ ۶۰۷ پر ملاحظہ کریں)

★ اور اسے دفع کیا جا سکتا ہے اس سے اسے محراب کہتے۔ تماثیل جمع ہے تمثال کی اور تمثال کہتے ہیں نقوش و تصاویر کو جفان جمع ہے جفنۃ کی۔ اور جفنہ کہتے ہیں بڑے پیالے اور لگن کو جواب جمع ہے جابیۃ کی اور جابیہ کہتے ہیں بڑے حوض کو مشتق ہے جبایہ سے اور جبایہ کے معنی ہیں اجتماع کے حوض میں چونکہ پانی جمع ہو جاتا ہے اس سے اسے جابیہ کہتے ہیں۔ قدور جمع ہے قدر کی۔ قدر کہتے ہیں دیگ کو راسیات معنی میں ہے ثابتات کے یعنی دیگیں بڑی ہونے کی وجہ سے چولہے پر رہتی تھیں اتر نہیں سکتی تھیں نہ تاکل منساتہ۔ منساۃ کہتے ہیں ہاتھ کی لاٹھی کو مشتق ہے نسأت البعیر اذا طردتہ چونکہ لاٹھی سے بھی موذی جانور ہنکائے اور دفع کیے جاتے ہیں اس سے اسے منساۃ کہتے ہیں۔ سیل العرم عرم کہتے ہیں مسناۃ اور شدید کو بولا کرتے ہیں عرم السیل فہو عام او صعب۔ ذواتی اکل خمط و اثل و شیء من سدر قلیل۔ خمط ہر خاردار درخت، اثل جھاؤ، سدر بیری۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ ۖ سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا آمِنِينَ ⑱

مقرر کردی تھیں ہم نے بیچ انکے سیر اترنے کی چلو بیچ انکے راتوں کو اور دنوں کو امن سے ف

اور انہیں آمد ورفت کی ہم نے منزلیں مقرر کر رکھی تھیں کہ یہاں رات دن امن اور چین سے چلو پھرو۔

فَقَالُوا رَبَّنَا بَعِّدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ فَجَعَلْنَاهُمْ

پس کہا انہوں نے اے رب ہمارے دوری ڈال درمیان سفر ہمارے کے اور ظلم کیا انہوں نے جانوں اپنی کو پس کر دیا ہم نے انکو

انہوں نے کہا کہ خدایا ہمارے سفروں کا درمیانی فاصلہ بڑھا دے اور انہوں نے اپنے حق میں ظلم روا رکھا۔ سو ہم نے انکو افسانے

أَحَادِيثَ وَمَزَّقْنَاهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ

باتیں اور ٹکڑے ٹکڑے کیا ہم نے انکو نہایت ٹکڑے ٹکڑے کرنا تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے ہر

بنا کر رکھ دیا اور انکے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اس میں ہر صابر و شکر گزار انسان کے لئے نشانیاں

صَبَّارٍ شَكُورٍ ⑲ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ

صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے اور البتہ تحقیق سچا کیا اوپر انکے ابلیس نے گمان اپنا پس پیروی کی انکی

ہیں۔ اور ابلیس نے انکے بارے میں اپنے ظن کو صحیح پایا سو وہ سب بجز ایمان والوں

إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ⑳ وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِم مِّن سُلْطَانٍ

مگر ایک فرقے نے ایمان والوں سے تھا اور نہیں تھا واسطے اسکے اوپر انکے کچھ غلبہ

کی ایک جماعت کے اسکے پیچھے ہو لئے اور ابلیس کا تسلط ان لوگوں پر نہیں ہے

إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يُؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِي شَكٍّ ۗ وَرَبُّكَ

مگر تو کہ ظاہر کریں ہم اس شخص کو کہ ایمان لاتا ہو ساتھ آخرت کے جدا اس شخص سے کہ وہ اس آخرت سے بیچ شک کے ہو اور رب تیرا

مگر اس لئے کہ ہم ان لوگوں کو جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں ان لوگوں سے (الگ کرکے) معلوم کریں جو اسکی طرف

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ㉑ قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن ع ۲

اوپر ہر چیز کے نگہبان ہے ف کہہ کر پکارو تم ان لوگوں کو کہ گمان کرتے ہو تم انکو

سے شک میں ہیں اور تیرا رب ہر چیز کا نگران ہے کہہ دیجئے جنکو تم اللہ کے سوا (اپنا کارساز) سمجھتے ہو انکو پکارو

دُونِ اللَّهِ ۖ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي

سوائے خدا کے نہیں مالک ہوتے برابر ایک ذرہ کے بیچ آسمانوں کے اور نہ بیچ

وہ تو ذرہ برابر آسمانوں میں اور زمین میں اختیار نہیں رکھتے اور نہ انکا انہیں کوئی حصہ

الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِن شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُم مِّن ظَهِيرٍ ㉒

زمین کے اور نہیں واسطے انکے بیچ ان دونوں کے کچھ ساجھا اور نہیں واسطے اسکے انمیں سے کوئی پشتیبان ف

ہے۔ اور نہ اس (کائنات ارضی و سماوی) میں ان کا کوئی مددگار ہے

وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ ۚ حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ

اور نہیں شفاعت نزدیک اسکے مگر واسطے اس شخص کے کہ اذن دیوے وہ واسطے اسکے وہ منتظر رہتے ہیں حکم اسکے کے

اور اسکے پاس (کسی کی) سفارش کوئی کام نہ دے گی مگر اس کے لئے جسکو اس نے اجازت دی ہو۔ یہاں تک کہ جب

عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا الْحَقَّ ۖ وَهُوَ

یہاں تک کہ جب دور کیا جاتا ہو اضطراب دلوں انکے سے کہتے ہیں آپس میں کیا کہا رب تمہارے نے کہتے ہیں کہ کہا حق اور وہ

انکے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو وہ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے تمہیں کیا حکم دیا؟ وہ کہتے ہیں کہ سچی بات

حل لغات: لہ وَلَقَدْ صَدَّقَ۔ صَدَّقَ معنے میں ہے حقق کے ای حقق علیہم ظنّہ اور ممکن ہے کہ معنی میں ہو وَجَدَہٗ صَادِقًا کے کیونکہ باب تفعیل کا
ایک خاصہ وجدان ماخذ بھی ہے۔ لہ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ میں مِن بیانیہ ہے تہ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ۔ حَفِيْظٌ معنی میں ہے محافظ کے کیونکہ فعیل اور ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ فوائد صفحہ ۶۰۶)

کے بعد بھی ایک ضروری عرصہ تک انہیں جاری رکھا گیا اور بتلا دیا کہ پیغمبروں کے اٹھائے ہوئے کاموں کو اللہ تعالیٰ کس کس تدبیر سے پورا کرتا ہے (موضح الفرقان) اس آیت سے معلوم ہوا کہ جن بھی غیب داں نہیں۔ عالم الغیب صرف ایک خدا ہے ۱۲۔

ف۲ - بلقیس جو سبا کی بادشاہ تھی ملک یمن میں اپنے دیس کو خوب بسا گئی تھی۔ پانی جھیلوں کا سب سمیٹ کر ایک جگہ روکا۔ اوپر نیچے تین کھڑکیاں رکھیں۔ اونچی اور نیچی زمینوں کے واسطے سارے برس بند کا پانی موجود رہتا تھا۔ جتنا چاہتے خرچ کرتے ملک خوب سرسبز آباد ہوا ۱۲۔ موضح القرآن

ف۳ جب اللہ نے چاہا کہ عذاب بھیجے گھونس پیدا ہوئی اس پانی کے بند میں۔ اس کی جڑ کرید ڈالی ایک بار پانی نے زور کیا بند کو توڑ دیا۔ پانی عذاب کا تھا سرخ رنگ جس زمین پر پھر گیا کام سے جاتی رہی۔ پیچھے وہ قوم ویران ہو کر جدا جدا ہو گئی اور جو کچھ رہے ان باغوں کے بدلے یہ چیزیں پانے لگے ۱۲۔ موضح

فوائد صفحہ ھٰذا

ف۱ برکت والی بستیاں یعنی ملک شام ان کے ملک سے شام تک راہ میں کی آباد بستیاں پاس پاس سفر تھا جیسے سیر ۱۲ موضح

ف۲ آرام میں راستی آئیں گی تکلیف مانگتے کہ جیسے اور ملکوں کی خبر سنتے ہیں سفروں میں پانی نہیں ملتا۔ آبادی نہیں ملتی ویسا ہم کو بھی ہو یہ بڑی ناشکری ہوئی چیر کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا یعنی متفرق ہو گئے کسی کسی ملک میں ۱۲۔ موضح **ف۳** یعنی ابلیس نے راندۂ درگاہ ہو کر کہا تھا کہ میں اولاد آدم کو ہر طرح برباد کرنے کی کوشش کرونگا اور سب کو گمراہ کر دونگا بجز ایک فرقہ کے جو ایمان پر قائم ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کثرت جماعت ایمان کا معیار نہیں۔ دنیا میں سینکڑوں فرقے ہیں مگر ایمان پر صرف ایک فرقہ قائم ہے اسکے مقابلے میں تمام فرقے شیطانی ہیں ۱۲۔

ف۴ یعنی شیطان کافروں کو زبردستی کفر پر مجبور نہیں کر سکتا۔ صرف کفر کی طرف پکارتا ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے اور برے عملوں کو زینت دار کر دکھاتا ہے ولیکن لوگوں کو شیطان کے وسوسہ میں مبتلا کرنا اس واسطے ہوا ہے تاکہ مومن اور کافر میں فرق ظاہر ہو جائے پس اس معنی پر استثناء منقطع ہے ۱۲۔ فتح **ف۵** یعنی پکارنے والے حاجتمند کی مراد وہ شخص پوری کر سکتا ہے جسکو تین باتوں سے کوئی بات حاصل ہو یا تو خود مالک و مختار ہو اور یا مالک پر اسکا دباؤ ہو جیسا امیر وزیر جو سلطنت کے رکن ہوتے ہیں اور ان کی ناراضگی سے بادشاہ کو سلطنت بگڑنے کا خوف ہوتا ہے تو ناچار انکا کہا ماننا پڑتا ہے اور یا ایسا پیارا ہو جس کی پاس خاطر منظور ہو خواہ جی چاہے یا نہ چاہے جیسے بیٹا یا بیوی کہ محبت اور الفت کے سبب انکی سفارش رد نہ کر سکے سو فرمایا کہ مشرک لوگ جن کو اللہ تعالے کے سوا پکارتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں انکو تینوں باتوں سے کوئی حاصل نہیں۔ نہ انکو آسمانوں زمینوں میں ذرہ بھر اختیار ہے اور نہ کوئی اللہ تعالے کا مددگار اور رکن ہے اور نہ اللہ تعالیٰ پر کسی کی محبت غالب ہے جو خواہ مخواہ انکی سفارش قبول ہو۔ بلکہ فرشتے اور انبیاء اولیاء سب ڈرتے ہیں اور بغیر اجازت کے دم نہیں مار سکتے سو اللہ تعالے کو راضی کرنا چاہیے اور مشکل کے وقت سوائے اسکے کسی کو نہ پکارنا چاہیے ۱۲ اہل الحدیث

★ مفاعل دونوں صیغے ایک دوسرے کی جگہ مستعمل ہوتے ہیں۔ حَتّٰی اِذَا فُزِّعَ ۔ فُزِّعَ مشتق ہے تفریع سے اور تفزیع کہتے ہیں ازالۂ فزع یعنی خوف کے دور کرنے کو کیونکہ باب تفعیل کا ایک خاصہ سلب ماخذ بھی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ ﴿۲۳﴾ قُلْ مَنْ یَّرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ

بلند ہے بڑا ف کہہ کون رزق دیتا ہے تم کو آسمانوں سے اور زمین سے کہہ کہ اللہ

کا اور وہ عالیشان سب سے بڑا ہے۔ پوچھو کہ آسمانوں اور زمین سے کون تمہیں روزی دیتا ہے۔ کہہ دیجئے کہ اللہ

وَاِنَّآ اَوْ اِیَّاکُمْ لَعَلٰی هُدًی اَوْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾ قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ

اور ہم یا تم البتہ اوپر ہدایت کے یا بیچ گمراہی ظاہر کے ف کہہ اے محمد نہیں پوچھے جاؤ گے تم اس

اور ہم یا تم یا تو راہ راست پر ہیں اور یا گمراہی میں ہیں کہہ دیجئے کہ ہمارے گناہوں کی نسبت

اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ یَجْمَعُ بَیْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ یَفْتَحُ بَیْنَنَا

چیز سے کہ گناہ کرتے ہیں ہم اور نہ پوچھے جاویں گے ہم اس چیز سے کہ کرتے ہو تم کہہ کہ جمع کرے گا ہم سب کو رب ہمارا پھر حکم کرے گا درمیان ہمارے

تم سے سوال نہ ہوگا اور تمہارے اعمال کے بارے میں ہم سے نہ پوچھا جائیگا۔ کہہ دیجئے کہ ہمارا رب ہم سب کو ایک جگہ جمع کریگا اور پھر حق وانصاف

بِالْحَقِّ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ ﴿۲۶﴾ قُلْ اَرُوْنِیَ الَّذِیْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ

ساتھ حق کے اور وہ ہے حکم کرنے والا جاننے والا ف کہہ کہ دکھاؤ مجھ کو ان لوگوں کو ملا دیا ہے تم نے ساتھ خدا

کے ساتھ ہمارے درمیان فیصلہ کریگا۔ اور وہ بڑا فیصلہ کرنے والا اور جاننے والا ہے کہہ دیجئے کہ مجھے دکھاؤ تو سہی کہ وہ کون ہیں جن کو تم نے شریک بنا کر

شُرَکَآءَ کَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ﴿۲۷﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً

کے شریک مقرر کر کر ہرگز نہیں بلکہ وہ ہے اللہ غالب حکمت والا اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو مگر کافی

اس سے ملاتے ہو ہرگز (اس کا کوئی شریک) نہیں بلکہ وہی اللہ ہے جو غالب اور حکمت والا ہے اور (اے نبی) ہم نے آپ کو تمام دنیا کے لئے

لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾

واسطے سب لوگوں کے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا۔ ولیکن بہت لوگ نہیں جانتے ف

(جنت کا) مژدہ سنانے اور (دوزخ سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے مگر اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے

وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لَّکُمْ

اور کہتے ہیں کب ہے یہ وعدہ اگر ہو تم سچے کہہ کہ واسطے تمہارے

اور کہتے ہیں کہ (قیامت برپا کرنیکا) وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم اپنے وعدہ میں سچے ہو (تو اُس کا جواب دو) کہہ دیجئے کہ تم سے ایک

مِّیْعَادُ یَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع ۹

وعدہ ہے ایک دن کا نہیں پیچھے رہو گے اس سے ایک گھڑی اور نہ آگے بڑھو گے

ایسے دن کا وعدہ ہے جس سے تم نہ پل بھر پیچھے رہ سکو گے اور نہ آگے بڑھ سکو گے

وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِیْ

اور کہا ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے ہرگز نہ ایمان لاویں گے ہم ساتھ اس قرآن کے اور نہ ساتھ اس چیز کے کہ

اور انکار کرنے والوں نے کہا کہ ہم نہ تو اس قرآن پر ایمان لائیں گے اور نہ اس سے پہلی کتابوں پر اور

بَیْنَ یَدَیْهِ ؕ وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚۖ

آگے اس کے ہے اور کاش کہ دیکھے تو جب کہ ظالم کھڑے کئے جاویں گے نزدیک رب اپنے کے

اگر آپ ان ظالموں کو اس وقت دیکھیں جب انہیں اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا کیا جائیگا۔

یَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضِ ِۨ الْقَوْلَ ۚ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا

پھیرے گا بعض ان کے طرف بعض کے بات کو کہیں گے وہ لوگ کہ ناتواں کئے گئے تھے

تو ان کی حالت پر تعجب کریں وہ ایک دوسرے پر بات ڈالتے ہونگے وہ لوگ جو کمزور و ناتواں تھے

منزل ۵

حل لغات

ف وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً ۔ کافۃ صفت ہے موصوف محذوف کی اور کافۃ معنی میں جماعہ کے والتقدیر الا ارسالا عامۃ یہ حال واقع ہوا ہے کاف خطاب سے اور تا رمبالغہ کے لیے ہے۔ ف قُلْ لَّکُمْ مِّیْعَادُ یَوْمٍ ۔ میعاد مصدر میمی ہے معنی میں وعد کے اور اضافت تبیین کے واسطے ہے۔ ف لا تستاخرون۔ جملہ ہو کر صفت ہے میعاد کی اور استئخار کہتے ہیں پیچھے ہٹنے کو۔ ف وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ ۔ لو تری الخ شرط اور جزا محذوف ای الرایت عجبا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف یعنی اللہ کے ہاں سفارش چاہتے ہیں انبیاء اولیاء سے وہ فرشتوں سے فرشتوں کا یہ حال ہے جو فرمایا (آیت ہذا میں) یہ مضمون گویا ترجمہ ہے اس حدیث کا جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے۔
إِذَا قَضَى اللّٰهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ تَعَالٰى كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الَّذِي قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُ السَّمْعِ كَذَا بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ فَحَرَفَهَا وَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلٰى مَنْ تَحْتَهُ ثُمَّ يُلْقِيهَا الْآخَرُ إِلٰى مَنْ تَحْتَهُ حَتّٰى يُلْقِيَهَا عَلٰى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوِ الْكَاهِنِ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُقَالُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي سَمِعَ مِنَ السَّمَاءِ
بخاری صفحہ ۷۰۱) یعنی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب اللہ تعالٰے کوئی حکم جاری فرماتا ہے تو ایسی آواز معلوم ہوتی ہے جیسی کوئی زنجیر پتھر پر رگڑتی ہوئی چھوڑی جائے فرشتے ہیبت الٰہی سے ڈرنے اور کانپنے لگتے ہیں جب وہ آواز بند ہو جاتی ہے تب آپس میں کہتے ہیں کہ کیا حکم ہوا۔ اوپر والے فرشتے نیچے والوں کو بتاتے ہیں کہ جو کچھ حکم ہے وہ حق ہے اور فلاں حکم ہے۔ اس چرچا کے سننے کے واسطے شیاطین آسمانوں پر جایا کرتے ہیں انکو انگاروں سے مارا اور ہانکا جاتا ہے۔ یعنی وہ جو رات کو تارے چھوٹتے چلتے ہوئے نظر آیا کرتے ہیں مگر بعض دفعہ شیطانوں کو کچھ بات نہیں ملتی بعض دفعہ کوئی کلمہ کان میں پڑ جاتا ہے۔ ایک شیطان دوسرے شیطان سے کہتا ہے دوسرا تیسرے سے کہتا ہے زمین سے آسمان تک نیچے اوپر برابر لگے رہتے ہیں۔ پھر وہ کلمہ کاہن اور نجومی وغیرہ کو سناتے ہیں تا کہ وہ پیشتر ہی خبر لوگوں کو سنا کر اپنی بزرگی اور غیب دانی جتلائے سو وہ کاہن یا نجومی وغیرہ اسمیں اور بہت سی باتیں اپنی طرف سے جوڑ کر بیان کرتے ہیں۔ جب کوئی بات دنیا میں اس آسمانی کلمہ کے مطابق ظاہر ہوتی ہے تب اسکے معتقد لوگ کہتے ہیں دیکھو جس طرح فلاں صاحب نے کہا تھا وہی بات ہوئی۔ غیب کی خبریں اور باتیں پوچھنے کی بیماری دنیا میں ہمیشہ سے چلی آتی ہے مگر افسوس ہے کہ مسلمان بھی اس مرض میں مبتلا ہو گئے۔ نجومیوں اور رمالوں کا ہنوں فال کھولنے والوں سے خبریں پوچھتے ہیں۔ برہمن سے پوتھی کھلواتے ہیں اور کہتے ہیں بھلے دن دیکھو حالانکہ یہ شرک کفر کی باتیں ہیں۔ فرمایا آپ نے
مَنْ أَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ أَتَاهُ غَيْرَ مُصَدِّقٍ لَهُ لَمْ يُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً الطبرانی۔ ترغیب ص۲۳۶) یعنی جو شخص غیب کی خبریں بتانے والے کے پاس گیا اور اسکی خبر پر یقین لایا وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر گیا۔ اور اگر یقین نہیں لایا تب بھی اسکی چالیس دن کی نمازیں قبول ہونے سے باقی رہیں اور جابرؓ کی روایت میں یہ لفظ ہیں فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور اس حدیث کی سند جید و قوی ہے۔ قبیصہؓ کے یہ الفاظ ہیں۔ الْعِيَافَةُ وَالطِّيَرَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ ۔ (ابن حبان ابوداؤد وغیرہ) یعنی آپ نے فرمایا کہ رمل، شگون اور ٹوٹکہ ماننا بت پرستی ہے۔ بعض ہنسی اور دل لگی کے طور پر برہمن وغیرہ سے خبریں پوچھتے ہیں انکو قرآن حدیث میں غور کرنا اور ڈرنا چاہیے ۱۲۔

ف۲ گزشتہ آیت میں فرمایا کہ کافروں مشرکوں کی عقلیں مانتی ہیں اور اقرار بھی کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی رزاق نہیں۔ سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ تم یہ بات کہو کہ خالق اور رازق اللہ ہے اور ہم اسکی عبادت کرتے ہیں اور جنکو تم پوجتے ہو وہ نہ کچھ پیدا کر سکتے ہیں اور نہ کچھ نفع نقصان پہنچا سکتے ہیں اور یقیناً معلوم ہے کہ خالق رازق قادر کی عبادت کرنیوالا سیدھی راہ پر ہے اور جسکے اختیار کچھ بھی نہیں اسکی پرستش کرنیوالا گمراہ ہے۔ سو اس آیت کے ضمن میں دونوں فریقوں مسلمانوں ہدایت والوں اور مشرکوں گمراہوں کا بیان ہے تصریح سے ابلغ طریق پر ۱۲ فتح

ف۳ یعنی دونوں فریقے ترجیح نہیں کہتے ایک مقرر سچا ہے تو ایک جھوٹا ہے تو لازم ہے کہ سوچو اور سچی بات پکڑو اسمیں انکا جواب ہے جو اس زمانے میں بعض لوگ کہتے ہیں دونوں فریقے ہمیشہ سے چلے آئے ہیں کیا ضرور ہے جھگڑنا ۱۲ موضح۔

ف۴۔ کہا قتادہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہ اللہ تعالٰے نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام عرب اور عجم کی طرف رسول کر کے بھیجا جو بہت قدر والا اللہ کے نزدیک وہ شخص ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ تبع ہو۔ اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرشتوں پیغمبروں پر فضیلت دی ہے۔ لوگوں نے پوچھا پیغمبروں پر کس امر میں فضیلت ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے ہر پیغمبر کو اسکی قوم کی ہدایت کے واسطے بھیجا۔ انکا ہم زبان اور حضرتؐ کو فرمایا وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ۔ یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کو سب لوگوں کے واسطے بھیجا ہے سو اللہ تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنوں اور انسانوں کی طرف رسول کر کے بھیجا ہے۔ بخاری مسلم میں جابرؓ سے ہے کہ حضرت نے فرمایا مجھ کو پانچ چیزیں ملی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملی ہیں۔ ایک مہینے کی مسافت تک دشمنوں کے دل میں میرا ڈر رعب ہے اور ساری زمین میرے لیے سجدہ گاہ اور پاک کرنیوالی بنائی گئی۔ اور مال غنیمت میرے لیے حلال کر دیا گیا۔ اور شفاعت کبریٰ مجھ کو ملی اور میں سب لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں ۱۲۔ ابن کثیر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ (۳۱) قَالَ

واسطے انکے جو تکبر کرتے اگر نہ ہوتے تم البتہ ہوتے ہم ایمان والوں سے ق کہیں گے وہ

بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لے آتے بڑے بڑے

الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ

لوگ کہ تکبر کرتے تھے واسطے انکے جو ناتواں کئے گئے تھے کیا ہم نے بند کیا تھا تم کو

لوگوں سے جو کمزور اور ناتواں تھے پوچھیں گے کیا ہم نے تمکو ہدایت سے روکا تھا

عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ (۳۲) وَقَالَ

ہدایت سے پیچھے اس کے کہ آئی تمہارے پاس بلکہ تھے تم قوم گناہ گار اور کہیں گے

جب وہ تمہارے پاس آچکی تھی: نہیں تم خود قصور وار ہو اور جو لوگ

الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ

وہ لوگ جو ضعیف کئے گئے تھے واسطے ان لوگوں کے کہ تکبر کرتے تھے بلکہ مکر کرتے تھے تم رات کو

کمزور و ناتواں تھے وہ ان لوگوں سے جو بڑے تھے کہیں گے کہ نہیں (یوں نہیں) بلکہ یہ تمہاری شبانہ

وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ

اور دن کو جس وقت کہ تم حکم کرتے تھے ہمکو کہ کفر کریں ہم ساتھ اللہ کے اور مقرر کریں ہم واسطے اسکے شریک

روز حیلہ سازیوں کا نتیجہ ہے تم ہمکو حکم دیا کرتے تھے کہ ہم اللہ کے ماننے سے انکار کردیں اور اسکے ساتھ شریک

وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ

اور چھپاویں گے پشیمانی جس وقت کہ دیکھیں گے عذاب اور کردیں گے ہم طوق

ٹھہرائیں اور وہ عذاب کو دیکھ کر اپنی پشیمانی کو مخفی رکھنے کی کوشش کریں گے اور ہم ان لوگوں کی گردنوں

فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا

بیچ گردنوں ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے نہیں جزا دیئے جاویں گے مگر جو کچھ کہ تھے وہ

میں طوق ڈالدینگے۔ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ انکو انہی اعمال کی سزا ملے گی جو انہوں نے

يَعْمَلُوْنَ (۳۳) وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ

عمل کرتے ق اور نہیں بھیجا ہم نے بیچ کسی بستی کے کوئی ڈرانے والا مگر کہا

کئے ہوں گے اور کوئی گاؤں (یا قصبہ ایسا) نہیں جہاں ہم نے کوئی رسول بھیجا ہو تو وہاں کے دولتمندوں نے

مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ (۳۴) وَقَالُوْا نَحْنُ

دولتمندوں اسکے نے تحقیق ہم ساتھ اسچیز کے بھیجے گئے ہو تم ساتھ اسکے کافر ہیں ق اور کہا انہوں نے ہم

نہ کہا ہو کہ جو پیغام تمکو دیکر بھیجا گیا ہے ہم اسپر ایمان نہیں لاتے اور انہوں نے یہ بھی کہا

اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ (۳۵) قُلْ

زیادہ تر ہیں مال میں اور اولاد میں اور نہیں ہم عذاب کئے گئے کہہ کر

ہم مال و دولت اور اولاد کی رو سے تم سے زیادہ ہیں اور ہمکو سزا نہیں دی جائے گی کہہ دیجئے

اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

تحقیق رب میرا کھولتا ہے رزق کو واسطے جسکے چاہتا ہے اور چند کرتا ہے ولیکن بہت لوگ

میرا رب جسکو چاہتا ہے روزی زیادہ دیتا ہے جسکو چاہتا ہے کم دیتا ہے۔ لیکن اکثر لوگ (اس بات کو)

حل لغات

لہ بل مکر اللیل والنہار : یہ اصل میں تقابل صدنا مکر ہا باللیل والنہار۔ مضاف الیہ یعنی کم کو حذف کرکے ظرف یعنی لیل کو اسکے قائم مقام رکھ دیا گیا یوں کہو کر مکر کی اضافت اللیل والنہار کی طرف اضافت مجازی ہے لہ اذ تامروننا : اذ ظرف ہے مکر کا والتقدیر بل مکرکم الدائم وقت امرکم لنا۔ لہ واسروا الندامۃ : ندامۃ اسروا لیا گیا ہے اسرار سے اور اسرار ضد سے ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف یعنی یدیہ سے اگلی کتابیں مراد ہیں جو پہلے اتری ہیں جیسے توریت انجیل وغیرہ اور یا قیامت، بہشت دوزخ وغیرہ مراد ہیں جو آگے آویں گے (موضح) لو کا جواب محذوف ہے یعنی کافروں مشرکوں کا حال جو قیامت کے دن اللہ کے سامنے ہوگا اگر تو دیکھے تو بہت تعجب کرے ۱۲۔ فتح البیان۔ ف یہ جھگڑے بڑوں گمراہ پیروں مریدوں ماتحتوں اور مالکوں کا جھگڑا قیامت کے دن ہوگا ایک دوسرے کو قصوروار ٹھہرائیں گے۔ آج اپنے کئے پر پچھتائیں گے مگر یہاں پچھتانا کس کام کا؟ ایسے لوگ دنیا میں ہی سنبھل جائیں تو کیا اچھا ہو بہت سے متکبر مالدار۔ کارخانہ دار۔ سیٹھ کہلانے والے اپنے ملازموں، نوکروں کو صحیح عقائد اور اہل حق کے ساتھ جمعہ اور عیدین پڑھنے سے روکتے ہیں قرآن و حدیث پر عمل نہیں کرنے دیتے۔ انکے ملازم نوکری کے خوف سے جمعہ جماعت سب کچھ چھوڑ دیتے ہیں۔ اس کمینی دنیا کے پیچھے اپنی آخرت برباد کر بیٹھتے ہیں یا بعض ملا مولوی اپنی ملازمت کے پیچھے متولی اور مالداروں کے کہنے میں آکر حق مسئلہ چھپاتے ہیں اور خلاف شریعت کرتے کراتے ہیں ان سب کو یہاں سے عبرت پکڑنی چاہیے (فائدہ) مکر تمہارا یعنی ہر وقت تم ہم کو دھوکہ و فریب دینے میں کوشش کرتے تھے اور کہتے تھے کہ تم سیدھی راہ پر ہو تو اب وہ سب ناحق اور جھوٹ نکلا اب تو گمراہ ہونیوالے سب ہی عذاب میں مبتلا ہیں۔ بر

ایک کو پورا پورا عذاب ہوگا ان سب کے ہاتھوں کو گردن سے ملا کر طوق و زنجیر سے جکڑ دیا جائیگا اور جہنم کے ایک شعلہ کی لپٹ سے سارے جسم کا گوشت جھلس کر پیروں پر آ پڑے گا۔ اعاذنا اللہ منہ ۱۲ (ابن کثیر) ف ابوزینؓ سے روایت ہے کہ دو شخص ملکر تجارت کیا کرتے تھے۔ ایک جو پہلی کتابوں کا عالم تھا دریا کے کنارے یعنی ملک شام سفر کو گیا اور دوسرا پیچھے رہا یعنی مکہ معظمہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کیا اور آپ نے لوگوں کو اللہ کی طرف بلانا شروع کیا تو سفر والے کو بھی یہ خبر پہنچی۔ اس نے اپنے تجارتی شریک ساتھی کو (جو گھر پر تھا) لکھا اور حضرتؐ کے حالات سے پوچھا تو اس نے جواب لکھا کہ حضرت کے تابعدار قریش میں سے وہ لوگ ہیں جو ضعیف غریب غرباء و مساکین ہیں۔ تو وہ شخص تجارت چھوڑ کر آ گیا اور اپنے ساتھی کو کہا کہ مجھ کو حضرتؐ کے پاس لے چل جب وہ آپکے پاس آیا تو کہا آپ کس بات کا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے احکام دین میں سے کچھ باتیں بتائیں اس نے سن کر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں آپ نے فرمایا تجھ کو میرا رسول ہونا کیسے معلوم ہوا اس نے کہا ہر پیغمبر کے تابعدار غریب ضعیف مسکین لوگ ہی ہوتے ہیں۔ پس جب یہ آیت اتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی طرف کہلا بھیجا کہ اللہ نے تیرے قول کی تصدیق نازل فرمائی ہے ۱۲۔ ابن ابی حاتم فتح البیان ابن کثیر

★ یعنی اسکے معنی اظہار و اخفاء دونوں آتے ہیں یہاں اسروا بمعنے میں ہے اظہروا کے اور اس کی مزید تشریح سورۂ یونس کے رکوع ۶ آیۃ ولو ان لکل نفس ظلمت ما فی الارض میں گزر چکی اسکے ساتھ اسے بھی ملا کر پڑھو کہ [illegible]

www.KitaboSunnat.com

النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِىْ ع ۱۰

نہیں جانتے ف۱ اور نہیں مال تمہارے اور نہ اولاد تمہاری وہ جو

نہیں جانتے اور تمہاری دولت اور تمہاری اولاد ایسی چیزیں نہیں ہیں کہ جو

تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ز فَاُولٰٓئِكَ

نزدیک کرے تم کو نزدیک ہمارے نزدیک کرکر مگر جو شخص کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے پس یہ لوگ

تمکو ہمارا مقرب بنا دیں مگر وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کیے انکو انکے اعمال کا دگنا

لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِى الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾

واسطے انکے ہے جزا دوگنی بسبب اسکے جو کیا انہوں نے اور وہ بیچ بالاخانوں کے نڈر ہیں ف۲

صلہ ملے گا اور وہ بالاخانوں میں امن و امان سے ہوں گے

وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِىْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِى الْعَذَابِ

اور جو لوگ کہ سعی کرتے ہیں بیچ نشانیوں ہماری کے واسطے عاجز کرنے کے یہ لوگ بیچ عذاب کے

اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں کو ہرانے میں کوشش کرتے ہیں۔ ان کو عذاب میں لا حاضر

مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّىْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ

حاضر کئے جاویں گے کہہ کہ تحقیق رب میرا کھولتا ہے رزق کو واسطے جسکے چاہے

کیا جائے گا کہہ دیجئے کہ میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کسی کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ

عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ط وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَىْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ج وَ

بندوں اپنوں سے اور تنگ کرتا ہے واسطے اسکے اور جو کچھ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے پس وہ بدلہ دیتا ہے اسکا اور

کر دیتا ہے اور جس کسی کیلئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اور جو کچھ تم (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہو وہ اس کا معاوضہ دیگا

هُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ

وہ بہت بہتر رزق دینے والا ہے ف۳ اور جسدن کہ جمع کریگا انکو اکٹھے پھر کہے گا واسطے

اور وہ بہترین رزاق ہے اور ذرا اسدن کو یاد کرو جب ہم سب لوگوں کو اکٹھا کریں گے پھر

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾ قَالُوْا

فرشتوں کو کیا یہ تم کو تھے عبادت کرتے کہیں گے

فرشتوں سے پوچھیں گے کیا یہی وہ لوگ ہیں جو تمہاری پوجا کرتے تھے وہ کہیں گے

سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ج بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ

پاکی ہے تجھ کو تو کارساز ہمارا ہے سوائے انکے بلکہ تھے وہ عبادت کرتے

کہ تو پاک ہے تو ہمارا کارساز ہے۔ وہ نہیں بلکہ وہ تو جنوں کی عبادت کیا کرتے

الْجِنَّ ج اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ

جنوں کو اکثر انکے ساتھ جنوں کے ایمان رکھتے ہیں ف۴ پس آج کے دن نہ اختیار میں رکھے گا بعض تمہارا

تھے۔ انہیں سے اکثر انکو مانتے تھے سو آج کے دن کوئی تم میں سے نہ کسی

لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ط وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا

واسطے بعضوں کے نفع کو اور نہ ضرر کو اور کہیں گے ہم واسطے ان لوگوں کے کہ ظلم کرتے تھے چکھو تم

کو نفع پہنچا سکے گا اور نہ نقصان پہنچا سکے اور جن لوگوں نے ظالمانہ روش دنیا میں اختیار کر رکھی ہوئی

حل لغات! ۱ عِنْدَنَا زُلْفٰى ۔ زلفٰی بوزن بشرٰی مصدر ہے بمعنی قربۃ اور اسی سے ہے وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ۲ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ لہم ثابت محذوف کے متعلق ہو کر خبر مقدم اور جزاء الضعف مبتداء مؤخر مبتدا خبر دونوں مل کر اولئک کی خبر۔ ۳ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۔ یخلف لیا گیا ہے اخلاف سے اور اخلاف کہتے ہیں ایک چیز کے جانے کے بعد دوسری چیز کو اسکے قائم مقام کرنے کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی کافر کہتے ہیں کہ دنیا میں ہم پر اللہ کا فضل ہے مال اولاد کی کثرت تو اس سے معلوم ہوا کہ ہمارا دین بھی اللہ کو پسند ہے جب دنیا میں اللہ نے احسان کیا ہے اور راضی ہوا تو آخرت میں بھی ہم کو عذاب نہیں دے گا۔ گویا انہوں نے دنیا کے حال کو آخرت پر قیاس کیا اور سمجھ بیٹھے کہ اللہ کے پاس ہماری قدر ہے تب ہی تو ہم کو بہت رزق دیا ہے اور مومن مسلمان اللہ کے نزدیک ذلیل ہیں اسی واسطے کثرت رزق سے محروم ہیں تو اللہ تعالیٰ نے انکی جھوٹی آرزو اور باطل گمان کو رد کیا اور حضرت سے فرمایا کہ کہہ دو جو تم گمان کر بیٹھے ہو سو غلط ہے فراخی اور تنگی رزق کی اللہ پر موقوف ہے اور اسمیں کئی حکمتیں ہیں کبھی کافر اور گنہگار کو بہت رزق ملتا ہے اس کے سبب سے وہ زیادہ سرکش اور نافرمان ہو جاتا ہے تو زیادہ مستحق عذاب کا ہوتا ہے اور مومن و فرمانبردار کا رزق اللہ تعالیٰ تنگ کر دیتا ہے وہ صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو زیادہ ثواب دیتا ہے پس تنگی اور فراخی اللہ کی رضا مندی اور ناراضگی پر دلیل نہیں (فتح البیان) اور فرمایا حضورؐ نے لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةٌ وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۴۴ کتاب الرقاق) یعنی ہر ایک امت کے واسطے خراب ہونے کا کوئی سبب ہوا کرتا ہے سو میری امت کی خرابی کا مال سبب ہے یعنی مال کی محبت میں دین کو چھوڑ دینگے اور انسؓ سے مرفوعا ہے هَلْ مِنْ أَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ إِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوبِ (مشکوٰۃ ۴۴۴) یعنی آپؐ نے صحابہؓ سے پوچھا کہ بھلا یہ بات ہو سکتی ہے کہ کوئی شخص پانی کے اندر گھسے اور اسکے پاؤں نہ بھیگیں انہوں نے عرض کیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ پس آپؐ نے فرمایا کہ اسی طرح جو شخص دنیا میں پھنسا وہ بھی گناہوں اور خرابیوں سے سلامت نہیں بچتا اور دنیا میں پھنسنے کی مذمت صفحہ ۲۳۲، ۲۴۲، ۲۸۲ میں بھی لکھی گئی ہے۔

ف۲ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ (مشکوٰۃ باب صفۃ الجنۃ) یعنی جنت میں بالاخانوں اور جھروکوں میں رہنے والوں کو نیچے درجے والے جنتی اس طرح دیکھا کریں گے جس طرح تم اس تارے کو دیکھتے ہو جو آسمان میں مشرق یا مغرب کے کنارے پر دور چمکتا ہوا نظر آتا ہو صحابہؓ نے عرض کیا کہ ایسے مرتبہ والے انبیاء ہوں گے ایسے درجوں کے قابل انکے سوا کون ہو سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ کیوں نہیں ہو سکتا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہ درجے ان لوگوں کو ملیں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تابعداری کی ہے ۱۲ حدیث التفاسیر۔

ف۳ اس آیت میں صدقہ خیرات کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ اللہ عزوجل اسکا بدلہ دنیا میں دیتا ہے اور آخرت میں اسکے عوض ثواب ملے گا دس گنے سے لے کر سات سو چودہ سو بلکہ اس سے بھی زیادہ تک جیسا کہ حدیث میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے کہا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے! تو میری راہ میں خرچ کر میں تجھ پر خرچ کرونگا۔ اور دوسری حدیث میں ہے آپؐ نے فرمایا کہ ہر روز صبح کے وقت دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں ایک کہتا ہے یا اللہ ممسک بخیل کو برباد کر اور اس کا مال ضائع کر ۱۲ سخاوت اور بخیلی کا بیان صفحہ ۲۰۲ میں بھی لکھا گیا ہے۔

ف۴ مشرک لوگ فرشتوں، پیغمبروں اور صالحوں کو اپنے گمان میں اللہ کا شریک جانتے ہیں انکی پوجا کرتے ہیں تصویروں اور قبروں اور زیارتوں کے ذریعہ انکی ارواحوں سے مدد چاہتے یہ راہ ان کے شیطان نے بتائی ہے۔ شیطان کے وسواس سے فرشتوں بزرگوں کی پوجا یہ شیطان کی عبادت ہے سو جب قیامت کے دن سب لوگوں کے سامنے مشرکوں کو شرمندہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھے گا کہ یہ مشرک تمہاری پوجا کرتے تھے تو کہیں گے یا اللہ تو پاک ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔ یہ جنوں اور شیطانوں کو پوجتے تھے اور انکا کہا مانتے تھے ۱۲۔ فتح و ابن کثیر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

عذاب آگ کا وہ جو تھے تم اسکو جھٹلاتے ف اور جب پڑھی جاتی ہیں اوپر انکے

ان سے کہیں گے کہ دوزخ کے جس عذاب کو تم جھٹلایا کرتے تھے اسکا مزہ چکھو اور جب انکے سامنے ہماری کھلی ہوئی

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ

نشانیاں ہماری ظاہر کہتے ہیں نہیں یہ مگر ایک مرد ہے کہ چاہتا ہے یہ کہ بند کرے تم کو

آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ شخص ایک ایسا شخص ہے جو تم کو ان بتوں سے روکتا ہے جن کو

عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ

اس چیز سے کہ تھے عبادت کرتے باپ تمہارے اور کہتے ہیں نہیں یہ مگر جھوٹ

تمہارے باپ دادا پوجا کرتے تھے اور کہتے ہیں یہ تو بنایا ہوا جھوٹ ہے اور جب ان لوگوں

مُّفْتَرًى ۭ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ

باندھا ہوا اور کہا ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے واسطے حق کے جس وقت کہ آیا انکے پاس نہیں یہ

کے پاس حق آپہنچا جنہوں نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو صریح جادو

اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ

مگر جادو ظاہر ف اور نہیں دی ہم نے انکو کتابیں کہ پڑھتے ہوں ان کو اور نہیں

گری ہے اور ہم نے نہ انکو کوئی کتابیں دے رکھی تھیں جن کو وہ پڑھتے اور نہ

اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾ ۭ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ

بھیجا ہم نے طرف انکے پہلے تجھ سے کوئی ڈرانے والا ف اور جھٹلایا تھا ان لوگوں نے

ہم نے انکی جانب آپ سے پہلے (عذاب دوزخ سے) کوئی ڈرانے والا بھیجا تھا اور جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے

قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۣ

کہ پہلے انکے تھے اور نہیں پہنچے یہ دسویں حصہ کو اس چیز سے کہ دیا تھا ہم نے انکو پس جھٹلایا انہوں نے پیغمبروں میرے کو

ہیں انہوں نے بھی جھٹلایا اور یہ لوگ اس کے دسویں حصہ تک بھی نہیں پہنچے جو ہم نے انکو دے رکھا تھا انہوں نے ہمارے رسولوں

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ ع

پس کیونکر ہوا تھا عذاب میرا ف کہہ سوائے اسکے نہیں کہ نصیحت کرتا ہوں میں تم کو ساتھ ایک بات کے یہ کہ

کو جھٹلایا سو دیکھو میں نے انکو کیسی سزا دی کہہ دیجئے میں صرف ایک نصیحت کرتا ہوں یہ کہ تم دو دو اور

تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۣ مَا بِصَاحِبِكُمْ

کھڑے ہو واسطے اللہ کے دو دو اور ایک ایک پھر فکر کرو نہیں یار تمہارے کو

اکیلے اکیلے ہو کر خدا کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ سوچو کر تمہارے رفیق کو جنون تو نہیں ہے وہ نہیں سوائے

مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾

کچھ جنون نہیں وہ مگر ڈرانے والا واسطے تمہارے آگے عذاب سخت کے ف

عذاب کے آنے سے پہلے پہلے ڈرانے والا ہے

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي

کہہ جو کچھ مانگا ہو میں نے تم سے کچھ بدلہ پس وہ واسطے تمہارے ہے نہیں بدلہ میرا مگر اوپر

کہہ دیجئے۔ میں نے تم سے جو معاوضہ طلب کیا ہے وہ تم ہی لے لو میری مزدوری تو اللہ کے ذمے ہے

حل لغات

من کتب یدرسونہا
کتب جمع ہے کتاب کی
اور یدرسونہا مشتق

ہے درس سے درس کہتے ہیں پڑھنے کو ۔ وما بلغوا معشار معشارا بنا لیا ہے عشر سے اور عشر کہتے ہیں کسی چیز کے دسویں حصے کو جسطرح ربائع چوتھے حصے کو۔ ۔ ان تقوموا للہ بدل ہے واحدہ سے یا بیان یا مبتدا محذوف کی خبر ہے یعنی ان تقوموا ۔ مثنٰی و فرادٰی ۔ جنکے معنے ہیں ہے اثنین اثنین کے اور فرادٰی واحدًا واحدًا کے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ مشرک جو اللہ کے سوا اوروں کی پوجا کرتے ہیں تو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ان سے ہم کو نفع پہنچے گا اور سختی کے وقت کام آویں گے سو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج کوئی تم کو فائدہ نہیں دیتا اور نہ سختی دور کر سکتا ہے اب جاؤ دوزخ میں ہمیشہ کا عذاب چکھو، دنیا میں تو زندگانی بخش کبیرہ

ف۲ ما بلغ یعنی قرآن کو کہا کہ جھوٹ اور افترا ہے ۱۲

ف۳ اہل عرب نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی بعثت سے قبل نبی اور آسمانی کتاب کے آرزو مند تھے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور قرآن پاک نازل کر دیا تو انہوں نے اس نعمت کی قدر نہ کی بلکہ جھٹلا دیا۔

ف۴ مِعۡشَارَ مَآ اٰتَیۡنٰهُمۡ: ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا پہلی امتوں کی نسبت عشر عشیر (دسواں حصہ) قوت بھی انکو دنیا میں نہیں ملی یہی قول قتادہ، سدی، ابن زیدؒ کا ہے کہ مراد دنیا کی قوت ہے۔ جب انہوں نے تکذیب حق و مخالفت کی تو ساری قوت ساز و سامان دھرا رہ گیا ایک منٹ بھی عذاب الٰہی کو روک نہ سکے جو انجام ہوا تمہارے سامنے ہے ۱۲ ابن کثیر

ف۵ کافر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو مجنون کہتے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ آپ کہدو میں ایک نصیحت کی بات بتاتا ہوں وہ یہ کہ تم الگ الگ ہو جاؤ خاص اللہ کے لیے اور دو دو ایک ایک ہو کر سوچو، بحث مشورے کر غور کرو کہ تمہارا رفیق (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جو چالیس سال تک تم میں رہے جن کی امانت و دیانت، صداقت کے تم قائل ہو۔ کبھی نفسانیت، غرض پرستی کا الزام ان پر نہیں پھر انکی رات دن جد و جہد، تمہاری دینی و دنیاوی اصلاح مقصود ہے تو بھلا وہ مجنون کیسے ہو گئے؟ امام احمدؒ نے بریدہؓ سے روایت کیا کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہماری طرف آئے اور تین بار پکارا پھر فرمایا اے لوگو! جانتے ہو کہ میری اور تمہاری کیا مثال ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اللہ کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میری اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسے ایک قوم دشمن کے آپہنچنے سے ڈرے تو ایک شخص کو بھیجا کہ دشمن کو دیکھے (تاکہ بے خبری میں مارے نہ جاویں) ناگاہ اس شخص نے دشمن کو دیکھ لیا تو قوم کو خبر کرنے کے لیے متوجہ ہو گیا اور ڈر گیا کہ ایسا نہ ہو کہیں خبر دینے سے پہلے دشمن مجھ کو آملے تو دوڑے جلدی اپنے کپڑے کے ساتھ اشارہ کر دیا کہ اے لوگو! دشمن آپہنچا، آپہنچا، آپہنچا تین بار (ابن کثیر) یعنی میں بھی مثل اس شخص کے تم کو اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہوں اور خبردار کر رہا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ

اللہ کے اور وہ اوپر ہر چیز کے حاضر ہے کہہ تحقیق رب میرا ڈالتا ہے

اور وہ ہر چیز کو دیکھنے والا ہے کہہ دیجئے کہ میرا رب حق کو غلبہ عطا کرتا

بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۴۸﴾ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ

حق کو جاننے والا ہے غیبوں کا کہہ آیا حق اور نہ پہلی بار پیدا کرتا معبود باطل

ہے وہ پوشیدہ رازوں کو جاننے والا ہے کہہ دیجئے کہ حق آ پہنچا اور باطل نہ اب کچھ کرتا ہے

وَمَا يُعِيْدُ ﴿۴۹﴾ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ

اور نہ دوبارہ پیدا کرتا ہے وہ کہہ کر اگر گمراہ ہو جاؤں میں پس سوائے اسکے نہیں کہ گمراہ ہوتا ہوں میں اوپر جان اپنی کے اور اگر

نہ آئندہ کرے گا فرما دیجئے کہ اگر میں گمراہ ہوں تو اس کا وبال مجھ پر پڑے گا اور اگر میں نے

اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿۵۰﴾ وَلَوْ

راہ پاؤں میں پس ساتھ اس چیز کے کہ وحی کی جو طرف میرے رب میرے نے تحقیق وہ سننے والا ہے نزدیک اور کاش

راہ ہدایت پائی تو اس وحی کی وجہ سے جو میرے رب نے میری طرف بھیجی وہ سننے والا اور قریب ہے اور اگر

تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۵۱﴾

دیکھے تو جس وقت کہ گھبرائیں گے پس نہیں بھاگ سکیں گے اور پکڑے جاویں گے مکان نزدیک سے سے

آپ دیکھیں جب وہ گھبراہٹ میں پڑے ہوں گے پھر نکل بھاگنے کی کوئی صورت نہ ہوگی اور پاس ہی سے پکڑے جائیں گے

وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾ وَّ

اور کہیں گے ایمان لائے ساتھ اسکے کہاں ہے واسطے انکے پکڑنا مکان دور سے اور

اور کہیں گے کہ ہم اس پر ایمان لے آئے اور وہ کس طرح پکڑ سکتے ہیں اتنی دور سے ایمان کو حالانکہ

قَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ

تحقیق کافر ہوئے تھے ساتھ اسکے پہلے اس سے اور دیکھتے تھے بن دیکھے مکان

انہوں نے پہلے تو اس سے انکار کر دیا تھا اور بے دیکھے دور از کار باتیں ہانکا کرتے

بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ

دور سے اور پردہ ڈالا گیا درمیان انکے اور درمیان اس چیز کے چاہتے تھے جیسا کیا گیا

تھے اور انکے اور انکی توقعات کے درمیان آڑ کر دی جائے گی جیسا کہ ان سے پہلے

بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿۵۴﴾ ع ۶ ۱۲

ساتھ پیرواؤں انکے کے پہلے اس سے تحقیق وہ تھے بیچ شک اضطراب میں ڈالنے والے کے

انکے ہم مشربوں سے کیا گیا۔ اور وہ بھی انکی طرح کھلے شک میں پڑے تھے ف ۱

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ فاطر مکی ہے اور اس کی ۴۵ آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

سورہ فاطر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی - اسمیں پینتالیس آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

حل لغات ۱ اِنَّ رَبِّیْ یَقْذِفُ - قذف کہتے ہیں کسی چیز کے پھینک مارنے کو یہاں حق کو باطل پر پھینکنا مراد ہے ۲ علام الغیوب صفت ہے رب کی اور مرفوع ہے اسم ان کے محل پر اور وہ حقیقت میں مبتدا ہے یا یقذف کی ضمیر مستکن سے بدل یا ان کی دوسری خبر یا مبتدا محذوف کی خبر ۳ وَمَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی اسلام اور حق آیا اور کفر کی جڑ نکلی کیونکہ جو چیز زندہ ہوتی ہے وہ یا پہلی بار کلام کرتی ہے یا دوسری بار۔ جس میں یہ صفت نہ ہو تو اسمیں حیات نہیں ہوتی، یا ایسا ہے جیسا کوئی کہتا ہے فلانا نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے یعنی وہ ہلاک ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے دن مسجد حرام میں آئے بیت اللہ کے گرد بت تھے نیزے کے ساتھ ان کو مارنے لگے۔ اور یہ آیت تلاوت فرمائی ۱۲۔

ف۲ یعنی یہ کفار یہاں ڈینگیں مارتے ہیں جب حشر کا ہولناک منظر دیکھیں گے اور گھبرائیں گے تو کہیں بھاگنے کی بھی راہ نہ ملے گی۔ اس وقت نہایت آسانی سے فوراً جہاں کے تہاں گرفتار کر لیے جائیں گے ۱۲۔

ف۳ یعنی اس وقت کہیں گے ہمیں پیغمبر کی باتوں پر یقین آگیا کہ اب ہم ایمان لاتے ہیں حالانکہ اب ایمان کیسا دنیا میں ایمان لاتے عمل کرتے تو سود مند تھا۔ اب آخرت میں کیا ہو سکتا ہے! جو ایمان لانے کا وقت تھا اسوقت تو شک و شبہ میں رہے۔ جو شک پر مرا قیامت کے روز اسی شک پر اٹھیگا اور جو یقین پر مرا تو یقین پر ہی اٹھایا جائیگا۔ اشیاع کے معنی امثال و نظائر کے ہیں یہ جمع الجمع ہے یعنی انکی حالت وہی ہوگی جو ان سے پہلے کافروں کی ہوتی۔ یہ بھی معلوم ہوا دین کی باتوں میں شک کرنا کفار کی عادت ہے جس نے شک کیا وہ منافق ہے ۱۲۔ ابن کثیر۔

★ یہ عربی کا ایک محاورہ ہے اور اس مقام پر بولا جاتا ہے کہ کوئی چیز یہاں تک مٹے کہ اسکا اثر دور تک باقی نہ رہے جیسا عرب کا ایک شاعر عبید کہتا ہے۔ ــ اقفر من اہلہ عبید فالیوم لا یبدی ولا یعید۔ تو مطلب یہ ہوا کہ دین غلط ایسا مٹا کہ اسکا کوئی اثر مطلق باقی نہیں رہا۔ ــ وانی لہم التناوش تناوش کے لغوی معنی ہیں کسی چیز کو آہستہ اور آسانی سے لے لینا والمعنی من این لہم ان یتناولوا الایمان تناولا سہلا ــ کما فعل باشیاعہم۔ اشیاع معنی ہیں ــ اشباہ کے اور اشباہ کہتے ہیں انکو جو ہم جنس ہوں ــ فی شک مریب۔ مریب یا تو معنی ہیں ــ ذی ریب کے یا موقع فی الریب کے اور اسکی تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا

سب تعریف واسطے اللہ کے جو پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا کرنے والا فرشتوں کا پیغام لانے والے

تمام حمد وثنا اس معبود حقیقی کے لئے ہے جو آسمانوں کا اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور فرشتوں کو جن کے

أُولِيٓ أَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ۚ

پروں والے دو دو اور تین تین اور چار چار زیادہ کرتا ہے بیچ پیدائش کے جسکو چاہتا ہے

دو دو تین تین اور چار چار پر ہیں ۔ اپنا قاصد بنانے والا ہے ۔ مخلوقات کی پیدائش

إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١﴾ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ

تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے جو کچھ کھولدیوے اللہ واسطے لوگوں کے

اور بناوٹ میں جو کچھ چاہتا ہے زیادہ کردیتا ہے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ لوگوں کے لئے جو رحمت کھولدے کوئی اسکو

مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ

رحمت سے پس نہیں بند کرنے والا واسطے اسکے اور جو کچھ بند کرلے وے پس نہیں چھوڑ دینے والا واسطے

بند کرنے والا نہیں اور جسے وہ بند کردے اسے جاری کرنے والا اس کے بعد کوئی نہیں

مِنْ بَعْدِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢﴾ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا

پیچھے اس کے اور وہ غالب ہے حکمت والا اے لوگو! یاد کرو

اور وہ غالب اور حکمت والا ہے اے لوگو! اللہ کے احسان

نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ

نعمت اللہ کی کو اوپر اپنے کیا ہے کوئی پیدا کرنے والا سوائے خدا کے کہ رزق دیوے تم کو

جو تم پر ہیں ان کو یاد کرو! کیا اللہ کے سوا کوئی ایسا خالق ہے جو تمہیں آسمان

مِّنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ ۚ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنّٰى تُؤْفَكُونَ ﴿٣﴾ وَ

آسمان سے اور زمین سے نہیں کوئی معبود مگر وہ پس کہاں سے پھیرے جاتے ہو تم اور

اور زمین سے روزی پہنچائے کوئی معبود نہیں مگر وہی پھر تم کدھر بہکے چلے جارہے ہو اور

إِنْ يُّكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ۚ وَإِلَى

اگر جھٹلادیں تجھ کو پس تحقیق جھٹلائے گئے ہیں پیغمبر پہلے تجھ سے اور طرف

اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں (تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ) آپ سے قبل بھی رسول جھٹلائے گئے ہیں اور بالآخر تمام

اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٤﴾ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا

اللہ کے پھیرے جاتے ہیں سب کام اے لوگو! تحقیق وعدہ اللہ کا سچا ہے پس نہ

امور کو اسی کی طرف لوٹایا جائیگا اے لوگو! اللہ کا وعدہ بلاشبہ برحق ہے

تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۖ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُورُ ﴿٥﴾ إِنَّ

فریب دے تم کو زندگانی دنیا کی اور نہ فریب دے تم کو ساتھ اللہ کے فریب دینے والا تحقیق

سو تم کو دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے ۔ اور نہ خدا کے بارے میں شیطان تمہیں فریب میں رکھے [illegible]

الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا ۚ إِنَّمَا يَدْعُوا

شیطان واسطے تمہارے دشمن ہے پس پکڑو اسکو دشمن سوائے اسکے نہیں کہ پکارتا ہے

شیطان بلاشبہ تمہارا دشمن ہے سو تم بھی اس کو دشمن ہی سمجھو ۔ وہ تو محض اپنے گروہ کو بلاتا ہے تاکہ وہ

حل لغات

لہ الحمد للہ

فاطر السموات ۔ فاطر مشتق ہے فطر سے اور فطر کہتے ہیں مطلق شق کو یا طولاً کسی چیز کو پھاڑنے کو ۔ یعنی خدا آسمانوں کو پھاڑنے والا ہے تاکہ وہاں سے روحیں اتریں اور زمین کا پھاڑنے والا ہے کہ اس سے اجسام نکلیں ۔ یہاں فاطر سے مراد ہے مبدع اور موجد ۔ یعنی پردۂ نیستی کو پھاڑ کر آسمانوں اور زمین کا نکالنے والا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف اللہ تعالٰے نے فرشتوں کو پروں والا بنایا تاکہ از کر جلدی سے اللہ کا حکم پہنچا دیں۔ بعضوں کے دو پر ہیں۔ بعضوں کے تین اور بعضوں کے چار بعض فرشتوں کے اس سے بھی زیادہ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ کہ بے شک حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات جبریل علیہ السلام کو دیکھا انکے چھ سو پر تھے ہر دو پروں میں اتنا فرق تھا جتنا مشرق اور مغرب میں۔ فرشتے جسم اور پر رکھتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا حکم برداری عبادت ذکر اور تسبیح انکا کام ہے اس پر ایمان لانا واجب ہے۔ باقی کیفیت ان کی اللہ کو معلوم ہے۔ تاویلات فاسدہ کرنا کفر اور گمراہی ہے ۱۲ وجیز وغیرہ۔

ف یعنی کسی کا کچھ اختیار نہیں رحمت کے خزانے کھول دے تو کوئی بند نہیں کرسکتا اور بند کرلے تو کوئی نہیں جو کھول دے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ ۱۲ یعنی جو نعمت تو عطا کرے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جس نعمت کو بند کردے اس کو کوئی نہیں دے سکتا۔ خدا اور رسول کی یہی تعلیم ہے مگر آجکل نام کے مسلمان اپنی حاجات اور مرادوں کا پورا کرنیوالا غیر اللہ کو سمجھتے ہیں جنکو خدا کے کارخانہ میں کوئی اختیار نہیں۔ حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لِیَسْاَلْ اَحَدُکُمْ رَبَّہٗ حَاجَتَہٗ کُلَّھَا حَتّٰی یَسْاَلَہُ الْمِلْحَ وَحَتّٰی یَسْاَلَہٗ شِسْعَ نَعْلِہٖ اِذَا انْقَطَعَ (ترمذی کتاب الدعوات) یعنی ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی حاجت اللہ ہی سے کہے حتی کہ نمک کی ضرورت ہو تو اگر جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تب بھی اللہ ہی سے دعا کرے کہ یا اللہ تو ہی راہ نکال جو میری ضرورت پوری ہو تو اور مذکور میں ہے مَنْ لَّمْ یَسْاَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ جو اللہ سے دعا نہیں مانگتا اس پر اللہ ناراض اور خفا ہوتا ہے کیونکہ جس قدر بندہ اللہ سے دعا و التجا کرتا ہے اسی قدر اللہ اس سے راضی ہوتا ہے۔ نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مِائَۃَ مَرَّۃٍ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ اَلْفِ حَسَنَۃٍ وَّ

اَرْبَعًا وَّعِشْرِیْنَ اَلْفَ حَسَنَۃٍ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِذًا لَا یَھْلِکُ مِنَّا اَحَدٌ قَالَ بَلٰی اِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَجِیْءُ بِالْحَسَنَاتِ لَوْ وُضِعَتْ عَلٰی جَبَلٍ اَثْقَلَتْہُ ثُمَّ تَجِیْءُ النِّعَمُ فَتَذْھَبُ بِتِلْکَ ثُمَّ یَتَطَاوَلُ الرَّبُّ بَعْدَ ذٰلِکَ بِرَحْمَتِہٖ (ترغیب صفحہ) باسناد صحیح یعنی جو شخص سورۃ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالٰی اسکے واسطے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھتا ہے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر ایسے ایسے ثواب لکھے جاتے ہیں تو ہم لوگوں میں سے کوئی بھی ہلاک نہ ہوگا۔ فرمایا کہ ہلاکی یعنی عذاب سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے یعنی ایسے ایسے ثواب ضرور ہیں۔ لیکن حساب بڑی بھاری چیز ہے۔ تم میں سے بعض شخص اتنی نیکیاں لے کر آئیگا کہ اگر پہاڑ پر رکھی جائیں تو پہاڑ کو بھی بھاری معلوم ہوں۔ پھر جب انکے مقابلہ میں اللہ تعالٰے کی نعمتیں رکھی جائیں گی تو سب نیکیاں ہلکی ہوجائیں گی پھر اللہ تعالٰے اپنی رحمت و فضل سے اپنے بندے کی دستگیری کرکے اس کو بخشے گا۔ غُفْرَانَکَ رَبَّنَا اٰمِیْن ۱۲۔ اور یہ بیان کہ اللہ کے سوا کوئی نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا ص ۱۸۴ و ۳۱۲ میں لکھا گیا۔

ف۔ اس آیت میں اللہ تعالٰے نے بندوں کو خاص اپنے معبود ہونے پر آگاہ فرمایا اور خالص توحید اور عبادت پر دلیل پکڑنے کی راہ بتائی کہ جس طرح اللہ تعالٰے کے سوا کوئی خالق، رازق نہیں اسی طرح پوجا کے لائق کوئی نہیں۔ مثل مشہور ہے جس کا کھائیے اسی کا گائیے ۱۲۔ ابن کثیر

ف۔ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ الآیۃ۔ اللہ کا وعدہ یعنی پھر جی اٹھنا، قیامت قائم ہونا، حساب ہونا، اعمال نامہ ملنا، پل صراط پر گزرنا، ثواب، عذاب جنت و دوزخ وغیرہ سب سچ ہے دنیا کے عیش میں اسکو نہ بھول جاؤ۔ کہا سعید بن جبیرؓ نے دنیا کی زندگی پر فریفتہ ہونا یہ ہے کہ آدمی اس جہان کی نعمتوں، لذتوں میں مشغول ہوکر آخرت کے لیے عمل کرنے سے رہ جاوے یہانتک کہ قیامت کو کہے گا افسوس، دنیا میں عمل کرتا تو آج میرے کام آتا۔ شیطان دشمن اور دغاباز ہے انسان کو دھوکہ دیتا ہے کہتا ہے اللہ کے فضل و احسان کے آگے بندہ کے گناہ کیا ہیں۔ اب یہ کام کرلے پھر توبہ کرلینا اللہ بخش دیگا وغیرہ وغیرہ ۱۲۔ فتح۔

ولا فاطر اللہ کی صفت ہے یا اس سے بدل۔ ؎ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَۃٍ مَّثْنٰی الخ۔ جَاعِلِ صفت ہے اللہ کی یا بدل رُسُلًا جاعل صفت ہے اللہ کی یا بدل رُسُلًا۔ جاعل کا مفعول۔ اُولِیْٓ اَجْنِحَۃٍ۔ رُسُلًا کی صفت اُولُوْا اسم جمع ہے ذُو کا جس طرح اُولَآءِ اسم جمع ہے ذَا کا۔ مثنٰی اور ثلاث اور رباع تینوں صفتیں ہیں اجنحۃ کی۔ ؎ ھَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰہِ۔ یہاں اصل میں تھا ھَلْ خَالِقٌ مُغَایِرٌ لَّہٗ تَعَالٰی مَوْجُوْدٌ۔ خالق خبر ہے اور موجود خبر اور وہ موجود ہے کلمہ من تاکید عموم کے لیے زیادہ کردیا گیا۔ غیر اللہ خلق کی صفت باعتبار محل۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ⑥ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ
گروہ اپنے کو تاکہ ہو دیں رہنے والوں دوزخ کے سے ف جو لوگ کہ کافر ہیں واسطے انکے
آتش دوزخ میں پڑیں وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کی

عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۬ۥ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ
عذاب ہے سخت اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے واسطے انکے
ان کے لئے سخت عذاب ہوگا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بھی کرتے رہے انکے لئے

مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ⑦ اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ ع ۱۳
بخشش ہے اور ثواب بڑا کیا پس وہ شخص کہ زینت کیا گیا واسطے انکے برا عمل اسکا پس دیکھا اسکو
مغفرت اور بڑا اجر ہے تو کیا جس شخص کے برے اعمال خوبصورت کرکے دکھائے گئے ہوں اور وہ انہیں

حَسَنًا ۭ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ڮ فَلَا
اچھا پس تحقیق اللہ گمراہ کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے جس کو چاہتا ہے پس نہ
نیک اعمال سمجھنے لگے (وہ نیکوکار کے برابر ہو سکتا ہے) اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے تو آپ ان پر افسوس کرکے

تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ⑧
جاتا رہے جی تیرا اوپر انکے افسوس سے تحقیق اللہ جاننے والا ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہیں ف
جان نہ دیدیں۔ جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں اللہ کو اس کا علم ہے

وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ
اور اللہ وہ ذات ہے کہ بھیجتا ہے ہواؤں کو پس اٹھاتی ہیں بادلوں کو پس ہانک لائے ہیں اسکو طرف شہر مردہ کے
اللہ وہ (قادر مطلق) ہے جو ہواؤں کو چلاتا ہے پھر ہوائیں بادل کو ابھارتی ہیں پھر ہم اس بادل کو ایسے شہر کی

فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ⑨ مَنْ
پس زندہ کیا ہم نے ساتھ اسکے زمین کو پیچھے موت اسکی کے اسی طرح قبروں سے اٹھنا ہے ف جو شخص
طرف ہانک دیتے ہیں جو (خشک سالی کی وجہ سے) مردہ پڑا ہو۔ سو اسکے ساتھ زمین کے مرنے پیچھے ہم اسے دوبارہ زندہ کرتے ہیں اسی طرح

كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۭ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ
کہ چاہتا ہے عزت پس واسطے اللہ کے عزت ساری اسی کی طرف اسی کے چڑھتے ہیں کلمات
جی اٹھنا ہے۔ جو عزت حاصل کرنا چاہے (اسے معلوم ہونا چاہیے کہ) ہر طرح کی عزت اللہ ہی کے پاس ہے اچھی اچھی باتیں اس کی بارگاہ تک پہنچتی

الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ۭ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ
پاکیزہ اور عمل نیک بلند کرتا ہے اسکو اور جو لوگ کہ مکر کرتے ہیں
ہیں اور نیک اعمال اسکے مدارج کو بلند کرتے ہیں اور جو لوگ برے اعمال کا ارتکاب کرتے ہیں

السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَمَكْرُ اُولٰۗىِٕكَ هُوَ يَبُوْرُ ⑩
برائیوں کے واسطے انکے عذاب ہے سخت اور مکر ان کا وہی ہلاک ہوویگا ف
انکے لئے سخت عذاب ہے اور ان لوگوں کی سب تدبیریں ملیامیٹ ہو جائیں گی

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۭ
اور اللہ نے پیدا کیا تم کو مٹی سے پھر نطفے سے پھر کئے واسطے تمہارے جوڑے
اور اللہ وہ ذات ہے جس نے تمکو مٹی سے پھر پانی کے ایک صاف و مصفیٰ قطرے سے پیدا کیا پھر تمہیں جوڑے جوڑے بنایا

حل لغات:- فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ۔ حسرات مفعول لہ ہے لاتذہب کا ای للحسرات اور علیہم صلہ ہے تذہب کا بولا کرتے ہیں ہلک علیہ حبا و مات علیہ حزنا۔ بعض لوگوں نے جو علیہم کو حسرات کا صلہ قرار دیا ہے تو یہ انکی غلط فہمی ہے۔ کیونکہ مصدر پر اسکا صلہ کبھی مقدم نہیں ہوا ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف یعنی شیطان تمہارا دشمن ہر وقت پیچھے لگا ہے۔ برے کام کو اچھا بنا کر دکھاتا غیر اللہ کی نذر نیاز کرنے ان کی قبروں پر عرس میلے رچانے کو انکی محبت بتاتا ہے حالانکہ یہ شرک ہے بدعات کو کار ثواب دکھاتا ہے حالانکہ وہ گمراہی ہے۔ وہ گمراہ کر کے اپنے ساتھ ملاتا ہے۔ کہا قشیری نے شیطان کی عداوت پر غلبہ نہیں ہو سکتا مگر جبکہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی جائے۔ کیونکہ وہ کبھی تمہاری حالت سے غافل نہیں۔ پس تم بھی اپنے مولا کی یاد سے ایک لحظہ غافل نہ ہو۔۱۲ فائدہ ستاریہ

ف نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا مانگی کہ یا اللہ! عمرؓ کو یا ابوجہل کو مسلمان کر دے دین کا مددگار بنا دے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کو دین کی ہدایت کی اور ابوجہل بے نصیب رہا۔ پس ان دونوں کے بارے میں یہ آیت اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ الخ نازل ہوئی۔۱۲۔ لباب صـــ۶

ف عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا کہ لوگوں کو زندہ کرے اس وقت عرش کے نیچے سے مینہ برسے گا اور وہ تمام زمینوں میں پہنچ جائیگا پس آدمی قبروں میں سے اس طرح اگیں گے جس طرح دانہ اگتا ہے۱۲۔ جامع ۷ق

ف مشرک اللہ کے سوا اوروں کی عبادت کرتے ہیں تاکہ عزت حاصل ہو سب عزت اللہ کے اختیار میں ہے اس کی اطاعت کرنے سے عزت ملتی ہے۔ کلمہ طیبہ، ذکر و دعا، تلاوت ہے اور عمل صالح فرضوں کا ادا کرنا ہے معنی یہ کہ فرائض ادا کرنے سے ذکر دعا و تلاوت قرآن مقبول ہے اور اگر فرائض نہ ادا کئے جائیں تو یہ سب کچھ قبول نہیں یا یہ معنی کہ کلمہ توحید کی برکت سے اور سب عمل قبول ہوتے ہیں کیونکہ سوائے ایمان کے عمل معتبر نہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ سب مخلوق سے اوپر ہے عرش پر۔ فتح وجامع/ ابن جریر میں شفیق سے روایت ہے کلمہ طیبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کی عرش کے ارد گرد ایک بھنبھناہٹ ہے اور عمل صالح خزانہ ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا عمل صالح ادائے فریضہ یعنی صوم وصلوٰۃ وغیرہ ہے۔ جس نے کلمہ پڑھا فرائض کی پابندی کے ساتھ اسکا کلمہ مقبول ہے ورنہ نہیں۔ معلوم ہوا تارک عامد صوم وصلوٰۃ وغیرہ فرائض اسلام کا کلمہ و ذکر اذکار سب مردود ہے صرف زبانی کلمہ کچھ کام نہ آئے گا۔ جب تک عمل نہ کرے۔۱۲ فائدہ ستاریہ۔

ف ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب کوئی مسلمان بندہ کہتا ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ۔ تو فرشتے ان کلموں کو لے کر آسمان کی طرف جاتے ہیں۔ راستہ میں جو جماعت فرشتوں کی ملتی ہے وہ اس بندہ کے واسطے بخشش کی دعا مانگتی ہے یہاں تک کہ وہ فرشتے ان کلمات کو لے کر اللہ کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔ یہی معنی ہیں آیت ھذا کے اور فرمایا آپ نے مَاقَالَ عَبْدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا قَطُّ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ حَتّٰى يُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَآئِرَ مشکوٰۃ صـــ۲۰۱ عن ترمذی (یعنی جو اخلاص کے ساتھ ان کلمات کو پڑھتا ہے تو یہ کلمات اللہ کے پاس پہنچ جاتے ہیں نیز بخاری شریف میں ہے۔ كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِى الْمِيْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ یعنی یہ دو کلمے اللہ کو بہت پیارے ہیں جو زبان پر ہلکے اور قیامت کے دن میزان میں بہت بھاری ہونگے۔ مشکوٰۃ صـــ۱۹۲ میں ہے آپ نے فرمایا سبحان اللہ کہنا تمام مخلوق کے حق میں عبادت ہے اور الحمد للہ کلمہ شکر ہے اور لا الہ الا اللہ توحید کا کلمہ ہے۔ اللہ اکبر کہنے کا اسقدر ثواب ہے کہ آسمان و زمین بھر جاتے ہیں۔ جب کوئی بندہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے بندہ مسلمان ہوا اور مجھ پر بھروسا کیا۔ ایک اور روایت میں ہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہنے سے ننانوے مشکلیں آسان ہوتی ہیں سب سے چھوٹی ان میں سے غم ہے ۱۲

کرتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَمَا يُعَمَّرُ مِن

اور نہیں اٹھاتی کوئی عورت اور نہیں جنتی ہے مگر ساتھ علم اسکے کے اور نہیں عمر دیا جاتا کوئی

اور مادہ کے پیٹ میں جو کچھ ہوتا ہے اور جو کچھ وہ جنتی ہے وہ لازمی طور پر اللہ کے علم میں ہوتا ہے اور اگر

مُّعَمَّرٍ وَلَا يُنقَصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا فِي كِتَابٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى

عمر دیا گیا اور نہ کم کیا جاتا ہے عمر اسکی سے مگر بیچ کتاب کے لکھا ہوا ہے تحقیق یہ اوپر

کسی بڑے عمر والے کی عمر میں کوئی زیادتی نہیں کی جاتی نہ اسکی عمر سے کچھ گھٹایا جاتا ہے مگر کتاب (محفوظ) میں (لکھا ہوا

اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿١١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ

اللہ کے آسان ہے اور نہیں برابر ہوتے دو دریا یہ جو ہے شیریں ہے پیاس بجھانے والا ہے

موجود ہوتا) یہ بات اللہ کیلئے آسان ہے اور دونوں دریا برابر نہیں ہیں یہ میٹھا ہے جسکا پانی خوشگوار ہے اور یہ کھاری ہے تلخ

سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ۖ وَمِن كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا

آسانی سے گزرنے والا گلے میں پانی اسکا اور یہ کھاری ہے کڑوا اور ہر ایک میں سے کھاتے ہو تم گوشت

اور ہر ایک میں سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو اور زیور

طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا ۖ وَتَرَى الْفُلْكَ

تازہ اور نکالتے ہو گہنا کہ پہنتے ہو اس کو اور دیکھتا ہے تو کشتیاں

نکالتے ہو جسے تم پہنتے ہو اور تم اسمیں کشتیوں کو دیکھتے ہو

فِيهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٢﴾ يُولِجُ

بیچ اسکے کہ پھاڑتی ہیں پانی تاکہ ڈھونڈو فضل اسکے سے اور تاکہ تم شکر کرو وہ داخل کرتا ہے

کہ (پانی کو) چیرتی ہوئی چلتی ہیں تاکہ تم (اسکے ذریعے سے) اسکا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم اسکا شکر بجالاؤ وہ رات کو

اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَ

رات کو بیچ دن کے اور داخل کرتا ہے دن کو بیچ رات کے اور مسخر کیا ہے سورج کو اور

دن کے اندر اور دن کو رات کے اندر داخل کرتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو

الْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ

چاند کو ہر ایک چلتا ہے واسطے وقت مقرر کے یہی ہے اللہ پروردگار تمہارا واسطے اسکے

تابع فرمان بنا رکھا ہے سب وقت معین تک چلتے رہیں گے یہی معبود حقیقی تو تمہارا پروردگار ہے بادشاہی

الْمُلْكُ ۚ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن

بادشاہی ہے اور جن کو پکارتے ہو تم سوائے اسکے نہیں مالک ایک

اسی کی ہے اور وہ جن کو تم اسکے سوا پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے ایک چھلکے کے برابر اختیار

قِطْمِيرٍ ﴿١٣﴾ إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا

چھلکے کھجور کی گٹھلی کے اگر پکارو تم انکو نہ سنیں گے پکارنا تمہارا اور اگر سنیں گے نہیں

نہیں رکھتے اگر انکو پکارو بھی تو وہ تمہاری پکار کو نہیں سنیں گے اور اگر سن پائیں تو

اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا

جواب دینگے تم کو اور دن قیامت کے کفر کریں گے ساتھ شریک تمہارے کے اور نہ

حاجت روائی نہیں کرسکیں گے اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے انکار کردیں گے اور جس طرح وہ

حل لغات

ھٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ۔ عذب جمع شیریں۔ فرات وہ جس سے پیاس بجھ جائے۔ اور عطش کی تیزی کو توڑ دے۔ سائغ جو اپنے شیریں اور بازائقہ ہونے کی وجہ سے نہایت آسانی سے ساتھ گلے سے اتر جائے وَھٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ۔ ملح کھاری اجاج نہایت تلخ جو اپنی طوحت کی وجہ سے گلے کو جلا دے۔ لَحْمًا طَرِیًّا۔ طری تازہ اور لحم طری سے مراد ہے مچھلی کا گوشت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۔ یعنی آدم کو مٹی سے پھر اسکی اولاد کو پانی کی بوند سے پیدا کیا پھر مرد عورت کے جوڑے بنا دیئے جس سے نسل پھیلی۔ پس درمیان میں استقرار حمل سے لے کر بچہ کی پیدائش تک جو ادوار و اطوار گزرے سب کی خبر خدا ہی کو ہے۔ ماں باپ بھی نہیں جانتے کہ اندر کیا کیا صورتیں پیش آئیں۔ پھر فرمایا جس کی جتنی عمر ہے لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے اور جو اسباب عمر کے گھٹنے بڑھنے کے ہیں یا یہ کہ کون عمر طبعی کو پہنچے گا کون نہیں سب اللہ کے علم میں ہے اور اللہ کو ان جزئیات پر احاطہ رکھنا بندوں کی طرح کچھ مشکل نہیں۔ اس کو تو تمام مَاکَانَ وَمَا یَکُوْنُ جزئی کلی اور غیب و شہادت کا علم ازل سے حاصل ہے۔ اس کو اپنے اوپر قیاس نہ کرو۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ ہر کام سہج سہج ہوتا ہے جیسے آدمی کا بننا اور اپنی عمر مقدر کو پہنچنا۔ اسی طرح کچھ لمبے اسلام بتدریج بڑھے گا اور آخر کار کفر کو مغلوب و مقہور کر کے چھوڑیگا

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اِنَّ اَحَدَکُمْ یُجْمَعُ خَلْقُهٗ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ فِیْ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ یَکُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَیْهِ الْمَلَكَ فَیَنْفُخُ فِیْهِ الرُّوْحَ وَیُؤْمَرُ بِاَرْبَعٍ یَکْتُبُ رِزْقَهٗ وَاَجَلَهٗ وَعَمَلَهٗ وَشَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ فَوَالَّذِیْ لَآ اِلٰهَ غَیْرُهٗ اِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ یَسْبِقُ عَلَیْهِ الْکِتٰبُ فَیُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ یَسْبِقُ عَلَیْهِ الْکِتٰبُ فَیُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیَدْخُلُهَا۔ (ترمذی باب ان الاعمال بالخواتیم صـ۳۶ جلد ۲)۔ یعنی حمل میں چالیس دن تک نطفہ رہتا ہے۔ پھر چالیس دن خون کی بوند رہتا ہے۔ پھر چالیس دن تک گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس پر فرشتہ کو بھیجکر اسمیں روح ڈلواتا ہے چار چیزیں لکھنے کا حکم فرماتا ہے۔ روزی، عمر، عمل نیک یا بد۔ پس قسم اس ذات کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں۔ بعض آدمی جنت کے کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جنت میں داخل ہونے کو تھوڑی کسر رہ جاتی ہے اتنے میں وہ تقدیر غالب ہو کر کوئی کام دوزخ کا کر لیتا ہے اور اسی کام پر خاتمہ ہو کر دوزخ کو چلا جاتا ہے اور بعض آدمی دوزخ کے کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ دوزخ میں جانے کو تھوڑی ہی کسر رہ جاتی ہے اتنے میں تقدیر کا غلبہ ہو کر کوئی کام جنت کا کر لیتا ہے۔ اور اسی کام پر خاتمہ ہو کر جنت کو چلا جاتا ہے۔ تقدیر کا مفصل بیان صفحہ ۲۰۳، ۳۶۱ میں لکھا گیا ہے۔

ف۲ یعنی کفر اور اسلام برابر نہیں۔ خدا کفر کو مغلوب ہی کریگا۔ اگرچہ تم کو دونوں سے فائدہ ملے گا۔ مسلمانوں سے قوت دین اور کافروں سے جزیہ خراج۔ گوشت میٹھے کھاؤ۔ دونوں (دریاؤں) سے نکلتا ہے یعنی مچھلی اور گہنا (زیور) یعنی موتی مونگا اور جواہر اکثر کھارے سے اور کبھی میٹھے سے۔ یہ جو فرمایا گہنا جو پہنتے ہو۔ معلوم ہوا جواہر کا پہننا مردوں کو حرام نہیں ۱۲ موضح۔

ف۳ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا مالک ہے اس کی بادشاہی میں کسی کو کچھ اختیار نہیں۔ مشرک جو بزرگوں کو پکارتے ہیں ان سے مدد چاہتے ہیں وہ انکے پکارنے کو بھی نہیں سنتے، مدد کرنا تو درکنار۔ اگر بالفرض پکارنا سن بھی لیویں تو کیا فائدہ مراد تو نہیں دے سکتے جن کی پوجا لوگ کرتے ہیں قیامت کے دن لوگ ان کے پاس جائیں گے وہ خفا ہو کر انسے کہیں گے کہ تم جھوٹے ہو ہم نے تم سے کب کہا تھا کہ ہم سے مرادیں مانگو اور کس کتاب میں لکھ دیا تھا کہ ہمارا بھی کچھ اختیار ہے۔ ہمیں اللہ کے کارخانے میں کیا دخل۔ ہماری بلا سے جاؤ جیسا کیا ویسا بھگتو۔ اللہ پاک نے اس بات کی خبر دے دی اور مشرکوں کے اعتقاد کی جڑ کاٹ دی۔ اب بھی اگر کوئی باز نہ آئے تو جہنم کے سوا اسکا کوئی علاج نہیں۔ قطمیر کہتے ہیں چھلکے کو جو کھجور کی گٹھلی پر ہوتا ہے۔

★ مواخر جمع ہے ماخرۃ کی اور ماخرہ اس کشتی کو کہتے ہیں جو چلنے میں آواز کرتی ہے یا جو اپنے سینے سے پانی کو پھاڑتی ہے یہ مشتق ہے مخر سے اور مخر کہتے ہیں پھاڑنے کو بولا کرتے ہیں مخر البحر ای شق شقہ ... قطمیر اس باریک جھلی کو کہتے ہیں جو کھجور کی گٹھلی پر ہوتی ہے اور عرب میں یہ لفظ تھوڑی اور حقیر چیز کے لیے ضرب المثل ہو گیا ہے جیسے ہمارے یہاں رائی رتی وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ع ۲

يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ﴿۱۴﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ ۖ

خبر دیگا تجھ کو مانند حق تعالیٰ خبردار کے ۖ اے لوگو! تم محتاج ہو طرف اللہ کے

باخبر نہیں بتاسکتا جو دوسرا نہیں بتا سکے گا اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور وہ

وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿۱۵﴾ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ

اور اللہ وہی ہے بے احتیاج تعریف کیا گیا اگر چاہے لے جاوے تم کو اور لے آوے پیدائش

سب سے بے نیاز ستودہ صفات ہے اگر وہ چاہے تو تمہیں (اٹھا) لیجائے اور تمہاری جگہ کوئی دوسری

جَدِيدٍ ﴿۱۶﴾ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ

نئی اور نہیں یہ اوپر اللہ کے مشکل اور نہیں بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ

مخلوقات لا کھڑی کرے۔ اور یہ چیز خدا کے لئے کچھ دشوار نہیں اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ

أُخْرَىٰ ۚ وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ

دوسرے کا اور اگر پکارے کوئی جان بوجھ والی طرف بوجھ اپنے کے نہ اٹھایا جائیگا اس سے کچھ اور اگرچہ

نہیں اٹھائے گا اور اگر کوئی بوجھ سے دبا ہوا اپنا بوجھ اٹھوانے کے لئے کسی کو بلائے گا تو اس کا ذرا بھی بوجھ نہیں بٹایا

كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۗ إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ

ہوے صاحب قرابت سوائے اسکے نہیں کہ ڈراتا ہے تو ان لوگوں کو کہ ڈرتے ہیں رب اپنے سے بن دیکھے

جائیگا۔ خواہ وہ قریبی ہی ہو۔ آپ صرف ان لوگوں کو آگاہ کر سکتے ہیں جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور

وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ وَمَن تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى

اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور جو کوئی ستھرائی کرے پس سوائے اسکے نہیں کہ ستھرائی کرتا ہے واسطے جان اپنی کے اور طرف

نماز پڑھتے ہیں اور جو پاکیزگی اختیار کرتا ہے وہ اپنے ہی لئے ایسا کرتا ہے اور سبکو اللہ کی ہی

اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿۱۸﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ﴿۱۹﴾ وَلَا الظُّلُمَاتُ

اللہ کے ہے پھرنا ۖ اور نہیں برابر ہوتا اندھا اور دیکھنے والا اور نہ اندھیرا

طرف لوٹکر جانا ہے اور نابینا اور بینا برابر نہیں اور نہ اندھیرا اور

وَلَا النُّورُ ﴿۲۰﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ﴿۲۱﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ

اور نہ روشنی اور نہ سایہ اور نہ دھوپ اور نہیں برابر ہوتے زندے (عالم)

روشنی (برابر ہوتا ہے) اور نہ سایہ اور نہ دھوپ اور نہ زندہ اور نہ مردہ

وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ

اور نہ مردے (جاہل) تحقیق اللہ سنا دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور نہ تو سنانے والا ہے

برابر ہیں اللہ جس کو چاہتا ہے سنوا دیتا ہے اور جو قبروں میں ہیں آپ انکو

مَّن فِي الْقُبُورِ ﴿۲۲﴾ إِنْ أَنتَ إِلَّا نَذِيرٌ ﴿۲۳﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ

انکو جو بیچ قبروں کے ہے ۖ نہیں تو مگر ڈرانے والا تحقیق ہم نے بھیجا ہے تجھ کو ساتھ حق کے

نہیں سنا سکتے آپ صرف (عذاب دوزخ سے) ڈرانے والے ہیں ہم نے آپکو حق و صداقت کے ساتھ

بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿۲۴﴾

خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور نہیں کوئی امت مگر گزرا بیچ اسکے ڈرانے والا ۖ

خوشخبری سنانے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں اللہ کی نافرمانی سے ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔

حل لغات

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ لغت میں عزیز کے معنی غالب کے ہیں۔ بولا کرتے ہیں مَنْ عَزَّ بَزَّ ای من غلب سلب۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز کے یہ معنی ہیں کہ موجود لوگوں کو لے جانا اور نئی مخلوق کو لے آنا خدا پر غالب نہیں ہے یعنی یہ فعل خدا پر غالب نہیں آسکتا بلکہ خدا اس پر غالب ہے۔ مُثْقَلَةٌ صفت ہے موصوف محذوف کی ای نفسٌ مثقلةٌ۔ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف یعنی اللہ سے بیگانہ احوال کون جانے۔ وہی فرماتا ہے کہ تیرک غلط ہیں۔

ف امام احمدؒ اور ترمذی و نسائی ابن ماجہؒ نے عمرو بن احوص سے روایت کی (موضح القرآن) کہا کہ آپؐ نے حجۃ الوداع میں فرمایا خبردار ہو ہر شخص کے گناہ کا وبال اس کی جان پر ہے۔ باپ کے گناہ کا بوجھ بیٹے پر نہ ہوگا، نہ بیٹے کا باپ اٹھائیگا۔ کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے۔ ابن عباس نے کہا کہ قیامت میں ماں باپ بیٹے سے ملیں گے تو کہیں گے اے بیٹے کچھ گناہ ہمارے اٹھالے! وہ کہے گا میں نہیں اٹھا سکتا مجھ پر اپنا بوجھ ہی بس ہے اور اس آیت کے معنی و لَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ الآیۃ کے خلاف نہیں جسکا یہ معنی ہے کہ البتہ اٹھاویں گے اپنے بوجھ اور کتنے بوجھ ساتھ اپنے بوجھ کے اسلئے کہ خود گمراہ ہونا اور دوسروں کو گمراہ کرنا یہ دونوں اپنے ہی بوجھ ہیں غیر کے نہیں جیسے کہ حدیث شریف میں آیا ہے جس نے کوئی بری رسم نکالی اس کا گناہ اس پر ہے اور جتنے لوگ قیامت تک اس رسم پر چلیں گے انکے عمل کا بوجھ بھی اسپر ہوگا۔ اس لیے کہ اسی سے یہ رسم جاری ہوئی سو اس سے بھی اس کو حصہ ملنا چاہیے ۱۲ فتح۔

ف وعظ ونصیحت سے عدم انتفاع میں کفار کو اموات کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ فرمایا تو قبر والوں کو نہیں سنا سکتا۔ یعنی جس طرح مرنے کے بعد قبر میں دفنا دیا جائے تو اسے پکارنا اور اس سے مدد چاہنا بے سود ہے اسیطرح کفار ہیں جو اپنی ضد و کفر پر مصر ہیں۔ ہدایت و دعوت انکے لئے بھی بیکار ہے تو انہیں کسی طرح ہدایت پر نہیں لا سکتا تیرے ذمہ صرف تبلیغ ہے۔ ہدایت وضلالت من جانب اللہ ہے۔ تیرا ڈرانا ان لوگوں کے لیے کارگر و سود مند ہو سکتا ہے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں نماز، روزہ کے پابند ہیں جیسا کہ اوپر کی آیت میں فرمایا۔ اقامت صلوٰۃ سے مراد مداومت و مواظبت ہے یعنی جو پانچوں وقت کی نماز ہمیشہ پابندی سے موافق سنت ادا کرتے ہیں۔ وہی مواعظ کتاب و سنت سے منتفع ہوتے ہیں ۱۲۔ فائدہ ستاریہ۔

ف ڈرانے والا خواہ نبی ہو خواہ نبی کی راہ پر ہو ۱۲۔ موضح۔

★ منقلہ وہ جسے گناہوں کے بوجھ نے بوجھل کر دیا ہو۔ ۔ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ۔ ظِلٌّ سایہ۔ حَرُوْرٌ بوزن فَعُوْلٌ مشتق ہے حر سے اور حر کہتے ہیں گرمی کو گرم ہوا جو دن کو چلتی ہے اسے سموم۔۔۔۔ اور رات کو جو چلتی ہے اسے حرور کہتے ہیں مگر یہاں ظل کا تقابل چاہتا ہے کہ حرور سے مراد دھوپ ہو۔ إِلَّا خَلَا فِيْهَا۔ خلا معنی میں ہے مضی کے اصل میں تھا خلو۔ واؤ متحرک اپنے ماقبل کے مفتوح ہونے کی وجہ سے الف سے بدل گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ

اور اگر جھٹلائیں تجھ کو پس تحقیق جھٹلایا ہے ان لوگوں نے کہ پہلے ان سے تھے آئے تھے انکے پاس

اور اگر یہ لوگ آپکو جھٹلائیں تو جو لوگ آپ سے پہلے ہو گزرے ہیں وہ بھی اسی طرح جھٹلا چکے ہیں۔ انکے رسول انکے

رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ أَخَذْتُ

پیغمبر انکے ساتھ دلیلوں کے اور ساتھ صحیفوں (کتابوں) کے اور ساتھ کتاب روشن کے ٢٥ پھر پکڑا میں نے

پاس روشن دلائل، صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے ٢٥ پھر جن لوگوں نے انکار

الَّذِينَ كَفَرُوا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٢٦﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ ع ۴ ۱۵

ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے پس کیونکر ہوا عذاب میرا ٢٦ کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ اللہ نے اتارا

کیا میں نے انکو مواخذہ کیا۔ سو دیکھو حق میں میرا عذاب کیسا ہوا ٢٦ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے بادلوں سے مینہ برسایا

السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا وَمِنَ

آسمان سے پانی پس نکالے ہم نے ساتھ اسکے میوے کہ مختلف ہیں رنگ انکے اور

سو اسکے ذریعے سے ہم نے مختلف رنگ کے میوے (زمین سے) نکالے اور پہاڑوں میں سفید اور سرخ حصے

الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ

پہاڑوں سے ٹکڑے ہیں سفید اور سرخ کہ مختلف ہیں رنگ انکے اور بھجنگ ہیں

ہیں جن کے رنگ مختلف ہیں اور بعض گہرے سیاہ

سُودٌ ﴿٢٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ

کالے ٢٧ اور لوگوں سے اور جانوروں سے اور چار پایوں سے کہ مختلف ہیں رنگ انکے

ہیں ٢٧ اور اسی طرح انسانوں، جانوروں اور چوپایوں کے مختلف رنگ ہیں بات

كَذَٰلِكَ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ

اسی طرح سے سوائے اسکے نہیں کہ ڈرتے ہیں اللہ سے بندوں اسکے میں سے عالم تحقیق اللہ غالب ہے

صرف یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے علماء ہی اس سے ڈرتے ہیں، بلاشبہ اللہ غالب بخشنے

غَفُورٌ ﴿٢٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ

بخشنے والا ٢٨ تحقیق وہ لوگ کہ پڑھتے ہیں کتاب اللہ کی اور قائم رکھتے نماز کو

والا ہے ٢٨ وہ لوگ جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں (اور باقاعدہ) نماز پڑھتے ہیں

وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن

اور خرچ کیا اس سے کہ دیا ہے ہم نے انکو پوشیدہ اور ظاہر امید رکھتے ہیں سوداگری کی ہرگز

اور جو کچھ ہم نے انکو دیا ہے اس میں سے ظاہر و پوشیدہ اسکی راہ میں خرچ کرتے ہیں وہی حقیقتاً ایسی تجارت کی

تَبُورَ ﴿٢٩﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ

نہ ٹوٹا کبھی ہو گی ٢٩ تو کہ پورا دیوے انکو ثواب انکا اور زیادہ دے انکو فضل اپنے سے تحقیق وہ بخشنے والا

توقع رکھتے ہیں جو کبھی ماند نہ پڑے ٢٩ تاکہ خدا انکے صلے انکو پورے پورے دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ بھی دے وہ حقیقتاً بخشنے

شَكُورٌ ﴿٣٠﴾ وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ

قدر دان ہے ٣٠ اور وہ چیز کہ وحی کی ہم نے طرف تیرے کتاب سے اور وہ حق ہے

اور شکر قبول کرنے والا ہے ٣٠ اور یہ کتاب جو ہم نے آپکی طرف وحی کے طور پر بھیجی ہے وہ حق پر مبنی ہے اور اس سے پہلے جو

منزل ٥

حل لغات

لہ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ۔ جدد جمع ہے جُدّة کی اور جُدّة کہتے ہیں خط اور رستے کو۔ گدھے کی پشت پر جو کالا سا خط ہوتا ہے اسے جُدّة الحمار کہتے ہیں جس جادہ میں مختلف رنگ کے خطوط ہوتے ہیں اسے کسا مجدد کہتے ہیں۔ یہاں جدد سے پہاڑوں کے طبقے مراد ہیں۔ بیض جمع ہے ابیض کی اور ابیض کہتے ہیں سفید کو یہ اصل★

www.KitaboSunnat.com

ف بینات سے مراد معجزات باہرہ اور دلائل قاطع ہیں اور زبر سے وہ کتابیں مراد ہیں جن میں مواعظ اور نصائح تھے اور کتب سے وہ کتابیں مراد ہیں جن میں احکام تھے ۱۲۔ فتح ف۲ یعنی اگر تیری قوم تجھ کو جھٹلاوے تو تو اسپر غمگین نہ ہو اس لیے کہ یہ حالت کچھ خاص تجھ پر نہیں ہے۔ تیرے سابقین کے ساتھ بھی یہی کام ہوتا رہا ہے اور وہ صبر کرتے رہے۔ سو انجام کار جھٹلانے والے سخت عذاب سے پکڑے گئے ۱۲ فتح۔

ف۳ سفید میں کئی درجے اور سرخ بھی کئی درجے یہ سب بیان ہے قدرت رنگا رنگ کا۔ اسی طرح انسان میں ہر ایک کی طرح جدا ہے۔ اسی طرح مومن اور کافر ایک دوسرا سا ہو جائے کب ہوسکے۔ یہ تسلی ہے حضرتؐ کو ۱۲۔ موضح ف۴ یعنی جو لوگ علم معرفت رکھتے ہیں وہی اللہ کا ڈر رکھتے ہیں۔ کہا ابن عباسؓ نے علماء وہ ہیں جو جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ عکرمہؓ کی روایت میں ابن عباسؓ کا قول ہے عالم بالرحمٰن اللہ کے بندوں میں سے وہ ہے جو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرے اور حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانے اور اللہ کا حکم مقدم رکھے اور یقین رکھتا ہو کہ مجھے اللہ کے پاس حاضر ہو کر عملوں کا حساب دینا ہے۔ اور کہا سعید بن جبیرؓ نے اللہ کی نافرمانی سے روک دے۔ حسن بصریؒ کا قول ہے کہ عالم وہ ہے جو بن دیکھے اللہ سے ڈرا اور جس کام کی اللہ نے ترغیب دی اسکی طرف رغبت کی اور جس بات سے اللہ تعالےٰ ناخوش ہے اس سے بے رغبت ہوا۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ علم کثرت روایت سے نہیں وہ تو ایک نور ہے جو اللہ تعالیٰ دل میں ڈالتا ہے۔ ابن کثیر اور فرمایا آپ نے فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ وَأَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۴) یعنی عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ شخص پر۔ پھر آپ نے فرمایا کہ فرشتے اور تمام آسمان و زمین والے حتیٰ کہ چیونٹی اپنے سوراخ کے اندر اور مچھلیاں دریا میں اس شخص کے حق میں دعائے خیر کرتے ہیں۔ جو لوگوں کو دین کا علم پڑھاتا سکھاتا ہے۔ دارمی کی مرسل روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا عالم کو عابد پر اسقدر فضیلت اور درجہ ہے جیسا کہ ادنیٰ مومن

کے مقابلہ میں میرا درجہ ہے پھر اس بات کی تائید میں آیت ہٰذا پڑھی نیز فرمایا إِنَّ اللهَ أَوْحٰى إِلَيَّ أَنَّهُ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِي طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهُ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ (مشکوٰۃ) یعنی آپ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ جو شخص علم دین حاصل کرنے کے لیے چلتا ہے تو میں اسکے واسطے جنت کا راستہ آسان کر دونگا اور جس کی آنکھیں لے لوں تو اسکے عوض اسکو جنت دونگا اور نفلی عبادت و ورد و وظیفے میں ترقی کرنے سے علم دین کے سیکھنے سکھانے میں ترقی کرنے کا درجہ بہت زیادہ ہے۔ جامع البیان صفحہ ۲۳۲ میں ہے اَلْعَالِمُ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللهِ فَعَمِلَ بِطَاعَتِهٖ وَاجْتَنَبَ سَخَطَهٗ یعنی عالم وہ شخص ہے جسنے علم پڑھا پھر اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کیا اور اسکی نافرمانی سے بچتا رہا (صَدَقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ارشاد نبوی ہے۔ كُلُّ عِلْمٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ إِلَّا مَنْ عَمِلَ بِهٖ (ترغیب صفحہ ۲۳) یعنی اگر علم پر عمل نہ کیا تو بجائے اجر و ثواب کے وبال ہے فرمایا آپ نے اِقْرَءِ الْقُرْاٰنَ مَا نَهَاكَ فَإِنْ لَّمْ يَنْهَكَ فَلَسْتَ تَقْرَؤُهٗ (جامع الصغیر) یعنی قرآن کا پڑھنا ٹھیک جب ہی ہے جبکہ وہ تجھ کو نافرمانی سے روکتا ہے۔ اور اگر نافرمانی سے نہیں بچتا تو گویا تو نے قرآن پڑھا ہی نہیں اور فرمایا آپ نے مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ بِأَقْوَامٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَّارٍ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ خُطَبَاءُ أُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ (بخاری و مسلم) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيْ وَيَقْرَءُوْنَ كِتَابَ اللهِ وَلَا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ (ترغیب صفحہ ۲۳) یعنی معراج کی رات میں نے ایک جماعت کو دیکھا کہ انکے ہونٹ آگ کی مقراضوں سے کاٹے جاتے تھے میں نے جبریلؑ سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا یہ آپ کی امت کے وہ عالم خطیب ہیں جو اوروں کو نیک بات بتلاتے تھے اور خود عمل نہیں کرتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ کی کتاب پڑھتے تھے لیکن عمل نہ کرتے تھے۔ پس معلوم ہوا آیات قدرت و مناظر کائنات پر غور و تدبر کرکے عظمت خداوندی کو سمجھنے والے اہل علم ہی حقیقی تقوے والے ہوتے ہیں خشیت الٰہی کے ساتھ ساتھ تلاوت قرآن، اقامت صلوٰۃ، انفاق فی سبیل اللہ یہ انکے ظاہری نشانات ہیں۔ اللہ تعالےٰ عالم باعمل ہیں سے کرے بے عمل نہ کرے آمین۔ ابو محمد عبدالقہار رحمہ اللہ

★ میں تھا بُیُضٌ ہے کے سلامت رہنے کے لیے بے کے ضمّے کو کسرے سے بدل دیا۔ حمر جمع ہے حمراء کی اور حمراء مؤنث ہے احمر کی احمر کے معنی ہیں سرخ۔ غَرَابِيْبُ سُوْدٌ۔ غرابیب جمع ہے غربیب کی۔ اور غربیب کہتے ہیں سخت سیاہ کو۔ غرابیب تاکید ہے سود کی مبالغے کیلئے تاکید کو مؤکد پر مقدم کر دیا ہے کذٰلک کا کاف مختلف کے مصدر محذوف کی صفت کے متعلق ہے والتقدیر مختلف اختلافا کائنا کذٰلک ای کاختلاف الثمار والجبال۔ سے اِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا العلماء کو یخشی کا فاعل اور اللہ مفعول۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۳۱﴾

سچا کرنے والی اس چیز کو جو آگے اس کے ہے تحقیق اللہ ساتھ بندوں اپنے کے البتہ خبردار ہے دیکھنے والا ہے

کتابیں نازل ہو چکی ہیں ان کی تصدیق کرتی ہے بیشک اللہ اپنے بندوں سے پوری طرح باخبر اور ان کے حالات کو دیکھنے والا ہے

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ

پھر وارث کیا ہم نے کتاب کا ان لوگوں کو برگزیدہ کیا ہم نے بندوں اپنے سے پس بعض ان میں سے

پھر اپنے بندوں میں سے جن کو ہم نے منتخب کیا ان کو کتاب کا وارث بنایا۔ سو ان میں سے بعض اپنے

ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ

ظلم کرنے والا ہے واسطے جان اپنی کے اور بعض ان میں سے میانہ رو ہے اور بعض ان میں سے آگے نکل جانے والا ہے ساتھ بھلائیوں کے

حق میں ظلم روا رکھتے ہیں اور بعض ان میں متوسط درجے کے ہیں اور بعض ان میں سے اللہ کے فضل سے نیکی کرنے میں پیش قدم

بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۳۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ [۱]

ساتھ حکم اللہ کے یہ وہ ہے بزرگی بڑی باغ ہیں ہمیشہ رہنے

ہیں۔ یہی سب سے بڑا فضل ہے۔ باغات ہیں ہمیشہ

يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ [۲] [۳]

کے کہ داخل ہوں گے ان میں گہنا پہنائے جائیں گے بیچ ان کے کنگن سونے کے اور موتی

رہنے کے جن میں وہ داخل ہوں گے وہاں وہ سونے کے کنگن اور موتی پہنیں گے اور

وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ [۴]

اور پوشاک ان کی بیچ اس کے ریشمی ہے اور کہیں گے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے دور کیا

وہاں ان کا لباس حریر (دیبا) ہوگا اور کہیں گے کہ اس خدائے ستودہ صفات کا شکر ہے کہ اس نے

عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا [۵]

ہم سے غم کو تحقیق رب ہمارا البتہ بخشنے والا قدردان ہے جس نے اتارا ہم کو

ہم سے غم کو دور کیا ہمارا رب یقیناً بخشنے والا (اور) شکریہ قبول کرنے والا ہے (اور وہ وہ ہے) جس نے ہم کو

دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا

بیچ گھر ہمیشہ رہنے کے مہربانی اپنی سے نہیں لگتی ہم کو بیچ اس کے محنت اور نہیں لگتی ہم کو

اپنے فضل سے دار بقا میں لا اتارا۔ اس میں نہ ہم کو کوئی تکلیف پہنچے گی نہ تھکاوٹ ہوگی

فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا

بیچ اس کے ماندگی اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے واسطے ان کے آگ ہے دوزخ کی نہیں

اور وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کی ہے ان کے لئے آتش دوزخ ہے نہ تو

يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ

حکم کیا جاتا ہے اوپر ان کے پس مر جائیں اور نہ ہلکا کیا جاوے گا ان سے عذاب اس کے سے

ان کو قضا ہی آئے گی کہ وہ مر جائیں اور نہ اس کا عذاب ان پر سے ہلکا کیا جائے گا۔

كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ﴿۳۶﴾ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ

اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم ہر کفر کرنے والے کو اور وہ چلاویں گے بیچ اس کے اے رب ہمارے

اسی طرح ہم ایک منکر کو سزا دیتے ہیں اور وہ اس میں فریاد کریں گے (اور کہیں گے) اے رب ہمارے

حل لغات:
[۱] جَنّٰتُ عَدْنٍ۔ یہ بدل ہے الفضل الکبیر سے یا مبتدا ہے اور خبر یدخلونہا۔
[۲] یُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ۔ جملہ دوسری خبر ہے جنٰت عدن کی یا حال مقدرہ۔ اَسَاوِرَ جمع ہے اَسْوِرَۃ کی اور اسورۃ جمع ہے سوار کی۔
[۳] وَلُؤْلُؤًا۔ اس کا عطف ہے محل من اساور پر۔

[۴] اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ۔ حَزَن بفتحتین اور حُزن بضم حاء و سکون زا دونوں کے معنی ہیں رنج و غم۔ اور اس کی مزید توضیح اوپر گزر چکی ہے [۵] اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ۔ مقامہ مفعل کا صیغہ ہے معنی ہیں اقامت کے اور اسم مفعول کا صیغہ اکثر اوقات مصدر کے معنی میں مستعمل ہوا کرتا ہے۔ خواہ کسی باب سے بھی ہو بولا کرتے★

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ف یعنی حکم کیا اور مقدر کیا کہ اس کتاب یعنی قرآن شریف کا وارث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت کے علماء کو بنا دیں گے ۱۲ فتح البیان ف اللہ تعالیٰ نے اس امت کو تین قسم کیا ایک ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ۔ وہ وہ ہیں جو فرائض ادا کریں مگر محرمات کے مرتکب ہوں۔ دوسرے مُقْتَصِدٌ جو واجبات کو ادا کریں اور حراموں کو چھوڑ دیں مگر کبھی بعضے مستحبات انسے رہ جاتے ہیں اور بعضے مکروہات کر بیٹھتے ہیں۔ تیسرے سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ۔ وہ وہ ہیں جو تمام واجبات اور مستحبات کو ادا کریں اور سب محرمات و مکروہات اور بعض مباحات کو چھوڑ دیں۔ نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ سابق بالخیرات وہ لوگ ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے اور مقتصد وہ جن کا حساب آسان ہوگا اور ظالم لنفسہ وہ ہیں جو میدان حشر میں مدتوں تک رنج و غم میں گرفتار رہیں گے۔ اخیر اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہوں گے اور کہیں گے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ۔ الآیۃ ۱۲ ابن کثیر عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ (مشکوۃ ص۴۸۶) یعنی نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ اللہ عزوجل کا فرمان جو اس آیت میں تین قسم کے لوگ بیان ہوئے ہیں وہ سب کے سب جنتی ہیں۔ آپ نے فرمایا اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيَخْرُجُوْنَ قَدِ امْتُحِشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهَرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً (متفق علیہ۔ مشکوۃ ص۴۸۸) یعنی جب جنت والے جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں داخل ہو چکیں گے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرمائیگا کہ جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے اسکو بھی نکالو پس وہ لوگ ایسے نکلیں گے کہ جل کر کوئلہ ہو گئے ہونگے۔ پھر انکو نہر الحیات میں ڈالا جائیگا۔ پھر وہ اس نہر میں سے ایسے ہو کر نکلیں گے کہ جس طرح کسی گھاس یا بوٹی کا بیج کوڑے میں پڑا ہوا پانی کی نمی پا کر اگتا ہے کہ نرم زرد رنگ اور مڑا ہوا ہوتا ہے۔ ایک روایت میں ہے

کہ پل صراط سے بعض لوگ ایسے ایک پلک مارنے میں گزر جائیں گے اور بعضے بجلی کی طرح، بعضے ہوا کی طرح، بعضے پرندکی طرح، بعضے تیز گھوڑے کی طرح، بعضے اونٹ کے دوڑنے کے موافق اور بعض صحیح سلامت گزر جائیں گے۔ بعض کچھ گرتے پڑتے زخمی ہوتے ہوئے پار اتر جائیں گے اور بعضے دوزخ میں ہی گر جائیں گے۔ پھر جب جنتی جنت میں ٹھکانے پہنچیں گے تب اللہ تعالیٰ سے اپنی اپنی جان پہچان والے ان مسلمانوں کے واسطے جھگڑنا شروع کریں گے۔ جو دوزخ میں گر گئے ہونگے۔ اللہ سبحانہ حکم فرمائیگا کہ جاؤ جس جس کو تم پہچانتے ہو نکال لاؤ۔ پس بہت سے لوگوں کو نکال کر لائیں گے اور عرض کریں گے کہ یارب! اب ہماری پہچان والوں میں سے کوئی دوزخ میں نہیں رہا تب حکم ہوگا کہ جس کے دل میں ایک دینار برابر ایمان ہو اسکو نکالو۔ اس دفعہ بھی بہت مخلوق نکلے گی۔ پھر حکم ہوگا جن کے دل میں آدھے دینار کے برابر ایمان ہو انکو نکالو پھر بہت خلقت نکلے گی۔ پھر حکم ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہو اسکو نکالو۔ پھر بھی بہت خلقت نکلے گی۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا کہ نبی اور فرشتے اور نیک مسلمان سب شفاعت کر چکے۔ اب ارحم الراحمین اسوقت اپنے ہاتھ پاک سے ایک قبضہ بھر کر ایسے لوگوں کو نکالیگا کہ جلکر کوئلہ ہو گئے تھے۔ پھر انکو نہر الحیات میں ڈالے گا۔ پھر ایسے ہو کر نکلیں گے جیسے چمکتے موتی۔ انکے گلے میں مہر ہوگی انکا نام عتقاء الرحمٰن ہوگا یعنی اللہ کے چھوڑے ہوئے ۱۲ مشکوۃ ص۴۸۹۔ حدیث التفاسیر

ف کا یہ کہ گھر اس سے پہلے کوئی نہ تھا ہر جگہ چل چلاؤ اور روزی کا غم اور دشمنوں کا ڈر رنج اور مشقت وہاں پہنچ کر سب گئے (موضح) ایک شخص نے کہا کہ حضور! دنیا میں نیند اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اس سے راحت ملتی ہے۔ کیا جنت میں بھی نیند ہوگی یا نہیں آپ نے فرمایا کہ نیند تو موت کی بہن ہے یہ جنت میں نہیں ہو سکتی۔ سائل نے پوچھا جنت میں پھر کس طرح راحت حاصل ہو سکے گی؟ آپ نے فرمایا وہاں تکان ہی نہ ہوگی۔ بلکہ دم بدم راحت عیش آرام چین تازگی رہے گی ۱۲۔ حدیث التفاسیر

ف۔ صحیح مسلم میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں کو جہنم میں نہ موت آئے گی کہ اس سے تکالیف کا خاتمہ ہو جائے اور نہ جئیں گے۔ ایسے ناشکروں کی یہی سزا ہے ۱۲۔

★ ہیں۔ مالہ معقول ای عقل۔ وقال تعالیٰ۔ نَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ اور مَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ اور یہ اسلیے کہ مصدر حقیقت میں مفعول ہی ہوتا ہے اور جب یہ ہے تو مفعول کا مصدر کے قائم مقام ہونا جائز ہوا۔ ۵ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ۔ نصب کہتے ہیں تعب و مشقت کو اور لغوب تکان ماندگی کو نیز لیو نیا۔ فی کے بعد ان ناصبہ مقدر ہے اسی وجہ سے نون اعرابی گر پڑا۔ ۵ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ۔ اصطراخ مصدر ہے باب افتعال کا مشتق ہے صراخ سے اور صراخ کہتے ہیں چیخنے چلانے کو چونکہ مستغیث بھی بوقت استغاثہ آواز بلند کرتا ہے اسلیے یہاں یہ اصطراخ معنی میں استغاثہ کے ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ

نکال ہم کو عمل کریں ہم اچھے سوائے اسکے کہ تھے ہم عمل کرتے وہ کیا نہیں عمر دی تم کو ہم نے

ہم کو (یہاں سے) نکال ہم نیک عمل کریں گے برخلاف ان کاموں کے جو ہم کیا کرتے تھے کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی کہ جو

مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا فَمَا

اسقدر کہ نصیحت پکڑے بیچ اسکے جو کوئی نصیحت پکڑتا اور آیا تھا تمہارے پاس ڈرانے والا پس چکھو پس نہیں

شخص نصیحت حاصل کرنا چاہتا کر سکتا اور تمہارے پاس (عذاب سے) ڈرانے والا بھی آیا سو مزہ چکھو (کیونکہ) ظالموں کے

لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ﴿٣٧﴾ إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ع ۴/۱۶

واسطے ظالموں کے کوئی مددگار تحقیق اللہ جانتا ہے پوشیدہ چیزیں آسمانوں کی اور زمین کی

لئے کوئی مددگار نہیں اللہ آسمانوں اور زمین کی تمام پوشیدہ و مخفی رازوں کو جاننے والا ہے

إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٣٨﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي

تحقیق وہ جاننے والا ہے بھید والی باتوں کو وہی ہے جس نے کیا تم کو جانشین بیچ

کیونکہ وہ دلوں کی باتوں تک کو جانتا ہے وہ وہ (ذات عزیز) ہے جس نے تم کو زمین میں (آباد)

الْأَرْضِ ۚ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ

زمین کے پس جو شخص کفر کرے پس اوپر اسکے کفر اسکا اور نہیں زیادہ کرتا کافروں کو

نائب بنایا سو جو راہ کفر اختیار کریگا وہ اپنے کفر کا آپ نقصان اٹھائے گا اور منکرین کا کفر

كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ

کفر ان کا نزدیک رب انکے مگر ناخوشی اور نہیں زیادہ کیا کافروں کو کفر انکے نے

خدا کے ہاں بھی ناراضگی ہی بڑھاتا ہے اور کافروں کا انکار اس طرح انکے گھاٹے میں اضافہ

إِلَّا خَسَارًا ﴿٣٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ

مگر نقصان کہہ کیا دیکھا تم نے شریکوں اپنوں کو جن کو پکارتے ہو تم

کر دیتا ہے پوچھئے کیا تم نے اپنے شریکوں کو نہیں دیکھا جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر

مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ

سوائے خدا کے دکھلاؤ مجھ کو کیا کچھ پیدا کیا ہے انہوں نے زمین میں سے یا واسطے انکے ساجھا ہے

پکارتے ہو۔ دکھاؤ تو سہی انہوں نے زمین سے کیا پیدا کیا ہے یا آسمانوں کے بنانے میں ان کا کچھ

فِي السَّمَاوَاتِ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَتٍ مِنْهُ ۚ بَلْ إِنْ يَعِدُ

بیچ آسمانوں کے یا دی ہے ہم نے انکو کوئی کتاب پس وہ اوپر دلیل کھلی کے ہیں اس سے بلکہ نہیں وعدہ

ساجھا ہے یا کیا ہم نے انکو کوئی کتاب دی ہے کہ وہ اسمیں سے کسی دلیل پر قائم ہیں (نہیں) بلکہ یہ ظالم

الظَّالِمُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ﴿٤٠﴾ إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ

دیتے ظالم بعضے انکے بعضوں کو مگر فریب دینا تحقیق اللہ نے تھام رکھا ہے

ایک دوسرے سے نرے دھوکے کی باتوں کا وعدہ کرتے چلے آتے ہیں بلاشبہ اللہ آسمانوں کو اور

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا

آسمانوں کو اور زمین کو اس سے کہ ٹل جاویں اپنی جگہ سے اور اگر ٹل جاویں نہ تھامے گا ان دونوں کو

زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ کہیں اپنی جگہ نہ چھوڑ دیں اور اگر وہ (اپنی جگہ سے) ٹل جائے تو اسکے سوا کوئی تھام

حل لغات

إِلَّا مَقْتًا۔ مقت کہتے ہیں بغض شدید کو اور خسار نقصان و زیاں کو۔ أَنْ تَزُولَا۔ یہ مفعول ہے یمسک کا بحذف مضاف ای کراہة ان تزولا اور اگر یمسک معنی میں منع کے اور امساک اکثر منع ہی کے معنی میں آتا ہے تو مضاف مقدر ماننے کی کچھ ضرورت نہ ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف یعنی دوزخ میں چلا چلا کر کہیں گے یا اللہ ایک بار ہم کو یہاں سے نکال اور پھر دنیا میں بھیج کہ ہم اچھے عمل کریں گے اللہ کو معلوم ہے کہ اگر دنیا میں آئیں تو بھی وہی کام کریں گے جس سے منع ہوا ہے۔ اور جانتا ہے یہ جھوٹے ہیں اسی واسطے انکا سوال قبول نہ فرمائیگا ۱۲ ابن کثیر

ف نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ ارْغَبُوْا فِیْمَا رَغَّبَکُمُ اللّٰهُ فِیْهِ وَاحْذَرُوْا مِمَّا حَذَّرَکُمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَخَافُوْا مِمَّا خَوَّفَکُمُ اللّٰهُ بِهٖ مِنْ عَذَابِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ جَهَنَّمَ فَاِنَّهَا لَوْ کَانَتْ قَطْرَةٌ مِّنَ الْجَنَّةِ مَعَکُمْ فِیْ دُنْیَاکُمُ الَّتِیْ اَنْتُمْ فِیْهَا حَلَّتْهَا لَکُمْ وَلَوْ کَانَتْ قَطْرَةٌ مِّنَ النَّارِ مَعَکُمْ فِیْ دُنْیَاکُمُ الَّتِیْ اَنْتُمْ فِیْهَا خَبَّثَتْهَا عَلَیْکُمْ۔ (ترغیب صفحہ ٦٥٩) یعنی اے مسلمانوں! اس چیز کی رغبت اور طلب کرو جسکے واسطے اللہ تعالیٰ نے رغبت دلائی ہے اور اس سے بچو جس سے بچنے کا حکم کیا ہے اور جس سے ڈرایا ہے اس سے ڈرو۔ یعنی عذاب پکڑ اور جہنم سے۔ دیکھو جنت ایسی نعمت ولذت والی ہے کہ اگر ایک قطرہ بھی دنیا میں آجائے تو جہان بھر بارونق ہو جائے۔ اور دوزخ ایسی بلا و مصیبت والی ہے کہ اگر ایک قطرہ بھی اسکا دنیا میں آجائے تو ساری دنیا کو خراب و برباد کر دے اور فرمایا آپ نے لَا تَنْسَوُا الْعَظِیْمَتَیْنِ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ثُمَّ بَکٰی حَتّٰی جَرٰی اَوْبَلَّ دُمُوْعُهٗ جَانِبَیْ لِحْیَتِهٖ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ مِنْ اَمْرِ الْاٰخِرَةِ لَمَشَیْتُمْ اِلَی الصَّعِیْدِ وَلَحَثَیْتُمْ عَلٰی رُءُوْسِکُمُ التُّرَابَ۔ (حوالہ مذکور) یعنی فرمایا کہ مت غافل ہو دو بھاری چیزوں سے یعنی جنت اور دوزخ سے پھر آپ اسقدر روئے کہ داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ پھر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم کو آخرت کی باتیں معلوم ہو جائیں جیسی مجھ کو معلوم ہیں تو تم جنگلوں میں چلاتے ہوئے اور اپنے سر پر خاک ڈالتے ہوئے پھرتے پھرو۔ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا وَاغْفِرْلَنَا (آمین)۔ (جنت اور اہل جنت کا بیان صفحہ ۹۶ و ۹۷ و ۲۰۱ و ۲۸۲ و ۳۸۳ و ۴۰۳ اور دوزخ اور اہل دوزخ کا بیان ۳۶۵ و ۳۶۱ و ۴۰۹ میں بھی لکھا گیا ہے)۔ نبی علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ساٹھ سال کی عمر دے دی اس کا کوئی عذر اب خدا کے ہاں نہیں چلے گا۔ الفاظ حدیث یہ ہیں اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلَی امْرِءٍ اَخَّرَ اَجَلَهٗ حَتّٰی بَلَغَهٗ سِتِّیْنَ سَنَةً لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی اَوَلَمْ نُعَمِّرْکُمْ الخ صحیح بخاری کتاب الرقاق میں ہے اس کا عذر خدا نے کاٹ دیا۔ اس حدیث کی اور بھی اسانید ہیں۔ اگر نہ بھی ہوتیں تو امام بخاریؒ کا اسے اپنی صحیح میں وارد کرنا ہی اسکا صحت کا کافی ثبوت ہے۔ ابن جریرؒ کا کہنا ہے کہ اس کی سند میں جانچ کی ضرورت ہے امام بخاریؒ کے صحیح کہنے کے مقابلہ میں ایک جو کی بھی قیمت نہیں رکھتا۔ نذیر سے مراد رسول ہے یا بڑھاپا۔ ابن عباس ؓ سے مرفوعاً یہ لفظ آئے ہیں۔ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَیْنَ اَبْنَاءُ السِّتِّیْنَ وَهُوَ الْعُمُرُ الَّذِیْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَوَلَمْ نُعَمِّرْکُمْ الخ یعنی قیامت کے دن پکارنے والا پکاریگا کہ کہاں ہیں ساٹھ برس کی عمر والے۔ پس اس آیت میں عمر کا ذکر ہے، اس سے یہی مراد ہے اور عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ قَالَ اَیُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَسَاءَ عَمَلُهٗ (ترمذی صفحہ ۲۲ جلد ۲) یعنی ایک شخص نے کہا حضورؐ اچھا آدمی کون ہے؟ آپ نے فرمایا جسکی عمر زیادہ ہو اور عمل نیک ہوں۔ اسنے پوچھا برا کون ہے؟ فرمایا جسکی عمر زیادہ ہو اور عمل برے ہوں ۱۲۔ حدیث التفاسیر۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ
کوئی شخص بھی اسکے بعد تحقیق وہ ہے تحمل والا بخشنے والا اور قسم کھائی انہوں نے ساتھ اللہ کے
نہ سکتا تھا وہ بیشک بردبار اور بخشنے والا ہے اور انہوں نے اللہ کی بڑی پکی

جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى
سخت قسم اپنی اگر آوے انکے پاس ڈرانے والا البتہ ہوویں گے بہت راہ پانیوالے سے ہر ایک
قسمیں کھائی تھیں کہ اگر انکے پاس کوئی ڈرانے والا آئے گا۔ تو وہ سب قوموں میں سے زیادہ راہِ راست

الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ۙ ﴿۴۲﴾ اسْتِكْبَارًا
امت سے پس جب آیا انکے پاس ڈرانے والا نہ زیادہ کیا انکو مگر بیزاری بسبب تکبر کرنے کے
پہ ہونگے۔ مگر جب انکے پاس ڈرانے والا آپہنچا تو اس سے انکی بیزاری ہی بڑھی (اور یہ برائی) دنیا

فِى الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ؕ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ
بیچ زمین کے اور مکر کرنے برائی کے اور نہیں گھیرتا مکر برا فقط مکر کرنے والوں کو
میں اپنے کو بڑا سمجھنے اور بری تدبیریں سوچنے (کیوجہ) سے ہوئی اور بری تدبیر کرنے والے کی تدبیر اسی پر لوٹ کر

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ
پس نہیں انتظار کرتے مگر عادت پہلوں کی کا پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے عادت اللہ کے
پڑتی ہے تو کیا یہ لوگ پہلے لوگوں کے سے برتاؤ کا انتظار کر رہے ہیں۔ سو آپ اللہ کے دستور میں کوئی تبدیل

تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿۴۳﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى
بدل ڈالنا اور ہرگز نہ پاویگا تو واسطے عادت اللہ کے پھیر دینا کیا نہیں سیر کی انہوں نے بیچ
نہیں پائیں گے اور نہ آپ اللہ کے دستور میں کوئی تغیر پائیں گے کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں

الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا
زمین کے پس دیکھیں کیونکر ہوا آخر کام ان لوگوں کا کہ پہلے ان سے تھے اور تھے
سو انہیں چاہئے کہ وہ ان لوگوں کا انجام دیکھیں جو ان سے پہلے ہو چکے ہیں، حالانکہ وہ ان سے از روئے قوت

اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَىْءٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا
بہت سخت ان سے قوت میں اور نہیں ہے اللہ اس لائق کہ عاجز کرے اسکو کوئی چیز بیچ آسمانوں کے اور نہ
زیادہ بڑھے ہوئے تھے اور اللہ ایسا نہیں کہ آسمانوں میں اور زمین میں کوئی چیز اسکو عاجز کر سکے

فِى الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿۴۴﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا
بیچ زمین کے تحقیق وہ ہے جاننے والا قدرت والا اور اگر پکڑے اللہ لوگوں کو ساتھ اسکے
اور وہ بلاشبہ (ہر ایک بات کو) جاننے والا اور قدرت والا ہے اور اگر خدا لوگوں کے اعمال پر مواخذہ

كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ
کہ کماتے ہیں نہ چھوڑے اوپر پشت زمین کے کوئی چلنے والا لیکن وہ ڈھیل دیتا ہے انکو ایک وقت
کرنے لگتا تو روئے زمین پر کوئی جاندار نہ بچتا۔ لیکن وہ انکو ایک وقت مقررہ تک ڈھیل دیتا

مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ ع ۵ ۱۶
مقرر تک پس جب آویگا وقت مقرر انکا پس تحقیق اللہ ہے ساتھ بندوں اپنے کے دیکھنے والا
رہتا ہے پھر جب انکا مقررہ وقت آجائے گا۔ پس وہ اپنے بندوں کو دیکھ لے گا۔

حل لغات
ما زادھم الا نفورا استکبارا۔ استکبارا مفعول لہ ہے

ای للاستکبار فی الارض ۔ ومکر السیئ ۔ مکر کی اضافت السیئ کی طرف، اضافت جنس کی ہے نوع کی طرف جسطرح علم الفقہ اور حرفۃ الحدادۃ۔ مکر السیئ منصوب ہے فعل مقدر کی وجہ سے والتقدیر ومکروا المکر السیئ ۔ وکانوا اشد منھم قوۃ ۔ اشد خبر ہے کانوا کی اور قوۃ تمیز اشد سے پھر جملہ محل میں نصب کے ہے بنابر حال ہونے کے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں مشرکوں کو تنبیہ کی ہے کہ جن معبودوں کو تم اٹھتے بیٹھتے پکارتے ہو انکے نام کے نعرے لگاتے ہو انکو اپنا حاجت روا و مشکل کشا سمجھتے ہو وہ تو بالکل عاجز و محتاج ہیں ان میں کچھ بھی طاقت و قدرت نہیں نہ تو وہ خود خالق ہیں نہ ہماری مخلوق میں انکی کوئی شراکت و ساجھا ہے۔ ہاں خدا تعالیٰ جو سچا معبود ہے اس کی طاقت و قدرت کو دیکھو کہ آسمان و زمین اسی کے حکم سے قائم ہیں۔ ہر ایک اپنی اپنی جگہ تھما ہوا ہے ذرا جنبش نہیں کھا سکتا ہر مخلوق اسکی قدرت عظیمہ کی مظہر ہے۔ اس کی وحدانیت کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ آسمان و زمین اسکے حکم سے اپنی جگہ قائم ہیں۔ اگر یہ گر جائیں اپنی جگہ سے زائل ہو جائیں تو کسی پیر و فقیر، جن بھوت، نبی و ولی، بزرگ، غوث و قطب، فرشتہ وغیرہ میں طاقت نہیں کہ انہیں تھام لیں۔ اس آیت میں رد ہے ان منطقیوں، فلسفیوں، سائنسدانوں کا جو کہتے ہیں کہ آسمان و زمین گردش میں ہیں۔ ابن جریر میں ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو جب یہ خبر پہنچی کہ کعب نے کہا آسمان ایک فرشتے کے کندھے پر چکر کھاتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ کعب نے جھوٹ کہا اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ الآیہ۔ سند اسکی صحیح ہے۔ حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں میں نے اس اثر کو فقیہ علی بن ابراہیم کی کتاب سیر الفقہا میں بھی دیکھا ہے۔ امام مالکؒ بھی اس عقیدہ کی تردید کرتے ہیں۔ بلکہ آیت ہٰذا سے دلیل لی ہے اور اس حدیث سے بھی جس میں ہے کہ توبہ کا دروازہ بند نہ ہوگا جبتک آفتاب مغرب سے طلوع نہ ہو حدیث صحیح ہے (ابن کثیر) اگر اللہ کا حلم اور مغفرت نہ ہو تو لوگوں کے گناہوں کے سبب آسمان و زمین قائم نہ رہیں پھر کس کی طاقت ہو قائم کرے

ف۲ محمد بن کعب فرماتے ہیں تین کاموں کا کرنے والا نجات نہیں پا سکتا ان کاموں کا وبال ضرور ہے (۱) مکر و فریب (۲) بغاوت (۳) وعدہ خلافی پھر یہ آیت پڑھی۔ [illegible]

ف۳ یعنی تو اللہ تعالیٰ کی عادت اور اسکا برتاؤ ٹلتا ہوا نہ پائیگا۔ جب یہ لوگ کسی طرح حق کو نہ مانیں گے تو اگلے کافروں کی طرح ان پر بھی عذاب نازل ہوگا۔ کتاب و سنت کے مسائل کی تکذیب اور حق کی مخالفت کی وجہ سے خدا کے عذاب کے مستحق ہو جائیں گے۔ جس قوم کی تباہی و بربادی کی مشیت الٰہی مقتضی ہوتی ہے پھر اسکے بدلنے اور ہٹانے پر کوئی بھی قدرت نہیں رکھتا ۱۲۔

ف۴ یعنی باوجود ظلم کے ہم مخلوق کے ساتھ بردباری کرتے ہیں۔ اگر ان کے اعمال پر فی الفور پکڑ لیں تو پشت زمین پر کوئی جاندار باقی نہ رہے سب کو ہلاک کر ڈالیں۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا نزدیک ہے ابن آدم کی شامت سے جانور اپنے سوراخ کے اندر عتاب الٰہی میں گرفتار ہو جاویں پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ روایت کیا اسکو ابن ابی حاتم نے لیکن اللہ تعالیٰ حلیم ہے ایک مدت مقررہ تک مہلت دیتا ہے اور پکڑنے میں جلدی نہیں کرتا۔ ۱۲ ابن کثیر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ یاسین مکی ہے اور اس میں تراسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

سورہ یٰسین مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں ۸۳ آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

يٰسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣﴾ عَلٰى صِرَاطٍ

ق قسم ہے قرآن حکمت کی تحقیق تو البتہ بھیجے ہوؤں سے ہے اوپر راہ

یٰسین قسم ہے قرآن باحکمت کی بیشک آپ رسولوں میں سے ہیں اور سیدھی راہ

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ

سیدھی کے وہ اتارا ہے خدا غالب مہربان نے تو کہ ڈراوے تو اس قوم کو کہ نہیں ڈرائے گئے

پر ہیں (یہ قرآن) غالب و مہربان (خدا) کی طرف سے نازل کیا گیا ہے تاکہ آپ اس قوم کو ڈرائیں جس کے باپ

اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ

باپ انکے پس وہ بے خبر ہیں البتہ تحقیق ثابت ہوئی بات اوپر بہتوں انکے کے پس وہ

دادا نہیں ڈرائے گئے تھے سو وہ غفلت میں پڑے ہیں بیشک انہیں سے اکثر عذاب کے مستوجب ہو چکے ہیں سو وہ

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ

نہیں ایمان لاتے وہ تحقیق کیا ہم نے بیچ گردنوں انکے کے طوق پس وہ ٹھوڑیوں تک ہیں

ایمان نہیں لائیں گے ہم نے انکی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں جو ٹھوڑیوں تک ہیں اس سے

فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ

پس وہ سر اونچا کرنے والے ہیں اور کی ہم نے آگے انکے سے ایک دیوار اور پیچھے انکے سے

انکے سر اوپر کو رہ گئے اور ہم نے آگے انکے ایک دیوار اور انکے پیچھے ایک دیوار کھڑی کر دی اس

سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٩﴾ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ

ایک دیوار پس ڈھانکا ہم نے انکو پس وہ نہیں دیکھتے ہیں وہ اور برابر ہے اوپر انکے کیا ڈراوے تو انکو

طرح ہر طرف سے گھیر دیا سو وہ نہیں دیکھتے اور انکے حق میں برابر ہے کہ آپ انکو ڈرائیں

اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ

یا نہ ڈراوے تو انکو نہیں ایمان لانے کے وہ سوائے اسکے نہیں کہ ڈراتا ہے تو اس شخص کو کہ پیروی کرے قرآن کی

یا نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے آپ صرف اسکو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت پر چلے اور

وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿١١﴾ اِنَّا

اور ڈرے خدا سے بن دیکھے پس خوشخبری دے اسکو ساتھ بخشش اور ثواب بزرگ کے تحقیق

بن دیکھے اللہ سے ڈرے۔ سو ایسے شخص کو اجر عظیم اور مغفرت کی خوشخبری دیجئے بیشک

نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۣؕ وَكُلَّ شَيْءٍ

ہم زندہ کریں گے مردوں کو اور لکھا ہم نے جو آگے بھیجا انہوں نے اور نشانیاں انکی کو اور ہر چیز

ہم مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور جو کچھ وہ آگے بھیجتے اور جو پیچھے چھوڑ جاتے ہیں اسکو ضابطہ تحریر میں لے آتے ہیں

وقف غفران

منزل ۵

حل لغات ۱ یٰسٓ خبر ہے مبتدا محذوف کی ای ہٰذہ یٰس یا مفعول ہے فعل محذوف کا ای اقرأ یٰس ۲ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ۔ واؤ قسمیہ القرآن الحکیم مقسم بہ
اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ جواب قسم ہے عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ دوسری خبر ہے ان کی یا المرسلین کی ضمیر سے حال واقع ہوا ہے تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ۔ تنزیل منصوب ہے بنا بر مدح کے ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف صحیح بات یہی ہے کہ یہ حروف مقطعات ہیں ان کا معنی اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے حدیث میں ہے ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورہ یٰسٓ ہے۔ جو یہ سورت اللہ کی رضا مندی کے لیے پڑھے اسکو دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب ملے گا (ترمذی و دارمی) حدیث جندب میں ہے جو رات کو یہ سورت پڑھے گا اللہ اسکو بخش دے گا (ابن حبان و مالک و ادب المفرد) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے جو ہر رات سورہ یٰسٓ پر مداومت کرے گا وہ شہید ہو کر مرے گا۔ (الطبرانی) دارمی نے بسند صحیح کہا کہ عطا کی روایت میں ہے کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی ہے کہ جو سورہ یٰسٓ صبح پڑھے گا اسکی حاجت پوری ہوگی۔ ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں یہ سورت میری امت کے ہر آدمی کو یاد ہو۔ علماء نے یہ کہا ہے جس مشکل کے لیے یہ سورت پڑھی جائے اللہ تعالیٰ اسکو آسان فرما دیتا ہے۔ جان کنی کے وقت پڑھنے سے روح کا نکلنا سہل ہو جاتا ہے۔ صفوان رضہ کہتے ہیں یہ سورت قریب المرگ کے پاس پڑھنے سے اللہ تعالیٰ اسپر تخفیف فرماتا ہے (ابن کثیر) امام احمد نے معقل بن یسار رضہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ پڑھو اس سورت کو اپنے مردوں پر یعنی جو قریب المرگ ہوں۔ نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ طٰہٰ اور سورہ یٰسٓ کو آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے ایک ہزار سال قبل پڑھا۔ فرشتوں نے سن کر کہا اس امت کو مبارک ہو جس پر یہ نازل ہوگی اور انکے دلوں کو بشارت ہو جو انکو اٹھائیں گے اور ان زبانوں کے لیے مبارک ہو جو انکو پڑھیں گی۔ حضرت ابوبکر و ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مَنْ قَرَءَ یٰسٓ اِلٰی قَوْلِہٖ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ وَ دَعَا عَلٰٓی اَثَرِهَا اُسْتُجِیْبَ لَهٗ۔ جو سورہ یٰسٓ کو شروع سے مرسلون تک پڑھ کر دعا کرے اسکی دعا قبول ہوگی (ابو الشیخ وفضائل)

ف یعنی جس میں سراسر حکمت و دانائی کی باتیں بھری ہوئی ہیں ۱۲

ف جسمیں نہ افراط ہے نہ تفریط دین و دنیا دونوں میں نبی علیہ الصلاۃ والسلام سیدھے راستہ پر تھے

ف قول سے مراد وہ ہے جو روز ازل میں فرمایا تھا لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔ میں دوزخ کو جنوں اور آدمیوں سے بھرونگا یعنی ازلی کافروں سے جیسے ابوجہل وغیرہ۔

ف یعنی ہدایت اور حق پر آنے کی ان سے امید نہیں۔ ابن عباس رضہ نے اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا الآیہ کی تفسیر میں کہا یعنی انکے ہاتھ گردنوں پر جکڑے ہوئے ہیں۔ ہاتھ پھیلا کر کوئی نیکی نہیں کر سکتے۔ کہا مجاہد نے فہم مقمحون کا معنی یہ کہ سر اونچا کیے ہوئے ہیں اور ہاتھ انکے منہ پر رکھے ہوئے تو وہ ہر خیر سے بند ہیں۔ وجعلنا من بین الآیہ۔ کہا مجاہد نے ان کے آگے اور پیچھے دیوار ہے یعنی حق سے رکاوٹ سو حیران و متردد ہیں۔ فاغشینٰهم یعنی ہم نے انکی آنکھوں کو ڈھانک دیا حق سے کہ دیکھتے نہیں یعنی حق سے فائدہ نہیں لیتے اور نیکی کی طرف راہ نہیں پاتے ۱۲ ابن کثیر

ف۔ نبی علیہ الصلاۃ والسلام نماز میں قرآن شریف پڑھتے بلند آواز سے تو قریش کے جلتے ناراض ہوتے۔ ایک مرتبہ ان میں سے کچھ لوگ آمادہ ہو کر اٹھے کہ آپ کو پکڑ کر کچھ ایذا پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے انکی مشکیں بندھ گئیں اور اندھے ہو گئے۔ پس آپ کے پاس آئے اور کہا اللہ کے واسطے اور ہمارا قرابت کا حق سمجھ کر ہمارے واسطے دعا کر دو۔ آپ نے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے انکو اچھا کر دیا اور سورۃ کے شروع سے لا یؤمنون تک آیتیں نازل ہوئیں۔ چنانچہ ان لوگوں میں سے کوئی ایک بھی اسلام نہ لایا۔ ۱۲ لباب ص۱۹۵ ج۲۔

★ اور یہ مصدر ہے معنی میں مفعول کے شہ لِتُنْذِرَ قَوْمًا لام متعلق ہے تنزیل کے یا مرسل محذوف کے جسپر لمن المرسلین دلالت کرتا ہے۔ شہ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ۔ اعناق جمع ہے عنق کی اور عنق کہتے ہیں گردن کو۔ اسیطرح اغلال جمع غل غل کے معنی ہیں طوق۔ اذقان جمع ذقن کی اور ذقن کہتے ہیں ٹھوڑی کو۔ شہ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ۔ مقمح جو اپنا سر اوپر کو اٹھائے ہوئے ہو اونٹ جب اپنا سر اٹھائے ہوئے ہوتا اور پانی پینے کے لیے نہ جھکتا تو بعیر قامح بولا جاتا ہے شہ وَ سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ الخ سواءٌ مصدر ہے معنی میں مستو کے اور انذرتھم اور ام لم تنذرھم کے دونوں فعل معنے میں ہیں مصدر کے ای مستو عندھم انذارک ایاھم وعدمہ اور اس کی مزید تحقیق سورہ بقرہ کے رکوع ایک میں گزر چکی اسکے ساتھ اسے بھی ملا کر پڑھو۔ شہ وَخَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ بالغیب حال ہے خشی کے فاعل یا مفعول سے پہلی صورت میں تقدیر عبارت یوں ہوگی خاف عقابہ وہو غائب عنہ اور دوسری صورت میں یوں خاف فی سریرتہ۔ شہ انا نحن نحی۔ انا مبتدا خبر ہے جسطرح ایک شاعر کے مصرع انا ابو النجم وشعری شعری۔ میں اور ممکن ہے کہ نحی خبر ہو اور نحن تاکید ہو انا کی اول۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَحْصَيْنَٰهُ فِيٓ إِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿١٢﴾ وَٱضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا أَصْحَٰبَ ٱلْقَرْيَةِ

شمار کر رکھا ہے ہم نے اسکو بیچ لوح محفوظ کے ف۱ اور بیان کر واسطے انکے ایک مثال رہنے والے گاؤں کی

اور ہر ایک چیز کو ہم نے واضح کتاب میں ضبط کر رکھا ہے اور (اے پیغمبر!) انکو ایک بستی والوں کا قصہ سنایئے جب

إِذْ جَآءَهَا ٱلْمُرْسَلُونَ ﴿١٣﴾ إِذْ أَرْسَلْنَآ إِلَيْهِمُ ٱثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا

جس وقت کہ آئے انکے پاس بھیجے ہوئے جب بھیجے ہم نے طرف انکے دو پیغمبر پس جھٹلایا انہوں نے ان دونوں

وہاں کئی رسول آئے تھے جب بھیجے انکی طرف (اول) دو کو بھیجا تو انہوں نے انہیں جھٹلا دیا

فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوٓا۟ إِنَّآ إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ ﴿١٤﴾ قَالُوا۟ مَآ

پس قوت دی ہم نے ساتھ تیسرے کے پس کہا انہوں نے تحقیق ہم طرف تمہارے بھیجے گئے ہیں ف۲ کہا انہوں نے نہیں

پھر تیسرے کے ذریعے سے انکی تائید کی سو ان تینوں نے کہا کہ ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں انہوں نے کہا تم

أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَآ أَنزَلَ ٱلرَّحْمَٰنُ مِن شَىْءٍ إِنْ

تم مگر بشر مانند ہمارے اور نہیں اتارا رحمٰن نے کچھ چیز نہیں

ہمارے جیسے بشر ہی تو ہو اور خدا نے کچھ بھی نازل نہیں فرمایا، تم محض جھوٹ بولتے ہو

أَنتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ﴿١٥﴾ قَالُوا۟ رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّآ إِلَيْكُمْ

تم مگر جھوٹے ف۳ کہا انہوں نے رب ہمارا جانتا ہے تحقیق ہم طرف تمہارے

(یعنی سوائے جھٹلانے کے اور کچھ نہیں ہے) انہوں نے کہا کہ ہمارا رب جانتا ہے کہ ہم کو تمہاری ہی طرف

لَمُرْسَلُونَ ﴿١٦﴾ وَمَا عَلَيْنَآ إِلَّا ٱلْبَلَٰغُ ٱلْمُبِينُ ﴿١٧﴾ قَالُوٓا۟

البتہ رسولوں سے ہیں اور نہیں اوپر ہمارے مگر پہنچا دینا پیغام ظاہر کہا انہوں نے

بھیجا گیا ہے اور ہمارا فرض تو صرف پیغام صریح کا پہنچا دینا ہے انہوں نے کہا

إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۖ لَئِن لَّمْ تَنتَهُوا۟ لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ

تحقیق ہم بد جانتے ہیں رہنا تمہارا اگر نہ باز رہو گے البتہ سنگسار کر دینگے ہم تم کو اور

ہم تو آپ لوگوں کو منحوس سمجھتے ہیں اگر تم (اپنی مساعی سے) باز نہ آئے تو ہم تم کو پتھروں سے ہلاک کر دینگے

لَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوا۟ طَٰٓئِرُكُم مَّعَكُمْ ۚ

البتہ پہنچیگا تم کو ہم سے عذاب درد دینے والا کہا انہوں نے بدی تمہاری ساتھ تمہارے ہے

اور تم کو ہماری جانب سے بہت دردناک سزا ملے گی رسولوں نے کہا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے

أَئِن ذُكِّرْتُم ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ﴿١٩﴾ وَجَآءَ

کیا نصیحت دیے جاتے ہو اور فال پکڑتے ہو تم بلکہ تم ایک قوم ہو حد سے نکل جانے والے ف۴ اور آیا

کیا تم کو اگر نصیحت کی جائے تو یہ نحوست ہے بلکہ تم حد سے گزرنے والے ہو اور شہر کے دور

مِنْ أَقْصَا ٱلْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱتَّبِعُوا۟

کنارے دور اس شہر کے سے ایک مرد دوڑتا ہوا کہا اے قوم میری پیروی کرو

کے مقام سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا۔ اس نے کہا اے میری قوم! ان رسولوں کی بات

ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿٢٠﴾ ٱتَّبِعُوا۟ مَن لَّا يَسْـَٔلُكُمْ أَجْرًا وَهُم مُّهْتَدُونَ ﴿٢١﴾

بھیجے گیوں کی پیروی کرو اس شخص کی کہ نہیں مانگتا تم سے مزدوری اور وہ راہ پائے ہوئے ہیں ف۵

مانو ان لوگوں کی بات مانو جو تم سے کسی عوض معاوضے کے خواہاں نہیں اور راہ راست پر ہیں۔

منزل ۵

حل لغات ف۱ فِیۡۤ اِمَامٍ مُّبِیۡنٍ امام مفرد بھی ہے اور جمع بھی۔ مفرد ہے تو وزن پر ہے کتاب اور حجاب کے جمع ہے تو وزن پر ہے جبال کے۔ امام کہتے ہیں پیشوا اور شارع عام کو اور مبین معنی میں مظہر کے۔ ف۲ وَاضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلًا قرآن میں ضرب المثل کا استعمال دو معنوں میں ہوا ہے ایک کسی حالت غریبہ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف صحابہؓ و تابعین کی ایک جماعت نے کہا ہے آثار سے مراد مسجد کی طرف چل کر جانے والوں کے قدموں کے نشان ہیں۔ ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو سلمہ مدینہ کے کنارے میں رہا کرتے تھے۔ انہوں نے مسجد کے قریب آ کر رہنے کا ارادہ کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا جتنی دور سے چل کر نماز کے لیے آؤ گے اتنا ہی ثواب زیادہ ملے گا تمہارے قدموں کے نشان لکھے جاتے ہیں تب وہ منتقل نہ ہوئے۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ میں تصریح ہے دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ۔ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ۔ سے لوح محفوظ یا نامۂ اعمال مراد ہے (ابن کثیر و فتح) یہ بھی معنی ہیں کہ نیک و بد اعمال جو آگے بھیج چکے اور بعض اعمال کے اچھے برے اثرات یا نشان جو پیچھے چھوڑ گئے۔ مثلاً کوئی کتاب تصنیف کی یا علم سکھایا۔ یا عمارت بنائی یا کوئی رسم ڈالی نیک یا بد سب اسمیں داخل ہیں ۱۲

ف یہ حضرت عیسیٰؑ کے شاگرد تھے جو ملک روم کی ایک بستی انطاکیہ میں بھیجے گئے تھے جنکا نام یوحنا، شمعون اور شکون تھا۔ ابن عباسؓ نے فرمایا حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں میں سے تھے اللہ تعالیٰ نے انکو پیغمبری عطا فرمائی ان کے بعد پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک کوئی پیغمبر نہیں ہوا ۱۲۔

ف کافر لوگ انبیاء کو بوجہ بشر ہونے کے جھٹلاتے تھے کہنے لگے تم تو ہماری طرح انسان ہو۔ تمہاری طرف وحی آئی ہے ہماری طرف کیوں نہیں آئی اگر تم رسول ہوتے تو فرشتے ہوتے۔ اکثر کافر اسی شبہ کی وجہ سے پیغمبروں کی تکذیب کرتے ہیں ۱۲۔

ف یعنی جب کوئی جواب نہ آیا تو رسولوں سے کہنے لگے تمہاری شومی کو ہم پر وبال آیا اور جاہلوں بے سمجھوں کی عادت ہے کہ جو چیز انکو پسند خاطر ہو اسکو مبارک سمجھیں اور جس سے نفرت ہو اسکو نامبارک جانیں۔ جب کوئی مصیبت یا نعمت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ اس چیز کی شومی یا برکت سے ہے۔ (فتح) تین سال تک ملک روم میں باشندگان انطاکیہ پر سخت قحط پڑا۔ جن لوگوں نے پیغمبروں سے گستاخی کی تھی وہ جذام میں مبتلا ہو گئے اپنی بداعمالی کو تو نہ دیکھا پیغمبروں کو منحوس بتانے لگے۔ جیسے آجکل اہل بدعت موحدین اہلحدیثوں کو منحوس بتاتے ہیں کہتے ہیں میاں جب سے انہوں نے تیجہ، دسواں، چالیسواں، برسی، عرس، قوالیاں باجے گاجے وغیرہ رسوم بند کیے ہیں تب سے ملک میں کال پڑنے لگا۔ اہل توحید کو کہتے ہیں میاں تمہارے قدم کیا آئے قحط اور نااتفاقی کی بلا ہم پر ٹوٹ پڑی یہ سب تمہاری نحوست ہے۔ العیاذ باللہ ورنہ پہلے ہم اچھے آرام و چین کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ اگر گھروں میں پھوٹ ڈال دی کہ صاحب یہ شرک ہے اور یہ بدعت ہے نماز نہ پڑھو گے تو کافر ہو گے۔ یہ کام نہ کرو اور یہ سنت ہے۔ یہ کرو وغیرہ وغیرہ۔ بس اپنے وعظ و نصیحت سے ہم کو معاف رکھو اگر تم گمراہی سے باز نہ آؤ گے تو سخت تکلیف و عذاب پہنچا کر سنگسار کر ڈالیں گے اس قسم کی باتیں کہنے والے آشنا نہیں سمجھتے کہ برے کام خود کریں اور جو انکو انکے شرکیہ بدعیہ برے افعال سے منع کریں ان کو منحوس کہیں۔ واہ کیا خوب! اسی واسطے رسولوں نے کہا کہ تمہاری برائیاں جو تم سے جدا نہیں ہوتیں وہی تمہاری بدبختی کا سبب ہیں۔ یوں سمجھے کہ تکذیب مرسلین اور کفر و عناد کی شامت سے قحط وغیرہ پڑا ہوگا یا مرسلین کے سمجھانے پر آپس میں اختلاف ہوا کسی نے مانا کسی نے نہ مانا اسکو نامبارک کہا۔ اَئِنْ ذُکِّرْتُمْ اسکا جواب محذوف ہے۔ یعنی کیا اگر کوئی تم کو نصیحت دیوے تو اس سے شومی و نامبارکی سمجھو گے؟ گمراہی میں حد سے گزرنا تمہاری عادت ہے اسی واسطے اپنے خیر خواہ کو نامبارک سمجھتے ہو۔ ۱۲ جامع البیان و فائدہ ستاریہ وغیرہ۔

ف اُس آدمی کا نام حبیب نجار تھا۔ وہ شہر کے قریب ایک غار میں عبادت کیا کرتا تھا۔ جب اُس نے پیغمبروں کا قصہ سنا تو جلدی سے دوڑتا ہوا شہر میں آیا۔ علامہ قرطبیؒ نے کہا وہ ان لوگوں میں سے تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کے ظہور سے پہلے ایمان لے آئے تھے ۱۲ فائدہ ستاریہ

★ ایسی حالت کے ساتھ جو پہلی حالت کے مانند ہے تطبیق دیتے ہیں۔ دوسرے کسی حالت غریبہ کو بے قصد و تطبیق لوگوں کے لیے بیان کرنے میں جیسے کی مثال ہے ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ۔ اور دوسری کی وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ۔ ۔ کہ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۔ یہ اصحاب القریہ سے بدل اشتمال ہے۔

ک فَعَزَّزْنَا۔ عزز کا معنی میں ہے قوی بنانا۔ بولا کرتے ہیں عَزَّزَ الْمَطَرُ الْاَرْضَ اِذَا لَبَّدَهَا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَا لِيَ لَآ اَعۡبُدُ الَّذِيۡ فَطَرَنِيۡ وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۲﴾

اور کیا ہے میرے نہیں کرنا عبادت کروں میں اس شخص کی کہ پیدا کیا مجھ کو اور طرف اسی کے پھیرے جاؤ گے

اور کیا وجہ ہے کہ میں اسکی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور سب اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے

ءَاَتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنۡ يُّرِدۡنِ الرَّحۡمٰنُ

کیا پکڑوں میں سوائے اس کے معبود اگر چاہے خدا میرے تئیں

کیا خدا کو چھوڑ کر ایسے معبود اختیار کروں کہ اگر خدا مجھے تکلیف پہنچانا چاہے تو انکی

بِضُرٍّ لَّا تُغۡنِ عَنِّيۡ شَفَاعَتُهُمۡ شَيۡـئًا وَّلَا يُنۡقِذُوۡنِ ﴿۲۳﴾

ایک نقصان نہ کفایت کرے مجھ سے سفارش انکی کچھ اور نہ چھڑا دیں مجھ کو

سفارش نہ مجھے کچھ فائدہ پہنچا سکے اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں

اِنِّيۡۤ اِذًا لَّفِيۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّيۡۤ اٰمَنۡتُ بِرَبِّكُمۡ

تحقیق میں اسوقت البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہوں گا تحقیق میں ایمان لایا ساتھ پروردگار تمہارے کے

اگر میں ایسا کروں تو میں یقینا صریح گمراہی میں جا پڑوں گا میں تمہارے پروردگار پر ایمان لایا ہوں سو میری

فَاسۡمَعُوۡنِ ﴿۲۵﴾ قِيۡلَ ادۡخُلِ الۡجَـنَّةَ ؕ قَالَ يٰلَيۡتَ

پس سنو بات میری کہا گیا اس کو داخل ہو بہشت میں کہا میں نے اے کاش

بات سنو ارشاد ہوا کہ جا جنت میں داخل ہو۔ اس نے عرض کی کہ اے کاش!

قَوۡمِيۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِيۡ رَبِّيۡ وَجَعَلَنِيۡ مِنَ

قوم میری جانتی وہ ساتھ اس چیز کے کہ بخشا مجھ کو رب میرے نے اور کیا مجھ کو

میری قوم کو بھی یہ بات معلوم ہوتی کہ کس سبب سے میرے رب نے مجھے بخشا ہے اور اپنے معززین میں

الۡمُكۡرَمِيۡنَ ﴿۲۷﴾ وَمَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلٰى قَوۡمِهٖ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ

کرم کئے گیوں سے اور نہیں اتارا ہم نے اوپر قوم اسکی کے پیچھے اس کے سے

قرار دیا ہے اور اس کے بعد ہم نے اسکی قوم پر آسمان سے کوئی

مِنۡ جُنۡدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنۡزِلِيۡنَ ﴿۲۸﴾ اِنۡ كَانَتۡ

کوئی لشکر آسمان سے اور نہیں تھے ہم اتارنے والے نہیں تھا عذاب انکا

لشکر نہیں اتارا اور نہ ہمیں (لشکر) اتارنے کی ضرورت تھی وہ عذاب تو بس ایک

اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمۡ خٰمِدُوۡنَ ﴿۲۹﴾ يٰحَسۡرَةً

مگر ایک آواز تند پس اسوقت وہ بجھے ہوئے تھے اے ارمان

سخت آواز تھی کہ وہ بجھ کر رہ گئے ایسے بندوں کے

عَلَى الۡعِبَادِ ۚ مَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ

اوپر بندوں کے کہ نہیں آیا انکے پاس کوئی پیغمبر مگر تھے ساتھ اسکے

حال پر افسوس ہے انکے پاس کوئی رسول نہیں آیا جس کی انہوں نے

يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمۡ يَرَوۡا كَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنَ الۡقُرُوۡنِ

ٹھٹھا کرتے کیا نہیں دیکھا انہوں نے کتنے ہلاک کئے ہم نے پہلے ان سے قرنوں سے اہل زمانے

ہنسی نہ اڑائی ہو کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ان سے قبل ہم نے کتنی قوموں کو ہلاک کیا ہے جو (پھر)

حل لغات

ف بما غفرلی ربی۔ ما موصولہ ہے یا مصدریہ اور باء متعلق ہے یعلمون کے۔

ف فاذا ھم خامدون۔ خامدون مشتق ہے خمود سے اور خمود کہتے ہیں آگ کے بجھ جانے کو بولا کرتے ہیں خمدت النار اذا طفئت۔ یہاں خامدون کنایہ ہے میتون سے۔

ف کم اھلکنا۔ کم خبریہ ہے اور اس کا عامل اھلکنا ہے بعد الم یرو کیونکہ کم کا ماقبل اس میں کبھی عمل نہیں کیا کرتا۔ اگرچہ خبریہ ہی کیوں نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ہماری ابتدا و انتہا دونوں اسی کے ہاتھ میں ہیں پھر ایسے مالک کو چھوڑ کر دوسروں کی پوجا کرنی بڑی نادانی ہے جنکو تم نے معبود ٹھیرا رکھا ہے انکو کچھ اختیار نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو وہی اللہ کرے یا نہ کرے۔ یہ میری تکلیف دور نہیں کر سکتے۔ اگر میں قادر، نافع ضار کو چھوڑ کر عاجز بے بس کو معبود بناؤں، انکی نذر نیاز کروں اور ان کی پوجا اختیار کروں تو بڑا گمراہ ہو جاؤں ۱۲ ابن کثیر و جامع۔

ف۲ قوم نے انسے دشمنی کی مار ڈالا مگر بہشت میں بھی قوم کی خیر خواہی رہی کہ اگر میرا حال معلوم کریں تو سب ایمان لا کر جنتی بن جائیں ۱۲ اعلام و موضح

ف۳ فرشتوں کی فوج تو نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے آئی تھی۔ امم سابقہ کیلئے فوج نہیں آئی بلکہ ہوا سے، زلزلے سے، چنگھاڑ سے تباہ و برباد ہوتے ۱۲۔

ف۴ ان آیات میں اللہ نے جس نیک بندے کا ذکر ہے انکا نام حبیب نجار تھا۔ یہ بہت نرم دل اور سخی تھے جو کماتے تھے اسکا آدھا حصہ راہ للہ خیرات کر دیا کرتے تھے۔ انہوں نے خدا کے ان تینوں نبیوں کی تابعداری کرنے کے لیے قوم کو سمجھایا مگر قوم نے نہ مانا بلکہ انکو شہید کر ڈالا آخر کار خود بھی ہلاک ہوئے۔ جبرئیل علیہ السلام نے شہر کے دروازے پر کھڑے ہو کر آواز دی وہ سب مر گئے۔ بعض کا قول ہے کہ یہ بستی انطاکیہ کے علاوہ کوئی اور بستی تھی۔ اور ابو سعید خدری رضی اور دیگر سلف نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے بعد نزول تورات کے کسی امت کو سب کے سب کو ہلاک نہیں کیا لقولہ تعالیٰ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى ۱۲ جامع و

ف۵ جیسے پہلے لوگ خدا کے رسولوں کے ساتھ ہنسی مذاق و تمسخر کرتے تھے ایسے ہی آجکل نام کے مسلمان اہل بدعت رسولوں کے تابعداروں اہلحدیثوں کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے آمین۔ حدیث ابو موسیٰ اشعری رضی میں ہے کہ رسولوں کی مثال بارش کی سی ہے اور لوگ قائم مقام زمین کے ہیں۔ بعض زمین بارش سے فیض اٹھا کر پھلتی پھولتی ہے اور دوسری بنجر و شور زمین کہ بارش سے اس کو کچھ فیض نہیں اسی طرح بعضے لوگ رسولوں کی اطاعت کر کے فائدہ مند ہوتے ہیں یعنی جنت حاصل کر لیتے ہیں اور بعضے نافرمان رہ کر جنت سے محروم اور عذاب کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ یہ حدیث گویا آیت کی تفسیر ہے ۱۲ فائدہ ستاریہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٣١﴾ وَإِن كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا

یہ کہ وہ طرف انکی نہ پھیرے جائیں گے اور نہیں ہیں سب مگر سب جمع ہو کر نزدیک ہمارے

وہ انکی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے اور سب کے سب ہمارے روبرو حاضر کئے

مُحْضَرُونَ ﴿٣٢﴾ وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا

حاضر کئے گئے ہیں ف اور نشانی ہے واسطے انکے زمین مردہ کہ زندہ کیا ہم نے اسکو

جائیں گے اور انکے لئے ایک نشان مردہ زمین ہے ہم نے اس کو زندہ

وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا

اور نکالا ہم نے اسمیں سے اناج پس اسی سے کھاتے ہیں وہ ف اور کئے ہم نے بیچ اس کے

(اور شاداب) کیا اور اسمیں سے اناج نکالا سو اس سے لوگ کھاتے ہیں اور اسمیں کئے کھجور کے

جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ﴿٣٤﴾

باغ کھجوروں سے اور انگوروں سے اور جاری کئے ہم نے بیچ اسکے چشموں سے

اور انگوروں کے باغات لگائے اور اسمیں چشمے جاری کئے

لِيَأْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٥﴾

تاکہ کھاویں میووں اس کے سے اور نہیں کیا اس کو ہاتھوں انکے نے کیا پس شکر نہیں کرتے

تاکہ لوگ اس کے پھلوں میں سے کھائیں اور ان چیزوں کو انکے ہاتھوں نے نہیں بنایا پھر کیوں (خدا کے) شکر گزار نہیں ہوتے

سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ

پاک ہے وہ جس نے پیدا کئے جوڑے سب چیزوں کے اس چیز سے کہ اگاتی ہے زمین

پاک ہے وہ ذات جس نے ان سب چیزوں کے جوڑے بنائے انہیں سے جنکو زمین اگاتی ہے اور خود

وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾ وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ

اور جانوں انکی سے اور اس چیز سے کہ نہیں جانتے ف اور نشانی ہے واسطے انکے رات کہ

انکو بھی اور ان چیزوں کو جو انکے علم میں بھی نہیں (جوڑا جوڑا بنایا) اور ان لوگوں کے لئے رات بھی ایک نشانی ہے

نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ ﴿٣٧﴾ وَالشَّمْسُ

کھینچتے ہیں ہم اسمیں سے دن کو پس ناگہاں وہ آنیوالے ہیں بیچ اندھیروں کے ف اور سورج

کہ اسمیں سے ہم دن کو نکال لیتے ہیں سو وہ یکایک اندھیرے میں رہ جاتے ہیں اور آفتاب اپنی

تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَ

چلتا ہے ان مکانوں میں کہ مقرر ہیں واسطے اسکے حکم خداوند غالب جاننے والا کا ہے اور

قرارگاہ کی طرف چلا جا رہا ہے یہ اندازہ ہے اس خدا کا جو (ہر چیز پر) غالب اور (ہر چیز سے) باخبر ہے اور

الْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿٣٩﴾

چاند کو مقرر کر دیں ہم نے اسکی منزلیں یہاں تک کہ ہو جاوے مانند شاخ کھجور سوکھی کے ف

چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کر دیں یہاں تک کہ وہ (کھجور کی) پرانی شاخ کی مانند رہ جاتا ہے

لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ

نہیں سورج لائق ہے واسطے اسکے کہ پالیوے اور نہ رات آگے بڑھنے والی ہے

نہ سورج کے لئے زیبا ہے کہ وہ چاند کو جا لے اور نہ رات ہی پہلے نمودار ہو سکتی ہے

حل لغات

أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ـ یہ بدل ہے کم اہلکنا سے ـ وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ ـ آیۃ خبر مقدم ہے اور الارض المیتۃ موصوف صفت مبتدا ـ لہم یا تو آیۃ ہی کے متعلق ہے کیونکہ وہ معنے میں ہے علامۃ کے یا فعل مقدر کے متعلق ہو کر آیۃ کی صفت ـ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ فجر اور تفجیر دونوں کے ایک معنی ہیں یعنی بہا ★

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی وہ دُنیا کا عذاب تھا اور آخرت کی سزا الگ رہی یہ نہ سمجھو کہ ہلاک ہو کر اور پھر واپس نہیں آتے تو بس قصہ ختم۔ نہیں سب کو ایک دن خدا کے ہاں حاضر ہونا ہے جہاں بلا استثناء سب مجرم پکڑے ہوئے آئیں گے ۱۲ موضح الفرقان۔ ف۲ ایسے ہی ہم مُردوں کو بھی جلا دیں گے۔ یعنی اللہ کی توحید اور حشر اجساد کے حق ہونے کی یہ بڑی نشانی ہے کہ وہ ذات پاک مردہ زمین کو جلا کر اس میں دانے اور کھجور و انگور وغیرہ اگاتا ہے۔ اس میں اثبات ہے معاد کا اور رد ہے منکرین قیامت کا ۱۲ فائدہ ستاریہ۔ ف۳ یعنی نباتات میں، انسانوں میں اور دوسری مخلوقات میں جن کی انہیں پوری خبر بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جوڑے بنائے ہیں خواہ تقابل کی حیثیت سے جیسے عورت، مرد نر، مادہ، کھٹا، میٹھا، سفید، سیاہ، دن، رات، اندھیرا، اجالا یا تماثل کی حیثیت سے جیسے یکساں رنگ اور مزے کے پھل اور ایک شکل و صورت کے دو جانور۔ بہر حال مخلوقات میں کوئی مخلوق نہیں جسکا مماثل یا مقابل نہ ہو۔ یہ صرف خدا ہی کی ذات پاک ہے جسکا نہ کوئی مقابل ہے نہ مماثل نہ شریک۔ وہ ہر قسم کی شراکت سے پاک ہے ۱۲۔
ف۴ معلوم ہوا کہ رات دن سے پہلے ہے کیونکہ رات میں سے دن کھینچ کر نکالا جاتا ہے اور پھر اسمیں ڈالا جاتا ہے گویا رات تہہ ہے اور دن طراز۔ ف۵ معلوم ہوا سورج اور چاند گھومتے ہیں آسمان و زمین نہیں گھومتے۔ صحیحین میں ابوذرؓ سے مرفوعاً آیا ہے کہ یہ آفتاب جاتا ہے یہاں تک کہ سجدہ کرتا ہے نیچے عرش کے پھر اذن مانگتا ہے پس اذن دیا جاتا ہے یعنی حکم ہوتا ہے جہاں سے نکلتا ہے وہیں سے نکل کر طلوع ہو پھر قریب ہے کہ سجدہ کریگا اور اذن مانگے گا پس نہیں اذن دیا جائیگا۔ بلکہ کہا جائیگا جہاں غروب ہوا تھا وہیں سے نکل پس آفتاب مغرب کی طرف سے نکلے گا۔ یہ ہے مراد اسی آیت سے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مستقر اس کا عرش کے نیچے ہے۔ بس جتنی بات اللہ و رسول نے فرمائی ہے اسپر ایمان لانا ضروری ہے پوری کیفیت اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے ۱۲ بخاری مصری صـ۱۲۲ جلد۲ و ترمذی کتاب التفسیر و فائدہ ستاریہ۔ موضح میں ہے چاند اور سورج چلتے ہیں مہینے کے آخر تو چاند چھپ گیا جب بڑھا تو نظر آیا۔ پھر منزل منزل بڑھتا چلا۔ جب تک پھر اسی طرح آ پہنچا کھجی سا نظر آیا۔ پھر کھجی سا ہو کر چھپا۔ بیچ میں بڑھ کر پورا ہوا اور گھٹا۔ منزلیں ہیں اٹھائیس۔

★ لے جانا جس طرح تبع اور تتبیع دونوں کے معنی ہیں پھولنا۔ من العیون اصل میں بعضاً من العیون ہے موصوف کو حذف کر کے صفت کو اسکے قائم مقام رکھ دیا سے سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ۔ سبحان علم ہے تسبیح کا اور تسبیح معنی میں ہے تبعید کے مشتق ہے سبح فی الارض والماء اذا ابعد فیہما سے اور اسی سے ہے فرس سبوح۔ واسع الجری۔ پھر یہ منصوب ہے مفعول مطلق ہونیکی وجہ سے اور فعل ناصب محذوف ای اسبح سبحانہ۔ سے وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا۔ لمستقر کا لام معنی میں ہے الی کے اور مستقر صیغہ ہے ظرف کا مستقر کہتے ہیں ٹھکانے کو سے وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ۔ القمر منصوب ہے فعل مضمر کی وجہ سے جسکی تفسیر فعل مذکور کر رہا ہے ای وقدرنا القمر قدرناہ منازل اور علم نحو میں اسی کو اما اضمر عاملہ علی شریطۃ التفسیر کہتے ہیں۔ منازل معنی میں ہے ذا منازل کے جسطرح عیشۃ راضیۃ میں راضیۃ معنی میں ذات رضا کے سے حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ۔ عاد معنی میں ہے رجع کے عرجون کہتے ہیں پتلی اور ٹیڑھی ٹہنی کو عرجون بوزن فعلون مشتق ہے انعراج سے اور انعراج کہتے ہیں کسی چیز کے ٹیڑھے ہونے کو اور بعض کہتے ہیں جس شاخ میں خوشہ لٹکا ہوتا ہے اسے عرجون کہتے ہیں۔ قدیم کہتے ہیں پرانے کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٤٠﴾ وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا
دن کے اور سب ستارے بیچ آسمان کے چلتے ہیں ف اور نشانی ہے واسطے انکے کہ اٹھایا ہم نے
اور تمام (اجرام فلکی) اپنے اپنے مدار میں تیرتے رہتے ہیں اور انکے لئے ایک نشانی یہ ہے کہ ہم نے انکی

ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿٤١﴾ وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ
باپ انکے کو بیچ کشتی کے بھری ہوئی کے ف اور پیدا کیا ہم نے واسطے انکے مانند اس کشتی کے
نسل کو (نوح کی) بھری ہوئی کشتی میں سوار کردیا اور انکے لئے ہم نے کشتی ہی کی طرح چیزیں پیدا کیں

مَا يَرْكَبُونَ ﴿٤٢﴾ وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ
جو سواری کرتے ہیں ف اور اگر چاہیں غرق کردیں ہم انکو پس نہیں مددگار واسطے انکے اور نہ وہ
جن پر یہ سوار ہوتے ہیں اور اگر ہم چاہیں تو انہیں غرق کردیں پھر نہ انکا کوئی فریادرس ہو اور نہ

يُنقَذُونَ ﴿٤٣﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿٤٤﴾ وَإِذَا قِيلَ
چھڑائے جاویں گے مگر رحمت ہماری سے اور فائدہ پہنچایا انکو ایک وقت مقرر تک ف اور جب کہا جاتا
چھڑائے جاسکیں مگر ہاں یہ ہماری مہربانی ہے اور وقت مقرر تک انکو نفع پہنچانا ہے اور جب انکے

لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٥﴾ وَ
واسطے انکے ڈرو اس عذاب سے کہ آگے تمہارے ہے اور جو پیچھے تمہارے ہے شاید کہ تم رحم کیے جاؤ اور
کہا جاتا ہے کہ تم اس سزا سے ڈرو جس سے دوچار ہو اور جو بعد کو ہوگی تاکہ تم پر رحم کیا جائے (تو پرواہ نہیں کرتے)

مَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٤٦﴾
نہیں آتی پاس انکے کوئی نشانی نشانیوں رب انکے مگر تھے اس سے منہ پھیرنے والے ف
انکے پاس انکے رب کی طرف سے کوئی نشانی ایسی نہیں آئی۔ جس سے انہوں نے منہ نہ موڑا ہو

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا
اور جب کہا جاتا ہے واسطے انکے خرچ کرو اس چیز سے کہ دیا تم کو اللہ نے کہتے ہیں وہ جو کافر ہیں
اور جب انکے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے تم کو دیا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو۔ تو یہ کافر ایمان لانے والوں سے

لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا
ان لوگوں کو کہ ایمان لے آئے ہیں کیا کھلاویں ہم اسکو کہ اگر چاہتا اللہ کھلادیتا اسکو نہیں تم مگر
(دلیل) کہتے ہیں کہ کیا ہم کسی ایسے شخص کو کھانا کھلائیں۔ جس کو خدا چاہتا تو خود کھلاتا تم تو صریح

فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ
بیچ گمراہی ظاہر کے ف اور کہتے ہیں کب ہے یہ وعدہ اگر ہو تم
گمراہی میں ہو اور یہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (بتاؤ) کہ یہ وعدہ (قیامت) کب پورا

صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾ مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ
سچے نہیں انتظار کرتے مگر ایک آواز تند کا کہ پکڑے انکو اور وہ
ہوگا یہ لوگ بس ایک آواز سخت کے منتظر ہیں جو انکو اچانک آ پکڑے گی اور وہ

يَخِصِّمُونَ ﴿٤٩﴾ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ
باہم جھگڑتے ہوں پس نہ سکیں گے وصیت کرنا اور نہ طرف اہل اپنی کے
وہ جھگڑ رہے ہوں گے پھر یہ نہ تو کسی کو وصیت کرسکیں گے اور نہ اپنے اہل وعیال کے پاس لوٹ کر

حل لغات

لہ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ۔ کلٌّ کی تنوین مضاف الیہ محذوف کے عوض میں ہے اصل میں تھا کلُّ واحد۔ کل اگرچہ لفظ کے اعتبار سے مفرد ہے مگر معنی کے لحاظ سے جمع اس لیے یسبحون جمع کا صیغہ لایا گیا۔ یسبحون مشتق ہے سباحۃ سے اور سباحۃ کہتے ہیں سہولت و آسانی کے ساتھ چلنے کو۔ ٹ خَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ۔ لهم کی ضمیر راجع ہے ذریۃ کی طرف او محتمل ہے کہ عباد کی طرف عائد ہو جو مرجع ہے آیۃ لھم کے ھم کا اور یہی توجیہ درست ہے کیونکہ کئی ضمیروں کا شیٔ واحد کی طرف عود کرنا مستحسن ہے اور مثلہ کا من زائدہ ہے والمعنی وخلقنا لھم مثلہ جیسے طور تنبتُ بالدھن من زائدہ ہیں
ٹ فلا صریخ لھم۔ صریخ کہتے ہیں فریاد کے پہنچنے والے کو

ٹ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ۔ یخصمون اصل میں یختصمون تھا۔ تاء کو ساکن کرکے صاد میں ادغام کردیا اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے خاء کو کسرہ کی حرکت دے دی۔ اختصام کہتے ہیں باہم جھگڑنے کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ۱۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ سورج پھر رہا ہے آسمان وزمین ساکن ہیں۔ ابن حزمؒ نے کہا کہ آسمان ساکن ہے سورج اور چاند تارے سب پھرتے ہیں۔ آسمان ایک جسم ہے کہ شمس وقمر اسمیں تیرتے چلے جاتے ہیں وہ انکا مزاحم نہیں ہوتا اور ان سیاروں کے گھومنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ آسمان کا وجود ہی نہ ہو جیسے بعض بے دین ملحد کہتے ہیں کہ آسمان کوئی چیز نہیں صرف منتہاء بصر کا نام ہے حالانکہ مشاہدہ اور قرآن وحدیث سے ثابت ہے اسکا انکار کرنا کفر اور قرآن وحدیث کو جھٹلانا ہے (العیاذ باللہ)۱۲

ف ۲ مراد نوح علیہ السلام کی کشتی ہے جو اسباب وتمام قسم کے حیوانات اور جانوروں سے بھری ہوئی تھی اور ذریات وہ جو اپنے باپوں کی پشت میں تھی ۱۲ جامع

ف ۳ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ وہ کشتیاں ہیں جو بعد نوح علیہ السلام کے بنائی گئیں مثل کشتی نوحؑ کے ۱۲ ابن کثیرؒ

ف ۴ یعنی جو لوگ کشتیوں جہازوں میں سفر کرتے ہیں اگر ہم انکو غرق کر دیں تو کوئی بھی انکا فریادرس نہ ہو اور نہ کوئی اس مصیبت سے چھڑا سکے لیکن ہم اپنی رحمت سے ان کو دریا میں چلاتے اور وقت مقررہ تک سلامت رکھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ دریائی سفر میں بھی اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگے اسی کو پکارے۔ خواجہ خضر پیر فقیر وغیرہ کو پکارنا اور دعا مانگنا شرک ہے۔ اسمیں ان لوگوں کا بھی رد ہے جو کہتے ہیں کہ پیر جیلانیؒ نے بارہ برس کی ڈوبی ہوئی کشتی مع سامان اور زندہ سواریوں کے نکال دی تھی اور پھر اس کو کرامت اولیاء سمجھتے ہیں۔ قرآن مجید کے خلاف ایک بے سند بات کو کرامت سمجھنا سراسر گمراہی ہے۔ بھلا یہ نہیں سمجھتے کہ کشتی کو ڈبویا کس نے تھا۔ یعنی اللہ کے ڈبانے کو کس کی طاقت کہ نکالے۔ غور کرو اور عقیدہ درست کرو خدا ہدایت دے آمین۔

ف ۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مَا بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ سے آخرت مراد ہے۔ پس عمل کرو آخرت کے لیے اور مَا خَلْفَکُمْ سے مراد دنیا ہے پس نہ فریفتہ ہو جاؤ اس پر وجیز وجامع وغیرہ

سامنے آتا ہے جزا کا دن پیچھے چھوڑتے اپنے اعمال (موضح) سورہ ابراہیم رکوع ۲ و ۵۔ سورہ رعد رکوع ۲۔ سورہ مومنون رکوع ۵۔ سورہ شوریٰ رکوع ۳ و ۵۔ سورہ نحل رکوع ۵۔ لقمان رکوع ۲۔ فاطر رکوع ۱ روم رکوع ۲۔ حم سجدہ رکوع ۵۔ مومن رکوع ۷ میں بھی اس مضمون کی آیتیں ہیں یعنی جن میں اللہ تعالیٰ کی قدرت انعامات اور دلائل ذات وصفات الٰہیہ کا بیان ہے اور اس قسم کی خبیث دہریہ خیالات کی تردید میں ہیں جنکا یہ قول ہے کہ جہان کا کارخانہ خود بخود عادت اور تاثیرات اشیاء کی وجہ سے ہے کوئی اسکا خالق ومالک نہیں ہے پس اللہ تعالیٰ نے ایسا بیان اتارا کہ یہ لوگ عقلمند ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ تو غور وفکر سے سورج اور چاند کی پیدائش طلوع وغروب وعروج نزول اور زراعت و پھل پھول اور انسان وحیوان کی پیدائش اور موت وحیات اور صحت وامراض اور ذکور وإناث اور مولود وعقیم اور امیر وفقیر اور حسین وقبیح وغیرہ ہوتے ہیں اور رات دن کے بدلنے اونچی نیچی اور پہاڑوں زمینوں کے ہزاروں طرح کے انقلابوں میں نظر کرکے ہر ایک بات کی ایسی کل بتادیں جس سے ان کارخانوں کا خود بخود ہونا ثابت ہو جائے اور کسی خالق کے ماننے کی ضرورت نہ رہے۔ جب ایسا نہ کر سکیں اور انشاء اللہ تعالیٰ کبھی کوئی ایسا نہیں کر سکتا تو پھر انصاف اور عقل سلیم تو یہی حکم کریگی کہ اس خالق کو مانو جو اپنے اختیار سے جب کبھی جو کچھ چاہتا ہے کرڈالتا ہے۔ جس چیز میں جب چاہے کچھ اثر اور خاصیت رکھ دے جب چاہے اس خاصیت کو باطل کر دے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اور اس موقع پر ان حضرات کو بھی ہوشیار ہونا اور جاگنا چاہیئے جو یوں کہہ دیتے ہیں کہ مخالفین سے مناظرہ کرنے کو منطق اور فلسفہ وغیرہ کا سیکھنا فرض ہے کیونکہ وہ قرآن کو تو تسلیم نہیں کرتے بلکہ عقلی دلائل سے قابو میں آئیں گے۔ گویا ان کے نزدیک قرآن مجید مخالفین اسلام کے عاجز وساکت کرنے پر ہدایت پر لانے کا کام نہیں دے سکتا اس میں عقلی دلائل نہیں ہیں سو بہت عاجزی سے ان کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر سچے ہیں تو ان آیتوں میں جن کا حوالہ اس تقریر میں دیا گیا ہے عقلی دلائل کا نہ ہونا بھلا ثابت تو کر دکھائیں۔ اللہ اکبر جس کی نسبت اللہ پاک نے فرمایا کہ جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا یعنی اے رسولؐ! تو اس قرآن کے ذریعہ سے تمام جہان سے مقابلہ اور مناظرہ کر، وہ کافی نہ ہوں اور فلسفیوں کے ڈھکوسلے کافی ہوں ۱۲ حدیث التفاسیر۔

ف ۶ یعنی جب ان کو فقراء صحابہؓ پر خرچ کرنے کے لیے کہا جاتا تو یوں جواب دیتے کہ جس کو اللہ نے بھوکا رکھا باوجود قدرت کے روزی نہیں دی ہم کیوں اسے کھانا کھلائیں اور اللہ کی مرضی کا خلاف کریں یہ اپنے کفر وتمرد کی وجہ سے بطور استہزاء کہتے تھے (جامع)

اگر یہ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ بھی کفار کے قول کا تتمہ ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ اے گروہ مومنین تم صریح گمراہی میں پڑے ہو جو ایسے لوگوں کا پیٹ بھرنا چاہتے ہو۔ جنکا پیٹ خدا بھرنا نہیں چاہتا۔ لیکن ظاہر یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کفار کو خطاب ہے کہ کس قدر بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں۔ شاہ عبدالقادر صاحبؒ لکھتے ہیں یہ گمراہی ہے نیک کام میں تقدیر کا حوالہ اور اپنے مزے میں لالچ پر دوڑنا (موضح وغیرہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَرْجِعُونَ ﴿۵۰﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ

پھر جاوینگے اور پھونکا جاویگا بیچ صور کے پس ناگہاں وہ قبروں میں سے طرف

جا سکیں گے اور جب صور پھونکا جائے گا تو یہ فوراً قبروں سے (نکل نکل کر) اپنے رب کی طرف

رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ﴿۵۱﴾ قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۜ

رب اپنے کے دوڑیں گے کہیں گے اے وائے ہمکو کس نے اٹھایا ہمکو خوابگاہ ہماری سے

چلیں گے کہیں گے ہائے کم بختی! ہمیں کس نے ہماری خوابگاہوں سے جگا دیا۔

هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ﴿۵۲﴾ إِن كَانَتْ

یہ ہے جو کچھ وعدہ کیا تھا خدا نے اور سچ کہا تھا پیغمبروں نے نہیں تھا ہونا

یہ وہی قیامت ہے جس کا وعدہ خدائے رحمٰن نے ہم سے کیا تھا اور رسولوں نے واقعی سچ کہا تھا محض ایک آواز کی

إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿۵۳﴾

مگر ایک آواز تند پس اسوقت وہ سب نزدیک ہمارے حاضر کیے ہوئے ہیں پس

تو ہوگی کہ وہ یکایک سب کے سب ہمارے حضور لا حاضر کئے جائیں گے

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ

پس آج کے دن نہ ظلم کیا جاویگا کوئی جی کچھ اور نہ جزا دیئے جاؤ گے مگر جو کچھ تھے تم

سو اس دن کسی شخص پر کچھ ظلم نہ کیا جائیگا۔ اور تم کو بدلہ ویسا ہی ملے گا جیسے اعمال کا جو تم

تَعْمَلُونَ ﴿۵۴﴾ إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ ﴿۵۵﴾ هُمْ

کرتے تحقیق رہنے والے بہشت کے آج کے دن بیچ ایک کام کے خوش ہیں وہ

کیا کرتے تھے بلاشبہ اہل جنت اس دن اپنے مشغلوں میں دل بہلا رہے ہونگے وہ

وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيهَا

اور بیبیاں انکی بیچ سایوں کے اوپر تختوں کے تکیے لگائے ہوئے واسطے انکے بیچ اسکے

اور انکی بیبیاں (درختوں کے) سایے میں تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے انکو وہاں تمام

فَاكِهَةٌ وَلَهُم مَّا يَدَّعُونَ ﴿۵۷﴾ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ ﴿۵۸﴾

میوہ اور واسطے انکے جو کچھ چاہیں گے سلام کہا جائیگا رب مہربان کی طرف سے

میوے میسر ہوں گے اور جو کچھ وہ طلب کریں گے انکو ملیگا پروردگار کی طرف سے انکو سلام پہنچایا جائیگا

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿۵۹﴾ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي

اور جدا ہو جاؤ آج کے دن اے گنہگارو! کیا نہیں عہد کیا تھا طرف تمہارے اے بیٹو

اور اے مجرمو آج تم الگ ہو جاؤ اے بنی آدم! کیا میں نے تم سے اس بات کا

آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿۶۰﴾ وَ

آدم کے یہ کہ نہ عبادت کرو تم شیطان کی تحقیق وہ واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر اور

عہد نہیں لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور

أَنِ اعْبُدُونِي ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ أَضَلَّ

یہ کہ عبادت کرو میری یہ ہے راہ سیدھی اور البتہ تحقیق گمراہ کیا

یہ کہ میری ہی پرستش کرنا یہی سیدھی راہ ہے اور وہ تم میں سے لوگوں کو

حل لغات

۱ مِنَ الْاَجْدَاثِ

اِلٰی رَبِّہِمْ یَنْسِلُوْنَ۔ اجداث جمع ہے جدث کی اور جدث کہتے ہیں قبر کو ینسلون لیا گیا ہے نسلان سے اور نسلان کہتے ہیں تیزی کے ساتھ چلنے کو ۲ مِنْ مَّرْقَدِنَا مرقد مصدر میمی یا ظرف مکان لیا گیا ہے رقاد سے اور رقاد کہتے ہیں سونے کو ۳ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰکِہُوْنَ۔ شغل اس حالت کو کہتے ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف صفحہ ۴۹۰-۴۹۱ جلد ۵ وغیرہ میں بھی اچانک قیامت کے آجانے کا بیان ہے اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ہے وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا طَرَفَتْ عَیْنَایَ اِلَّا ظَنَنْتُ اَنَّ شُفْرَیَّ لَا یَلْتَقِیَانِ حَتّٰی یَقْبِضَ اللّٰہُ رُوْحِیْ وَلَا رَفَعْتُ قَدَحًا اِلٰی فِیْ فَظَنَنْتُ اَنِّیْ وَاضِعُہٗ حَتّٰی اَقْبَضَ وَلَا لَقَمْتُ لُقْمَۃً اِلَّا ظَنَنْتُ اَنِّیْ لَا اُسِیْغُھَا حَتّٰی اَغُصَّ بِھَا مِنَ الْمَوْتِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ وَّمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ (ترغیب) یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جس وقت آنکھ کھلتی ہے تو یہ گمان رکھتا ہوں کہ شاید پلک جھپکنے سے پہلے موت آجائے۔ اور جب پانی یا کھانے کا برتن منہ سے لگاتا ہوں تو یہ گمان ہوتا ہے کہ شاید برتن کو زمین پر رکھنے سے قبل ہی موت آجائے اور جب لقمہ منہ میں رکھتا ہوں تو یہ خیال ہوتا ہے کہ شاید یہ لقمہ گلے سے اترنے بھی نہ پائے اور موت آجائے اور قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے جس چیز کا تم کو وعدہ دیا جاتا ہے وہ ضرور آنیوالی ہے اور تم اسکو پھیر یا ہٹا نہیں سکتے۔ احدیث التفاسیر! جس طرح کوئی کسی چیز کا منتظر ہوتا ہے اسی طرح کا فر لوگ قیامت کا حال سنکر مسخراپن اور تعجب سے یہ بات مسلمانوں سے کہتے تھے کہ جو کچھ تم قیامت کا حال کہتے ہو کہ مرکر پھر جینا ہوگا اور وہاں آخرت میں ہم پر عذاب ہوگا اور تم بڑے عیش و آرام میں ہوگے۔ اگر یہ تمہارا بیان سچ ہے تو آخر اس کا ظہور کب ہوگا؟ یاد رہے قیامت کی ابتداء پہلے صور سے ہوگی جسکو نفخۃ الفزع کہتے ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کافروں منکرین قیامت کے جواب میں فرمایا کہ جب یہ لوگ ایک منتظر آدمی کی طرح قیامت کے انتظار میں ہیں تو ان کو ایک سخت آواز کا انتظار کرنا چاہیے کہ لوگ اپنے دنیا کے کاروبار میں معمول کے موافق اسی طرح مصروف ہوں گے جسطرح آج مصروف ہیں کہ یکایک ایک سخت آواز آئیگی کہ تمام دنیا فنا ہو جائے گی۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اور صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کی روایت سے جو تفسیر اس پہلے صور کی آئی ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ بازار میں کپڑے کے تھان دوکاندار خریداروں کو کھول کھول کر دکھا رہے ہونگے۔ حوضوں اور نہروں کی مرمت کھیتوں اور باغوں میں پانی پہنچانے کی غرض سے ہو رہی ہوگی۔ اپنے جانوروں کا دودھ لوگ دوہتے ہونگے کچھ لوگ کھانا کھانے بیٹھے ہونگے اتنے میں وہ کپڑے کا تھان کھلے کا کھلا رہ جائے گا۔ ہاتھ کا نوالہ ہاتھ میں رہے گا اور منہ کا منہ میں دھرا ہوا دودھ اور مرمت کیے ہوئے حوض اور نہریں یہ سب کچھ یوں ہی پڑا رہے گا۔ کہ یکایک صور کی آواز سے سب مخلوق اسطرح فنا ہو جائیگی کہ نہ کوئی اپنے مال کی کسی کو کچھ وصیت کر سکے گا نہ گھر سے باہر گیا ہوا شخص پھر کر گھر آسکے گا۔ اس کے بعد چالیس برس تک دنیا ویران پڑی رہیگی۔ پھر دوسرا صور پھونکا جاویگا جس کا ذکر آگے کی آیت میں ہے۔ کہ اس دوسرے صور کی آواز سے سب جی اٹھیں گے اور اپنے رب کے روبرو حاضر ہونے کے لیے قبروں سے نکل کر چلیں گے اس دوسرے صور کا نام نفخۃ البعث ہے۔ دونوں صور کے مابین چالیس برس کے زمانہ میں عذاب قبر موقوف ہو جائیگا اور عذاب قبر والے لوگوں کو ایک غنودگی سی آجائیگی اسی واسطے جب یہ لوگ دوسرے صور کی آواز سے جاگ اٹھیں گے تو اپنی قبروں کو اپنی خوابگاہ قرار دیکر کہدیں گے کہ افسوس ہمکو ہماری خوابگاہ سے کس نے اٹھا دیا؟ دیندار لوگ جواب دیں گے کہ اللہ اور اللہ کے رسول نے جس وعدے کو تم لوگ دنیا میں جھٹلاتے تھے آج وہ اللہ کے وعدے کا حشر کا دن ہے۔ حساب وکتاب کے لیے سب لوگ قبروں سے اٹھائے گئے ہیں۔ تفسیر عبدالرحمن بن زید میں ہے کہ پہلے کافر لوگ یہ کہینگے کہ شاید آج وہ دن ہے جسکو حشر کا دن اللہ کے رسول نے دنیا میں بتایا تھا اور تفسیر حسن بصری میں ہے کہ کافروں کی بات کا یہ جواب فرشتے دیویں گے لیکن سورہ روم میں خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِیْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِیْ کِتٰبِ اللّٰہِ اِلٰی یَوْمِ الْبَعْثِ فَھٰذَا یَوْمُ الْبَعْثِ۔ جس کا مطلب وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے اور آگے بھی آتا ہے کہ منکرین حشر کی اس بات کا جواب دیندار لوگ دیویں گے اسواسطے یہی قول صحیح اور قرآن شریف کے مضمون کے موافق ہے کہ کافروں کی اس بات کا جواب دیندار لوگ دیویں گے۔ پھر فرمایا کہ دوسرے صور کی آواز ان لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے روبرو حاضر ہونے کے لیے ایسا گھیر لینا

★ ہیں جو آدمی کو اور طرف متوجہ ہونے سے روک دے۔ اس میں کئی لغت ہیں شُغُل بضمتین، شُغْل بضم ثانی (؟) شَغَل بفتحتین۔ شُغُل بیّن کے ضمہ اور غین کے سکون کے ساتھ۔ فاکہون خبر ہے ان کی۔ ہُمْ وَاَزْوَاجُھُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَی الْاَرَآئِکِ مُتَّکِئُوْنَ ہم مبتداء اور ازواجہم کا اس پر عطف۔ فی ظلال اور علی الارائک دونوں متکئون کے متعلق۔ متکئون مع اپنے دونوں متعلقوں کے مل کر ہم کی خبر۔ ظلال جمع ہے ظل کی جسطرح شعاب شعب کی یا ظلۃ کی جسطرح قباب جمع قبہ کی۔ بعض کہتے ہیں ظلال جمع ہے ظل کی اور ظلل جمع ظلۃ کی ارائک جمع ہے اریکۃ کی اور اریکہ کہتے ہیں اس مسہری کو جو کپڑوں اور پردوں سے آراستہ ہو۔ ﴿وَلَھُمْ مَّا یَدَّعُوْنَ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ﴾ لہم خبر مقدم ما موصوفہ یا موصولہ مبتداء موخر۔ یدعون باب افتعال سے ہے معنی میں یدعون کے جسطرح اجتمال معنی میں حمل کے اور ارتحال معنی میں رحل کے یہ اصل میں تھا یدتعیون بروزن یفتعلون تاء کو دال سے بدل کر دال میں ادغام کر دیا۔ یاء کا ضمہ نقل کرکے ماقبل کو دیا۔ اجتماع ساکنین کی وجہ سے ایک واؤ کو حذف کر دیا۔ سلام بدل ہے مایدعون سے۔ قولا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا ای یقال لہم قولا۔ من رب رحیم ایک محذوف کے متعلق ہوکر قولا کی صفت ای قولا کائنا من رب رحیم۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ﴿٦٢﴾ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ

تم میں سے خلق بہت کو یعنی شیطان نے کیا پس نہیں ہو تم کہ سمجھو یہ دوزخ ہے

گمراہ کر چکا۔ سو کیا تم عقل و خرد سے کام نہیں لیتے یہ ہے وہ جہنم

الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٦٣﴾ اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٦٤﴾

وہ جو تھے تم وعدہ دیئے جاتے داخل ہو اس میں آج کے دن بسبب اسکے کہ تھے تم کفر کرتے

جس کا تم سے وعدہ تھا اس کفر و انکار کے صلے میں جو تم نے روا رکھی آج اس میں جاؤ

الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ

آج کے دن مہر ماریں گے ہم اوپر منہوں انکے کے اور باتیں کریں گے ہم سے ہاتھ انکے اور گواہی دینگے

آج ہم انکے مونہوں پر مہر لگا دینگے اور ہم سے انکے ہاتھ باتیں کرینگے اور انکے پاؤں بھی وہ سب

أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰ

پاؤں انکے بسبب اسکے کہ تھے وہ کماتے اور اگر چاہیں ہم البتہ ناپید کر دیں

بتا دیں گے جو وہ کرتے تھے اور اگر ہم چاہتے تو انکی آنکھوں کو

أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّىٰ يُبْصِرُونَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَاءُ

آنکھیں انکی پس آگے بڑھیں گے ایک راہ پس کہاں سے دیکھیں گے اور اگر چاہیں ہم

مٹا دیتے کر دیتے۔ پھر یہ اگر راستے کیطرف دوڑتے تو کیسے دیکھتے اور اگر ہم چاہتے

لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا

البتہ مسخ کر دیں انکو اوپر جگہ انکی کے پس نہ کر سکیں گزرنا

تو ہمیں انکی صورتیں مسخ کر دیتے پھر نہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے

وَلَا يَرْجِعُونَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ نُعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۖ أَفَلَا ع ٤

اور نہ پھریں ع اور جو شخص کہ عمر دیتے ہیں ہم اسکو نگونسار (اوندھا) کرتے ہیں اسکو بیچ خلق کے کیا پس نہیں

پلٹ سکتے اور جس کو ہم لمبی عمر عطا کرتے ہیں اسکے خلق و قوی کو الٹا گھٹاتے چلے جاتے ہیں سو کیا

يَعْقِلُونَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا

سمجھتے وقف اور نہیں سکھایا ہم نے اسکو شعر اور نہیں لائق اس کے نہیں وہ مگر

یہ نہیں سمجھتے اور ہم نے آپکو شعر گوئی نہیں سکھائی اور نہ یہ فن ان کے لئے زیبا ہے۔ وہ

ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ ﴿٦٩﴾ لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ

ایک نصیحت اور کتاب روشن وقف تاکہ ڈراوے اس شخص کو کہ ہے جیتا اور ثابت ہو بات

تو محض نصیحت ہیں اور روشن قرآن ہے تاکہ اس شخص کو جو زندہ ہو عذاب سے ڈرائے اور منکروں پر حجت

عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٧٠﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا

عذاب کی اوپر کافروں کے وقف کیا نہیں دیکھا کہ پیدا کیا ہم نے واسطے انکے چیزوں سے کہ کئے ہم نے ساتھ ہاتھوں اپنے کے

تمام ہو کیا انہوں نے بغور نہیں دیکھا کہ ہم نے انکے لئے وہ چیزیں پیدا کیں جنکو ہمارے دست

أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ

چارپائے پس وہ واسطے انکے مالک ہیں اور فرمانبردار کیا ہم نے انکو واسطے انکے پس بعض انہیں سے واسطے سواری انکی کے

قدرت نے بنایا (مثلاً چوپائے) پھر یہ انکے مالک بنے بیٹھے ہیں اور ہم نے انکا مطیع بنا دیا سو بعض تو انہیں سے سواری کے لئے ہیں

منزل ۵

حل لغات

لے جبلاً کثیراً۔ جو لفظ جیم اور باء اور لام مشدد سے مرکب ہوتا ہے اس میں ہمیشہ اجتماع کے معنی پائے جاتے ہیں۔ مخلوق کو جبل اسی واسطے کہتے ہیں کہ اس میں اجسام کثیرہ کا اجتماع ہوتا ہے۔ جس بکری کے تھنوں میں بہت سا دودھ ہو اسے شاۃ جبلاً کہتے ہیں ۲ے وَيَحِقَّ الْقَوْلُ یحق کا عطف ہے لینذر پر اور حق کے معنی ہیں ثبوت و وجوب کے۔ پیغمبر صاحب نے فرمایا ہے غسل الجمعۃ حق علی کل مسلم ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اس آواز کے ساتھ ہی یہ سب اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑے ہوئے آجائیں گے ۔ (ام احسن) امام ابن کثیرؒ نے فرمایا کہ یہ نفخ گھبراہٹ کا ہے ۔ پھر اس کے بعد نفخ صعقہ یعنی موت کا نفخ ہوگا جس سے سب مرجائیں گے بس ایک اللہ تعالیٰ باقی رہے گا اس کے بعد نفخ بعث یعنی زندہ ہونے اور قبروں سے جی اٹھنے کا ہوگا ۔ مقصد یہ کہ پہلے عذاب قبر ہورہا تھا ان کا عذاب موقوف ہوجائے گا ۔ آگے جواب اللہ کی طرف سے ملے گا یا مستقبل کو حاضر قرار دیکر جواب دے رہے ہیں یعنی کیا پوچھتے ہو کس نے اٹھایا ، ذرا آنکھیں کھولو ، یہ وہی اٹھانا ہے جسکا وعدہ خدائے رحمٰن کی طرف سے کیا گیا تھا اور پیغمبر علیہ السلام جسکی خبر برابر دیتے رہتے تھے ۔ بس کوئی متنفس نہ بھاگ سکے گا نہ روپوش ہو سکے گا ۔ **ف۲** شغل یہ ہے قرآن وحدیث کے عامل و پکے موحد مسلمان اللہ تعالیٰ کے مہمان ہونگے جنت میں بصد اکرام و اعزاز داخل ہو کر طرح طرح کی نعمتوں ، راحتوں لذتوں میں مصروف ہونگے ۔ باکرہ حوروں سے جماع کریں گے ۔ ابن عمرؓ نے فرمایا جنت میں جب مسلمان اپنی بیوی کے پاس جائیگا تب بھی اسکو کنواری پائے گا حدیث میں ہے کہ جنتی اپنے مزے میں ہونگے اچانک ایک نور اوپر سے چمکے گا وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے کہ اللہ عزوجل تشریف فرما ہے وہ فرمائے گا اے بہشت والو! السلام علیکم پھر آپ نے یہی آیت تلاوت کی (رواہ ابن ابی حاتم) الفاظ حدیث یہ ہیں ۔ بَيْنَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْ نَعِيْمِهِمْ إِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُؤُسَهُمْ فَإِذَا الرَّبُّ تَعَالٰى قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيْمٍ قَالَ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ فَلَا يَلْتَفِتُوْنَ إِلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّعِيْمِ مَا دَامُوْا يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ حَتّٰى يَحْتَجِبَ مِنْهُمْ وَيَبْقٰى نُوْرُهُ وَبَرَكَتُهُ عَلَيْهِمْ فِيْ دِيَارِهِمْ ۔ (حاشیہ جامع) اور ابن ابی حاتم و ابن ماجہ کی کتاب الزہد میں مرفوعاً آیا ہے کہ کوئی تم میں سے اس جنت میں جانے کا خواہشمند اور مستعد ہے جس میں کوئی خوف و خطر نہیں ۔ اسکا سبزہ لہلہا رہا ہے ۔ پکے ہوئے میوے ، پھل بکثرت ہیں ۔ حوریں نوجوان ہیں ۔ اسکی تمام نعمتیں لازوال ہیں ۔ یہ سنکر صحابہؓ نے کہا ہم اسکے لیے تیار ہیں ۔ آپ نے فرمایا انشاء اللہ کہو ۔ **ف۳** ان آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی توحید و عبادت پر قائم رہنا ہی سیدھا راستہ ہے اور توحید کے خلاف کرنا شیطان کی عبادت و بندگی ہے ۔ جو لوگ کسی پیر و فقیر کی پوجا کرتے اور انکی منتیں مانتے ہیں نذر و نیاز کرتے ہیں وہ درحقیقت شیطان کی پوجا کرتے ہیں کیونکہ شیطان ہی ان کو شرک سکھاتا ہے پھر یہ کہ اس دن کے لیے تم کو انبیاء علیہم السلام کی زبانی بار بار سمجھا دیا گیا تھا کہ شیطان لعین کی پیروی مت کرنا جو تمہارا صریح دشمن ہے وہ جہنم میں پہنچائے بغیر نہ چھوڑے گا اگر ابدی نجات چاہتے ہو تو یہ سیدھی راہ قرآن وحدیث کی ہے اسی کی تابعداری میں نجات ہے

حاشیہ صفحہ ھٰذا

ف۱ آیت ہٰذا کی تفسیر یوں ہے ۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا أَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ أَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُوْلُ قَالَ يَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ فَإِنِّيْ لَا أُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ إِلَّا شَاهِدًا مِنِّيْ قَالَ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِأَرْكَانِهِ انْطِقِيْ فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ قَالَ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أُنَاضِلُ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۴۰۹ کتاب الزہد) یعنی حضرت انس رضہ سے مروی ہے کہ بندہ اپنے برے اعمال سے قیامت کے دن مکر جائیگا اور کہے گا اے پروردگار کوئی گواہ ہو تو مانوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو خود گواہ ہو اور لکھنے والے فرشتے گواہ ہیں پھر اس کے منہ پر مہر کردی جائے گی اور ہاتھ پاؤں کو حکم ہوگا کہ بولو! اور اس کی بداعمالیاں بیان کرو ۔ وہ اسکے سب کرتوت بیان کردیں گے تب بندہ کہے گا جاؤ! دور ہو! میں تمہارے بچانے کے لیے یہ سب ترکیب کر رہا تھا ۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اس حدیث کے بیان کرتے وقت ہنس پڑے پھر آپ نے فرمایا تم جانتے ہو میں کیوں ہنسا ہوں ؟ بندے کے اپنے رب سے منہ در منہ ایسا کلام کرنے پر ایک اور حدیث میں ہے کہ منہ پر مہر لگنے کے بعد سب سے پہلے انسان کی بائیں ران بولے گی (ابن کثیر)

ف۲ یعنی جیسے انہوں نے ہماری آیتوں سے آنکھیں بند کرلی ہیں اگر ہم چاہیں تو دنیا ہی میں بطور سزا کے ان کی ظاہری بینائی چھین کر بالکل اندھا کردیں کہ ادھر ادھر جانے کا راستہ بھی نہ سوجھے ۔ ہمیں قدرت ہے کہ ان کی صورتیں بگاڑ کر بالکل اپاہج بنا دیں کہ پھر یہ کسی ضرورت کے لیے اپنی جگہ سے ہل نہ سکیں ۔ لیکن ہم نے ایسا نہ چاہا بلکہ ان کے جوارح و قویٰ سے ان کو محروم نہیں کیا ۔ یہ ہماری طرف سے مہلت اور ڈھیل تھی آج قیامت کے دن وہی آنکھیں اور ہاتھ پاؤں ، چمڑے گواہی دیں گے کہ بیہودوں نے ہمکو نالائق کاموں میں لگایا تھا حَتّٰى إِذَا مَا جَاؤُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ الآیۃ

★ ای ثابت او واجب ۔ ۱؎ أَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِمَّا عَمِلَتْ أَيْدِيْنَا أَنْعَامًا ۔ انعاما مفعول ہے خلقنا کا اور لہم اور مما عملت دونوں خلقنا کے متعلق ۔
۲؎ فَهُمْ لَهَا مَالِكُوْنَ ہم مبتداء ، مالکون خبر اور لہا اسکے متعلق ۔ ۳؎ وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ ۔ ذللنا معنے میں سخرنا ہے متعدی کے کیونکہ ذلہ کے اصلی معنی مغلوب اور عاجز ہونے کے ہیں اور عجز و مغلوبیت کو اطاعت و انقیاد لازم ہے اس لئے یہ مرکب جسطرح حلت معنی میں ہوگا ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۖ أَفَلَا

اور بعض انہیں سے کھاتے ہیں اور واسطے انکے بیچ انکے فائدے اور پینا ہے کیا پس نہیں

اور بعض کو کھاتے ہیں اور انکے لئے ان میں اور فائدے بھی ہیں اور پینے کی چیزیں بھی پھر وہ شکر

يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَعَلَّهُمْ

شکر کرتے اور پکڑتے ہیں سوائے خدا کے معبود شاید وہ

کیوں نہیں کرتے اور انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور معبود بنا رکھا ہے تاکہ ... انکو

يُنْصَرُونَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ

مدد کئے جاویں نہیں کر سکیں گے مدد انکی اور وہ واسطے انکے لشکر ہیں

مدد ملے (حالانکہ) وہ انکی مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے وہ خود لشکروں کے لشکر (ہو کر) انکی

مُحْضَرُونَ ﴿٧٥﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ

حاضر کئے گئے پس نہ غمگین کریں تجھ کو باتیں انکی تحقیق ہم جانتے ہیں جو کچھ چھپاتے ہیں

(یعنی) حاضر کئے جائیں گے سو انکی باتیں آپ کو غمزدہ نہ کریں ہم کو معلوم ہے جو انکے دلوں میں پوشیدہ ہے

وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَمْ يَرَ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ

اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں کیا نہیں دیکھا آدمی نے یہ کہ پیدا کیا ہم نے اسکو پانی منی کے سے

اور جو کچھ یہ اظہار کرتے ہیں کیا انسان نے غور نہیں کیا کہ ہم نے اسکو ایک قطرہ آب سے پیدا کیا ہے

وقف لازم

فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ

پس ناگہاں وہ جھگڑنے والا ہے ظاہر اور بیان کی واسطے ہمارے ایک مثال اور بھول گیا

پھر وہ کھلے بندوں جھگڑنے لگا اور ہمارے بارے میں مثالیں بیان کرنے اور اپنی حقیقت

خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي

پیدائش اپنی کہا کہ کون زندہ کریگا ہڈیوں کو اور وہ گل گئی ہونگی تو کہہ زندہ کریگا وہ انکو جس نے

کو بھول گیا ہے کہتا ہے کون ہڈیوں کو زندہ کریگا جبکہ وہ بوسیدہ ہوگئی ہونگی کہہ دیجئے وہی انکو زندہ کریگا جس نے

أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٧٩﴾ الَّذِي جَعَلَ

پیدا کیا ان کو پہلی بار اور وہ ساتھ سب پیدا کئے جانے والا ہے وہ جس نے پیدا کی

ان کو پہلی بار بنایا تھا وہ اپنی ہر مخلوق کو جانتا ہے وہ جو تمہارے لئے ہرے

لَكُمْ مِنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنْتُمْ مِنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٨٠﴾

واسطے تمہارے درخت سبز سے آگ پس اسوقت تم اسمیں سے روشن کرتے ہو

بھرے درختوں سے آگ پیدا کرتا ہے پھر تم اس میں سے آگ سلگاتے ہو

أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ

کیا نہیں وہ جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو قدرت والا اوپر اسکے یہ کر

کیا وہ خدا جسنے آسمانوں کو پیدا کیا اور زمین کو اس بات پر قادر نہیں ہے کہ وہ

يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۚ بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿٨١﴾ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا

پیدا کرے مانند انکی ہاں البتہ اور وہی ہے پیدا کرنے والا جاننے والا سوائے اسکے نہیں کہ حکم اسکا جب

انکی طرح اور پیدا کردے کیوں نہیں وہ خالق بڑا اور باخبر ہے اسکی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا

وقف غفران

حل لغات

۱۔ خَصِيمٌ مُبِينٌ۔ خصیم بوزن فعیل مبالغے کا صیغہ ہے اسکے معنی ہیں شدید الخصومۃ یعنی بڑا جھگڑالو۔ ۲۔ وَهِيَ رَمِيمٌ۔ رمیم مبالغے کا صیغہ ہے۔ یعنی بہت پرانی اور اگرچہ یہ مؤنث کی خبر ہے مگر چونکہ مبالغے کے صیغے میں تذکیر و تانیث یکساں ہوتی ہے اس سے رمیمہ کہنے کی ضرورت نہ رہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تُجَادِلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔ پھر مجرم لوگ اپنے بدن کے چمڑوں سے کہیں گے قَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۔ تم نے کیوں گواہی دی؟ تو جواباً وہ کہیں گے قَالُوْا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۔ ہم کو تو اس ذات پاک نے بلایا جو آج سب کو بلا رہا ہے

ف٣ بڑھاپے میں انسان کی قوت کم ہونے لگتی ہے کہ جھک جاتی ہے کبڑا ہو جاتا ہے ۔ ہاتھ پاؤں دماغی طاقت سب میں ضعف آجاتا ہے ۔ بچپن کی سی حالت ہو جاتی ہے اسیواسطے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز وغیرہ میں ارذل عمر سے اللہ کی پناہ چاہتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ ۔

ف٤ حضرت ابن عباسؓ وغیرہ سے روایت ہے کہ عبد المطلب کی اولاد مرد و عورت سب شاعر تھے سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۔ آپؐ شعر نہ کہتے تھے شاعری آپ کے درجہ سے نہایت کم ہے وہ جو آپؐ نے فرمایا تھا اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ۔ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ۔ اتفاقاً بلا تکلف و بلا قصد آپؐ سے یہ صادر ہوا ۔ شعر کہنا آپؐ کو اسواسطے لائق نہیں کہ اس میں اکثر بری بات کو اچھا اور اچھی کو برا کہنا ہوتا ہے اور تکلف سے ردیف قافیہ کو گھڑنا ہوتا ہے ۔ جو اشعار موافق شرع ہوں توحید و سنت کی تائید میں ہوں انکا پڑھنا سننا جائز ہو اور شرکیہ بدعیہ غزلیں عشقیہ ناجائز ہیں عشقیہ

ف٥ مجاہدؒ نے فرمایا یہ مشرک جن کی پوجا کرتے ہیں اس امید پر کہ یہ ہماری مدد کریں گے قیامت کے دن چپ چاپ حساب لیا جائیگا تو وہ سب اکٹھے کیے جائیں گے تاکہ پوجنے والوں کا غم زیادہ ہو اور جھوٹے معبودوں کو ضعف ثابت ہو اور اچھی طرح حجت قائم ہو جائے کہ یہ ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتے (ابن کثیر) جیسے آجکل اکثر لوگ پیروں فقیروں پر بھروسہ کرکے بیٹھے ہیں اور نیک عمل نہیں کرتے ۔ کہتے ہیں کہ یہ پیر فقیر بخشوائیں گے ان کی نذر و نیاز کیے جاؤ پیر جیلانی کی گیارہویں کرتے رہو بس بخشے بخشائے ہو یہ ساری آس قیامت کے دن ٹوٹ جائے گی جب وہ پیر و فقیر خلاف شرع رسموں سے خود انکار کر دیں گے اور ان کے کرنیوالوں سے بیزار ہو جائیں گے ۔ فائدہ ستاریہ ۔

حاشیہ صفحہ ھذا

ف١ اس آیت میں رد ہے اس شخص کا جو جسموں کے دوبارہ زندہ ہونے کا منکر ہے معاد جسمانی کا قائل نہیں وہ جاہل اپنی پیدائش کو دیکھے اور غور کرے کہ اللہ تعالیٰ نے قطرہ پانی حقیر سے اسکو بنایا جس نے پہلی بار انسان کو بنایا اس پر دوبارہ بنانا کیا مشکل ہے ۔ مسند احمد وغیرہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم کیا تو مجھ کو عاجز سمجھتا ہے (یعنی دوبارہ بنانے سے) حالانکہ میں نے تجھ کو ایک قطرۂ پانی سے پیدا کیا اور سب اعضاء موزوں و برابر بنائے بس تو پوشاک پہن کر نخوت سے چلتا ہے ۔ تو نے مال جمع کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں نہ دیا ۔ یہاں تک کہ جان حلق میں آ پہنچی تو کہنے لگا میں صدقہ دیتا ہوں ۔ اب صدقہ دینے کا وقت کہاں (ابن کثیر) عاص بن وائل ایک گلی سڑی ہڈی اٹھا لایا اور ہاتھ سے مل کر اس کا چورا چورا کرکے کہنے لگا محمدؐ! کیا اللہ اسکو پھر زندہ کریگا ۔ آپؐ نے فرمایا ہاں تب یہ آیت نازل ہوئی ۔ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر نفس کو قیامت کے دن دوبارہ زندہ کریگا ۔ خواہ کوئی جلایا گیا ہو ۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے اس کے لیے کوئی مشکل نہیں ۔ کیونکہ ہر ذرہ اس کے علم میں ہے ۔ فائدہ ستاریہ

ف٢ سبحان اللہ جس نے پانی اور آگ کو جو ایک دوسرے کی ضد ہیں درخت میں جمع کر رکھا ہے اس کے آگے بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرنا کیا مشکل ہے ۔ یقیناً کافروں منکروں کی عقل ماری ہوئی ہے کہتے ہیں بانس یا مرخ یا عفار یا چیڑ کا درخت سبز ہوتا ہے اس کو رگڑو تو آگ نکلتی ہے ۔ دکن کے ملک میں ایک لکڑی ہے جو رات کو تیل کی بتی کی طرح جلتی ہے اسمیں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے تیل رکھا ہے ۔ بس جو سبز درخت سے آگ نکالتا ہے وہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے اور بعث و نشور کے منکر جھوٹے ہیں ۔

ف٣ ۔ یعنی جس نے آسمان و زمین جیسی بڑی بڑی چیزیں پیدا کیں اسے ان کافروں چھوٹی چیزوں کا پیدا کرنا کیا مشکل ہے ۔ اس نے جہاں کسی چیز کا ارادہ کیا اور کہا ہو جا فوراً ہوئی رکھی ہے ۔

ف٤ ۔ یعنی وہ اعلیٰ ترین ہستی جس کے ہاتھ میں فی الحال بھی اوپر نیچے تک تمام مخلوقات کی زمام حکومت ہے اور آئندہ بھی اسی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے اللہ تعالیٰ پاک ہے عجز اور ہر قسم کے عیب و نقص سے ۔ ہاتھ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے اس کی تاویل نہیں کرنی چاہیے بلکہ اس کی کیفیت اللہ ہی کے حوالے کرنی چاہیے جیسا اللہ ہے ویسا ہی اس کا ہاتھ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۔ پوری ہوئی سورۂ یٰسٓ ۔ وللہ الحمد والمنۃ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٨٢﴾ فَسُبْحَانَ الَّذِي

چاہے پیدا کرنا کسی چیز کا یہ کہتا ہے واسطے اسکے ہو پس ہو جاتی ہے پس پاکی ہے اس ذات پاک کو

ارادہ کرے تو وہ یہ کہہ دیتا ہے "ہو" پس وہ ہو جاتی ہے سو وہ خدا جس کے قبضے

بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾ ع

کہ بیچ ہاتھ اس کے کے بادشاہی ہے سب چیزوں کی اور طرف اسی کے پھیرے جاؤ گے

قدرت میں تمام کائنات کی بادشاہت ہے وہ پاک ہے اور اسی طرف تم لوٹائے جاؤ گے

سُورَةُ الصَّافَّاتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَاثْنَتَانِ وَثَمَانُونَ آيَةً وَخَمْسُ رُكُوعَاتٍ

سورہ صٰفّٰت مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں ایک سو بیاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔

سورۃ الصّٰفّٰت مکہ معظمہ میں نازل ہوئی ۔ اسمیں (۱۸۲) ایک سو بیاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا مہربان ہے

وَالصَّافَّاتِ صَفًّا ﴿١﴾ فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا ﴿٢﴾ فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا ﴿٣﴾

قسم ہے ان فرشتوں کی جو صف باندھنے والے ہیں صف باندھ کر پھر ڈانٹ دینے والوں کی ڈانٹ دینے کر پھر تلاوت کرنے والوں کی ذکر کر

قسم ہے انکی جو قطار در قطار صف باندھتے ہیں ۔ پھر انکی جو جھڑک کر ڈانٹتے ہیں پھر انکی جو قرآن پڑھتے ہیں

إِنَّ إِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿٤﴾ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَ

تحقیق معبود تمہارا اکیلا ہے پروردگار آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ درمیان ان دونوں

بیشک تمہارا معبود ایک ہے وہ آسمانوں کا اور زمین کا اور انکی درمیانی کائنات کا

رَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿٥﴾ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ﴿٦﴾

کے ہے اور رب مشرقوں کا یعنی مشرق اور مغرب کا تحقیق زینت دی ہم نے آسمان دنیا کو ساتھ زینت کے کہ تارے ہیں ف

اور وہ رب ہے ہر مشرق کا بیشک ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے رونق بخشی ہے

وَحِفْظًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ ﴿٧﴾ لَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ

اور واسطے محافظت کے ہر شیطان سرکش سے نہیں سن سکتے ہیں طرف بڑے فرشتوں

اور ہر شیطان سرکش سے اسے محفوظ بھی رکھا ہے وہ ملاءِ اعلیٰ کی کوئی بات سن نہیں

الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿٨﴾ دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ

بلند کی اور پھینکے جاتے ہیں یعنی آگ ہر طرف سے واسطے بھگانے کے اور واسطے انکے عذاب ہے

سکتے اور ہر طرف سے ان کو مار پڑتی ہے انگاروں کی مار اور انکے لئے دائمی

وَاصِبٌ ﴿٩﴾ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿١٠﴾

لازم ہو جانے والا مگر جو کوئی اچک لے گیا ہے ایک بار اچک لیجانا پس پیچھے لگتا ہے اس کے شعلہ چمکتا ف

عذاب ہے مگر جو کوئی جھپٹ کر کوئی چیز اچک لیجائے اسکے پیچھے شہاب ثاقب ڈالا جاتا ہے

فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَنْ خَلَقْنَا ۚ إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ

پس پوچھ ان سے کیا وہ سخت ہیں پیدائش میں پیدا کئے ہیں یا جو ہم نے پیدا کئے ہیں تحقیق ہم نے پیدا کیا انکو

سو ان سے پوچھئے کہ انکا پیدا کرنا دشوار ہے یا ان چیزوں کا جنکو ہم نے بنایا ہے ہم نے انکو چپکنے والے گارے سے

منزل ۶

حل لغات — ۱ وَالصّٰفّٰتِ صَفًّا۔ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا۔ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا۔ واؤ قسمیہ ہے اور صافات اصل میں تھا صافِفات ۔ پہلے فاء کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کر دیا ۔ صَفًّا ، زَجْرًا اور ذِکْرًا تینوں مفعول مطلق ہیں اور اپنے اپنے عامل کی تاکید کر رہے ہیں ۔ زجر کہتے ہیں آواز کو بھگانے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف حدیث مسلم میں ہے کہ تم فرشتوں کی طرح کیوں نہیں صف باندھتے۔ صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ فرشتے کیوں کر صف باندھتے ہیں؟ فرمایا وہ پوری کرتے ہیں پہلی صف کو اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ اس کے بعد صحابہ کرامؓ صف میں ایک دوسرے کے ساتھ مخنہ سے مخنہ ملا کر کھڑے ہوتے (ابوداؤد و بخاری) احادیث میں تسویہ صفوف کی بڑی تاکید آئی ہے۔ آجکل جو لوگ الگ الگ نماز میں کھڑے ہوتے ہیں۔ پیر کے ساتھ پیر نہیں ملاتے وہ حدیث کا خلاف کرتے ہیں۔ (از حضرت مولینا ابومحمد عبدالستار محمد دہلوی رحمۃ اللہ علیہم آمین)

ف۲ فرشتے کھڑے ہوتے ہیں قطار ہو کر سننے کو حکم اللہ کا پھر جھڑکتے ہیں شیطانوں کو جو سننے کو جا لگتے ہیں۔ پھر جب اتر چکا اسکو پڑھتے ہیں بتانے کو (موضح) شمال سے جنوب تک ایک طرف مشرقین ہیں سورج کو ہر روز جلا اور ہر ستارے کو جلا اور دوسری طرف اتنے ہی مغربین

ف۳ معلوم ہوتا ہے کہ تارے سب ورلے آسمان میں ہیں اگرچہ پھیر ہر ایک کا اوپر ہو یا نیچے ہو۔ ان ہی تاروں کی روشنی سے آگ نکلتی ہے جس سے شیطانوں کو مار پڑتی ہے جیسے سورج اور آتشی شیشے سے (موضح) اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنِ اقْتَبَسَ بَابًا مِنْ عِلْمِ النُّجُوْمِ بِغَيْرِ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ الْمُنَجِّمُ كَاهِنٌ وَالْكَاهِنُ سَاحِرٌ وَّالسَّاحِرُ كَافِرٌ (مشکوٰۃ۔ باب الکہانہ) یعنی جس شخص نے تاروں کی بابت سوا اس کے جو اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے کچھ اور بات سیکھی یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ ذکر فرمایا ہے کہ آسمان کی رونق اور شیطانوں سے حفاظت اور راستہ چلنے والوں کے واسطے راستہ کی یا رات کی پہچان کے واسطے تارے بنائے گئے ہیں۔ پس اس کے سوا یہ باتیں سیکھنی کہ فلاں تارے سے بارش ہوتی ہے اور فلاں سے قحط سالی ہوتی ہے۔ فلاں تارا سعد ہے فلاں نحس ہے۔ یہ سب نجوم کا علم کہلاتا ہے اور نجوم کا گناہ جادو کے گناہ کے برابر ہے اور جادو سیکھنا کفر ہے اور نجومیوں وغیرہ سے خبریں پوچھنی اور فال شگون وغیرہ کا بیان صفحہ ۶۲ میں بھی لکھا گیا ہے۔

ف۴ ابن جریرؒ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ پہلے شیطانوں نے آسمان میں بیٹھنے کی جگہیں بنا رکھی تھیں وہیں بیٹھ کر وحی سنا کرتے تھے اور تاروں سے ان کو ملا جاتا تھا۔ جب پیغام الٰہی سن کر زمین میں اتر آتے ایک بات اصلی میں نو باتیں اپنی طرف سے بڑھاتے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو شیطانوں سے یہ معاملہ ہونے لگا کہ جہاں شیطان بیٹھا ہوتا وہاں انگارا آتا اور اسکو جلا دیتا تب انہوں نے ابلیس لعین کے پاس آ کر شکوہ کیا۔ اس نے کہا کوئی حادثہ پیدا ہوا ہے اسی واسطے یہ معاملہ شروع ہوا۔ پھر ہر طرف اپنے لشکروں کو بھیجدیا (خبر ہونے کے واسطے) ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ بطن نخلہ میں نماز پڑھتے نظر آئے تو شیطانوں نے ابلیس کو آ کر خبر دی اسنے کہا یہی امر نو پیدا ہوا ہے جس کے سبب یہ آفت ہم پر آئی (اوضح و ابن کثیر)

آدمی کو کسی کام سے باز رکھنے کے لیے جھڑکی اور ڈانٹ دینے کو۔ بولا کرتے ہیں۔ زَجَرْتُ الْبَعِيْرَ وَالرَّجُلَ زَجْرًا إِذَا اجْتَهَدْتُ لِيَمْضِيَ وَنَهَيْتُ فَلَانًا عَنْ سُوْءٍ فَانْزَجَرَ أَيْ نَهَيْتُهُ فَانْتَهٰى۔ ۲؎ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ۔ رب السموات دوسری خبر ہے ان کی یا خبر ہے مبتدا محذوف کی ای هُوَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ ۳؎ بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ وَحِفْظًا۔ الکواکب بدل ہے زینت سے اور حِفْظًا منصوب ہے فعل مضمر کی وجہ سے أَيْ حَفِظْنَاهَا حِفْظًا ۴؎ لَا يَسَّمَّعُوْنَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلٰى۔ يَسَّمَّعُوْنَ اصل میں تھا يَتَسَمَّعُوْنَ تاء کو سین سے بدل کر سین میں ادغام کر دیا کیونکہ دونوں مخرج میں مشترک ہیں تسمع کہتے ہیں کان لگا کر سننے کو ملاء اعلیٰ فرشتے کیونکہ وہ آسمانوں پر رہتے ہیں ۵؎ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ۔ دحور کہتے ہیں سخت ذلت کو اور بعض کہتے ہیں کہ دحور ہانکنا اور نکالنے کو کہتے ہیں بولا کرتے ہیں دَحَرَهُ دَحْرًا وَدُحُوْرًا أَيْ دَفَعَهُ وَطَرَدَهُ۔ یہ مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا ای يُدْحَرُوْنَ دُحُوْرًا۔ واصب کہتے ہیں دائم اور لازم کو اور اس کی مزید تحقیق سورہ نحل آیہ وله الدين واصبا میں گزر چکی ہے وہاں بھی دیکھو ۶؎ فَأَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ۔ شہاب وہ تارا جو آسمان سے ٹوٹتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ ثاقب نہایت روشن۔ یہ مشتق ہے ثقب سے اور ثقب کے اصل معنی ہیں سوراخ کرنے کے چونکہ شہاب بھی اپنے نور کی تیزی سے ہوا میں سوراخ کر کے باہر نکل آتا ہے۔ اس سے اسے ثاقب کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِّنۡ طِیۡنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾ بَلۡ عَجِبۡتَ وَیَسۡخَرُوۡنَ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا ذُکِّرُوۡا

مٹی چپکتی سے بلکہ تعجب کیا تو نے اور ٹھٹھا کیا انہوں نے اور جس وقت نصیحت دیا جائے

بنایا ہے بلکہ آپ تو تعجب کرتے ہیں اور وہ مذاق اڑاتے ہیں اور جب انکو سمجھایا جاتا ہے

لَا یَذۡکُرُوۡنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا رَاَوۡا اٰیَۃً یَّسۡتَسۡخِرُوۡنَ ﴿۱۴﴾ وَقَالُوۡۤا

نہیں یاد رکھتے ہیں اور جب دیکھتے ہیں کوئی نشانی ٹھٹھا کرتے ہیں اور کہتے ہیں

تو وہ نہیں سمجھتے اور جب وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو ہنسی میں اڑا دیتے ہیں اور کہتے ہیں

اِنۡ ہٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۵﴾ ءَاِذَا مِتۡنَا وَکُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا

نہیں یہ مگر جادو ہے ظاہر کیا جب مر جاویں گے ہم اور ہو جاویں گے مٹی اور ہڈیاں

کہ یہ تو کھلا جادو گری ہے کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو

ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ ﴿۱۶﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الۡاَوَّلُوۡنَ ﴿۱۷﴾ قُلۡ نَعَمۡ وَاَنۡتُمۡ

کیا ہم اٹھائے جاویں گے یا باپ ہمارے پہلے کہہ کر ہاں اور تم

کیا ہمیں (دوبارہ) اٹھا کھڑا کیا جائیگا کیا ہمارے اگلے باپ دادوں کو اٹھایا جائیگا کہہ دیجئے ہاں اور تم ذلیل

دٰخِرُوۡنَ ﴿۱۸﴾ فَاِنَّمَا ہِیَ زَجۡرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ فَاِذَا ہُمۡ یَنۡظُرُوۡنَ ﴿۱۹﴾

ذلیل ہو گے پس سوائے اسکے نہیں کہ وہ اٹھانا ڈانٹنا ہے ایک بار پس ناگہاں وہ دیکھتے ہوں گے

وخوار ہو گے (سنو) وہ اٹھانا تو صرف ایک جھڑک دینا ہے تو وہ اسی وقت دیکھنے لگیں گے

وَقَالُوۡا یٰوَیۡلَنَا ہٰذَا یَوۡمُ الدِّیۡنِ ﴿۲۰﴾ ہٰذَا یَوۡمُ الۡفَصۡلِ الَّذِیۡ

اور کہیں گے اے وائے ہم کو یہ ہے دن جزا کا یہ ہے دن فیصل کرنے کا وہ جو

اور کہیں گے کہ ہماری کمبختی! جزا کا دن آ گیا یہ وہی فیصلے کا دن ہے جس کو تم

کُنۡتُمۡ بِہٖ تُکَذِّبُوۡنَ ﴿۲۱﴾ اُحۡشُرُوا الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا وَاَزۡوَاجَہُمۡ

تھے تم اسکو جھٹلاتے اکٹھا کرو ان لوگوں کو کہ ظلم کرتے تھے اور قسم قسم انکی کو

جھٹلاتے تھے ظالموں کو اور انکے ہم مشربوں کو اور سب تمام ان (جنوں کو) جمع کرو

وَمَا کَانُوۡا یَعۡبُدُوۡنَ ﴿۲۲﴾ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ فَاہۡدُوۡہُمۡ اِلٰی صِرَاطِ

اور جو تھے کہ عبادت کرتے تھے سوائے اللہ کے پس دکھلاؤ ان کو راہ

جنکی وہ پوجا کرتے تھے خدا کو چھوڑ کر اور پھر انہیں جہنم کے راستے پر

الۡجَحِیۡمِ ﴿۲۳﴾ وَقِفُوۡہُمۡ اِنَّہُمۡ مَّسۡـُٔوۡلُوۡنَ ﴿۲۴﴾ مَا لَکُمۡ لَا تَنَاصَرُوۡنَ ﴿۲۵﴾ بَلۡ

دوزخ کی اور ٹھہراؤ انکو تحقیق انسے پوچھنا ہے کیا ہے تم کو نہیں مدد کرتے تم ایک دوسرے کی بلکہ

ڈال دو اور انکو ٹھہراؤ کیونکہ انسے پوچھا جائیگا کہ اب تمہیں کیا ہوا کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے بلکہ

ہُمُ الۡیَوۡمَ مُسۡتَسۡلِمُوۡنَ ﴿۲۶﴾ وَاَقۡبَلَ بَعۡضُہُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ یَّتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۲۷﴾

وہ آج کے دن فرمانبردار ہیں اور منہ کریں گے بعض انکے اوپر بعضوں کے پوچھتے ہوئے

وہ آج کے دن (اللہ کے آگے) سر جھکائے ہوئے ہونگے اور انہیں سے بعض بعض کیطرف منہ کرکے پوچھیں گے

قَالُوۡۤا اِنَّکُمۡ کُنۡتُمۡ تَاۡتُوۡنَنَا عَنِ الۡیَمِیۡنِ ﴿۲۸﴾ قَالُوۡا بَلۡ لَّمۡ تَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲۹﴾

کہیں گے تحقیق تم ہی تھے آتے ہمارے پاس داہنی طرف سے کہیں گے بلکہ تم نہیں تھے ایمان والے

کہیں گے کہ تم ہی ہمارے پاس دائیں بائیں سے آیا کرتے تھے وہ جواب میں کہیں گے بلکہ تم ہی ماننے والے ہی نہ تھے

ع ۵

الربع

حل لغات

لہ وَقِفُوْهُمْ - قِفُوْا

امر کا صیغہ ہے مشتق وقف یا وقوف سے اور وقف یا وقوف کہتے ہیں ٹھیرنے اور رکنے کو۔ یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے بولا کرتے ہیں
وَقَفۡتُ الدَّابَّۃَ اَقِفُہَا وَقۡفًا وَقَفۡتُ ہِیَ وُقُوۡفًا وَاُنۡفِیَ اَحۡبِسُوۡہُمۡ فِی الۡمَوۡقِفِ ۔ بَلۡ ہُمُ الۡیَوۡمَ مُسۡتَسۡلِمُوۡنَ ۔ استسلام کے لغوی معنی ہیں منازعت چھوڑ کر سلامتی طلب ★

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ف ١ یعنی تجھ کو ان سے تعجب آتا ہے کہ ایمان کیوں نہیں لاتے اور انکو تجھ سے ٹھٹھا ہو رہا ہے۔ **ف ٢** قیامت میں کفار کا اپنے تئیں ملامت کرنا و پچھتانا، افسوس و حسرت کرنا ان آیات میں بیان ہو رہا ہے کہ وہ نادم ہو کر قیامت کے دہشت خیز اور وحشت انگیز امور کو دیکھ کر کہیں گے ہائے ہائے یہی تو روز جزا ہے۔ مومن اور فرشتے جواب دیں گے ہاں یہی وہ فیصلہ کا دن ہے جسے تم سچا نہیں مانتے تھے۔ خدا کی طرف سے فرشتوں کو حکم ہوگا کہ ظالموں کو انکے جوڑوں، انکے بھائی برادروں اور ہم جلیسوں کو یکجا جمع کر دو۔ مثلاً زانیوں کو زانیوں کے ساتھ۔ سود خوروں کو سود خوروں کے ساتھ، جھوٹے باز کو جھوٹے بازوں کے ساتھ اغلام باز کو لوطیوں کے ساتھ، بے نماز کو فرعون، ہامان وشداد کے ساتھ۔ وغاباز کو دغابازوں کے ساتھ، مشرک بدعتی قبر پرست، پیر پرست، تعزیہ پرست وغیرہ کو بت پرستوں کے ساتھ، تارک زکوٰۃ کو قارون کے ساتھ، تارک حج کو یہود و نصاریٰ کے ساتھ وغیرہ وغیرہ ان سب کو جمع کر کے جہنم کا راستہ دکھلا دو اور کچھ دیر ٹھیرا دو تاکہ ہم ان سے پوچھ گچھ کر لیں۔ ابن ابی حاتم میں مرفوعاً آیا ہے جو شخص کسی کو کسی چیز کی طرف بلائے وہ قیامت کے دن اسی کے ساتھ ٹھیرا کیا جائے گا نہ بیوفائی ہوگی نہ جدائی ہوگی گویا ایک ہی بلایا ہو۔ پھر آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی الفاظ حدیث یہ ہیں۔ مَا مِنْ دَاعٍ إِلَى شَيْءٍ إِلَّا كَانَ مَوْقُوفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَازِمًا لَهُ لَا يُفَارِقُهُ وَإِنْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا ثُمَّ قَرَأَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ۔ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ (ترمذی ص١٤٣ جلد ٢)

حضرت عثمان بن زائدہ فرماتے ہیں انسان سے اس کے ساتھیوں کے متعلق سوال کیا جائیگا پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ کیوں آج ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے تم تو دنیا میں ایک دوسرے پر فدا ہو کے کہتے پھرتے تھے کہ ہم سب یار دوست قوم برادری ایک ساتھ اور ایکدوسرے کے غم خوار ہیں۔ یعنی خلاف شرع امور میں ایک دوسرے کا ساتھ دیتے تھے اب عذاب الٰہی سے ایک دوسرے کو کیوں نہیں چھڑاتے (ابن کثیر) اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا کہ مشرکوں، ظالموں کو ٹھیراؤ انسے حساب لینا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی ہل نہ سکے گا جبتک اس سے چار باتیں نہ پوچھ لی جائیں۔ عمر کس کام میں صرف کی۔ علم پر کیا عمل کیا۔ مال کس طرح کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ جسم کس کام میں پرانا کیا (فتح، ابن کثیر)

★ کرنے کے اور عرف میں جھکنے اور منقاد ہونے کو استسلام کہتے ہیں جب کوئی شخص کسی کا منقاد و مطیع ہوتا اور اسکے آگے جھک جاتا تو استسلم فلان لفلان بولا کرتے ہیں۔ ف٤ إِنَّكُمْ كُنتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ۔ لفظ یمین استعارہ ہے قوۃ و قہر سے کیونکہ دایاں بائیں کی نسبت قوی تر ہوا کرتا ہے اور اسی سے قہر و بطش وقوع میں آتا ہے والمعنى إنكم كنتم تأتوننا عن القوة والقهر

www.KitaboSunnat.com

وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ

اور نہیں تھا ہم کو اوپر تمہارے کچھ غلبہ بلکہ تھے تم ایک قوم سرکش پس ثابت ہوئی

اور ہمارا تم پر کوئی زور نہ چلتا تھا۔ بلکہ تم خود ایک سرکش قوم تھے سو ہمارے سب

عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾

اوپر ہمارے بات رب ہمارے کی تحقیق ہم البتہ چکھنے والے ہیں عذاب پس گمراہ کیا تھا ہم نے تمکو تحقیق ہم تھے گمراہ

کے حق میں ہمارے پروردگار کی بات ثابت ہوئی (کہ) ہمکو مزہ (عذاب کا) ضرور چکھنا ہوگا ہم نے تم کو گمراہ کیا جس طرح ہم خود بھی گمراہ تھے

فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ

پس تحقیق وہ آج کے دن بیچ عذاب کے شریک ہیں ف۱ تحقیق ہم اسی طرح کرتے ہیں

سو اس روز عذاب میں وہ سب کے سب شریک ہوں گے گنہگاروں کے ساتھ ہم ایسا ہی کیا

بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾

ساتھ گنہگاروں کے تحقیق وہ تھے جس وقت کہ کہا جاتا واسطے انکے نہیں کوئی معبود مگر اللہ تکبر کرتے ف۲

کرتے ہیں ان سے جب کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو وہ تکبر کا اظہار کیا کرتے تھے

وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾ ؕ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ

اور کہتے تھے کیا ہم چھوڑنے والے ہیں معبودوں اپنوں کو واسطے شاعر ایک دیوانہ کے بلکہ لایا ہے حق کو

اور کہا کرتے تھے کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک دیوانے شاعر کی خاطر چھوڑ دیں (وہ دیوانہ نہیں) بلکہ حق لیکر آیا ہے اور

وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَمَا

اور سچا کیا ہے پیغمبروں کو تحقیق تم البتہ چکھنے والے ہو عذاب درد دینے والا اور نہیں

(گزشتہ) رسولوں کی تصدیق کرتا ہے تم کو یقینا دردناک عذاب چکھنا ہوگا اور جو کچھ

تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ اُولٰٓئِكَ

جزا دیئے جاؤ گے مگر جو کچھ تھے تم کرتے مگر بندے اللہ کے خالص کئے گئے یہ لوگ

تم کرتے ہو اسی کا بدلہ تم کو ملے گا مگر جو اللہ کے مخلص بندے ہیں یہ وہ لوگ

لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ فِىْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾

واسطے انکے رزق ہے معلوم میوے اور وہ عزت دیئے جاوینگے بیچ باغوں نعمت کے

ہیں جن کے لئے رزق مقرر ہے (یعنی) میوے اور وہ عزت سے رہیں گے آرام و آسائش کے باغوں میں

عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾

اوپر تختوں کے آمنے سامنے پھرایا جاویگا اوپر انکے پیالہ شراب لطیف کا

تخت پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے ایک نوشیدنی چیز کے پیالے کا ان پر دور چلے گا

بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾ ۚ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾

سفید مزہ دینے والا واسطے پینے والوں کے ف۳ نہیں بیچ اسکے خرابی اور نہ وہ اس سے بیہودہ کہیں گے

جو بڑی سفید و صاف اور پینے والوں کے لئے لذیذ ہوگی ان (پیالوں کے پینے) سے نہ سر چکرائیگا اور نہ اس سے انکو نشہ ہوگا

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾

اور نزدیک انکے بیٹھی ہونگی نیچی نظر رکھنے والیاں خوبصورت آنکھوں والیاں گویا کہ وہ انڈے ہیں چھپائے ہوئے

اور انکے پاس نیچی نگاہ رکھنے والی بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں ہونگی ف۴ گویا کہ انڈوں کی طرح جو چھپا کے رکھے ہوں

حلِّ لغات ۱ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ۔ مستثنیٰ منقطع ہے ذَآئِقُوْا کی ضمیر سے اور درمیان کا جملہ معترضہ۔ ۲ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ فَوَاكِهُ۔ اُولٰٓئِكَ مبتدا لَهُمْ خبر رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ اِسْتَقَرَّ محذوف کے فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے جسکے متعلق لہم ہے فواکہ۔ رزق سے بدل اور ممکن ہے کہ مبتدا محذوف کی ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف یعنی تابعدار رئیسوں کو کافر شیطانوں کو کہیں گے کہ تم خیر کی طرف سے آکر جھوٹ کو زینت دار کر کے دکھلاتے تھے ہم اس کو سچ سمجھ لیتے۔ رئیس یا شیطان اپنے تابعداروں کافروں کو پانچ جواب دیں گے۔ ایک یہ کہ تم کب مومن تھے جو ہم نے تم کو ایمان سے نکال کر کفر میں داخل کیا بلکہ تم تو پہلے ہی کفر پر تھے اسی پر قائم رہے۔ دوسرا یہ کہ ہم پر کچھ تسلط اور غلبہ نہ تھا کہ ہم نے زبردستی کافر بنایا ہے۔ تیسرا یہ کہ تم خود سرکش تھے۔ کفر اور گمراہی میں حد سے گزر گئے تھے۔ چوتھا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی بات ہم پر ثابت ہو گئی یعنی وہ جو اللہ تعالیٰ نے شیطان کو کہا تھا کہ تجھ سے اور تیرے تابعداروں سے جہنم کو بھر دونگا سو سچ ہو گیا۔ پانچواں یہ کہ ہم نے صرف تمہارے کفر اور گمراہی کو اچھا کر دکھلایا۔ تم نے اپنی خوشی اور اختیار سے ہمارا کہنا مان لیا۔ ہم گمراہ تھے چاہتے تھے کہ تم بھی ہمارے ساتھی بن جاؤ۔ سو ہم پر کیا ملامت۔ فتح البیان

ف۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ کا حکم ہے کہ لوگوں سے لڑائی کروں یہاں تک کہ کہیں لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ سو جس نے یہ کلمہ کہا اس نے مجھ سے اپنا جان و مال بچا لیا مگر ساتھ حق اسلام کے (یعنی کسی قصور کے بدلے جیسے زنا کرے یا خون کرے تو پکڑا جاویگا) اور حساب اس کا اللہ پر ہے اور فرمایا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے اس قوم کا ذکر فرمایا جو تکبر کرتے ہیں جب ان کو کہا جاوے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو غرور کرتے ہیں اور نہیں مانتے (فتح) **ف۳** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اِنَّ اَسْفَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِيْنَ دَرَجَةً لَمَنْ يَّقُوْمُ عَلٰى رَأْسِهٖ عَشَرَةُ اٰلَافِ خَادِمٍ بِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ صَحْفَتَانِ وَاحِدَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ وَّالْاُخْرٰى مِنْ فِضَّةٍ فِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ لَّوْنٌ لَيْسَ فِي الْاُخْرٰى مِثْلُهٗ يَاْكُلُ مِنْ اٰخِرِهَا مِثْلَ مَا يَاْكُلُ مِنْ اَوَّلِهَا يَجِدُ لِاٰخِرِهَا مِنَ الطِّيْبِ وَاللَّذَّةِ مِثْلَ الَّذِيْ يَجِدُ لِاَوَّلِهَا ثُمَّ يَكُوْنُ ذٰلِكَ رِيْحَ الْمِسْكِ الْاَذْفَرِ لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ (ترغیب صلكك) یعنی جنت والوں میں جو شخص سب سے کم درجہ والا ہوگا اسکا اتنا مرتبہ ہے کہ دس ہزار خادم اسکی خدمت میں کھڑے رہیں گے۔ ہر ایک کے ہاتھ میں ایک کابی سونے کی ایک چاندی کی ہوگی اور ہر رکابی میں جدا جدا قسم کا کھانا ہوگا۔ اور ہر ایک میں جیسی لذت اور خوشبو شروع میں ہوگی ویسی ہی آخر میں ہوگی۔ یعنی دنیا میں یہ قاعدہ ہے کہ جس وقت کھانا دسترخوان پر چنا جاتا ہے اسوقت ہر ایک کھانا اور ہر ایک برتن خوش اسلوبی اور آب و تاب کے ساتھ نظر آتا ہے۔ جب اسکو کھا چکتے ہیں تو وہ رونق کچھ بھی نہیں رہتی جنت میں ایسا نہ ہوگا بلکہ اس کی رونق ولذت و آب و تاب بھی کبھی اور کسی حالت میں کم نہ ہوگی اور دنیا میں اول کھانا حسب مراد کھایا نہیں جاتا اور اگر کھایا جاتا ہے تو پھر گرانی طبع یا سوء ہضمی وغیرہ کا خدشہ اور یہ بھی نہیں تو پیشاب پاخانے کا جھگڑا لازمی ہے۔ جنت میں ان تکلیفوں کا نام ونشان بھی نہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ جس قدر چاہو کھاؤ اور جب کھا چکے مشک کی خوشبو کے ساتھ ڈکار آیا اور سب ہضم۔ نہ پیشاب پاخانے کا جھگڑا۔ نہ تھوک رینٹھ غرض کسی طرح کی نجاست و کثافت نہیں اور دنیا میں مال و دولت کے ساتھ لڑائی جھگڑے اور حسد بغض بھی ضرور ہوتے ہیں جنت میں یہ کچھ نہیں۔ سب کے سب عیش و عشرت میں ہنسی خوشی جیسے بھائی ہوتے ہیں۔ آمنے سامنے بادشاہوں کی طرح تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے رہا کریں گے۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا اللّٰهُ تعالیٰ برحمتہ (آمین)

باقی صفحہ ٦٣٢

★ نہر ہوتی ذَالِکَ الرِّزْقُ فَوَاکِہُ۔ فواکہ جمع ہے فاکہۃ کی اور فاکہہ اسے کہتے ہیں جو قوت حاصل کرنے کے لیے نہیں بلکہ صرف لذت حاصل کرنے کے لیے کھایا جائے

سے بِکَأْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ۔ کأس اس برتن کو کہتے ہیں جس میں شراب ہو اور کبھی نفس شراب پر بھی اس کا اطلاق ہو جایا کرتا ہے جیسا کہ ایک شاعر کہتا ہے۔ وکأس شربت علی لذۃ ، واخری تداویت منہا بہا۔ مِنْ مَّعِيْنٍ ایک محذوف کے متعلق ہو کر کأس کی صفت ای کَائِنَۃٍ مِّنْ شَرَابٍ مَّعِيْنٍ۔ اور معین اس چشمے کو کہتے ہیں جو زمین پر جاری ہو۔ بَيْضَآءَ اور لَذَّةٍ دونوں صفتیں ہیں کأس کی سے لَا فِيْهَا غَوْلٌ۔ غول کہتے ہیں اس درد سر کو جو شراب اترنے کے بعد ہوتا ہے۔ اسکے اصلی معنی ہیں ہلاک کرنے کے بولا کرتے ہیں غَالَهٗ غَوْلًا اَیْ اَهْلَکَهٗ وَالْغَوْلُ وَالْغَائِلُ الْمُهْلِکُ۔ درد سر کو غول اس سے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی مُؤَدِّیْ اِلَی الْهَلَاکَۃِ ہوتا ہے سے وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ انزاف کہتے ہیں نشے کی وجہ سے عقل کے جاتے رہنے کو بولا کرتے ہیں۔ اُنْزِفَ اِذَا ذَهَبَ عَقْلُهٗ مِنَ السُّكْرِ سے یہ قَدْ هُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ۔ قصر کے لغوی معنی ہیں روکنے کے ای تَحْبِسُ نَظْرَهُنَّ۔ عِیْنٌ جمع ہے عیناء کی اور عیناء بڑی آنکھ والی مکنون مستور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّیْ

پس متوجہ ہوں گے بعض انکے اوپر بعض کے سوال کرتے ہوئے کہے گا ایک کہنے والا انہیں سے تحقیق

پھر انہیں سے بعض بعض سے متوجہ ہو کر پوچھیں گا انہیں سے ایک کہنے والا کہیگا کہ میرا ایک

كَانَ لِیْ قَرِیْنٌ ﴿۵۱﴾ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿۵۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا

تھا واسطے میرے ایک ہمنشین دنیا میں کہتا تھا کیا تو قیامت کو ماننے والوں سے ہے کیا جب مر جاویں گے ہم اور ہو جاویں گے

ساتھی تھا جو کہا کرتا تھا کہ کیا تو یقین کرتا ہے کیا جب ہم مر جائیں گے اور

تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾

ہم مٹی اور ہڈیاں کیا ہم جزا دیئے جاویں گے کہے گا کیا تم جھانکنے والے ہو

مٹی اور ہڈیاں بن جائیں گے تو کیا ہمیں بدلہ ملے گا وہ کہیگا کہ کیا تم جھانک کر اس کو دیکھنا چاہتے ہو

فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿۵۶﴾

پس جھانکا پس دیکھا اسکو درمیان دوزخ کے کہے گا قسم ہے خدا کی تحقیق نزدیک تھا کہ ہلاک کر ڈالے مجھ کو

سو وہ دیکھیگا تو اس کو دوزخ میں پڑا پائے گا وہ کہیگا. بخدا تو تو مجھ کو گڑھے میں ڈالنے لگا تھا

وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۸﴾

اور اگر نہ ہوتی نعمت پروردگار میرے کی البتہ ہوتا میں حاضر کئے گئوں سے عذاب میں کیا پس ہم نہیں مریں گے

اور اگر خدا کی مہربانی مجھ پر نہ ہوتی. تو میں بھی انہیں میں ہوتا جو پکڑے ہوئے ہیں کیا اب ہم نہیں مریں گے

اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ

مگر موت ہماری پہلی اور نہیں ہم عذاب کئے گئے تحقیق یہ البتہ وہی ہے مراد پانا

بجز پہلی موت کے اور نہ ہم کو عذاب ہوگا بیشک یہ سب سے بڑی کامیابی

الْعَظِيْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ

بڑا واسطے ایسی ہی چیز کے پس چاہیے کہ عمل کریں عمل کرنے والے کیا یہ بہتر ہے مہمانی یا درخت

ہے ایسی ہی چیز کے واسطے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے کیا یہ بہتر دعوت ہے یا تھوہر کا

الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۳﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِیْۤ اَصْلِ

سیہنڈ کا تحقیق کیا ہم نے اسکو بلا واسطے ظالموں کے تحقیق وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے بیچ جڑ

درخت ہے اس کو ہم نے ظالموں کے لئے ایک وجہ آزمائش بنایا ہے وہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی جڑ سے

الْجَحِيْمِ ﴿۶۴﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۶۵﴾ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا

دوزخ کے سر اس کا گویا کہ سر ہیں سانپوں کے پس تحقیق وہ البتہ کھانے والے ہیں اس میں

نکلتا ہے اس کا خوشہ ایسا ہے جیسے سانپ کے پھن سو انکو یہ کھانا ہوگا اور اس سے

فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۶۷﴾ ثُمَّ اِنَّ

پس بھرنے والے ہیں اس سے پیٹوں کو پھر تحقیق واسطے انکے اوپر اسکے ملونی ہے آب گرم سے پھر تحقیق

پیٹ بھرنا ہوگا پھر انکے لئے اس پر کھولتے ہوئے پانی کو ملایا جائے گا پھر انکا

مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿۶۸﴾ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿۶۹﴾ فَهُمْ

پھر جانا انکا البتہ طرف دوزخ کی ہے تحقیق انہوں نے پایا تھا باپوں اپنوں کو گمراہ پس وہ

ٹھکانا دوزخ کی طرف ہوگا انہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا پھر یہ بھی

حل لغات

لہ اِنِّیْ كَانَ لِیْ قَرِیْنٌ قرین بمعنی صاحب ہمنشین. یہ اسم ہے کان کا اور لی خبر

لہ تراب المدینون. مدینون لیا گیا ہے دین سے اور دین کہتے ہیں بدلے اور بدلا دینے کو جیسا کہتے ہیں. کما تدین تدان ای کما تجازی تجازی بفعلک ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ دنیا کی شراب میں چار خصلتیں ہیں۔ نشہ، درد سر، قے اور بیہودہ بکواس۔ سو اللہ تعالیٰ نے بہشت کی شراب کو ان چاروں سے پاک کیا ہے۔ اور روایت میں ان سے آیا ہے کہ غَول کا معنی درد شکم یعنی جنت کی شراب ایسی ہے جس سے درد شکم نہیں ہوتا (فتح) ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضورؐ سے حور عین کا معنی پوچھا تو آپؐ نے فرمایا۔ موٹی آنکھوں والیاں جن کی آنکھوں کی سفیدی سرخی نما ہو مثل چیل سفید رنگ کے پھر پوچھا أَخْبِرْنِيْ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ قَالَ رِقَّتُهُنَّ كَرِقَّةِ الْجِلْدَةِ الَّتِيْ رَأَيْتَهَا فِيْ دَاخِلِ الْبَيْضَةِ الَّتِيْ تَلِي الْقِشْرَ۔ (حاشیہ جامع صفحہ ٢٤) یہ بتائیے كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا ایسی نازک بدن ہونگی جیسے انڈے کے چھلکے کا اندرونی باریک پردہ یعنی نہایت لطیف جھلی ہوتی ہے ایسے بدن ان کے ہوں گے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کے دن سب لوگ زندہ ہو کر اٹھائے جائیں گے تو میں سب سے پہلے قبر سے نکلوں گا اور خطیب ہوں گا اور خوشخبری سناؤں گا جب کہ وہ غمناک ہونگے اور ان کی سفارش کرونگا جب وہ بند کئے جائیں گے۔ اللہ کی تعریف کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور آدمؑ کی تمام اولاد سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بزرگتر ہوں۔ فخر سے نہیں کہتا۔ اور ہزار خدمتگار میرے تابع ہونگے جیسے انڈے چھپائے ہوئے گرد وغبار سے پاک (ابن کثیر) نیز آپؐ نے فرمایا أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالثَّانِيَةُ عَلٰى لَوْنِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يَبْدُوْ مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَائِهَا (ترمذی صفحہ ٧٤ جلد ٢) یعنی پہلی جماعت جنت میں داخل ہونے والی کے چہرے ایسے روشن اور چمکتے ہونگے جیسے چودھویں رات کا چاند اور دوسری جماعت کے ایسے ہوں گے جیسے چمکتا ہوا تارا۔ اور ہر شخص جنتی کے واسطے دو دو بیویاں ایسی حسین اور خوبصورت ہونگی جنکے بدن کی چمک دمک ستر لباسوں سے باہر تک معلوم ہوتی ہوگی۔

حاشیہ صفحہ ھذا

ف۱ کہا مجاہدؒ نے قرین سے مراد شیطان ہے۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قرین سے مشرک کوئی مراد ہے جسکا ساتھی دنیا میں کوئی مومن تھا مجاہدؒ اور ابن عباسؓ کے قول میں کوئی منافات نہیں اس لئے کہ شیطان جن کی قسم سے ہوتا ہے اور وہ آدمی کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے اور انسانوں میں بھی شیطان ہوتا ہے اس کی باتیں کانوں سے سنی جاتی ہیں اور دونوں قسم کے شیطان گمراہ کرنے میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ (ابن کثیر) یعنی جنت میں عیش وتنعم کے وقت اپنے بعض گذشتہ حالات کا مذاکرہ کریں گے ایک جنتی کہے گا کہ میاں دنیا میں میرا ایک ملنے والا تھا جو مجھے آخرت پر یقین رکھنے کی وجہ سے ملامت کیا کرتا تھا۔ اس کے نزدیک یہ مہمل بات تھی کہ مٹی میں مل جائیں کچھ باقی نہ رہے محض بوسیدہ ہڈیاں رہ جائیں پچھلے اعمال کا بدلہ دینے کے لیے از سر نو زندہ کر دیں؟ بھلا ایسی بے تکی بات پر کون یقین کر سکتا ہے۔ یقیناً وہ ساتھی جہنم میں پڑا ہوگا۔ آؤ ذرا جھانک کر دیکھیں کس حال میں ہے (یہ اس جنتی کا مقولہ ہوا بعض کہتے ہیں کہ یہ مقولہ اللہ تعالیٰ کا ہے یعنی اللہ فرمائیگا کہ تم کیا اسکو جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو۔

ف۲ اوپر جنتیوں کی مہمانی کا ذکر تھا۔ یہاں سے دوزخیوں کی مہمانی کا حال ہے۔ جب دوزخی بھوک سے بے قرار ہونگے تو یہی شجرۃ الزقوم کھانے کو دیا جائیگا۔ شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں آخرت میں اسکو کھائیں گے اور گلے میں پھنسے گا ایک عذاب یہ بھی ہوگا یا خراب کرتا دنیا میں یہ کہ سن کر گمراہ ہوتے ہیں سبز درخت دوزخ میں کیونکر اگا وہ ایک درخت ہے جو نکلتا ہے دوزخ کی جڑ میں پھر فرمایا شیطانوں کے سروں کی کیفیت اگرچہ لوگوں میں مشہور نہیں ہر طبائع میں انکی بدنمائی بیٹھ گئی ہے (ابن کثیر) اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا کے سمندروں میں پڑ جائے تو روئے زمین کے تمام لوگوں کی خوراک خراب ہو جائے۔ اس کا کیا حال ہوگا جسکی خوراک یہی ہو۔ (ترمذی۔ ابن کثیر)

ف۳ حدیث میں ہے جب یہ پانی انکے سامنے لایا جائیگا انہیں سخت ایذا ہوگی بڑی کراہت آئے گی پھر جب وہ انکے منہ کے پاس لایا جائیگا تو اس کی بھاپ سے انکے چہرے کی کھال جھلس کر رہ جائے گی۔ اور جب اس کا گھونٹ پیٹ میں جائے گا۔ تو ان کی آنتیں کٹ کر پاخانہ کے راستہ سے باہر آ جائیں گی۔ اس پانی کی شکل مانند تیل تلچھٹ کے ہوگی العیاذ باللہ (ابن کثیر)

★ تو برذون معنے میں ہے خچروں کے اور اسی سے ذیان ملہ أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ۔ زقوم چھوٹے چھوٹے پتوں کا ایک نہایت تلخ اور بدبودار درخت ہے جو اکثر تہامہ کے جنگلوں میں اگتا ہے ملہ كَأَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ۔ زقوم کے پھلوں کو بدصورتی اور دہشتناکی میں سانپ کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ اور خوفناک اور ڈراؤنی صورت سانپوں کو اہل محاورہ شیاطین سے تعبیر کرتے ہیں ملہ لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ۔ شوب مصدر ہے معنی ہیں خلط کے اور شوب کہتے ہیں ملونی کو حمیم گرم پانی جس کی گرمی انتہا کو پہنچ گئی ہو یعنی دوزخیوں پر پیاس غالب ہوگی تو انہیں زقوم گرم پانی میں ملا کر دیا جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۷۱﴾

اوپر قدم انکے کے دوڑتے جاتے ہیں ف اور البتہ تحقیق گمراہ ہوگئے پہلے انکے بہت پہلے لوگوں میں سے

ان کے نقش قدم پر بھی تیزی سے چلے جا رہے ہیں اور البتہ ان سے پہلے اگلوں میں اکثر گمراہ تھے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

اور البتہ تحقیق بھیجے ہم نے بیچ انکے ڈرانے والے پس دیکھ کیونکر ہوا آخر کام

اور انہیں (بھی) ہم نے البتہ ڈر سنانے والے بھیجے تھے سو دیکھ لیجئے ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا۔ جن کو

الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ

ڈرائے گیوں کا مگر بندے اللہ کے خالص کئے گئے اور البتہ تحقیق پکارا ہم کو نوح نے

ڈرایا گیا تھا بجز اللہ کے ان بندوں کے جو مخلص تھے اور نوح نے ہمکو پکارا۔ سو ہم

فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾

پس البتہ بہت اچھے جواب دینے والے تھے اور نجات دی ہم نے اسکو اور اہل اسکے کو سختی بڑی سے ف

بھی اچھے فریاد رس ہیں اور اس کو اور اسکے اہل کو ہم نے سخت تکلیف سے بچا لیا

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾

اور کیا ہم نے اولاد اس کی کو وہی ہوئے باقی رہنے والے اور چھوڑا ہم نے اوپر اسکے بیچ پچھلوں کے

اور ہم نے اسی کی نسل ہی کو باقی رکھا اور پیچھے آنے والی نسلوں میں ہم نے اس کیلئے یہ چھوڑا

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾

سلام ہو بیچ اوپر نوح کے بیچ سب عالموں کے ف تحقیق ہم اسی طرح جزا دیتے ہیں احسان کرنیوالوں کو

کہ دنیا میں نوح پر سلام ہو ہم اسی طرح نیکوکاروں کو بدلہ دیتے ہیں

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَاِنَّ

تحقیق وہ بندوں ہمارے ایمان والوں سے تھا پھر ڈبو دیا ہم نے اوروں کو ف اور تحقیق

بیشک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا پھر ہم نے دوسروں کو (طوفان میں) غرق کر دیا اور جا شبہ

مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾ اِذْ قَالَ

تابعوں اسکے سے البتہ ابراہیم تھا جس وقت کہ آیا رب اپنے کے پاس ساتھ دل سلامت کے ف جس وقت کہا اسنے

اسی کی جماعت میں سے ابراہیم (بھی) تھے (یاد کرو) جب وہ اپنے رب کے پاس قلب سلیم لے کر آئے جس وقت انہوں نے

لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾

واسطے باپ اپنے کے اور قوم اپنی کے کس چیز کو عبادت کرتے ہو آیا جھوٹ بناکر معبود سوائے اللہ کے چاہتے ہو

اپنے باپ اور اپنی قوم سے پوچھا کہ تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو کیا جھوٹ موٹ کے معبودوں کو اللہ کے سوا چاہتے ہو

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِى النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّىْ سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾

پس کیا گمان ہے تمہارا ساتھ رب عالموں کے پس نظر کی اس نے ایک نظر بیچ تاروں کے پس کہا تحقیق میں بیمار ہوں

تو تمام جہانوں کی پرورش کرنے والے رب کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے۔ سو انہوں نے ستاروں کی طرف دیکھا کہنے لگے کہ میں بیمار ہوں

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمْ

پس پھر گئے اس سے پیٹھ پھیرتے ف پس پوشیدہ گیا طرف معبودوں انکے کے پس کہا کیا نہیں کھاتے تم کھانے کو کیا ہے تمکو

چنانچہ وہ لوگ انکو چھوڑ کر چلے گئے تو یہ انکے بتوں میں جا گھسے اور پوچھا کر کہ تم کھاتے کیوں نہیں! کیا بات ہے تم

منزل ۶

حل لغات

ف علیٰ آثارہم

یُہرعون۔ ہراع

کہتے ہیں شدت کے

ساتھ دوڑنے کو یہ لفظ

کرتا ہے ہمیشہ اذا استعملت ف وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ۔ شیعتہ کی ضمیر راجع ہے نوح کی طرف اور شیعہ معنے میں ہے متابع کے مشایع کہتے ہیں

کسی کے پیچھے پیچھے چلنے والے کو معنی سمی شیعۃ من شایعہ فی اصول الدین ف اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ۔ اذ محل میں نصب کے ہے اذکر محذوف کی وجہ سے یا شیعتہ کی ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ڈر سبھی کو سناتے ہیں ان میں نیک بچتے ہیں اور بد کھپتے (موضح)
ف۲ کشتی میں اسی ۸۰ آدمی بچے تھے انکی اولاد نہیں چلی انہی کے تین بیٹوں سے چلی۔ سام بسا بیچ زمین عرب کے اور لوران اور ایران پیدا ہوئے۔ یافث بسا شمال کو ترک ، صقالبہ اور یاجوج ماجوج پیدا ہوئے۔ حام بسا جنوب کو ہند اور حبش پیدا ہوئے (موضح و ترمذی ص۱۵۵) طوفان کا بیان سورۂ ھود میں ہوا ف۳ ہمیشہ خلق انپر سلام بھیجتے ہیں سارا جہان (موضح)
ف۴ تقریبا ہزار سال تک حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم کو سمجھاتے اور نصیحت کرتے رہے مگر انکی شرارت اور ایذا رسانی برابر بڑھتی رہی آخر حضرت نوح علیہ السلام نے مجبور ہو کر اپنے بھیجنے والے کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ (قمر رکوع ۱) اے پروردگار میں مغلوب ہوں آپ میری مدد کو پہنچیے۔ دیکھو کہ اللہ نے ان کی پکار کیسے سنی اور مدد کو کس طرح پہنچایا۔ پھر ہولناک طوفان کے وقت انکی حفاظت کی اور تنہا ان کی اولاد سے زمین کو آباد کر دیا اور رہتی دنیا تک ان کا ذکر خیر لوگوں میں باقی چھوڑا چنانچہ آج تک خلقت ان پر سلام بھیجتی ہے اور سارے جہان میں نوح علیہ السلام کہہ کر یاد کیے جاتے ہیں۔ یہ تو نیک بندوں کا انجام ہوا۔ دوسری طرف ان کے دشمنوں کا حال دیکھو کہ سب کے سب طوفان کی نذر کر دیے گئے آج انکا نام و نشان تک باقی نہیں اپنی حماقتوں اور شرارتوں کی بدولت دنیا کا بیڑا غرق کرا کر رہے۔
ف۵ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دل سلامت سے مراد ہے گواہی دینی اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کہا محمد بن سیرین نے دل سلامت وہ ہے جو جانے کہ اللہ تعالیٰ سچ ہے اور قیامت بے شک آنیوالی ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ مُردے قبر سے اٹھاوے گا اور حسن کا قول ہے کہ شرک سے بچا ہوا دل مراد ہے اور عروہؒ نے کہا کہ سلامتی والا دل وہ ہے جو لعنت کرنیوالا نہ ہو۔ کہا شمس الدین ابن القیمؒ نے دل سلامت وہ ہے جو شرک ، جھوٹ ، کینہ ، حسد ، بخل ، تکبر اور دنیا و ریاست کی محبت سے بچا ہوا ہو۔ پس یہ دل دنیا کے اندر بھی جنت میں ہے ، برزخ میں بھی اور آخرت میں بھی بہشت میں جائیگا۔ والدی ماجدی حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب محدث ہند رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ھدایۃ النّبی میں بھی قلب سلیم کے قریب قریب یہی معنی بیان فرماتے ہیں۔ اور دل کو پوری سلامتی حاصل نہیں ہوتی جب پانچ چیزوں سے نہ بچے شرک سے جو توحید کے مخالف ہے۔ اور بدعت سے جو سنت کے منافی ہے اور شہوت سے جو اللہ کے حکم کے خلاف ہے اور غفلت سے جو یاد الٰہی کے مخالف ہے اور خواہش نفس سے جو تجرید و اخلاص کے خلاف ہے اور یہی پانچ باتیں ہیں جو حجاب اور قرب الٰہی سے مانع ہیں۔ تفسیر جلالین مطبوعہ فاروقی دہلی ص۲۷۳ میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ حضرت نوح علیہ السلام کے دو ہزار چھ سو چالیس برس بعد ہوا ہے اور حضرت ہود و صالح علیہما السلام ان دونوں کے درمیان ہوئے۔
ف۶ وہ لوگ نجومی تھے انکے دکھانے کو تاروں کی طرف دیکھ کر کہا یا نجوم کی کتاب میں دیکھ کر کہا میں بیمار ہوں یعنی ہوا چاہتا ہوں۔ وہ شہر سے باہر نکلتے تھے ایک عید کو اور بت پوجنے کو چھوڑ کر چلے گئے۔ یہ ایک جھوٹ ہے اللہ کی راہ میں ، عذاب نہیں ثواب ہے۔ (موضح)
نمرود بادشاہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک ستارا ایسا چمکتا ہوا نکلا ہے جس کی روشنی کے آگے سورج اور چاند کی روشنی جاتی رہی اس خواب سے اسکو بڑا خوف ہوا۔ نجومیوں اور کاہنوں کو بلایا اور اس کی تعبیر دریافت کی۔ انہوں نے اسکی خبر دی کہ اس سال ایک لڑکا پیدا ہونیوالا ہے اس کی وجہ سے تیری سلطنت جاتی رہے گی۔ نمرود نے حکم دیا کہ اسوقت جسقدر لڑکے ہیں سب کو قتل کر دو اور جو عورتیں حاملہ ہیں ان کی خبر رکھو۔ جو لڑکا پیدا ہو قتل کر دو اور سب لوگوں کو حکم دیا کہ عورتوں سے صحبت نہ کریں۔ دس دس آدمیوں پر ایک ایک خبرگیری کرنیوالا اور جاسوس مقرر کر دیا تاکہ کوئی لڑکا زندہ نہ رہ جائے اور کوئی عورت حاملہ نہ ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ کی ایسی حکمت ہوئی کہ ابراہیم علیہ السلام کی والدہ کا حمل معلوم ہی نہ ہوا۔ جب ولادت کا وقت قریب آیا تو ابراہیم علیہ السلام کی والدہ ایک پہاڑ کی کھوہ میں چلی گئیں ، وہاں یہ پیدا ہوئے وہ انکو ایک کپڑے میں لپیٹ کر اس غار میں رکھ کر اس کے اوپر ایک پتھر ڈھانک کر چلی آئیں اور اپنے خاوند آذر سے یہ ماجرا بیان کیا۔ اس کے دل میں بھی اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسی بات ڈال دی۔ کہ بادشاہ کو خبر نہ دی۔ ابراہیم علیہ السلام کی والدہ کبھی کبھی اس غار میں جا کر دودھ پلاتیں۔ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انکے انگوٹھے میں دودھ جاری کر رکھا تھا۔ اسکو چوستے رہتے تھے۔ ایک دن میں اتنے بڑھتے جسقدر ایک ماہ میں بچے بڑھا کرتے ہیں۔ جب ہوشیار ہوئے غار سے نکلے اور ستاروں کو پھر چاند کو پھر سورج کو دیکھا اور قوم کو قائل کرنے کے طور پر وہ باتیں کہیں جنکا ذکر سورہ

باقی اگلے صفحہ پر

★ کروہ مشائع کے معنے میں ہے ۳ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ۔ ہمزہ استفہام کے لیے ہے اور افکا مفعول لہ تریدون کا اور الہۃ مفعول بہ اَتُرِيْدُوْنَ اٰلِهَةً مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِفْكًا۔ ۴ فَرَاغَ اِلٰۤى اٰلِهَتِهِمْ ۔ روغ کے معنی ہیں چھپے سے کسی چیز کی طرف جانا بولا کرتے ہیں رَاغَ اِلَيْهِ اِذَا ذَهَبَ اِلَيْهِ فِي السِّرِّ عَلٰى سَبِيْلِ الْخُفْيَةِ۔ اس کے اصل معنے ہیں حیلے کی طرف مائل ہونے کے اور اسی سے ہے رَوَغَانُ الثَّعْلَبِ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا تَنطِقُونَ ﴿٩٢﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ﴿٩٣﴾ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ

کہ نہیں بولتے | پس پھر آیا | اوپر انکے | مارتا ہوا | ساتھ داہنے ہاتھ کے | پس متوجہ ہوئے | طرف اسکے

بولتے نہیں | پھر زور سے انکو توڑنے پھوڑنے لگے | تب وہ لوگ اسکی طرف دوڑتے

يَزِفُّونَ ﴿٩٤﴾ قَالَ أَتَعْبُدُونَ مَا تَنْحِتُونَ ﴿٩٥﴾ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا

دوڑتے ہوئے | کہا | کیا عبادت کرتے ہو | اس چیز کو کہ تم تراشتے ہو | اور اللہ نے | پیدا کیا تمکو | اور جو کچھ

ہوئے آئے | انہوں نے پوچھا ۔ کہ کیا تم ان کی عبادت کرتے ہو جنکو اپنے ہاتھوں سے تراشتے ہو حالانکہ اللہ نے تمکو اور جو تم بناتے ہو

تَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا فَأَلْقُوهُ فِي الْجَحِيمِ ﴿٩٧﴾ فَأَرَادُوا

کرتے ہو تم | ف | کہا انہوں نے کہ بناؤ واسطے اسکے ایک عمارت پس ڈالدو اسکو ۔ بیچ | دوزخ کے | پس ارادہ کیا

سبکو پیدا کیا ہے | انہوں نے کہا کہ اسکے لئے ایک بھٹی بناؤ پھر اسے اس آگ میں جھونک دو | غرض انہوں نے

بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَسْفَلِينَ ﴿٩٨﴾ وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي

ساتھ اسکے مکر کا | پس کیا ہم نے انکو | نیچے | اور کہا ابراہیم نے تحقیق میں جانے والا ہوں طرف | رب اپنے کے

انکے ساتھ دھوکہ کرنا چاہا ۔ سو ہم نے انہی کو نیچا دکھایا | اور ابراہیم نے کہا کہ میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں وہ مجھے سیدھی

سَيَهْدِينِ ﴿٩٩﴾ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٠٠﴾ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ﴿١٠١﴾

البتہ راہ دکھلا دیگا مجھکو | اے میرے رب بخش مجھ کو | اولاد صالحوں سے | ف | پس بشارت دی ہم نے اسکو ساتھ ایک لڑکے حلیم

راہ دکھائے گا | اے میرے رب! مجھے کوئی نیک بیٹا عطا کر | سو ہم نے اسکو ایک بردبار لڑکے کی بشارت دی

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ

پس جس وقت پہنچا | ساتھ اسکے | دوڑنے کو | کہا | اے چھوٹے بیٹے میرے تحقیق میں دیکھتا ہوں بیچ | خواب کے کہ تحقیق میں ذبح کرتا ہوں

پھر جب وہ جوان ہوگیا تو (ابراہیم نے) کہا کہ اے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ سو تیری رائے کیا ہے اس بارے

فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ

تجھکو پس دیکھ | کیا دیکھتا ہے تو | کہا | اے باپ میرے | کر | جو حکم کیا جاتا ہے تو | شتاب پاویگا تو مجھکو | اگر | چاہا

کہا | کہ | اے | ابا! جو آپ کو حکم ہوا ہے اسکی تعمیل کیجئے | انشاءاللہ آپ مجھے صبر کرنے

اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ﴿١٠٢﴾ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ﴿١٠٣﴾ وَنَادَيْنَاهُ أَن

اللہ نے | صبر کرنے والوں سے | ف | پس جب مطیع ہوئے دونوں حکم الٰہی کے اور گرایا اسکو ماتھے پر | اور پکارا ہم نے اسکو

والوں میں سے پائیں گے | پھر جب ان دونوں نے خدا کا حکم مان لیا اور باپ نے اسکو ماتھے کے بل گرایا | اور ہم نے اسکو پکارا

يَا إِبْرَاهِيمُ ﴿١٠٤﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ۚ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٠٥﴾

اے ابراہیم | تحقیق | سچ کیا تو نے | خواب کو | تحقیق ہم اسی طرح | جزا دیتے ہیں | احسان کرنے والوں کو | ف

کہ اے ابراہیم! | تو نے واقعی خواب کو سچ کر دکھایا ہے۔ ہم اسی طرح نیکوکاروں کو | جزا دیا کرتے ہیں

إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ﴿١٠٦﴾ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ﴿١٠٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ

تحقیق | یہ بات وہی ہے آزمائش | ظاہر | ف | اور چھڑا لیا ہم نے اسکو بدلے قربانی بڑی کے | اور چھوڑا ہم نے اوپر اسکے

واقعی یہ ایک ظاہر آزمائش تھی | اور ہم نے اسکے بدلے میں ذبح کرنے کیلئے اسکو ایک بڑا جانور دیا | اور پیچھے آنے

فِي الْآخِرِينَ ﴿١٠٨﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ﴿١٠٩﴾ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١١٠﴾ إِنَّهُ مِنْ

بیچ | پچھلوں کے | سلامتی ہو جو اوپر | ابراہیم کے | اسی طرح | جزا دیتے ہیں ہم | احسان کرنے والوں کو | تحقیق وہ

والے لوگوں میں ذکر اسکے لئے چھوڑا کہ ابراہیم پر سلام ہو | اسی طرح ہم نیکوکاروں کو | بدلہ دیتے ہیں | واقعی وہ

حل لغات

ف فراغ علیہم ضربًا بالیمین. راغ علیہم ای مال علیہم مستعلیا. ضربًا مفعول مطلق مؤکد ہے راغ کا کیونکہ راغ علیہم معنی میں ہے ضربہم کے والتقدیر فضربہم ضربا یا یوں کہو کہ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے ای فراغ علیہم یضربہم ضربا۔ یمین معنی میں ہے قوت و شدت کے اور اسکا کچھ بیان اسی سورۃ کے دوسرے رکوع آیۃ انکم کنتم تاتوننا عن الیمین کے تحت گزر چکا ہے الیہ یزفون۔ یزفون معنی میں ہے یسرعون کے لیا گیا ہے زفیف النعامہ سے اور زفیف النعامہ کہتے ہیں شتر مرغ کی ابتدائی دوڑ کو۔ بعض ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بقیہ صفحہ ۶۳۳ انعام میں ہے یعنی تارے کو کہا یہ رب ہے پھر چاند کو پھر سورج کو۔ پھر ہر ایک میں عیب اور نقصان بیان کر کے ان کو چھوڑتے گئے تاکہ لوگ سمجھیں یہ چیزیں پوجنے کے لائق نہیں ہیں۔ بعض روایتوں میں ہے کہ سات برس غار میں رہے۔ بعض کا قول ہے کہ پندرہ مہینے۔ بعض کا قول سترہ برس کا ہے۔ خیر جب ایک عید میں سب لوگ جنگل کی طرف گئے اور انہوں نے بتوں کو توڑا تو قوم نے اور نمرود نے انکو آگ میں ڈالنا تجویز کر کے ان کو ایک مکان میں قید کر رکھا۔ اور لکڑیاں کتنے دن تک جمع کرتے رہے اور اس کام کو ایسا ثواب جانتے تھے کہ کوئی مصیبت میں آجاتا یا کسی عورت کا بچہ بیمار ہوتا تو یہ نذر مانتے تھے کہ ہماری مصیبت دور ہو جائے تو ہم ابراہیم کے جلانے کو اتنی لکڑیاں لائیں گے۔ جب بہت لکڑیاں جمع ہو گئیں چاروں طرف آگ لگائی گئی۔ آگ کا شعلہ اتنا بلند ہوا کہ پرندہ اسکے اوپر نہیں جا سکتا تھا پھر حیران ہوئے کہ اس کو کس ترکیب سے اسمیں ڈالیں۔
تب شیطان آدمی کی صورت میں آیا اور ڈھینکلی (گوپن) کی ترکیب بتائی انکو ایک اونچے مکان پر بٹھا کر رسیوں سے جکڑ کر ڈھینکلی میں رکھ کر آگ میں پھینکا۔ اسوقت پانی، ہوا اور پہاڑوں وغیرہ کے فرشتے اللہ تعالیٰ سے حکم لے کر آئے۔ سب نے کہا ہم حاضر ہیں جو کچھ حکم ہو وہ ہم کرنے کو تیار رہیں۔ لیکن ابراہیم علیہ السلام نے یہی فرمایا میرا رب دیکھ رہا ہے اور وہی کافی ہے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے کچھ پیغام کہوں؟ فرمایا وہ خود دیکھ رہا ہے۔ اسوقت سب جانور آگ بجھانے کی فکر رہے تھے سوا گرگٹ کے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام پر آگ کو گلزار کر دیا۔ نمرود نے اپنے محل پر چڑھ کر دیکھا تو اسکو بھی ابراہیم علیہ السلام باغ میں خوش و خرم بیٹھے ہوئے نظر آئے تو کہا اگر تم باہر نکل آؤ تو چار ہزار گائیں قربان کرونگا۔ آپ نے فرمایا جب تک تو اپنا دین نہ چھوڑیگا تب تک قربانی قبول نہیں۔ اسنے اپنا دین چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ حدیث التفاسیر

فوائد صفحہ ھذا

ف۱ کافر لوگ جو بتوں سے نفع و نقصان کی امید رکھتے تھے تو درحقیقت یہ اعتقاد ان کا بزرگوں پر تھا جنکی تصویر کھینچتے ہیں اور ان بزرگوں ہی سے نفع و نقصان کی امید رکھتے تھے تو اسی اعتقاد سے اللہ نے روکا۔ قبر تعزیہ بنا کر ان کی پرستش کرنا بھی اسی میں داخل ہے۔ فائدہ ستاریہ۔

ف۲ جب ابراہیم خلیل اللہ نے گھر چھوڑ دیا ملک شام جا کر دعا کی تو یہ خواب دیکھا اور پیغمبروں کا خواب وحی الٰہی ہے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کا امتحان لیا کہ دیکھیں انکا کیا خیال ہے۔ آیا وہ اللہ کی رضامندی کو مقدم رکھتے ہیں یا اپنی جان کو۔ وہ بھی نہایت مضبوط اور صابر نکلے کہنے لگے ابا جان! سوچنے کی کیا بات ہے، اللہ کا حکم فوراً بجا لاؤ۔ سچ ہے اچھوں کے ہاں اکثر اچھے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ مفسرین کے نزدیک سچ سے مراد اسمعیل علیہ السلام ہیں اور یہی صحیح ہے۔ نیز اس سے بڑا عمل کیا کہ آپ کو ذبح کروایا۔ موضح ف۳ کہتے ہیں آٹھویں شب ذی الحجہ کو خواب دیکھا کہ بیٹے کو ذبح کرتا ہوں کل کو فکر میں رہے کہ اس کی تعبیر کیا۔ پھر نویں شب دیکھا ذبح کرتے تو پہچانا کہ ذبح ہی کرنا ہے پھر اسی تدبیر میں پھر دسویں شب دیکھا وہی خواب تب بیٹے کے پاس کہا انہوں نے بھی شتاب قبول کر لیا ہزار رحمت اس باپ بیٹے پر۔ موضح۔

ف۴ تاکہ بیٹے کا منہ سامنے نہ آئے کہ محبت جوش کرے یہ بات بیٹے نے سکھائی آگے اللہ نے فرمایا کہ کیا گذرا یعنی کہنے میں نہیں آتا جو حال گذرا اُس کے دل پر اور فرشتوں پر پھر فرمایا کہ ایسے مشکل حکم کر کر آزماتے ہیں پھر ان کو قائم رکھتے ہیں تب درجے بلند دیتے ہیں۔ موضح

ف۵ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بیٹے کے ذبح کے بدلے ہم نے ابراہیم کو بڑی قدر والا اور مقبول ذبیحہ دیا اور بیٹے کو ذبح سے چھڑا دیا۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ اور اکثر مفسرین نے کہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس اللہ تعالیٰ نے ایک دنبہ بھیجا جو چالیس سال تک جنت میں چرتا رہا تھا۔ جبرئیل علیہ السلام نے بیٹے کو ہٹا کر دنبہ لٹا دیا آنکھیں کھولیں تو دنبہ ذبح پڑا تھا۔ فتح۔

★ اہل لغت کہتے ہیں کہ زفیف کہتے ہیں جانور کے پر اگیختہ کرنے کو تاکہ وہ جلد چلے بولا کرتے ہیں ازفت الابل ای حملتہا علی الاسراع۔ فلما بلغ معہ السعی۔ سعی کے لغوی معنی ہیں دوڑنے اور کوشش کرنے کے مگر ایک محذوف کے متعلق ہو کر حال واقع ہوا ہے ای کائنا معہ والمعنی فلما بلغ الحد الذی یقدر فیہ علی السعی۔ فلما اسلما وتلہ للجبین۔ اسلما معنی میں ہے انقاد و خضع کے بولا کرتے ہیں سلم لامر اللہ واسلم واستسلم اذا انقاد وتلہ کے معنی ہیں اسے زمین پر گرا دیا۔ تلیل اور متلول وہ شخص جو گرایا جاتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

بندوں ہمارے ایمان والوں سے تھا — اور بشارت دی ہم نے اسکو ساتھ اسحٰقؑ کے جو نبی تھا — صالحوں سے — تھا

ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے — اور ہم نے (ابراہیمؑ) کو اسحٰقؑ کی بشارت دی — جو پیغمبر (اور) نیکوں میں سے ہونگے

وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰۤى اِسْحٰقَ ۭ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ

اور برکت دی ہم نے اوپر اسکے اور اوپر اسحٰقؑ کے — اور اولاد ان دونوں کی سے احسان کرنیوالے بھی ہیں اور ظلم کرنیوالے بھی ہیں جان

اور ہم نے اس کو اور اسحٰقؑ کو برکت دی — اور ان دونوں کی اولاد میں نیکوکار بھی ہیں اور اپنے لئے صریح طور پر ظلم کرنے والے

مُبِيْنٌ ﴿۱۱۳﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا

اپنی کو ظاہر — ع — اور البتہ تحقیق احسان کیا ہم نے اوپر موسیٰؑ کے اور ہارونؑ کے — اور نجات دی ہم نے ان دونوں کو اور

بھی — اور بیشک ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ پر احسان (عظیم) کیا — اور ان دونوں کو اور انکی قوم کو

مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمَا

قوم انکی کو — سختی — بڑی سے — ع — اور مدد دی ہم نے انکو پس ہوئے وہی — غالب — اور دی ہم نے انکو

بڑی مصیبت سے نجات دی — اور ہم نے انکی مدد کی۔ سو وہی غالب آئے — اور ہم نے ان دونوں کو

الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾ وَتَرَكْنَا

کتاب — بیان کرنے والی — اور دکھائی ہم نے انکو — راہ — سیدھی — اور چھوڑا ہم نے

ایک روشن کتاب دی — اور ہم نے ان دونوں کو سیدھی راہ دکھائی — اور ہم نے انکے لئے

عَلَيْهِمَا فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى

اوپر انکے — بیچ — پچھلوں کے — سلام ہو اوپر موسیٰ اور ہارون کے — تحقیق — اسی طرح — جزا دیتے ہیں ہم

پیچھے آنے والے لوگوں میں یہ بات چھوڑی — کہ موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو — بیشک ہم اسی طرح نیکوکاروں کو

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ

احسان کرنے والوں کو — تحقیق وہ دونوں — بندوں ہمارے — ایمان والوں سے تھے — اور تحقیق — الیاس تھا البتہ

بدلہ دیتے ہیں — واقعی وہ دونوں ہمارے ایمان والے بندوں میں سے تھے — اور بیشک الیاس یقیناً

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّ

بھیجے گیوں سے — جس وقت کہا اس نے واسطے قوم اپنی کے کیا نہیں ڈرتے تم — کیا پکارتے ہو تم بعل کو — ع — اور

رسولوں میں سے تھا — جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم کیوں (خدا کی نافرمانی کے نتائج وعواقب) نہیں ڈرتے — کیا تم بعل کو پکارتے

تَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾

چھوڑ دیتے ہو — بہتر سب سے پیدا کرنے والے کو — ع — اللہ رب — تمہارا اور رب — باپوں تمہارے — پہلوں کا — ع

ہو اور — احسن الخالقین کو — چھوڑ دیتے ہو — یعنی اللہ کو جو تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادا کا رب — ہے

فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَرَكْنَا

پس جھٹلایا اسکو پس تحقیق وہ البتہ حاضر کئے جائیں گے بیچ عذاب کے — ع — مگر بندے اللہ کے خالص کئے گئے — ع — اور چھوڑا ہم نے

پھر انہوں نے اسکو جھٹلایا سو وہ پکڑ کر حاضر کئے جائینگے — سوائے ان لوگوں کے جو ہمارے مخلص بندے ہیں — اور ہم نے انکے

عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰۤى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى

اوپر اسکے بیچ — پچھلوں کے — سلامتی ہو اوپر — الیاس کے — ع — تحقیق ہم اسی طرح جزا دیتے ہیں

لئے پیچھے آنے والے لوگوں میں یہ بات چھوڑی — کہ الیاس پر سلام ہو — ہم اسی طرح نیکوکاروں کو

حل لغات ۔ ۱؎ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ۔ نَبِيًّا اور مِنَ الصّٰلِحِيْنَ دونوں حال ہیں ای مقضیاً بنبوتہ مقدرًا کونہ من الصالحین۔

۲؎ الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ۔ مستبین معنی میں ہے بلیغ فی البیان کے۔ اور کتاب سے مراد ہے توریت اسے مستبین کہنے کی یہ وجہ ہے کہ دین و دنیا کے مصالح کی طرف جن ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ۱ دونوں کیا دونوں بیٹوں سے بہت اولاد پھیلی، اسحٰق علیہ السلام کی اولاد میں نبی گذرے بنی اسرائیل کے اور اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں عرب جن میں ہمارے پیغمبر ہوئے۔ موضح القرآن

ف ۲ نیکی کرنیوالا اپنے عمل میں ساتھ ایمان اور توحید کے۔ اور ظلم کرنیوالا اپنی جان پر ساتھ کفر، شرک اور گناہوں کے۔ فتح

ف ۳ بڑی سختی یعنی لڑکوں کو قتل کرنا، لڑکیوں کو زندہ چھوڑنا اور ذلیل کام ان سے لیتے۔ ابن کثیر

ف ۴ یعنی اللہ تعالیٰ کی امید، خوف، بھروسہ اور رحمت چھوڑ کر بعل کے ساتھ یہ کام کرتے ہو اور اٹھتے بیٹھتے مشکل مصیبت کے وقت حاجت روا سمجھ کر پکارتے ہو ایسا نہ چاہیے بلکہ یہ امور سب اللہ تعالیٰ کے لیے چاہئیں۔ ہمارے زمانہ کے مسلمانوں نے بھی اللہ تعالیٰ کا خوف، امید اور بھروسہ چھوڑ کر کوئی کسی قبر پر دوڑتا ہے کوئی نشستگاہ پر گھومتا ہے کوئی کسی خانقاہ پر معتکف ہے۔ کاشف الاسرار میں لکھا ہے کہ شیخ امام علی بن اسحاق نے فرمایا ہے کہ نہیں جائز اولیاء کی قبروں کے گرد آگرد پھرنا قرب حاصل کرنے کے لیے اور نہیں جائز قبر کو ہاتھ لگانا اور اسکو چومنا اور اولیاء سے مدد مانگنا بالاجماع

غیر مستحق ہے۔ تفہیم المسائل۔

ف ۵ فرمایا کیا بت کو پکارتے ہو اور پوجتے ہو اور اللہ بہتر خالق کو چھوڑتے ہو تم کو اور تمہارے باپ دادوں کو پیدا اور پرورش کیا ہے چھوڑتے ہو۔ حالانکہ اکیلا عبادت کا مستحق بھی وہی اللہ ہے۔ جب پیدا کرنے اور پالنے میں اس کا کوئی شریک نہیں اسی طرح عبادت میں بھی اسکا کوئی شریک نہیں ہونا چاہیے۔ ابن کثیر

ف ۶ حضرت الیاسؑ اولاد میں حضرت ہارونؑ کے ہیں شہر بعلبک کی طرف انکو اللہ نے بھیجا وہ پوجتے تھے بت اسکا نام بعل تھا۔ القرآن

ف ۷ یعنی جنہوں نے الیاسؑ کو جھٹلایا انکو دوزخ میں حاضر ہونا ہے۔ فتح الرحمٰن

ف ۸ یعنی سب نے جھٹلایا مگر اللہ کے چنے ہوئے بندوں نے تکذیب نہیں کی لہذا وہی سزا سے بچے رہیں گے۔ موضح

ف ۹ الیاس میں دوسری لغت الیاسین ہے جیسے اسماعیل میں اسماعین۔ قبیلہ بنو اسد میں اسی طرح یہ لغت ہے میکائیل کو میکال اور میکائین بھی کہا جاتا ہے۔ ابراہیم کو ابراہام اور اسرائیل کو اسرائین طور سینا کو طور سینین۔ غرض یہ لغت عرب میں مشہور اور رائج ہے۔ ابن کثیر

★ علوم کی احتیاج ہوتی ہے وہ سب اسمیں موجود ہیں۔ ستہ أَتَدْعُونَ بَعْلًا ۔ بعل سونے کے ایک بت کا نام ہے۔ جسے شام کے ایک شہر کے باشندے پوجا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے بعد کو اس شہر کا نام بعلبک پڑ گیا بعض کہتے ہیں بعل یمن میں رب کو کہتے ہیں بولا کرتے ہیں مَنْ بَعْلُ هٰذَا الَّذِي مَنْ رَبُّ هٰذَا یعنی کے شوہر کو بعل کہا جاتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ اور وَهٰذَا بَعْلِي شَيْخًا۔ اس صورت میں جملہ کے معنی ہونگے أَتَعْبُدُونَ بَعْضَ الْبُعُولِ وَتَتْرُكُونَ عِبَادَةَ اللّٰهِ سے اللہ رَبَّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ ۔ اللہ اور ربکم ورب آبائکم سب بدل ہیں أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ سے۔

شہ سَلَامٌ عَلٰى إِلْ يَاسِينَ ۔ الیاسین وہی الیاس ہے جس کا ذکر اوپر کی آیت میں ہو چکا ہے۔ جسطرح سینا اور سینین۔ میکال اور میکائیل اور میکائین یا یوں کہو کہ الیاسین جمع ہے الیاس کی اور اس سے مراد خود حضرت الیاس اور انکے اتباع ہیں۔ جسطرح مہلب اور سعدون وغیرہ۔ ایک شاعر کہتا ہے۔

ع انا ابن سعد اکرم السعدینا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣١﴾ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٣٢﴾ وَإِنَّ لُوطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٣٣﴾

احسان کرنے والوں کو تحقیق وہ بندوں ہمارے ایمان والوں سے تھا اور تحقیق لوطؑ البتہ پیغمبروں سے تھا ول

بدلہ دیتے ہیں بیشک وہ ہمارے صاحب ایمان بندوں میں سے تھے اور بیشک لوطؑ رسولوں میں سے تھے

إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿١٣٤﴾ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ﴿١٣٥﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا

جس وقت کہ نجات دی ہم نے اسکو اور لوگوں اسکے سب کے سب کو مگر ایک بڑھیا پیچھے رہنے والوں سے تھی پھر ہلاک کیا ہم نے

جبکہ ہم نے اس کو اور اسکے اہل و عیال سب کو نجات دی بجز ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہنے والوں میں رہ گئی پھر ہم نے اوروں

الْآخَرِينَ ﴿١٣٦﴾ وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِم مُّصْبِحِينَ ﴿١٣٧﴾ وَبِاللَّيْلِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٣٨﴾ ع ٤ ٨

اوروں کو اور تحقیق تم البتہ گزرتے ہو اوپر انکے صبح کو اور رات کو کیا پس نہیں سمجھتے ف

کو ہلاک کر دیا اور تم یقیناً صبح کے وقت ان (کی بستیوں) کے اوپر سے گزرتے ہو اور رات کو بھی۔ سو تم کیوں نہیں سمجھتے ہو

وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٣٩﴾ إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿١٤٠﴾

اور تحقیق یونسؑ البتہ پیغمبروں سے تھا جس وقت بھاگ گیا طرف کشتی بھری ہوئی کے

اور یونسؑ بھی یقیناً رسولوں میں سے تھا جب وہ بھاگ کر بھری ہوئی کشتی کے پاس آیا

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ﴿١٤١﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿١٤٢﴾

پس قرعہ ڈالا پس ہوگیا دھکیلے ہوؤں سے ف پس نگل گئی اسکو مچھلی اور وہ ملامت میں پڑا ہوا تھا

پھر قرعہ اندازی کی گئی تو وہی ملزم نکلا پھر اس کو مچھلی نے نگل لیا۔ اور اس حالت میں کہ وہ خود بھی شرمسار تھا

فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ﴿١٤٣﴾ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٤٤﴾ النصف

پس اگر نہ ہوتی یہ بات کہ تھا وہ تسبیح کرنے والوں سے البتہ رہتا بیچ پیٹ اسکے کے اس وقت تک کہ اٹھائے جاویں مردے ف

پھر اگر وہ تسبیح نہ کرتا تو اس کے پیٹ میں قیامت تک پڑا رہتا

فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ ﴿١٤٥﴾ وَأَنبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّن يَقْطِينٍ ﴿١٤٦﴾

پس ڈال دیا ہم نے اسکو زمین بن گھاس والی میں اور وہ بیمار تھا اور اگایا ہم نے اوپر اسکے ایک درخت بیل والا یعنی کدو کا

بعد ازاں ہم نے اس کو میدان میں ڈال دیا۔ اور وہ بیمار تھا اور ہم نے اس پر ایک بیلدار درخت اگا دیا

وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ﴿١٤٧﴾ فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ

اور بھیجا ہم نے اسکو طرف لاکھ آدمی کے بلکہ زیادہ کی ف پس ایمان لائے پس فائدہ دیا ہم نے انکو

اور ہم نے اسکو ایک لاکھ یا اس سے زیادہ آدمیوں کی طرف بھیجا سو وہ ایمان لے آئے اور ہم نے ان سب

حِينٍ ﴿١٤٨﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ ﴿١٤٩﴾ أَمْ خَلَقْنَا

ایک مدت تک ف پس پوچھ انسے کیا واسطے رب تیرے کے بیٹیاں ہیں اور واسطے انکے بیٹے ہیں کیا پیدا کیا ہم نے

کو ایک وقت تک (فوائد دنیا سے) بہرہ ور کیا۔ تو ان سے پوچھو کہ کیا تیرے رب کے لئے بیٹیاں ہیں اور انکے لئے بیٹے کیا ہم نے فرشتوں کو

الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ شَاهِدُونَ ﴿١٥٠﴾ أَلَا إِنَّهُم مِّنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ﴿١٥١﴾

فرشتوں کو عورت اور وہ حاضر تھے خبردار ہو تحقیق وہ طوفان اپنے سے البتہ کہتے ہیں

عورتیں بنایا اور وہ دیکھ رہے تھے سنو! یقیناً جھوٹ کہہ رہے ہیں

وَلَدَ اللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿١٥٢﴾ أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ﴿١٥٣﴾

جنا ہے خدا نے اور تحقیق وہ البتہ جھوٹے ہیں ف کیا پسند کر لیا ہے بیٹیوں کو اوپر بیٹوں کے

کہ اللہ کے اولاد ہے اور یہ قطعاً جھوٹے ہیں کیا اس نے بیٹیوں کو بیٹوں سے زیادہ پسند کیا

حل لغات — لہ إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ۔ اَبَقَ سعنی میں ہے ہرب کے یعنی بھاگا ہوا کرتے ہیں اَبَقَ العَبْدُ ای ہرب من سیدہ۔ المشحون مشتق ہے شحن سے اور شحن کہتے کسی چیز کے بھر جانے کو کشتی اسباب اور آدمیوں سے بھر جاتی ہے تو سفینہ مشحونہ کہا کرتے ہیں ٹہ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ۱ یعنی یاد کراے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جس وقت ہم نے لوط کو اور اس کے اہل کو عذاب سے نجات دی اور جنہوں نے اسکو نہ مانا انکو ہلاک کیا اس سے صاف ثابت ہوا کہ لوط علیہ السلام پیغمبر تھے ۔ فتح ۔

ف ۲ قوم لوط کی بستیاں الٹی ہوئی نظر آتی تھیں شام کی راہ میں ۔ موضح

ف ۳ کشتی دریا میں چکر کھانے لگی ۔ لوگوں نے کہا اسمیں کوئی غلام ہے اپنے مالک سے بھاگا ہوا ہر ایک کے نام پر قرعہ ڈالا انکا نام نکلا ۔ فتح

ف ۴ یعنی اگر پہلے آسانی اور عافیت کے وقت نیک عمل نہ کیے ہوتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں قید رہتا ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسانی کے وقت اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کر یعنی اسکی تابعداری کرکے راضی کرتا کہ سختی میں اللہ تعالیٰ تیری مدد جلدی کرے ابن عباس رضی وغیرہ کا قول ہے کہ تسبیح کہنے سے مراد نماز پڑھنا ہے ۔ بعض نے کہا کہ مچھلی کے پیٹ میں بند ہونے سے پہلے نماز گذار تھے اس سبب سے اللہ تعالیٰ نے ان کو خلاصی دی اور بعضوں کا قول ہے کہ مچھلی کے پیٹ میں نماز پڑھتے تھے اس کی برکت سے نجات ملی ۔ اور بعضوں نے کہا کہ تسبیح سے مراد قول اللہ کا ہے ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۔ ابن ابی حاتم وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ جب یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں پکارا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ۔ الآیہ ۔ تو فرشتوں نے کہا یہ کمزور آواز تو کسی غریب کی نہایت دور سے معلوم ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرا بندہ یونس ہے جس کا عمل مقبول اور دعا مستجاب ہے ۔ فرشتوں نے عرض کیا یا اللہ کیا تو اس پر رحم نہیں کرتا بسبب اس کے عمل کے جو وہ آسانی میں کرتا تھا ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیوں نہیں پھر مچھلی نے اللہ کے حکم سے ان کو زمین پر اگل دیا ۔ ابن کثیر ۔

ف ۵ لفظ اَوْ معنے بل کے ہیں یعنی بلکہ لاکھ سے زیادہ تھے ۔ جامع البیان

یعنی اگر عاقل بالغ گنتے تو لاکھ تھے اور اگر سب کو گنتے تو زیادہ تھے یہ اللہ کو شک نہیں ۔ موضح القرآن

ف ۶ وہی قوم جن سے بھاگے تھے ان پر ایمان لانے تھے ڈھونڈتے پھرتے تھے کہ یہ جا پہنچے ان کو بڑی خوشی ہوئی ۔ موضح القرآن

ف ۷ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی جہالت حماقت کا بیان کیا ہے ۔ وہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں قرار دیتے ہیں ۔ فرمایا ان سے پوچھو کہ اپنے لیے تو بیٹے پسند کرتے ہو اور خدا کے لیے بیٹیاں ٹھہراتے ہو یہ کس قدر بے انصافی ہے اور پھر یہ ہے بھی محض جھوٹ اور بے سند بات ۔ اس آیت سے ان لوگوں کا بدرجہ اولیٰ رد ہے جو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں ؎

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر ٭ اتر پڑا مدینہ میں مصطفےٰ ہو کر

یہ ان گمراہوں نے تو معبود اور بندے کو ایک کر دکھایا ۔ خالق اور مخلوق کو برابر کر دیا ۔ پس اللہ تعالیٰ پاک ہے نہ اسکی اولاد ہے نہ شریک ۔ وہ تو ہر قسم کے شرک اور شریک سے بیزار ہے ۔ مشرکوں کی عقل ماری گئی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی گستاخی اور بے ادبی کرتے ہیں فائدہ مستاریہ ۔

★ مساہم کہتے ہیں باہم قرعہ ڈالنے کو بولا کرتے ہیں اَسْتَهَمَ الْقَوْمُ اِذَا اقْتَرَعُوْا الْمُدْحَضِيْنَ ۔ معنی میں ہے مغلوبین کے بولا کرتے ہیں اَدْحَضَ اللّٰهُ حُجَّتَهٗ فَدَحَضَتْ ای اَزَالَهَا فَزَالَتْ ۔ لیا گیا ہے دحض سے اور دحض کے اصلی معنی ہیں پھسلنے کے ۔ جب اونٹ کا پاؤں پھسلتا ہے تو دَحَضَتْ رِجْلُ الْبَعِيْرِ بولا کرتے ہیں ۔ ؎ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۔ التقام کہتے ہیں نگل جانے کو بولا کرتے ہیں التمر والتمرة ابتلعه اسکا ماخذ ہے لقمہ ۔ مُلِيْمٌ مشتق ہے اَللَّوْمُ سے اور جب کوئی شخص ایسے فعل کا مرتکب ہو جس پر ملامت کی جائے تو الام الرجل بولا کرتے ہیں ۔ تو ملیم وہ شخص جو مستحق ملامت یا ایسے فعل کا مرتکب ہو جس پر ملامت کی جائے ۔ ؎ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ۔ عراء کھلا میدان جس میں کوئی درخت اور سائے کی چیز نہ ہو سقیم معنی میں ہے ضعیف کے ؎ مِنْ يَّقْطِيْنٍ ۔ یقطین وہ درخت جسکے ساق نہ ہو بلکہ بیل کی طرح زمین پر پھیلا ہوا ہو جیسے کدو کھیرے ۔ ککڑی ۔ خربوزے اور تربوزہ وغیرہ کی بیلیں ۔ یہاں مراد ہے کدو کی بیل کیونکہ یہی مناسب تر ہے حال یونس کو جیسا کہ ترجمے سے ظاہر ہوتا ہے ۔ یقطین بوزن یفعیل ماخوذ ہے قطن بالمکان اذا اقام بہ سے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿۱۵۴﴾ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۱۵۵﴾ أَمْ لَكُمْ سُلْطَانٌ مُبِينٌ ﴿۱۵۶﴾

کیا ہے واسطے تمہارے کیونکر حکم کرتے ہو کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے تم یا واسطے تمہارے کوئی دلیل ہے ظاہر

تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کس طرح کے فیصلے کرتے ہو پھر تم کیوں نہیں سمجھتے؟ یا کیا تمہارے پاس کوئی واضح دلیل ہے

فَأْتُوا بِكِتَابِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۱۵۷﴾ وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ

پس لے آؤ تم کتاب اپنی کو اگر ہو تم سچے اور تحقیق ثابت کیا انہوں نے درمیان خدا کے اور درمیان جنوں

(اگر سچے ہو) اپنی کتاب لاؤ اگر تم سچے ہو اور انہوں نے اللہ اور جنوں میں رشتہ قائم کیا

نَسَبًا ۚ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿۱۵۸﴾ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا

کے ناتا اور البتہ تحقیق جانتے ہیں جن کہ تحقیق وہ البتہ حاضر کئے جاویں گے عذاب میں پاکی ہے اللہ کو اس چیز سے

اور جنوں کو یقیناً معلوم ہے کہ ان کو پکڑ کر حاضر کیا جائے گا (اور کہو) اللہ ان باتوں سے

يَصِفُونَ ﴿۱۵۹﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿۱۶۰﴾ فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ﴿۱۶۱﴾

کہ بیان کرتے ہیں مگر بندے اللہ کے خالص کئے گئے پس تحقیق تم اور جس کو کہ عبادت کرتے ہو

پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں بجز ان کے جو اللہ کے مخلص بندے ہیں سو تم اور جن کو تم پوجتے ہو

مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ ﴿۱۶۲﴾ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ

نہیں تم خلاف اس کے بہکانے والے مگر اس شخص کو کہ وہ جانے والا ہے دوزخ کا ف اور نہیں ہم میں سے کوئی مگر واسطے

کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے مگر اسی کو جو جہنم میں جانے والا ہے اور ہم میں سے ہر ایک کا

مَقَامٌ مَعْلُومٌ ﴿۱۶۴﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ ﴿۱۶۵﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ﴿۱۶۶﴾

اس کے مقام ہے معلوم اور تحقیق ہم حق تعالیٰ کی بندگی میں صف باندھنے والے ہیں ف اور تحقیق ہم واسطے اس کے تسبیح کرنے والے ہیں ف

درجہ مقرر ہے اور ہم صف بستہ کھڑے رہتے ہیں اور بیشک ہم سب اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں

وَإِنْ كَانُوا لَيَقُولُونَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِنَ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۶۸﴾

اور تحقیق تھے یہ کہتے اگر ہوتا نزدیک ہمارے مذکور پہلوں کا

اور یہ لوگ کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس پہلے لوگوں کا کوئی تذکرہ ہوتا

لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوا بِهِ ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿۱۷۰﴾ وَ

البتہ ہوتے ہم بندوں اللہ کے سے خالص کئے گئے ف پس کفر کیا انہوں نے ساتھ اس ذکر کے پس شتاب جان لیویں گے اور

تو ہم اللہ کے مخلص بندے ہوتے پھر یہ لوگ اس کا انکار کرنے لگے: سو ابھی ان کو معلوم ہو جائیگا اور

لَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۷۱﴾ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ﴿۱۷۲﴾

البتہ تحقیق پہلے گزری ہے بات ہماری واسطے بندوں ہمارے پیغمبروں کے تحقیق وہی ہیں مدد دیئے گئے ف

بیشک ہمارا حکم ہو چکا ہے ان بندوں کے لئے جو پیغمبر ہیں پہلے سے مقرر ہو چکا ہے کہ انہیں کی مدد کی جائے گی

وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿۱۷۴﴾ وَأَبْصِرْهُمْ

اور تحقیق لشکر ہمارے وہی ہیں غالب پس منہ پھیر لے ان سے ایک مدت تک اور دیکھ ان کو

اور ہمارا ہی لشکر غالب آئے گا سو آپ چندے ان کی روگردانی سے اعراض فرمائیں اور ان کو دیکھتے

فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿۱۷۵﴾ أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿۱۷۶﴾ فَإِذَا نَزَلَ

پس البتہ دیکھ لیویں گے ف کیا پس ساتھ عذاب ہمارے کے جلدی کرتے ہیں پس جس وقت اترے گا

رہئے یہ بھی عنقریب دیکھ لیں گے کیا یہ ہمارے عذاب کا جلد تقاضا کرتے ہیں پھر جب وہ ان کے روبرو

حل لغات: ۔ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ ، علیہ متعلق ہے فاتنین کے بولا کرتے ہیں فتن فلان علی فلان امرأتہ ای افسدھا علیہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ۱ یعنی تم انسان اور تمہارے شیطان بے مرضی اللہ کے گمراہ نہیں کر سکتے۔ گمراہ وہی ہوگا جس کو اس نے دوزخی لکھ دیا۔ موضح

ف ۲ اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَآءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِیْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ لِلّٰهِ سَاجِدًا وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَكَیْتُمْ كَثِیْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَآءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ (ترمذی جلد ۲ باب الزهد) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں وہ چیزیں جو تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں وہ چیزیں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چرچر بولتا ہے اور ایسی حالت ہے کہ اسکو چرچرانا چاہیے کیونکہ تمام آسمان میں چار انگشت بھی جگہ ایسی نہیں جس میں کوئی فرشتہ سجدہ میں سر رکھے ہوئے نہ ہو۔ قسم ہے اللہ کی اگر تم کو وہ حالات معلوم ہو جائیں جو مجھ کو معلوم کرائے گئے ہیں تو تم تھوڑے ہنسو اور بہت روؤ اور تم کو اپنے بستروں پر بیبیوں کی کوئی لذت باقی نہ رہے اور تم گھبرا کر جنگلوں کو نکل جاؤ اور اللہ سے چیختے پھرنے لگو۔ ابن عساکر نے بھی اس مضمون کی حدیث نقل کی ہے یہ لفظ زیادہ ہے کہ اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ۔ ولید ابن عبداللہ نے کہا اس آیت کے نازل ہونے تک نماز کی صفیں نہیں تھیں، پھر صفیں مقرر ہو گئیں۔ حضرت عمرؓ اقامت کے بعد لوگوں سے فرماتے تھے صفیں ٹھیک کر لو سیدھے کھڑے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تم سے فرشتوں کی طرح صف بندی چاہتا ہے۔ اے فلاں آگے بڑھو۔ اے فلاں پیچھے ہٹو تب پھر آگے بڑھ کر نماز پڑھاتے۔

ف ۳ یہاں تک آپکا فرشتوں کا کلام ہو چکا (جامع ابن کثیر و ابن حبان)

ف ۴ عرب لوگ انبیاء کا نام سنتے تھے ان کے علم سے خبردار نہ تھے تو یہ کہتے تھے۔ اب جو اپنے اندر نبی پیدا ہوا تو پھر گئے۔ موضح۔

ف ۵ یعنی ہم پہلے کتاب میں لکھ چکے ہیں کہ دنیا اور آخرت میں نیک انجام رسولوں اور ان کے تابعداروں کے لیے ہے (ابن کثیر و الجلالین)

ف ۶ یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم انکی ایذا پر صبر کرو اور وقت مقررہ تک منتظر رہو۔ آخرکار تم کو مدد اور فتح دیں گے۔ آخرکار اللہ کا وعدہ سچا ہوا۔ مکہ فتح ہوا اور کافر مغلوب ہو کر ذلیل ہوئے آخرت میں بھی عذاب علیحدہ ہوگا (ابن کثیر) پاک کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو ان وصفوں سے جو رسولوں کے مخالف لوگ بیان کرتے ہیں۔ اور رسولوں پر سلام فرمایا اسلیے کہ جو انہوں نے انکا وصف بیان کیا ہے وہی صحیح ہے اس میں کچھ نقص اور عیب نہیں اسی پر اعتقاد رکھنے سے نجات ہے۔ شیخ الاسلام ابوالعباس نے نجات والے فرقہ کا عقیدہ بیان کیا ہے کہ وہ ایمان لاتا ہے اللہ اور اس کے فرشتوں، کتابوں، پیغمبروں اور مرنے کے بعد زندہ ہو کر قبروں سے اٹھنا ہے اور تقدیر کو ماننا کہ بھلائی برائی کا اندازہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے میں یہ بھی داخل ہے کہ جو وصف اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اپنی ذات کے لیے بیان کیا ہے اسکو مانے بجائے بدلنے تاویل کرنے اور چھوڑنے کے اور جانے کہ کیفیت اس کی اللہ کو معلوم ہے اور ایمان رکھے کہ جیسے اللہ کی ذات بے مثل ہے ویسی ہی اسکی صفتیں بے مثل ہیں اور اللہ کے کلمات و صفات میں ہیر پھیر نہ کرے نہ اللہ کے ناموں و آیتوں میں کجروی اختیار کرے اور نہ اس کی صفتوں کو مخلوق کی صفتوں کی مانند سمجھے بس یوں سمجھو کہ خاتمہ سورت پر تمام اصولی مضامین کا خلاصہ کر دیا یعنی اللہ کی ذات تمام عیوب و نقائص سے پاک اور تمام محاسن و کمالات کی جامع ہے۔ سب خوبیاں اسی کی ذات میں مجتمع ہیں۔ سب انبیاء و رسل پر اس کی طرف سے سلام آتا ہے جو انکی عظمت و عصمت اور سالم و منصور ہونے کی دلیل ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ قیامت کے دن اسکو کامل اجر ملے اسکو چاہیے کہ جب کسی مجلس سے اٹھے یہ آیت پڑھ لیا کرے۔ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۔ آخر تک اور ابوسعیدؓ سے روایت ہے میں نے کچھ ایک دو دفعہ نہیں بلکہ بہت دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے بعد یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا ہے اور صحابہؓ کو نماز سے فراغت حاصل کرنا حضور کا اس سے معلوم ہو جاتا تھا کہ نماز کے بعد آپ اس آیت کو پڑھا کرتے تھے اور فرمایا فرضوں کے بعد اسکو تین دفعہ پڑھنے کا بڑا ثواب ہے۔ (احسن التفاسیر وغیرہ)

چنانچہ احادیث سے بعد نماز اور ختم مجلس پر ان آیات کے پڑھنے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اسی لیے سورہ ہذا کے فوائد کو انہی آیات تبرک پر ختم کرتا ہوں۔ اے اللہ میرا خاتمہ بھی اسی عقیدہ محکم پر کیجیو! سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (تمت فوائد الصّٰفّٰت)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿١٥٤﴾ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿١٥٥﴾ أَمْ لَكُمْ سُلْطَانٌ مُبِينٌ ﴿١٥٦﴾

کیا ہے واسطے تمہارے کیونکر حکم کرتے ہو کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے تم یا واسطے تمہارے کوئی دلیل ہے ظاہر

تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کس طرح کے فیصلے کرتے ہو پھر تم کیوں نہیں سمجھتے؟ یا کیا تمہارے پاس کوئی واضح دلیل ہے

فَأْتُوا بِكِتَابِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٥٧﴾ وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ

پس لے آؤ تم کتاب اپنی کو اگر ہو تم سچے اور تحقیق ثابت کیا انہوں نے درمیان خدا کے اور درمیان جنوں

تو اگر سچے ہو تو اپنی کتاب لاؤ اور انہوں نے اللہ اور جنوں میں رشتہ قائم کیا

نَسَبًا وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿١٥٨﴾ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا

کے ناتا اور البتہ تحقیق جانتے ہیں جن کہ تحقیق وہ البتہ ظاہر کئے جاویں گے عذاب میں پاکی ہے اللہ کو اس چیز سے

اور جنوں کو بخوبی معلوم ہے کہ ان کو پکڑ کر حاضر کیا جائے گا اللہ پاک ہے ان باتوں سے

يَصِفُونَ ﴿١٥٩﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿١٦٠﴾ فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ﴿١٦١﴾

کہ بیان کرتے ہیں مگر بندے اللہ کے خالص کئے گئے پس تحقیق تم اور جس کو عبادت کرتے ہو

جو یہ بیان کرتے ہیں بجز اللہ کے خالص بندوں کے سو تم اور جن کو تم پوجتے ہو

مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ ﴿١٦٢﴾ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ

نہیں تم خلاف اس کے بہکانے والے مگر اس شخص کو کہ وہ جانے والا ہے دوزخ کا ف اور نہیں ہم میں سے کوئی مگر واسطے

کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے مگر اسی کو جو جہنم میں جانے والا ہے اور ہم میں سے ہر ایک کا

مَقَامٌ مَعْلُومٌ ﴿١٦٤﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ ﴿١٦٥﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ﴿١٦٦﴾

اس کے مقام ہے معلوم اور تحقیق ہم صف باندھنے والے ہیں ف اور تحقیق ہم واسطے اس کے تسبیح کرنے والے ہیں ف

درجہ مقرر ہے اور ہم صف بستہ کھڑے رہتے ہیں اور بیشک ہم سب اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں

وَإِنْ كَانُوا لَيَقُولُونَ ﴿١٦٧﴾ لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِنَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٦٨﴾

اور تحقیق تھے یہ کہتے اگر ہوتا نزدیک ہمارے مذکور پہلوں کا

اور یہ لوگ کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس پہلے لوگوں کا کوئی تذکرہ ہوتا

لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿١٦٩﴾ فَكَفَرُوا بِهِ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿١٧٠﴾ وَ

البتہ ہوتے ہم بندے اللہ کے خالص کئے گئے ف پس کفر کیا انہوں نے ساتھ اس کے پس شتاب جان لیویں گے اور

تو ہم اللہ کے مخلص بندے ہوتے پھر یہ لوگ اس کا انکار کرنے لگے۔ سو ان کو معلوم ہو جائیگا اور

لَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧١﴾ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ﴿١٧٢﴾

البتہ تحقیق پہلے گزری ہے بات ہماری واسطے بندوں ہمارے پیغمبروں کے تحقیق وہی ہیں مدد دیئے گئے ف

بیشک ہمارا حکم ہمارے ان بندوں کے لئے جو پیغمبر ہیں پہلے سے مقرر ہو چکا ہے کہ انہیں کی مدد کی جائے گی

وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿١٧٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٧٤﴾ وَأَبْصِرْهُمْ

اور تحقیق لشکر ہمارے وہی ہیں غالب پس منہ پھیر ان سے ایک مدت تک اور دیکھ ان کو

اور ہمارا ہی لشکر غالب آئے گا سو آپ چندے ان کی روگردانی سے اعراض فرمائیں اور ان کو دیکھتے

فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿١٧٥﴾ أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿١٧٦﴾ فَإِذَا نَزَلَ

پس البتہ دیکھ لیویں گے ف کیا پس ساتھ عذاب ہمارے کے جلدی کرتے ہیں پس جس وقت اترے گا

رہئے یہ بھی عنقریب دیکھ لیں گے کیا یہ ہمارے عذاب کا جلد تقاضا کرتے ہیں پھر جب وہ ان کے روبرو

حل لغات: ف ۱ مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِيْنَ ۔ علیہ متعلق ہے فاتنین کے او لاکر تے ہیں فتن فلان علی فلان امرأتہ ای افسدھا علیہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ۱ یعنی تم انسان اور تمہارے شیطان سب مل کر بھی اللہ کے گمراہ نہیں کرسکتے، گمراہ وہی ہوگا جس کو اس نے دوزخی لکھ دیا۔ موضح

ف ۲ اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَآءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِیْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ لِلّٰهِ سَاجِدًا وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَآءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ (ترمذی جلد ۲ باب الزھد) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں وہ چیزیں جو تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں وہ چیزیں جو تم نہیں سنتے آسمان چرچر بولتا ہے اور ایسی حالت ہے کہ اسکو چرچرانا چاہیے کیونکہ تمام آسمان میں چار انگشت بھی جگہ ایسی نہیں جس میں کوئی فرشتہ سجدہ میں سر رکھے ہوئے نہ ہو قسم ہے اللہ کی اگر تم کو وہ حالات معلوم ہو جائیں جو مجھ کو معلوم کرائے گئے ہیں تو تم تھوڑے ہنسو اور بہت روؤ اور تم کو اپنے بستروں پر بیبیوں کی کوئی لذت باقی نہ رہے اور تم گھبرا کر جنگلوں کو نکل جاؤ اور چیختے پھرنے لگو۔ ابن عساکر نے بھی اس مضمون کی حدیث نقل کی ہے یہ لفظ زیادہ ہے کہ اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ۔ ولید ابن عبداللہ نے کہا اس آیت کے نازل ہونے تک نماز کی صفیں نہیں تھیں، پھر صفیں مقرر ہو گئیں۔ حضرت عمرؓ اقامت کے بعد لوگوں سے فرماتے تھے صفیں ٹھیک کر لو سیدھے کھڑے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تم سے فرشتوں کی طرح صف بندی چاہتا ہے۔ اے فلاں آگے بڑھو، اے فلاں پیچھے ہٹو، پھر آگے بڑھ کر نماز پڑھاتے۔

ف ۳ یہاں تک آچکا فرشتوں کا کلام موضح (جامع ابن کثیر و ابن ابی حاتم)

ف ۴ ۔عرب لوگ انبیاء کا نام سنتے تھے ان کے علم سے خبردار نہ تھے تو یہ کہتے تھے۔ اب جو اپنے اندر نبی پیدا ہوا تو پھر گئے۔ موضح۔

ف ۵ یعنی ہم پہلے کتاب میں لکھ چکے ہیں کہ دنیا اور آخرت میں نیک انجام رسولوں اور ان کے تابعداروں کے لیے ہے اور فتح اور غلبہ انہی کا ہے۔

ف ۶ یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم انکی ایذا پر صبر کرو اور وقت مقررہ تک منتظر رہو۔ آخرکار تم کو مدد اور فتح دیں گے۔ آخرکار اللہ کا وعدہ سچا ہوا۔ مکہ فتح ہوا اور کافر مغلوب ہو کر ذلیل ہوئے آخرت میں بھی عذاب علیحدہ ہوگا (ابن کثیر) پاک کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو

ان وصفوں سے جو رسولوں کے مخالف لوگ بیان کرتے ہیں۔ اور رسولوں پر سلام فرمایا اسلیے کہ جو انہوں نے انکا وصف بیان کیا ہے وہی صحیح ہے اس میں کچھ نقص اور عیب نہیں اسی پر اعتقاد رکھنے سے نجات ہے شیخ الاسلام ابوالعباس رہ نے نجات والے فرقہ کا عقیدہ بیان کیا ہے کہ وہ ایمان لاتا ہے اللہ اور اس کے فرشتوں، کتابوں، پیغمبروں اور مرنے کے بعد زندہ ہو کر قبروں سے اٹھنا ہے اور تقدیر کو ماننا کہ بھلائی برائی کا اندازہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے میں یہ بھی داخل ہے کہ جو وصف اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اپنی ذات کے لیے بیان کیا ہے اسکو مانے بجائے بدلنے تاویل کرنے اور چھوڑنے کے اور جانے کہ کیفیت اس کی اللہ کو معلوم ہے اور ایمان رکھے کہ جیسے اللہ کی ذات بے مثل ہے ویسی ہی اسکی صفتیں بے مثل ہیں اور اللہ کے کلمات و صفات میں ہیرپھیر نہ کرے نہ اللہ کے ناموں و آیتوں میں کج روی اختیار کرے اور نہ اس کی صفتوں کو مخلوق کی صفتوں کی مانند سمجھے بس یوں سمجھو کہ خاتمہ سورت پر تمام اصولی مضامین کا خلاصہ کر دیا یعنی اللہ کی ذات تمام عیوب و نقائص سے پاک اور تمام محاسن وکمالات کی جامع ہے۔ سب خوبیاں اسی کی ذات میں مجتمع ہیں۔ سب انبیاء و رسل پر اس کی طرف سے سلام آتا ہے جو انکی عظمت وعصمت اور سالم و منصور ہونے کی دلیل ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ قیامت کے دن اسکو کامل اجر ملے اسکو چاہیے کہ جب کسی مجلس سے اٹھے یہ آیت پڑھ لیا کرے۔ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۔ آخر تک اور ابو سعیدؓ سے روایت ہے میں نے کچھ ایک دو دفعہ نہیں بلکہ بہت دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے بعد یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا ہے اور صحابہؓ کو نماز سے فراغت حاصل کرنا حضورؐ کا اس سے معلوم ہو جاتا تھا کہ نماز کے بعد آپ اس آیت کو پڑھا کرتے تھے اور فرمایا فرضوں کے بعد اسکو تین دفعہ پڑھنے کا بڑا ثواب ہے۔ (احسن التفاسیر وغیرہ)

چنانچہ احادیث سے بعد نماز اور ختم مجلس پر ان آیات کے پڑھنے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اسی لیے سورہ ہذا کے فوائد کو انہی آیات متبرکہ پر ختم کرتا ہوں۔ اے اللہ میرا خاتمہ بھی اسی عقیدہ محکم پر کیجیو! سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (تمت فوائد الصافات)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۷﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾

ان کے آنگن میں پس بری ہوگی صبح ڈرائے گیوں کی اور منہ پھیر لے ان سے ایک مدت تک

آ اترا تو ان لوگوں کے لئے جنکو ڈرایا گیا تھا بہت بری صبح ہوگی اور آپ چندے ان سے اعراض فرمائیں

وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا

اور دیکھ پس البتہ دیکھیں گے پاکی بیان کر پروردگار اپنے کی پروردگار عزت والے کی اس چیز سے

اور دیکھتے رہیے یہ بھی عنقریب دیکھ لیں گے آپ کا رب جو عظمت والا ہے ان سب باتوں سے پاک ہے جو بیان

يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾ ع ۹

کہ بیان کرتے ہیں اور سلامتی ہے اوپر پیغمبروں کے اور سب تعریف واسطے اللہ کے رب عالموں کے

کرتے ہیں اور رسولوں پر سلام ہو اور تمام حمد وثنا اسی اللہ کیلئے ہے جو تمام جہان کا رب ہے

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ صٓ مکہ میں نازل ہوئی۔ اس میں اٹھاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

سورہ ص مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں اٹھاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع (کرتا) ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت بخشنے والا بڑا مہربان ہے

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ﴿۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ﴿۲﴾

قسم ہے قرآن نصیحت کرنے والے کی بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوئے ہیں بیچ غلبے کے ہیں اور خلاف کے

ص۔ قسم ہے قرآن سمجھانے والے کی (کہ اے نبی! یہ اس تعلیمات میں کوئی نقص نہیں بلکہ کافر ہی غرور اور مخالفت میں پڑے ہیں

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ﴿۳﴾

کتنے ہلاک کئے ہیں ہم نے پہلے ان سے قرنوں سے پس پکارنے لگے اور نہیں تھا وقت خلاصی کا

ان سے پیشتر ہم بہت سی قومیں ہلاک کرچکے ہیں اور اسوقت چلانے لگے کہ جو خلاصی کا وقت نہ تھا

وَعَجِبُوْا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۫ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۴﴾

اور تعجب کیا یہ کہ آیا انکے پاس ڈرانے والا انہیں میں سے اور کہا کافروں نے یہ جادوگر ہے جھوٹا

اور انہوں نے اس بات پر تعجب کیا کہ انہی میں سے ایک ڈرانے والا آیا ہے اور کافروں نے کہا کہ یہ جھوٹا جادوگر ہے

اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ﴿۵﴾ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ

کیا کر دیا اس نے سب معبودوں کو معبود ایک تحقیق یہ ایک چیز ہے بہت عجب کی اور چلے سردار

کیا اس نے اتنے تمام معبودوں کا ایک معبود قرار دیا ہے یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے اور ان میں سے سرکردہ

مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ﴿۶﴾

انہیں سے کہتے ہوئے یہ کہ چلو اور صبر کرو اوپر معبودوں اپنے کے تحقیق یہ ایک چیز ہے کہ ارادہ کی جاتی ہے

لوگ یہ کہتے ہوئے چلدیئے کہ چلو اور اپنے معبودوں پر جمے رہو بیشک اس بات میں کوئی غرض (بدخیال ہے)

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ﴿۷﴾

نہیں سنی ہم نے یہ بات بیچ دین پچھلے کے نہیں ہے یہ مگر اپنے جی سے گھڑ لینا

ہم نے گذشتہ اقوام میں ایسی باتیں نہیں سنیں یہ تو ایک بناوٹی بات ہے

حل لغات

لے فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ ساحت کہتے ہیں گھر کے صحن کو اور نزل کی ضمیر پھرتی عذاب موعود کی طرف

لے فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ساء فعل ذم۔ صباح المنذرین فاعل مخصوص بالذم محذوف ای قبح صباح المنذرین صباحہم

لے فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ۔ عزت کے اصلی معنی ہیں غلبے کے مگر یہاں اپنے آپ کو بڑا جاننا اور وہ حالت مراد ہے جسکا آدمی اپنے خیال میں معتقد ہو اور وہ اسے غیر کی متابعت سے روک دے شقاق کہتے ہیں اظہار مخالفت کو ماخوذ ہے شق سے اور شق کہتے ہیں جانب کو چونکہ اظہار ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرِضَ اَبُوْطَالِبٍ فَجَاءَتْهُ قُرَيْشٌ وَ جَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ عِنْدَ اَبِيْ طَالِبٍ مَجْلِسُ رَجُلٍ فَقَامَ اَبُوْجَهْلٍ كَيْ يَمْنَعَهُ قَالَ وَ شَكَوْهُ اِلٰى اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ مَا تُرِيْدُ مِنْ قَوْمِكَ قَالَ اُرِيْدُ مِنْهُمْ كَلِمَةً تَدِيْنُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ وَ تُؤَدِّيْ اِلَيْهِمُ الْعَجَمُ الْجِزْيَةَ قَالَ كَلِمَةً وَاحِدَةً۔ فَقَالَ يَا عَمِّ قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالُوْا مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۵۵ کتاب التفسیر) یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب ابوطالب بیمار ہوا تو قریش کی ایک جماعت اس کے پاس آئی ان میں ابوجہل بھی تھا۔ انہوں نے کہا تیرا بھتیجا ہمارے معبودوں کو گالیاں دیتا ہے اور ایسا ایسا کہتا ہے۔ اگر تو اسکو بلا کر منع کرے تو بہتر ہے۔ ابوطالب نے آدمی بھیج کر حضرت کو بلایا۔ آپ تشریف لائے (لوگ بیٹھے ہوئے تھے) ابوطالب کے پاس ایک آدمی کی جگہ خالی تھی ابوجہل ڈرا کہ کہیں آپ اس جگہ ابوطالب کے پاس نہ بیٹھ جائیں۔ کود کر اس جگہ میں خود بیٹھ گیا۔ جب آپ نے اپنے چچا کے پاس بیٹھنے کی جگہ نہ پائی تو دروازہ میں بیٹھ گئے۔ ابوطالب نے کہا اے بھتیجے! یہ تمہاری قوم شکایت کرتی ہے کہ تو ہمارے خداؤں کو گالیاں دیتے ہیں۔ ابن عباس رضؓ نے کہا کہ اور لوگوں نے بھی بہت باتیں کیں۔ لہٰذا آپ کیا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں ان کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی دعوت دیتا ہوں جس سے عرب انکے تابع ہو جائیں گے اور عجمی انکو جزیہ دیں گے مگر کلمہ کا نام سن کر سب کپڑے جھاڑ کر کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ (فتح)

موضح میں ہے پچھلا دین کہتے تھے اپنے باپ دادوں کو یعنی آگے تو سنتے ہیں کہ اگلے لوگ ایسی باتیں کرتے تھے پر ہمارے توریوں نہیں کہہ گئے۔

★ مخالفت کرنیوالا بھی اپنے مخالف کی ایک جانب ہوتا ہے اس سے اظہار مخالفت کو شقاق سے تعبیر دیا گیا۔ کَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ۔ کم مفعول ہے اہلکنا کا اور من قرن کی تمیز۔ والمعنی وَ قَرْنًا كَثِيْرًا اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ الْمَاضِيَةِ ۔ وَ لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ۔ لات میں لا لیس کے مشابہ ہے تائے تانیث ویسے ہی زیادہ کردی گئی۔ جیسے رُبَّ اور ثُمَّ میں زیادہ کردی جاتی ہے اسی تا کی زیادتی کی وجہ سے اس لا کے لیے کئی نئی باتیں پیدا ہو گئیں جو لا مشابہ لیس میں نہیں پائی جائیں گی۔ ایک یہ کہ لا احیان کے علاوہ اور کسی پر داخل ہی نہیں ہوتا۔ دوسرے یہ کہ اس کے اسم و خبر میں سے ایک کا ظاہر ہونا درست ہے دونوں کا نہیں تو حین مناص اسکا اسم ہے اور لہم خبر محذوف۔ مناص مصدر میمی ہے معنی میں نجات کے۔

www.KitaboSunnat.com

أَأُنزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِن بَيْنِنَا ۚ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّن ذِكْرِي ۚ
کیا اتارا گیا اوپر اس کے ذکر درمیان ہمارے سے بلکہ وہ بیچ شک کے ہیں یاد میری سے
کیا ہم میں سے اسی شخص پر اللہ کا کلام نازل ہوا ہے (بات یہ ہے) بلکہ انکو میری نصیحت میں ہی شک ہے بلکہ
بَل لَّمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ ﴿٨﴾ أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ
بلکہ نہیں چکھا انہوں نے عذاب میرا کیا نزدیک انکے ہیں خزانے رحمت پروردگار تیرے غالب
(ابتک) انہوں نے میرے عذاب کا مزہ نہیں چکھا کیا انکے پاس آپ کے زبردست اور فیاض رب کی رحمت کے
الْوَهَّابِ ﴿٩﴾ أَمْ لَهُم مُّلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ فَلْيَرْتَقُوا
بخشنے والے کے کیا واسطے انکے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان انکے ہے پس چاہیئے کہ چڑھ جاویں
خزانے ہیں یا انکے پاس آسمانوں کی اور زمین کی اور ان دونوں کے مابین جو کچھ ہے اسکی بادشاہت ہے تو
فِي الْأَسْبَابِ ﴿١٠﴾ جُندٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ ﴿١١﴾ كَذَّبَتْ
بیچ رسیوں آسمان کے ایک لشکر بڑے بڑے اسی جگہ شکست پائے فرقوں میں سے جھٹلایا تھا
(آسمانوں پر) چاہئے کہ سیڑھیاں لگا کر چڑھ جائیں یہ بھی لوگوں کا ایک گروہ ہے جنکو دوسرے گروہوں کی طرح شکست ہوگی انسے قبل نوح
قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ﴿١٢﴾ وَثَمُودُ وَقَوْمُ
پہلے انکے قوم نوح کی نے اور عاد نے اور فرعون میخوں والے نے اور ثمود نے اور قوم
کی قوم اور عاد اور میخوں والے فرعون اور ثمود اور لوط کی قوم
لُوطٍ وَأَصْحَابُ لْأَيْكَةِ ۚ أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ ﴿١٣﴾ إِن كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ
لوط کی نے اور بن والوں نے یہ لوگ تھے بڑی بڑی جماعتیں نہیں تھے یہ سب مگر جھٹلاتے تھے
اور بن والوں نے (رسولوں) کو جھٹلایا یہی تباہ شدہ گروہ تھا ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا سو ان
الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿١٤﴾ وَمَا يَنظُرُ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَّا لَهَا ع ۱۰
پیغمبروں کو پس ثابت ہوا اوپر عذاب میرا اور نہیں انتظار کرتے یہ لوگ مگر ایک آواز تند کا کہ نہیں اس کو
پر میرے عذاب کے مستحق ہوئے اور یہ لوگ صرف ایک چیخ کے منتظر ہیں جس میں کوئی
مِن فَوَاقٍ ﴿١٥﴾ وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّل لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿١٦﴾
کچھ ڈھیل اور کہا انہوں نے اے رب ہمارے جلدی دے ہمکو چٹھی ہمارے پہلے دن حساب کے سے تک
وقفہ نہ ہوگا اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! یوم حساب سے پہلے ہی ہمیں ہمارا حصہ دیدے
اصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿١٧﴾
صبر کر اوپر اس چیز کے کہتے ہیں اور یاد کر بندے ہمارے داؤد صاحب قوت کو تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا
آپ صبر سے انکی باتیں سنئیں اور ہمارے بندے داؤد کو جو بڑی طاقت اور قوت والا تھا یاد کریں بیشک وہ رجوع کرنیوالا
إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ﴿١٨﴾ وَالطَّيْرَ
تحقیق مسخر کیا ہم نے پہاڑوں کو ساتھ اسکے کہ تسبیح کہتے تھے سورج ڈھلے اور سورج نکلے تک اور جانور
ہم نے پہاڑوں کو اس کا تابع کردیا صبح وشام اس کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور پرندے بھی
مَحْشُورَةً ۖ كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ ﴿١٩﴾ وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ
اکٹھے ہوئے ہر ایک واسطے اسکے جواب دینے والے تھے اور زبردست کی ہم نے سلطنت اسکی اور دی ہم نے اسکو
اسکے ساتھ جمع ہوکر تسبیح کرتے سب اسکے تابع فرمان تھے اور ہم نے اسکی سلطنت کو مضبوط کردیا اور اسکو حکمت

حل لغات — ۱؎ بَلْ لَّمَّا يَذُوقُوْا. لَمّا معنی میں بمعنی لَمْ کے یعنی جسطرح لَمْ نفی جحد کے لیے آتا ہے لَمّا بھی آتا ہے۔ مگر لمّا میں استغراق پایا جاتا ہے اور لم میں
۲؎ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْأَسْبَابِ ارتقاء کے معنی ہیں چڑھنا الاسباب جمع ہے سبب کی اور سبب لغت میں کہتے ہیں وصلہ کو یہاں مراد ہے سیڑھی اور بعض کہتے ★

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ف ۱ کہتے تھے کہ ہم پر کیوں نہ اترا موضح القرآن یعنی رحمت کے خزانے اور آسمان و زمین کی حکومت سب اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ زبردست ہے اور بڑی بخشش والا ہے۔ جس پر جو انعام چاہے کرے۔ کون روک سکتا ہے یا نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ اگر وہ اپنی حکمت و دانائی سے کسی بشر کو منصب نبوت و رسالت پر سرفراز فرماتا ہے تو تم دخل دینے والے کون ہو کہ صاحب اس پر یہ مہربانی فرمائی ہم پر نہ فرمائی کیا رحمت کے خزانوں اور زمین و آسمان کی حکومت کے تم مالک و مختار ہو جو اس قسم کے لغو اعتراض کرتے ہو۔ اگر نہ ہو تو اپنے تمام اسباب و وسائل کو کام میں لے آؤ اور رسیاں تان کر آسمان پر چڑھ جاؤ تا کہ وہاں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا آنا بند کر سکو اور علویات پر قابض ہو کر اپنی مرضی و منشا کے مطابق زمین و آسمان کے انتظام و تدبیر کا کام انجام دے سکو۔ اگر اتنا نہیں کر سکتے تو آسمان و زمین کی حکومت اور خزائن رحمت کی مالکیت کا دعویٰ عبث ہے۔ پھر خدائی انتظامات میں دخل دینا بجز بے حیائی یا جنون کے اور کیا ہوگا۔ آیا ذرہ قدر خود بشناس۔ (موضح القرآن)

ف ۲ یعنی بہت زور و قوت اور لاؤ لشکر والا جس نے دنیا میں اپنے سلطنت کے کھونٹے گاڑ دیئے اور بعض کہتے ہیں وہ آدمی کو چومیخا کر کے مار کرتا تھا اس سے اسکا نام "ذوالاوتاد" میخوں والا پڑ گیا۔ موضح القرآن

ف ۳ یعنی جب وعدہ قیامت سنتے مسخراپن سے کہتے کہ ہمکو تو اس وقت کا حصہ ابھی دے دیجیے ابھی ہم اپنا نامہ اعمال دیکھ لیں اور ہاتھ کے ہاتھ جزا سزا سے فارغ ہو جائیں۔

ف ۴ یعنی قوت والا علم اور عمل میں کہا ابن عباسؓ، سدیؒ اور ابن زید نے اید سے مراد قوت ہے۔ مجاہدؒ کا قول ہے کہ قوت طاعت میں اور قتادہؒ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کو عبادت میں قوت اور اسلام میں سمجھ دی تھی اور بخاری مسلم میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محبوب تر نماز اللہ تعالیٰ کو داؤد علیہ السلام کی نماز ہے۔ اور بہت پیارا روزہ اللہ تعالیٰ کو داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ آدھی رات سویا کرتے اور تیسرا حصہ رات کا اٹھ کر نماز پڑھتے پھر چھٹا حصہ سو رہتے اور ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے اور جب دشمن کے سامنے ہوتے اٹھنے کو تو نہ بھاگتے اور اوّاب کا معنی یہ کہ ہر کام ہر حال میں اللہ عزوجل کی طرف رجوع کرتے (ابن کثیر) داؤد علیہ السلام کو یہاں اس لیئے یاد دلوایا کہ انہوں نے بھی طالوت کی حکومت میں بہت صبر کیا۔ آخر حکومت ان کو ملی اور مخالفوں کو جہاد سے زیر کیا۔ یہی نقشہ ہوا ہمارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کا۔ ہاتھ کے بل والا یعنی قوت سلطنت یا لوہا نرم کرنے والا۔ ہاتھ کا بل یہ کہ سلطنت کا مال نہ کھاتے تھے۔ اپنے ہاتھ کا کسب کھاتے تھے (موضح) اوّاب وہ جو تنہائی میں اپنے گناہ یاد کر کے روئے اور اللہ سے بخشش مانگے۔ ابن عباس نے کہا اوّاب کا معنی ہے یقین رکھنے والا اشراق کہتے ہیں اسوقت کو جب سورج نکل کر خوب چمکنے لگتا ہے اس آیت سے اشراق سے مراد ضحیٰ ہے۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فتح مکہ کے دن ام ہانی کے گھر میں ضحیٰ کی نماز آٹھ رکعت پڑھی تھی حضرت ابن عباسؓ اس کے قائل نہ تھے ام ہانی کی حدیث سنی تو قائل ہو گئے۔ (ابن کثیر) صبح شام حضرت داؤد علیہ السلام تسبیح پڑھتے تو پہاڑ بھی ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے۔

ف ۵ یا سب اسکے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہتے کما قال بعض المفسرین۔

★ ہیں دروازہ ۲ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ جند مبتدا، ما زائدہ ابہام کے لیے بولا کرتے ہیں جئت لامر ما و عندی طعاما تامن الاحزاب۔ جند کی صفت اور مہزوم خبر ہنالک بھی جند کی صفت یا مہزوم کے متعلق۔ ۳ وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ۔ اوتاد جمع ہے وتد کی وتد کہتے ہیں میخ کو۔ ۴ مَا لَهَا مِن فَوَاقٍ فواق زمانے کی اس مقدار کو کہتے ہیں جو دو دھ دوہتے وقت ایک دھار سے دوسری دھار کے درمیان میں ہوتا ہے۔ اسکے اصلی معنی ہیں رجوع کے بولا کرتے ہیں افاق من مرضہ ای رجع الی الصحۃ زمانے کی مقدار مذکورہ کو فواق اسی لیے کہتے ہیں کہ ایک دھار دھونے کے بعد دودھ تھن کی طرف رجوع کرتا ہے اس میں دو لغت ہیں فواق بفتح فاء اور فواق بضم فاء۔ یہاں فواق سے مراد ہے توقف۔ ۵ عَجِّل لَّنَا قِطَّنَا۔ قط کہتے ہیں کسی چیز کے ٹکڑے کو مشتق ہے قط اذا قطعہ سے صحیفہ جائزہ کو قط کہنے کی یہ وجہ ہے کہ وہ بھی کاغذ کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے۔ ۶ ذَا الْأَيْدِ اید کہتے ہیں قوت کو اید اسی سے ہے وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ۔ اور وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ ۷ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ۔ اشراق وہ وقت جس میں آفتاب خوب صاف ہو کر چمکنے لگتا ہے اور شروق کہتے ہیں آفتاب کے طلوع کے وقت کو بولا کرتے ہیں شرقت الشمس اذا طلعت و اشرقت اذا اضاءت ۸ وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ۔ الطیر کا عطف ہے الجبال پر محشورۃ۔ الطیر سے حال اوّاب کا مبالغے کا صیغہ ہے ماخوذ اب اذا رجع سے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ⑳ وَهَلْ أَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا

حکمت اور فیصلہ کرنے والی بات اور کیا آئی ہے تیرے پاس خبر جھگڑنے والوں کی جس وقت کہ دیوار پھاند کر

بخشی اور تقریر فیصلہ کی آپ کو ان دعویداروں کی بات معلوم ہے وہ دیوار پھاند کر عبادت خانہ

الْمِحْرَابَ ㉑ إِذْ دَخَلُوا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوا لَا تَخَفْ خَصْمٰنِ

آئے عبادت خانہ میں جس وقت داخل ہوئے اوپر داؤد کے پس ڈرا ان سے کہا انہوں نے مت ڈر ہم دو جھگڑنے والے

میں آ گئے جب وہ داؤد کے پاس آئے تو وہ گھبرا گیا انہوں نے کہا آپ ڈریں نہیں ہم دو فریق

بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا

زیادتی کی ہے بعض ہمارے نے اوپر بعض کے پس حکم کر درمیان ہمارے ساتھ حق کے اور مت زیادتی کر اور راہ دکھا ہم کو

فریق ہیں ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے ہمارے درمیان حق و انصاف سے فیصلہ کر دیجئے اور بے انصافی

إِلٰى سَوَاءِ الصِّرَاطِ ㉒ إِنَّ هٰذَا أَخِي لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّ

طرف راہ سیدھی کے تحقیق یہ ہے بھائی میرا واسطے اس کے ہیں ننانوے دنبیاں اور

سے کام نہ لیجئے اور ہمیں سیدھی راہ دکھایئے بیشک یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک ہی دنبی ہے

لِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ㉓

واسطے میرے ہے ایک دنبی پس کہا اس نے مجھ کو سونپ دے وہ بھی اور غلبہ کیا مجھ پر بیچ بات کے

یہ کہتا ہے کہ وہ بھی مجھے دیدو اور گفتگو میں مجھ کو دباتا ہے

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلٰى نِعَاجِهٖ وَإِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ

کہا حضرت داؤد نے کہ ظلم کیا اس نے تجھ پر ساتھ مانگنے دنبی تیری کے طرف دنبیوں اپنی کے اور تحقیق بہت

داؤد نے جواب دیا کہ وہ اپنی دنبیوں میں تیری دنبی بھی ملانے کے لئے جو کہتا ہے تو یہ اس کا صریح ظلم ہے اور اکثر شریک ایک دوسرے

الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

شرکت والے زیادتی کرتے ہیں بعض ان کے اوپر بعض کے مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے

پر ظلم کیا کرتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں اور ایسے لوگ تعداد میں

وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ وَظَنَّ دَاوٗدُ أَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا

اور کم ہیں وہ اور جانا داؤد نے کہ آزمایا ہے ہم نے اس کو پس بخشش مانگی رب اپنے سے اور گر پڑا عاجزی کرتا ہوا

بہت ہی کم ہیں اور داؤد نے سمجھا کہ ہم نے اس کی آزمائش کی ہے سو اس نے اپنے رب سے مغفرت طلب کی اور سجدے میں گر پڑا

وَّأَنَابَ ۩ ㉔ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ وَإِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ

اور رجوع کیا بیچ طرف پس بخشا ہم نے واسطے اس کے یہ اور تحقیق واسطے اس کے نزدیک ہمارے مرتبہ ہے نزدیکی کا اور اچھی جگہ

اور خدا کی طرف رجوع ہوا پھر ہم نے اس کو یہ معاف کر دیا اور بلاشبہ ہمارے ہاں اس کے لئے خاص مرتبہ ہے اور عمدہ ٹھکانا

مَاٰبٍ ㉕ يٰدَاوٗدُ إِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ

پھر جانے کی اے داؤد تحقیق ہم نے کیا تجھ کو نائب بیچ زمین کے پس حکم کر درمیان

ہے اے داؤد! ہم نے تمہیں زمین میں اپنا نائب بنایا ہے سو تم حق و انصاف سے فیصلہ

النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِنَّ

لوگوں کے ساتھ حق کے اور مت پیروی کر خواہش نفس کی پس گمراہ کر دے گی تجھ کو راہ خدا کی سے تحقیق

کیا کرو اور اپنی خواہش پر نہ چلنا ورنہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گا۔ جو لوگ خدا کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں

السجدة

حل لغات: ؎ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ۔ تَسَوَّرُوْا کے معنی ہیں دیوار کی طرف سے آئے۔ جب کوئی شخص دیوار پر چڑھ کر گھر میں آتا ہے تو تسور السور تسورًا بولا کرتے ہیں۔ ؎ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلٰى نِعَاجِهٖ۔ نعجہ کہتے ہیں دُنبی کو اور اس کی جمع ہے نعاج۔ ؎ مِنَ الْخُلَطَاءِ۔ خلطاء جمع ہے خلیط کی اور خلیط اسے کہتے ہیں جو لین دین میں شریک ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف یعنی انکی سلطنت کی دھاک بٹھلا دی تھی اور اپنی اعانت ونصرت سے مختلف قسم کی کثیر التعداد فوجیں دے کر خوب اقتدار جما دیا تھا۔ بڑے مدبر دانا۔ ہر بات بڑی خوبی سے کہتے اور انکی تو نہایت فیصلہ کن تقریر ہوتی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ یہ ہے اَلْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ۔ یعنی مدعی کے ذمہ ثبوت اور دلیل پیش کرنا اگر مدعی شرعی ثبوت نہ دے سکے تو مدعا علیہ سے قسم لی جائے۔ اس صورت میں ابی بن کعبؓ، مجاہدؒ عطاءؒ کا بھی یہی قول ہے شعبی نے کہا فصل خطاب اسکو کہتے ہیں کہ کسی معاملہ میں گفتگو کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرے۔ پھر امّا بعد کہہ کر کلام شروع کرے اور یہ طریقہ پہلے حضرت داؤد علیہ السلام ہی نے شروع کیا ہے (معالم صفحہ ۱۵۸ع) نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اَحَبُّ الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰہِ صَلٰوۃُ دَاوٗدَ وَ اَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰہِ صِیَامُ دَاوٗدَ کَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَ یَقُوْمُ ثُلُثَہٗ وَ یَنَامُ سُدُسَہٗ وَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَّ یُفْطِرُ یَوْمًا (مشکوٰۃ صلا) یعنی بہت پیاری نماز اللہ تعالیٰ کے نزدیک داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور بہت پیارے روزے داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ وہ آدھی رات سوتے پھر تہائی رات نماز پڑھتے۔ پھر صبح کے قریب ذرا سو رہتے۔ اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔ زبور بڑی خوش الحانی سے پڑھتے تھے۔ مالک بن دینارؒ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن داؤد علیہ السلام کو عرش کے پایہ کے پاس کھڑا کیا جائیگا اور اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ جس آواز سے تم میری تعریفیں دنیا میں کیا کرتے تھے اب بھی کرو۔ حضرت داؤد علیہ السلام اپنی دلربا پیاری اور میٹھی دلکش جاذب آواز سے نہایت وجد کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کریں گے۔ جسے سن کر جنتی اور نعمتوں کو بھول جائیں گے۔ اور ان کی سریلی آواز سب نعمتوں سے ہٹا کر انکو اپنی طرف متوجہ کرے گی اور جنتی اس سے نہایت محظوظ ہونگے۔ یا اللہ! تو ہم کو بھی ان جنتیوں میں سے کردے آمین۔ بہرحال حق تعالیٰ نے انکو نبوت، حسن تدبیر، قوت فیصلہ اور طرح طرح کے علمی وعملی کمالات عطا فرمائے تھے۔ لیکن امتحان وابتلاء سے وہ بھی نہیں بچے جسکا قصہ آگے بیان کرتے ہیں۔

(موضح الفرقان، ابن کثیر وحیدی)

ف۲ حضرت داؤد علیہ السلام نے باری رکھی تھی تین دن کی ایک دن اپنی عورتوں کے پاس، ایک دن عبادت کا۔ ایک دن خلوت میں رہتے تھے وہاں کسی کو آنے نہ دیتے تھے۔ کئی شخص کود کر انکے پاس آگئے۔ موضح القرآن

ف۳ یہ دو شخص دراصل دو فرشتے جبرائیل ومیکائیل تھے جو مدعی مدعٰی علیہ بن کر جھگڑتے ہوئے اللہ کے حکم سے آئے تھے (ہوا یہ تھا کہ داؤد علیہ السلام کی نگاہ بے اختیاری میں ایک عورت پر پڑ گئی وہ انکو خوبصورت معلوم ہوئی۔ پھر انہوں نے اس کے خاوند کو لڑائی میں بھیج دیا۔ وہ شہید ہو گیا۔ داؤد علیہ السلام نے اس بیوہ سے نکاح کر لیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ ہوئی حالانکہ یہ امر دوسرے تمام لوگوں کیلئے کوئی گناہ نہیں مگر پیغمبروں کی شان بڑی ہے ان سے اتنی سی بات پر مواخذہ ہوا۔ بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام اس پر عاشق ہو گئے تھے اور اسکے خاوند کے قتل کرنے کی فکر میں تھے یہ سب غلط ہے صرف داؤد علیہ السلام کا یہ خیال تھا کہ اگر اسکے خاوند نے طلاق دیدی یا فوت ہو گیا تو میں اس سے نکاح کر لونگا۔ اس شخص کا نام اوریا تھا۔ جب وہ فوت ہو گیا اسکی بیوی سے نکاح کر لیا۔ اسی کے پیٹ سے حضرت سلیمان پیغمبر ہوئے عیسائیوں کی اناجیل اربعہ میں سے متی کی انجیل میں بھی اسیطرح لکھا ہے۔ یہ مضمون قریب قریب خلاصہ ہے موضح القرآن کا۔ البتہ اس واقعہ کی بعض مفسرین نے تردید ضرور کی ہے مثلاً کہا ابن کثیر رحمہ اللہ نے مفسرین یہاں ایک قصہ نقل کرتے ہیں اکثر اسکا اسرائیلیات سے لیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمیں کوئی ایسی حدیث ثابت نہیں جسکا اتباع واجب ہو پس بہتر یہ ہے کہ اس قصہ کی تلاوت پر اقتصار کیا جائے اور اسکا علم اللہ تعالیٰ کو سونپا جائے اسلئے کہ قرآن حق ہے اور اسکے مضامین سب حق ہیں (از مولانا نور محمد صاحب) جن مفسرین نے یہ مقصد بیان کیا ہے کہ داؤد علیہ السلام نے صرف مدعی کا بیان سنکر فوری فیصلہ صادر فرما دیا اور مدعٰی علیہ کا بیان نہ سنا۔ اسپر داؤد علیہ السلام کی تادیب ہوئی اور فَاسْتَغْفَرَ رَبَّہٗ فرمایا گیا ظاہر قرآن کا یہ مفہوم معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم (ابو عمار عبدالقہار غفرلہ) ف۴ ابن عباسؓ سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ صٓ میں سجدہ کیا تھا اور فرمایا کہ داؤد نے توبہ کا سجدہ کیا تھا اور ہم بطور شکریہ سجدہ کرتے ہیں (ابن کثیر)

★ دوسرے کے مال میں شریک کردے۔ سے فَیُضِلَّکَ۔ یُضِلَّ منصوب ہے کیونکہ جواب نہی واقع ہوا ہے اور فعل مضارع نہی کے جواب میں واقع ہوتا ہے تو اَنْ مقدر کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا

جو لوگ کہ گمراہ ہوتے ہیں راہ خدا کی سے واسطے انکے عذاب ہے سخت بسبب اسکے کہ وہ بھول

ان کو اس وجہ سے کہ انہوں نے حساب کو بھلا رکھا تھا - سخت عذاب

يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ع ۲ / ۱۲

گئے دن حساب کا ور اور نہیں پیدا کیا ہم نے آسمان کو اور زمین کو اور جو کچھ درمیان ان دونوں کے ہے بیفائدہ

ہوگا اور ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے بیفائدہ پیدا نہیں کیا

ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾ؕ

یہ ہے گمان ان لوگوں کا کہ کافر ہوئے پس وائے ہے ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے آگ سے ویل

یہ ان لوگوں کا خیال ہے جو منکر ہیں - پس منکروں کے لئے دوزخ کی آگ کی خرابی ہے

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ز

کیا کردیں ہم ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے مانند مفسدوں کے بیچ زمین کے

کیا ہم ایمان والوں کو انکی مانند قرار دیدیں جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یا متقی

اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْا

یا کردیں ہم پرہیزگاروں کو مانند بدکاروں کے یہ کتاب[1] کہ اتاری ہم نے اسکو طرف تیری برکت والی تو کہ فکر کریں

لوگوں کو بدکاروں ایسا قرار دیدیں یہ بابرکت کتاب ہے جو ہم نے آپکی طرف نازل کی ہے تاکہ لوگ اسکی

اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ

بیچ آیتوں اسکی کے اور تاکہ نصیحت پکڑیں صاحب عقل کے وف اور دیا ہم نے داؤد کو سلیمان[2]

آیتوں میں غور کریں اور عقلمند لوگ نصیحت حاصل کریں اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا -

نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾ؕ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ

بہت اچھا بندہ تھا تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا جس وقت روبرو لائے گئے اوپر اسکے پچھلے پہر گھوڑے ایک پاؤں اٹھانیوالے

کیا اچھا تھا وہ بندہ - بلاشبہ وہ خدا کی طرف رجوع ہونے والا تھا جب اسکے سامنے شام کے وقت اصیل اور عمدہ گھوڑے

الْجِيَادُ ﴿۳۱﴾ۙ فَقَالَ اِنِّيْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى

بہت خاصے پس کہا سلیمان نے تحقیق میں نے دوست رکھا محبت مال کی کو یاد پروردگار اپنے کی سے یہاں تک کہ

پیش کئے گئے تو اس نے کہا کہ میں اس مال کی محبت کو اپنے رب کی (دیگر) عبادات سے زیادہ عزیز سمجھتا ہوں۔ یہاں تک کہ

تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾ۥ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَ

چھپ گیا سورج پردے میں پھیر لاؤ انکو اوپر میرے پس شروع کیا ہاتھ پھیرنا پاؤں پر اور

سورج اوٹ میں چھپ گیا (اسنے حکم دیا) انکو میرے پاس پھیر لاؤ اور وہ انکی پنڈلیاں اور گردنیں جھاڑنے

الْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا

گردنوں پر وف اور البتہ تحقیق آزمایا ہم نے سلیمان کو اور ڈالدیا ہم نے اوپر کرسی کے ایک جان

لگا۔ بیشک ہم نے سلیمان کی آزمائش کی اور اس کے تخت پر ایک جسم لا ڈالا تب وہ خدا کی

ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۴﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ

پھر رجوع کیا وف کہا اے پروردگار میرے بخش مجھکو اور دے مجھکو ملک کہ نہیں لائق ہو واسطے کسی کے

طرف رجوع ہوا اپنے دعا کی کہ اے میرے رب! مجھے معاف کردے اور مجھے ایسی حکومت عطا کر جو میرے بعد کسی کو دیا

حل لغات

[1] کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْا۔ کتاب خبر ہے بمتدا محذوف کی۔ انزلنا و کتاب کی صفت۔ مبارک دوسری خبر۔ لیدبروا انزلنا کے متعلق۔ [2] نِعْمَ الْعَبْدُ۔ نعم فعل مدح العبد فاعل مخصوص بالمدح محذوف ای نعم العبد سلیمان۔ [3] اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۔ اذ منصوب ہے اذکر فعل مقدر کی وجہ سے۔ عشی★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یہ اللہ کی طرف سے اماموں اور حاکموں کو وصیت ہے کہ لوگوں کے درمیان انصاف اور حق کے ساتھ فیصلہ کریں اور حق سے مراد کتاب وسنت ہے یعنی شریعت الٰہی جو منزل من اللہ ہے۔ اگر فیصلہ کرنے میں عدل وانصاف کو چھوڑ دیا تو راہ حق سے بہک جائیں گے ان کے لئے بجائے اجر و ثواب کے سخت عذاب ہے۔ ابن کثیر

ف۲ ارشاد ہے مخلوق کی پیدائش بیکار نہیں۔ یہ سب خالق کی عبادت کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ پھر ایک وقت آنے والا ہے کہ ماننے والوں کو درجات دیئے جائیں اور نہ ماننے والوں کو سزا دی جائے۔ اللہ نے کافروں کے لئے سخت آگ تیار کر رکھی ہے۔ ف۳ اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن شریف اللہ تعالیٰ نے اس واسطے اُتارا ہے کہ اس کے معنوں میں غور اور فکر کیا جائے نہ یہ کہ صرف تلاوت ہو بغیر تدبر اور تفکر کے۔ کہا حسنؒ نے پڑھا قرآن لونڈوں اور بچوں نے جنکو اسکے معنے کا علم نہیں صرف اسکے حروف یاد کر لئے اور اسکے حدود ضائع کر دیئے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے صرف سورۂ بقرہ کو آٹھ برس میں حفظ کیا۔ امام سیوطیؒ نے کہا یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ تو اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ صحابہ رض نے جیسے کہ قرآن شریف کے الفاظ کی تعلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پائی تھی ویسی ہی انھوں نے قرآن شریف کے معانی کی تعلیم بھی پائی تھی۔ فائدہ ستاریہ

ف۴ حضرت سلیمان علیہ السلام نے سُنا کہ سمندر کے کنارے پر دریائی گھوڑے نکلتے ہیں خاصی گھوڑیاں وہاں باندھ رکھیں۔ وہ ان سے جفت ہوئیں تحفہ ان کا قدم جیسے پیرنا۔ وہ تیار ہو کر آئے۔ دیکھنے میں یہ بے خبر ہو گئے، وظیفہ کا وقت جاتا رہا عصر کا سورج اوٹ میں آگیا پھر خفا ہوئے۔ اُن گھوڑوں کو منگا کر کاٹ ڈالا۔ یہ اللہ کی محبت کا جوش تھا۔ ان کی تعریف فرمائی۔ موضح القرآن

ف۵ حضرت سلیمان علیہ السلام استنجا کو جاتے تو انگشتری ایک خادم کے سپرد کر جاتے اسمیں لکھا تھا اسم اعظم۔ ایک جن تھا صخرا نام کا، اس خادم کو بہکا کر انگشتری لے گیا اپنی صورت بنائی سلیمانؑ کی سی، تخت پر بیٹھ کر لگا حکم کرنے حضرت سلیمانؑ یہ معلوم کر کے نکل گئے کہ مجھ کو مروا نہ ڈالے ایک گاؤں میں چھپ کر رہے۔ چھ مہینے کے بعد صخرا تھا شراب کی مستی میں۔ انگشتری دریا میں گر پڑی ایک مچھلی نگل گئی۔ وہ شکار ہوئی حضرت سلیمانؑ کے ہاتھ، پیٹ میں سے انگشتری نکلی، لیکر ہوئے اپنے تخت سلطنت پر جا بیٹھے ہوئی اسیر کرائے گھر میں ایک عورت تھی اپنے باپ مر گئے کو یاد کر کر رویا کرتی تھی۔ اس کو بنا دی جنوں نے تصویر اس کے باپ کی کہ وہ بیٹھ رہے۔ وہ لگی پوجنے۔ انھوں نے خبر نہ لی یا خبر پا کر تغافل کیا۔ بعض کہتے ہیں جا بیٹھے یہ کہ اپنے امیروں سے خفا ہوئے، جہاد میں کمی کرتے تھے۔ چاہا کہ ایک رات جاویں اپنی ستر عورتوں پاس ہر ایک سے ایک ایک بیٹا ہو۔ وہ خاطر خواہ جہاد کریں فرشتہ نے دل میں ڈالا۔ انشاء اللہ کہنے سے تغافل کیا۔ ستر عورتوں میں ایک کو حمل ہوا وقت پر جنی آدھا آدمی۔ وہ لا کر اُنکے تخت پر رکھ دیا یہ نادم ہوئے انشاء اللہ نہ کہنے پر (موضح القرآن) حدیث میں ہے کہ اگر انشاء اللہ کہہ لیتے تو بیشک اللہ ویسا ہی کر دیتا جو ان کی تمنا تھی یعنی ستر یا نوے یا سو کے قریب عورتیں تھیں سب سے بچے ہو جاتے اور مجاہدین کی ایک جماعت تیار ہو جاتی۔

★ عصر سے شام تک کے وقت کو کہتے ہیں۔ صافنات جمع ہے صافن کی اور صافن اس گھوڑے کو کہتے ہیں جو تھان پر بندھے ہوئے ایک پاؤں اٹھائے رکھتا ہے۔ جیاد جمع ہے جواد کی اور جواد اس گھوڑے کو کہتے ہیں جو نہایت تیز رفتار ہو جس طرح آدمیوں میں جواد اس شخص کو کہتے ہیں جو بہت خرچ کرتا ہو۔ حتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ رُدُّوهَا حتیٰ متعلق ہے أَحْبَبْتُ کے۔ توارت کی ضمیر راجع ہے شمس کی طرف اور اگرچہ سابق میں شمس کا ذکر نہیں ہوا ہے مگر عشی جس کا تعلق شمس کے ساتھ ہے مذکور ہے اور اسی وجہ سے توارت کی ضمیر کا سورج کی طرف عود کرنا صحیح ہے۔ ردّوھا کی ضمیر راجع ہے صافنات کی طرف۔ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ۔ فطفق میں فے فصیحہ ہے اور طفق معنے میں ہے أَخَذَ یا شَرَعَ کے۔ مسحًا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا ای فاخذ یمسح السیف مسحا۔ مسح معنے میں ہے ضرب کے۔ بولا کرتے ہیں مسح علاوتہ ای ضرب عنقہ۔ سوق جمع ہے ساق کی اور ساق کہتے ہیں پنڈلی کو اور اعناق جمع ہے عنق کی اور عنق کہتے ہیں گردن کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٣٥﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ

پیچھے میرے — تحقیق تو ہی ہے بخشنے والا — ف — پس مسخر کیا ہم نے واسطے اسکے باد کو — چلتی تھی

نہ ہو بعد میرے کسی کو شایاں — تو بڑا عنایت کرنے والا ہے — پھر ہم نے ہواؤں کو اسکے تابع کر دیا کہ وہ اسکے حکم

بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ﴿٣٦﴾ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ﴿٣٧﴾ وَّ

ساتھ حکم اسکے کے ملائم — جہاں پہنچنا چاہتا ہے — اور مسخر کئے شیطان — ہر ایک عمارت بنانے والا اور دریا غوطہ مارنے والا

کے ماتحت چلتی تھیں جدھر وہ جانا چاہتا تھا — اور تمام عمارتیں بنانے والے اور غوطہ خور جنات اس کے تابع فرمان کر دیئے

وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿٣٨﴾ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ

اور طرح کے — جکڑے ہوئے — زنجیروں کے — ف — یہ ہے بخشش ہماری — پس بخشدے — یا

اور دوسرے جنات بھی جو بیڑیوں میں جکڑے رہتے ہیں — یہ ہماری بخشش ہے خواہ (اسکے ذریعے) احسان کر

اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٩﴾ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٤٠﴾ ع ۳ ۱۲

بند کر — بغیر — حساب کے — اور تحقیق اسکو نزدیک ہمارے مرتبہ ہے قربت کا اور اچھی ہے جگہ پھرجانے کی

احسان کرو یا نہ کرو، آپ کو پورا اختیار ہے — اور ہمارے یہاں اس کیلئے بلند رتبہ ہے اور بہت عمدہ ٹھکانا ہے

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ

اور یاد کر بندے ہمارے ایوبؑ کو جس وقت کہ پکارا اسنے رب اپنے کو یہ کہ تحقیق لگایا ہے مجھ کو شیطان نے ساتھ ایذا کے

اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو۔ جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے رنج اور تکلیف پہنچائی

وَّعَذَابٍ ﴿٤١﴾ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿٤٢﴾ وَ

اور عذاب کے — لات مار — پاؤں اپنے سے یہ ہے جگہ نہانے کی ٹھنڈی اور پینے کی — ف — اور

ہے — (ہم نے کہا کہ) اپنا پاؤں (زمین پر) دے مارو (دیکھو) یہ ایک ٹھنڈا چشمہ نکل آیا نہانے اور پینے کو — اور

وَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿٤٣﴾

دیئے ہم نے اسکو اہل اسکے اور مانند انکی ساتھ انکے بوجہ رحمت کے جو ہماری طرف سے تھی اور یادگار واسطے عقلمندوں کے ف

بخشے اس کو اس کا اہل وعیال بخشا اور انکے ساتھ اتنے ہی اور بھی ہماری طرف سے ایک مہربانی تھی اور عقلمندوں کے لئے سامان نصیحت

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۭ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۭ

اور لے بیچ ہاتھ اپنے کے جھاڑو — پس مار — ساتھ اسکے اور مت جھوٹی کر قسم اپنی تحقیق پایا ہم نے اسکو صبر کرنیوالا

(اور ہم نے کہا کہ) اپنے ہاتھ میں تیلیوں کا مٹھا لو اور اس سے مارو۔ اور قسم نہ توڑو۔ بیشک ہم نے ان کو ثابت قدم پایا۔ وہ بہت ہی اچھا بندہ

نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿٤٤﴾ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَ

اچھا بندہ — تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا — اور یاد کر بندوں ہمارے — ابراہیمؑ اور اسحقؑ اور

تھا — بیشک وہ بہت ہی رجوع ہونیوالا تھا — اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحق اور یعقوب کو

يَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ﴿٤٥﴾ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ

یعقوبؑ کو — ہاتھوں والے — اور — آنکھوں والے — ف — تحقیق ہم نے خالص کیا انکو ساتھ صفت خالص کے

یاد کرو جو صاحب قوت اور صاحب بصارت تھے — ہم نے انکو ایک (صفت) خاص (یعنی) آخرت کی یاد سے ممتاز کیا تھا

ذِكْرَى الدَّارِ ﴿٤٦﴾ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿٤٧﴾ وَ

کہ وہ یاد تھی آخرت کی — اور تحقیق وہ نزدیک ہمارے — چنے ہوئے — بہتروں سے تھے ف — اور

خاص طور پر چن لیا تھا — اور بیشک وہ ہمارے ہاں برگزیدہ اور نیک بندوں میں ہیں — اور

حل لغات

ل رُخَآءً حَيْثُ

اَصَابَ رخاء مشتق ہے رخاوۃ سے اور رخاوہ اور رخوۃ کہتے ہیں لینہ ونرمی کو پھر اس آیت اور آیت ولسلیمن الریح عاصفہ میں کسی طرح کی منافات نہیں ہے کیونکہ اصل میں تو وہ ہوا نرم اور آہستہ ہی چلتی تھی۔ لیکن جب سلیمانؑ کو کسی جگہ جلد پہنچنا منظور ہوتا تھا تو تیز ہو جاتی تھی۔ اصاب معنی ہیں قصد کے اہل محاورہ بولا کرتے ہیں اصاب الصواب فاخطاء۔ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ۔ الشیطین کا عطف ہے الریح پر اور کل بناء الشیاطین سے بدل ہے۔ بناء اور غواص دونوں جمع کے صیغے ہیں۔★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی ایسی عظیم الشان سلطنت عنایت فرما جو میرے بعد کسی کو نہ ملے نہ کوئی دوسرا اسکا اہل ثابت ہو یا یہ مطلب ہے کہ کسی کا حوصلہ نہ ہو کہ مجھ سے چھین سکے۔

ف۲ یعنی جن انکے حکم سے بڑی بڑی عمارتیں بناتے اور موتی وغیرہ نکالنے کے لیے دریاؤں میں غوطے لگاتے تھے۔ ہوا اور جنات کے تابع کرنے کے متعلق پہلے سورہ سبا۔ وغیرہ میں کچھ تفصیل گزر چکی ہے۔ بوضح الفرقان

ف۳ ساری دنیا میں جہاں معلوم کرتے کہ کوئی جن ستاتا ہے آدمیوں کو اسکو قید کر لیتے یا دریا میں بند کر کے ڈال دیا یا زمین میں گاڑ دیا۔ بعضے اب تک بند ہیں۔ موضح

ف۴ ابن جریرؒ و ابن ابی حاتمؒ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق ایوب علیہ السلام اللہ کے نبی اٹھارہ برس بلاء تکلیف میں مبتلا رہے۔ نزدیک اور دور کے رشتہ داروں نے انکو چھوڑ دیا اور فرمایا کہ ایوب قضائے حاجت کے لیے باہر جایا کرتے تھے فراغت کے بعد ان کا ہاتھ پکڑ کر انکی بیوی صاحبہ انکی جگہ پر پہنچا دیا کرتی تھیں۔ ایک روز قضائے حاجت کے لیے گئے تو موجب حکم اللہ تعالیٰ کے زمین پر پاؤں مارنے سے چشمہ نکلا، نہائے پانی پیا۔ دیر لگ گئی بی بی آپکی راہ دیکھتی تھی، آپ تندرست صحیح سالم ہو کر آئے نہایت خوب صورت تو بی بی نے دیکھ کر کہا اللہ تجھے برکت کرے کہیں وہ غمزدہ اللہ کا نبی تجھے نظر آیا ہے؟ قسم ہے اللہ کی تندرستی کی حالت میں تجھ سے بہت مشابہ تھا۔ ایوب علیہ السلام نے کہا وہ میں ہی ہوں۔ ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایوب علیہ السلام برہنہ نہا رہے تھے آپ پر سونے کی ٹڈیاں گریں جمع کر کے اپنے کپڑے میں ڈالنے لگے اللہ تعالیٰ نے آواز دی اے ایوب! کیا ہم نے تجھ کو اس سے بے حاجت نہیں کیا۔ ایوب علیہ السلام نے عرض کیا بے شک یا اللہ تو نے مجھکو اس سے بے پرواہ کیا ہے۔ لیکن تیری برکت کا تو ہمیشہ محتاج ہوں۔ بخاری ابن کثیر

ف۵ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ انکو چنگا کرے ایک چشمہ نکالا ان کے لات مارنے سے اس سے نہایا کرتے اور پیتے رہے۔ انکو شفا ہوئی اور انکے بیٹے بیٹیاں چھت کے نیچے دب مرے تھے۔ انکو جلایا اور اتنی ہی اولاد اور دی۔ موضح

ف۶ مسند احمد میں ہے کہ جب وہ زیادہ بیمار ہوئے تو شیطان نے انکی بیوی سے کہا میں طبیب ہوں اگر ایوبؑ کو شفا ہو جائے تو کہنا میں نے شفا دی ہے ایوب علیہ السلام نے قسم کھائی کہ تندرست ہو کر اس بیوی کو سو کوڑے ماروں گا اسلئے کہ اسنے شیطان کی بات سنی۔ خدا تعالیٰ نے کہا کہ تمہاری قسم بھی جھوٹی نہ ہو اور عورت بھی بے خطا ہے تمہاری خدمت گذار ایسا کرو جھاڑو لو کہ جس میں سو تیلیاں ہوں وہ مار قسم پوری ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے ایوبؑ کے صبر کی تعریف فرمائی ہے۔

ف۷ ہاتھوں سے بندگی کرتے اور آنکھوں سے قدرتیں دیکھ کر یقین زیادہ کرتے۔ موضح۔

ف۸ الیسع خلیفہ تھے بعد حضرت الیاس کے نبی ہوئے موضح

★ بنا رہا جمع بانی کی اور غواص غائص کی۔ ۲ہ وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ۔ آخرین کا عطف ہے کل بناء پر مقرنین ماخوذ ہے تقرین سے اور تقرین و قرن دونوں کے معنی ایک ہیں۔ یعنی ایک چیز کو ایک سے ملا کر باندھ دینا۔ تقرین میں کثرت کے معنی ہیں اور قرن میں نہیں۔ اصفاد جمع ہے صفد کی اور صفد کہتے ہیں زنجیر کو اور کبھی عطیے کے معنی میں بھی آتا ہے جیسا کہ نابغہ شاعر کہتا ہے و لم اعرض ابیت اللعن بالصفد۔ ان دونوں کا فرق مصدر میں تو نہیں۔ مگر فعل میں یوں ظاہر ہوتا ہے کہ جب مجرد مستعمل ہوگا تو قید کے معنی ہونگے اور مزید مستعمل ہوگا تو عطیے کے بولا کرتے ہیں صفدہ قیدہ واصفدہ اعطاہ۔ ۳ہ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ۔ ایوب عطف بیان ہے عبدنا کا اور ایوب سے بدل اشتمال واقع ہوا ہے ۴ہ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ۔ نصب کہتے ہیں رنج و مشقت اور تکلیف الم کو ۵ہ ارْكُضْ بِرِجْلِكَ۔ رکض کہتے ہیں زور سے پاؤں مارنے کو اور اسی سے ہے رکض الفرس ۶ہ خُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا۔ ضغث کہتے ہیں تنکوں کے چھوٹے سے مٹھے کو ۷ہ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ۔ اخیار جمع ہے خیر کی جسطرح اموات میت کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اذْكُرْ إِسْمٰعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ﴿٤٨﴾ هٰذَا

یاد کر اسماعیلؑ اور الیسع اور ذوالکفلؑ کو اور ہر ایک بہتروں سے تھے یہ ہے

اسماعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو یاد کرو اور یہ سب نیک لوگ ہیں یہ

ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٤٩﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ

نصیحت اور تحقیق واسطے پرہیزگاروں کے البتہ اچھی ہے جگہ پھر جانے کی بہشتیں ہیں ہمیشہ رہنے کی کھولے ہوئے ہونگے واسطے انکے

حالات بجائے خود نصیحت ہیں اور پرہیزگاروں کے لئے واقعی عمدہ ٹھکانا ہے ہمیشہ رہنے کے باغات جنکے دروازے انکے لئے

الْأَبْوَابُ ﴿٥٠﴾ مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ

دروازے ف تکئے لگے ہوئے ہونگے بیچ انکے منگواویں گے بیچ اسکے میوے بہت

کھلے ہونگے وہ وہاں تکیہ لگا کر بیٹھے ہونگے وہ وہاں بہت سے میوے اور شربت طلب

وَشَرَابٍ ﴿٥١﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ﴿٥٢﴾ هٰذَا مَا تُوعَدُونَ

اور پینے کی چیزیں ف اور نزدیک انکے ہونگی بند رکھنے والیاں نظر کو اور طرف سے ہمعصر یہ ہے جو وعدہ کئے جاتے ہو

کریں گے اور انکے پاس نیچی نگاہ والی ہم عمر عورتیں ہوں گی (اور کہا جائیگا کہ) یہ وہ چیز ہے

لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٥٣﴾ إِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِنْ نَّفَادٍ ﴿٥٤﴾ هٰذَا ۚ

تم واسطے دن حساب کے تحقیق یہ ہے رزق ہمارا نہیں واسطے اسکے کم ہونا بات یہ ہے

جسکا تم سے روز حساب کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے بلاشبہ یہ ہماری بخشش ہے جو کبھی کم نہ ہوگی یہ (یاد رکھو کہ)

وَإِنَّ لِلطّٰغِينَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿٥٥﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ

اور تحقیق واسطے سرکشوں کے بری جگہ ہے پھر جانے کی دوزخ داخل ہونگے اسمیں پس برا ہے

سرکشوں کے لئے بہت برا ٹھکانا ہے جہنم کہ جسمیں وہ جائیں گے سو بہت ہی

الْمِهَادُ ﴿٥٦﴾ هٰذَا ۙ فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿٥٧﴾ وَّاٰخَرُ مِنْ

بچھونا یہ ہے عذاب پس چکھیں اسکو گرم پانی اور پیپ ف اور اسی کی جنس سے

بری جگہ ہے یہ (عذاب ہے) اور اس کا مزہ چکھو - ابلتا ہوا پانی اور پیپ اور اسی طرح کی اور بھی

شَكْلِهٖٓ أَزْوَاجٌ ﴿٥٨﴾ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ

قسمیں ہیں بہت یہ جماعت ہے بیٹھنے والی ساتھ تمہارے نہ خوشی ہو جیو ساتھ انکے

چیزیں بھی ہونگی یہ ایک اور گروہ تمہارے ساتھ گھس رہا ہے انکے لئے خوش آمدید نہیں۔ یہ

إِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿٥٩﴾ قَالُوا بَلْ أَنْتُمْ ۖ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۖ أَنْتُمْ

تحقیق وہ داخل ہونیوالے ہیں آگ میں ف کہیں گے بلکہ تم بھی نہ خوشی ہو جیو ساتھ تمہارے تم

دوزخ میں پڑنے والے ہیں وہ کہیں گے بلکہ تم ہی ہو کر تمہارے لئے خوش آمدید نہیں تم ہی تو

قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا ۖ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٦٠﴾ قَالُوا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا

تحقیق تم ہی نے آگے تیار کر رکھا تھا واسطے ہمارے پس بری جگہ ہے رہنے کی ف کہیں گے اے رب ہمارے جس نے پہلے تیار کر رکھا ہو واسطے ہمارے یہ

اس مصیبت کو ہمارے آگے لائے ہو سو دوزخ برا ٹھکانا ہے وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب اس مصیبت کو جو ہمارے آگے لایا ہو

فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿٦١﴾ وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا

پس زیادہ دے اسکو عذاب دوگنا بیچ آگ کے ف اور کہیں گے کیا ہے ہمکو نہیں دیکھتے ہم ان مردوں کو کہ تھے ہم

اس کو دوزخ میں دونا عذاب دے اور کہیں گے کہ کیا بات ہے کہ جو ہم ان لوگوں کو یہاں نہیں دیکھتے

حل لغات

له جَنّٰتِ عَدْنٍ

مُفَتَّحَةً۔ جنات عطف بیان ہے حسن مآب کا۔ یا بدل مفتحة حال واقع ہوا ہے جنات عدن سے اور الابواب مفتحة کی وجہ سے مرفوع ہے مُتَّكِئِينَ فِيهَا۔ متکئین حال ہے ضمیر لھم سے اور اسکا عامل مفتحة ہے۔ ته قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ۔ قاصرات الطرف کی لغوی تحقیق سورہ صافات کے دوسرے رکوع میں گذر چکی۔ اتراب جمع ہے ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں ، جب بہشت میں داخل ہوں گے ہر کوئی بدون بتلائے اپنے گھر کو چلا جائیگا آواز دیکر بلوانے کھلوانے کی ضرورت نہ پڑے گی **ف۲** یعنی قسم قسم کے میوے پھل اور پینے کی چیزیں حسب خواہش غلمان حاضر کریں گے موضح الفرقان
ف۳ حمیم نہایت گرم پانی اور غساق نہایت سرد یا چشمہ ہے جسمیں دوزخیوں کی پیپ بہتی ہے۔ یعنی نافرمانوں کو کہا جائیگا یہ ہے بہت گرم پانی اور نہایت سرد چکھو اس کو۔ ابن کثیر، جامع۔
ف۴ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا قول جو جہنم کے داروغہ ہیں حکایت فرمایا کہ کافروں کے پیشوا رئیس جب دوزخ میں جائیں گے اور انکے پیچھے انکے تابعدار بھی داخل ہونگے تو فرشتے ان پیشواؤں سے کہیں گے یہ فوج بھی تمہارے ساتھ جہنم میں داخل ہے تب وہ رئیس بد دعا دیں گے اور بولیں گے دنیا میں جو کافروں کے درمیان آپس میں دوستی تھی وہاں عداوت ہو جائے گی۔ فتح البیان۔
ف۵ یعنی تابعدار اپنے رئیسوں کی بات سن کر کہیں گے بلکہ تم بہت مستحق ہو اس بات کے جو کہتے ہو اسلیے کہ تم نے ہمیں بھی عذاب کے لائق بنایا، کہتے رہے کہ یہی کفر کی بات اچھی ہے اور پیغمبر جھوٹے ہیں، فتح۔
ف۶ دوزخ کے کنارے پر دوزخیوں کو فرشتے لا لا کر جمع کرتے ہیں اس تنگی اور بے قراری میں اگلے پچھلوں کو کوستے تھے اور اگلے وہ تھے جو دنیا میں سردار تھے اور پچھلے وہ جو ادنیٰ تھے۔ آپس میں یہ پھٹکار بولیں گے۔ موضح

★ قرب کی اور ترب کہتے ہیں ہم عمر کو ۔ مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۔ نفاد کے معنی ہیں انقطاع یعنی ختم ہو جانے کے ۔ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ۔ حمیم کھولتا ہوا پانی غساق پیپ جو دوزخیوں کے بدنوں سے بہے گی غساق ہے غسق سے اور غسق کے اصل معنی ہیں بہنے کے بولا کرتے ہیں غَسَقَتِ الْعَيْنُ اِذَا سَالَ دَمْعُهَا۔ کبھی غسق کے معنی ٹھنڈک کے بھی آتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اہل محاورہ بارد کو غاسق بولا کرتے ہیں اور اسی سے ہے وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ اس آیت میں غاسق سے مراد ہے رات کیونکہ رات بہ نسبت دن کے ٹھنڈی ہوتی ہے ۔ وَاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ۔ آخر بمقدار اور ازواج خبر شکل بمعنی میں مثل کے اور ازواج سے مراد ہے اجناس ۔ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۔ اقتحام لیا گیا ہے قحم سے اور قحم کہتے ہیں شدۃ کو۔ اقتحام کہتے ہیں کسی چیز میں شدۃ اور سختی سے داخل ہونے کو اور یہی معنی ہیں فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ کے ۔ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ۔ لا مرحبا بد دعا کا کلمہ ہے جب کوئی شخص کسی کو دعا دیتا ہے تو مرحبا کہتا ہے۔ ای اَتَيْتَ رَحْبًا فِي الْبِلَادِ پھر اس پر کلمہ لا داخل کر کے بد دعا کے معنی لینے لگے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْأَشْرَارِ ﴿٦٢﴾ أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ

گنتے انکو سے شریروں سے ف کیا پکڑا تھا ہمنے انکو زبردستی محکوم یا بچ ہو گئیں ان سے

جن کو شریروں میں ہم شمار کیا کرتے تھے - جن سے ہم ہنسی کیا کرتے تھے - یا ہماری نظریں ان سے

الْأَبْصَارُ ﴿٦٣﴾ إِنَّ ذَٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾ قُلْ إِنَّمَا أَنَا

آنکھیں ہماری تحقیق یہ ہے البتہ حق جھگڑا دوزخ والوں کا کہہ سوائے اسکے نہیں کہ میں

چوک گئی ہیں بلاشبہ دوزخیوں کا یہ باہم جھگڑنا درست ہے کہدیجئے کہ میں تو صرف آگاہ

مُنذِرٌ ۖ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾ رَبُّ السَّمَاوَاتِ

ڈرانے والا ہوں اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا غالب پروردگار آسمانوں کا

کرنیوالا ہوں اور معبود صرف وہی اللہ ہے جو یگانہ ہے اور سب پر غالب ہے وہ جو آسمانوں کا اور

وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾ قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ ﴿٦٧﴾

اور زمین کا اور جو کچھ درمیان انکے ہے غالب بخشنے والا ف کہہ کہ وہ قیامت کی خبر بڑی ہے

زمین کا اور جو کچھ انکے درمیان ہے ان سب کا مالک اور سب پر غالب اور سب کو بخشنے والا ہے کہدیجئے کہ یہ عظیم الشان خبر ہے

أَنتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ﴿٦٨﴾ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ

تم اس سے منہ پھیرنے والے ہو ف نہیں ہے مجھکو کچھ علم ساتھ فرشتوں سرداروں بلند کے

تم اس سے منہ پھیر رہے ہو مجھے عالم بالا والوں کی کوئی خبر نہ تھی

إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿٦٩﴾ إِن يُوحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٧٠﴾

جس وقت کہ جھگڑتے تھے ف نہیں وحی کیجاتی طرف میری مگر یہ کہ میں ڈرانے والا ہوں ظاہر

جب وہ جھگڑ رہے تھے مجھے تو وحی کے ذریعہ صرف یہی بتایا جاتا ہے کہ میں صاف صاف ڈرانے والا ہوں

إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّن طِينٍ ﴿٧١﴾ فَإِذَا

جس وقت کہا رب تیرے نے واسطے فرشتوں کے تحقیق میں پیدا کرنیوالا ہوں انسان کو مٹی سے ف پس جس وقت

جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے ایک انسان بنانا چاہتا ہوں پس جب

سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ﴿٧٢﴾

درست کرلوں اسکو اور پھونکوں بیچ اسکے روح اپنی میں سے پس گر پڑو واسطے اسکے سجدہ کرتے ہوئے ف

میں اسے مکمل طور پر بنا چکوں اور اسمیں اپنی روح پھونک دوں تو تم اسکے سامنے سجدہ میں گر پڑنا

فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿٧٣﴾ إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ وَ

پس سجدہ کیا فرشتوں سب ساروں نے مگر ابلیس نے تکبر کیا اور

سو تمام کے تمام فرشتوں نے (اسکو) سجدہ کیا بجز ابلیس کے اسنے غرور کا اظہار کیا اور

كَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿٧٤﴾ قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا

تھا کافروں سے ف کہا اے ابلیس کس چیز نے منع کیا تجھ کو یہ کہ سجدہ کرے تو واسطے

نافرمان بن بیٹھا (خدا نے) پوچھا (کہ) اے ابلیس! تجھے کس چیز نے اسکو سجدہ کرنے سے روکا

خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۖ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْعَالِينَ ﴿٧٥﴾ قَالَ

اسچیز کے کہ بنایا میں نے ساتھ دونوں ہاتھ اپنے کے کیا تکبر کیا تو نے یا تھا تو بلند مرتبہ والوں سے ف کہا

جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا - کیا تو غرور میں آگیا یا تو بلند مرتبہ تھا ابلیس نے کہا کہ

حَلِّ لغات

لہ اَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا. سُخری اور سِخری دونوں کے ایک معنی ہیں اور بعض کا بیان ہے کہ سُخری بالضم ہنسی اڑانے کو اور سِخری بالکسرہ تذلیل کو کہتے ہیں۔

لہ اَسْتَكْبَرْتَ اصل میں ءَاَسْتَكْبَرْتَ تھا۔ ہمزہ استفہامیہ کی وجہ سے ہمزۂ وصل حذف کر دیا گیا والمعنی اتکبرت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ مجاہد نے کہا ابوجہل کہے گا کہ بلال، صہیب، عمار وغیرہ کہاں ہیں؟ وہ تو نظر ہی نہیں آتے۔ غرض ہر زمانے کا دوزخی یہی کہے گا کہ وہ لوگ جنہیں ہم دنیا میں شریر و فسادی کہتے تھے وہ آج دوزخ میں نظر نہیں آتے کیا بات ہے؟ مثلاً مشرک بدعتی جو موحدین عاملین سنت اہلحدیث کو رات دن برا بھلا شری فسادی کہتے رہتے ہیں وہ کہیں گے کیا بات ہے آج آمین والے نظر نہیں آتے! فائدہ ستاریہ

ف۲ میرا کام تو اتنا ہی ہے کہ تم کو اس آنے والی خوفناک گھڑی سے ہوشیار کر دوں اور جو بھیانک مستقبل آنے والا ہے اس سے بے خبر نہ رہنے دوں باقی سابقہ جس حاکم سے پالا پڑنے والا ہے وہ تو وہی اکیلا خدا ہے۔ جس کے سامنے کوئی چھوٹا بڑا دم نہیں مار سکتا۔ ہر چیز اس کے آگے دبی ہوئی ہے۔ آسمان و زمین اور ان کے درمیان کوئی چیز نہیں جو اس کے زیر تصرف نہ ہو جب تک چاہے ان کو قائم رکھے جب چاہے توڑ پھوڑ کر برابر کر دے اس عزیز و غالب کا ہاتھ کون پکڑ سکتا ہے۔ اسکے زبردست قبضہ سے کون نکل کر بھاگ سکتا ہے اور ساتھ ہی اس لامحدود رحمت و بخشش کو کس کی مجال ہے کہ روک دے۔ موضح

ف۳ یعنی عذاب جس سے میں نے تم کو ڈرایا اور توحید جو تم کو بتلائی یہ بڑی بزرگ خبر ہے۔ اسکی تعظیم و توقیر کی جائے اور ہلکا نہ سمجھا جائے کہا مجاہد وغیرہ نے بڑی خبر سے مراد قرآن کریم ہے یہ دلیل ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور پیغمبر ہونے پر۔

ف۴ یعنی اعلیٰ فرشتے جو تدبیریں کرتے ہیں مجھ کو کیا خبر تھی کہ تم پاس بیان کرتا اللہ کی وحی سے کہتا ہوں۔ اس مجلس میں جھگڑا نہیں۔ مگر ہر کوئی اپنے کام کا تکرار کرتا ہے۔ موضح القرآن۔

ف۵ حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اپنا ارادہ بتایا کہ مٹی سے آدم کو پیدا کرنے والا ہوں جب میں پیدا کر چکوں تو تم سب اسکو سجدہ کرنا تاکہ میری فرمانبرداری کے ساتھ ہی آدم کی شرافت کا اظہار ہو۔ سب فرشتوں نے تعمیل کی لیکن ابلیس نے انکار کیا۔ سوال یہ ہوا کہ اتنی معزز مخلوق کو جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا، بنایا، تو نے اے ابلیس! میرے کہنے کے باوجود سجدہ کیوں نہ کیا۔ یہ تکبر اور یہ سرکشی! معلوم ہوا رب کے حکم کی نافرمانی ابلیسی فعل و عادت ہے۔ خدا کی نافرمانی کا نتیجہ لعنت اور جہنم ہے جیسا کہ اگلی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو ابدی لعنتی جہنمی فرمایا۔ ہاں وہ عاصی جو ابلیس کی طرح معصیت پر اڑتے نہیں بلکہ نافرمانی پر نادم اور پریشان اور تائب رہتے ہیں انکے لیے توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء و رسل بشر انسان تھے نہ خدا نہ خدا کا جزء، نہ خدا کا نور۔ اللہ خود فرما رہا ہے کہ میں نے بشر بنایا پیدا کیا۔ جو لوگ انبیاء کو بشر کہنا کفر سمجھتے ہیں وہ ذرا سوچیں۔ فائدہ ستاریہ۔

ف۶ اپنی ایک جان یعنی آب و خاک کی نہیں جو غیب سے آئی۔ موضح

ف۷ حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں یہ (ابلیس اصل سے) جن تھا جو اکثر خدا کے حکم سے منکر رہا۔ لیکن اب (اپنی کثرت عبادت وغیرہ کے سبب سے) رہنے لگا تھا فرشتوں میں۔

ف۸ اپنے دونوں ہاتھوں سے پیدا کیا اس سے معلوم ہوا کہ دونوں ہاتھوں سے مراد قوت اور قدرت نہیں بلکہ یہ صفات ہیں اللہ تعالیٰ کی جیسے اور صفات ثابت ہیں واسطے اللہ تعالیٰ کی ذات کے۔ کیفیت ان کی اللہ کو معلوم ہے۔ جیسے اللہ کی ذات بے مثل ہے ویسے اللہ تعالیٰ کی تمام صفتیں بے مانند یعنی بے مثل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات پر ایمان لانا واجب ہے سلف کا اسی پر اجماع ہے اور یدین سے قدرت مراد لینا باطل ہے کہ یہ تثنیہ کا لفظ ہے۔ (فتح وغیرہ) اہلحدیث اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں کو ثابت کرتے ہیں اور ان کی تاویل نہیں کرتے۔ حدیث میں ہے کہ تین چیزوں کو اللہ نے اپنے ہاتھوں سے بنایا اور تورات کو اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور فردوس میں درخت اپنے ہاتھ سے کاشت (م حمیدی ۳۰۳) اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ سے یہ مطلب ہوا کہ اے شیطان تو نے جان بوجھ کر اپنے کو بڑا بنانا چاہا یا واقع میں تو اپنا تئیں بہت اونچا سمجھا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۖ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ ﴿٧٦﴾ قَالَ

میں بہتر ہوں اس سے پیدا کیا تو نے مجھ کو آگ سے اور پیدا کیا ہے اسکو مٹی سے قال کہا

میں اس سے بہتر ہوں (کیونکہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو مٹی سے بنایا ہے فرمایا

فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿٧٧﴾ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ

پس نکل ان آسمانوں میں سے پس تحقیق تو راندہ گیا ہے اور تحقیق اوپر تیرے لعنت ہے میری

یہاں سے نکل جا۔ تو مردود ہے اور قیامت تک تجھ پر میری لعنت ہے

يَوْمِ الدِّينِ ﴿٧٨﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿٧٩﴾ قَالَ

دن جزا تک قال کہا اے پروردگار میرے پس ڈھیل دے مجھ کو اس دن تک کہ اٹھائے جاویں مردے کہا

(یعنی خدا کی طرف سے پھٹکار ہے) (ابلیس) کہنے لگا کہ اے میرے رب مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے فرمایا

فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿٨٠﴾ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿٨١﴾

پس تحقیق تو ڈھیل دیئے گیوں سے ہے طرف دن وقت معلوم کے

جا تجھے مہلت ہے وقت معلوم (یعنی قیامت) کے دن تک

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٢﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ

کہا کہ پس قسم ہے عزت تیری کی کہ البتہ گمراہ کروں گا میں انکو اکٹھے مگر بندے تیرے ان میں سے

(ابلیس نے) کہا کہ تیری عزت کی قسم! میں ان سب کو گمراہ کرونگا سوائے تیرے ان بندوں کے جو

الْمُخْلَصِينَ ﴿٨٣﴾ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ﴿٨٤﴾ لَأَمْلَأَنَّ

خالص کئے ہوئے کہا کہ پس سچ بات ہے اور سچ کہتا ہوں البتہ بھردونگا میں

مخلص ہیں فرمایا! ٹھیک بات یہ ہے اور میں بھی ٹھیک بات ہی کہا کرتا ہوں میں تجھ سے اور تیرے

جَهَنَّمَ مِنكَ وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ

دوزخ کو تجھ سے اور ان سے جو پیروی کرے تیری انہیں سے اکٹھے کہہ نہیں سوال کرتا میں تم سے

سب ماننے والوں سے دوزخ کو بھر دوں گا کہہ دیجئے کہ میں تم سے اسپر

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴿٨٦﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ

اوپر اسکے کچھ بدلا اور نہیں میں تکلیف کرنے والوں سے وہ نہیں یہ قرآن مگر نصیحت

کوئی اجرت طلب نہیں کرتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والا ہوں یہ اقوام عالم کے لئے ایک نصیحت

لِّلْعَالَمِينَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ﴿٨٨﴾ ع ۵ ۱۴

واسطے عالموں کے اور البتہ جان لوگے خبر اسکی پیچھے ایک مدت کے وقت

ہے اور تھوڑے ہی زمانے کے بعد اسکا حال تم لوگوں کو معلوم ہو جائیگا

سُورَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ آيَةً وَثَمَانُ رُكُوعَاتٍ

سورہ زمر مکی ہے اور اس میں پچھتر آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

سورہ زمر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں ۷۵ آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع کرتا ہوں، اللہ کے نام سے جو نہایت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

حل لغات

۱ فَإِنَّكَ رَجِيمٌ جیم معنی میں ہے مرجوم کے اور مرجوم وہ جس پر پتھر وغیرہ پھینکے جائیں چونکہ شیاطین پر شہاب پھینکے جاتے ہیں اس سے شیطان کو مرجوم کہا۔

۲ فَبِعِزَّتِكَ فا مضمون جملہ کی ترتیب کے لیے ہے اور با قسم کے واسطے سے فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ۔ پہلا الحق مبتدا اور خبر محذوف ای فالحق قسمی اور دوسرا ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ سورہ اعراف میں اسکا بیان گذر چکا۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ آگ ہے گرم پُرجوش اور مٹی ہے سرد خاموش۔ ابلیس نے آگ کو اچھا سمجھا۔ اللہ نے اس مٹی کو پسند رکھا۔

ف۲ یعنی بہشت میں فرشتوں کی صحبت میں جاتا تھا اب نکالا گیا بس لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ۔

ف۳ یعنی جو پیغام اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا ہے وہی ادا کرتا ہوں اس میں کمی بیشی نہیں کرتا۔ مسروق نے کہا کہ ہم عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آئے انہوں نے کہا اے لوگو! جس کسی کو کوئی بات معلوم ہو وہ بات بتلائے اور جو نہ جانتا ہو وہ کہدے مجھے معلوم نہیں۔ اللہ جانتا ہے اسلیے کہ یہ بھی ایک علم ہے کہ جس بات کو آدمی نہ جانتا ہو کہے اللہ جانتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ الآیۃ۔ ابن کثیر۔

ف۴ یعنی نصیحت سے غرض یہ ہے کہ اپنے دوست اور دشمن میں تمیز کرو۔ شیطان لعین جو ازلی دشمن ہے اسکی راہ مت چلو۔ نبیوں کا کہنا مانو جو تمہاری بھی خواہی کے لئے آئے ہیں۔ میں تم سے اس نصیحت کا کوئی صلہ یا معاوضہ نہیں مانگتا نہ خواہ اپنی طرف سے بنا کر کوئی بات کہتا ہوں اللہ نے ایک فہمائش کی وہ تمہارے تک پہنچا دی۔ تھوڑی مدت کے بعد تم خود معلوم کروگے کہ یہ خبریں دی گئیں کہاں تک درست ہیں اور جو نصیحت کی گئی کیسی سچی اور مفید تھی۔ تَمَّ سُوْرَۃُ صٓ بِعَوْنِ اللّٰہِ وَحُسْنِ تَوْفِیْقِہٖ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّۃُ۔ موضح الفرقان۔

★ الحق اقول کا مفعول ہو حصر کے فائدہ کی غرض سے اپنے عامل پر مقدم ہو گیا ہے ای لَآ اَقُوْلُ اِلَّا الْحَقَّ ؎ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ: تکلف کہتے ہیں بزور اپنے میں کسی صفت کے ثابت کرنے کو اور اسی کے قریب قریب ہے تصنع۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾ إِنَّآ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ الْكِتٰبَ

اتارنا اس کتاب کا اللہ عزت والے حکمت والے کیطرف سے ہےتحقیق ہم نے اتاری طرف تیرے کتاب

یہ کتاب غالب اور حکمت والے خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے ہم نے اس کتاب کو آپکی طرف بلاشبہ

بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ﴿٢﴾ أَلَا لِلّٰهِ الدِّينُ الْخَالِصُ ۚ

ساتھ حق کے پس بندگی کر اللہ کو خالص کرکر واسطے اسکے عبادت کو خبردار ہو واسطے اللہ کے ہے عبادت خالص

حق و صداقت کے ساتھ اتارا ہے سو اللہ کی بندگی خلوص و نیت سے کرو۔ (یادرکھو!) خالص بندگی اللہ ہی کو زیب ہے

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَآ

اور جن لوگوں نے پکڑے ہیں سوائے اسکے دوست کہتے ہیں نہیں عبادت کرتے ہم انکی مگر تو کہ نزدیک کریں ہمکو

اور وہ لوگ جنہوں نے خدا کو چھوڑ کر اور اور کارساز ٹھہرا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں) کہ ہم انکی عبادت صرف اسلئے کرتے

إِلَى اللّٰهِ زُلْفٰىٓ ۖ إِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِى مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ

طرف اللہ کی نزدیک کرنے کو تحقیق اللہ حکم کریگا درمیان انکے بیچ اسچیز کے وہ بیچ اسکے اختلاف کرتے ہیں

ہیں کہ وہ ہمکو اللہ کے قریب تر کردینگے بیشک (ایک دن آئیگا) جب اللہ انکے درمیان ان باتوں میں فیصلہ چکادے گا جسمیں وہ جھگڑتے ہیں

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿٣﴾ لَوْ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَتَّخِذَ

تحقیق اللہ نہیں راہ دکھاتا اس شخص کو کہ وہ جھوٹا ہے کفر کرنیوالا ہے اگر ارادہ کرتا اللہ یہ کہ پکڑے

بیشک اللہ اس شخص کو ہدایت سے بہرہ ور نہیں کرتا جو جھوٹا ہو اور ناشکرا ہو اگر اللہ چاہتا کہ (کسی کو اپنا) بیٹا بنائے تو اپنی مخلوق

وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ سُبْحٰنَهُۥ ۖ هُوَ اللّٰهُ الْوٰحِدُ

اولاد البتہ چن لیتا اسچیز سے پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے پاک ہے وہ وہ ہے اللہ اکیلا

میں سے جسکو چاہتا منتخب کرلیتا (مگر) وہ پاک ہے وہ ایسا خدا ہے جو یگانہ ہے (اور ہر چیز پر) غالب

الْقَهَّارُ ﴿٤﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۖ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى

غالب وہ پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو ساتھ حق کے لپیٹتا ہے رات کو اوپر

ہے اسی نے آسمانوں کو اور زمین کو صحیح انداز سے بنایا ہے اور وہی رات کو دن پر لپیٹتا ہے

النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ ۖ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ

دن کے اور لپیٹتا ہے دن کو اوپر رات کے اور مسخر کیا سورج اور چاند کو ہر ایک

اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو مطیع کیا ہے ہر ایک

يَجْرِى لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفّٰرُ ﴿٥﴾ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ

چلتا ہے ایک وقت مقرر تک خبردار ہو وہی ہے غالب بخشنے والا وہ پیدا کیا تم کو جان

مقرر وقت تک چلتا رہے گا سنو وہ غالب ہے اور بڑا بخشنے والا ہے اس نے تم کو ایک جان سے

وٰحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْأَنْعٰمِ ثَمٰنِيَةَ

ایک سے پھر پیدا کیا اسمیں سے جوڑا اس کا اور اتارے واسطے تمہارے چارپاؤں میں سے آٹھ

پیدا کیا۔ پھر اس سے اس کا جوڑا بنایا اور چار پایوں میں سے تمہارے لئے آٹھ نر و مادہ پیدا کئے

أَزْوٰجٍ ۚ يَخْلُقُكُمْ فِى بُطُونِ أُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِى

جوڑے پیدا کرتا ہے تمکو بیچ پیٹوں ماؤں تمہاری کے ایک پیدائش پیچھے دوسری پیدائش کے بیچ

وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں پے درپے تین اندھیروں میں بناتا ہے

وقف لازم

حل لغات

۱ تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۔ تنزیل الکتاب مبتدا من العزیز الحکیم خبر۔ اس مقام پر ایک مشہور سوال ہے جو اکثر لوگ کیا کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ تنزیل کا لفظ مشعر ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید پیغمبر صاحب پر نجماً نجماً علی سبیل التدریج نازل فرمایا ہو اور واقع میں ایسا ہوا بھی اور انزال کا لفظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ سورۂ زمر کو غرف بھی کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر کو تلاوت فرمایا کرتے تھے (ام حمیدی) چونکہ زبردست ہے اس لیے اس کتاب کے احکام پھیل کر اور نافذ ہو کر رہیں گے کوئی مقابل و مزاحم اسکے شیوع و نفاذ کو روک نہیں سکتی اور حکیم ہے اس لیے دنیا کی کوئی کتاب اس کی خوبیوں اور حکمتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ **ف۲** قتادہؓ، سدیؒ، مالکؒ زید بن اسلمؒ اور ابن زیدؒ سے نقل کیا ہے وہ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَا الایہ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ ہم تو اس لیے پوجتے ہیں اور ان کے نام پر نیاز مانتے ہیں کہ یہ معبود اللہ کے پاس ہماری شفاعت کریں اور ہم انکو پوجتے ہے اللہ کے پاس قربت حاصل کریں کیونکہ یہ اللہ کے پیارے اور لاڈلے ہیں تو معلوم ہوا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی وہ کافر اپنے معبودوں کو خدا کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کی مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے اور انکو اسکے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے۔ بلکہ یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر نیاز کرنی اور انکو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا ان کا کفر اور شرک تھا۔ جیسے کہ اس زمانے کے کلمہ گو مسلمان کوئی حضرت علیؓ کو مشکل کشا سمجھتا ہے اور کوئی شاہ عبدالقادرؒ کو غوث الاعظم جانتا ہے اور ان کو دور دور سے پکارتا ہے اور کوئی کسی اور ولی بزرگ کو پکارتا ہے۔ یہی عبداللہ پرستی ہے جس کی اسلام میں ممانعت آئی ہے۔ روضۃ الندیہ میں لکھتے ہیں یعنی نہیں جائز اولیاء اور بزرگوں سے مدد مانگنا ان کے فوت ہونے کے بعد۔ مجمع البحار میں لکھا ہے بعضے ایسے لوگ ہیں جو نبیوں اور بزرگوں کی قبروں کی طرف جاتے ہیں وہاں انکی قبروں کے پاس نماز پڑھتے ہیں اور دعا مانگتے ہیں اور ان بزرگوں سے اپنی حاجت طلب کرتے ہیں یہ کام جائز نہیں۔ شاہ ولی اللہؒ نے تفہیمات میں تصریح فرمائی ہے کہ اجمیر وغیرہ مزارات پیران سے طلب حاجات کے لیے جانے والا قتل اور زنا سے بڑھ کر گنہگار ہے لات عزیٰ کے پجاریوں جیسا ہے۔

ف۳ مگر وہ اولاد نہ خالق ہوتی نہ خالق کا جزو۔ جیسے حقیقی اولاد ہوتی ہے بلکہ مخلوقیت کے درجے میں محبوبیت کے درجہ تک پہنچتی ہے جیسے متبنیٰ ہوتا ہے مگر خدا اس سے بھی پاک ہے۔ جو لوگ خدا کی مخلوق کو اولاد کسی معنے سے کہتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ ش م

ف۴ مغرب کے وقت مشرق کی طرف دیکھو تو معلوم ہوگا کہ افق سے ایک چادر تاریکی کی اٹھتی ہوئی چلی آرہی ہے اور اپنے آگے سے دن کی روشنی کو مغرب کی طرف صف کی طرح لپیٹتی جاتی ہے اسی طرح صبح صادق کے وقت نظر آتا ہے کہ دن کا اجالا رات کی ظلمت کو مشرق سے دھکیلتا ہوا آرہا ہے۔ حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں لپیٹتا ہے یعنی ایک پر دوسرا چلا آتا ہے توڑا نہیں پڑتا (موضح) ہر ایک چلتا ہے ایک مدت تک جو معلوم ہے نزدیک اللہ تعالیٰ کے۔ پھر وہ مدت پوری ہو جاوے گی قیامت کے دن۔ پھر فرمایا یعنی باوجود غلبہ، بزرگی اور بڑائی کے اپنے ان نافرمانوں کو بخشنے والا ہے جو بھی اللہ کی طرف رجوع ہو توبہ کرے (ابن کثیر)

★ جو اِنَّا اَنْزَلْنَا میں ہے چاہتا ہے کہ دفعتًا اترا ہو اور یہ دونوں باتیں جمع ہو نہیں سکتیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر تنزیل و انزال کا یہ فرق تسلیم بھی کر لیا جائے تو بھی دونوں باتوں میں منافات نہیں ہے کیونکہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ اے پیغمبر ہم نے حکم کیا کہ یہ کتاب تمہاری طرف پہنچائی جائے۔ (اور یہی معنی انزال کے ہیں) پھر ہم نے بجا بجا مطابق مصلحت تم کو پہنچایا (اور یہی معنی ہیں تنزیل کے) [۱] مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ۔ کفار مبالغے کا صیغہ ہے ای مبالغ فی الکفر [۲] سُبْحٰنَهٗ۔ سبحان مصدر ہے مشتق سَبَحَ سے اور سبح معنی میں ہے بعُدَ کے۔ یہ منصوب ہے فعل محذوف کی وجہ سے [۳] يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ۔ تکویر کہتے ہیں کسی چیز کے لپیٹنے کو چونکہ رات دن میں سے ہر ایک دوسرے کو اس طرح ڈھانک لیتا ہے جس طرح لباس لابس کو یا ایک دوسرے میں اس طرح غائب ہو جاتا ہے جس طرح ملفوف لفافے میں اس سے ہر ایک کو تکویر سے تعبیر کیا اور اسی سے ہے اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ۔ عمامے کے پیچ کو اسی واسطے کور کہتے ہیں ایک دوسرے پر لپیٹا جاتا ہے۔ [۴] خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ۔ خلقًا مفعول مطلق ہے یخلقکم کا اور من بعد متعلق ہے ایک محذوف کے۔ ای خلقًا کائنًا من بعد خلق۔ فی ظلمات ثلاث متعلق ہے یخلقکم کے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى

اندھیروں تین کے یہ ہے اللہ پروردگار تمہارا واسطے اسی کے ہے بادشاہی نہیں کوئی معبود مگر وہ پس کہاں سے

سو یہ تمہارا اللہ جو تمہاری پرورش کرتا ہے یہی ہے - اسی کی بادشاہی ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں

تُصْرَفُوْنَ ﴿٦﴾ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۟ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ

پھیرے جاتے ہو ف اگر کفر کرو تم پس تحقیق اللہ بے پرواہ ہے تم سے اور نہیں پسند کرتا واسطے بندوں اپنے

تم کہاں پھیرے جا رہے ہو اگر تم احسان فراموش ہو گے تو (یاد رکھو) خدا کو تمہاری پرواہ نہیں اور وہ اپنے بندوں کے لئے

الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ

کے کفر اور اگر شکر کرو تم اسکا پسند کریگا اسکو واسطے تمہارے اور نہیں بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا

ناشکری کو پسند نہیں کرتا ہے اور اگر تم اظہار شکر کرو تو وہ تمہاری اس بات کو پسند کرتا ہے اور (سنو کہ) کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی

ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ

پھر طرف رب اپنے کے پھر جانا تمہارا پس خبر دیگا تم کو ساتھ اسچیز کے کہ تھے تم کرتے تحقیق وہ جاننے والا ہے

دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگا ۔ پھر تم سب کو لوٹ کر اپنے رب ہی کی طرف جانا ہے سو وہ تمہیں سب کچھ بتا دیگا جو تم کرتے ہو بیشک وہ تمہارے سینوں

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٧﴾ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ

بھیدوں والی بات کو ف اور جب وقت لگتی ہے آدمی کو سختی پکارتا ہے رب اپنے کو رجوع کر کر طرف اسکی

کے اندر چھپی ہوئی باتوں کو بھی جانتا ہے اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اسکی طرف رجوع ہو کر خدا سے دعا کرتا ہے

ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْۤا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ

پھر جب دیتا ہے اسکو نعمت اپنے پاس سے بھول جاتا ہے جو کچھ کہ پکارتا تھا طرف اسکی پہلے اور مقرر کرتا ہے

پھر جب وہ اسکو کوئی نعمت عطا کرتا ہے جس کے لئے وہ پہلے دعائیں کیا کرتا تھا اسکو بھول جاتا ہے اور اللہ کے لئے شریک

لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ اِنَّكَ مِنْ

واسطے اللہ کے شریک تو کہ گمراہ کرے راہ اسکی سے کہہ فائدہ اٹھا ساتھ کفر اپنے کے تھوڑا تحقیق تو

ٹھہرانے لگتا ہے تاکہ اسکی راہ سے گمراہ کرے کہہ دیجئے کہ تو اپنے کفر سے (چند روز) فائدہ اٹھالے بیشک تو

اَصْحٰبِ النَّارِ ﴿٨﴾ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ

رہنے والے آگ کے ہے کیا جو شخص کہ وہ کرتا ہے بندگی وقت رات کے سجدے میں اور کھڑے ڈرتا ہے

دوزخی ہے (کیا وہ بہتر ہے) یا وہ جو رات کا وقت سجدہ اور قیام کر کے عبادت میں گزارتا ہے آخرت

الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ

آخرت سے اور امید رکھتا ہو رحمت پروردگار اپنے کی کہہ کیا برابر ہیں وہ لوگ کہ جانتے ہیں اور

سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا طلبگار ہوتا ہے پوچھئے! کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں بے علموں کے

الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٩﴾ ع قُلْ يٰعِبَادِ ۱۵

وہ لوگ کہ نہیں جانتے سوائے اسکے نہیں کہ نصیحت پکڑتے ہیں صاحب عقل خالص کے ف کہہ اے بندو میرے

برابر ہوتے ہیں بات صرف یہ ہے کہ نصیحت وہی لوگ حاصل کرتے ہیں جو عقل والے ہیں کہہ دیجئے کہ میرے (یعنی

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ

جو ایمان لائے ہو ڈرو رب اپنے سے واسطے ان لوگوں کے کہ نیکی کرتے ہیں بیچ اس دنیا کے نیکی ہے

خدا کے) بندو! جو ایمان لاچکے ہو اپنے رب سے ڈرو (یاد رکھو کہ) جن لوگوں نے اس دنیا میں نیک کام کئے ہیں

حل لغات

له وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ۔ يرضه اصل میں تھا يرضاه جواب شرط واقع ہونے کی وجہ سے الف گر

گیا کیونکہ شرط کا جواب جب فعل مضارع ہوتا ہے تو فی اغلب الاحوال مجزوم ہی ہوتا ہے اور الف جو حرف علت ہے جزم کی وجہ ہمیشہ گر پڑتا ہے ته ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ ۔ خول

معنی میں اعطی کے لیا گیا تخول سے اور تخول کہتے ہیں تعہد یعنی کسی چیز کی بطور رعایت وحفاظت کرنے کو ته فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا ۔ یہ متعلق ہے احسنوا کے ۔ والمعنی عملوا الاعمال الحسنۃ فی ہذہ الدنیا۔

www.KitaboSunnat.com

ف۱ اس آیت میں اللہ عزوجل نے اپنی عجیب قدرت و بدیع صنعت کا ذکر کیا ہے۔ نفس سے مراد حضرت آدمؑ اور زوج سے مراد حوا علیہا الصلاۃ والسلام ہیں۔ حضرت حوا کی پیدائش حضرت آدمؑ کی پیدائش سے متراخی ہے۔ ثمّ واسطے تراخی کے آتا ہے یعنی پہلے آدمؑ کو بنایا پھر آپ کی بائیں پسلی سے حوا کو پیدا کیا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت کی نشانی ہے۔ شاہ صاحب لکھتے ہیں ایک پیٹ، ایک رحم ایک جھلی وہ جھلی ساتھ نکلتی ہے (موضح) یعنی جس نے آسمان و زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بنایا اور تم کو اور تمہارے باپ دادوں کو پیدا کیا وہی رب ہے اس کی بادشاہی ہے اور وہی معبود ہے۔ سوائے وحدہٗ لاشریک لہ کے کسی کی عبادت نہیں کرنی چاہیے پھر اسکے ساتھ اوروں کی عبادت کیوں کرتے ہو۔ تمہاری عقلوں کو کیا ہو گیا۔ ابن کثیر۔

ف۲ صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے اور انسان اور جن ایسے بدتر ہو جائیں جیسے تم میں سے کوئی آدمی بہت بدکار دل والا ہو تو اس سے میری بادشاہی میں کوئی فرق نہیں آتا بس یاد رکھو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے کفر پسند نہیں کرتا باوجود اسکے کہ وہ اسکے ارادہ سے ہوتا ہے۔ پس نہیں جاری ہوتا اللہ کی بادشاہی میں مگر وہی کام جو چاہے۔ رضا میں ارادہ کے معنی نہیں پائے جاتے بلکہ رضا میں خوش ہونا اور اچھا جاننا ہوتا ہے اور ارادہ میں ایک کام کرنا پایا جاتا ہے۔ رضا میں یہ بات نہیں کہ وہ کام ضروری پورا ہو (ابن کثیر۔ جامع۔ وجیز) اور اللہ تعالیٰ کی عظمت بے نیازی وغیرہ کی آیتیں سورہ ابراہیم رکوع ۳ اور سورہ عنکبوت رکوع ۱ میں بھی ہیں۔

ف۳ یعنی فرمایا کہ جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے بدن میں یا اہل و مال و اولاد میں کوئی آفت یا بیماری یا محتاجی یا خوف یا اور کوئی سختی تو اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اور فریاد کرتا ہے کہ یا اللہ یہ سختی دور کر اور پہلے عافیت کی حالت میں جس مردہ یا زندہ یا بت وغیرہ کو پکارا کرتا تھا سب کو چھوڑ دیتا ہے جانتا ہے کہ اس سختی کو ہٹانے کی انکو طاقت نہیں۔ پھر جب اللہ تعالیٰ اس پر آسانی لاتا ہے۔ اور نعمت عطا فرماتا ہے تو اس پہلی تکلیف کو بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہراتا ہے۔ ان کے پاس فریادیں کرتا ہے۔ انکو پکارتا ہے پوجتا ہے وہی پہلا شرک کرنے لگ جاتا ہے تاکہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکاوے۔ اور اسلام و توحید سے پھیر دے (فتح) اس مضمون کا بیان کہ مصیبت کے وقت اللہ کو پکاریں جب ٹل جائے تو اس سے غفلت اور نافرمانی میں پڑ جائیں سورۃ یونس رکوع ۲ میں بھی ہو

ف۴ یعنی جو بندہ رات کی نیند اور آرام چھوڑ کر اللہ کی عبادت میں لگا کبھی اسکے سامنے دست بستہ کھڑا رہا کبھی سجدہ میں گرا۔ ایک طرف آخرت کا خوف اسکے دل کو بے قرار کیے ہوئے ہے اور دوسری طرف اللہ کی رحمت نے ڈھارس بندھا رکھی ہے۔ کیا یہ سعید بندہ اور وہ بدبخت بندہ جسکا ذکر اوپر ہوا کہ مصیبت کے وقت خدا کو پکارتا ہے اور جہاں مصیبت کی گھڑی ٹلی خدا کو چھوڑ بیٹھا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں ایسا ہو تو یوں کہو کہ ایک عالم اور جاہل یا سمجھدار اور بیوقوف میں کچھ فرق نہیں رہا۔ مگر اس بات کو بھی وہی سوچتے ہیں جنکو اللہ نے عقل دی ہے۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپؐ ایک شخص کے پاس تشریف لائے جب کہ وہ حالت موت میں تھا آپؐ نے حال پوچھا اس نے جواب دیا کہ خدا کے عذابوں سے ڈرتا ہوں اور اسکی رحمت کی امید ہے حضورؐ نے فرمایا جس بندہ کا دل ایسی حالت میں یہ دو باتیں جمع کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور اسکو وہ چیز عطا فرمائیگا جسکی اسکو امید ہے اور بے خوف کرتا ہے جس بات سے وہ ڈرتا ہے (ابن کثیر) ابوموسیٰ اشعریؓ سے مرفوعاً روایت ہے۔ يَبْعَثُ اللّٰهُ الْعِبَادَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يُمَيِّزُ الْعُلَمَاءَ فَيَقُوْلُ يَا مَعْشَرَ الْعُلَمَاءِ اِنِّيْ لَمْ اَضَعْ عِلْمِيْ فِيْكُمْ لِاُعَذِّبَكُمْ اِذْهَبُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ (ترغیب ملت) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز سب بندوں کو اٹھائے گا اور علماء کو انہیں سے علیحدہ کر کے فرمائیگا اے علماء کے گروہ میں نے تم میں اپنا علم اس واسطے نہ رکھا تھا کہ تم کو عذاب کروں جاؤ میں نے تم کو بخش دیا اور ابوامامہ کی مرفوع روایت میں یہ لفظ ہیں يُجَاءُ بِالْعَالِمِ وَالْعَابِدِ فَيُقَالُ لِلْعَابِدِ ادْخُلِ الْجَنَّةَ وَيُقَالُ لِلْعَالِمِ قِفْ حَتّٰى تَشْفَعَ لِلنَّاسِ۔ فرمایا آپؐ نے کہ قیامت میں عابد زاہد لوگوں سے کہا جائے گا تم جنت میں جاؤ اور علماء سے کہا جائے گا تم ٹھیرو گنہگاروں کی شفاعت کر کے جانا (حوالہ مذکورہ) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ آمین۔ سچے علماء کی علامت ص۴۳ میں لکھی جا چکی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ نیک نیتی سے خالص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیئے علم دین حاصل کرے تو اس سے بڑے مرتبے والا کوئی نہیں۔ جیسا کہ حسن بصری نے مرسل طور پر روایت کیا ہے مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْاِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَّاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ (مشکوٰۃ ص۳۶) یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص علم دین حاصل کرنے میں اسلام کی خیر خواہی کی نیت سے عمر بھر مصروف رہا اسکو جنت میں ایسا بلند مرتبہ ملے گا کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے ایک ہی درجہ نیچا ہوگا اور اگر دنیا کی عزت یا ناموری یا فخر کے واسطے علم دین حاصل کیا تو اس سے بدتر کوئی نہیں اور فرمایا آپؐ نے اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ اِلَّا ثَلَاثَ خِلَالٍ اَنْ يَكْثُرَ لَهُمْ حَقٌّ

باقی اگلے صفحہ پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ ۗ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿١٠﴾

اور زمین اللہ کی کشادہ ہے سوائے اسکے نہیں کہ پورا دیئے جائیں گے صبر کرنیوالے ثواب اپنا بے حساب

انکے لئے نیک انجام ہوگا اور خدا کی زمین وسیع ہے (اور ہجرت کرو) جو لوگ صبر سے کام لیتے ہیں انکو بے اندازہ اجر ملے گا

قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ﴿١١﴾ وَأُمِرْتُ لِأَنْ

کہہ تحقیق میں حکم کیا گیا ہوں یہ کہ عبادت کروں اللہ کی خالص کر کر واسطے اسکے عبادت کو اور حکم کیا گیا ہوں میں یہ کہ

کہدو کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اخلاص سے اللہ کی عبادت کروں اور مجھے یہ بھی حکم دیا

أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٢﴾ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي

ہوں میں پہلے مسلمان کہہ تحقیق میں ڈرتا ہوں اگر نافرمانی کروں میں رب اپنے کی

گیا ہے کہ میں اول درجہ کا مسلمان ہوں کہدو کہ مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے اگر میں

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٣﴾ قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِينِي ﴿١٤﴾ فَاعْبُدُوا

عذاب دن بڑے کے سے کہہ اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں خالص کر کر واسطے اسکی عبادت اپنی پس عبادت کرو

اپنے رب کی نافرمانی کروں کہدو کہ میں اپنے رب کی عبادت اخلاص سے کرتا ہوں سو تم اسکے سوا جس

مَا شِئْتُم مِّن دُونِهِ ۗ قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ

جس کو چاہو تم سوائے اسکے ف کہہ تحقیق ٹوٹا پانے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے ٹوٹا دیا جانوں اپنی کو

چاہو عبادت کرو۔ کہدو کہ ٹوٹے میں تو وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے

وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ﴿١٥﴾ لَهُم مِّن

اور تابعوں اپنوں کو دن قیامت کے خبردار ہو یہ بات وہی ہے ٹوٹا پانا ظاہر واسطے انکے

اہل و عیال کو قیامت کے دن خسارے میں رکھا۔ سنو! یہی صریح خسارہ ہے انکے اوپر بھی

فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِن تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ

اوپر انکے سائبان ہونگے آگ سے اور نیچے انکے سے سائبان ہونگے یہ چیز کہ ڈراتا ہے اللہ ساتھ اسکے

آگ کے سائبان ہوں گے اور انکے نیچے بھی (آگ کے) سائبان ہوں گے یہ وہ عذاب ہے کہ جس سے اللہ اپنے

عِبَادَهُ ۚ يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ ﴿١٦﴾ وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَن

بندوں اپنوں کو اے بندو میرے پس ڈرو مجھ سے ق اور جن لوگوں نے پرہیز کیا بتوں سے کہ

بندوں کو ڈراتا ہے اے میرے بندو! تم مجھ سے ڈرو وہ لوگ جو بتوں کی عبادت کرنے سے بچتے رہے اور اللہ کی طرف

يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿١٧﴾ الَّذِينَ

عبادت کریں اسکی اور رجوع کرتے ہیں طرف خدا کی واسطے انکے خوشخبری پس خوشخبری دے بندوں میرے کو وہ جو

رجوع ہوئے۔ انہی کے لئے خوشخبری ہے سو میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو کلام الٰہی

يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ

سنتے ہیں بات کو پس پیروی کرتے ہیں بہتر اسکے یہ لوگ ہیں جن کو ہدایت کی اللہ نے

سنتے ہیں پھر اسکی اچھی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی

وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿١٨﴾ أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ

اور یہ لوگ وہی ہیں صاحب عقل خالص کے ق کیا پس جو شخص کہ ثابت ہوئی اوپر اسکے بات عذاب کی

اور یہی وہ لوگ ہیں جو عقلمند ہیں۔ تو کیا وہ جسے عذاب کا حکم ہو چکا۔

حلِ لغات

ل لَهُم مِّن فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ - ظلل جمع ہے ظلة کی اور یہ مبتدا ہے۔ لہم خبر۔ من فوقہم ایک محذوف کے متعلق ہو کر حال۔ ای لہم کائنة من فوقہم ظلل

ك وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ - طاغوت بوزن فعلوت۔ طغیان سے لیا گیا ہے۔ اور یہ وزن ہے مبالغے کا جیسے جبروت اور عظموت وغیرہ۔ یہاں طاغوت ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الدُّنْیَا فَیَتَحَاسَدُوْا وَاِنْ یُّفْتَحَ لَھُمُ الْکِتَابُ یَاْخُذُہُ الْمُؤْمِنُ یَبْتَغِیْ تَاْوِیْلَہٗ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗ اِلَّا اللّٰہُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِہٖ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ وَاَنْ یَّرَوْا ذَا عِلْمٍ فَیُضَیِّعُوْنَہٗ وَلَا یُبَالُوْنَ عَلَیْہِ (ترغیب)

صفحہ ۱۴۸) یعنی مجھ کو اپنی امت پر تین باتوں کا بہت خوف ہے۔ ایک یہ کہ دنیا کا مال بہت مل جائیگا۔ اس کی وجہ سے آپس کے حسد بغض بڑھ جائیں گے۔ دوسرے یہ کہ قرآن شریف کے بارے میں مسلمانوں کا یہ چلن ہو جائیگا کہ آیات متشبہات کا مطلب نکالنے میں کوشش کرنے لگیں گے حالانکہ ان کا مطلب اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتایا۔ جو سچے عالم ہیں وہ تو متشابہات کے بارے میں صرف یوں کہہ دیتے ہیں کہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ یہ ہمارے رب کا کلام ہے۔ تاویل اس کی اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ تیسرے یہ کہ اہل علم کی عزت نہ کریں گے بلکہ ان کو ضائع کر دیں گے اور کچھ پرواہ بھی نہ کریں گے۔ سو اسوقت میں ایسی ہی کیفیت ہے۔ حسد بغض کی وہ شدت ہے کہ جو نیکوں اور صالحین میں گنے جاتے ہیں وہ بھی اس سے خالی نظر نہیں آتے اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہ۔ اور قرآن شریف کا یہ حال ہے کہ لاکھوں مسلمان تو اسکے سننے سمجھنے کا کبھی خیال بھی نہیں کرتے۔ محض بے فکر ہیں جو لوگ اسکی طرف متوجہ ہوتے ہیں وہ علمیت اور ہوشیاری اسی بات میں سمجھتے ہیں کہ کوئی نازک اور نیا نکتہ نکالیں۔ اور آیات متشابہات کی رمز اور حکمت کھولیں جس سے یہ شہرت ہو کہ جیسا انہوں نے سمجھا ایسا کسی نے بھی نہ سمجھا اور علم والوں کی قدر کا یہ حال ہے کہ جو شخص صاف اور سیدھے مطلب ظاہر قرآن وحدیث کے سیکھے اور بیان کرے وہ محض قدامت پسند کٹر ملا کہلاتا ہے۔ جو منطق، ریاضی، فلسفہ، سائنس وغیرہ میں عمر ضائع کرے اور قرآن وحدیث کے ظاہری اور مقصود سادے احکام میں ہیر پھیر کر کے کوئی نئی بات جو خلاف منشاء قرآن وحدیث ہے وہ عالم فاضل کہلاتا ہے خواہ ایمان ہی سے کیوں نہ کورا ہو جائے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (آمین)

حاشیہ صفحہ ہذا

ف ۱ سب سے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آبائی غلط راہ کو چھوڑا پھر لوگوں کو توحید کی دعوت دی اسلیے ضروری ہے کہ جو کوئی لوگوں کو نیک خصلت کی طرف بلائے پہلے آپ وہ خصلت حاصل کرے۔ فتح

ف ۲ یعنی میں ڈرتا ہوں کہ اگر اللہ کی نافرمانی کروں اور توحید اخلاص چھوڑوں اور شرک سے نہ ہٹاؤں اور مشرکوں کا کہنا مانوں جو مجھ کو اللہ کے سوا اوروں کی طرف بلاتے ہیں تو قیامت کے دن مجھ کو عذاب ہوگا۔ اس آیت میں لوگوں کو گنا ہوں سے ڈرانا مقصود ہے اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باوجود بزرگی اشرافت وعہدہ منصب نبوت کے اللہ سے ڈرنے والے تھے تو اور لوگوں کو جو انکی شان کو نہیں پہنچتے زیادہ خوف کرنا چاہیے۔ فتح

ف ۳ یعنی خاص اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں۔ فتح۔

ف ۴ اس آیت میں جہنمیوں کا حال بیان ہو رہا ہے کہ انکے اوپر تلے آگ ہی آگ ہوگی، اوڑھنا بچھونا سب آتش جہنم سے ہی ہوگا یعنی انہیں نیچے اوپر سے عذاب ہی عذاب ہو رہا ہوگا۔ یہ بیان فرما کر اللہ اپنے بندوں کو خبردار کر رہا ہے کہ نافرمانیوں کو چھوڑ دیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے عذاب غضب سے ڈرتے رہیں۔

ف ۵ چلتے ہیں اسکے نیک پر یعنی حکم پر چلنا کر اسکو کرتے ہیں۔ منع پر چلنا کہ اسکو نہیں کرتے۔ اسکا کرنا نیک ہے اسکا نہ کرنا نیک ہے (موضح) اس آیت سے معلوم ہوا کہ اماموں اور مجتہدوں کے قول اقوال فتاوے خلاف قرآن وحدیث ہوں تو ہر گز نہ ماننے چاہئیں۔ یہی راستہ نیک اور سیدھا ہے۔

سے مراد ہیں بت کے اَنْ یَّعْبُدُوْھَا ۔ الطاغوت سے بدل اشتمال واقع ہوا ہے کہ لَھُمُ الْبُشْرٰی ۔ بُشْرٰی بوزن فُعْلٰی مصدر ہے معنی میں بشارت کے۔ ۵ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَیْہِ کَلِمَۃُ الْعَذَابِ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِی النَّارِ ۔ اس جملہ میں ایک مشہور سوال ہے جو اہل عربیہ کیا کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ مبتداء اور خبر دونوں پر ایک ساتھ ہمزہ استفہام داخل نہیں ہوا کرتا اور اہل محاورہ آنرید اقتدار ہونے کو معیوب سمجھتے ہیں اسکا جواب یہ ہے کہ افمن حق الخ دو جملے ہیں اور تقدیر عبارت یوں ہے اَفَمَنْ حَقَّ عَلَیْہِ کَلِمَۃُ الْعَذَابِ اَفَاَنْتَ تُخَلِّصُہٗ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِی النَّارِ ۔ فَانْدَفَعَ السُّوَالُ بِرَاْسِہٖ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَفَأَنتَ تُنقِذُ مَن فِي النَّارِ ﴿١٩﴾ لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ

کیا پس تو خلاص کرلاتے گا اسکو کہ بیچ آگ کے ہیں وہ لیکن وہ لوگ کہ ڈرتے ہیں رب اپنے سے واسطے انکے بالاخانے ہیں

کیا آپ اس کو آگ میں سے نکال لیں گے لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ انکے لئے ایسے بالاخانے

مِّن فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَعْدَ اللَّهِ ۖ

اوپر انکے سے بالاخانے ہیں بنائے ہوئے چلتی ہیں نیچے انکے نہریں وعدہ کیا ہے اللہ نے

ہوں گے جن کے اوپر بالاخانے بنے ہوں گے انکے نیچے نہریں جاری ہونگی (یہ) اللہ کا وعدہ ہے اللہ اپنے

لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ ﴿٢٠﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

نہیں خلاف کرتا اللہ وعدہ کو وقف کیا نہیں دیکھا تونے کہ اللہ نے اتارا آسمان سے پانی

وعدہ کے خلاف نہیں کرتا کیا تم نے غور نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں سے بارش

فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ

پس چلایا اسکو بیچ چشموں کے بیچ زمین کے پھر نکالتا ہے اس سے کھیتی مختلف ہیں رنگ انکے

نازل کی پھر اسکو زمین کے چشموں میں لایا پھر اس سے مختلف رنگوں کی کھیتیاں پیدا کرتا ہے پھر وہ

ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

پھر زور کرتا ہوا اٹھتا ہے پس دیکھتا ہے تو اسکو زرد ہوگیا پھر کرتا ہے اسکو ریزہ ریزہ تحقیق بیچ اس کے

تیار ہو جاتی ہیں سو تم دیکھتے ہو کہ زرد پڑ گئی ہیں پھر انہیں چورا چورا کردیتا ہے اسمیں یقینا عقلمندوں کے

لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٢١﴾ أَفَمَن شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ ع ۲ ۱۴

البتہ نصیحت ہے واسطے صاحبان عقل کے وقف کیا پس جو شخص کہ کھولا ہے اللہ نے سینہ اس کا واسطے اسلام کے

لئے نصیحت ہے پھر کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے

فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِ ۚ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ

پس وہ اوپر نور کے ہے طرف پروردگار اپنے سے پس ویل ہے واسطے ان لوگوں کے کہ سخت ہیں دل انکے یاد اللہ کی سے

کھول دیا ہو اور وہ اپنے رب کی طرف سے روشنی میں ہو (کیا وہ سخت دل جیسا ہوگا؟) سو جن لوگوں کے دل اللہ

أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢٢﴾ اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا

یہی لوگ بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں اللہ نے اتاری ہے بہتر بات کتاب ہے

کے ذکر کی طرف سے (غافل ہونیکے سبب سے) سخت ہیں انکے لئے خرابی ہے یہ لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔ اللہ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے جس کی

مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

یکساں دہرائی جانیوالی وقف بال کھڑے ہو جاتے ہیں اس سے کھال پر ان لوگوں کے کہ ڈرتے ہیں پروردگار اپنے سے

باتیں باہم ملتی جلتی ہیں اور بار بار دہرائی گئی ہیں۔ جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں انکے بدن کانپ اٹھتے ہیں پھر انکے بدن اور انکے دل اللہ کے

ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ

پھر نرم ہو جاتے ہیں چمڑے انکے اور دل انکے طرف یاد خدا کی یہ ہے ہدایت اللہ کی

ذکر سے نرم ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی رہنمائی ہے جس کو چاہتا ہے اس ہدایت کے ذریعہ

يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٢٣﴾

ہدایت کرتا ہے ساتھ اسکے جسکو چاہتا ہے وقف اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہیں واسطے اسکے کوئی راہ دکھانے والا

بہرہ ور کرتا ہے اور جس کو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

حل لغات

لہ فسلکہ ینابیع سلک معنی میں ہے

اُدخل کے اور ینابیع جمع ہے ینبوع کی بوزن یفعول لیا گیا ہے نبع ینبع سے ینبوع کہتے ہیں چشمے کو ینابیع منصوب ہے بنزع خافض والتقدیر فسلکہ فی ینابیع

لہ ثم یھیج ہیج معنی میں بھڑکنے یعنی سبز ہوتی اور لہلہانے لگتی ہے لہ ثم یجعلہ حطاما۔ حطام وہ نباتات جو خشک ہوکر چورا چورا ہو جاتے اور ریزہ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کو صاف آگاہ فرمایا کہ اے پیغمبرؐ! تم کو اس بات کا اختیار نہیں دیا گیا کہ جس کی بدبختی لکھی جا چکی ہے تم اسے راہ راست پر لے آؤ۔ بھلا کون ہے جو خدا کے گم کردہ اور ازلی شقی کو ہدایت پر لا سکے۔؟ یہ اختیار تو کسی نبی کو بھی نہیں۔ اگر یہ اختیار آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوتا تو تمام اہل مکہ کو مسلمان بنا لیتے کیونکہ انکے ایمان نہ لانے پر آپؐ کو بڑا صدمہ ہوتا تھا۔

ف۲ نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ غُرَفًا یُرٰی ظَاھِرُھَا مِنْ بَاطِنِھَا وَ بَاطِنُھَا مِنْ ظَاھِرِھَا اَعَدَّھَا اللّٰہُ لِمَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وَ اَفْشَی السَّلَامَ وَصَلّٰی بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ (ترغیب) یعنی جنت میں بالاخانے ایسے شفاف اور چمک دمک کے تیار ہوئے ہیں کہ ان کے باہر سے اندر اور اندر سے باہر نظر آتا ہے۔ انکو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے تیار کیا ہے جو مسکینوں کو کھلاتے ہیں اور السلام علیکم بہت کہتے ہیں اور تہجد کی نماز خوب پڑھتے ہیں جب کہ لوگ سوتے ہیں۔ اس مضمون کا بیان ص۳۱۱ میں بھی لکھا گیا ہے آپؐ نے فرمایا جنت کی ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی گارا کستوری خالص اور کنکریاں موتی یاقوت اور خاک زعفران ہے جو کوئی اس میں داخل ہوئے چین سے رہے گا۔ مشقت نہ دیکھیگا زندہ رہیگا مریگا نہیں۔ کپڑے پرانے نہ ہونگے جوانی ختم نہ ہوگی (ابن کثیر)

ف۳ اس آیت میں دلیل ہے اس امر پر کہ پانی سب آسمان ہی سے آتا ہے۔ (عن ابن عباس و سعید بن جبیر و شعبی) (اکلیل) تحت آیت وَیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِیْھَا مِنْ بَرَدٍ (سورہ نور ۴۳) اس سے صریح ثابت ہے کہ آسمان میں برف کے پہاڑ ہیں (جامع ص۱۲ و معالم ص۲۳۳) سورہ نبا میں آیت وَاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً کی تفسیر میں ابن عباس رضہ سے بروایت صحیح منقول ہے کہ بارش کا پانی آسمان سے ابر گھٹا میں آتا ہے۔ (جامع ص۶) ابن ماجہ ص۵ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آسمانوں کے اوپر ایک دریا ہے جو آسمانوں سے اتنے فاصلے پر ہے جتنے پر ایک سے دوسرا آسمان ہے۔ اس دریا کی چوڑائی آسمانوں کا عرض ہے۔ اس بیان سے معلوم ہوا جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ زمین کے بخارات چڑھ کر بادل اور برف بنتے ہیں پھر زمین پر برستے ہیں تو یہ قابل التفات نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن اور حدیث سے جو بات ثابت ہو وہ اٹل ہے۔ حدیث التفاسیر

ف۴ جس شخص کا سینہ اللہ تعالیٰ نے کھولا حق قبول کرنے کے لیے اسنے بڑی خوشی سے اسلام قبول کیا۔ کیا یہ شخص مانند اس شخص کے ہے جسکا دل سخت ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسکے دل پر مہر لگا دی ہے اور اسکے سینہ کو تنگ کر دیا ہے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ سے مراد ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ نور ایمانی اور شرح صدر کی علامت یہ کہ دنیا کی محبت سے دور ہو جائے اور آخرت کی رغبت پیدا ہو اور موت کے لیے تیار رہے (فتح) نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے بیان فرمایا۔ اَرْبَعَۃٌ مِنَ الشَّقَآءِ جُمُوْدُ الْعَیْنِ وَ قَسْوَۃُ الْقَلْبِ وَ طُوْلُ الْاَمَلِ وَالْحِرْصُ عَلَی الدُّنْیَا۔ (ترغیب ص۵۹۸) یعنی جس شخص میں یہ چار باتیں ہیں وہ بدبخت ہے۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں میں عبرت کی نظر نہ ہو، دل سخت ہو، موت کو دور جانے، حرص بہت ہو اور ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی سخت دلی کی شکایت کرنے لگا۔ الفاظ حدیث یہ ہیں۔ اَنَّ رَجُلًا شَکَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسْوَۃَ قَلْبِہٖ فَقَالَ امْسَحْ رَاْسَ الْیَتِیْمِ وَ اَطْعِمِ الْمِسْکِیْنَ۔ تو آپؐ نے فرمایا غریب یتیم بچوں کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اور مسکین محتاجوں کو کھانا کھلایا کرو اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے۔ اِنَّ ھٰذِہِ الْقُلُوْبَ تَصْدَاُ کَمَا یَصْدَاُ الْحَدِیْدُ اِذَا اَصَابَہُ الْمَآءُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ مَا جِلَآءُھَا قَالَ کَثْرَۃُ ذِکْرِ اللّٰہِ وَتِلَاوَۃُ الْقُرْاٰنِ (مشکوۃ باب شفقۃ الرحمۃ علی الخلق) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دلوں کو بھی زنگ آجاتا ہے جسطرح پانی سے بھیگنے سے لوہے پر زنگ آجاتا ہے۔ پوچھا گیا کہ حضورؐ اسکی جلاء کیا ہے؟ یعنی اس زنگ سے صفائی کس طور پر حاصل ہو۔ فرمایا کثرت یاد الٰہی اور تلاوت قرآن سے۔ حدیث التفاسیر

ف۵ یعنی صحیح، صادق، مضبوط، نافع، معقول اور فصیح و بلیغ ہونے میں کوئی آیت کم نہیں۔ ایک دوسری سے ملتی جلتی ہے مضامین میں کوئی اختلاف و تعارض نہیں بلکہ بہت سی آیات کے مضمون ایسے متشابہ واقع ہوئے ہیں کہ ایک آیت کو دوسری طرف لوٹانے سے صحیح تفسیر معلوم ہو جاتی ہے۔ اَلْقُرْاٰنُ یُفَسِّرُ بَعْضُہٗ بَعْضًا۔ اور

(اگلے صفحے پر)

٭ دوسرا مفعول ہے یعلم کا۔ اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا۔ کتابا بدل ہے احسن الحدیث سے۔ مُتَشَابِھًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ۔ متشابہا کتابا کی پہلی صفت اور مثانی دوسری، تقشعر تیسری۔ مثانی جمع ہے مثنی کی اور مثنے معنی ہیں ہے مکرر کے قرآن کو مثانی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اسمیں قصے اور خبریں اور احکام اور امر و نہی اور وعدہ وعید اور مواعظ و نصائح بار بار بیان کیے گئے ہیں۔ تقشعر لیا گیا ہے اقشعرار سے۔ اور اقشعرار کے اصلی معنی ہیں سکڑنے کے بولا کرتے ہیں اقشعر الجلد اذا تقبض تقبضا شدیدا یہ ق ش ع سے مرکب ہے اور قشع کہتے ہیں سوکھی کھوپڑی کو پھر رباعی اور مزید زائد معنی پر دلالت کرنے کی غرض سے را ملائی گئی اور اب اقشعرار کے معنی بدن پر رونگٹے کھڑے ہونے کے ہو گئے۔ کہا جاتا ہے اقشعر جلدہ اذا وقف شعرہ من الخوف والفزع۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ وَقِيلَ

کیا پس جو کوئی بچاتا ہے منہ اپنے کو برے عذاب سے دن قیامت کے سے اور کہا گیا

کیا وہ شخص جو قیامت کے دن اپنے منہ کو سخت عذاب کی ڈھال بنائے گا (وہ نجات پانے والے کے برابر ہے) اور ظالموں

لِلظّٰلِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٢٤﴾ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ

واسطے ظالموں کے چکھو جو کچھ کہ تم تھے کماتے جھٹلایا تھا ان لوگوں نے کہ

سے کہا جائیگا کہ جو کچھ تم نے کمایا اس کا مزہ چکھو جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی

قَبْلِهِمْ فَأَتٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٥﴾ فَأَذَاقَهُمُ

پہلے ان سے تھے پس آیا انکو عذاب اس جگہ سے کہ نہیں جانتے تھے پس چکھائی انکو

(پیغمبروں کو) جھٹلایا۔ سو ان پر ایسے طور عذاب آیا جو ان کے خیال میں بھی نہ تھا پس اللہ نے انکو

اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ أَكْبَرُ ۘ لَوْ

اللہ نے رسوائی بیچ زندگانی دنیا کے اور البتہ عذاب آخرت کا بہت بڑا ہے کاش

دنیا ہی میں ذلت کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب یقیناً اس سے بھی زیادہ بڑا ہے

كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ

کہ ہوتے جانتے اور البتہ تحقیق بیان کیا ہم نے واسطے لوگوں کے بیچ اس قرآن کے

اے کاش انکو علم ہوتا اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے یقیناً ہر طرح کا انداز بیان اختیار

كُلِّ مَثَلٍ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي

ہر ایک مثال سے تو کہ وہ نصیحت پکڑیں قرآن عربی جو کہ

کیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ہم نے قرآن عربی میں نازل کیا ہے۔ جس میں

عِوَجٍ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٢٨﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَجُلًا فِيهِ

والا تو کہ وہ ڈریں بیان کی اللہ نے مثال ایک مرد ہے بیچ اسکے

کوئی کجی نہیں تاکہ وہ لوگ پاکبازی اختیار کریں اللہ نے ایک ایسے غلام کی مثال بیان کی ہے جسکی ملکیت

شُرَكَاءُ مُتَشٰكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ ۖ هَلْ

شریک ہیں بدخو اور ایک مرد ہے سلامت واسطے ایک مرد کے کیا

میں کئی جھگڑالو شریک ہیں اور ایک شخص ایسے کی بھی مثال بیان کی ہے جو ایک ہی شخص کی ملکیت ہے

يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۚ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا

برابر ہوتے ہیں دونوں مثال میں سب تعریف واسطے اللہ کے ہے بلکہ اکثر ان کے نہیں

کیا دونوں کی حالت برابر ہے سب حمد وثنا اللہ کے لئے ہے۔ مگر انمیں سے اکثر (اسبات کو) نہیں

يَعْلَمُونَ ﴿٢٩﴾ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ

جانتے تحقیق تو بھی مرنے والا ہے اور تحقیق وہ بھی مرنے والے ہیں پھر تحقیق تم

جانتے بلاشبہ آپکو بھی مرنا ہے اور بیشک یہ بھی مرنے والے ہیں پھر بیشک تم

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ع ٣ / ١٤

دن قیامت کے نزدیک پروردگار اپنے کے جھگڑو گے تم

سب قیامت کے دن اپنے جھگڑوں کو خدا کے سامنے پیش کرو گے۔

وقف لازم

حل لغات

۱ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا۔ عربیاً حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے والمعنی ضربنا للناس فی ہذا القرآن فی حال عربیتہ وبیانہ ۲ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ۔ مثلاً ضرب کا مفعول ثانی اور رجلاً مفعول اول فیہ خبر مقدم شرکاء مبتدا مؤخر جملہ محل میں نصب کے کیونکہ صفت ہے رجلاً کی۔ متشاکسون جمع ہے متشاکس کی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مثانی یعنی دہرائی ہوئی کا مطلب یہ ہے کہ بہت سے احکام اور مواعظ وقصص کو مختلف پیرایوں میں دہرایا گیا ہے۔

ف۵ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا اقْشَعَرَّ جِلْدُ الْعَبْدِ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰہِ تَحَاتَّتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا يَتَحَاتُّ عَنِ الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ وَرَقُهَا (ترغیب ۵۹۹) یعنی جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے کانپتا ہے تو اسکے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں۔ جیسے سوکھے ہوئے پتوں والے درخت کو ہلانے سے اس کے سب پتے جھڑ جاتے ہیں اور فرمایا آپؐ نے طُوْبٰى لِمَنْ مَلَكَ لِسَانَهٗ وَ وَسِعَهٗ بَيْتُهٗ وَ بَكٰى عَلٰى خَطِيْئَتِهٖ (حوالہ مذکور) یعنی مبارکی ہے اس شخص کو جو اپنی زبان کو قابو میں رکھے یعنی ناجائز اور برا کلمہ زبان سے نہ نکالے اور گھر میں بیٹھنے کی عادت رکھتا ہو۔ یعنی بدوں ضرورت کے سیر تماشوں، بازاروں، محفلوں میں نہ جایا کرے۔ اور اپنی خطاؤں کو یاد کرکے رویا کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَبْكُوْا فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا بُكَاءً فَتَبَاكَوْا لَوْ تَعْلَمُوْا الْعِلْمَ لَصَلّٰى اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَنْكَسِرَ ظَهْرُهٗ وَ لَبَكٰى حَتّٰى يَنْقَطِعَ صَوْتُهٗ (ترغیب ۵۹۹) یعنی رویا کرو۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے میں خوب زور لگاؤ یعنی دل کو خوب متوجہ کرو کہ جس سے رونا آ جائے اگر تم کو آخرت کی کیفیتیں معلوم ہو جائیں تو تم اسقدر نمازیں پڑھو کہ کمر ٹوٹ جائے اور اسقدر رونا آئے کہ روتے روتے آواز تک بیٹھ جائے۔ نیز فرمایا۔ كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا عَيْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ وَ عَيْنٌ سَهِرَتْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ عَيْنٌ خَرَجَ مِنْهَا مِثْلُ رَاْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (حوالہ مذکورہ) یعنی قیامت میں ہر ایک آنکھ رونے والی ہوگی مگر وہ آنکھ جو دنیا میں غیر محرم اور ناجائز چیزوں سے بچائی گئی ہوگی۔ اور وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جاگی ہوگی۔ اور وہ آنکھ جس سے تھوڑا سا آنسو بھی خوف الٰہی سے نکلا ہوگا۔ ایسی آنکھوں والے اسدن چین اور امن میں ہونگے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا آمین اور خوف الٰہی سے رونے کا بیان ف۱۷۳ و ۲۸۴ کے حواشی میں بھی لکھا گیا ہے۔ اور حضرت قتادہؒ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اپنے اولیاء کی صفت بیان کی ہے کہ اللہ کے ذکر سے انکے بدن کانپ اٹھتے ہیں اور آنکھیں رونے لگتی ہیں۔ ان کی صفت میں یہ بیان نہیں فرمایا کہ بیہوش ہو جاتے ہیں اور عقل جاتی رہتی ہے۔ یہ باتیں اہل بدعت نے صرف اپنی طبیعت سے ایجاد کر لی ہیں

حضرت عروہ بن عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی دادی اسماء بنت ابی بکرؓ سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ جس وقت قرآن شریف سنتے تھے تو انکی کیا کیفیت ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا وہی کیفیت ہوتی تھی جسکا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے یعنی ان کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے تھے۔ اور آنکھوں سے آنسو بہتے تھے۔ میں نے کہا اب تو میں بعض لوگوں کا حال دیکھتا ہوں کہ قرآن کو سنکر بیہوش ہو جاتے ہیں اور گر پڑتے ہیں۔ حضرت اسماءؓ نے کہا اللہ بچاوے شیطانی حرکت سے اور ایک مرتبہ عبداللہ بن عمرؓ نے ایک شخص عراقی کو دیکھا کہ بیہوش پڑا ہوا ہے پوچھا کہ اسکو کیا ہوا؟ لوگوں نے کہا کہ جب اسکے سامنے قرآن شریف پڑھا جاتا ہے یا ذکر الٰہی ہوتا ہے تو یہ بیہوش ہو کر گر جاتا ہے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ خوف الٰہی ہم کو بھی ہوتا ہے لیکن نہ ہم بیہوش ہوتے ہیں نہ گر پڑتے ہیں اور فرمایا کہ ان لوگوں کے پیٹ میں شیطان گھس جاتا ہے اسلئے ایسی حرکتیں کرتے ہیں۔ ورنہ اصحابؓ رسولؐ کا ایسا چلن نہ تھا۔ معالم ص۶۶ ہمارے زمانہ کے صوفی صاحبوں کو مناسب ہے کہ ان روایتوں میں غور اور انصاف سے نظر اور فکر کریں۔ اور حضرت حسن بصریؒ سے تذکرۃ الاولیاء میں بھی ایسا ہی مذکور ہے۔ حدیث التفاسیر

حاشیہ صفحہ ھٰذا

ف۱۔ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے نہ مخلوق۔ یہی صحیح عقیدہ اور یہ بیان کہ قرآن مجید صاف اور سلیس بیان والا سب کی سمجھ میں آنے کے قابل ہے صفحہ ۴۱۵، ۴۱۶ میں لکھا گیا ہے۔

ف۲۔ ایک غلام جو کئی کا ہو۔ کوئی اپنا نہ سمجھے تو اس کی پوری خبر نہ لے اور ایک جو سارا ایک کا ہو وہ اس کو اپنا سمجھے اور پوری خبر لے یہ مثال ہے جو ایک رب کے بندے ہیں (موضح القرآن) یعنی یہ مثال ان کی ہے جو ایک خدا کو چھوڑ کر کئی معبودوں کو پوجتے ہیں۔

ف۳ اس میں نبی علیہ الصلاۃ والسلام کو موت کی خبر ہے (موضح)

ف۴ کافر منکر ہوں گے کہ ہم کو کسی نے حکم نہیں پہنچایا۔ پھر فرشتوں کی گواہی سے اور آسمان و زمین کی اور ہاتھ پاؤں کی گواہی سے ثابت ہوگا کہ اس ازعا میں جھوٹے ہیں اسی طرح تمام جھگڑوں کا فیصلہ بھی اس دن اللہ کے سامنے ہوگا۔

★ متشاکس اسم فاعل ہے باب تفاعل کا۔ تشاکس کہتے ہیں باہم بدخوئی اور اختلاف کرنے کو اسکا مادہ ہے شکس بولا کرتے ہیں شکس یشکس شکوساو شکسا اذا عسر۔ رات دن کو متشاکسان اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ باہم ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

لہ سَلَمًا لِّرَجُلٍ سلم مصدر ہے معنی میں خالص ہونے کے۔ بولا کرتے ہیں سلم لہ کذا ای خلص لہ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا مثلاً بنا بر تمیز کے منصوب ہے ای ہل یستوی حالہما وصفتہما۔

www.KitaboSunnat.com

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ

پس کون شخص　بہت ظالم ہے　اس شخص سے　کہ جھوٹ باندھا ہے　اوپر اللہ کے　اور جھٹلایا ہے

سو اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے، جس نے اللہ پر جھوٹ بولا　اور　جب　سچی　بات

بِالصِّدْقِ إِذْ جَآءَهٗ ؕ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِينَ ﴿۳۲﴾

سچ کو　جس وقت آیا اسکے پاس　کیا نہیں　بیچ　دوزخ کے　جگہ رہنے کی واسطے کافروں کے　ف

اسکے پاس آئی تو اس نے اسے بھی جھٹلایا۔ کیا دوزخ میں　منکروں کا　ٹھکانا　نہیں

وَالَّذِي جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ أُولٰٓئِكَ هُمُ

اور وہ شخص کہ　آیا　ساتھ　سچ کے　اور　جنے مان لیا　اس کو　یہ لوگ　وہی ہیں

اور جو شخص سچا پیغام لایا　اور　جنہوں نے　اس کی　تصدیق کی　یہی لوگ　متقی

الْمُتَّقُونَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزَآؤُا

پرہیزگار　ف　واسطے انکے ہے جو　چاہیں　نزدیک　رب اپنے کے　یہ ہے　بدلہ

ہیں　وہ جو کچھ　چاہیں گے　انہیں　اپنے رب کے　یہاں　ملے گا　یہ ہے

الْمُحْسِنِينَ ﴿۳۴﴾ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي عَمِلُوا

احسان کرنے والوں کا　تو کہ دور کرے　اللہ　ان سے　برائی　وہ جو　کہ کی تھی انہوں نے

صلہ نیکو کاروں کا　تاکہ اللہ　اُن سے　انکے　برے　عملوں کو　دور　کردے　اور جو

وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۳۵﴾

اور　بدلہ دیوے انکو　ثواب انکا　ساتھ بہتر　اس چیز کے　کہ تھے وہ　کرتے

نیک کام　انہوں نے کئے ہیں۔　انکا　انہیں　نیک　بدلہ　دے

أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ

کیا　نہیں　اللہ　کفایت کرنے والا　بندے اپنے کو　اور ڈراتے ہیں تجھ کو　ساتھ　ان لوگوں کے

کیا　اللہ　اپنے　بندے کے لئے　کافی　نہیں۔　اور یہ لوگ　آپ کو　ان　معبودوں سے ڈراتے ہیں

دُونِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ

کہ نیچے اس سے ہیں اور جسکو　گمراہ کرے　اللہ　پس نہیں واسطے اسکے کوئی راہ دکھانیوالا　ف　اور جس کو　راہ دکھاوے اللہ

جو اسکے ماسوا ہیں اور جس کو اللہ گمراہ کرے　اسکو کوئی　ہدایت نہیں دے سکتا　اور جسکو اللہ ہدایت دے اسکو

فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَلَئِنْ

پس نہیں واسطے اسکے کوئی　گمراہ کرنیوالا　کیا　نہیں　اللہ　غالب　بدلا لینے والا　اور　اگر

کوئی گمراہ　نہیں　کرسکتا　کیا اللہ　زبردست　(اور)　بدلہ　لینے　والا　نہیں　اور　اگر

سَأَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ

پوچھے تو انسے　کس نے　پیدا کیا ہے　آسمانوں کو　اور　زمین کو　البتہ کہیں گے　اللہ نے　کہہ

آپ ان سے پوچھیں کہ کس نے　آسمانوں کو　اور　زمین کو　پیدا کیا ہے تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے۔ آپ

أَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ

کیا پس دیکھا ہے تم نے اس چیز کو کہ پکارتے ہو　سوائے　خدا کے　اگر　ارادہ کرے مجھ کو اللہ ساتھ برائی کے

پوچھنا چاہئے کہ تمہاری کیا رائے ہے کہ جن معبودوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ اگر اللہ مجھے تکلیف دینا چاہے تو کیا وہ اسکی دی ہوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی اگر نبی نے جھوٹ خدا کا نام لیا تو اس سے بڑا کون۔ اور اگر وہ سچا تھا اور تم نے جھٹلایا تو تم سے بڑا کون۔ موضح۔

ف۲ جو سچ لایا وہ نبی اور جس نے سچ مانا وہ مومن۔ ابن زیدؓ نے کہا کہ سچائی لانے والے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ صدق سے مراد کلمہ توحید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه۔ ہے اور سچ ماننے والے موحد مسلمان ہیں۔ یہی متقی پرہیزگار ہیں جو خدا سے ڈرتے ہیں۔ شرک وکفر سے بچتے ہیں انکے لیے جنت میں وہ جو چاہیں سب کچھ ہے۔

ف۳ کافر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے معبودوں سے ڈراتے اور کہتے کہ ہمارے معبودوں کی برائی کرنے سے باز رہو ورنہ تجھے ضرر پہنچائیں گے اور دیوانہ بنا دیں گے۔ جیسا اس زمانہ کے مشرک اور قبروں کے مجاور گدی نشین جو نام کے مسلمان ہیں اور بزرگوں اور اولیاؤں کو پکارتے ہیں اور انکی نذریں اور نیازیں دیتے ہیں۔ دور دور سے انکی قبروں پر جا کر میلہ لگاتے ہیں ہاتھ باندھ کر بڑی عاجزی سے انکے آگے کھڑے ہوتے ہیں بعضے قبروں کے گرد اگرد پھرتے ہیں سجدہ کرتے ہیں غرض ہر قسم کی ہی عبادت کرتے ہیں۔ جب کوئی انکو منع کرے اور ایسے کہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو تو اپنے معبودوں سے ڈراتے ہیں کہ فلاں شخص نے انکو نہ مانا تو وہ خراب وخستہ ہو گیا داسکا یہ نقصان ہو گیا۔ ایسی باتوں سے احمق نادان ڈر جاتے ہیں اور انکی پوجا کرنے لگجاتے ہیں۔ سو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ یہ لوگ گمراہ ہیں۔ جسکو اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اسکو کوئی راہ پر نہیں لاسکتا۔ اللہ تعالیٰ ہر بندے کو کافی ہے اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔ نبی علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے اس نے فلاح پائی جو اسلام کی ہدایت دیا گیا اور بقدر ضرورت روزی دیا گیا پھر اسنے قناعت کی۔ ترمذی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ

کیا وہ کھولنے والے ہیں ضرر اسکے کو یا ارادہ کرے مجھ کو ساتھ مہربانی کے کیا ہیں وہ بند کرنے والے

تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا اگر وہ مجھ پر مہربان ہونا چاہے تو وہ اسکی رحمت کو روک سکتے ہیں

رَحْمَتِهٖ ۭ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۭ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ٣٨ قُلْ يٰقَوْمِ

مہربانی اسکی کو کہہ کفایت کرتا ہے مجھ کو اللہ اوپر اسکے توکل کرتے ہیں سب توکل کرنے والے فرما کہہ اے قوم میری

کہہ دیجئے میرے لئے تو اللہ ہی کافی ہے توکل کرنیوالے اسی پر توکل کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ اے میری

اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ٣٩

عمل کرو تم اوپر جگہ اپنی کے تحقیق میں بھی عمل کرتا ہوں پس البتہ جان لوگے تم

قوم: تم اپنی جگہ کام کئے جاؤ میں اپنی جگہ کام کر رہا ہوں۔ سو تمہیں جلدی ہی معلوم ہو جائے گا

مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ٤٠

کون شخص ہے کہ آویگا اسکو عذاب کہ رسوا کریگا اسکو اور اتریگا اوپر اسکے عذاب ہمیشہ کا

کہ کس پر رسوا کن عذاب آتا ہے اور کس پر (دائمی) عذاب نازل ہوتا ہے

اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى

تحقیق ہم نے اتاری ہے اوپر تیرے کتاب واسطے لوگوں کے ساتھ حق کے پس جس نے راہ پائی

بلاشبہ ہم نے لوگوں کے لئے آپ پر حق و صداقت سے کتاب نازل فرمائی ہے جو ہدایت سے بہرہ مند ہوگا تو اپنے

فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ

پس واسطے جان اپنی کے اور جو کوئی گمراہ ہوا پس سوائے اسکے نہیں گمراہ ہوا اوپر جان اپنی کے اور نہیں تو اوپر انکے

فائدے کے لئے اور جو گمراہ ہو جائیگا تو اسکا گمراہ ہونا بھی اسی کیلئے باعث نقصان ہے اور آپ انکے ذمہ دار

بِوَكِيْلٍ ٤١ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ

داروغہ ف٣ اللہ قبض کر لیتا ہے جانوں کو نزدیک موت انکی کے اور جو نہیں موئے

نہیں ہیں اور اللہ روحوں کو انکی موت کے وقت اپنے قبضے میں لے لیتا ہے اور ان روحوں کو

فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ

قبض کر لیتا ہے انکو نیند انکی کے پس بند کر رکھتا ہے جنکو مقرر کی ہے اوپر انکے موت اور بھیجدیتا ہے

بھی جو موت سے دوچار نہیں ہوئیں نیند کے وقت موت کا حکم صادر فرماتا ہے انکو ٹھہرا لیتا ہے اور دوسری روحوں

الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

اوروں کو ایک وقت مقرر تک تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے

کو وقت مقررہ تک کے لئے پھر بھیجدیتا ہے بیشک اسمیں غور و فکر کرنیوالے لوگوں کے لئے نشانیاں

يَّتَفَكَّرُوْنَ ٤٢ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَاۗءَ ۭ قُلْ اَوَلَوْ

کہ فکر کرتے ہیں ف٤ کیا پکڑے ہیں انہوں نے سوائے خدا کے سفارش کرنیوالے کہہ کیا سفارش

ہیں کیا انہوں نے اللہ کے سوا اور سفارش کرنے والے تجویز کر رکھے ہیں کہیے کہ اگرچہ

كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَـيْـــًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ٤٣ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ

کرینگے وہ جو نہ اختیار رکھتے ہوں کسی چیز کا اور نہ سمجھتے ہوں ف٥ کہہ واسطے اللہ کے ہے سفارش

وہ کسی بات کا اختیار نہ رکھتے ہوں اور کسی (چیز کو) سمجھتے ہوں (تو بھی) انکو اپنا سفارشی بنالو گے؟ کہہ دیجئے کہ سفارش

له لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ: بالحق انزلنا کے فاعل یا مفعول سے حال واقع ہے۔

www.KitaboSunnat.com

ف۱ مشرکین کی مزید جہالت بیان ہو رہی ہے کہ باوجود اللہ تعالیٰ کو خالق کل ماننے کے پھر بھی ایسے معبودان باطلہ کی پرستش کرتے ہیں جو نفع و نقصان کے مالک نہیں جنہیں کسی امر کا کوئی اختیار نہیں حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد رکھ وہ تیری حفاظت کرے گا۔ پھر فرمایا جب کچھ مانگے تو اللہ تعالیٰ ہی سے مانگ اور جب مدد چاہے تو اللہ ہی سے طلب کر۔ یقین رکھ اگر ساری دنیا کچھ بھی نفع نقصان کسی قسم کا پہنچانا چاہے اور اللہ کا ارادہ نہیں تو ہرگز نہیں پہنچا سکتی پھر فرمایا کہ تو کہہ دے خدا بس ہے بھروسہ کرنیوالے اسی کی ذات پر بھروسہ کرتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت ہود علیہ السلام سے ان کی قوم نے کہا تھا کہ اے ہود ہمارے خیال سے تو تمہیں ہمارے کسی معبود نے پھٹکار دیا ہے تو آپ نے جواب دیا میرا تو بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہے۔ میں تمہارے معبودان باطلہ سے بری ہوں۔

ف۲ یعنی عنقریب پتہ لگ جائے گا کہ خدائے واحد کا بندہ غالب آتا ہے یا صدہا دروازوں کے بھکاری کامیاب ہوتے ہیں۔ واقعات جلد بتلا دیں گے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کی حمایت اور پناہ میں آیا اسکا مقابلہ کرنیوالے آخرکار سب ذلیل و خوار ہوئے۔

ف۳ یعنی تیری زبان پر اس کتاب کے ذریعے سے سچی بات نصیحت کی تھی کہہ دی گئی اور دین کا راستہ ٹھیک ٹھیک طور پر بتلا دیا گیا۔ آگے ہر ایک آدمی اپنا نفع نقصان سوچ لے نصیحت پر چلے گا تو اسی کا بھلا ہے ورنہ اپنا ہی انجام خراب کریگا تجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں کہ زبردستی انکو راہ پر لے آئے۔ صرف پیغام دینا حق پہنچا دینا آپکا فرض تھا وہ آپ نے ادا کر دیا۔ آگے معاملہ خدا کے سپرد کیجیے جس کے ہاتھ میں مارنا جلانا، سلانا اور جگانا سب کچھ ہے

ف۴ یعنی اللہ تعالیٰ قبض کر لیتا ہے جانیں جب وقت ہو ان کے مرنے کا اور جو نہیں مریں ان کی نیند میں جانیں قبض کر لیتا ہے پھر سب جانیں جمع ہوتی ہیں ملاء اعلیٰ یعنی فرشتوں کی اوپر کی جماعت میں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ زندوں اور مردوں کی روحیں نیند میں ملتی ہیں تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں جو اللہ چاہے مردوں کی روحیں اللہ تعالیٰ روک لیتا ہے اور زندوں کی روحیں ان کے بدنوں کی طرف بھیجتا ہے موت مقرر تک یعنی موت تک۔ نہیں غلطی کرتا اللہ تعالیٰ کسی روح میں ان سے۔ اور بخاری مسلم میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بستروں پر لیٹے تو کہے اے میرے پروردگار! تیرے نام کے ساتھ اپنا پہلو رکھتا ہوں اور تیرے نام سے ہی اٹھاتا ہوں۔ اگر بند کرے تو جان میری بس رحم کر اس پر اور اگر چھوڑے تو اسکو حفاظت کر اسکی جسطرح حفاظت کرتا ہے تو نیک بندوں کی۔ دعا کے الفاظ یہ ہیں۔ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ۔ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ آپ سونے وقت یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا۔ یعنی اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور تیرے ہی نام کے ساتھ زندہ ہوں گا۔ اور فرمایا آپ نے جو سوتے وقت تین بار یہ دعا پڑھ لے اسکے سب گناہ بخشے جاتے ہیں۔ دعا یہ ہے۔ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ (ترمذی ص۱۷۷ جلد۲) علاوہ اسکے اور بھی احادیث میں دعائیں آئی ہیں۔ نیز ترمذی ص۱۷۷ جلد۲ میں ہے آپ نے فرمایا جو باوضو داہنی کروٹ پر سوتے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرے اگر اس رات مر گیا تو اسلام ہی پر مریگا اور اگر زندہ صبح کی تو بھلائی پر صبح کریگا۔ دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ

اور جب سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔ یعنی سب تعریفیں ثابت ہیں اللہ تعالیٰ کو جسنے مرنے کے بعد ہم کو زندہ کر دیا۔ اور آخرکار پھر اس کی طرف سب کو جانا ہے (مشکوٰۃ ص۲۰۹) اور جب کوئی نیند سے بیدار ہو تو پہلے تین مرتبہ اپنی ناک جھاڑے کیونکہ شیطان اسکے نتھنوں میں رات گزارتا ہے۔ اسطرح دعا پڑھنے اور ناک جھاڑنے سے شیطان نکل جاتا ہے۔

ف۵ یعنی فی الحال بھی زمین و آسمان میں اسی کی سلطنت ہے اور آئندہ بھی اسی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے تو اسکی اجازت و خوشنودی کے بغیر کس کی مجال ہے جو زبان ہلا سکے۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں یعنی اللہ کے روبرو سفارش ہے پر اللہ کے حکم سے نہ کہ تمہارے کہنے سے۔ جب موت آئے کسی کے کہنے سے عزرائیل نہیں چھوڑتا۔ مقصد یہ کہ شفاعت بغیر اجازت اللہ کے قیامت میں نہیں ہو سکتی کوئی مرشد نبی ولی وغیرہ کی شفاعت پر بھروسہ رکھ کر بے عمل اور بد عقیدہ بیٹھا زندگی بسر کرتا ہے۔ تو یہ فضول ہے شفاعت کا مفصل بیان ص۲۲ میں لکھا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جَمِيعًا ۖ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۖ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٤٤﴾

ساری واسطے اسی کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی پھر طرف اسی کے پھیرے جاؤ گے

تمام تر اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہت کا مالک ہے پھر اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اور جسوقت یاد کیا جاتا ہے اللہ اکیلا نفرت کرتے ہیں دل ان لوگوں کے کہ نہیں ایمان لاتے

اور جب خدائے یگانہ کا نام لیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے انکے دلوں میں نفرت پیدا

بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٤٥﴾

ساتھ آخرت کے اور جسوقت یاد کئے جاتے ہیں وہ لوگ کہ سوائے اسکے ہیں ناگہاں وہ خوش ہوجاتے ہیں

ہوتی ہے اور جب اللہ کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو یہ اسی وقت خوش ہوجاتے ہیں

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَ

کہہ اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں کے اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ کے اور

کہدیجئے اللہ آسمانوں کے اور زمینوں کے پیدا کرنے والے (کائنات کے) چھپے ڈھکے اور ظاہر و

الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ

ظاہر کے تو ہی حکم کرے گا درمیان بندوں اپنے کے بیچ اس چیز کے کہ تھے بیچ اسکے

باہر حالات سے آگاہ تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں انکو اختلاف

يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ

اختلاف کرتے اور اگر ہو واسطے ان لوگوں کے کہ ظلم کرتے ہیں جو کچھ بیچ زمین کے ہے

ہے اور اگر ان ظالموں کے پاس دنیا کی تمام چیزیں ہوں اور انکے ساتھ اتنی اور

جَمِيعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ

سارا اور مانند اسکی ساتھ اسکے البتہ بدلا دیویں اس کو برائی عذاب کی سے

بھی ہوں پھر تو یہ ان سب چیزوں کو قیامت کے روز سخت عذاب سے محفوظ رہنے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿٤٧﴾

دن قیامت کے اور ظاہر ہوجاویگا واسطے انکے اللہ کی طرف سے جو کچھ نہ تھے گمان کرتے

کے لئے دے ڈالیں گے (تو ہرگز قبول نہ کی جائیں) اور اللہ کی طرف سے انکے سامنے وہ چیز رونما ہوجائیگی جسکا انکو وہم و گمان نہ تھا

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

اور ظاہر ہوگی واسطے انکے برائیاں اسچیز کی کہ کماتے تھے اور گھیر لیا انکو جو کچھ کہ تھے ساتھ اسکے

اور وہ سب برے کام بھی انکے سامنے رونما ہونگے جن کا انہوں نے ارتکاب کیا اور انکی ہنسی مذاق انہیں کو گھیرے گی

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤٨﴾ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۫ ثُمَّ

ٹھٹھا کرتے پس جب پہنچتی ہے آدمی کو سختی پکارتا ہے ہمکو پھر

گے تو جسوقت انسان کو تکلیف پہنچتی ہے وہ ہمکو پکارنے لگتا ہے

اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ۭ بَلْ هِيَ

جب دیتے ہیں ہم اسکو نعمت اپنی طرف سے تو کہتا ہے سوائے اسکے نہیں کہ دیا گیا ہوں میں اسکو اوپر علم کے بلکہ یہ

پھر جب ہم اسکو اپنی خاص نعمت سے بہرہ ور کرتے ہیں تو کہنے لگتا ہے کہ یہ نعمت تو مجھے اپنے علم کی وجہ سے ملی ہے (ایسا نہیں) بلکہ

حل لغات

ملے وَإِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ ۔ اشمئزاز اور استبشار دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ استبشار کہتے ہیں دل کے سرور و خوشی سے یہاں تک بھر جانے کو کہ اسکا اثر چہرے میں ظاہر ہو۔ اور چہرہ چمک اٹھے۔ اور اشمئزاز اس غیظ و غم کو کہتے ہیں جس سے روح داخل قلب کی طرف ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ مشرک کا خاصہ ہے کہ گو بعض وقت زبان سے اللہ کی عظمت و محبت کا اعتراف کرتا ہے۔ لیکن اس کا دل اکیلے خدا کے ذکر اور حمد و ثنا سے خوش نہیں ہوتا۔ ہاں دوسرے دیوتاؤں یا جھوٹے معبودوں کی تعریف کی جائے تو مارے خوشی کے اچھلنے لگتا ہے۔ جس کے آثار اسکے چہرے پر نمایاں ہوتے ہیں۔ افسوس یہی حال آج نام نہاد مسلمانوں کا دیکھا جاتا ہے کہ خدائے واحد کی قدرت و عظمت اور اس کے علم کی لامحدود وسعت کا بیان ہو تو چہروں پر انقباض کے آثار ظاہر ہوتے ہیں مگر کسی پیر فقیر کا ذکر آجائے اور جھوٹی سچی کرامات اناپ شناپ بیان کر دی جائیں تو چہرے کھل پڑتے ہیں اور دلوں میں جذبات مسرت و انبساط جوش مارنے لگتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات توحید خالص کا بیان کرنے والا ان کے نزدیک منکر اولیاء سمجھا جاتا ہے۔ فَاِلَی اللّٰہِ الْمُشْتَکٰی وَھُوَ الْمُسْتَعَان

ف۲ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف کے نزدیک سورۂ نجم پڑھتے تھے آپ نے یہ آیت پڑھی اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ۝ وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی۔ اس وقت شیطان نے اپنی آواز کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں مشابہ کر کے لوگوں کے کانوں میں یہ الفاظ پہنچا دیے۔ تِلْکَ الْغَرَانِیْقُ الْعُلٰی۔ یہ بت بڑے مرتبے والے ہیں۔ یہ سن کر کافر بہت خوش ہوئے کہ ہمارے بتوں کی تعریف انہوں نے بھی کر دی۔ اس قصہ کا بیان سورہ حج میں لکھا گیا ہے۔ سو اس بارے میں اللہ پاک نے یہ آیتیں اتاری ہیں کہ کافروں کا یہ حال ہے کہ توحید کے بیان سے ان کے دل اداس ہوتے ہیں اور سوا اللہ کے غیروں کا یعنی بتوں وغیرہ کی عبادت اور پوجا کا ذکر ہونے لگے تو خوش ہو جاتے ہیں۔ دنیا داروں کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے کہ دین کی اور آخرت کی باتیں کرو تو انکا جی گھبراتا ہے اور دنیا کے رسم و رواج یا کھیل تماشوں اور قصے کہانیوں میں خوب جی لگتا ہے۔ اور دینیات کے بارے میں یہ صورت ہے کہ قرآن و حدیث کے بیان میں جی نہیں لگتا۔ اپنے اپنے پیروں استادوں کی حکایات اور ملفوظات میں بہت جی لگتا ہے ..... اگر کوئی کہتا ہے کہ تم قرآن و حدیث کو اس قدر نہیں دیکھتے جس قدر ان کتابوں کو دیکھتے ہو تو یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ بھی قرآن و حدیث ہی ہے اگرچہ وہ لوگ اس کلام کی یہ تاویل کریں گے کہ قرآن و حدیث کا مطلب ان کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔ اس لیے انکا دیکھنا قرآن و حدیث کا دیکھنا۔ لیکن اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید کو خوب جانتا ہے خوب سوچ سمجھ لیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن یہ تاویلیں باطل، نکمی اور ضائع ہو جائیں۔ حدیث التفاسیر

ف۳ یعنی جہنمی لوگ قیامت کے دن اگر کل روئے زمین کے خزانے بلکہ اس سے بھی زائد ہوں تو چاہیں گے یہ سب کچھ دے دلا کر پیچھا چھڑا لیں اور کسی طرح جہنم کے عذاب سے بچ جائیں تو یہ ناممکن ہے شرک و کفر اور دین حق کا مذاق اڑانے کا وبال پڑ کر ہی رہے گا۔

★ منقبض ہو اور چہرے پر ظلم و کدورت کے آثار ظاہر ہوں۔ اذا کا عامل ہے اشمأزت۔ شہ اِذَا خَوَّلْنٰہُ۔ تخویل کہتے ہیں کسی چیز کے دینے کو مگر جزاء نہیں بلکہ احساناً و تفضلاً سے اِنَّمَآ اُوْتِیْتُہٗ۔
اوتیتہ کی ضمیر مرجع ... کی طرف ... اگرچہ لفظاً مؤنث ہے لیکن معنی مذکر یہی وجہ ہے کہ یہاں تو معنی کی رعایت سے ضمیر مذکر لائے اور بل ھی فتنۃ میں لفظ کی رعایت سے ضمیر مؤنث لائی گئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٩﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ

آزمائش ہے ولیکن اکثر انکے نہیں جانتے ف تحقیق کہی تھی یہ بات ان لوگوں نے

ایک آزمائش ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے یہی بات ان لوگوں نے بھی کہی تھی جو

مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٥٠﴾

کہ پہلے ان سے تھے پس نہیں کفایت کی ان سے اس چیز نے کہ تھے کماتے

ان سے پہلے گزر چکے ہیں سو انکی کوششیں انکے کچھ کام نہ آئیں۔

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ

پس پہنچی انکو برائی اس چیز کی کہ کماتے تھے اور وہ لوگ کہ ظلم کرتے تھے

پھر انکو بداعمالیاں انکے آگے آئیں اور جو لوگ ان میں سے ظالم ہیں

هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ

ان میں سے شتاب پہنچے گی انکو برائی اس چیز کی کہ کماتے تھے اور نہیں وہ

یہ بھی عنقریب اپنی بدعملیوں کی سزا پائیں گے اور یہ اللہ کو

بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٥١﴾ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

عاجز کرنے والے کیا نہیں جانتے یہ کہ اللہ کشادہ کرتا ہے رزق

ہرا نہیں سکتے کیا انکو معلوم نہیں کہ اللہ جسکے لئے چاہے روزی فراخ کر دیتا ہے

لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

واسطے جس کے چاہے اور بند کر لیتا ہے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے

اور جس کیلئے چاہے تنگ کر دیتا ہے بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ایمان

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ — ع ۵ / ۲

کہ ایمان لاتے ہیں ف۲ کہہ اے بندو میرے جنہوں نے زیادتی کی اوپر جانوں اپنی کے

رکھتے ہیں کہہ دیجئے۔ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ

مت ناامید ہو رحمت اللہ کی سے تحقیق اللہ بخشتا ہے گناہ سارے

کی رحمت سے مایوس نہ ہونا (بیشک) اللہ سب گناہ معاف کر دیتا ہے وہ

اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٥٣﴾ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَ

تحقیق وہی ہے بخشنے والا مہربان ف۳ اور رجوع کرو طرف رب اپنے کے اور

یقیناً بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اسکے

اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٥٤﴾

مطیع ہو واسطے اسکے پہلے اس سے کہ آوے تم کو عذاب پھر نہ مدد کئے جاؤ گے ف۴

تابع فرمان رہو۔ قبل اس کے کہ تم پر عذاب آ نازل ہو پھر اسوقت تمہاری کوئی مدد نہ ہو سکے گی

وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

اور پیروی کرو بہتر اس چیز کی کہ اتاری گئی ہے طرف تمہارے پروردگار تمہارے سے پہلے اس سے کہ

اور پیشتر اسکے کہ تم پر اچانک عذاب آ نازل ہو اور تمہیں اس کا پتہ بھی نہ ہو۔ تم ان بہترین باتوں

ف لَا تَقْنَطُوْا لیا گیا ہے قنوط سے اور قنوط کہتے ہیں ناامیدی کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ۱ آگے سے معلوم تھی یعنی قیاس یہی چاہتا تھا کہ یوں ہو۔ اللہ کی قدرت کا قائل نہ ہو۔ یہ جا بجا ہے کہ عقل اسکی دوڑنے لگتی ہے تا اپنی عقل پر بہکے وہی عقل رہتی ہے اور آفت آپہنچی بھول گیا (موضح) یعنی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں انسان کی حالت کو بیان کیا ہے کہ مشکل کے وقت تو وہ آہ وزاری کرتا ہے خدا کی طرف راغب ہوتا ہے لیکن جہاں مشکل کشائی ہوئی مصیبت دور ہوئی لگا نافرمانی اور تکبر کرنے۔ یہ عادت مذموم ہے۔ انسان کو چاہیے کبھی اپنے رب کی عبادت سے غافل نہ ہو یہی اسکی نجات اور عقلمندی کا سبب ہے۔ اس مضمون کا بیان صفحہ میں بھی ہے۔

ف ۲ یعنی دنیا میں محض روزی کا کشادہ یا تنگ ہونا کسی شخص کے مردود یا مقبول ہونے کی دلیل نہیں ہو سکتی نہ روزی کا ملنا کچھ عقل و ذہانت اور علم و لیاقت پر منحصر ہے۔ دیکھ لو کتنے بیوقوف یا بدمعاش چین اڑا رہے ہیں اور کتنے عقلمند اور نیک آدمی فاقہ کرتے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ یعنی عقل دوڑانے اور تدبیر کرنے میں کوئی کمی نہیں کرتا۔ پھر ایک کو روزی کشادہ ہے ایک کو تنگ جان لو کہ (صرف) عقل کا کام نہیں (کہ اپنے اوپر روزی کشادہ کرلے) بلکہ یہ تقسیم رزاق حقیقی کی حکمت و مصلحت کے تابع اور اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اور اس مضمون کی آیتیں سورۂ رعد رکوع ۴، بنی اسرائیل رکوع ۳، قصص رکوع ۸، عنکبوت رکوع ۶، روم رکوع ۴، سبا رکوع ۴،۵، زمر رکوع ۵ اور شوریٰ رکوع ۳ اور صفحہ ۴۵۴ میں بھی لکھا گیا ہے۔

ف ۳ یہ آیت ارحم الراحمین کی رحمت بے پایاں اور عفو و درگزر کی شان عظیم کا اعلان کرتی ہے اور سخت مایوس العلاج مریضوں کے حق میں اکسیر شفاء کا حکم رکھتی ہے۔ مشرک، ملحد، زندیق، مرتد، یہودی، نصرانی، مجوسی، بدعتی، بدمعاش، فاسق، فاجر کوئی ہو آیت ہذا کے سننے کے بعد خدا کی رحمت سے بالکلیہ مایوس ہو جانے اور آس توڑ کر بیٹھ جانے کی اس کے لیے کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ اللہ جسکے چاہے سب گناہ معاف کر سکتا ہے۔ کوئی اس کا ہاتھ نہیں پکڑ سکتا پھر بندہ ناامید کیوں ہو۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اسکے دوسرے اعلانات میں تصریح کردی گئی کہ کفر و شرک جرم بدون توبہ کے معاف نہیں کریگا لہٰذا اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا کو لِمَنْ یَّشَآءُ کے ساتھ مقید سمجھنا ضروری کَمَا قَالَ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ (سورۂ نساء ع ۸) اس تقیید سے یہ لازم نہیں آتا کہ بدون توبہ کے اللہ تعالیٰ کوئی چھوٹا بڑا قصور معاف ہی نہ کرسکے اور نہ یہ مطلب ہوا کہ کسی جرم کے لیے توبہ کی ضرورت ہی نہیں بدون توبہ کے سب گناہ معاف کردیے جائیں گے قید صرف مشیت کی ہے اور مشیت کے متعلق دوسری آیات میں جتلا دیا گیا کہ وہ کفر و شرک سے بدون توبہ کے متعلق نہ ہوگی۔ چنانچہ آیۂ ہذا کا شان نزول بھی اسپر دلالت کرتا ہے جیسا کہ اگلی آیت کے فائدے سے معلوم ہوگا۔

ف ۴ مغفرت کی امید دلا کر یہاں سے توبہ کی طرف متوجہ فرمایا۔ یعنی گذشتہ غلطیوں پر نادم ہوکر اور اللہ کے بے پایاں جود و کرم سے شرما کر کفر و عصیان کی راہ چھوڑو اور اس رب کریم کی طرف رجوع ہو کر اپنے کو بالکل اسی کے سپرد کردو اور اسکے احکام کے سامنے اخلاص سے گردن ڈال کر سمجھ لو کہ نجات محض اسکے فضل سے ممکن ہے۔ ہمارا رجوع و انابت بھی بدون اسکے فضل و کرم کے میسر نہیں ہوسکتا حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کیا تو جو کفار دشمنی میں لگے رہے سمجھے کہ لاریب اسطرف اللہ ہے

یہ سمجھ کر اپنی غلطیوں پر پچھتاتے لیکن شرمندگی سے مسلمان نہ ہوئے کہ اب ہماری مسلمانی کیا قبول ہوگی۔ دشمنی کی لڑائیاں لڑے اور کتنے خدا پرستوں کے خون کیے۔ تب اللہ نے فرمایا کہ ایسا گناہ کوئی نہیں جسکی توبہ اللہ قبول نہ کرے ناامید مت ہو توبہ کرو اور رجوع ہو بخشے جاؤ گے (جیسے وحشی امیر حمزہؓ کا قاتل اور پہلے زمانے کا وہ شخص جسنے مرتے وقت اپنی اولاد کو وصیت کی تھی کہ میری لاش کو جلا کر راکھ ہواؤں اور دریاؤں میں اڑا اور بہا دینا اسیطرح ننانوے آدمیوں کا قاتل وغیرہ جیسوں کی طرف اشارہ ہے کہ خدا کی مغفرت وسیع ہے ناامید نہ ہوں) مگر جب سر پر عذاب آیا موت نظر آنے لگی اسوقت کی توبہ قبول نہیں۔ نہ اسوقت کوئی مدد کو پہنچ سکتا ہے (موضح) بیشک گذشتہ آیت تمام قرآن مجید میں بڑی امید کی ہے۔ لیکن غفور رحیم ہونے کیساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے عذاب سے بھی ڈرا دیا کہ کوئی بخشش پر بھروسہ کرکے عبادت اور اطاعت نہ چھوڑ بیٹھے۔ موضح قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿٥٥﴾ أَنْ تَقُولَ

آوے تم کو عذاب ناگہاں اور تم نہیں جانتے ہو ف ایسا نہ ہو کہ کہے

کی پیروی کرو۔ جو تمہارے رب کی جانب سے تمہاری طرف نازل کی گئی ہیں ۔ یہ نہ ہو کہ پھر کوئی کہنے

نَفْسٌ يَّحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُ فِيْ جَنْبِ اللّٰهِ وَإِنْ كُنْتُ

کوئی جی اے افسوس اوپر اسکے کہ تقصیر کی میں نے بیچ حق خدا کے اور تحقیق تھا میں

لگے ہائے افسوس اس بات پر کہ میں نے اللہ کی جانب سے جو کوتاہی کی اور میں تو محض ہنسی مذاق میں

لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿٥٦﴾ أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ

البتہ ٹھٹھا کرنے والوں سے یا کہے کہ اگر اللہ ہدایت کرتا مجھ کو البتہ ہوتا میں

مشغول رہا یا کہے کہ اگر اللہ میری رہنمائی کرتا تو میں یقیناً پاک بازوں میں سے

الْمُتَّقِيْنَ ﴿٥٧﴾ أَوْ تَقُولَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِيْ كَرَّةً

پرہیزگاروں سے یا کہے جب دیکھے عذاب کو کاش کہ ہو واسطے میرے پھر جانا

ہوتا یا جب عذاب کو دیکھے تو کہنے لگے کہ ایک بار پھر دنیا میں جا سکتا تو

فَأَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٨﴾ بَلٰى قَدْ جَاءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ

پس ہوں میں نیکی کرنے والوں سے ہاں البتہ تحقیق آئی تھیں تیرے پاس نشانیاں میری پس جھٹلایا تونے

نیکوکاروں میں ہوتا کیوں نہیں تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو نے انکو جھٹلایا

بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٩﴾ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ

انکو اور تکبر کیا تو نے اور تھا تو کافروں سے ف اور دن قیامت کے

اور غرور کیا اور کافروں میں شامل رہا اور قیامت کے دن

تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ۭ أَلَيْسَ فِيْ

دیکھے گا تو ان لوگوں کو کہ جھوٹ بولتے ہیں اوپر اللہ کے منہ انکے کالے ہیں کیا نہیں ہے بیچ

آپ ان لوگوں کو دیکھیں گے جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہو گا کہ انکے چہرے سیاہ ہونگے کیا جہنم

جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٦٠﴾ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ

دوزخ کے جگہ رہنے کی واسطے تکبر کرنے والوں کے ف اور نجات دیگا اللہ ان لوگوں کو

میں متکبر لوگوں کا ٹھکانا نہیں؟ اور اللہ ان لوگوں کو جو پرہیزگار رہے انکے

اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦١﴾ اَللّٰهُ

کہ پرہیزگاری کرتے تھے ساتھ کامیابی انکی کے نہ لگے گی انکو برائی اور نہ وہ غمگین ہونگے اللہ

اسکی جگہ پہنچا دیگا نہ انکو تکلیف پہنچے گی اور نہ وہ غم کھائیں گے اللہ

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۡ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿٦٢﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ

پیدا کرنے والا ہر چیز کا اور وہ اوپر ہر چیز کے کارساز ہے ف واسطے اسی کے ہیں کنجیاں

ہر ایک چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے آسمانوں کی اور

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ أُولٰٓئِكَ هُمُ

آسمانوں کی اور زمین کی اور جنہوں نے کفر کیا ساتھ نشانیوں اللہ کے یہ لوگ وہی ہیں

زمین کی کنجیاں اسی کے قبضے میں ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی آیات کو ماننے سے انکار کیا وہی خسارے

حل لغات

ف اَنْ تَقُوْلَ

نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى

ان تقول مفعول لہٗ

منزل ٦

ہے۔ ای کراہت ان تقول نفسٌ کی تنوین تنکیر کے لیے ہے جسطرح علمت نفسٌ ما احضرت میں یا حسرتا اصل میں تھا یا حسرتی۔ یائے متکلم کو الف سے بدل لیا تمدد صوت کے لیے

ف قطٰی مَا فَرَّطْتُ فِیْ جَنْبِ اللّٰہِ ما مصدریہ ہے اور تفریط کہتے ہیں تقصیر کو والمعنی علی تقصیری۔ جنب اصل میں کہتے ہیں پہلو کو۔ مگر یہاں جنب اللہ کنایہ ہے خلاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ بہتریات سے مراد قرآن حکیم ہے یعنی قرآنی ہدایات پر چل کر عذاب آنے سے پہلے اپنے مستقبل کی روک تھام کرلو ورنہ معائنہ عذاب کے بعد کچھ تدارک نہ ہوسکے گا نہ کوئی تدبیر بن پڑے گی۔ عذاب الٰہی اسطرح ایکدم آدبائیگا کہ خبر بھی نہ ہوگی کہاں سے آگیا۔ موضح الفرقان۔ ف۲ یعنی ہوا وہوس، رسم وتقلید اور دنیا کے مزوں میں پڑ کر خدا کو کچھ سمجھا ہی نہیں۔ اس دین کی اور پیغمبروں کی اور جس ہولناک انجام سے پیغمبر ڈرایا کرتے تھے سب کی ہنسی اڑاتا رہا۔ ان چیزوں کی کوئی حقیقت ہی نہ سمجھی۔ افسوس خدا کے پہچاننے اور اسکا حق ماننے میں میں نے کس قدر کوتاہی کی جسکے نتیجے میں آج یہ برا دن دیکھنا پڑا۔ یہ بات کافر محشر میں کہے گا۔ اور اگر آیت کا مضمون کفار وعصاۃ کو عام رکھا جائے تو وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ کے معنی عَمِلْتُ عَمَلَ سَاخِرٍ مُسْتَهْزِئٍ کے ہونگے۔ تفسیر ابن کثیرؒ جب حسرت وافسوس سے کام نہ چلے گا تو اپنا دل بہلانے کے لیے یہ عذر لنگ پیش کریگا کہ کیا کہوں خدا نے مجھ کو ہدایت نہ کی۔ وہ ہدایت کرنا چاہتا تو میں بھی آج متقیوں کے درجہ کو پہنچ جاتا اسکا جواب آگے آتا ہے۔ بَلٰى قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي الخ اور ممکن ہے کہ یہ کلام بطریق اعتذار واحتجاج نہ ہو بلکہ محض اظہار یاس کے طور پر ہو۔ یعنی میں اپنی سوء استعداد وبدتمیزی کی وجہ سے اس لائق نہ تھا کہ اللہ مجھ کو راہ دکھا کر منزل مقصود تک پہنچا دیتا اگر مجھ میں اہلیت واستعداد ہوتی اور اللہ میری دستگیری فرماتا تو میں بھی آج متقین کے زمرہ میں شامل ہوتا۔ جب حسرت اور اعتذار دونوں بیکار ثابت ہونگے اور دوزخ کا عذاب سامنے آجائیگا اسوقت شدت اضطراب سے کہے گا کہ کسی طرح مجھکو ایک مرتبہ پھر دنیا میں جانے کا موقع دیا جائے تو دیکھو میں کیسا نیک بنکر آتا ہوں۔ یعنی غلط کہتا ہے۔ کیا اللہ نے راہ نہیں دکھلائی تھی اور اپنے پیغمبروں کو نشانات اور احکام دے کر نہیں بھیجا تھا۔ مگر تو نے تو ان کی کوئی بات نہیں سنی جو کچھ کہا گیا غرور اور تکبر سے اسے جھٹلاتا رہا۔ تیری شیخی قبول حق سے مانع رہی اور بات یہ ہے کہ اللہ کو ازل سے معلوم تھا کہ تو اس کی آیات سے انکار کریگا اور تکبر وسرکشی سے پیش آئے گا۔ تیرے مزاج اور طبیعت کی افتاد ہی ایسی ہے۔ اگر ہزار مرتبہ دنیا کی طرف لوٹایا جائے تب بھی اپنی حرکت سے باز نہیں آسکتا۔ موضح الفرقان۔

ف۳ قیامت کے دن دو طرح کے لوگ ہونگے۔ کالے منہ والے اور نورانی چہرے والے۔ اللہ کے شریک ٹھیرانے والوں اسکی اولاد مقرر کرنیوالوں، اختلاف اور جھوٹ بہتان باندھنے والوں کے منہ سیاہ ہونگے اور حق قبول نہ کرنے اکبر کرنے کی وجہ سے جہنم میں جھونک دیے جائیں گے۔ جہاں بڑی سخت سزائیں بھگتنی پڑیں گی۔ ہاں موحدین اہلحدیث جو ارکان خمسہ کے پابند تھے انکے نورانی چہرے ہونگے وہ ہر قسم کے رنج وغم سے محفوظ رہ کر جنت کے عیش وآرام میں ہونگے (فائدہ ستاریہ) نافرمانوں کی رسوائی کا بیان صفحہ ۱۴۲ ، ۱۸۶ ، ۲۲۳ اور نیکوں کی عزت کا بیان صفحہ ۲۱۷ و ۲۱۸ میں لکھا گیا ہے۔

ف۴ تمام جاندار وبے جان اشیاء کا خالق ومالک ازلی، متصرف ومدبر کارساز اکیلا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ جملہ امور کی باگ ڈور اسی کے ہاتھ میں ہے۔ زمین وآسمان کی کنجیوں اور خزانوں کا وہی تنہا مالک ہے اسی آیت سے اہلحدیث کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ خیر وشر سب کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور تردید ہے فرقہ جبریہ ومعتزلہ کی جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ شر کا اور افعال عباد کا خالق نہیں۔ فائدہ ستاریہ توحید کا بیان صفحہ ۳۴۹ میں بھی ہوا ہے۔

★ حق اور پاس سے اور یہ اسلیے کہ جنب کو جنب اس سے کہا کرتے ہیں کہ وہ کسی چیز کے جوانب میں سے ایک جانب میں ہوا کرتا ہے اور جو چیز ایک چیز کے لوازم وتوابع میں سے ہوتی ہے۔ جسطرح یہاں حق اور پاس خدا کے لوازم وتوابع میں سے ہے تو وہ بھی اسکے جوانب میں سے ایک جانب میں ہوتی ہے۔ اور جنب بمعنی عضو اور جنب یعنی لازم شئی میں مشابہت ثابت ہوگئی تو جنب بول کر حق و پاس مراد لینا باحسن الوجوہ صحیح ہوگیا۔ ایک شاعر کہتا ہے ۔ اما تتقین اللہ فی جنب وامق له كبد حرّى وعين ترقرق ۔ ۵ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ یہ جملہ بنا بر حال ہونے کے محل میں نصب کے ۶ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ. مفازۃ مصدر میمی ہے معنے میں فوز کے اور فوز کہتے ہیں سعادت وظفر کو بولا کرتے ہیں فاز بالمطلوب ای ظفر بہ ۔ مفازتہم کی با ایک محذوف کے متعلق ہوکر موصول یعنی الذین سے حال ای ملتبسین بفوزہم ۔ ۷ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ مقالید جمع ہے مقلاد کی جیسے مفاتیح مفتاح کی ماخوذ ہے قلدۃ (اخذ الارشد سے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٣﴾ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿٦٤﴾

ٹوٹا پانے والے قل کہہ کیا پس سوائے خدا کے حکم کرتے ہو تم مجھ کو کہ عبادت کروں اے جاہلو! ف

میں پڑے ہیں ٹپ اے جاہلو! کیا تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ میں اللہ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کی عبادت کروں

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ

اور البتہ تحقیق وحی کی گئی ہے طرف تیرے اور طرف ان لوگوں کی کہ پہلے تجھ سے تھے اگر شریک لاویگا تو

اور آپ کی طرف اور آپ سے پہلے لوگوں کی طرف وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر تم نے (کسی کو اللہ کا) شریک ٹھہرایا تو تمہارے عمل اکارت

لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ

البتہ گھر جاویگے عمل تیرے اور البتہ ہوگا تو زیاں پانے والوں سے ف بلکہ اللہ ہی کو پس عبادت کر

جائیں گے اور تم نقصان اٹھاؤ گے بلکہ اللہ ہی کی عبادت

وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَ

اور ہو تو شکر کرنے والوں سے اور نہ قدر پہچانی انہوں نے اللہ کی حق قدر جانے کا اور

کرنا اور شکر گزاروں میں رہنا اور لوگوں نے اللہ کی جیسی قدر کرنا چاہئے تھی نہیں کی اور

الْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ

زمین ساری مٹھی میں ہے اسکی دن قیامت کے اور آسمان لپٹے ہوئے

قیامت کے دن تمام زمین اسکی ایک مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اسکے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے وہ

بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ

بیچ داہنے ہاتھ اسکے کے پاک ہے وہ اور بلند ہے انچیزوں سے کہ شریک لاتے ہیں ف اور پھونکا جاویگا بیچ صور کے

پاک ہے اور انکے شرک سے بلند ہے اور صور پھونکا جائیگا تو آسمان اور

فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ

پس بے ہوش ہو جائیں گے جو کوئی بیچ آسمانوں کے اور جو کوئی بیچ زمین کے ہیں مگر جسکو چاہے اللہ

زمین کے سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ مگر جس کو خدا چاہے پھر دوبارہ اس میں پھونکا

ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَاَشْرَقَتِ

پھر پھونکا جاویگا بیچ اسکے دوسری بار پس ناگہاں وہ کھڑے ہوئے دیکھتے ف اور چمک جاوے گی

جائے گا تو تمام لوگ دفعتاً کھڑے ہو جائیں گے اور دیکھنے لگیں گے اور زمین اپنے رب کے

الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْۗءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَاۗءِ

زمین ساتھ نور رب اپنے کے اور رکھے جاویگے عمل نامے اور لایا جاویگا پیغمبروں کو اور گواہوں کو

نور سے چمک اٹھے گی اور اعمال نامے لا کر رکھدیے جائیں گے اور پیغمبر اور شہیدوں کو

وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ

اور فیصلہ کیا جاویگا درمیان انکے ساتھ حق کے اور وہ نہیں ظلم کئے جاویگے ف اور پورا دیا جاویگا ہر ایک جی کو

حاضر کیا جائیگا اور انکے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ ہوگا اور انپر ظلم نہ ہوگا اور ہر شخص کو اسکے عمل کا پورا پورا بدلہ دیا

مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى

جو کچھ کیا تھا اور وہ خوب جانتا ہے جو کچھ کرتے ہیں ف اور ہانکے جاویگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے طرف

جائیگا جو اسنے کیا ہوگا اور جو کچھ وہ کرتے ہیں وہ خوب جانتا ہے اور کافروں کو جہنم کی طرف گروہ در گروہ

حل لغات

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ

تَاْمُرُوْنِّيْٓ اَعْبُدُ غیر منصوب ہے اعبد کی وجہ سے اور تامرونی جملہ معترضہ ہے اصل میں تھا تامروننی پہلے نون کو ساکن کرکے دوسرے میں ادغام کر دیا۔

ﷺ الْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ ۔ الارض سے مراد ہے ساتوں زمینیں جیسا کہ جمیعا کا لفظ اس پر دلالت کر رہا ہے کیونکہ جمیعا تاکید ہے الارض اور اس کا موکد ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ۱ یا آسمان وزمین کے خزانے اس کے پاس ہیں۔ آسمان کے خزانے بارش اور زمین کے خزانے پیداوار۔ بعضوں نے کہا خزانوں سے یہ کلمے مراد ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ ایک حدیث میں ایسا ہی وارد ہے۔ حضرت عثمانؓ نے آپؐ سے پوچھا آسمان وزمین کے خزانے کیا ہیں آپؐ نے فرمایا تونے مجھ سے ایسی بات پوچھی جو تجھ سے پہلے کسی نے مجھ سے نہیں پوچھی وہ خزانے یہ ہیں۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ احمد ی

ف ۲ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مشرکوں نے بسبب جہالت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تم ہمارے معبودوں کی عبادت کرو ہم بھی تمہارے خدا کی عبادت کریں گے تو یہ آیت نازل ہوئی (ابن کثیر) اور حدیث قدسی میں ہے مَنْ اَشْرَكَ بِيْ شَيْئًا فَاِنَّ جَسَدَهٗ وَعَمَلَهٗ وَقَلِيْلَهٗ وَكَثِيْرَهٗ لِشَرِيْكِهِ الَّذِيْ اَشْرَكَ بِهٖ وَاَنَا مِنْهُ بَرِيْءٌ (ترغیب باب الریاء والسمعۃ) یعنی اللہ تعالے کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے کسی عمل میں میرے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کر دیا پس اسکا بدن اور عمل تھوڑا بہت جو کچھ ہے سب اسکے شریک کے واسطے ہے میں اس سے الگ اور بیزار ہوں۔ یعنی یوں نہیں ہوتا کہ ریاکار یا مشرک آدمی کا جو عمل خالص ہو اسکو قبول کرے اور جس قدر ریا کے طور پر ہو اس کو رد کر دے بلکہ اس کا عمل کوئی بھی اور کسی قدر بھی ہو قبول نہیں ہوتا۔

ف ۳ اس آیت میں باری تعالے نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا اور بتلایا کہ شرک اتنا بدترین گناہ ہے کہ بالفرض اگر اے رسول تم بھی اس گناہ کا ارتکاب کرتے تو بلا لحاظ تمہارا بھی نام خسارہ پانے والوں میں لکھ دیا جائیگا اور سارے عمل ضائع ہو جائیں گے افسوس ان پر جو شرک کرتے کراتے ہیں۔ قبروں کو پوجتے ہیں ان کی نذر و نیاز و منت چڑھاوا چڑھاتے ہیں اور پھر ان کاموں کو جائز جانتے ہیں۔ اگر یہ سارے کام جائز ہیں تو پھر نہ معلوم شرک کیا بلا ہے۔ افسوس آج ہے

آج اسلام ایسے ہی دوستوں کے ہاتھوں نالاں ہے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے۔

ف ۴ اللہ کے فرمانے موافق دایاں ہاتھ کہیے اور بایاں نہ کہیے (موضح) بعض روایت میں ہے وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ۔ اسکے دونوں ہاتھ داہنے ہیں۔ زمینیں سات ہیں اور آسمان بھی سات۔ حدیث میں ہے کوئی بالشت بھر زمین ظلم سے چھین لے تو قیامت کے دن اسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔ صحیحین میں ابن مسعودؓ سے ہے کہ یہود کا ایک عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم تو اپنی کتابوں میں یہ پاتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمان کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پانی کو ایک انگلی پر اٹھائے گا پھر ان کو ہلائے گا اور فرمائے گا میں بادشاہ ہوں۔ یہ سُن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور آپؐ کے دنداں مبارک کھل گئے۔ آپؐ نے اس عالم کی بات کو سچ فرمایا پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی۔ صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے لیگا اور آسمان کو اپنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا پھر فرمائیگا میں بادشاہ ہوں اب زمین کے بادشاہ کہاں گئے۔ ابن عمرؓ کی روایت میں ہے اب کہاں ہیں زبردست بادشاہ۔ کہاں ہیں تکبر کرنے والے زمین کے بادشاہ (ابن ماجہ) ان آیتوں اور صحیح حدیثوں کو دیکھ کر جہمیوں کی جان نکلتی ہے۔ اہلحدیث انگلیاں اور مٹھی سب کو تسلیم کرتے ہیں اور ان پر ایمان لاتے ہیں اور انکی کیفیت بیان نہیں کرتے۔ یعنی تاویل وغیرہ نہیں کرتے۔ یہی طریقہ ہے تمام سلف صالحین، اماماں دین کا۔ شرح کتاب التوحید میں بھی احادیث صفات الٰہی لکھ کر بتایا ہے کہ ان آیات و احادیث سے کمال توحید و بزرگی شان و صفتیں ثابت ہوتی ہیں۔ ترمذی کتاب التفسیر میں بھی یہ مضمون ہے۔

ف ۵ ایک بار نفخ صور ہے عالم کی فنا کا۔ دوسرا زندہ ہونے کا تیسرا ہے بیہوشی کا بعد حشر کے چوتھا خبردار ہونے کا اس کے بعد اللہ کے سامنے ہو جاویں گے (موضح) جمہور کا قول ہے کہ کل نفخ تین ہیں پہلا گھبراہٹ کا اور دوسرا موت کا اور تیسرا دوبارہ زندہ ہونے کا۔ تفسیر جامع البیان میں ہے کہ اس سے بعضے مقرب فرشتے مراد ہیں کہ وہ اس نفخہ سے نہیں مریں گے بلکہ اس سے پیچھے اللہ تعالیٰ ان کی روحیں قبض کرے گا یہاں تک کہ ملک الموت سب سے پیچھے مریگا سوائے ایک ذات باری تعالے کے کوئی باقی نہ رہے گا۔ اسوقت اللہ تعالے فرمائیگا آج کس کی بادشاہی ہے تین بار پھر آپ ہی جواب دیگا کہ ایک اللہ زبردست کی بادشاہی ہے۔ بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۲۵ میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے

(اگلے صفحے پر)

★ اکثر جمع ہی ہوا کرتا ہے قَبضہ بفتح قاف کہتے ہیں ایک مٹھی کو اور یہی معنی ہیں قَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ کے اور ایک ہے قُبْضَہ بضم قاف یعنی وہ مقدار جو مٹھی میں سماتی ہے۔ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ مطویات لیا گیا ہے طی سے اور طی ضد ہے نشر کی نشر کسی چیز کو کھولنا اور طی لپیٹنا۔ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سیق بوزن قیل و بیع مجہول کا صیغہ ہے ماخوذ سَوق سے اور سوق کہتے ہیں ہنکانے اور چلانے کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ

دوزخ کی گروہ گروہ یہانتک کہ جب آویں گے اسکے پاس کھولے جاویں گے دروازے اسکے اور کہیں گے واسطے انکے

کرکے لیجایا جائیگا۔ یہانتک کہ جب وہ دوزخ کے پاس آجائیں گے تو اسکے دروازے کھولدئے جائیں گے اور انکو اسکے محافظ

خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ

چوکیدار اسکے کیا نہ آئے تھے تمھارے پاس پیغمبر تم میں سے پڑھتے تھے اوپر تمھارے نشانیاں

فرشتے کہیں گے کیا تم میں سے تمہارے پاس رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں تمہارے رب کے احکام پڑھ کر سناتے تھے

رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى

رب تمھارے کی اور ڈراتے تم کو ملاقات اس دن تمھارے کی سے کہیں گے ہاں بلا شک

اور تمہیں اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے تھے وہ کہیں گے کیوں نہیں (مگر) کافروں کے

وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧١﴾ قِيْلَ

ولیکن ثابت ہوئی بات عذاب کی اوپر کافروں کے کہا جاویگا

حق میں عذاب کی بات پوری ہو کر رہی تھی۔ کہا جائیگا

ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى

داخل ہو دروازوں میں دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے بیچ اسکے پس بری ہے جگہ

کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ یہاں ہمیشہ رہو گے سو متکبروں کا ٹھکانا

الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ

تکبر کرنے والوں کی اور ہانکے جاویں گے وہ لوگ کہ ڈرتے تھے رب اپنے سے طرف بہشت کی

برا ہے اور وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے رہے جنت کی طرف گروہ گروہ کرکے

زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ

گروہ گروہ یہانتک کہ جب آویں گے اس کے پاس اور کھولے جاویں گے دروازے اسکے اور کہیں گے واسطے انکے

روانہ کئے جائیں گے یہانتک کہ جب وہ جنت کے پاس آجائیں گے تو اسکے دروازے کھلے ہوں گے اور اسکے محافظ فرشتے انہیں

خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿٧٣﴾

چوکیدار اسکے سلامتی ہو جو اوپر تمہارے خوشحال ہوئے تم پس داخل ہو اسمیں ہمیشہ رہنے والے ف

کہیں گے تم پر سلامتی ہو خوش رہو پھر اسمیں ہمیشہ کے لئے جا داخل ہو

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ

اور کہیں گے سب تعریف واسطے اللہ کے کہ جس نے سچا کیا ہم سے وعدہ اپنے کو اور وارث کیا ہم کو زمین بہشت

اور وہ پکار اٹھیں گے کہ تمام حمد وثنا اس اللہ کے لئے زیبا ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کیا اور ہمیں زمین (جنت) کا وارث

نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَتَرَى

جگہ پکڑتے ہیں ہم بہشت میں جہاں چاہیں ہم پس بہت اچھا ہے ثواب عمل کرنے والوں کا ف اور دیکھے گا تو

بنایا۔ اس جنت میں جہاں ہم چاہیں رہیں سو (نیک) عمل کرنے والوں کا اجر کیا اچھا ہے اور تم دیکھو گے

الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ

فرشتوں کو گھیرے ہوں گے گرد عرش کے پاکی بیان کرتے ہیں ساتھ تعریف رب اپنے کے

کہ فرشتے عرش کے گرد اگرد حلقہ باندھے موجود ہیں اپنے رب کی حمد وثنا بیان کرتے تھے

حل لغات

ف الیٰ جہنم زمرًا۔ زمر جمع ہے زمرۃ کی اور زمرہ کہتے ہیں جماعت کو یہ مشتق ہے زمر سے جسکے اصلی معنی آواز کے ہیں۔ چونکہ جماعت بھی آواز سے خالی نہیں ہوتی اس سے زمرہ کو جماعت کہتے ہیں۔ ف فبئس مثوی المتکبرین۔ المتکبرین میں الف لام جنس کا ہے اور بئس کا مخصوص بالذم محذوف ای فبئس مثویٰ جہنم ف حتیٰ اذا جاءوھا وفتحت ابوابھا۔ اذا جاءوھا الخ شرط ہے اور جزا محذوف ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں لِیْ اَوَّلُ مَنْ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ بَعْدَ النَّفْخَۃِ الْاٰخِرَۃِ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰی مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَکَذٰلِکَ کَانَ اَمْ بَعْدَ النَّفْخَۃِ ۔ پہلا صور جو خبردار ہونے کے واسطے ہوگا تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا دیکھوں گا موسیٰ علیہ السلام عرش کا ایک پایہ پکڑے کھڑے ہیں معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آئیں گے یا وہ ان لوگوں میں سے ہیں جو بے ہوش نہ ہوں گے۔ یعنی فرشتے ملک الموت، حوریں، غلمان، رضوان وغیرہ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے جبریل سے اس آیت کے بارے میں پوچھا مَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یَشَاْ اللّٰہُ اَنْ یَّصْعَقَھُمْ قَالَ ھُمُ الشُّھَدَآءُ یَبْعَثُھُمُ اللّٰہُ مُتَقَلِّدِیْنَ اَسْیَافَھُمْ حَوْلَ عَرْشِہٖ فَاَتَاھُمْ مَلٰٓئِکَۃٌ مِّنَ الْمَحْشَرِ بِنَجَائِبَ مِنْ یَاقُوْتٍ اَزِمَّتُھَا الدُّرُّ الْاَبْیَضُ بِرِحَالِ الذَّھَبِ اَعِنَّتُھَا السُّنْدُسُ وَالْاِسْتَبْرَقُ وَنَمَارِقُھَا اَلْیَنُ مِنَ الْحَرِیْرِ مَدُّ خُطَاھَا مَدُّ اَبْصَارِ الرِّجَالِ یَسِیْرُوْنَ فِی الْجَنَّۃِ عَلٰی خُیُوْلٍ یَقُوْلُوْنَ عِنْدَ طُوْلِ النُّزْھَۃِ انْطَلِقُوْا بِنَا کَیْفَ یَقْضِیْ بَیْنَ خَلْقِہٖ یَضْحَکُ اللّٰہُ اِلَیْھِمْ وَاِذَا ضَحِکَ اللّٰہُ اِلٰی عَبْدٍ فِیْ مَوْطِنٍ فَلَا حِسَابَ عَلَیْہِ۔ یعنی وہ کون لوگ ہیں جو اس وقت بے ہوش نہ ہوں گے جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ شہید لوگ ہوں گے وہ اپنی قبروں سے اس طرح اٹھیں گے کہ تلواریں لٹکی ہوئی ہوں گی اور عرش کے گرد اگرد کھڑے ہونگے۔ فرشتے ان کے واسطے یاقوت کے اونٹ جنکی لگام موتیوں کی اور کاٹھیاں سونے کی اور زین پوش استبرق اور سندس کے ہونگے لے کر آئیں گے وہ ان پر چڑھ کر جنت کی سیر کریں گے پھر کہیں گے ہم کو حشر کے میدان میں لے چلو لوگوں کا حساب کتاب دیکھیں کس طرح ہو رہا ہے۔ جب یہ آئیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ کر ہنسے گا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ جس پر ہنستا ہے پھر اسکا حساب بھی نہیں ہوگا۔ حمیدی ترغیب [۲۴۶]

ف یعنی روشن ہو گی زمین قیامت کے دن جس وقت تجلی فرمائے گا اللہ تبارک وتعالیٰ واسطے فیصلے کرنے کے (ابن کثیر) گواہ ہر وقت کے نیک لوگ احوال بتا دیں گے بروں کی برائی اور بھلوں کی بھلائی جو دیکھتے تھے۔ موضح۔

ف یعنی گواہ آتے ہیں ان کے الزام کو نہیں اللہ پر کیا چھپا ہے موضح اور فرمایا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ النَّفْخَتَیْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا قَالَ اَبَیْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ شَھْرًا قَالَ اَبَیْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ سَنَۃً قَالَ اَبَیْتُ ثُمَّ یُنْزِلُ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا یَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَیْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَیْءٌ لَا یَبْلٰی اِلَّا عَظْمًا وَّاحِدًا وَھُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْہُ یُرَکَّبُ الْخَلْقُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (مشکوۃ ص ۴۸۰ متفق علیہ) یعنی ہر ایک نفخہ کے درمیان چالیس۔۔۔ کا فاصلہ ہوگا۔ لوگوں نے پوچھا اے ابو ہریرہ چالیس دن کا فاصلہ ہوگا یا چالیس مہینے یا چالیس سال کا انہوں نے کہا یہ میں بھی نہیں جانتا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف چالیس کا لفظ فرمایا ہے۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش برسائے گا۔ اس سے لوگ اس طرح پیدا ہونگے جسطرح ترکاری زمین سے اگتی ہے اور فرمایا کہ آدمی کی ریڑھ میں جو سب سے نیچے کی ہڈی ہے جسپر آدمی بیٹھتا ہے یہ نہیں گلتی اسی میں تمام جسم جوڑا جائیگا اور فرمایا آپ نے کَیْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّوْرِ قَدِ الْتَقَمَہٗ وَاَصْغٰی سَمْعَہٗ وَحَنٰی جَبْھَتَہٗ یَنْتَظِرُ مَتٰی یُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (مشکوۃ صفحہ ۴۸۱) یعنی میں کسطرح چین اور آرام سے سکتا ہوں جبکہ یہ حال ہے کہ فرشتہ صور کو منہ سے لگا رکھا ہے اور گردن جھکا کر حکم کی آواز پر کان لگائے کھڑا ہے۔ صحابہؓ یہ سن کر گھبرا گئے اور کہنے لگے کہ حضور ہم کیا کریں؟ فرمایا کہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھا کرو یعنی اللہ ہی ہمارا بیڑا پار کریگا اور وہی کارساز ہے اور حشر وحساب وکتاب قیامت کا بیان صفحہ ۲۱۵، ۲۲۵، ۲۴۱، ۲۴۲ میں لکھا گیا ہے۔

حاشیہ صفحہ ہذا

ف ترغیب صفحہ ۴۹۹ میں ہے اِنَّ جَھَنَّمَ لَمَّا سِیْقَ اِلَیْھَا اَھْلُھَا تَلَقَّتْھُمْ فَلَفَحَتْھُمْ لَفْحَۃً فَلَمْ تَدَعْ لَحْمًا عَلٰی عَظْمٍ اِلَّا اَلْقَتْہُ عَلَی الْعُرْقُوْبِ۔ یعنی جس وقت دوزخ والوں کو دوزخ کی طرف ہانکا جائیگا۔ دوزخ انکے سامنے آئے گی اور اس میں سے ایک لپٹ ایسی تیز اور سخت نکل کر انکو لگے گی جس سے تمام گوشت ہڈیوں سے چھوٹ کر ایڑیوں پر گر پڑے گا۔ بدنصیب منکرین حق کا انجام بیان ہو رہا ہے کہ وہ جانوروں کی طرح رسوائی، ذلت، ڈانٹ ڈپٹ اور جھڑکی سے جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے جیسے اور آیت میں فرمایا یَوْمَ یُدَعُّوْنَ اِلٰی نَارِ جَھَنَّمَ الخ یعنی دھکے دیئے جائیں گے جب جہنم تک پہنچیں گے تو وہاں کے فرشتے داروغہ شرمندہ کرنے کے لیے ڈانٹ کر اور جھڑک کر کہیں گے کیونکہ ان میں رحم کا تو مادہ ہی نہیں بڑے غصے والے سختی کرنیوالے اور بری طرح مار مارنے والے ہیں کہ کیا تمہارے پاس حق والے نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے رب کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور آج کے دن کے عذاب سے تم کو ڈراتے۔ وہ نادم ہونگے پچھتائیں گے کہ کیا برا انجام ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے آمین حدیث میں ہے مَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰھُمَّ

(اگلے صفحے پر)

★ سہ وَتَرَی الْمَلٰٓئِکَۃَ حَآفِّیْنَ۔ حافین لیا گیا ہے حفوف سے اور حفوف کہتے ہیں کسی چیز کے گھیرنے اور اسکے ارد گرد پھرنے کو بولا کرتے ہیں حَفَّ الْقَوْمُ بِسَیِّدِھِمْ یَحُفُّوْنَ حَفًّا اِذَا اَطَافُوْا بِہٖ۔ سہ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّھِمْ محمد ربہم متعلق ہے محذوف کے واتقدیر مُلْتَبِسِیْنَ بِحَمْدِہٖ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿۷۵﴾ ع

اور فیصلہ کیا جاتا ہو درمیان انکے ساتھ حق کے اور کہا گیا سب تعریف واسطے اللہ رب عالموں کے ہے ف

اور انکے درمیان حق وانصاف سے فیصلہ کیا جائیگا اور کہا جائیگا کہ تمام حمد وثنا اللہ ہی کیلئے زیبا ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّثَمٰنُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ مؤمن مکہ میں نازل ہوئی اسمیں پچاسی آتیں اور نو رکوع ہیں۔

سورہ مؤمن مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں پچاسی آتیں اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۲﴾ غَافِرِ

ف اتارنا کتاب کا اللہ غالب جاننے والے کی طرف سے ہے بخشنے والا

حٰمٓ کتاب اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے جو سب پر غالب اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے گناہ بخشنے

الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ط لَآ

گناہ کا اور قبول کرنے والا توبہ کا سخت کرنے والا عذاب کا صاحب انعام کا نہیں

اور توبہ قبول کرنے والا سخت سزا دینے والا مقدور والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾ مَا يُجَادِلُ فِيْ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا

کوئی معبود مگر وہ اسی کی طرف پھر جانا ہے ف نہیں جھگڑتے بیچ نشانیوں اللہ کے مگر

سب کو اسی کے پاس جانا ہے اللہ کی آیتوں میں سوائے ان لوگوں کے جو

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿۴﴾ كَذَّبَتْ

وہ لوگ کافر ہوئے پس نہ فریب میں ڈالے تجھ کو پھرنا انکا بیچ شہروں کے ف جھٹلایا تھا

کافر ہیں کوئی ناحق جھگڑا نہیں کرتا۔ سو انکا شہروں میں چلنا پھرنا تمہیں دھوکہ میں نہ ڈالدے ان سے پہلے نوح

قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ ص وَهَمَّتْ كُلُّ

پہلے انکے قوم نوح کی نے اور گروہوں نے پیچھے ان سے اور قصد کیا ہر ایک

کی قوم نے (آیات الہیہ کو) جھٹلایا اور انکے بعد اور گروہوں نے بھی اور ہر امت نے اپنے

اُمَّةٍ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا

امت نے ساتھ پیغمبر اپنے کے تو کہ پکڑ لیویں اسکو اور جھگڑا کرتے تھے ساتھ جھوٹ بات کے تا کہ ڈگا دیویں

رسول کو پکڑنا چاہا اور ناحق جھگڑتے رہے تاکہ حق کو ناچیز قرار دیں۔ پھر میں نے انکو پکڑ لیا

بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ قف فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۵﴾ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ

ساتھ اسکے حق بات کو پس پکڑ لیا میں نے انکو پس کیونکر ہوا عذاب میرا اور اسی طرح ثابت ہوئی

سو (تم جانتے ہو کہ) میں نے کیونکر سزا دی اور اسی طرح تیرے رب

كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۶﴾ م

بات رب تیرے کی اوپر ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے یہ کہ وہ رہنے والے ہیں آگ کے

کی بات ان لوگوں کے حق میں پوری ہو گئی جنہوں نے وطیرہ کفر اختیار کیا۔ کہ وہ یقیناً دوزخی ہیں

حل لغات

لہ قَابِلِ التَّوْبِ توب مصدر ہے بوزن قول بولا کرتے ہیں تاب یتوب توبًا وتوبۃ جسطرح قال یقول قولًا وقولۃ اور ممکن ہے کہ جمع ہو توبہ کی جسطرح تمر جمع ہے تمرۃ کی ۔ ۲ ذِي الطَّوْلِ

طول کہتے ہیں فضل وقدرت کو اور اس کی مزید تحقیق سورہ نساء کے رکوع ۴ میں گزر چکی ہے ۳ فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ - فی البلاد متعلق ہے تقلب کے اور تقلب کہتے ہیں آمد ورفت کرنے کو ۴ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ جملہ محل میں نصب کے ہے بحذف لام تعلیل ای لانہم اصحب النار۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰھُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ ترغیب یعنی اہل موحد ارکان اسلام کا پابند تین مرتبہ دوزخ سے بچنے کی دعا کرتا ہے تو دوزخ کہتی ہے یا اللہ! اسکو دوزخ سے بچا دے (حدیث التفاسیر و فوائد ستاریہ)

ف۲ بخاری مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا اول جو گروہ جنت میں داخل ہونگے بصورت چودھویں رات کے چاند کے ہونگے پھر انکے بعد والے آسمان کے تاروں کی طرح چمکتے ہونگے۔ جنتیوں کے دل اختلاف، دشمنی سے پاک ہونگے۔ ایک آدمی کے دل کی مانند سب کے دل ہونگے۔ ہر جنتی کے لیے دو دو بیویاں ہوں گی۔ حور فراخ چشم ان کی پنڈلیوں کا گودا ہڈی اور گوشت سے باہر نظر آئیگا صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کریں گے۔ جنت میں نہ انکو بیماری ہے نہ پیشاب پاخانہ نہ تھوک رینٹھ۔ انکے برتن سونے چاندی کے، سونے کی کنگھیاں اور انگیٹھیوں کا ایندھن خوشبودار ہوگا۔ پسینہ انکا کستوری ہے۔ سب کے اخلاق یکساں ہونگے اپنے باپ آدم علیہ السلام کی شکل پر ساٹھ گز اونچے ہوں گے ترغیب ص۴۵ میں ہے مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ یعنی جو تین مرتبہ جنت کا اللہ سے سوال کرتا ہے تو جنت بھی کہتی ہے یا اللہ اسکو جنت میں داخل کر دے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ الْفِرْدَوْسَ۔ آمین۔ جنت کا بیان ص۲۳۳، ۲۶/۳، ۶۳۱/۶ میں بھی ہے۔ **ف۳** یعنی خدا کا شکر ہے جو وعدے انبیاء کی زبانی دنیا میں کئے گئے تھے آج اپنی آنکھوں سے دیکھ لئے یعنی جنت کی زمین کا۔ حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں ان کو حکم ہے جہاں چاہیں لیکن ہر کوئی وہی جگہ چاہیگا جو اس کے واسطے پہلے سے رکھی ہے۔

حاشیہ صفحہ ہٰذا

ف۱ یعنی اللہ تعالیٰ جب حساب و کتاب کے لئے نزول فرمائیگا اسوقت فرشتے عرش کے ارد گرد حلقے باندھے اپنے رب کی تسبیح تحمید کرتے ہونگے اور تمام بندوں میں ٹھیک ٹھیک انصاف کا فیصلہ کر دیا جائیگا۔ اس پر ہر طرف سے جوش و خروش کیساتھ للہ رب العالمین کا نعرہ بلند ہوگا۔ یعنی ساری خوبیاں اس خدا کو زیبا ہیں۔ جو تمام عالم کا پروردگار ہے (موضح الفرقان) شاہ صاحب لکھتے ہیں فرشتوں میں فیصلہ یہ کہ ہر ایک اپنے فائدے پر ایک تدبیر ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک کی بات جاری کرتا ہے وہی ہوتی ہے حکمت کے موافق۔ یہ ماجرا اب بھی ہے اور قیامت میں بھی (موضح)

ف۲ یہ حروف مقطعات ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا جن سورتوں کے شروع حٰمٓ ہے وہ قرآن کے باغ ہیں اور جو چاہے کہ جنت کے باغوں کا پھل کھائے اسکو مناسب ہے کہ ان سورتوں کا وظیفہ کرے لِكُلِّ شَيْءٍ دِيْبَاجٌ وَدِيْبَاجُ الْقُرْاٰنِ الْحَوَامِيْمُ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْ رِيَاضٍ مِنَ الْجَنَّةِ فَلْيَقْرَأِ الْحَوَامِيْمَ (جامع ص۳۲) ابوہریرہؓ سے روایت ہے

مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الْمُؤْمِنَ اِلٰى اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَهُمَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ (جواہر مدنی) آپؐ نے فرمایا جو اس سورت کی تین آیتیں حٰمٓ سے الیہ المصیر تک اور آیت الکرسی صبح و شام پڑھے وہ اللہ کی حفاظت میں رہتا ہے یعنی فرشتے اسکی حفاظت و حمایت میں رہتے ہیں۔

ف۳ ابو اسحٰق نے کہا کہ ایک شخص حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہا اے امیر المؤمنین میں نے قتل کیا ہے کیا میرے لئے کچھ توبہ ہے؟ آپ نے یہ آیتیں پڑھیں اور فرمایا عمل کرتا رہ اور ناامید نہ ہو۔ (ابن کثیر) جب غَافِرِ الذَّنْبِ پڑھو تو کہو یَا غَافِرَ الذَّنْبِ اِغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ اور جب قَابِلِ التَّوْبِ پڑھو تو قَابِلَ التَّوْبِ اِقْبَلْ تَوْبَتِیْ جب شَدِیْدِ الْعِقَابِ پڑھو تو یَا شَدِیْدَ الْعِقَابِ لَا تُعَاقِبْنِیْ کہو۔ ابن کثیر۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ لَكِنِّيْ سَمِعْتُهُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ الْكِفْلُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهُ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَاَعْطَاهَا سِتِّيْنَ دِيْنَارًا عَلٰى اَنْ يَطَاَهَا فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهِ اُرْعِدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ اَكْرَهْتُكِ قَالَتْ لَا وَلٰكِنَّهُ عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهُ قَطُّ وَمَا حَمَلَنِيْ عَلَيْهِ اِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ تَفْعَلِيْنَ اَنْتِ هٰذَا وَمَا فَعَلْتِهِ اِذْهَبِيْ فَهِيَ لَكِ وَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَعْصِي اللّٰهَ بَعْدَهَا اَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَاَصْبَحَ مَكْتُوْبٌ عَلٰى بَابِهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ (ترمذی ص۳۸) یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی بار یہ سنا ہے آپؐ فرماتے کہ بنی اسرائیل میں کفل نامی ایک شخص تھا جو ہمیشہ رات دن برائی میں پھنسا رہتا تھا۔ کوئی سیاہ کاری ایسی نہ تھی جو اس سے چھوٹی ہو نفس کی کوئی بری خواہش ایسی نہ تھی جو اس نے پوری نہ کی ہو۔ ایک مرتبہ اسنے ایک عورت کو ساٹھ دینار دے کر زنا کاری کے لیے آمادہ کیا۔ جب وہ تنہائی میں اپنے برے کام پر مستعد ہوتا ہے تو وہ نیک بخت بید لرزاں کی طرح تھرانے لگتی ہے۔ اسکی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں لگ جاتی ہیں چہرے کا رنگ فق ہو جاتا ہے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کلیجہ بانسوں اچھلنے لگتا ہے۔ کفل حیران ہو کر پوچھتا ہے کہ آخر اس قدر خوف دہشت اور وحشت کی کیا وجہ؟ پاک باطن شریف النفس، باعصمت لڑکی اپنی لڑکھڑائی ہوئی زبان سے بھرائی ہوئی آواز میں جواب دیتی ہے مجھے خدائی عذابوں کا خیال ہے۔ اس زبوں کام کو ہمارے پیدا کرنے والے خدا نے حرام قرار دیا ہے۔ یہ فعل بد ہمیں ہمارے مالک ذوالجلال کے سامنے ذلیل اور رسوا کریگا۔ منعم حقیقی محسن قدسی کی یہ نمک حرامی ہے۔ واللہ میں نے کبھی (اگلے صفحے پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ

وہ لوگ جو اٹھا رہے ہیں عرش کو اور جو کوئی کہ گرد اسکے ہیں پاکی بیان کرتے ہیں ساتھ تعریف رب اپنے کے

وہ (فرشتے) جنہوں نے عرش کو اٹھا رکھا ہے اور جو اسکے گرداگرد ہیں وہ اللہ کی حمد وثنا بیان کرتے ہیں اور

وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ

اور ایمان لاتے ہیں ساتھ اسکے اور بخشش مانگتے ہیں واسطے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اے رب ہمارے سمالیا ہے تو نے ہر

اس پر ایمان لاتے ہیں اور لوگوں کے لئے جو مومن ہیں بخشش طلب کرتے ہیں کہ اے رب ہمارے تیری رحمت اور

شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ

چیز کو رحمت کر اور علم کر پس بخشش کر واسطے ان لوگوں کے کہ توبہ کی اور پیروی کی راہ تیری کی

تیرا علم ہر چیز کو محیط ہے۔ سو تو ان لوگوں کو بخشدے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور

وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٧﴾ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨ الَّتِيْ

اور بچا انکو عذاب دوزخ کے سے ف اے رب ہمارے اور داخل کر انکو بہشتوں ہمیشہ رہنے کی میں جو

انکو دوزخ کے عذاب سے بچالے اے ہمارے پروردگار اور انکو ہمیشہ کے باغوں میں داخل کر جنکا

وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ

وعدہ دیا تو نے انکو اور جو لائق بہشت کے ہیں باپوں انکے سے اور بیبیوں انکی سے اور اولاد انکی سے

تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے اور انکے باپ دادا میں سے جنہوں نے نیک کام کئے تھے انکو بھی اور انکی بیویوں کو

اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٨﴾ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ

تحقیق تو ہی ہے غالب حکمت والا ف اور بچا انکو برائیوں سے اور جسکو بچایا تو نے

اور انکی اولاد کو بھی۔ بیشک تو غالب اور حکمت والا ہے اور انکو برائیوں کو درگزر کر جنکی برائیوں کو تو نے

السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٩﴾

برائیوں سے اس دن پس تحقیق مہربانی کی تو نے اسکو اور یہ بات وہی ہے مراد پانا بڑا ف

اس کے دن درگزر کیا۔ بیشک اس پر تو نے (بڑی) مہربانی کی اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ

تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے پکارے جاویں گے البتہ ناخوش رکھنا خدا کا بہت بڑا ہے ناخوش رکھنے تمہارے

ان لوگوں کو جو کافر ہیں پکار کر کہا جائے گا کہ اللہ کی بیزاری اس بیزاری سے بڑھ کر تھی جو تم کو اپنے

اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ﴿١٠﴾

سے اپنے تئیں جس وقت کہ پکارے جاتے تھے طرف ایمان کے پس کفر کرتے تھے تم ف

آپ سے تھی۔ کہ جب تم کو ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم انکار کر دیتے تھے۔

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا

کہیں گے اے رب ہمارے مارا تو نے ہمکو دوبار اور جلایا تو نے ہمکو دو بار پس اقرار کیا ہم نے

وہ کہیں گے کہ خدایا! تو نے ہمیں دو دفعہ مارا اور دو دفعہ زندہ کیا ہم نے اپنے گناہوں کا اعتراف

بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿١١﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا

ساتھ گناہوں اپنے کے پس کیا ہے طرف نکلنے کے کوئی راہ ف یہ اسواسطے ہوگا جب

کرلیا۔ سو کیا (اب یہاں سے) نکلنے کی کوئی صورت ہے؟ یہ اس واسطے ہے کہ جب

حل لغات

ف الذین یحملون مع الذین الخ مبتدا اور یسبحون بحمد ربہم خبر ہے ف و من تق السیات تق واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اصل میں تھا توقی واؤ رعایت باب کی وجہ سے گر پڑا اور آخر کی ی من شرطیہ کی وجہ سے کیونکہ من شرطیہ جازم ہے اور جزم کی حالت میں حرف علت کا حذف ہونا مقرر ہے ف قالوا ربنا امتنا اثنتین ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی خدا کی نافرمانی پر جرأت نہیں کی۔ ہائے حاجت اور فقروفاقہ کم صبری اور بے استقلالی نے یہ روزِ بد دکھایا کہ جس کی لونڈی ہیوں اسی کے سامنے اس کے دیکھتے ہوئے اس کی نافرمانی پر آمادہ ہو کر اپنی عصمت بیچنے اور اچھوت دامن پر دھبہ لگانے پر تیار ہو گئی لیکن اے کفل! خدائے لایزال خوف خداوندی بھلے بھلائے جا سکتا ہے۔ اس کے عذابوں کا کھٹکا کانٹے کی طرح کھٹک رہا ہے۔ ہائے آج کا دو گھڑی کا لطف صدیوں خون تھکوائے گا اور عذاب الٰہی کا لقمہ بنوائے گا۔ اے کفل خدا کے لیے اس بدکاری سے باز آ اور اپنی اور میری جان پر رحم کر، آخر خدا کو منہ دکھانا ہے۔ اس نیک نہاد، پاک باطن اور عصمت مآب خاتون کی پر اثر، بے لوث اور مخلصانہ سچی تقریر اور خیرصوابی نے کفل پر اپنا گہرا اثر ڈالا۔ اور چونکہ دل کی بات ہوتی ہے دل ہی میں اپنا گھر کرتی ہے۔ ندامت اور شرمندگی چہو طرف سے گھیر لیتی ہے اور عذاب الٰہی کی خوفناک شکلیں ایکدم آنکھوں کے سامنے آ کر ہر طرف سے حتیٰ کہ در و دیوار سے دکھائی دینے لگتی ہیں۔ جسم بے جان ہو جاتا ہے قدم بھاری ہو جاتے ہیں۔ دل تھرا جاتا ہے۔ ایسا ہی کفل کو معلوم ہوا وہ بھی ناکردہ پر استغفر کبریائے ذوالجلال سے لرزاں و ترساں ہے۔ ہائے میری تو ساری عمر اپنی بدکاری اور سیاہ اعمالیوں میں بسر ہو گئی۔ میں نے اپنے منہ کی طرح اپنے نامۂ اعمال کو بھی سیاہ کر لیا۔ خوف خدا کو کبھی پاس بھی نہ پھٹکنے دیا عذاب الٰہی کی کبھی بھولے سے بھی پرواہ نہ کی ہائے میرا مالک مجھ سے غصہ ہو گا اسکے عذاب کے فرشتے میری تاک میں ہونگے جہنم کی غیظ و غضب و قہر آلود نگاہیں میری طرف ہونگی میری قبر کے سانپ بچھو میرے انتظار میں ہوں گے۔ مجھے تو تیری نسبت زیادہ ڈرنا چاہیے نہ جانے میدان محشر میں میرا کیا حال ہو گا۔ اے بزرگ عورت گواہ رہ میں آج تیرے سامنے سچے دل سے توبہ کرتا ہوں کہ آئندہ رب کی ناراضگی کا کوئی کام نہ کرونگا۔ خدا کی نافرمانیوں کے پاس نہ پھٹکوں گا۔ میں نے وہ رقم تمہیں اللہ کے واسطے دی اور میں اپنے ناپاک ارادہ سے ہمیشہ کے لئے باز آیا۔ پھر بعد گریہ وزاری کے جناب باری تعالیٰ میں توبہ و استغفار کرتا ہے اور رو رو کر اپنے اعمال کی سیاہی دھوتا ہے۔ دامن امید پھیلا کر دست دعا دراز کرتا ہے کہ بار الٰہا! میری سرکشی دور فرما۔ مجھے اپنے دامن عفو میں چھپا لے میرے گناہوں سے چشم پوشی کر مجھے اپنے عذابوں سے آزاد کر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اسی رات کفل کا انتقال ہو گیا صبح کو لوگ دیکھتے ہیں کہ اسکے دروازے پر قدرتاً لکھا ہوا ہے اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے کفل کے گناہ معاف کر دیئے لوگ اس سے تعجب کرتے ہیں (ترمذی) بس انسان کی

نیک بختی اسی میں ہے کہ وہ اپنے قصوروں کا اقرار کر کے معافی چاہتا رہے اور ہمیشہ خدا سے ڈرتا رہے (ماخوذ) **ف ۲** دنیا ملنی اللہ کی رضامندی کی نشانی نہیں ہے اس مضمون کا بیان ص۲۰۹ میں لکھا جا چکا ہے۔

حاشیہ صفحہ ھذا۔

ف ۱ گزشتہ آیات میں قرآن کریم کے بارے میں جھگڑنے سے منع فرمایا ہے۔ ہاں کسی حق بات کے معلوم کرنے کی نیت سے یا صحیح مسئلہ دریافت ہو جانے کی غرض سے اختلاف ہو تو شریعت میں اس کی اجازت ہے اور لوگوں کو شک و شبہ اور فتنہ میں ڈالنے کے طور پر یا بدعت کے رواج دینے کے طور پر اختلاف ہو تو حرام ہے۔ اسی طرح کے اختلاف نے اہل کتاب کو ہلاک کیا اب آگے ان لوگوں کا ذکر فرمایا گیا جو اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم میں خلاف شرع کوئی اختلاف نہیں کرتے بلکہ اللہ کی رضا کے موافق ایمان لاتا ہے انکا یہ رتبہ ہے کہ حاملین عرش الٰہی اور مقرب فرشتے ان کے حق میں رات دن مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ مسلم وغیرہ میں ہے جب مسلمان اپنے بھائی مسلمان کی پیٹھ پیچھے اس کے حق میں دعا کرتا ہے تو اسکی دعا قبول ہوتی ہے۔ اور فرشتے آمین کہتے ہیں اور دعا کرنے والے کے حق میں دعا کرتے ہیں کہ تجھے بھی اس دعا کے برابر ملے (ابن کثیر) حدیث ہذا کے تحت ناظرین سے التماس ہے خصوصاً میرے والد مولانا محمد لوہاب صاحب و بھائی مولانا عبدالستار صاحب مفسر قرآن رحمہما اللہ اور راقم مرتب حواشی و تمام متعلقین و دوستوں کو اپنی نیک دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

ف ۲ سعید بن جبیرؒ نے کہا ہے کہ بعض ایمان والے جب جنت میں داخل کیے جائیں گے تو اپنے رشتہ داروں یعنی والدین اولاد بھائی وغیرہ کو دریافت کریں گے کہ وہ کہاں ہیں۔ جواب ملے گا کہ انکے نیک اعمال اس قابل نہیں تھے جو تمہارے درجے میں پہنچتے۔ وہ مومن کہیں گے کہ ہم نے تو اپنے لئے اور انکے لیے عمل کیے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی انکے درجے میں پہنچا دیگا پھر آپ نے اسی آیت کی تلاوت کی **ف ۳** یعنی تیری مہربانی ہو کر برائیوں سے بچے اپنے عمل سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ تھوڑی بہت برائی سے کون خالی ہے۔ موضح **ف ۴** یعنی آج تم اپنے جی کو پھٹکارتے ہو۔ دنیا میں جب کفر کرتے تھے اللہ اس سے زیادہ پھٹکارتا تھا اسی کا بدلہ آج پاؤ گے۔ موضح **ف ۵** پہلے مٹی تھی یا نطفہ تو مردے ہی تھے پھر جان پڑی تو جی پایا پھر مرے پھر جئے یہ ہوئیں دو موتیں اور دو جیائیں (موضح) یعنی جب کافر اور مشرک دو بار مرنا اور جینا دیکھ لیں گے تو انکو یقین آجائے گا کہ اللہ جسطرح پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہے اسیطرح دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے اور اپنے گناہوں کا اقرار کرینگے بطور

باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر

✱ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ دونوں اثنتین دو محذوف مفعول مطلق کی صفتیں ہیں ای اَمَاتَتَیْنِ اِثْنَتَیْنِ وَاِحْیَائَتَیْنِ اِثْنَتَیْنِ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۚ فَالْحُكْمُ

پکارا جاتا تھا اللہ اکیلا کفر کرتے تھے تم اور اگر شریک لایا جاتا تھا ساتھ اسکے اقرار کرتے تھے تم پس حکم

خدائے یگانہ کو پکارا جاتا تھا تو تم اس سے انکار کر دیا کرتے تھے اور اگر اسکے ساتھ شرک کیا جائے تو تم مان لیتے ہو

لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ﴿۱۲﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ

واسطے اللہ بلند بڑے کے ہے وہی ہے جو دکھلاتا ہے تم کو نشانیاں اپنی اور اتارتا ہے واسطے تمہارے

سو آج فیصلہ خدا کے ہاتھ ہے جو بزرگ و برتر ہے وہی ہے جو تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور تمہارے لئے آسمان سے روزی

السَّمَآءِ رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ فَادْعُوا اللّٰهَ

آسمان سے رزق اور نہیں نصیحت پکڑتا مگر جو کہ رجوع کرتا ہے پس پکارو اللہ کو

اتارتا ہے اور وہی نصیحت سے بہرہ مند ہوتا ہے جو خدا کی طرف رجوع ہو۔ سو تم اللہ کی عبادت

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ رَفِيْعُ

خالص کرکے واسطے اسکے عبادت کو اور اگرچہ ناخوش رکھیں کافر ف بلند

خالص اخلاص سے کرو اگرچہ کافروں کو ناگوار ہو وہ بلند

الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ

درجوں والا ہے صاحب عرش کا ڈالتا ہے روح کو حکم اپنے سے اوپر جسکے

درجے ہے عرش کا مالک ہے اپنے بندوں میں سے جسپر چاہتا ہے وحی نازل کرتا ہے

يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ

چاہتا ہے بندوں اپنے سے تاکہ ڈراوے ملاقات کے دن سے ف جس دن کے وہ ظاہر ہوں گے

تاکہ وہ اس دن سے ڈرائے جس میں ملاقات ہوگی جس دن وہ (قبروں سے) باہر نکلیں گے

لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۗ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۗ لِلّٰهِ

نہیں چھپے گا اوپر اللہ کے ان سے کچھ واسطے کس کے ہے بادشاہی اس دن واسطے اللہ

اللہ سے انکی کوئی بات مخفی نہ ہوگی (اور پوچھا جائیگا کہ) آج کس کی حکومت ہے؟ (اس طرف سے جواب آئیگا)

الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۗ

اکیلے غالب کے ہے ف اس دن بدلا دیا جائیگا ہر جی جو کچھ کمایا ہے

خدائے یگانہ و غالب کی آج ہر شخص کو اس چیز کا بدلا دیا جائیگا جو وہ کرتا رہا

لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ وَاَنْذِرْهُمْ

نہیں ظلم اس دن تحقیق اللہ جلد لینے والا ہے حساب کا اور ڈرا انکو

آج کسی پر ظلم نہیں ہوگا۔ یقین رکھو۔ اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے اور انکو اس دن سے

يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۚ مَا

دن قیامت سے جبوقت کہ دل نزدیک حلق کے ہونگے غم سے بھرے ہوئے نہیں

ڈرائیے جو جلد آنیوالا ہے۔ جس دن کلیجے گھٹ گھٹ کر منہ کو آنے لگیں گے ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا نہ

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿۱۸﴾ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ

واسطے ظالموں کے کوئی دوست اور نہ شفاعت کرنیوالا کہ کہا اسکا مانا جائے ف جانتا ہے خیانت

سفارشی کرنے والا کہ جس کی بات مانی جائے وہ آنکھوں کی خیانت کو بھی واقف ہے

حل لغت

ف رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ رفیع معنی میں ہے مرتفع کے اور یہ خبر ہے ہوگی یعنی خدا تمام صفات کمال اور جلال میں ارفع الموجودات ہے ف ذُو الْعَرْشِ۔ یہ دوسری خبر ہے ہوگی اور ذو العرش کے معنی ہیں عرش کا مالک اس کا خالق و مدبر ف يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ یہ تیسری خبر ہے ہوگی اور من امرہ بیان ★

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تہدید کے مطلب بیان کرنے سے پھر کہیں گے حیران ہو کر اس توڑ کر کیا کوئی صورت ہے جو ہم آگ سے نکلیں اور پھر دنیا میں جائیں تاکہ اپنے پروردگار کا حکم مانیں اور اچھے عمل کریں تو جواب ملے گا کہ اب دنیا میں واپس جانے کی کوئی سبیل نہیں ہے اسی عذاب میں رہوگے اس لیے تمہاری طبیعتیں ایسی ہیں کہ جن کو قبول نہیں کرتیں اور جب خاص اللہ کو پکارا جاتا تو تم انکار کرتے تھے اور اگر شرک کیا جاتا تو مانتے تھے یعنی اب بھی اگر تم کو دنیا میں بھیجا جائے تو وہی کام کرنے لگو گے جس سے منع ہوا (ابن کثیر)

حاشیہ صفحہ ھذا

ف۱ یعنی جب ہر قسم کی پرورش اللہ ہی کرتا ہے تو خالص اسی کی عبادت کرو اور اسکے سوا کسی کو نہ پکارو اگرچہ کافر اسکو برا مانیں۔

ف۲ یلقی الروح یعنی اتارتا ہے وحی۔ وحی کو روح اس لئے فرمایا کہ جس طرح روح سے مردہ بدن زندہ ہوتا ہے اسیطرح وحی سے وہ دل جو کفر کی موت سے مرے ہوئے ہیں زندہ ہو جاتے ہیں۔ فتح

ف۳ یعنی خوب سمجھ لو اس حاکم اعلٰے کے دربار میں حاضر ہونا ہے جس پر تمہاری کوئی حالت پوشیدہ نہیں سب ظاہر باطن احوال کھول کر رکھ دیے جائیں گے۔ نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا يَأْخُذُ الْجَبَّارُ سَمٰوَاتِهٖ وَ اَرْضِيْهِ بِيَدِهٖ وَ قَبَضَ يَدَهٗ فَجَعَلَ يَقْبِضُهَا وَ يَبْسُطُهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ (ابن ماجہ باب البعث) یعنی قیامت میں اللہ سبحانہ وتعالٰے تمام آسمانوں کو اور سب زمینوں کو اپنے ہاتھ میں جمع کرے گا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مٹھی بند کرکے کبھی کھولتے تھے کبھی بند کرتے تھے کہ اللہ تعالٰی اسطرح کرے گا اور فرمائیگا کہ میں زبردست ہوں میں عظمت اور بزرگی والا ہوں آج کہاں ہیں بادشاہی کا دم بھرنے والے کہاں ہیں غرور تکبر کرنیوالے۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ چالیس برس تک اللہ تعالٰے کی طرف سے یہ آواز ہوتی رہے گی کہ کہاں ہیں بادشاہ لوگ کہاں ہیں زور جتانے والے۔ چالیس برس کے بعد اللہ تعالٰے خود ہی جواب دیگا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنی اکیلے اللہ زبردست کی حکومت اور سلطنت ہے جامع حاشیہ صفحہ ۳۳ ومن جیزہ حدیث التفاسیر۔

ف۴ قیامت کو یوم الآزفہ اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ نزدیک آنے والی ہے (فتح) قتادہؒ نے کہا خوف کے مارے دل گلوں میں آٹھیریں گے نہ باہر نکلیں گے نہ اپنی جگہ واپس لوٹیں گے۔ اور کاظمین کا معنی یہ ہے کہ خاموش ہونگے۔ سوا اجازت اللہ تعالٰی کے کوئی نہ بولے گا اور کہا ابن جریجؒ نے کاظمین یعنی روتے ہونگے۔ ابن کثیر۔

★ یہ روح کا ﷺ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ یوم التلاق دوسرا مفعول ہے لینذر کا اور اس سے مراد ہے قیامت کا دن۔ قیامت کے دن کو یوم التلاق کہنے کی وجہ یہ ہے کہ تلاق کے معنی ہیں باہم ملنے ملاقات کرنے کے چونکہ اس روز روحیں جو اپنے جسموں سے علیحدہ ہو چکی تھیں دوبارہ جسموں سے ملیں گی یا لوگ آپس میں مل کر ایک دوسرے کے حال سے واقف ہونگے یا ہر ایک آدمی اپنے عمل کی جزا سے ملاقات کریگا اس سے اسے یوم التلاق کہا گیا۔ ﷺ يَوْمَ هُمْ بَارِزُوْنَ یوم بدل ہے یوم التلاق سے اور بارزون لیا گیا ہے بروز سے بروز کے معنی ہیں خروج اور ظہور کے۔ اسے خارجون من قبورہم او ظاہرون لا یسترہم شیئ ﷺ وَ اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ۔ آزفۃ بوزن فاعلۃ مشتق ہے ازوف سے اور ازوف کہتے ہیں قریب کو ازف الامر اذا دنا وحضر۔ ایک شاعر کہتا ہے۔ ازف الترحل غیران رکابنا ۔ لما تزل برحالنا وکان قدن۔ اور اسی سے ہے فلما ارادہ زلفۃ سیئت۔ الخ۔ قیامت کا نام اس سے ہوا کہ گو وہ دور ہے مگر چونکہ یقینی الوقوع ہے تو گویا قریب آلگی ہے ﷺ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ۔ کلیجوں کا منہ کو آجانا شدت خوف سے کنایہ ہے ہمارے ہاں ایسے موقع پر بولا کرتے ہیں دم ناکوں میں آگیا اور اس کی مزید توضیح ہم سورہ احزاب کے دوسرے رکوع آیۃ وبلغت القلوب الحناجر وتظنون میں کر آئے ہیں اسکے ساتھ اسے بھی ملا کر پڑھو ﷺ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ۔ خائنہ مصدر ہے معنی میں خیانت کے جس طرح عافیہ معنی میں معافات کے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ⑲ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ

آنکھوں کی اور جو کچھ چھپاتے ہیں سینے اور اللہ حکم کرتا ہے ساتھ حق کے اور جو لوگ

اور ان باتوں سے بھی جو انکے سینوں کے اندر پنہاں ہیں اور اللہ حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے گا

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ

کہ پکارتے ہیں سوائے اسکے نہیں حکم کرتے وہ ساتھ کسی چیز کے تحقیق اللہ وہی ہے سننے والا

اور اللہ کے سوا وہ جنکو پکارتے ہیں وہ کوئی فیصلہ بھی نہیں کر سکیں گے۔ بلاشبہ اللہ وہ ہے جو سب کی سننے والا

الْبَصِيْرُ ⑳ ع اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

دیکھنے والا کیا نہیں سیر کی انہوں نے بیچ زمین کے پس دیکھیں کیونکر ہوا

اور ہر ایک کو دیکھنے والا ہے۔ کیا انہوں نے ملک میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ

آخر کام ان لوگوں کا کہ تھے پہلے ان سے تھے وہ سخت زیادہ ان سے

جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ وہ ان سے بھی زیادہ طاقتور تھے اور دنیا میں (ان سے)

قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَمَا

بیچ قوت کے اور نشانیوں کے بیچ زمین کے پس پکڑا انکو اللہ نے ساتھ گناہوں انکے کے اور نہیں

زیادہ آثار باقیہ چھوڑ گئے ہیں سو خدا نے انکے گناہوں پر انکی گرفت کی۔ اور

كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ㉑ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ

تھا واسطے انکے اللہ سے کوئی بچانے والا یہ بسبب اسکے کہ وہ لوگ آتے تھے انکے پاس

خدا سے انکو کوئی نہ بچا سکا یہ اس لئے کہ انکے پاس انکے رسول

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ

پیغمبر انکے ساتھ دلیلوں کے پس کفر کیا انہوں نے پس پکڑا انکو اللہ نے تحقیق وہ زور آور ہے سخت

واضح دلائل و احکام لیکر آئے تو بھی انہوں نے ماننے سے انکار کیا۔ سو خدا نے انکے گناہوں پر گرفت کی۔ بلاشبہ وہ سب سے

الْعِقَابِ ㉒ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ㉓

عذاب کرنے والا اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے موسیٰ کو ساتھ نشانیوں اپنی کے اور غلبہ ظاہر کے

زیادہ قوی اور سخت عذاب دینے والا ہے اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں اپنے احکام اور روشن دلائل دیکر بھیجا۔

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ㉔ فَلَمَّا

طرف فرعون کی اور ہامان کی اور قارون کی پس کہا انہوں نے کہ جادوگر ہے جھوٹا پس جب

فرعون، ہامان اور قارون کیطرف تو وہ کہنے لگے جادوگر اور جھوٹا ہے پھر جب

جَاۗءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَاۗءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

آیا انکے پاس ساتھ حق کے نزدیک ہمارے سے کہا انہوں نے مار ڈالو بیٹے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے

وہ انکے پاس ہماری جانب سے حق و صداقت کے ساتھ آیا تو انہوں نے حکم دیا کہ جو لوگ اس (موسیٰ) پر ایمان لائیں

مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَاۗءَهُمْ ۭ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ[1] اِلَّا فِيْ

بیچ ساتھ اسکے اور جیتا رکھو عورتوں انکی کو مگر اور نہیں مکر کافروں کا مگر بیچ

انکے بیٹوں کو قتل کردو اور انکی عورتوں کو زندہ رہنے دو۔ اور کافروں کی تدبیریں بالکل ناکام

حل لغات

[1] وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ضلال کے معنی ہیں ضائع اور باطل ہونے کے۔ اس کی مزید تحقیق سابق میں کئی جگہ گزر چکی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس سے وہ شخص مراد ہے کہ جب کسی کے گھر میں داخل ہوتا ہے تو وہاں کسی عورت پر نظر پڑ جاتی ہے کہ جب لوگوں کا دھیان کسی اور طرف ہو تو وہ آنکھوں کے کناروں سے عورت کی طرف دیکھتا ہے اور جب لوگوں کا دھیان اسکی طرف ہو تو وہ اپنی نظر کو نیچے رکھتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کو اسکے دل کی خبر ہوتی ہے کہ وہ یہی چاہتا ہے کہ مجھے اس کا فرج بھی کھلا دے پھر سینے میں پوشیدہ خیال کہ اگر موقع ملے اور بس چلے تو آیا یہ بدکاری سے باز رہیگا یا نہیں یہ بھی وہ جانتا ہے۔ سعدی نے کہا دلوں کے وسوسوں سے وہ خوب آگاہ ہے۔ ضحاکؒ نے کہا اس سے مراد آنکھ مارنا، اشارہ کرنا اور بن دیکھی چیز کو دیکھی ہوئی یا دیکھی ہوئی چیز کو ان دیکھی جتانا ہے۔ خیانت سے مراد یہاں غمز ہے یعنی غیر عورت کو اشارہ کنایہ کرنا اس سے بے جا فحش مذاق کرنا۔ ابن کثیر، ترجمان القرآن، فائدہ ستاریہ۔

ف۲ یعنی اللہ قادر ہے کہ نیکی کا بدلہ اچھا دے اور برائی کا بدلہ برا اور معبود باطل عاجز ہے نہ کسی چیز کا مالک ہے اور نہ کسی چیز کا فیصلہ کر سکتا ہے فتح القدیر

ف۳ یعنی وہ پکڑا اللہ کا انکو اسلئے تھا کہ پیغمبر علیہ السلام کھلی نشانیاں اور ظاہر معجزے انکے پاس لاتے تھے تو وہ انکار کرتے تھے اور انہیں مانتے نہ تھے فتح البیان

ف۴ ہامان وزیر تھا فرعون کا اور قارون بنی اسرائیل میں سب سے بڑا مالدار اور تاجر تھا جو موسیٰ علیہ السلام کے خلاف فرعون کی مرضی پر چلتا تھا۔ پہلے اس کا قصہ گزر چکا۔

ف۵ یہ دوسری بار حکم ہوا فرعون کی طرف سے بنی اسرائیل کے لڑکے قتل کرنے کا تاکہ بڑھ نہ جائیں اور ذلیل و خوار رہیں اور اسلئے کہ موسیٰ علیہ السلام کو شوم سمجھیں اور جانیں کہ انکے سبب سے ہم پر وبال آیا لیکن پہلی بار جو فرعون نے بنی اسرائیل کے لڑکے قتل کرنے کا حکم دیا تھا تو اس لیے کہ موسیٰؑ کے پیدا ہونے سے ڈر تھا یا اس واسطے کہ یہ قوم بنی اسرائیل کمتر اور ذلیل ہو جائیں۔ ابن کثیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ

گمراہی کے ف اور کہا فرعون نے چھوڑ دو مجھ کو تاکہ مار ڈالوں میں موسیٰ کو اور چاہیے کہ پکارے

میں اور فرعون نے کہا کہ مجھے موسیٰ کو مار ڈالنے دو۔ اور وہ اپنے رب کو

رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي

رب اپنے کو تحقیق میں ڈرتا ہوں اس سے کہ بدل ڈالے دین تمہارے کو۔ یا یہ کہ ظاہر کرے بیچ

بلالے مجھے ڈر ہے کہ وہ تمہارا دین نہ بدل دے یا ملک میں

الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ

زمین کے فساد کو ف اور کہا موسیٰ نے تحقیق میں نے پناہ پکڑی ساتھ رب اپنے کے اور رب تمہارے

فساد نہ پھیلائے اور موسیٰ نے کہا کہ میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ لے چکا ہوں ہر اس

مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾ وَقَالَ رَجُلٌ ۴ ع

کے ہر تکبر کرنے والے سے نہیں ایمان لاتا ساتھ دن حساب کے ف اور کہا ایک مرد نے

متکبر شخص سے جو روز حساب پر ایمان نہیں لاتا۔ اور فرعون کے خاندان

مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا

خبر قبل بتھا ایمان والے نے لوگوں فرعون کے سے کہ چھپاتا تھا ایمان اپنے کو کیا مار ڈالو گے تم ایک مرد کو

میں سے ایک ایمان والے شخص نے کہا جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا کہ تم ایک شخص کو صرف اس لئے قتل

اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَاۗءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ

اس واسطے کہ کہتا ہے پروردگار میرا اللہ ہے اور تحقیق آیا ہے تمہارے پاس ساتھ دلیلوں ظاہر کے پروردگار تمہارے سے

کروگے کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس روشن دلائل لیکر آیا ہے

وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا

اور اگر ہے جھوٹا پس اوپر اسی کے ہے جھوٹ اسکا اور اگر ہے سچا

اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اسی پر پڑے گا اور سچا ہے تو جن باتوں کا

يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ

پہنچے گی تم کو بعض وہ چیز جو وعدہ دیتا تم کو تحقیق اللہ نہیں ہدایت کرتا

تم سے وعدہ ہے انہیں سے کوئی نہ کوئی بات تمہارے حق میں ضرور رونما ہوگی یہ یقین رکھو کہ اللہ اس شخص

مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ

اس شخص کو کہ وہ حد سے نکلنے والا ہے جھوٹا ف اے قوم میری واسطے تمہارے ہے بادشاہی آج کی

کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے گزرنے والا اور جھوٹا ہو اے میری قوم: آج تمہاری حکومت ہے تم دنیا

ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ

غالب ہو بیچ زمین کے پس کون مدد دیگا ہم کو عذاب خدا کے سے

میں غالب ہو مگر خدا کے عذاب میں کون ہماری مدد کرے گا اگر ہم پر آگیا۔ فرعون

اِنْ جَاۗءَنَا ۭ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ

اگر آجاوے ہمارے پاس کہا فرعون نے نہیں دکھلاتا میں تم کو مگر جو کچھ دیکھتا ہوں میں اور نہیں

نے جواب دیا کہ میں تو وہی تم کو سمجھاؤں گا جو خود مجھ کو سوجھا ہے اور تمہیں تو

حل لغات

لہ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ

مُوْسٰى۔ اقتل جواب میں واقع ہوا ہے ذرونی کے اور اسی وجہ سے مجزوم ہے ۔ لہ وَقَدْ جَاۗءَكُمْ جملہ حالیہ ہے ای وَالْحَالُ اِنَّہٗ قَدْ جَآءَکُمْ۔
لہ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ۔ مسرف حد اعتدال سے تجاوز کرجانیوالا کذاب مبالغے کا صیغہ ہے۔ یعنی بہت جھوٹ بولنے والا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی کافروں کی حیلہ سازی اور تدبیر سب ضائع چلی جاتی ہے کچھ فائدہ نہیں دیتی جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے تقدیر نہیں ٹلتی اور اللہ کا حکم جاری ہو جاتا ہے ف۲ فرعون لعین کے ظاہر حال سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکو موسیٰ علیہ السلام کے پیغمبر ہونے کا یقین تھا اور جانتا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام جو حکم اللہ کی طرف سے لائے ہیں وہ سب سچ ہے لیکن خوف کرتا تھا کہ اگر میں موسیٰؑ کے قتل کرنے کا قصد کروں تو جلدی ہلاک ہو جاؤں گا اسلیے فریب دینے کے لیے ایسے ڈھنگ سے کہا جس سے یہ وہم پڑے کہ لوگ ہی موسیٰؑ کے قتل سے روکتے ہیں اگر وہ نہ روکیں تو قتل کر ڈالے اور حقیقت میں خود اپنے جی میں ڈرتا تھا اسواسطے موسیٰؑ کی طرف دست درازی نہیں کر سکتا تھا فتح: ف۳ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں ٭ فرعون نے کہا مجھ کو چھوڑو۔ شاید ارکان سلطنت مار ڈالنے کا مشورہ نہ دیتے ہوں گے کیونکہ معجزہ دیکھ کر ڈر گئے تھے کہیں اسکا رب بدلہ نہ لے ٭ فرعون خود بھی دل میں ڈرا ہوا اور سہما ہوا تھا لیکن لوگوں پر اپنی قوت و شجاعت کا اظہار کرنے کے لیے انتہا درجہ کی شقاوت اور بے حیائی سے ایسا کہہ رہا تھا تاکہ لوگ سمجھیں کہ اسکو قتل سے کوئی چیز مانع نہیں اور اس کے ارادے کو کوئی طاقت نہیں روک سکتی پھر کہا یعنی اسے زندہ چھوڑ دیا گیا تو دینی و دنیوی دونوں طرح کے نقصان کا اندیشہ ہے ممکن ہے یہ اپنے وعظ و تلقین سے تمہارے مذہبی طور و طریق کو جو پہلے سے چلا آتا ہے بگاڑ ڈالے یا سازش وغیرہ کا جال پھیلا کر ملک میں بدامنی پھیلا دے جسکا انجام یہ ہو کہ تمہاری (قبطیوں کی) حکومت کا خاتمہ ہو کر ملک بنی اسرائیل کے ہاتھ میں چلا جائے۔ ف۴ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب انکے مشوروں کی خبر پہنچی تو اپنی قوم سے فرمایا کہ مجھے ان دھمکیوں کی مطلق پرواہ نہیں۔ فرعون اکیلا تو کیا ساری دنیا کے متکبرین و جبارین جمع ہو جائیں تب بھی میرا اور تمہارا پروردگار انکے شر سے بچانے کے لیے کافی ہے میں تو اپنے کو تنہا اسی کی پناہ میں دے چکا ہوں وہی میرا حامی و مددگار ہے کما قال تعالیٰ لَا تَخَافَا اِنَّنِیْ مَعَکُمَآ اَسْمَعُ وَ اَرٰی (طٰہٰ ع۲) بھلا اسکی حمایت و امداد کے بعد کسی مغرور انسان کا کیا ڈر۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں جس کو حساب کا یقین ہو وہ ظلم کاہے کو کریگا۔ ف۵ ایک شخص مرد مومن جسنے فرعون اور اسکی قوم سے اپنا ایمان

ابھی تک مخفی رکھا تھا (ذَرُوْنِیْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰی) کے جواب میں بول اٹھا۔ کیا تم ایک شخص کا ناحق خون کرنا چاہتے ہو اس بات پر کہ وہ صرف ایک اللہ کو اپنا رب کیوں کہتا ہے حالانکہ وہ اپنے دعوے کی صداقت کے کھلے کھلے نشان تم کو دکھلا چکا۔ اور اسکے قتل کی تمکو ضرورت بھی نہیں بلکہ ممکن ہے تمہارے لیے مضر ہو۔ فرض کرو وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ثابت ہوا تو اتنے بڑے جھوٹ پر ضرور اسکو ہلاک یا رسوا کر کے چھوڑیگا خدا کی عادت نہیں کہ وہ ایسے کاذب کو برابر پھولنے پھلنے دے اور اگر وہ سچائی پر ہے تو دنیا و آخرت کے جس عذاب سے وہ اپنے مکذبین کو ڈراتا ہے یقیناً اس کا کچھ نہ کچھ حصہ تم کو ضرور پہنچکر رہیگا (تنبیہ) جب کسی مفتری کا کذب صریحاً ظاہر ہو جائے اور مدعی نبوت دلائل سے جھوٹا قرار پائے تو بلاشبہ وہ واجب القتل ہے (م موضح الفرقان) یعنی اسلامی حکومت میں اس کی سزا قتل ہے (مرتب) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرعون کی قوم سے تین شخص کے سوا اور کوئی ایمان نہیں لایا ایک یہ شخص اور ایک فرعون کی بی بی اور ایک وہ شخص جس نے موسیٰؑ کو خبر دی تھی کہ لوگ تیرے قتل کرنے کا مشورہ کر رہے ہیں جس دن فرعون نے کہا چھوڑو کہ میں موسیٰؑ کو قتل کر ڈالوں تو اس شخص کو اللہ کے واسطے غصہ آیا اور فرعون جیسے زبردست ظالم اور سرکش بادشاہ کے سامنے یہ کلمہ حق بولا۔ حدیث شریف میں ثابت ہے کہ عدل و انصاف کی بات ظالم بادشاہ کے روبرو کہنی بہتر جہاد ہے۔ صحیح بخاری میں روایت ہے کہ لوگوں نے عمرو بن عاص سے کہا کہ ہمکو کوئی واقعہ ایسا بتاؤ جسمیں مشرکوں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بڑی سختی کی ہو۔ انہوں نے کہا ایک دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کعبے کے صحن میں نماز پڑھ رہے تھے ناگاہ عقبہ بن ابی معیط آیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مونڈھا پکڑ کر آپ کے گلے میں کپڑا ڈال دیا اور سخت گھونٹا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور مونڈھا پکڑ کر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہٹایا پھر کہا اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ یعنی کیا تم قتل کرتے ہو اس شخص کو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور تحقیق لایا ہے تمہارے پاس رب کی طرف سے واضح دلیلیں سو اس موقع پر ابوبکرؓ نے نہایت دلیری اور بہادری کی۔ ابن کثیر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ

بتاتا میں تمکو مگر راہ بھلائی کی لـه اور کہا اس شخص نے کہ ایمان لایا تھا اے قوم میری

بھلائی ہی کی راہ بتلاتا ہوں اور اُس مومن نے کہا کہ اے قوم میری! مجھے

إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِثْلَ يَوْمِ الْأَحْزَابِ ﴿٣٠﴾ مِثْلَ دَأْبِ

تحقیق میں ڈرتا ہوں اوپر تمہارے مانند دن ان گروہوں کے سے مانند عادت

اور قوموں کے سے روزِ بد کا تمہارے متعلق ڈر ہے قوم نوح، عاد اور

قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۚ وَمَا اللَّهُ

قوم نوح کی اور عاد کی اور ثمود کی اور جو لوگ پیچھے انکے تھے اور نہیں اللہ

ثمود اور ان لوگوں کی طرح جو انکے بعد ہوئے اور اللہ اپنے

يُرِيدُ ظُلْمًا لِلْعِبَادِ ﴿٣١﴾ وَيَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ

ارادہ کرتا ظلم کا واسطے بندوں کے ۲ اور اے قوم میری تحقیق میں ڈرتا ہوں اوپر تمہارے دن

بندوں پر ظلم نہیں کرنا چاہتا اور اے میری قوم! تمہارے متعلق مجھے قیامت کے دن کا

التَّنَادِ ﴿٣٢﴾ يَوْمَ تُوَلُّونَ مُدْبِرِينَ مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۗ

پکارنے کے سے اس دن کہ پھیرے جاؤگے تم پیٹھ پھیر کر نہیں واسطے تمہارے اللہ سے کوئی بچانے والا

اندیشہ ہے جس دن پیٹھ پھیر کر بھاگو گے۔ تمہیں خدا سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا۔

وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ

اور جس کو گمراہ کرے اللہ پس نہیں واسطے اسکے کوئی راہ دکھانے والا اور البتہ تحقیق آیا تمہارے پاس یوسف

اور جس کو اللہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں اس سے قبل یوسف تمہارے پاس

مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِمَّا جَاءَكُمْ بِهِ ۖ

پہلے اس سے ساتھ دلیلوں کے پس ہمیشہ رہے تم بیچ شک کے اس چیز سے کہ آیا تمہارے پاس ساتھ اسکے

روشن نشانیاں لے کر آچکے ہیں۔ سو جو کچھ وہ تمہارے پاس لائے تم اس میں ہمیشہ شک کرتے رہے

حَتَّىٰ إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ رَسُولًا ۚ

یہاں تک کہ جب ہلاک ہوا (وفات ہوگئی) کہا تم نے ہرگز نہ بھیجے گا اللہ پیچھے اس سے کوئی پیغمبر

یہاں تک کہ جب انکا انتقال ہوگیا تو تم نے کہا کہ انکے بعد اللہ کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔

كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُرْتَابٌ ﴿٣٤﴾ الَّذِينَ

اسی طرح گمراہ کرتا ہے اللہ اس شخص کو کہ وہ حد سے نکلنے والا ہے شک لانے والا ہے وہ جو

اللہ اسی طرح اس شخص کو جو بیہودہ ہو اور دل میں شبہات وشکوک رکھتا ہو گمراہ کرتا ہے ان لوگوں کو

يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۖ كَبُرَ مَقْتًا

جھگڑتے ہیں بیچ نشانیوں اللہ کے بغیر دلیل کے کہ آئی ہو انکے پاس بہت بڑا ہے ناخوشی میں

جو بغیر کسی دلیل و حجت کے جو انکے پاس آئی ہو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں یہ بہت نفرت

عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ

نزدیک اللہ کے اور نزدیک ان لوگوں کے کہ ایمان لائے اسی طرح مہر رکھتا ہے اللہ اوپر

و بیزاری کی بات ہے اللہ کے نزدیک اور ان لوگوں کے نزدیک جو مومن ہیں۔ اللہ اسی طرح ہر ایک متکبر و سرکش

منزل ۶

حل لغات ـله سَبِيلَ الرَّشَادِ رشاد کہتے ہیں صواب وصلاح کو۔ ـله إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ. تناد مصدر ہے باب تفاعل کا مشتق ندا سے بولا کرتے تنادی القوم ای نادی بعضهم بعضا اصل میں تھا التنادی فواصل کی رعایت کی وجہ سے یاء گر پڑی یوم التناد بھی قیامت کے دن کا نام ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ اس مرد مومن کی نصیحت کا آخری حصہ بیان ہو رہا ہے کہ دیکھو اگر تم نے خدا کے رسول کی نافرمانی اور اپنی طغیانی و سرکشی پر اڑے رہے تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں اگلی قوموں کی طرح تم پر بھی عذاب خدا نہ برس پڑے۔ قوم نوحؑ اور قوم عاد و ثمود یوں کو دیکھ کر پیغمبروں کی بات نہ ماننے کے وبال میں ان پر کیسے کیسے عذاب آئے اور کوئی ان کو نہ بچا سکا۔

ف۲ مجھے تم پر قیامت کے عذابوں کا بھی خوف ہے جو ہانک وپکار کا دن ہے۔ حضرت ضحاکؒ وغیرہ نے کہا کہ یہ اسوقت کا ذکر ہے کہ جب جہنم لائی جائے گی اور لوگ اسے دیکھ کر ڈر کر بھاگیں گے اور فرشتے انہیں میدان حشر کی طرف واپس لائیں گے۔ حسنؒ اور ضحاکؒ کی قرات میں یوم التنادّ دال کے تشدید کے ساتھ ہے۔ حضرت قتادہؒ کہتے ہیں کہ قیامت کو یوم التناد اس لیے کہا گیا ہے کہ جنتی جنتیوں کو اور جہنمی جہنمیوں کو ان کے اعمال کے ساتھ پکاریں گے۔ نیز دوزخی اہل جنت کو آوازیں دیں گے کہ ہم پر تھوڑا سا پانی ڈال دو یا خدا نے جو تمہیں رزق دیا ہے اس میں سے کچھ ہمیں بھی دیدو جیسا کہ سورۂ اعراف میں بیان ہوا اور ہر طائفہ اپنے پیشوا کے ساتھ بلایا جائیگا۔ اس شخص

مومن نے پہلے اپنی قوم کو دنیا کے عذاب سے ڈرایا۔ پھر آخرت کے عذاب سے۔ پھر فرمایا قبل ازیں اہل مصر کی طرف حضرت یوسف علیہ السلام مبعوث ہوئے جن کی بعثت حضرت موسیٰؑ سے پہلے تھی انہوں نے اپنی امت کو خدا کی طرف بلایا مگر قوم نے ان کی اطاعت نہ کی ہاں دنیاوی جاہ و جلال و سلطنت کی وجہ سے ماتحتی کرنی پڑی دینی احکام و نبوت میں شک ہی کرتے رہے اسیطرح اللہ تعالیٰ اسکو گمراہ کر دیتا ہے جو بے جا کام کرنیوالا حد سے گذرنیوالا اور شک و شبہ میں مبتلا رہنے والا ہو (ابن کثیر)

ف۳ یعنی چلو قصہ ختم ہوا نہ یہ رسول تھا نہ اب اسکے بعد کوئی رسول آنے والا ہے گویا سرے سے سلسلہ رسالت ہی کا انکار ہوا۔ لیکن حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی میں مصری انکی نبوت کے قائل نہ ہوئے۔ انکی موت کے بعد جب مصر کی سلطنت کا بندوبست بگڑا تو کہنے لگے یوسفؑ کا قدم اس شہر پر کیا مبارک تھا۔ ایسا نبی (آئندہ) کوئی نہ آئے گا یا وہ انکار یا یہ اقرار یہی اسراف اور زیادہ گوئی ہے " مرد مومن کی غرض یہ تھی کہ نعمت کی قدر زوال کے بعد ہوتی ہے فی الحال تم کو موسیٰ علیہ السلام کی قدر نہیں۔

★ ہے اور اس کی وجہ تسمیہ ہمارے فائدے میں دیکھو۔ ؎۳ یُوْمَ تُوَلُّوْنَ یہ بدل ہے یوم التناد سے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِي

ہر دل متکبر کرنے والے سرکش کے اور کہا فرعون نے اے ہامان بنا واسطے میرے

انسان کے دل پر مہر لگا دیتا ہے اور فرعون کہنے لگا۔ اے ہامان: میرے لئے ایک محل تیار

صَرْحًا لَّعَلِّيْ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ

ایک محل تاکہ جا پہنچوں میں راستوں کو راستوں آسمانوں کے پس جھانکوں میں

کر تاکہ میں ان رستوں سے (آسمان پر جا پہنچوں) جو آسمان تک جانے کے رستے ہیں اور موسیٰ کے

اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ

طرف معبود موسیٰ کے اور تحقیق میں البتہ گمان کرتا ہوں اسکو جھوٹا اور اسی طرح زینت دی گئی تھی واسطے فرعون

خدا کو دیکھوں اور میں تو اسے جھوٹا خیال کرتا ہوں۔ اور اسی طرح فرعون کی بد اعمالیاں

سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا

کے برائی عمل اسکے کی اور بند کیا گیا تھا راہ سے ف اور نہیں مکر فرعون کا مگر

اسکو اچھی معلوم ہوتیں اور حق وصداقت کی راہ سے روک دیا گیا اور فرعون کی ہر چال ناکامیاب

فِيْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ ع ۹

بیچ ہلاک کے ف۲ اور کہا اس شخص نے ایمان لایا تھا یعنی کہا اے قوم میری پیروی کرو میری دکھلاؤں میں تمکو

ہی رہی اور اس مومن نے کہا کہ اے میری قوم! میرے نقش قدم پر چلو میں تمہیں ہدایت کی راہ

سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ز

راہ بھلائی کی اے قوم میری سوائے اسکے نہیں کہ یہ زندگانی دنیا کی فائدہ ہے کم

بتلاتا ہوں اے میری قوم! یہ دنیا کی زندگی تو متاع فانی ہے

وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى

اور تحقیق آخرت وہی ہے گھر رہنے کا ف جس نے کی برائی پس نہیں جزا دیا جائیگا

اور آخرت ہی ہمیشگی کا گھر ہے جو شخص گناہ کرتا ہے اس کو تو اسی طرح کا بدلہ

اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ

مگر مانند اسکی اور جس نے کیا کام اچھا مرد ہو یا عورت اور وہ ہو ایمان والا

ملے گا اور جو مرد یا عورت نیک کام کرتا ہے اور مومن ہے

فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾

پس یہ لوگ داخل ہوں گے بہشت میں رزق دیئے جاوینگے بیچ اسکے بے حساب

تو ایسے ہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ جہاں انکو بے حساب رزق ملے گا

وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾ النصف

اور قوم میری کیا ہے مجھ کو کہ پکارتا ہوں میں تمکو طرف نجات کی اور پکارتے ہو تم مجھکو طرف آگ کی

اور اے میری قوم! یہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو۔

تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ز وَّاَنَا

پکارتے ہو تم مجھ کو اسواسطے کہ کفر کروں میں ساتھ اللہ کے اور شریک لاؤں میں ساتھ اسکے اس چیز کو کہ نہیں مجھ کو ساتھ اسکے علم اور میں

تم مجھے دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ کا انکار کر دوں اور اسکے ساتھ اسے شریک ٹھہراؤں جس کے متعلق مجھے علم نہیں۔ اور میں

منزل ۶

حل لغات۔ ۱؎ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ متکبر وہ جو قبول توحید سے انکار کرے اور جبار وہ جو غیر کیساتھ زبردستی سے پیش آئے ۲؎ لَعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ۔ اسباب السموات سے مراد ہیں آسمانوں کے دروازے اور رستے اور جو چیز آسمانوں کی طرف پہونچا دے۔ اہل لغت کا قول ہے کل ما ادی الی الشیٔ فہو سبب۔ یہ بیان ہے الاسباب کا ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ فرعون کو یہ گمان تھا کہ موسیٰؑ کا یہ کہنا کہ میرا خدا آسمانوں پر ہے جھوٹ ہے آسمانوں پر کوئی خدا نہیں۔ اگر ہے تو اس اونچے محل سے ضرور دکھلائی دے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اب بھی جو لوگ خدا کے عرش پر ہونے کے منکر ہیں خدا کو ہر جگہ مانتے ہیں وہ فرعون کے ہم مشرب ہیں۔ اس میں انکا اور فرعون کا ایک ہی مذہب و مسلک ہے۔ تمام اہلحدیث و جملہ آئمہ دین اس پر متفق ہیں کہ پروردگار عالم آسمان کے اوپر اپنے عرش پر ہے ہاں اسکا علم وقدرت وغیرہ ہر جگہ ہے۔ امام ابوالحسن اشعری جو احناف کے پیشوا ہیں فرماتے ہیں کہ فرعون نے موسیٰؑ کی اس امر میں تکذیب کی خدا آسمانوں پر ہے اور یہ اسکا تمرد وغرور تھا حالانکہ یہ بات ثابت ہے ہر فطرت و عقل اور ہر عالم و جاہل اصدیق و زندیق سب انبیاء و رسل اور صحابہؓ و تابعینؒ سے جیسا کہ شیخ عبدالقادرؒ نے غنیۃ الطالبین میں کہا ہے۔ فتح و حاشیہ جامع۔

ف۲ برے کام کرتے کرتے آدمی کی یوں ہی عقل ماری جاتی ہے۔ اور ایسی ہی مضحکہ خیز حرکتیں کرنے لگتا ہے جس کے بعد راہ پر آنے کی کوئی صورت نہیں رہتی۔ یہی حال فرعون کا ہوا کہ فرعون کے جس قدر داؤ پیچ اور منصوبے یا مشورے تھے سب بے حقیقت بلکہ خود اپنی ہی تباہی کے لیے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکا۔

ف۳ یعنی میری پیروی کرو اور میری نصیحت پر عمل کرو تاکہ میں تم کو نیکی اور بھلائی کی راہ بتاؤں پھر انکو دنیا سے بے رغبتی کی تعلیم دی جس کو انہوں نے اختیار کیا تھا اور اس کے سبب سے اللہ کے رسول موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہیں لاتے تھے اور کہا کہ اے میری قوم جس زندگانی دنیا پر تم مغرور ہو یہ تھوڑے دن کی ہے جلدی فنا ہو جائے گی اور آخرت ہی آرام کی جگہ ہے جس کو کبھی زوال نہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق دنیا کی زندگانی تھوڑا سا فائدہ ہے اور اسکے فائدے میں سے کوئی چیز بہتر نہیں سوائے نیک بیوی کے کہ جب تو اسکو دیکھے تو وہ تجھے خوش کرے اور جب تو کہیں جاوے تو تیرے پیچھے اپنے مال اور جان میں حفاظت کرے۔ ابن کثیر و فتح۔ دنیا کے فانی و زوال اس کی بے قدری کا بیان صفحات ۳۶۲ و ۳۷۰ میں بھی لکھا گیا ہے۔

★ سے فَاَطَّلِعَ اطلع مضارع واحد متکلم کا صیغہ ہے اور نصب اس وجہ سے ہے کہ ترجی کے جواب میں واقع ہوا ہے کہ یہ لَعَلِّیْٓ تباب۔ تباب کہتے ہیں ہلاکت اور خسران کو اور اسی سے ہے وَمَا زَادُوْھُمْ غَیْرَ تَتْبِیْبٍ اور تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَدْعُوكُمْ إِلَى الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ ﴿٤٢﴾ لَا جَرَمَ أَنَّمَا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ

پکارتا ہوں میں تمکو طرف غالب بخشنے والے کی نہیں شک نہیں اسکے جو پکارتے ہو تم مجھ کو طرف اسکی

نہیں خدائے عزیز وغفار کی طرف آنے کی دعوت دیتا ہوں تم تو مجھے اسکی طرف بلاتے ہو جو نہ دنیا میں بلائے جانے

لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ مَرَدَّنَا إِلَى

نہیں واسطے اسکے پکارنا بیچ دنیا کے اور نہ بیچ آخرت کے اور یہ کہ پھر جانا ہمارا طرف

کے لائق ہے اور نہ آخرت میں اور بیشک ہم کو لوٹ کر اللہ کے پاس جانا

اللَّهِ وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ﴿٤٣﴾ فَسَتَذْكُرُونَ

اللہ کے ہے اور یہ کہ حد سے نکل جانے والے وہی ہیں رہنے والے آگ کے پس البتہ یاد کرو گے تم

ہے اور یہ کہ حد شریعت سے تجاوز کرنے والے دوزخی ہیں سو تم میری بات کو

مَا أَقُولُ لَكُمْ ۚ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ

جو کچھ کہتا ہوں میں واسطے تمہارے اور سونپتا ہوں میں کام اپنا طرف اللہ کی تحقیق اللہ دیکھنے والا ہے

یاد کرو گے۔ اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں بیشک اللہ اپنے بندوں

بِالْعِبَادِ ﴿٤٤﴾ فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا ۖ وَحَاقَ بِآلِ

بندوں کو پس بچالیا اسکو اللہ نے برائی اس چیز کی کہ مکر کرتے تھے اور گھیر لیا لوگوں

(کے حالات) کو دیکھتا ہے سو اللہ نے اسکو انکی تدبیروں کی برائیوں سے بچالیا اور ان فرعونیوں

فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ ﴿٤٥﴾ النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَ

فرعون کے کو برائی عذاب نے وہ آگ ہے کہ حاضر کئے جاویں گے اوپر اسکے صبح اور

کو بہت برے عذاب نے آگھیرا وہ صبح وشام دوزخ کی آگ کے سامنے کئے جاتے

عَشِيًّا ۖ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ

شام اور جس دن کہ قائم ہوگی قیامت کہا جاوے گا داخل کرو لوگوں فرعون کے کو

ہوتے ہیں اور جس دن قیامت آئے گی (اس دن حکم ہوگا کہ) فرعونیوں کو سخت ترین عذاب

أَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿٤٦﴾ وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ

سخت عذاب میں اور جس وقت جھگڑیں گے بیچ آگ کے پس کہیں گے ناتواں

میں ڈال دو اور جب دوزخ میں وہ ایک دوسرے سے جھگڑیں گے تو دست بالا

لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ

واسطے ان لوگوں کے کہ تکبر کرتے تھے تحقیق تھے ہم واسطے تمہارے تابع پس کیا ہو تم

زبردست لوگوں سے کہیں گے کہ ہم تو تمہارے پیچھے چلتے تھے کیا تم دوزخ کی

مُغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا

کفایت کرنے والے ہم سے ایک حصہ آگ سے کہیں گے وہ لوگ کہ تکبر کرتے تھے

آگ سے بچا سکتے ہو بالا دست لوگ کہیں گے کہ ہم

إِنَّا كُلٌّ فِيهَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾ وَقَالَ

تحقیق ہم سب بیچ اسکے تحقیق اللہ نے تحقیق حکم کیا ہے درمیان بندوں کے اور کہیں گے

سب کے سب دوزخ میں ہیں بلاشبہ اللہ نے اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا ہے اور وہ لوگ جو

حل لغات

لہ وَحَاقَ بِآلِ فرعون۔ حاق معنی میں ہے حاط کے یعنی فرعون اور اسکی قوم کو عذاب غرق نے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ لہ النار یُعْرَضُونَ۔ النار بدل ہے سوء العذاب سے اور یعرضون اس سے حال ہے لہ اِنَّا کُنَّا لَکُمْ تَبَعًا تبع جمع ہے تابع کی جسطرح خدم خادم کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی میرا منشا یہ ہے کہ کسی طرح تمہارا سر اس خدائے واحد کی چوکھٹ پر جھکا دوں جو نہایت زبردست بھی ہے اور بہت زیادہ خطاؤں کا معاف کرنیوالا بھی اگر مجرم کو پکڑے تو کوئی چھڑا نہ سکے اور معاف کرے تو کوئی روک نہ سکے وہی اسکا مستحق ہے کہ آدمی اسکے آگے ڈر کر اور امید باندھ کر سر عبودیت جھکائے۔ یاد رکھو میں اسی خدا کی پناہ میں آچکا ہوں جسکی طرف بلا رہا ہوں۔ یعنی ماسوا خدا کے کوئی چیز ایسی نہیں جو دنیا یا آخرت میں ادنیٰ ترین نفع و ضرر کا مالک ہو پھر اس کی بندگی اور غلامی کا بلاوا دینا جہل و حماقت نہیں تو اور کیا ہے وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَہٗۤ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَھُمْ عَنْ دُعَآئِہِمْ غٰفِلُوْنَ ۔ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ کَانُوْا لَہُمْ اَعْدَآءً وَّکَانُوْا بِعِبَادَتِہِمْ کٰفِرِیْنَ (احقاف رکوع۱) آخر ایسی عاجز اور بے بس چیزوں کی طرف آدمی کیا سمجھ کر دعوت دے اور تماشہ یہ ہے کہ ان میں بہت چیزیں وہ ہیں جو خود بھی اپنی طرف دعوت نہیں دیتیں بلکہ دعوت دینے کی قدرت بھی نہیں رکھتیں انجام کار ہر پھر کر اسی خدا واحد کی طرف جانا ہے وہاں پہنچکر سب کو اپنی زیادتیوں کا نتیجہ معلوم ہو جائے گا۔ بھلا اس سے بڑھ کر زیادتی کیا ہوگی کہ عاجز مخلوق کو خالق کا درجہ دیا جائے۔ توحید کا بیان اور شرک کا رد ۳۸، ۱۳۹، ۲۲۸، ۲۴۹، ۲۸۰، ۲۸۴، ۲۹۲، ۲۹۴، ۲۹۹، ۳۳۱ وغیرہ میں لکھا گیا ہے اور مسرفین کا بیان سورۂ اعراف کے تیسرے رکوع میں ہے وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۔ اور سورۂ اسراء کے رکوع ۳ میں بھی یہ بیان لکھا گیا ہے

ف۲ یعنی آگے چل کر جب اپنی زیادتیوں کا مزہ چکھو گے اسوقت میری نصیحت کو یاد کرو گے کہ ہاں ایک مرد خدا جو ہم کو سمجھایا کرتا تھا وہ ٹھیک کہتا تھا لیکن اسوقت یاد کر کے پشیمان ہونے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ (موضح القرآن)

ف۳ اس آیت سے اہلسنت نے دلیل پکڑی ہے عذاب قبر پر اور یہ آیت بڑی دلیل ہے عذاب قبر کے ثبوت پر۔ بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق جب کوئی تم میں سے مرجاتا ہے تو صبح و شام وہ جگہ جہاں قیامت میں رہے گا اسکے سامنے آجاتی ہے۔ اگر دوزخی ہے تو دوزخ اور اگر بہشتی ہے تو بہشت دکھائی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ تیری جگہ ہے تو قیامت کے دن یہاں رہے گا۔ الفاظ حدیث یہ ہیں۔ اِذَا مَاتَ اَحَدُکُمْ عُرِضَ عَلَیْہِ مَقْعَدُہٗ غُدْوَۃً وَّعَشِیَّۃً اِمَّا النَّارُ وَاِمَّا الْجَنَّۃُ فَیُقَالُ ھٰذَا مَقْعَدُکَ حَتّٰی تُبْعَثَ ۔ (بخاری مصری ص۳۶۸) اور آگ کے سامنے کرنا آگ سے جلانا ہے۔ کہا امام نووی نے اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ عذاب قبر حق ہے اور قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ پھر یہ آیت ذکر کی اور کہا کہ حدیثیں تو بے شمار ہیں جن سے قبر کا عذاب ثابت ہے اور عقل سے یہ بات بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ زندگی بدن میں لوٹا دے اور ثواب یا عذاب دیوے اگرچہ میت کے اعضاء پراگندہ ہو جاویں۔ درندے یا پرندے یا دریا کی مچھلیاں کھا گئی ہوں اسلیے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے اور مردے کے جوڑ پرزے سب اسکو معلوم ہیں اگر کوئی کہے کہ ہم دیکھتے ہیں مُردے کو اپنی حالت پر پھر کیونکر اس سے سوال ہوتا ہے اور اسکو اٹھایا جاتا ہے اور مارا جاتا ہے اور اسکا اثر کچھ ظاہر نہیں ہوتا تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ بات ہو سکتی ہے اور اس کی نظیر یہ ہے کہ دیکھو آدمی پڑا سوتا ہے اور نیند میں جو کچھ لذت یا درد پاتا ہے تو ہمکو معلوم نہیں ہوتا۔ ایسا ہی آدمی جاگتے کو جب لذت یا درد ہوتا ہے تو اسکو معلوم ہوتا ہے دوسرے اور شخص کو جو اسکے پاس بیٹھا ہوا ہے نظر نہیں آتا اور اسیطرح جبریلؑ حضرتؐ کے پاس وحی لاتے تو صحابہؓ کو نظر نہ آتے۔ (تفسیر فتح البیان و مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) قبر میں منکر و نکیر کے سوالات اور مُردے کے دیگر حالات کا بیان ص۳۲۱ میں لکھا گیا ہے

ف۴ جہنمی جہنم کے عذابوں کے علاوہ ایک اور عذاب یعنی آپس کے لڑائی جھگڑے لعن طعن و تشنیع کے شکار ہوں گے چھوٹے بڑوں سے کہیں گے دنیا میں ہم آپ کے تابع تھے۔ اپنے لالچ یا تمہارے دباؤ کی وجہ سے شرک و کفر کرتے تھے اب یہاں کچھ کام آؤ ہمارے عذاب میں سے کچھ حصہ اپنے اوپر اٹھا لو۔ وہ جواب دیں گے ہمیں جو عذاب ہو رہا ہے وہ کیا کم ہے اللہ کا حکم و فیصلہ جاری ہو چکا اب نہ تم کچھ ہمارا عذاب ہلکا کر سکتے ہو نہ ہم تمہارا۔ ہر ایک کو اس کے اعمال کے مطابق سزا دی جا رہی ہے۔ نیز نافرمانوں بددینوں کی حسرت و ندامت کا بیان صفحہ ۱۹۹ و ۳۱۸ میں بھی لکھا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا

وہ لوگ کہ بیچ آگ کے ہیں واسطے چوکیداروں دوزخ کے دعا کرو رب اپنے سے تخفیف کرے ہم سے ایک دن

دوزخ میں ہوں گے دوزخ کے محافظ فرشتوں سے کہیں گے کہ اپنے رب سے دعا کرو کہ کسی دن

مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا

عذاب سے کہیں گے وہ چوکیدار کیا نہ آتے تھے تمہارے پاس پیغمبر تمہارے ساتھ دلیلوں کے کہیں گے

تو ہم سے عذاب ہلکا کرے وہ کہیں گے کہ کیا تمہارے رسول تمہارے پاس روشن دلائل واحکام لے کر نہ آتے تھے

بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰۗؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ اِنَّا ع ۵ ۱۰

کیوں نہیں آتے تھے کہیں گے وہ چوکیدار پس تم ہی دعا کرو اور نہیں دعا کافروں کی مگر بیچ گمراہی کے تحقیق ہم

وہ کہیں گے کیوں نہیں (ضرور آتے تھے) وہ کہیں گے پھر تم خود ہی پکارو اور کافروں کی دعا محض رائیگاں ہوگی ہم بلاشبہ

لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ

البتہ مدد دیتے ہیں پیغمبروں اپنوں کو اور ان لوگوں کو کہ ایمان لائے بیچ زندگانی دنیا کے اور اس دن

اپنے رسولوں کی مدد کرتے ہیں اور ان لوگوں کی بھی جو دنیا کی زندگی میں ایمان لے آئیں نیز اس دن

يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ

کہ کھڑے ہوں گے گواہی دینے والے جس دن کہ نہ نفع دیگا ظالموں کو عذر ان کا اور واسطے انکے

جبکہ گواہ کھڑے ہوں گے اس دن جبکہ ظالموں کو ان کی معذرت کوئی نفع نہ دے گی اور انپر

اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَ

لعنت ہے اور واسطے انکے برائی ہے گھر کی اور البتہ تحقیق دی ہم نے موسیٰ کو ہدایت اور

لعنت ہوگی اور انکے لئے بدترین گھر ہوگا اور ہم نے موسیٰ کو ہدایت دی اور بنی اسرائیل کو

اَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي

وارث کیا ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب کا ہدایت اور نصیحت واسطے صاحبوں

اس کتاب (ہدایت) کا وارث ٹھہرایا جو عقلمندوں کے لئے (سراسر) ہدایت اور نصیحت

الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ

عقل کے پس صبر کر تحقیق وعدہ اللہ کا سچ ہے اور بخشش مانگ واسطے گناہ اپنے

کا سامان ہے سو تم صبر سے کام لو بیشک اللہ کا وعدہ برحق ہے اور اپنے خطاؤں کی بخشش طلب

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور پاکی بیان کر ساتھ تعریف رب اپنے کے پچھلے پہر اور صبح کو تحقیق وہ لوگ

کرو اور صبح و شام اپنے رب کی حمد وثنا بیان کرو بلاشبہ وہ لوگ

يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ

کہ جھگڑتے ہیں بیچ نشانیوں اللہ کے بغیر دلیل کے کہ آئی ہو انکے پاس نہیں بیچ

جو خدائی آیتوں کے بارے میں بغیر کسی دلیل و حجت کے جو انکے پاس ہو جھگڑا کریں۔ انکے دلوں میں ایک ایسی بڑائی

صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ

سینوں انکے کے مگر تکبر نہیں وہ پہنچنے والے اسکے پس پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے

ہے۔ جس تک وہ کبھی پہنچنے نہ پائیں گے سو تم اللہ کی پناہ مانگتے رہو۔ بیشک وہ ہر بات کو سننے والا اور ہر

حل لغات

له لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ۔ خزنۃ جمع ہے خازن کی جسطرح طلبہ طالب کی اور خازن کہتے ہیں داروغہ کو۔ سلہ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ اشہاد جمع ہے شاہد کی جسطرح اطیار طائر کی اور اصحاب صاحب کی اور جائز ہے کہ جمع ہو شہید کی جسطرح اشراف شریف کی اور ایتام یتیم کی۔ سلہ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ۔ معذرۃ اگرچہ مؤنث ہے مگر اس سے مراد ہے اعتذار اور اسی لیے لَا يَنْفَعُ لا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ دوزخ کے فرشتے کہیں گے سفارش کرنی ہمارا کام نہیں۔ ہم عذاب پر مقرر ہیں سفارش کام ہے رسولوں کا رسولوں کے تم برخلاف تھے۔ راہوضح یعنی اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں اور ایمان لانے والوں کی مدد فرماتا ہے اور انکے دشمنوں کو ہلاک کرتا ہے جیسا کہ یحیٰی، زکریا اور شعیا علیہم السلام کے قتل کرنیوالوں پر اللہ تعالیٰ نے انکے دشمنوں کو مسلط کیا اور ذلیل کیا۔ اور نمرود پر سخت پکڑ آئی اور جن یہودیوں نے عیسےٰ کو سولی دینے کا قصد کیا تھا اللہ تعالیٰ نے ان پر روم کو مسلط کیا وہ غالب ہوگئے اور یہودیوں کو ذلیل وخوار کر ڈالا پھر قیامت سے پہلے جب عیسیٰؑ آسمان سے اتریں گے تو دجال اور اسکے لشکری یہودیوں کو قتل کریں گے اور سولی توڑ ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ پھر قبول نہ ہوگا دوسرا دین سوا اسلام کے اور یہ بڑی مدد ہے اسی طرح ہمیشہ اللہ کا طریقہ جاری ہے کہ اپنے مومن بندوں کو دنیا ہی میں مدد دیتا ہے اور انکے دشمنوں کو خراب کر کے ان کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے۔ ابن کثیر۔

ف۲ گواہ یعنی فرشتے گواہی دیں گے کہ پیغمبروں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا اور کافروں نے نہیں مانا (فتح) یعنی میدان حشر میں جب کہ اولین و آخرین جمع ہونگے، حق تعالیٰ اپنے فضل سے علی رؤس الاشہاد ان کی سربلندی اور عزت ورفعت کو ظاہر فرمائے گا۔ دنیا میں تو کچھ شبہ بھی ہو سکتا ہے اور التباس ہو جاتا ہے وہاں ذرا بھی ابہام و التباس باقی نہ رہے گا۔

ف۳ یعنی ان کی کوئی مدد اور دستگیری نہ ہوگی۔ یہ مقبولین کے بالمقابل مطرودین کا انجام بیان فرما دیا۔

ف۴ پھر فرمایا ضرورت اسکی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے ہر قسم کے شدائد ومصائب پر صبر کریں اور جن سے جس وجہ کی تقصیر کا امکان ہو اسکی معافی خدا سے چاہتے ہیں اور ہمیشہ رات دن صبح وشام اپنے پروردگار کی تسبیح وتحمید کا قولاً وفعلاً ورد رکھیں، ظاہر وباطن میں اسکی یاد سے غافل نہ ہوں پھر اللہ تعالیٰ کی مدد یقینی ہے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب فرما کر ساری امت کو سنایا حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دن میں سو سو بار استغفار کرتے۔ ہر بندے کی تقصیر اسکے درجے کے موافق ہے اسلیے ہر کسی کو استغفار ضروری ہے توبہ استغفار کا بیان $\frac{١٧١، ١١٤}{٣١٤، ٢٥٧}$ وغیرہ میں لکھا گیا ہے۔

★ مذکر کا صیغہ لایا گیا ہے هُدًى وَذِكْرَى لِأُولِي الْأَلْبَابِ۔ یہی معنی میں ہے ہدایت کے اور ذکری تذکرہ کے ہے إِنْ فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ کی خبر ہے إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ کی الا کبر کے معنی ہیں تکبر بڑائی لے مَا هُمْ بِبَالِغِيهِ صفت ہے کبر کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿٥٦﴾ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ

تحقیق وہی سننے والا دیکھنے والا البتہ پیدا کرنا آسمانوں کا اور زمین کا بہت بڑا ہے

سننے کو دیکھنے والا ہے بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش انسان کی پیدائش سے کہیں بڑی

خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٧﴾ وَمَا يَسْتَوِي

پیدا کرنے لوگوں سے اور لیکن بہت لوگ نہیں جانتے اور نہیں برابر ہوتا

چیز ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے اور اندھے اور

الْأَعْمٰى وَالْبَصِيرُ ۙ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا

اندھا اور آنکھوں والا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے اور نہ

آنکھوں والے برابر نہیں ہوتے اور نہ وہ لوگ جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں اور وہ جو

الْمُسِيءُ ۚ قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾ إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ لَّا

برے کام کرنے والا تھوڑی ہے جو نصیحت پکڑتے ہو تحقیق قیامت البتہ آنے والی ہے نہیں

بدکار ہوں (برابر نہیں ہو سکتے) تم بہت ہی کم سمجھتے ہو یقین رکھو کہ قیامت آنے والی ہے اسمیں قطعاً

رَيْبَ فِيهَا وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٥٩﴾ وَقَالَ

شک بیچ اسکے و لیکن بہت لوگ نہیں ایمان لاتے اور کہا

کوئی شبہ نہیں۔ لیکن اکثر لوگ (اس بات پر بھی) ایمان نہیں لاتے اور تمہارے

رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ

رب تمہارے نے دعا کرو مجھ سے قبول کرونگا واسطے تمہارے تحقیق وہ لوگ جو تکبر کرتے ہیں

رب نے کہا ہے کہ تم مجھ کو پکارو۔ میں تمہاری دعا کو قبول کرونگا بیشک وہ لوگ جو میری عبادت سے

عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿٦٠﴾ ع اللّٰهُ الَّذِي

عبادت میری سے شتاب داخل ہونگے دوزخ میں ذلیل ہو کر اللہ وہ شخص ہے

سرکشی کرتے ہیں وہ ذلیل ہو کر بہت جلد جہنم میں داخل ہونگے اللہ وہ ہے جس نے

جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ

جعل کیا واسطے تمہارے رات کو تو کہ آرام پکڑو بیچ اسکے اور دن کو دکھلانے والا تحقیق

تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اسمیں آرام پاؤ اور دن دیکھنے کو بنایا بلاشبہ

اللّٰهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا

اللہ البتہ صاحب فضل کا ہے اوپر لوگوں کے ولیکن بہت لوگ نہیں

اللہ لوگوں پر بہت بہت احسان کرتا ہے لیکن اکثر لوگ شکر گزار

يَشْكُرُونَ ﴿٦١﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَا إِلٰهَ

شکر کرتے یہ ہے اللہ رب تمہارا پیدا کرنے والا ہر چیز کا نہیں کوئی معبود

نہیں ہوتے سنو! وہ اللہ تمہارا رب ہے جو ہر ایک چیز کا پیدا کرنے والا ہے اسکے سوا کوئی

إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنّٰى تُؤْفَكُونَ ﴿٦٢﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِينَ كَانُوا

مگر وہ پس کہاں سے پھیرے جاتے ہو اسی طرح پھیرے جاتے ہیں وہ لوگ کہ تھے

معبود اور فرمانبرداری کے لائق نہیں۔ پھر تم کدھر کو بہکے چلے جا رہے ہو اس طرح وہ لوگ بہک گئے تھے جو اللہ کی آیتوں سے

حل لغات: ۱ وَلَا الْمُسِيءُ مسیء ضد ہے محسن کی محسن نیکوکار اور مسیء بدکار ۲ سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ۔ داخرین یدخلون کے فاعل سے حال اور اس کے لغوی معنی اوپر بیان ہو چکے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ١ غرض یہ کہ اس پیغمبر سے ہم اوپر رہیں یہ ہونا نہیں (موضح) ابوالعالیہ کی روایت میں ہے کہ کچھ یہودی لوگ آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں گفتگو کرنے لگے کہ وہ ہماری قوم میں سے آخر زمانے میں ہوگا اور اس کی بہت تعریف کی۔ اس پر اللہ پاک نے یہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ الخ نازل فرمائی پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس آیت میں حکم ہوا کہ دجال کے فتنے سے پناہ مانگا کریں۔ (الباب ص۲۲۴ ج۲) چنانچہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ (متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم) اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ۔ یعنی جب تم التحیات پڑھ چکو تو چار چیزوں سے پناہ مانگو یعنی یہ دعا پڑھا کرو اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ سے لیکر الدَّجَّالِ تک جس کا ترجمہ یہ ہے کہ یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگانی اور موت کے فتنوں سے اور دجال کے فتنے سے دجال کو مسیح اس لیے کہا جاتا ہے کہ سب جگہ سیاحت کریگا یعنی سیر اور گشت کریگا یا اس واسطے کہ اس کی ایک آنکھ مٹائی ہوئی ہے جس طرح کسی چیز پر ہاتھ پھیر کر مٹا دیں اور ہاتھ پھیرنے کو مسح کرنا کہتے ہیں۔ اور ابن جریرؒ نے اسکی تفسیر میں کہا کہ پناہ مانگ ایسے لوگوں کے جال سے یا ایسے لوگوں کی شرارت سے جو بغیر دلیل کے اللہ تعالٰے کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں۔ (ابن کثیر)

ف ٢ یعنی دوسری بار پیدا ہونا محال جانتے ہیں۔ موضح

ف ٣ یعنی ایک اندھا جسے حق کا سیدھا راستہ نہیں سوجھتا اور ایک آنکھوں والا جو نہایت بصیرت کے ساتھ صراط مستقیم کو دیکھتا اور سمجھتا ہے کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں یا ایک نیکوکار مومن اور کافر بدکار کا انجام یکساں ہو سکتا ہے؟ اگر ایسا نہیں تو ضرور ایک دن چاہیے جب انکا باہمی فرق کھلے اور دونوں کے علم و عمل کے ثمرات اپنی اکمل ترین صورت میں ظاہر ہوں۔ مگر افسوس کہ تم اتنا بھی نہیں سوچتے۔ (موضح الفرقان)

ف ٤ نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک دُعاء ہی عبادت ہے پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی اور ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً آیا ہے کہ جو اللہ سے دُعاء نہ مانگے اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوتا ہے انسؓ سے مرفوعاً یوں ہے و دُعاء عبادت کا مغز ہے۔ ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ دُعاء بہتر عبادت ہے۔ شوکانیؒ نے کہا دعا کامل تر عبادت ہے جیسا کہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت تاکید کے ساتھ یہ عبادت اپنے بندوں سے طلب کی ہے اور غیروں کے پکارنے سے منع کیا ہے سو جس نے اللہ کے سوا کسی نبی، ولی، پیر، شہید کو پکارا ان سے مرادیں مانگیں بے شک اسنے شرک کیا

اور غیر اللہ کی عبادت کی اور اللہ تعالیٰ نے تمام پیغمبر و کتابیں اسی واسطے بھیجی ہیں کہ خالص اللہ کو پکارا جائے اور اسی سے حاجتیں مانگی جائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ دعاء اللہ تعالیٰ ہی سے مانگنی چاہیے۔ اٹھتے بیٹھتے اسی کو پکارنا چاہیے۔ کسی غیر کو پکارنا شرک ہے جیسے اکثر نادان کہا کرتے ہیں، یا شاہ مدار مجھ کو بیٹا دو، میری سوزی کشادہ کرو، خواجہ یا غوث الاعظم یا پیر دستگیر وغیرہ، یہ سب حرام ہے کیونکہ اللہ فرما رہا ہے کہ اپنی حاجات کے لیے مجھ کو ہی براہ راست پکارو! میں سننے اور قبول کرنے کے لیے تیار ہوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُّسْئَلَ الْعَافِيَةَ وَاِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ۔ (ترمذی جلد ۲ ص۱۹۲) یعنی جس کو دعا کرنے کی عادت اور کثرت ہوگئی یوں سمجھو کہ اسی کے واسطے رحمت کے دروازے کھل گئے اور جو اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے کہ عفو اور عافیت دے یعنی گناہ معاف کرا دے اور ہر بلا سے امن میں رکھے اس سے اللہ نہایت خوش ہوتا ہے اور کوئی دعا فائدہ سے خالی نہیں جا ہے وہ مراد ملے یا نہ ملے۔ پس اے بندو! اللہ سے دعا بہت مانگا کرو۔ ابو سعید خدریؓ سے مشکوٰۃ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص ایسی دُعا کرتا ہے جس میں نہ گناہ یا قطع رحمی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس دعا کے عوض اسے تین چیزوں میں ایک ضرور عطا کرتا ہے یا تو اس کی دعا جلد قبول فرما لیتا ہے۔ یا اسکو آخرت کے لیے اسکا ذخیرہ بنا دیتا ہے یا اس جیسی بُرائی اس سے دور کر دیتا ہے وفی روایۃ یا تو جو اسنے مانگا ہے وہ دے دیتا ہے یا کوئی آنیوالی بلائی روک دیتا ہے۔ جبکہ گناہ یا قطع رحمی کی دُعا نہ ہو۔ موضح میں ہے بندگی کی شرط ہے اپنے رب سے مانگنا نہ مانگنا غرور ہے اگر دنیا نہ مانگے تو مغفرت ہی مانگے اور اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالٰے پکار کو پہنچتا ہے سو برحق بات ہے مگر یہ نہیں کہ ہر بندے کی ہر دعا قبول کرے اسکی مرضی موافق۔ مالک ہے اپنی خوشی کرتا ہے

ف ٥ ان آیات میں احسانات و انعامات الٰہیہ کا بیان ہے کہ رات کی ٹھنڈ اور تاریکی میں عموماً لوگ سوتے اور آرام کرتے ہیں۔ جب دن ہوتا ہے تو تازہ دم ہو کر اسکے اجالے میں اپنے کاروبار میں مشغول ہیں اسکے دیکھنے بھالنے چلنے پھرنے کے لیے مصنوعی روشنیوں کی چنداں ضرورت نہیں۔ منعم حقیقی کی حق شناسی یہ تھی کہ قول و فعل اور جان و دل سے اسکا شکریہ ادا کرتے مثل مشہور ہے جسکا کھائیے اسی کا گائیے بہت سے لوگ خدا کا دیا ہوا کھا کر بجائے شکر اسکی عبادت کے شریک کرتے ہیں۔ غیر خدا کو پوجنا بڑی حماقت ہے۔ خدا کی نمک حرامی نہیں تو اور کیا ہے سچ ہے اللہ تعالیٰ تو بڑے ہی فضل و کرم والا ہے لیکن اکثر لوگ رب کے ناشکرے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا

ساتھ نشانیوں اللہ کے انکار کرتے اللہ وہ شخص ہے جس نے کیا واسطے تمہارے زمین کو جگہ قرار

انکار کیا کرتے تھے (سنو) اللہ وہی ہے جس نے زمین کو آرام گاہ بنایا اور آسمان کو

وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ

اور آسمان کو خیمہ اور صورت بنائی تمہاری پس اچھی کیں صورتیں تمہاری اور رزق دیا تم کو

چھت قرار دیا۔ اور تمہاری شکلوں کو بنایا سو کیسی ہی بہترین شکلیں بنائیں۔ اور تمہیں حلال

مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ

پاکیزہ یہ ہے اللہ پروردگار تمہارا پس بہت برکت والا ہے اللہ پروردگار

اشیاء کھانے پینے کو دیں (سنو) اللہ تمہارا رب ہے سو کیا برکت والا ہے۔ اللہ (جو) تمام

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ هُوَ الْحَيُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ

عالموں کا وہ ہے زندہ نہیں کوئی معبود مگر وہ پس پکارو اس کو خالص کر کر

جہانوں کا رب ہے وہی ہے ہمیشہ زندہ رہنے والا جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ سو اسی کی عبادت اخلاص

لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۵﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ

واسطے اس کے عبادت سب تعریف واسطے اللہ پروردگار عالموں کے ہے تو کہہ تحقیق میں منع کیا گیا ہوں

سے کرو تمام حمد و ثنا اسی اللہ کے لئے ہے جو تمام جہان کا رب ہے کہہ دیجئے کہ مجھے منع کیا گیا ہے کہ

اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ

یہ کہ عبادت کروں ان کی جن کو پکارتے ہو سوا اللہ کے جب آ گئیں میرے پاس

میں ان کی عبادت کروں جن کو تم اللہ کی بجائے پکارتے ہو جبکہ میرے رب کے روشن نشانات

الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ؗ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۶﴾

دلیلیں ظاہر پروردگار میرے سے اور حکم کیا گیا ہوں میں یہ کہ مطیع ہوں واسطے رب عالموں کے

اور واضح احکام آ چکے ہیں اور مجھے حکم مل چکا ہے کہ میں اس کا فرمانبردار ہو جاؤں جو تمام جہان کا رب ہے

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ

وہی ہے جس نے پیدا کیا تم کو مٹی سے پھر نطفہ سے پھر

وہ وہ ذات ہے جس نے تم کو مٹی سے پھر منی کے قطرے سے پھر گوشت کے ایک لوتھڑے سے پیدا کیا پھر

عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ

خون بستہ سے پھر نکالتا ہے تم کو بچہ پھر تا پہنچو تم جوانی اپنی کو پھر

تمہیں بچہ بنا کر باہر نکالتا ہے۔ پھر (زندہ رکھتا ہے) تاکہ تم جوان ہو جاؤ پھر

لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْۤا

تاکہ ہو جاؤ بڈھے اور بعض تم میں سے وہ ہے کہ مر جاتا ہے پہلے اس سے اور تو کہ پہنچو

(لمبی عمر دیتا ہے) تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور تم میں سے بعض کو اوائل عمر ہی میں وفات دے دی جاتی ہے اور بعض کو

اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ

وقت مقرر کو اور تو کہ تم عقل پکڑو وہی ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے

(عمر طبعی تک زندہ رکھا جاتا ہے) تاکہ تم ایک مقررہ وقت تک پہنچو اور ان باتوں کو سمجھو وہ وہ ہے جو مارتا ہے اور زندہ رکھتا ہے

حل لغات

لے ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا۔ انسان کی عمر کے تین مراحل ہیں ایک طفولیت دوسرے جوانی تیسرے شیوخت اور ترتیب صحیح اور مطابق عقل بھی ہے کیونکہ آدمی اپنی آغاز عمر میں بڑھتا اور نشوونما پاتا ہے اور اسی کو طفولیت کہتے ہیں۔ پھر وہ کمال قوت کو پہنچتا ہے بغیر ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ١ سب جانوروں سے انسان کی صورت بہتر اور سب کی روزی سے اسکی روزی ستھری۔ موضح **ف ٢** کہا ابن جریرؒ نے ایک جماعت اہل علم سے منقول ہے کہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کے پڑھنے والوں کو ساتھ ہی اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ بھی پڑھنا چاہیے تاکہ اس آیت پر عمل ہو جائے۔ ابن عباسؓ سے بھی اسی کے مطابق آیا ہے۔ عبداللہ بن زبیرؓ ہر نماز کے پیچھے سلام پھیرنے کے بعد لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ ۔ لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعۡبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ لَهُ النِّعۡمَةُ وَلَهُ الۡفَضۡلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الۡحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ وَلَوۡ كَرِهَ الۡكٰفِرُوۡنَ ۔ پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ کلمات بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے (ابن کثیر۔ مشکوٰۃ۔ مسلم) فائدہ: قرآن شریف کی پانچ سورتیں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد الحمد للہ سے شروع ہوتی ہیں۔ فاتحہ، انعام، کہف، سبا، فاطر۔ اور کلمہ الحمد للہ بشمول ان آیتوں کے جن میں رب العالمین بھی ساتھ ہے تمام قرآن شریف میں بائیس دفعہ آیا ہے۔ فللہ الحمد صرف ایک بار اور ضمیر مجرور مقدم کے ساتھ یعنی لہ الحمد چار بار اور ان صورتوں کے علاوہ دیگر صیغوں میں حمد الٰہی کا ذکر بیش از بیش ہے جن میں کوئی تیرہ مقامات پر تسبیح اور حمد کا اکٹھا ذکر ہے حمد اس تعریف کو کہتے ہیں جو محمود کی تعظیم کے ارادہ سے اسکے کسی اچھے وصف پر کی جائے جو اسکے اختیار میں ہو نعمت کے مقابلہ میں جو ثنا اور تعریف کی جائے اسے شکر کہتے ہیں۔ پس حمد اپنے متعلق کے لحاظ سے شکر سے عام ہے اور شکر بلحاظ مورد کے حمد کی نسبت عام ہے۔ کیونکہ حمد صرف زبان سے ہوتی ہے اور یہ شکر کی ایک شاخ ہے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ كَلِمَةُ الشُّكۡرِ، مشکوٰۃ۔ یعنی الحمد للہ شکر کا کلمہ ہے بلکہ فرمایا الحمد رَأۡسُ الشُّكۡرِ وَمَا شَكَرَ اللّٰهَ عَبۡدٌ لَمۡ يَحۡمَدۡهُ۔ یعنی الحمد للہ شکر کا سر ہے اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی حمد نہیں کی اسنے شکر بھی نہیں کیا۔ اسی معنی میں حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے بڑھاپے میں اولاد کی نعمت ملنے پر کہا اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِيۡ وَهَبَ لِيۡ عَلَى الۡكِبَرِ اِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ۔ ا پ ۱۳ سورہ ابراہیم یعنی سب تعریف کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور وہ ہر طرح کے شکر کا مستحق ہے جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق دیئے۔ الحمد للہ پر جو الف لام ہے وہ تعریف کے لئے ہے یعنی ہر قسم کا مفہوم کلی جسے حمد کہہ سکیں اور ہر نوع جو اس کے ماتحت ہے وہ لِلّٰہ صرف اللہ ہی کے لئے ہے یہ خبر ہے۔ الحمد مبتدا کی اور یہیں لام جارہ اختصاص کے لئے یا استحقاق کیلئے ہے تو الحمد للہ کے معنی ہوئے ہر قسم کی حمد اللہ ہی کے لئے خاص ہے یا ہر قسم کی حمد کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ چنانچہ سورہ جاثیہ میں لفظ اللہ کو مقدم کر کے حمد کو اللہ کے لئے مخصوص کر دیا۔ جیسے فرمایا فَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الۡاَرۡضِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ (۲۵) یعنی اللہ ہی کے لئے ہر قسم کی حمد ہے جو آسمانوں کا رب ہے اور زمین کا بھی غرض تمام جہان کا رب ہے۔ رب اصل میں مصدر ہے بمعنی پرورش کرنا لیکن بنا بر مبالغہ اسم فاعل کے معنی میں مستعمل ہے۔ (اقتباس از واضح البیان مولانا محمد ابراہیم میر صاحب سیالکوٹی مرحوم)

ف ٣ لِتَبۡلُغُوۡٓا اَشُدَّكُمۡ ۔ یہ وہ حالت ہے جس میں قوت عقل جمع ہوتی ہے تیس برس کی عمر سے کر چالیس برس تک اور اس وقت میں آدمی کمال کو پہنچتا ہے۔ پھر بعد اس کے قوت اور عقل کم ہونے لگتی ہے اور شیخ وہ ہے جو چالیس برس سے گزر جاوے یعنی ماں کے پیٹ سے نکلنے کے بعد انسان پر تین حالتیں آتی ہیں ایک بچپن کی حالت جس میں بڑھتا اور پروان چڑھتا ہے دوسری جوانی جس میں وہ پورا قوی ہوتا ہے تیسری یہ کہ بڑھاپا جس میں کمزور ہو جاتا ہے (رفیع) شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں۔ یعنی سوچو اتنے احوال (اور دورانیہ) تم پر گزرے ممکن ہے ایک حال اور بھی گزرے وہ مر کر جینا ہے تو آخر اسے کیوں محال سمجھتے ہو۔

★ اسلئے کہ کسی طرح کا ضعف لاحق ہو اور اسی کو شباب اور جوانی کہتے ہیں اسکے بعد اس میں ضعف کے آثار پیدا ہوتے ہیں اور اسی کو شیخوخت کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَإِذَا قَضَىٰٓ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿٦٨﴾ ع أَلَمْ تَرَ إِلَى

پس جب کہ مقرر کرتا ہے کچھ کام پس سوائے اسکے نہیں کہتا ہے اسکو ہو جا . پس وہ ہو جاتا ہے - کیا نہیں دیکھا تو نے طرف

جب وہ کسی بات کا فیصلہ کرلیتا ہے تو اس کو صرف اتنا کہہ دیتا ہے کہ ہو جا - پس وہ ہو جاتی ہے کیا آپ نے ان لوگوں

ٱلَّذِينَ يُجَٰدِلُونَ فِىٓ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ ﴿٦٩﴾ ٱلَّذِينَ

ان لوگوں کے کہ جھگڑتے ہیں بیچ نشانیوں اللہ کے کہاں سے پھیرے جاتے ہیں وہ وہ لوگ کہ

کو نہیں دیکھا جو اللہ کے نشانات و احکام کے بارے میں جھگڑتے ہیں دیکھو تو وہ کدھر پھیرے چلے جا رہے ہیں یعنی وہ لوگ

كَذَّبُوا۟ بِٱلْكِتَٰبِ وَبِمَآ أَرْسَلْنَا بِهِۦ رُسُلَنَا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٧٠﴾

جھٹلاتے ہیں کتاب کو اور اس چیز کو کہ بھیجا ہم نے ساتھ اسکے پیغمبروں اپنوں کو پس البتہ جانیں گے

جنہوں نے کتاب کو جھٹلایا جو ہم نے اپنے رسولوں کے ذریعے بھیجی سو عنقریب انکو معلوم ہو جائیگا

إِذِ ٱلْأَغْلَٰلُ فِىٓ أَعْنَٰقِهِمْ وَٱلسَّلَٰسِلُ يُسْحَبُونَ ﴿٧١﴾ فِى

جس وقت کہ طوق ہوں گے بیچ گردنوں انکی کے اور زنجیریں کھینچے جاویں گے بیچ

جب طوق انکی گردنوں میں (پڑے ہونگے) اور زنجیریں (انکے پاؤں میں) اور کھینچے جا رہے ہونگے کھولتے ہوئے

ٱلْحَمِيمِ ثُمَّ فِى ٱلنَّارِ يُسْجَرُونَ ﴿٧٢﴾ ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا

پانی گرم کے پھر بیچ آگ کے جھونکے جاویں گے پھر کہا جاویگا واسطے انکے کہاں ہیں وہ جو

پانی میں - پھر آگ میں انکو جھونکا جائیگا . پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ جن کو تم

كُنتُمْ تُشْرِكُونَ ﴿٧٣﴾ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ قَالُوا۟ ضَلُّوا۟ عَنَّا بَل لَّمْ

تھے تم شریک کرتے سوائے اللہ کے کہیں گے کھوئے گئے ہم سے بلکہ نہ

شریک ٹھہرایا کرتے تھے وہ کہاں ہیں (یعنی اللہ کے سوا) (وہ کہاں ہیں) وہ جواب دینگے کہ وہ سب کھوئے گئے . بلکہ ہم تو

نَكُن نَّدْعُوا۟ مِن قَبْلُ شَيْـًٔا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ ٱللَّهُ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿٧٤﴾

تھے ہم پکارتے سوائے اللہ کے پہلے اس سے کچھ اسی طرح گمراہ کرتا ہے اللہ کافروں کو یہ

اس سے پہلے کسی کو پکارا ہی نہ کرتے تھے - اسی طرح اللہ کافروں کو راہ بھلاتا ہے

ذَٰلِكُم بِمَا كُنتُمْ تَفْرَحُونَ فِى ٱلْأَرْضِ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ وَبِمَا

بسبب اسکے کہ تھے تم خوش ہوتے بیچ زمین کے ناحق اور بسبب

عذاب تمکو اس لئے ہوا کہ تم دنیا میں بلاوجہ خوشیاں منایا کرتے تھے اور اس لئے

كُنتُمْ تَمْرَحُونَ ﴿٧٥﴾ ٱدْخُلُوٓا۟ أَبْوَٰبَ جَهَنَّمَ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۖ

اسکے کہ تھے تم اتراتے داخل ہو دروازوں میں دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے بیچ اسکے

کہ (بلاوجہ) تم اترایا کرتے تھے . (کہا جائیگا کہ) دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ - اور ہمیشہ وہاں رہو .

فَبِئْسَ مَثْوَى ٱلْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٧٦﴾ فَٱصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ

پس بری ہے جگہ تکبر کرنے والوں کی پس صبر کر تحقیق وعدہ اللہ کا

غرض (دیکھو کہ) متکبروں کا ٹھکانا کیا برا ہے سو آپ صبر سے کام لیں بلاشبہ اللہ کا وعدہ

حَقٌّ ۚ فَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ ٱلَّذِى نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ

حق ہے پس اگر دکھلا دیں ہم تجھ کو بعض وہ چیز کہ وعدہ دیتے ہیں ہم انکو یا قبض کرلیویں تجھ کو

سچا ہے پس اگر ہم آپ کو اس عذاب کے کچھ حصے دکھا دیں جس کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں یا آپکو وفات

حل لغات

لہ اَلَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِالْکِتٰبِ ۔ یہ پہلے الذین سے بدل واقع ہوا ہے ۔ لہ وَالسَّلٰسِلُ ۔ سلاسل جمع ہے سلسلہ کی اور سلسلہ کہتے ہیں زنجیر کو لہ یُسْحَبُوْنَ فِی الْحَمِیْمِ
ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ ۔ یسحبون لیا گیا ہے سحب سے اور سحب کہتے کسی چیز کے گھسیٹنے کو یسجرون ماخوذ ہے سجر سے اور سجر کہتے ہیں تنور کو ایندھن سے بھر دینے کو ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ۱ کہا ابن زید نے کہ ان سے مراد مشرک ہیں جیسا کہ اگلی آیت سے معلوم ہوتا ہے اور کہا قرطبی نے اکثر مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت فرقہ قدریہ کے حق میں اتری ہے جو اللہ کی تقدیر کے منکر ہیں (فتح)

ف ۲ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی پھر سر کی کھوپڑی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اگر اتنا شیشے کا ٹکڑا آسمان سے زمین کی طرف جو پانچ سو برس کی راہ ہے چھوڑا جائے تو رات سے پہلے پہلے زمین پر آ پہنچے اور اگر یہی ٹکڑا زنجیر کے سرے سے چھوڑا جائے تو البتہ چالیس برس تک چلتا رہے اور تہ تک نہ پہنچے (فتح) اس سے معلوم ہوا کہ جہنم کی زنجیریں زمین و آسمان کی مسافت سے بھی زیادہ نہایت طویل اور دراز ہونگی۔

ف ۳ گم ہوگئے ہم سے یعنی نظر نہیں آتے یہ کہنا انکا اپنے معبودوں سے ملنے کے پہلے سے ہوگا یا یہ معنی کہ جو امید ہم ان معبودوں سے رکھتے تھے وہ ضائع ہو گئی (جامع) یعنی شرک سے انکار کریں گے جیسا کہ اور آیت میں ہے وَاللّٰہِ رَبِّنَا مَا کُنَّا مُشْرِکِیْنَ۔ یا یہ معنی کہ ہم جو انکی پرستش کرتے تھے تو وہ سب ضائع اور بے فائدہ تھی۔ جیسا کہ کوئی شخص جسکی محنت ضائع ہو جاوے کہتا ہے کہ میں نے تو کچھ نہ کیا یونہی بے فائدہ ٹکریں مارتا رہا موضح میں ہے کہ اول مکر ہو چکے تھے کہ ہم نے شرک نہیں پکڑا اب گھبرا کر منہ سے نکل جائے گا۔ پھر سنبھل کر انکار کریں گے تو انکا انکار اللہ نے جھٹلا دیا یعنی یہ ظاہر کر دیا اس حکایت سے۔

ف ۴ یعنی عذاب اس وجہ سے ہے کہ تم دنیا میں اللہ و رسول کی معاصی و مخالفت کر کے خوش ہوتے۔ فرشتے کہیں گے یہ بدلہ ہے اسکا جو تم دنیا میں حق کے سامنے بوجہ مالدار ہونے کے اینٹھے اینٹھے اور تکبر پر کمربستہ رہتے تھے۔ لو اب آجاؤ جہنم میں ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ جسقدر تکبر کرتے تھے آج اتنے ہی ذلیل و خوار ہوگئے جتنے بڑے تھے اتنے ہی گر گئے۔ ترجمان القرآن۔ قیامت میں نافرمانوں کی حسرت و ندامت کا بیان صفحہ ۳۲۵ میں بھی بیان کیا گیا ہے۔

بولا کرتے ہیں مجمع التنویر ازا ماذہ بالوقود۔ خالص اور دلسوز دوست کو حمیم اسی واسطے کہتے ہیں کہ وہ محبت سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔

ڪہ ذٰلِکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ ۔۔ فرح اور مرح دونوں کے معنی قریب قریب ہیں یعنی خوش ہونا اور اترانا لیکن مرح میں مبالغہ اور کثرت ہے۔

ڪہ فَاِمَّا نُرِیَنَّکَ اما اصل میں مرکب ہے اِنْ شرطیہ اور مَا زائدہ سے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿٧٧﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم

پس طرف ہمارے پھیرے جاویں گے ف۱ اور البتہ تحقیق بھیجے تھے ہم نے کتنے پیغمبر پہلے تجھ سے بعض انہیں سے

وہیں پس تو پھر بھی ان سب کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہو اور بیشک بلاشبہ کئی رسول آپ سے پہلے بھیجے ان میں سے بعض تو وہ ہیں جن کا

مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَ

وہ ہے کہ قصہ بیان کیا ہم نے اوپر تیرے اور بعض انہیں سے وہ شخص ہے کہ نہیں بیان کیا ہم نے قصہ اسکا اوپر تیرے اور

ہم نے آپ سے ذکر کیا ہو اور بعض وہ ہیں جن کا ہم نے آپ سے ذکر نہیں کیا اور کسی

مَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ فَإِذَا جَاءَ

نہ تھا مقدور کسی رسول کو یہ کہ لے آوے کوئی نشانی مگر ساتھ حکم اللہ کے پس جب آیا

رسول کے لئے ممکن نہیں کہ وہ کوئی نشان یا حکم اللہ کی اجازت کے بغیر لے آئے سو جب اللہ کا

أَمْرُ اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ﴿٧٨﴾ اللَّهُ ع ۱۴

حکم خدا کا فیصل کیا گیا ساتھ حق کے اور ٹوٹے میں پڑے اس وقت جھوٹے ف۲ اللہ وہ

حکم آجائے گا (تو) حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ ہو جائے گا۔ اور جھوٹے لوگ اس وقت خسارے میں رہیں گے اللہ وہ

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٧٩﴾

شخص ہے کہ بنائے واسطے تمہارے چارپائے تو کہ سوار ہو بعضے انکے پر اور بعضے انہیں سے کھاتے ہو۔ ف۳

ہے جس نے تمہارے لئے چارپائے بنائے تاکہ تم ان میں سے بعض کو سواری کے کام میں لاؤ۔ اور انہیں بعض کو تم کھاتے ہو

وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ

اور واسطے تمہارے بیچ ان کے بہت فائدے ہیں اور تو کہ پہنچ جاؤ اوپر انکے حاجت کو کہ بیچ سینوں تمہارے کے

اور تمہارے لئے انہیں کئی اور منافع ہیں اور یہ بھی کہ ان پر سوار ہو کر تم اس مقصد تک پہنچو جو تمہارے سینوں کے اندر ہے اور انپر

وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ﴿٨٠﴾ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَأَيَّ

ہے اور اوپر انکے اور اوپر کشتیوں کے سوار کئے جاتے ہو اور دکھلاتا ہے تمکو نشانیاں اپنی پس کون سی

اور کشتیوں پر تم کو اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جاتا ہے اور وہ تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے۔ پھر

آيَاتِ اللَّهِ تُنكِرُونَ ﴿٨١﴾ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا

نشانیوں اللہ کی کو انکار کرو گے کیا پس نہیں سیر کی انہوں نے بیچ زمین کے پس دیکھیں

اللہ کی کس نشانی سے تم انکار کرو گے کیا انہوں نے دنیا میں چلکر نہیں دیکھا کہ جو لوگ ان سے قبل ہو گزرے ہیں

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَ

کیونکر ہوا آخر کام ان لوگوں کا جو پہلے انکے تھے تھے زیادہ تر ان سے اور

انکا انجام کیسا ہوا وہ اپنے تعداد میں زیادہ تھے اور طاقت و قوت میں بڑھ کر تھے اور

أَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا

سخت تر قوت میں اور نشانیوں میں بیچ زمین کے پس نہ کفایت کیا ان سے اس چیز نے کہ تھے

انہوں نے دنیا میں (اپنے) زیادہ آثار باقیہ چھوڑے سو انکے یہ اعمال کچھ بھی انکے کام نہ

يَكْسِبُونَ ﴿٨٢﴾ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا

کماتے وف۴ پس جب آئے انکے پاس پیغمبر انکے ساتھ دلیلوں ظاہر کے خوش ہوئے ساتھ اس چیز کے

آئے غرض جب انکے پاس انکے رسول کھلے دلائل لے کر آئے تو وہ اپنی علمی قابلیت پر بہت نازاں

حل لغات ــ ۱ فَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ یہ اِمَّا نُرِيَنَّكَ اور اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ دونوں کا جواب ہے والمعنى اِن نُعَذِّبْهُمْ فِي حَيَاتِكَ اَوْ لَمْ نُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّا نُعَذِّبُهُمْ فِي الْآخِرَةِ اَشَدَّ الْعَذَابِ وَاَفْظَعَ ۲ وَخَسِرَ هُنَالِكَ. ہنالک اصل میں تو اسم مکان کے لیے وضع کیا گیا ہے مگر یہاں اسم زمان ہے ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ اللہ نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا۔ ہمارے ملک پنجاب میں ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی مسیحیت کا مدعی ہوا اسنے اپنی صداقت کے متعلق بہت سی پیشگوئیاں کیں جن میں سے بعض اس کی زندگی سے وابستہ تھیں مثلاً ایک عورت سے نکاح کا اعلان کیا اور کھلے لفظوں شائع کیا کہ وہ زندگی میں میرے نکاح میں آئے گی (دیکھو رسالہ دستہ شہادت القرآن؟ مصنفہ مرزا صاحب قادیانی ص بلکہ اس سے اولاد بھی پیدا ہوگی۔ رسالہ ضمیمہ انجام آتھم ص وغیرہ (مصنفہ مرزا صاحب) اور بھی چند واقعات کا اپنی زندگی میں وقوع پذیر ہونا بتلایا تھا لیکن جب یہ واقعات ان کی زندگی میں رونما نہ ہوئے اور مخالفوں کی طرف سے اعتراضات کی بھرمار ہوئی تو انکے مریدوں نے جواب دیا کہ انبیاء اور ملہمین کی ساری پیشگوئیاں ان کی زندگی میں پوری نہیں ہوجایا کرتیں بلکہ بعض انکی زندگی میں پوری ہوتی ہیں اور بعض ان کے مرنے کے بعد ہوتی ہیں۔ اس دعوی پر یہ آیت اور اس مضمون کی دوسری آیات انہوں نے پیش کیں کہا کہ دیکھو ان آیات میں صاف ذکر ہے کہ جن باتوں کا خدا مومنوں سے وعدہ کرتا ہے ان میں سے نبی کی زندگی میں بعض کا پورا ہونا ضروری ہے سب کا نہیں **جواب** ان لوگوں نے دھوکہ کھایا ہے یا دھوکہ دیا ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ تمام جزیرۂ عرب نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی زندگی میں فتح ہوگیا (ابن کثیر) منکروں کو دو قسم کے عذابوں سے ڈرایا جاتا ہے کچھ تو انکی زندگی میں واقع ہونے والے ہوتے ہیں اور کچھ آخرت میں ہوتے ہیں۔ ارشاد الٰہی ہے۔ وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ الخ یعنی ہم (خدا) ان کفار کو بڑے عذاب سے پہلے ادنیٰ عذاب پہنچاتے ہیں تاکہ یہ لوگ سچائی کی طرف رجوع کریں نیز ارشاد ہے۔ لَّهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ یعنی ان کافروں کے لیے دنیا میں عذاب ہے اور آخرت میں بھی بڑا سخت عذاب ہے اور انکو اللہ سے کوئی بچانے والا نہیں۔ آیت زیر بحث میں جو بعض کا ذکر ہے یہ ان مجموعہ عذابوں کا حصہ نہیں جو کفار کو بتائے گئے تھے جن میں سے بعض دنیا سے اور بعض آخرت سے متعلق تھے اس لیے مذکور ہوا کہ بعض تم کو دکھائیں گے۔ کیونکہ دوسرے بعض کے دکھانے کا ظرف زمان دار دنیا نہیں بلکہ دار آخرت ہے مگر مرزا صاحب قادیانی کی پیشگوئیوں پر اعتراض ہے وہ تو خاص دنیا میں ہونے والی ہیں بلکہ مرزا صاحب کا مدعی الہام کی ذات خاص سے تعلق رکھنے والی ہیں کیونکہ نکاح کا ہونا یا ان کی زندگی میں کسی اور کا مرنا وغیرہ یہ ایسے واقعات ہیں کہ خصوصیت سے مدعی کی زندگی چاہتے ہیں اس قسم کی پیشگوئیوں کو اس آیت سے کوئی تعلق نہیں واللہ اعلم (ثنائی ص٦٥-٦٦)

ف۲ مسند احمد وغیرہ میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے کہ کل نبی ایک لاکھ چوبیس ہزار گزرے ہیں جن میں سے تین سو تیرہ رسول ہوئے بعض روایتوں میں اس سے بھی کم و بیش کا ذکر ہے۔ اصل تعداد اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے ہر ملک ہر ولایت میں اللہ کے پیغمبر آچکے اور لوگوں کو توحید و راست بازی کی ہدایت کر چکے ہیں۔ بہر حال جن کے نام معلوم ہیں ان پر تفصیلاً اور جنکے نام وغیرہ معلوم نہیں ان پر اجمالاً ایمان لانا ضروری ہے۔ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ۔ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔ آمین۔ پھر فرمایا یعنی اللہ کے سامنے سب عاجز ہیں رسولوں کو بھی یہ اختیار نہیں کہ جو معجزہ چاہیں دکھلا دیا کریں۔ صرف وہی نشانات دکھلا سکتے ہیں جس کی اجازت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو پس جس وقت اللہ کا حکم پہنچتا ہے تو رسولوں اور انکی قوموں کے درمیان منصفانہ فیصلہ کردیا جاتا ہے۔ اسوقت رسول سرخرو اور کامیاب ہوتے ہیں اور باطل پرستوں کے حصے میں ذلت و خسران کے سوا کچھ نہیں آتا۔ موضح القرآن۔

ف۳ چار پائے یعنی اونٹ بھیڑ، بکری، گائے۔ چنانچہ اونٹ سے کئی فائدے ہیں اس پر سوار ہونا اور بوجھ لاد کر دور دراز کے سفروں میں کو بیچ کرنا گوشت کھانا، دودھ پینا اور اس کے بالوں سے نہایت گرم کپڑے وغیرہ بنتے ہیں اور گائے کا گوشت، دودھ اور کھیتی کے کام آتی ہے اور بھیڑ بکری گوشت دودھ کے لیے ہے اور انکی پشم سے نہایت عمدہ قیمتی دوشالے بنتے ہیں اور ان سب کے چمڑے (کھال) سے بہت سی چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ (ابن کثیر)

ف۴ مقصود یہ ہے کہ کافر جو اللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑا کرتے ہیں اور انکے سینے میں کبر بھرا ہوا ہے تو اسکا سبب یہ ہے کہ ریاست مال و جاہ کے حاصل کرنے میں لگے ہیں اور جو کوئی ان باتوں کی طلب میں حق کو چھوڑے اسنے آخرت کو دنیا کے بدلے بیچ ڈالا ہے اور یہ طریقہ خراب ہے اسلیئے کہ دنیا فنا ہونیوالی ہے اور اس آیت میں فرمایا کہ اگر زمین میں سیر کرکے دیکھیں تو معلوم کریں کہ سابقہ منکرین جنکا مال، ترجہ اور قوت انسے زیادہ تھی وہ کیسے ہلاک ہوئے ان کا مال و جاہ کچھ کام نہ آیا جب انکا یہ حال ہوا تو مال و جاہ انکو کیا فائدہ دیگا۔ تفسیر

استعارہ کیا گیا والمعنی وقت مجی امر اللہ۔ ٥ فَأَيَّ آيَاتِ اللَّهِ تُنكِرُونَ۔ ای منصوب ہے تنکرون کی وجہ سے اور اگرچہ اسکا تانیث کے ساتھ بھی استعمال جائز ہے مگر یہ استعمال نہایت قلیل ہے کیونکہ مذکر و مونث کا تفرقہ اسماء غیر صفات میں نادر ہے اور ای میں اسکے ابہام کی وجہ سے اور بھی زیادہ نادر ہے فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ۔ پہلا ما نافیہ اور دوسرا مصدریہ ای لم یغن عنہم کسبہم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عِندَهُم مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٨٣﴾

کہ نزدیک انکے تھی علم سے اور گھیر لیا انکو اس چیز نے کہ تھے ساتھ اسکے ٹھٹھا کرتے ف

ہوئے۔ اور (رسولوں کا) جو وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہی ان پر الٹ پڑا

فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ وَكَفَرْنَا بِمَا

پس جب دیکھا انہوں نے عذاب ہمارا کہا انہوں نے ایمان لائے ہم ساتھ اللہ اکیلے کے اور کافر ہوئے ہم ساتھ اس چیز

سو جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم خدائے یگانہ پر ایمان لائے۔ اور ان سب کا انکار کرتے ہیں

كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ ﴿٨٤﴾ فَلَمْ يَكُ يَنفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا

کے تھے ہم ساتھ اسکے شریک کرتے ف پس نہ تھا کہ نفع کرتا انکو ایمان انکا جب دیکھا انہوں

جن کو ہم خدا کا شریک ٹھہراتے تھے مگر انکے ایمان نے انکو نفع نہ دیا۔ جب انہوں نے ہمارے

بَأْسَنَا ۖ سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ ۖ وَخَسِرَ

نے عذاب ہمارا عادت اللہ کی جو تحقیق گزر گئی ہے بیچ بندوں اسکے کے اور زیاں پایا

عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ یہ اللہ کا قانون ہے جو اسکے بندوں میں ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور یہاں

هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ ﴿٨٥﴾ ع

اسی جگہ کافروں نے ف

کافر ہی خسارہ میں رہے

ع ۹

سُورَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ

سورہ حم السجدہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی ہے اور اسکی چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں

سورہ حم السجدہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿٢﴾ كِتَابٌ فُصِّلَتْ

ف اتاری ہوئی ہے بخشنے والے مہربان کی طرف سے کتاب ہے کہ جدا کی گئی ہیں

حم ۔ یہ رمز ہے اور مہربان خدا کی طرف سے اتری ہے (یہ ایسی) کتاب ہے کہ اسکے حکموں کو کھول

آيَاتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٣﴾ بَشِيرًا وَنَذِيرًا

آیتیں اسکی قرآن عربی ہے واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہیں خوشخبری دینے والی اور ڈرانے والی

کھول کر بیان کیا گیا ہے قرآن عربی زبان میں ہے ۔ ایسی کتاب جو نیکو کاروں کو خوشخبری سنانے والی اور بدکاروں کو

فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿٤﴾ وَقَالُوا قُلُوبُنَا

پس منہ پھیر لیا بہتوں انکے نے پس وہ نہیں سنتے اور کہا انہوں نے دل ہمارے

ڈرانے والی ہے لیکن ان میں سے اکثروں نے اس سے منہ پھیر لیا سو وہ اس کو سمجھتے ہی نہیں اور انہوں نے کہا کہ ہمارے دل

فِي أَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ وَفِي آذَانِنَا وَقْرٌ وَمِن بَيْنِنَا

بیچ پردوں کے ہیں اس چیز سے کہ پکارتا ہے تو ہمکو طرف اسکے اور بیچ کانوں ہمارے کے بوجھ ہے اور درمیان ہمارے

اس چیز سے جس کی طرف تو ہمکو دعوت دیتا ہے پردوں میں ہیں اور ہمارے کانوں میں گرانی ہے اور ہمارے اور تیرے درمیان ایک پردہ ہے

حل لغات

لہ كِتَابٌ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ. کتاب اسم ہے اور جمع کے معنی سے لیا گیا ہے یعنی یہ ترکیب جمع کے معنی پر دلالت کرتی ہے جسطرح کتیبہ لشکر کو کہتے ہیں کیونکہ اس میں بہت سے آدمی جمع ہوتے ہیں۔ قرآن کو کتاب کہنے کی یہی وجہ ہے کہ اس میں علوم اولین و آخرین جمع ہیں۔ لہ قُرْآنًا عَرَبِيًّا قرآن بنا بر اختصاص یا مدح کے منصوب ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ۱ کہا رازی نے کہ اس علم سے فلاسفہ اور دہریوں کے علم مراد ہیں اسلئے کہ وہ اللہ کے کلام سے تو انکار کرتے ہیں اور پیغمبروں کے علم کو اپنے علم سے حقیر جانتے ہیں۔ بسقراط کی بات کرتے ہیں کہ اسکو موسیٰ علیہ السلام کی خبر پہنچی تو لوگوں نے کہا کیا اچھا ہو اگر تو اسکے پاس چلا جاوے اور انکی صحبت سے فائدہ اٹھاوے اسنے کہا کہ ہم تہذیب والے ہیں (یعنی ہمارے اخلاق پسندیدہ ہیں ہم کو حاجت نہیں کہ کسی مہذب شخص کے پاس جاکر تہذیب حاصل کریں ۱۲ ابن کثیر۔ مقصد یہ کہ اللہ تعالیٰ نے امم سابقہ کے انجام کی خبر دی ہے جنہوں نے رسولوں کی تکذیب کی گو وہ قوی اور مالدار تھے مگر کوئی چیز انکے کام نہ آئی۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچا سکی وہ اپنے من گھڑت علوم وفنون پر مغرور تھے علم آسمانی کو حقیر وصغیر سمجھتے تھے اب بھی جو کوئی کتاب وسنت کے مسئلوں کو جھٹلائے قرآن وحدیث سے ناواقف ہو منطق فلسفہ وریاضی وغیرہ پڑھ کر اترائے۔ علمائے عاملین وماہرین کتاب وسنت کو حقیر وذلیل سمجھے علم حدیث میں منطقیوں اور فلسفیوں کی سی تاویلات فاسدہ کرے وہ انہیں کا بھائی ہے۔ فائدہ ستاریہ

ف ۲ یعنی جس وقت آفت آنکھوں کے سامنے آگئی اور عذاب الٰہی کا معاینہ ہونے لگا تب ہوش آئی اور ایمان و توبہ کی سوجھی۔ اب پتہ چلا کہ اکیلے خدائے بزرگ ہی سے کام چلتا ہے۔ جن ہستیوں کو خدائی درجہ دے رکھا تھا سب عاجز اور بیکار ہیں۔ ہماری سخت حماقت اور گستاخی تھی کہ ان چیزوں کو تخت خدائی پر بٹھا دیا تھا۔ فائدہ ثنائیہ

ف ۳ یعنی اب پہچاننے اور تقصیر کا اعتراف کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ایمان و توبہ کا وقت گزر چکا۔ عذاب دیکھ لینے، غرغرہ لگ جانے جان گلے میں آپہنچنے، فرشتے کو دیکھنے پر تو ہر کسی کو بے اختیار یقین آجاتا ہے مگر یہ یقین موجب نجات نہیں نہ اس یقین کی بدولت آیا ہوا عذاب ٹل سکتا ہے نہ ایسے وقت کی توبہ قبول ہے۔

ف ۴ ایک مرتبہ عتبہ بن عامر نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس آیا اور آپ کو دولت، عورت کا لالچ دے کر اشاعت توحید و اسلام سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ جواب میں نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے اس سورت کی چند آیات تلاوت فرمائیں پھر وہ ناامید ہو کر چلا گیا۔

★ تقدیر عبارت یوں ہوگی اریدبہذا الکتاب المفصل قرآنا من صفۃ کیت وکیت۔ ۱ے قُلُوْبُنَا فِیْٓ اَکِنَّۃٍ۔ اکنہ جمع ہے کنان کی جسطرح اغطیہ غطاء کی۔ اور کنان کہتے ہیں تیر دان کو جسمیں تیر رکھے جاتے ہیں یہاں اسکے مراد ہیں پردے۔ ۲ے فِیْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ۔ وقر کے اصلی معنی ہیں ثقل کے یہاں مراد ہے کان کا ثقل یعنی گرانی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النصف

وَ بَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ﴿٥﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ

اور درمیان تیرے پردہ ہے پس عمل کر تو تحقیق ہم بھی عمل کرنے والے ہیں فٓ کہہ سوائے اسکے نہیں کہ میں آدمی

سو تو اپنی جگہ پر کام کر ہم اپنا کام کر رہے ہیں کہہ دیجیے کہ میں تو تمہاری طرح ایک بشر ہوں

مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ

ہوں مانند تمہارے وحی کیا جاتا ہے طرف میرے یہ کہ معبود تمہارا معبود اکیلا ہے پس سیدھے چلو طرف اسکے

میری طرف یہ وحی کیجاتی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے سو اسکی طرف دھیان لگائے

وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦﴾ الَّذِيْنَ لَا

اور بخشش مانگو اس سے اور وائے ہے واسطے شرک کرنیوالوں کے فٓ وہ لوگ کہ نہیں

رکھو اور اس سے گناہوں کی بخشش طلب کرو اور یاد رکھو کہ مشرکوں کے لئے خرابی ہے یعنی ان لوگوں کے لئے جو

يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

دیتے زکوٰۃ اور وہ ساتھ آخرت کے وہی ہیں کافر فٓ تحقیق وہ لوگ

(اپنے مال کی) زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور آخرت سے (صاف) انکار کرتے ہیں بیشک وہ لوگ جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٨﴾ۧ قُلْ ع ٢ / ١٥

کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے واسطے انکے ثواب ہے نہ موقوف ہونے والا فٓ کہہ

ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے انکے لئے دائمی اجر ہوگا (ان سے پوچھئے)

اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَ

کیا تم کفر کرتے ہو ساتھ اس شخص کے پیدا کیا ہے اسنے زمین کو بیچ دو دن کے اور

کیا تم اس (ذات یگانہ) سے انکار کرتے ہو جس نے دو دنوں میں زمین کو پیدا کیا اور اس کے لئے

تَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩﴾ۚ وَجَعَلَ

مقرر کرتے ہو واسطے اسکے شریک یہ ہے پروردگار عالموں کا اور کئے

شریک ٹھہراتے ہو (سنو) وہی تمام جہان کا پروردگار ہے اور اس نے

فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا

بیچ اسکے پہاڑ اوپر اس کے سے اور برکت رکھی بیچ اسکے اور مقدر کی روزی بیچ اسکے قوت اسکی کی

زمین میں اوپر سے پہاڑ رکھ دیئے اور اس میں برکت پیدا کی اور اس کی تمام پیداوار کا چار دنوں میں

فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ﴿١٠﴾ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى

بیچ چار دن کے برابر ہے واسطے پوچھنے والوں کے پھر قصد کیا طرف

اندازہ ٹھہرا دیا (سو یہ ہے جواب) پورا پورا پوچھنے والوں کے لئے پھر وہ آسمان کی طرف

السَّمَاۗءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ

آسمان کے اور وہ دھواں تھا پس کہا واسطے اسکے اور واسطے زمین کے آؤ تم دونوں خوشی یا

متوجہ ہوا۔ اور وہ ایک دھواں سا بن رہا تھا سو اس نے اس سے اور زمین سے کہا کہ تم دونوں خوشی

كَرْهًا ۭ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَاۗىِٕعِيْنَ ﴿١١﴾ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ

ناخوشی کہا ان دونوں نے آئے ہم دونوں خوشی سے پس مقرر کیا انکو سات آسمان

سے یا مجبوری سے آؤ۔ انہوں نے کہا کہ ہم خوشی سے آتے ہیں سو وہ دونوں میں انکے سات آسمان بنا دیئے

حل لغات لہ وَبَيْنِكَ حِجَابٌ. حجاب اسکو کہتے ہیں جو مانع مفرقہ ہو۔ لہ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا. طوع اور کرہ دونوں مصدر ہیں اور ترکیب میں حال واقع ہوئے ہیں ائتیا کے فاعل سے ای طائعین او کارہین۔ لہ فَقَضٰىهُنَّ. قضا کہتے ہیں ایک چیز کو پورا کرنے اور اس سے فارغ ہونے کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ١ یعنی قرآن اپنے ماننے والوں کو نجات و فلاح کی خوشخبری سناتا ہے اور منکروں کو بُرے انجام سے ڈراتا ہے ان سب باتوں کے باوجود تعجب ہے کہ ان میں کے بہت لوگ اس کتاب کی بیش قیمت نصائح کی طرف دھیان نہیں کرتے۔ اور جب ادھر دھیان بھی نہیں تو سننا کیوں چاہیں گے اور فرض کیجیے کانوں سے سن بھی لیا لیکن گوش دل سے نہ سنا اور قبول کرنے کی توفیق نہ ہوئی تو سنا ان سنا برابر ہے۔

ف ٢ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہلوایا ہے اور آپ کی امت کو اس حقیقت سے آگاہ کیا ہے کہ یہ نبی انسان اور آدمی ہی ہیں اللہ نے انکے پاس وحی بھیجکر پیغمبر بنایا اور تمام انسانوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ اور خالص کرو عبادت اللہ کیلئے اُس طریقہ پر جسطرح رسولوں کی زبانی تمکو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور پہلے گناہوں کی بخشش مانگو۔

ف ٣ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ لَا یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ کا معنی یہ ہے کہ خالص اللہ ہی کے معبود ہونے کی گواہی نہیں دیتے۔ اور عکرمہ نے یہی معنی کیا ہے اور قتادہؒ کا قول ہے کہ مالوں کی زکوٰۃ نہیں دیتے۔ یہی معنی ظاہر ہے نزدیک بہت مفسرین کے اور اسی کو اختیار کیا ہے۔ ابن جریرؒ نے کہا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو زکوٰۃ دینے پر برانگیختہ کیا اور نہ دینے والوں کو سخت ڈرایا اسلیئے کہ زکوٰۃ نہ دینا مشرکوں کے اوصاف میں سے فرمایا اور آخرت کے انکار کے ساتھ اسکو بیان کیا مقصد یہ کہ جن لوگوں کا معاملہ اللہ کے ساتھ یہ ہے کہ عاجز مخلوق کو اسکی بندگی میں شریک کرتے ہیں یا یہ کہ صدقہ اور زکوٰۃ کا یہ سرا شرعی نظام کے ماتحت) کسی محتاج مسکین پر خرچ کرنے کے روادار نہیں۔ ساتھ ہی انجام کی طرف سے بالکل غافل اور بے فکر ہیں کیونکہ انہیں تسلیم ہی نہیں کہ مرنے کے بعد کوئی دوسری زندگی اور لیے ہوئے کا حساب کتاب بھی ہوگا۔ ایسوں کا مستقبل بجز ہلاکت خرابی و بربادی کے اور کیا ہوتا ہے۔ تنبیہ۔ بعض سلف نے یہاں الزکوٰۃ سے مراد کلمہ طیبہ لیا ہے اور بعض نے زکوٰۃ کے معنی پاکیزگی اور ستھرائی کے لیئے ہیں۔ مطلب یہ ہوگا کہ وہ لوگ اپنے نفس کو عقائد فاسدہ اور اخلاق رذیلہ سے پاک وصاف نہیں کرتے۔ اس کلمہ طیبہ کا ترک اور زکوٰۃ وغیرہ کا نہ کرنا بھی آ گیا ولہذا کما قال تعالیٰ۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰىهَا وقال وَ حَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ زَكٰوةً وغیر ذلک۔ زکوٰۃ کا بیان ۹۶ / ۱۰۹ ۲۷۹۴ میں بھی لکھا گیا

ف ٤ یعنی کبھی منقطع نہ ہوگا ابدالآباد تک جاری رہے گا۔ جنت میں پہنچکر نہ انکو فنا نہ ان کے ثواب کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا ۚ وَزَيَّنَّا

بیچ دو دن کے اور ڈال دیا بیچ ہر آسمان کے کام اس کا اور زینت دی ہم نے

اور ہر ایک آسمان میں اسکے مناسب احکام جاری کر دئے اور ہم نے قریب کے آسمان کو

السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ ۖ وَحِفْظًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ

آسمان دنیا کے کو ساتھ چراغوں کے اور واسطے محافظت کے یہ ہے اندازہ

ستاروں سے مزین کیا۔ اور تمام آسمانوں کو (شیطانوں سے) محفوظ رکھا۔ یہ ہے ایک اندازہ

الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝۱۲ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنذَرْتُكُمْ

عزت والے علم والے کا ف پس اگر منہ پھیریں پس کہہ ڈراتا ہوں میں تم کو

خدائے عزیز وعلیم (کی طاقت) کا سو اگر وہ منہ پھیر لیں تو انسے کہدیجئے کہ میں نے تم کو ایک ایسے

صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ ۝۱۳ إِذْ جَاءَتْهُمُ

عذاب آسمانی سے مانند عذاب آسمانی عاد کے اور ثمود کے جس وقت آئے تھے انکے پاس

عذاب سے آگاہ کیا ہے جو عاد و ثمود کے عذاب کی طرح ہے جب انکے پاس انکے رسول آئے

الرُّسُلُ مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوا

پیغمبر آگے انکے سے اور پیچھے انکے سے یہ کہ مت عبادت کرو

سے آگے اور پیچھے سے آئے اور (کہا) کہ سوائے اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کرو

إِلَّا اللَّهَ ۖ قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً فَإِنَّا بِمَا

مگر اللہ کی کہا انہوں نے اگر چاہتا پروردگار ہمارا البتہ اتارتا فرشتے پس تحقیق ہم ساتھ اسکے

تو انہوں نے کہا کہ اگر ہمارا رب چاہتا تو فرشتوں کو نازل کر دیتا جو پیغام تم لے کر

أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ۝۱۴ فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا

کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اسکے کافر ہیں ف پس جو تھے عاد پس تکبر کیا انہوں نے

آئے ہو ہم اس کو ماننے سے انکار کرتے ہیں چنانچہ عاد نے بلا وجہ دنیا میں سرکشی پھیلائی

فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ

بیچ زمین کے نا حق اور کہا انہوں نے کون ہے زیادہ ہم سے قوت میں

اور نعرہ بلند کیا۔ کہ ہم سے کون زیادہ طاقتور ہے کیا

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ

کیا نہیں دیکھا انہوں نے یہ کہ اللہ جس نے پیدا کیا انکو وہ سخت تر ہے ان سے قوت میں

ان کو یہ بات نہ سوجھی کہ وہ اللہ جس نے انکو پیدا کیا ہے وہ انسے زیادہ طاقتور ہے

وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۝۱۵ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

اور تھے ساتھ نشانیوں ہماری کے انکار کرتے ف پس بھیجا ہم نے اوپر انکے

اور ہماری آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے سو ہم نے انکے اوپر منحوس دنوں

رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيقَهُمْ عَذَابَ

باؤ تند کو بیچ دنوں نحس کے تو کہ چکھاویں ہم انکو عذاب

میں ایک آندھی بھیجی۔ تاکہ ہم انکو دنیا کی زندگی میں رسوائی کے عذاب کا مزہ چکھائیں۔

حل لغات

له وَحِفْظًا۔ حفظًا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا ای وحفظناها من الآفات حفظًا۔ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا۔ ریح صرصر تند تیز ہوا جسکے چلتے وقت آواز پیدا ہو۔ صرصر بنا گیا ہے صر سے اور صر کہتے ہیں کسی چیز سے آواز پیدا ہونے کو اسی سے ہے صریر الباب اور صریر القلم۔ جب بہت تیز ہوا چلتی ہے تو اس میں سے صرصر جیسی آواز پیدا ہوتی ہے ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ہر چیز کا خالق مالک حاکم قادر متصرف صرف خدا ہے۔ پس عبادت بھی صرف اسی کی کرنی چاہیے۔ اس نے زمین جیسی بسیط وسیع مخلوق کو صرف دو دن میں پیدا کیا یعنی اتوار اور پیر کے دن پھر پہاڑ بنائے اور زمین کے رہنے سہنے والوں کے لیے خوراکوں کا بندوبست کیا۔ جیسی جس کی خوراک تھی ویسی مہیا کر دی۔ کہیں چاول زیادہ پیدا ہوتا ہے تو کہیں گیہوں۔ کہیں جو کہیں آلو کہیں پھل اور میوے۔ پھر کیسی شرم کی بات ہے کہ ایسے خالق و رازق کے ساتھ اس کی مخلوق کو شریک کرتے ہو۔ یہاں سے سمجھا جاتا ہے کہ آسمان کا پیدا کرنا زمین کے پیدا کرنے سے پیچھے ہوا ہے اور آیت وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَاهَا ★ سے معلوم ہوا پہلے آسمان بنائے پیچھے زمین۔ ان دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ اللہ نے پہلے زمین پیدا کی پھر آسمان پھر زمین کو بچھا دیا۔ حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں دو دن میں زمین بنائی ان دو دن میں پہاڑ اور درخت سبزہ جو خلق کی خوراک ہے۔ پھر آسمان سارا ایک تھا دھواں سا اس کو بانٹ کر سات کئے اور ہر ایک کا کارخانہ جدا ٹھہرایا۔ پھر آسمان و زمین کو بلایا خوشی سے آؤ یا زور سے یعنی ارادہ کیا کہ ان دونوں کے ملاپ سے دنیا بسا دے۔ اپنے طبیعت سے ملیں تو اور زور سے ملیں تو۔ وہ دونوں آئے طبیعت سے آسمان کی شعاع سے گرمی پڑی تو باویں اٹھیں ان سے گرد اور بھاپ اوپر جو چھی پانی ہو کر برسے۔ چار عنصر زمین پر جمع ہوں۔ مخلوقات پیدا ہوں۔ اور پہلے زمین میں رکھی تھیں خوراکیں یعنی اس میں قابلیت تھی ان چیزوں کے نکالنے کی۔ اور ہر آسمان کا حکم جدا یہ سب کو معلوم ہے کہ وہاں کون خلق بستے ہیں انکا کیا اسلوب ہے اتنی زمین میں ہزار کارخانے ہیں استقدر آسمان کب خالی پڑے ہونگے لہ پایا جاتا ہے کہ زمین و آسمان وغیرہ سب آٹھ روز میں بنائے گئے اور سورۂ فرقان میں ہے الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ۔ یعنی ان سب چیزوں کو چھ روز میں بنایا تو جواب اس شبہ کا یہ ہے جَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ۔ سے یہ مطلب نہیں ہے کہ زمین کا بنانا دو دن میں ہے اور پہاڑوں

دکھانے پینے کی چیزوں وغیرہ کا بنانا علیحدہ چار دن میں ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ زمینوں کو دو دن میں بنایا پھر پہاڑ اور کھانے پینے کی چیزیں مقرر ہوئیں۔ یہ سب چار روز میں ہو چکا پھر دو دن میں آسمانوں کو بنایا سب چھ دن ہو گئے (غرائب القرآن تحت آیت) اور یہ جو مشہور ہے کہ آفتاب سے گرمی پڑی اس سے ہوائیں اٹھیں ان سے گرد اور بھاپ اوپر چڑھ پانی ہو کر برسے۔ یہ بات بعض فلسفیوں کے قول سے نکلی ہے ورنہ ٹھیک بات یہ ہے کہ بارش کا پانی آسمانی دریاؤں سے ابر میں آتا ہے اور ابر سے زمین پر برستا ہے چنانچہ ابن عباسؓ سے الجواہر والعلاۃ ص۲۳۳ میں منقول ہے اور ابن عباسؓ وہ شخص ہیں کہ جن کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ یا اللہ اسکو قرآن کی سمجھ دے۔ پس قرآن کی تفسیر میں انکا قول دوسرے مفسروں کے قول سے مقدم ہے۔ مزید برآں یہ ہے کہ کعب احبار خالد بن معدان اور ابو ذر غفاری وغیرہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے بھی ایسی روایتیں ہیں (جواہر ص۲۳۳ وغیرہ) قرآن مجید میں آسمان سے بارش کے نزول کا ذکر ہے۔ پس ہم کو یہ ایمان لانا چاہیے۔ آگے ذکر یہ کی ضرورت نہ ہم اسکے مکلف ہیں نہ قرآن مقدس کوئی علم ہیئت یا فلسفہ کی کتاب ہے۔ قرآن نے عقائد و اعمال و اخلاق پر زور دیا ہے۔ اور انسانوں کو صحیح معنوں میں انسان بننے کے لیے ان ہی چیزوں کی ضرورت ہے۔ (مترجم)

ف ان آیات میں قوم عاد و ثمود کی طغیانیاں، سرکشیاں اور انجام بیان ہو رہا ہے۔ ہر چند خدا کے رسولوں نے انہیں سمجھایا لیکن انہوں نے ایک نہ مانی کہنے لگے اگر خدا کو رسول بھیجنا تھا تو کسی اپنے فرشتے کو بھیجتا۔ تم انسان ہو کر رسول کیسے بن بیٹھے؟ کیا اس کے پاس فرشتوں کی کمی تھی جو آدمی کو بھیجا ہم تو اسکو ہرگز نہ مانیں گے۔ الغرض ہر زمانے کے جاہل لوگ اسی غلط فہمی میں مبتلا رہے کہ بشر پیغمبر نہیں ہو سکتا ف ان کے بڑے بڑے جسم ہوتے تھے بدن کی قوت پر غرور آیا۔ غرور کا دم مارنا اللہ کے ہاں وبال لاتا ہے۔ موضح القرآن۔

★ اس بنا پر تیز ہوا کو صرصر کہنے لگے۔ نحِسات۔ نحسات جمع ہے نحسۃ کی لیا گیا ہے نحس سے۔ اور نحس ضد ہے سعد کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى

رسوائی کا تھی زندگانی دنیا کے اور البتہ عذاب آخرت کا بہت رسوا کرنے والا

اور یقین رکھو کہ آخرت کا عذاب اس سے بھی زیادہ رسوائی ہوگا۔ اور وہاں آپ کو

وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا

سے اور وہ نہیں مدد کئے جاویں گے اور جو تھے ثمود پس راہ دکھائی ہم نے انکو پس اختیار کیا انہوں نے

کوئی مدد نہ پہنچے گی اور ثمود کی قوم سو ہم نے اس کو رستہ بتلایا مگر انہوں نے

الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ

اندھا رہنا اوپر راہ پانے کے پس پکڑا انکو کڑک عذاب رسوا کرنے والے

گمراہی کو ہدایت کے مقابلہ میں پسند کیا۔ پس انکے اعمال کے سبب ذلت

بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا

بسبب اسکے کہ تھے کماتے اور نجات دی ہم نے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اور تھے

کے عذاب نے انکو آپکڑا اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور اللہ سے ڈرا کرتے تھے

يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَاۗءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ ع ۲ ۱۶

ڈرتے اور جسدن اکٹھے کئے جائیں گے دشمن اللہ کے طرف آگ کی پس وہ تمام

ہم نے بچالیا اور جسدن خدا کے دشمن دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے پھر انکو روک لیا جائیگا

يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَاۗءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ

جمع کئے جاویں گے یہاں تک کہ جب جاوینگے اسکے پاس گواہی دینگے اوپر انکے کان انکے

(یعنی پھر کسی طرح چھٹکارا نہ ہوگا) یہاں تک کہ جب وہ دوزخ کے پاس پہنچ جائیں گے تو انکے کان، انکی آنکھیں

وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ

اور آنکھیں انکی اور چمڑے انکے ساتھ اسکے کہ تھے کرتے اور کہیں گے واسطے چمڑوں اپنے

اور انکی کھالیں ان پر انکے اعمال کی گواہی دینگے اور وہ اپنی کھالوں سے

لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ

کے کیوں گواہی دی تم نے اوپر ہمارے کہیں گے وہ کہ بلایا ہم کو اللہ نے جس نے بلایا ہر

دریافت کرینگے کہ تم نے ہمارے خلاف کیوں شہادت دی ہے وہ کہیں گے کہ ہم کو اللہ نے جس نے ہر

شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَا

چیز کو اور اس نے پیدا کیا تم کو پہلی بار اور طرف اسی کی پھیرے جاؤ گے اور نہیں

چیز کو گویا کیا اسی نے ہم کو بھی گویا کردیا اور اسی نے تم کو اول بار پیدا کیا تھا اور اسی کی طرف تم پھر لائے گئے ہو اور تم

كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ

تھے تم چھپ سکتے اس بات سے کہ گواہی دیویں اوپر تمہارے کان تمہارے اور نہ

اس بات سے تو اپنے آپ کو چھپا ہی نہیں سکتے کہ تمہارے کان، تمہاری آنکھیں

اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ

آنکھیں تمہاری اور نہ چمڑے تمہارے ولیکن گمان کیا تم نے یہ کہ اللہ نہیں جانتا

اور تمہاری کھالیں تمہارے خلاف گواہی دیں۔ برعکس اس کے تم خیال کرتے تھے کہ اللہ تمہارے اکثر

حل لغات۔

لہ صاعقۃ العذاب الھون۔ صاعقہ مہلک کڑک ہون معنی میں ہے ہوان کے او۔ ہوان کہتے ہیں ذلت کو لے یوزعون۔ یوزعون مشتق ہے وزع سے اور وزع کہتے ہیں کسی چیز کے روکے رکھنے کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ ان کا غرور توڑنے کو کمزور مخلوق سے انکو تباہ کروا دیا۔ کہتے ہیں یعنی شوال کے مہینہ میں آخر کے آٹھ دن تھے جنہیں باؤ آئی موضح

ف۲ زلزلہ آیا جس کے ساتھ سخت ہولناک آواز تھی۔ اس آواز سے جگر پھٹ گئے۔ موضح القرآن

ف۳ جو لوگ ایمان لائے اور بدی کے راستے سے بچ کر چلتے تھے ان کو اللہ نے صاف بچا لیا۔ نزول عذاب کے وقت انپر ذرا آنچ بھی نہیں آئی۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یعنی ٹھیلے اور اکٹھے کیے جاویں گے پہلے تاکہ پچھلے ان سے آملیں۔ فتح

ف۴ انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہنسے یا مسکرائے پھر فرمایا تم مجھ سے نہیں پوچھتے کہ میں کس بات سے ہنستا ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کس بات سے ہنستے ہو۔ آپؐ نے فرمایا مجھے تعجب آیا بندے کے جھگڑا کرنے سے رب کے ساتھ۔ قیامت کے دن کہے گا اے رب کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تجھ پر ظلم نہیں کروں گا اللہ تعالےٰ فرمائیگا ہاں بیشک وعدہ کیا تھا کہ ظلم نہیں کرونگا پھر بندہ کہے گا کہ مجھے قبول نہیں کہ مجھ پر کوئی گواہ ہو سوا میرے۔ اللہ تعالیٰ فرماویگا کیا میں اور فرشتے گواہ کافی نہیں۔ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی بار اس بات میں تکرار ہوتی رہیگی پھر بندے کے منہ پر مہر لگائی جائے گی اور اسکے جوڑ کلام کریں گے اور اسکے اعمال بتا دیں گے پھر بندہ ان کو کہیگا دوری ہو تم کو خیر سے تمہاری ہی طرف سے تو میں جھگڑا کرتا تھا۔ مقصد یہ کہ محشر میں کفار اپنے جرائم کا زبان سے انکار کریں گے اسوقت حکم ہوگا کہ انکے اعضاء کی شہادت پیش کی جائے جنکے ذریعہ گناہ کیے تھے چنانچہ ہر ایک عضو شہادت دیگا اور اس طرح زبان کی تکذیب ہو جائیگی تب حیران ہو کر اپنے اعضاء کو کہے گا کہ تم بختو! تمہاری ہی طرف سے تو میں جھگڑ رہا اور مدافعت کر رہا تھا۔ تم خود ہی اپنے جرموں کا اعتراف کرنے لگے ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ ایک وقت تو وہ ہوگا کہ نہ کسی کو بولنے کی اجازت ہوگی نہ عذر کرنے کی پھر جب اجازت دیجائیگی تو بولنے لگیں گے اور جھگڑے کرینگے اور انکار کریں گے اور جھوٹی قسمیں کھائیں گے پھر گواہوں کو بلایا جائے گا آخر زبانیں بند ہو جائیں گی اور خود ہاتھ پاؤں غرض اعضائے بدن گواہی دیں گے پھر زبانیں کھول دیجائیں گی تو اپنے اعضائے بدن کو ملامت کریں گے۔ وہ جواب دیں گے کہ ہمیں خدا نے قوت گویائی دی اور ہم نے صحیح صحیح کہا۔ پس زبانی اقرار بھی ہو جائیگا۔ ابن ابی حاتم میں حضرت رافع ابو الحسنؓ سے مروی ہے کہ اپنے کرتوتوں کے انکار پر زبان اتنی موٹی ہو جائیگی کہ بولا نہ جائیگا پھر جسم کے اعضاء کو حکم ہوگا تم بولو تو ہر ایک اپنا اپنا عمل بتا دیگا۔ کان، آنکھ، کھال، شرمگاہ ہاتھ پاؤں وغیرہ ام ابن کثیر! قرآن مجید میں اس مضمون کی آیات بھی آئی ہیں بعض بے دین اسباب پر تعجب کرتے ہیں کہ جسمانی اعضاء کیونکر بولیں گے انکا جواب اگلی آیت میں موجود ہے اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ پھر انکار کی کوئی وجہ نہیں بشرطیکہ ایمان ہو۔ اس مضمون سے متعلق حدیث سورہ یٰسین رکوع ۴ کے حاشیہ میں لکھی گئی ہے۔ مرتب۔ شاہ صاحب لکھتے ہیں یعنی غیر سے چھپ کر گناہ کرتے تھے۔ یہ خبر نہ تھی ہاتھ پاؤں بتا دیں گے ان سے بھی پردہ کریں۔ موضح۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢٢﴾ وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنتُم

بہت اچھی سے کر کرتے ہو تم یہ اور ایسے گمان تمہارے تھے جو گمان کیا تھا تم نے

اعمال سے ناواقف ہے اور تمہارے اسی خیال نے جو تم کو اپنے خدا سے متعلق تھا، تم کو

بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٢٣﴾ فَإِن

ساتھ رب اپنے کے ہلاک کیا تم کو پس ہو گئے تم زیاں پانے والے پس اگر

برباد کیا۔ سو تم خسارہ پانے والوں میں ہو گئے پس اگر

يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۖ وَإِن يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُم

صبر کریں پس آگ ہے جگہ رہنے کی اور اگر توبہ کریں پس نہیں وہ

وہ صبر کریں تو بھی دوزخ ہی انکا ٹھکانا ہے۔ اور اگر وہ عذر کریں گے تو

مِّنَ الْمُعْتَبِينَ ﴿٢٤﴾ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُم مَّا

توبہ قبول کئے جاوینگے اور مقرر کئے ہم نے واسطے انکے ہمنشین پس زینت دلائے ہیں واسطے انکے جو کچھ

پذیرائی نہ ہوگی اور ہم نے دنیا میں انکے ساتھ انکے برے ساتھی لگا رکھے تھے۔ سو انہوں نے

بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي

آگے انکے ہے اور جو پیچھے انکے ہے اور ثابت ہوئی اوپر انکے بات عذاب کی بیچ

انکے اگلے اور پچھلے گناہوں کو نظروں میں سنوار کر پیش کیا۔ اور منجملہ جنوں اور

أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ

امتوں کے تحقیق گذر چکے پہلے انکے جنوں سے اور آدمیوں سے تحقیق وہ

انسانوں کے ان گروہوں کے جو ان سے پہلے ہو گزرے تھے انکے حق میں بھی اللہ کی بات

كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا ع ۱۷

تھے زیاں پانے والے اور کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے مت سنو

صادق آئی۔ بلاشبہ یہ سب خسارہ میں رہے اور کافروں نے کہا کہ اس قرآن کو مت سنو

لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ﴿٢٦﴾

اس قرآن کو اور بک بک کرو بیچ اسکے تو کہ تم غالب ہو جاؤ

اور اس کی تلاوت میں غل مچاؤ تاکہ تم غالب آؤ۔

فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

پس البتہ چکھاویں گے ہم ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے عذاب سخت اور البتہ جزا دینگے ہم انکو

سو کافروں کو ہم سخت عذاب چکھائیں گے اور انکو انکے برے اعمال کی

أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾ ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ

بدتر اچھی کر تھے وہ کرتے یہ ہے بدلہ دشمنوں خدا کے کا

سزا دیں گے اللہ کے دشمنوں کی سزا ہے

النَّارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ ۖ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا

آگ واسطے انکے بیچ اسکے گھر ہے ہمیشہ رہنے کا بدلہ اسکا کہ تھے ساتھ نشانیوں ہماری کے

آگ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ انکا صلہ ہے کہ وہ ہمارے نشانات (اور احکام) کا

حل لغات۔

۱ۃ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنتُم بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ۔ ذالکم مبتداء۔ ظنکم خبر اول اور اردٰکم خبر ثانی یا یوں کہو کہ ظنکم ذالکم سے بدل ہے اور اردٰکم خبر۔ اردٰی معنے میں ہے ہلاک کے

۲ۃ وَإِن يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُم مِّنَ الْمُعْتَبِينَ۔ استعتاب کہتے ہیں عتبیٰ طلب کرنے کو اور عتبیٰ کے لغوی معنی ہیں رضامندی اور رجوع کے اور اسکی مزید توضیح سورۂ روم کے اخیر ★

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ف۱ حدیث میں ہے کہ آپ نے ملک شام کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا تمہارا حشر وہیں ہوگا۔ کچھ سوار ہوں گے کچھ پیدل چلیں گے اور تمہارے مونہوں پر ڈانٹ لگی ہوگی اور سب سے پہلے تم تمہاری ران اور ہتھیلی گواہی دے گی پھر آپ نے اس آیت کو پڑھا وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ کے آخر تک۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں کعبہ کے پردے میں چھپا ہوا تھا اتنے میں تین آدمی آئے ایک قریش کا اور دو ثقیف کے یا ایک ثقیف کا اور دو قریش کے۔ ان کے پیٹ بڑے تھے لیکن عقل کم تھی۔ انہوں نے کچھ باتیں کیں جو میں نے نہیں سنی پھر ان ہی میں سے ایک بولا کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سنتا ہے۔ دوسرا بولا اگر ہم پکار کر بولیں تو بے شک وہ سنتا ہے لیکن آہستہ بولیں تو نہیں سنتا۔ تیسرا بولا اگر وہ سنتا ہے تو سب ہی سنے گا میں نے یہ قصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ الخ (بخاری کتاب التفسیر) ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مرتے وقت تک نیک گمان رکھنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ اسی طرح ہوں جیسا وہ میرے ساتھ گمان رکھے۔ گمان کے معنی یہاں شک و شبہ کے ہرگز نہیں بلکہ یقین و ایمان مراد ہے۔ یعنی یقین کے ساتھ اللہ کی رحمت کا بھروسہ رکھنا۔ اس مضمون کی آیتیں سورۂ آل عمران رکوع ۱۴ سورۂ انعام رکوع ۷ میں بھی ہیں جن میں یہ بیان ہے کہ سب جزئی اور کلی یعنی تمام چھوٹے بڑے کاموں کی خبر ہر وقت اللہ تعالیٰ کو ہے۔ بعض فلسفیوں، آریوں اور دہریوں کا یہ قول غلط ہے کہ جزاؤں کا کاروبار خواص اور تاثیرات اشیاء سے ہوتے ہیں اللہ کے علم یا حکم کو اس سے کچھ تعلق نہیں یہ آیتیں ان کے اس خیال خام کا رد کرتی ہیں۔ اور بہت سی حدیثیں بھی اس مضمون کی تائید میں موجود ہیں۔ چنانچہ اوپر حدیث مذکور ہوئی اور سورۂ مجادلہ کا قصہ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے اس عورت کی التجا سنی جو تم سے اپنے خاوند کے بارے میں تذکرہ کر رہی تھی اور تحویل قبلہ کا قصہ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم دیکھتے ہیں تمہارا بار بار آسمان کی طرف نظر کرنا اور آیت يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتَامٰى اور يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ وغیرہ کے شان نزول میں جو حدیثیں ہیں وہ اور یہ آیتیں صاف بیان کر رہی ہیں کہ انسان و دیگر مخلوقات کی موت و حیات، شادی و غمی غرضیکہ ہر ایک کی تمام حرکات و سکنات سب کچھ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اور حکم و اختیار میں ہے اور یہ انصاف کی بات ہے کہ جس ذات میں یہ صفات ہیں وہی خالقیت و مالکیت و معبودیت کا مستحق ہے اور جو ان صفات سے عاری ہو وہ عبادت کا مستحق نہیں ہو سکتا خواہ فرشتہ ہو، نبی ہو یا ولی ہو، غوث ہو یا قطب ہو۔

ف۲ قرآن پاک کی آواز بجلی کی طرح سننے والوں کے دلوں میں اثر کرتی تھی۔ جو سنتا فریفتہ ہو جاتا۔ اس سے روکنے کی تدبیر کفار نے یہ نکالی کہ جب قرآن پڑھا جائے ادھر کان مت دھرو اور اس قدر شور و غل مچاؤ کہ دوسرے بھی نہ سن سکیں اس طرح ہماری بک بک سے قرآن کی آواز دب جائیگی، اسلام مٹ جائے گا۔ آج بھی جاہلوں کو ایسی ہی تدبیریں سوجھا کرتی ہیں۔ لیکن صداقت کی کڑک مچھروں اور مکھیوں کی بھنبھناہٹ سے کہاں مغلوب ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کفار کے جواب میں سورۂ اعراف کی آیت وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ الخ نازل فرمائی۔ جس کو بعض لوگوں نے کھینچ تان کر ممانعت قراۃ فاتحہ خلف الامام پر چسپاں کرنا چاہا ہے حالانکہ یہ دونوں آیات مکی ہیں جن میں سورۂ فاتحہ کا مطلقاً ذکر نہیں نہ اس میں خطبہ و عیدین کے متعلق کوئی حکم ہے بلکہ یہ دونوں آیتیں آپس میں معنوں کی تائید کرتی ہیں، امام رازی نے تفسیر کبیر میں اس معنی کو مناسب اور احسن فرمایا ہے۔

(اگلے صفحے پر)

★ رکوع میں محذوف ہے اسکے ساتھ لے بھی ملا کر پڑھو سے و قَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ۔ قیضنا معنی میں ہے قدر کے اس کا اکثر اوقات لام آیا کرتا ہے۔ قرناء جمع ہے قرین کی اور قرین کہتے ہیں ہمنشین کو۔ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ فی امم حال ہے علیہم کی ضمیر مجرور سے ای کائنین فی جملۃ امم اور قد خلت صفت ہے امم کی۔ وَالْغَوْا فِيهِ۔ الغوا امر حاضر مذکر کا صیغہ ہے لیا گیا ہے لغا یلغو سے اور لغو کہتے ہیں بیہودہ گوئی کو۔ جَزَاءً أَعْدَاءِ اللّٰهِ۔ جزاء مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا ای یجزون جزاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ

بہت اس میں سے جو تم کرتے ہو اور ایسے گمان تمہارا جو گمان کیا تھا تم نے

اعمال سے ناواقف ہے اور تمہارے اس خیال نے جو تم اپنے خدا کے متعلق رکھتے تھا۔ تم کو

بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ فَاِنْ

ساتھ رب اپنے کے ہلاک کیا تم کو پس ہو گئے تم زیاں پانے والے پس اگر

برباد کیا ۔ سو تم خسارہ پانے والوں میں ہو گئے پس اگر

يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ

صبر کریں پس آگ ہے جگہ رہنے کی واسطے ان کے اور اگر توبہ کریں پس نہیں وہ

وہ صبر کریں تو بھی دوزخ ہی انکا ٹھکانا ہے۔ اور اگر وہ عذر کریں گے تو

مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا

توبہ قبول کئے جاؤ گے اور مقرر کئے ہم نے واسطے ان کے ہمنشین پس زینت دلائے بیچ واسطے انکے جو

پذیرائی نہ ہو گی اور ہم نے دنیا میں انکے ساتھ انکے برے ساتھی لگا رکھے تھے۔ سو انہوں نے

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ

آگے انکے ہے اور جو پیچھے انکے ہے اور ثابت ہوئی اوپر انکے بات عذاب کی بیچ

انکے اگلے اور پچھلے گناہوں کو نظروں میں سنوار کر پیش کیا ۔ اور بہ جملہ جنوں اور

اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ

امتوں کے تحقیق گذر چکے ہیں پہلے انکے جنوں سے اور آدمیوں سے تحقیق وہ

انسانوں کے ان گروہوں کے جو انکے پہلے ہو گزرے تھے انکے حق میں بھی اللہ کی بات

كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا

تھے زیاں پانے والے اور کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے مت سنو

صادق آئی بلاشبہ یہ سب خسارہ میں رہے اور کافروں نے کہا کہ اس قرآن کو مت سنو

لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿٢٦﴾

اس قرآن کو اور بک بک کرو بیچ اسکے تو کہ تم غالب ہو جاؤ

اور اس کی تلاوت میں خلل مچاؤ تاکہ تم غالب آؤ۔

فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ

پس البتہ چکھاویں گے ہم ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے عذاب سخت اور البتہ جزا دیویں گے ہم انکو

سو کافروں کو ہم سخت عذاب چکھائیں گے اور انکو انکے برے اعمال کی

اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ

بدتر اس چیز کی کہ تھے وہ کرتے یہ ہے بدلہ دشمنوں خدا کے کا

سزا دیں گے اللہ کے دشمنوں کی سزا ہے

النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ۭ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا

آگ واسطے انکے بیچ اسکے گھر ہے ہمیشہ رہنے کا بدلہ اسکا کہ تھے ساتھ نشانیوں ہماری کے

آگ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اس امر کا صلہ ہے کہ وہ ہمارے نشانات (اور احکام) کا

حل لغات۔

۱ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ ۔ ذٰلکم مبتداء۔ ظنکم خبر اول اور اردٰکم خبر ثانی یا یوں کہو کہ ظنکم ذٰلکم سے بدل ہے اور اردٰکم خبر۔ اردٰی معنے ہیں ہلاک کے

۲ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ - استعتاب کہتے ہیں عتبی طلب کرنے کو اور عتبی کے لغوی معنی ہیں رضامندی اور رجوع کے اور اسکی مزید تشریح سورۃ روم کے اخیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف حدیث میں ہے کہ آپ نے ملک شام کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا تمہارا حشر وہیں ہوگا کچھ سوار ہوں گے کچھ پیدل چلیں گے اور تمہارے مونہوں پر ڈانٹ لگی ہوگی اور سب سے پہلے تمہاری ران اور ہتھیلی گواہی دے گی پھر آپ نے اس آیت کو پڑھا وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ کو آخر تک۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں کعبہ کے پردے میں چھپا ہوا تھا۔ اتنے میں تین آدمی آئے ایک قریش کا اور دو ثقیف کے یا ایک ثقیف کا اور دو قریش کے۔ انکے پیٹ بڑے تھے لیکن عقل کم تھی۔ انہوں نے کچھ باتیں کیں جو میں نے نہیں سنیں پھر ان میں سے ایک بولا کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سنتا ہے۔ دوسرا بولا اگر ہم پکار کر بولیں تو بے شک وہ سنتا ہے لیکن آہستہ بولیں تو نہیں سنتا۔ تیسرا بولا اگر وہ سنتا ہے تو سب ہی سنے گا میں نے یہ قصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ الخ (ترمذی کتاب التفسیر) ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مرتے وقت تک نیک گمان رکھنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ اسیطرح ہوں جیسا وہ میرے ساتھ گمان رکھے۔ گمان کے معنی یہاں شک وشبہ کے ہرگز نہیں بلکہ یقین وایمان مراد ہے۔ یعنی یقین کے ساتھ اللہ کی رحمت کا بھروسہ رکھنا۔ اس مضمون کی آیتیں سورۂ آل عمران رکوع ۱۹ سورۂ انعام رکوع ۷ میں بھی ہیں جنمیں یہ بیان ہے کہ سب جزئی اور کلی یعنی تمام چھوٹے بڑے کاموں کی خبر ہر وقت اللہ تعالیٰ کو ہے۔ بعض فلسفیوں، آریوں اور دہریوں کا یہ قول غلط ہے کہ ہزاروں کاروبار خواص اور تاثیرات اشیاء سے ہوتے ہیں اللہ کے علم یا حکم کو اس سے کچھ تعلق نہیں یہ آیتیں انکے اس خیال خام کا رد کرتی ہیں۔ اور بہت سی حدیثیں بھی اس مضمون کی تائید میں موجود ہیں۔ چنانچہ اوپر حدیث مذکور ہوئی اور سورۂ مجادلہ کا قصہ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے اس عورت کی بات سنی جو تم سے اپنے خاوند کے بارے میں تذکرہ کر رہی تھی اور تحویل قبلہ کا قصہ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم دیکھتے ہیں تمہارا بار بار آسمان کی طرف نظر کرنا اور آیت يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى اور يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ وغیرہ کے شان نزول میں جو حدیثیں ہیں وہ اور یہ آیتیں صاف بیان کر رہی ہیں کہ انسان و دیگر مخلوقات کی موت و حیات، شادی و غمی غرضیکہ ہر ایک کی تمام حرکات و سکنات سب کچھ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اور علم و اختیار میں ہے اور یہ انصاف کی بات ہے کہ جس ذات میں یہ صفات کامل ہوں وہی خالقیت و مالکیت و معبودیت کا مستحق ہے اور جو ان صفات سے عاری ہو وہ عبادت کا مستحق نہیں ہو سکتا خواہ فرشتہ ہو نبی ہو یا ولی ہو، غوث ہو یا قطب ہو۔

ف۲ قرآن پاک کی آواز بجلی کی طرح سننے والوں کے دلوں میں اثر کرتی تھی۔ جو سنتا فریفتہ ہو جاتا۔ اس سے روکنے کی تدبیر کفار نے یہ نکالی کہ جب قرآن پڑھا جائے ادھر کان مت دھرو اور اس قدر شور و غل مچاؤ کہ دوسرے بھی نہ سن سکیں اسطرح ہماری بک بک سے قرآن کی آواز دب جائیگی۔ اسلام مٹ جائے گا۔ آج بھی جاہلوں کو ایسی ہی تدبیریں سوجھا کرتی ہیں۔ لیکن صداقت کی کڑک مچھروں اور مکھیوں کی بھنبھناہٹ سے کہاں مغلوب ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کفار کے جواب میں سورۂ اعراف کی آیت وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ الخ نازل فرمائی۔ جس کو بعض لوگوں نے کھینچ تان کر ممانعت قرأۃ فاتحہ خلف الامام پر چسپاں کرنا چاہا ہے حالانکہ یہ دونوں آیات مکی ہیں جن میں سورۂ فاتحہ کا مطلقاً ذکر نہیں نہ اس میں خطبہ و عیدین کے متعلق کوئی حکم ہے بلکہ یہ دونوں آیتیں آپس میں معنوں کی تائید کرتی ہیں۔ امام رازی نے تفسیر کبیر میں اس معنی کو مناسب اور احسن فرمایا ہے۔

(اگلے صفحہ پر)

★ رکوعا میں تنصیص اسکے ساتھ اسے بھی ملا کر پڑھو سکتے وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ۔ قیضنا معنی میں ہے قدر نا کے اس کا اکثر اوقات لام آیا کرتا ہے۔ قرنار جمع ہے قرین کی اور قرین کہتے ہیں ہمنشین کو۔ کے فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ فِيْٓ اُمَمٍ حال ہے علیہم کی ضمیر مجرور سے یا کائنین فی جملۃ امم اور قد خلت صفت ہے امم کی۔ ف وَالْغَوْا فِيْهِ۔ الغوا امر حاضر جمع مذکر کا صیغہ ہے بنایا گیا ہے لغا یلغو سے اور لغو کہتے ہیں بیہودہ گوئی کو۔ ف جَزَآءً بِمَا كَانُوْا۔ جزاء مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا۔ ای یجزون جزاءً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ

انکار کرتے تھے اور کہیں گے وہ لوگ کہ کافر ہوئے اے رب ہمارے دکھا ہمکو وہ دو شخص

انکار کیا کرتے تھے اور کافر کہیں گے کہ اے ہمارے رب : ہمکو وہ جن اور آدمی تو دکھا کہ

اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا

جنہوں نے ہمکو گمراہ کیا جنوں سے اور آدمیوں سے کردیں ہم ان دونوں کو نیچے قدموں اپنے کے

جنہوں نے ہمکو گمراہ کیا تھا ہم انکو اپنے پاؤں تلے روندیں تاکہ وہ سب

لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ

تاکہ ہو جاویں دونوں نیچے والوں سے تحقیق جن لوگوں نے کہا رب ہمارا اللہ ہے

سے ذلیل ہوں اسمیں شک نہیں کہ جو لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ

ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا

پھر ثابت رہے اوپر اسی کے اترتے ہیں اوپر انکے فرشتے یعنی وقت موت کے یہ کہ مت ڈرو اور

ہے۔ پھر وہ (اسی عقیدہ پر) قائم رہے۔ ان پر فرشتے اترتے ہیں (اور) (کہتے ہیں) کہ تم مت ڈرو اور مت

وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾

مت غم کھاؤ اور خوشخبری سنو اس بہشت کی کہ جو تھے تم وعدہ دیئے جاتے

غم کھاؤ اور اس بہشت کی خوشخبری سنو۔ جسکا تم سے وعدہ کیا گیا تھا

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ

ہم ہیں دوست تمہارے بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے اور واسطے تمہارے

ہم تمہارے دوست رہے ہیں۔ دنیا کی زندگی میں بھی اور (اب) آخرت میں بھی (تمہارے دوست ہیں)

فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾

بیچ اسکے جو کچھ کہ چاہیں جی تمہارے اور واسطے تمہارے بیچ اسکے جو کچھ کہ مانگو تم

اور تمہیں یہاں ہر وہ چیز میسر ہوگی جسے تمہارے جی چاہیں گے اور جو کچھ تم مانگو گے تمہیں یہاں ملیگا

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ

مہمانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے اور کون شخص بہتر ہے بات میں اس شخص سے

یہ بخشنے والے مہربان (خدا) کی جانب سے (آپکی) ضیافت ہوگی اور اس شخص سے بڑھکر کون خوش گفتار ہے جس نے

دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾

پکارتا ہے طرف اللہ کی اور عمل کرتا ہے اچھے اور کہتا ہے تحقیق میں مسلمانوں سے ہوں

لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا اور نیک عمل کئے (جو قرآن وحدیث کے) اور کہا کہ میں (خدا کے) فرمانبرداروں میں سے ہوں

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۗ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

اور نہیں برابر ہوتی نیکی اور نہ برائی دفع کر بدی کو ساتھ اس خصلت کے کہ وہ بہت اچھی

اور نیکی اور بدی برابر نہیں، بدی کا جواب عمدہ طریق سے دیجئے۔ پس اسکا فوری اثر یہ ہوگا کہ

فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾

ہے پس ناگہاں وہ شخص کہ درمیان تیرے اور درمیان اسکے دشمنی ہے گویا کہ وہ دوست ہے قرابتی

وہ شخص کہ آپکے اور اسکے درمیان عداوت تھی۔ ایسا ہو جائیگا۔ کہ گویا وہ بڑا گہرا دوست ہے

ع ۱۸

حل لغات

لہ الّا تخافوا۔ یہ اصل میں تھا ان لا تخافوا۔ ان مفسرہ ہے معنی میں أی کے یا مخففہ ہے مثقلہ سے اس صورت میں

اسکی اصل ہوگی بانہ لا تخافوا۔ وضمیر شان اسم لا تخافوا خبر۔ ۲ولکم فیہا ما تشتہی انفسکم ولکم فیہا ما تدعون۔ دونوں جگہ لکم خبر مقدم اور دونوں ما مبتداء موخر۔ تدعون معنی میں ہے تتمنون کے۔ یہ باب افتعال سے ہے مشتق دعا بمعنی طلب سے۔ ۳ نزلا من غفور۔ نزلا حال واقع ہے ما تدعون سے اور نزل اسکو کہتے ہیں جو مہمان کے آگے رکھا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان آیات سے معلوم ہوا کہ تبلیغ قرآن و حدیث اور اشاعت توحید و سنت میں رکاوٹیں ڈالنا کفار کی عادت و خصلت ہے اور کافروں کا انجام ہمیشہ کے لیے جہنم ہے۔ **ف۱** نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی سنتوں پر خود عمل نہ کرنا ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنا بلکہ عاملین سنت کو مار پیٹ کرنا یہ بھی اشاعت حق کو روکنے میں داخل ہے اور سخت جرم ہے۔ **ف۲** یعنی دو قسم کے شیطان ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جن سے ابلیس مراد ہے اسلیے کہ اسنے ہی پہلے کفر کی راہ نکالی۔ اور انس سے مراد قابیل ہے جس سے قتل کی رسم جاری ہوئی۔ مجرمین جہنم میں یہ کہیں گے کہ جنہوں نے ہمیں دنیا میں بہکا بہکا کر اس آفت میں گرفتار کرایا ہے ذرا ان کو ہمارے سامنے کر دیا جائے تاکہ انکو پاؤں سے روند کر نہایت ذلت و خواری کے ساتھ اسفل السافلین میں دھکیل دیں تاکہ انتقام لے کر کچھ تو دل ٹھنڈا ہو **ف۳** فرشتے اترتے ہیں حشر کے دن جس روز ہر کسی کو اپنا فکر و غم ہوگا یا مرنے کے وقت اترتے ہیں یہ کہتے ہیں۔ سوضع عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَءَ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ قَالَ قَدْ قَالَ النَّاسُ ثُمَّ کَفَرَ اَکْثَرُھُمْ فَمَنْ مَاتَ عَلَیْھَا فَھُوَ مِمَّنِ اسْتَقَامَ (ترمذی کتاب التفسیر) یعنی آپ نے یہ آیت پڑھی اور فرمایا لوگ توحید کا کلمہ کہہ لیتے ہیں پھر منکر ہو جاتے ہیں۔ بس جو آخر دم تک اسی اقرار پر مستقیم اور مضبوط رہے وہ ان لوگوں میں سے ہے جو مستقیم اور مضبوط کہلاتے ہیں۔ یعنی ایسے لوگوں کو موت کے وقت جنت اور رحمت کی خوشخبری دی جاتی ہے ایسے ہی اسکا مطلب سمجھنا چاہیے مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔ یعنی جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو جائیگا اسکا یہ مقصد نہیں کہ خواہ عقیدہ و عمل درست ہو یا نہیں نوافق الٰہی کی پابندی ہو یا نہیں صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینا توحید و رسالت کا اقرار کافی ہے۔ ہرگز نہیں کیونکہ اور روایات میں اسکی تشریح موجود ہے۔ چنانچہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ہے۔ مَا مِنْ اَحَدٍ یَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِہٖ اِلَّا حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَى النَّارِ (بخاری شریف ۲۴) یعنی جو کوئی صدق دل سے توحید و رسالت کی گواہی دیگا اس پر دوزخ کی آگ حرام ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ لفظ ہیں اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِہٖ اَوْ نَفْسِہٖ (بخاری ص۱۹) یعنی میری شفاعت کا بہت حقدار وہ شخص ہے جو لا الہ الا اللہ کو خالص دل سے کہے۔ اور خلوص و صدق کے معنی کا بیان بھی حدیث زید بن ارقم میں موجود ہے۔ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ قِیْلَ وَمَا اِخْلَاصُھَا قَالَ اَنْ تَحْجُزَہٗ عَنْ مَّحَارِمِ اللّٰہِ (ترغیب ص۲۳) یعنی جس نے خلوص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو گا۔ پوچھا گیا کہ اخلاص کے کیا معنی ہیں تو فرمایا کہ اللہ کی نافرمانی سے بچتا رہے دوسری حدیث میں اور تشریح ہے مَا قَالَ عَبْدٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَتُفْتَحُ لَہٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ حَتّٰى یُفْضِیَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْکَبَائِرَ (ترغیب ص۲۳) آپ نے فرمایا کہ جب بندہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے تو سب آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور وہ کلمہ عرش تک پہنچ جاتا ہے مگر یہ بات جب ہے کہ اسکا کہنے والا کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو۔ ایک جماعت صحابہ و تابعین نے استقامت کا معنی یہ کیا ہے کہ خالص کرنا عمل کا اللہ کے لیے۔ قتادہ و ابن زید کا قول ہے کہ اللہ کی اطاعت پر قائم رہے حسن نے کہا اللہ کے حکم پر قائم رہے اسکی فرمانبرداری کرے نافرمانی سے بچے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کی گواہی پر یکے رہے یہاں تک کہ مر گئے۔ ثوری نے کہا کہ قول کے موافق عمل کیا۔ ربیع کا قول ہے کہ اللہ کے سوا اوروں سے منہ پھیر لیا۔ فضیل بن عیاض نے کہا فنا ہونیوالی سے بے رغبت ہوئے اور ہمیشہ رہنے والی کی خواہش کی۔ ابوبکر صدیق نے فرمایا استقامت یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے ابن عباس نے کہا کہ یہ آیت حضرت ابوبکر کے حق میں نازل ہوئی اور بعض صحابہ نے کہا پھر مستقیم رہے اللہ تعالیٰ کے فرائض پر سفیان بن عبداللہ ثقفی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مجھے اسلام میں ایسی بات بتلائیے کہ آپ کے بعد کسی سے اس کے پوچھنے کی حاجت نہ رہے آپ نے فرمایا کہہ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ یعنی ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے پھر قائم رہ (ابوداؤد کہتا ہے) میں نے کہا وہ کونسی چیز ہے جس سے پرہیز کروں تو آپ نے اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ کیا۔ ان لوگوں کے پاس فرشتے موت کے وقت اور قبر میں اور قبر سے اٹھتے وقت نیک خاتمہ و جنت کے عیش و آرام کی خوشخبریاں لے کر آتے ہیں۔

ف۴ جو اللہ تعالیٰ کی توحید و اطاعت کی طرف دعوت دے۔ پیغمبر اور دیندار عالم واعظ جو کتاب و سنت کے مطابق بیان کرے امیر مامور سب اسمیں داخل ہیں اسمیں مؤذن بھی شامل ہے اور اس کی تعریف ہے حَیَّ عَلَى الصَّلٰوۃِ کہنا خدا کی طرف بلاتا ہے اور عمل صالح میں اذان اور تکبیر کے درمیان دو رکعت نفل پڑھنا بھی داخل ہے۔ فائدہ ستاریہ۔ **ف۵** ان آیات میں ایک سچے داعی الی اللہ کو حسن اخلاق کی ضرورت سے تعلیم دی گئی ہے۔ ایک مومن خاص اور خصوصاً ایک داعی الی اللہ کا مسلک یہ ہونا چاہیے کہ برائی کا جواب برائی سے نہ دے بلکہ جہاں تک گنجائش ہو برائی کے مقابلہ میں بھلائی سے پیش آئے۔ اگر کوئی اسے سخت بات کہے یا برا معاملہ کرے تو اسکے مقابل وہ طرز اختیار کرنا چاہیے جو اس سے بہتر ہو۔ بہر حال دعوت الی اللہ کے منصب پر فائز ہونیوالوں کو بہت زیادہ صبر و استقلال اور حسن خلق کی ضرورت ہے۔ موضح الفرقان۔ صبر و تحمل کی فضیلت ص$\frac{۳۴۳}{۳۴۴}$ میں اور برائی کا بدلہ معاف و نیکی کرنیکا بیان ص۲۵۴ میں لکھا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ

اور نہیں سکھائی جاتی یہ بات مگر جو لوگ کہ صبر کرتے ہیں اور نہیں سکھایا جاتا یہ مگر بڑے نصیب

اور یہ چیز صرف ان لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو صبر سے کام لیتے ہیں۔ اور یہ توفیق اسکو ملتی ہے۔ جو بڑا صاحب

عَظِيْمٍ ۝۳۵ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ

والا اور اگر چوک دے تجھ کو شیطان کی طرف سے کوئی چوکنے والا پس پناہ پکڑ

نصیب ہے اور اگر شیطان کی طرف سے تمہارے دل میں کوئی وسوسہ آ پڑے تو اللہ کی پناہ

بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۳۶ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ

ساتھ اللہ کے تحقیق وہ سننے والا جاننے والا ہے اور نشانیوں اسکی سے رات ہے اور دن

مانگو بیشک وہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے اور اسکے نشانات (صداقت) میں سے رات دن

وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا

اور سورج اور چاند مت سجدہ کرو واسطے سورج کے اور نہ واسطے چاند کے اور سجدہ کرو

اور سورج اور چاند ہیں۔ تم نہ سورج کے سامنے سر خم کرو نہ چاند ہی کو سجدہ کرو۔ اور سجدہ

لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝۳۷ فَاِنِ

واسطے اللہ کے جس نے پیدا کیا ہے انکو اگر ہو تم اسی کو عبادت کرتے پس اگر

کرو اس اللہ کو جس نے انکو بنایا اگر تم (فی الواقع) اسی کی عبادت کرنا چاہتے ہو اور اگر

اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ

تکبر کریں پس جو لوگ کہ نزدیک رب تیرے کے ہیں تسبیح کرتے ہیں واسطے اسکے رات اور دن

یہ غرور کریں تو وہ مخلوق جو آپ کے رب کے پاس ہے وہ دن رات (اسکی حمد وثنا اور) تسبیح

وَهُمْ لَا يَسْــَٔمُوْنَ ۝۳۸ ۩ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً

اور وہ نہیں تھکتے اور نشانیوں اسکی سے ہے کہ تو دیکھتا ہے زمین کو دبی ہوئی

بیکار ہے ہیں اور ذرا نہیں اکتاتے اور اسکے نشانات میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ تم زمین کو سنسان بے رونق دیکھتے

فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۭ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا

پس جو وقت اتارتے ہیں ہم اوپر اسکے پانی ہلتی ہے اور پھولتی ہے تحقیق جس نے زندہ کیا اسکو

ہو مگر جونہی کہ ہم پانی برساتے ہیں۔ وہ لہلہانے لگتی ہے اور پھولتی ہے (سو) وہ جس نے اسکو زندہ کیا وہی

لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۳۹ اِنَّ الَّذِيْنَ

البتہ زندہ کرنیوالا ہے مردوں کو تحقیق وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے تحقیق وہ لوگ کہ

بلاشبہ مردوں کو زندہ کریگا وہ بلاشبہ ہر چیز پہ قدرت رکھتا ہے (یاد رکھو کہ) وہ لوگ جو ہمارے

يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۭ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ

کج راہی کرتے ہیں بیچ نشانیوں ہماری کے نہیں چھپتے اوپر ہمارے کیا پس جو کوئی ڈالا جائیگا بیچ آگ کے

نشانات (و احکام) کے معاملہ میں کجروی برتتے ہیں وہ ہم سے قطعاً مخفی نہیں کیا وہ جو آگ میں ڈالا جائے

خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ

بہتر ہے یا وہ آوے امن سے دن قیامت کے کرو جو کچھ تم چاہو

بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے روز امن (و امان سے) آئیگا۔ جو جی چاہے کر لو۔ بلاشبہ وہ تمہارے سب

منزل ۶

حل لغات

۱ من الشیطٰن

نزغ نزغ اور نسغ دونوں کے معنے ہیں چوکا دینا پھر وسوسہ شیطان کو نزغ کہنے لگے کیونکہ جسطرح چوکا جانور کو اکساتا

ہے شیطانی وسوسہ آدمی کو گناہ پر ابھارتا ہے نزغ ہے تو مصدر مگر یہاں اسم فاعل کے معنی میں مستعمل ہے ای اما ینزغنک نازغ۔ ۲ تری الارض خاشعۃ خشوع

اصل میں کہتے ہیں تذلل کو یہاں زمین کا خشک ہونا خشوع سے کنایہ والمعنی تری الارض یابسۃ متطامنۃ ۳ ان الذین یلحدون لغت میں الحاد کہتے ہیں استقامت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ صحیحین میں ہے دو آدمیوں نے حضورؐ کے سامنے آپس میں گالی گلوچ کی ایک کو بہت غصہ آیا آپؐ نے فرمایا مجھے ایک کلمہ معلوم ہے اگر اسکو یہ کہے تو اسکا غصہ جاتا رہے اور وہ کلمہ یہ ہے: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ وہ کہنے لگا آپ مجھ کو دیوانہ سمجھتے ہیں آپؐ نے یہ آیت پڑھی (مترجم کہتا ہے دیوانہ ہونے میں کیا شک ہے۔ غصہ کے جوش میں آدمی کی عقل جاتی رہتی ہے اور دیوانہ وہی ہے جسمیں عقل نہ ہو غصے کے کئی علاج ہیں ایک اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھنا۔ دوسرے حالت بدل دینا۔ کھڑا ہے تو بیٹھ جائے، بیٹھا ہو تو لیٹ جائے۔ تیسرے وضو کرکے نماز شروع کرنا۔ چوتھے ٹھنڈا پانی سر پر ڈالنا۔ پانچواں غصہ روکنے کا جو ثواب ہے اسکو یاد کرنا، چھٹے یہ تصور کرنا کہ دنیا کا ہر کام اللہ کے ارادے اور مشیت سے ہوتا ہے۔ آدمی کا تقدیر کے مقابل کچھ نہیں چلتا۔ (مسند حمیدی)

ف۲ یعنی سجدہ کرنے کے لائق وہی ہے جسکو پیدا کرنے کی قدرت ہے۔ اور جو خود پیدا ہونے میں دوسرے کا محتاج ہو اسکو سجدہ نہیں کرنا چاہیے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اولیاء کی قبروں و تعزیہ کو سجدہ کرنا حرام ہے۔ بعض ناواقف کہتے ہیں کہ فرشتوں نے جو حضرت آدمؑ کو اور یعقوبؑ نے یوسفؑ کو سجدہ کیا تھا تو اسیطرح ہم بھی بزرگوں کو سجدہ کرتے ہیں۔ سو یہ غلط ہے اس لئے کہ پہلے دینوں میں یہ سجدہ کرنا درست تھا۔ ہمارے دین اسلام میں منع ہو گیا جیسے حضرت آدمؑ کے وقت میں سگی بہن سے نکاح درست تھا اور اب حرام ہے اسلئے الحذر!

ف۳ جو لوگ تیرے رب کے پاس ہیں یعنی فرشتے ہمیشہ رات دن اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور تھکتے نہیں۔ اس مقام پر سجدہ ہے ابن عباسؓ و ابن مسعودؓ سے منقول ہے کہ لَا یَسْئَمُوْنَ پر سجدہ کرتے تھے ابن کثیر

ف۴ کجروی کرتے ہیں اس طور کہ آیتوں میں طعن اور باطل تاویلیں کرتے ہیں انکا معنی بدل دیتے ہیں۔ ابن عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا الحاد یہ ہے کہ کلام کو بے محل رکھا جائے۔ بس انہیں رد ہے اس شخص کا جسنے قرآن شریف کا ایسا معنی کیا جسپر لفظ کا جو مراد اصل دلالت نہیں کرتا جیسا کہ فرقہ باطنیہ، اتحادیہ اور ملحد بے راہ صوفی کرتے ہیں کہ سچے اور صاف اور صحیح و معقول معنی چھوڑ کر خواہ مخواہ تاویل و تحریف کرتے ہیں جیسے اہل بدعات معتزلہ، جہمیہ، مرزائی، روافض، خوارج اور مقلدین و مؤولین وغیرہ کا طریقہ ہے کہ قرآن شریف میں الحاد کرتے ہیں۔ صحیح حدیثوں کو اور تفسیر نبوی و تفسیر صحابہؓ کو چھوڑ کر اپنے دل سے مطلب نکالتے اور اسماء و صفات الٰہیہ میں طرح طرح کی تاویلیں کرتے ہیں۔ کہا مجاہدؒ، ضحاکؒ اور عطاء خراسانی نے یہ ڈرانا ہے یعنی اچھا یا برا عمل کرو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تمہارے عمل کو دیکھتا ہے پس جیسے عمل کروگے ویسا بدلہ دیگا (ابن کثیر و فتح)

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا اِنَّھَا سَتَکُوْنُ فِتْنَۃٌ فَقُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ کِتَابُ اللّٰہِ فِیْہِ نَبَاُ مَا قَبْلَکُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَکُمْ وَحُکْمُ مَا بَیْنَکُمْ وَھُوَ الْفَصْلُ لَیْسَ بِالْھَزْلِ مَنْ تَرَکَہٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَہُ اللّٰہُ وَمَنِ ابْتَغَی الْھُدٰی فِیْ غَیْرِہٖ اَضَلَّہُ اللّٰہُ وَھُوَ حَبْلُ اللّٰہِ الْمَتِیْنُ وَھُوَ الذِّکْرُ الْحَکِیْمُ وَھُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ ھُوَ الَّذِیْ لَا تَزِیْغُ بِہِ الْاَھْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِہِ الْاَلْسِنَۃُ وَلَا یَشْبَعُ مِنْہُ الْعُلَمَاءُ وَلَا یَخْلَقُ عَنْ کَثْرَۃِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِیْ عَجَائِبُہٗ وَھُوَ الَّذِیْ لَمْ تَنْتَہِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْہُ حَتّٰی قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ یَھْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ مَنْ قَالَ بِہٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِہٖ اُجِرَ وَمَنْ حَکَمَ بِہٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَیْہِ ھُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۔ (ترمذی باب فضل القرآن۔)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا میں فتنے بہت ہوں گے، یعنی اختلاف اور طرح طرح کے جھگڑے پیدا ہو جائیں گے۔ ہم نے پوچھا کہ ان فتنوں اور جھگڑوں سے بچنے کا کیا ذریعہ ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے یعنی اس پر پکے اور مضبوط رہنے والے فتنوں سے بچ جائیں گے۔ اس کتاب میں پہلے زمانوں اور امتوں کے بیان ہیں اور آئندہ زمانوں کے حالات و خبریں۔ معاملات، مقدمات کے فیصلے ہیں اور صاف صاف ضروری پکی پکی باتیں ہیں، کچھ فضول اور دل لگی کے طور پر نہیں ہے۔ جو نافرمان اسکو چھوڑیگا اللہ تعالیٰ اسکو پریشان کریگا اور جو کوئی اسکے سوا کسی اور چیز میں ہدایت ڈھونڈے گا۔ اللہ تعالیٰ اسکو بھٹکائیگا۔ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی رسی ہے اور مضبوط ہے اور یہی نصیحت ہے اور یہی سیدھی راہ ہے یہ وہ ہے کہ جاؤ اور خواہش سے چلنے والا اس سے اپنی بات نہیں بنا سکتا اور کوئی اپنے کلام کو اس کے ساتھ مشابہ نہیں کر سکتا اور علم والے کبھی اس سے بے پرواہ نہیں ہو سکتے اور کتنا ہی پڑھا سنا جائے اس سے جی نہیں بھرتا اور اسکے نکتے اور باریکیاں ختم نہیں ہو سکتیں۔ یہ وہ ہے کہ جنات اسکو سنتے ہی بول اٹھے کہ ہم نے ایسا پڑھنا سنا ہے کہ ہدایت کی راہ دکھلاتا ہے۔ سو ہم تو اسپر ایمان لائے۔ یہ وہ ہے کہ جس نے اسکے مطابق کہا وہ سچا ہے اور جس نے اسپر عمل کرنے کی رغبت دلائی اسکو سچی راہ کی سوجھ ملی۔ اگرچہ یہ حدیث حارث اعور کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن اہل سنن اربعہ اسے لائے ہیں۔ باوجودیکہ امام نسائی راویوں کے بارے میں سخت ہیں۔ پھر بھی اعور کی روایت کو حجت پکڑا ہے یہ راوی حکایات وغیرہ میں متہم تھے حدیث کے بارے میں نہیں بلکہ کبار تابعین میں سے تھے۔ میزان الاعتدال مطبوعہ انوار محمدی لکھنؤ ۔۔۔۔ جلد ا صفحہ ۱۷۱۔

★ سے انحراف کرنیکو جب گڑھا کھودنے ❊ سیدھے خط سے دوسری طرف جھک جاتا ہے تو لحد الحا فرو لحد بولتے ہیں لحد متعرف مگر عرف میں حق سے باطل کی طرف انحراف کرنیکو الحاد کہتے ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٤٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا
تحقیق وہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ ذکر کے جب
اسی عمل کو دیکھتا ہے جو تم سے سرزد ہوتا ہے یقیناً وہ لوگ کہ جنہوں نے قرآن کا انکار کیا جبکہ وہ انکے پاس

جَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ﴿٤١﴾ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ
آیا انکے پاس اور تحقیق وہ البتہ کتاب ہے عزت والی نہیں آتا اسکے پاس جھوٹ آگے
آیا (وہ خدا سے پوشیدہ نہیں ہیں) بیشک قرآن ایک باعزت کتاب ہے جس میں باطل کو نہ آگے سے رسائی ہے نہ پیچھے سے اس کا

يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ﴿٤٢﴾ مَا يُقَالُ لَكَ
اس کے سے اور نہ پیچھے اسکے سے اتاری گئی ہے حکمت والے تعریف کئے گئے کی طرف سے نہیں کہا جاتا واسطے تیرے
نازل ہونا خدائے حکیم وحمید کی طرف سے ہے آپ سے بھی تو وہی

إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَ
مگر جو کہ تحقیق کہا گیا واسطے رسولوں کے پہلے تجھ سے تحقیق رب تیرا البتہ بخشش کرنے والا ہے
باتیں کہی جاتی ہیں جو آپ سے قبل دیگر رسولوں سے کہی گئی آپ کا رب بلاشبہ معاف کرنے والا ہے

ذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ
عذاب دردناک دینے والا ہے اور اگر کرتے ہم اسکو قرآن عجمی بولی کا البتہ کہتے کیوں نہ جدا جدا کی گئی
اور دردناک عذاب دینے والا ہے اور اگر ہم اسے عجمی زبان کا قرآن بنا دیتے تو وہ کہتے کہ اسکی آیتیں کیوں تفصیل سے

آيَاتُهُ ۖ أَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ ۗ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ ۖ
آیتیں اسکی کیا عجمی بولی اور عربی لوگ فرما کہہ وہ واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہدایت اور تندرستی ہے
بیان نہیں کی گئیں کیا عجمی زبان کی کتاب اور عربی آدمی! کہہ دیجئے کہ وہ ان لوگوں کے لئے سامان ہدایت اور شفا ہے جو

وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۚ
اور وہ لوگ کہ نہیں ایمان لاتے بیچ کانوں انکے کے بوجھ ہے اور وہ قرآن اوپر انکے اندھا ہے
ایمان والے ہیں اور وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے انکے کانوں میں بوجھ ہے اور یہ کتاب انکے حق میں نابینائی ہے

أُولَٰئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ ﴿٤٤﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى ع ۱۴ ۱۹
یہ لوگ پکارے جاتے ہیں مکان دور سے اور البتہ تحقیق دی ہم نے موسیٰ کو
(گویا) یہ لوگ دور سے پکارے جا رہے ہیں اور البتہ ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب عطا

الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ
کتاب پس اختلاف کیا گیا بیچ اسکے اور اگر نہ ہوتی ایک بات کہ پہلے گذری رب تیرے سے البتہ فیصل کیا جاتا
کی تھی مگر اسمیں بھی اختلاف ہوا اور اگر آپ کے رب کی جانب سے پہلے ہی بات طے نہ ہو گئی ہوتی ۔ تو انکا

بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٍ ﴿٤٥﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
درمیان انکے اور تحقیق وہ البتہ بیچ شک قلق میں ڈالنے والے کے ہیں اس سے جو کوئی عمل کرے اچھا
کام تمام ہو چکا ہوتا۔ اور انکو قرآن میں ایسا شک ہے جس کی وجہ سے بے چین ہیں جو شخص نیک کام کرتا ہے وہ اپنے

فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۗ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ﴿٤٦﴾
پس واسطے جان اپنی کے ہے اور جو کوئی عمل کرے برا پس اوپر اسکے ہے اور نہیں رب تیرا ظلم کرنے والا واسطے بندوں کے
لئے کرتا ہے اور جو شخص برا کام کرتا ہے اسکی سزا اسی کو ملے گی۔ اور آپ کا رب اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

حل لغات
۱ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِالذِّکْرِ لَمَّا جَآءَھُمْ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ بدل ہے پہلے اِنَّ الَّذِیْنَ سے۔ الذین کفروا اسم انّ اور خبر محذوف بعض کہتے ہیں کہ خبر سابق اسکے قائم مقام ہے۔ لَمَّا جَآءَھُمْ کا جواب محذوف ای یجازون بکفرھم۔
۲ ءَاَعْجَمِیٌّ عجمی وہ کلام جو سمجھ میں نہ آئے اور غیر مفہوم کلام کے بولنے والے کو بھی اعجمی کہتے ہیں ی مبالغے کے لیے ہے۔ جس طرح احمری میں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ بے شک قرآن عزت والی کتاب ہے جھوٹ کا تو اسمیں دخل ہی نہیں۔ حضرت قتادہؒ، سعدیؒ و زجاجؒ کا قول ہے کہ پیچھے سے دخل یہ کہ اسمیں کچھ بڑھا دیا جائے اور آگے سے دخل یہ کہ کچھ گھٹا دیا جائے۔ در حقیقت یہ ایک ایسی سچی و محفوظ کتاب ہے جسپر تمام مذاہب والے رشک کرتے ہیں اس کی آیات، الفاظ اور حروف سب گنے ہوئے ہیں اور یہ صدہا مسلمانوں کے دلوں میں محفوظ ہے اگر سچ پوچھئے تو قرآن مجید ہی ایک ایسا معجزہ ہے جو ہر منصف مزاج کے لیے اسلام کی حقیقت پہچاننے کو کافی ہے۔ قرآن کے منکر بھلا کسی اور دین میں ایسی محفوظ کتاب کو تو بتلائیں یا کسی کو اپنی کتاب کا حافظ تو دکھلائیں۔ اگلی آسمانی کتابوں میں امت محمدیہ کا پتہ یہ بتلایا ہے کہ انکی انجیلیں انکے سینوں میں ہوں گی یعنی ان میں قرآن و حدیث کے حافظ ہونگے

ف۲ یعنی ایک بات کو ماننا ہو تو ہزار حیلے بہانے نکال سکتا ہے۔ کفار مکہ نے اور کچھ نہیں تو یہی کہنا شروع کر دیا کہ صاحب اعربی پیغمبر کا معجزہ تو ہم اس وقت سمجھتے جب قرآن عربی کے سوا کسی اور زبان میں آتا۔ لیکن ظاہر ہے اگر ایسا ہوتا تو جھٹلانے کے لیے یوں کہنے لگتے کہ بھلا صاحب کہیں ایسی بے جوڑ بات بھی دیکھی ہے کہ رسول عربی اور اس کی قوم بھی جو اولین مخاطب ہے عرب، مگر کتاب بھیجی جائے ایسی زبان میں جس کا ایک حرف بھی عرب لوگ نہ سمجھ سکیں۔ یہ معنی ابن عباسؓ، مجاہدؒ، عکرمہؒ، سعید بن جبیرؒ سے منقول ہے بلفظہ موضح

ف۳ بات تو یہی نکل چکی کہ فیصلہ ہے آخرت میں (موضح الفرقان)

ف۴ یعنی اللہ تعالیٰ بغیر گناہ کے کسی کو سزا نہیں دیتا مگر بعثت رسل و اقامت حجت۔ یہ عین حجت اور کمال انصاف ہے۔ بس پروردگار کی ذات ظلم سے پاک ہے۔ ابن کثیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ

طرف اسی کی پھیرا جاتا ہے علم قیامت کا اور نہیں نکلتے کچھ

قیامت کے علم کا حوالہ اسی کی طرف دیا جاسکتا ہے اور کوئی پھول سے پھل نہیں نکلتے

ثَمَرَاتٍ مِنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا

میوے غلافوں اپنے میں سے اور نہیں حاملہ ہوتی کوئی عورت اور نہیں جنتی مگر

اور مادہ کو حمل نہیں رہتا اور نہ وہ بچہ جنتی ہے مگر یہ

بِعِلْمِهِ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ مَا

ساتھ علم اسکے کے اور جس دن پکارے گا انکو کہاں ہیں شریک میرے کہیں گے جتا دیا ہم نے تجھ کو نہیں

سب اسی کے علم سے ہوتا ہے جس دن وہ پکارے گا کہ کہاں ہیں وہ جنکو شریک ٹھہرایا کرتے تھے وہ کہیں گے ہم آپ سے کہہ دیتے

مِنَّا مِنْ شَهِيدٍ ﴿٤٧﴾ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَدْعُونَ

ہم میں سے کوئی شاہد اسبات کا اور کھویا گیا ان سے جو تھے دعویٰ کرتے

ہیں ہم میں سے کوئی اسکا مدعی نہیں اور جن کو وہ پہلے پکارا کرتے تھے وہ سب غائب ہو جائیں گے اور یہ

مِنْ قَبْلُ ۖ وَظَنُّوا مَا لَهُمْ مِنْ مَحِيصٍ ﴿٤٨﴾ لَا يَسْأَمُ

پہلے اس سے اور جانا انہوں نے نہیں واسطے انکے جگہ بھاگنے کی نہیں تھکتا

سمجھ لیں گے اب چھٹکارے کی کوئی صورت نہیں انسان بہتری کی دعا

الْإِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِنْ مَسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ

آدمی مانگنے بھلائی کے سے اور اگر لگے اس کو برائی پس ناامید ہے

مانگنے سے بھی نہیں تھکتا اور اگر اسکو کوئی تکلیف پہنچے تو مایوس ناامید

قَنُوطٌ ﴿٤٩﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِنَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ

نہایت ناامید ہونے والا اور اگر چکھا دیں ہم اسکو رحمت طرف اپنی سے پیچھے سختی کے

ہو جاتا ہے اور اگر اسے ہم اپنی مہربانی سے نوازیں تکلیف اور دکھ کے بعد جو اسے پہنچ چکا تو وہ

مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً

کہ لگی تھی اسکو البتہ کہے گا یہ ہے واسطے میرے اور نہیں گمان کرتا میں قیامت کو قائم ہونے والی

کہتا ہے کہ میں اسکا مستحق تھا اور میرا خیال نہیں کہ قیامت قائم ہوگی اور اگر

وَلَئِنْ رُجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِنْدَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ

اور اگر پھیرا جاؤں میں طرف رب اپنے تحقیق واسطے میرے نزدیک اسکے البتہ بھلائی ہے

میں اپنے رب کے ہاں لوٹ کر گیا تو میرے لئے (وہاں بھی) کوئی بہتری ہوگی۔ سو ہم ان کافروں کو

فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُمْ

پس البتہ خبردار کریں گے ہم ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے ساتھ عمل انکے کے اور البتہ چکھاویں گے ہم انکو

انکی سب بداعمالیاں بتلا کر رہیں گے اور ان کو سخت ترین عذاب کا مزہ

مِنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٥٠﴾ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ

عذاب گاڑھے سے اور جو وقت نعمت رکھتے ہیں ہم اوپر آدمی کے

چکھائیں گے اور جب ہم انسان پر مہربانی کرتے ہیں تو وہ منہ

حل لغات

لہ قالوا آذناک الخ آذنا جمع متکلم ماضی کا صیغہ ہے باب افعال سے اسکے معنے ہیں اسمعنا کما قال اللہ تعالیٰ واذنت لربہا وحقت۔ ای سمعت یا اعلمنا کما قال اللہ تعالیٰ فاذنوا بحرب من اللہ الخ۔ ای فاعلموا۔ لہ من محیص۔ محیص ظرف مکان کا صیغہ ہے اس کے معنے ہیں بھاگنے کی جگہ۔ لہ فیئوس قنوط۔ دونوں لفظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں کہ قیامت کب ہوگی۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کی خبر پوچھی تو آپؐ نے فرمایا جس سے خبر پوچھی گئی ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ عالم نہیں اس اللہ کو خبر ہے کہ کب آئے گی قیامت۔ بڑے سے بڑا نبی اور فرشتہ بھی اس کے وقت کی تعیین نہیں کر سکتا جس سے دریافت کرو گے یہی کہے گا مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ۔ پس فرمایا علم الٰہی ہر چیز کو محیط ہے۔ کوئی کھجور اپنے گابھے سے اور کوئی دانہ اپنے خوشہ سے اور کوئی میوہ یا پھل اپنے غلاف سے باہر نہیں آتا جس کی خبر خدا کو نہ ہو نیز کسی عورت یا کسی (مادہ جانور) کے پیٹ میں جو بچہ موجود ہے اور جو چیز وہ جن رہی ہے سب کچھ اللہ کے علم سے ہے۔ اسی طرح سمجھ لو کہ موجودہ دنیا کے نتیجے کے طور پر جو آخرت کا ظہور اور قیامت کا وقوع ہونے والا ہے اس کا وقت بھی خدا ہی کو معلوم ہے کہ کب آئے گا۔ کوئی انسان یا فرشتہ اس کی خبر نہیں رکھتا۔ اور نہ اس کو خبر رکھنے کی ضرورت۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کشف اور غیب گوئی اور نجوم کے ذریعہ سے جو باتیں لوگ کہتے ہیں ان میں سے کسی بات پر انکو یقین نہیں ہو سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ گمان یا وہم سے دعویٰ کرتے ہیں ہاں اللہ تعالیٰ کا علم قطعی اور یقینی ہے جس میں شریک نہیں لہٰذا ضرورت اس کی ہے کہ آدمی قیامت کی خبر اللہ کے فرمان کے موافق یقین رکھے۔ اور اس دن کی فکر کرے جب کوئی شریک کام نہ آئے گا۔ اور نہ کہیں جائے مفر ہوگی۔ بلکہ اس دن اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے سامنے مشرکوں سے پکار کر فرمائے گا۔ کہ جنکو میری خدائی میں شریک ٹھہرا کر انکی عبادت کرتے تھے اب بلاؤ نا وہ کہاں ہیں؟ مشرک جواب دیں گے کہ آج ہم میں سے کوئی نہیں جو یہ گواہی دے کر تیرا کوئی شریک ہے ۱۲۔ فتح۔ ابن کثیر وغیرہ

ف۲ خیر جیسے مال اور صحت اس کے مانگنے سے نہیں تھکتا۔ اور شر جیسے تنگدستی اور بیماری جب آوے تو اللہ کے فضل سے آس توڑتا ہے اور اس کی رحمت سے ناامید ہو جاتا ہے اور یہ حال کافر کا ہے یعنی اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر کافر ۱۲۔ جامع

ف۳ یہ میرا حق تھا جو مجھے مل گیا یا یہ معنی کہ یہ مجھ سے زائل نہ ہوگا۔ ہمیشہ رہے گا ۱۲ جامع البیان

★ مرادف بکدیگر ہیں اور بطور مبالغے کے ہیں۔ یؤس مشتق ہے بئس سے اور قنوط قنط سے یاس ناامیدی اور یہ دل کی صفت ہے۔ قنوط مفرط ناامیدی جو چہرے اور احوال ظاہرہ پر ناامیدی کے آثار ظاہر کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَعْرَضَ وَنَا بِجَانِبِهِ ۚ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ

منہ پھیر لیتا ہے اور دور کر لیتا ہے کروٹ اپنی کو اور جب لگتی ہے اسکو برائی پس دعاء مانگتا ہے

پھیر لیتا ہے اور ہم سے پہلو تہی کرتا ہے اور جب اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو پھر لمبی چوڑی

عَرِيضٍ ﴿٥١﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ثُمَّ

چوڑی ف کہہ کیا دیکھا تم نے اگر ہو یہ قرآن نزدیک اللہ کے سے پھر

دعائیں مانگتا ہے کہئے اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے آیا ہو پھر تم نے اس کا انکار

كَفَرْتُمْ بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿٥٢﴾

کفر کیا تم نے ساتھ اسکے کون ہے بہت گمراہ اس شخص سے کہ وہ بیچ خلاف دور کے ف ہے

کر دیا ہو۔ تو اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہوگا جو حق کی مخالفت میں بہت دور نکل گیا ہو

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ

شتاب دکھاویں گے ہم انکو نشانیاں اپنی بیچ ملکوں کے اور بیچ جانوں انکی کے یہاں تک کہ ظاہر ہوگا

ہم انکو اپنی نشانیاں کائنات میں اور خود انکے اندر دکھائیں گے یہاں تک کہ انپر یہ حقیقت

لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ

واسطے انکے کہ تحقیق وہ ہے حق کیا کفایت نہیں رب تیرے کو کہ وہ اوپر ہر

کھل جائے کہ یہ درست ہے۔ اور کیا آپکے رب کی یہ بات کافی نہیں ہے کہ وہ ہر چیز کا

شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٥٣﴾ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَاءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَا

چیز کے حاضر ہے ف خبردار ہو تحقیق وہ بیچ شک کے ہیں ملاقات رب اپنے کی سے خبردار ہو

مشاهد ہے دیکھو یہ لوگ اپنے رب کے روبرو پیش ہونے میں شک کرتے

إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ ﴿٥٤﴾

تحقیق وہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے ف

ہیں بلاشبہ اس نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔

سُورَةُ الشُّورَىٰ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلَاثٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَخَمْسُ رُكُوعَاتٍ

سورہ شوریٰ مکہ میں نازل ہوئی اس میں ترپن آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

سورۃ الشوریٰ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں ترپن آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

حم ﴿١﴾ عسق ﴿٢﴾ كَذَٰلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ

حٰم عسق اسی طرح وحی کرتا ہے طرف تیرے اور طرف ان لوگوں کے

حٰم عسق آپ کی طرف اور ان لوگوں کی طرف جو آپ سے پہلے ہو گزرے ہیں

مِنْ قَبْلِكَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٣﴾ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ

پہلے تجھ سے تھے اللہ غالب حکمت والا ف واسطے اسکے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے

خدائے جو غالب و دانا ہے وحی بھیجی ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

حل لغات

لہ نا بجانبہ۔

نا معنی میں ہے ذہب اور تباعد کے اور جانب سے مراد ہے نفس ذات کمافی قول الله فی جنب الله والمعنی ذهب بنفسه وتباعد بکلیته تکبرا وتعظما۔ اور اسکی مزید تحقیق

بنی اسرائیل کے رکوع ۹ آیہ واذا انعمنا علی الانسان اعرض ونا بجانبہ میں گزرچکی اس کے ساتھ اسے بھی ملا کر پڑھو ملہ فذو دعاء عریض۔ عریض کے معنے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یہ کافروں کی عادت ہے اور ان مسلمانوں کی جو اسلام میں ثابت قدم نہیں کہ نعمت کے وقت اللہ سے منہ پھیرنا اور غافل ہو جانا اور سختی کے وقت پکارنا اور لمبی لمبی دعائیں کرنا۔ اگر کوئی شبہ کرے کہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نا امید ہو جاتا ہے اور آس توڑ بیٹھتا ہے اور اس آیت میں فرمایا کہ لمبی چوڑی دعائیں کرتا ہے اور دعا تب کی جاتی ہے کہ طمع اور امید ہو پس اس میں کوئی منافات اور اختلاف معلوم ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں کوئی منافات نہیں اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ کسی وقت دعا کرے اور کسی وقت نا امید ہو کر چھوڑ دے۔ آدمی پر کئی حالتیں آتی ہیں یا یہ کہ لوگ کئی طرح کے ہیں۔ بعضے اس قسم کے ہیں کہ اللہ کی رحمت سے نا امید ہو جاتے ہیں اور آس توڑ کر دعا رمانگنا چھوڑ دیتے ہیں جیسا کہ پہلی آیت میں فرمایا اور بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ سختی کے وقت لمبی چوڑی دعائیں کرتے ہیں اور گریہ وزاری کرتے ہیں جیسے اس آیت میں مذکور ہے تو یہ دونوں باتیں باعتبار اختلاف حالات یا اشخاص کے ہیں (فتح) موضح میں ہے یہ سب بیان انسان کے نقصان کا نہ سختی میں صبر ہے نہ نرمی میں شکر ۱۲۔

ف۲ اوپر انسان کی طبیعت کا عجیب و غریب نقشہ کھینچکر اس کی کمزوریوں اور بیماریوں پر نہایت مؤثر انداز میں توجہ دلائی تھی۔ اب تنبیہ کرتے ہیں کہ یہ کتاب جو تمھاری کمزوریوں پر آگاہ کرنے والی اور انجام کی طرف توجہ دلانے والی ہو۔ اگر خدا کے پاس سے آئی ہو (جیسا کہ واقع میں ہے) پھر تم نے اسکو نہ مانا اور ایسی اعلیٰ اور بیش قیمت نصائح سے منکر رہ کر اپنی عاقبت کی فکر نہ کی بلکہ حق کی مخالفت میں دور ہوتے چلے گئے تو کیا اس سے بڑھ کے گمراہی اور نقصان و خسارہ کچھ اور ہو سکتا ہے (موضح)

ف۳ یعنی ایسے دلائل جہاں میں ظاہر کر دیں گے جن سے ثابت ہو جائیگا کہ قرآن شریف حق ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا ہے ملک فتح ہو جائیں گے۔ اسلام سب دینوں پر غالب ہو جائے گا اور تمام ملکوں میں پھیل جائیگا۔ مجاہدؒ حسنؒ سدیؒ نے کہا انکی جانوں میں نشانیاں جیسا بدر کی لڑائی اور فتح مکہ اور ایسے کئی اور واقعات جو کافروں پر آئے جن میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کو مدد دی اور کافروں کو اور انکے جھوٹے دین کو ذلیل و خوار کیا قرآن کی حقانیت کو فرض کرو کوئی نہ مانے تو کیلئے خدا کی گواہی کیا تھوڑی ہے جو ہر چیز پر گواہ ہے اور ہر چیز میں غور کرنے سے اسکی گواہی کا ثبوت ملتا ہے ۱۲۔ ابن کثیر وغیرہ

ف۴ یعنی یہ اس دھوکہ میں ہیں کہ کبھی خدا کے سامنے جانا ہی نہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ ہر وقت ہر چیز سے باخبر ہے۔ اگر مرنے کے بعد ان کے بدن مٹی میں مل جائیں، پانی میں بہہ جائیں یا ہوا میں منتشر ہو جائیں یا جل جائیں تب بھی ایک ایک ذرہ کو اللہ تعالیٰ جمع کرکے از سر نو زندہ کرکے اپنے سامنے لا حاضر کرے گا۔ اور یہ اس پر کوئی مشکل نہیں تمت سورۃ حٰمٓ السجدۃ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فِي الْأُولٰى وَالْآخِرَةِ۔

ف۵ جس طرح تیری طرف قرآن شریف بھیجا ہے اسی طرح پہلوں کی طرف کتابیں بھیجتا تھا ۱۲۔ ابن کثیر

★ لمبی چوڑی۔ یہاں عریض استعارہ ہے کثیر اور دائم سے۔
ت کَذٰلِكَ یُوْحِیْٓ الخ کاف محل میں نصب کے ہے کیونکہ مفعول مطلق محذوف کی صفت واقع ہوا ہے ۱۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿٤﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ
اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور وہی ہے بلند قدر بڑا نزدیک ہے کہ آسمان
زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور وہ عالی رتبہ اور عظمت والا ہے قریب نہیں کہ آسمان

يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ
پھٹ جاویں اوپر اپنے سے اور فرشتے پاکی بیان کرتے ہیں ساتھ تعریف کے
اپنے اوپر سے پھٹ جائیں اور فرشتے اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے

رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَآ إِنَّ اللّٰهَ
رب اپنے کے اور بخشش مانگتے ہیں واسطے ان لوگوں کے بیچ زمین کے خبردار ہو تحقیق اللہ
ہیں اور اہل زمین کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں سن رکھو (اللہ) بخشنے والا

هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٥﴾ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ
وہی ہے بخشنے والا مہربان وقف اور جن لوگوں نے پکڑے ہیں سوائے اسکے
اور رحمت کرنے والا ہے وہ لوگ جنہوں نے اس کے سوا اوروں کو اپنا کارساز

أَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَآ أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ﴿٦﴾
کارساز اللہ نگہبان ہے اوپر انکے اور نہیں تو اوپر انکے داروغہ وقف
بنا رکھا ہے۔ اللہ انکو دیکھ رہا ہے اور آپ انکے ذمہ دار نہیں

وَكَذٰلِكَ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرٰى
اور اسی طرح وحی کیا ہم نے طرف تیرے قرآن عربی تو کہ ڈراوے تو مکہ والوں کو
اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف عربی زبان میں قرآن نازل کیا تاکہ آپ مکہ والوں کو اور اس کے

وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ فَرِيقٌ
اور انکو گرد اسکے ہیں اور ڈراوے دن اکٹھے کرنے کے نہیں شک بیچ اس کے ایک فرقہ ہوگا
گردا گرد رہنے والوں کو (انذار کے نتائج و عواقب) ڈرائیں۔ اور قیامت کے دن سے جس میں کوئی شبہ

فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ﴿٧﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ
بیچ بہشت کے اور ایک فرقہ ہوگا بیچ دوزخ کے وقف اور اگر چاہتا اللہ البتہ کرتا انکو
نہیں۔ آگاہ کریں۔ (اس دن) ایک فریق تو جنت میں ہوگا اور ایک دوزخ میں۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ایک ہی

أُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ
امت ایک ولیکن داخل کرتا ہے جسکو چاہتا ہے بیچ رحمت اپنی کے
گروہ بنا دیتا۔ لیکن وہ جسکو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے۔ اور

وَالظّٰلِمُونَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيرٍ ﴿٨﴾ أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ
اور جو ظالم ہیں نہیں واسطے انکے کوئی دوست اور نہ مدد دینے والا کیا پکڑے ہیں انہوں نے
ظالموں کا نہ کوئی دوست ہے اور نہ کوئی مددگار کیا انہوں نے اس کے

دُونِهِٓ أَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰى
سوائے اسکے کارساز پس اللہ وہ ہے کارساز اور وہی زندہ کرتا ہے مردوں کو اور وہ اوپر
علاوہ اوروں کو بھی اپنا کارساز سمجھ رکھا ہے (سو وہ یاد رکھیں کہ) اللہ ہی (حقیقی) کارساز ہے اور وہی مردوں کو

حل لغات

لِيُنْذِرَ أُمَّ الْقُرٰى
وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ

يَوْمَ الْجَمْعِ انذار ہمیشہ دو مفعولوں کو چاہتا ہے اور دوسرا مفعول کبھی حرف ب کے ساتھ متعدی ہوتا ہے اور کبھی نہیں۔ یہاں پہلے تنذر کا دوسرا اور دوسرے تنذر کا پہلا مفعول حذف ہو گیا ہے۔ تخویف اور ابہام تعمیم کے لئے۔ ام القریٰ سے مراد ہے اہل ام القریٰ جیسے وَسْئَلِ الْقَرْيَةَ میں ام کے معنی ہیں اصل اور جڑ کو ام ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی آسمان پھٹ پڑیں اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کے زور سے یا بے شمار فرشتوں کے بوجھ سے یا انکے ذکر کی کثرت سے خاص تاثیر ہو اور پھٹ پڑے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آسمان میں چار انگشت جگہ نہیں جہاں کوئی فرشتہ سربسجود نہ ہو۔ اور بعض نے آیت کا مطلب یہ لیا ہے کہ جب مشرکین خدا تعالیٰ کے لئے شریک اور بیٹے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں تو خداوند قدوس کی جناب میں یہ ایسی سخت گستاخی ہے جس سے کچھ بعید نہیں کہ آسمان کی اوپر والی سطح تک پھٹ کر ٹکڑے ہو جائے۔ کَمَا قَالَ تَعَالٰی فِی سُوْرَۃِ مَرْیَمَ تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ مگر اللہ کی شان مغفرت ورحمت کی برکت سے یہ نظام تھما ہوا ہے ۱۲۔

ف۲ یعنی اللہ تعالیٰ مومنین کی خطا ولغزش کو معاف فرمائے اور کفار کو دنیا میں ایک دم پکڑ کر بالکلیہ تباہ وبرباد نہ کر دے پھر فرمایا اپنی مہربانی سے فرشتوں کی دعا قبول کر کے مومنین کی خطاؤں کو معاف کرتا اور کافروں کو ایک عرصہ کے لئے مہلت تو دیتا ہے۔ ورنہ دنیا کا سارا کارخانہ چشم زدن میں درہم برہم ہو جائے ۱۲۔ موضح القرآن

ف۳ یعنی دنیا میں مشرکین کو مہلت تو دیتا ہے لیکن یہ نہ سمجھو کہ وہ ہمیشہ کے لئے بچ گئے۔ ان کے سب اعمال واحوال اللہ کے ہاں محفوظ ہیں جو وقت پر کھول دیئے جائیں گے۔ آپ اس فکر میں نہ پڑیں کہ یہ مانتے کیوں نہیں اور نہ ماننے کی صورت میں فوراً تباہ کیوں نہیں کر دیئے جاتے۔ آپ ان باتوں کے ذمہ دار نہیں صرف پیغام حق پہنچا دینے کے ذمہ دار ہیں۔ آگے ہمارا کام ہے وقت آنے پر ہم انکا حساب سب چکا دیں گے ۱۲۔ موضح القرآن

ف۴ اُمُّ الْقُرٰی (بڑا گاؤں) فرمایا مکہ معظمہ کو۔ سارے عرب کا مجمع وہاں ہوتا ہے اور ساری دنیا میں اللہ کا گھر وہیں ہے اور وہی گھر روئے زمین پر سب سے پہلی عبادت گاہ قرار پائی۔ بلکہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائے آفرینش میں اللہ تعالیٰ نے زمین کو اس جگہ سے پھیلانا شروع کیا جہاں خانہ کعبہ واقع ہے اور مکہ کے آس پاس سے اول ملک عرب اس کے بعد ساری دنیا مراد ہے۔ ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، مسند احمد وغیرہ میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراء زہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا۔ آپ مکہ شریف کے بازار حزورہ میں کھڑے ہوئے فرما رہے تھے کہ اے مکہ! قسم ہے اللہ کی تو خدا کی ساری زمین سے خدا کے نزدیک زیادہ محبوب اور زیادہ افضل ہے۔ اگر میں تجھ سے نہ نکالا جاتا تو قسم ہے خدا کی ہرگز تجھے نہیں چھوڑتا۔ امام ترمذی رحمہ اللہ اس حدیث کو حسن صحیح فرماتے ہیں۔ نیز حضور نے فرمایا۔ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ الخ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۲۹) بیشک اللہ تعالیٰ نے اس شہر (مکہ) کو اس دن سے بزرگی والا کیا ہے جب سے آسمان زمین بنائے اور قیامت تک اسکی بزرگی بدستور رہے گی۔ یہ بیان صفحہ ۴۷۳/۳۳۵ میں بھی لکھا گیا ہے۔

ف۵ یعنی آگاہ کر دیں کہ ایک دن آنے والا ہے جب تمام اگلے پچھلے خدا کی پیشی میں حساب کے لئے جمع ہوں گے۔ یہ ایک یقینی اور طے شدہ بات ہے جس میں کوئی دھوکہ، فریب اور شک وشبہ کی گنجائش نہیں چاہئے کہ اس دن کے لئے آدمی تیار ہو جائے۔ اس وقت کل آدمی دو فرقوں میں تقسیم ہوں گے ایک فرقہ جنتی اور ایک دوزخی۔ سوچ لو تم کو کس فرقہ میں شامل ہونا چاہئے اور اسمیں شامل ہونے کے لئے کیا سامان کرنا چاہئے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ یَدَیْهِ کِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْکِتَابَانِ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِیْ فِیْ یَدِهِ الْیُمْنٰی هٰذَا کِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ فِیْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰی اٰخِرِهِمْ فَلَا یُزَادُ فِیْهِمْ وَلَا یُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِیْ فِیْ شِمَالِهِ هٰذَا کِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ فِیْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰی اٰخِرِهِمْ فَلَا یُزَادُ فِیْهِمْ وَلَا یُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهٗ فَفِیْمَ الْعَمَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ کَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ یُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَیَّ عَمَلٍ وَاِنَّ صَاحِبَ النَّارِ یُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَیَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَبُّکُمْ فَرَغَ رَبُّکُمْ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۳) یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم جانتے ہو میرے ہاتھ میں کیا چیز ہے؟ ہم نے کہا حضور! ہم کو تو معلوم نہیں آپ بتائیے تو ہم کو علم ہو۔ فرمایا جو میرے داہنے ہاتھ میں جو کتاب ہے اسمیں جنت والوں کے نام اس طور پر لکھے ہوئے ہیں کہ فلاں شخص فلاں کا بیٹا فلاں خاندان کا جنت میں جائے گا۔ پھر آخر میں میزان لگی ہوئی ہے کہ سب جنتی اتنے ہیں۔ اب اس میں نہ کوئی کم ہو سکتا ہے نہ زیادہ۔ اور بائیں ہاتھ میں جو کتاب ہے اسمیں دوزخ والوں کے نام ایسی ہی تفصیل

(باقی اگلے صفحہ پر)

★ بڑی بستی ہیں یہاں تک کہ بولا کرتے ہیں ہذہ القصیدۃ من امہات القصائد۔ ام القری سے مراد ہے مکہ کیونکہ وہیں سے تمام زمین پھیلائی گئی ہے یوم الجمع سے مراد ہے قیامت کا دن اور اسے یوم الجمع کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس روز تمام مخلوقات ایک جگہ جمع ہو جائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ع ۲

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٩﴾ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى

ہر چیز کے قادر ہے اور جو کچھ اختلاف کرو تم بیچ اسکے کسی چیز سے پس حکم اسکا طرف

زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور جس چیز کے بارے میں تم ایکدوسرے سے اختلاف رکھتے ہو اسکا فیصلہ اللہ ہی کے

اللَّهِ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿١٠﴾ فَاطِرُ

خدا کی ہے یہ ہے اللہ رب میرا اوپر اسی کے توکل کیا میں نے اور طرف اسی کی رجوع کرتا ہوں پیدا کرنے والا

پاس ہے (کہدیجئے) یہ اللہ میرا رب ہے میں نے اسپر بھروسہ کر رکھا ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں وہ آسمانوں کو

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ

آسمانوں کا اور زمین کا کیئے ہیں واسطے تمہارے آپس تمہارے سے جوڑے اور

اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے۔ اسنے تمہیں میں سے تمہارے لئے جوڑے بنائے اور چوپایوں میں سے

الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ

چار پایوں سے جوڑے پھیلاتا ہے تم کو بیچ اس کارخانے کے نہیں مانند اس کے کوئی چیز

بھی جوڑے بنائے وہ (اسی طرح سے) تمہیں دنیا میں پھیلاتا ہے۔ اس جیسی کوئی چیز نہیں اور

وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿١١﴾ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

اور وہی ہے سننے والا دیکھنے والا واسطے اسکے ہیں کنجیاں آسمانوں کی اور زمین کی

وہ سب کی سنتا اور سبکو دیکھتا ہے آسمانوں کی اور زمین کی کنجیاں اسکے پاس

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٢﴾

کشادہ کرتا ہے رزق واسطے جسکے چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے تحقیق وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے

ہیں وہ جس کا رزق چاہے فراخ کر دیتا ہے اور جسکا چاہے تنگ کر دیتا ہے۔ بلاشبہ اسے ہر چیز کا علم ہے

شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا

مقرر کیا ہے واسطے تمہارے دین سے وہ چیز کہ حکم کیا تھا ساتھ اسکے نوح کو اور جو وحی کی ہم نے

تمہارے لئے اس نے وہی دین مقرر کیا ہے جسکا حکم اسنے نوح کو دیا تھا اور جس کا حکم ہم نے آپکو دیا ہے اور

إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ

طرف تیرے اور جو حکم کیا تھا ہم نے ساتھ اسکے ابراہیم کو اور موسیٰ کو اور عیسیٰ کو یہ کہ

جس کا حکم ہم نے ابراہیم موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا تھا (وہ یہ ہے) کہ تم دین کو

أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا

قائم رکھیو دین کو یعنی توحید کو اور نہ متفرق ہو بیچ اسکے بہت بڑی ہے اوپر شریک لانے والوں کے وہ چیز

قائم رکھنا۔ اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا وہ پیغام جسکی طرف آپ انکو بلاتے ہیں

تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ

کہ پکارتا ہے تو انکو طرف اسکے اللہ کھینچ لیتا ہے طرف اپنی جسکو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے طرف اپنے

مشرکوں پر بڑا شاق گذرتا ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے قرب کے لئے منتخب کرلیتا ہے اپنی طرف رسائی کی

مَنْ يُنِيبُ ﴿١٣﴾ وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ

اس شخص کو کہ رجوع کرتا ہے ف اور نہیں متفرق ہوئے یہ لوگ مگر پیچھے اسکے کہ آیا انکے پاس علم

اسی کو توفیق دیتا ہے جو اسکی طرف دل میلان رکھے۔ انہوں نے اسکے بعد کہ علم انکے پاس پہنچ چکا تھا محض سرکشی اور ضد سے

منزل ۶

حل لغات

لہ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ۔ فاطر دوسری خبر ہے اللہ کی یا پھر مبتدا محذوف کی خبر کہہ دو۔ لہ يَذْرَؤُكُمْ۔ یہ لیا گیا ہے ذرء سے اور ذرء لغت میں کہتے ہیں پھیلانے کو یہاں يُكَثِّرُ کے معنی میں ہے بکثرت کے بولا کرتے ہیں ذرء اللہ الخلق اسے کثرہ۔ سہ اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ۔ یہ محل میں نصب کے ہے کیونکہ شرع کے مفعول سے بدل واقع ہوا ہے یا بنا بر استیناف کے مرفوع المحل ہے کا نہ قیل ما ذالک ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ) کے ساتھ لکھے ہوئے ہیں۔ اب ان میں کم زیادہ نہیں ہو سکتے۔ صحابہؓ نے کہا کہ حضورؐ! جب ایسی بات ہے کہ سب کچھ لکھا پڑھا گیا پھر عمل کس حساب میں رہے فرمایا لگے رہو اور ثواب حاصل کرنے میں کوشش کرو کیونکہ جنت والا وہ ہوگا جس کا خاتمہ جنت کے عمل پر ہو جائے گا اس سے پہلے خواہ کسی طرح کے عمل کرتا رہا ہو۔ اور دوزخ والا وہ ہے جس کا خاتمہ دوزخ کے عمل پر ہو جائے گا اس سے پہلے خواہ کسی طرح کے عمل کرتا رہا ہو۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تمہارا رب سب کچھ لکھ چکا ہے اور یہ آیت پڑھی فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ۔ مطلب یہ ہوا کہ لکھنا پڑھنا سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور بیشک وہی ہوگا جو کچھ اس قادر مطلق برحق نے لکھدیا ہے لیکن کسی کو خبر تو نہیں کہ کیا لکھا ہے اور موت کس وقت آئے گی پس بندے کو لائق ہے کہ ہر وقت نیکی حاصل کرنے کے فکر میں رہے بے پرواہ اور بے فکر ہونا شرارت اور سرکشی کی بات ہے ۱۲۔

فوائد صفحہ ھذا ف۱ گذشتہ آیات میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے اوصاف بیان کرکے فرمایا نہ اسکی ذات میں اس کا کوئی مماثل ہے نہ صفات میں۔ نہ اسکے احکام اور فیصلوں کی طرح کسی کا حکم اور فیصلہ ہے نہ اسکے دین کی طرح کوئی دین ہے، نہ اسکا کوئی جوڑا ہے نہ ہمسر نہ ہم جنس بیشک ہر چیز کو وہ دیکھتا سنتا ہے مگر اس کا دیکھنا سننا بھی مخلوق کی طرح نہیں۔ کمالات اسکی ذات میں سب ہیں۔ پر کوئی کمال ایسا نہیں جس کی کیفیت بیان کی جاسکے کیونکہ اسکی نظیر کہیں موجود نہیں وہ مخلوق کی مشابہت اور مماثلت سے بالکلیہ پاک اور مقدس اور منزہ ہے پھر اسکی صفات کی کیفیت کس طرح سمجھ میں آئے۔ یاد رکھو تمام خزانوں کی کنجیاں اس کے ہاتھ میں ہیں اسی کو قبضہ اور اختیار حاصل ہے کہ جس خزانہ میں سے جس کو جتنا چاہے مرحمت فرمائے تمام جانداروں کو وہی روزی دیتا ہے لیکن کم و بیش کی تعیین اپنی حکمت کے موافق کرتا ہے، اسی کو معلوم ہے کہ کون چیز کتنی عطاء کی مستحق ہے اور اس حق میں کس قدر دینا مصلحت ہوگا۔ جو حال روزی کا ہے وہی دوسری عطایا میں سمجھو۔ اب اس آیت میں فرمایا کہ سب انبیاء اور انکی امتوں کو حکم ہوا کہ دین الٰہی کو اپنے قول و عمل سے قائم رکھیں اور اصل دین میں کسی طرح کی تفریق و اختلاف کو روا نہ رکھیں۔ مانا آپ جس دین توحید کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے ہیں، مشرکین پر وہ بہت بھاری ہے گویا آپ کوئی نئی اور انوکھی چیز پیش کر رہے ہیں جو کسی نے پہلے پیش نہیں کی تھی۔ بھلا توحید جیسی صاف معقول اور متفق علیہ چیز بھی جب بھاری معلوم ہونے لگے اور اس میں بھی لوگ اختلاف ڈالے بدون نہ رہے تو جہالت اور بدبختی کی حد ہوگئی۔ سچ تو یہ ہے کہ ہدایت وغیرہ سب اللہ کے ہاتھ میں ہے جسے وہ چاہے بندوں میں سے چن کر اپنی طرف کھینچ لے اور اپنی رحمت و موہبت سے مقام قرب و اصطفاء پر فائز فرما دے اور جو لوگ اپنی حسن استعداد سے اسکی طرف رجوع ہوتے اور محنتیں کرتے ہیں انکی محنت کو ٹھکانے لگانا اور دستگیری کرکے کامیاب فرمانا بھی اسی کا کام ہے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ (القصص رکوع ۷) وَقَالَ اللّٰهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلٰئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ (حج رکوع ۱۰) وَقَالَ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (عنکبوت رکوع ۷) بہر حال حکمت الٰہی جس کی ہدایت کو مقتضی ہو وہی ہدایت پاسکتا ہے اور فائز المرام ہوسکتا ہے۔ غرض کہ آیت ہذا میں اقامت دین سے مراد نظریہ توحید الوہیت کی اشاعت افتراق باہمی کی بیخ کنی اور شرک باشنگی گندگی سے دنیا کو پاک کر دینا ہے تمام انبیاء و رسل صلوٰۃ اللہ وسلام علیہم کا دنیا میں یہی مشن رہا ہے ۱۲ موضح القرآن وغیرہ

★ الشروع فقیل ہو اقامۃ الدین۔ تلہ اَللّٰهُ يَجْتَبِي۔ یجتبی لیا گیا ہے جبی سے اور یہ ترکیب ضم اور جمع کرنے کے معنے پر دلالت کیا کرتی ہے بولا کرتے ہیں جبی الخراج واجتباہ وجبی الماء فی الحوض۔ اور اسکی مزید توضیح اوپر گزر چکی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ

سرکشی سے درمیان اپنے اور اگر نہ بھلی ایک بات کہ ہو چکی ہوتی پروردگار تیرے سے ایک وقت مقرر تک

آپس میں تفرقہ پیدا کیا۔ اور اگر آپ کے رب کی طرف سے پہلے ایک بات طے نہ ہوچکی ہوتی تو (ابتک) ان میں فیصلہ

مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكِتَابَ مِن

البتہ فیصلہ کیا جاتا درمیان انکے اور تحقیق وہ لوگ کہ وارث کئے گئے ہیں کتاب کے

ہو چکا ہوتا۔ اور بے شک وہ لوگ جنکو انکے بعد کتاب کا وارث ٹھہرایا گیا، وہ اسکی

بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ⑭ فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ ۖ وَاسْتَقِمْ

پیچھے انکے البتہ بیچ شک قلق میں ڈالنے والے کے ہیں اسی سے پس واسطے اسی کے پکار تو اور قائم رہ

طرف سے ایسے شک میں پڑے ہیں کہ تردد میں ہیں پس اسی کے لئے آپ بلاتے جائیے اور قائم رہئے

كَمَا أُمِرْتَ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ۖ وَقُلْ آمَنتُ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ

جیسا کہ حکم کیا گیا ہے تو اور مت پیروی کر خواہشوں انکی کی اور کہہ ایمان لایا میں ساتھ اس چیز کے کہ اتاری

جیسا کہ آپ کو حکم ہے اور انکی خواہشوں پر نہ چلیے اور کہہ دیجئے کہ میں، اللہ نے جو کتابیں اتاری ہیں ان سب پر

مِن كِتَابٍ ۖ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ

اللہ نے کتاب سے اور حکم کیا گیا ہوں میں کہ عدل کروں درمیان تمہارے اللہ ہے رب ہمارا اور رب تمہارا

ایمان رکھتا ہوں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل کروں۔ اللہ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے

لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۖ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَ

واسطے ہمارے ہیں عمل ہمارے اور واسطے تمہارے ہیں عمل تمہارے نہیں جھگڑا درمیان ہمارے اور

ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال ہیں اور ہمارے تمہارے درمیان کوئی جھگڑا

بَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ⑮ وَالَّذِينَ

درمیان تمہارے اللہ اکٹھا کرے گا درمیان ہمارے اور طرف اسی کی ہے پھر جانا فل اور جو لوگ کہ

نہیں۔ اللہ ہمیں اور تمہیں (ایک جگہ) جمع کریگا۔ اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور وہ لوگ جو

يُحَاجُّونَ فِي اللَّهِ مِن بَعْدِ مَا اسْتُجِيبَ لَهُ حُجَّتُهُمْ

جھگڑتے ہیں بیچ اللہ کے پیچھے اس کے کہ قبول کیا گیا ہے واسطے اسکے دلیل انکی

خدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں اسکے بعد کہ اسکو مان لیا گیا۔ انکی حجت انکے رب کے نزدیک باطل

دَاحِضَةٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ

زائل ہوئی ہے نزدیک رب انکے کے اور اوپر انکے غضب ہے اور واسطے انکے عذاب ہے

ہے اور انپر (اسکا) غضب ہے اور انکے لئے سخت

شَدِيدٌ ⑯ اللَّهُ الَّذِي أَنزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ ۗ

سخت اللہ وہ شخص جس نے اتارا ہے کتاب کو ساتھ حق کے اور ترازو کو

عذاب ہے اللہ وہ ہے جس نے سچی کتاب اور ترازوئے عدل نازل کی

وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ⑰ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ

اور کیا جانے تو شاید کہ قیامت نزدیک ہے وقف جلدی کرتے ہیں ساتھ اسکے وہ لوگ

اور آپ کیا جانیں۔ ہوسکتا ہے کہ قیامت چلی آرہی ہے جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے

حل لغات

لہ لفی شک منہ مریب: مریب اسم فاعل ہے باب افعال سے اور اس کے معنی ہیں موقع فی القلق۔ مریب صفت ہے شک کی اور صفت موصوف میں فاصلہ جائز ہے۔

لہ حجتھم داحضۃ: دحض کے لغوی معنے ہیں پھسلنے کے بولا کرتے ہیں الطر قد دحضت التلاع ای صیرتھا زلقۃ وفی الحدیث کرہت ان اخرجکم فتمشون فی الطین والدحض ای الزلق۔ یہاں داحضۃ کے معنے ہیں زائل کے کمافی الحدیث حین تدحض الشمس ای تزول۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ فرقہ بازی کی قرآن مجید نے جابجا مذمت کی ہے مگر افسوس کہ مسلمان اس لعنت میں ایسے گرفتار ہوئے کہ یہود و نصاریٰ سے بھی آگے بڑھ گئے، جب اختلافات قائم ہو گئے اور مختلف مذاہب نے الگ الگ مورچے بنا لئے تو پیچھے آنے والی نسلیں عجیب خبط اور دھوکہ میں پڑ گئیں اور ایسے شکوک و شبہات پیدا کر لئے گئے جو کسی حال انکو چین سے بیٹھنے نہیں دیتے۔ چاہئے اختلافات ختم کر کے سب قرآن و حدیث کو مضبوط پکڑ لیں ورنہ ایک وقت معین پر دو ٹوک فیصلہ ہو جائے گا اور وہ وقت دور نہیں ۔۱۲

ف۲ یہ ان کتاب والوں کو کہا جو پیچھے لوگوں کو بہکاتے ہیں شبہے ڈال کر ۱۲۔ موضح القرآن

ف۳ ترازو فرمایا دین حق کو جس میں بات پوری ہے نہ کم نہ زیادہ (موضح) اللہ تعالیٰ نے مادی ترازو بھی اتاری جس میں اجسام تلتے ہیں اور عقلی ترازو بھی جسے عقل سلیم کہتے ہیں۔ اور اخلاقی ترازو بھی جسے صفت عدل و انصاف کہا جاتا ہے اور سب سے بڑی ترازو دین حق ہے جو خالق و مخلوق کے حقوق کا ٹھیک ٹھیک تصفیہ کرتا ہے اور جس میں بات پوری تلتی ہے نہ کم نہ زیادہ یعنی اپنے اعمال و احوال کو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کی کسوٹی پر کس کر اور دین حق کی ترازو میں تول کر دیکھ لو کہاں تک کھرے اور پورے اترتے ہو۔ کیا معلوم ہے کہ قیامت کی گھڑی بالکل قریب ہی آ لگی ہو پھر کچھ نہ ہو سکے گا۔ جو فکر کرنا ہے اس کے آنے سے پہلے کر لو۔ اس قول میں قیامت کے واسطے سامان تیار کرنے کی ترغیب ہے اور اس سے ڈرانا اور دنیا میں مشغول ہونے سے بے رغبت کرنا مقصود ہے ۱۲۔ ابن کثیر وغیرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ

جنہیں ایمان لائے ساتھ اسکے اور جو لوگ کہ ایمان لائے ڈرتے ہیں اس سے اور جانتے ہیں کہ

اس کا تقاضا کرتے ہیں اور جو لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ

أَنَّهَا الْحَقُّ ۗ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ

وہ حق ہے خبردار بہ تحقیق وہ لوگ کہ جھگڑتے ہیں بیچ قیامت کے البتہ بیچ گمراہی

وہ برحق ہے دیکھو جو لوگ قیامت کے بارے میں جھگڑتے ہیں وہ پرلے درجہ کی گمراہی میں

بَعِيدٍ ﴿١٨﴾ اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْقَوِيُّ

دور کے ہیں اللہ مہربان ہے ساتھ بندوں کے رزق دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور وہ ہے زور آور

ہیں اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے جس کو چاہتا ہے روزی دیتا ہے۔ اور وہ بڑا زبردست

الْعَزِيزُ ﴿١٩﴾ مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ ۖ وَ ع ۲

غالب جو کوئی چاہتا ہے کھیتی آخرت کی زیادہ دیتے ہیں ہم اسکو بیچ کھیتی اسکی کے اور

اور غالب ہے جو آخرت کی کھیتی کا خواہاں ہو ہم اسکی کھیتی کو ترقی دیتے اور جو کوئی دنیا کی

مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ

جو کوئی چاہتا ہے کھیتی دنیا کی دیتے ہیں ہم اسکو بیچ اس میں سے اور نہیں واسطے اسکے بیچ آخرت کے

کھیتی کا طالب ہو۔ ہم اس کو دنیا ہی میں سے کچھ دیتے اور آخرت میں اس

مِنْ نَصِيبٍ ﴿٢٠﴾ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ

کچھ حصہ کیا واسطے انکے شریک ہیں کہ مقرر کیا ہے واسطے انکے دین میں سے جو کچھ نہیں

کا کوئی حصہ نہیں ہوگا کیا انکے کچھ شریک ہیں کہ جنہوں نے انکے لئے دین کا وہ طریقہ نکالا ہے کہ جسکا اللہ نے حکم نہیں

يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ

اذن دیا ہے ساتھ اسکے اللہ نے اور اگر نہ ہوتی بات فیصلہ کرنے کی البتہ حکم کیا جاتا درمیان انکے اور تحقیق

دیا اور اگر خدا کی طرف سے فیصلہ کی بات نہ مقرر ہو چکی ہوتی تو ان میں فیصلہ ہو چکا ہوتا اور ظالموں کے لئے فی الحقیقت

الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢١﴾ تَرَى الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا

ظالم واسطے انکے عذاب ہے درد دینے والا دیکھے گا تو ظالموں کو ڈرتے ہوئے اس چیز سے

بڑا دردناک عذاب ہے تم ظالموں کو دیکھو گے کہ وہ اپنے افعال سے

كَسَبُوا وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ ۗ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي

کہ کمایا انہوں نے اور وہ پڑنے والی ہے ساتھ انکے اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے بیچ

ڈر رہے ہونگے اور وہ عذاب انکے حق میں وقوع پذیر ہو کر رہیگا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے کام

رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ ۖ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ

باغوں بہشتوں کے ہیں واسطے انکے جو کچھ کہ چاہیں نزدیک رب اپنے کے یہ بات وہ ہے

کئے وہ بہشت کے باغوں میں ہونگے وہ جو کچھ چاہیں گے انکو انکے رب کے ہاں ملے گا یہی بڑا

الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٢٢﴾ ذَٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ

بزرگی بڑی یہی ہے جو بشارت دیتا ہے اللہ بندوں اپنوں کو جو

فضل ہے یہی تو وہ چیز ہے جسکی خوشخبری اللہ نے ان بندوں کو دیتا ہے جو

حل لغات — لہ اِنَّ الَّذِیۡنَ یُمَارُوۡنَ ۔ مماراۃ کہتے ہیں مجادلہ کو لیا گیا ہے عرب کے قول مریت الناقۃ سے اور یہ اس موقع پر بولتے ہیں جب دودھ دوہنے کے لئے اونٹنی کے تھنوں کو شدت و سختی کے ساتھ ملا جاتا ہے چونکہ دو متخاصموں میں کا ہر ایک شخص اپنے شدید و سخت کلام سے اس چیز کو ظاہر کرتا ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِحْمَرَّتْ عَیْنَاہُ وَاشْتَدَّ غَضَبُہٗ وَعَلَا صَوْتُہٗ کَاَنَّہٗ مُنْذِرُ جَیْشٍ یَقُوْلُ صَبَّحَکُمْ وَمَسَّاکُمْ وَیَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَۃُ کَھَاتَیْنِ وَیَقْرُنُ بَیْنَ اِصْبَعَیْہِ السَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی (ابن ماجہ) یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب وعظ فرماتے تو یہ حالت ہو جاتی کہ آپ کی آنکھیں سرخ اور غصہ تیز اور آواز بلند ہو جاتی جس طرح کوئی شخص دشمن کو دیکھ کر خوفناک حالت اور بلند آواز سے اپنی قوم کو ڈراتا اور ہوشیار کرتا ہو اور فرمایا کرتے شاید صبح کو تمھارے پاس آن پہنچے یا شام کو اور اپنی دو انگلیوں کو ملا کر فرماتے کہ جس طرح ان کے درمیان کچھ خاص فرق و فاصلہ نہیں اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کچھ فاصلہ نہیں ہے پس اسکو قریب ہی سمجھو۔ مطلب یہ ہوا کہ دنیا کا کارخانہ تمامی اور اختتام پر ہے جس قدر انبیاء علیہم السلام آنے والے تھے سب آچکے اور جو کتابیں اترنے والی تھیں سب اتر چکیں اب میرے بعد کسی دوسرے نبی یا کسی کتاب کا آنا باقی نہیں رہا صرف قیامت ہی کا آنا باقی ہے جو لوگ قیامت کے آنے پر یقین نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں کب ہوگی یہ کہنا انکا ضد اور انکار سے ہے جھٹلاتے ہیں اور بعید از قیاس جانتے ہیں۔ اور جنہوں نے یقین کیا کہ قیامت آئے گی وہ ڈرتے رہتے ہیں اور اس کے لئے نیک عملوں کا سامان کرتے رہتے ہیں حدیث میں آیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے ایک شخص نے اونچی آواز سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا۔ آپ نے اسی بلند آواز سے کہا کہ کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا قیامت کب ہوگی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افسوس تجھ پر وہ ضرور ہونے والی ہے۔ تو نے اس کے لئے کیا چیز تیار کی ہے؟ اس نے کہا اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اسکے ساتھ ہے جس کو دوست رکھتا ہے۔ غرض یہ کہ آپ نے اسکو یہ جواب نہیں دیا کہ فلانے وقت قیامت آئے گی بلکہ اس کے لئے تیاری کرنے کا حکم فرمایا۔ یاد رہے اب جو بجائے تیاری کے اس حقیقت کا مذاق اڑائے گا وہ گمراہی میں اور زیادہ دور ہوتا چلا جائے گا ۱۲۔ ابن کثیر۔ فتح۔ حدیث التفاسیر وغیرہ۔ قیامت کا بیان صفحہ ۳۵۵ و ۲۲۶ و ۶۶۹ میں بھی لکھا گیا ہے۔

ف۲ یعنی باوجود تکذیب و انکار کے روزی کسی کی بند نہیں کرتا بلکہ بندوں کے باریک سے باریک احوال کی رعایت کرتا اور نہایت نرمی اور تدبیر لطیف سے انکی تربیت فرماتا ہے جس کو چاہے جتنی چاہے دے ۱۲۔ موضح

ف۳ کیونکہ وہ نیک عمل سے آخرت کے ثواب کی نیت نہیں رکھتا تھا بلکہ دنیا کا فائدہ چاہتا تھا، وہ اللہ نے دیدیا۔ اب آخرت میں اسکا کچھ نہیں ملے گا۔ کَمَا قَالَ تَعَالٰی عَجَّلْنَا لَہٗ فِیْھَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَہٗ جَہَنَّمَ (بنی اسرائیل) حدیث میں ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ اے ابن آدم! تو میری عبادت میں دل لگا میں تیرا سینہ غنا سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی روک دوں گا۔ اور اگر تو ایسا نہ کرے گا تو تجھ پر فکر ڈالدوں گا اور تیری محتاجی دور نہ کروں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دنیا کی کھیتی، مال اولاد ہے اور آخرت کی کھیتی وہ نیک عمل جن کا ثواب باقی رہتا ہے۔ ۱۲ حمیدی

ف۴ جاہلیت میں بعض جانوروں کو انہوں نے از خود حرام کر لیا تھا مثلاً وہ جانور جس کا کان چیر کر اپنے معبودان باطل کے نام چھوڑ دیتے تھے صحیح حدیث میں ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے عمرو بن لحی بن قمعہ کو جہنم میں اپنی آنتیں گھسیٹتے ہوئے دیکھا تھا (شب معراج میں) یہی وہ شخص ہے جس نے سب سے پہلے غیر اللہ کے نام پر جانوروں کا چھوڑنا بتلایا۔ یہ شخص خزاعہ کے بادشاہوں میں سے ایک تھا۔ اسی نے سب سے پہلے ان کاموں کی ایجاد کی تھی جو جاہلیت کے عربوں میں مروج تھے (ابن کثیر) مرتب حواشی کہتا ہے آیت کے تحت وہ تمام بدعات آجاتی ہیں جن کو آج مبتدعین نے ایجاد کر کے دین اللہ الاسلام کا حلیہ ہی تبدیل کر دیا ہے۔ یہ سب مَا لَمْ یَاْذَنْ بِہِ اللّٰہُ میں داخل ہے ۱۲۔

ف۵ یعنی جنت میں ہر قسم کی جسمانی و روحانی راحتیں اور اپنے رب کا قرب یہی بڑا فضل ہے۔ دنیا کے عیش اس کے سامنے کیا حقیقت رکھتے ہیں اللہ جو خوشخبری دے وہ لامحالہ واقع ہو کر رہے گی ۱۲۔ موضح القرآن

ے جواس کے مقابل کے دل میں ہے اسی لئے مجاز کو عبارۃ سے تعبیر کیا۔ ؎ حَرْثَ الْاٰخِرَۃِ۔ حرث اصل میں کہتے ہیں زمین میں بیج ڈالنے کو پھر کھیتی کو جو بیج ڈالنے سے ہوتی ہے حرث کہنے لگے یہاں اعمال کے ثمرات و نتائج مراد ہیں۔ بطریق استعارہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۗ قُلْ لَّآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا

ایمان لائے اور کام کئے اچھے کہہ نہیں مانگتا میں تم سے اوپر اسکے بدلہ مگر

اسپر ایمان لائے اور نیک عمل کرتے کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس پر کچھ اجرت نہیں مانگتا بجز رشتہ داری

الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۗ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا

دوستی بیچ قرابت کے . اور جو کوئی کماوے نیکی زیادہ دیتے ہیں ہم اسکو بیچ اسکے

کی محبت کے ۔ اور جو شخص کوئی نیک کام کرے گا تو ہم اس میں اور خوبی

حُسْنًا ۗ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٢٣﴾ أَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى

نیکی تحقیق اللہ بخشنے والا قدردان ہے ف کیا کہتے ہیں کہ باندھ لیا ہے اس نے اوپر

بڑھادیں گے بیشک اللہ بخشنے والا قدردان ہے کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے اللہ پر جھوٹ

اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَإِنْ يَّشَإِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللّٰهُ

اللہ کے جھوٹ پس اگر چاہتا اللہ مہر رکھ دیتا اوپر دل تیرے کے اور مٹا دیتا ہے اللہ

باندھا ہے سو اگر اللہ چاہے تو آپ کے دل پر مہر کردے ۔ اللہ تعالیٰ باطل کو مٹاتا

الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ۚ إِنَّهٗ عَلِيْمٌ ۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٢٤﴾

جھوٹ کو اور ثابت کرتا ہے حق کو ساتھ باتوں اپنی کے تحقیق وہ جاننے والا سینے والی بات کو

اور سچ کو اپنے کلام سے استوار کرتا ہے بیشک وہ سینوں کے رازوں کو جانتا ہے

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ

اور وہی ہے جو قبول کرتا ہے توبہ بندوں اپنے کی اور معاف کرتا ہے برائیوں سے

اور وہ وہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور خطائیں بخشدیتا ہے

وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ

اور جانتا ہے جو کچھ کرتے ہو تم ف اور قبول کرتا ہے دعائیں ان لوگوں کی کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے اور

اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے جانتا ہے اور ان لوگوں کی عبادت قبول کرتا ہے جو ایمان لاتے ہیں اور نیک کام

يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ بَسَطَ

زیادہ دیتا ہے انکو فضل اپنے سے اور کافر واسطے انکے عذاب ہے سخت ف اور اگر کشادہ کرتا

کرتے ہیں اور انکو اپنے فضل سے اور زیادہ دیتا ہے اور کافروں کے لئے سخت عذاب ہوگا اور اگر اللہ اپنے

اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۚ

اللہ رزق واسطے بندوں اپنے کے البتہ سرکشی کرتے بیچ زمین کے ولیکن اتارتا ہے ساتھ اندازے کے جو کچھ چاہتا ہے

بندوں کے لئے رزق فراخ کردے تو وہ زمین میں سرکشی کرنے لگیں مگر جتنی وہ روزی چاہتا ہے صحیح اندازے سے نازل

إِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌ ۢ بَصِيْرٌ ﴿٢٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ ۢ بَعْدِ مَا

تحقیق وہ ساتھ بندوں اپنے کے خبردار ہے دیکھنے والا ف اور وہی ہے جو اتارتا ہے مینہ پیچھے اسکے

کرتا ہے۔ بیشک وہ اپنے بندوں سے واقف اور انکو دیکھنے والا ہے اور وہ وہ ہے جو لوگوں کے نا امید ہو جانے کے بعد بارش نازل

قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٢٨﴾ وَمِنْ آيٰتِهٖ

کہ نا امید ہوئے اور پھیلاتا ہے رحمت اپنی اور وہی ہے دوست تعریف کیا گیا اور نشانیوں اسکی سے ہے

کرتا ہے۔ اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور وہ کارساز ستودہ صفات ہے اور اسکی نشانیوں میں سے

حل لغات

۱ اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۔ قربیٰ بوزن زلفیٰ وبشریٰ مصدر ہے بمعنی قرابت ۲ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ اقتراف معنے میں ہے اکتساب کے اور اکتساب کہتے ہیں کسب کرنے کو۔

۳ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ ۔ الذین محل میں نصب کے ہے یستجیب کا فاعل ضمیر جو راجع ہو اللہ کی طرف اصل میں تھا ویستجیب اللہ للذین لام حذف ہوگیا جسطرح وازا ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی قرآن جیسی دولت تم کو دے رہا ہوں اور ابدی نجات و فلاح کا راستہ بتلاتا اور جنت کی خوشخبری سناتا ہوں یہ سب محض لوجہ اللہ ہے۔ اس خیر خواہی اور احسان کا تم سے کچھ بدلہ نہیں مانگتا صرف ایک بات چاہتا ہوں کہ تم سے جو میرے نسبی و خاندانی تعلقات ہیں کم از کم ان کو نظر انداز نہ کرو آخر تمہارا معاملہ اقارب اور رشتہ داروں کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ بسا اوقات انکی بے توقع بھی حمایت کرتے ہو میرا کہنا یہ ہے کہ تم اگر میری بات نہیں مانتے نہ مانو میرا دین قبول نہیں کرتے یا میری تائید و حمایت میں کھڑے نہیں ہوتے نہ سہی لیکن کم از کم قرابت و رحم کا خیال کر کے ظلم و اذیت رسانی سے باز رہو اور مجھ کو اتنی آزادی دو کہ میں اپنے پروردگار کا پیغام دنیا کو پہنچاتا رہوں کیا اتنی دوستی اور فطری محبت کا بھی مستحق نہیں ہوں (تنبیہہ) آیت کے یہ معنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے (فتح الباری انصاری صفحہ ۴۲۵ پارہ ۲۰ ہیں) صحیحین میں منقول ہیں۔ (موضح الفرقان) اس آیت کے معنی میں تین قول ہیں۔ پہلے کا خلاصہ معنی تو یہی جو بیان ہوا دوسرے قول کے موافق یہ کہ میرے خویشوں قریبوں کے ساتھ محبت کرو۔ تیسرا یہ معنی کہ عبادت اور اطاعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نزدیکی ڈھونڈو اور اس کی محبت حاصل کرو۔ ابن کثیر اور فتح البیان نے پہلے معنے کو ترجیح دی ہے۔ قرابت سے مراد اہلبیت بھی ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اُرْقُبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهٖ مطلب یہ کہ آپ کی وجہ سے آپ کے اہل بیت کا احترام کرو۔ انکی تعظیم کرنا آپ ہی کی تعظیم کرنا ہے۔ اس لئے بزرگان دین اپنے استاد اور انکی اولاد کی تعظیم و تکریم کیا کرتے تھے۔ (یعنی انکے ساتھ عزت سے پیش آتے تھے بشرطیکہ اولاد دیندار ہو) حدیث میں ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا واللہ قرابت رسول مجھ کو میری قرابت سے زیادہ تر محبوب ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا واللہ تمہارا اسلام مجھ کو محبوب تر تھا خطاب کے اسلام لانے سے اگر وہ اسلام لاتا، کیونکہ تمہارا اسلام محبوب تر تھا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو میرے باپ خطاب کے اسلام لانے سے پس ہر مسلمان کا حال مثل حال شیخین رضی اللہ عنہما کے ہونا لازم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کو محبوب رکھتے تھے اپنی اولاد سے بڑھ کر (ترجمان القرآن ملخصًا) کیوں نہ محبوب رکھیں جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا لَا يَدْخُلُ قَلْبَ امْرِئٍ إِيمَانٌ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِقَرَابَتِي (جامع البیان صلا؟ بحوالہ امام احمدؒ) یعنی کہ جب تک کوئی شخص اللہ کی رضا اور میری محبت کے لحاظ سے تم لوگوں سے محبت نہ کرے گا تب تک سچا ایماندار نہ ہوگا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت ہے أَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعَمِهٖ وَأَحِبُّونِي بِحُبِّ اللّٰهِ وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي بِحُبِّي۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ صفحہ ۵۷۳) یعنی آپ نے فرمایا اللہ سے محبت رکھو کیونکہ تم کو روزی دیتا ہے اور مجھ کو دوست رکھو اللہ کی رضا مندی کے لئے اور میرے کنبے اور قرابت والوں کو دوست رکھو میری رضا کے لئے۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُدٰى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهٖ فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي الخ (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ صفحہ ۵۶۸)۔ یعنی غدیر خم ایک مقام پانی کا ہے کہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی راہ میں، وہاں اکثر منزل ہوا کرتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں خطبہ پڑھا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور نصیحت کی باتیں سنائیں اور فرمایا کہ خبردار ہو جاؤ اے لوگو! ہوشیار رہو کر سنو کہ میں ایک بشر ہوں قریب ہے کہ میرے رب کی طرف سے مجھ کو بلاوا آئے گا اور میں چلا جاؤں گا یعنی میں ہمیشہ دنیا میں نہیں رہنے کا یہاں سے ضرور جانا ہے، سو میں تمہارے پاس دو چیزیں ایسی چھوڑے جاتا ہوں جن کا تم پر بڑا حق ہے ایک تو اللہ کی کتاب اسمیں تمہارے واسطے ہدایت اور نور ہے پس اس کتاب کے حکم بجالانے میں مضبوط رہنا کسی حالت میں اسکی نافرمانی نہ کرنا۔ دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں۔ میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تم کو اللہ کا ڈر یاد دلاتا ہوں اور فرمایا إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا (ترمذی صفحہ ۲۲۱ جلد ۲) یعنی جب تک ان دونوں کے حق اور حرمت کی حفاظت رکھو گے تب تک ہدایت کی راہ پر رہو گے ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ ان دونوں میں سے کسی کے حق کو کم نہ سمجھنا ایک سے ایک بڑھ کر سمجھنا یہ دونوں جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھے اکٹھے ہی ملیں گے۔ اس بات کا بہت خیال رکھنا کہ ان دونوں کے بارے میں میری وصیت پر کیسا عملدرآمد کر رہے ہو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ یہ حجۃ الوداع کے خطبہ کا بیان ہے۔ مالک بن انسؓ سے مرسلًا جو روایت (باقی اگلے صفحہ پر)

کالوہم میں کیم اصل میں تھا وا ذا کا لوہم۔ ؎ یُنَزِّلُ الْغَيْثَ غیث اور غوث دونوں کے اصلی معنی میں فریاد کو پہنچنے والا یہاں غیث سے مراد ہے مینہ کیونکہ وہ بھی قحط سے لوگوں کی فریادرسی کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ۭ وَهُوَ

پیدا کرنا آسمانوں کا اور زمین کا اور جو پھیلا رکھے ہیں ان میں جانوروں سے اور وہ

ہے آسمانوں کا اور زمین کا پیدا کرنا۔ اور جانوروں کا جو اس نے ان میں پھیلا رکھے

عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ

اوپر اکٹھا کرنے ان کے جب چاہے قادر ہے اور جو پہنچتی ہے تم کو مصیبت سے

ہیں اور وہ ان کے جمع کرنے پر جب چاہے قادر ہے اور جو مصیبت تم پر واقع ہوتی ہے وہ تمہارے

فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۰﴾ وَمَآ اَنْتُمْ

پس بسبب اس کے جو کمایا ہاتھوں تمہارے نے اور معاف کرتا ہے بہت چیزوں سے اور نہیں تم

اپنے ہی اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے اور وہ اکثر برائیاں معاف کر دیتا ہے اور تم زمین میں

بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ښ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ

عاجز کرنے والے بیچ زمین کے اور نہیں واسطے تمہارے سوائے اللہ کے کوئی دوست

اس کو ہرا نہیں سکتے اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی کارساز ہے

وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۳۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۳۲﴾ اِنْ

اور نہ مدد دینے والا اور نشانیوں اس کی سے کشتیاں ہیں چلنے والیاں بیچ دریا کے مانند پہاڑوں کے اگر چاہے

اور نہ مددگار اور اسی کی نشانیوں میں سے سمندر میں چلنے والے جہاز ہیں جو گویا پہاڑ ہیں اگر

يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ۭ اِنَّ

ٹھہرا دے باؤ کو پس ہو جاویں ٹھیری ہوئی اوپر پیٹھ اس کی کے تحقیق

وہ چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے۔ پھر اس کی سطح پر وہ کھڑے رہ جائیں۔ ان باتوں

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾ اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا

بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے ہر صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے یا ہلاک کرے ان کو بسبب اس کے جو کمایا ہے

میں واقعی صبر و شکر کرنے والے انسانوں کے لئے کئی نشانیاں ہیں۔ یا (اگر چاہے) تو ان کے اعمال کی وجہ سے ان کو

وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۴﴾ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ

اور معاف کرے بہتوں سے اور تو کہ جانیں وہ لوگ کہ جھگڑتے ہیں بیچ

ہلاک کر دے اور وہ اکثر باتوں سے درگزر کرتا ہے اور ان لوگوں کو جو ہمارے نشانات و احکام کے بارے میں جھگڑتے

اٰيٰتِنَا ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۵﴾ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ

نشانیوں ہماری کے نہیں واسطے ان کے جگہ بھاگنے کی پس جو کچھ دیئے گئے ہو تم کسی چیز سے پس فائدہ ہے

ہیں معلوم ہو جائے کہ ان کے لئے بچاؤ کی کوئی جگہ نہیں سو جو کچھ تم کو دیا گیا ہے وہ دنیوی زندگی کا

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

زندگانی دنیا کا اور جو کچھ نزدیک اللہ کے ہے بہتر ہے اور باقی رہنے والا واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے اور

مال و اسباب ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ اس سے کہیں بہتر اور زیادہ دیرپا ہے (یعنی) ان لوگوں کے لئے

عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ

اوپر رب اپنے کے توکل کرتے ہیں اور وہ لوگ کہ بچتے ہیں بڑے گناہوں سے

جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے جو بڑے بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کی

حل لغات

لہ مِن دَآبَّۃ۔ مِن بیان ہے ما بثّ کا اور دآبّۃ سے مراد ہر

زندہ جاندار۔ کیونکہ دبیب کے اصل معنی ہیں حرکت کے اور حرکت آدمیوں اور فرشتوں اور جانوروں سب میں پائی جاتی ہے اس لئے دابہ سے تمام جاندار مراد ہیں۔ لہ اِذَا یَشَآءُ اذا جس طرح ماضی پر داخل ہوتا ہے اسی طرح مضارع پر بھی جیسے واللیل اذا یغشٰی۔ لہ مَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ۔ ما بمعنی الذی مبتدا۔ بما کسبت خبر اور چونکہ ما متضمن ہے معنی شرط کو اس لئے خبر میں ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(پچھلے صفحہ کا بقیہ) ہے اسمیں کتاب اللہ و سنتی کا لفظ ہے (مشکوٰۃ صفحہ ۲۳) اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں کتاب اللہ وَسُنَّةَ نَبِیِّہٖ ہے (ترغیب صفحہ ۲۶) یعنی اللہ کی کتاب اور نبی کی سنت تطبیق کی صورت یہ ہے کہ جن روایتوں میں کتاب و سنت کا لفظ ہے وہ مختصر ہیں کیونکہ صرف کتاب و سنت کا ذکر ہے اور جن میں اہل بیت کا ذکر ہے وہ مفصل و مطول ہیں۔ کتاب اللہ سے مراد قرآن و حدیث ہے بقولہٖ تعالیٰ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ اور آیت مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ الخ اور حدیث میں اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ الخ (ترمذی صفحہ ۱۴۷ و ۱۷۰ حدیث حسن صحیح ہے) تحقیق اللہ نے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور مردار و سور اور مورتوں کی تجارت کو حرام کر دیا ہے، حالانکہ قرآن میں کوئی آیت اس مضمون کی نہیں۔ پس یہ آیتیں اور حدیث اس امر کی دلیل ہیں کہ حدیث بھی کتاب اللہ ہے جس جگہ کتاب اللہ و سنۃ رسول اللہ وغیرہ آتا ہے وہاں تخصیص بعد تعمیم کے معنی چاہئے۔ جیسے اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ کے بعد رکوع آیا ہے حالانکہ نماز میں رکوع بھی شامل ہے۔ اسیطرح کتاب اللہ کے لفظ کو قرآن و حدیث دونوں پر شامل سمجھنا چاہئے ۱۲۔ حدیث التفاسیر ملخصا

ف ۲ توبہ ہے گناہ پر پریشان ہونا اور اس کو چھوڑ دینا اور پختہ قصد کرنا کہ پھر نہیں کروں گا۔ یہ تین شرطیں ہیں۔ اگر گناہ میں کسی بندہ کا حق بھی ہو تو چوتھی شرط حق العباد کا ادا کرنا ہے اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص کی فرحت سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کی سواری مع خورد و نوش ویران میدان میں گم ہو جائے پھر نا امیدی کے بعد مل جائے اور انتہائی خوشی پر بلا قصد یہ لفظ نکلیں اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِيْ وَاَنَا رَبُّكَ مسلم وغیرہ میں یہ حدیث ہے ۱۲۔ توبہ کا بیان صفحہ ۱۱ میں بھی پڑھئے گا۔ انشاء اللہ۔

ف ۳ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وَيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ کی تفسیر میں فرمایا یعنی جو لوگ قیامت میں دوزخ کے مستحق ہو چکے ہیں لیکن دنیا میں انہوں نے مؤمنوں سے احسان کیا تھا تو مومن انکی سفارش کریں گے اللہ تعالیٰ قبول فرما کر دوزخ سے نجات دیگا ۱۲۔ **ف ۴** حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میرے بندوں میں سے کوئی ایسا ہے جسکو دولتمندی ہی لائق ہے۔ اگر میں اسکو محتاج کرتا تو اسکے دین میں خرابی آتی اور کوئی ایسا ہے جس کے لئے محتاجی ہی مناسب ہے۔ اگر میں اس کو دولتمند بناتا تو اس کا دین بگڑ جاتا ۱۲۔ ابن کثیر۔

حاشیہ صفحہ ھٰذا **ف ۱** یعنی تمہاری شامت اعمال کی وجہ سے طرح طرح کے مصائب و عذاب آتے ہیں قحط آتی ہے وبا آتی ہے طاعون آتا ہے۔ ضحاکؒ نے کہا قرآن پڑھ کر بھلا دینا بڑی مصیبت ہے میں کہتا ہوں اسی طرح حدیث شریف کا بھلا دینا یا رائے قیاس و قول مجتہد کو حدیث پر مقدم رکھنا بھی مصیبت ہے ۱۲۔ **ف ۲** کشتیاں دریا میں ایسی ہیں جیسے پہاڑ خشکی میں ۱۲۔ ابن کثیر

ف ۳ صبر شکر کرنے والے یعنی مؤمن جس نے دریا کا سفر کیا اور اسکے عجائبات دیکھے پس تحقیق وہ صبر کرتا ہے دریا کی سختیوں پر اور شکر کرتا ہے جب اس تکلیف سے چھوٹتا ہے اور کافر تکلیف کی حالت میں بے صبری کرتا ہے اور نجات ملنے کے وقت شکر نہیں کرتا ۱۲۔ جامع

ف ۴ یعنی ہلاک کرے کشتی والوں کو تاکہ بدلہ لے انسے اور تاکہ جان لیں اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑنے والے کہ ان کے لئے کوئی جگہ بھاگنے کی نہیں پھر بسبب اسکے اقرار کریں کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں جو نفع اور ضرر پہنچاوے ۱۲۔ جامع و تفسیر کبیر **ف ۵** جو لوگ ہر چیز اپنی تدبیر سے سمجھتے ہیں اس وقت عاجز رہ جاوینگے کوئی تدبیر بن نہ پڑیگی ۱۲۔ **ف ۶** یعنی یہ تمام باتیں سننے کے بعد انسان کو چاہئے کہ اللہ کو راضی رکھنے کی فکر کرے۔ اس چند روزہ زندگانی اور عیش فانی پر مغرور نہ ہو۔ اور خوب سمجھ لے کہ ایمانداروں کو جو عیش و آرام اللہ کے ہاں ملے گا وہ اس دنیا کے عیش و آرام سے بہتر بھی ہے اور پائیدار بھی۔ نہ اسمیں کسی طرح کی کدورت ہوگی نہ فنا و زوال کا کھٹکا ہوگا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابوبکر صدیق نے اپنا تمام مال اللہ کی راہ میں دیدیا۔ بعض لوگوں نے اس پر اعتراض کیا اس بارہ میں یہ آیتیں نازل ہوئیں یعنی اللہ نے فرمایا تو کل والوں کے نزدیک دنیا کا مال کچھ حقیقت نہیں رکھتا ۱۲۔ جامع البیان صفحہ ۴۱۲ اور مشکوٰۃ کتاب الرقاق میں ابو موسیٰ سے آیا ہے مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنی دنیا کو سنوارنا چاہا اس نے اپنے دین کا نقصان کیا اور جس نے اپنا دین سنوارنا چاہا اس نے اپنی دنیا کا نقصان کیا پس تم کو چاہئے کہ فنا ہونے والی چیز یعنی دنیا کی محبت نہ کرو اور ہمیشہ باقی رہنے والی یعنی آخرت کی محبت کرو ۱۲۔ حدیث التفاسیر و موضح الفرقان۔

واذن میں اسلئے وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ۔ الجوار اصل میں تھا الجواری یہ تخفیفاً حذف ہوگئی الجوار صفت ہے موصوف محذوف کی اے السفن الجواری ہے کالاعلام اعلام سے مراد ہیں پہاڑ جیسا کہ ایک شاعر کہتا ہے وان صخرا لتاتم الھداۃ بہ کانہ علم فی راسہ نار ہے۔ اَوْ يُوْبِقْهُنَّ۔ یوبقھن معنی میں ہے یھلکھن کے بولا کرتے ہیں اوبقہ اے اہلکہ۔ جرم اور گناہ کو کہا کرتے ہیں او بقتہ ذنوبہ اے اہلکتہ۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ (۳۷) وَالَّذِينَ
اور بےحیائیوں سے اور جو وقت کہ غصہ ہوتے ہیں وہی بخش دیتے ہیں وقف اور وہ لوگ کہ
کاموں سے اجتناب کرتے ہیں اور جب غصہ میں آجائیں تو معاف کر دیتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے
اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ص وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ
قبول کیا انہوں نے واسطے رب اپنے کے اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور کام انکا مشورت سے
جو اپنے رب کا حکم مانتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور اپنے معاملات باہمی مشورہ سے طے کرتے ہیں
بَيْنَهُمْ ص وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ (۳۸) وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ
درمیان انکے اور اس چیز سے کہ دی ہم نے انکو خرچ کرتے ہیں وقف اور واسطے ان لوگوں کے کہ جب پہنچتی ہے انکو
اور جو کچھ ہم نے انکو دے رکھا ہے اسمیں سے خرچ کرتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے کہ جب ان پر ظلم ہوتا
الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ (۳۹) وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا ج
چڑھائی وہ بدلہ لیتے ہیں اور بدلہ برائی کا برائی ہے مانند اس کی
ہے تو وہ بدلہ لیتے ہیں اور برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے پھر جو
فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ط إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ (۴۰)
پس جس شخص نے معاف کیا اور صلح کی پس ثواب اسکا اوپر اللہ کے ہے تحقیق وہ نہیں دوست رکھتا ظالموں کو
کوئی معاف کر دے اور اصلاح کرے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے بلاشبہ وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا
وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ (۴۱)
اور البتہ جس نے بدلہ لیا پیچھے مظلوم ہونے اپنے کے پس یہ لوگ نہیں اوپر انکے کچھ راہ ملامت کی وقف
اور جو مظلومیت کے بعد بدلہ لے لے تو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں
إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي
سوائے اسکے نہیں راہ اوپر ان لوگوں کے ہے کہ ظلم کرتے ہیں لوگوں پر اور سرکشی کرتے ہیں بیچ
الزام تو ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں
الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ط أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (۴۲) وَلَمَنْ
زمین کے ناحق یہ لوگ واسطے انکے عذاب ہے درد دینے والا وقف اور البتہ جس نے
ان لوگوں کے لئے عذاب دردناک ہوگا اور البتہ جس نے
صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ (۴۳) وَمَنْ يُضْلِلِ
صبر کیا اور بخش دیا تحقیق یہ ہمت کے کاموں سے ہے وقف اور جسکو گمراہ کرے
برداشت سے کام لیا اور معاف کر دیا تو بلاشبہ (اسکا یہ فعل) ہمت کے کاموں میں سے ہے اور جس کسی کو اللہ گمراہ
اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ وَلِيٍّ مِنْ بَعْدِهِ ط وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا
اللہ پس نہیں واسطے اسکے کوئی دوست پیچھے اس کے اور دیکھے تو ظالموں کو جو وقت
کر دے پھر اسکے بعد اس کا کوئی چارہ ساز نہیں۔ اور جب ظالم لوگ عذاب کو دیکھ لیں گے تو تم
رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِنْ سَبِيلٍ (۴۴)
دیکھیں گے عذاب کہیں گے کیا ہے طرف پھر جانے کی کوئی راہ وقف
انکو دیکھو گے کہ کہتے ہوں گے کیا واپس جانے کی بھی کوئی صورت ہے

ع ۵

حل لغات

لہ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ۔ شوریٰ بروزن بُشریٰ وزُلفیٰ مصدر ہے اس کے معنی ہیں مشورہ کرنے کے اسکا محل مبتدا پر تقدیر مضاف ہوگا۔ اے امرہم ذوشوریٰ

لہ هُمْ يَنْتَصِرُونَ۔ انتصار کہتے ہیں انتقام بدلہ لینے کو۔

لہ إِلَىٰ مَرَدٍّ۔ مرد مصدر ہے بمعنے رجعت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ جامع البیان والے نے کہا ہے کہ زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ کبائر وہ ہیں جن کے بارے میں قرآن شریف اور حدیث شریف میں سخت وعید آئی ہے اور فواحش وہ گناہ ہیں جن کی برائی بہت زیادہ ہے یا وہ جو شرمگاہ سے متعلق ہیں۔ اس مضمون کا بیان سورۂ نساء صفحہ ۱۱۸ میں بھی ہو چکا ہے۔ عفو کے متعلق مشکوٰۃ صفحہ ۴۳۶ باب الغضب والکبر میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ جُرْعَۃِ غَیْظٍ یَکْظِمُھَا ابْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی یعنی فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں پیا کسی بندہ نے کوئی گھونٹ کہ زیادہ افضل ہو نزدیک اللہ کے غصہ کے گھونٹ سے کہ دبا لیوے اسکو اللہ کی رضا کے لئے یعنی اس خیال سے غصہ کو دبائے کہ اللہ کے نزدیک غصہ کو دبانا اور غم کھانا بہتر ہے تو یہ بات سب سے افضل ہے اور حوالہ مذکور میں انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے مَنْ خَزَنَ لِسَانَہٗ سَتَرَ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ وَمَنْ کَفَّ غَضَبَہٗ کَفَّ اللّٰہُ عَنْہُ عَذَابَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی آپ نے فرمایا کہ جس نے اپنی زبان کو اپنے قابو میں رکھا اللہ قیامت میں اس کا عیب ڈھک لے گا۔ اور جس نے اپنے غصہ کو روک لیا اللہ قیامت میں اس سے اپنے عذاب کو روک لے گا۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مَرْفُوْعًا قَالَ مُوْسَی بْنُ عِمْرَانَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَارَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبَادِکَ عِنْدَکَ قَالَ مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۳۶) یعنی فرمایا آپ نے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ الٰہی! سب سے زیادہ مرتبہ تیرے نزدیک کس کا ہے؟ اللہ نے فرمایا جو شخص قابو طلب اور زور والا ہے اپنے ستانے والے سے بدلہ لے سکتا ہے لیکن میری رضا کے واسطے درگذر کرے۔ اور فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الْغَضَبَ لَیُفْسِدُ الْاِیْمَانَ کَمَا یُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ (حوالہ مذکور) یعنی غصہ ایمان کو ایسا بگاڑ دیتا ہے جیسے ایلوا شہد کو بگاڑ دیتا ہے مقصد یہ کہ ان کی عادت ہے کہ غصہ کے وقت قصور معاف کرتے ہیں اور درگذر کرتے ہیں۔ بدلہ نہیں لیتے صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جان کے لئے کبھی بدلہ نہیں لیا۔ مگر جب کوئی اللہ کی حرمات کی ہتک کرتا تو اسکو سزا دیتے ۱۲۔ توکل، صبر و تحمل و قصور بخش دینے کا بیان صفحہ ۳۴ و ۳۲۲ و ۶۷۶ ... اور برائی کا بدلہ معاف اور نیکی کرنے کا بیان سورۂ مؤمنون رکوع ۶ میں بھی ہے۔

ف۲ نماز کا بیان صفحہ ۵۹ و صفحہ ۱۵۵ میں ہوا پھر فرمایا کہ مشورہ سے کام پسند کرے دین کا ہو یا دنیا کا (موضح) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے اِذَا کَانَ اُمَرَاءُکُمْ خِیَارَکُمْ وَاَغْنِیَاءُکُمْ سُمَحَاءَکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ شُوْرٰی بَیْنَکُمْ فَظَھْرُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِّنْ بَطْنِھَا وَاِذَا کَانَ اُمَرَاءُکُمْ شِرَارَکُمْ وَاَغْنِیَاءُکُمْ بُخَلَاءَکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ اِلٰی نِسَاءِکُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِّنْ ظَھْرِھَا (مشکوٰۃ صفحہ ۴۵۱) یعنی آپ نے فرمایا جب تک تمہارے حاکم نیک لوگ ہوں گے اور امیر مالدار لوگ سخی ہوں گے اور کاروبار مشورہ سے ہوں گے تو تب تک تمہارا جینا بہتر ہے اور جب حاکم بدخصلت ہونے لگیں گے اور مالدار بخیل ہو جائیں گے اور عورتوں کی مرضی پر کاروبار ہونے لگیں تو اس وقت تمہاری زندگی خراب ہے بلکہ مرنا بہتر ہے اور فرمایا آپ نے مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِّنْ صَدَقَۃٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَۃً صَبَرَ عَلَیْھَا اِلَّا زَادَہُ اللّٰہُ عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَۃٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ بَابَ فَقْرٍ یعنی صدقہ سے (ترمذی صفحہ ۶۲ جلد ۲) ابوداؤد وغیرہ) اور فرمایا لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَھُمْ اِمْرَاَۃً (مشکوٰۃ صفحہ ۳۲۱) یعنی جس قوم نے عورت کو اپنا حاکم اور پیشوا بنایا وہ فلاح کو نہ پہنچیں گے ۱۲۔

ف۳ بشرطیکہ جتنا اس پر ظلم ہوا اتنا ہی بدلہ لے کیونکہ یہ جائز ہے گو افضل و بہتر یہی ہے کہ معاف کر دے۔ حدیث میں ہے کسی کا قصور درگزر کرنے کی وجہ سے اللہ بندہ کی عزت بڑھاتا ہے اور جو بدلہ میں اصل جرم سے بڑھ جائے وہ خدا کا دشمن ہے پھر برائی کی ابتداء اسی کی طرف منسوب ہوگی جس پر ظلم ہوا اسے بدلہ لینے میں کوئی گناہ نہیں۔ انتصار کہتے ہیں مظلوم ظالم کو جواب دے اور اپنا بدلہ لے لے۔ بزار میں ہے ظالم کے لئے جس نے بددعا کی اس نے بدلہ لے لیا۔ یہ حدیث ترمذی میں بھی ہے ۱۲۔

ف۴ یعنی پہلے ظلم شروع کرتے ہیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ وہ شخص جو آپس میں گالیاں دیتے ہیں گناہ ان کا اسی پر ہے جس نے پہلے گالی دینا شروع کی جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے ۱۲ تفسیر ابن کثیر

ف۵ مسند احمد میں ہے ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنا شروع کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تعجب کے ساتھ سنتے رہے اور مسکراتے رہے۔ جب اس نے بہت گالیاں دیں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی جواب دیا۔ آپ ناراض ہو کر چل دیئے، عرض کی یا رسول اللہ! وہ مجھے برا بھلا کہتا رہا تو آپ سنتے رہے اور جب میں نے جواب دیا تو ناراضگی سے اٹھ چلے۔ آپ نے فرمایا جب تم خاموش تھے تو فرشتہ اسکو جواب دیتا تھا۔ جب تم خود بولے تو فرشتہ ہٹ گیا۔ اور شیطان آگیا۔ پھر بھلا میں کیسے بیٹھا رہتا۔ پھر فرمایا تین چیزیں بالکل حق ہیں جس پر ظلم کیا جائے اور وہ چشم پوشی کرے تو ضرور اللہ اسکو عزت دے گا، اور مدد کرے گا۔ اور جو شخص سلوک احسان کا دروازہ کھولے گا صلہ رحمی کرتا رہے گا اللہ اسے برکت دیگا۔ جو مال بڑھانے کے لئے سوال کرے گا ہر ایک سے مانگتا پھرے گا مانگنے کی عادت بنا لے گا تو وہ بے برکتی اور کمی میں مبتلا رہے گا اسکی محتاجی کبھی دور نہ ہوگی ہمیشہ محتاج رہے گا ۱۲۔

ف۶ یعنی اللہ کی توفیق و دستگیری ہی سے آدمی کو عدل انصاف اور صبر کی اعلیٰ خصلتیں حاصل ہو سکتی ہیں، وہ ان بہترین اخلاق کی طرف راہ نہ دے تو کون ہے جو ہاتھ پکڑ کر اخلاقی پستی اور رسوائی کے گڑھے سے ہمکو نکال لے۔ جب ظالم عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے کوئی ایسی سبیل بھی ہے کہ ہم دنیا کی طرف پھر واپس کر دیئے جائیں اور اس مرتبہ وہاں سے خوب نیک بن کر حاضر ہوں ۱۲۔ موضح

www.KitaboSunnat.com

وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ

اور دیکھیگا تو انکو حاضر کئے جاوینگے اوپر اسکے عاجزی کرتے ہوئے ذلت سے دیکھتے ہوں گے

اور تم انکو دیکھو گے کہ وہ (آگ کے) سامنے لائے جائیں گے ۔ ذلت سے جھکے ہوئے کن آنکھوں سے دیکھ رہے ہونگے

مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ

نظر چھپی سے اور کہیں گے وہ لوگ کہ ایمان لائے تحقیق زیاں پانے والے

اور ایمان والے کہیں گے خسارہ پانے والے وہ لوگ ہیں جنہوں

الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ

وہی شخص ہیں کہ ہار دیا جانوں اپنی کو اور لوگوں اپنوں کو دن قیامت کے خبردار ہو تحقیق

نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آج قیامت کے دن خسارہ میں رکھا ۔ دیکھو

الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿۴۵﴾ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ

ظالم بیچ عذاب ہمیشہ رہنے والے کے ہیں اور نہیں ہے واسطے انکے کوئی دوست

ظالم ہمیشہ کے عذاب میں رہیں گے اور انکا اللہ کے سوا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا

يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

کہ مدد دیوے انکو سوائے اللہ کے اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہیں واسطے

جو انکی مدد کرے ۔ اور جس کو اللہ گمراہ کرے اس کے لئے کوئی رستہ ہی نہیں

مِنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۶﴾ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

اسکے کوئی راہ قبول کرو تم واسطے رب اپنے کے پہلے اس سے کہ

ہے اس دن کے آنے سے پہلے جو قطعاً ٹل نہیں سکتا ۔ اللہ

يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ

آوے وہ دن نہیں پھیرنے والا کوئی اسکو اللہ کی طرف سے نہیں واسطے تمہارے جگہ پھر جانے کی

کا حکم مانو (اور غور کرو) اس دن نہ تمہارے لئے کوئی بچاؤ کی جگہ ہوگی اور نہ تم انکار

يَّوْمَىِٕذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿۴۷﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ

اس دن اور نہیں واسطے تمہارے انکار کرنا پس اگر منہ پھیریں پس نہیں بھیجا ہم نے تجھکو

کر سکو گے سو اگر وہ نہ مانیں ۔ تو ہم نے آپکو ان کا

عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّآ اِذَآ

اوپر انکے نگہبان نہیں اوپر تیرے مگر پہنچا دینا اور تحقیق ہم جب

نگران بنا کر نہیں بھیجا ۔ آپ کا فرض تو صرف پہنچا دینا ہے اور جب ہم

اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ

چکھاتے ہیں آدمی کو اپنی طرف سے رحمت خوش ہوجاتا ہے ساتھ اسکے اور اگر پہنچتی ہے انکو

آدمی پر مہربان ہوتے ہیں تو وہ خوش ہوجاتا ہے اور اگر اس پر اپنے اعمال

سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾

برائی بسبب اسکے کہ آگے بھیجا ہے ہاتھوں انکے نے پس تحقیق آدمی ناشکر گذار ہے

کی وجہ سے مصیبت آتی ہے تو وہی آدمی ناشکر گزار ہوجاتا ہے

حل لغات ــــ له خاشعین من الذل ۔ خاشعین حال ہے یعرضون کے فاعل سے والمعنی حال کونہم خاشعین حقیرین بسبب ما لحقہم من الذل ۔

ـله ینظرون من طرف خفی ۔ طرف کے لغوی معنے ہیں ایک پلک کا دوسری پلک سے ملنا بولا کرتے ہیں طرف طرفۃ ای طبق احدٰہما علی آخر اور اسی سے ہے بادر الطرف ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی اپنے بدبخت اپنے ساتھ اپنے متعلقین اور گھر والوں کو بھی لے ڈوبے سب ہی کو تباہ و برباد کر کے چھوڑا ۔ مشکوٰۃ باب صفۃ النار میں ہے یَا اَیُّھَا النَّاسُ ابْکُوْا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِیْعُوْا فَتَبَاکَوْا فَاِنَّ اَھْلَ النَّارِ یَبْکُوْنَ فِی النَّارِ حَتّٰی تَسِیْلَ دُمُوْعُھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ کَاَنَّھَا جَدَاوِلُ حَتّٰی تَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِیْلُ الدِّمَآءُ فَتُقَرِّحُ الْعُیُوْنُ فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُزْجِیَتْ فِیْھَا لَجَرَتْ یعنی فرمایا آپ نے ۔ عذاب قبر و جہنم سے بچنے کے لئے اپنے گناہوں سے معافی چاہ لو ، خوب رو یا کرو ۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے اور غم کی صورت بناؤ ۔ بیشک دوزخ والے دوزخ میں اس قدر روئیں گے کہ انکے آنسوؤں کی نہریں بن جائیں گی پھر آنسو باقی نہ رہیں گے تو خون جاری ہوگا اور خون کے بھی ایسے نالے بن جائیں گے کہ ان میں کشتیاں چلائی جائیں تو چل جائیں ۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا ۔ آمین ۱۲۔

ف۲ اس آیت میں مشرکوں کا رد ہے جو ولیوں بزرگوں کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ ہمارے مددگار ہیں اور سختی مصیبت کے وقت کام آوینگے اللہ سے بچالیں گے اور اس آرزو پر انکی قسم قسم کی عبادت کرتے ہیں ۔ یہ اعتقاد سراسر گمراہی ہے جسکو اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اسکو کون راہ پر لا سکے ۔ بس نہ دنیا میں ہدایت کی ، نہ آخرت میں نجات کی ۱۲۔

ف۳ یعنی تم کو انکار نہ ہوگا بلکہ اقرار کروگے اپنے گناہوں کا اس لئے کہ وہ تمہارے اعمالناموں میں لکھے ہوں گے اور تمہارے اعضاء تم پر گناہوں کی گواہی دیں گے ۱۲ فتح البیان

★ نہاتا ای بہت قبل طرفۃ عین مگر عرف میں طرف کے معنے بصر کے آتے ہیں اور طرف خفی کے معنی ہمارے ترجمے سے خوب ظاہر ہوتے ہیں ۔

۱ہ مِنْ مَلْجَاٍ ۔ ملجا ظرف کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں پناہ کی جگہ ۔ ۲ہ مِنْ نَّکِیْرٍ ۔ نکیر بوزن فعیل معنے میں ہے مفعول کے اور ہو سکتا ہے کہ مصدر یعنی انکار کے معنے میں ہو ۔ ۳ہ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ کَفُوْرٌ ۔ کفور مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی بڑا ناشکر ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ يَهَبُ لِمَنْ

واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے دیتا ہے جس کو
اللہ ہی کے لئے ہے۔ آسمانوں کی بادشاہت اور زمین کی۔ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جسکو چاہتا ہے لڑکیاں

يَّشَاۗءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ الذُّكُوْرَ ۝ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ

چاہے بیٹیاں اور دیتا ہے جسکو چاہتا بیٹے یا ملا دیتا ہے انکو
عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے لڑکے بخشتا ہے یا انکو بیٹے اور

ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاۗءُ عَقِيْمًا ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ

قف بیٹے اور بیٹیاں اور کر دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بانجھ تحقیق وہ جاننے والا
بیٹیاں دونوں دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے۔ بیشک وہ خبردار

قَدِيْرٌ ۝ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ

قادر ہے اور نہیں طاقت کسی آدمی کو کہ بات کرے اس سے اللہ مگر جی میں ڈالکر یا
قدرت والا ہے اور کسی آدمی کے لئے زیبا نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر بالقاء وحی کے ذریعے یا پردے کے

وَّرَاۗئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ عَلِيٌّ

پیچھے پردے کے سے یا بھیجے فرشتہ پیغام لانیوالا پس جی میں ڈالدیوے ساتھ حکم اسکے کے جو کچھ چاہتا ہے تحقیق وہ بلند مرتبہ
پیچھے سے یا کسی فرشتے کو بھیجے جو اسکے حکم سے جو کچھ چاہے اسے پہنچاوے بلاشبہ وہ سب سے عالیشان

حَكِيْمٌ ۝ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ۭ مَا كُنْتَ

حکمت والا ہے قف اور اسی طرح وحی کی ہم نے طرف تیرے روح کو حکم اپنے سے وقف نہ جانتا تھا
اور حکمت والا ہے اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا، جو ہمارا حکم لیکر آیا۔ آپکو معلوم نہ تھا کہ

تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ

تو کیا ہے کتاب اور نہ ایمان قف ولیکن کیا ہم نے اسکو نور ہدایت کرتے ہیں
کتاب کیا چیز ہے۔ اور ایمان کیا تھے ہے لیکن ہم نے اسے نور قرار دیا جسکے ذریعہ ہم اپنے

بِهٖ مَنْ نَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِنَا ۭ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ

ساتھ اسکے جسکو چاہتے ہیں بندوں اپنے سے اور تحقیق تو البتہ ہدایت کرتا ہے طرف راہ
بندوں میں سے جسکو چاہتے ہیں سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔ اور بیشک آپ صحیح رستے کی طرف دعوت

مُّسْتَقِيْمٍ ۝ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

سیدھی کی قف راہ اللہ کی وہ جو کہ واسطے اسکے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ
دے رہے ہیں اس اللہ کی راہ کی طرف جو تمام کائنات کا مالک ہے۔ جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین

الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝ ع

زمین کے ہے خبردار ہو طرف اللہ کی پھیرے جاتے ہیں سب کام
میں ہے۔ دیکھو! تمام امور اللہ ہی کی طرف لوٹیں گے۔

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ زخرف مکہ میں نازل ہوئی اس میں نواسی آیتیں اور سات رکوع ہیں۔
سورہ زخرف مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں نواسی آیتیں اور سات رکوع ہیں۔

حل لغات
لہ مَنْ يَّشَاۗءُ عَقِيْمًا۔ عقیم وہ جسکے ہاں بچہ نہ
ہو بولا کرتے ہیں رجل عقیم لا یلد وامرأۃ عقیم لا تلد۔ عقم کے اصل معنے ہیں قطع کے اسی سے ہے ملک عقیم لانہ یقطع فیہ الارحام بالقتل والعقوق سلہ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا۔ یرسل کا
عطف ہے وحیا پر اور ان ناصبہ مقدر ہے مگر یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے وہ یہ کہ یرسل فعل ہے اور وحیا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور تقدیر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی زمین و آسمان کا مالک اللہ ہی ہے اور اسی کا اختیار ہے اور جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے کسی کو صرف بیٹیاں بخشتا ہے جیسے لوط علیہ السلام اور کسی کو فقط بیٹے عطا کرتا جیسے ابراہیم علیہ السلام کو ان کی سب اولاد بیٹے ہی تھے ، بیٹی نہیں ہوئی تھی ۔ اور بعضوں کو دونوں قسم کی اولاد عطا فرماتا ہے بیٹے اور بیٹیاں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جس کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے جیسے یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام ۔ سو اللہ تعالیٰ نے چار قسم کے لوگ بنائے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بڑی نشانی ہے ۔ سو اللہ نے انسان کو بھی چار طور سے بنایا ، آدم کو مٹی سے نہ مرد سے نہ عورت سے ، اور حوا کو صرف مرد سے بغیر عورت کے اور باقی سب کو مرد عورت دونوں سے اور عیسیٰ علیہ السلام کو صرف عورت سے ۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اولاد دینا خاص اللہ ہی کا کام ہے جسکو چاہے دے جسکو چاہے نہ دے ۔ اب جو لوگ کسی نبی ولی بزرگ کے حق میں یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اسکو اولاد دینے کا اختیار ہے سو وہ مشرک اور گمراہ ہیں ، اللہ کے کاموں میں کوئی شریک نہیں ہو سکتا (ابن کثیر) ہندوؤں کے نزدیک عورت کے حیض شروع ہونے سے سولہ دن تک جماع یعنی عورت کے پاس جانیکے دن ہیں مگر شروع حیض سے چار دن تک اور گیارہویں و تیرہویں تاریخ میں جماع کرنا منع ہے باقی دس راتوں میں سے اگر طاق رات میں جماع کرے تو لڑکا پیدا ہوتا ہے اور جفت رات میں جمع کرنے سے لڑکی پیدا ہوتی ہے ۔ (منوشاستر باب ۳ ۔ اشلوک ۴۸) اور دیانند نے لکھا ہے کہ عورت اپنے خون حیض کو اور مرد اپنی منی کو ضائع نہ کریں ۔ (دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۹۳) و چاروں وید بڑی تاکید سے حکم کر رہے ہیں کہ لڑکا ضرور حاصل کرے یہاں تک کہ اگر عورت جانے کہ خاوند سے لڑکا نہیں ہوتا تو اور مرد سے صحبت کر کر لڑکا حاصل کرے اس سے بھی نہ ہو تو اور مرد تلاش کرے ۔ اسی طرح دس مرد تک کی اجازت ہے اس لئے ماں باپ کے گناہوں کو دور کرنے والا لڑکا ہی ہے ۔ (دیکھو گوید منڈل دس سکت ۸۵ دیانندی بھاشی) پھر باوجود ان سب ترکیبوں کے اور عورتوں کو اس قدر بے غیرتی پر آمادہ کرنے کے بھی جو صدہا ہنود لاولد رہتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ وید و شاستر کی یہ سب کتھا غلط ہے اور پنڈت جی بھی بے فائدہ اٹکل کے تیر چلا رہے ہیں ۔ ٹھیک بات یہی ہے جو قرآن شریف میں بیان ہوئی کسی کی فضول ترکیب اور پوچ حکمت کو اس میں دخل نہیں ۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے جو چاہے سو کرے کوئی سو جتن اور لاکھ حیلوں سے خدا کے چاہے کو نانے وہ کبھی نہ ٹلے کسی شاعر نے خوب کہا ہے ؎

بڑے بھٹکے ہیں اس بیان میں لاکھوں پنڈت ہزاروں سیانے
جو خوب دیکھا تو یار سے آخر خدا کی باتیں خدا ہی جانے

(حدیث التفاسیر ملخصاً) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا بنا بر قول صحیح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تین بیٹے قاسم ، عبداللہ اور ابراہیم اور چار بیٹیاں زینب ، رقیہ ، ام کلثوم ، فاطمہ زہرا رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے ۔ اس آیت میں اناث کا اول ذکر فرمایا ۔ اس سے معلوم ہوا کہ پہلے پہل لڑکی پیدا ہونا مبارک ہے ۔ ابن مردویہ و ابن عساکر میں مرفوعاً آیا ہے جو عورت پہلے پہل لڑکی جنے وہ برکت والی ہوتی ہے ۱۲ ۔ ترجمان القرآن

ف۲ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام ہوئے ہیں پردے کے پیچھے (موضح) یعنی مقامات و مراتب و کیفیات وحی کا بیان ہو رہا ہے کہ کبھی تو نبی علیہ السلام کے دل میں وحی ڈالدی جاتی ہے جس کے وحی خدا ہونے میں آپ کو کوئی شک نہیں رہتا جیسے ابن حبان کی حدیث میں ہے کہ روح القدس نے میرے دل میں یہ بات پھونکی ہے کہ کوئی شخص بھی جب تک اپنی روزی اور اپنا وقت پورا نہ کرے ہرگز نہیں مرتا ۔ پس اللہ سے ڈرو اور روزی کے طلب میں اچھائی اختیار کرو گویا بواسطہ فرشتہ اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا مگر فرشتہ متجسد ہو کر آنکھوں کے سامنے نہ آئے بلکہ براہ راست نبی کے قلب پر نزول وحی کرے ۔ غالباً یہی صورت ہے جس کو حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں یَأْتِينِي مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ سے تعبیر فرمایا ہے ۔ بخاری شریف کے ابواب بدء الخلق میں وحی کی صورت میں بھی اَحْيَانًا مَلَكٌ کی تصریح موجود ہے اسی کو حدیث میں وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ ۔ محترم امی رحمۃ اللہ نے نصرۃ الباری ترجمہ صحیح البخاری میں وضاحت کی ہے وحی بکثرت اسی صورت میں آتی ہے جیسا کہ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَى قَلْبِكَ اور فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ میں لفظ قَلْبِكَ سے اشارہ ہوتا ہے ۔ اور ایک صورت یہ ہے کہ فرشتہ متجسد ہو کر نبی کے سامنے آجائے اور اس طرح خدا کا کلام و پیام پہنچا دے جیسے ایک آدمی دوسرے سے خطاب کرتا ہے ۔ چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک دو مرتبہ اپنی اصل صورت میں اور اکثر دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ صحابی رسول کی صورت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے ہیں ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں جو دو قسم بیان ہوئی ہیں ان میں یہ دوسری قسم ہے تیسری صورت وحی کی یہ ہے کہ بلا واسطہ پردہ کے پیچھے سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو طور پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ الاسراء یعنی شب معراج میں پیش آیا ۔ ابن کثیر ، فائدہ ستاریہ ۔ موضح الفرقان

ف۳ رُوحًا یعنی قرآن شریف ۱۲ ۔ ابن کثیر ف۴ یعنی جسکی تفصیل کے ساتھ بعد اترنے قرآن شریف کے تم نے جانا ہے اس طرح پہلے تمکو معلوم نہ تھا (حضور غالب ہیں) ابن کثیر ف۵ آپ چونکہ امی تھے لکھنا پڑھنا بھی نہیں جانتے تھے ۔ اس بات کو زیادہ تر دخل ہے اعجاز میں اور دلالت میں آپ کی صحت نبوت پر کیونکہ جس شخص کا باقی اگلے صفحہ پر ۔

عبارۃ یعنی ہے وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا ان یوحی الیہ وحیا او یسمع اسماعا من وراء حجاب او یرسل رسولا ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

حٰمٓ ۝١ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝٢ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

ف۱ قسم ہے کتاب بیان کرنے والی کی ف۲ تحقیق کیا ہم نے اسکو قرآن عربی تو کہ تم

حٰمٓ کتاب روشن کی قسم ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تاکہ تم

تَعْقِلُوْنَ ۝٣ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝٤ اَفَنَضْرِبُ

سمجھو اور تحقیق وہ بیچ لوح محفوظ کے نزدیک ہمارے بلند قدر حکمت بھرا ہے ف۳ کیا پس ماریں ہم

سمجھو اور یہ کتاب ہمارے پاس لوح محفوظ میں البتہ بڑی بلند مرتبہ اور حکمت والی ہے کیا محض اس بنا

عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝٥ وَكَمْ اَرْسَلْنَا

تم سے ذکر کی ف۴ کروٹ کو یعنی پھیر لیویں اس واسطے کہ ہو تم قوم حد سے نکل جانیوالی ف۵ اور کتنے بھیجے ہیں ہم نے

پر ہم اس نصیحت بھری کتاب کو تم سے ہٹا کر نارو کر دیں گے کہ تم حد اطاعت سے گزرنے والے ہو اور پہلے لوگوں میں بھی ہم نے

مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝٦ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ

نبی بیچ پہلوں کے اور نہ آتا تھا انکے پاس کوئی نبی مگر تھے ساتھ اسکے

بہت سے نبی بھیجے ہیں اور انکے پاس کوئی نبی نہیں آیا، جس سے انہوں نے ٹھٹھا

يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٧ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ

ٹھٹھا کرتے پس ہلاک کئے ہم نے اشد انسے پکڑ میں اور گزر چکی ہے مثال

نہیں کیا سو ہم نے ان میں سے انکو جو بڑے زور آور تھے ہلاک کر دیا۔ اور (یہی) پہلوں کی

الْاَوَّلِيْنَ ۝٨ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

پہلوں کی اور البتہ اگر پوچھے تو انسے کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو

کیفیت چلی آتی ہے اور اگر آپ انسے پوچھیں کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ

لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝٩ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

البتہ کہیں گے پیدا کیا ہے انکو عزت والے علم والے نے ف۶ جس نے کیا واسطے تمہارے زمین کو

ضرور کہیں گے کہ انکو خدائے عزیز و علیم نے پیدا کیا ہے۔ وہ خدا جسنے زمین کو تمہارے لئے بچھونا

مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝١٠ وَالَّذِيْ

بچھونا اور کیں واسطے تمہارے بیچ اسکے راہیں تو کہ تم راہ پاؤ ف۷ اور جس نے

بنایا اور اسمیں تمہارے لئے رستے بنائے تاکہ اپنی منزل تک پہنچ سکو اور وہ خدا

نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ

اتارا آسمان سے پانی ساتھ اندازے کے پس زندہ کیا ہم نے ساتھ اسکے شہر مردہ کو اسی طرح

جس نے آسمانوں سے ایک اندازے کے ساتھ پانی اتارا سو اس سے چٹیل خشک زمین کو زندہ کیا اسی طرح سے تم کو

تُخْرَجُوْنَ ۝١١ وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ

نکالے جاؤ گے تم اور جس نے پیدا کیں قسمیں ساری اور کی واسطے تمہارے

(دوبارہ) قبروں سے نکال کھڑا کیا جائیگا اور وہ خدا جس نے ہر قسم کی چیزیں بنائیں اور تمہارے لئے وہ

منزل ۶

حل لغات ۔ لہ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ. لعل اصل میں تو تمنی اور ترجی کے لئے وضع کیا گیا ہے لیکن یہ دونوں باتیں خدا کی شان کے لائق ہیں نہیں جو عواقب امور سے پوری واقفیت رکھتا ہے تو ایسے موقع پر لعل معنے میں کے کے ہوگا والمعنی انزلنٰہ قرآنا عربیا لکی تعقلوا سلہ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ ۔ ★

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یہ حال ہو پھر وہ دفعۃً علم میں اکمل ہو جائے تو یہ محض من جانب اللہ ہے۔ ایمان سے مراد ارکان ایمان ہیں جیسے نماز روزہ زکوٰۃ حج وغیرہ احکام اسلام۔ ابن جریر نے کہا مراد ایمان سے نماز ہے (جیسا کہ پارہ ۲ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ میں ایمان سے مراد نماز ہے)۔ اس آیت کے آخر میں فرمایا آپ ہدایت کرتے ہیں۔ اور دوسری جگہ فرمایا اِنَّكَ لَا تَهْدِي کہ آپ ہدایت نہیں کر سکتے۔ سو جواب یہ ہے کہ یہاں مراد صرف راہ دکھانا ہے اور وہاں ایصال الی المطلوب ہے دونوں آیتیں اپنے اپنے محل پر ٹھیک ہیں کوئی تعارض و تناقض نہیں۔ ترجمان القرآن وغیرہ۔

فوائد صفحہ ھذا

ف۱ اصل قول ان حروف کے معنی میں یہی ہے کہ اللہ ہی جانے کہ ان حروف سے اسکی کیا مراد ہے ۱۲۔ سلفیہ **ف۲** یعنی ظاہر کرنے والے ہدایت کے طریقوں کو یا یہ معنی کہ اسکے الفاظ اور معانی واضح اور روشن ہیں اس لئے قرآن شریف عربی بولی میں اترا ہے جو تمام بولیوں سے زیادہ فصیح اور بلیغ ہے ۱۲۔ ابن کثیر

ف۳ قرآن شریف کی قدر اور بزرگی جو بلند جماعت والوں میں بیان فرمائی تاکہ زمین والے اس کی تعظیم کریں اور تابعداری اختیار کریں ۱۲۔ بحوالہ تفسیر ابن کثیر

ف۴ کہا ابن عباسؓ مجاہدؒ ابو صالحؒ سدیؒ نے اس آیت کے معنی یہ کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ ہم تم سے درگذر کریں گے اور عذاب نہیں دینگے اور حال یہ ہے کہ تم ہمارے حکم کے مطابق عمل نہیں کرتے۔ ابن جریرؒ نے اس معنے کو پسند کیا ہے اور کہا قتادہؓ نے اگر یہ قرآن اس وقت اٹھایا جاتا جب اس امت کے پہلے لوگوں نے اس کو رد کیا تھا تو ہلاک ہو جاتے ولیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت کو پسند کیا اور بیس برس بلکہ زیادہ تک قرآن شریف نازل فرماتا رہا اور ہدایت کی طرف بلاتا رہا حاصل یہ کہ اللہ بسبب کمال مہربانی کے خلقت کی خیر خواہی کرتا رہتا ہے اگرچہ وہ روگردانی کریں اور بھلائی بتاتا رہتا ہے تاکہ جن کے نصیب میں ہدایت ہے وہ سیدھی راہ پر آ جاوے اور جو بدبخت ہے اس پر حجت قائم ہو جائے ۱۲۔ ابن کثیر

ف۵ یعنی اس سبب سے کہ تم نہیں ملتے کیا بھیجنا موقوف کریں گے علم کا ۱۲۔ موضح القرآن

ف۶ یعنی البتہ ضرور اقرار کریں گے کہ انکا پیدا کرنے والا اکیلا اللہ ہی ہے اس کام میں اس کا کوئی شریک نہیں ولیکن باوجود اس اقرار کے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اوروں کی بھی عبادت کرتے۔ انبیاء خدا نے یہ تعلیم دی کہ جسطرح اللہ خالق اکیلا ہے اسی طرح وہ معبود بھی اکیلا ہے عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں مگر مشرکین اس توحید الوہیت میں ہمیشہ مقابلہ اور جھگڑا ہی کرتے رہے ۱۲۔

ف۷ یعنی جہاں تک انسان بستے ہیں آپس میں مل سکیں ایک دوسرے تک راہ پاویں ۱۲۔ موضح القرآن

★ نضرب معنی میں بنترک کے کیونکہ جب ضرب کا صلہ عن آتا ہے تو وہ ترک ہی کے معنے میں مستعمل ہوتا ہے اہل محاورہ بولا کرتے ہیں ضربت عنہ واضربت عنہ اے ترکتہ وامسکت عنہ صفحًا کے معنی اعراض کرنے اور منہ موڑنے کے پھر صفحًا مفعول لہ ہے نضرب کا۔ ان کنتم معنی میں ہے لان کنتم کے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ﴿١٢﴾ لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ

کشتیوں سے اور چار پایوں سے وہ چیز کہ سوار ہوتے ہو تم تو کہ چڑھ بیٹھو تم اوپر پیٹھوں انکی کے پھر

کشتیاں اور چار پائے بنائے کہ جن پر تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم انکی پیٹھ پر سواری کرو پھر

تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي

یاد کرو تم نعمت رب اپنے کی جس وقت کہ سوار ہو تم اوپر اسکے اور کہو پاک ہے وہ شخص

جبکہ انپر اچھی طرح سے بیٹھ جاؤ۔ تو اپنے رب کی مہربانی کو یاد کرو اور کہو اس کی ذات پاک ہے جسنے اسکو

سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ﴿١٣﴾ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ ﴿١٤﴾

جس نے مسخر کیا واسطے ہمارے اسکو اور نہ تھے واسطے اسکے طاقت پانے والے اور تحقیق ہم طرف رب اپنے کی البتہ پھر جانیوالے ہیں ف

ہمارے قابو میں کر دیا اور ہم اسکو اپنے قابو میں نہیں لا سکتے تھے اور ہم کو اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانا ہے

وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا ۚ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾

اور مقرر کیا انہوں نے واسطے حق تعالیٰ کے بندوں اسکے سے ایک جزء یعنی اولاد تحقیق آدمی البتہ ناشکر گزار ہے ظاہر ف

اور لوگوں نے اسکے بندوں کو اسکی اولاد بنا دیا۔ بلاشبہ انسان صریح طور پر ناشکر گزار ہے

أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُم بِالْبَنِينَ ﴿١٦﴾ وَإِذَا بُشِّرَ

کیا پکڑیں اللہ تعالیٰ نے اس چیز سے کہ پیدا کی ہیں بیٹیاں اور برگزیدہ کیا تم کو ساتھ بیٹوں کے اور جس وقت خبر دیا جاتا ہے

کیا اس نے اپنی مخلوق میں سے خود تو بیٹیاں لے لیں اور تم کو بیٹوں سے نوازا! حالانکہ جب انمیں سے

أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿١٧﴾

ایک انکا ساتھ اس چیز کے کہ بیان کیا ہے واسطے خدا کے مثال ہو جاتا ہے منہ اسکا کالا اور وہ غم سے بھرا ہوا ہوتا ہے

کسی کو اس چیز کی خوشخبری سنائی جاتی ہے جو وہ خدائے رحمٰن کی طرف منسوب کرتا ہے تو اسکے چہرے کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ دل ہی دل میں گھٹتا

أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ﴿١٨﴾ وَجَعَلُوا

کیا جو شخص کہ پالا جاتا ہے بیچ گہنے کے اور وہ بیچ جھگڑے کے ظاہر نہیں ہوتا ف اور مقرر کیا انہوں

ہے۔ کیا وہ جو زیورات میں پلتی ہے اور مباحثہ میں صاف طور پر بات بھی نہیں کر سکتی (اسکے لئے ہے؟) اور انہوں نے

الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَٰنِ إِنَاثًا ۚ أَشَهِدُوا خَلْقَهُمْ ۚ سَتُكْتَبُ

نے فرشتوں کو وہ جو بندے اللہ کے ہیں عورتیں کیا حاضر ہوئے تھے وقت پیدا ہونے انکے کے البتہ

فرشتوں کو وہ جو خدائے رحمان کے بندے ہیں عورتیں قرار دے رکھا ہے۔ کیا وہ انکی پیدائش کے وقت موجود تھے انکی گواہی

شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ ﴿١٩﴾ وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَٰنُ مَا عَبَدْنَاهُم ۗ مَّا

لکھی جاوے گی گواہی انکی اور سوال کئے جاویں گے ف اور کہا انہوں نے اگر چاہتا اللہ نہ عبادت کرتے ہم انکو نہیں

لکھ لی جائے گی اور ان سے پوچھا جائیگا۔ اور کہتے ہیں کہ اگر خدائے رحمان چاہتا تو ہم انکی عبادت نہ کرتے۔ انکو

لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا

انکو ساتھ اس بات کے کچھ علم ف نہیں وہ مگر اٹکل کرتے کیا دی ہم نے انکو کتاب

اسکی کچھ خبر نہیں۔ یہ تو محض اٹکل دوڑاتے ہیں یا کیا ہم نے انکو اس سے

مِّن قَبْلِهِ فَهُم بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ﴿٢١﴾ بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا

پہلے اس سے پس وہ ساتھ اسکے محکم پکڑ رہے ہیں ف بلکہ کہا انہوں نے تحقیق پایا ہم نے باپوں اپنوں کو

پہلے کوئی ایسی کتاب دے رکھی ہے جسپر وہ مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں۔ بلکہ وہ تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا

ع ۱۵

حل لغات لہ لتستوا علی ظهوره۔ ظہورہ کی جگہ ظہورہا کہنے کی ضرورت اس لئے نہیں ہوئی کہ ظہور جمع ہونے کی وجہ سے مؤنث ہے نہ تانیث حقیقی ہونیکی وجہ سے اور جس مؤنث میں تانیث حقیقی نہیں ہوتی اسمیں مذکر و مؤنث کا اختلاف جائز ہوتا ہے اہل محاورہ بولا کرتے ہیں عندی من النساء نسوۃ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب اپنی سواری پر سوار ہونے لگے تو رکاب میں پیر رکھتے ہی فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ. جب جم کر بیٹھ گئے تو فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ پھر تین مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا اور تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا پھر فرمایا سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ. پھر ہنس دیئے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا امیر المؤمنین! آپ ہنسے کیوں؟ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے یہ سب کچھ کیا پھر آپ ہنس دیئے تو میں نے بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا۔ آپ نے جواب دیا کہ جب بندے کے منہ سے اللہ رب العالمین رَبِّ اغْفِرْ لِيْ کے لفظ سنتا ہے تو وہ بہت خوش ہوتا ہے اور فرماتا ہے کہ میرا بندہ جانتا ہو کہ میرے سوا کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔ یہ حدیث ابوداؤد، ترمذی نسائی، مسند احمد میں بھی ہے۔ امام ترمذی اسے حسن صحیح بتلاتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی اپنی سواری پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ تکبیر کہہ کر ان دونوں آیت قرآنی کی تلاوت فرماتے تھے پھر یہ دعا مانگتے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِيْ هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَاطْوِلَنَا الْبُعْدَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِيْ اَهْلِنَا. یا اللہ! میں تجھ سے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کا طالب ہوں اور ان اعمال کا جن سے تو خوش ہوجائے۔ خدایا ہم پر ہمارا سفر آسان کردے اور ہمارے لئے دوری کو لپیٹ لے۔ پروردگار! تو ہی سفر کا ساتھی اور اہل و عیال کا نگہبان ہے۔ میرے معبود! ہمارے سفر میں ہمارا ساتھ دے اور ہمارے گھروں میں ہماری جانشینی فرما۔ اور جب آپ سفر سے واپس گھر کی طرف لوٹتے تو فرماتے آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ. یعنی واپس لوٹنے والے توبہ کرنے والے انشاء اللہ عبادتیں کرنے والے اپنے رب کی تعریفیں کرنے والے ۱۲۔ ابن کثیر بحوالہ صحیح مسلم ابوداؤد، نسائی وغیرہ

ف۲ اللہ نے مشرکوں کے اس افترا کا بیان فرمایا جو انہوں نے خدا کے ذمہ باندھ رکھا ہے جسکا ذکر سورۂ انعام رکوع ۱۳ کی آیت وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ: نا میں ہے ۱۲۔

ف۳ یعنی جب ان مشرکوں کو یہ خبر پہنچے کہ ان کے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی ہے تو شرم کے غمناک ہوجاتے ہیں اور غم و اندوہ کا اثر انکے چہروں پر ظاہر ہوجاتا ہے ۱۲۔ فتح

ف۴ یعنی عورت ناقص ہے ظاہر میں۔ سو ظاہری نقص اس کا زیور پہننے سے پورا ہوتا ہے اور باطن میں بھی ناقص ہے اپنے مدعا کو اچھی طرح تقریر کرکے ثابت نہیں کرسکتی کیا اس ناقص چیز کو جناب الٰہی کی طرف نسبت کرتے ہو، یہ بڑی ناانصافی ہے اور اسمیں اشارہ ہے کہ زینت و زیب میں پرورش پانا عیب ہے۔ پس مرد کو لازم ہے کہ اس سے پرہیز کرے۔ اور تقوے کا لباس پہننا اس کیلئے بہت اچھا ہے ۱۲۔

ف۵ یہ جو فرمایا بندے رحمٰن کے ہیں یعنی بیٹیاں نہیں اور معلوم ہوا کہ فرشتے اگرچہ نہ مرد و عورت پر بولی مردانی بولیں ۱۲۔ موضح

ف۶ ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی کئی غلطیاں بیان فرمائی ہیں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے اولاد ٹھیراتے ہیں دوسرے یہ دعویٰ کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹے چھوڑ کر اپنے واسطے بیٹیاں پسند کی ہیں۔ فرشتوں کو عورتیں مقرر کیا۔ تیسری یہ کہ فرشتوں کی عبادت کرنے لگے۔ صرف نفسانی خواہش اور بڑوں کی تقلید سے اس پر انکے پاس نہ کوئی حکم اور نہ کوئی دلیل ہے اللہ کی طرف سے۔ چوتھی یہ کہ اللہ کی تقدیر سے دلیل پکڑی کہا کہ اللہ کے چاہنے سے ہم انکی عبادت کرتے ہیں اگر اللہ نہ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے یہ غلط ہے اگر انکو علم ہوتا تو یہ جان لیتے کہ گو کل کام اللہ کی مشیت اور ارادے سے ہوتے ہیں۔ مگر اسکی مشیت اسی کو معلوم ہے بندے کو تقدیر کی خبر نہیں اور جو اللہ تعالیٰ نے اختیار ظاہر میں دیا ہے کہ ہم اچھی بات کو اختیار کریں بری بات سے پرہیز کریں۔ دوسرے یہ کہ مشیت اور بات ہے رضامندی اور بات ہے۔ گو کفر اور شرک کا وجود دنیا میں اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہے مگر اللہ تعالیٰ کفر و شرک سے راضی نہیں ہے جیسے فرماتا ہے وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ۔ اور اس دلیل کو پکڑنے میں بڑی جہالت اور گمراہی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو پیغمبر اور کتابیں اول سے آخر تک بھیجی ہیں تو یہی حکم دیا ہے کہ خاص میری عبادت کرو پھر جو نہ سمجھے اسکی بڑی نادانی ہے (ابن کثیر وغیرہ) موضح میں ہے خبر نہیں یعنی یہ تو سچ ہے کہ بن چاہے خدا کے کوئی چیز نہیں پر اس کا بہتر ہونا نہیں نکلتا اسی نے قوت بھی پیدا کی اور زہر بھی، زہر کون کھاتا ہے ۱۲۔

ف۷ یعنی بہتر ہونا اسی طرح ثابت ہوتا ہے ۱۲۔ موضح

★ ۱۔ لَهٗ مُقْرِنِيْنَ۔ مقرن کہتے ہیں ضابط و قادر کو۔ بولا کرتے ہیں فلان مقرن لفلان ای ضابط و قادر علیہ تو مقرنین بمعنے میں ہے مطیقین اور ضابطین کے۔ ۲۔ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ۔ مَن منصوب ہے فعل مضمر کی وجہ سے جسکا عطف جعلوا پر ہے یُنشّؤ معنی میں ہے یربی کے اور حلیہ کہتے ہیں زینت کو والمعنی او جعلوا من شانہ ان یربی فی الزینۃ ۳۔ فِي الْخِصَامِ۔ خصام جھگڑا کرنے کو کہتے ہیں جس سے آدمی عادتاً خالی نہیں ہوتا ۴۔ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ۔ یخرصون لیا گیا ہے خرص سے اور خرص کہتے ہیں درخت کے پھلوں کے اندازہ کرنے کو یہاں مطلق اندازہ کرنے کے معنی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا

اوپر ایک راہ کے اور تحقیق ہم اوپر نشان قدموں انکے کے راہ پانے والے ہیں اور اسی طرح نہیں بھیجا ہم نے

کو (اسی) ایک طریقہ پر پایا اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں اور اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے کسی

مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ

پہلے تجھ سے بیچ کسی بستی کے ڈرانے والے مگر کہا تھا دولتمندوں انکے نے تحقیق پایا ہم نے باپوں

گاؤں میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا کہ جس وہاں کے امراء نے یہ نہ کہا ہو کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو بھی اسی

اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ

اپنوں کو اوپر ایک راہ کے اور تحقیق ہم اوپر نقش قدم انکے کے پیروی کرنے والے ہیں کہا پیغمبر انکے نے اگرچہ آیا ہوں میں

ایک طریقہ پر پایا تھا اور ہم تو انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں انکے پیغمبر نے کہا: تو کیا اگرچہ میں

بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ

تمہارے پاس ساتھ بہت راہ بتانے والی کے اس چیز سے کہ پایا تم نے اوپر اسکے باپوں اپنوں کو کہا انہوں نے تحقیق ہم ساتھ اس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم

زیادہ سوجھ کی راہ تمہیں بتاؤں! (تب بھی) انہوں نے کہا کہ جو دین تم لائے ہو ہم اسے نہیں

كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾

ساتھ اسکے کافر ہیں ف۱ پس بدلہ لیا ہم نے انسے پس دیکھ کیونکر ہوا آخر کام جھٹلانے والوں کا

مانتے سو ہم نے انکو سزا دی، سو دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور جس وقت کہا ابراہیم نے واسطے باپ اپنے کے اور قوم اپنی کے تحقیق میں بیزار ہوں اس چیز سے کہ عبادت کرتے ہو تم ف۲

اور یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ جنکو تم پوجتے ہو میں انسے بیزار ہوں

اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً

مگر اس شخص سے کہ جس نے پیدا کیا مجھ کو پس تحقیق وہ شتاب ہدایت کریگا مجھ کو اور کیا اسکو بات باقی رہنے والی

بجز اس کے جس نے مجھ کو پیدا کیا وہی مجھے سیدھی راہ دکھائیگا اور وہ اسی حقیقت کو پیچھے چھوڑ گئے

فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَاۗءِ وَاٰبَآءَهُمْ

بیچ اولاد اسکی کے تو کہ وہ پھر آویں ف۳ بلکہ فائدہ دیا میں نے انکو اور باپوں انکے کو

تاکہ وہ رجوع ہوں بلکہ میں نے انکو اور انکے باپ دادا کو بہرہ مندی

حَتّٰى جَاۗءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾ وَلَمَّا جَاۗءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا

یہانتک کہ آیا انکے پاس حق اور رسول بیان کرنے والا اور جب آیا انکے پاس حق کہا انہوں نے

کا موقع دیا۔ یہانتک کہ انکے پاس دین حق اور رسول صادق آیا اور جب انکے پاس دین حق آگیا تو انہوں نے کہا

هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ

یہ جادو ہے اور تحقیق ہم ساتھ اسکے کافر ہیں اور کہا انہوں نے کیوں نہ اتارا گیا یہ قرآن

کہ یہ تو جادو ہے اور اسے ہم نہیں مانتے اور کہنے لگے کہ کیوں یہ قرآن دونوں بستیوں کے

عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۭ

اوپر ایک مرد بڑے کے ان دو بستیوں میں سے یعنی مکہ اور طائف ف۴ کیا یہ قسمت کرتے ہیں رحمت پروردگار تیرے کی

کسی بڑے آدمی پر نازل نہیں ہوا کیا وہ آپ کے رب کی رحمت کو تقسیم

حل لغات

لہ عَلٰٓى اُمَّةٍ۔ اُمّۃ دین و طریقہ جسکی طرف قصد کیا جائے کیونکہ اسکے اصلی معنے قصد کرنے کے ہیں۔

لہ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ۔ براء مصدر ہے اور مصدر ہے تو اس کا استعمال واحد و متعدد اور مذکر و مؤنث سب میں یکساں ہوتا ہے بولا کرتے ہیں انا البراء منک والخلاء منک ونحن البراء منک والخلاء

لہ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ یہاں سین سوف کے معنے میں نہیں بلکہ تاکید کے لئے ہے اور مضارع کا صیغہ استمرار پر دلالت کرنے کیلئے۔

لہ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ عقب کے اصلی معنے ٹھیک پیچھے کے یہاں مراد ہے ذریت کیونکہ وہ بھی چھوڑی جاتی ہے پیچھے۔

لہ مِنَ الْقَرْيَتَيْنِ اس سے مراد ہے من احدی القریتین یعنی مکہ اور طائف جیسے یخرج منہما اللؤلؤ والمرجان حالانکہ موتی شور دریا ہی میں پیدا ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ مطلب یہ ہے کہ نہ تو خود کوئی علم اور فہم رکھتے ہیں نہ کسی کتاب آسمانی کے پیرو ہیں۔ جب بحث میں عاجز ہوتے ہیں تو آخیر چل کر باپ دادا کی تقلید کا سہارا لیتے ہیں جو شخص اندھا بن کر دوسرے کی تقلید کرے اس کا راہ لانا مشکل ہے کیونکہ وحی الٰہی کے مقابلہ میں باپ دادا اور بزرگوں کی تقلید پہلے منکرین کی عادت ہے اور وہ سراسر باطل ہے ۱۲۔

ف۲ یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارے باپ دادوں کی راہ سے اچھی راہ تم کو بتلا دوں تو کیا پھر بھی تم اسی پرانی لکیر کے فقیر بنے رہو گے۔ کہنے لگے اجی کچھ بھی ہو۔ ہم تمھاری بات نہیں مان سکتے اور پرانا آبائی طریقہ ترک نہیں کر سکتے ۱۲۔

ف۳ کفار قریش نسب و دین کے اعتبار سے چونکہ ابراہیم خلیل اللہ کی طرف منسوب تھے۔ اللہ تعالےٰ نے اس قصے میں تقلید آبائی کو باطل قرار دیا اور ان کو یوں الزام دیا کہ تم کیسے تقلید کو جائز سمجھتے ہو تمھارے جد امجد حضرت خلیل اللہ نے تو اپنے باپ دادا کی تقلید چھوڑ دی اور دلیل کی پیروی اختیار کی کھلے لفظوں میں اپنی قوم اور سگے باپ سے کہدیا کہ میرا تم سے کوئی تعلق نہیں۔ میں تم سے بیزار ہوں۔ اگر قوم کی تابعداری و تقلید آبائی کوئی اچھی چیز ہوتی تو ابراہیم علیہ السلام اس کو کیوں چھوڑتے اور یہ کیوں فرماتے کہ صرف ایک خدا سے مجھے علاقہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا اور وہی مجھے منزل مقصود کے راستہ پر آخر تک لے چلے گا۔ یہاں یہ قصہ اس لیے بیان کیا کہ دیکھو تمھارے مسلم پیشوا نے باپ کی راہ غلط دیکھ کر چھوڑ دی تھی تم بھی وہی کرو۔ اور اگر آباء و اجداد کے پیچھے ہی لگنا ہے تو اس باپ کی راہ چلو جس نے دنیا میں حق و صداقت کا جھنڈا گاڑا تھا اور اپنی اولاد کو وصیت کر گئے تھے کہ میرے بعد ایک خدا کے سوا کسی کو نہ پوجنا كَمَا قَالَ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ (بقرۃ) ۱۲۔

ف۴ كَلِمَةً بَاقِيَةً سے مراد عبادۃ اللہ خالص ہے اور لا الٰہ الا اللہ بھی ہے۔ اسی طرح اسلام کا کلمہ بھی ہے۔ ابن کثیر۔

ف۵ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا قَرْيَتَيْنِ سے مراد مکہ اور طائف ہے یعنی اگر یہ قرآن ہوتا تو ان دونوں بستیوں میں سے کسی مالدار رئیس پر اترتا یعنی اللہ تعالےٰ کی رسالت شریفہ کا ورود سوائے شریف آدمی کے کسی کو یہ منصب لائق نہیں سو یہ کہنا انکا ٹھیک تھا لیکن شریف اسکو جانتے تھے جو بہت مالدار اور مرتبہ والا ہوتا سو یہ بات بہت غلط ہے (فتح)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ

ہم نے بانٹی ہے درمیان انکے معیشت انکی بیچ زندگی دنیا کے اور بلند کیا ہم نے بعضے انکے کو

کرنا چاہتے ہیں بیشک انکی روزی دنیا میں انکے درمیان تقسیم کر رکھی ہے اور بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دے

فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ

اوپر بعض کے درجوں میں تا کہ پکڑیں بعضے انکے بعضوں کو محکوم اور مہربانی رب تیرے کی

رکھی ہے تا کہ ایک دوسرے سے کام لیتا رہے۔ آپ کے رب کی رحمت دنیا کے اس مال سے کہیں بہتر ہے

خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿۳۲﴾ وَلَوْلَآ أَنْ يَّكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً

بہت بہتر ہے اس چیز سے کہ جمع کرتے ہیں وہ اور اگر نہ ہوتا خطرہ کہ ہو جاویں سب لوگ ایک امت (امت واحدۃ)

جو وہ جمع کرتے ہیں اور اگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی طریقے کے ہو جائیں گے

لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ

البتہ کرتے ہم واسطے ان لوگوں کے کہ کفر کرتے ہیں ساتھ رحمٰن کے واسطے گھروں انکے کے چھتیں چاندی کی اور

تو ہم انکے گھروں کی چھتیں جنہوں نے خدائے رحمان کو نہیں مانا اور سیڑھیاں جن پر

مَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا

سیڑھیاں اوپر انکے چڑھتے اور واسطے گھروں انکے کے دروازے اور تخت کہ اوپر انکے

وہ چڑھتے ہیں چاندی کی بنا دیتے اور انکے گھروں کے دروازے اور وہ تخت بھی جن پر وہ

يَتَّكِـُٔونَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا ؕ وَإِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ

تکیہ کرتے اور سونا دیتے اور نہیں یہ سب مگر فائدہ زندگانی دنیا کا

تکیے لگا کر بیٹھتے ہیں اور (علاوہ ازیں دیگر سامان آرائش دیتے) اور یہ سب کچھ جو ہے تو دنیا کی زندگی کا سامان

وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿۳۵﴾ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ ع ۹

اور آخرت نزدیک پروردگار تیرے کے واسطے پرہیزگاروں کے ہے اور جو کوئی شب کوری کرے (غفلت کرے) یاد خدا کی سے

ہے اور آخرت آپ کے رب کے نزدیک پرہیزگاروں کے لئے ہے اور جو خدائے رحمان کے ذکر سے غفلت اختیار کرے

نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ﴿۳۶﴾ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ

مقرر کرتے ہیں واسطے اسکے ایک شیطان پھر وہ واسطے اسکے ہمنشین ہوتا ہے اور تحقیق وہ البتہ بند کرتے ہیں انکو

تو ہم اسکے لئے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں سو وہ اسکا ساتھی بنجاتا ہے اور وہ انکو (الٹا ہی) راہ سے روکتے ہیں اور

السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُّهْتَدُونَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰٓى إِذَا جَآءَنَا قَالَ

راہ سے اور گمان کرتے ہیں یہ کہ وہ راہ پانے والے ہیں ف یہانتک کہ جب آویگا ہمارے پاس کہیگا

یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ سیدھی راہ پر ہیں یہانتک کہ آدمی جب ہمارے پاس آئیگا

يٰلَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِينُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ

اے کاش کہ درمیان میرے اور درمیان تیرے دوری ہوتی دو مشرق کی پس برا ہمنشین ہے ف اور ہرگز نہ

تو کہیگا اے کاش: میرے اور تیرے درمیان مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا سو وہ بہت ہی برا ساتھی ہے اور اس دن

يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ إِذْ ظَّلَمْتُمْ أَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ﴿۳۹﴾

نفع کرے گا آج جسوقت ظلم کیا تم نے یہ کہ تم بیچ عذاب کے شریک ہو ف

جبکہ تم مجرم قرار دیئے جا چکو گے اس بات سے تمہیں کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ کہ تم عذاب (بھگتنے) میں ایک دوسرے کے شریک ہو

حل لغات :- لہ مَعِيشَتَهُمْ۔ معیشۃ حاصل مصدر ہے اور اسکے معنے ہیں روزی۔ لہ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا۔ لبیوتھم بدل اشتمال ہے لمن سے اور جمع کی ضمیر معنی من کے اعتبار سے ہے جیسا کہ یکفر کی مفرد ضمیر لفظ من کے لحاظ سے۔ سُقُف جمع ہے سَقْف کی جسطرح رُھن رھن کی اور سقف کہتے ہیں چھت کو۔ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ اللہ نے روزی دنیا کی تو انکی تجویز پر نہیں بانٹی پیغمبری کیونکر دے
انکی تجویز پر (موضح) مقصد یہ کہ اگر ہم سب کافروں کو کثرت سے مال
دیتے تو احتمال تھا کہ جاہل لوگ یہ اعتقاد کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جو انکو
زیادہ دولت دی ہے تو انکو دوست رکھتا ہے تو سب کافر ہو جاویں
اسی لئے اللہ نے سب کافروں کو دولت مند نہیں کیا بلکہ بعض کو محتاج اور
بعض کو غنی کیا یہ اللہ کا فضل اور احسان ہے مؤمنوں پر جیسا کہ حدیث
میں ہے اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَسَمَ بَیْنَکُمْ اَخْلَاقَکُمْ کَمَا قَسَمَ بَیْنَکُمْ
اَرْزَاقَکُمْ وَاِنَّ اللّٰہَ یُعْطِی الدُّنْیَا مَنْ یُّحِبُّ وَمَنْ لَّا یُحِبُّ وَلَا یُعْطِی
الدِّیْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ الدِّیْنَ فَقَدْ اَحَبَّہٗ وَالَّذِیْ
نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰی یُسْلِمَ قَلْبُہٗ وَلِسَانُہٗ وَلَا یُؤْمِنُ حَتّٰی
یَاْمَنَ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۷) یعنی اللہ تعالیٰ نے
عادتوں اور خصلتوں کو تمہارے درمیان تقسیم کیا ہے جسطرح روزی کو تقسیم
کیا ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ دنیا کی آسودگی اپنے دوست اور دشمن یعنی
نیک اور بد دونوں کو دیتا ہے اور دین کی نعمت صرف اپنے دوست
یعنی نیک لوگوں کو دیتا ہے پس جس شخص کو دین کی نعمتیں نیکی پارسائی
وغیرہ ملی اس کو سمجھو کہ اللہ تعالےٰ کی مہربانی میں ہے اور قسم ہے اللہ کی
کوئی شخص مؤمن نہیں ہوتا جب تک اسکا دل اور زبان مؤمن نہ ہو،
اور جب تک کہ اپنے ہمسائے کے ستانے سے باز نہ آئے تو مطلب
یہ ہوا کہ دنیا کا مال اور سامان حاصل ہو جانا اللہ تعالیٰ کی مہربانی کی نشانی
نہیں ہے بلکہ دین کا حاصل ہونا مہربانی کی علامت ہے اور دین کے
بارے میں محض زبانی اقرار یا دعویٰ کام نہیں آتا جب تک عمل بھی شریعت
کے موافق نہ ہوں ۱۲۔ اور اس قسم کا بیان صفحہ ۲۲۸ و ۳۸۹ و ۶۶۵
میں بھی لکھا گیا ہے ۱۲۔

ف۲ یعنی مسلمانوں کے واسطے اللہ تعالیٰ نے جنت کی نعمتیں تیار کی ہیں
دنیا میں انکو تکلیف اور محنت ہی چاہئے اور کافروں کو آخرت میں کچھ راحت
نہیں پس انکو دنیا کا عیش ملنا چاہئے مگر چونکہ مسلمانوں سے اس قدر
صبر اور قناعت دشوار تھی اس واسطے مسلمانوں کے لئے بھی کچھ دنیا کا عیش
رکھا اور دیا۔ مشکوٰۃ کتاب الرقاق میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً
آیا ہے کہ اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ۔ مؤمن کے لئے دنیا
قید خانہ ہے اور کافر کے لئے باغ عیش ہے۔ پس مسلمانوں کو چاہئے
کہ کافروں کے مال و دولت اور عیش دنیا و راحت پر تعجب اور اپنی تکلیف
پر افسوس نہ کرے بلکہ بہت خوش ہو کر آخرت کے سامان میں مصروف
رہے اور دنیا کی راحت جس قدر میسر ہو اسکو بہت جانے اور دنیاوی
تکلیف کو تھوڑا سمجھے اور اللہ سے امن و عافیت مانگتا رہے کیونکہ دنیا
ختم ہونے والی ہے اور آخرت دوامی ہے وہاں کا عیش ختم نہ ہوگا؛ یہاں
کی تکلیف ختم ہو جائے گی۔ حوالہ مذکور میں سہل بن سعد سے ہے آپ نے
فرمایا لَوْ کَانَتِ الدُّنْیَا تَعْدِلُ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ مَا سَقٰی کَافِرًا مِّنْھَا شَرْبَۃً
یعنی اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کی اتنی ہی قدر و منزلت ہوتی جتنا
ایک پر مچھر کا تو کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ پانی نہ پلاتا۔ اور اسی
حوالہ سے جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَدْیٍ اَسَکَّ مَیِّتٍ قَالَ اَیُّکُمْ یُحِبُّ اَنَّ ھٰذَا
لَہٗ بِدِرْھَمٍ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّہٗ لَنَا بِشَیْءٍ قَالَ فَوَاللّٰہِ لَلدُّنْیَا
اَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ ھٰذَا عَلَیْکُمْ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی
طرف تشریف لے جا رہے تھے۔ راستہ میں دیکھا کہ ایک بکری کا
بچہ مرا ہوا پڑا ہے؛ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک درہم میں خریدتا
ہے؛ صحابہؓ نے عرض کیا حضور! اس کو تو کسی بھی چیز کے عوض ہم میں سے
کوئی خریدنے کو تیار نہیں ہو سکتا۔ پس آپ نے قسم کھا کر فرمایا کہ دنیا
اللہ کے نزدیک اس مردار سے بھی زیادہ ذلیل و خوار ہے۔ قتادہ بن
نعمانؓ سے ہے آپ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے
تو اس کو دنیا سے ایسا بچاتا ہے جیسا کوئی اپنے بیمار کو پانی وغیرہ مضر
چیزوں سے پرہیز کراتا ہے ۱۲۔

ف۳ یعنی کافر گمان کرتا ہے کہ شیطان سیدھی راہ پر ہے پھر اس کے
کہنے پر چلتا ہے یا کافر شیطان کے وسوسہ ڈالنے سے اپنے آپ کو ہدایت
پر سمجھتا ہے ۱۲۔ فتح

ف۴ یعنی دنیا میں شیطان کے مشورہ پر چلتا ہے اور وہاں اسکی صحبت
سے پچھتاوے گا اسیطرح کا ساتھی کسی کو جن ملتا ہے کسی کو آدمی (موضح) ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے ہے اَلشَّیْطَانُ جَاثِمٌ عَلٰی قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِذَا
ذَکَرَ اللّٰہَ خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ یعنی آپ نے فرمایا کہ آدمی کے دل پر
شیطان چمٹا رہتا ہے ذکر الٰہی کے وقت پیچھے ہٹ جاتا ہے یعنی الگ ہو
جاتا ہے اور غفلت کی صورت میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ (مشکوٰۃ باب ذکر
اللہ) پھر خدا کے ہاں پہنچ کر کہے گا کہ کیسے برے ساتھی تھے۔ اس وقت
حسرت اور غصہ سے کہیگا کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق اور
مغرب کا فاصلہ ہوتا اور ایک لحظہ تیری صحبت میں نہ گذرتا کمبخت! اب
تو مجھ سے دور ہو ۱۲۔ ف۵ دنیا کا قاعدہ ہے کہ جس (باقی اگلے صفحہ پر)

لہ وَمَعَارِجَ۔ معارج جمع ہے معرج کی اور معرج کہتے ہیں سیڑھی کو اور ایک لفظ ہے معراج اسکے معنی بھی سیڑھی کے ہیں مگر اسکی جمع آتی ہے معاریج۔
لہ وَزُخْرُفًا۔ اس کا عطف ہے سقفا پر۔ زخرف سے مراد ہے زینت یا سونا۔ لہ وَمَنْ یَّعْشُ۔ اصل میں تھا یَعْشُوْ۔ واو حرف علت من کی وجہ سے جو جازم ہے گر پڑا۔ عشو کہتے ہیں بتکلف اندھے بننے کو یہاں عشو سے مراد ہے منہ موڑنا۔ اعراض کرنا اور ایک ہے عشی ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ جب آنکھ میں کوئی آفت پیدا ہو جاتی ہے تو عشی بولا جاتا ہے اور بلا آفت کے عشو جیسے عرج اسے شخص کو کہتے ہیں جس کا پاؤں ماؤف ہو اور عرج وہ جو بغیر آفت کے لنگڑوں کی طرح چلتا ہے۔ لہ نُقَیِّضْ۔ معنے میں ہے نقسم کے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ أَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَن كَانَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۴۰﴾

کیا پس تو سناتا ہے بہروں کو یا راہ دکھاتا ہے اندھوں کو اور انکو جو ہیں بیچ گمراہی ظاہر کے

سو کیا آپ بہروں کو سنا سکیں گے؟ یا اندھوں کو اور ان لوگوں کو جو کھلی گمراہی میں ہیں راہ پر لا سکیں گے

فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُم مُّنتَقِمُونَ ﴿۴۱﴾ أَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِي

پس اگر لیجاویں ہم تجھ کو پس تحقیق ہم ان سے بدلہ لینے والے ہیں یا دکھلادیں ہم تجھ کو وہ جو

پھر اگر ہم آپ کو دنیا سے اٹھالیں تو بھی ہم ان سے ضرور بدلہ لیں گے یا ہم آپکو وہ (عذاب) دکھادیں جس کا

وَعَدْنَاهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِم مُّقْتَدِرُونَ ﴿۴۲﴾ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ

وعدہ دیتے ہیں ہم انکو پس تحقیق ہم اوپر انکے قادر ہیں پس محکم پکڑ اس چیز کو کہ وحی کی گئی

ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے ہم ان پر ہر طرح سے قادر ہیں سو آپ اس کی طرف جو آپ پر وحی کیا گیا ہے

إِلَيْكَ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿۴۳﴾ وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۖ

ہے طرف تیری تحقیق تو اوپر راہ سیدھی کے ہے اور تحقیق یہ ذکر ہے واسطے تیرے اور واسطے قوم تیری کے

اس پر مضبوطی سے قائم رہیے۔ یقین رکھیے کہ آپ سیدھی راہ پر ہیں اور یہ (قرآن) آپ کے لئے اور آپ کی قوم کے لئے یقیناً

وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ ﴿۴۴﴾ وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رُّسُلِنَا

اور البتہ سوال کئے جاؤ گے تم وقف اور سوال کر انسے کہ بھیجا ہے ہم نے پہلے تجھ سے پیغمبروں ہمارے کو

ایک نصیحت نامہ ہے اور عنقریب تم سب پوچھے جاؤ گے۔ اور ان رسولوں سے پوچھ لیجئے جنکو آپ سے پہلے بھیجا تھا کیا اللہ کے سوا

أَجَعَلْنَا مِن دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ ﴿۴۵﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا

کیا مقرر کئے ہم نے سوائے اللہ کے معبود اور کہ عبادت کئے جاویں وقف اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے

ہم نے کوئی معبود بنائے تھے جن کی عبادت کی جاتی تھی۔ اور البتہ ہم نے موسیٰ کو

مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ

موسیٰ کو ساتھ نشانیوں اپنی کے طرف فرعون کی اور سرداروں اسکے کی پس کہا تحقیق میں بھیجا ہوا ہوں پروردگار

اپنے نشانات کیساتھ فرعون اور اسکے سرداروں کی طرف بھیجا سو اس نے کہا کہ میں پروردگار عالم کا

الْعَالَمِينَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَاءَهُم بِآيَاتِنَا إِذَا هُم مِّنْهَا يَضْحَكُونَ ﴿۴۷﴾ وَمَا

عالموں کی طرف سے پس جب آیا انکے پاس ساتھ نشانیوں ہماری کے ناگہاں وہ انسے ہنستے تھے وقف اور نہ

ایک رسول برحق ہوں سو جب اس نے ہمارے نشانات انکو دکھائے تو وہ انپر فوراً ہنسنے لگے اور ہم انکو

نُرِيهِم مِّنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا ۖ وَأَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ

دکھاتے تھے ہم انکو کوئی نشانی مگر وہ کہ بڑی تھی بہن اپنی سے اور پکڑا ہم نے انکو ساتھ عذاب کے

جو نشانات بھی دکھاتے تھے وہ دوسرے سے بڑھ کر ہوتا تھا اور ہم نے انکو سختیوں میں ڈالا تاکہ

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿۴۸﴾ وَقَالُوا يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ

تاکہ وہ پھر آویں وقف اور کہا انہوں نے اے جادوگر پکار واسطے ہمارے پروردگار اپنے کو ساتھ اس کے کہ اقرار

وہ باز آجائیں اور انہوں نے کہا کہ اے جادوگر! اپنے رب سے دعا مانگ جیسا کہ اس نے

عِندَكَ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ

کر رکھا ہے نزدیک تیرے تحقیق ہم البتہ راہ پر آویں گے وقف پس جب کھول دیا ہم نے ان سے عذاب ناگہاں وہ

تجھے سکھا رکھا ہے (اب) ہم ضرور راہ راست پر آجائیں گے مگر جب ہم نے اس سختی کو انسے دور کیا تو انہوں نے

ع ۴ / ۱۰

حل لغات

اذا ھم منہا یضحکون۔ یہ جواب ہے لما کا کیونکہ اذا مفاجائیہ ہے اور فعل مفاجاۃ اس میں مقدر ہوا کرتا ہے تقدیر عبارت یوں ہے فلما جاءھم بایاتنا فاجاؤا وقت ضحکہم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(پچھلے صفحہ کا بقیہ) مصیبت میں عام طور پر چھوٹے بڑے سب شریک ہوں تو کچھ ہلکی معلوم ہونے لگتی ہے مگر دوزخ میں تمام شیاطین الانس والجن اور تابعین و متبوعین کا عذاب میں شریک ہونا کسی کو کچھ فائدہ نہ دیگا۔ عذاب کی شدت ایسی ہوگی کہ اسطرح کی سطحی باتوں سے تسلی و تخفیف نہیں ہوگی حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں یعنی کافر کہیں گے کہ انہوں نے ہم کو عذاب میں ڈلوایا۔ خوب ہوا یہ بھی نہ بچے لیکن اگر دوسرا بھی پکڑا گیا تو اس کو کیا فائدہ ۱۲۔

ف۱ یعنی اندھوں کو راہ حق دکھلا دینا یا بہروں کو حق کی آواز سنا دینا اور جو صریح غلطی اور گمراہی میں پڑے بھٹک رہے ہوں انکو تاریکی سے نکال کر سچائی کی صاف سڑک پر چلا دینا آپکے اختیار میں نہیں۔ ہاں خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے نہ ماننے والوں کو چاہئے آپ کی وفات کے بعد سزا دے یا آپ کے سامنے انکا معاملہ خدا کے سپرد کیجئے بہرحال آپ اس غم میں نہ رہئے کہ یہ سب حق کو کیوں قبول نہیں کرتے اللہ انکو انکے اعمال کی سزا دیگا ۱۲۔

ف۲ یعنی قرآن کریم تیرے اور تیری قوم کے لئے خاص فضل و شرف کا سبب ہے اس سے بڑی عزت اور خوش نصیبی کیا ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کا کلام اور ساری دنیا کی نجات و فلاح کا ابدی دستور العمل انکی زبان میں اترا اور وہ اس کے اولین مخاطب قرار پائے۔ اگر عقل ہو تو یہ لوگ اس نعمت عظمیٰ کی قدر کریں۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ قرآن شریف خاص انہی کے واسطے نصیحت ہو بلکہ سب لوگوں کے لئے بیش بہا نصیحت نامہ ہے جیسا کہ سورۂ انبیاء رکوع ۴ میں ہے هٰذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ اَنْزَلْنٰهُ سورۂ اعراف رکوع ۸ میں ہے اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ۔ سورہ حجر رکوع ۱ میں ہے وَقَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝ سورہ انبیاء رکوع پہلے میں ہے مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ سورہ تکویر میں ہے اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ سورۂ یٰسین رکوع ۵ میں ہے اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝ سورہ صٓ رکوع ۱ میں ہے اَؤُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا۔ معلوم ہوا یہاں ذکر سے مراد قرآن مجید ہی ہے۔ اس کی ہدایت پر چل کر سب سے پہلے دنیوی و اخروی سعادتوں کے مستحق ہوں ورنہ آگے چل کر پوچھ ہوگی کہ اس نعمت عظمیٰ کی کیا قدر کی تھی اور اس فضل و شرف کا کیا شکریہ ادا کیا تھا؟ ۱۲۔

ف۳ یعنی ان لوگوں سے پوچھ جن کی طرف ہم نے تجھ سے پہلے پیغمبر بھیجے ہیں ان سے مراد پہلی امتوں کے لوگ ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ کسی دین میں شرک روا نہیں رکھا اور پوچھو دیکھو انکے احوال کتابوں میں سے تحقیق کر لو ۱۲۔ جامع

ف۴ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن و حدیث کے کسی مسئلہ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنا اور کہنا یہ تو پرانی باتیں ہو چکیں اب ترقی کا زمانہ ہے نئی روشنی ہے یہ پرانی باتیں قابل عمل نہیں رہیں اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنتوں کا مذاق اڑانا اہلحدیث عاملین سنت کو ذلیل سمجھنا یہ فرعونیوں کی عادت و خصلت ہے جو عاشق رسول اور محب نبی ہوگا وہ ان بدترین خصلتوں سے بچے گا ۱۲۔

ف۵ فرعونیوں کی سرکشی کی وجہ سے طرح طرح کے عذاب ان پر نازل ہوئے کہیں قحط پڑا، طوفان، ٹڈیاں، جوئیں، مینڈک، خون یہ سب آفتیں یکے بعد دیگرے آئیں تاکہ خواب غفلت سے بیدار ہوں شرک سے توبہ کریں سچے خدا کی طرف رجوع ہوں ۱۲۔

ف۶ ساحر سے مراد عالم ہے۔ یہ قول ہے ابن جریرؒ کا۔ اس زمانہ میں جادوگر ہی علماء تھے جادو انکے نزدیک برا کام نہ تھا تو موسیٰ علیہ السلام کو جادوگر کہنا بطریق نقص اور مذمت کے نہیں تھا بلکہ اپنے گمان میں تعظیم سے یہ لفظ کہتے تھے ۱۲۔ ابن کثیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَنكُثُونَ ﴿٥٠﴾ وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ يَٰقَوْمِ أَلَيْسَ لِي

پھر جاتے ہیں عہد سے وہ اور پکارا فرعون نے بیچ قوم اپنی کے کہا اے قوم میری کیا نہیں واسطے میرے

توڑ ہ عہد کی کی اور فرعون نے اپنی قوم میں پکار کر کہا اے میری قوم! کیا میں مصر کا

مُلْكُ مِصْرَ وَهَٰذِهِ ٱلْأَنْهَٰرُ تَجْرِي مِن تَحْتِيٓ ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٥١﴾

ملک مصر کا اور یہ نہریں ہیں چلتی ہیں نیچے میرے سے کیا پس نہیں دیکھتے تم

بادشاہ نہیں ہوں اور کیا یہ نہریں میرے (پاؤں) تلے نہیں بہتیں! پھر کیا تم نہیں دیکھتے

أَمْ أَنَا۠ خَيْرٌ مِّنْ هَٰذَا ٱلَّذِي هُوَ مَهِينٌ وَلَا يَكَادُ يُبِينُ ﴿٥٢﴾ فَلَوْ

بلکہ میں بہتر ہوں اس شخص سے کہ وہ ذلیل ہے اور نہیں نزدیک کہ صاف بیان کرے وہ پس کیوں

کہ میں اس سے بہتر نہیں ہوں جو ذلیل ہے۔ اور صاف بات نہیں کر سکتا اگر یہ

لَآ أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ مِّن ذَهَبٍ أَوْ جَآءَ مَعَهُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ

نہ ڈالے گئے اوپر اس کے کنگن سونے کے یا آئے ساتھ اس کے فرشتے

خدا کا رسول ہے تو کیوں (اس کے ہاتھوں میں) سونے کے کنگن نہیں یا فرشتے اس کے ساتھ پرا باندھ کر آتے

مُقْتَرِنِينَ ﴿٥٣﴾ فَٱسْتَخَفَّ قَوْمَهُۥ فَأَطَاعُوهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ قَوْمًا

پرا باندھ کر پس سبک کر دیا اس نے قوم اپنی کو پس کہا مان گئے اس کا تحقیق تھے وہ قوم

ہوتے اس طرح اس نے اپنی قوم کو بیوقوف بنایا۔ سو انہوں نے اس کی اطاعت کی۔ یقیناً

فَٰسِقِينَ ﴿٥٤﴾ فَلَمَّآ ءَاسَفُونَا ٱنتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَٰهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥٥﴾

فاسق پس جب غصے میں لائے وہ ہم کو بدلا لیا ہم نے ان سے پس ڈبو دیا ہم نے ان کو سب کو

وہ برے لوگ تھے سو جب انہوں نے ہم کو ناراض کیا تو ہم نے ان سے بدلا لیا اور سب کو غرق کر دیا

فَجَعَلْنَٰهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِّلْءَاخِرِينَ ﴿٥٦﴾ وَلَمَّا ضُرِبَ ٱبْنُ مَرْيَمَ

پس کیا ہم نے ان کو پیشوا اور مثال واسطے پچھلوں کے اور جب بیان کیا گیا بیٹا مریم کا

اس طرح ہم نے ان کو پیشوا اور آنے والوں کے لئے ایک نمونہ عبرت بنایا اور جب ابن مریم کی مثال بیان کی گئی

مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ﴿٥٧﴾ وَقَالُوٓا۟ ءَأَٰلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ

مثال ناگہاں قوم تیری اس سے تالیاں بجاتے ہیں اور کہتے ہیں معبود ہمارے بہتر ہیں یا وہ

تو آپ کی قوم (مارے خوشی کے) چلا نے لگی اور کہنے لگے کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا عیسیٰ

مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًۢا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ﴿٥٨﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا

نہیں بیان کرتے اس کو واسطے تیرے یہ بات مگر جھگڑنے کو بلکہ وہ قوم ہیں جھگڑالو نہیں وہ مگر

یہ باتیں آپ سے محض جھگڑا پیدا کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو وہ تو ہمارا ایک بندہ

عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ﴿٥٩﴾ وَلَوْ نَشَآءُ

ایک بندہ کہ انعام کیا ہم نے اوپر اس کے اور کیا ہے ہم نے اس کو نمونہ قدرت اپنی کا واسطے بنی اسرائیل کے اور اگر چاہتے ہم

تھا جس پر ہم نے مہربانی کی اور اس کو بنی اسرائیل کے لئے ایک نمونہ قرار دیا اور اگر ہم چاہتے

لَجَعَلْنَا مِنكُم مَّلَٰٓئِكَةً فِي ٱلْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ﴿٦٠﴾ وَإِنَّهُۥ لَعِلْمٌ

البتہ کرتے ہم تم سے فرشتے کہ بیچ زمین کے جانشین ہوتے اور تحقیق وہ البتہ علامت

تو تم ہی میں سے فرشتے بنا دیتے جو زمین میں تمہاری جگہ رہتے اور البتہ وہ قیامت کی

ع ۵
۱۱

حل لغات

لہ ھٰذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي۔ ہٰذہ مبتداء الانہار صفت تجری خبر۔ لہ ھُوَ مَهِينٌ۔ مہین بنایا گیا ہے مہانۃ سے اور مہانۃ کے اصلی معنی میں قلۃ کے یہاں مہین سے مراد ہے فقیر حقیر ضعیف الحال۔ لہ غیبۃ اَسْوِرَةٌ۔ اسورۃ جمع ہے سوار کی جس طرح احمرۃ حمار کی۔ سوار کہتے ہیں کنگن کو لہ مُقْتَرِنِينَ۔ لیا گیا ہے قرن سے اور قرن کہتے ہیں ملنے اور جمع ہونے کو فولا کرتے ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی جہاں تکلیف رفع ہوئی اور مصیبت کی گھڑی ختم ہوئی ایک دم اپنے قول و اقرار سے پھر گئے گویا کچھ وعدہ کیا ہی نہ تھا ۱۲۔

ف۲ اس گرد و پیش کے ملکوں میں مصر کا حاکم بہت بڑا سمجھا جاتا تھا، اور نہریں اسی نے بنائی تھیں دریائے نیل کا پانی کاٹ کر اپنے باغ میں لایا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ ان سامانوں کی موجودگی میں ہماری حیثیت ایسی ہے کہ موسیٰ جیسے معمولی حیثیت والے آدمی کے سامنے گردن جھکا دیں۔ پھر یہ کہ موسیٰ کے پاس نہ روپیہ ہے نہ پیسہ نہ حکومت نہ عزت نہ کوئی ظاہری کمال حتی کہ بات کرتے ہوئے بھی زبان پوری طرح صاف نہیں چلتی یہ کہنا بھی فرعون کا ایک افترا ہے اس لئے کہ موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لڑکپن کی حالت میں جو کچھ لکنت تھی وہ بسبب دعاء کے جاتی رہی جیسا کہ طٰہٰ میں مذکور ہے اور اگر بالفرض کچھ لکنت باقی ہی ہو جیسا کہ حسن بصریؒ کا قول ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اس قدر لکنت دور ہونے کی دعاء مانگی تھی جس سے اللہ تعالیٰ کا پیغام کو پہنچا اور سمجھا سکیں تو اس سے کچھ عیب اور نقصان لازم نہیں آتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں بندہ کچھ اختیار نہیں رکھتا نہ اس کا اپنا کام ہے پھر اس پر کیا طعن اور فرعون اگرچہ اس بات کو سمجھتا تھا۔ لیکن اپنی قوم اور رعیت پر حق چھپانا اور جھوٹ رواج دینا چاہتا تھا اس لئے کہ وہ جاہل بنے سمجھے تھے ۱۲۔ ابن کثیر وغیرہ

ف۳ وہ آپ کنگن پہنتا تھا جواہر کے اور جس امیر وزیر پہ مہربان ہوتا سونے کے کنگن پہناتا اور اس کے سامنے فوج کھڑی ہوتی تھی صفیں باندھ کر۔ فرعون کا مطلب یہ تھا کہ نہ تو موسیٰ مالدار ہے نہ کچھ قدر رکھتا ہے۔ یہ خود بھی مفلس و محتاج ہے اور اس کی جماعت کے لوگ بھی فقراء و ضعفاء ہیں۔ اگر فرشتوں کی فوج ساتھ ہوتی تو ہم خیر زر نہیں تو زور ہی سہی مگر جب نہ زر ہے نہ زور تو ہم کیسے نبی مان لیں۔

ف۴ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو عطا کرتا ہے۔ جو کچھ وہ بندہ چاہے اور باوجود اس کے کہ وہ بندہ گناہوں پہ قائم رہے تو وہ عطاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے ڈھیل کی گئی ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اور طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ناگہانی موت کا ذکر ہوا اس نے کہا ایسی موت مؤمن پر تخفیف ہے اور کافر پر حسرت، پھر یہ آیت پڑھی ۔ ابن کثیر

ف۵ یعنی عذاب کا مستحق ہونے میں پیشوا بنایا کہ جو کوئی ان جیسا عمل کرے گا وہ انکی طرح عذاب میں گرفتار ہوگا اور پچھلوں کے واسطے ان کا واقعہ عبرت اور نصیحت کیا ۔ موضح القرآن

ف۶ عیسیٰ علیہ السلام کا جب ذکر آتا تو عرب کے مشرکین خوب شور مچاتے اور قسم قسم کی آوازیں اٹھاتے۔ بعض روایات میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ (سورۃ انبیاء رکوع ۷) تو کہنے لگے نصاریٰ حضرت مسیحؑ کی عبادت کرتے ہیں، یہودی حضرت عزیرؑ کی اب بتاؤ تمہارے خیال میں ہمارے معبود اچھے ہیں یا مسیحؑ اور عزیرؑ یا فرشتے؟ ظاہر ہے تم انکو اچھا کہو گے جب وہی (معاذ اللہ) آیت کے عموم میں داخل ہو گئے تو ہمارے معبود بھی سہی۔ بعض روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا لَيْسَ أَحَدٌ يُعْبَدُ مِن دُونِ اللَّهِ فِيهِ خَيْرٌ کفار کہنے لگے کیا مسیحؑ میں بھی خیر نہیں تو آپ نے فرمایا ہر وہ شخص جو غیر اللہ کی عبادت کرے اور ہر وہ شخص جو اپنی عبادت اپنی خوشی سے کرائے۔ یہ دونوں عابد و معبود جہنمی ہیں، فرشتوں یا مسیح وغیرہ نیکوں نے نہ اپنی عبادت کا حکم دیا نہ وہ اس سے خوش وہ تو خود لوگوں کو یہی تعلیم دیتے تھے کہ إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ کیا ان مقبول بندوں کو العیاذ باللہ حَصَبُ جَهَنَّمَ یا لَيْسَ فِيهِ خَيْرٌ کہا جا سکتا ہے؟ دراصل یہ شیطان کی عبادت کرتے ہیں۔ وہی انہیں شرک کا حکم دیتا ہے اور یہ بجا لاتے ہیں اس پر إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ الخ آیت نازل ہوئی یعنی حضرت عیسیٰؑ اور حضرت عزیرؑ اور انکے علاوہ جن احبار و رہبان کی پرستش یہ لوگ کرتے ہیں وہ خود اللہ کی اطاعت پر تھے شرک سے بیزار اور اس سے روکنے والے تھے اور انکے بعد ان گمراہوں نے جاہلوں نے انہیں معبود بنا لیا تو وہ محض بے قصور ہیں۔ یہی حال ان اولیاء اللہ کا جنکو آج کل پوجا جاتا ہے وہ سب شرک سے روکنے والے توحید الٰہی کے مبلغ تھے مگر بعد میں لوگوں نے ان کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا اور پوجنے والے لعنت خداوندی کے مستحق ہوئے ۱۲۔
موضح القرآن وابن کثیر فائدہ ستاریہ وغیرہ

ف۷ یعنی عیسیٰؑ اللہ کی قدرت کی ایک نشانی ہے اس لئے کہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے، اور اللہ کے حکم سے مُردوں کو جلاتے اندھے کوڑھی کو ہر بیمار کو اچھا کرتے تھے ۱۲۔ فتح۔

★ یہ قرینہ ہے فاقرئ شہ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ استخفاف اور استفزاز دونوں کے ایک معنے ہیں یعنی بہکانا و معنے استخف قومہ طلب منہم الخفۃ فی مطاوعتہ۔

لـه أَسَفُونَا معنی میں ہے اغضبونا کے لیا گیا ہے اسف اذا اشتد غضب سے شہ فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا سلف مصدر ہے یا جمع سالف کی، مصدر ہے تو معنی میں ہے قدوۃ کے یعنی آنے والی نسلوں کے مقتدا ہیں کہ وہ انکے مسلک پر چلتے ہیں اور جمع ہے تو وہ آباؤ اقارب مراد ہیں جو پہلے گزر چکے سلف اس عمل صالح کو بھی کہتے ہیں جو تم آگے بھیج چکے ہو اور بیع سلم کو بھی سلف کہتے ہیں کیونکہ اس میں بھی مبیع سے پہلے اصل رقم حوالے کر دی جاتی ہے

شه مِنْهُ يَصِدُّونَ۔ یصدون۔ معنی میں ہے یضجون کے یعنی خوشی اور ہنسی میں مبالغہ کرتے اور اونچی آواز سے ہنستے ہیں شه إِلَّا جَدَلًا جملہ مفعول لہ ہے ما ضربوہ کا ای ما ضربوا لک ذالک المثل الا لاجل الجدال والخصام۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾

قیامت کی ہے پس مت شک لاؤ ساتھ اسکے اور پیروی کرو میری یہ ہے راہ سیدھی فل

ایک نشانی ہے سو اس میں شک نہ کرو اور میری پیروی کرو (کیونکہ) یہی سیدھی راہ ہے

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٦٢﴾ وَلَمَّا جَاءَ

اور نہ بند کرے تم کو شیطان تحقیق وہ واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر اور جب آیا

اور تم کو شیطان نہ روکنے پائے یقین جانو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور جب عیسٰی

عِيسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُمْ

عیسٰی ساتھ دلیلوں ظاہر کے کہا کر تحقیق لایا ہوں میں واسطے تمہارے حکمت اور تاکہ بیان کروں واسطے تمہارے

نشانات دکھلانے تو اس نے کہا کہ میں تمہارے پاس سرا پا دانائی لایا ہوں اور اس لئے بھی آیا ہوں کہ بعض ان

بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ﴿٦٣﴾ إِنَّ اللّٰهَ

بعضی وہ چیز کہ اختلاف کرتے ہو تم بیچ اسکے پس ڈرو اللہ سے اور کہا مانو میرا تحقیق اللہ

باتوں کی وضاحت کروں جن میں تم جھگڑتے ہو سو اللہ ہی سے ڈرو اور میرا کہا مانو یقین جانو کہ اللہ

هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦٤﴾ فَاخْتَلَفَ

وہ ہے رب میرا اور رب تمہارا پس عبادت کرو اسکی یہ ہے راہ سیدھی فل پس اختلاف کیا

ہی میرا اور تمہارا رب ہے سو تم سب اسی کی عبادت کرو یہی سیدھی راہ ہے سو مختلف جماعتوں

الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ

فرقوں نے درمیان اپنے سے پس وائے ہے واسطے ان لوگوں کے ظلم کرتے ہیں عذاب دن

نے باہم اختلاف پیدا کر لیا سو ان لوگوں کے لئے جو ظالم تھے اس روز بڑی خرابی ہوگی

أَلِيمٍ ﴿٦٥﴾ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا

دردوینے والے سے فل نہیں انتظار کرتے مگر قیامت کا یہ کر آوے اسکے پاس ناگہاں اور وہ نہ

جو درد ناک سزا کا دن ہوگا وہ قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ ان پر اچانک آ جائے اور ان کو

يَشْعُرُونَ ﴿٦٦﴾ اَلْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا

سمجھتے ہوں فل دوست اس دن بعضے انکے بعضوں کے دشمن ہونگے مگر

خبر بھی نہ ہو اس دن دوست آپس میں دشمن ہو جائیں گے بجز پرہیزگاروں

الْمُتَّقِينَ ﴿٦٧﴾ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿٦٨﴾ ع ٦ ١٢

پرہیزگار فل اے بندو میرے نہیں ڈر اوپر تمہارے آج کے دن اور نہ تم غمگین ہوں گے

کے اے میرے بندو! آج تمہیں کوئی خوف نہیں ہے اور نہ تم غم کھاؤ

الَّذِينَ آمَنُوا بِآيٰتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿٦٩﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ

جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ نشانیوں ہماری کے اور تھے مسلمان داخل ہو بہشت میں تم

وہ لوگ جو ہمارے نشانات پر ایمان لائے اور فرمانبردار رہے (انسے کہا جائیگا) تم اور تمہاری بیویاں

وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ ﴿٧٠﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّأَكْوَابٍ

اور بیبیاں تمہاری کہ بہلائے جاؤ گے پھیرے جاویں گے اوپر انکے طباق سونے کے اور آبخورے

خوش و خرم جنت میں داخل ہو جاؤ ان میں سونے کی رکابیوں کا اور پیالوں کا دور چلے گا

حل لغات

لہ فلا تمترن لیا گیا ہے مریۃ سے اور مریۃ کہتے ہیں شک کو۔ ۲ہ ان تاتیھم بغتۃ بدل ہے الساعۃ سے والمعنی ہل ینظرون الا اتیان الساعۃ ۳ہ الاخلاء جمع ہے خلیل کی جس طرح اصحاب صحیح کی اور اطلاء طلیل کی خلیل کہتے ہیں دوست کو مشتق ہے خلۃ بمعنی محبت سے۔ ۴ہ وازواجکم تحبرون تحبرون مشتق ہے حبرۃ سے اور حبرۃ کہتے ہیں حسن ہیئت اور اکرام بلیغ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ ؎ اِنَّہٗ کی ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے یعنی عیسیٰ قیامت کی ایک نشانی ہے اس لئے کہ اوپر سے ہی انکا بیان چلا آرہا ہے اور مراد یہاں انکا قیامت سے پہلے نازل ہونا ہے جیسے وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ میں فرمایا کہ ان کی موت سے پہلے ہر ایک اہل کتاب انپر ایمان لانے گا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ ضرور اترے گا تمہارے درمیان بیٹا مریم کا درحالیکہ حاکم عادل ہوگا بس توڑے گا صلیب کو اور قتل کرے گا سور کو اور موقوف کرے گا جزیہ اور بہت ہوگا مال یہاں تک کہ کوئی اسکو قبول نہ کرے گا یہاں تک کہ ایک سجدہ بہتر ہوگا تمام دنیا اور اسکی چیزوں سے (بخاری مسلم) امام شوکانی نے فرمایا کہ ظہور امام مہدی، خروج دجال، نزول عیسیٰؑ کے بارے میں اس قدر احادیث ثابت ہیں جو حد تواتر تک پہنچ گئی ہیں، اسی طرح امام ابن کثیرؒ نے کہا اور تمام صحابہ، تابعین، تبع تابعین وائمہ کرام اور سب مسلمانوں کا اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اب جو اس مسئلہ کا انکار کرے وہ کافر ہے بسبب انکار قرآن وحدیث کے ۱۲۔ حجج الکرامہ و تفسیر ابن کثیر ملخصاً

ف۲ ؎ یہ تعلیم تھی حضرت مسیح علیہ السلام کی۔ دیکھو کیسی صفائی سے خدائے واحد کی ربوبیت اور معبودیت کو بیان فرمایا ہے اور اسی توحید اور اقتدار و اطاعت رسولؐ کو صراط مستقیم قرار دیا ہے ۱۲

ف۳ ؎ یعنی اختلاف پڑ گیا۔ یہود انکے منکر ہوئے اور نصاریٰ قائل ہوئے پھر نصاریٰ آگے چل کر کئی فرقے بن گئے۔ کوئی حضرت مسیحؑ کو خدا کا بیٹا بتلاتا ہے — انکو تین خداؤں میں کا ایک کہتا ہے کوئی کچھ اور کہتا ہے۔ حضرت مسیحؑ کی اصلی تعلیم پر ایک بھی نہیں ۱۲۔

ف۴ ؎ لیسے ایسے کھلے بیانات اور واضح ہدایات کے باوجود بھی جو لوگ نہیں مانتے، آخر وہ کا ہے کے منتظر ہیں۔ انکے احوال کو دیکھ کر یہی کہا جا سکتا ہے کہ بس قیامت ایک دم انکے سر پر آکھڑی ہو تب مانیں گے حالانکہ اس وقت کا ماننا کچھ کام نہ دے گا ۱۲۔

ف۵ ؎ اس دن دوست سے دوست بھاگے گا کہ اس کے سبب سے کہیں میں نہ پکڑا جاؤں دنیا کی سب دوستیاں اور محبتیں منقطع ہو جائیں گی جو کہ شریعت کے خلاف دوستی تھی۔ آدمی پچھتائے گا کہ فلاں شریر آدمی سے دوستی کیوں کی تھی جو اس کے اکسانے سے آج گرفتار مصیبت ہونا پڑا۔ اس وقت بڑا گرم جوش محب محبوب کی صورت دیکھنے سے بیزار ہوگا بلکہ عداوت سے بدل جائے گی ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے ہاں جو اللہ کے دین کی وجہ سے اسلامی دوستی و محبت تھی وہ قائم رہے گی جیسا کہ ابن ابی حاتم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو ایماندار جو آپس میں دوست ہوتے ہیں جب ان میں سے ایک کا انتقال ہو جاتا ہے اور خداوند تعالیٰ کی طرف سے اس کو جنت کی بشارت ملتی ہے تو وہ اپنے دوست کو یاد کرتا ہے اور کہتا ہے خدایا فلاں مجھے راہ حق پر ثابت قدم رکھ یہاں تک کہ اسے بھی تو وہ دکھا دے جو تو نے مجھے دکھایا ہے اور اس کو نیک راستے پر چلنے کی توفیق دے اور اس سے بھی تو اس طرح راضی ہو جا جسطرح مجھ سے راضی ہوا ہے۔ اللہ کی طرف سے جواب ملتا ہے کہ تو ٹھنڈے کلیجوں چلا جا اس کے لئے جو کچھ میں نے تیار کر رکھا ہے اگر تو اسے دیکھ لیتا تو خوش ہو کر بہت ہنستا پھر جب دوسرا مرتا ہے اور انکی روحیں ملتی ہیں تو کہا جاتا ہے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کا تعلق بیان کرو۔ پس ہر ایک دوسرے سے کہتا ہے کہ یہ میرا بڑا اچھا بھائی تھا اور نہایت نیک ساتھی تھا اور بہترین دوست تھا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جن دو شخصوں نے اللہ کے لئے آپس میں دوستانہ کر رکھا ہے خواہ ایک مشرق میں ہے دوسرا مغرب میں لیکن قیامت کے دن اللہ انکو جمع فرمائے گا کہ یہ ہے جسے تو میری وجہ سے چاہتا تھا۔ یہ بھی مروی ہے انکو حشر میں عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا آمین ۱۲ ابن کثیرؒ

★ کو اور اسکی مزید توضیح سورۂ روم کے دوسرے رکوع میں گزر چکی ۵ بصحاف یعنی صحاف جمع ہے صحفۃ کی اور صحفۃ کہتے ہیں بڑے پیالے کو ۶ ۵ و اکواب۔ اکواب جمع ہے کوب کی اور کوب کہتے ہیں بے دستے آبخورے کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ ۖ وَأَنتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٧١﴾

اور بیچ اسکے جو کچھ کہ چاہیں اسکو جی اور لذت پکڑیں آنکھیں اور تم بیچ اسکے ہمیشہ رہنے والے ہو

اور جو کچھ دل چاہے گا وہ اور جس سے آنکھوں کو سرور حاصل ہوگا وہ وہاں میسر آئیگا اور تم وہاں ہمیشہ رہوگے

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٧٢﴾ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ

اور یہ ہے وہ بہشت جو وارث کئے گئے ہو تم اسکے بسبب اس چیز کے کہ تھے تم کرتے واسطے تمہارے بیچ اسکے ہے میوہ

اور یہ ہے وہ بہشت جس کا تم کو تمہارے اعمال کی وجہ سے وارث قرار دیا گیا ہے تمہارے لئے وہاں بہت کو میوے

كَثِيرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٧٣﴾ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ﴿٧٤﴾

بہت اس میں سے کھاتے تحقیق گنہگار ہیں بیچ عذاب دوزخ ہمیشہ رہنے والے

ہوں گے جن سے تم کھاؤ گے گنہگار لوگ واقعی جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے

لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٥﴾ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا

نہ سست کیا جاویگا ان سے اور وہ بیچ اسکے ناامید ہیں اور نہیں ظلم کیا ہم نے انکو ولیکن تھے وہ ہی

انکی سزا میں کچھ تخفیف نہ ہوگی اور وہ اسمیں نامراد رہیں گے اور ہم نے انپر ظلم نہیں کیا لیکن یہ خود ہی

هُمُ الظَّالِمِينَ ﴿٧٦﴾ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۖ قَالَ إِنَّكُم

ظالم اور پکاریں گے کہ اے مالک چاہئے کہ موت ڈالدے اوپر ہمارے پروردگار تیرا کہیگا وہ مالک تحقیق تم

ظالم تھے اور یہ پکاریں گے اے مالک تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کردے (تو بہتر ہو) وہ کہیگا کہ تم ہمیشہ

مَّاكِثُونَ ﴿٧٧﴾ لَقَدْ جِئْنَاكُم بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ﴿٧٨﴾

ہمیشہ رہنے والے ہو تحقیق لائے ہیں ہم تمہارے پاس حق ولیکن بہت تمہارے واسطے حق کے ناخوش رکھنے والے ہیں

کو یہیں رہنا ہے بیشک تو تمہارے پاس واقعی حق بات پہنچائی مگر تم میں سے اکثر حق کو پسند نہیں کیا کرتے تھے

أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ﴿٧٩﴾ أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ

کیا مقرر کیا ہے انہوں نے کچھ کام پس تحقیق ہم مقرر کرنے والے ہیں کیا گمان کرتے ہیں یہ کہ ہم نہیں سنتے آہستہ بولنا انکا اور

کیا انہوں نے ایک بات ٹھہرائی ہے تو ہم بھی کچھ ٹھہرائیں گے ویا کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم انکے بھید اور انکی سرگوشیوں کو

نَجْوَاهُم ۚ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ﴿٨٠﴾ قُلْ إِن كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ

مشورت کرنا انکا کیوں نہیں اور بھیجے ہوئے ہمارے پاس انکے لکھتے ہیں وف کہہ اگر ہوتی واسطے رحمٰن کے

نہیں سنتے کیوں نہیں اور ہمارے فرشتے انکے پاس لکھتے ہیں کہہ دیجئے کہ اگر خدائے رحمٰن کی اولاد ہو

وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ ﴿٨١﴾ سُبْحَانَ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

اولاد پس میں پہلا عبادت کرنے والا ہوں وف پاک ہے رب آسمانوں کے اور زمین کے

تو میں سب سے پہلے اسکی پرستش کرونگا وہی وہ جو آسمانوں کا اور زمین کا رب ہے اور

رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿٨٢﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ

رب عرش کے کو اس چیز کہ بیان کرتے ہیں پس چھوڑدے انکو بحث کریں اور کھیلیں یہاں تک کہ

عرش کا مالک ہے پاک ہے ان باتوں سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں سو انکو چھوڑدے کہ وہ بحثیں کریں اور کھیلیں کودیں یہاں تک

يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٨٣﴾ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ

ملیں اپنے اس دن سے کہ وعدہ دیئے جاتے ہیں اور وہی ہے جو بیچ آسمان کے معبود ہے

کہ وہ دن آجائے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے اور وہی ہے جو آسمان میں معبود ہے

حل لغات

لے وتلک الجنۃ التی
تلک الجنۃ مبتدا، التی
اور ثتموہا خبر۔

لے فی عذاب جہنم خالدون یہ خبر ہے ان المجرمین کی اور خالدون دوسری خبر یا فی عذاب جہنم متعلق ہے خالدون کے اور خالدون اپنے متعلق سے ملکر خبر۔ کہ لا یفتر عنھم۔

لا یفتر معنی میں ہے لا یخفف کے۔ لیا گیا ہے فترت عن الحمّی سے اور یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب بخار کی حرارت کم ہو اور اسمیں تھوڑا سا سکون ہو جائے فتر کی اصل ترکیب ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ لِاَصْحَابِہٖ اَلَا مُشَمِّرٌ لِلْجَنَّۃِ فَاِنَّ الْجَنَّۃَ لَا خَطَرَ لَھَا ھِیَ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ نُوْرٌ یَتَلَأْلَأُ وَرَیْحَانَۃٌ تَھْتَزُّ وَقَصْرٌ مَشِیْدٌ وَنَھْرٌ مُطَّرِدٌ وَفَاکِھَۃٌ کَثِیْرَۃٌ نَضِیْجَۃٌ وَزَوْجَۃٌ حَسْنَاءُ جَمِیْلَۃٌ وَحُلَلٌ کَثِیْرَۃٌ فِیْ مَقَامٍ اَبَدًا فِیْ حَبْرَۃٍ وَنَضْرَۃٍ فِیْ دُوْرٍ عَالِیَۃٍ سَلِیْمَۃٍ بَھِیَّۃٍ قَالُوْا نَحْنُ الْمُشَمِّرُوْنَ لَھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ قُوْلُوْا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ ذَکَرَ الْجِھَادَ وَحَضَّ عَلَیْہِ (ابن ماجہ صفحہ ۳۳۴) یعنی ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ہے جو جنت کے لئے کمر باندھ کر تیار ہو جائے بے شک جنت ایسی ہے کہ اسکی تعریف بیان نہیں ہو سکتی۔ قسم ہے رب کعبہ کی کہ جنت ایک نور ہے کہ جگمگا رہا ہے۔ خوشبوئیں مہک رہی ہیں محل مضبوط بنے ہوئے نہریں چل رہی ہیں اور بے انتہا میوے پکے ہوئے ہیں اور حسین و خوبصورت بیویاں موجود ہیں اور بے شمار لباس ہیں عیش کا رہنا ہے۔ عالیشان مکانات میں ہر وقت خاطر و تواضع ہوتی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ آپ نے فرمایا انشاء اللہ کہو۔ یعنی جنت کے لئے تیاری آسان نہیں بڑا بھاری کام ہے اللہ کی مدد ہو تو عمل کر کے جنت کا مستحق ہو سکتا ہے۔ پھر آپ نے جہاد کا ذکر فرمایا اور اسکی رغبت دلائی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے آپ نے فرمایا جنت میں سب سے آخر درجہ والا جس کے بعد کوئی جنت میں نہ جائے گا وہ ہو گا کہ سو برس کی مسافت اس کو محل، موتیوں کے خیمے نظر آئیں گے جو ایک بالشت برابر بھی جگہ غیر آباد نہ ہو گی۔ صبح و شام ستر ہزار سونے کے برتنوں میں ہر ہر برتن میں جدا رنگ کا کھانا آئے گا۔ اول سے آخر تک یکساں سب کا حوصلہ بیں خواہش ہو گی۔ اگر ساری زمین کے لوگ اس کے مہمان ہو جائیں تو سب کو کافی ہو اور ان نعمتوں میں سے کچھ بھی کم نہ ہو۔ پھر فرمایا تمہارے نیک عملوں کے سبب سے اللہ کی رحمت تمہارے شامل ہے اس لئے کہ کوئی اپنے عمل سے جنت میں نہیں جاتا۔ اللہ کے فضل و رحمت سے یہ نعمت ملتی ہے۔ البتہ نیک عملوں سے درجوں میں فرق حاصل ہوتا ہے جس کے عمل بہت اچھے اس کا درجہ بھی بہت بڑا ۱۲ یہ بیان صفحہ ۳۸۳ و ۴۸۳ و ۴۸۴ و ۶۲۶ میں بھی ہے۔

ف۲ پہلے نیک لوگوں کا ذکر تھا۔ اب بدبختوں کا حال بیان ہو رہا ہے کہ مجرم جہنم کے عذابوں میں ہمیشہ رہیں گے ایک ساعت بھی انہیں ان عذابوں سے چھٹکارا نہیں ملے گا اور اس میں وہ نا امید ہو کر پڑے رہیں گے۔ ہر بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے پھر وہ داروغہ جہنم کو پکاریں گے اور لجاجت سے کہیں گے کہ آپ ہماری موت کی دعا خدا سے کیجئے تو وہ جواب دے گا کہ تم اس میں پڑے رہنے والے ہو مرو گے نہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مکث ایک ہزار سال ہے یعنی نہ مرو گے نہ چھٹکارا پاؤ گے نہ بھاگ سکو گے۔ صحیح بخاری شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر آیت وَنَادَوْا یَا مَالِکُ کو تلاوت فرمایا اور بتلایا کہ یہ موت کی آرزو کریں گے تا کہ عذاب سے چھوٹ جائیں لیکن خدا کا یہ فیصلہ ہو چکا ہے لَا یُقْضٰی عَلَیْھِمْ فَیَمُوْتُوْا الخ یعنی نہ تو انہیں موت آئے گی اور نہ عذاب میں تخفیف ہو گی۔ (م ابن کثیر) مالک نام ہے فرشتہ کا جو دوزخ کا داروغہ ہے۔ کہتے ہیں ہزار برس چلاویں گے تو وہ ایک جواب دیگا نا امیدی کا ۱۲ موضح۔ جہنم، جہنمیوں کا بیان صفحہ ۱۳ و ۳۳۲ و ۴۶۲/۴۹۴ و ۵۰۹ میں بھی ہوا۔

ف۳ کافروں نے مل کر مشورہ کیا کہ تمہارے تغافل سے اس نبی کی بات بڑھی اب ہے جو اس دین میں آوے ان کے ناتے والے اس کو مار مار کر الٹا پھیریں اور جو شہر میں مسافر آوے تو پہلے اسکو سنا دو کہ اس شخص کے پاس نہ بیٹھے سو اللہ نے ٹھیرایا انکا خراب کرنا۔

ف۴ یعنی انکے دلوں کے بھید ہم جانتے ہیں اور انکے خفیہ مشورے ہم سنتے ہیں اور حکومت کے انتظامی ضابطے کے موافق ہمارے فرشتے کراماً کاتبین انکے سب اعمال و افعال لکھتے جاتے ہیں یہ ساری مثل قیامت میں پیش ہو گی۔ یحییٰ بن معاذ نے کہا کہ جس نے لوگوں سے اپنے گناہ چھپائے اور ظاہر کئے اس ذات کے لئے جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں تو اس نے سب دیکھنے والوں سے اللہ تعالیٰ کو حقیر جانا اور یہ خصلت بھی نفاق کی ایک نشانی ہے ۱۲ فتح وغیرہ

ف۵ یعنی اگر اللہ تعالیٰ کی اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلے اسکی پوجا کرتا لیکن میں تو سوائے خدا کے کسی کی پوجا نہیں کرتا۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کی اولاد ہی نہیں یا یہ معنی کہ اگر بالفرض اللہ تعالیٰ کی اولاد ثابت ہوتی جیسا کہ تمہارا دعویٰ ہے تو سب سے پہلے میں عبادت کرتا لیکن اللہ تعالیٰ اولاد کا محتاج نہیں۔ وہ پاک ہے احد ہے نہ کسی کا باپ نہ بیٹا ۱۲ فتح۔

★ دلالت کرتی ہے ضعف پر کہ وَھُمْ فِیْہِ مُبْلِسُوْنَ۔ مبلس کہتے ہیں نا امید اور خاموش کو اور اس کے متعلق مزید توضیح اوپر گزر چکی ہے یَقُصُّ مِنْھَا یعنی معنی میں ہے یَقُضُّ کے مشتق ہے قضی علیہ اذا امات سے اَمْ اَبْرَمُوْا۔ ابرام کہتے ہیں احکام یعنی کسی چیز کے مضبوط و مستحکم کرنے کو۔ وَھُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰہٌ وَّفِی الْاَرْضِ اِلٰہٌ۔ فی السماء اور فی الارض دونوں متعلق ہیں الٰہ کے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَّفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿٨٤﴾ وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ

اور بیچ زمین کے معبود ہے اور وہ حکمت والا جاننے والا ہے ف اور بہت برکت والا ہے وہ جو واسطے اسکے

اور وہی زمین میں معبود ہے اور وہ حکمت و علم والا ہے اور مبارک ہے وہ جو آسمانوں کا

مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ

بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان انکے ہے اور نزدیک اسکے ہے علم قیامت کا اور طرف اسکے

اور زمین کا اور جو کچھ انکے درمیان ہے اسکا بادشاہ ہے اور اسی کے پاس ہے قیامت کا علم اور اسی کی

تُرْجَعُونَ ﴿٨٥﴾ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الشَّفَاعَةَ

پھیرے جاؤ گے ف اور نہیں اختیار رکھتے وہ لوگ کہ پکارتے ہیں سوائے اسکے شفاعت کرنا

طرف تم کو لوٹایا جائیگا اور جنکو یہ اسکے سوا پکارتے ہیں وہ انکی سفارش نہیں کر سکیں گے بجز انکے

إِلَّا مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٨٦﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَهُمْ

مگر وہ شخص کہ گواہی دے ساتھ حق کے اور وہ جانتے ہیں ف۳ اور اگر پوچھے تو انسے کس نے پیدا کیا انکو

کہ جنہوں نے حق بات کی گواہی دی اور حق سے باخبر رہے اور اگر آپ انسے پوچھیں کہ انکو کس نے

لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٨٧﴾ وَقِيلِهِ يَا رَبِّ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَّا

البتہ کہیں گے اللہ پس کہاں سے پھیرے جاتے ہیں ف اور بہت کہا کرتا تھا پیغمبر اے رب میرے تحقیق یہ قوم ہیں کہ نہیں

پیدا کیا ہے تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے پھر کہاں بہکے چلے جا رہے ہیں اور اسکا کہنا (ہمیں معلوم ہے) کہ اے میرے رب! یہ ایسے لوگ ہیں جو

يُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٨٩﴾

ایمان لاتے ف پس منہ پھیر لے انسے اور کہہ سلامتی مانگتے ہیں تم تمہارے سے پس البتہ جان لیویں گے ف

ایمان نہیں لاتے سو آپ انکی طرف سے منہ پھیر لیجئے اور کہیئے سلام۔ پس انکو جلدی ہی معلوم ہو جائیگا۔

سُورَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّخَمْسُونَ آيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوعَاتٍ

سورہ دخان مکہ میں نازل ہوئی اسمیں انسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

سورہ دخان مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں انسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

حمٓ ﴿١﴾ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ﴿٢﴾ إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ ۚ إِنَّا كُنَّا

ف قسم ہے کتاب بیان کرنیوالی کی تحقیق اتارا ہم نے اس قرآن کو بیچ رات برکت والی کے تحقیق ہم ہیں

حمٓ قسم ہے اس کتاب کی جو روشن اور واضح ہے کہ ہم نے اس قرآن کو ایک ایسی رات میں نازل کیا جو بڑی برکت

مُنذِرِينَ ﴿٣﴾ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ﴿٤﴾ أَمْرًا مِّنْ عِندِنَا ۚ إِنَّا

ڈرانے والے بیچ اسکے فیصل کیا جاتا ہے ہر کام حکمت والا ف حکم کر نزدیک ہمارے سے تحقیق

والی ہے ہم (اسکے ذریعہ لوگوں کو) آگاہ کرنا چاہتے تھے اس رات ہر مناسب حکم صادر کیا جاتا ہے ایسا حکم جو ہمارے ہاں سے جاری ہوتا ہے بیشک

كُنَّا مُرْسِلِينَ ﴿٥﴾ رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦﴾

ہم ہیں بھیجنے والے رحمت کر پروردگار تیرے کی طرف سے تحقیق وہ سننے والا جاننے والا ہے ف

رسولوں کو بھیجنے والے ہیں یہ آپ کے رب کی رحمت ہے بیشک وہ سنتا اور جانتا ہے

حل لغات

لہ وقیلہ یا رب۔ قیل مصدر ہے جیسے قول اور اسی سے ہے

جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ نہی عن قیل وقال اہل محاورہ بولا کرتے ہیں کثر فیہ القیل والقال اہل لغت کہتے ہیں قیل قول مقال قال مقالہ پانچوں مصدر ہیں پھر وقیلہ کا واو قسمیہ ہے اور متعلق ہے فعل محذوف یعنی اقسم کے لہ وقل سلام۔ سلام خبر ہے مبتدا محذوف کی اے امری سلام یہاں سلام سے مراد ہے متذکرہ جسطرح ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی آسمان وزمین میں معبود برحق وہی ہے آسمان وزمین والے اسی کی عبادت کرتے ہیں اور سب عاجز ہیں اسکے آگے اور ذلیل۔ سب پر اس کا حکم جاری ہے ۱۲۔ ابن کثیر

ف۲ یعنی قیامت کب آنے گی؟ اس کا علم اسی مالک کو ہے۔ وہاں پہنچکر سب کی نیکی بدی کا حساب ہوجائے گا ۱۲۔

ف۳ یعنی اللہ کے سوا مشرک جن کو پکارتے ہیں اور انکو اپنا سفارشی گمان کرتے ہیں سوان میں سے کوئی سفارش نہیں کرسکتا مگر جس نے گواہی دی ساتھ حق کے یعنی توحید کے جیسے فرشتے اور عیسیٰ۔ پس تحقیق یہ لوگ سفارش کریں گے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اس شخص کے حق میں جو سفارش کا مستحق ہے یا یہ معنی کہ جس نے سچی گواہی دی ہے یعنی موحد ہے اس کے حق میں سفارش کریں گے ۱۲۔ ابن کثیر

ف۴ یعنی جب بنانے والا ایک اللہ ہے تو بندگی کا مستحق کوئی دوسرا کیوں کر ہوگیا۔ عبادت نام ہے انتہائی تذلل کا وہ اسی کا حق ہونا چاہئے جو انتہائی عظمت رکھتا ہے عجیب بات ہے کہ مقدمات کو تسلیم کرتے ہیں اور نتیجہ سے انکار۔

ف۵ یعنی نبی کا یہ کہنا بھی اللہ کو معلوم ہے اور اسکی یہ مخلصانہ التجا اور درد بھری آواز کی (کہ اے رب! یہ لوگ ہیں جو یقین نہیں لاتے) اللہ قسم کھاتا ہو کہ وہ اسکی ضرور مدد کرے گا اور اپنی رحمت کو اسکو غالب و منصور کرے گا ۱۲۔

ف۶ یعنی جیسا وہ برے کلام سے تیرے ساتھ خطاب کرتے ہیں تو ایسا جواب نہ دے نہ تم کھا بلکہ الفت، نرمی سے بات کر انکی سخت کلامی سے درگذر کر حق تبلیغ ادا کرکے ادھر سے منہ پھیرلے اور کہدے اچھا نہیں مانتے تو ہمارا سلام لو۔ اسمیں کفار کو سخت ڈرانا دھمکانا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دینا مقصود ہے۔ فتح و ابن کثیر وغیرہ

ف۷ یہ حروف مقطعات ہیں۔ انکی مراد اللہ ہی خوب جانتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے مَنْ قَرَءَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَنْ قَرَءَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَیْلَةٍ اَصْبَحَ یَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ (ترغیب صفحہ ۱۵۵) یعنی فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے پڑھی سورۃ دخان جمعہ کی رات میں اس کے گناہ بخشے گئے اور ایک روایت میں یہ لفظ ہیں جس نے سورۃ دخان رات کو پڑھی اس رات کی صبح کو ستر ہزار فرشتے اس شخص کے واسطے بخشش کی دعاء کرتے ہیں جمہور علماء کا قول ہے کہ لیلۃ مبارکۃ سے مراد شب قدر ہے اور یہ رات رمضان میں ہے کہا قتادہؓ نے تمام قرآن شریف شب قدر میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اتارا گیا پھر وہاں سے اللہ تعالیٰ نے ۲۳ برس کی مدت میں حسب ضرورت وقتاً فوقتاً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا اور وصف فرمایا کہ یہ رات بہت برکت والی ہو اس لئے کہ اسمیں قرآن نازل ہوا ہے جس میں دین و دنیا کی مصلحتیں اور فائدے بھرے ہوئے ہیں اور نیز اس رات میں فرشتے اور جبرئیل ؑ اترتے ہیں جیسا کہ سورۃ قدر میں آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ فتح و جامع التفاسیر وغیرہ۔

ف۸ اسی شب قدر میں سال بھر کے متعلق قضاء وقدر کے حکیمانہ اور اٹل فیصلے "لوح محفوظ" سے نقل کرکے اُن فرشتوں کے حوالے کئے جاتے ہیں جو شعبہ ہائے تکوینیات میں کام کرنے والے ہیں۔ بعض روایات میں شعبان کی پندرھویں رات کا ذکر ہے۔ تطبیق دونوں میں یوں ہوگی کہ نصف شعبان سے ان اُمور کو سونپے جانیوالوں کا چرچا، تذکرہ، ابتداء فرشتوں میں ہوکر ماہ رمضان شب قدر میں تکمیل انتہاء کو پہنچکر سونپ دیا جاتا ہے جیسا کہ ابوالضحیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ معالم تحت آیت۔ حقانی صفحہ ۴۹۴ وغیرہ۔

ف۹ یعنی تمام عالم کے حالات سے باخبر ہے اور ان کی پکار سنتا ہے اسی عین ضرورت کے وقت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن دیکر اور عالم کے لئے رحمت کبریٰ بناکر بھیجدیا۔

★ سلام علیکم لا نبتغی الجاہلین ۔ فِیْهَا یُفْرَقُ یفرق معنی میں ہے یکتب اور یفصل کے کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا امرًا منصوب ہے بنا بر اختصاص کے ای اعنی بہذا الامر امرًا حاصلًا من عندنا ۔ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ رَحْمَةً ۔ انا کنا مرسلین بدل ہے انا کنا منذرین سے رحمۃ مفعول لہ ہے اور مرسلین کا مفعول محذوف ہے مرسلین الرسل۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝۷ وقف لازم

پروردگار آسمانوں اور زمین کی طرف سے اور جو کچھ درمیان انکے ہے اگر ہو تم یقین لانے والے

جو آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان سب کا رب ہے اگر تم کو یقین آئے

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۸

نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے پروردگار تمہارا اور پروردگار باپوں تمہارے پہلوں کا

کوئی اسکے سوا معبود نہیں وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے وہی تمہارا اور تمہارے گزشتہ باپ دادا کا رب ہے

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝۹ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ

بلکہ وہ بیچ شک کے ہیں کھیلتے ف۱ پس منتظر رہ اس دن کا کہ لاوے گا آسمان دھواں

بلکہ وہ شک میں پڑے کھیل رہے ہیں سو آپ اس دن کا انتظار کیجئے جب آسمان سے صاف دھواں

مُّبِيْنٍ ۝۱۰ يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۱۱ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا

ظاہر ف۲ ڈھانک لیویگا لوگوں کو یہ ہے عذاب درد دینے والا اے رب ہمارے کھول دے ہم سے

پیدا ہوگا جو لوگوں پر چھا جاویگا یہ ہے دردناک سزا ہوگی ف۳ تب لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے رب اس

الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝۱۲ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ

عذاب تحقیق ہم مسلمان ہیں ف۴ کہاں ہے واسطے انکے نصیحت پکڑنا اور تحقیق آیا انکے پاس

عذاب کو ہم سے دور کر ہم ایمان لاتے ہیں وہ کہاں سمجھتے ہیں حالانکہ انکے پاس کھول کر بیان کرنے والا رسول

رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۳ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۝۱۴ وقف لازم

پیغمبر بیان کرنے والا پھر پھر گئے اس سے اور کہنے لگے سکھلایا ہوا ہے دیوانہ ف۵

آچکا ہے پھر اس سے روگرداں ہوئے اور کہہ دیا سکھلایا ہوا ہے دیوانہ ہے

اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ۝۱۵ يَوْمَ نَبْطِشُ وقف لازم

تحقیق کھولنے والے ہیں ہم عذاب تھوڑا سا تحقیق تم پھر کفر کرنے والے ہو ف۶ جس دن پکڑینگے ہم

بیشک ہم تھوڑے عرصہ کے لئے عذاب کو دور کر دیتے ہیں تم پھر وہی کام کرو گے جس دن ہم بڑی سخت پکڑ

الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝۱۶ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ

پکڑنا بڑا تحقیق ہم بدلہ لینے والے ہیں ف۷ اور البتہ تحقیق آزمایا تھا ہم نے پہلے انکے قوم

سے پکڑیں گے (اسدن) ہم بدلہ لے لیں گے اور ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم

فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۝۱۷ اَنْ اَدُّوْۤا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ

فرعون کو اور آیا تھا انکے پاس رسول باکرامت ف۸ یہ کہ حوالے کرو طرف میرے بندوں اللہ کے کو

کو آزمایا تھا اور انکے پاس ایک معزز پیغمبر آئے جنہوں نے کہا کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالے

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝۱۸ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْۤ اٰتِيْكُمْ

تحقیق میں واسطے تمہارے پیغمبر ہوں امانت والا اور یہ کہ نہ سرکشی کرو اوپر اللہ کے تحقیق میں لانیوالا ہوں تمہارے

کردو میں تمہاری طرف خدا کا فرستادہ ہو کر آیا ہوں اور قابل اعتماد ہوں اور خدا کے مقابلہ میں سرکشی نہ کرو میں تمہارے پاس

بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۹ وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۝۲۰

پاس دلیل ظاہر اور تحقیق میں نے پناہ پکڑی ہے ساتھ رب اپنے کے اور رب تمہارے کے اس سے کہ سنگسار کرو گے تم مجھ کو

ایک کھلی دلیل لایا ہوں اور میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ لیتا ہوں کہ کہیں تم مجھے سنگسار نہ کردو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کافروں پر رد فرمایا کہ انکو توحید، قیامت اور حق پر یقین نہیں بلکہ شک و شبہ میں ہیں ۱۲ فتح البیان

ف۲ اس سے وہ دھواں مراد ہے جو قیامت کی نشانیوں میں سے ہے قیامت کے نزدیک ظاہر ہوگا۔ ہر کوئی اسکو دیکھے گا یہی قول ہے ابن عباسؓ اور بہت صحابہؓ و تابعین کا اور اس کا بیان بہت حدیثوں میں آیا ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں قیامت کی دس نشانیاں آئی ہیں۔ مغرب سے سورج نکلنا۔ دھواں۔ دابۃ الارض۔ یاجوج ماجوج۔ نزول عیسیٰؑ۔ خروج دجال۔ تین خسف یعنی زمین کا دھنسنا، مشرق میں، مغرب میں، جزیرہ عرب میں۔ آگ کا نکلنا۔ ۱۲ جامع البیان

ف۳ دھویں سے یہاں کیا مراد ہے؟ اس میں سلف کے دو قول ہیں ابن عباس وغیرہ کہتے ہیں کہ قیامت کے قریب دھواں اٹھے گا جو تمام کو گھیرے گا نیک آدمی کو اس کا اثر خفیف پہنچیگا جس سے زکام سا ہو جائے گا اور کافر منافق کے دماغ میں گھس کر بے ہوش کر دے گا۔ وہی یہاں مراد ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ زور شور کے ساتھ دعویٰ کرتے ہیں کہ اس آیت سے مراد وہ دھواں نہیں۔ جو علامات قیامت میں سے ہے۔ بلکہ قریش کے تمرد و طغیانی سے تنگ آ کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی کہ ان پر بھی سات سال کا قحط مسلط کر دے جیسے یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں مصریوں پر مسلط ہوا تھا چنانچہ قحط پڑا جس میں مکہ والوں کو مردار اور چمڑے ہڈیاں کھانے کی نوبت آگئی غالباً اسی دوران میں "یمامہ" کے رئیس ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ مشرف با اسلام ہوئے اور وہاں سے غلہ کی بھرتی مکہ کو جاتی تھی بند کر دی۔ غرض اہل مکہ بھوکے مرنے لگے اور قاعدہ ہے کہ شدت کی بھوک اور مسلسل خشک سالی کے زمانہ میں نجو یعنی زمین و آسمان کے درمیان دھواں سا آنکھوں کے سامنے نظر آیا کرتا ہے اور ویسے بھی مدت دراز تک بارش بند رہنے سے گرد و غبار وغیرہ چڑھ کر آسمان پر دھواں سا معلوم ہونے لگتا ہے اس کو یہاں دخان سے تعبیر فرمایا۔ اس تقریر پر یَغْشَی النَّاسَ میں لوگوں سے مراد مکہ والے ہوں گے۔ گویا یہ ایک پیشین گوئی تھی۔ کما یدل علیہ تو لہ فارتقب جو پوری ہوئی ۱۲۔

ف۴ یعنی اس عذاب میں مبتلا ہو کر یوں کہیں گے کہ اب تو اس آفت سے نجات دیجئے آگے کو ہماری توبہ۔ ہمکو اب یقین آگیا پھر شرارت نہ کریں گے پکے مسلمان بن کر رہیں گے۔ آگے اس کا جواب دیا ۱۲۔

ف۵ یعنی اب موقع سمجھنے اور نصیحت سے فائدہ اٹھانے کا کہاں رہا۔ اس وقت تو مانا نہیں جب ہمارا پیغمبر کھلے کھلے نشان اور کھلی ہدایات لے کر آیا تھا۔ اس وقت کہتے تھے کہ یہ باؤلا ہے۔ کبھی کہتے کہ کسی دوسرے سے سیکھ کر اس نے یہ کتاب تیار کر لی ہے (ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر پر یہ مطلب ہوا) اور ابن مسعود رضی اللہ کی تفسیر کے موافق یہ معنی ہونگے کہ اہل مکہ نے قحط وغیرہ سے تنگ آ کر درخواست کی کہ یہ آفت ہم سے دور کیجئے۔ بعض روایات میں ہے کہ ابو سفیان وغیرہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فریاد کی آپ تو کہتے ہیں کہ میں رحمت ہوں اور یہ آپ کی قوم قحط اور خشک سالی سے تباہ ہو رہی ہے ہم آپ کو رحم اور قرابت کا خیال دلا دیتے ہیں کہ اس مصیبت کے دور ہونے کی دعا کیجئے اگر ایسا ہوگیا تو ہم ایمان لے آئیں گے چنانچہ آپ کی دعا سے بارش ہوئی اور ثمامہ رضی اللہ عنہ نے جو غلہ روک دیا تھا وہ بھی آپ نے کھلوا دیا پھر بھی وہ ایمان نہ لائے اسی کو فرماتے ہیں اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى الخ یعنی یہ لوگ ان باتوں سے ماننے والے کہاں ہیں اس قسم کی چیزوں میں تو ہزار تاویلیں گھڑ لیں جو چیز بالکل کھلی ہوئی آفتاب سے زیادہ روشن تھی یعنی آپ کی پیغمبری اس کو نہ مانا کوئی مجنون بتلانے لگا کسی نے کہا کہ صاحب! فلاں رومی غلام سے کچھ مضامین سیکھ آتے ہیں انکو اپنی عبارت میں ادا کر دیتے ہیں۔ ایسے متعصب معاندین سے سمجھنے کی کیا توقع ہو سکتی ہے ۱۲۔ موضح الفرقان ملخصاً

ف۶ یعنی عادت یوں ہی ہے ۔ موضح

ف۷ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بَطْشَةَ الْكُبْرٰى سے مراد بدر کا دن ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس سے مراد قیامت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کافروں پر سے خدا کا عذاب نہیں ٹل سکتا ان کے لئے دنیا میں ورنہ آخرت میں خدا کے عذاب موجود ہیں ۔ ف۸ یعنی ان مشرکوں سے پہلے ہم نے مصر کے قبطیوں کو آزمایا۔ انکی طرف اپنے باعزت رسول موسیٰؑ کو بھیجا۔ انہوں نے میرا پیغام پہنچایا کہ رب کی باتوں کے ماننے سے سرکشی نہ کرنی چاہئے۔ اس کے بیان کردہ دلائل و احکام کے سامنے سر تسلیم خم کرنا چاہئے۔ اسکی عبادت سے جی چرانے والے ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوتے ہیں۔ میں تمہارے سامنے کھلی اور واضح دلیل لے کر آیا ہوں۔ تمہاری زبان اور دستی ایذا سے اپنے رب کی جو تمہارا بھی مالک ہے پناہ چاہتا ہوں۔ اچھا اگر تم میری بات نہیں مانتے تو کم از کم میری تکلیف دہی اور ایذا رسانی سے باز رہو اور اس وقت کے منتظر رہو جب کہ خود خدا ہم میں فیصلہ کر دے گا۔ پھر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قیام انکے درمیان دراز ہوا اور خوب اچھی طرح تبلیغ کر لی تو اپنے رب سے بد دعا کی کہ وہ ان میں نفوذ کر گئی اور ایسی کارگر ہوئی کہ وہ سب برباد و تباہ ہو گئے ۱۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۱﴾ فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ

اور اگر نہیں یقین ہوتے ساتھ میرے پس ایک کنارے ہو جاؤ مجھ سے پس دعا مانگی رب اپنے سے تحقیق یہ قوم ہیں

اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے الگ رہو سو انہوں نے اپنے رب سے دعا مانگی کہ یہ مجرم لوگ

مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ لَیْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ

گناہ گار پس لے چل بندوں میرے کو رات کو تحقیق تم پیچھا کئے جاؤ گے اور چھوڑ دے دریا کو

ہیں اس پر ہم نے حکم دیا کہ تم ہمارے بندوں کو راتوں رات لیکر چلے جاؤ بیشک تمہارا تعاقب کیا جائیگا۔ اور دریا کو

رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۲۵﴾

ٹھہرا ہوا تحقیق وہ لشکر ہیں کہ غرق کئے جاویں گے بہت کچھ چھوڑ گئے باغوں سے اور چشموں سے

ٹھہرا ہوا چھوڑ جانا وہ یقیناً ایسا لشکر ہے جو غرق کر دیا جائیگا وہ بہت سے باغ اور چشمے چھوڑ گئے

وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِیْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِیْهَا فٰكِهِیْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ ۫ وَ

اور کھیتوں سے اور مقام پاکیزہ سے اور آرام کی چیز کہ تھے وہ بیچ اسکے عیش کرتے اسی طرح اور

اور کھیتیاں اور عمدہ و نفیس مکان اور آسائش کے سامان جن میں وہ مزہ سے رہتے تھے یہ بات اسی طرح ہے اور

اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَیْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَ

وارث کیا ہم نے انکا قوم اور کو پس نہ روئے اوپر انکے آسمان اور زمین اور

ہم نے ایک دوسری قوم کو انکا وارث بنا دیا پھر نہ آسمان انپر رویا اور نہ زمین اور نہ

مَا كَانُوْا مُنْظَرِیْنَ ﴿۲۹﴾ وَلَقَدْ نَجَّیْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مِنَ الْعَذَابِ

نہ ہوئے وہ ڈھیل دیئے گئے اور البتہ تحقیق نجات دی ہم نے بنی اسرائیل کو عذاب رسوا

انکو مہلت دی گئی اور البتہ ہم نے بنی اسرائیل کو ذلیل کرنے والے عذاب سے

الْمُهِیْنِ ﴿۳۰﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَالِیًا مِّنَ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ

کرنیوالے سے فرعون کی طرف سے تحقیق وہ تھا سرکش حد سے نکل جانے والا اور البتہ تحقیق

بچا لیا جو فرعون کی طرف سے تھا بیشک وہ سرکش اور حد سے نکل جانیوالوں میں سے تھا اور ہم نے انکو

اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰی عِلْمٍ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۲﴾ وَاٰتَیْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰیٰتِ مَا فِیْهِ

پسند کر لیا ہم نے انکو ساتھ علم کے اوپر عالموں کے اور دی ہم نے انکو نشانیوں سے وہ چیز کہ بیچ

اپنے علم کے رو سے تمام دنیا پر برتری عطا کی اور ہم نے انکو نشانیاں دیں جن میں صاف

بَلٰٓؤٌا مُّبِیْنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَیَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾ اِنْ هِیَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰی

اسکے آزمائش ظاہر تحقیق یہ کافر البتہ کہتے ہیں نہیں مگر موت ہماری پہلی

اور صریح آزمائش تھی بیشک یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے صرف یہی پہلی موت ہے

وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِیْنَ ﴿۳۵﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۶﴾ اَهُمْ

اور نہیں ہم پھر جلائے گئے پس لے آؤ باپ دادوں ہمارے کو اگر ہو تم سچے کیا وہ

اور ہم مر کر زندہ نہیں ہونگے اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو لا موجود کرو کیا یہ بہتر

خَیْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ اَهْلَكْنٰهُمْ ؗ اِنَّهُمْ كَانُوْا

بہتر ہیں یا قوم تبع کی اور جو لوگ کہ پہلے ان سے تھے ہلاک کیا ہم نے انکو تحقیق وہ تھے

ہیں یا تبع کی قوم اور وہ لوگ جو ان سے پہلے ہو چکے ہیں ہم نے ان سب کو ہلاک کر دیا یہ سب

الثلث

ع ۲۹ ۱۴

منزل ۶

حل لغات

[1] فاسر بعبادی۔ سری اور اسراء دونوں کے ایک معنے ہیں یعنی رات کو چلنا۔

[2] واترک البحر رھوا رہو کہتے ہیں ساکن اور ٹھیرے ہوئے کو بولا کرتے ہیں عیش راہ اذا کان خافضا وافعل ذالک سھوا رھوا ای ساکنا بغیر شدۃ [3] ونعمۃ نعمۃ کہتے ہیں حسن تازگی کو بولا کرتے ہیں نعمۃ العیش حسنہ ونضارتہ ونعمۃ اللہ احسانہ وعطاءہ نعمۃ بالفتح ماخوذ ہے تنعم سے اور نعمۃ بالکسر انعام سے [4] کان عالیا ای ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی تو پار ہو جا اور دریا کو اپنی حالت پر پھٹا ہوا رہنے دے ۱۲ ابن کثیر

ف۲ یعنی بات اس طرح ہے جیسے مذکور ہوئی یا صحیح سالم ہم نے ان کو نکالا جیسے بیان ہوا اور وارث بنایا یعنی بنی اسرائیل کو (فتح و جامع) حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں یعنی بنی اسرائیل کو جیسے سورۂ شعراء میں ہے معلوم ہوتا ہے فرعون کے غرق ہوئے پیچھے بنی اسرائیل کا دخل ہوا مصر میں ۱۲۔ موضح

ف۳ ترمذی کتاب التفسیر میں انس رضی اللہ عنہ سے ہے مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَلَهٗ بَابَانِ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهٗ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهٗ فَاِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ؎ فرمایا آپ نے کہ ہر مومن کے لئے آسمان میں دو دروازے ہیں ایک وہ جس سے اس کے عمل چڑھتے ہیں اور دوسرے سے اس کا رزق اترتا ہے۔ جب مومن مرجاتا ہے تو وہ دروازے اس کے غم میں روتے ہیں۔ پھر آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی۔ موضح

میں ہے زمین بھی روتی ہے جہاں وہ نماز پڑھتا تھا ۱۲۔

ف۴ یعنی ہم نے بنی اسرائیل کو اس زمانہ کے لوگوں سے چن لیا اور ہم جانتے تھے کہ وہ اس فضیلت کے لائق ہیں ۔ جامع

ف۵ نشانیاں یعنی موسیٰ علیہ السلام کے معجزے اور کہا قتادہ ؒ نے نشانیوں سے مراد ہے انکے واسطے دریا کا پھاڑ دینا اور غرق سے نجات دینا اور ان پر بادل کا سایہ کرنا اور منّ وسلویٰ اتارنا یہ نشانیاں نعمت ظاہر تھیں۔ یا ان میں بڑی آزمائش تھی اللہ کی واسطے ہدایت حاصل کرنے والے کے ۔ فتح

ف۶ کہتے ہیں صرف یہی ایک بار مرنا ہے جو دنیا کی زندگانی کے بعد ہوگا اس کے بعد کچھ نہیں یعنی قبروں سے زندہ ہو کر اٹھنے کا انکار کیا اور کہا نہیں اٹھائے جائیں گے کہاں کا حشر اور کیسا حساب وکتاب ۱۲۔ جامع

ف۷ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ گالی دو تبّع کو تحقیق وہ اسلام لایا ۱۲۔

★ الْمُسْرِفِيْنَ. عالیا خبر ہے کان کی اور اسم ضمیر جو کان میں مستتر ہے من المسرفین۔ کان کی دوسری خبر ای کان متکبرا مسرفا یا عالیا کی ضمیر سے حال ای کان رفیع الطبقۃ من بین المسرفین علی علم موضع حال میں ہے۔ ؎ وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ منشرین معنے میں ہے مبعوثین کے بولا کرتے ہیں نشر اللہ الموتی وانشرہم اذا بعثہم۔ ؎ قَوْمُ تُبَّعٍ۔ تبع یمن کے بادشاہوں کا لقب ہے جس طرح ملوک فارس کا کسریٰ اور چونکہ اہل دنیا انکا اتباع کرتے تھے اس لئے انکا لقب تبع ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُجْرِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ مَا

گنہگار ف اور نہیں پیدا کیا ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ درمیان انکے ہے کھیلتے ہوئے نہیں

نافرمان تھے اور ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے بے کار نہیں بنایا (بلکہ) ہم

خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ

پیدا کیا ہم نے انکو مگر ساتھ حق کے و لیکن اکثر انکے نہیں جانتے تحقیق دن جدا کرنے کا

نے ان دونوں کو کسی حکمت کے ماتحت بنایا ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے بلاشبہ فیصلہ کا روز ان سب کا

مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۰﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ

وعدہ ہے انکا سب کا جسدن کہ نہ کفایت کریگا کوئی دوست کسی دوست سے کچھ اور نہ وہ

مقررہ وقت ہے جسدن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آسکے گا اور نہ انکو مدد

يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾ اِنَّ

مدد دیے جاوینگے مگر جسکو رحمت کی اللہ نے تحقیق وہ غالب ہے مہربان ف تحقیق

پہنچے گی بجز اس کے جس پر اللہ مہربان ہو۔ بیشک وہ زبردست (اور) رحم والا ہے بلاشبہ

شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ﴿۴۴﴾ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ﴿۴۵﴾

درخت زقوم کا ف کھانا ہے گنہگار کا مانند تانبے گلے ہوئے کے جوش کرتا ہے بیچ پیٹوں کے

تھوہر کا درخت گنہگاروں کا کھانا ہے پگھلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹ میں کھولے گا

كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۶﴾ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَاۗءِ الْجَحِيْمِ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ

جیسا جوش کرتا ہو گرم پانی پکڑو اس کو پس گھسیٹو اسکو بیچوں بیچ دوزخ کے پھر ڈالو اوپر

جیسا گرم پانی کھولتا ہے (حکم ہوگا) اس کو پکڑو۔ پھر گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ لیجاؤ پھر اسکے سر کے اوپر

رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۸﴾ ذُقْ ڌ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿۴۹﴾ اِنَّ

سر اسکے کے عذاب گرم پانی سے چکھ تحقیق تو تو ہے عزت والا بزرگی والا تحقیق

تکلیف دینے والا گرم پانی ڈالو (اور کہو) اسکا مزہ چکھ، تو بڑا معزز و شریف بنا پھرتا تھا بیشک

هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿۵۱﴾ فِيْ جَنّٰتٍ

یہ ہے وہ چیز کہ تھے تم ساتھ اسکے شک لاتے ف تحقیق پرہیزگار بیچ مقام امن والے کے ہیں بیچ بہشتوں کے

یہ وہی (عذاب) ہے جس میں تمہیں شک تھا بیشک پرہیزگار امن کی جگہ میں ہونگے باغوں اور

وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۲﴾ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۵۳﴾

اور چشموں کے پہنیں گے لاہی اور تافتے سے آمنے سامنے

چشموں میں باریک اور موٹے ریشمی کپڑے پہنے ہوئے ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہونگے

كَذٰلِكَ ۣ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۵۴﴾ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ

اسی طرح رہیں گے اور بیاہ دینگے ہم انکو ساتھ حوروں اچھی آنکھوں والیوں کے منگا لینگے بیچ اسکے ہر ایک میوہ

(یقین رکھو کہ) ایسا ہی ہوگا اور ہم انکا بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے بیاہ کرینگے۔ وہاں مطمئن ہو کر ہر قسم کے میوے طلب

اٰمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَ

ساتھ امن کے نہیں چکھیں گے بیچ اسکے موت مگر موت پہلی اور

کرینگے وہ وہاں پہلی موت کے سوا کوئی موت نہ چکھیں گے اور (اللہ) انکو

ع ۳ ۱۵ مع ۱۴

حل لغات

لہ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ

میقاتہم۔ یوم الفصل سے مراد ہے قیامت کا دن کہ اسمیں حق باطل سے اور سچ جھوٹ سے الگ اور جدا ہوجائے گا میقات ظرف زمان ہے ای وقت موعدہم۔

لہ یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًی یوم بدل ہے پہلے یوم سے اور مولیٰ معنے ہیں قرابت کے۔ لہ مَنْ رَّحِمَ اللّٰہُ محل رفع میں ہے کیونکہ ینصرون کے واو سے بدل واقع ہوا ہے لہ کالمہل ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ تبع بادشاہ تھا یمن کا۔ سب قوم اسکی بت پرست تھی۔ اسکو یقین آیا توریت پر اپنی قوم کے سامنے آزمایا کر سچا دین کونسا۔ بڑی آگ جلائی دو حبر و عالم یہود کے توریت بغل میں لے کر اس میں گھس گئے بچ چلے۔ وہ بُت پرست بُت کو بغل میں لے کر چلنے لگے اُلٹے جل گئے اسکی قوم اس کی دشمن ہوئی۔ آخر خراب ہوئے ۱۲۔ موضح۔ ف۲ یعنی اتنا بڑا کارخانہ کوئی کھیل تماشہ نہیں بلکہ بڑی حکمت سے بنایا گیا ہے جس کا نتیجہ ایک دن نکل کر رہے گا وہی نتیجہ یہ آخرت ہے۔ اس دن سب کا حساب یک وقت ہو جائے گا نہ کسی اور طرف سے مدد پہنچ سکے گی لیکن جس پر اللہ کی رحمت ہو جائے وہی بچے گا کما ورد فی الحدیث الا ان یتغمدنی اللہ برحمتہ ۱۲۔ ف۳ ایک درخت ہے جو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے اسکو جہنم میں دنیا کے درخت کی صورت پر اور اس کا نام شجرۂ طوبیٰ رکھا ہے اور زقوم اس کا پھل ہے۔ پس جب دوزخی بھوک سے لاچار ہوں گے تو آکر اسی درخت سے کھائیں گے۔ مشکوٰۃ باب صفۃ النار میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لو ان قطرۃ من الزقوم قطرت فی دار الدنیا لافسدت علی اھل الارض معایشھم فکیف بمن یکون طعامہ (ترمذی) یعنی آپ نے فرمایا کہ اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں ڈال دیا جائے تو تمام دنیا کی زندگی تلخ ہو جائے۔ بھلا ان لوگوں کی مصیبت کا کیا حال ہو گا جن کی غذا ہی زقوم ہو گی۔ اللھم احفظنا۔ آمین ۱۲۔ ف۴ اللہ تعالیٰ کافروں کو پکڑنے کا حکم دے گا وہیں ستر ہزار فرشتے دوڑیں گے۔ حکم ہو گا اس کو اوندھا منہ کرکے منہ کے بل گھسیٹ لیجاؤ اور جہنم کے بیچ ڈال کر اس کے سر پر جوش مارتا ہوا گرم پانی ڈالو۔ یہ جہاں جہاں پہنچے گا ہڈی کو کھال سے جدا کر دے گا یہانتک کہ اس کی آنتیں کاٹتا ہوا پنڈلیوں تک پہنچ جائے گا جیسا کہ مشکوٰۃ باب صفۃ النار میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ہے ای کعکر الزیت فاذا قرب الی وجھہ سقطت فروۃ وجھہ فیہ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کالمھل کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ ایسا ہو گا جیسا کہ زیتون کے تیل کی تلچھٹ ہوتی ہے اور گرم ایسا ہو گا کہ جب دوزخی کے منہ کے سامنے لایا جائے گا تو اس کے چہرے کی کھال جھلس کر گر پڑے گی پھر انکو شرمندہ اور ذلیل کرنے کے لئے کہا جائے گا چکھو عذاب تم دنیا میں ہماری شریعت کو حقیر اور ذلیل سمجھتے تھے۔ خود عزت دار بنتے تھے اور تم کو قیامت کے قائم ہونے میں شک تھا۔ آج تمہاری ساری عزت خاک میں مل گئی اور قیامت تم نے اپنی آنکھ سے دیکھ لی۔ اللہ ہمیں اپنے عذابوں سے بچائے۔ آمین ۱۲۔

★ مہل پگھلا ہوا تانبا۔ کیونکہ وہ آگ میں اتنی مہلت تک رکھا جاتا ہے کہ پگھل کر پانی کی طرح بہنے لگتا ہے۔ ثم خذوہ فاعتلوہ۔ عتل لغت میں کہتے ہیں کسی کے مونڈھے پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے کو جب کوئی شخص اونٹنی کی مُہار زور سے کھینچتا ہے تو اخذ فلاں بزمام الناقۃ یعتلھا بولا کرتے ہیں لہ من سندس و استبرق۔ سندس مہین دیبا اور استبرق موٹا یہ معرب ہے استبرک سے ۱۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

بچایا انکو عذاب آگ کے سے فضل کر پروردگار تیرے سے یہی ہے مراد پانا

دوزخ کے عذاب سے بچالے گا یہ سب آپ کے رب کے فضل سے ہوگا یہی سب سے بڑی

الْعَظِيْمُ ﴿٥٧﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٨﴾

بڑا پس سوائے اسکے نہیں کہ آسان کیا ہم نے اسکو اوپر زبان تیری کے تو کہ وہ نصیحت پکڑیں

کامیابی ہے ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ وہ اسے سمجھیں

فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿٥٩﴾ ع ۱۶

پس منتظر رہ تحقیق وہ بھی منتظر ہیں

سو آپ انتظار کیجئے وہ بھی انتظار کر رہے ہیں

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ جاثیہ مکہ میں نازل ہوئی اس میں سینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

سورہ جاثیہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں سینتیس آیتیں ہیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ

حم اتارنا کتاب کا اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے تحقیق بیچ آسمانوں کے

حم یہ کتاب اللہ زبردست حکمت والے کی طرف سے نازل ہوئی ہے بلاشبہ آسمانوں میں

وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ

اور بیچ زمین کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے ایمان والوں کے اور بیچ پیدائش تمہاری کے اور جو کچھ کہ پھیلاتا ہے جانوروں سے

اور زمین میں ایمان لانیوالوں کیلئے کئی ایک نشانات ہیں اور خود تمہیں پیدا کرنے میں اور حیوانات میں جنکو پھیلا رکھا ہے

اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے کہ یقین لاتے ہیں اور بیچ آنے جانے رات کے اور دن کے اور اس چیز کے کہ اتارا ہے اللہ نے

یقین سے کام لینے والوں کے لئے کئی نشانیاں ہیں اور رات اور دن کے یکے بعد دیگرے آنے میں اور اللہ نے آسمان سے جو

مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ

آسمان سے رزق سے پس زندہ کیا ساتھ اسکے زمین کو پیچھے موت اسکی کے اور بیچ پھیرنے

رزق (یعنی پانی) نازل کیا ہے جس سے زمین کو مردہ ہو چکنے بعد زندہ کرتا ہے اس میں اور ہواؤں کے رخ

الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٥﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ

باؤں کے نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے کہ سمجھتے ہیں یہ نشانیاں ہیں اللہ کی پڑھتے ہیں ہم انکو اوپر تیرے ساتھ حق کے

بدلنے میں ان لوگوں کے لئے جو کچھ رکھتے ہیں کئی ایک نشان ہیں۔ یہ اللہ کے نشانات ہیں۔ جنکو ہم ٹھیک ٹھیک آپکو سناتے

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ

پس ساتھ کس بات کے پیچھے اللہ کے اور نشانیوں اسکی کے ایمان لاویں گے ویل ہے واسطے ہر جھوٹ باندھنے والا

دیتے ہیں سو اللہ اور اسکے نشانات کے بعد کس چیز پر وہ ایمان لائیں گے خرابی ہے ہر جھوٹے گنہگار

منزل ۶

حل لغات

لہ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ۔ اختلاف مجرور ہے حرف جر کی مقدر ہونے کی وجہ سے جو اوپر کی دونوں آیتوں میں ان فی السموات اور

فی خلقکم میں مذکور ہے لہ ایات لقوم یعقلون مبتدا ہے اور خبر مقدم یعنی واختلاف اللیل الخ اور وما انزل اللہ الخ اور تصریف الریاح لہ تلک ایات اللہ نتلوھا علیک بالحق تلک مبتدا ایات اللہ خبر

نتلوھا علیک حال اور اس کا عامل معنے اشارہ جو تلک میں ہے بالحق۔ نتلوھا کے فاعل یا مفعول سے حال ای نتلوھا محقین او ملتبسۃ بالحق لہ افاک اثیم افاک کذاب اثیم بہت گنہگار۔

ف۱ مشکوٰۃ باب صفۃ الجنۃ میں ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَۃٍ یَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ عَلٰی صُوْرَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ کَاَشَدِّ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَآءِ اِضَاءَۃً قُلُوْبُھُمْ عَلٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَیْنَھُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِکُلِّ امْرِیءٍ مِّنْھُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ یُرٰی مُخُّ سُوْقِھِنَّ مِنْ وَّرَآءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ یُسَبِّحُوْنَ اللّٰہَ بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا لَا یَسْقَمُوْنَ وَلَا یَبُوْلُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَتْفُلُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ اٰنِیَتُھُمُ الذَّھَبُ وَالْفِضَّۃُ وَاَمْشَاطُھُمُ الذَّھَبُ وَوَقُوْدُ مَجَامِرِھِمُ الْاَلُوَّۃُ وَرَشْحُھُمُ الْمِسْکُ الخ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے وہ چودہویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے اور انکے بعد جو جماعت داخل ہوگی وہ اس روشن ستارے کی مانند ہوگی جو سورج اور چاند سے کم اور دوسرے ستاروں سے زیادہ روشن ہے اور جنتیوں کے دل ایک شخص کے دل کی مانند ہونگے یعنی نہ ان میں اختلاف ہوگا اور نہ بغض و عداوت اور جنت میں ہر جنتی کی دو بیویاں حورعین میں سے ہونگی جن کی پنڈلیوں کا گودا ہڈی اور گوشت کے اندر سے نظر آتا ہوگا جیسے فانوس میں سے شمع نظر آتی ہے۔ جنتی کی زبان پر صبح و شام یعنی ہر وقت اللہ کی تسبیح جاری رہے گی نہ تو بیمار ہونگے نہ پیشاب پاخانہ کی حاجت ہوگی نہ تھوک رینٹھ ہوگا۔ سونے چاندی کے برتنوں میں کھاتے پیتے ہوں گے کنگھیاں بھی انکی سونے کی ہوں گی۔ خوشبو کے لئے انکی انگیٹھیوں کا ایندھن عود (اگر) ہوگا اور پسینہ میں مشک کی خوشبو ہوگی گویا ان آیات میں جنت کی نعمتوں کا بیان ہو رہا ہے کہ جنت کے میوے کھانے سے جنتی کو قبض اور بیماری و درد کا اندیشہ بھی نہ ہوگا۔ قتادہؒ نے کہا کہ جنتیوں کو موت بیماری، شیطان کا خوف نہ ہوگا۔ جنتی بہشت میں کبھی نہ مریں گے بخاری مسلم میں ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں موت کو دنبے کی صورت میں لایا جائیگا اور جنت دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائیگا پھر اسکو ذبح کیا جائے گا اور کہا جائیگا اے بہشتیو! اب ہمیشہ یہیں رہنا ہے موت نہیں اور اے دوزخیو! یہاں ہمیشہ رہنا ہے اب موت نہیں۔ پھر فرمایا یہ عطائیں یہ نعمتیں بسبب فضل رب تیرے کی طرف سے ہیں ۱۲۔ فتح وغیرہ

ف۲ یعنی انتظار کر پس وعدہ کا جو ہم نے تیرے ساتھ کیا ہے کہ تجھ کو مدد دیں گے اور تیرے مخالفوں کو ہلاک کریں گے وہ بھی انتظار کر رہے ہیں تیرے مرنے کا یا کوئی اور مصیبت آنے کا ۱۲۔ فتح

ف۳ ان حروف کے معنے سوائے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اور کسی کو معلوم نہیں اصل بات یہی ہے ۱۲۔ سلفیہ

ف۴ یعنی اگر آدمی ماننا چاہے تو اسی آسمان و زمین کی پیدائش اور انکے محکم نظام میں غور کرکے مان سکتا ہے کہ ضرور کوئی انکا پیدا کرنے والا اور تھامنے والا ہے جس نے کمال حکمت و خوبی سے انکو بنایا اور لا محدود قدرت سے انکی حفاظت کی اَلْبَعْرَۃُ تَدُلُّ عَلَی الْبَعِیْرِ وَالْاَقْدَامُ تَدُلُّ عَلَی الْمَسِیْرِ فَکَیْفَ لَا یَدُلُّ ھٰذَا النِّظَامُ الْعَجِیْبُ الْغَرِیْبُ عَلَی الصَّانِعِ اللَّطِیْفِ الْخَبِیْرِ موضح القرآن

ف۵ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ امام ابن تیمیہؒ نے کہا کہ قرآن شریف میں بہت جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ قرآن اللہ کی طرف سے اترا ہے پھر جو کوئی کہے کہ کسی مخلوق کی طرف سے آیا ہے سو وہ جھوٹا ہے اور قرآن کا منکر مسلمانوں کی راہ سے الگ۔ جس چیز کا اتارنا اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہے اور جو چیز کسی مخلوق سے اتاری گئی ہے اس میں فرق کر دیا پس مینہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً یعنی آسمان سے پانی اتارا۔ پس مینہ کو آسمان کی طرف نسبت کیا اور قرآن کے حق میں ہر جگہ یہی فرمایا کہ اسکا اتارنا ہماری طرف سے ہے سو قرآن کا نازل کرنا اپنی ذات کیطرف نسبت کیا۔ اس آیت اور مضمون کی تمام آیتوں سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے اپنی ذات کے ساتھ عرش کے اوپر ہے سب مخلوق سے جدا۔ امام ابن القیمؒ نے قصیدہ نونیہ میں کہا ہے کہ ستر بلکہ اس سے زیادہ آیتیں ہیں جن میں قرآن شریف کا اللہ تعالیٰ کی ذات سے صادر ہونا اور اللہ تعالیٰ کا ساری مخلوق سے اوپر ہونا صریح ثابت ہے اور ان آیتوں میں ان معنوں کے سوا اور کسی معنی کا احتمال نہیں۔ سو یہ ایسے دو اصل ہیں کہ ان ہی پر اسلام اور ایمان قائم ہے جیسے بنیاد پر عمارت قائم ہوتی ہے۔ اور شیخ ابن تیمیہؒ نے ذکر کیا ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مخلوق سے اوپر نہیں ان کا ایک امام تھا اس سے کسی نے اللہ عزوجل کا اترنا پوچھا۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم اترتا ہے۔ پوچھنے والے نے کہا وہ حکم کسطرف سے اترتا ہے تیرے نزدیک تو جہان کے اوپر کوئی چیز نہیں، تب اسکو کوئی جواب نہیں آیا اور حیران ہو گیا ۱۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَثِيمٍ ﴿٧﴾ يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ

گنہگار کے سنتا ہے نشانیوں اللہ کی کو پڑھی جاتی ہیں اوپر اسکے پھر اصرار کرتا ہے تکبر کرتا ہوا گویا کہ نہیں

کے لئے جو اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے جو اسکو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں پھر غرور کی وجہ سے اڑا رہتا

يَسْمَعْهَا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٨﴾ وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا

سنا ان کو پس خوشخبری دے اسکو ساتھ عذاب دردناک دینے والے کی اور جب جانتا ہے نشانیوں ہماری میں سے کوئی چیز پکڑتا ہے اسکو

ہے گویا انکو سنا ہی نہیں۔ سو ایسے شخص کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔ اور جب وہ ہماری آیتوں میں سے کچھ معلوم کر لیتا تو

هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٩﴾ مِّن وَرَائِهِمْ جَهَنَّمُ ۖ وَلَا يُغْنِي

ٹھٹھا یہ لوگ واسطے انکے عذاب رسوا کرنے والا آگے سے انکے دوزخ ہے اور نہ کفایت کریگا

اسکی ہنسی میں اڑا دیتا ہے ایسے لوگوں کے لئے رسوائی کا عذاب ہے انکے آگے جہنم ہے اور جو کچھ انہوں نے

عَنْهُم مَّا كَسَبُوا شَيْئًا وَلَا مَا اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ ۖ وَلَهُمْ

انکے جو کچھ کہ کمایا ہے انہوں نے کچھ اور نہ جن کو پکڑا سوائے خدا کے دوست اور واسطے انکے

کیا کرایا ہے وہ انکے کسی کام نہ آئیگا۔ اور نہ وہ دوست کسی کام آئیں گے جو انہوں نے اللہ کے سوا بنا رکھے ہیں اور ان

عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠﴾ هَٰذَا هُدًى ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ

عذاب ہے بڑا ق یہ ہے ہدایت اور جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ نشانیوں رب اپنے کے واسطے انکے عذاب

کے لئے بڑا عذاب ہے یہ ہے ہدایت اور جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں انکے لئے

مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ ﴿١١﴾ اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيهِ ع ١١ 14

سے کا ایک قسم سے درد دینے والا اللہ وہ شخص ہے جس نے مسخر کیا واسطے تمہارے دریا کو تاکہ چلیں کشتیاں بیچ اسکے

سخت تکلیف دینے والا عذاب ہے اللہ وہ ہے جس نے سمندر کو تمہارے قابو میں کر دیا تاکہ کشتیاں اسکے حکم سے

بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٢﴾ وَسَخَّرَ لَكُم

ساتھ حکم اسکے اور تاکہ ڈھونڈو فضل اسکے سے اور تاکہ تم شکر کرو ق اور مسخر کیا واسطے تمہارے

اسمیں چلیں اور تاکہ تم اسکے فضل (روزی) کو تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو اور سب چیزوں کو تمہارے

مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے سارا اپنی طرف سے تحقیق بیچ اس کے

کام میں لگا دیا جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں بلاشبہ اس میں ان لوگوں کے لئے

لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿١٣﴾ قُل لِّلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا

البتہ نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہیں ق کہہ واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے یہ کہ بخش دیں

نشانیاں ہیں جو فکر و تدبر سے کام لیتے ہیں ان لوگوں سے جو ایمان لا چکے ہیں کہہ دیجئے کہ وہ انسے جو

لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٤﴾

واسطے ان لوگوں کے کہ نہیں امید رکھتے دنوں خدا کے کی تاکہ جزا دیوے ہر قوم کو ساتھ اس چیز کے کہ تھے کماتے ق

اللہ کے (عذاب کے) دنوں کی امید نہیں رکھتے درگذر کریں تاکہ وہ خود انکو ان اعمال کا بدلہ دے جو وہ کرتے تھے

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۖ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ

جو کوئی کام کرے اچھا پس واسطے جان اپنی کے اور جو کوئی برائی کرے پس اوپر اسکے ہے پھر طرف رب اپنے کے

جو نیک کام کرتا ہے سو اپنے ذاتی فائدہ کے لئے اور جو برے کام کرتا ہے تو اسکی سزا بھی اسی کو ملیگی۔ پھر تم کو

منزل ٦

حل لغات:۔ لہ ثُمَّ يُصِرُّ۔ يُصِرُّ بنا گیا ہے اصرار سے اور اصرار کہتے ہیں ایک بات پر جمے رہنے کو۔ ٢ه كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا یہ اصل میں تھا کانہ لم یسمعہا ضمیر شان کو حذف کر کے کان کو مخفف کر دیا گیا۔ ٣ه مِن وَرَائِهِمْ وراء اضداد میں سے ہے یعنی اسکے معنے آگے اور پیچھے دونوں آتے ہیں کیونکہ اصل میں وراء اس سمت کو ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ مطلب یہ کہ قرآن مجید جو منجانب اللہ نہایت صداقت و وضاحت سے نازل ہوا اسکی روشن آیتیں تم پر تلاوت کی جا رہی ہیں جیسے یہ سُن رہے ہیں لیکن پھر بھی ایمان نہیں لاتے نہ عمل کرتے ہیں پھر آخر کس چیز پر ایمان لائیں گے۔ بس انکے لئے ویل ہے جو جہنم میں ایک وادی ہے اور اسپر افسوس ہے جو زبان کے جھوٹے کام کے عاصی اور دل کے کافر ہیں۔ اللہ و رسول کی باتیں سنتے سناتے بھی اپنے کفر بدعملی اور بدباطنی پر مصر ہیں گویا سنا ہی نہیں۔ انہیں سنا دو، انکے لئے خدا کے ہاں دکھ کی مار یعنی عذاب نار ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِرْحَمُوْا تُرْحَمُوْا وَاغْفِرُوْا يَغْفِرِ اللّٰهُ لَكُمْ وَيْلٌ لِاَقْمَاعِ الْقَوْلِ وَيْلٌ لِلْمُصِرِّيْنَ الَّذِيْنَ يُصِرُّوْنَ عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (ترغیب صفحہ ۴۴۳) یعنی تم خلقت پر رحم کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا۔ تم خلقت کی خطائیں معاف کرو۔ اللہ تمھاری خطائیں معاف کر دے گا۔ اُن لوگوں کو عذاب و رسوائی ہے جو قول کے خلاف ہیں یعنی اچھی باتیں کہتے تو ہیں لیکن خود عمل نہیں کرتے۔ خرابی و رسوائی اسپر جو اپنی بُری حرکتوں پر اڑے ہوئے ہیں ترغیب صفحہ ۶۹۱ میں ہے اَلْمُسْتَغْفِرُ مِنَ الذَّنْبِ وَهُوَ مُقِيْمٌ عَلَيْهِ كَالْمُسْتَهْزِءِ بِرَبِّهٖ یعنی جو شخص زبان سے توبہ استغفار کرتا ہے لیکن وہ جو بُرے کام کرتا ہے انکو بھی کئے جاتا ہے چھوڑتا نہیں تو وہ ایسا ہے کہ گویا معاذ اللہ اپنے رب کے ساتھ ٹھٹھا کرتا ہے۔ چاہیئے یہ گناہ چھوڑے اور استغفار کرے تب ہے معافی۔ اَفَّاكٍ یعنی کذاب ہے اَثِيْمٍ یعنی کثیر الاثم مرتکب اس شے کا جو موجب اثم ہوتی ہے۔ یہ آیت نضر بن حارث اور اس جیسوں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ وہ کیا کرتا تھا قرآن و حدیث کے مقابلہ میں رستم و اسفندیار کے قصے کہانیاں لوگوں کو سناتا نہ خود دل لگا کر قرآن سنتا نہ دوسروں کو سننے دیتا۔ آج کل بھی جوہلا مولوی پیروں فقیروں کی مصنوعی و جعلی کرامات اور حکایات روایات موضوعہ بیان کر کے عوام الناس کا عقیدہ خراب کرتے ہیں اور قرآن و حدیث کے وعظ و درس اور موحدین کے جلسوں سے لوگوں کو روکتے ہیں وہ بھی انہیں آیات کے مستحق ہیں اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ۔ امین ۱۲۔ ابن کثیر خازن۔ بغوی۔ تفسیر کبیر ترجمان

ف۲ جب یاد کر لیتا ہے کچھ قرآن تو انکار کرتا ہے اسکا اور اسکو مسخری ٹھٹھا بنا لیتا ہے ایسے لوگوں کے لئے قرآن کی اہانت اور بے عزتی کرنے کے سبب عذاب ہے جو انکو خوار اور ذلیل کرے گا۔ صحیح مسلم میں عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے ملک میں قرآن شریف ہمراہ لے کر سفر کرنا منع فرمایا اس خوف سے کہ کہیں دشمن اسکی بے ادبی کرے ۱۲۔ ابن کثیر

ف۳ دریاؤں کو تمھارے تابع کیا یعنی اس طور پر نرم اور ہموار بنایا کہ تم جہاز کشتی میں سوار ہو کر سفر کر سکتے ہو اللہ تعالیٰ کا فضل ڈھونڈھنا جیسے تجارت اور غوطے لگا کر دریا سے موتی وغیرہ نکالنے اور مچھلیاں وغیرہ پکڑنا اور سوائے اسکے دریا میں کئی فائدے ہیں ۱۲۔ فتح

ف۴ یعنی آسمانوں اور زمینوں میں جو چیزیں انسان کے فائدے کی ہیں وہ سب آدمیوں کے کام لگائیں ۱۲۔ فتح

ف۵ ایام کی اصل ایوام ہے اور وہ یوم کی جمع ہے۔ یوم ایوام کے معنے میں آیا ہے اور ایام اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی پکڑ ہے جو منکروں پر ہوتی ہے۔ غزوۂ بنی المصطلق میں ایک کنوئے پر ٹھیرے۔ عبداللہ بن اُبی منافق کا غلام بھی وہاں پانی لینے کو آیا اور بہت دیر میں واپس گیا۔ عبداللہ نے دیر کا سبب پوچھا۔ اس نے کہا کہ حضرت عمرؓ کا غلام کنوئے پر بیٹھا رہا اور جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کی مشک نہ بھر گئی تب تک اور کسی کو پانی نہیں لینے دیا۔ عبداللہ نے کہا کہ یہ لوگ ہمارے ٹکڑے کھا کر ہمپر ہی حملہ کرتے ہیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو اسکو قتل کرنے کے ارادہ سے چلے اس پر یہ آیت اتری جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انکی حماقت اور جہالت پر صبر کرو۔ بعض نے کہا کہ یہ آیت مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ پر فخاص یہودی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ محتاج ہے جو قرض مانگتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو مارنا چاہا اس پر یہ آیت اتری (حدیث التفاسیر) ابتداء اسلام میں یہ مومنوں کو حکم تھا کہ مشرکوں اور اہل کتاب کی ایذاء پر صبر کریں اور فتنے درگذر کریں تاکہ اس سے انکے دل الفت پکڑیں اور دشمنی سے باز آئیں۔ پھر جب وہ ضد اور عداوت سے باز نہ آئے تب اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو انکے ساتھ جہاد کرنے کا حکم فرمایا ۱۲۔ ابن کثیر

★ کہتے ہیں جسے کوئی شخص پیچھے سے یا آگے سے چھپا لے یہاں آگے کے معنے مراد ہیں لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ صفت ہے عذاب کی اور نحویوں کے نزدیک موصوف صفت میں فصل جائز ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَ

پھیرے جاؤ گے اور البتہ تحقیق دی ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکم اور پیغمبری اور

تمہارے رب کی طرف لوٹایا جائیگا اور البتہ ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب حکمت اور نبوت دی۔ اور انکو حلال وطیب روزی دی اور

رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ

رزق دیا ہم نے انکو پاکیزہ چیزوں سے اور بزرگی دی ہم نے انکو اوپر عالموں کے ف اور دی ہم نے انکو دلیلیں ظاہر

اہل دنیا پر انہیں فضیلت عطا کی اور انکو دین کے نہایت واضح

مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ

بات دین کی سے پس نہ اختلاف کیا انہوں نے مگر بعد اس کے کہ آیا انکے پاس علم سرکشی سے درمیان اپنے ف

احکام دیئے پھر انہوں نے جو اختلاف پیدا کیا، تو جان بوجھ کر علم کے بعد محض سرکشی سے اختلاف کیا

اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾

تحقیق رب تیرا حکم کریگا درمیان انکے دن قیامت کے بیچ اس چیز کے کہ تھے بیچ اسکے اختلاف کرتے ف

آپ کا رب بلاشبہ قیامت کے دن ان باتوں میں فیصلہ کریگا جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَ الَّذِيْنَ

پھر کیا ہم نے تجھ کو قائم اوپر شریعت کے یعنی کشادہ راہ کے امر دین سے پس پیروی کر اس راہ کی اور مت پیروی کر خواہشوں ان لوگوں

پھر ہم نے آپکو شریعت خاص کے طریقہ پر کر دیا سو اسی کی پیروی کئے جائیے اور ان لوگوں کی خواہشات کی

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ

کی جو کہ نہیں جانتے ف تحقیق وہ ہرگز نہ کفایت کریں گے تجھ سے اللہ سے کچھ اور تحقیق ظالم

پیروی نہ کیجئے جنہیں کوئی علم نہیں۔ وہ بلاشبہ اللہ کے مقابلہ میں آپ کے کسی کام نہ آسکیں گے اور ظالم لوگ بلاشبہ ایک دوسرے

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾ ھٰذَا بَصَاۗىِٕرُ

بعض انکے دوست ہیں بعض کے اور اللہ دوست ہے پرہیزگاروں کا ف یہ نصیحتیں ہیں

کے دوست ہوتے ہیں اور اللہ پرہیزگاروں کا دوست ہے یہ ان لوگوں کے لئے بصیرت

لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا

واسطے لوگوں کے اور ہدایت اور رحمت ہے واسطے اس قوم کے کہ یقین لاتے ف کیا گمان کرتے ہیں وہ لوگ کہ کرتے ہیں

اور ہدایت اور رحمت کی باتیں ہیں جو یقین رکھنے والے ہیں کیا گناہ کرنے والے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انکو

السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَاۗءً

برائیاں یہ کہ کر دیں ہم انکو مانند ان لوگوں کی کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے برابر ہو

ان لوگوں کے برابر کر دیں گے۔ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں انکا جینا اور مرنا یکساں ہو جائے

ع ۲ مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ

۱۸ زندگی انکی اور موت انکی برا ہے جو کچھ حکم کرتے ہیں ف اور پیدا کیا اللہ نے آسمانوں کو اور

جو کچھ وہ یہ فیصلہ کرتے ہیں۔ کیا غلط اور برا ہے اور اللہ نے آسمانوں کو اور زمین کو حکمت

الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾

زمین کو ساتھ حق اور تو کہ جزا دیا جاوے ہر جی ساتھ اس چیز کے کہ کمایا اسنے اور وہ نہ ظلم کئے جاویں گے

کے ماتحت پیدا کیا اور تاکہ ہر شخص اپنے کئے کا بدلہ پائے اور انپر ظلم نہ کیا جائے گا

حل لغات

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا۔ اجتراح معنے میں ہے اکتساب کے اور اکتساب کہتے ہیں کسب کرنے کو بولا کرتے ہیں فلان جارحۃ اہلہ ای کاسبہم اور

اسی سے جوارح قال تعالیٰ ویعلم ما جرحتم بالنہار۔ سَوَآءً مَّحْیَاھُمْ وَمَمَاتُھُمْ۔ سواء مصدر معنی میں ہے مستو کے اور محیاہم ومماتہم سواء کے فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع۔ سواء اپنے فاعل سے مل کر ظرف کی ضمیر سے حال والتقدیر ام حسبوا ان نجعلہم کالذین مثلہم حال کون الکل مستویا محیاہم ومماتہم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ف۱ جمہور مفسرین کا قول ہے کہ کتاب سے مراد یہاں توریت ہے اور حکم سے مراد سمجھ جس کے ساتھ لوگوں کے جھگڑے فیصل کئے جاویں اور پیغمبری سے مراد جو ان کے درمیان انبیاء مبعوث ہوئے یہ نعمتیں دینی ہیں اور پاکیزہ چیزیں وہ جو اللہ تعالیٰ نے انکے لئے حلال کی تھیں جیسے منّ وسلویٰ وغیرہ مزیدار کھانے اور دنیا کی نعمتیں ہیں ۱۲۔ فتح

ف۲ اس آیت میں ڈرانا ہے واسطے اس امت کے کہ انکی چال نہ چلیں" ابن کثیر۔

ف۳ علم سے مراد یوشعؑ کی نبوت ہے۔ بعض ان میں کے آن پر ایمان لائے اور بعض منکر ہوگئے یا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہے۔ بنی اسرائیل خوب پہچان گئے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی پیغمبر ہیں جن کی آمد کی پیش گوئی اور جن کی صفات ہماری کتابوں میں موجود ہیں مگر حسد وعناد وعداوت ونفسانیت سے آپؐ کے مخالف بن گئے اور اپنی دنیا وآخرت دونوں تباہ کرلیں ۱۲۔

ف۴ شریعت کہتے ہیں مذہب وملت ومنہاج کو مشرعۃ الماء کو بھی شریعت بولتے ہیں یعنی پانی کا گھاٹ جس پر اسکے پینے والے وارد ہوتے ہیں اس معنی سے راہ کو شارع کہتے ہیں۔ شریعت کی جمع شرائع ہے پھر اس کا استعارہ کیا گیا ہے واسطے دین کے۔ مطلب یہ کہ جسطرح پانی کے گھاٹ پر وارد ہونے سے پیاس بجھتی ہے بدن زندہ رہتا ہے اسی طرح دین کے گھاٹ کتاب وسنت پر وارد ہونے اور عمل کرنے سے نفس زندہ ہوتا ہے جہنم سے نجات ملتی ہے۔ پس شریعت کو چھوڑ کر جاہلوں کے پیچھے نہیں لگنا چاہئے۔ اسی میں نجات ہے ۱۲۔ ترجمان القرآن

ف۵ دنیا میں ظالم لوگ آپس میں دوست ہوتے ہیں پر آخرت میں ان میں سے کوئی کسی کا دوست نہ ہوگا جو کچھ ثواب کا نفع پہنچائے یا عذاب دور کرے لیکن ہدایت والوں متقیوں کا دوست اور مددگار اللہ ہے اور وہ اسکے دوست ہیں اور ان دونوں دوستوں میں کتنا بڑا فرق ہے ۱۲۔ تفسیر ابن کثیر

ف۶ یعنی یہ قرآن بڑی بصیرت افروز حقائق پر مشتمل ہے لوگوں کو کام کی باتیں اور کامیابی کی راہ سجھاتا ہے اور جو خوش قسمت اسکی ہدایاتِ نصائح پر یقین کرکے عمل پیرا ہوتے ہیں انکے حق میں خصوصی طور پر یہ قرآن رحمت وبرکت ہے ۱۲۔ موضح الفرقان

ف یعنی نیکوں اور بدوں کا حال دنیا وآخرت میں یکساں نہیں بلکہ الگ الگ ہے۔ نیک زندگی میں ایمان وطاعت کی بزرگی اور عزت میں ہیں مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی رحمت اور رضامندی میں داخل ہوتے ہیں۔ اور بدکار زندگی کی حالت میں کفر گناہوں کی خواری اور سیاہ کاری میں ہیں اور مر کر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور ہمیشہ کے عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں اور ہر دو طائفوں میں کس قدر فرق ہے۔ پھر فرمایا یہ بُرا حکم ہے جو سمجھتے ہیں کہ نیک وبد کے ساتھ اللہ تعالیٰ یکساں معاملہ کرے گا۔ مسروق رحمہ نے کہا مجھ کو ایک شخص مکہ کے رہنے والے نے ایک جگہ بتائی اور کہا کہ یہ تیرے بھائی تمیم داری کا مقام ہے۔ میں نے انکو دیکھا کہ ایک رات صبح تک اس جگہ نماز میں یہی آیت کو پڑھتے رہے اور روتے رہے

اور فضیل کا حال نقل کرتے ہیں کہ ان کو یہ آیت پہنچی تو بار بار پڑھتے اور روتے تھے اور کہتے تھے کہ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ ان دو فرقوں میں سے تو کس فرقہ میں ہے۔ فتح

www.KitaboSunnat.com

أَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوٰىهُ وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ

کیا پس دیکھا تو نے اس شخص کو کہ بنایا اس نے معبود اپنا خواہش اپنی کو اور گمراہ کیا اس کو اللہ نے اوپر علم کے اور مہر لگائی

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور اللہ نے اس کو سمجھ بوجھ کے باوجود اسکو گمراہ کر دیا اور اس کے کان

عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ

اوپر کان اسکے کے اور دل اسکے کے اور کر دیا اوپر بینائی اسکی کے پردہ پس کون ہدایت کریگا اس کو

اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ سو اس کو اللہ کے سوا کون

مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ أَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٢٣ وَقَالُوْا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا

پیچھے اللہ کے کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے تم اور کہا انھوں نے نہیں یہ مگر زندگانی ہماری دنیا کی

سیدھی راہ دکھائے گا تو کیا تم نہیں سوچتے اور کہتے ہیں کہ بس یہی دنیا کا جینا ہے۔

نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ إِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ

مرتے ہیں ہم اور جیتے ہیں ہم اور نہیں ہلاک کرتا ہم کو مگر زمانہ اور نہیں واسطے انکے ساتھ اس کے کچھ علم

ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں۔ اور ہمیں صرف زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے۔ اور انھیں اس کا کچھ بھی علم نہیں۔

إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝٢٤ وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ

نہیں وہ مگر گمان کرتے ہیں اور جب پڑھی جاتی ہے اوپر ان کے نشانیاں ہماری ظاہر نہیں ہے

وہ تو محض اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ اور جب ہماری صاف اور واضح آیتیں انکو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا

حُجَّتَهُمْ إِلَّآ أَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٢٥ قُلِ اللّٰهُ

دلیل ان کی مگر یہ کہتے ہیں لے آؤ باپوں ہمارے کو اگر ہو تم سچے کہہ اللہ ہی

یہی جواب ہوتا ہے کہ ہمارے باپ دادا کو لا موجود کرو۔ اگر تم سچے ہو کہہ دیجئے کہ اللہ ہی

يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ

زندہ کرے گا تم کو پھر مارے گا تم کو پھر اکٹھا کرے گا تم کو طرف دن قیامت کے نہیں شک بیچ اس کے

تم کو زندہ کرتا ہے پھر تم کو مارتا ہے۔ پھر تم کو قیامت کے دن جس کے آنے میں قطعاً کوئی شک نہیں اکٹھا کرے گا

وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٢٦ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ؕ ع ٣ ٥ ١٩

اور لیکن بہت لوگ نہیں جانتے اور واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی

مگر اکثر لوگ ایسے ہیں جو اس بات کو نہیں جانتے اور اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہی

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ۝٢٧ وَتَرٰى كُلَّ أُمَّةٍ

اور جس دن کہ قائم ہوگی قیامت اس دن زیان پائیں گے جھوٹے اور دیکھے گا تو ہر ایک امت

اور جس دن قیامت آئے گی اس دن جھوٹے لوگ سخت خسارہ میں رہیں گے اور تم ہر فرقے کو دیکھو گے کہ وہ

جَاثِيَةً ۛ كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعٰىٓ إِلٰى كِتٰبِهَا ؕ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ

زانو پر گری ہوئی ہر امت پکاری جاوے گی طرف اعمال نامے اپنے کے آج جزا دیئے جاؤ گے تم جو کچھ تھے

گھٹنوں کے بل گرے پڑے ہیں۔ ہر ایک جماعت کو اسکے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا (اور حکم ہوگا کہ) آج تمھیں تمھارے اعمال کا بدلہ

تَعْمَلُوْنَ ۝٢٨ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ

تم کرتے یہ ہے کتاب ہماری بولتی ہے اوپر تمھارے ساتھ حق کے تحقیق ہم لکھتے تھے

ملے گا یہ ہمارا دفتر ہے جو تمھارے مقابلہ میں ٹھیک ٹھیک باتیں بیان کر رہا ہے۔ تم جو کچھ کرتے تھے ہم

حل لغات۔ ۱؎ وَمَا يُهْلِكُنَآ إِلَّا الدَّهْرُ دہر اصل میں بقاء عالم کی مدت کو کہتے ہیں مشتق ہے دہرہ اذا غلبہ سے۔ یہاں دہر سے مراد ہے زمانہ کا گزرنا۔
۲؎ مَا كَانَ حُجَّتَهُمْ۔ حجتہم خبر ہے کان کی اور حجۃ کے لغوی معنی اوپر گزر چکے۔ ۳؎ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ۔ یوم منصوب ہے یخسر کی وجہ سے ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ اَضَلَّهُ اللّٰهُ کے دو معنے ہیں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کی استعداد خراب ہے اور اسی قابل ہے کہ سیدھی راہ سے ادھر ادھر بھٹکتا پھرے۔ دوسرا یہ کہ وہ بدبخت علم رکھنے کے باوجود اور سمجھنے بوجھنے کے بعد گمراہ ہوا یعنی حق جان چکا اور اسپر حجت قائم ہو چکی۔ ترغیب ترہیب صفحہ ۲۸ باب اتباع الکتاب والسنہ میں ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیا ہے مَا تَحْتَ ظِلِّ السَّمَآءِ مِنْ اِلٰهٍ یُعْبَدُ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ هَوًى مُتَّبَعٍ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام جہان کے جتنے معبودوں کی پوجا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی بت پرستی یہ ہے کہ آدمی اپنی خواہش کی پیروی کرے یعنی نفس کی تابعداری کرنا تمام بت پرستوں سے زیادہ بت پرستی ہے۔ آج کل دنیاوی علوم کے بیشتر ماہرین اسی قسم کے ملیں گے جو علوم دنیاوی میں ماہر ہونے کے ساتھ ضلالت و نفس پرستی و انکار حق میں بھی خوب ماہر ہوتے ہیں، حق اور اہل حق کو بنظر حقارت دیکھتے ہیں۔ حقیقت میں یہی لوگ نفس پرست ہیں۔ پس جو شخص خواہش نفس کو اپنا حاکم و معبود ٹھیرائے، حق ناحق جانچنے کا معیار اس کے پاس یہی خواہش رہ جائے تو اللہ بھی اُسے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے پھر اس کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ نہ کان نصیحت کی بات سنتے ہیں نہ دل بھی بات کو سمجھتا ہے نہ آنکھ سے بصیرت کی روشنی نظر آتی ہے، بھلا کونسی طاقت جو اس کو راہ پہ لے آئے۔

ف۲ یعنی دنیا کے سوا اور کوئی جہان نہیں ماسِ ہیں کوئی مرتا ہے کوئی جیتا ہے، آخرت اور قیامت نہیں۔ یہ بات عرب کے مشرک کہتے تھے جو دوبارہ زندہ ہونے کے منکر تھے اور کہتے تھے کہ رات دن کا گزرنا جانوں کے ہلاک کرنے میں تاثیر کرتا ہے اور ملک الموت سے اور اللہ کے حکم سے روح قبض ہونے کے منکر تھے اور ہر حادثہ کی نسبت زمانہ کی طرف کرتے تھے (ابن کثیر) دراصل زمانہ خود تو کچھ کرتا نہیں، ہر کام کا کرتا دھرتا اللہ تعالیٰ ہی ہے اس لیے اُنکا زمانہ کو گالی دینا فی الواقع اسے برا کہنا تھا جس کے ہاتھ میں اور جس کے بس میں زمانہ ہے جو راحت و رنج کا مالک ہے اور وہ ذات باری تعالیٰ عزاسمہ ہے جیسا کہ ابن ابی حاتم میں ہے ابن آدم زمانہ کو گالیاں دیتا ہے، میں زمانہ ہوں دن رات میرے ہاتھ میں ہے اور حدیث میں ہے میں نے اپنے بندہ سے قرض طلب کیا اس نے مجھے نہ دیا مجھے میرے بندہ نے گالیاں دیں وہ کہتا ہے ہائے ہائے زمانہ پس وہ گالی حقیقی فاعل یعنی اللہ تعالیٰ پر پڑتی ہے اس لئے اس حدیث میں اللہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اور لوگوں کو اس سے روکدیا۔

ف۳ یعنی جو پہلے پیدا کرنے پر قادر ہے وہ بطریق اولیٰ دوبارہ پیدا کرسکتا ہے اور اس میں انکے قول کا رد ہے جو کہتے تھے کہ ہم کو زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے۔ ابن کثیر و فتح

ف۴ حضرت سفیان ثوریؒ جب مدینہ میں تشریف لائے تو آپؒ نے سُنا کہ معافری ایک ظریف آدمی ہیں لوگوں کو اپنے کلام سے ہنسایا کرتے تھے تو آپ نے انہیں نصیحت کی فرمایا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ایک دن ایسا آنیوالا ہے کہ باطل والے جھوٹی سچی حکایتیں بیان کرکے آسمان و زمین کے قلابے ملانے والے خسارے میں ہوں گے۔ حضرت معافری اس نصیحت سے بڑے متاثر ہوئے اور مرتے دم تک اسے نہ بھولے۔ ابن کثیر۔ ابن ابی حاتم

ف۵ یعنی بسبب سختی اور ہیبت الٰہی کے گھٹنوں پر بیٹھے ہوں گے یہاں تک کہ ابراہیم اور عیسیٰ علیہما السلام کہیں گے نفسی نفسی آج کے دن سوا اپنے آپ کی خلاصی کے ہم کچھ نہیں مانگتے (ابن کثیر) ترمذی باب الحساب میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یُجَآءُ بِابْنِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کَاَنَّهٗ بَذَجٌ فَیُوْقَفُ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَیَقُوْلُ اللّٰهُ اَعْطَیْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَیْكَ فَمَاذَا صَنَعْتَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِیْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ یُقَدِّمْ خَیْرًا فَیُمْضٰی بِهٖ اِلَی النَّارِ۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ابن آدم کو ایسا عاجز اور لاچار کرکے لایا جائیگا جس طرح بھیڑ کا بچہ ناتواں ہو پھر اس کو اللہ کے روبرو کھڑا کیا جائیگا۔ اللہ فرمائیگا اے بندے! میں نے تجھ کو مال دیا، سرداری دی۔ تجھ پر بخشش کی پھر تو نے کیا عمل کیا؟ بندہ کہے گا میں نے جمع کیا اور بڑھا چڑھا کر چھوڑ آیا ہوں۔ اب مجھ کو دوبارہ دنیا میں بھیجدے تاکہ وہ سب مال لا حاضر کروں۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس شخص کے پاس کوئی نیکی نہ نکلے گی۔ آخر اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنَا حِسَابًا یَّسِیْرًا ۝ (آمین) کِتٰبُنَا سے مراد اعمال نامہ ہے۔ فتح و صدیق التفاسیر۔

★ اور یومئذ یوم سے بدل۔ ؏ كُلُّ اُمَّةٍ جَاثِیَةً. جاثیہ لیا گیا ہے جثو سے اور جثو کہتے ہیں دو زانو بیٹھنے کو جس طرح حاکم کے سامنے بیٹھا جاتا ہے اور ایک ہے جذو یہ بھی معنے میں ہے جثو کے مگر اس میں مبالغہ پایا جاتا ہے یعنی گھٹنوں کے بل یا پاؤں کی انگلیوں پر کھڑا ہونا۔ ؏ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰى كل امۃ مبتدا تدعیٰ الیٰ کتٰبہا خبر۔ ؏ یَنْطِقُ عَلَیْكُمْ بِالْحَقِّ۔ بالحق حال واقع ہوا ہے ینطق کے فاعل سے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ

جو کچھ تھے تم کرتے ﴿ف﴾ پس جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے پس داخل کریگا انکو رب ان کا

لکھواتے جاتے تھے۔ سو وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کئے تو اُن کا رب اُن کو اپنی رحمت میں

فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۣ اَفَلَمْ

بیچ رحمت اپنی کے یہ ہے وہ مراد پانا ظاہر ﴿ف﴾ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے کہا جاویگا کیا پس نہ

داخل کرے گا۔ یہ کھلی کامیابی ہے اور وہ لوگ جنھوں نے کفر وانکار کیا (ان سے کہا جائے گا کہ)

تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَ

تھیں آیتیں میری کہ پڑھی جاتیں اوپر تمہارے پس تکبر کیا تم نے اور تھے تم قوم گنہگار ﴿ف﴾ اور

تم کو میرے احکام پڑھ پڑھ کر نہیں سنائے جایا کرتے تھے؟ سو تم نے غرور کا اظہار کیا اور تم لوگ جرائم پیشہ تھے۔ اور

اِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا

جب کہا جاتا ہے تحقیق وعدہ اللہ کا سچ ہے اور قیامت نہیں شک بیچ اسکے کہتے تم نہیں

جب کہا جاتا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک نہیں تو تم سے کہا کہ ہم نہیں جانتے قیامت

نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾

جانتے ہم کیا ہے قیامت نہیں گمان کرتے ہم مگر گمان تھوڑا اور نہیں ہم یقین لانے والے ﴿ف﴾

کیا چیز ہے۔ ہم تو صرف اسے ایک خیالی بات سمجھتے ہیں اور ہم کو اس پر یقین نہیں۔

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾

اور ظاہر ہوئیں واسطے ان کے برائیاں اس چیز کی کہ کرتے اور گھیر لیا ان کو اس چیز نے کہ تھے وہ ساتھ اسکے ٹھٹھا کرتے

اور ان پر اپنے اعمال کی برائیاں ظاہر ہو جائیں گی۔ اور جس چیز کا وہ اُن سے مذاق اڑاتے تھے وہ ان کو آگھیرے گی

وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ

اور کہا جاویگا آج بھول جاتے ہیں ہم تم کو جیسا بھول گئے تم ملاقات ہماری اس دن کی کو اور جگہ تمہاری

اور کہا جائے گا کہ ہم نے تم کو آج اسی طرح بھلا دیا ہے جس طرح تم نے آج کے دن کی ملاقات کو بھلا رکھا تھا اور تمہارا ٹھکانا

النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ

آگ ہے اور نہیں واسطے تمہارے کوئی مدد دینے والا ﴿ف﴾ یہ بسبب اسکے ہے کہ پکڑا تھا تم نے نشانیوں

دوزخ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں یہ اس لئے کہ تم نے اللہ کے نشانات و احکام سے ٹھٹھا کیا اور

اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا

اللہ کی کو ٹھٹھا اور فریب دیا تم کو زندگانی دنیا کی نے پس آج نہ نکالے جاویں گے اس سے

دنیوی زندگی نے تمھیں دھوکے میں رکھا۔ سو آج تم یہاں سے نہیں نکالے جاؤ گے اور نہ تمہارا

وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ

اور نہ وہ عذر قبول کئے جاویں گے پس واسطے اللہ کے ہے سب تعریف پروردگار آسمانوں کا اور پروردگار زمین کا پروردگار

عذر قبول ہوگا۔ سو تمام حمد و ثنا اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں کا اور زمین کا اور تمام جہان کا

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَلَهُ الْكِبْرِيَاۗءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۠ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾ ع

عالموں کا اور واسطے اسی کے ہے بزرگی بیچ آسمانوں کے اور زمین کے اور وہی غالب ہے حکمت والا ﴿ف﴾

رب ہے اور اسی کی عزت ہے آسمانوں میں اور زمین میں ہے اور وہ سب سے زبردست (اور) حکمت والا ہے۔

حل لغات

لہ اَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَفَلَمْ۔ اما کا

جواب محذوف ہے والتقدیر اما الذین کفروا فیقال لہم افلم تکن اٰیاتی الخ ۔ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ۔ استعتاب کہتے ہیں رضامندی طلب کرنے کو اور اس کی مزید تحقیق سورۂ روم کے آخری رکوع میں گزر چکی اس کے ساتھ اسے بھی ملا کر پڑھو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی ہم حکم کرتے تھے فرشتوں کو تمہارے اعمال لکھے جاویں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ نے کہا فرشتے بندوں کے اعمال لکھ کر آسمان پر لے جاتے ہیں پھر ان عملوں کا مقابلہ لوح محفوظ سے کرتے ہیں تو حرف بحرف صحیح پاتے ہیں۔ ابن کثیر

ف۲ یعنی جنت جہاں اعلیٰ درجہ کی رحمت اور ہر قسم کی مہربانی ہوگی۔

ف۳ یعنی جب تم کو مومن کہتے تھے کہ وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے اور قیامت کے آنے میں کچھ شک نہیں تو تم کہتے تھے قیامت کیا ہے۔ ہم کو صرف ایک وہم و خیال سا آتا ہے یقین نہیں ہوتا اور بعض جگہ یقیناً قیامت کا انکار کیا تو شاید وہ کہنا نہایت ضد کے وقت میں ہے یا یہ کلام بعضوں کا ہے۔ ابن کثیر

ف۴ اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کو حشر نشر حساب کتاب کے دن کی جزا و سزا ملائکہ و انبیاء وغیرہ دین کے عقائد میں شک و شبہ ہو تو وہ کافر ہے جب تک انسان کو اللہ و رسول کی باتوں مسئلوں حکم احکام پر پورا یقین حاصل نہ ہو تب تک اس کا ایمان صحیح نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بعث و نشور کا، حساب و کتاب کا جزا و سزا کا بلکہ سارے امور آئندہ کا جن کا اس نے وعدہ کیا ہے ضرور ہی واقع ہونے والا ہے قیامت کے وقوع میں کسی طرح کا شک نہیں۔ تحقیق وقوع کے لئے اکثر مقامات میں ماضی کے صیغے استعمال کئے گئے ہیں۔ جو شخص قیامت کا زبانی انکار کرے یا اقرار کرے لیکن ماموراتِ، منہیاتِ الٰہیہ کا پابند نہ ہو وہ بھی منکر ہے۔

ف۵ ترمذی باب الحساب والقصاص میں ابوہریرہ و ابوسعید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے يُؤْتَى بِالْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَبَصَرًا وَمَالًا وَوَلَدًا وَسَخَّرْتُ لَكَ الْأَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَكْتُكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَكُنْتَ تَظُنُّ أَنَّكَ مُلَاقِي يَوْمَكَ هٰذَا فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ الْيَوْمَ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں سے قیامت کے دن فرمائے گا کیا میں نے تجھے کان، آنکھ، مال و عیال بچے نہیں دیئے تھے؟ کیا دنیا میں اونٹوں گھوڑوں کا مالک نہیں بنایا تھا قسم قسم کے انعام و اکرام نازل نہیں فرمائے تھے۔ آزادی کے ساتھ مکانات میں زندگی گذارنے کے مواقع نہیں بخشے تھے؟ بندہ جواب دیگا پروردگارا! یہ سب کچھ سچ ہے۔ بیشک تیرے یہ تمام احسانات مجھ پر تھے۔ اللہ فرمائے گا تو نے میری ملاقات کا یقین رکھا تھا؟ یہ کہے گا نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا پس آج میں تجھے اس طرح بھلا دونگا جس طرح تو مجھ کو بھول گیا تھا یعنی تیرے ساتھ ایسا ہی معاملہ کروں گا جیسا بھول جانے والا کرتا ہے، دوزخ میں ڈال کر بھلا دیگا۔

ف۶ حدیث قدسی میں ہے کہ بزرگی میری ذاتی چادر ہے اور تہبند میری صفاتی چادر ہے جو ان میں سے ایک بھی چھینے میں اسکو آگ میں ڈالوں گا۔ فتح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّ اَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ احقاف مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

سورہ احقاف مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں پینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع (کرتا) ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے

حٰمٓ ① تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ② مَا خَلَقْنَا

ف۱ اتارنا کتاب کا اللہ عزت والے حکمت والے کی طرف سے نہیں پیدا کیا ہم نے

حٰمٓ یہ کتاب اللہ زبردست حکمت والے کی طرف سے نازل ہوئی ہے ہم نے آسمانوں کو

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ

آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ درمیان انکے ہے مگر ساتھ حق کے اور وقت مقرر کے

اور زمین کو اور جو کچھ انکے درمیان ہے مصلحت سے اور وقت معین تک کے لئے بنایا ہے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ③ قُلْ اَرَءَيْتُمْ

اور جو لوگ کہ کافر ہوئے اس چیز سے کہ ڈرائے جاتے ہیں منہ پھیرنے والے ہیں ف۲ کہہ کیا دیکھا تم نے

اور منکروں کو جس چیز سے ڈرایا جاتا ہے (وہ) دھیان نہیں کرتے کہہ بھلا دیکھو تو جن کو

مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ

اس چیز کو کہ پکارتے ہو تم سوائے اللہ کے دکھلاؤ مجھ کو کیا پیدا کیا ہے انہوں نے زمین سے

تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کونسی چیز پیدا کی ہے

اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ

یا واسطے انکے ساجھا بیچ آسمانوں کے لے آؤ میرے پاس کتاب پہلے اس سے

یا آسمانوں میں انکا کوئی حصہ ہے میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا

اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ④ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ

یا کچھ نقل علم کی سے اگر ہو تم سچے ف۳ اور کون شخص ہے بہت گمراہ اس شخص

کوئی علم جو چلا آتا ہو لاؤ اگر تم سچے ہو اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ

يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ

سے کہ پکارتا ہے سوائے اللہ کے اس شخص کو نہ جواب دیگا اس کو قیامت کے دن تک اور وہ

ہو سکتا ہے جو اللہ کو چھوڑ کر ایسے کو پکارے جو قیامت تک اسکی پکار نہ سن سکے اور وہ انکے پکارنے

عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ⑤ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً

پکارنے انکے سے غافل ہیں ف۴ اور جب اٹھے کئے جاویں گے لوگ ہونگے وہ جن واسطے انکے دشمن

کی خبر تک نہیں رکھتے اور جب لوگوں کو جمع کیا جائیگا تو وہ انکے دشمن ہو جائیں گے

وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ⑥ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ

اور ہوں گے عبادت انکی کو انکار کرنیوالے ف۵ اور جب پڑھی جاتی ہیں اوپر انکے نشانیاں ہماری ظاہر کہتے ہیں

اور انکی عبادت ہی کا انکار کرینگے اور جب انکو ہمارے صاف اور واضح احکام پڑھکر سنائے

منزل ۶

حل لغات

لہ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى - اِلَّا بِالْحَقِّ استثنا مفرغ ہے ای الا خلقا ملتبسا بالحق - اَجَلٍ مُّسَمًّى کا عطف ہے الحق پر تقدیر مضاف ای وبتقدیر اجل مسمی ٭ لہ ایتونی

بکتاب من قبل - من قبل ایک محذوف کے متعلق ہو کر صفت ہے کتاب کی ای ایتونی بکتاب الٰہی کائن من قبل ہٰذا ٭ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ - اثارۃ ماخوذ ہے اثر سے ★

www.KitaboSunnat.com

ف اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ اس سے کیا مراد ہے۔
ف یعنی آسمان و زمین اور جو کچھ انکے اندر ہے ان سب کا پیدا کرنا موافق حکمت کے ہے اور انکے لئے ایک مدت ٹھہری ہے اس مدت تک پیدائش رہے گی۔ اسمیں اشارہ ہے کہ یہ سب چیزیں فنا ہو جائیں گی یعنی ان سب کے لئے وقت مقرر ہے جو نہ گھٹے نہ بڑھے۔ اس رسول اور اس کتاب سے اور خدا کے ڈراوے کی نشانیوں سے جو بے باطن لوگ بے پرواہی کرتے ہیں انہیں عنقریب معلوم ہو جائیگا کہ انہوں نے کس قدر خود اپنا ہی نقصان کیا۔
ف کوئی کتاب لاؤ ان کتابوں میں سے جو اللہ نے پیغمبروں پر اتاری ہیں جنمیں سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کی عبادت کا حکم ہو یا کوئی دلیل واضح بیان کرو یعنی شرک پر کوئی دلیل نہیں نہ نقلی نہ عقلی۔ ابن کثیر
ف یعنی مشرک بڑے احمق ہیں کہ قادر علیم کو چھوڑ کر اوروں کو پکارتے ہیں نہ وہ انکا پکارنا سنتے ہیں نہ کچھ قدرت رکھتے ہیں۔ اگر کوئی قیامت تک انکو پکارے تو کچھ بھی فائدہ نہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بعض لوگ جو بزرگوں کو پکارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یا حضرت تم اللہ کے جناب میں دعا کرو کہ وہ ہماری حاجت روا کرے سو وہ مشرک ہیں اسلئے کہ ان کو اپنا سفارشی جانا اور انکے وسیلے سے فائدے کا حاصل ہونا اور تکلیف دور ہونا سمجھا اور یہ وہی شرک ہے جسکے سبب اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو کافر کہا۔ جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ مشرکین کے پاس شرک پر کوئی دلیل نہیں عقلی و نقلی تو اللہ تعالیٰ نے انکی گمراہی وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ الآیۃ میں استفہام توبیخی سے فرمائی اس سے بڑھ کر کوئی گمراہ و جاہل نہیں ہے جو اللہ کے سوا ایسے شخص کو پکارتا ہے کہ وہ قیامت تک نہ جواب دے سکتا ہے نہ اسکی آہ و پکار کو سن سکتا ہے۔
ف فرمایا قیامت کے دن ان معبودوں اور عابدوں میں عداوت و منافرت ہو جائیگی۔ آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو جائینگے۔ اگر کسی کا یہ خیال ہو گمان ہو کہ یہ ہماری پکار کا جواب نہیں دیتے مگر سنتے ضرور ہونگے قیامت میں سفارش کر کے بخشوالیں گے اسلئے فرمایا وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ۔ وہ تو انکی پکار سے بالکل بے خبر ہیں۔ غفلت سے مراد عدم فہم ہے۔ اصنام انکے پتھر کے بت تھے اور بعض نیک لوگوں کی قبریں، مزار و خانقاہ تھے جیسے لات، انبیاء، ملائکہ، حضرت مسیح، حضرت عزیر علیہم السلام۔ جیسے آجکل کوئی بوہرہ پیر کو پوجتا ہے تو کوئی خواجہ معین الدین چشتی کو کوئی شیخ عبدالقادر جیلانی کو، کوئی شاہ نظام الدین کو، کوئی سلطان باہو کو کوئی ہرے بھرے کی قبر کو وغیرہ وغیرہ۔ سو یہ سب حشر میں اپنے عابدوں سے بیزاری کا اعلان کر دیں گے اور ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے جیسا کہ اس آیت اور تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ہ میں فرمایا۔ یعنی یہ لوگ ہماری پرستش کرتے ہی نہ تھے۔ سوچو اسوقت کیسی حسرت و ندامت کا سامنا ہوگا

★ اور اثر کہتے ہیں روایت کو بولا کرتے ہیں جاء فی الاثر کذا و کذا۔ اخبار کو اثر کہنے کی یہی وجہ ہے کہ انہیں لوگ روایت کرتے ہیں۔ ٭ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ۔ ھم کی ضمیر راجع ہے یدعوا کے مفعول یعنی من کی طرف اور دعائھم کی ضمیر فاعل کی جانب اور وہ بھی من ہے من اضل میں اور چونکہ لفظ من معناً جمع اور لفظاً مفرد ہے اس لیے یدعوا میں لفظ کی اور ھم عن دعائھم غٰفلون میں معنی کی رعایت کی گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

وہ لوگ کہ کافر ہوئے واسطے حق کے جب آیا انکے پاس یہ ہے جادو ظاہر ف کیا یہ کہتے ہیں کہ

جاتے ہیں تو وہ لوگ جو کافر ہیں سچی بات کو جبکہ وہ انکے پاس آجاتی ہے کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا جادو ہے کیا وہ کہتے ہیں کہ

افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْــًٔـا ۭ هُوَ اَعْلَمُ

باندھ لیا ہے اسکو کہہ اگر باندھ لیا ہے میں نے اسکو پس نہیں مالک تم واسطے میرے اللہ کی طرف سے کچھ وہ جانتا ہے

اسکو اسنے اپنے دل سے بنا لیا ہے کہہ دیجئے اگر میں نے اسکو از خود بنا لیا ہے تو تم اللہ کے مقابلہ میں میرے کچھ بھی کام نہیں آسکتے

بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ

اس چیز کو کہ مشروع کرتے ہو تم بیچ اسکے کفایت کرے وہ گواہ درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور وہ ہے بخشنے والا

جن باتوں میں تم پڑتے ہو۔ وہ انکو خوب جانتا ہے میرے اور تمہارے درمیان وہ کافی گواہ ہے اور وہ بڑا بخشنے والا

الرَّحِيْمُ ۝٨ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ

مہربان ف کہہ نہیں ہوں میں نیا پیغمبروں سے اور نہیں جانتا ہیں جو کچھ کیا جاویگا

مہربان ہے کہہ دیجئے کہ میں کچھ انوکھا رسول نہیں ہوں اور مجھے کچھ معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائیگا

بِيْ وَلَا بِكُمْ ۭ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٩

ساتھ میرے اور نہ ساتھ تمہارے نہیں پیروی کرتا میں مگر اس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے طرف میری اور نہیں میں مگر ڈرانیوالا ظاہر ف

اور تمہارے ساتھ کیا میں تو صرف اسی بات کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے اور میں تو صاف صاف ڈرانیوالا ہوں

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ

کہہ کیا دیکھا ہے تم نے اگر ہووے یہ نزدیک اللہ کے سے اور کفر کیا تم نے ساتھ اسکے اور گواہی دی ایک شاہد

کہہ دیجئے کہ دیکھو تو۔ اگر (یہ کتاب) اللہ کی طرف سے ہو اور تم نے اس کا انکار کیا۔ اور بنی اسرائیل

مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَلٰي مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا

نے بنی اسرائیل میں سے اوپر مانند اسکی کے پس ایمان لایا وہ اور تکبر کیا تم نے تحقیق اللہ نہیں

میں سے ایک گواہ نے اسی طرح کی کتاب کی گواہی دی اور ایمان لے آیا اور تم نے غرور کا اظہار کیا تو زیادتی

يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠ۧ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ہدایت کرتا قوم ظالموں کو ف اور کہا ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے واسطے ان لوگوں کے ایمان لائے

اللہ ایسے نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا اور کافر ایمان والوں سے کہتے ہیں کہ اگر یہ دین

لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۭ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ

اگر ہوتا یہ دین بہتر نہ آگے نکل جاتے ہم سے طرف اسکے اور جو وقت کہ نہ راہ پائے ساتھ اسکے پس البتہ کہیں گے

بہتر ہوتا تو یہ اسکی طرف ہم سے پہلے نہ دوڑتے اور جب قرآن سے انکو ہدایت نصیب نہ ہوئی تو

هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝١١ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ

یہ جھوٹ ہے قدیم ف اور پہلے اس سے کتاب ہے موسیٰ کی پیشوا اور رحمت

اب کہیں گے کہ یہ پرانا جھوٹ ہے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ان کے لئے پیشوا اور سراسر رحمت تھی

وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ڰ وَ

اور یہ کتاب ہے سچا کرنے والی ہے اسکو بولی عربی تو کہ ڈراوے ان لوگوں کو ظلم کرتے ہیں اور

اور یہ کتاب جو اسکی تصدیق کرتی ہے عربی میں ہے تاکہ ظالم لوگوں کو متنبہ کرے اور

حل لغات ٭ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ بدع معنی میں ہے بدیع کے جس طرح خل معنی میں خلیل کے بدیع وہ جس کا کوئی مثل نہ ہو والمعنی ماکنت بدیعا من الرسل قادرا علی مالم یقدروا علیہ حتی اٰتیکم بکل ماتقترحونہ ٭ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ ۔ یہ جملہ حال ہے ضمیر سے جو کان کی خبر میں ہے اور ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی ان لوگوں کو مآل انجام کی کچھ فکر نہیں کسی نصیحت وفہمائش پر کان نہیں دھرتے بلکہ جب قرآن کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو اسے جادو کہہ کر ٹال دیتے ہیں۔

ف۲ یعنی اگر میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا اور کہتا کہ مجھے اسنے بھیجا ہے اور درحقیقت مجھے اللہ نے نہ بھیجا ہوتا تو اللہ تعالیٰ مجھے سخت سزا دیتا اور کوئی مجھے پناہ نہ دے سکتا۔ نہ تم نہ اور کوئی۔ هُوَ اَعْلَمُ الآیۃ اس قول سے انکو سخت ڈرایا اور رغبت بھی دلائی کہ باوجود اس انکار اور کفر کے اگر توبہ کروگے اور حق کی طرف رجوع لاؤ گے تو اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تم پر رحم کرے گا (ابن کثیر)

ف۳ اس آیت سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئندہ کا حال نہیں جانتے تھے اور عالم الغیب نہیں تھے۔ سب مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ اللہ کے نزدیک تمام جہان سے زیادہ ہے۔ پھر آپؐ سے بڑھ کر کون سچا ہوگا جس کی بات کا یقین کیا جائے گا جب کہ آپؐ ہی قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ میں غیب کی باتیں نہیں جانتا پھر وہ کون شخص ہے جو غیب جاننے کا دعویٰ کرے اور وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ کے واسطے پیشین گوئیاں کی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے ہوئی ہیں۔ یعنی بذریعہ وحی۔

ف۴ اس زمانہ میں عرب کے جاہل مشرک بنی اسرائیل کے علم وفضل سے مرعوب تھے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا چرچا ہوا تو مشرکین نے اس باب میں علمائے بنی اسرائیل کا عندیہ لینا چاہا غرض یہ تھی کہ وہ لوگ آپؐ کی تکذیب کردیں تو کہنے کو ایک بات ہاتھ آجائیگی کہ دیکھو اہل علم اور اہل کتاب بھی انکی باتوں کو جھوٹا کہتے ہیں مگر اس مقصد میں مشرکین ہمیشہ ناکام رہے خدا تعالیٰ نے ان ہی بنی اسرائیل کی زبانی تصدیق وتائید کرائی جیسا کہ ترمذی کتاب التفسیر میں ہے کہ عبداللہ بن سلام نے کہا کہ یہ آیت وَشَهِدَ شَاهِدٌ الخ میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ یہ عبداللہؓ ابن سلام مدینہ کے رہنے والے اور یہود کے بہت بڑے عالم تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو یہ اپنے باغ میں تھے آپؐ کی آمد کی خبر سنکر حاضر ہوئے۔ کہتے ہیں کہ جس وقت آپؐ کے چہرہ مبارک پر میری نگاہ پڑی اسی وقت بے ساختہ زبان سے نکلا اِنَّ هٰذَا الْوَجْهَ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ۔ کہ یہ چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں۔ بس میرے دل میں ایمان آگیا پھر میں نے قیامت کے آنے کی پہلی علامت معلوم کی۔ اور جنت کا پہلا کھانا کیا ہوگا اور اس کی کیا وجہ ہے کہ بچہ ماں کی شکل پر ہوتا ہے کوئی باپ کی۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا علامت قیامت ایک آگ ہے جو تمام کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائیگی۔ اور جنتیوں کا سب سے پہلا کھانا مچھلی کے جگر کا گوشت ہوگا۔ اور جب مرد عورت میں سے جسکو پہلے انزال ہوتا ہے اسی پر بچہ پیدا ہوتا ہے۔ عبداللہ ابن سلام نے کہا واقعی ان باتوں کا جواب نبی ہی دے سکتا ہے۔ اور مشرف باسلام ہوئے۔ رضی اللہ عنہ۔ موضح الفرقان وحدیث التفاسیر مختصہ

ف۵ کافر مومنوں کے حق میں کہنے لگے کہ اگر یہ قرآن اور دین اسلام اچھا ہوتا تو یہ لوگ یعنی بلالؓ عمارؓ صہیبؓ وخبابؓ وغیرہ غلام اور لونڈیاں جو مسکین اور رذیل ہیں ہم سے پہلے اسکو قبول نہ کرتے بلکہ ہم پہلے اختیار کرتے کیونکہ ہر عزت کے لائق ہم ہیں اس لئے کہ ہم رئیس ہیں۔ یہ اسلئے کہتے تھے کہ ہم پر اللہ کی مہربانی اور عنایت ہے اور کہتے تھے جو کوئی رئیس مالدار ہو اور دنیاوی عزت رکھے دینی امور میں بھی وہی پیشقدم ہوتا ہے اور یہ اعتقاد بالکل فاسد اور باطل ہے بلکہ دینی نعمت نفسانی کمالات اور روحانی قوت کے ساتھ حاصل ہوتی ہے۔ جو کوئی دنیا کی محبت چھوڑے اور اللہ کیطرف متوجہ ہو وہ شخص اس نعمت کے لائق ہے اور اہل سنت والجماعت نے کہا ہر قول وفعل جو صحابہؓ سے ثابت نہیں بدعت ہے۔ اگر یہ کام اچھا ہوتا پہلے اس پر صحابہ دوڑتے اور ضرور اس کام کو کرتے اسلئے کہ کوئی کام نہیں جو انسے رہ گیا ہو۔ سب سے پہلے وہی لوگ مقدم ہوئے۔ (ابن کثیر وفتح) شاہ صاحبؒ فرماگئے ہیں یعنی ہمیشہ کچھ لوگ ایسی باتیں بناتے چلے آئے ہیں شاید یہ جواب ہوگا وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ اور مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ کا۔

★ یہاں سے قدر محذوف ہے۔ سنو وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتَابُ مُوْسٰى اِمَامًا وَّرَحْمَةً۔ اماماً اور رحمۃً دونوں حال ہیں کتاب موسیٰ سے اور امام کے لغوی معنی پیش کے پہلے رکوع آیت وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ میں گزر چکے وہاں بھی دیکھو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ⑫ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

خوشخبری واسطے احسان کرنے والوں کے تحقیق جن لوگوں نے کہا کہ رب ہمارا اللہ ہے پھر قائم رہے اسی پر

نیکوکاروں کو خوشخبری دے بیشک وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس بات پر قائم رہے

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ⑬ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ

پس نہیں ڈر اوپر انکے اور نہ وہ غمگین ہونگے ف یہ لوگ ہیں رہنے والے بہشت کے ہمیشہ رہنے

تو انکو قطعًا کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے یہ لوگ جنتی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے

فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑭ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ

والے بیچ اسکے بدلہ ہے اسچیز کا کہ تھے وہ کرتے اور حکم کیا ہم نے آدمی کو ساتھ ماں باپ اپنے

(یہ) صلہ ہوگا انکے نیک اعمال کا جو وہ کیا کرتے تھے اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے

اِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ

کے احسان کرنا اٹھائے رکھا ہے اسکو ماں اسکی نے تکلیف سے اور جنا ہے اسکو تکلیف سے اور حمل اسکا اور دودھ چھڑانا

کی تاکید کی ہے اسکی ماں نے اسکو بڑی تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور بڑی تکلیف سے جنا۔ اور اس کے پیٹ میں رہنے اور دودھ

ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۚ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ

اسکا تیس مہینے ہیں یہاں تک کہ جب پہنچا جوانی اپنی کو اور پہنچا چالیس برس کو

چھوڑنے میں تیس مہینے ہوئے حتیٰ کہ جب وہ جوان ہو گیا اور چالیس سال کی عمر ہو گئی تو اسنے

قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى

کہا اے رب میرے توفیق دے مجھ کو یہ کہ شکر کروں میں نعمت تیری کا وہ جو انعام کی ہے تو نے اوپر میرے اور اوپر

کہا اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر

وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ

ماں باپ میرے کے اور یہ کہ عمل کروں میں نیک جو پسند کرے تو اسکو اور اصلاح کر واسطے میرے بیچ اولاد میری کے

کیں اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جو تجھے پسند ہوں اور میری اولاد کو میرے حق میں نیک بنا دے

اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ⑮ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ

تحقیق میں نے توبہ کی طرف تیرے اور تحقیق میں مسلمانوں سے ہوں ف یہ لوگ ہیں کہ قبول کرتے ہیں ہم ان سے

میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور تیرے فرمانبرداروں میں سے ہوں یہ وہ لوگ ہیں جنکے نیک عمل ہم

عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۗ

بہتر اسچیز کا کہ کیا انہوں نے اور درگذر کرتے ہیں ہم برائیوں انکی سے بیچ رہنے والوں بہشت کے

قبول کرتے ہیں اور انکی برائیوں سے درگذر کرتے ہیں یہ اہل بہشت ہوں گے

وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ⑯ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ

وعدہ سچا ہے جو تھے وہ وعدہ دیئے جاتے ف اور جس نے کہا واسطے ماں باپ اپنے

(یہ) سچا وعدہ جو انسے کیا گیا تھا اور وہ جس نے اپنے والدین سے کہا کہ میں

اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ

کے بیزار ہوں میں تم سے کیا تم وعدہ دیتے ہو مجھ کو یہ کہ نکالا جاؤں میں اور تحقیق گذر گئے ہیں بہت قرن پہلے مجھ سے

تم سے بیزار ہوں کیا مجھے تم ڈراتے ہو کہ میں (قبر سے دوبارہ) نکالا جاؤنگا اور مجھ سے پہلے کئی قومیں گذر چکی ہیں

منزل ۶

حل لغات

لہ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا

جزاء منصوب ہے عامل مقدر کی وجہ سے ای۔ یجزون جزاء ۔ لہ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا . کرہ مشقت اور اسمیں ایک لغت کرہ بفتح کاف بھی ہے۔ یعنی کُرہ اور کَرہ دونوں کے ایک معنی ہیں جسطرح فَقر اور فُقر ، ضَعف اور ضُعف ایک ہی معنی میں مستعمل ہوتے ہیں۔ مگر اہل لغت کہتے ہیں کہ کُرہ بالضم اسم ہے اور کَرہ بالفتح مصدر ہے لہ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ سفیان بن ثقفی نے کہا حضورﷺ! مجھکو ایسی بات بتا دیجئے کہ دین کے بارے میں وہی کفایت کرے فرمایا قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ (مشکوٰۃ ص۱۲) یعنی اس مضمون کو سمجھ کر اس پر پختہ ہو جا تمام دین اس میں حاصل ہے۔ تفصیل دیکھئے ص۷۶۲ پ۲۴

ف۲ پیٹ میں رہنا اور دودھ چھوڑنا تیس مہینے ہیں۔ لڑکا اگر قوی ہو تو اکیس ماہ میں دودھ چھوڑتا ہے اور نو ماہ میں حمل کے، یہ آیت کسی حال کا بیان نہیں۔ حضرت نے ماں باپ کے حق میں دعا نہیں کی۔ صدیق اکبرؓ چالیس برس کی عمر میں مسلمان ہوئے اور انکے ماں باپ بھی ہوئے۔ یہ بات اور کسی صحابی کو میسر نہیں ہوئی۔ لیکن باپ اسوقت نہیں مسلمان ہوا تو یہ احوال فرضی ہے یعنی سعادت مند لوگ ایسے ہوتے ہیں (موضح القرآن) حضرت علیؓ نے اس آیت سے دلیل پکڑی ہے کہ کمتر مدت حمل چھ مہینے ہیں۔ اس لئے کہ پوری مدت شیر خوارگی کی دو برس ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ۔ الآیہ یعنی مائیں دودھ پلائیں اپنی اولاد کو دو برس پورے اس کے لئے۔ جو چاہے کہ شیر خوارگی کی مدت پوری کرے اور سورہ لقمٰن میں فرمایا (وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ)۔ یعنی دودھ چھڑانا دو برس میں۔ پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کمتر مدت حمل کی اور زیادہ تر دودھ پلانے کی بیان فرمائی ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ماں کا حق باپ کے حق سے زیادہ ہے اس لئے کہ اس نے ہی اولاد کو پیٹ میں رکھا۔ پھر تکلیف سے جنا پھر مشقت اٹھا کر دودھ پلایا۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ اگر عورت نو ماہ میں بچہ جنے تو اکیس ماہ دودھ پلائے اور اگر چھ ماہ کے بعد جنے تو چوبیس ماہ پلائے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کوئی چالیس برس کی عمر کو پہنچے تو اس قسم کی دعائیں بہت مانگے اور نئے سرے سے توبہ کرے خدا کی طرف زیادہ راغب ہو۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ نیکبختی کے تین درجے ہیں۔ پہلا درجہ سعادت نفسانی۔ دوسرا بدنی تیسرا خارجی۔ نفسانی نیکبختی یہ ہے کہ بندے کا دل اللہ کی نعمتوں کے شکر میں مشغول رہے اور بدنی نیکبختی یہ ہے کہ بدن اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہو اور خارجی نیک بختی یہ ہے کہ اہل و اولاد نیک ہوں۔ سو چونکہ سعادت مندی کے یہی تین مرتبے ہیں تو اسواسطے اللہ نے انکو ترتیب وار بیان فرمایا۔ فتح و جامع و ابن کثیر و تفسیر کبیر۔ عابدین کا کہنا ہے کہ اولاد کی اصلاح و تربیت کے لئے والدین کو اس آیت کا ورد نہایت مفید ہے۔

ف۳ یعنی ایسے بندوں کی نیکیاں قبول اور گناہ معاف ہوتے ہیں اور انکا مقام اللہ کے سچے وعدہ کے موافق جنت میں ہے۔

★ یہاں ایک مضاف محذوف ہے ای مدۃ حملہ و فصالہ۔ فصال اور فصل دونوں کے معنے ہیں دودھ چھڑانے کے جیسطرح فطام اور فطم ہے فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ۔ محل میں نصب کے ہے کیونکہ ایک محذوف کے متعلق ہو کر حال واقع ہوا ہے۔ والتقدیر کائنین فی اصحاب الجنۃ و معدودین منہم۔ ★ وَعْدَ الصِّدْقِ مفعول مطلق ہے مؤکدہ کیونکہ نتقبل اور نتجاوز اصل میں خود وعدہ ہی ہے ★ اُفٍّ لَّكُمَا اُف ایکطرح کی آواز ہے جو آدمی سے اسوقت نکلتی ہے جب وہ کسی کو جھڑکتا ہے اور نام ہے فعل کا جس طرح ہیہات لک میں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَهُمَا يَسْتَغِيثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُوْلُ

اور وہ فریاد کرتے ہیں خدا سے اور کہتے ہیں اسکو وائے ہو تجھ کو ایمان لا تحقیق وعدہ اللہ کا سچ ہے پس کہتا ہے

اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ارے کم بخت، تو ایمان لے آ بلاشبہ اللہ کا وعدہ حق ہے تو وہ کہتا ہے کہ

مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ

نہیں یہ مگر کہانیاں پہلوں کی ف لوگ ہیں کہ ثابت ہوئی اوپر انکے

یہ اقوام ماضی کی کہانیاں ہیں یہ لوگ ہیں جن کے حق میں اللہ کی بات پوری ہوئی

الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۭ اِنَّهُمْ

بات عذاب کی بیچ امتوں کے کہ گذری پہلے انکے جنوں سے اور آدمیوں سے تحقیق وہ

منجملہ ان اقوام کے جو جن اور انس میں سے پہلے گذر چکی ہیں بیشک وہ خسارے میں

كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ

تھے زیاں پانے والے اور واسطے ہر ایک کے درجے ہیں اس چیز سے کہ عمل کیا انہوں نے اور تو کہ پورا کر دے انکو عمل انکے

رہیں گے اور ہر ایک کے لئے الگ الگ درجات ہیں انکے اعمال کی وجہ سے اور تاکہ انکے اعمال کا وہ انکو

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ

اور وہ نہیں ظلم کئے جاوینگے ف اور جس دن کہ روبرو لائے جاوینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے اوپر آگ کے کہا

پورا بدلہ دے اور ان پر ظلم نہ ہوگا اور جس دن کہ کافر آگ کے روبرو لائے جائیں گے (کہا جائیگا) تم اپنے مزے اپنی دنیا

اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ

جا چکا لے گئے تم ستھری چیزیں اپنی بیچ زندگانی دنیا کے اور فائدہ اٹھایا تم نے ساتھ انکے

کی زندگی میں اڑا چکے اور انکے بہرہ مند ہو چکے سو آج کے دن تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی

فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي

پس آج جزا دیے جاؤ گے عذاب رسوائی کا بسبب اسکے کہ تھے تم تکبر کرتے بیچ

اس وجہ سے کہ تم دنیا میں ناحق تکبر کیا کرتے تھے اور اس

الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ

زمین کے ساتھ ناحق کے اور بسبب اسکے کہ تھے تم فسق کرتے ف اور یاد کر بھائی عاد کے

وجہ سے کہ تم نافرمانی کرتے تھے اور یاد کرو عاد کے بھائی

اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ

کو یعنی ہود پیغمبر کو جس وقت کہ ڈرایا قوم اپنی کو بیچ احقاف کے یعنی ریگستان کے اور تحقیق گذرے تھے ڈرانے والے آگے اس کے سے

ہود کو جب کہ اس نے اپنی قوم کو احقاف میں متنبہ کیا اور اسکے پہلے اور پیچھے بہت سے ڈرانے والے گذر چکے کہ تم اللہ کے

وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ

اور پیچھے اسکے سے یہ کہ نہ عبادت کرو مگر اللہ کو تحقیق میں ڈرتا ہوں اوپر تمہارے عذاب

سوا کسی کی ہرگز عبادت نہ کرو میں ڈرتا ہوں کہ تمہیں قیامت کے بڑے

يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۲۱﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ

دن بڑے کے سے کہا انہوں نے کیا آیا ہے تو ہمارے پاس تو کہ پھیر دے ہمکو معبود ہمارے سے پس لے آ ہمارے پاس جسکی وعدہ دیتا

دن کا عذاب نہ ہو انہوں نے کہا کیا تو اسلئے ہمارے پاس آیا ہے کہ ہمکو ہمارے معبودوں سے پھیر دے۔ سو تو جس عذاب سے

حل لغات

لہ وَيْلَكَ. ویل اصل میں ایک کلمہ ہے جو بد دعا کے لیے وضع کیا گیا ہے اور اسکی مزید توضیح اور کہیں جگہ گزر چکی ہے عَذَابَ الْهُوْنِ. ہُون معنی میں ہے ہوان کے اور ہوان کہتے ہیں ذلت و حقارت کو ہے بِالْاَحْقَافِ. احقاف جمع ہے حقف کی اور حقف کہتے ہیں اس ریت کے ٹیلے کو جسمیں ایک طرح کا ٹیڑھا پن اور جھکاؤ ہو ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فـ۱ جب کہ اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے ساتھ احسان کرنے والوں اور انکے حق میں دعا کرنیوالوں اور ان کے لئے جو اللہ کے پاس کامیابی اور نجات ہے کا ذکر کیا یعنی سعادت مند اولاد کے مقابلہ میں بے ادب، نافرمان اور نالائق اولاد کا ذکر فرمایا کہ ماں باپ اسکو ایمان کی بات سمجھاتے ہیں وہ نہیں سمجھتا اور نہایت گستاخانہ خطاب کرکے ایذاء پہنچاتا ہے تو اس کی گستاخیوں پر ایک طرف اللہ سے فریاد کرتے اور دعا مانگتے ہیں کہ اسے قبول حق کی توفیق ملے اور دوسری طرف اس کو سمجھاتے ہیں کہ کم بخت تیرا ستیاناس اب بھی باز آ جا! دیکھ اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہے بعث بعد الموت کی خبر اسنے دی ہے۔ ضرور اپنے وقت پر پوری ہو کر رہے گی اسوقت تیرا یہ انکار رنگ لائے گا۔ آیت میں ہر وہ اولاد داخل ہے جو اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرے اور کفر پر اصرار کرے۔ ماں باپ کا کہنا نہ سنے

یا اللہ! میرے والدین کو بخشش دے اور میری اولاد سے دین متین کی خدمت لے! اے مولا! انکو دونوں جہاں کی خوبیاں عطا فرما اور حشر میں سب کو جنت الفردوس میں جمع فرما دے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ۔ (ابو عمار عبدالقہار غفرلہ بن الشیخ المحدث الهند مولانا عبدالوهاب صاحب رحمه الله ونور مرقده)

فـ۲ یعنی اعمال کے تفاوت کی وجہ سے اہل جنت کے کئی درجے ہیں اور اسی طرح اہل دوزخ کے بھی۔

فـ۳ جن لوگوں نے آخرت نہ چاہی فقط دنیا ہی چاہی ان کی نیکیوں کا بدلہ اسی دنیا میں مل چکا (موضح) ابو مجلزؒ نے کہا کہ کتنی لوگ قیامت کے دن اپنی نیکیوں کو نہیں پائیں گے انکو کہا جائیگا تم دنیا کی زندگی میں اپنی نعمتوں سے فائدہ اٹھا چکے۔ حضرت عمرؓ اکثر اچھے اچھے کھانے پینے سے پرہیز کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤں جنکو اللہ تعالیٰ جھڑکے گا کہ تم دنیا کی زندگی میں مزے لے چکے۔ امام احمدؒ نے روایت کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جابرؓ کے ہاتھ میں گوشت دیکھا تو پوچھا کہ یہ کیا ہے انہوں نے کہا گوشت ہے اسکو میرا جی چاہتا تھا حضرت عمرؓ نے کہا کیا جس چیز کو تیرا دل چاہے گا وہی خریدے گا کیا اس آیت سے تجھے خوف نہیں آتا۔ ایک دن حضرت عمرؓ نے پانی مانگا تو شربت لایا گیا فرمایا کہ یہ ہے تو مزے کا لیکن ایسا نہ ہو کہ قیامت کو اللہ تعالیٰ مجھ کو بھی یوں ہی فرمائے اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِیْ حَيٰوتِكُمُ الدُّنْيَا۔ یعنی تم اپنے مزے دنیا میں لوٹ چکے پس وہ شربت نہ پیا (مشکوٰۃ ص۴۴۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيْرٍ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ فِرَاشٌ قَدْ اَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهٖ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى اُمَّتِكَ فَاِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَقَالَ اَوَ فِيْ هٰذَا اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبٰتُهُمْ فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (مشکوٰۃ ص۴۴۷ متفق علیہ) کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بوریے پر لیٹے ہوئے ہیں اور ایک تکیہ تھا جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے اور آپ کی کمر میں بوریے کے نشان پڑ گئے تھے میں نے عرض کیا آپ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی امت کو آسودگی دے فارس و روم کے بادشاہ تو اللہ تعالیٰ کو پوجتے نہیں اور کس قدر آسودہ ہیں۔ فرمایا کہ اے ابن خطاب! تیرا خیال کہاں ہے؟ ان کو جو کچھ ملنا تھا وہ دنیا ہی میں مل چکا ہے۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سامنے افطاری کے وقت رنگ برنگ کے کھانے رکھے گئے فرمایا نبی علیہ الصلاۃ والسلام دنیا سے تشریف لے گئے اور ہمیشہ تکلیف میں زندگی بسر کی۔ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اسیطرح زندگی گزاری۔ مصعب بن عمیر و امیر حمزہ رضی اللہ عنہما جو مجھ سے بہتر تھے انکو کفن کے لئے پورا کپڑا بھی نہیں ملا صرف ایک چادر تھی جس سے سر ڈھانکتے تو پاؤں کھل جاتے اگر پاؤں ڈھانکتے تو سر کھل جاتا تھا آج ہمارے سامنے ایسے عمدہ کھانے رکھے ہوئے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم ان لوگوں میں سے ہو جائیں جنکی شان میں یہ آیت اتری ہے۔ پھر رونا شروع کر دیا اور اتنا روئے کہ کھانا بھی نہیں کھایا (خازن بغوی) یاد رہے مسلمان کتنا ہی مالدار ہو اس کو خدا کی یاد سے غافل نہ ہونا چاہیے آخرت کا فکر کرنا چاہیے۔ دین حق کی طرف توجہ نہ کرنا، دنیا کے مزے اڑانا اور ان میں غرق ہو جانا شیوۂ کفار ہے۔

---

۱ جب کوئی چیز ٹیڑھی ہو جاتی ہے تو احقوقف الشیء بولا کرتے ہیں۔ یہاں احقاف سے مراد وہ سرزمین جسمیں قوم عاد آباد تھی گ ولانذر نذیر کی جمع ہے

۲ نذیر کی اور نذیر یعنی میں ہے منذر کے ش اَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا۔ افک کہتے ہیں پھیرنے کو بولا کرتے ہیں افک عن رایہ ای صرفہ۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٢﴾ قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَأُبَلِّغُكُمْ
ہے ہمکو اگر ہے تو سچوں سے کہا سوائے اسکے نہیں کہ علم نزدیک اللہ کے ہے اور پہنچاتا ہوں میں
ہمیں ڈراتا ہے وہ لے آ اگر تو سچا ہے اس نے کہا کہ یہ خبر تو اللہ ہی کو ہے اور میں تو تمکو وہی کچھ پہنچاتا ہوں جو

مَّا أُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ أَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ
تمکو وہ چیز کہ بھیجا گیا ہوں میں ساتھ اسکے ولیکن دیکھتا ہوں میں تمکو ایک قوم ہو کہ جہالت کرتے ہو ف پس جب دیکھا اسکو
دیکر بھیجا گیا ہے لیکن میں تمکو جاہل قوم پاتا ہوں پھر جب انہوں نے عذاب

عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۚ بَلْ هُوَ
بادل سامنے آنے والا ہے جنگلوں انکے کو کہا انہوں نے یہ بادل ہے مینہ برسانے والا ہمکو بلکہ وہ
کو ابر کی صورت میں اپنے میدانوں کے سامنے آتے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔ نہیں بلکہ یہ تو وہ چیز

مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۖ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴿٢٤﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۭ
چیز ہے کہ جلدی کرتے تھے تم ساتھ اسکے آندھی بیچ اسکے عذاب ہے درد دینے والا ہلاک کرتی ہے ہر چیز کو
ہے جس کے لئے تم جلدی مچا رہے تھے۔ ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے (وہ آندھی کیا ہے) اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو برباد

بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوْا لَا يُرٰىٓ إِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۚ كَذٰلِكَ نَجْزِي
ساتھ حکم رب اپنے کے پس ہو گئے کہ نہ دکھائی دیتے تھے مگر گھر انکے اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم
کردیگی چنانچہ وہ ایسے ہو گئے کہ انکے گھروں کے سوا کچھ دکھائی نہ دیتا تھا اسی طرح ہم گناہ گاروں کو سزا دیا

الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ إِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا
قوم گناہگاروں کو ف۲ اور البتہ تحقیق دی تھی ہم نے انکو قدرت بیچ اسکے کہ نہ قدرت دی ہے تمکو بیچ اسکے اور کئے ہم نے
کرتے ہیں اور ہم نے قوم عاد کو ایسی باتوں کی قدرت بخشی تھی کہ تمکو ان باتوں کی قدرت نہیں دی

لَهُمْ سَمْعًا وَّأَبْصَارًا وَّأَفْئِدَةً ۖ فَمَآ أَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ
واسطے انکے کان اور آنکھیں اور دل پس نہ کفایت کیا ان سے کانوں انکے نے اور نہ
اور ہم نے انکو کان، آنکھیں اور دل دیئے مگر انکے کان، انکی آنکھیں اور انکے دل کسی کام نہ آئے

أَبْصَارُهُمْ وَلَآ أَفْئِدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ إِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِ
آنکھوں انکی نے اور نہ دلوں انکے نے کچھ جبوقت کہ تھے جھگڑا کرتے ساتھ نشانیوں
جب کہ انہوں نے اللہ کے حکموں کا انکار کیا اور جس چیز کی وہ ہنسی اڑایا

اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٢٦﴾ ع وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا
اللہ کے اور گھیر لیا انکو اس چیز نے کہ تھے ساتھ اسکے ٹھٹھا کرتے ف۳ اور البتہ تحقیق ہلاک کیں ہم نے جو کچھ
کرتے تھے وہ ان پر الٹ پڑی اور ہم نے تمہارے آس پاس کی

حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَلَوْلَا
گرد تمہارے تھیں بستیوں سے اور طرح طرح سے بیان کیں نشانیاں تو کہ وہ رجوع کریں پس کیوں نہ
بستیاں بھی غارت کر دیں اور طرح طرح سے اپنی قدرت کی نشانیاں بتلائی ہیں تاکہ وہ باز آئیں پھر کیوں نہ

نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۖ بَلْ ضَلُّوْا
مدد دی انکو ان لوگوں نے کہ پکڑے تھے سوائے اللہ کے واسطے تقرب کے معبود بلکہ راہ بھولے وہ
ان جنوں نے انکی مدد کی جن کو انہوں نے قرب حاصل کرنے کیلئے اللہ کے سوا معبود بنا رکھا تھا بلکہ وہ انکی نظروں سے

حل لغات

ل مَكَّنّٰا: رَأَوْهُ

عارضًا: رَأَوْهُ کی ضمیر سے حال ہے یا تعدنا کے مانکی طرف اور عارض کہتے ہیں اس ابر کو جو ابتداءً آسمان کے کناروں میں دیکھا جاتا ہے پھر پھیل کر سارے آسمان کو گھیر لیتا ہے۔ ۲ مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ، مستقبل معنے میں ہے متوجہ کے اور اودیہ جمع ہے وادی کی وادی کہتے ہیں میدان کو۔ ۳ مُمْطِرُنَا۔ اصل میں

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی ان کو یاد کرا ہود علیہ السلام کا قصہ کہ اس سے پہلے بھی ڈرانے والے گزرے تھے اور پیچھے بھی آئے اور ہود علیہ السلام نے انکو اس قول سے ڈرایا اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۔الآیۃ جامع اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے رسول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی ہے کہ اگر آپ کی قوم آپ کو جھٹلائے تو آپ اگلے پیغمبروں کے واقعات یاد کر لیجیے کہ انکو بھی انکی قوموں نے جھٹلایا۔ انہوں نے صبر کیا اور نہ ماننے والے گرفتار عذاب ہوئے اور یہ علم خدا ہی کو ہے کہ منکر قوم کس وقت دنیوی سزا کی مستوجب ہوتی ہے اور کس وقت تک اسے مہلت ملتی ہے۔

ف۲ بخاری و مسلم میں سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہنستے ہوئے صرف آپ تبسم فرماتے سو جس وقت بادل یا باؤ دیکھتے تو آپ کے چہرہ مبارک میں تغیر پہچانا جاتا۔ اور ایک روایت میں حضرت عائشہؓ نے کہا جب شدت سے باؤ چلتی تو آپ کہتے یا اللہ میں تجھ سے اس باؤ کی بھلائی مانگتا ہوں اور بھلائی اس چیز کی جو اس میں ہے۔ اور بھلائی اس کی جسکے واسطے یہ بھیجی گئی ہے اور پناہ مانگتا ہوں تیری اس کی برائی سے اور جو کچھ اس میں برائی ہے اس سے اور جس کے لئے بھیجی گئی ہے اس کی برائی سے بھی ترمذی کتاب التفسیر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے کَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى مَخِيْلَةً اَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ وَمَا اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا الآیۃ وہ کہتی ہیں جب ابر ہوتا تو نبی علیہ الصلاۃ والسلام ڈرتے اور گھبراتے۔ کبھی گھر میں جاتے ہیں کبھی باہر آتے ہیں میں نے عرض کیا کہ آپ ابر کو دیکھ کر خوف کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا کہ مجھ کو یہ خوف ہوا کرتا ہے کہ کہیں عذاب والا ابر نہ ہو جیسا کہ ایک قوم پر عذاب کا ابر آیا انہوں نے اسے دیکھ کر کہا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا۔ یعنی ہمارے واسطے بارش آئی ہے پھر اسمیں بجائے بارش کے آگ سانپ اور بچھو برسے۔ پس جب تک ابر رہتا ہے مجھ کو خوف رہتا ہے جب مینہ برسنے لگتا ہے تب اطمینان ہوتا ہے اور آپ یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا۔ خدایا اسے نفع دینے والا اور برسنے والا بنا۔ اور فی الحقیقت بندہ ہونے کی یہی شان ہے کہ انسان چاہے کتنے ہی بڑے مرتبہ والا ہو اور اللہ کا کتنا ہی پیارا اور افضل ہو تاہم گھمنڈ اور غرور نہ کرے اور بے فکر اور بے پرواہ نہ ہو اور ہمیشہ ڈرا ہوا اور رویا ہوا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ بڑی شان وعظمت والا ہے بڑا بے نیاز اور بے پرواہ ہے کسی کا کچھ دعوی اور زور اس پر نہیں ہے۔ کسی کی مجال نہیں کہ اسکے کسی بھی حکم میں کچھ دخل کر سکے یا دم مار سکے سبحانہ اعظم شانہ (احادیث التفاسیر وسلفیہ)

ف۳ ان کو دل کان اور آنکھ دیئے تھے یعنی دنیا کے کام میں عقلمند تھے وہ عقل نہ آئی جس میں آخرت بھلی ہو۔ موضح القرآن۔

★ تھا مطر ایانا کلمہ ای کو حذف کر کے مطر کو ضمیر متکلم کی طرف مضاف کر دیا۔ کہ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ ریح بدل ہے ما سے اور فیھا عذاب الیم صفت ہے ریح کی۔ ف تُدَمِّرُ تدمیر معنے میں ہے تہلکہ کے مشتق ہے دمر سے دمر مارنے اور دمار کہتے ہیں ہلاکت کو

ت اِتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً۔ اتخذوا کا پہلا مفعول محذوف یعنی ضمیر جو راجع ہے موصول کی طرف اور دوسرا مفعول الھۃ قربانا حال قربان اصل میں اس چیز کو کہتے ہیں جسکے ساتھ جناب الٰہی میں تقرب حاصل کیا جائے تقدیر عبارت یوں ہے اتخذوھم الھۃ حال کونہ متقربا بہا الی اللہ تعالیٰ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۲۸﴾ وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ

ان سے اور یہ ہے جھوٹ انکا اور جو تھے باندھ لیتے ف۱ اور جس وقت کہ پھیرلائے ہم طرف تیرے

اوجھل ہو گئے اور یہ ہے انکا جھوٹ اور وہ افترا جو یہ باندھتے ہیں اور جبکہ ہم نے آپکی طرف چند جنوں کو

نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا

جماعت جنوں میں سے سنتے تھے قرآن پس جب حاضر ہوئے اسکے پاس کہنے لگے

بھیجا کہ وہ قرآن سنیں سو جب وہ اس کے پاس آئے تو کہنے لگے کہ

أَنْصِتُوا ۖ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِينَ ﴿۲۹﴾ قَالُوا

آپس میں کہ چپکے رہو پس جب تمام ہوا پڑھنا پھر گئے طرف قوم اپنی کے ڈراتے ہوئے ف۲ کہا انہوں نے

چپ رہو پھر جب قرآن پڑھا جا چکا تو اپنی قوم کی طرف واپس گئے تاکہ انکو عذاب سے ڈرائیں انہوں نے کہا

يٰقَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا أُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا

اے قوم ہماری تحقیق سنی ہم نے ایک کتاب کہ اتاری گئی ہے پیچھے موسیٰ کے سچا کرنے والی اس چیز کو

کہ اے ہماری قوم! ہم نے ایک ایسی کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد اتاری گئی ہے جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے

بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلٰى طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿۳۰﴾ يٰقَوْمَنَا

کہ آگے اسکے ہے راہ دکھاتی ہے طرف خدائی اور طرف راہ سیدھی کی ف۳ اے قوم ہماری

حق کی طرف رہنمائی کرتی اور سیدھی راہ دکھاتی ہے اے ہماری قوم!

أَجِيبُوا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ

قبول کرو واسطے بلانے والے اللہ کے اور ایمان لاؤ ساتھ اسکے کہ بخشے گا واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور پناہ دیگا تم کو

اللہ کی طرف بلانے والے کی پکار سنو اور اس پر ایمان لے آؤ۔ اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں دردناک

مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿۳۱﴾ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ

عذاب درد دینے والے سے اور جو کوئی نہ مانے پکارنے والے اللہ کے کو پس نہیں عاجز کرنے والا

عذاب سے بچا لے گا اور جو اللہ کی طرف بلانے والے (کی بات) کو نہیں مانتا وہ زمین میں (خدا کو)

فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُونِهٖ أَوْلِيَاءُ ۚ أُولٰٓئِكَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ﴿۳۲﴾

بیچ زمین کے اور نہیں واسطے اسکے سوائے اسکے دوست یہ لوگ بیچ گمراہی ظاہر کے ف۴

عاجز نہیں کر سکتا اور نہ خدا کے علاوہ کوئی اسکا دوست ہو سکتا ہے یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللّٰهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ

کیا نہ دیکھا انہوں نے یہ اللہ جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور نہ تھکا

کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ وہ اللہ جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور انکے پیدا کرنے میں

بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى أَنْ يُّحْـِۧيَ الْمَوْتٰى ۚ بَلٰٓى إِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

ساتھ پیدا کرنے انکے کے قادر ہے اوپر اسکے کہ زندہ کرے مردوں کو نہیں بلکہ تحقیق وہ اوپر ہر چیز کے

ذرہ نہیں تھکا مردوں کے زندہ کرنے پر بھی قادر ہے بلکہ وہ ہر چیز پر قادر

قَدِيرٌ ﴿۳۳﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ ۭ أَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ

قادر ہے اور جس دن کہ روبرو کئے جاوینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے اوپر آگ کے کیا نہیں یہ حق

ہے اور جس دن کافروں کو آگ کے سامنے لایا جائیگا (انسے پوچھا جائیگا) کیا یہ برحق نہیں

حل لغات

ل۱ اَنْصِتُوْا معنی ہیں چپ ہو سکتو بولا کرتے ہیں انصت کلفظ و استنصت لہ اذا سکت

ل۲ وَلَمْ یَعْیَ بِخَلْقِهِنَّ۔ عی کہتے ہیں تھکنے اور کسی بات کی وجہ نہ سمجھانے کو بولا کرتے ہیں عییت بالامر اذا لم تعرف وجہہ اور اسی سے ہے افعیینا بالخلق الاول

ل۳ بِقٰدِرٍ محل میں رفع کے ہے کیونکہ انّ کی خبر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی جن کو اپنے سفارشی اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک کرنیوالے گمان کرتے تھے انہوں نے انکو ہلاکت سے کیوں نہ بچایا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ مشرک جنکی طرف اللہ تعالیٰ نے رسول بھیجے تھے انکا شرک یہی تھا کہ اپنے معبودوں کو اللہ کی بارگاہ میں نزدیک کرنیوالے اور سفارش کرنیوالے سمجھتے تھے باوجودا سکے کہ اپنا اور ان معبودوں کا خالق، رازق، مارنے جلانے والا اللہ تعالیٰ کو کہتے اور اقرار کرتے تھے کہ ہم انکی عبادت صرف اس واسطے کرتے ہیں کہ انکے وسیلے سے ہمکو قرب الٰہی حاصل ہو۔ سو اسی عقیدہ سے منع کرنے کیلئے سب پیغمبر مبعوث ہوئے اور یہی بڑا شرک ہے (فتح) یعنی جن معبودوں کی نسبت کہا کرتے تھے کہ ہم انکی عبادت یا ان کی پکار ونذرونیاز اس لئے کرتے ہیں کہ یہ اللہ کے نزدیک کردیں۔ بھلا بتاؤ وہ اس آئے وقت یعنی نزول عذاب میں کیوں کام نہ آئے۔ اب ذرا انکو بلایا ہوتا۔ ف۲ حضرتؐ نکلے تھے حج کے دنوں میں بشہر سے باہر نماز صبح پڑھنے لگے اپنے یاروں کے ساتھ اسوقت کتنے جن سُن گئے اور مسلمان ہوئے۔ پھر اپنی قوم کو جاکر کھایا۔ اس بار حضرتؐ سے نہیں ملے۔ پھر بہت لوگ مسلمان ہوکر ایک رات مکہ سے باہر آئے۔ حضرتؐ اکیلے باہر گئے سب نے قرآن سیکھا اور دین قبول کیا۔ سورہ جن میں انکی باتیں مفصل ہیں۔ اور جب سے حضرتؐ کو وحی آئی تب سے جنوں پر خبر آسمان کی بند ہوئی۔ انکو سبب معلوم نہ تھا۔ قرآن جب سنا تو جانا اسکا نزول ہوتا ہے اس سے خبر بند کی ہوا (موضح) مسند احمد میں حضرت زبیرؓ سے منقول ہے کہ یہ واقعہ نخلہ کا ہے۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت نماز عشاء ادا کررہے تھے۔ یہ سب جن آپ کے ارد گرد قرآن سننے کے لئے کھڑے ہوگئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ یہ نصیبین کے جن تھے۔ جو کہ یمن کا ایک گاؤں ہے وہاں اشراف جن بستے تھے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا درخت نے آپؐ کو خبر دی کہ جن آئے ہوئے ہیں اور آپؐ کا قرآن سن رہے ہیں۔ یہ واقعہ کئی بار ہوا۔ ایک بار ابن مسعودؓ بھی آپکے ہمراہ گئے تھے۔ ف۳ حضرت سلیمان علیہ السلام کے وقت سے جنوں میں توریت کا مشہور چلی آتی تھی (موضح) یہ آخر کلام جنوں کا ہے جنہوں نے قرآن شریف سنا تھا۔ فائدہ۔ جنوں کا وجود قرآن و حدیث اور سب سلف صالحین اور آئمہ دین رحمہم اللہ کے اجماع کے ساتھ ثابت ہے اور بہت بزرگوں کی جنوں سے ملاقات ہوئی ہے۔ اعمش رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمارے پاس ایک جن آیا کرتا تھا میں نے اس سے کہا کونسا کھانا مرغوب تر ہے۔ اس نے کہا چاول۔ میں چاول لایا دیکھا کہ لقمہ اٹھایا جاتا ہے اور کوئی اٹھانیوالا نظر نہیں آتا حافظ ابن کثیرؒ نے کہا اس قصہ کی اسناد میں نے اپنے شیخ حافظ ابوالحجاج پر عرض کی تو انہوں نے کہا یہ سند صحیح ہے۔ جنوں کا وجود قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ اس کا انکار بالاتفاق کفر ہے۔

ف۴ یہاں فرمایا اس کی بات مانو جو اللہ کی طرف بلا رہا ہے اور اسکی رسالت پر یقین کرو۔ جو گناہ کفر میں کرچکے ہو اسلام کی برکت سے سب معاف ہوجائیں گے آئندہ سے نیا کھاتہ شروع ہوگا لیکن یاد رہے کہ یہاں ذنوب کا ذکر ہے۔ حقوق العباد کا معاف ہونا اس سے نہیں نکلتا۔ ایمان نہ لانیوالا سمجھ لے کہ نہ خود بھاگ کر خدا کی مار سے بچ سکے نہ کوئی دوسرا بچا سکے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فی الارض کی قید پر لکھتے ہیں کہ شیاطین کو اوپر سے فرشتے ہانکتے ہیں تو زمین ہی کو بھاگتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ قَالَ جَاءَتْ مَلٰٓئِكَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا مَثَلُهٗ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَجَعَلَ فِيْهَا مَادُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَادُبَةِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْمَادُبَةِ فَقَالُوْا اَوِّلُوْهَا لَهٗ يَفْقَهْهَا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ (مشکوٰۃ عن بخاری)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے تھے۔ چند فرشتے آپ کے قریب آکر بیٹھے اور آپس میں کہنے لگے کہ ان کے واسطے ایک مثال ہے وہ مثال بیان کرو۔ ان میں سے بعضوں نے کہا یہ تو سوتے ہیں مثال کس لئے بیان کریں بعضوں نے کہا آنکھ سوتی ہے دل جاگتا ہے تب انہوں نے کہا ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان بنایا اور اسمیں دعوت کا سامان تیار کیا اور ایک شخص کو بھیجا کہ لوگوں کو بلا لائے۔ پس جو کوئی اس بلانے والے کا کہنا مان کر اسکے پیچھے چل دیا وہ مکان میں بھی پہنچا اور دعوت کا کھانا بھی کھایا۔ اور جو اس بلانیوالے کے پیچھے نہیں چلا اسکو نہ مکان میں جانا ملا نہ دعوت کا کھانا نصیب ہوا بعض فرشتوں نے کہا اس مثال کا مطلب کھولو۔ دوسروں نے کہا کہ گھر سے مراد جنت ہے اور بلانیوالے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پس جسنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانا وہی اللہ کا حکم بردار ہے اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہ مانا وہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے تابعدار اور نافرمان یا مومن اور کافر کی پہچان اسی سے ہے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بردار ہے تو مومن ورنہ نہیں۔

(حدیث التفاسیر وغیرہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۳۴

کہیں گے نہیں بلکہ حق ہے قسم رب ہمارے کی کہیگا حق تعالیٰ پس چکھو عذاب بسبب اسکے کہ تھے تم کفر کرتے ف

کہیں گے کیوں نہیں ہمارے رب کی قسم! حکم ہوگا پھر اپنے کفر کے بدلے (اب) عذاب کا مزہ چکھو

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ

پس صبر کر جیسا صبر کیا صاحب عزم کے نے پیغمبروں سے اور مت شتابی کر واسطے انکے

سو آپ صبر سے کام لیں جسطرح عالی ہمت رسولوں نے صبر کیا اور انکے معاملہ میں جلدی نہ کیجئے

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ

گویا وہ جس دن دیکھیں جو کچھ کہ وعدہ دیے جاتے ہیں نہیں ڈھیل کی انہوں نے مگر ایک ساعت

کیونکہ یہ لوگ جس دن اس چیز کو دیکھیں گے جسکا انسے وعدہ کیا جا رہا ہے تو انکو ایسا معلوم ہوگا گویا وہ دن میں ایک گھڑی بھر رہے

نَّهَارٍ ۭ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۳۵ ع

دن کی سے پہنچانا ہے پیغام کا پس نہیں ہلاک کیے جائیں گے مگر قوم فاسق فٹ

رہے تھے اس پیغام کا پہنچا دینا (آپ کا کام ہے) ۔ اب جو ہلاک کیے جائیں گے تو بدکار ہی ہوں گے

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مدینہ میں نازل ہوئی ۔ اسمیں اڑتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

سورہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اسمیں اڑتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع (کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا ہی مہربان ہے

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۱

جو لوگ کہ کافر ہوئے اور بند کیا انہوں نے راہ خدا کی سے بے راہ کر دیا خدا نے عملوں انکے کو

وہ لوگ کہ جنہوں نے کفر و انکار کا وطیرہ اختیار کیا اور (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکا انکے اعمال کو (اللہ نے) برباد کر دیا

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰي

اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے اور ایمان لائے ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی ہے اوپر

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کیے اور اس کتاب پر ایمان لائے جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ

مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اور وہ حق ہے پروردگار انکے سے دور کیں انسے برائیاں انکی اور سنوارا

علیہ وسلم پر نازل کی گئی ہے اور وہ ان کے رب کی طرف سے بھیجی ہے برحق ہے ۔ اللہ انکی برائیوں کو دور کر دیگا اور انکی

بَالَهُمْ ۲ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَ

حال انکا ف یہ اس واسطے کہ وہ لوگ کہ کافر ہوئے پیروی کی انہوں نے باطل کی اور

حالت اچھی کر دیگا یہ اس لیے ہے کہ جو کافر ہیں وہ تو باطل کی پیروی کرتے ہیں اور جو ایمان والے ہیں

اَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ

یہ کہ جو لوگ ایمان لائے پیروی کی انہوں نے حق کی پروردگار اپنے سے اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ

وہ اپنے رب کی طرف سے (آئی ہوئی) حق بات کا اتباع کرتے ہیں اللہ اسی طرح لوگوں سے انکے

ع ۹ ۳

حل لغات

لہ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ یہ جواب ہے شرط محذوف کا والتقدیر اذا کان عاقبة امر الكفرة ما ذكر فاصبر الخ.

کہ بَلٰغٌ خبر ہے مبتدا محذوف کی ای ہذا الذی وعظتم به كفاية في الموعظة.

کہ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ۔ بال کہتے ہیں حال اور شان کو بولا کرتے ہیں ما بال فلان ای ما حاله وما شانه

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ۱ یعنی اس دن کافروں کو کہا جائیگا اَلَیْسَ ھٰذَا بِالْحَقِّ۔ یعنی کیا یہ عذاب جو تم دیکھ رہے ہو ٹھیک نہیں۔ کیوں جی ہمارے وعدے اور دوزخ کے عذاب تو صحیح نکلے یا اب بھی شک و شبہ اور انکار و تکذیب ہے؟ اب سوائے اقرار کے کچھ نہ بن پڑے گا۔ جواب دیں گے کہ ہاں ہاں سب حق ہے جو کہا گیا وہی نکلا۔ قسم خدا کی ہمیں رتی برابر بھی شک نہیں جو کچھ دنیا میں حق والے موحدین پیش کرتے تھے سب سچ تھا۔ اللہ فرمائے گا اب ذرا پہلے کفر کا مزہ چکھو۔

ف ۲ پھر اپنے نبی کو تسلی دی کہ آپ کی قوم نے اگر آپ کو جھٹلایا یا قدر نہ کی، مخالفت، ایذا رسانی کے درپے ہے تو یہ کوئی نئی بات نہیں پہلے پیغمبروں کے مصائب و تکالیف کو سامنے رکھ کر صبر کرو کہ انہوں نے کس طرح صبر کیا۔ اسی طرح ہر حق والے کو صبر کرنا لازم ہے۔ صبر کا پھل اچھا ہے ظلم کا نتیجہ برا ہے۔ موضح میں ہے ڈھیل نہ پاتی تھی دنیا میں یعنی اب تو دیر سمجھتے ہیں کہ عذاب جلد کیوں نہیں آتا اس دن جانیں گے کہ بہت شتاب آیا دنیا میں ایک ہی گھڑی رہے یا عالم قبر کا رہنا ایک گھڑی معلوم ہوگا۔ یہ دستور ہے کہ گزری مدت تھوڑی معلوم ہوتی ہے۔

ف ۳ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اتارا گیا وہ قرآن شریف ہے اور شک نہیں اس پر کہ ایمان لانا واجب ہے اس سے قرآن کی بزرگی اور بلند مرتبہ پر تنبیہ ہے کہ ایمان اسوقت پورا ہوتا ہے جب قرآن پر یقین ہو اور بڑا رکن ایمان کا یہی ہے (فتح) شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں سب خلق کو تکلیف نہ تھی ایک شرع کی اس وقت سب جہان کو ایک حکم ہے اب سچا دین بھی یہی ہے اور کام بھلے برے مسلمان بھی کرتے ہیں اور کافر بھی لیکن سچا دین ماننے کو یہ قبولیت ہے کہ نیکی ثابت ہو اور برائی معاف۔ اور نہ ماننے کی یہ سزا ہے کہ نیکی برباد گناہ لازم، اور جامع ترمذی میں حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے کہ جس کو چھینک آئے وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اور سننے والا یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہے پھر چھینکنے والے کو چاہیے کہ اسکے جواب میں یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ کہے یعنی خدا تمہیں ہدایت دے تمہاری حالت سنوار دے۔ بال کے معنی دل، شان اور حالت کے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ﴿۳﴾ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ [۱]

واسطے ان لوگوں کے مثالیں انکی ف پس جب ملاقات کرو تم ان لوگوں کی کہ کافر ہوئے پس مارو گردنیں انکی

حالات بیان کرتا ہے سو جب تم ان لوگوں سے لڑو جنہوں نے وطیرۂ کفر اختیار کر رکھا ہو تو انکی گردنیں مارو

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّاۢ بَعْدُ وَاِمَّا

یہاں تک کہ جب چور کردو انکو پس محکم کرو قید کرنا پس یا احسان کیجیو پیچھے اسکے اور یا

یہاں تک کہ جب تم انکو خوب قتل کر چکو تو (باقیوں کو) اچھی طرح قید کر لو۔ بعد ازاں (بحالت امن میں) یا تو انپر احسان کر کے

فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۚ ذٰلِكَ ۛؕ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ

بدلہ لیجیو یہانتک کہ رکھ دیوے لڑائی بوجھ اپنے بات یہ ہے اور اگر چاہے اللہ البتہ بدلہ لیوے

چھوڑ دو یا فدیہ لیکر۔ جبتک کہ جنگ موقوف نہ ہو جائے (جہاد جاری رہے) یہ حکم ہوا اور اگر خدا چاہتا تو خود انسے بدلہ لے لیتا لیکن وہ

مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ

ان سے ولیکن تو کہ آزماوے بعضے تمہارے کو ساتھ بعض کے اور جو لوگ کہ مارے گئے بیچ راہ

تمکو ایک دوسرے کے ذریعے سے آزمانا چاہتا ہے اور وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں قتل کیے جاتے ہیں اللہ ان کے

اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۴﴾ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ﴿۵﴾ وَيُدْخِلُهُمُ

اللہ کے پس ہرگز نہ بے راہ کریگا عملوں انکے کو ف البتہ ہدایت کریگا انکو اور سنوارے گا حال انکے کو اور داخل کریگا انکو

انکے اعمال کو برباد نہیں کرتا اللہ انکو سیدھی راہ دکھائیگا اور انکی حالت سنوار دیگا اور انکو جنت میں

الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ﴿۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ

بہشت میں تعریف کردی اسکی واسطے انکے ف اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر مدد کرو تم دین خدا کے کی مدد کریگا تم کو

داخل کریگا جو انکو (انکے) پہلے سے بتا دی ہے۔ اے ایمان والو اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو تو وہ تمہاری مدد کریگا اور

وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴿۷﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۸﴾

اور ثابت کریگا قدموں تمہارے کو ف اور جو لوگ کہ کافر ہوئے پس گر پڑنا ہو واسطے انکے اور بے راہ کیا عملوں انکے کو

تمہارے پاؤں جمائے رکھیگا اور وہ لوگ جو کافر ہیں انکے لئے تباہی ہے اور اس نے انکے اعمال کو برباد کر دیا ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۹﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا

یہ بسبب اسکے ہے کہ مکروہ رکھا تھا انہوں نے اس چیز کو کہ نازل کی ہے خدا نے پس کھو دیے عمل انکے کیا پس نہ سیر کی انہوں نے

یہ اس لئے کہ انہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا جو اللہ نے نازل کی سو اسنے انکے اعمال کو ضائع کر دیا۔ کیا وہ ملک میں چلے

فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ

بیچ زمین کے پس دیکھیں کہ کیونکر ہوا انجام ان لوگوں کا کہ پہلے انسے تھے ہلاکی ڈالی

پھرے نہیں تاکہ وہ دیکھیں کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں انکا انجام کیسا ہوا اللہ نے انکو برباد کر دیا

اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ﴿۱۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ

اللہ نے اوپر انکے اور واسطے کافروں کے ہے مانند اسکی یہ بسبب اسکے ہے کہ اللہ کارساز ہے ان لوگوں کا

اور کافروں کی یہی حالت ہوا کرتی ہے کیونکہ وہ لوگ جو ایمان والے ہیں اللہ انکا حامی

اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ﴿۱۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کہ ایمان لائے اور یہ کہ جو کافر ہیں نہیں کارساز واسطے انکے ف تحقیق اللہ داخل کرتا ہے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے

ہے۔ اور کافروں کا کوئی کارساز نہیں بیشک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور

مع عند المتقدمین ۱۲

ع ۱ / ۵

حلِ لغات۔ [۱] فَضَرْبَ الرِّقَابِ۔ فضرب مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا ای فاضربوا ضرب الرقاب۔ یہ اصل میں تھا فاضربوا الرقاب ضربا۔ فعل فاعل کو حذف کر دیا اور مصدر کو مقدم کر کے اسے مفعول کی طرف مضاف کر دیا [۲] حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ۔ اثخنتموھم لیا گیا ہے ثخن سے اور ثخن کہتے ہیں غلظت اور ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ باطل شرک اور کفر ہے اور حق توحید اور ایمان ہے یعنی کافروں کے عمل اس واسطے ضائع کیئے کہ وہ جھوٹ کے پیچھے لگے شرک اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں میں رہے اور مومنوں کی برائیاں دور کیں اور ان کا حال سنوارا اسلیئے کہ وہ حق کے تابع ہوئے۔ اللہ کا حکم مانا توحید اور ایمان اختیار کیا نیک عمل کرتے رہے (فتح) یعنی جس طرح اُن دونوں فرقوں کافروں اور مومنوں کا حال بیان فرمایا اسیطرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے عملوں کا انجام بیان فرماتا ہے۔ ابن کثیرؒ **ف۲** اکثر سلف کا قول ہے کہ اماما کو اختیار ہے قتل کرے یا مال لے کر چھوڑ دے یا صفت احسان کے طور پر خلاص کرے یا قید رکھے۔ لَوْ یَشَآءُ اللّٰہُ کہہ کے فرما دیا اگر اللہ چاہتا تو ان سے بدلہ لیتا یعنی اس طور پر کہ بغیر لڑائی کے انکو ہلاک کر ڈالتا لیکن جہاد اس لئے مقرر کیا تاکہ مومنوں کو جھانٹے اور کافروں کو مٹا دے (جامع) پھر فرمایا لِیَبْلُوَکُمْ۔ یعنی کون جہاد میں قائم رہتا ہے کون بھاگتا ہے۔ تم کو شہادت اور جہاد کا ثواب دینا اور کافروں کو تمہارے ہاتھ سے عذاب کرانا منظور ہے۔ مومن کو ہر نیک کام کا ثواب پورا ملے گا۔ حضرت قتادہؒ نے کہا۔ یہ آیت اُحد کے دن اتری اور شہداء کو گناہوں کی معافی عذاب قبر اور قیامت کے دن گھبراہٹ سے نجات حاصل ہوگی۔

ف۳ یعنی جو لوگ اللہ کے راستے میں شہید ہوئے خواہ بظاہر یہاں کامیاب نظر نہ آتے ہوں لیکن حقیقۃً وہ کامیاب ہیں۔ اللہ انکے کام ضائع نہ کرے گا بلکہ انجام کار انکی محنت ٹھکانے لگائے گا انکو جنت کی طرف راہ دے گا اور آخرت کے تمام منازل و موقف میں انکا حال درست رہے گا۔ صحیح بخاری الابواب المظالم میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ہے۔ حَتّٰی اِذَا نُقُّوْا وَھُذِّبُوْا اُذِنَ لَھُمْ بِدُخُوْلِ الْجَنَّۃِ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَاَحَدُھُمْ بِمَسْکَنِہٖ فِی الْجَنَّۃِ اَدَلُّ مِنْہُ بِمَسْکَنِہٖ کَانَ فِی الدُّنْیَا۔ یعنی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب لوگوں کو حساب و کتاب سے یا تکلیفوں سے پاک صاف ہونے کے بعد جنت میں داخل ہونے کا حکم ملے گا تو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ لوگ جنت میں اپنے اپنے مقام اور گھر کو اس سے بھی زیادہ پہچانتے ہیں جسطرح دنیا میں اپنے اپنے مکانوں کو پہچانتے تھے۔ یعنی خود بخود اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہر ایک کو معلوم ہو جائیگا کہ میرا مکان یہ ہے۔ حدیث الشفا سے پیر وغیرہ۔

ف۴ اللہ چاہے تو آپ ہی کافروں کو مسلمان کر ڈالے پر یہ بھی منظور نہیں۔ جانچنا منظور ہے سو بندے کی طرف سے کہ بانسبتی اور اللہ کی طرف سے کام بنانا (موضح) اور اس امر کا بیان صـ۲۱ و ۳۳۶ میں بھی لکھا گیا ہے۔ یعنی یہ کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرتے ہیں یعنی دین کے کاموں میں مضبوط اور پکے ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ انکی مدد کرتا ہے یعنی دشمنوں پر فتح دیتا ہے اور دنیا کی شوکت اور سامان بھی ان کو بہت حاصل ہو جاتا ہے۔

ف۵ اس آیت میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ناصر و ولی ہے مومنوں کا اور کافروں کا کوئی ناصر نہیں جو ان سے عذاب الٰہی کو دفع کرے۔ رأس المشرکین ابو سفیان صخر بن حرب نے جنگ احد میں بڑے فخریہ لہجہ میں کہا تھا اُعْلُ ھُبَلُ کہ ہمارے بڑے پیر ہبل کا بول بالا ہو نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے صحابہؓ سے فرمایا تم اس کے جواب میں کہو اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ۔ یعنی اللہ ہی کا بول بالا ہے جو سب سے زیادہ بلندی والا اور عزت و بزرگی والا ہے۔ پھر ابو سفیان نے کہا لَنَا عُزّٰی وَلَا عُزّٰی لَکُمْ۔ ہم عزّٰی کے پجاری ہیں تمہارا کوئی عزّٰی نہیں۔ یعنی تم کسی پیر فقیر کو نہیں پوجتے تو بے پیرے ہو۔ اس کے جواب میں آپؐ نے کہلوایا اَللّٰہُ مَوْلٰنَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ۔ ہم اللہ کے ماننے والے ہیں تم خدا کے منکر ہو یعنی اللہ ہمارا حامی و ناصر ہے تمہارا کوئی ناصر نہیں جیسا کہ آجکل قبر پرست اور پیر پرست موحدین کو سمجھتے ہیں کہ تم کسی پیر فقیر کی نذر و نیاز نہیں کرتے چڑھاوا نہیں چڑھاتے منتیں نہیں مانتے گیارہویں ستر ہویں نہیں کرتے لہذا تم اولیاء اللہ و بزرگان دین کے منکر ہو۔ بس یہی مقصد ابو سفیان کے اس کلام بے لگام کا تھا جو اس نے صحابہ کرامؓ سے کہا۔ اس آیت میں مولیٰ سے مراد حامی و ناصر ہے اور یہ آیت ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ مَوْلٰىھُمُ الْحَقِّ کے مخالف و منافی نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں مولیٰ بمعنی مالک ہے۔ بمعنی ناصر نہیں۔

کاڑھے پن کو۔ غلیظ چیز کو شئی ثخین کہتے ہیں۔ اثخان کے معنی ہیں اغلاظ کے والمعنی اغلظتموھم یعنی انپر خوب سختی کرو۔ ۲ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ۔ وثاق بالفتح اور وثاق بالکسر دونوں کے ایک معنی ہیں۔ یعنی وہ چیز جس سے کوئی چیز باندھی جائے ۳ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً۔ منا اور فداء دونوں مفعول مطلق ہیں فعل محذوف کے ای تمنون منا و تفدون فداء ۴ حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَھَا۔ حتی متعلق ہے اثخنتموھم یا شدوا کے اوزار الحرب سے مراد ہیں آلات جنگ جیسے ہتھیار، گھوڑے وغیرہ پھر وضع کی نسبت حرب کی طرف اضافت مجازی ہے یعنی حرب سے اہل حرب مراد ہیں جسطرح وسئل القریۃ میں ۵ لَا مَوْلٰی لَھُمْ۔ یہاں مولیٰ کے معنی ناصر و مددگار کے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ وَالَّذِيْنَ

اور عمل کئے اچھے (یعنی قرآن و حدیث کے مطابق) بہشتوں میں چلتی ہیں نیچے انکے سے نہریں اور جو لوگ کہ

انہوں نے نیک عمل کئے۔ ایسے باغوں میں داخل کریگا۔ جنکے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ لوگ

كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ⑫

کافر ہوئے فائدہ اٹھاتے ہیں اور کھاتے ہیں جیساکہ کھاتے ہیں چارپائے اور آگ جگہ رہنے کی واسطے انکے ہے

جو کافر ہیں وہ (دنیا میں) عیش کر رہے ہیں اور اس طرح کھاتے ہیں جسطرح چوپائے کھاتے ہیں اور آگ انکا ٹھکانا ہے

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ

اور بہت بستیاں تھیں کہ وہ سخت تھیں قوت میں بستی تیری سے جس نے نکال دیا تجھ کو

اور بہت سی بستیاں تھیں جو آپ کی اس بستی سے جسکے رہنے والوں نے آپ کو گھر سے نکال دیا۔ زور قوت میں

اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ⑬ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ

ہلاک کیا ہم نے انکو پس نہ ہوا مدد دینے والا واسطے انکے کیا پس جو شخص کہ ہے اوپر دلیل کے پروردگار اپنے سے

کہیں زیادہ تھیں جنکے انکو برباد کر دیا سو کوئی انکا مددگار نہ ہوا۔ بھلا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے واضح راستہ پر ہو کیا اس شخص کے برابر

كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ ⑭ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ

مانند اس شخص کے کہ زینت دیا گیا واسطے اسکے برا عمل اسکا اور پیروی کی انہوں نے خواہشوں اپنی کی صفت اس بہشت کے کہ وعدہ کئے گئے

ہو سکتا ہے جسکو اپنے برے عمل بھلے معلوم ہوتے ہیں اور وہ اپنی خواہشوں پر چلتے ہیں وہ بہشت کہ جسکا پرہیزگاروں سے وعدہ

الْمُتَّقُوْنَ ۭ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّاۗءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ

ہیں پرہیزگار بیچ اسکے نہریں ہیں پانی سے بن بگڑا ہوا اور نہریں ہیں دودھ کی کہ نہ بدلا گیا

کیا گیا ہے ایسی ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں رواں ہیں جسمیں کبھی بو نہ ہو اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ نہ بدلے

طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ڬ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ

مزہ انکا اور نہریں ہیں شراب کی مزہ دینے والی واسطے پینے والوں کے اور نہریں ہیں شہد صاف کئے گئے کی

اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کو مزیدار معلوم ہوں اور ایسے شہد کی نہریں جو صاف ہوگا

وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي

اور واسطے انکے بیچ اسکے ہر طرح کے میوے اور بخشش رب انکے سے کیا وہ مانند اس شخص کے ہے ہمیشہ رہنے والا

اور انکو وہاں ہر قسم کا میوہ میسر آئے گا اور انکے رب کی طرف سے انکی سب لغزشیں معاف کردی جائینگی۔ کیا یہ لوگ انکے برابر

النَّارِ وَسُقُوْا مَاۗءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاۗءَهُمْ ⑮ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ

آگ میں اور پلائے جائیں گے پانی گرم پس کاٹ ڈالے گا انتڑیاں انکی کو اور بعض انمیں سے وہ شخص ہے کہ سنتا ہے طرف تیرے

ہوں گے جو ہمیشہ آگ میں رہیں گے اور انکو کھولتا ہوا پانی پلایا جائیگا جو انکی آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا۔ اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو ظاہر میں

حَتّٰٓي اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ

یہانتک کہ جب باہر نکلتے ہیں تیرے پاس سے کہتے ہیں واسطے ان لوگوں کے کہ دیے گئے علم کیا کہا تھا

آپ کی طرف کان لگا کر رہتے ہیں یہاں تک کہ جب آپ کے پاس سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں تو ان لوگوں سے جن کو علم دیا گیا ہے

اٰنِفًا ۣ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ ⑯

ابھی یہی لوگ ہیں کہ مہر کی ہے اللہ نے اوپر دلوں انکے کے اور پیروی کی انہوں نے خواہش اپنی کی

پوچھتے ہیں کہ آپ نے ابھی کیا کہا تھا یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے دلوں پہ اللہ نے مہر لگا دی ہے اور وہ اپنی خواہشات پہ چلتے رہا

حل لغات ؎ مَثَلُ الْجَنَّةِ۔ مثل الجنۃ مبتدا ہے اور خبر محذوف ای مثل الجنۃ ما تسمعون۔ اور فیہا انہار الگ جملہ چلا اور ممکن ہے کہ مثل الجنۃ مبتدا اور فیہا انہار خبر ہو۔ ؎ مِنْ مَّاۗءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ۔ آسن کے معنی ہیں متغیر کے بولا کرتے ہیں اَسَنَ الماء یا سِنُ فہو اٰسن ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی حلال وحرام میں تمیز نہیں کرتے اور نہ زیادتی کمی غذا کا اندازہ کرتے ہیں۔ نہ کھانے سے پہلے بسم اللہ کہتے ہیں نہ پیچھے شکر بجا لاتے ہیں اجانع (جانور) سا کھانا یعنی حرص سے اور مسلمان کھاویں دفع حاجت کو (موضح) یعنی کافر کو حلال حرام کی کچھ تمیز نہیں پیٹ بھرنا مقصود ہے۔ حدیث میں ہے مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔ جزا کے دن اپنے اسی کفر کی پاداش میں انکے لیے گوناگوں سزائیں ہیں۔
(ابو بکر غفا محمد غفر اللہ لہ)

ف۲ یعنی دوسری قوموں کو جو زور وطاقت میں مکہ والوں سے کہیں بڑھ کر تھیں ہم نے تباہ کر چھوڑا اور کوئی انکی مدد کو نہ پہنچا پھر یہ کس بات پر اتراتے ہیں (موضح القرآن)

ف۳ یعنی ایک شخص نہایت شرح صدر اور فہم وبصیرت کے ساتھ سچائی کی صاف اور سیدھی سڑک پر بے کھٹکے چلا جا رہا ہے اور دوسرا اندھیرے میں پڑا ٹھوکریں کھاتا ہے جسکو سیاہ وسفید یا نیک وبد کی کوئی تمیز نہیں حتیٰ کہ اپنی بے تمیزی سے برائی کو بھلائی سمجھتا ہے اور خواہشات کی پیروی میں اندھا ہو رہا ہے۔ کیا ان دونوں کا مرتبہ اور انجام برابر ہو جائے گا؟ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ حق تعالیٰ کی شان حکمت وعدل کے منافی نہیں ہے۔ موضح القرآن۔

ف۴ وہاں کی شراب بامزہ ہے جیسے یہاں کی بے مزہ۔ بہشت میں ہر کسی کے گھر میں چار نہریں مقرر ہیں اور بعضوں کو زیادہ۔ موضح القرآن معاویہ بن حیدہؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے بہشت میں دودھ کا دریا ہے، پانی کا، شہد کا اور شراب کا ابھی تک ان دریاؤں سے نہریں نہیں نکالی گئیں۔ اور صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مانگو اللہ تعالیٰ سے تو فردوس مانگو اسلئے کہ وہ بہشت کے درمیان میں ہے اور سب بہشتوں سے بلند ہے اس سے بہشت کی نہریں نکلتی ہیں اور اسکے اوپر رحمان کا عرش ہے۔ یعنی یہ لوگ جنکا مرتبہ بیان ہوا کہ بہشت میں انکو ایسی نعمتیں ملیں گی کیا یہ لوگ ایسے ہیں جیسے ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے۔ یعنی یہ دونوں برابر نہیں ایک جنت کے بلند درجات میں ہے اور ایک آگ کے طبقوں میں نیچے (ابن کثیر) بہشت کی نعمتیں بیان کر کے اسکے بعد بخشش اور معافی کا بیان ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ سب نعمتوں سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے اور آئندہ خفگی کا اندیشہ نہ رہے چنانچہ ترمذی جلد دوم باب رویۃ الرب میں ابو سعید خدریؓ سے مرفوعاً روایت ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ مَا لَنَا لَا نَرْضٰی وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ فَیَقُوْلُ اَنَا اُعْطِیْکُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ اُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْکُمْ اَبَدًا۔ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ جنت والوں کو پکارے گا وہ عرض کریں گے ہاں اے رب ہمارے ہم حاضر ہیں کیا حکم ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم راضی بھی ہو گئے؟ وہ عرض کریں گے کہ بھلا ہم راضی کیوں نہ ہوتے جبکہ تو نے ہم کو ایسی نعمتیں دیں جو کسی کو بھی نہ دیں اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ میں تم کو اس سے افضل نعمت دونگا اور وہ یہ ہے کہ میں نے اپنی رضا مندی تمہارے لیے حلال کر دی اب میں تم پر خفا نہ ہونگا (حدیث التفاسیر وغیرہ)
(اے اللہ ہم کو بھی اپنے ایسے لوگوں میں سے کر دے (آمین))

ف۵ یعنی انکو پیغمبر کے کلام سے تسلی نہیں ہوتی دوسرے علم والوں سے پوچھ کر تسلی کرتے ہیں۔ خاک پڑے ایسے بیوقوفوں پر جب قرآن وحدیث مل جائے تو پھر کسی کا کلام دیکھنے سننے کی ضرورت نہیں اگر تمام جہان کے مولوی ملاں، فقیہ، امام، پیر و مرشد ایک طرف ہوں اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف تو جو سچا مسلمان ہے وہ فرمودہ رسولؐ کو بسر وچشم منظور کریگا اور سب کے کلام کو چھوڑ دیگا۔ یہ آیت ان مقلدوں پر بھی صادق آتی ہے جو آیت قرآنی وحدیث نبوی دیکھ کر بھی اس پر عمل نہیں کرتے اپنے مذہب وخواہش پر اڑے رہتے ہیں۔

★ واسن اللبن اذا لم یتغیر زمانٌ بغیر طعمہ۔ لہ ومن عسلٍ مصفّی۔ مُصفّیٰ مفعول کا صیغہ ہے صفا یصفو سے یعنی وہ شہد جسمیں موم وغیرہ کی ملونی نہ ہو۔
لہ سُقُوا ماضی مجہول کا صیغہ ہے اصل میں تھا سُقِیُوا یا کا ضمہ ما قبل کو دیا اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے اسے حذف کر دیا۔
لہ فَقَطَّعَ اَمْعَاءَھُمْ۔ امعاء جمع ہے معی کی اور معی کہتے ہیں انتڑی کو۔
لہ ماذا قال آنفًا۔ آنفا معنی میں ہے الساعۃ کے مشتق انف الشئی اذا تقدم قبل سے پھر یہ ظرف واقع ہوا ہے یا ضمیر سے حال۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿١٧﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ

اور جن لوگوں نے راہ پائی زیادہ دی انکو ہدایت اور دی انکو پرہیزگاری انکی ولے پس نہیں انتظار کرتے

اور وہ لوگ جو برسر ہدایت ہیں خدا ان کو اور زیادہ ہدایت سے بہرہ مند کرتا ہے اور انکو پرہیزگاری عطا کرتا ہے۔ پھر کیا وہ صرف قیامت کے

اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ

مگر قیامت کا یہ کہ آوے انکے پاس ناگہاں پس تحقیق آ گئیں نشانیاں اسکی پس کہاں سے ہوگا واسطے ان کے

منتظر ہیں جو ان پر ناگہاں آ پڑے سو اس کی نشانیاں آ چکی ہیں پھر جب وہ ان کے روبرو آ جائے گی

اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿١٨﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ

جب آوے گی انکے پاس نصیحت انکی ولے پس جان تو یہ کہ نہیں معبود مگر اللہ اور بخشش مانگ

تو ان کے لئے نصیحت حاصل کرنا کیسے ممکن ہوگا۔ آپ یقین رکھئے سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور اپنی لغزشوں کی

لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَ

واسطے گناہ اپنے کے اور واسطے ایمان والوں کے اور ایمان والیوں کے اور اللہ جانتا ہے جگہ پھرنے تمہارے کی اور

معافی مانگتے رہئے اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کے لئے بھی اور اللہ کو تمہارے چلنے پھرنے کی جگہ اور تمہارا ٹھکانا

مَثْوٰىكُمْ ﴿١٩﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ ع ٢

جگہ رہنے تمہارے کی ولے اور کہتے ہیں وہ لوگ کہ ایمان لائے کیوں نہیں اتاری جاتی کوئی سورت یعنی جہاد کی پس جب

خوب معلوم ہے۔ اور ایمان والے کہتے ہیں کہ (جہاد کے بارے میں کوئی) سورت کیوں نازل نہیں ہوئی پھر جب ایسی سورت

اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ

اتاری جاویگی سورت ثابت اور ذکر کیا جاوے بیچ اسکے لڑائی کا دیکھے گا تو ان لوگوں کو بیچ

نازل ہوتی ہے جس میں جہاد کا ذکر ہو تو آپ لوگوں کو دیکھتے ہیں جن کے دلوں میں نفاق کا روگ ہے

قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ

دلوں انکے کے بیماری ہے دیکھتے ہیں طرف تیرے جیسا دیکھنا ہو وہ شخص کہ بیہوشی آتی ہے اوپر اس کے موت سے

کہ وہ آپ کی طرف اس شخص کی طرح دیکھتے ہیں جس پہ موت کی بے ہوشی طاری ہو۔ سو ان کی

فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿٢٠﴾ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۚ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۚ فَلَوْ

پس وائے ہو واسطے انکے ولے مطلب انکا فرمانبرداری ہے اور قول معروف یعنی معقول بات پس جب مقرر ہوا حکم پس اگر

کم بختی آ رہی ہے فرمانبرداری کرنا چاہئے اور اچھی بات کہنا چاہئے پس جب جنگ کی بات طے ہو جائے تو اگر اللہ کو

صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿٢١﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ

سچ بولیں اللہ سے البتہ ہوتے بہتر واسطے انکے ولے پس کیا ہو تم نزدیک اس بات کے کہ والی ہو تم حاکم کے یہ کہ

سچے رہیں تو انکے لئے بہت بہتر ہو پھر تم سے یہ بھی توقع ہے کہ اگر تم کو حاکم بنا دیا جائے

تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ

فساد کرو بیچ زمین کے اور کاٹو قرابتیں اپنی ولے یہ لوگ ہیں جن کو لعنت کی ہے

تو تم ملک میں فساد برپا کر دو اور اپنے رشتے ناطے توڑ ڈالو یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت

اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰىٓ اَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى

انکو اللہ نے پس بہرہ کر دیا انکو اور اندھا کر دیا آنکھوں انکی کو کیا پس نہیں فکر کرتے بیچ قرآن کے کیا اوپر

کی سو اللہ نے انکو بہرہ اور انکی آنکھوں کو اندھا کر دیا پھر کیا یہ لوگ قرآن میں تدبر نہیں کرتے یا انکے

حل لغات ۱؎ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ: متقلب سے مراد ہے دنیا اور مثویٰ سے آخرت ۲؎ فَاَوْلٰى لَهُمْ: اَوْلٰی افعل التفضیل کا صیغہ ہے ولی سے اور ولی معنی میں ہے قرب کے مگر صحیح یہ ہے کہ اَوْلٰی ماخوذ ہے ویل سے ہے کو لام کے بعد جگہ دی اور اس کے معنی بد دعا کے ہیں ۳؎ طَاعَةٌ مبتدا ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے اثر پایا اور گناہوں سے بچکر چلنے لگے (موضح) یہ آیت دلیل ہے ایمان کے گھٹنے بڑھنے پر۔ آل عمران ع۱۸ ۔ توبہ ع۱۵ ۔ احزاب ع۲ ۔ فتح ع۱ ۔ مدثر ع۱ میں بھی اسی مضمون کی آیتیں ہیں۔ ارشاد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم ہے لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ یعنی مومن نہ ہوگا جب تک اپنے بھائی مسلمان کا ویسا ہی بھلا نہ چاہے جیسا اپنا چاہتا ہے۔ نیز فرمایا آپ نے لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔ جبتک میری محبت اولاد، والدین اور تمام جہان والوں سے زیادہ نہ ہوگی تب تک وہ ایماندار نہیں **ف۲** بڑی نشانی قیامت کی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا ہونا ہے۔ سب نبی راہ دیکھتے تھے خاتم النبیین کی جب وہ آچکے قیامت ہی باقی رہی۔ موضح **ف۳** ہر ایک کا ذنب (گناہ) اسکے مرتبہ کے موافق ہوتا ہے۔ کسی کام کا بہت اچھا پہلو چھوڑکر کم اچھا پہلو اختیار کرنا گو وہ حدود جواز و استحسان میں ہو بعض اوقات مقربین میں ذنب (گناہ) سمجھا جاتا ہے۔ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ کے یہی معنی ہیں۔ حدیث میں ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم دن میں سو سو بار استغفار فرماتے تھے۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں یعنی جتنے پردوں میں پھروگے پھر بہشت یا دوزخ میں پہنچوگے جو تمہارا اصلی گھر ہے (موضح القرآن) کہا امام ابن تیمیہؒ نے کہ انبیاء جس چیز کی خبر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف بتلاتے ہیں اور جو پیغام اللہ کے بندوں کو پہنچاتے ہیں اس میں معصوم ہیں خطاً نہیں کرتے۔ اس مسئلہ میں تمام امت کا اتفاق ہے۔ اسی واسطے جو کچھ وہ اللہ کے طرف سے لائے ہیں اسپر ایمان لانا واجب ہے۔ اور سوائے پیغمبروں کے اور لوگ انبیاء کی طرح پر معصوم نہیں اگرچہ اولیاء اللہ ہوں۔ اسی واسطے فقہاء کا اتفاق ہے کہ جو کوئی کسی پیغمبر کو گالی دیوے وہ قتل کیا جائے اور سوائے پیغمبر کے اور کسی کو گالی دینیوالا قتل نہیں کیا جاتا۔ اور یہ عصمت جو انبیاء کے لیئے ثابت ہے اسی سے نبوت اور رسالت کا مقصود حاصل ہوتا ہے۔ اور اللہ کے احکام پہنچانے کے سوا اور باتوں میں معصوم ہیں یا نہیں سو اس مسئلہ میں اختلاف ہے جمہور کا قول یہ ہے کہ گناہ پر ثابت رہنے سے محفوظ ہیں۔ چھوٹا گناہ ہو یا بڑا اگر ان سے صادر بھی ہو جائے تو اسپر قائم نہیں رہتے اس سے پاک کیے جاتے ہیں اور یہی قول موافق اقوال سلف کے ہے اور قرآن وحدیث کے نصوص بھی اسی پر دلالت کرتے ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق میں دن میں ستر بار اللہ سے بخشش مانگتا ہوں اور ایک روایت میں ہے ستر بار سے بھی زیادہ مانگتا ہوں۔ اور بہت حدیثوں میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے لئے اور امت کے لیے بخشش مانگا کرتے تھے۔ اور لوگوں کو استغفار کرنے کی ترغیب دلاتے تھے۔ (فتح)

ف۴ یعنی ایسی سورت جسمیں جہاد کی اجازت ہو محکمہ یعنی پکے تلے احکام پر مشتمل ہے جو غیر منسوخ ہیں اور ٹھیک اپنے وقت پر اترتے ہیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ مسلمان سورت مانگتے تھے یعنی کافروں کی ایذاء سے عاجز ہو کر آرزو کرتے کہ اللہ جہاد کا حکم دے تو جو ہم سے ہو سکے کر گزریں۔ جب جہاد کا حکم آیا تو منافق اور کچے لوگوں پر بھاری ہوا۔ خوفزدہ اور بے رونق آنکھوں سے پیغمبر کی طرف دیکھنے لگے کہ کاش ہمکو اس حکم سے معاف رکھیں۔ بے حد خوف میں بھی آنکھ کی رونق نہیں رہتی جیسے مرتے وقت آنکھوں کا نور جاتا رہتا ہے (موضح)

ف۵ یعنی ظاہر میں یہ لوگ فرمانبرداری کا اظہار اور اسلام و احکام اسلام کا اقرار کرتے ہیں مگر کام کی بات یہ ہے کہ عملاً خدا و رسول کا حکم مانیں اور بات اچھی اور معقول کہیں۔ پھر جب جہاد وغیرہ میں کام کی تاکید اور زور آپڑے اسوقت اللہ کے سامنے سچے ثابت ہوں تو یہ صورت انکی بہتری اور بھلائی کی ہوگی۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں یعنی حکم شرع کو نہ ماننے سے کافر ہو جاتا ہے اللہ کا حکم ہر طرح ماننا ہی چاہیئے پھر رسولؐ بھی جانتا ہے کہ ہر لڑا کو کیوں لڑوایئے۔ ہاں جب بہت ہی تاکید آپڑے اسی وقت لڑنا ضروری ہوگا۔ نہیں تو لڑنے والے بہت ہیں (موضح)

ف۶ قطع رحمی و صلہ رحمی کا بیان صفحہ ۲۰۳و۲۱۱ و ۲۱۲ و ۲۵۸ میں بھی لکھا گیا ہے۔ مشکوۃ ص۴۱۹ میں ہے مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَاَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ۔ جو رزق کی فراخی مانگتا ہوں کی بخشش اور عمر کی درازی چاہے تو وہ اقرباء سے صلہ رحمی کرے۔

(اگلے صفحے پر)

محذوف کی خبر ہے ای امرھم طاعۃ ۔ ۲؎ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ ۔ عسی کے استعمال میں علماء نحو کے تین مذاہب ہیں ۱۔ فعل ماضی کی صورت میں لانا اور ساتھ ہی فاعل بھی مذکور ہونا جیسے عسی زید وعسینا وعسوا وعسیت وعسیتھما وعسیتم وعست وعستا۔ ۲۔ فعل کی صورت میں لانا اور اس کے ساتھ فاعل کا نہ ہونا بلکہ مفعول مذکور ہونا جیسے عساہما عساہ۔ عساک۔ عساکما۔ عسای۔ عسانا۔ ۳۔ فعل کی صورت میں لانا اور اسکے ساتھ فاعل ومفعول میں سے کسی چیز کا مذکور نہ ہونا جیسے عسی زید یخرج ۔ عسی انت تخرج عسی انا اخرج ۔ کلام عرب میں اگرچہ تینوں مستعمل ہیں مگر جو طریقہ استعمال قرآن مجید میں اختیار کیا گیا ہے نہایت مستحسن ہے کیونکہ عسی فعل جامد ہے اور فاعل کا فعل کے ساتھ مذکور ہونا مفعول کے ساتھ مذکور ہونے سے اولیٰ اور بہتر ہے کیونکہ فاعل فعل کا جزو سا ہوتا ہے بخلاف مفعول کے کہ وہ زائد اور فضلہ ہوا کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ

دلوں کے قفل ہیں ف تحقیق جو لوگ کہ پھر گئے اوپر پیٹھوں اپنی کے پیچھے اس کے

دلوں پر قفل لگے ہیں۔ بیشک وہ لوگ جو ہدایت کے ظاہر ہونے کے باوجود مرتد ہوگئے۔ شیطان

مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۭ وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾ ذٰلِكَ

ظاہر ہوئی واسطے انکے ہدایت شیطان نے زینت دلائی واسطے انکے اور ڈھیل دلائی واسطے انکے یہ

نے انکے (اعمال کو) ان کی نظروں میں خوبصورت بنا دیا اور انکو لمبی امیدیں دلائیں یہ

بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ

بسبب اسکے ہے کہ کہا تھا انہوں نے واسطے لوگوں کے کہ ناخوش رکھتے تھے اس چیز کو کہ اتاری ہے اللہ نے البتہ کہا مانیں گے ہم تمہارا بیچ بعض

اس لئے کہ انہوں نے ان لوگوں سے جو اللہ کی نازل کردہ کتاب سے بیزار ہیں یہ کہدیا کہ ہم بعض باتوں میں تمہارا کہنا مان

الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾ فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰۤىِٕكَةُ يَضْرِبُوْنَ

کاموں کے اور اللہ جانتا ہے آہستہ بات کرنے انکے کو پس کیونکر ہوگا حال انکا جو وقت قبض کرینگے جان انکی فرشتے مارتے ہوں گے

لیں گے اور اللہ انکی پوشیدہ باتوں سے واقف ہے سو انکا کیا حال ہوگا جب فرشتے انکی جان قبض کرینگے اور انکے مونہوں

وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا

منہ انکے اور پیٹھیں انکی ف یہ بسبب اسکے ہے کہ پیروی کی انہوں نے اس چیز کی کہ ناخوش کرتی اللہ کو اور مکروہ سمجھی

اور پشت پر مارتے جائیں گے یہ اس لئے کہ انہوں نے وہ طریقہ اختیار کر رکھا تھا جس سے اللہ ناراض ہے

رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۲۸﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

رضامندی اسکی پس ناپید کر ڈالے عمل انکے ف کیا گمان کرتے ہیں وہ لوگ بیچ دلوں انکے کے بیماری ہے

اور انہوں نے اللہ کی رضامندی کو ناپسند کیا سو اس نے انکے اعمال کو برباد کر دیا۔ کیا وہ لوگ جنکے دلوں میں نفاق کا روگ ہے سمجھے بیٹھے ہیں

اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿۲۹﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ

یہ کہ ہرگز نہ نکالے گا اللہ بدنیتی انکی اور اگر ہم چاہیں البتہ دکھلادیں ہم تجھ کو وہ لوگ پس پہچان لیوے

کہ اللہ انکے کینوں کو ظاہر نہ کرے گا اور اگر ہم چاہیں تو ہم آپ کو وہ لوگ دکھادیں تو آپ انکے

بِسِيْمٰهُمْ ۭ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾

تو انکو ساتھ چہرے انکے کے اور البتہ پہچان لیویگا تو انکو بیچ لحن یعنی طرز بات کے اور اللہ جانتا ہے کاموں تمہارے کو ف

چہروں سے انکو پہچان لیں گے اور طرز کلام سے بھی انکی شناخت کرلیں گے اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا۟

اور البتہ آزماویں گے ہم تمکو یہاں تک کہ ظاہر کردیں ہم جہاد کرنے والوں کو تم میں سے اور صبر کرنے والوں کو اور آزماویں ہم

اور ہم تمکو آزمائیں گے حتیٰ کہ تم میں سے جہاد کرنے والے اور صبر اور ہمت سے کام لینے والے معلوم ہوجائیں اور تمہارے

اَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ

خبروں تمہاری کو ف تحقیق جو لوگ کافر ہوئے اور بند کیا انہوں نے راہ خدا کی سے اور

حالات جانچ لیں بلاشبہ وہ لوگ جنہوں نے وطیرہ کفر اختیار کیا اور (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکا اور

شَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۭ

مخالفت کی رسول کی پیچھے اسکے ظاہر ہوئی واسطے انکے ہدایت ہرگز نہ ضرر کرینگے اللہ کو کچھ

ہدایت کے ظاہر ہوجانے کے بعد بھی رسول کی مخالفت پر جمے رہے وہ اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔

حل لغات ؎ سَوَّلَ لَهُمْ وَاَمْلٰى لَهُمْ۔ سَوَّلَ معنی میں ہے سہل کے مشتق سُؤل سے اور سُؤل کہتے ہیں ڈھیلے ہونے کو اور سانولے لیا گیا ہے املاء سے املاء اور امہال کہتے ہیں مہلت دینے کو۔

★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور آپؐ نے فرمایا۔ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا (بخاری، معالم صلا) یعنی ادلہ کا بدلہ کرنیوالا صلہ رحم نہیں۔ بلکہ وہ جو رشتہ دار سلوک نہ کرے تم کرو تب صلہ رحمی ہے۔ اور ترغیب صلہ میں باسناد حسن ہے آپؐ نے فرمایا إِنَّ اللّٰهَ لَيُعَمِّرُ بِالْقَوْمِ الدِّيَارَ وَيُثَمِّرُ لَهُمُ الْأَمْوَالَ وَمَا نَظَرَ إِلَيْهِمْ مُنْذُ خَلَقَهُمْ بُغْضًا لَهُمْ قِيلَ وَكَيْفَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِصِلَتِهِمْ أَرْحَامَهُمْ۔ یعنی بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے سبب سے اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا میں آبادی رکھتا ہے اور مال بڑھاتا ہے درختوں پر پھل پھول لگاتا ہے اور ان پر کبھی خفگی کی نظر نہیں کی صحابہؓ نے اس کی وجہ معلوم کی تو آپؐ نے فرمایا ان میں صلہ رحمی کی عادت ہے۔

حاشیہ متعلقہ صفحہ ہذا

ف۱ غور کرنا تو کجا ایسوں کے دلوں میں قرآن اترتا ہی نہیں صرف لوگوں میں حافظ قاری کہلانے کیلئے قرآن کے لفظ رٹ لیتے ہیں عمل خاک بھی نہیں۔

ف۲ گذشتہ آیات میں ہے کہ منافقین اسلام کا اقرار کرنے اور اس کی سچائی ظاہر ہو چکنے کے بعد وقت آنے پر اپنے قول و اقرار سے پھر جاتے ہیں اور جہاد میں شرکت نہیں کرتے۔ شیطان نے انکو یہ بات سجھا دی ہے کہ لڑائی میں نہ جائیں گے تو دیر تک زندہ رہیں گے خواہ مخواہ جا کر مرنے سے کیا فائدہ۔ اور نہ معلوم کیا کچھ سجھاتا اور دور دراز کے لمبے چوڑے وعدے دیتا ہے۔ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ إِلَّا غُرُورًا۔ منافقوں نے یہود وغیرہ سے کہا کہ گو ہم ظاہر میں مسلمان ہو گئے ہیں لیکن مسلمانوں کے ساتھ ہو کر تم سے نہ لڑیں گے بلکہ موقع ملا تو تم کو مدد دیں گے اور اس قسم کے کاموں میں تمہاری بات مانیں گے اس آیت میں اللہ فرماتا ہے جب موت کے فرشتے انکے پاس آ جائینگے اسوقت موت سے کیونکر بچیں گے بیشک ہوقت نفاق کا مزہ چکھیں گے۔

ف۳ اور ایسی سختی سے ان کی جانیں قبض کرنا اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے کام کیے (فتح)

ف۴ کیا منافقوں کا یہ خیال ہے کہ انکی مکاری اور عیاری کا اظہار اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر کرے گا ہی نہیں؟ یہ بالکل غلط خیال ہے اللہ انکا مکر اسطرح واضح کر دیگا کہ ہر عقلمند انہیں پہچان لے اور ان کی بدباطنی سے بچ سکے۔ اضغان جمع ہے ضغن کی۔ ضغن کہتے ہیں دلی حسد اور بغض کو۔ پھر فرمایا ہم چاہتے تو ہر ایک منافق بعینہٖ معلوم کرا دیتے اسطرح کہ کوئی نشان لگاتے جس سے تم انکو پہچان لیتے۔ لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا بسبب پردہ پوشی کے اپنی طرف سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کہ اس آیت کے اترنے کے بعد کوئی منافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مخفی نہیں رہا آپؐ ان کو علامتوں سے پہچانتے تھے (جامع) لحن جھکانا کلام کا ایک ڈھب سے اور طرف سے کسی غرض کے لئے جیسا کہ منافقوں کا قول نہ آجنا۔ اس کے بعد جو منافق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بات کرتا آپؐ اسکے طرز کلام سے اسکی بدباطنی سمجھ لیتے۔ (جامع)

ف۵ روایت ہے کہ فضیلؒ یہ آیت پڑھتے تو روتے اور کہتے یا اللہ ہمیں نہ آزمائیو۔ اگر تو نے ہمیں آزمایا تو ہم رسوا ہو جائیں گے ہمارا پردہ پھٹ جائے گا۔ ہم معذب ہو جائیں گے۔ (فتح البیان)

ك أَضْغَانَهُمْ۔ اضغان جمع ہے ضغن کی اور ضغن کہتے ہیں کینہ کو۔
ك فِي لَحْنِ الْقَوْلِ۔ لحن کہتے ہیں اسلوب و طرز کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ ﴿٣٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا

اور البتہ نابود کریگا عملوں انکے کو ف اے لوگو! جو ایمان لائے ہو کہا مانو اللہ کا اور کہا مانو

اور اللہ انکے اعمال کو برباد کر دیگا اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو

الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا

رسول کا اور مت باطل کرو عملوں اپنوں کو ف تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے اور بند کیا انہوں نے

اور اپنے اعمال کو برباد نہ کرو بلاشبہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور لوگوں کو اللہ

عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ﴿٣٤﴾ فَلَا

راہ خدا کی سے پھر مر گئے اور وہ کافر ہی تھے پس ہرگز نہ بخشے گا اللہ انکو ف پس نہ

کی راہ سے روکا پھر مر گئے درآں حالیکہ وہ کافر تھے اللہ انکے گناہ ہرگز معاف نہیں کریگا سو تم

تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَنْ

سستی کرو اور مت بلاؤ تو طرف صلح کے اور تم ہی ہو غالب اور اللہ ساتھ تمہارے ہے اور ہرگز نہ

ہمت نہ ہارو اور صلح کی طرف نہ بلاؤ کیونکہ تم ہی غالب رہوگے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے

يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٥﴾ إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَإِنْ

چھین لے گا تم سے عمل تمہارے ف سوائے اسکے نہیں کہ زندگانی دنیا کی کھیل ہے اور تماشا اور اگر

کاموں میں ہرگز تمہیں نقصان نہ پہنچائیگا یہ دنیاوی زندگی تو کھیل اور تماشہ ہے اور اگر تم

تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ ﴿٣٦﴾

ایمان لاؤ اور پرہیزگار رہو دیگا تم کو ثواب تمہارا اور نہ مانگے گا تم سے سارے مال تمہارے کو ف

ایمان لاؤ اور اللہ سے ڈرو تو تمہیں تمہارا اجر دیگا اور تم سے تمہارا مال طلب نہ کرے گا

إِنْ يَسْأَلْكُمُوهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ ﴿٣٧﴾ هَا أَنْتُمْ

اگر مانگے تم سے وہ مال پس تنگ کرے تم کو ، بخیلی کرنے لگو اور نکال دیوے بدنیتی تمہاری خبردار ہو تم

اگر وہ تم سے مال طلب کرکے تمہیں تنگ کرتا اور تم سے تمام مال لے لینا چاہے تو تم بخل سے کام لینے لگو اور تمہارے کینے ظاہر ہو جائیں دیکھو تم وہ ہو

هَؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنْكُمْ مَنْ يَبْخَلُ

وہ لوگ ہو کہ پکارے جاتے ہو کہ خرچ کرو بیچ راہ اللہ کے پس بعض تم میں سے وہ شخص ہے کہ بخیلی کرتا ہے

کہ تم کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے تو بعض تو تم میں سے وہ ہیں جو بخل سے کام لینے لگے

وَمَنْ يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَفْسِهِ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ

اور جو کوئی بخیلی کرے پس سوائے اسکے نہیں کہ بخیلی کرتا ہے جان اپنی سے اور اللہ بے پرواہ ہے اور تم

ہیں اور جو کوئی بخل سے کام لیتا ہے وہ اپنے آپ سے بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے اور تم

الْفُقَرَاءُ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ

محتاج ہو اور اگر پھر جاؤ تم بدل دے گا ایک قوم سوائے تمہارے پھر

نادار ہو اور اگر تم پھر جاؤ گے تو تمہاری جگہ وہ کسی دوسری قوم کو لے آئے گا ۔ پھر وہ

لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ ﴿٣٨﴾

نہ ہوں گے مانند تمہارے ف

تمہاری طرح کے نہ ہوں گے

۴ ع ۱۰ ۹

منزل ٦

حل لغات

ف وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ۔ اعلون صیغہ جمع مذکر اسم فاعل ہے اصل میں الاعلیون۔ یاء پر ضمہ ثقیل تھا حذف کر دیا۔ اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء حذف ہو گئی۔ ف لَنْ يَتِرَكُمْ۔ لن یتر معنی میں ہے لن ینقص کے لیا گیا ہے ترۃ سے اور ترۃ کہتے ہیں نقص کو اور اسی سے ہے وتر بمعنی طاق اور فرد کیونکہ وہ جفت کے مقابلہ میں ناقص ہوتا ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی کا فر اپنے نافرمان خدا کا کچھ نہیں بگاڑتے بلکہ اپنا ہی کھوتے ہیں کل قیامت کے دن یہ خالی ہاتھ ہونگے ایک نیکی بھی انکے پاس نہ ہوگی جسطرح نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں اسطرح انکے بدترین جرم و گناہ نے نیکیاں برباد کردیں۔ابن کثیر؛ **ف۲** اور مت باطل کرو اپنے عملوں کو۔

ابوالعالیہؒ سے روایت ہے کہ صحابہ کرامؓ سمجھے تھے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ کوئی گناہ ضرر نہیں کرتا جیسا کہ شرک کے ساتھ کوئی عمل فائدہ نہیں کرتا حتی کہ یہ آیت نازل ہوئی پھر ڈر گئے اس سے کہ گناہ عمل کو باطل کردیگا۔یعنی جہاد یا اللہ کی راہ میں اور کوئی محنت و ریاضت کرنا اسوقت مقبول ہے جب اللہ و رسول کے موافق ہو۔محض اپنی طبیعت کے شوق یا نفس کی خواہش پر کام نہ کرو ورنہ ایسا عمل یونہی بیکار ضائع جائیگا۔مسلمان کا کام نہیں کہ جو نیک کام کر چکا یا کر رہا ہے اس کو کسی صورت سے ضائع ہونے دے نیک کام کو نہ بیچ میں چھوڑو نہ ریاء و نمود اور اعجاب غرور سے اسکو برباد کرو۔بھلا ارتداد کا تو ذکر کیا ہے جو ایک دم تمام اعمال کو حبط کردیتا ہے العیاذ باللہ۔ابن ماجہ صفحہ میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ہے لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ لِصَاحِبِ بِدْعَۃٍ صَوْمًا وَّلَا صَلٰوۃً وَّلَا حَجًّا وَّلَا عُمْرَۃً وَّلَا جِہَادًا وَّلَا صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا یَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَۃُ مِنَ الْعَجِیْنِ۔ یعنی آپؐ کا ارشاد ہے بدعتی کا روزہ، نماز، صدقہ، حج، جہاد، فرض، نفل کوئی عمل اللہ تعالٰے قبول نہیں فرماتا۔بلکہ بدعتی اسلام سے ایسے خارج ہوجاتا ہے جیسے بال آٹے سے۔اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ حَجَبَ التَّوْبَۃَ عَنْ کُلِّ صَاحِبِ بِدْعَۃٍ حَتّٰی یَدَعَ بِدْعَتَہٗ۔ ترغیب صفحہ یعنی اللہ تعالٰے نے بدعتی اور اس کی توبہ کے درمیان پردہ ڈال دیا ہے جبتک کہ وہ اپنی بدعت کو نہ چھوڑے۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدعتوں سے نیکیوں بلکہ ایمان کو نقصان پہنچتا ہے۔

ف۳ یعنی کسی کافر کی اللہ کے ہاں بغیر توبہ بخشش نہیں خصوصاً ان کافروں کی جو دوسروں کو خدا کے رستے سے روکنے میں لگے ہوئے ہیں۔

ف۴ فرمایا اللہ تعالٰے تمہارے ساتھ ہے اسمیں بڑی خوشخبری ہے کہ اللہ تمہاری مدد کریگا اور دشمنوں پر فتح دیگا(ابن کثیر) محنت سے بھاگ کر صلح نہ چاہیئے اور اگر صلح نظر آوے اسمیں تو درست ہے۔آگے آویگا سورہ فتح میں۔موضح

ف۵ یعنی خیرات میں تمام مال دینے کا حکم نہیں کیا بلکہ تھوڑا سا مال نکالنے کا حکم دیا ہے یا یہ معنی کہ اللہ تعالٰی غنی ہے تم سے کچھ نہیں مانگتا اور زکوۃ وغیرہ صدقات جو تم پر مقرر کئے ہیں جس میں تمہارے مسکین بھائیوں کی خیر خواہی اور غمخواری ہے سو اس میں بھی تمہارا فائدہ ہے تمکو ہی اسکا ثواب ملے گا (فتح الحق) تعالٰے نے ملک فتح کرتے مسلمانوں کو نہ خرچ کرنا تھوڑا ہی دنوں پڑا سو جتنا خرچ کیا تھا اس سے سو سو برابر ہاتھ لگا۔اسی واسطے فرمایا ہے کہ اللہ کو قرض دو۔

ف۶ اللہ غنی ہے اور تم سب محتاج۔اسکو مال و دولت کی کچھ پرواہ اور احتیاج نہیں ایک تھوڑا سا حصہ جو تم پر صدقات و زکوۃ دینے کا حکم ہے وہ بھی محض تمہارے ہی فائدہ کے لئے ہے۔امام وقت تمہارے مالداروں سے زکوۃ لے کر تمہارے غریبوں کو دیتا اور ضروریات دین پر خرچ کرتا ہے اللہ تعالٰی جس حکمت و مصلحت سے بندوں کو خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے۔اسکا حاصل ہونا کچھ تم پر منحصر نہیں۔فرض کیجئے تم اگر بخل کرو اور اسکے حکم سے روگردانی کروگے تو وہ تمہاری جگہ دوسری قوم کھڑی کردیگا جو تمہاری طرح بخیل نہ ہوگی بلکہ نہایت فراخدلی سے اللہ کے حکم کی تعمیل اور اس کی راہ میں خرچ کریگی۔بہر کیف اللہ کی حکمت مصلحت تو پوری ہوکر رہے گی ہاں تم سعادت سے محروم ہوجاؤگے۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ۔ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ ھٰؤُلَآءِ الَّذِیْنَ ذَکَرَ اللّٰہُ اِنْ تَوَلَّیْنَا اسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْا اَمْثَالَنَا فَضَرَبَ عَلٰی فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ ثُمَّ قَالَ ھٰذَا وَ قَوْمُہٗ وَلَوْ کَانَ الدِّیْنُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَہٗ رِجَالٌ مِّنَ الْفُرْسِ رواہ الترمذی (مقالہ صفحہ) یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا حضورؐ! وہ دوسری قوم کون ہے جسکی طرف اشارہ ہوا ہے آپؐ نے سلمانؓ فارسی پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ہے یہ اور اس کی قوم اور فرمایا خدا کی قسم اگر دین آسمان پر بھی ہو تو فارس کے لوگ وہاں سے بھی حاصل کرینگے۔چنانچہ امام بخاریؒ، مسلم، ابوداؤدؒ، نسائی، ترمذیؒ وغیرہ محدثین عجم النسب فارس کے تھے۔اس بشارت عظمیٰ کے مصداق محدثین ہیں۔حنیفہ وغیرہ۔

ہے۔ سلہ فیحفکم احفاء اور الحاف دونوں کے معنی ہیں مبالغہ کرنے اور کسی چیز کے انتہا کو پہنچنے کے بولا کرتے ہیں یعنی شارہہ اذا استاصلہ اور اسی سے ہے کا نک حفی عنہا سلہ یبخل۔بخل کبھی مستعمل ہوتا ہے عن کیساتھ اور کبھی علی کیساتھ کیونکہ وہ امساک اور تعدی کے معنی کو متضمن ہے اور اسکا اصل عن اور تعدیہ کا علی ہوا کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ فتح مدینہ میں نازل ہوئی۔ اس میں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

سورہ فتح مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اسمیں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع (کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝۱ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ

تحقیق فتح دی ہمنے تجھ کو فتح ظاہر تاکہ بخشے واسطے تیرے خدا جو کچھ ہوا تھا پہلے گناہوں تیرے سے

(اے نبی!) بیشک ہم نے تمہیں فتح دی اور فتح بھی صاف و صریح تاکہ اللہ تمہاری اگلی اور پچھلی تمام لغزشیں معاف کر دے

وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝۲

اور جو کچھ پیچھے ہوا اور تاکہ تمام کرے نعمت اپنی اوپر تیرے اور دکھلاوے تجھ کو راہ سیدھی

اور تم پر اپنی نعمتوں کی تکمیل کرے اور تمہیں سیدھی راہ کی ہدایت دے

وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝۳ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ

اور مدد کرے تجھ کو اللہ مدد غالب وہی ہے جس نے اتاری تسکین

اور اللہ تمہاری ایسی مدد کرے جو بڑی زبردست ہو وہ وہی ہے جس نے مومنوں کے دل کو تسکین دی

فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ

بیچ دلوں ایمان والوں کے تاکہ بڑھ جاویں ایمان میں ساتھ ایمان اپنے کے

تاکہ انکے ایمان میں اور زیادہ یقین پیدا ہو جائے اور زمین و آسمان کے

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۴

اور واسطے اللہ کے ہیں لشکر آسمانوں کے اور زمین کے اور ہے اللہ جاننے والا حکمت والا

سب لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ کو ہر بات کا علم ہے اور اسکا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

تاکہ داخل کرے ایمان والوں کو اور ایمان والیوں کو بہشتوں میں چلتی ہیں

اور تاکہ مومن مرد اور مومن عورتوں کو ایسے باغوں میں داخل کرے جن کے نیچے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَ

نیچے انکے سے نہریں ہمیشہ رہنے والے بیچ اسکے اور دور کرے ان سے برائیاں انکی اور

نہریں بہ رہی ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور انکے گناہوں کو دور کر دے اور اللہ کے نزدیک

كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝۵ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ

ہے یہ نزدیک اللہ کے مراد پانا بڑا اور عذاب کرے نفاق والوں کو

(ان کے لئے) بڑی کامیابی ہے اور منافق مردوں اور منافق

وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ

اور نفاق والیوں کو اور مشرک کرنیوالوں کو اور مشرک کرنے والیوں کو گمان کرنے والے ہیں ساتھ اللہ کے

عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو خدا سے متعلق بدگمانیاں کرتے ہیں سزا دے

حل لغات

لہ وَکَانَ ذٰلِکَ عِنْدَ اللّٰہِ فَوْزًا عَظِیْمًا۔ عند اللہ حال واقع ہوا ہے فوزًا سے یہ اصل میں تو صفت تھی فوزا کی مگر جب فوزا پر مقدم ہوا تو حال ہو گیا والتقدیر کائنًا عند اللہ ای فی علمہ تعالٰی۔ وَیُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ اسکا عطف ہے یدخل پر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ۱ یہ سورت مدنی ہے۔ بخاری میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا ایک سورۃ رات کو اتری ہے جو مجھ کو دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔ اس سے مراد یہی سورۃ ہے۔ عارفین نے لکھا ہے جو شخص اس سورۃ کو وقت رویت ہلال رمضان کے اول شب میں پڑھے گا تو ان شاء اللہ سال تمام اس پر وسعت رزق کی رہے اور ضعیف اس کے پڑھنے سے قوی اور ذلیل عزیز اور مغلوب مظفر و منصور میسر ہوگا اور دین مقفل مسجون رہائی پائیگا، مکروب سے کرب دور ہو واللہ اعلم۔

ف ۲ اس سورۃ میں متعدد واقعات کی طرف اشارہ ہے انکو مختصراً یہاں لکھ دینا مناسب ہے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدینہ میں خواب میں دیکھا کہ ہم مکہ میں امن و امان سے داخل ہوئے ہیں اور عمرہ کرکے حلق و قصر کیا ہے آپؐ نے یہ خواب اپنے صحابہ سے ذکر کیا تو اکثر کا خیال اسطرف گیا کہ امسال ممکن ہے عمرہ میسر ہو اور اتفاقاً آپؐ کا ارادہ بھی عمرہ کا ہی ہوگیا۔ آپؐ تقریباً مع ڈیڑھ ہزار صحابہ کے بغرض عمرہ مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور ہدی آپؐ کے ساتھ تھی۔ جب یہ خبر مکہ پہنچی تو قریش مکہ نے اتفاق کرلیا کہ آپؐ کو مکہ میں نہ آنے دینگے حالانکہ انکے نزدیک بھی حج اور عمرہ سے روکنا جرم تھا۔ بہرحال جب حدیبیہ پہنچے جو مکہ سے قریب جگہ ہے تو آپؐ کی اونٹنی بیٹھ گئی اور کسی طرح اٹھنے کا نام نہ لے۔ آپؐ نے فرمایا حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ۔ اور فرمایا خدا کی قسم اہل مکہ مجھ سے جس بات کا مطالبہ کریں گے جسمیں کہ حرمات اللہ کی تعظیم قائم رہے تو میں منظور کرونگا۔ آخر آپؐ نے وہیں قیام فرمایا اور مکہ والوں کے پاس قاصد بھیجا کہ ہم لڑنے نہیں آئے ہمکو آنے دو ہم عمرہ کرکے واپس چلے جائیں گے۔ جواب نہ آنے پر حضرت عثمانؓ کو مکہ بھیجا تو مکہ والوں نے انہیں روک لیا اور واپس آنے نہ دیا ادھر یہ خبر پھیل گئی کہ حضرت عثمانؓ قتل کر دئیے گئے۔ تب آپؐ نے اس خیال سے کہ ممکن ہے کہ لڑائی ہو جائے جملہ اصحابؓ سے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر بیعت لی جب کفار مکہ نے بیعت کی خبر سنی تو ڈر گئے اور حضرت عثمانؓ کو فوراً واپس بھیج دیا یہاں سے ان بدعقیدہ لوگوں کی بھی تردید ہوتی جو نبی علیہ الصلوٰۃ و السلام کو عالم الغیب کہتے ہیں بھلا اگر آپؐ کو علم غیب ہوتا تو آپؐ کیوں گھبراتے اور کیوں لڑائی کی بیعت لیتے؟ حالانکہ کوئی لڑائی وغیرہ نہیں ہوئی۔ معلوم ہوا سوائے اللہ تعالےٰ کے اور کوئی عالم الغیب نہیں جیسا کہ دوسرے مقام پر ہے لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ ۔ پھر مکہ کے چند رؤسا بغرض صلح آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صلحنامہ لکھا جانا قرار پایا۔ اس موقع پر چند امور میں بحث ہوئی اور مسلمان کو خصوصاً حضرت عمرؓ جیسے حضرات کو سخت غصہ اور جوش آیا کہ تلوار سے معاملہ ایک طرف کر دیا جائے لیکن نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ والوں کے اصرار پر انکی سب باتیں منظور فرمالیں اور مسلمانوں نے بھی بے انتہا ضبط و تحمل اور اطاعت سے کام لیا اور صلحنامہ تیار ہوگیا جنمیں ایک شرط کفار کی طرف سے یہ تھی کہ آپؐ اس سال واپس چلے جائیں اور آئندہ سال بغیر ہتھیار آکر عمرہ کرلیں اور فریقین میں دس سال تک لڑائی نہ ہوگی اس مدت میں جو آدمی ہمارے ہاں سے تمہارے پاس جائے اسے آپ واپس کردیں، اپنے پاس نہ رکھیں اور جو تمہارے ہاں سے ہمارے پاس آئیگا ہم اُسے واپس نہ کرینگے غرض صلح کا معاملہ طے ہو جانے پر آپؐ نے حدیبیہ ہی میں ہدی کا جانور ذبح کر دیا اور احرام کھولدیا اور مدینہ تشریف لے گئے تب راستہ ہی میں یہ سورت نازل ہوئی اور عہدنامہ جو دس سال تک لڑائی بند رکھنے کی شروط تھیں وہ قریش مکہ نے توڑ دی تب آپؐ نے مکہ والوں پر چڑھائی کردی اور مکہ فتح کرلیا یہ فتح رمضان ۸ھ میں ہوئی ہے۔

ف ۳ ترمذی کتاب التفسیر میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے أُنْزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَرَأَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا هَنِيئًا مَرِيئًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ بَيَّنَ لَكَ اللّٰهُ مَاذَا يُفْعَلُ بِكَ فَمَاذَا يُفْعَلُ بِنَا فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ حَتّٰى بَلَغَ فَوْزًا عَظِيمًا۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے واپس ہوئے اسوقت آیت لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ الخ نازل ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا کہ مجھ پر ایسی آیت اتری ہے کہ تمام دنیا سے زیادہ پیاری ہے مجھکو۔ پھر آپؐ نے اسکو پڑھا۔ صحابہؓ نے عرض کیا مبارکی اور خوشی ہو آپؐ کو۔ حضورؐ آپ کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ خبر اتار دی۔ اب ہم ہے خبر نہیں ہمارے واسطے کیا ہوگا اسپر آیت لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ نازل ہوئی۔ بخاری مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا۔ (مشکوٰۃ ص۱) یعنی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بہت دیر تک کھڑے رہا کرتے تھے حتیٰ کہ آپؐ کے قدم مبارک سوج گئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ آپؐ اسقدر تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں آپؐ کو تو اللہ تعالےٰ نے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما کر دنیا و آخرت میں عزت دی ہے آپؐ نے فرمایا کہ پھر میں اس انعام و بخشش کی شکرگزاری نہ کروں؟ مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بندہ ہونے کی یہی صفت ہے کہ ہمیشہ اپنے مالک کا شکر ادا کرتا رہے اور شکر یہ ہے کہ حکم برداری اور عبادت میں مستعد و مضبوط رہے آجکل لوگوں نے شکر اسکو سمجھ رکھا ہے کہ کھا پی کر زبان سے کہدیا الٰہی تیرا شکر ہے۔ شکر اور حلال حرام، جائز ناجائز کی کوئی پرواہ نہیں نہ عبادت الٰہی حکم برداری کا کچھ خیال و فکر نہیں۔

www.KitaboSunnat.com

ظَنَّ السَّوْءِ ۚ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ
گمان برا اوپر انکے ہے پھیرا برائی کا اور غضب ہوا اللہ اوپر انکے اور
پر گردش بد اور مصیبت کے چکر میں آگئے ہیں اور ان پر اللہ کا غضب ضرور ہو گا اور لعنت ہوئی (علاوہ ازیں)

لَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۚ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿٦﴾ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ
لعنت کی انکو اور تیار کی واسطے انکے دوزخ اور بری ہے جگہ پھر جانے کی ف اور واسطے اللہ کے ہیں لشکر
اس نے ان کے لئے جہنم کا عذاب تیار کر رکھا ہے جو بہت ہی برا ٹھکانا ہے اور زمین و آسمان کے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿٧﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ
آسمانوں کے اور زمین کے اور ہے اللہ غالب حکمت والا تحقیق بھیجا ہم نے تجھ کو
سب لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ بڑا زبردست ہے اور اسکا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں (اے نبی!) ہم نے آپ کو گواہ

شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٨﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ
گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا تو کہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے اور قوت دو اسکو اور
خوشخبری دینے اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا تاکہ تم لوگ اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور اسکے دین کو تقویت

وَتُوَقِّرُوْهُ ۚ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ
اور تعظیم کرو اسکی اور تسبیح کرو اسکی صبح اور شام ف تحقیق وہ لوگ کہ بیعت کرتے ہیں تجھ سے
پہنچاؤ اور اسکی تعظیم کرو اور صبح و شام اسکی تسبیح و تقدیس بیان کرو بیشک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں

اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۭ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ
سوائے اسکے نہیں بیعت کرتے ہیں اللہ سے ہاتھ اللہ کا ہے اوپر ہاتھ انکے کے پس جس نے عہد توڑا پس سوائے اسکے نہیں کہ
وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں انکے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے پھر جو کوئی بدعہدی کرے گا تو اسکی بدعہدی کی سزا

عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٠﴾ ع
عہد توڑتا اوپر جان اپنی کے اور جس نے وفا کی ساتھ اسکے کہ عہد کیا ہوا ہے اسکے اللہ سے پس شتاب دیگا اسکو ثواب بڑا ف
اسی کو ملے گی۔ اور جو کوئی اس عہد کو جو اس نے اللہ سے باندھا ہے پورا کرے گا۔ اللہ اسکو عنقریب بہت بڑا اجر دیگا

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَ
شتاب کہیں گے واسطے تیرے پیچھے چھوڑے گئے گنواروں سے مشغول کیا تھا ہم کو مالوں ہمارے نے اور
جو دیہاتی لوگ پیچھے رہ گئے تھے۔ کہیں گے کہ ہم کو ہمارے مال اور اہل و عیال نے مشغول کر رکھا (اور ہم شریک جہاد نہ

اَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ
لوگوں ہمارے نے پس بخشش مانگ واسطے ہمارے کہتے ہیں ساتھ زبانوں اپنی کے جو کچھ کہ نہیں بیچ دلوں انکے کے
ہو سکے) آپ ہماری خطا بخشوا دیجئے یہ لوگ اپنی زبانوں سے وہ باتیں کہتے ہیں جو انکے دلوں میں نہیں

قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ
کہہ پس کون مالک ہوگا تمہارا اللہ تعالیٰ سے کچھ اگر ارادہ کرے ساتھ تمہارے ضرر کا یا ارادہ کرے ساتھ
تو کہو کہ وہ کون ہے جو اللہ سے تمہارے حق میں کچھ کر سکے اگر وہ تم کو کچھ نقصان پہنچانا چاہے یا تمہیں فائدہ دینا

نَفْعًا ۭ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١١﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ
تمہارے نفع کا بلکہ ہے اللہ ساتھ اسچیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ف بلکہ گمان کیا تھا تم نے کہ ہرگز نہ
چاہے (انہیں کوئی کچھ نہیں کر سکتا) بلکہ اللہ اچھی طرح تمہارے اعمال سے واقف ہے تم نے تو خیال کیا تھا کہ یہ رسول اور

حل لغات

ف عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ۔ سَوء اور سُوء دونوں کے ایک معنی ہیں جسطرح کَرہ اور کُرہ مگر بعض اہل لغت دونوں میں فرق بھی کرتے ہیں کہ سَوء بالفتح کے معنی ہیں فساد برا کرتے ہیں مثلاً رجل سَوء ای فاسد اور سُوء بالضم کے معنی ہیں مطلق شر۔ ف وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ۔ تعزیر کے معنی ہیں تقویت ★

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ف۱ کبیر امام مقریزیؒ نے بعد بیان کرنے سوء ظن کے سب گناہوں سے بدتر اللہ تعالیٰ پر بدگمان ہونا ہے اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں سخت وعید فرمائی ان لوگوں کے حق میں جو اللہ تعالیٰ پر بُرا گمان کرتے ہیں اور جتنے فرقے گمراہ اور اہل ہویٰ ہیں انکی گمراہی کی جڑ دو چیزیں ہیں ایک اللہ تعالیٰ پر بدگمانی دوسرا اللہ تعالیٰ کی قدر نہ کرنا جیسی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونا بھی اللہ تعالیٰ سے بدگمانی ہے۔ نیز اللہ کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر نہ سمجھنا اللہ کو نیکی ضائع کرنیوالا بدوں کو سزائیں نہ دینے والا سمجھنا اللہ سے بدگمانی ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں بری اٹکلیں یہ کہ مدینہ سے چلتے وقت منافق بہانے کر کے بیٹھ رہے جانا کہ یہ لڑائی میں تباہ ہوں گے وطن سے دور ہیں اور فوج کم اور دشمن کا دیس اور کافروں نے جانا کہ عمرہ کے نام سے آئے ہیں چاہتے ہیں دغا سے شہر کہ لیں (موضح)

ف۲ یعنی آپ اللہ کے فرمانبرداروں کو خوشی اور نافرمانوں کو ڈر سناتے ہیں اور خود اپنے احوال بتاتے ہیں جیسے اِنَّا فَتَحْنَا سے یہاں تک تینوں قسم کے مضامین آچکے اور آخرت میں بھی اپنی امت پر نیز انبیاء علیہم السلام کے حق میں گواہی دیں گے۔ تُعَزِّرُوْهُ اور تُوَقِّرُوْهُ کی ضمیریں اگر اللہ کی طرف راجع ہوں تو اللہ کی مدد کرنے سے مراد اسکے دین اور پیغمبر کی مدد کرنا ہے اور اگر رسول کی طرف راجع ہوں تو ــــــ ــــــ پھر کوئی اشکال نہیں۔ (موضح)

ف۳ یہ آیت اور دوسری آیتیں جن میں اللہ تعالیٰ کی صفات مذکور ہیں ان میں سلف صالحین کا یہ مذہب ہے کہ انکی تاویل نہ کی جائے بلکہ بغیر تشبیہ و تعطیل کے جسطرح یہ صفات آئی ہیں اسیطرح ان پر ایمان لانا چاہیئے اور یہی مذہب حق ہے اور تفسیر وجیز میں ہے کہ حق بات یہ ہے ان صفتوں کی تاویل نہ ہو اور اسطرح بھی نہ کہنا چاہیئے کہ یہ مثال کے طور پر بیان ہوا ہے۔ اس لئے کہ اللہ کے لئے ہاتھ ہے جیسا اس کی ذات پاک کے لائق ہے (فتح وجیز)

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اکرامًا مخاطب فرمایا ہے کہ جو لوگ آپؐ سے بیعت کرتے ہیں وہ دراصل خود خدا سے ہی بیعت کرتے ہیں۔ جیسے ارشاد ہے۔ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ۔ جس نے رسول کی اطاعت کی اسنے اللہ کی اطاعت کی۔ اللہ کا ہاتھ انکے ہاتھوں پر ہے یعنی وہ انکے ظاہر و باطن کو جانتا ہے۔ دراصل رسول کے واسطے سے ان سے بیعت لینے والا اللہ ہی ہے۔ پھر فرمایا جو بیعت کے بعد عہد شکنی کرے اس کا وبال خود اسی پر ہوگا اللہ تعالیٰ کا وہ کچھ نہ بگاڑے گا۔ اور جو اپنی بیعت کو نبھاجائے وہ بڑا ثواب پائے گا۔ اس بیعت کا نام بیعت رضوان ہے جو ببول کے درخت کے نیچے میدان حدیبیہ میں ہوئی تھی۔ بایعین کی تعداد چودہ پندرہ سو تھی اسی طرح نبی علیہ الصلاۃ والسلام صحابہؓ سے ہر موقع پر بیعت لیتے تھے کبھی ارکان اسلام کی پابندی پر کبھی ہجرت پر کبھی جہاد پر کبھی میدان جہاد سے نہ بھاگنے پر کبھی کسی سے سوال نہ کرنے پر کبھی ہر مسلمان کی خیر خواہی پر کبھی اقامت صلوٰۃ پر کبھی ایتاء زکوٰۃ پر اور گناہوں کی توبہ، افتراء و بہتان سے بچنے پر۔ نیز عورتوں سے بیعت لیتے وقت یہ بھی اقرار لیتے کہ میت پر نوحہ نہ کرنا ہوگا۔ بعض جاہل صوفیا و مشائخ نے جس پیری مریدی کا التزام کر رکھا ہے اس کا شرع میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔ ہاں ایسے امام کے ہاتھ پر بیعت کرنی چاہیے جو متبع کتاب اللہ قرآن و حدیث کا عالم متقی پرہیزگار دنیا سے متنفر آخرت کی طرف متوجہ ہو، امر بالمعروف نہی عن المنکر کرتا ہو، شریعت کا خود بھی پابند ہو اور لوگوں کو بھی اس پر چلائے۔ عورتوں کی بیعت کپڑے کے ذریعہ ہوتی ہے اور حکومت، مادی طاقت، کرامت وغیرہ باتیں کوئی امامت کے لئے شرط نہیں ہیں بلکہ بطور افضلیت کے ہیں۔ فائدہ ستاریہ۔

ف۴ یعنی وہ لوگ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ سفر حدیبیہ میں آپؐ کی رفاقت کریں گے پھر سست ہوگئے اور وعدہ خلافی کی۔ (جامع)

★ ۱ے اور توقروا ماخوذ ہے وقر سے اور وقر کہتے ہیں عظمت کو۔ ۲ے بما عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰہَ اس میں علیہ کی ہا پر حرف واؤ کے بعد اسلئے ضمہ چھوڑ دیا گیا کہ اللہ کا لفظ پر کرکے پڑھا جائے ضمیر ہی اصل میں مضموم تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّ زُيِّنَ ذٰلِكَ

پھریں گے رسول اور مسلمان طرف لوگوں اپنے کے کبھی اور زینت دیا گیا یہ خیال

(جہاد میں شریک ہونے والے) مسلمان اپنے گھروں کو پھر واپس نہ آئیں گے اور یہ بات تمہارے دلوں کو بھلی معلوم

فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۖۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَ

بیچ دلوں تمہارے کے اور گمان کیا تم نے گمان برا اور تھے تم قوم ہلاک ہونے والی اور

ہوئی تھی۔ تم نے بدگمانی کی اور خود برباد ہوئے اور

مَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ

جو کوئی نہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور رسول اس کے پس تحقیق ہم نے تیار کی ہم نے واسطے کافروں کے

جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے (وہ بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتا) کیونکہ ہم نے ایمان نہ

سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ

دوزخ اور واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی بخشتا ہے واسطے جس کے چاہے

لانے والوں کے لئے دوزخ کی آگ تیار کی ہے اور آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾ سَيَقُوْلُ

اور عذاب کرتا ہے جس کو چاہے اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان شتاب کہیں گے

ہے اور جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے جب تم مال غنیمت

الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا

پیچھے چھوڑے گئے جب چلو گے تم طرف غنیمتوں کے یعنی غنیمت خیبر تو کہ لو اس کو چھوڑ دو ہم کو

لینے چلو گے تو پیچھے رہ جانے والے (جو شریک جہاد نہیں ہوئے تھے) عنقریب کہیں گے کہ ہمیں بھی ساتھ

نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا

پیروی کریں ہم تمہاری چاہتے ہیں یہ کہ بدل ڈالیں کلام اللہ کو کہہ ہرگز نہ پیروی کرو گے تم

چلنے دو۔ یہ چاہتے ہیں کہ فرمودہ خدا کو بدل ڈالیں کہہ دیجئے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں

كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا

ہماری اسی طرح کہا ہے اللہ نے پہلے اس سے پس البتہ کہیں گے بلکہ حسد کرتے ہو تم ہم سے

جا سکتے۔ خدا نے پہلے ہی سے ایسا فرما دیا تھا۔ پھر وہ کہیں گے کہ (نہیں) تم ہم سے حسد کرتے

بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ

بلکہ تھے نہ سمجھتے مگر تھوڑا کہہ واسطے پیچھے چھوڑے گیوں کے

ہو (حالانکہ ان سے کوئی حسد نہیں کرتا) بلکہ یہ لوگ بہت کم عقل رکھتے ہیں۔ جو پیچھے رہ جانے والے دیہاتیوں سے کہہ دیجئے

الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ

گنواروں سے شتاب بلائے جاؤ گے تم طرف ایک قوم سخت لڑائی والی کی لڑو گے تم ان سے

کہ عنقریب تم کو ایک جنگجو قوم کی طرف بلایا جائے گا تاکہ ان سے لڑو یا وہ مسلمان ہو جائیں

اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا

یا وہ مسلمان ہو جاویں گے پس اگر مانو گے تم دیوے گا تم کو اللہ ثواب اچھا اور اگر پھر جاؤ گے

سو اگر تم نے حکم مان لیا تو خدا تمہیں اچھا اجر دے گا اور اگر تم نے منہ موڑ لیا

حل لغات: وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُوْرًا۔ بور جمع ہے بائر کی جس طرح عوذ عائذ کی اور ہلاک کے معنی ہیں ہلاک ہونے والے۔ مغانم، مغنم جمع ہے مغنم کی اور مغنم معنی میں غنیمت یعنی وہ مال غنیمت جو جہاد میں ہاتھ لگے۔ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ اولی جمع ہے ذی کی من غیر لفظہ۔ باس لڑائی۔ شدید سخت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ واقع میں تمہارے نہ جانے کا سبب یہ نہیں جو بیان کرتے ہو بلکہ تمہارا یہ خیال تھا کہ اب پیغمبر اور مسلمان اس سفر سے بچکر واپس نہ آسکینگے یہی تمہاری دلی آرزو تھی اور یہ غلط اٹکل اور تخمینہ تمہارے دلوں میں خوب جم گیا۔ اسی لئے اپنی حفاظت اور نفع کی صورت تم نے علیحدہ بیٹھنے میں سمجھی حالانکہ یہ صورت تمہارے خسران اور تباہی کی تھی اور اللہ جانتا تھا کہ یہ تباہ و برباد ہونے والے ہیں۔ موضح القرآن۔

ف۲ یعنی جسکو وہ بخشنا نہ چاہے میں کیسے بخشواؤں۔ ہاں اس کی مہربانی ہو تو توبہ کی توفیق مل جائے اور بخشش ہو جائے۔ اسکی رحمت بہرحال غضب پر سابق ہے۔

ف۳ کلام اللہ سے یہاں وہ وعدہ مراد ہے جو اللہ تعالے نے ان لوگوں سے کیا تھا جو سفر حدیبیہ میں نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے ہمراہ گئے تھے کہ خیبر کی غنیمتیں خاص انہی کو ملیں گی ان میں اور کوئی انکے ساتھ شریک نہیں ہوگا (فتح) حدیبیہ سے واپس ہو کر آپ کو خیبر پر چڑھائی کرنے کا حکم ہوا جہاں غدار یہود آباد تھے جو بدعہدی کر کے جنگ احزاب میں کافر قوموں کو مدینہ پر چڑھا لائے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر دی کہ وہ گنوار جو حدیبیہ نہیں گئے اب خیبر کے معرکہ میں تمہارے ساتھ چلنے کو کہیں گے کیونکہ وہاں خطرہ کم اور غنیمت کی امید زیادہ ہے آپ ان سے فرما دیں کہ تمہارے کہنے سے پہلے اللہ تعالیٰ ہمکو بذریعہ وحی خبر دے چکا ہے کہ تم اس سفر میں ہمارے ساتھ ہرگز نہ جاؤ گے۔ آخر وہی ہوا۔ صلح حدیبیہ کے بعد جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مع مسلمانوں کے مدینہ واپس تشریف لائے وہ ذوالحجہ تھا۔ محرم شروع کے کچھ گزرنے پر اللہ تعالیٰ نے خیبر کا حکم بھیجا اور فتح و غنیمت کی خوشخبری دی تو ان لوگوں نے جو حدیبیہ میں جانے سے جان چرا کر بیٹھ رہے تھے غنیمت کے لالچ سے اس خیبر میں ہمراہ چلنے کا ارادہ کر لیا تب اللہ پاک نے فرمایا کہ خیبر کی فتح و غنیمت خاص ان ہی لوگوں کے واسطے ہے جنہوں نے حدیبیہ کی رنج اور تکلیفیں اٹھائی ہیں کسی اور کا اس میں حصہ نہیں ہے۔ (جامع) وہ یہ سن کر کہنے لگے «بَلْ تَحْسُدُونَنَا» اللہ نے فرمایا احمق یہ نہیں سمجھتے کہ مسلمانوں کے زہد و قناعت کا کیا حال ہے کیا وہ مال کے حریص ہیں جو تم پر حسد کرینگے اور پیغمبر از راہ حسد خدا پر جھوٹ بول دیگا؟ العیاذ باللہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦﴾ لَيْسَ عَلَى

جیسا پھر گئے تھے تم پہلے اس سے عذاب کریگا تم کو عذاب درد دینے والا نہیں اوپر

جیسا کہ پہلے موڑ لیا تھا۔ تو اللہ تمھیں دردناک سزا دے گا اندھے پر کوئی

الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَ

اندھے کے تنگی اور نہیں اوپر لنگڑے کے تنگی اور نہیں اوپر بیمار کے تنگی اور

گناہ نہیں اور نہ لنگڑے پر اور اسی طرح بیمار پر کوئی گناہ ہے اگر وہ شریک جہاد نہ ہوں)

مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ

جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول اسکے کی داخل کریگا اسکو بہشتوں میں چلتی ہیں نیچے انکے سے نہریں

اور جو کوئی اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرے گا وہ اسکو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جنکے نیچے نہریں بہ رہی ہیں

وَمَنْ يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٧﴾ لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ

اور جو کوئی پھر جاویگا عذاب کریگا اسکو عذاب درد دینے والا البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ مسلمانوں سے

اور جو کوئی روگردانی کریگا اللہ اسکو دردناک عذاب دیگا بلاشبہ اللہ مسلمانوں سے خوش ہوا جبکہ وہ درخت

إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ

جس وقت کہ بیعت کرتے تھے تجھ سے نیچے درخت کے پس جانا جو کچھ تھا دلوں انکے کے پس اتاری

کے نیچے آپکی بیعت کر رہے تھے پس اسکو معلوم تھا کہ انکے دلوں میں کیا ہے پھر اس نے انکو

السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿١٨﴾ وَمَغَانِمَ

تسکین اوپر انکے اور ثواب دیا انکو فتح نزدیک کی اور لوٹیں

تسکین دی۔ اور انکی جرأت ایمانی کے بدلے انکے لئے ایک قریبی فتح کا سامان پیدا کر دیا۔ اور بہت سا مال غنیمت

كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٩﴾ وَعَدَكُمُ

بہت کہ لیویں گے ان کو اور ہے اللہ غالب حکمت والا وعدہ کیا ہے تم کو

جو انکو حاصل ہوگا۔ اور اللہ سب سے زبردست ہے اور اسکا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں اللہ نے تم سے بہت

اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِ وَكَفَّ

اللہ نے لوٹوں بہت کا کہ لوگے ان کو پس شتاب دیویں تم کو یہ اور بند کئے

سی غنیمتوں کا وعدہ کیا۔ جو تم کو حاصل ہونگی۔ پس سب سے پہلے یہی تمکو دی اور لوگوں کے ہاتھ تم پر اٹھنے سے روک دئے اور ایک مقصد

أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُونَ آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ

ہاتھ لوگوں کے تم سے اور تو کہ ہو نشانی واسطے ایمان والوں کے اور دکھلاوے تم کو

یہ بھی تھا کہ مسلمانوں کے واسطے یہ بھی ایک نشان حق ہو اور وہ تمھیں سیدھی راہ کی

صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ﴿٢٠﴾ وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ

راہ سیدھی ایک اور دے تمکو غنیمتیں اور کہ نہیں قادر ہوئے تم اوپر انکے یعنی فارس اور روم

طرف لے چلے اور بھی کئی فتوحات (یقینی حاصل) ہونگی جو ابھی تک تمھارے قبضے

أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿٢١﴾

کی تحقیق گھیر لیا انکو اور ہے اللہ اوپر ہر چیز کے قادر

میں نہیں آئیں مگر اللہ کے بس میں ہیں اور اللہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔

حل لغات

اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ

اَلشَّجَرَۃِ اذ متعلق ہے رضی اور تحت الشجرہ ظرف ہے یبایعونک کا ﴿۱﴾ فانزل السکینۃ فانزل کا عطف ہے رضی پر اور سکینہ کہتے ہیں اطمینان اور امن اور سکون نفس کو ﴿۲﴾ وَاُخْرٰی لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ ۔ اخری کا عطف ہے ہذہ پر ای فجعل لکم ہذہ المغانم ومغانم اخری۔ لم تقدروا پہلی صفت ہے اخری کی اور قد احاط اللہ دوسری۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف آیت میں فرمایا وہ سخت لڑنے والا قوم جن سے لڑنے کے لئے تم بلائے جاؤ گے اس جنگجو قوم سے مراد کونسی قوم ہے اس بارے میں ایک مرفوع حدیث میں آیا ہے کہ آنحضور ؐ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے نہ لڑو جن کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہونگی اور ناک بیٹھی ہوئی اور انکے منہ شل چپٹی ڈھال کے ہونگے۔ حضرت سفیانؒ فرماتے ہیں اس سے مراد ترک ہیں اور حدیث میں ہے تمہیں ایک قوم سے جہاد کرنا پڑے گا جنکی جوتیاں بالوں والی ہوں گی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس سے مراد کرد لوگ ہیں بہرحال یہ دونوں قومیں لڑائی میں سخت ہیں۔ حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں سخت لڑائی والے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ فارس کے لوگوں کو انکی سلطنت ہمیشہ زبردست رہی تھی۔ حضرت عمرؓ و حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے وقت میں ملک فارس فتح ہوا اور کچھ مسلمان کئے بن لڑائی وہاں سے غنیمتیں بہت ہاتھ لگیں (موضح) حاشیہ جامع البیان میں ہے کہ خیبر کے حصے سے جو محروم ہو گئے ان کے متعلق خیال ہوتا تھا کہ شاید ان پر ہمیشہ خفگی رہے گی تب اللہ تعالیٰ نے قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ الخ میں فرما دیا کہ آئندہ اطاعت گزاری اور جہادوں میں کوشش کرو گے اور ثابت قدم رہو گے تو تمہارا اجر ضائع نہیں ہوگا اور اگر پھر ایسی ہی بزدلی وسستی کرو گے تو سخت عذاب ہوگا۔ ان آیتوں میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق رسالت کا بڑا ثبوت ہے کیونکہ اس زمانہ میں سب سے بڑی سلطنتیں روم اور فارس تھیں اور آپ نے انکی فتح کی پیشین گوئی فرمائی چنانچہ وہ سب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے قبضہ میں دیں جیسا کہ بخاری مسلم و مشکوٰۃ ص۴۵۸ و ص۴۶۵ میں موجود ہے۔

ف یعنی جہاد ان معذور لوگوں پر فرض نہیں (موضح القرآن) یاد رہے دو باتوں میں سے ایک ہو گی لڑائی یا اسلام تیسری بات نہیں۔

اور صحیح تر یہ بات ہے کہ مشرکوں سے جزیہ قبول نہ کیا جائے۔ مسلمان ہو جائیں ورنہ ان سے لڑائی ہے۔

ف اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ان اصحابؓ سے راضی ہوا انکے باطن کی صفائی معلوم کرکے ان پر چین و آرام اتارا اور انکے سوا کسی اور کا حال یقیناً معلوم نہیں کہ اللہ اس سے راضی ہے یا نہیں۔ سو انکے برابر کسی کا مرتبہ نہیں کیونکہ اللہ نے گواہی دی کہ میں ان سے خوش ہوں (امام المفسرین) ترمذی کتاب المناقب میں حضرت جابرؓ سے مرفوعاً روایت ہے لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جن لوگوں نے اس درخت کے نیچے بیعت کی ہے ان میں سے کوئی دوزخ میں نہ جائیگا۔ صحیح بخاری میں ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ یہ درخت مخفی کیا گیا اسمیں ایک حکمت تھی کہ لوگ فتنہ میں نہ پڑیں اسلئے کہ اس درخت کے نیچے خیر و برکت کا کام ہوا تھا۔ اگر اسی طرح وہ درخت ظاہر رہتا تو خوف تھا کہ جاہل لوگ اس کی تعظیم کرتے یہاں تک کہ اسکو نفع و نقصان پہنچانیوالا اعتقاد کرتے جیسے کہ آجکل کے مشرکوں کا حال ہم دیکھتے ہیں (فتح البیان) شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ جب صلح کا جواب و سوال تھا حضرتؐ نے بھیجا حضرت عثمان غنیؓ کو یہاں خبر جھوٹی آئی کہ انکو مار ڈالا حضرتؐ نے فرمایا کہ اب مجھ کو لڑنا اسے حلال ہوا کہ پہل انہوں نے کی اور وہ خبر جھوٹ تھی اور یہ بھی کہ اسی آدمی مکہ کے لشکر کے گرد آئے کہ اکیلے دوکیلے کو ماریں وہ سب پکڑے گئے اس پر حضرتؐ نے ارادہ فرمایا لڑنے کا تو ایک کیکر کے درخت کے نیچے صحابہؓ سے بیعت لی (موضح)

ف۔ یعنی خیبر کی فتح اور غنیمت اور صلح حدیبیہ اور دوسری فتح جو تمہارے بس میں نہیں آئی اس سے مراد مکہ معظمہ اور فارس و روم کی فتح ہے۔ جامع۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا

اور اگر لڑتے تم سے وہ لوگ کہ کافر ہوئے البتہ پھیر لیتے پیٹھ پھر نہیں پاتے کوئی دوست

اور اگر کفار تم سے جنگ کرتے۔ تو پیٹھ پھیر کر بھاگتے پھر وہ کوئی حامی و مددگار

وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ

اور نہ یاری دینے والا عادت اللہ کی جو تحقیق گذری ہے پہلے اس سے اور ہرگز نہ

نہ پاتے یہ اللہ کا دستور ہے جو پہلے سے چلا آتا ہے اور آپ اللہ کے

تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ

پاوے گا تو واسطے عادت اللہ کے بدلے جانا اور وہی ہے جس نے بند کئے ہاتھ انکے تم سے

دستور کو کبھی بدلتا ہوا نہ پائیں گے اور اسی نے مکے میں تم کو قلبہ عطا کرنے کے بعد انکے ہاتھ

وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ

اور ہاتھ تمہارے ان سے بیچ سرحد مکے کے پیچھے اس کے کہ غالب کیا تم کو اوپر انکے اور

تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے تھے اور تم جو کچھ کر رہے تھے اللہ تعالیٰ

كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ

ہے اللہ ساتھ اسکے کرتے ہو تم دیکھنے والا وہ وہی لوگ ہیں جو کافر ہوئے اور بند کیا تم کو انہوں نے

اسکو دیکھ رہا تھا یہ مکے والے وہی ہیں۔ جنہوں نے کفر کیا اور تم کو

عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا

مسجد حرام سے اور قربانی کو روکے ہوئے اس بات سے کہ پہنچے جگہ حلال ہونے اپنے کی اور اگر نہ

مسجد حرام سے روکا۔ اور قربانی کے جانوروں کو روکے رکھا کہ وہ اپنی جگہ تک نہ پہنچ جائیں۔ اور اگر

رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ

ہوتے مرد مسلمان اور عورتیں مسلمان نہیں جانتے تم انکو یہ کہ کچل ڈالو تم انکو

خدشہ نہ ہوتا کہ کئی مومن مرد اور مومن عورتیں کو تم بے خبری میں پاؤں تلے روند ڈالو گے جس کی وجہ سے

فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ

پس پہنچ جاوے تمکو ان سے ایذا بے خبری (یعنی ابھی فتح ہو جاتی) کہ داخل کرے اللہ بیچ رحمت اپنی کے

(بعد ازاں) تمہیں رنج پہنچے گا۔ تو تمہیں ابھی فتح دیدی جاتی، مگر یہ بھی مقصود تھا کہ اللہ جسکو چاہے اپنی رحمت میں داخل

مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا

جسکو چاہے اگر جدا ہو جاتے مسلمان کافروں سے البتہ عذاب کرتے ہم ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے انمیں سے عذاب

کرے اگر وہ ایک طرف ہو جاتے تو ان میں سے کفر و انکار کرنے والوں کو ہم دردناک سزا

اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ

درد دینے والا جس وقت کی ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے بیچ دلوں اپنے کے کد (ضد) کو کد جاہلیت کی

دیتے جب کافروں نے اپنے دلوں میں جاہلیت کے زمانے کی سی ضد کا تہیہ کر لیا تو اللہ نے اپنے رسول

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ

پس اتاری اللہ نے تسکین اوپر رسول اپنے کے اور اوپر ایمان والوں کے اور لازم کر دی انکو

اور مومنوں کو تحمل و برداشت کی توفیق عطا کی (اور ان کو ادب و تہذیب اور) پرہیزگاری کی بات پر قائم رکھا

حل لغات

۱ سُنَّةَ اللّٰهِ مفعول ہے فعل محذوف کا ای انظر سنۃ اللہ۔ ۲ بِبَطْنِ مَكَّةَ بطن مکہ سے مراد ہے داخل مکہ ۳ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا۔ والہدی کا عطف ہے صدوکم کی ضمیر منصوب پر اور معکوفا حال ہے الہدی سے معکوف معنی میں ہے محبوس اور ممنوع کے ۴ اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ۔ یہ بدل اشتمال ہے الہدی سے یا محل میں نصب کے بنزع خافض ای ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی پہلے سے پیغمبروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی راہ چلی آئی ہے کہ انکے دشمنوں کو خواری اور شکست حاصل ہوئی ہے مقصد یہ ہے کہ جب بھی اہل حق اور اہل باطل کا کسی فیصلہ کن لڑائی میں مقابلہ ہو جائے تو آخر کار اہل حق غالب کئے جاتے ہیں اللہ کی اس عادت میں کوئی تبدیلی نہیں ہاں یہ شرط ہے کہ اہل حق بحیثیت مجموعی پوری طرح حق پرستی پر قائم رہیں اور بعض نے لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللهِ تَبْدِيلًا کے معنی یوں کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عادت کوئی دوسرا نہیں بدل سکتا یعنی کسی اور کو قدرت نہیں کہ وہ کام نہ ہونے دے جو سنۃ اللہ کے موافق ہونا چاہئے تھا۔ موضح

ف۲ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے احسان بیان فرمایا جو صلح حدیبیہ میں مسلمانوں پر کیا کہ کافروں کے ہاتھ سے انکو محفوظ رکھا اور مکہ میں لڑنے اور مسجد حرام کی عزت توڑنے سے بچایا اور مسلمانوں کو مشرکوں پر فتحیاب کرنا سو یہ ہے کہ ستر یا اسی یا تیس آدمی ہتھیار لئے ہوئے تنعیم پہاڑ سے اترے جیسا کہ مشکوٰۃ کے باب حکم اسراء میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بے خبری کی حالت میں حملہ کرنا چاہتے تھے۔ آپ نے ان پر بد دعا کی وہ پکڑے گئے۔ پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے درگذر کیا اور قصور معاف کر دیا پس چھوڑ دیئے گئے۔ اس رب العزت کا ایک احسان یہ بھی ہے کہ کفار کے بد ارادوں کو اسنے پورا نہ ہونے دیا نہ مکہ کے کافروں کے اور نہ مدینہ کے منافقوں کے۔ نہ یہ تم پر حملہ آور ہو سکے نہ وہ تمہارے بال بچوں کو ستا سکے یہ اسلئے کہ مسلمان عزت حاصل کریں اور جان لیں کہ اصل حافظ و ناصر اللہ ہی ہے اور اسکی مشیت و حکمت سے سب کام ہوتے ہیں۔

ف۳ کہا ابن عباسؓ نے کہ حدیبیہ کے دن مسلمان ستر اونٹ قربانی کرنے کے لئے لائے تھے۔ سو جب قربانیاں بیت اللہ سے روکی گئیں تو آواز کرنے لگیں جیسے اپنے بچوں کے لئے آوازیں کیا کرتی تھیں اللہ تعالیٰ نے بھی وہی جگہ انکے لئے قربانی کرنے کی مقرر کر دی یعنی حدیبیہ کا مقام (موضح) ہاں اگر بے خبری کی حالت میں ان مسلمانوں کے مارے جانے کا خوف نہ ہوتا جو تم کو انکا ایمان معلوم نہ تھا تو تمہارے ہاتھوں کو اللہ تعالیٰ مشرکوں سے نہ روکتا اور ان پر ایسی خرابی لاتا جو بیان سے باہر ہے (جامع) کیونکہ اس موقعہ پر ساری خطا و بے ادبی انہیں سے ہوئی تم تو باادب رہے انہوں نے عمرہ والوں کو منع کیا اور قربانی نہ پہنچنے دی وہ جگہ اس قابل تھی کہ اسی وقت تمہارے ہاتھ سے فتح ہوتی مگر بعض مسلمان چھپے ہوئے تھے اور بعض ابھی مسلمان ہونے مقدر میں تھے وہ اس روز کی فتح میں پیسے جاتے۔ آخر دو برس کی صلح میں جتنے مسلمان ہونے تھے ہو گئے اور نکلنے والے نکل آئے تب اللہ نے مکہ فتح کر دیا۔ خلاصہ موضح۔

ف۴ ایک ضد یہ کہ اس برس عمرہ نہ کرنے دیا اور یہ کہ جو مسلمان ہجرت کرے اسکو واپس بھیجو اور اگلے سال عمرہ کو آؤ تو تین دن سے زیادہ نہ رہو اور ہتھیار کھلے نہ لاؤ۔ حضرتؐ نے یہ سب قبول کر لیا اور ایک وجہ ضد کی یہ بھی تھی کہ اگر ہم انکو نہ روکیں تو عرب کے لوگ یوں جانیں گے کہ ہم سے دب گئے۔ (خلاصہ موضح و جامع ص۴۲۹)

★ محبوسا من ان یبلغ مکانہ الذی یحل فیہ نحرہ ؑ اَنْ تَطَئُوْهُمْ بدل اشتمال ہے منہم سے یا تعلموہم کی ضمیر منصوب سے۔ ؐ مَعَرَّةٌ بوزن مفعلۃ مشتق ہے عرہ سے اور اسکے معنی ہیں مشقت و مکروہ۔ ؑ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ۔ اذ منصوب ہے اذکر مقدر کی وجہ سے یہ کہتے ہیں بکر و عمر...

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ

بات پرہیزگاری کی اور تھے وہ بہت حقدار اسکے اور اہل اس کے اور ہے اللہ ساتھ ہر چیز کے

اور وہی سب سے زیادہ اس چیز کے حقدار اور اہل بھی تھے اور اللہ کو ہر بات کا پورا

شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝26 لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ ع ۳/۹ ۱۱

جاننے والا البتہ تحقیق سچ دکھلایا اللہ نے رسول اپنے کو خواب ساتھ سچ کے البتہ داخل ہو گے تم

پورا علم ہے بیشک اللہ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھلایا۔ کہ اللہ نے چاہا تو

الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ

مسجد حرام میں اگر چاہا اللہ نے امن سے منڈاتے ہوئے سروں اپنوں کو

تم مسجد حرام میں اطمینان کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے سر منڈاؤ گے اور بال

وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ۭ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ

اور کترواتے ہوئے نہ ڈرتے ہوئے پس جانا اللہ نے جو کچھ کہ نہ جانا تم نے پس کی ورے

کترواؤ گے نہیں کوئی خطرہ نہ ہوگا جو کچھ تمہیں معلوم نہیں وہ اس کو معلوم ہے پھر اس نے

ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝27 هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ

اس کے فتح نزدیک وہ ہے جس نے بھیجا پیغمبر اپنے کو ساتھ ہدایت کے اور دین

اس سے پہلے تمہیں سر دست ہی ایک اور فتح دیدی وہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت دی اور دین

الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَي الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝28 مُحَمَّدٌ

حق کے تو کہ غالب کرے اسکو اوپر دین کے سارے کے اور کفایت کرتا اللہ شاہدی دینے والا محمد

حق دیکر بھیجا ہے تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے اور یاد رکھو حق کے اظہار کو اللہ ہی کافی ہے (صلی) محمد اللہ کے

رَسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ

رسول اللہ کا ہے اور جو لوگ کہ ساتھ اسکے ہیں سخت ہیں اوپر کافروں کے رحم دل ہیں

اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت اور آپس میں رحمدل ہیں

بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ

درمیان اپنے دیکھتا ہے تو انکو رکوع کرنیوالے سجدہ کرنے والے چاہتے ہیں فضل خدا کا اور رضامندی اسکی

تم انہیں رکوع کرتے، سجدہ میں جاتے اور اللہ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں لگے ہوئے دیکھتے ہو

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي

نشانی انکی بیچ منہوں انکے کے ہے اثر سجدہ کے سے یہ ہے صفت انکی بیچ

یہ نشانیاں انکے چہروں پر سجدوں کے اثر سے نمودار ہیں انکے یہ اوصاف توراۃ میں مذکور

التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۾ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ ع ۱۵

توریت کے اور صفت انکی بیچ انجیل کے جیسے کھیتی نکالے سوئی اپنی

ہیں اور یہی انجیل میں ہیں جیسے کھیتی اپنا پٹھا نکال کر

فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ

پس قوی کرے اسکو پس موٹی ہو جاوے پس کھڑی ہو جاوے اوپر جڑ اپنی کے خوش لگتی ہے کھیتی کرنے والوں کو

اسے مضبوط کرتی ہے پھر موٹی ہوتی ہے پھر اپنے تنے پر کھڑی ہو جاتی ہے اور کاشتکاروں کو اچھی لگنے لگتی ہے

حل لغات

۱ الرؤیا بالحق۔ بالحق صفت ہے مصدر محذوف کی ای صدقا ملتبسا بالحق یا حال ہے الرؤیا سے ای ملتبسۃ بالحق ۲ لتدخلن جواب ہے قسم محذوف کا ای واللہ لتدخلن ۳ اٰمنین محلقین اٰمنین حال ہے لتدخلن کے فاعل سے اور محلقین ضمیر اٰمنین سے ۴ محمد رسول اللہ۔ محمد خبر مبتدا محذوف کی ای ھو محمد۔ رسول اللہ بدل یا بیان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف اس موقع پر مسلمان بھی ضد پر آجاتے مگر اللہ تعالیٰ نے انکو وہ حوصلہ دیا کہ اپنے صبر و تحمل کی خصلت پر بدستور قائم رہے کلمۃ التقویٰ سے مراد کلمۂ شہادت ہے یا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جب اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ صلحنامہ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ لکھو تو کافروں نے کہا ہم اسکو نہیں پہچانتے بلکہ اسطرح لکھو باسمک اللھم۔ آپؐ نے انکی یہ بات بھی منظور کی۔ وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا یعنی انکے تحمل اور حوصلہ کا کام مسلمانوں ہی کا ہے۔ چنانچہ خیبر کی لڑائی میں نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے جس وقت حضرت علیؓ کو فوج کا جھنڈا دیا اور خبر دی کہ انکے ہاتھ پر فتح ہوگی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ میں ان سے لڑنا شروع کر دوں؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ انکے مقابلہ میں ٹھہر کر پہلے انکو اسلام کی طرف بلاؤ اور دین کے احکام سناؤ کیونکہ ایک آدمی کا بھی ہدایت پر آجانا تمام ملک و دولت سے بہتر ہے (مشکوٰۃ ص۵۶۵) اب عیسائی اور آریہ وغیر مذاہب اپنے اس قول پر غور کریں جو کہتے ہیں کہ اسلام صرف تلوار کے زور سے پھیلایا گیا ہے اور قرآن نے سراسر خونریزی کی ہدایت کی ہے۔ اس آیت اور حدیث کا اور اپنے خیال کا موازنہ کرنا چاہئے بلکہ اس سے زیادہ سورہ مائدہ کے پہلے رکوع وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ الخ میں وضاحت ہے کہ اگر کسی قوم نے تم پر ظلم کیا تو تم ضد میں آکر زیادتی نہ کرنا اور مشکوٰۃ باب الامان ص۳۴۹ میں ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قریش نے مجھ کو قاصد بنا کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ جب میں نے آپؐ کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام آگیا میں نے واپس جانے سے انکار کر دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم واپس جاؤ چونکہ ہم بدعہدی نہیں کرتے تم پھر واپس آجانا چنانچہ ایسا ہی ہوا یہ ہے اسلام کی صداقت۔ (خلاصہ حمیدی وغیرہ)۔

ف۲ جب مکہ والوں نے روک دیا اور صلح قرار پاکر حدیبیہ میں قربانی کی گئیں تو بعض لوگوں نے کہا وہ خواب ٹھیک نہ ہوا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ میں اور دیگر مسلمان امن و امان سے مکہ میں داخل ہو کر حج کے ارکان ادا کریں گے اس پر اللہ پاک نے یہ آیت اتاری کہ خواب بے شک ٹھیک ہے۔ حضرت عمرؓ نے بھی آپؐ سے کہا کہ آپؐ تو بیت اللہ آنے اور طواف کا فرما رہے تھے آپؐ نے فرمایا بے شک میں نے یہ کہا تھا لیکن کیا یہ بھی کہا تھا کہ اسی سال یہ بات ہوگی۔ حضرت عمرؓ نے کہا نہیں۔ غرض یہ کہ اسی سال میں اسکا ظہور ہونا ضرور نہیں اگلے سال یا اس کے بعد ہوگا۔ دوسرے یہ کہ بنا ء فتح مکہ کی صلح حدیبیہ تھی۔ یہ انشاء اللہ کہنا واسطے تعلیم بندوں کے ہے نہ شک کے لئے (حمیدی وجامع)

ف۳ اس میں ہے تاکہ غالب کرے، اسکا مقصد یہ ہے کہ اس دین کو اللہ تعالیٰ نے ظاہر میں بھی غالب کر دیا ایک مدت تک اور دلیل سے غالب ہے ہمیشہ (موضح) بعضے لوگ کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں سوائے شق القمر کے کسی معجزہ کا ثبوت نہیں وہ غور کریں اس آیت میں کس زور سے اسلام کے غالب ہونے کی خبر دی اور کس شان سے اسکا ثبوت اور ظہور ہوا کہ مخالفین کو سوائے تسلیم کے کچھ چارہ نہیں۔ اور معجزوں میں تو یہ ہوتا ہے کہ دکھلاتے وقت جو لوگ موجود ہوتے ہیں وہی اسکو معلوم کر سکتے ہیں اور پیشین گوئی کا صادق آنا ایسا ہوتا ہے کہ ہر زمانہ کے لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور یہ دعوئی نبوت کی صداقت کے واسطے اعلیٰ درجہ کی دلیل ہے حمیدی وغیرہ

٭ یا یوں کہو کہ محمد مبتدا اور رسول اللہ خبر ہے وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ۔ الذین معہ مبتدا، اشداء خبر اشداء جمع ہے شدید کی جیسے رحماء جمع رحیم کی ہے اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ۔ شطأہ روئیدگی کے اس ابتدائی حصہ کو کہتے ہیں جو پہلے پہل زمین سے نکلتا ہے۔ آزرہ لیا گیا ہے موازرہ سے اور موازرہ کہتے ہیں معاونت کو توازرہ معنی میں قواہ کے ہے عَلٰى سُوْقِهٖ۔ سوق جمع ہے ساق کی اور ساق کہتے ہیں پنڈلی کو یہاں مراد ہے کھیتی کی نال۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

تو اغیظ میں لام تعلیل ہے بسبب ان مسلمانوں کے کافروں کو وعدہ کیا ہے اللہ نے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اور کام کیے

(یہی حال مسلمانوں کا ہے) تاکہ ان سے کافروں کا دل جلائے۔ اللہ نے ان سے جو ایمان لائے اور نیک کام کرتے

الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿۲۹﴾

اچھے ان میں سے بخشش اور ثواب بڑا کی

بخشش اور بڑے اجر کا وعدہ کر رکھا ہے

سُورَةُ الْحُجُرَاتِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِي عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورہ حجرات مدینہ میں نازل ہوئی اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

سورہ حجرات مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع (کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت آگے بڑھو آگے خدا کے اور رسول اس کے

اے ایمان لانے والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور

وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۱﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ سننے والا جاننے والا ہے تحقیق اے لوگو جو ایمان لائے

اللہ سے ڈرو۔ یاد رکھو کہ اللہ سب کچھ سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔ اے ایمان لانے والو! اپنی آوازیں

لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ

ہو مت بلند کرو آواز اپنی کو اوپر آواز نبی کے اور مت آواز بلند کرو اوپر اسکے

پیغمبر کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ ان سے پکار کر بات کیا کرو

بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ

ساتھ بولی کے جیسا بلند کرتے ہیں بعض تمہارے واسطے بعض کے ایسا ہو کہ کھوئے جائیں عمل تمہارے

جیسا کہ تم ایک دوسرے کو پکارا کرتے ہو۔ کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں

وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿۲﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ

اور تم نہ سمجھتے ہو تحقیق جو لوگ کہ پست کرتے ہیں آواز اپنی کو

اور تمہیں خبر بھی نہ ہو بلاشبہ وہ لوگ جو رسول کے سامنے اپنی آوازوں کو

عِندَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ

نزدیک رسول خدا کے یہ لوگ ہیں وہ جو آزمایا ہے اللہ نے دلوں انکے کو

پست رکھتے ہیں حقیقتاً وہ لوگ ہیں۔ جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری کے لئے آزما لیا

لِلتَّقْوَىٰ ۚ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿۳﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ

واسطے پرہیزگاری کے واسطے انکے بخشش ہے اور ثواب بڑا تحقیق جو لوگ کہ پکارتے ہیں تجھ کو

ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا بدلہ ہو گا وہ لوگ جو آپ کو حجروں کے باہر سے

ع ۳ ۱۴

حل لغات

ان تحبط اعمالکم۔ یہ مفعول ہے لا تجہروا کا بہ تقدیر مضاف ای کراہیۃ ان تحبط اعمالکم اور اس کی مزید تحقیق سورہ نساء کی آخری آیت (یبین اللہ لکم ان تضلوا) میں گزر چکی ہے یہاں پہنچ کر اسے بھی دیکھ لو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی مسلمان اپنے بھائی مسلمان کے ہمدرد اور انسے نرمی سے پیش آنے والے صحابہؓ کی حدیبیہ میں یہ دونوں شانیں چمک رہی تھیں یعنی وہ کافروں کے مقابل تیز اور آپس میں مہربان۔ حسنؒ نے کہا صحابہؓ کی سختی کافروں پر اس حد تک تھی کہ اپنے کپڑوں کو انکے کپڑوں کے ساتھ لگنے سے بچاتے تھے اور پرہیز کرتے تھے کہ کہیں اپنے بدن ان کے بدن سے نہ لگ جائیں اور آپس میں ایسے مہربان تھے کہ جو مومن دوسرے مومن بھائی بھائی کو دیکھتا مصافحہ اور معانقہ کے بغیر نہ رہتا اور ہمیشہ مسلمانوں پر یہ حق ہے کہ آپس میں بڑی شفقت اور مہربانی کیا کریں اور مخالفوں بے دینوں پر سختی کریں (فتح) فرمایا نمازیں کثرت سے پڑھتے ہیں۔ جب دیکھو رکوع و سجود میں پڑے ہوئے ہیں اللہ کے سامنے نہایت اخلاص کے ساتھ فریضہ عبودیت ادا کر رہے ہیں شرک و بدعت اور ریاء و نمود کا شائبہ بھی نہیں۔ بس اللہ کا فضل اور اسکی خوشنودی کی تلاش ہے یعنی نمازوں کی پابندی خصوصاً تہجد کی نماز سے ان کے چہروں پر خاص قسم کا نور اور رونق ہے گویا خشیت الٰہی و خشوع و حسن نیت و اخلاص سنت کی شعاعیں باطن سے پھوٹ پھوٹ کر ظاہر کو روشن کر رہی تھیں جیسے صحابہؓ اپنے چہروں کے نور اور متقیانہ چال ڈھال سے لوگوں میں الگ پہچانے جاتے تھے اسیطرح بفضل خدا صحابہؓ کے تابع جماعت موحدین اہلحدیث عاملین اپنے ہم زمانہ والوں میں پہچانے جاتے ہیں۔ کزرع ۔ یہ صحابہؓ کی مثال اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی کہ ابتدائے اسلام میں تھوڑے ہوں گے پھر رفتہ رفتہ زیادہ اور قوی ہوجائیں گے جیسے کھیتی پہلے شروع میں کمزور ہوتی ہے پھر آہستہ آہستہ قوت پکڑتی ہے یہاں تک کہ محکم ہوجاتی ہے اور تال پر مضبوط کھڑی ہوتی ہے (فتح) حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں یہ وعدہ دیا انکو جو ایمان والے ہیں اور بھلے کام کرتے ہیں۔ حضرت کے سب اصحابؓ ایسے ہی تھے مگر خاتمہ کا اندیشہ رکھا۔ حق تعالیٰ بندوں کو ایسی صاف خوشخبری نہیں دیتا کہ نڈر ہوجائیں گے اس مالک سے اتنی شاباش بھی غنیمت ہے۔

ف۲ سورہ حجرات خانگی و سماجی زندگی کے آداب پر مشتمل ہے اس کی ایک ایک آیت اس قابل ہے کہ لے بار بار پڑھا جائے اور آداب شرعیہ سیکھے جائیں۔

ف۳ یعنی معاملہ میں اللہ اور رسول کی طرف سے حکم ملنے کی توقع ہو۔ اسکا فیصلہ پہلے ہی آگے بڑھ کر اپنی رائے سے نہ کر بیٹھو بلکہ حکم الٰہی کا انتظار کرو۔ جس وقت پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کچھ ارشاد فرمائیں خاموشی سے کان لگا کر سنو انکے بولنے سے پہلے خود بولنے کی جرأت نہ کرو۔ جو حکم ادھر سے ملے اسپر بلا چون و چرا اور بلا پس و پیش عامل بن جاؤ۔ اپنی اغراض اور اہواء و آراء کو انکے احکام پر مقدم نہ رکھو۔ بلکہ اپنی خواہشات و جذبات کو احکام سماوی کے تابع بناؤ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ قرآن و حدیث کے خلاف نہ کہو اطاعۃ اللہ و رسول کی سچی فرمانبرداری اس وقت میسر ہو سکتی ہے۔ جب کہ دل میں خوف الٰہی ہو۔ (خلاصہ موضح)

ف۴ یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں شور نہ کرو اور جیسے آپس میں ایکدوسرے سے بے تکلف چہک کر یا تڑخ کر بات کرتے ہو حضورؐ کے ساتھ یہ طریقہ اختیار کرنا خلاف ادب ہے آپؐ سے خطاب کرو تو نرم آواز سے تعظیم و احترام کے لہجہ میں کرو۔ جب یہ آیت اتری تو ثابتؓ بن قیس صحابی رسولؐ کی آواز قدرتاً بلند تھی رنجیدہ ہوا بیں ہو کر گھر میں بیٹھ رہے کہنے لگے کہ بس میرے اعمال اکارت ہوگئے۔ ایک دن آپؐ نے ثابتؓ بن قیس کے متعلق پوچھا کہ وہ کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا وہ تو اپنے آپ کو دوزخی سمجھ رہا ہے آپؐ نے فرمایا نہیں وہ تو جنتی ہے۔ پھر وہ جنگ یمامہ کے دن شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ۔ (احمد بخاری، ابن کثیر) امام ابن قیمؒ نے فرمایا ہے کہ قرآن و حدیث اور آثار صحابہؓ دلالت کرتے ہیں اس بات پر مرتد ہوجانے کے سوا اور برائیاں بھی نیکیوں کو اکارت کر دیتی ہیں جیسے کہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں اور ویبزوالے نے کہا کہ بعض گناہوں سے نیکیاں ضائع ہوجاتی ہیں (کتاب الصلوٰۃ) پھر فرمایا جو لوگ نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی مجلس میں تواضع اور ادب سے بولتے ہیں اور آپؐ کے سامنے اپنی آوازوں کو پست کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنکو اللہ نے تقوے و طہارت کے لئے تیار کر دیا ہے۔ جیسے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ نے یہ آیت اترنے کے بعد اپنی آوازوں کو حضورؐ کے سامنے بہت ہی پست کر دیا تھا۔ حجۃ اللہ البالغہ میں حضرت شاہ ولی اللہؒ لکھتے ہیں کہ چار چیزیں اعظم شعائر اللہ سے ہیں۔ قرآن، پیغمبر، کعبہ، نماز۔ انکی تعظیم وہی کریگا جسکا دل تقوے سے مالامال ہو۔ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ (سورہ حج رکوع ۴) یہاں سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ جب حضورؐ کی آواز سے زیادہ آواز بلند کرنا خلاف ادب ہے تو آپؐ کے احکام و ارشادات یعنی حدیث رسول اللہ سننے کے بعد انکے خلاف آواز اٹھانا کس درجہ کا گناہ ہوگا۔

www.KitaboSunnat.com

مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۴ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا

پرے چار دیواروں گھروں کے سے بہت انکے نہیں سمجھتے اور اگر وہ صبر کریں

پکارتے ہیں۔ ان میں سے اکثر بے وقوف ہیں اور اگر وہ صبر سے کام لیتے

حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵

یہاں تک کہ نکلے تو طرف انکے البتہ ہوتا بہتر واسطے انکے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف

حتیٰ کہ آپ خود ان کے پاس آجاتے۔ تو یہ انکے لئے بہتر تھا۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَاۗءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اگر آوے تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر پس تحقیق کرلو ایسا نہ ہو کہ

اے ایمان والو! اگر کوئی بدکار شخص تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو پہلے تحقیق کرلیا کرو کہ

تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰي مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝۶

ایذا پہنچاؤ تم کسی قوم کو ساتھ نادانی کے پس ہو جاؤ اوپر اسکے کہ کی ہے تم نے پشیمانی ہوتا

کہیں نادانی سے کسی قوم کو ایذا نہ پہنچا دو۔ پھر جو تم نے کیا اس پر نادم ہونا پڑے

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ

اور جانو یہ کہ بیچ تمہارے رسول اللہ کا ہے اگر کہا مانے تمہارا بیچ بہت سے

اور جان رکھو کہ تم میں رسول اللہ موجود ہیں۔ اگر وہ اکثر باتوں میں تمہارا کہا مانیں تو تم

مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَ

باتوں سے البتہ ایذا میں پڑو تم ولیکن اللہ نے پیارا کیا ہے طرف تمہارے ایمان کو اور

بڑی مشکل میں پڑ جاؤ لیکن اللہ نے تمہارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈالدی ہے اور اس کو

زَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۭ

زینت دی اس کو بیچ دلوں تمہارے کے اور مکروہ کیا ہے طرف تمہارے کفر کو اور فسق کو اور نافرمانی کو

تمہارے دلوں میں پسندیدہ بنادیا اور کفر وانکار اور بدکاری اور نافرمانی سے تمہیں متنفر کردیا ہے

اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝۷ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۭ وَاللّٰهُ

یہ لوگ وہ ہیں بھلائی پانے والے ف فضل کر اللہ کی طرف سے اور نعمت کر اور اللہ

یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں (یہ) اللہ کے فضل اور اسکی عنایت کی وجہ سے ہے اور اللہ

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۸ وَاِنْ طَاۗىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا

جاننے والا حکمت والا ہے ف اور اگر دو جماعتیں مسلمانوں میں سے لڑپڑیں آپس میں

ہر بات سے واقف اور حکمت والا ہے اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑپڑیں جھگڑیں تو انکے

فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَي الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا

پس صلح کرو درمیان ان دونوں کے پس اگر سرکشی کرے ایک ان میں سے اوپر دوسری کے پس لڑو ان سے

درمیان صلح کرادو۔ اگر ان میں سے ایک دوسری پر زیادتی کرے اس سے لڑو یہاں تک

الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْۗءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَاۗءَتْ فَاَصْلِحُوْا

جو سرکشی کرتے ہیں یہاں تک کہ پھر آوے طرف حکم خدا کے پس اگر پھر آوے پس صلح کرو

کہ وہ خدا کے فیصلہ کی طرف رجوع کرلے۔ پھر اگر وہ رجوع کرلے تو دونوں کے درمیان عدل وانصاف سے صلح کرادو

منزل ٦

حل لغات

لہ قومًا بجہالۃٍ۔ بجہالۃ ایک محذوف کے متعلق ہوکر حال ہے ای ملتبسین بجہالۃ حالہم ۔ لہ فتصبحوا علی ما فعلتم نادمین۔ اصبح کے اصلی معنی ہیں صبح کے وقت داخل ہوا مگر کبھی صبح کے معنی اس سے مجرد کرلیے جاتے ہیں اور اسوقت اصبح صار کے معنی میں ہوجاتا ہے۔ اسی لیے یہاں فتصبحوا معنی میں ہے فتصیروا کے نادمین لیا گیا ہے ندم سے اور ندم اصل میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ف بنی تمیم آئے ملنے کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم گھر میں تھے باہر لگے پکارنے چاہئے آدمی کی زبانی خبر کرنا۔ موضح القرآن

ف۲ ایک شخص کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک قوم پر زکوٰۃ لینے کو وہ نکلے لگے استقبال کو۔ اسلام سے پہلے اس قوم میں بیر تھا دشمنی تھی اس نے ڈرا کہ میرے مارنے کو نکلے الٹا بھاگا۔ مدینہ میں آکر مشہور کر دیا کہ فلانی قوم مرتد ہو گئی۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آپ فوج بھیجنے پر آمادہ ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شہادت فاسق کی قبول نہیں۔ فاسق وہ جس سے بے شرعی کام عیاں ہوں۔ (موضح) اکثر نزاعات و مناقشات کی ابتدا رجھوٹی خبروں سے ہوا کرتی ہے۔ اس لئے اول اختلاف و تفریق کے اسی سرچشمہ کو بند کرنے کی تعلیم دی یعنی کسی خبر کو یونہی بے تحقیق قبول نہ کرو۔ فرض کیجئے ایک بے راہ رو اور تکلیف دہ آدمی نے اپنے کسی خیال اور جذبہ سے بے قابو ہو کر کسی قوم کی شکایت کی تم نے محض اس کے بیان پر اعتماد کر کے اس قوم پر چڑھ دوڑے بعد ظاہر ہوا کہ اس شخص نے غلط کہا تھا تو خیال کرو اس وقت کس قدر پچھتانا پڑیگا اور اپنی جلد بازی پر کیا کچھ ندامت ہوگی اور اس کا نتیجہ جماعت اسلام کے حق میں کیسا خراب ہوگا۔

ف۳ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمہاری کسی خبر یا رائے پر عمل نہ کریں تو برا نہ مانو۔ حق لوگوں کی خواہشوں یا آراء کے تابع نہیں ہو سکتا۔ ایسا ہو تو زمین و آسمان کا سارا کارخانہ ہی درہم برہم ہو جائے کما قال تعالیٰ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ الایۃ۔ الغرض خبروں کی تحقیق کیا کرو اور حق کو اپنی خواہش و رائے کے تابع نہ بناؤ بلکہ اپنی خواہشات کو حق کے تابع رکھو اسطرح تمام جھگڑوں کی جڑ کٹ جائے گی۔ حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں یعنی تمہارا مشورہ قبول نہ ہوا برا نہ مانو۔ رسولؐ عمل کرتا ہے اللہ کے حکم پر اسی میں تمہارا بھلا ہے اگر تمہاری بات مانا کرے تو ہر کوئی اپنے بھلے کی کہے پھر کس کس کی بات چلے۔ معلوم ہوا قرآن و حدیث کے مقابلہ میں رائے اور قیاس پر چلنا ہرگز روا نہیں۔

ف۴ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اسلام ظاہر ہے اور ایمان دل میں ہے کہا راوی نے پھر ارشاد فرماتے اپنے ہاتھ سے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کر کے تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے۔ ابن کثیر

کہتے ہیں سچ والم کو کیونکہ ن، و ہم کی ترکیب سے ہمیشگی اور دوام کے معنی کبھی جدا نہیں ہوتے جیسے اذن فی الشرب اور بلشن وغیرہ ۔ ؎ فکرہ۔ کرہ ضد ہے حب کی کیونکہ حب کے معنے ہیں کسی چیز کو محبوب رکھنا اور کرہ نا محبوب رکھنا۔ ؎ فضلاً من اللہ ونعمۃ۔ فضل و نعمت میں یہ فرق ہے کہ فضل اللہ سے وہ بھلائی مراد ہے جو خدا کے پاس ہے اور وہ اس سے مستغنی ہے اور نعمت وہ چیز ہے جو بندے کو پہنچتی ہے اور بندہ اس کا محتاج ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿٩﴾

درمیان انکے ساتھ عدل کے اور انصاف کیا کرو تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنے والوں کو ف

(اور انصاف) انصاف کرو یاد رکھو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ

سوائے اسکے نہیں کہ مسلمان بھائی ہیں پس اصلاح کرو درمیان دو بھائیوں کے اور ڈرو اللہ سے

بیشک ایمان والے سب بھائی بھائی ہیں۔ سو تم اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دو اور اللہ سے ڈرو

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ

تاکہ تم رحم کئے جاؤ ف اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ ٹھٹھا کرے کوئی قوم

تاکہ تم پر رحم کیا جائے اے ایمان والو! کوئی جماعت کسی دوسری جماعت سے

مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن

کسی قوم سے شاید کہ وہ بہتر ہوں ان سے اور نہ عورتیں کسی بی بی

ہنسی نہ کرے۔ ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہو۔ اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے ہنسی کریں۔ ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ زنی نہ کرو اور

نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا

سے شاید کہ وہ ہوں بہتر ان سے اور مت عیب لگاؤ آپس اپنے کو اور مت

نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو۔ ایمان لانے کے بعد

تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ

بد نام کرو ساتھ برے لقبوں کے برا نام ہے بدکاری پیچھے ایمان کے

(دوسروں کو) برے ناموں سے یاد کرنا بہت برا ہے اور جو

وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿١١﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

اور جس نے نہ توبہ کی پس یہ لوگ وہی ظالم ہیں ف اے لوگو جو

کوئی توبہ نہ کرے تو ایسے ہی ظالم ہوتے ہیں اے ایمان والو!

آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَ

ایمان لائے ہو بچو بہت گمانوں سے تحقیق بعض گمان گناہ ہے اور

اکثر بدظنیوں سے بچتے رہو کیونکہ بعض بدظنیاں گناہ ہیں اور کسی کا

لَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن

مت جاسوسی کرو اور نہ غیبت کریں بعضے تمہارے بعض کی کیا دوست رکھتا ہے کوئی تم میں سے کہ

بھید نہ ٹٹولو۔ اور تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرے کیا تم میں سے کوئی پسند

يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ

کھاوے گوشت بھائی اپنے مردے کا پس ناخوش رکھوگے تم اسکو اور ڈرو اللہ تعالیٰ سے تحقیق اللہ ہے

کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے (ہرگز نہیں) تم کو اس بات سے نفرت آتی ہے پس اللہ سے ڈرو

تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَ

پھر آنے والا مہربان ف اے لوگو! تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے تمکو ایک مرد سے اور

بیشک اللہ توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے اے لوگو! ہم نے تم کو ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہارے

منزل ۶

حل لغات۔

لے لا یسخر قوم

من قوم۔ حریری کہتے ہیں آدمی کا اپنے بھائی کو وقعت کی نگاہ سے نہ دیکھنا اور اسے ایک مرتبہ سے گرا دینا قوم اسم جمع ہے اور اسکا اطلاق مردوں پر ہوتا ہے نہ عورتوں اور نہ بچوں پر کیونکہ یہ جمع ہے قائم کی جس طرح کہ صوم صائم کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا۔ لمز کہتے ہیں زبان سے طعنہ دینے کو اور نبز کہتے نام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف یعنی ان تمام پیش بندیوں کے باوجود اگر اتفاق سے مسلمانوں کی دو جماعتیں آگر آپس میں لڑ پڑیں تو پوری کوشش کرو کہ اختلاف رفع ہوجائے اس میں آگر کامیابی نہ ہو اور کوئی فریق دوسرے فریق پر چڑھا چلا جائے اور ظلم و زیادتی پر ہی کمر باندھ لے تو یکسو ہو کر نہ بیٹھ رہو بلکہ جس کی زیادتی ہو سب مل کر اس سے لڑائی کریں یہاں تک کہ وہ فریق مجبور ہو کر اپنی زیادتیوں سے باز آئے اور خدا کے حکم کی طرف رجوع ہو کر صلح کے لیے اپنے کو پیش کر دے۔ امر اللہ سے مراد شرعی صلح ہے اور زائل ہو تا کینہ و عداوت کا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا جو گروہ امام سے باغی ہو جائے اسکو اس آیت کی رو سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف بلانا چاہیے اگر نہ مانے تو اس سے لڑنا چاہیے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم و اطاعت قبول کرلے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے رنج ہے اپنے نہ لڑنے کا فرقہ باغیہ سے جیسا کہ اللہ نے مجھے حکم کیا ہے۔ حاصل یہ کہ باغی سے لڑنا واجب ہے۔ شاہ صاحب لکھتے ہیں وجب حکم شرع کے مطابق ہو تو انصاف سے صلح کرادو ایک کی طرف داری نہ کرو۔ یہ حکم ہے خانہ جنگی کا جو مسلمان آپس میں لڑ پڑیں۔ اس آیت میں خوارج و معتزلہ کا رد ہے جو مرتکب کبیرہ کو مخلد فی النار کہتے ہیں امام بخاریؒ نے فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ مومن بسبب معصیت کے ایمان سے خارج نہیں گو کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہی کیوں نہ ہو۔ (تکملہ وابن کثیر) حضرت انسؓ سے روایت ہے اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا وَانْطَلَقَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ فَقَالَ اِلَيْكَ عَنِّيْ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ اٰذَانِيْ نَتْنُ حِمَارِكَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاللّٰهِ لَحِمَارُهٗ اَطْيَبُ مِنْكَ رِيْحًا فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ وَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَصْحَابُهٗ فَكَانَ بَيْنَهُمْ ضَرْبٌ بِالْجَرِيْدِ وَالْاَيْدِيْ فَنَزَلَتْ فِيْهِمْ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ الخ (لباب صفحہ جلد ۲) یعنی ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کی طرف سے گزرے اس مجلس میں کچھ مسلمان لوگ بھی تھے آپ نے وہاں گدھے کو ٹھہرایا اور کچھ وعظ سنایا عبداللہ نے کہا آپ کے گدھے کی بدبو سے ہم کو تکلیف ہوتی ہے۔ یعنی جب گدھے نے پیشاب کیا تھا اس وقت عبداللہ نے یہ لفظ کہے۔ انصار میں سے ایک شخص یعنی عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم اللہ کی حضورؐ کے گدھے کی بو تیری خوشبو سے بہتر ہے۔ اس پر منافق کے حمایتی بول اٹھے ادھر سے مسلمان بولے لڑائی ہونے لگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو سمجھا کر خاموش کیا اس بارے میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ (لواحیدی) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ اِذْ رَاَيْنَاهُ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ ثَنَايَاهُ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ مَا اَضْحَكَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَ

اُمِّيْ قَالَ رَجُلَانِ مِنْ اُمَّتِيْ جَثَيَا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّ الْعِزَّةِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَا رَبِّ خُذْ لِيْ مَظْلَمَتِيْ مِنْ اَخِيْ فَقَالَ اللّٰهُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِاَخِيْكَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْ حَسَنَاتِهٖ شَيْءٌ قَالَ يَا رَبِّ فَلْيَحْمِلْ مِنْ اَوْزَارِيْ وَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبُكَاءِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ ذٰلِكَ لَيَوْمٌ عَظِيْمٌ يَحْتَاجُ النَّاسُ اَنْ يُّحْمَلَ عَنْهُمْ مِّنْ اَوْزَارِهِمْ فَقَالَ اللّٰهُ لِلطَّالِبِ ارْفَعْ بَصَرَكَ فَانْظُرْ فَرَفَعَ فَقَالَ يَا رَبِّ اَرٰى مَدَائِنَ مِنْ ذَهَبٍ وَقُصُوْرًا مِّنْ ذَهَبٍ مُّكَلَّلَةً بِاللُّؤْلُؤِ لِاَيِّ نَبِيٍّ هٰذَا اَوْ لِاَيِّ صِدِّيْقٍ هٰذَا اَوْ لِاَيِّ شَهِيْدٍ هٰذَا قَالَ لِمَنْ اَعْطَى الثَّمَنَ قَالَ يَا رَبِّ وَمَنْ يَّمْلِكُ ذٰلِكَ قَالَ اَنْتَ تَمْلِكُهٗ قَالَ بِمَاذَا قَالَ بِعَفْوِكَ عَنْ اَخِيْكَ قَالَ يَا رَبِّ اِنِّيْ قَدْ عَفَوْتُ عَنْهُ قَالَ اللّٰهُ فَخُذْ بِيَدِ اَخِيْكَ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ يُصْلِحُ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ (ترغیب) قال الحاکم صحیح الاسناد یعنی ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے آپ ہنسے حضرت عمرؓ نے کہا حضورؐ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اس وقت آپ کس بات پر ہنسے؟ فرمایا کہ میری امت کے دو شخص اللہ کے روبرو حاضر ہونگے ان میں سے ایک کہے گا یا اللہ میرے اس بھائی سے میرا حق دلوا۔ اللہ فرمائیگا تو اس سے کیا لے گا اس کی تو نیکیاں سب دوسرے حقدار لے گئے اب کچھ باقی نہیں رہا۔ وہ شخص کہے گا کہ پھر گناہ اس پر ڈالے جائیں۔ اس بات کو کہہ کر حضورؐ رونے لگے اور فرمایا کہ بڑا بھاری دن ہوگا جس دن آدمی یہ آرزو کرے گا کہ اسکے گناہ کسی اور پر ڈالے جائیں۔ پھر اللہ حقدار سے فرمائے گا کہ اوپر کو نگاہ کر۔ وہ اوپر نگاہ اٹھائے گا تو سونے کے شہر اور محل موتیوں سے جڑے ہوئے نظر آئیں گے وہ پوچھے گا کہ یا اللہ یہ سامان کسی نبی کے واسطے ہے یا صدیق یا شہید کے واسطے ہو۔ اللہ فرمائیگا جو کوئی اس کی قیمت ادا کرے اس کے لئے ہے وہ کہے گا بھلا اس کی قیمت کس سے ادا ہوسکتی ہے اللہ تعالیٰ فرمائیگا تو ادا کرسکتا ہے۔ وہ پوچھے گا میں کیونکر ادا کرسکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا تو اپنے بھائی کو معاف کر دے یہی اسکی قیمت ہے۔ وہ شخص کہے گا یارب میں نے معاف کردیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کر دے۔ پھر آپ نے فرمایا لوگو! اللہ سے ڈرو آپس میں صلح کراؤ دیکھو اللہ بھی مسلمانوں میں صلح کرائیگا اور نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی تلوار کے قبضہ پر لکھا ہوا تھا اَعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَصِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَاَحْسِنْ اِلٰى مَنْ اَسَاءَ اِلَيْكَ وَقُلِ الْحَقَّ وَلَوْ عَلٰى نَفْسِكَ (ترغیب صفحہ ۳۰۰) یعنی اگر کوئی تجھ پر ظلم کرے تو معاف کر اور کوئی تیری قرابت کا لحاظ نہ کرے تو اسکا لحاظ کر اور اگر کوئی تجھ کو ستائے تو اسکے ساتھ نیکی کر اور سچ کہہ چاہے تیرا نقصان ہی ہو تفسیری صلح و اتفاق کا بیان صفحہ ۲۶۰ پر بھی لکھا گیا ہے

(اگلے صفحہ پہ)

★ سے پکارنے کو۔ وَلَا تَجَسَّسُوْا باب تفعل ہو یا تجسس جس سے اور جس کہتے ہیں طلب کو تو تجسس کے معنی ہوئے تفتیش حال کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ

عورت سے اور کیا ہے ہم نے تمکو کنبے اور قبیلے تو کہ ایک دوسرے کو پہچانو تحقیق بزرگ تمہارا

خاندان اور قبیلے بنائے ہیں تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کرسکو یاد رکھو کہ تم میں سے اللہ کے نزدیک

عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۳﴾ قَالَتِ الْاَعْرَابُ

نزدیک اللہ کے پرہیزگار تمہارا ہے تحقیق اللہ جاننے والا خبردار ہے ف کہا گنواروں نے

سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو بیشک وہ علم و خبر والا ہے گنوار کہتے ہیں کہ ہم ایمان

اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ

کہ ایمان لائے ہم کہو نہیں ایمان لائے تم ولیکن کہو مسلمان ہوئے ہم اور ابھی نہیں داخل ہوا

لائے ۔ ان سے کہدیجئے کہ تم ایمان نہیں لائے لیکن تم کہو کہ ہم نے سرِدست اطاعت اختیار کرلی ہے اور ایمان

الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا

ایمان بیچ دلوں تمہارے کے اور اگر فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اسکے کی نہیں

ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا ۔ اور اگر تم اللہ اور اسکے رسول کی فرمانبرداری اختیار کرو تو

يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْــًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا

کم دیگا تمکو عملوں تمہاروں میں سے کچھ تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف سوائے اسکے نہیں

تمہارے اعمال میں سے وہ کچھ کمی نہ کریگا ۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے بیشک

الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَ

کہ ایمان والے وہ لوگ ہیں کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے پھر نہ شک لائے اور

مومن وہی ہیں جو اللہ پر اور اسکے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر شک نہیں کرتے اور

جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ

جہاد کیا ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے بیچ راہ اللہ کے یہ لوگ

اپنی دولت اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں یہی لوگ

هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

وہ ہیں سچے کہہ کیا معلوم کرواتے ہو تم خدا کو دین اپنا اور اللہ جانتا ہے

سچے ہیں کہدیجئے کہ کیا تم اللہ کو اپنی دینداری جتانا چاہتے ہو حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَمُنُّوْنَ

جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے ف احسان کرتے ہیں

جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور اللہ کو ہر چیز کا علم ہے آپ پر احسان

عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ

اوپر تیرے یہ کہ مسلمان ہوئے کہہ کہ مت احسان رکھو اوپر میرے مسلمان اپنے ہونے کا بلکہ اللہ

رکھتے ہیں کہ ہم اسلام لے آئے ۔ کہدیجئے کہ مجھ پر اپنے اسلام کا احسان نہ رکھو ۔ بلکہ اللہ نے

يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸﴾

احسان رکھتا ہے اوپر تمہارے یہ کہ ہدایت کی تم کو طرف ایمان کے اگر ہو تم سچے ف

تم پر احسان کیا ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری رہنمائی کی ۔ اگر تم سچے ہو

حلِ لغات ✝ ف وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا ۔ شعوب جمع ہے شعب کی اور شعب کہتے ہیں بڑی جماعت کو جو اصل واحد کی طرف منسوب ہو کے قبیلہ کو ۔ اسکے معنی ہیں لا ینقصکم مشتق ہے لاتَ یلیت لیتًا اذا نقص سے ۔ ف ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا ۔ لم یرتابوا معنی میں ہے لم یشکوا کے ماخوذ ہے ارتاب کے اور ارتاب مطاوع ہے رابہ کے جس کے ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۲ جو شخص مسلمانی کے کاموں میں بڑا ہے وہ ایسا ہے جیسا بڑا بھائی اور جو مسلمانی کے کاموں میں چھوٹا ہے وہ ایسا ہے جیسا چھوٹا بھائی اور جو مسلمان نہیں وہ بھائی نہیں تو کافر کو ایسا ہی سمجھنا چاہیے جیسے گدھے، کتے کو جانتے ہیں۔ یا جو بڑے چمار کو سمجھتے ہیں اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ تقویٰ اللہ تعالیٰ کی مہربانی کا سبب ہے۔ امام الہند۔ ف۳ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کسی مومن کا مذاق اڑانے، ذلیل و خوار کرنے آپس میں عیب جوئیاں کرنے، طعن و تشنیع کرنے ناپسند القاب کے ساتھ پکارنے سے منع فرمایا ہے ابوداؤد میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو یہاں ہر شخص کے دو دو تین تین نام تھے نبی علیہ الصلاۃ و السلام نے ان میں سے کسی کو کسی نام سے پکارا تو لوگوں نے کہا یہ اس سے چڑتا ہے اسکو ناپسند ہے اس پر یہ آیت اتری۔ ابن کثیر۔ ف۴ ان آیتوں کو غور سے پڑھیں اور ان بری خصلتوں کو بالکل چھوڑ دیں ورنہ آخرت کی خرابی کے علاوہ دنیا میں بھی انکی سزا اکثر مل جاتی ہے کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيكَ (مشکوٰۃ ص۴۱۴) یعنی تو اپنے مسلمان بھائی کی ذلت اور حقارت سے خوش نہ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ اسکو عزت دیدے اور تجھ کو اسی رسوائی میں مبتلا کر دے جس پر تو ہنستا ہے۔ صحیح بخاری کتاب الرؤیا میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ہے مَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کی ایسی بات کی طرف کان لگائے جسکو وہ چھپانا چاہتا ہے یعنی اسکا عیب ٹٹولتا ہے عیب لگانے کو یا ایذا پہنچانے کو تو قیامت کے دن اسکے کانوں میں سیسہ ڈالا جائیگا اور ترغیب ص۳۲۳ میں ہے مَنْ يَتَّبِعْ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ بَيْتِهِ۔ یعنی آپ نے فرمایا جو اپنے مسلمان بھائی کی عیب جوئی کریگا اللہ تعالیٰ اسکی عیب جوئی کریگا اور اللہ تعالیٰ جس کی عیب جوئی کرے تو اسکو ذلیل و خوار کر دیگا۔ کیونکہ اللہ سے تو کوئی چیز مخفی نہیں ہو سکتی اگرچہ کوئی لاکھ تدبیر سے چھپائے۔ امام احمد و بیہقی نے روایت کیا ہے کہ حضور سے کسی نے آ کر کہا فلانی فلانی عورت روزہ کے سبب مشقت میں پڑ گئیں۔ آپ نے انکو بلوایا اور ہر دو عورتوں کو فرمایا قے کرو۔ دونوں نے قے کی تو گوشت تازہ خون اور پیپ تھے ہوئی آپ نے فرمایا ان عورتوں نے حلال چیز کھا کر روزہ رکھا اور حرام سے روزہ توڑ دیا وہ اسطرح کہ ایک دوسری کے پاس آئی پھر دونوں ملکر ایکدوسرے کا گوشت کھاتی رہیں۔ ابن عباسؓ نے کہا اللہ نے مومن کی غیبت ایسے حرام کی ہے جیسے مردار یعنی مسلمان بھائی کی غیبت ایسا گھناؤنا کام ہے جیسے کوئی اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت نوچ کر کھائے۔ کیا اسکو کوئی انسان پسند کریگا پس سمجھ لو غیبت اس سے بھی زیادہ شنیع حرکت ہے مشکوٰۃ ص۴۱۵ میں ہے اَلْغِيبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا۔ یعنی غیبت کا گناہ زنا سے بھی بدتر ہے۔ ترغیب ص۳۲۵ میں ہے اَلرِّبَا سَبْعُونَ حُوبًا وَأَيْسَرُهَا كَنِكَاحِ الرَّجُلِ أُمَّهُ وَإِنَّ أَرْبَى الرِّبَا عِرْضُ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ۔ یعنی سود کا گناہ ستر حصے ہے انمیں سب سے ادنی حصہ ایسا ہے جیسے کوئی اپنی ماں سے زنا کرے اور سودوں کا سود کسی مسلمان کی آبرو ریزی کرنا ہے۔ مسلم میں ہے أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ (مشکوٰۃ ص۴۱۲) یعنی آپ نے فرمایا تم جانتے ہو غیبت کسے کہتے ہیں عرض کیا گیا کہ اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ ایسی بات کا ذکر کرنا جو اسکو ناگوار ہو۔ عرض کیا گیا کہ اگر وہ بات اسمیں ہو کیا جب بھی غیبت ہے؟ فرمایا اگر وہ بات اسمیں ہے تب تو غیبت ہے اور اگر وہ بات اسمیں نہیں تو وہ بہتان ہے۔ فی الواقع غیبت بری بلا ہے بھری اور مصیبت ہے کہ اس سے اچھے لوگ کہلانیوالے بھی نہیں بچے الا ماشاء اللہ۔ اگر خدا نخواستہ کسی کی غیبت زبان پر آ جائے تو نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے اسکا علاج فرمایا ہے وہ یہ کہ إِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِيبَةِ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهُ (مشکوٰۃ ص۴۱۵) اصل کفارہ تو یہ ہے کہ جسکی غیبت کی ہے اس سے معافی مانگے ورنہ) اسکے لئے استغفار کرے۔ تب کہیں جا کر یہ گناہ معاف ہوگا۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں الزام لگانا بھید ٹٹولنا اور پیٹھ پیچھے برا کہنا کسی جگہ بہتر نہیں مگر جہاں اس میں کچھ دین کا فائدہ ہو اور نفسانیت کی غرض سے نہ ہو وہاں اجازت ہے جیسے رجال حدیث کی نسبت آئمہ جرح و تعدیل کا معمول رہا ہے کیونکہ اس کے بدوں دین کا محفوظ رکھنا محال تھا۔

فوائد صفحہ ھذا

ف یعنی ذات بڑی ہونے سے کچھ آدمی میں بڑائی اور بزرگی نہیں آ جاتی قوم قبیلے تو صرف ایک دوسرے کی دردمندی پہچاننے اور تعارف کے لئے ہیں ف۵ اولاد تو ایک ہی شخص آدم کی ہے پھر فخر کی کیا وجہ (باقی اگلے صفحہ پر)

★ معنی ہیں اوقعہ فی الشک مع التہمۃ ملک وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الخ حال ہے تعلمون کے مفعول سے۔ ف يَمُنُّونَ عَلَيْكَ۔ یمنون لیا گیا ہے منت سے اور منت کہتے ہیں لغت میں احسان رکھنے کو۔ یہ ماخوذ ہے من سے جسکے اصلی معنی قطع کے ہیں چونکہ احسان جتانے سے بھی قطع اجر ہوتا ہے اس سے منت کو احسان جتانے سے تعبیر کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۱۸﴾ ع

تحقیق اللہ جانتا ہے پوشیدہ چیزیں آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو

بیشک اللہ کو آسمانوں کے اور زمین کے مخفی راز معلوم ہیں اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے

سُورَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّأَرْبَعُونَ آيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوعَاتٍ

سورہ ق مکے میں نازل ہوئی اس میں پینتالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

سورہ ق مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں پینتالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع (کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

قٓ ۚ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ ﴿۱﴾ بَلْ عَجِبُوا أَن جَاءَهُم مُّنذِرٌ

ق قسم ہے قرآن بزرگی کی بلکہ تعجب کیا انہوں نے یہ کہ آیا انکے پاس ڈرانے والا

قسم ہے قرآن مجید کی (اے رسول انہوں نے صرف انکار ہی نہیں کیا) بلکہ انکو تعجب ہوا ہے کہ

مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكَافِرُونَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيبٌ ﴿۲﴾ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا

انہیں سے پس کہا کافروں نے یہ چیز ہے اچنبھے کی کیا جب مر جائیں گے ہم اور ہو جاویں گے

انکے پاس انہیں میں سے ایک ڈرسنانے والا آیا تو سو کافروں نے کہدیا کہ یہ بڑی ہی عجیب بات ہے کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی میں مل کر

تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيدٌ ﴿۳﴾ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنقُصُ الْأَرْضُ

ہم مٹی یہ پھر آنا ہے دور عقل سے تحقیق جانتے ہیں ہم جو کچھ کم کرتی ہے زمین

مٹی ہو جائیں گے (تو دوبارہ زندہ ہونگے) یہ دوبارہ زندگی تو بعید از قیاس ہے ہمکو معلوم ہے کہ زمین انکے جسم سے کتنا گھٹاتی ہے اور

مِنْهُمْ ۖ وَعِندَنَا كِتَابٌ حَفِيظٌ ﴿۴﴾ بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا

انہیں سے اور نزدیک ہمارے کتاب ہے یاد رکھنے والی بلکہ جھٹلایا انہوں نے حق کو جب

ہمارے پاس ایسی کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے بلکہ انہوں نے حق کو جھٹلایا جب وہ ان تک

جَاءَهُمْ فَهُمْ فِي أَمْرٍ مَّرِيجٍ ﴿۵﴾ أَفَلَمْ يَنظُرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ

آیا انکے پاس پس وہ بیچ ایک بات مختلف کے ہیں کیا پس نہیں دیکھا انہوں نے طرف آسمان کے اوپر اپنے

پہنچا سو وہ الجھن میں پڑے ہیں کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا

كَيْفَ بَنَيْنَاهَا وَزَيَّنَّاهَا وَمَا لَهَا مِن فُرُوجٍ ﴿۶﴾ وَالْأَرْضَ

کیونکر بنایا ہم نے اسکو اور زینت دی ہم نے اور نہیں واسطے اسکے شگاف اور زمین کو

کہ ہم نے اس کو کس طرح بنایا اور آراستہ کیا اور اس میں کوئی شگاف نہیں اور زمین کو ہم نے

مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ

پھیلایا ہم نے اسکو اور ڈالے ہم نے بیچ اس کے پہاڑ اور اگائی ہم نے بیچ اسکے ہر ایک

پھیلایا اور اس میں بھاری پہاڑوں کو جما دیا اور اس میں ہر قسم کی پر رونق

زَوْجٍۢ بَهِيجٍ ﴿۷﴾ تَبْصِرَةً وَذِكْرَىٰ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ﴿۸﴾ ق

قسم بارونق دکھانے کو واسطے تمہارے قدرت اپنی اور نصیحت یاد دلانے کو واسطے ہر بندے رجوع کرنیوالے کے اور

چیزیں اگائی تاکہ ہر رجوع ہونے والا انسان نشانات قدرت کو دیکھے اور اللہ کو یاد کرے اور

حل لغات

۱ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيدٌ

رجع مصدر ہے بمعنی رجوع کرنا اور رجوع بھی مصدر ہے مگر رجع لازم و متعدی دونوں معنوں میں مستعمل ہوتا ہے اور رجوع صرف لازم میں رجعی بھی مصدر متعدی ہے جیسے إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ میں ۲ وَعِندَنَا كِتَابٌ حَفِيظٌ۔ حفیظ بمعنی ہے حافظ کے ای حافظ التفاصیل الاشیاء کلہا اور ممکن ہے کہ معنی میں محفوظ کے ای محفوظ من التغیر والتبدیل مگر پہلی وجہ اصح ہے ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بزرگی اور بڑائی اللہ تعالیٰ کے نزدیک تقویٰ ہے جسکا تقویٰ بہت وہ اللہ کے نزدیک بہت بزرگ ہے اگرچہ کم ذات کا ہو اور جسکو تقویٰ نہیں وہ اللہ کے یہاں بزرگ ہی نہیں اگرچہ ذات کا بڑا ہو۔ قوم پر فخر کرنا درست نہیں۔ اصل چیز تقویٰ ہے۔ دُھنیا، جولاہا پرہیزگار شیخ سید مغل فاسق بدکار سے اچھا ہے۔ مشکوٰۃ ص۲۳۹ میں ہے اَوْلَی النَّاسِ بِیَ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ کَانُوْا وَحَیْثُ کَانُوْا۔ یعنی آپؐ فرماتے ہیں میری ملاقات و قرب تو پرہیزگاروں کو حاصل ہو گی کسی قوم کے ہوں اور کسی جگہ کے رہنے والے ہوں اور فرمایا اَنْسَابُکُمْ ھٰذِہٖ لَیْسَتْ بِمَسَبَّۃٍ عَلٰی اَحَدٍ کُلُّکُمْ بَنُوْ آدَمَ طَفُّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ لَیْسَ لِاَحَدٍ عَلٰی اَحَدٍ اِلَّا بِدِیْنٍ وَّتَقْوٰی وَکَفٰی بِالرَّجُلِ اَنْ یَّکُوْنَ بَذِیًّا فَاحِشًا بَخِیْلًا (مشکوٰۃ ص۲۱۸) یعنی ذات پات کی وجہ سے کسی شخص پر کوئی عیب یا طعن کرنا بیجا ہے کیونکہ ذات میں کسی کو کسی پر کچھ فضیلت نہیں ہے۔ تم سب آدمؑ کی اولاد ہونے میں اسطرح برابر ہو جسطرح برابر کے دو صاع یا پیمانے ہوتے ہیں البتہ جو متقی ہے وہ افضل ہے۔ اور بری خصلت سے عیب اور طعن کے قابل ہو جاتا ہے جیسے بدخلق یا بدزبان یا بخیل ہونا اور فرمایا لوگ ذات پر فخر کرنا چھوڑ دیں ورنہ اللہ تعالیٰ انکو گوبر کے کیڑے سے زیادہ ذلیل و خوار کر دیگا۔ مشکوٰۃ ص۴۱۷

ف ۲ ابن عباسؓ، نخعیؒ، قتادہؒ سے روایت ہے کہ یہ اعرابی منافق نہ تھے بلکہ مسلمان تھے۔ پہلے پہل ہی جب اسلام میں داخل ہوئے تو اپنے آپ کے لئے مقام ایمان کا دعویٰ کیا جو اسلام سے بلند تر ہے اور ابھی تک ایمان نے انکے دل میں جگہ نہیں پکڑی تھی پس اللہ تعالیٰ نے انکو ادب سکھایا اور معلوم کرایا کہ اس مرتبہ کے حاصل ہونے کی ان سے امید ہے پر ابھی تک اس مرتبہ کو نہیں پہنچے ابن جریرؒ نے بھی اس قول کو پسند کیا ہے (جامع البیان) شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں جو ایک کہتا ہے کہ ہم مسلمان ہیں یعنی دین مسلمانی ہم نے قبول کیا اسکا مضائقہ نہیں اور ایک کہتا ہے کہ ہم کو پورا یقین ہے جو یقین پورا ہے تو اسکے آثار کہاں؟ جسکو واقعی پورا یقین حاصل ہو وہ تو ایسا دعویٰ کرنے سے ڈرتا اور شرماتا ہے۔ ان آیات کی ترتیب سے ظاہر ہے کہ انکا اسلام حقیقت پر مبنی نہ تھا۔ الفاظ بھی یہی ہیں کہ ایمان ابتک انکے دل نشیں نہیں ہوا اور جبتک اسلام حقیقت پر مبنی نہ ہو تبتک بیشک وہ ایمان نہیں لیکن جب وہ اپنی حقیقت پر شرعی معنی میں ہو تو پھر ایمان و اسلام ایک ہی چیز ہے۔ خود آیت ہذا کے الفاظ میں غور کیجئے، ارشاد ہے اپنے اسلام کا احسان تجھ پر رکھتے ہیں حالانکہ دراصل ایمان کی ہدایت خود خدا کا انپر احسان ہے پس اللہ نے پہلے احسان اسلام رکھنے کے بیان کو ذکر کرکے اپنا احسان ایمان و ہدایت جتایا سو یہ ایمان و اسلام کے ایک ہونے پر باریک اشارہ ہے۔ مزید دلائل صحیح بخاری وغیرہ میں ملاحظہ ہوں۔ فائدہ ستاریہ

ف ۳ یعنی اگر واقعی سچا دین اور پورا یقین تم کو حاصل ہے تو کہنے سے کیا ہوگا جس سے معاملہ ہے وہ آپ خبردار ہے۔

ف ۴ پہلے اللہ تعالیٰ نے ان سے ایمان کی نفی کی اور اسلام ثابت کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اپنے اسلام لانے کا احسان رکھتے تھے انکی مذمت کی اور فرمایا کہ اگر ایمان کا دعویٰ صحیح ہے تو بھی یہ انپر اللہ کا احسان ہے انکا اپنا کچھ کمال نہیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں (نیکی اپنے ہاتھ سے ہوا نہ تعریف نہیں رب کی تعریف ہے جسنے وہ نیکی کروائی)۔ گویا خاتمہ سورت پر تنبیہ کر دیا کہ اگر تم کو قرآنی ہدایات اور اسلامی تعلیمات پر کاربند ہونے کی توفیق ہو تو احسان نہ جتلاؤ بلکہ اللہ کے احسان و انعام کا شکر ادا کرو جس نے ایسی توفیق ارزانی فرمائی۔

فوائد صفحہ ھٰذا

ف ۱ اس کا معنی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اس سورت سے آخر قرآن تک کا نام مفصل ہے موافق قول صحیح مسلم وغیرہ کے حضرت اوسؓ فرماتے ہیں میں نے صحابہؓ سے پوچھا کہ تم قرآن کے حصے کس طرح کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا پہلی تین سورتوں کی ایک منزل[۱] پھر پانچ سورتوں کی ایک منزل[۲] پھر سات سورتوں کی ایک منزل[۳] پھر نو سورتوں کی ایک منزل[۴] پھر گیارہ سورتوں کی ایک منزل[۵] پھر تیرہ سورتوں کی ایک منزل[۶] اور مفصل کی سورتوں کی ایک منزل۔ یہ حدیث ابن ماجہ میں بھی ہے اور مفصل اسی سورہ قٓ سے شروع ہوئی ہے (ابن کثیر) قطبہ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کی پہلی رکعت میں یہ سورت پڑھا کرتے تھے۔ ابو واقد لیثیؓ سے روایت ہے کہ آپؐ عید کی نماز میں سورہ قٓ و سورہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ الخ پڑھا کرتے تھے۔ (احمد مسلم وغیرہ) اُمِّ ہشام بن حارثہؓ کہتی ہیں میں نے سورہ قٓ حضورؐ ہی کی زبانی یاد کی ہے آپؐ اسے ہر جمعہ کے خطبہ میں پڑھا کرتے تھے۔ (ابوداؤد) الغرض بڑے بڑے مجمع کے موقع پر جیسے عید و خطبہ جمعہ میں اس سورت کی تلاوت فرما کر اس کا بیان کرتے تھے کیونکہ اس میں مرکر جینے حساب و کتاب، جنت و دوزخ عذاب و ثواب، رغبت و ڈر کا ذکر ہے۔ فتح وغیرہ

ف ۲ بھی بزرگی والا قرآن خود شاہد ہے کہ اس کے اندر کوئی نقص و عیب نہیں۔ مگر منکرین پھر بھی

اگلے صفحہ پر

★ کیونکہ حفیظ بمعنی حافظ قرآن بہت جگہ آیا ہے مثلاً وَاللّٰہُ حَفِیْظٌ عَلَیْہِمْ اور وَمَا اَنْتَ عَلَیْہِمْ بِحَفِیْظٍ۔ ؎ فِیْ اَمْرٍ مَّرِیْجٍ مریج کہتے ہیں مضطرب کو جسے قرار نہ ہو لیا گیا ہے مَرَجَتِ النُّوْقُ اضطربت اذا تحرکت سے۔ ؎ مَا لَہَا مِنْ فُرُوْجٍ۔ فروج جمع ہے فرج کی اور فرج کہتے ہیں شق اور دراڑ کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ⑨

اتارا ہم نے آسمان سے پانی برکت والا پس اگائے ہم نے ساتھ اسکے باغ اور اناج کاٹنے کو ف

بادلوں سے ہم نے بہت برسایا جسمیں بڑی برکت ہوتی ہے پھر اسکے ساتھ ہم نے باغ اور کٹنے والی کھیتی کا اناج اگایا

وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ⑩ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا

اور کھجوریں بلند واسطے اسکے خوشہ ہے تہہ بتہ رزق واسطے بندوں کے اور زندہ کیا ہم نے

اور اونچی اونچی کھجوریں اگائیں جنکے گابھے تہہ بتہ ہیں یہ بندوں کو روزی دینے کے لئے ہے اور اس

بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ⑪ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ

ساتھ اسکے شہر مردہ کو اسی طرح نکالنا ہے قبروں سے جھٹلایا پہلے ان سے

(پانی) کے ساتھ ہم نے مردہ شہر کو زندہ کیا اسی طرح (قبروں سے) نکلنا ہوگا ان سے پہلے نوح کی قوم اور

قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ⑫ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَ

قوم نوح نے اور لوگوں کنوئیں کے نے اور ثمود نے اور عاد نے اور فرعون نے اور

کنوئیں والوں نے اور ثمود نے اور عاد اور فرعون اور لوط

اِخْوَانُ لُوْطٍ ⑬ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ

بھائیوں لوط کے نے اور رہنے والے بن کے نے اور قوم تبع کی نے سب نے

کی قوم نے (بھی) جھٹلایا تھا اور بن کے رہنے والوں نے اور تبع کی قوم نے بھی (جھٹلایا تھا) سب نے

كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ⑭ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۭ

جھٹلایا پیغمبروں کو پس ثابت ہوا اوپر عذاب کیا ہم تھک گئے ہیں پہلی پیدائش سے

رسولوں کو جھٹلایا سو وہ عذاب کے مستحق ہوئے کیا ہم پہلی دفعہ پیدا کرنے سے تھک گئے ہیں

بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ⑮ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ

بلکہ وہ بیچ شک کے ہیں پیدائش نئی سے ف اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے آدمی کو

(نہیں) بلکہ یہ لوگ جدید پیدائش کے بارے میں شبہ کر رہے ہیں اور البتہ ہم نے انسان کو پیدا کیا اور

وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ښ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ

اور جانتے ہیں ہم جو کچھ کہ خطرہ کرتا ہے ساتھ اسکے دل اسکا اور ہم بہت نزدیک ہیں طرف اسکی

اور ہم جانتے ہیں کہ اس کے دل میں کیا خیالات آتے ہیں اور ہم تو اس کی رگ گردن سے بھی زیادہ

حَبْلِ الْوَرِيْدِ ⑯ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ

رگ جان سے ف جس وقت کہ لیتے دو لینے والے ایک داہنی طرف سے اور ایک بائیں طرف کو

اس کے نزدیک ہیں جب وہ ضبط کرنے والے فرشتے اس کے داہنے اور بائیں بیٹھے رہتے

قَعِيْدٌ ⑰ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ⑱ وَ

بیٹھا ہے ف نہیں بولتا کچھ بات مگر نزدیک اسکے نگہبان ہیں تیار ف اور

ہیں وہ کوئی لفظ بھی منہ سے نہیں نکالنے پاتے مگر محافظ فرشتہ اسکو ضبط تحریر میں لانے کے لئے تیار رہتا ہے اور

جَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ⑲

آئی بے ہوشی موت کی ساتھ حق کے یہ ہے وہ چیز کہ تھا تو اس سے مڑ جاتا

موت کی بے ہوشی فی الحقیقت آپہنچی یہ وہ چیز ہے کہ جس سے تو بھاگا کرتا تھا

15 ع

حل لغات: ؎ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ۔ النخل کا عطف ہے جنات پر، بٰسقٰت جمع ہے باسقۃ کی اور باسقۃ ماخوذ ہے بسق سے۔ بسق کہتے ہیں اونچے اور لمبے ہونے کو۔ ؎ طَلْعٌ نَّضِيْدٌ۔ طلع کو کہتے ہیں جو شگوفہ میں ہو منضود کے اور منضود لغت میں کہتے ہیں تہ لگے اور پر ہونے کو۔ ؎ رِزْقًا لِّلْعِبَادِ۔ رزقا مفعول لہ انبتنا کا۔ ؎ اَفَعَيِيْنَا۔ عی کہتے ہیں تھکنے اور عاجز ہونے کو۔ بولا کرتے ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کو قبول نہیں کرتے اس لئے نہیں کہ انکے پاس اسکے خلاف کوئی حجت و برہان ہے بلکہ اپنے جہل و حماقت سے اسپر تعجب کرتے ہیں کہ انہی کے خاندان اور نسل کا ایک آدمی انکی طرف رسول ہو کر آیا اور ڈراوا بن کر نصیحتیں کرنے لگا اور بات بھی ایسی عجیب کہی جسے کوئی باور نہ کر سکے۔ بھلا جب ہم مر کر مٹی ہو گئے کیا پھر زندگی کی طرف واپس کیئے جائیں گے۔ یہ واپسی تو عقل سے بہت دور اور امکان و عادت سے بہت دور ہے۔ انکے اس کہنے پر کفر کا حکم لگایا گیا کیونکہ وہ اس کہنے اور تعجب کی چیز نہیں اللہ جسے چاہتا ہے رسالت و نبوت کے لئے فرشتوں اور انسانوں میں سے رسول چن لیتا ہے اور رسول بنا دیتا ہے۔

فوائد صفحہ ھذا **ف۱** یہ منکرین دوبارہ زندہ ہونے پر تعجب کر رہے ہیں حالانکہ قادر مطلق پروردگار دو عالم نے اس سے بہت زیادہ بڑھے چڑھے ہوئے اپنی قدرت کے نمونے دنیا میں انکو دکھا دیئے ہیں فرمایا آسمان کو دیکھو اسکی بناوٹ پر غور کرو۔ اس کے روشن ستاروں کو دیکھو بار بار غور سے دیکھو کہ اتنے بڑے آسمان میں ایک سوراخ ایک چھید ایک شگاف تک نہیں۔ اس کے بعد زمین میں غور کرو۔ اسکے پھیلا دینے والے بچھانے والے اس کے اوپر پہاڑ جما دینے والے، اسپر کھیتیاں پھل سبزہ اور قسم قسم کی چیزیں اگانے والے ہم ہی تو ہیں۔ جب ہم نے اپنی قدرت کے تمام نمونے تم کو دکھا دیئے تو کیا دوبارہ پیدا کرنا ہمارے لئے کچھ ناممکن یا مشکل ہے؟ ہرگز نہیں۔ دنیا میں قدرت الٰہی کے یہ کرشمے تمہاری نصیحت کے لئے کافی ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں جگہ جگہ بارش سے ہر طرح کے درختوں کے پیدا ہونے کو حشر سے تشبیہ دی ہے۔ آسمان و زمین کی پیدائش سے قبل اللہ تعالیٰ نے ایک کتاب پیدا کی ہر مردے کی خاک اڑ کر یا بہہ کر جہاں کہیں جائے گی اس کتاب میں لکھ دی پھر اس ہیئت سے ہر ایک کی خاک جمع کر لی جائیگی جسطرح اناج کے ایک دانہ سے ہزارہا دانے اور ایک گٹھلی سے میووں کے ڈھیر کے ڈھیر رنگ برنگ کے پھل پھول بارش کے اثر سے سب کی آنکھوں کے سامنے خلاف عقل باذن اللہ زمین سے پیدا ہوتے ہیں اسی طرح حشر کے دن ایک بارش کے اثر سے اللہ تعالیٰ ان جسموں کو پیدا کر دے گا۔ عقل کا یہ کام نہیں ہے کہ ایک چیز کا موجود ہونا ایک دفعہ دیکھا دوبارہ اسی چیز کے موجود ہو جانے سے انکار کرے۔ عقل کا کام تو یہ ہے کہ ایک دفعہ کے وجود پر دوسری دفعہ کے وجود کو قیاس کرلے۔ اس اللہ تعالیٰ کا مخلوق کو دوبارہ پیدا کر دینا اسپر کوئی مشکل نہیں اور نہ عقل کے خلاف ہے۔ یہ حقیقت آج مشاہدہ میں آچکی ہے کہ انسان منہ سے جو لفظ نکالتا ہے وہ فضا میں نقش ہو جاتا ہے۔ اسی اصول سے نت نئی ایجادات سامنے آ رہی ہیں قرآن نے آج سے چودہ سو سال قبل انسان کو آگاہ کر دیا تھا کہ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ پس کراماً کاتبین کا نظریہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے۔

ف۲ یعنی دوبارہ نئے سرے سے پیدا کرنے میں انہیں فضول دھوکا لگ رہا ہے جس نے پہلی بار پیدا کیا دوسری مرتبہ پیدا کر دینا کیا مشکل ہے؟ کیا یہ گمان کرتے ہو کہ (معاذ اللہ) وہ پہلی دفعہ دنیا کو بنا کر تھک گیا ہوگا۔ اس قادر مطلق کی نسبت ایسے توہمات قائم کرنا سخت جہالت اور گستاخی ہے۔

ف۳ یعنی اللہ تعالیٰ کے فرشتے انسان کی جان کی رگ سے بھی نزدیک ہیں کہا شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اس آیت نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَٰكِنْ لَا تُبْصِرُونَ میں جو قرب مذکور ہے اس سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے بندے کے نزدیک ہیں اور یہی معنی مشہور ہیں سلف کے مفسرین سے کہا انہوں نے ملک الموت آدمی کے گھر والوں سے نزدیک تر ہے لیکن تم فرشتوں کو نہیں دیکھتے بعضوں نے کہا مراد قرب ہونا ساتھ علم کے ہے اور بعض نے کہا ساتھ قدرت اور دیکھنے کے۔ شرح حدیث النزول۔

ف۴ جو اسکے منہ سے نکلے وہ لکھ لیتے ہیں نیکی داہنے والا اور بدی بائیں والا۔ موضح القرآن

ف۵ یعنی لکھنے کو تیار ہے ابو امامہؓ سے مرفوعاً آیا ہے كَاتِبُ الْحَسَنَاتِ عَلَىٰ يَمِينِ الرَّجُلِ وَكَاتِبُ السَّيِّئَاتِ عَلَىٰ يَسَارِ الرَّجُلِ وَكَاتِبُ الْحَسَنَاتِ أَمِيرٌ عَلَىٰ كَاتِبِ السَّيِّئَاتِ. فَإِذَا عَمِلَ حَسَنَةً كَتَبَهَا صَاحِبُ الْيَمِينِ عَشْرًا وَإِذَا عَمِلَ سَيِّئَةً قَالَ صَاحِبُ الْيَمِينِ لِصَاحِبِ الشِّمَالِ دَعْهُ سَبْعَ سَاعَاتٍ لَعَلَّهُ يُسَبِّحُ أَوْ يَسْتَغْفِرُ (اعلام ملک) یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انسان کے داہنی طرف نیکیوں کا لکھنے والا ہے اور بائیں طرف بدی کا لکھنے والا رہتا ہے اور بائیں طرف والا داہنی طرف والے کا ماتحت ہے۔ پس جب کوئی نیکی کرتا ہے تو داہنی طرف والا اسکو دس درجے زیادہ کر کے لکھ لیتا ہے اور جب کوئی برائی گناہ کرتا ہے تو داہنی طرف والا بائیں طرف والے سے کہتا ہے کہ سات گھنٹے ٹھہر جا شاید اس عرصے میں وہ کوئی تسبیح یا استغفار کرے تو یہ گناہ معاف ہی ہو جائے۔ دوسری روایت میں ہے ورنہ ایک ہی گناہ لکھ لیتا ہے فَلَا اللّٰہُ ...

★ یہی معنی بالا مروی ہے انا لرہبتہ بوجہ علاقہ و تعلم ما توسوس۔ وسوسہ کے لغوی معنی ہیں مخفی آواز کے زیور کی آواز کو وسواس الحلی کہتے ہیں۔ یہاں وسوسے سے وہ چیز مراد ہے جو انسان کے دل میں خطور کرتی ہے ہے ۃ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ۔ حبل رگ ورید وہ رگ جس میں خون جاری ہوتا ہے اور انسان کے بدن کے ہر ہر جزو میں پہنچتا ہے اسے ورید اس سے کہتے ہیں کہ روح اس میں آمد و رفت کرتی ہے حبل کی اضافت ورید کی طرف اضافت بیانیہ ہے جیسے حبل الورید ضرب المثل ہو ... رَقِيبٌ عَتِيدٌ رقیب محافظ عتید آمادہ سَكْرَةُ الْمَوْتِ سکرہ وہ شدت جو عقلوں کو غارت کر دے۔ تَحِيدُ معنی ہیں ہے نہیں کے ہو ... ہیں جاتا تھا ... ای مال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ ﴿٢٠﴾ وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ

اور پھونکا گیا (پھونکا جائیگا) صور کے یہ ہے وہ دن عذاب کا اور آیا آکر جی

اور صور پھونکا جائیگا یہی ہے عذاب کا دن اور ہر ایک شخص اس طرح آئیگا کہ اسکے ساتھ

مَّعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ﴿٢١﴾ لَّقَدْ كُنتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا

ساتھ اسکے ہے ہانکنے والا اور شاہدی دینے والا تحقیق تو تھا بیچ غفلت کے اس سے

ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ ہوگا تو بلاشبہ اس سے غفلت میں تھا سو ہم نے تجھ سے

فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ﴿٢٢﴾

پس کھول دیا ہم نے تجھ سے پردہ تیرا پس نظر تیری آج تیز ہے ف

پردہ ہٹا دیا۔ آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے

وَقَالَ قَرِينُهُ هَٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ ﴿٢٣﴾ أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ

اور کہا ہم نشین اس کے نے یعنی فرشتوں میں سے جو کچھ میرے پاس تھا ہے حاضر ڈالدو تم دونوں بیچ دوزخ کے

اور اس کا ساتھی یہ کہا کہ جو کچھ میرے پاس تھا حاضر ہے (حکم ہوگا کہ) اے دونوں فرشتو!

كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ﴿٢٤﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ ﴿٢٥﴾ الَّذِي

ہر ایک کافر عناد کرنے والے کو منع کرنے والے کو بھلائی سے حد سے نکل جانے والے کو شک لانے والے کو جس نے

ہر ناشکرے اور سرکش کو جہنم میں ڈال دو جو لوگوں کو نیکی سے منع کرتا، حد سے گزرنے والا اور شک کرنے والا تھا جو اللہ کے

جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ﴿٢٦﴾

مقرر کیا ساتھ اللہ کے معبود اور پس ڈالدو تم دونوں اسکو بیچ عذاب سخت کے

ساتھ اوروں کو معبود ٹھہراتا تھا۔ سو اس کو تم دونوں سخت عذاب میں ڈالدو پھر اس کا ساتھی

قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَلَٰكِن كَانَ فِي ضَلَالٍ

کہا ہم نشین اسکے نے یعنی شیطان نے اے رب میرے نہیں سرکش کیا تھا میں نے اسکو ولیکن وہی تھا بیچ گمراہی

(شیطان) کہیگا کہ اے ہمارے رب! میں نے اس کو گمراہ نہیں کیا وہ خود ہی پرلے درجہ کی گمراہی میں

بَعِيدٍ ﴿٢٧﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُم

دور کے کہیگا حق تعالیٰ مت جھگڑو میرے پاس اور تحقیق پہلے بھیج رکھا تھا میں نے طرف تمہارے

تھا حکم ہوگا کہ میرے پاس مت جھگڑو اور میں تو تمہیں پہلے ہی تنبیہ کر چکا

بِالْوَعِيدِ ﴿٢٨﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿٢٩﴾ ع

وعدہ یعنی عذاب کا نہیں بدلی جاتی بات میرے پاس اور نہیں ہوں ظلم کرنے والا واسطے بندوں کے ف

تھا۔ میرے ہاں حکموں میں تبدیلی نہیں ہوتی اور نہ میں اپنے بندوں پر ظلم کیا کرتا ہوں

يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ ﴿٣٠﴾

جس دن کہیں گے ہم دوزخ کو کیا بھری تو اور کہے گی وہ کیا کچھ ہے زیادہ ف

جس دن کہ ہم جہنم سے کہیں گے کہ کیا تو بھر چکی ہے اور وہ کہے گی کہ کیا کچھ اور بھی ہے

وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ﴿٣١﴾ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ

اور نزدیک کیجاویگی بہشت واسطے پرہیزگاروں کے نہ دور یہ ہے جو کچھ وعدہ دیئے جاتے ہو

اور پرہیزگاروں کے لیے جنت کو قریب تر لایا جائیگا وہ کچھ دور نہ ہوگی یہ ہے وہ جس کا تم سے وعدہ کیا تھا

حل لغات

ف هَلْ مِن مَّزِيدٍ۔ مزید مصدر ہے یا صیغہ اسم مفعول مصدر ہے تو وزن پر ہے محید اور مجید کے اور اسم مفعول ہے تو وزن پر ہے مبیع کے

ف وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ: ازلاف کہتے ہیں کسی چیز کے قریب کرنے کو۔

ف غَيْرَ بَعِيدٍ۔ تاکید ہے ازلاف کی جو ازلفت میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی لوادمرمثل تیار ہوئی ادھر موت کی گھڑی آپہنچی اور مرنے والا نزع کی بیہوشیوں اور جانکنی کی سختیوں میں ہچکیاں کھانے لگا اس وقت وہ سب سچی باتیں نظر آنا شروع ہوگئیں جن کی خبر اللہ کے رسولوں نے دی تھی اور میت کی سعادت و شقاوت سے پردہ اٹھنے لگا اور ایسا پیش آنا قطعی ویقینی ہے کیونکہ حکیم مطلق کی بہت سی حکمتیں اس سے متعلق تھیں۔ آدمی نے موت کو بہت کچھ ٹلانا چاہا اور اس ناخوشگوار وقت سے بہت کچھ بھاگتا وکتراتا رہا پھر یہ گھڑی ٹلنے والی کہاں تھی آخر سر پر آ گھڑی ہوئی کوئی تدبیر اور حیلہ دفع الوقتی کا نہ چل سکا۔ چھوٹی قیامت تو موت کے وقت ہی آچکی تھی اسکے بعد بڑی قیامت حاضر ہے۔ بس صُور پھونکا گیا اور وہ خوفناک دن آموجود ہوا جس سے حق والے برابر ڈراتے چلے آتے تھے۔ مشکوٰۃ ص۴۸۲ میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صُور ایک سینگ کی شکل کا نرسنگا ہے اسمیں پھونکا جائیگا۔ ترغیب ص۳۴۲ میں ہے کَیْفَ اَنْعَمُ وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ وَحَنٰی جَبْهَتَهٗ وَاَصْغٰی سَمْعَهٗ یَنْتَظِرُ اَنْ یُّؤْمَرَ فَیَنْفُخُ فَکَانَ ذٰلِکَ ثَقُلَ عَلٰی اَصْحَابِهٖ فَقَالُوْا کَیْفَ نَفْعَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللّٰهِ تَوَکَّلْنَا۔ یعنی آپ نے فرمایا میرے دل کو کس طرح چین ہو جبکہ یہ حال ہے کہ صُور والے نے صُور منہ پر رکھا ہوا ہے اور سر جھکا کر کان لگا رکھا ہے یہ انتظار کر رہا ہے کہ حکم ہو اور پھونک لگا دوں۔ صحابہؓ کو سن کر بڑا فکر ہوا پوچھا ہم کیا کریں یا کیا پڑھا کریں فرمایا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللّٰهِ تَوَکَّلْنَا پڑھو۔ حمیدی وغیرہ۔

یعنی محشر میں اسطرح حاضر کیے جائیں گے کہ ایک فرشتہ پیشی کے میدان کی طرف دھکیلتا ہوگا اور دوسرا اعمال نامہ لئے ہوگا جس میں زندگی کے سب اعمال درج ہونگے۔ اسوقت کہا جائیگا کہ دنیا کے مزوں میں پڑ کر تو آج کے دن سے بے خبر تھا اور تیری آنکھوں کے سامنے شہوات وخواہشات کا اندھیرا چھایا ہوا تھا حق والے جو سمجھاتے تھے تجھے کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ آج ہم نے تیری آنکھ سے وہ پردے ہٹا دیئے اور نگاہ خوب تیز کر دی اب دیکھ لے جو باتیں کہی گئیں تھیں صحیح ہیں یا غلط۔ مقصد یہ کہ ہر ایک سے کہا جائیگا کہ تو آخرت سے بے خبر رہا مگر نیک لوگ آخرت سے بے خوف نہ رہے باوجودیکہ دنیاوی شغل انکو بھی رہے بیع وغیرہ

ف۲ قرین سے مراد شیطان ہے۔ شیطان کہے گا یہ مجرم حاضر ہے جسکو میں نے اغوا کیا تھا اور دوزخ کے لئے تیار کرکے لایا ہوں مطلب یہ کہ بہکایا تو میں نے ضرور تھا مگر میرا زور تسلط نہ تھا کہ زبردستی اس کو شرارت میں ڈالدیتا صرف غلط مشورہ دی تھی کہ یہ بجنت خود اپنے ارادے سے گمراہ ہو کر نجات وفلاح کے راستے سے دور جا پڑا شیطان یہ کہہ کر اپنا جرم ہلکا کرنا چاہتا ہے۔ پس اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیگا بک بک مت کرو دنیا میں سب کو نیک و بد سے آگاہ کر دیا تھا۔ رسولوں کے ذریعے تم سب کے عذر دفع کر دیئے تھے۔ کتابیں اتاریں دلیلیں قائم کر دی تھیں اب ہر ایک کو اسکے جرم کے موافق سزا ملے گی۔ ہمارے یہاں ظلم نہیں جو فیصلہ ہوگا عین حکمت وانصاف سے ہوگا اور بات نہیں بدلتی یعنی کافر بخشا نہیں جاتا بھلا شیطان اکفر کی بخشش کہاں!

ف۳ یعنی دوزخ کا پھیلاؤ اسقدر ہے کہ لوگوں سے نہ بھریگا اور غیظ وغضب سے اور زیادہ کافروں ونافرمانوں کو طلب کریگی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے فرمائیگا کیا تو بھر گئی؟ چونکہ اللہ تعالیٰ نے جہنم سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ میں نافرمان جنوں اور انسانوں کو تجھ میں ڈالوں گا۔ صحیح بخاری ومسلم میں حضرت انسؓ سے موقوفاً روایت ہے اور ترمذی کتاب التفسیر میں بھی ہے لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ حَتّٰی یَضَعَ فِیْهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَیُزْوٰی بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخی دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور دوزخ برابر کہتی رہے گی کہ کچھ اور بھی ہے یہاں تک کہ اللہ رب العزت اپنا قدم مبارک اس میں رکھ دیگا بس دوزخ سمٹ جائیگی اور کہے گی اے رب تیری عزت کی قسم بس بس میں بھر گئی اور بہشت میں ہمیشہ زیادتی ہوتی رہے گی یہانتک کہ اللہ تعالیٰ اسکے لئے اور نئی مخلوق پیدا کریگا۔ حمیدی، فوائد ستاریہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ﴿٣٢﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ

واسطے ہر رجوع کرنے والا نگاہ رکھنے والے احکام خدا کے کو. جو کوئی ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ سے بن دیکھے اور آتا ہے

ہر رجوع کرنے والے اور حقوق کا خیال رکھنے والے کیلئے یعنی ایسے شخص کے لئے جو بن دیکھے اللہ سے ڈرے اور رجوع

بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ ﴿٣٣﴾ ادْخُلُوهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ﴿٣٤﴾ لَهُم مَّا

ساتھ دل رجوع کرنے والے کے داخل ہو اس میں ساتھ سلامتی کے یہ ہے دن ہمیشہ رہنے کا واسطے انکے ہے جو کچھ

کرنے والا دل لیکر آئے انکو حکم ہوگا کہ جنت میں سلامتی سے چلے آؤ یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے وہاں جو کچھ

يَشَآءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ﴿٣٥﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن

چاہیں گے بیچ اس کے اور نزدیک ہمارے ہے زیادتی [1] اور بہت ہلاک کئے ہم نے پہلے ان سے

وہ چاہیں گے میسر آئیگا اور ہمارے پاس اس سے بڑھ کر بھی ہے اور انکے قبل ہم نے بہت سی جماعتوں کو ہلاک کیا

قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِن

قرن کہ وہ سخت تھے ان سے پکڑنے میں پس چھید ڈالے تھے انہوں نے بیچ شہروں کے کیا ہے جگہ

بھی زیادہ طاقتور تھیں برباد کرکے رکھ دیا پھر وہ شہروں کو چھانتے پھرتے تھے کہ کیا بھاگ نکلنے کی

مَّحِيصٍ ﴿٣٦﴾ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى

بھاگ جانے کی [2] تحقیق بیچ اس کے البتہ نصیحت ہے واسطے اس شخص کے کہ ہو واسطے اسکے دل آگاہ یا ڈالا اسنے

کوئی جگہ ہے بیشک اس میں نصیحت ہے ایسے شخص کے لئے جس کے پاس دل ہو یا جس نے

السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا

کان کو اور وہ حاضر ہے دل سے [3] اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ

پوری توجہ سے بات سنی اور البتہ ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ

بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ ﴿٣٨﴾ فَاصْبِرْ

درمیان ان دونوں کے ہے بیچ چھ دن کے اور نہ لگی ہم کو ماندگی [4] پس صبر کر

انکے مابین ہے چھ دنوں میں پیدا کیا اور ہمیں قطعاً کوئی تکان نہ ہوئی سو جو کچھ

عَلٰى مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

اوپر اسکے کہ کہتے ہیں اور تسبیح کر ساتھ تعریف رب اپنے کے پہلے نکلنے سورج

لوگ کہتے ہیں اس پر صبر سے کام لیں اور سورج کے چڑھنے اور چھپنے سے پہلے اپنے رب کی

وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ﴿٣٩﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ ﴿٤٠﴾

اور پہلے ڈوبنے سورج کے [5] اور رات کو پس تسبیح کر اسکو یعنی نماز مغرب اور پیچھے سجدے کے [6]

تسبیح و تحمید بیان کرتے رہیں پھر رات سے اسکی تسبیح بیان کرنا شروع کریں اور نماز کے بعد بھی

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿٤١﴾ يَوْمَ

اور سنتو! اس دن کہ پکاریگا پکارنے والا مکان نزدیک سے اس دن

اور جسدن پکارنے والا قریب کی جگہ سے پکاریگا اس کو سننا جسدن

يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ﴿٤٢﴾ إِنَّا

کہ سنیں گے آواز تند ساتھ حق کے یہ ہے دن نکلنے کا (قبروں میں سے) تحقیق

کہ لوگ بلاشبہ ایک چنگھاڑ سنیں گے وہی دن قبروں سے نکلنے کا ہوگا بلاشبہ

منزل ۷

حل لغات

[1] لِكُلِّ أَوَّابٍ

حَفِيظٍ۔ اوّاب اور حفیظ دونوں مبالغہ کے صیغے ہیں اوّاب ماخوذ ہے اوب سے اور اوب کہتے ہیں رجوع کو تو اواب کے معنی ہوئے بہت رجوع کرنے والا اور حفیظ معنی میں ہے حافظ کے یہ دونوں بدل ہیں المتقین سے باعادہ جار سے۔ [2] فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ۔ نقب اور تنقیب کہتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ۱ یعنی جنت ان سے دور نہ ہوگی بہت قریب سے اسکی تروتازگی اور بناؤ سنگار دیکھیں گے پھر فرمایا جنہوں نے دنیا میں خدا کو یاد رکھا اور گناہوں سے محفوظ ہو کر اسکی طرف رجوع ہوئے اور بے دیکھے اسکے قہر و جلال سے ڈرے اور اللہ کے حکم پر نگاہ رکھے یہی معنی حفیظ کا۔ اس جنت کا وعدہ ایسے لوگوں سے کیا گیا تھا۔ وقت آگیا ہے کہ سلامتی وعافیت کے ساتھ اس میں داخل ہوں فرشتے انکو سلام کریں گے اور ان کے پروردگار کا سلام پہنچائیں گے حضرت انس نے کہا مزید سے مراد یہ ہے کہ ہر جمعہ کو اللہ تعالیٰ اپنی عزت کے گھر میں انکے لئے ظہور فرمائیگا اور وہ حق دیدار الٰہی سے مشرف ہونگے۔ ابن کثیر

ف ۲ ارشاد ہوتا ہے کہ یہ کفار تو ہیں کیا چیز؟ ان سے بہت زیادہ قوت وطاقت اور اسباب وتعداد کے لوگوں کو اسی جرم پر ہم تہ و بالا کر چکے ہیں۔ جنہوں نے شہروں میں اپنی یادگاریں چھوڑی ہیں۔ زمین میں خوب فساد کیا تھا۔ لمبے لمبے سفر کرتے تھے ہمارے عذاب دیکھ کر بچنے کی جگہ تلاش کرنے لگے مگر یہ کوشش بالکل بے سود تھی خدا کی قضاء وقدر اور پکڑ دھکڑ سے کون بچ سکتا تھا بس تم بھی یاد رکھو کہ جس وقت میرا عذاب آگیا بغلیں جھانکتے رہ جاؤ گے اور بھوسے کی طرح اڑا دیئے جاؤ گے۔ ابن کثیر وغیرہ۔

ف ۳ یعنی ان عبرتناک واقعات میں غور وفکر کرکے وہی لوگ نصیحت حاصل کر سکتے ہیں جنکے سینہ میں سمجھنے والا دل ہو کہ از خود ایک بات کو سمجھ لیں یا کم از کم کسی سمجھانے والے کے کہنے پر دل کو حاضر کرکے کان دھریں کیونکہ یہ بھی ایک درجہ ہے کہ آدمی خود متنبہ نہ ہو تو دوسرے کے متنبہ کرنے پر ہوشیار ہو جائے۔ جو شخص نہ خود سمجھے نہ کسی کے کہنے پر توجہ کیساتھ کان لگائے اسکا درجہ اینٹ پتھر سے زیادہ نہیں۔ موضح الفرقان

ف ۴ یعنی اللہ نے فرمایا کہ ہم نے آسمان و زمین اور تمام جہان کو چھ دن میں بنایا اس سے یہ مقصد نہیں کہ کام بہت تھا اسلئے اتنے دن لگ گئے یا کچھ محنت اور تکان ہوئی کہ آرام ملے بلکہ یہ اللہ کی حکمت اور مرضی پر محمول ہے۔ اور مخلوق کو سبق دینا مقصود ہے۔ کیونکہ اللہ چاہتا تو ایک آن میں سب کچھ پیدا کر دیتا اسکی شان ہے۔ اِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۔ مقصود یہ ہوا کہ جب پہلی مرتبہ بنانے سے نہ تھکے تو دوسری مرتبہ کیوں تھکیں گے اور تباہ و برباد کر دینا تو بنانے سے کہیں آسان ہے۔

ف ۵ یہ دو وقت یاد کے ہیں اس وقت دعا اور عبادت بہت قبول ہوتی ہے۔ ابتدائے اسلام میں فجر و عصر اور تہجد آپ پر یہ تین ہی نمازیں فرض تھیں۔ اب بھی ان وقتوں کو خصوصی فضل و شرف حاصل ہے۔ حدیث میں ہے عَلَيْكُمْ بِالْغُدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ۔ نیز قَبْلَ طُلُوْعِ سے نماز فجر اور قَبْلَ الْغُرُوْبِ سے ظہر و عصر اور وَمِنَ اللَّيْلِ سے مغرب و عشاء مراد ہیں۔ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے آپ نے چودہویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ تم اپنے رب کے سامنے پیش کئے جاؤ گے اور اسے اسطرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو جسکے دیکھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں پس تم سے ہو سکے تو سورج نکلنے سے پہلے کی اور سورج ڈوبنے سے پہلے کی نماز میں مشغول ہو جایا کرو پھر آپ نے یہ آیت پڑھی مسند احمد میں ہے ان دو وقتوں سے مراد فجر اور عصر کی نماز ہے۔

ف ۶ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس سے مراد ہے تسبیح بعد نماز کے اور وہ حدیث بھی اسکی مؤید ہے جو کہ بخاری ومسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ فقراء مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ مالدار لوگوں نے بلند درجے اور ہمیشہ کی نعمتیں حاصل کر لیں کیونکہ وہ ہماری ہی طرح نماز روزہ کرتے ہیں اور وہ خیرات کرتے ہیں غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے۔ نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا میں تم کو ایک چیز سکھلاؤں کہ جب تم اسکو کرو گے تو آگے بڑھ جاؤ گے اور کوئی تم سے بہتر نہ ہوگا۔ مگر جو کوئی تمہارے جیسا کام کرے۔ وہ چیز یہ ہے کہ ۳۳، ۳۳ مرتبہ ہر نماز کے بعد سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھا کرو۔ راوی نے کہا پھر انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہمارے بھائی مالداروں نے بھی اس کام کو سن لیا سو وہ بھی ہماری طرح کرنے لگے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے دیتا ہے جسکو چاہتا ہے۔ ابن کثیر۔

★ شہروں میں پھرنے اور جہان میں جانے کو بولا کرتے ہیں نقب فی البلاد اذا سار ونقب فی الارض ذہب۔ ؎ محیص من حاص یحیص ظرف مکان ہے جسکے معنی ہیں بھاگنے کی جگہ بولا کرتے ہیں حاص عنہ حیصا وحیصۃ وحیوصا وحیصا ومحاصا وحیصانا اذا فرّ۔ ؎ القی السمع۔ القاء سمع کنایہ ہے غور کے ساتھ سننے سے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَحْنُ نُحْيِ وَنُمِيتُ وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ ﴿٤٣﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ

ہم جلاتے ہیں اور مارتے ہیں اور طرف ہماری ہے پھر آنا اس دن کہ پھٹ جاوے زمین ان سے

ہم ہی زندہ کرتے اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف سب کو پھر کر آنا ہے جس دن کہ زمین کے پھٹنے کے بعد وہ دوڑتے ہوئے نکل آئیں گے

سِرَاعًا ۚ ذَٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ﴿٤٤﴾ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ

جلدی کرتے ہوئے یہ اٹھا کرنا ہے اوپر ہمارے آسان ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ کہتے ہیں

لوگوں کا یہ جمع کرنا ہمارے لئے (بالکل) آسان ہے جو کچھ وہ کہتے ہیں اس کا ہمیں خوب علم ہے

ع ۳ ۱۴ ۱۷ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۖ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَخَافُ وَعِيدِ ﴿٤٥﴾

اور نہیں تو اوپر ان کے زور کرنے والا پس نصیحت دے ساتھ قرآن کے اس شخص کو کہ ڈرتا ہو ڈرانے میرے سے

اور آپ ان پر زبردستی نہیں کر سکتے پس آپ اس شخص کو جو میرے عذاب سے ڈرے قرآن سے سمجھاتے رہیں۔

سُورَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ ذاریات مکہ میں نازل ہوئی اس میں ساٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

سورہ الذاریات مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ساٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

شروع (کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

وَالذَّارِيَاتِ ذَرْوًا ﴿١﴾ فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا ﴿٢﴾ فَالْجَارِيَاتِ يُسْرًا ﴿٣﴾ فَالْمُقَسِّمَاتِ

قسم ہواؤں کی جو گرد وغبار اڑا کر بکھیر دیتی ہیں پھر ان بادلوں کی جو اٹھاتے ہیں بوجھ پھر چلنے والیوں کی ساتھ آسانی کے پھر بانٹنے والیوں کی

قسم ہواؤں کی جو (خاک) اڑا کر بکھیر دیتی ہیں پھر بادلوں کی جو بوجھ اٹھاتے ہیں پھر کشتیوں کی جو آسانی سے چلتی ہیں پھر فرشتوں کی جو حکم سے

أَمْرًا ﴿٤﴾ إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٌ ﴿٥﴾ وَإِنَّ الدِّينَ لَوَاقِعٌ ﴿٦﴾ وَالسَّمَاءِ

یعنی بانٹنے کو تحقیق جو وعدہ دیئے جاتے ہو تم البتہ سچ ہے اور تحقیق جزا البتہ ہونے والی ہے قسم ہے آسمان

مطابق بانٹنے والی ہیں کہ تم سے جو وعدہ کیا گیا ہے وہ سچ ہے اور یہ کہ حساب اعمال ضرور واقع ہو گا اور قسم ہے آسمان کی

ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿٧﴾ إِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ مُخْتَلِفٍ ﴿٨﴾ يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ ﴿٩﴾

راہوں والے کی تحقیق تم البتہ بیچ بات مختلف کے ہو پھیرا جاتا ہے اس سے جو کوئی پھیرا جاتا ہے

جس میں رستے ہیں کہ بیشک تم ایک جھگڑے کی بات میں پڑے ہو اس حقیقت سے وہی پھرتا ہے جو ازل سے محروم ہو

قُتِلَ الْخَرَّاصُونَ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ هُمْ فِي غَمْرَةٍ سَاهُونَ ﴿١١﴾ يَسْأَلُونَ

مارے گئے اٹکل مارنے والے وہ جو بیچ غفلت کے بھولے ہیں پوچھتے ہیں

مارے جائیں اٹکلیں دوڑانے والے وہ لوگ جو غفلت میں پڑے (خدا کو) بھولے ہوئے ہیں پوچھتے ہیں کہ حساب

أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٢﴾ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ ﴿١٣﴾ ذُوقُوا

کب ہو گا دن قیامت کا جس دن کہ وہ اوپر آگ کے گرفتار کئے جاویں گے چکھو تم

کا دن کب واقع ہو گا جس دن کہ وہ آگ پر رکھے جائیں گے (ان سے کہا جائیگا کہ) اپنی

فِتْنَتَكُمْ هَٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿١٤﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ

گمراہی اپنی کو یہ وہ چیز ہے کہ تھے تم ساتھ اس کے جلدی کرتے تحقیق پرہیزگار

شرارت کا مزہ چکھو یہی ہے وہ عذاب جس کے لئے تم جلدی کر رہے تھے بلاشبہ پرہیزگار لوگ

منزل ۷

حل لغات — ۱؎ سِرَاعًا۔ سراع جمع ہے سریع کی جسطرح کرام کریم کی یہاں معنی ہیں جلدی کرنے والے۔ ۲؎ وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا۔ ذرو کے معنی ہیں اٹھانے اور اڑانے کے جب ہوا کسی چیز کو اڑا لے جاتی ہے تو ذَرَتِ الرِّیْحُ الشَّیْءَ ذَرْوًا بولا کرتے ہیں۔ یہ منصوب ہے بنا بر مفعول مطلق ہونے کے۔ ۳؎ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا۔ وِقر اور وَقر دونوں کے معنی ★

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ف۱ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ اس آیت کو سن کر یہ دعا پڑھتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَّخَافُ وَعِيْدَكَ وَيَرْجُوْا وَعْدَكَ يَا بَارُّ يَا رَحِيْمُ۔ اے اللہ تو ہمیں ان میں سے کر جو تیری سزا کی کے ڈراوے سے ڈرتے ہیں اور تیری نعمتوں کے وعدے کی امید لگائے ہوئے ہیں اے بہت زیادہ احسان کرنیوالے اور اے بہت زیادہ رحم کرنے والے ۔ ابن کثیر

ف۲ ابن عباسؓ مجاہدؒ اور بہت سلف نے کہا ذَاتُ الْحُبُكِ یعنی خوبی اور رونق والا (جامع)

ف۳ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور شریعت پر ایمان لانے سے وہی پھیرا جاتا ہے جو اللہ کے علم میں ہدایت سے محروم ہے فتح وفتح الرحمٰن

ف۴ اٹکل کرنے والے یعنی جھوٹے جنکا قول مختلف ہے۔ ابن عباسؓ رضی اللہ عنہ سے اسکا یہ معنی ہے لعنت کئے گئے شک کرنے والے اور مراد اس بددعا سے لعنت ہے اجامع و ابن کثیر خَرَّاصُوْنَ وہ کذابون جو بہ تکلف اٹکل کرتے ہیں یعنی اٹکل چلانے والے۔ جو دل میں آتا ہے اٹکل پچو وہ بک دیتے ہیں۔ نہ غور و تدبر کرتے ہیں نہ خدا سے ڈرتے ہیں بے سند بے دلیل حق والوں سے لڑتے ہیں۔ بے ثبوت من گھڑت مسئلے بتاتے ہیں جب دلیل پوچھو تو کہتے ہیں ہماری فقہ میں اسیطرح لکھا ہے۔ ہمارے فقہاء و مشائخ نے اسیطرح کہا ہے آخر انہوں نے کچھ سوچا ہی ہوگا جو کہا ہے۔ اس میں رد ہے کاہنوں، نجومیوں اور سٹے بازوں کا جو اٹکل سے غیب کی خبریں بتاتے ہیں خود گمراہ ہوتے ہیں اوروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ کفار مکہ بھی اٹکل سے کبھی آپ کو شاعر کبھی کاہن کبھی مجنون کہتے تھے۔ نعوذ باللہ۔

★ بوجھ کے ہیں یہ مفعول ہے حاملات کا جو لاد کرتے ہیں حمل فلان عدلا ثقیلا ۔ ٹ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا۔ یُسرا صفت ہے مصدر محذوف کی ای جریا ذا یسر
ع ذَاتِ الْحُبُكِ۔ حبک جمع ہے حباک کی جیسے مثل مثال کی یا حبیکۃ کی جس طرح طرق طریقہ کی حبک کے معنی ہیں راستے کے۔
ف يُؤْفَكُ عَنْهُ۔ یوفک معنی میں ہے یصرف کے اور افک کہتے ہیں پھرنے اور لوٹنے کو۔
ی قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ۔ خراصون لیا گیا ہے خرص سے اور خرص کہتے ہیں اندازہ کرنے کو
ث فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ۔ غمرۃ کی تحقیق سورہ مومنون کے تیسرے رکوع میں گزر چکی ہے اور ساہون کے معنی ہیں غافلون
ث عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ۔ یفتنون معنی میں یحرقون کے یعنی دوزخ کی آگ میں جلائے جائیں گے کیونکہ فتنہ کے معنی آگ میں سونا چاندی ڈالنے کے ہیں تاکہ کھرا کھوٹا پہچانا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ

بیچ بہشتوں کے اور چشموں کے لینے والے اس چیز کے کہ دیا انکو پروردگار انکے نے تحقیق وہ تھے پہلے اس سے

باغوں اور چشموں میں ہوں گے جو کچھ انکا رب انکو دیگا وہ اسے لیتے ہوں گے کیونکہ وہ اس سے پہلے

مُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ

نیکی کرنے والے تھے وہ تھوڑی رات سوتے تھے اور وقت صبح کے وہ

نیک کردار تھے رات کو بہت کم سویا کرتے تھے اور صبح کو (اپنے گناہوں کی)

يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ وَفِي

استغفار کرتے تھے اور بیچ مالوں انکے کے حق ہے واسطے سوال کرنیوالے کے اور بغیر سوال کرنیوالے کے اور بیچ

معافی مانگا کرتے تھے اور انکے مالوں میں سوال کرنیوالے اور نہ مانگنے والے مفلسوں کا حق تھا اور یقین

الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَفِي

زمین کے نشانیاں ہیں واسطے یقین لانے والوں کے اور بیچ جانوں تمہاری کے کیا پس نہیں دیکھتے ہو تم اور بیچ

کرنیوالوں کے واسطے زمین میں بہت سے نشانات ہیں اور خود تمہارے اندر بھی کیا تم انکو نہیں دیکھتے اور آسمان

السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ

آسمانوں کے ہے رزق تمہارا اور جو کچھ وعدہ دیئے جاتے ہو تم پس قسم ہے پروردگار آسمان کی اور زمین کی تحقیق وہ

میں تمہاری روزی ہے اور وہ چیز جسکا تم سے وعدہ کیا گیا ہے سو آسمان اور زمین کے رب کی قسم! جسطرح تمہارا بولنا

لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ

قرآن ہے مانند اسکی کہ تم بولتے ہو تم کیا آئی تیرے پاس بات مہمانوں ابراہیم

برحق ہے اسیطرح یہ (روز جزا کا آنا) بھی برحق ہے کیا تمہیں ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر

الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ

حرمت کئے گیوں کی جس وقت کہ داخل ہوئے اوپر اسکے پس کہا انہوں نے سلام ہے کہا سلام ہے تم قوم ہو

ہے جب وہ اسکے پاس آئے تو انہوں نے اسکو السلام علیکم کہا۔ ابراہیم نے کہا اے اجنبیو!

مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ

ناپہچان پس پھر آیا طرف لوگوں اپنے کی پس لے آیا گائے کا بچھڑا گھی میں تلا ہوا پس نزدیک کیا اسکو طرف انکی

وعلیکم السلام پھر اپنے گھر کی طرف دوڑے اور گھی میں بھنا ہوا ایک بچھڑا لے آئے اور انکے پاس رکھ دیا اور

قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۭ وَبَشَّرُوْهُ

کہا کیا نہیں کھاتے ہو تم پس چھپایا جی میں انسے ڈر کہا انہوں نے مت ڈر اور خوشخبری دی

کہا کہ تم کیوں نہیں کھاتے (جب انہوں نے اسے نہ کھایا) تو اسکو انسے خوف معلوم ہوا (انہوں نے کہا کہ ڈریے نہیں) اور اسکو ایک

بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۲۹﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ

اسکو ساتھ غلام علم والے کے پس آئی بی بی اسکی بیچ حیرت کے پس ہاتھ مارا منہ اپنے کو اور کہا

دانا لڑکے کی خوشخبری دی سو اسکی بیوی (بولتی) پکارتی آئی اور اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر کہنے لگی کیا ایک بانجھ بڑھیا

عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾

میں بوڑھی ہوں بانجھ کہا فرشتوں نے اسیطرح کہا ہے رب تیرے نے تحقیق وہ حکمت والا جاننے والا ہے

(لڑکا جنے گی؟) انہوں نے کہا کہ آپکے رب نے ایسا ہی کہا ہے بیشک وہ حکمت والا علم والا ہے۔

ع ۱ ۱۸

منزل ۷

حل لغات — ۱ مَا يَهْجَعُوْنَ. ہجوع کہتے ہیں سونے کو۔ نوم اور ہجوع میں یہ فرق ہے کہ ہجوع مختص ہے رات کے ساتھ اور نوم عام ہے رات اور دن کو ۲ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ
راغ مشتق ہے روغ سے اور روغ کہتے ہیں جلدی سے چپ چاپ کر چلے جانے کو اور اسکی مزید توضیح سورۃ صافات کے تیسرے رکوع آیۃ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ میں گزر چکی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ تہجد کی نماز کی فضیلت مزمل میں لکھی گئی ہے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰی كُلَّ لَیْلَةٍ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ یَقُوْلُ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ مَنْ یَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ مَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ (متفق علیہ مشکوٰۃ ص۱۰۹) یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ ہر رات میں آسمان دنیا پر اترتا ہے جب آخر تہائی رات رہتی ہے پس فرماتا ہے کیا ہے کوئی توبہ کرنیوالا کہ اس کی توبہ قبول کروں کیا ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ اسکے گناہ بخشوں کیا ہے کوئی کچھ مانگنے والا کہ اسکو دوں۔ نیز ایک اسیطرح فرمایا ہے ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے مرفوعاً یہ لفظ ہیں عَلَیْكُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصّٰلِحِیْنَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ لَّكُمْ اِلٰی رَبِّكُمْ وَمُكَفِّرَةٌ لِّلسَّیِّاٰتِ وَمَنْهَاةٌ لِّلْاِثْمِ (ترمذی۔ مشکوٰۃ ص۱۰۹) آپ نے فرمایا تم تہجد کی نماز ضرور پڑھا کرو کیونکہ تم سے پہلے جسقدر نیک لوگ ہوئے ہیں سب اس وقت میں عبادت کرتے رہے ہیں۔ اور اس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اور عیب ڈھانکے جاتے ہیں اور گناہوں کی رغبت کم ہوتی ہے۔ ترغیب وترہیب میں ابن ابی دنیا کے حوالے سے ہے عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً یَّخْرُجُ مِنْ اَعْلَاهَا حُلَلٌ وَمِنْ اَسْفَلِهَا خَیْلٌ مِّنْ ذَهَبٍ مُّسَرَّجَةٌ مُّلَجَّمَةٌ مِّنْ دُرٍّ وَّیَاقُوْتٍ لَا تَرُوْثُ وَلَا تَبُوْلُ لَهَا اَجْنِحَةٌ خَطْوُهَا مَدُّ الْبَصَرِ فَیَرْكَبُهَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فَتَطِیْرُ بِهِمْ حَیْثُ شَاءُوْا فَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اَسْفَلَ مِنْهُمْ دَرَجَةً یَا رَبِّ بِمَ بَلَغَ عِبَادُكَ هٰذِهِ الْكَرَامَةَ كُلَّهَا قَالَ فَیُقَالُ لَهُمْ كَانُوْا یُصَلُّوْنَ بِاللَّیْلِ وَكُنْتُمْ تَنَامُوْنَ وَكَانُوْا یَصُوْمُوْنَ وَاَنْتُمْ تَاْكُلُوْنَ وَكَانُوْا یُنْفِقُوْنَ وَكُنْتُمْ تَبْخَلُوْنَ وَكَانُوْا یُقَاتِلُوْنَ وَكُنْتُمْ تَجْبُنُوْنَ۔ (ترغیب فی قیام اللیل) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں ایک درخت ہے جسکے اوپر سے حلے (پوشاک) اور نیچے سے سونے کے گھوڑے زین ولگام مرصع موتی اور یاقوت سے نکلتے ہیں جو نہ لید کرتے ہیں نہ پیشاب اور انکے پر ہیں ہر قدم انکا نگاہ کی انتہا تک پڑتا ہے۔ اہل جنت ان گھوڑوں پر سوار ہونگے اور جہاں چاہیں گے یہ گھوڑے انکو اڑائے پھریں گے ان سے کم درجے کے جنتی انکو دیکھ کر کہینگے اے پروردگار تیرے یہ بندے اس بزرگی کو کس سبب سے پہنچے فرمایا (رسول اللہؐ نے) پس ان سے کہا جائیگا کہ یہ لوگ رات کو نماز پڑھتے جب تم سوتے۔ اور یہ روزے رکھتے اور تم کھاتے۔ یہ راہ خدا میں خرچ کرتے اور تم بخل کرتے نیز یہ جہاد کرتے اور تم نامردی کرتے تھے۔ اس کے علاوہ کچھ بیان سورۃ بنی اسرائیل، سورۃ سجدہ، سورۃ فتح اور سورۃ مزمل میں بھی لکھا گیا ہے۔

ف۲ محروم وہ شخص ہے جسکا کوئی حصہ بیت المال میں نہ ہو۔ خود اس کے پاس کام کاج نہ ہو۔ صنعت وحرفت یاد نہ ہو جس سے روزی کما سکے۔ یا کام کاج کرتا ہے لیکن پوری نہیں پڑتی۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں اس سے مراد وہ لوگ ہیں کہ کچھ سلسلہ کمانے کا رکھتا ہے لیکن اتنا نہیں پاتے کہ انہیں کافی ہو۔ اسوال سے مراد نفلی صدقہ ہے آپ نے فرمایا تمہارے مال میں زکوٰۃ فرض کے سوا بھی حق ہے

ف۳ کہا قتادہؓ نے جو کوئی اپنی پیدائش میں فکر کرے تو جان لیگا کہ میں عبادت کیلئے پیدا کیا گیا ہوں اور میرے جوڑ بھی اسی لئے نرم بنائے گئے ہیں۔

ف۴ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ آسمان میں روزی یعنی مینہ اور جسکا وعدہ ہوا جنت وہ بھی آسمان میں ہے۔ ابن کثیر۔

ف۵ یعنی ان مہمانوں کی اللہ تعالیٰ کے پاس عزت اور بزرگی تھی اس لئے کہ وہ فرشتے تھے انسان کی صورت پر ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے تھے۔ امام احمدؒ اور علماء کی ایک جماعت کا مذہب ہے کہ مہمان کو ضیافت دینی واجب ہے۔ اور اس بارے میں حدیثیں بھی وارد ہیں۔ اس آیت میں مہمان نوازی کے طریقے درج ہیں کہ پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوشیدہ پوشیدہ جلدی طعام لا حاضر کیا اور انکو یہ نہ جتلایا کہ میں تمہارے لئے کھانا لاتا ہوں اور ان کے پاس بہتر مال تھا یعنی بچھڑا موٹا تازہ وہ گھی میں تل کر لائے پھر کھانا ان کے آگے رکھا۔ دور رکھ کر بلایا اور عرض کے طور پر کہا کیوں نہیں کھاتے۔ ابو محمد کفاہ الصمد۔

* ف۶ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ عجل میں با تعدیہ کی ہے اور عجل کہتے ہیں گائے کے بچھڑے کو سمین ہونا تازہ ف۷ فِیْ صَرَّةٍ صرۃ ماخوذ ہے صریر سے اور صریر کہتے ہیں قلم کی آواز کو یہاں مراد ہے بلند آواز سے بولنا۔ فی صرۃ محلاً نصب ہے کیونکہ فاعل سے حال واقع ہوا ہے۔ ف۸ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا صکت معنی میں ہے لطمت کے یعنی طمانچہ مارا خلاصہ یہ کہ بی بی سارہ نے فرشتوں کی خوشخبری کو اپنی خلاف رائے خیال کر اظہار ناراضامندی سے منہ پیٹ لیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾

کہا پس کیا ہم ہے تمہاری اے بھیجے ہوؤ ف

ابراہیم نے کہا کہ اے رسولو! تمہارا کیا مطلب ہے

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ

کہا انہوں نے تحقیق ہم بھیجے گئے ہیں طرف قوم گنہگار کی تو کہ بھیجیں ہم اوپر انکے

انہوں نے کہا کہ ہم گنہگار لوگوں کی طرف بھیجے گئے ہیں کہ ہم انپر کھنگر کے پتھر

حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾

پتھر مٹی سے یعنی کنکر نشان کئے ہوئے نزدیک رب تیرے کے واسطے حد سے نکل جانیوالوں کے

برسائیں جو تمہارے پروردگار کے یہاں ان لوگوں کے لئے متعین ہو چکے ہیں جو حد سے تجاوز کر جاتے ہیں

فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدْنَا

پس نکال دیا ہم نے اس شخص کو کہ تھا بیچ اسکے ایمان والوں سے پس نہ پایا ہم نے

سو ہم نے اس بستی میں جتنے ایماندار تھے سب کو نکال کر علیحدہ کر لیا اور ہم نے وہاں مسلمانوں کے

فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً

بیچ اسکے سوائے ایک گھر کے مسلمانوں سے اور چھوڑ دی ہم نے بیچ اسکے نشانی

ایک گھر کے سوا کوئی گھر مسلمانوں کا نہ پایا اور ہم نے اس گاؤں کو ان لوگوں کے

لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۳۷﴾ وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ

واسطے ان لوگوں کے کہ ڈرتے ہیں عذاب درد دینے والے سے اور نشانیاں ہیں بیچ موسیٰ کے جس

لئے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں بطور عبرت کے باقی رکھا اور موسیٰ (کے قصے) میں بھی

اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلّٰى

وقت بھیجا ہم نے اسکو طرف فرعون کی ساتھ معجزے ظاہر کے پس پھر گیا

عبرت ہے جبکہ ہم نے اسکو فرعون کی طرف روشن دلائل دیکر بھیجا اور اس نے اپنے

بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ

ساتھ قوت اپنی کے اور کہا کہ جادوگر ہے یا دیوانہ پس پکڑا ہم نے اسکو اور لشکروں اسکے کو

لشکروں سمیت منہ پھیر لیا اور کہا کہ یہ تو جادوگر ہے یا دیوانہ ہے لہٰذا ہم نے اسکو اور اسکے لشکروں کو پکڑ کر

فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۴۰﴾ وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا

پس پھینکدیا ہم نے انکو بیچ دریا کے اور وہ برے حال میں تھا اور نشانیاں ہیں بیچ عاد کے جس وقت کہ بھیجی ہم نے

اور انکو سمندر میں پھینک دیا۔ کہ وہ برے کاموں کا مرتکب تھا اور عاد (کے حالات) میں بھی عبرت ہے جبکہ ہم نے

عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿۴۱﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا

اوپر انکے باؤ بانجھ یعنی بے نفع نہیں چھوڑتی تھی کوئی چیز کہ آتی تھی اوپر اسکے مگر

انپر سخت آندھی بھیجی جس چیز پر سے اس ہوا کا گذر ہوا اسکو اس نے ریزہ ریزہ

جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿۴۲﴾ وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا

کر ڈالتی تھی اسکو مانند ہڈی گلی ہوئی کے اور بیچ ثمود کے نشانیاں ہیں جس وقت کہا گیا واسطے انکے فائدہ اٹھاؤ ایک

کر کے چھوڑا اور (اسی طرح) ثمود کے (قصے) میں بھی عبرت ہے جبکہ ان سے کہا گیا تھا

منزل ۷

حلِ لغات

لہ مُسَوَّمَةً یعنی نشان کیا گیا ہے سومۃ سے اور سومۃ کہتے ہیں علامت کو یعنی اُن پتھروں پر نشان کیا ہوا تھا کہ فلاں پتھر فلاں پر پڑے گا وراس کی مزید تحقیق سورۂ ہود میں گزر چکی ہے۔

۲ہ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ۔ رکن سے مراد ہے فرعون کا لشکر اور ملک جس کو وہ اپنی تقویت کا موجب سمجھتا تھا کیونکہ رکن اصل میں اُسے کہتے ہیں جس کی طرف کوئی چیز مائل ہوگا۔ ۳ہ كَالرَّمِيْمِ۔ جو چیز پرانی ہو کر چورا چورا اور ریزہ ریزہ ہو جائے اسے رمیم کہتے ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ف۱ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے فرشتوں سے دریافت کیا کہ تم کس لئے آئے ہو؟ انھوں نے جواب دیا کہ قوم لوط کو زیروزبر یعنی ہلاک کرنے کے لئے ہم بھیجے گئے ہیں ہم ان پر سنگباری و پتھراؤ کریں گے ہر گنہگار کے لئے الگ الگ پتھر مقرر ہیں۔ یہ سُنکر آپ نے فرمایا وہاں تو لوط علیہ السلام بھی ہیں۔ فرشتوں نے کہا ہمیں تو حکم مل چکا ہے کہ ہم انھیں اور ان کے گھرانے کے تمام ایمانداروں کو بچالیں، ہاں انکی بیوی نہیں بچ سکتی وہ بھی مجرموں کے ساتھ اپنے جرم کی پاداش میں ہلاک کی جائیگی جیسا کہ سورۂ عنکبوت میں گذرچکا ہے۔ اسی طرح یہاں بھی ارشاد ہے کہ اس بستی میں جتنے بھی مومن تھے ہم نے سب کو بچالیا سوائے انکی بیوی کے جو ایمان نہیں لائی تھی۔ پھر فرمایا کہ وہاں سوائے ایک گھر کے اور گھر مسلمان تھا ہی نہیں۔ سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے کہا وہ تیرہ مسلمان تھے۔ یہ دونوں آیتیں دلیل ہیں کہ ایمان و اسلام کا مسمّی ایک ہی ہے کیونکہ جن لوگوں کو مومن کہا گیا ہے اُن ہی کو مسلمان بھی کہا گیا ہے۔ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ اور دیگر محدثین کا فیصلہ ہے کہ جب اسلام حقیقی اور سچا اسلام ہو تو وہی اسلام ایمان ہے اور اس صورت میں ایمان اسلام ایک ہی چیز ہے۔ ہاں جب اسلام حقیقی طور پر نہ ہو بلکہ ظاہری انقیاد ہو تو بیشک اسلام و ایمان میں فرق ہے جیسے منافق لوگ مسلمان تو کہلاسکتے ہیں مگر مومن نہیں کیونکہ ان کے پاس حقیقی اسلام نہیں صرف ظاہری انقیاد ہے ملاحظہ ہو صحیح بخاری کتاب الایمان (فتاویٰ ستاریہ)

ف۲ یعنی اب تک وہاں تباہی کے نشان موجود ہیں اور ان کی غیر معمولی ہلاکت کے قصہ میں ڈرنے والوں کیلئے عبرت کا سامان ہے۔

ف۳ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ سے مراد معجزات و براہین ہیں۔ پھر فرمایا کہ فرعون نے زور قوت پر مغرور ہو کر حق کی طرف سے منہ پھیر لیا اور اپنی قوم اور ارکان سلطنت کو بھی ساتھ لے ڈوبا۔ کہنے لگا کہ موسیٰ یا تو چالاک جادوگر ہے اور یا دیوانہ ہے دونوں حال سے خالی نہیں۔

ف۴ یعنی عذاب کی آندھی آئی جو خیر و برکت سے یکسر خالی تھی اس نے مجرموں کی جڑ کاٹ ڈالی اور جس چیز پر گزری اُس کا چُورا کرکے رکھ دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پُروا ہَوا کے ساتھ مدد کیا گیا ہوں اور قوم عاد پچھوا ہَوا سے ہلاک ہوئی۔ عَقِیْم اصل میں بانجھ عورت کو کہتے ہیں، یہاں وہ ہَوا مراد ہے جس سے بجائے فائدہ کے نقصان اور بربادی ہو۔ صرف انگوٹھی کے حلقے کے برابر ہَوا چھوڑی گئی تھی جس نے اُن کو تباہ کردیا۔ اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهَا۔

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۴۳﴾ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ

مدت تک — پس سرکشی کی انہوں نے حکم رب اپنے کے سے — پس پکڑا انکو — کڑک نے

کہ ایک وقت تک فائدہ اٹھالو — مگر انہوں نے اپنے رب کی نافرمانی کی — سو ان کو دیکھتے ہی دیکھتے ایک

وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا

اور وہ دیکھتے تھے — پس نہ کرسکے — کھڑا رہنا — اور نہ — ہوئے

کڑک نے آپکڑا — پھر نہ تو وہ اٹھنے کی تاب لاسکے اور نہ وہ بدلا

مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۖ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا

بدلہ لینے والے — اور ہلاک کیا قوم نوحؑ کی کو پہلے اس سے — تحقیق تھے — وہ — قوم

لے سکے — اور نوحؑ کی قوم کو پہلے ہی (ہم ہلاک کرچکے تھے) کیونکہ وہ ایک بدکار

فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ ع ۲

فاسق — اور آسمان کو — بنایا ہم نے اسکو — ساتھ قوت کے — اور تحقیق ہم البتہ کشادہ کرنے والے ہیں — اور

قوم تھی — اور آسمان کو ہم نے اپنی قدرت سے بنایا اور بلاشبہ ہم وسعت والے ہیں۔ — اور

الْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا

زمین کو — بچھایا ہم نے اسکو پس اچھا — بچھونا کرنے والے ہیں ہم — اور ہر — چیز سے — پیدا کی ہم نے

زمین کو ہم نے بچھا دیا سو ہم کیسے اچھے بچھانیوالے ہیں — اور ہر ایک چیز کو ہم نے جوڑا جوڑا پیدا کیا

زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۖ اِنِّيْ

دو قسمیں — تاکہ تم — نصیحت پکڑو — پس بھاگو — طرف — اللہ کے — تحقیق میں

تاکہ تم نصیحت حاصل کرو — پس اے نبی لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اللہ کی

لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۖ

واسطے تمہارے اس سے ڈرانے والا ہوں ظاہر — اور مت مقرر کرو — ساتھ اللہ کے — معبود — دوسرا

طرف دوڑو میں تم کو اسکی طرف سے صاف صاف ڈرانیوالا ہوں — اور اللہ کے ساتھ اور معبود نہ ٹھہراؤ میں

اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

تحقیق میں واسطے تمہارے اس سے ڈرانے والا ہوں ظاہر — اسی طرح — نہیں آیا تھا ان لوگوں کو — پہلے ان سے

اس کی طرف سے تم کو صاف طور پر ڈرانیوالا ہوں — اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس جب بھی کوئی

مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ

کوئی پیغمبر — مگر کہا انہوں نے جادوگر ہے یا دیوانہ — کیا ایک دوسرے کو نصیحت کرگئے ہیں

پیغمبر آیا انہوں نے یہی کہا کہ وہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے — کیا وہ ایک دوسرے کو یہی وصیت

بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ وَّ

ساتھ اسکے بلکہ وہ ایک قوم ہیں سرکش — پس منہ پھیر لے ان سے — پس نہیں تو — ملامت کیا گیا — اور

کرکے مرے ہیں (وصیت تو کیا کرتے) مگر ہاں وہ سرکش اور شریر ہیں۔ سو آپ انکی طرف التفات نہ کیجئے کیونکہ آپ پر

ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ

نصیحت دے پس تحقیق — نصیحت — فائدہ دیتی ہے ایمان والوں کو — اور نہیں پیدا کیا میں نے جن کو

کوئی الزام نہیں ہے اور سمجھاتے رہیے کیونکہ ایمانداروں کو سمجھانا مفید ہوتا ہے۔ — اور میں نے جن و

حل لغات

له وقومَ نوحٍ۔ یہ مفعول ہے فعل محذوف یعنی اہلکنا کا کیونکہ اس کا ماقبل اس پر دلالت کر رہا ہے۔ ٢ه والسماءَ بنينٰها بايىدٍ وّانّا لموسعون۔ اید کے معنی ہیں قوت موسعون معنے میں ہے قادرون کے ماخوذ وسع سے اور وسع کہتے ہیں طاقت و قدرت کو قال اللہ تعالیٰ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا۔ اید کا رسم خط دو یے کے ساتھ مصحف قرآنی کی ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اچھا کچھ دن اور دنیا کے مزے اڑالو اور یہاں کا سامان برت لو آخر عذاب الٰہی میں پکڑے جاؤ گے کیونکہ شرارت روز بروز بڑھتی جارہی تھی ۔ آخر عذاب الٰہی نے آ ہی گھیرا ایک کڑک ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے سب ٹھنڈے ہو گئے ۔ وہ سب زور اور طاقت اور متکبرانہ دعوے خاک میں مل گئے ۔ عذاب نازل ہونے کے وقت سمجھنے سے بھی رہ گئے بھاگتا تو کہاں تھا پھر اپنی مدد کیسے بلاتے ۔ (قوم عاد کا قصہ صفحہ ۲۲۰ اور قوم ثمود کا صفحہ ۲۲۸ میں لکھا گیا ہے)

ف۲ یعنی ان اقوام سے پہلے نوح علیہ السلام کی قوم اپنی بغاوت اور سرکشی کی بدولت تباہ کی جا چکی ہے وہ لوگ بھی نافرمانی میں حد سے نکل گئے تھے ۔ فتح وغیرہ

ف۳ یعنی آسمان جیسی وسیع چیز اپنی قدرت سے پیدا کی اور اس سے بڑی چیزیں بھی پیدا کرے تو کیا مشکل ہے زمین و آسمان سب اللہ کے پیدا کئے ہوئے اور اسی کے قبضہ میں ہیں پھر اس کا مجرم بھاگ کر کہاں پناہ لے سکتا ہے ۔ نیز خالق کائنات کی عجیب وغریب کاری گری میں آدمی غور کرے تو اسی کا ہو رہے ۔ موضح الفرقان

ف۴ یعنی ہر ایک نوع میں نر و مادہ کی تقسیم پائی جاتی ہے جیسے آسمان زمین، رات دن، سورج چاند، خشکی تری، اندھیرا اجالا، سیاہی سفیدی، صحت مرض، مرنا جینا اور کفر و ایمان وغیرہ ۔ جامع البیان

ف۵ یعنی جب زمین و آسمان اور تمام کائنات ایک اللہ کی پیدا کی ہوئی ہے اور اسی کے زیر حکومت ہے تو بندہ کو چاہئے اللہ تعالیٰ کے عذابوں سے ڈرے اور اسی اکیلے کی عبادت کرے گناہوں سے باز رہے ۔ حدیث شریف میں ہے لَامَنْجَا وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ یعنی یا اللہ تیرے عذاب سے کوئی پناہ اور بچنے کی جگہ نہیں ہے مگر تیری ہی طرف ۔ تفسیر وجیز

★ تقلید ہے اور طریقہ ابلاغ رہتا ہے ایک سے سے جو جیساکر اور جگہ ہے ۔ ۵ فَنِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ ۔ نعم فعل مدح الماہدون فاعل مخصوص بالمدح محذوف اے نحن ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّ

اور آدمی کو مگر تو کہ عبادت کریں مجھ کو نہیں چاہتا میں ان سے کچھ رزق اور

و انسان کو اپنی عبادت ہی کے لئے پیدا کیا ہے میں ان سے رزق نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ مجھ کو

مَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ

نہیں چاہتا یہ کہ کھلاویں مجھ کو ف تحقیق اللہ وہ ہے رزق دینے والا زور آور

کھانا کھلائیں یقین رکھو کہ اللہ ہی روزی دینے والا قدرت والا

الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ

استوار پس تحقیق واسطے ان لوگوں کے کہ ظلم کیا انہوں نے ایک ڈول ہے مانند ڈول باروں اگلے کی

زور آور ہے سو ان گنہگاروں کی بھی ایک باری مقرر ہے جس طرح اگلے ساتھیوں کی باری مقرر

فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ

پس نہ جلدی مانگیں مجھ سے پس وائے ہے واسطے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے دن ان کے سے

تھی تو اب وہ مجھ سے جلدی نہ کریں بربادی ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے اس دن کا انکار کیا

الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع

وہ جو وعدہ دیئے جاتے ہیں وہ

جس دن کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۃ طور مکہ میں نازل ہوئی اس میں انچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

سورۃ الطور مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ۴۹ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

وَالطُّوْرِ ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿۲﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿۳﴾ وَّالْبَيْتِ

قسم ہے طور کی ف اور کتاب لکھی ہوئی کی بیچ ورق کھلی ہوئی کی ف اور بیت

قسم ہے طور کی اور قسم ہے اس کتاب کی جو لکھی ہوئی ہے چوڑے کھلے کاغذوں میں اور قسم ہے آباد

الْمَعْمُوْرِ ﴿۴﴾ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ﴿۵﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿۶﴾ اِنَّ عَذَابَ

المعمور کی ف اور چھت بلند کی ہوئی کی اور دریا بھڑکے ہوئے کی تحقیق عذاب

گھر کی اور آسمان کی اونچی چھت کی اور قسم ہے جوش مارنے والے دریا کی کہ تیرے رب

رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ﴿۸﴾ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ﴿۹﴾ وَّ

رب تیرے کا البتہ ہونے والا ہے نہیں اس کو کوئی ٹالنے والا ف جس دن کے پھٹ جاویگا آسمان پھٹ جانا اور

کا عذاب ضرور وقوع پذیر ہوکر رہیگا اس کو کوئی ٹال نہیں سکتا جس دن آسمان تھر تھرانے لگے گا اور

تَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ﴿۱۰﴾ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۱﴾ الَّذِيْنَ

چلنے لگیں گے پہاڑ چلنے کر پس وائے ہے اس دن واسطے جھٹلانے والوں کے ف وہ جو

پہاڑ چلیں گے پھرنے سو اس دن جھٹلانے والوں کے لئے بربادی ہے ان لوگوں کے لئے

حل لغات

لہ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ. المتین صفت ہے الرزاق یا ذوکی متین وہ ثابت و مستقل جو متزلزل نہ ہو۔ لیا گیا ہے متن سے اور متن کہتے ہیں اس اصل کو جس پر کسی چیز کا ثبات موقوف ہو۔ پیٹھ کو متن کہنے کی یہی وجہ ہے کہ وہ بدن کی جڑ اور بنیاد ہے۔ کہ مِثْلَ ذَنُوْبِ ذنوب کہتے ہیں بڑے ڈول کو جو پانی سے بھرا ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ کہا شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے عبادت یہ ہے کہ جو حکم اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کی زبانی بھیجا ہے اس کے موافق چلے۔ اور عبادت ایک جامع نام ہے جو باتیں اور عمل ظاہری اور باطنی اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں ان سب کو عبادت کہتے ہیں یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ نے بندوں کو خاص اپنی عبادت ہی کے لئے پیدا کیا ہے۔ سو جس نے اس کا کہا مانا اس کو پورا بدلہ دے گا اور جس نے حکم نہ مانا اس کو سخت عذاب دے گا اور فرمایا کہ میں ان کا محتاج نہیں بلکہ وہ ہر حال میں میرے محتاج ہیں سو میں ان کا پیدا کرنے والا اور روزی دینے والا ہوں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بیٹے آدمؑ کے تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا میں تیرا سینہ دولت مندی سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی بند کر دوں گا اور اگر تو ایسا نہ کرے گا تو تیرے سینہ کو کام سے بھر دوں گا اور تیری حاجت مندی دور نہ کروں گا اور بعض آسمانی کتابوں میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے میں نے تجھ کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے سو نہ کھیل اور میں تیرے رزق کا ضامن ہوں سو تو رنج اور مشقت میں نہ پڑ اور مجھ کو ڈھونڈھ پالیگا الیٰ آخرہ۔ ابن کثیر ف۲ یعنی اگر یہ ظالم بندگی کی طرف نہیں آتے تو سمجھ لو کہ دوسرے ظالموں کی طرح ان کا ڈول بھی بھر چکا ہے بس اب ڈوبا چاہتا ہے خواہ مخواہ سزا میں جلدی دکھائیں جیسے دوسرے کافروں کو خدائی سزا کا حصہ پہنچا انکو بھی پہنچکر رہے گا قیامت کا دن یا اس سے پہلے ہی کوئی دن سزا کا آجائے چنانچہ مشرکین مکہ کو بدر میں خاصی سزا مل گئی۔

ف۳ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ شام کی نماز یعنی مغرب میں یہ سورت پڑھ رہے تھے (بخاری مسلم وغیرہ) ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے خانہ کعبہ کا طواف کیا سواری پر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھا رہے تھے اس میں سورۂ طور پڑھ رہے تھے کذا فی البخاری پارہ سوم۔ معلوم ہوا فجر کی نماز میں بھی سورۂ طور پڑھنا مسنون ہے۔ فائدہ ستاریہ

ف۴ شاید لوح محفوظ کو کہا۔ موضح

ف۵ کعبۃ اللہ کے مقابل ساتویں آسمان پر مکان ہے جسکا طواف ساتویں آسمان والے فرشتے کیا کرتے ہیں۔ معراج والی حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے بیت المعمور دکھلایا گیا جسمیں ہر روز ستر ہزار فرشتے عبادت خدا کے لئے جاتے ہیں دوسرے دن اتنے ہی اور لیکن جو آج گئے انکی باری پھر قیامت تک نہیں آئے گی جس طرح زمین پر کعبۃ اللہ کا طواف ہوتا ہے اسی طرح آسمان والوں کیلئے طواف کی اور عبادت کی جگہ وہ ہے۔ اسی حدیث میں ہے کہ آپؐ نے اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ بیت المعمور سے کمر لگائے بیٹھے ہیں۔ اس میں ایک نکتہ یہ ہے کہ چونکہ خلیل اللہ بانی بیت اللہ تھے جن کے ہاتھوں زمین میں کعبۂ خدا بنا تھا تو انھیں وہاں بھی اس کعبہ سے لگے ہوئے آپؐ نے دیکھا تو گویا اس عمل کی جزا اسی جیسی پروردگا نے اپنے خلیل کو دی۔ یوں تو ہر آسمان میں ایک ایسا گھر ہے جہاں اس آسمان کے فرشتے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ پہلے آسمان پر جو ایسی جگہ ہے اسکا نام بیت العزت ہے (تفسیر محمدی وغیرہ)

ف۶ ان قسموں کے بعد اب جس چیز پر یہ قسمیں کھائی تھیں ان کا بیان ہو رہا ہے کہ کافروں کو جو عذاب خدا ہونے والا ہے وہ یقینی طور پر آنے والا بھی ہے۔ جب وہ آئے گا کسی کے بس میں اسکا روکنا نہ ہوگا۔ جعفر بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہر کی دیکھ بھال کیلئے نکلے تو ایک مکان سے کسی مسلمان کی قرآن پڑھنے کی آواز کان میں پڑی وہ سورۂ طور پڑھ رہے تھے جب آیت اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝ پر پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا رب کعبہ کی قسم! سچ حق ہے پھر اپنی سواری گدھے سے اُتر کر دیوار سے تکیہ لگا کر بیٹھ گئے چلنے کی طاقت نہ رہی دیر تک بیٹھے رہے جب ہوش و حواس ٹھکانے آئے تو اپنے گھر پہنچے لیکن اللہ کے کلام کی اس ڈراؤنی آیت کے اثر سے دل کی کمزوری کی یہ حالت تھی کہ مہینہ بھر تک بیمار پڑے رہے اور ایسے کہ لوگ بیمار پرسی کو آتے تھے گو کسی کو معلوم نہ تھا کہ بیماری کیا ہے رضی اللہ عنہ۔

ف۷ یعنی جب عذاب واقع ہوگا بس اس دن جھٹلانے والوں کو خرابی ہے۔ ویل عذاب کا کلمہ ہے ہلاک ہونے والے کے حق میں بولا جاتا ہے اور جہنم میں ایک نالہ ہے اُس کا نام بھی ویل ہے۔ فتح

★ ہوا ہو۔ ؎۳ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ مسجور معنی میں ہے مملوء کے یعنی بھرا ہوا موج زن دریا ؎۴ مَا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ۔ واقع مبتدا اور من زائدہ لہٗ خبر پھر یہ جملہ ہو کر ان کی دوسری خبر یا لواقع کی صفت۔ ؎۵ يَوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ یوم منصوب ہے واقع کی وجہ سے اور مور کہتے ہیں تموج یعنی حرکت پیدا کرنے کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هُمْ فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ ﴿١٢﴾ يَوْمَ يُدَعُّونَ إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿١٣﴾

بیچ جھگڑے کے کھیلتے ہیں جس دن کہ دھکے دیئے جائیں گے طرف آگ دوزخ کی دھکے دیئے کر

جو معاندانہ گوششوں میں خوشی سے مصروف ہیں جس دن وہ جہنم کی آگ کی طرف دھکیلے جائیں گے

هَٰذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿١٤﴾ أَفَسِحْرٌ هَٰذَا أَمْ أَنتُمْ لَا

یہ ہے وہ آگ جو تھے تم اسکو جھٹلاتے کیا پس جادو ہے یہ یا تم نہیں

اور کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ آگ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے اب بھلا یہ جادو ہے یا تم ہی اسے نہیں

تُبْصِرُونَ ﴿١٥﴾ اصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ

دیکھتے داخل ہو اس میں پس صبر کرو یا نہ صبر کرو برابر ہے اوپر تمہارے

دیکھتے اس کے اندر چلے جاؤ۔ صبر کرو یا نہ کرو تمہارے لئے برابر ہے۔ تم کو تو

إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ ﴿١٧﴾

سوائے اسکے نہیں کہ جزا دیئے جاؤ گے تم جو کچھ کہ تھے تم کرتے تحقیق پرہیزگار بیچ بہشتوں اور نعمت کے ہیں

تمہارے اعمال کا ہی۔ بدلہ ملے گا بلاشبہ اللہ سے ڈرنے والے باغوں میں اور نعمت بھری جگہ میں ہوں گے

فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿١٨﴾ كُلُوا

خوشی کی باتیں کرتے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ دی ہے انکو رب انکے نے اور بچایا ان کو رب انکے نے عذاب دوزخ کے سے کہ کھاؤ

(اور) انکے پروردگار نے انکو جو کچھ دیا ہے اس پر بہت خوش ہونگے اور انکا رب انکو دوزخ کے عذاب سے بچالے گا (انسے کہا جائیگا کہ)

وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ

اور پیو مزے سے بدلے اس چیز کے کہ تھے تم کرتے تکیہ لگائے ہوئے اوپر تختوں صف باندھے ہوؤں کے

اپنے نیک عملوں کے بدلے میں خوب مزے سے کھاؤ پیو وہ برابر بچھے ہوئے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور

وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ ﴿٢٠﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم

اور بیاہ دیا ہم نے انکو ساتھ گوریوں اچھی آنکھوں والیوں کے اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور پیروی کی انکی اولاد انکی نے

گوری گوری کشادہ چشم (حوروں) سے ہم انکی زوجیت میں دیں گے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انکی اولاد ایمان کے ساتھ انکے نقش قدم

بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَيْءٍ

ساتھ ایمان کے ملا دیا ہم نے ساتھ انکے اولاد انکی کو اور نہ کم دیا ہم نے انکو عملوں انکے سے کچھ

پر چلی تو انکے ساتھ انکی اولاد کو بھی ہم ملا دینگے اور انکے عملوں میں سے ہم کچھ کمی نہیں کرینگے ہر شخص اپنے

كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ﴿٢١﴾ وَأَمْدَدْنَاهُم بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِّمَّا

ہر آدمی بیچ اس چیز کے کہ کمایا ہے گرفتار ہے اور مدد دیتے ہیں ہم انکو ساتھ میووں کے اور گوشت کے اس چیز سے

اعمال کا بدلہ پائے گا اور ہم انکو پے درپے میوے اور گوشت دیتے رہیں گے جو

يَشْتَهُونَ ﴿٢٢﴾ يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ﴿٢٣﴾

کہ چاہتے ہیں ایک دوسرے سے چھین لیویں گے بیچ اسکے پیالا کہ نہ بیہودہ بکنا ہے بیچ اسکے اور نہ گنہگاری ہے

انکو مرغوب ہوگا وہاں وہ شراب کے پیالوں کو ایک دوسرے سے چھینیں گے نہ وہاں بیہودگی ہوگی اور نہ معصیت

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ﴿٢٤﴾ وَأَقْبَلَ

اور پھریں گے اوپر انکے غلام انکے گویا کہ وہ موتی ہیں چھپائے ہوئے اور منہ کریگا

اور انکے آس پاس بچے خدمت کیلئے گھومیں گے۔ جوان موتیوں کی طرح بے داغ اور محفوظ ہونگے جو چھپے ہوئے ہوں اور وہ ایک دوسرے کی

حل لغات

ل یَوْمَ یُدَعُّوْنَ اِلٰی نَارِ جَھَنَّمَ دَعًّا۔ یوم بدل ہے پہلے یوم سے۔ دَعٌّ کہتے ہیں سختی اور شدت کے ساتھ دفع کرنے کو۔ دعّا مفعول مطلق ہے یدعّون کا۔

ل كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓــًٔا۔ هنیئًا صفت ہے مصدر محذوف کی اے طعاما وشرابا هنیئًا اور هنی کی لغوی تحقیق سورۂ نساء کے پہلے رکوع میں گزر چکی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا فرشتے انکو سخت ذلت کے ساتھ دھکیلتے ہوئے دوزخ کی طرف لے جائیں گے اور وہاں پہنچا کر کہا جائیگا کہ یہ وہ آگ حاضر ہے جسکو تم جھوٹ مانتے تھے۔ فتح ف یعنی تم دنیا میں انبیا رعلیہم السلام کو جادوگر اور انکی وحی کو جادو کہا کرتے تھے ذرا اب بتلاؤ کہ یہ دوزخ جسکی خبر انبیار نے دی تھی کیا واقعی جادو یا نظر بندی ہے یا جیسے دنیا میں سوجھتا نہ تھا اب بھی نہیں سوجھتا (موضح القرآن) ف یعنی دوزخ میں پڑکر گھبراؤ اور چلاؤ گے تب بھی کوئی فریاد کو پہنچنے والا نہیں اور بفرض محال صبر کرکے چپ رہو تب بھی تم پر کوئی رحم کھانے والا نہیں۔ بغرض دونوں حالتیں برابر ہیں اس جیل خانہ سے نکلنے کی تمہارے لئے کوئی سبیل نہیں۔ جو کرتوت دنیا میں کئے تھے ان کی سزا یہی حبس دوام اور ابدی عذاب ہے۔

ف یعنی جو دنیا میں اللہ سے ڈرتے تھے وہاں بالکل مامون اور بے فکر ہونگے ہر قسم کے عیش و آرام کے سامان ان کیلئے حاضر رہیں گے۔ یہی انعام کیا کم ہے کہ دوزخ کے عذاب سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے گا (موضح و فتح البیان)

ف اللہ تعالیٰ نیک بختوں کا انجام بیان فرمارہا ہے کہ عذاب و سزا سے محفوظ رہ کر جنت کے عیش و عشرت میں مصروف ہیں ہر طرح خوش حال خوش دل ہیں قسم قسم کے کھانے پینے بہترین لباس عمدہ عمدہ سواریاں بلند و بالا مکانات اور ہر طرح کی نعمتیں ان کے لئے مہیا ہیں کسی قسم کا خوف نہیں۔ دکھ درد سے دُور عیش میں مصروف ہیں راحت و لذت میں مخمور ہیں۔ مرصع جڑاؤ شاہانہ تخت وبچھے ہوں پر بڑی بے فکری و فارغ البالی سے ایک دوسرے کے سامنے تکیے لگائے بیٹھے ہیں انتہائی خوبصورت و خوب سیرت گورے گورے بدن والی بڑی بڑی رسیلی آنکھوں والی حوریں عفت مآب عصمت کوش ان کے لئے موجود ہیں حوریں کہتے ہیں بڑی اور خوب صورت آنکھوں والیوں کو جن کی آنکھوں کی سفیدی نہایت درجہ ہو۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ آمین

ف نیکوں کی اولاد کو یہ فائدہ ہے کہ اگر ایمان رکھیں اور ان کی راہ پر چلیں تو ان کے درجے میں پہنچیں نیکوں کا عمل انکو نہیں بانٹ دیتے پر ان کی خوشی کو ان پر مہر کی اور ان کی راہ نہ چلیں تو جیسے اور (موضح القرآن) نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ الْجَنَّةَ سَاَلَ عَنْ اَبَوَیْهِ وَزَوْجَتِهٖ وَوَلَدِهٖ فَیُقَالُ اِنَّھُمْ لَمْ یَبْلُغُوْا فِیْ دَرَجَتِكَ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ قَدْ عَمِلْتُ لِیْ وَلَھُمْ فَیُؤْمَرُ بِاِلْحَاقِھِمْ بِهٖ (جامع صفحہ ۸ ۴۴۳) یعنی جب آدمی جنت میں جائے گا تو اپنے ماں باپ بیوی بچے کے بارے میں پوچھے گا کہ وہ کہاں ہیں۔ جواب دیا جائے گا کہ وہ تیرے درجہ اور عمل کو نہیں پہنچے۔ عرض کرے گا اے رب میں نے اپنے اور اُن کے لئے عمل کئے تھے۔ پس حکم ہوگا اس کے قرابت والوں کو بھی اس کے درجہ میں پہنچا دو (طبرانی ابن مردویہ) یاد رہے یہ معاملہ ایسے لوگوں کے حق میں ہوگا جو بخشے تو گئے لیکن اعلیٰ درجہ میں جانے کے قابل نہیں ہوئے۔ یوں نہ سمجھا جائے کہ کافر مشرک بھی اس طور سے جنت میں چلے جائیں گے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندہ کا درجہ بلند فرمائے گا تو وہ کہے گا یہ مرتبہ مجھ کو کہاں سے ملا۔ اللہ فرمائے گا یہ تیری اولاد کے بخشش مانگنے کے سبب سے تجھ کو دیا گیا ہے (رواہ احمد فتح) یہ بھی مروی ہے کہ جنتیوں کے جو چھوٹے بچے بچپن میں ہی انتقال کر گئے تھے وہ بھی ان کے پاس پہنچا دیئے جائیں گے (م محمدی)

ف یعنی بکواس اور گناہ کی باتیں اور گالیاں دینی اس میں نہیں جیسے دنیا کے شراب پینے والے کرتے ہیں (ابن کثیر)

★ ۲۳ وَمَا اَلَتْنٰھُمْ النا معنے میں ہے نقصان کے۔ اہل لغت کا بیان ہے کہ اَلَتَ یَاْلِتُ کعلم یعلم اور اَلَتَ یَاْلِتُ کقرب یضرب اور لَاتَ یَلِیْتُ اور اَلَاتَ یُوْلِتُ اور وَلَتَ یَلِتُ سب کے ایک معنی ہیں۔ ۲۴ بِمَا کَسَبَ رَھِیْنٌ۔ رہین بوزن فعیل معنی میں ہے مرہون کے والمعنی کل امرئ مرہون عند اللہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا

بعض انکے اوپر بعض کے پوچھتے ہوئے کہیں گے تحقیق تھے ہم پہلے بیچ لوگوں اپنے

طرف متوجہ ہوکر بات چیت کریں گے کہیں گے کہ ہم پہلے اپنے گھروں میں ڈرا

مُشْفِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ اِنَّا كُنَّا

ڈرتے ہوئے پس احسان کیا اللہ نے اوپر ہمارے اور بچا لیا ہم کو عذاب لو گرم کے سے تحقیق تھے ہم

کرتے تھے سو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہم کو (جہنم کی) لو کے عذاب سے بچا لیا بیشک ہم

مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿۲۸﴾ فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ

پہلے اس سے پکارتے اسکو تحقیق وہ ہے احسان کرنے والا مہربان ف۱ پس نصیحت کریں پس نہیں تو

اس کو اس سے پہلے پکارا کرتے تھے وہ فی الحقیقت بڑا احسان کرنیوالا مہربان ہے سو آپ لوگوں کو وعظ و نصیحت

بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ

ساتھ نعمت رب اپنے کے جنوں سے خبر لینے والا اور نہ دیوانہ ف۲ کیا کہتے ہیں کہ شاعر ہے

کرتے رہیے کیونکہ اپنے رب کی مہربانی سے آپ نہ تو کاہن ہیں اور نہ دیوانہ کیا یہ کہتے ہیں کہ آپ ایک شاعر ہیں جسکے

نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ

انتظار رکھتے ہیں ہم ساتھ اسکے حادثے موت کے کا کہہ منتظر رہو پس تحقیق میں بھی ساتھ تمہارے

بارے میں گردش زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں؟ کہہ دیجئے کہ انتظار کیے جاؤ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار

الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۱﴾ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾

انتظار کرنے والوں میں سے ہوں کیا حکم کرتی ہیں انکو عقلیں انکی ساتھ اسکے کیا یہ قوم سرکش ہیں

کرتا ہوں کیا انکی عقلیں انکو یہی سکھاتی ہیں یا وہ لوگ ہی سرکش ہیں

اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ

کیا کہتے ہیں اس نے بنا لیا ہے اس قرآن کو بلکہ نہیں ایمان لاتے ف۳ پس چاہیے کہ لے آویں ایک بات مانند اسکی

کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے قرآن از خود بنا لیا ہے (انہوں نے تو نہیں بنایا) بلکہ انکو یقین ہی نہیں آتا (اگر خود بنایا ہوا ہے اور) دعوی میں سچے ہیں تو یہ بھی

اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ

اگر ہیں سچے ف۴ کیا پیدا کیے گئے ہیں بن کسی چیز کے یا وہی

اسی طرح کا کلام لے آئیں کیا وہ آپ سے آپ پیدا ہوگئے ہیں یا آپ اپنے

الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾

ہیں پیدا کرنے والے ف۵ کیا پیدا کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کو بلکہ نہیں یقین لاتے ف۶

خالق ہیں کیا انہوں نے آسمانوں کو اور زمین کو بنایا ہے (نہیں) بلکہ انکو یقین ہی نہیں آتا

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ لَهُمْ

کیا نزدیک انکے ہیں خزانے رب تیرے کے کیا یہ داروغہ ہیں کیا واسطے انکے

کیا انکے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں یا وہی (انکے) داروغہ ہیں کیا انکے پاس

سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾

سیڑھی ہے کہ سن لیتے ہیں بیچ اسکے پس چاہیے کہ لے آوے سننے والا انکا دلیل ظاہر

کوئی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر وہ سن آتے ہیں (اگر ایسا ہے تو) انہیں سے کوئی سننے والا کوئی روشن دلیل تو لائے

ع ۱ ۴۸ ۳

حل لغات۔ ۱ وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ۔ سموم کہتے ہیں گرم ہوا کو جو سخت گرمیوں میں ملکہ تنوروں میں چلتی ہے۔ اسے سموم کہنے کی وجہ یہ ہے کہ مسامات بدن میں نفوذ کر جاتی ہے۔ ۲ رَيْبَ الْمَنُوْنِ۔ منون کہتے ہیں زمانے کو اور ریب حوادث۔ ۳ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ۔ احلام جمع ہے حلم کی اور حلم کہتے ہیں ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ آپس میں ایک دوسرے کا حال پوچھیں گے اور دنیا میں جو رنج و محنت اور آخرت کا ڈر ان پر گزرا تھا وہ یاد کریں گے پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف اور حمد کہیں گے جس نے خوف و خطرہ دور کر دیا اور ایسی نعمتوں میں پہنچایا جیسے فرمایا سورۂ ملک میں اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ الخ (فتح)

ف۲ یعنی تجھ پر اللہ کا فضل اور انعام ہے تو کاہن اور دیوانہ نہیں جیسے کافر کہتے ہیں، سو ان کی باتوں کی کچھ پرواہ نہ کر اور ان کو نصیحت کرنی نہ چھوڑ (موضح القرآن) ضماد بن ثعلبہ ازدی کے مسلمان ہونے کا واقعہ جو مشکوٰۃ صفحہ ۵۲۵ علامات نبوت میں اور ولید بن مغیرہ کی حکایت جو حاکم اور بیہقی کی روایت سے جامع البیان میں منقول ہے اسی پر شاہد ہیں۔

ف۳ کیا ان کی عقلیں یہی کلام متناقض انکو سکھاتی ہیں اس لئے کاہن وہ ہے جس کی تیز فہمی اور باریک بینی حد سے بڑھ گئی ہو اور دیوانہ وہ جس کی عقل جاتی رہی سمجھ ماری گئی۔ شاعر وہ جس کا کلام موزوں باترتیب ہو۔ دیوانہ ایسا کلام کب کر سکتا ہے (فتح) پیغمبر کو مجنون کہہ کر گویا اپنے کو بڑا عقلمند ثابت کرتے ہیں کیا ان کی عقل و دانش نے یہی سکھلایا ہے کہ انتہائی صادق امین عاقل و فرزانہ اور سچے پیغمبر کو شاعر یا کاہن یا دیوانہ قرار دے کر نظر انداز کر دیا جائے۔ اگر شاعروں کے کلام میں تمیز بھی نہیں کر سکتے تو کیسے عقلمند ہیں — حقیقت یہ ہے کہ دل میں سمجھتے سب کچھ ہیں مگر محض شرارت اور کج روی سے باتیں بناتے ہیں (موضح)

ف۴ اگر اس بات میں سچے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ قرآن خود بنا لائے ہیں تو وہ بھی ایسا کلام بنا لائیں جس کے لفظ اور معنی مضبوط باترتیب ہوں اور فصاحت و بلاغت میں قرآن کے مانند ہو اور اس میں پہلوں کے قصے اور خبریں و غیب کی باتیں و حکمتیں مذکور ہوں۔ وغیرہ

ف۵ یعنی بغیر پیدا کرنے والے کے خود بخود بن گئے یا انھوں نے اپنے آپ کو بنایا اور وہ جانتے ہیں کہ یہ دونوں باتیں نہیں ہو سکتیں نہ کوئی چیز خود بخود بن سکتی ہے نہ کوئی آدمی اپنے آپ کو بنا سکتا ہے بلکہ ہر تو پیدا ہونیوالے کیلئے کوئی پیدا کرنے والا ضروری ہے اور یہ امر فطرت سے معلوم ہے یہاں تک کہ بچے بھی اسکو جانتے ہیں۔ اگر کسی بچہ کو کوئی مارے اور بچہ اسکو مارتا نہ دیکھے تو کہتا ہے مجھے کسی نے مارا ضرور ہے اگرچہ کہا جائے کسی نے نہیں مارا تو اسکی عقل نہیں مانتی کہ بغیر مارے کسی کے مجھے مار پڑی۔ اس سے معلوم ہوا یہ سب کچھ کسی نے پیدا کیا ہے اور وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی ہے۔

ف۶ اس سورت میں اَمْ پندرہ بار ذکر ہوا ہے اور وہ سب الزامات و استفہامات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے باوجود اپنے علم کے استفہام کیا ہے مراد اس سے تقبیح و توبیخ ہے۔ سبحان اللہ توحید ربوبیت و توحید الوہیت کے اثبات میں کیا ہی عمدہ دلیل بیان کی ہے، فرماتا ہے کیا یہ بغیر موجد کے موجود ہو گئے یا یہ خود اپنے موجود کے موجد اور اپنے نفس کے خالق آپ ہی ہیں؟ دراصل دونوں باتیں نہیں بلکہ انکا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ کچھ بھی نہ تھے اسی نے انھیں بنایا ہے۔ دنیا کی جتنی چیزیں ہیں سب مخلوقات و حادث ہیں۔ ہر مخلوق کے لئے خالق ضرور ہے۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ ایک چیز اپنے آپ خالق بھی ہو اور مخلوق بھی۔ خالق تو صرف ایک اور باقی سب اس کی مخلوق۔ بس وہی خالق اللہ تعالیٰ ہے اور سب اس کے محتاج و مخلوق ہیں۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام مغرب کی نماز میں سورۂ طور پڑھ رہے تھے۔ میں کان لگائے سن رہا تھا۔ جب آپؐ اس آیت پر پہنچے تو میری یہ حالت ہو گئی کہ میرا دل اڑا جا رہا ہے (صحیح بخاری) یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب یہ کافر تھے بدری قیدیوں میں آئے تھے، قرآن۔ یہ آیت سن کر مسلمان ہو گئے (فائدہ ستاریہ)

★ عقل کو۔ ۳؎ اَمْ یَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ۔ تقوّل کہتے ہیں جی سے بات بنانے کو۔ ۵؎ اَمْ هُمُ الْمُصَیْطِرُوْنَ مصیطرون جمع ہے مصیطر کی۔ مصیطر کہتے ہیں داروغہ اور محافظ کو۔ یہ سین اور صاد دونوں سے لکھا جاتا ہے۔ ۶؎ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ۔ سلّم کہتے ہیں سیڑھی کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

أَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۳۹﴾ أَمْ تَسْـَٔلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِّنْ

کیا واسطے اسکے بیٹیاں ہیں اور واسطے تمہارے بیٹے ہیں کیا مانگتا ہے تو ان سے بدلا پس وہ

کیا اس کے یہاں بیٹیاں ہیں اور تمہارے ہاں بیٹے؟ کیا آپ ان سے اجرت طلب کرتے ہیں کہ مارے

مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۱﴾ أَمْ

تاوان سے بوجھل ہیں کیا نزدیک انکے علم غیب ہے پس وہ لکھ لیتے ہیں وے یا

تاوان کے وہ دبے جاتے ہیں یا انکے پاس غیب کی خبر ہے کہ وہ اسے لکھے جاتے ہیں کیا

يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۭ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿۴۲﴾ أَمْ لَهُمْ

ارادہ کرتے ہیں مکر کا پس جو لوگ کہ کافر ہیں وہی مکر کیے گئے ہیں کیا واسطے انکے

وہ کوئی داؤ کھیلنا چاہتے ہیں ایدر کھو کہ کافر خود ہی داؤ میں گرفتار ہیں کیا اللہ کے سوا

إِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَإِنْ يَّرَوْا كِسْفًا

معبود ہیں سوائے اللہ کے پاک ہے اللہ اس چیز سے کہ شریک لاتے ہیں اور اگر دیکھیں ایک ٹکڑا

ہیں کوئی انکا حاجت روا ہے سو، اللہ انکے شرک سے پاک ہے اور اگر یہ آسمان سے ایک ٹکڑا

مِّنَ السَّمَاۗءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ[1] مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾ فَذَرْهُمْ حَتّٰى

آسمان سے گرتا ہوا کہیں بادل ہے تہہ بہ تہہ لے پس چھوڑ دے انکو یہاں تک

گرتا ہوا دیکھیں تو بھی کہیں کہ گہرا بادل ہے سو آپ انکو رہنے دیجئے

يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ

ملاقات کریں اس دن کو کہ بیچ اسکے بے ہوش کیے جاویں گے جس دن کہ نہ کفایت کریگا ان سے

یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن کو دیکھ لیں۔ جس میں وہ ہلاک ہوں گے اس دن انکا مکر کسی کام بھی نہ آئے گا

كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَإِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا

مکر انکا کچھ اور نہ وہ مدد کیے جاویں گے اور تحقیق واسطے ان لوگوں کے کہ ظلم کرتے ہیں عذاب ہے

اور نہ انکو کسی طرف سے مدد پہنچے گی اور گنہگاروں کو اسکے سوا ایک اور سزا بھی ملے گی لیکن

دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ

ورے اس کے و لیکن بہت انکے نہیں جانتے تھا اور صبر کر واسطے حکم

ان میں سے اکثر (اس بات کو) نہیں جانتے اور آپ اپنے رب کے حکم کا

رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾ وَ

رب اپنے کے پس تحقیق تو بیچ آنکھوں ہماری کے ہے اور پاکی بیان کر ساتھ تعریف رب اپنے کے جس وقت کھڑا ہوتو وے اور

صبر سے انتظار کیجئے۔ کیونکہ آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید بیان کیا کیجئے جب آپ اٹھیں رات

مِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾ ع

رات کو پس تسبیح کر اسکو اور پیچھے جانے تاروں کے وٹ

کو بھی کسی وقت اسکی تسبیح کیا کیجئے۔ اور ستاروں کے ڈوبنے کے بعد بھی

۲ ع ۴

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ نجم مکے میں نازل ہوئی اس میں باسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

سورۃ النجم مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ۶۲ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں

حل لغات۔

لے سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ مرکوم معنے میں ہے مرکب کے یعنی ایک دوسرے پر سوار۔

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف فرمایا کیا اللہ کے سوا کسی کے پاس غیب ہے۔ یہ غیب داں ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ زمین و آسمان کی تمام مخلوق میں سے کوئی بھی غیب کی باتیں نہیں جانتا۔

ف۲ مشرکوں اور کافروں کے عناد کا بیان ہو رہا ہے کہ یہ اپنی سرکشی ضد میں اتنے بڑھ گئے ہیں کہ اللہ کے عذاب کو محسوس کرنے کے بعد بھی ایمان کی توفیق نہ ہوگی یعنی اگر آسمان کا ٹکڑا گرا کر انکو عذاب کیا جائے تو بھی انکار سے باز نہ آئیں اور اس ٹکڑے کو اُترتا ہوا دیکھ کر ضد اور عناد سے کہیں کہ یہ تو گاڑھا بادل ہے۔ (فتح)

ف۳ یعنی ایسے معاندین کے پیچھے پڑنے کی ضرورت نہیں، چھوڑ دیجئے کہ چند روز اور کھیل لیں اور باتیں بنالیں آخر وہ دن آتا ہے جب قہر الٰہی کی کڑک بجلی سے انکے ہوش و حواس جاتے رہیں گے اور بچاؤ کی کوئی تدبیر کام نہ دے گی نہ کسی طرف سے مدد پہنچے گی

ف۴ ان میں سے اکثروں کو خبر نہیں کہ آخرت کے عذاب سے ورے دنیا میں بھی ان کے لئے ایک سزا ہے جو ملکر رہے گی۔ اس سے مراد دنیا کی مصیبتیں جیسے قتل، قید، لوٹ اور قحط وغیرہ ہیں لیکن بہت انکے نہیں سمجھتے کہ یہ مصیبتیں ہماری آگاہی کے لئے آتی ہیں وہ بھی اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا مراد اس سے قبر کا عذاب ہے جو قیامت سے پہلے ہے (فتح)

ف۵ یعنی صبر و استقامت کے ساتھ اپنے رب کے حکم دینی و تشریعی کا انتظار کیجیے جو عنقریب آپؐ کے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دیگا اور آپ کو مخالفین کی طرف سے کچھ بھی نقصان نہ پہنچے گا کیونکہ آپ ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری زیر حفاظت ہیں۔ (موضح الفرقان)

ف یوں تو ہر وقت تسبیح و تحمید اور عبادت گذاری میں آپؐ لگے رہیں خصوصاً جس وقت آپؐ سو کر اُٹھیں یا نماز کیلئے کھڑے ہوں یا مجلس سے اُٹھ کر تشریف لیجائیں ان حالات میں مزید ترغیب دلائی ہے شروع نماز میں یہ پڑھنا مسنون ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ الخ (بخاری مسلم) نیند سے اُٹھ کر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ پڑھنے کے بعد خصوصاً رات کی بیداری پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھنا چاہئے (مسند احمد) جامع ترمذی میں ہے جو کوئی مجلس میں بیٹھا اور باتیں جیتنی کیں تو وہ اس مجلس کے برخاست ہونے پر یہ دعا پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ تو جو لغویات اس سے اس مجلس میں ہوئی ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے (تفسیر جامع البیان)

ف اللہ کی یاد کر اور رات میں نماز اور تلاوت کے ساتھ عبادت کر۔ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ سے مراد فجر کی دو سنتیں ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ تفسیر منقول ہے (ابن کثیر و جامع البیان)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع (کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝١ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝٢ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ

قسم ہے تارے کی جب گرے وہ نہیں بہک گیا یار تمہارا اور نہ راہ سے پھر گیا وہ اور نہیں بولتا خواہش

قسم ہے ستارہ کی جب وہ غروب ہونے لگے تمہارا رفیق نہ گمراہ ہوا ہے نہ بہکا ہے اور وہ اپنی خواہش

الْهَوٰى ۝٣ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝٤ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝٥ ذُوْ مِرَّةٍ

اپنی سے نہیں وہ مگر وحی کہ بھیجی جاتی ہے وہ سکھایا اسکو سخت قوتوں والے نے صاحب قوت کہ

سے نہیں بولتے بلکہ وہ وحی ہے جو انکی طرف بھیجی جاتی ہے اسکو بڑی قوتوں والے نے تعلیم دی ہے وہ جو بڑا زور آور

فَاسْتَوٰى ۝٦ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝٧ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝٨ فَكَانَ

پس پورا نظر آیا اور وہ اونچے کنارے بلند کے تھے پھر نزدیک ہوا پس اتر آیا پس تھا

ہے۔ سو وہ پورا نظر آیا اور وہ اونچے کنارہ پر تھا پھر وہ قریب ہوا اور آگے بڑھا یہاں تک کہ دو کمان

قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝٩ فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى ۝١٠ مَا كَذَبَ

قدر دو کمان کے یا زیادہ نزدیک پس وحی پہنچائی اپنے طرف بندے اپنے کے جو پہنچایا وہ نہیں جھوٹ بولا

کا یا اس سے بھی کم فرق رہ گیا پھر اللہ نے اپنے بندے پر وحی نازل کی جو کرنا تھا رسول نے جو کچھ

الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝١١ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۝١٢ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً

دل نے جو کچھ دیکھا کیا پس جھگڑتے ہو تم اس سے اوپر اس چیز کے کہ دیکھتا ہے اور البتہ تحقیق دیکھا ہے اسکو ایک بار

دیکھا آپ کے دل نے اسمیں دھوکہ نہیں کھایا کیا تم انکی دیکھی ہوئی چیز میں جھگڑتے ہو اور آپ نے اسکو ایک اور بار بھی

اُخْرٰى ۝١٣ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝١٤ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝١٥

اور نزدیک سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک اس کے ہے جنت الماویٰ

دیکھا سدرۃ المنتہیٰ کے پاس جس کے قریب ہی آرام سے رہنے والی جنت ہے

اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝١٦ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝١٧ لَقَدْ رَاٰى

جس وقت کہ ڈھانکا تھا بیری کو جو کچھ ڈھانک رہا تھا نہیں کجی کی نظر نے اور نہ زیادہ بڑھی وہ البتہ تحقیق دیکھا اس نے

جس وقت کہ سدرۃ المنتہیٰ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا آنکھ نے نہ غلطی کی اور نہ اسے دھوکہ ہوا انہوں نے اپنے رب کی

مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝١٨ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۝١٩ وَمَنٰوةَ

نشانیوں رب اپنے کی سے بڑی کو وہ کیا پس دیکھا تم نے لات اور عزیٰ کو اور منات

بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں پھر کیا تم نے لات اور عزیٰ کو بھی دیکھا اور تیسرے

الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ۝٢٠ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ۝٢١ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ۝٢٢

تیسرے پچھلے کو وہ کیا واسطے تمہارے مرد ہیں اور واسطے اسکے عورتیں وہ یہ اس وقت بانٹنا ہے بہت بڑا

منات کو بھی کیا تمہارے لئے بیٹے ہیں اور اس کیلئے بیٹیاں تب تو یہ بے انصافی کی تقسیم ہے

اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ

نہیں یہ مگر نام کہ مقرر کرلیے تم نے انکو اور باپوں تمہارے نے نہیں اتاری

یہ تو محض نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے گھڑ لئے ہیں ان کے لئے خدا نے کوئی

حل لغات۔

لہ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى۔ ہَوٰی لیا گیا ہے ہُوِیٌّ سے اور ہُوِیٌّ دلالت کرتا ہے دنو اور نزول اور سقوط پر۔ یہاں مراد ہے سقوط اور اسی سے ہے قامہ ہاویۃ۔

لہ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى۔ ضلال اور غیّ میں فرق یہ ہے کہ ضلال مقابل ہے ہُدیٰ کا اور غیّ ضد ہے رُشد کی۔ ضلال استعمال کی رُو سے عام ہے اور غیّ خاص۔ ★

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ف۱ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور سفیان ثوری و مجاہد رحمہا اللہ نے کہا کہ مراد اس سے کھیتیاں ہیں جو کئی تارے اکٹھے ہیں یعنی قسم ان تاروں کی جب فجر کے ساتھ ڈوبیں۔ (جامع) ف۲ یہ گواہی دی اللہ تعالیٰ نے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سیدھی راہ پر ہیں اور حق کے تابع، بہکے نہیں اور نہ بے راہ چلے۔ ضال وہ نا واقف جو بغیر خبر کے الٹی راہ چلے اور غاوی اسکو کہتے ہیں جو حق جانے اور دانستہ اسکو چھوڑ کر بے راہی اختیار کرے سو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں عیبوں سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بَری کیا (ابن کثیر) ف۳ بلکہ آپ جو کچھ دین کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں وہ اللہ کی بھیجی ہوئی وحی اور اس کے حکم کے مطابق ہوتا ہے اس میں وحی متلو کو قرآن اور غیر متلو کو حدیث کہا جاتا ہے۔ بیان القرآن میں ہے خواہ الفاظ کی بھی وحی ہو جو قرآن کہلاتا ہے خواہ صرف معانی کی ہو جو سُنّت (حدیث) کہلاتی ہے۔ اس آیت کے تحت حدیث رسول بھی وحی میں داخل ہے۔ حدیث میں ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو بات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا اسکو لکھ لیا کرتا تھا کہ یاد کر لوں تو قریش نے مجھ کو منع کیا اور کہا کہ جو کچھ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنتا ہے لکھ لیتا ہے حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں کبھی غصہ کی حالت میں کچھ بولتے ہیں، تب میں لکھنے سے رُک گیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لکھ لیں قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھ سے سوا حق بات کے کچھ نہیں نکلتا۔ (احمد۔ ابن کثیر) ف۴ یعنی بھیجنے والا تو اصل میں اللہ تعالیٰ ہے لیکن جسکے ذریعہ سے وہ وحی آپ تک پہنچتی ہے اور جو بظاہر آپکو سکھاتا ہے وہ بہت سخت قوتوں والا بڑا زور والا اور حسین و وجیہ فرشتہ ہے جسے جبرئیل امین کہتے ہیں چنانچہ سورۃ التکویر میں جبرئیل علیہ السلام کے متعلق فرمایا اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ذِيْ قُوَّةٍ الخ پھر فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتداء نبوت میں ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام اپنی اصلی صورت میں ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ اُس وقت آسمان ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ان کے وجود سے بھرا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ یہ غیر معمولی اور مہیب منظر پہلی مرتبہ آپ نے دیکھا۔ دیکھ کر گھبرائے تو سورۂ مدثر اُتری۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام اپنے اصلی مستقر سے تعلق رکھنے کے باوجود نیچے اترے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسقدر نزدیک ہو گئے کہ دونوں کے درمیان دو ہاتھ یا دو کمان سے زیادہ فاصلہ نہ تھا اُس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر وحی بھیجی۔

ف۵ یعنی جبرئیل کو آپ نے آنکھ سے دیکھا اور اندر سے دل نے کہا کہ اس وقت آنکھ ٹھیک ٹھیک جبرئیل کو دیکھ رہی ہے کوئی غلطی نہیں کر رہی کہ کچھ کا کچھ نظر آتا ہو، ایسا کہنے میں آپکا دل سچا تھا۔

ف۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سب سے پہلے میں نے ہی اس آیت کے بارے میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جبرئیل ہی اپنی اصلی صورت پر دوبارہ دکھائی دیئے ایک مرتبہ غار حراء کے پاس، دوسری مرتبہ معراج میں سدرۃ المنتہٰی کے پاس۔ شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں دوسری بار جبرئیل کو اپنی صورت پر دیکھا معراج کی رات میں سات آسمان سے اوپر جہاں درخت ہے بیری کا۔ وہ حد ہے نیچے اور اوپر کی۔ نیچے کے لوگ اوپر نہیں پہنچتے اور اوپر کے لوگ نیچے نہیں اُترتے اس کے پاس بہشت کو دیکھا۔ اس بیری پر چھا رہے پروانے سنہری ایسے خوش رنگ جس کے دیکھنے سے دل کھنچا جائے اور کتنے جو دیکھے وہ اللہ ہی کو خبر ہے (موضح القرآن) ان آیتوں سے یہ مراد نہیں کہ آپ نے اللہ کو دیکھا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بھی یہی مذہب ہے (ترمذی صفحہ ۱۷۸ جلد دوم کتاب التفسیر) البتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے اس مضمون کا بیان آیت لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ پارہ ۷ رکوع ۱۹ کے تحت بھی لکھا گیا ہے۔

ف۷ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَللَّاتُ كَانَ الرَّجُلُ يَلُتُّ السَّوِيْقَ لِلْحَاجِّ فَلَمَّا مَاتَ عَكَفُوْا عَلٰى قَبْرِهٖ ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتَّيْنِيُّ الْكَارِضُ صفحہ ۷۲۴ جلد اول وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيُطْعِمُ مَنْ يَمُرُّ مِنَ النَّاسِ فَلَمَّا مَاتَ عَبَدُوْهُ وَقَالُوْا هُوَ اللَّاتُ فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ ۱۸۰ یعنی لات زمانہ جاہلیت میں (بقایا بر صفحہ ۷۴)

★ ضل بعیری و رحلی تو بولا کرتے ہیں اور غوی بعیری و رحلی نہیں بولا کرتے۔ ؎ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اگرچہ ہَوٰی کے اصلی معنٰے محبت کے ہیں بولا کرتے ہیں ہوی بہ اے احبہ۔ مگر عرف میں اس محبت کو ہَوٰی کہتے ہیں جو نفس امارہ کے ساتھ مخصوص ہو یعنی خواہش نفسانی۔

؎ ذُوْ مِرَّةٍ۔ مرہ کہتے ہیں توانائی اور استواری اندام کو۔ اس کی جمع آتی ہے مِرَر جس طرح عِنَبَۃٌ کی عِنَب اور اَمْرار جس طرح اعناب۔ ؎ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى۔ اُفُق کے معنٰے ہیں جانب اور سمت کے۔ اُفُقِ اعلٰی سے مراد ہے شرقی سمت۔ ؎ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى۔ تدلّی کہتے ہیں نیچے لٹک آنے کو۔ جب درخت کے پھل نیچے کی طرف لٹک آتے ہیں تو تدلت الثمرۃ بولا کرتے ہیں اور اسی سے ہے دَلّٰی رجلیہ من السریر اور دالی دلوہ۔ معلق پھلوں کو دوالی کہتے ہیں۔ ؎ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ۔ قاب اور قیب اور قاد اور قید سب کے معنٰے مقدار کے ہیں۔ قوسین تثنیہ قوس کا اور قوس کہتے ہیں کمان کو۔ ؎ مَا زَاغَ الْبَصَرُ۔ زاغ معنے میں مال کے۔ ؎ قِسْمَةٌ ضِيْزٰى۔ ضِیزٰی اصل میں ضُیزٰی تھا بوزن فُعلٰی یے کے سلامت رکھنے کی وجہ سے ضاد کے ضمہ کو کسرہ سے بدل کر لیا جس طرح بیض میں کیا گیا۔ یہ ماخوذ ہے ضیز سے اور ضیز کہتے ہیں جور و ظلم کو۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ

اللہ نے نیچ اسکے کچھ دلیل نہیں پیروی کرتے مگر گمان کی اور اسچیز کی کہ چاہتے ہیں جی

سند نہیں بھیجی یہ لوگ محض وہم اور اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں حالانکہ انکے پاس انکے رب کی طرف

وَلَقَدْ جَاۗءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ﴿٢٣﴾ ۭ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿٢٤﴾

اور البتہ تحقیق آئی انکے پاس رب انکے سے ہدایت ف کیا ملتا ہے واسطے آدمی کے جو آرزو کرے

سے ہدایت آچکی ہے کیا انسان جس چیز کی تمنا کرتا ہو وہ اسے مل جاتی ہے

فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾ ۧ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ

پس واسطے اللہ کے ہے پچھلا گھر اور پہلا اور بہت فرشتے ہیں نیچ آسمانوں کے کہ نہیں کفایت کرتی

(سنو) آخرت کی اور اس دنیا کی بھلائی اللہ ہی کے پاس ہے اور بہت سے فرشتے آسمان میں ہیں جن کی شفاعت کسی

ع ۵

شَفَاعَتُهُمْ شَـيْـــًٔـا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْضٰى ﴿٢٦﴾

سفارش انکی کچھ مگر پیچھے اس کے کہ اذن دیوے اللہ واسطے جسکے چاہے اور پسند کرے

کے کچھ بھی کام نہیں آتی مگر بعد اس کے کہ اللہ جس کے لئے چاہے اجازت دے اور پسند کرے

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰۗىِٕكَةَ تَسْمِيَةَ

تحقیق جو لوگ کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے نام رکھتے ہیں فرشتوں کا نام

وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے فرشتوں کے زنانے نام رکھتے

الْاُنْثٰى ﴿٢٧﴾ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ

عورتوں کا سا اور نہیں انکو ساتھ اسکے کچھ علم نہیں پیروی کرتے مگر گمان کی اور تحقیق

ہیں حالانکہ اس بات کا انہیں کچھ بھی علم نہیں

الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَـيْـــًٔـا ﴿٢٨﴾ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ڏ

گمان نہیں کفایت کرتا حق سے کچھ ف پس منہ پھیر لے اس شخص سے کہ پھر گیا وہ

وہ تو محض وہم کی پیروی کرتے ہیں اور حق بات کے مقابلے میں وہم کچھ بھی کام نہیں آتا سو آپ انکی پرواہ نہ کریں جنھوں نے ہماری یاد

عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٢٩﴾ ۭ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ۭ

یاد ہماری سے اور نہ ارادہ کیا مگر زندگانی دنیا کا یہ ہے رسائی انکی علم سے

سے منہ پھیر لیا اور دنیاوی زندگی کے سوا اور کچھ نہ چاہا ان کا علم یہیں تک پہنچا ہے آپ

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿٣٠﴾

تحقیق رب تیرا وہ خوب جانتا ہے اس شخص کو کہ گمراہ ہوا راہ اسکی سے اور وہ خوب جانتا ہے اس شخص کو جسے راہ پائی

کے رب کو خوب معلوم ہے کہ کون اسکی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہ خوب جانتا ہے کہ کون راہ پر ہے

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوْا بِمَا عَمِلُوْا

اور واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے تو کہ بدلہ دیوے ان لوگوں کو کہ برا کرتے ہیں ساتھ اسچیز کے کہ

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین پر ہے سب اللہ ہی کے لئے ہے تاکہ وہ برے کام کرنے والوں کو انکے اعمال

وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿٣١﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗىِٕرَ

کیا انہوں نے اور بدلہ دیوے ان لوگوں کو کہ نیکی کرتے ہیں ساتھ نیکی کے وہ لوگ کہ بچتے ہیں بڑے گناہوں سے

کا بدلہ دے اور جو لوگ نیک کام کرتے ہیں انکو نیک صلہ دے یعنی ان لوگوں کو جو بڑے بڑے گناہوں سے اور

حل لغات۔

لہ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ. کم خبریہ ہے مفید کثرت اور مبتدا ہونے کی وجہ سے محل میں رفع کے خبر لا تغنی الخ ۔ ٢ہ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى. تسمیہ مصدر ہے باب تفعیل کا مصدر تفعلہ کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے توصیۃ تصلیۃ وغیرہ ۔ ٣ہ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ. مبلغ ظرف کا صیغہ ہے جس کے معنے ہیں موضع بلوغ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ ۶۴۱) ایک صالح بزرگ آدمی مشہور تھا موسم حج میں حجاج کے لئے ستو کی سبیلیں لگا دیا کرتا تھا، عام طور پر سب کو پلایا کرتا تھا جب اسکا انتقال ہوگیا تو یار لوگ مریدوں نے ایک بڑا پختہ سنگ مر مر کا مزار بنا دیا اس پر غلاف چڑھا دیا گیا چراغ جلائے گئے اعتکاف وطواف اور انواع و اقسام کے اس کی قبر کی پوجا پاٹ شروع ہوگئی۔ جب دین اسلام کا عروج ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغیرہ بن شعبہ اور صخر بن حرب کو بھیجکر یہ مزار توڑ وادیا۔ عزی مکہ و طائف کے درمیان ایک درخت تھا اس کے پاس ایک پختہ مزار تھا فتح مکہ کے بعد حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اس درخت کے کاٹنے کا اور مزار کو توڑنے کا حکم دیا چنانچہ انھوں نے درخت کاٹ دیا مزار توڑ دیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے وہاں ایک عورت ننگی اور سر کے بال بکھرے ہوئے واویلا کرتی ہوئی کو دیکھ کر قتل کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہے جس کو لوگ پوجتے تھے کسی واسطے آپ فرماتے تھے لوگو! لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے عامل و معتقد ہو جاؤ لات و عزیٰ کی پوجا چھوڑ دو۔ آج کل بھی اس امت کے لوگ اولیاء اللہ بزرگان دین کی قبروں کو پوجتے ہیں اور جہاں وہ بیٹھتے تھے اُن مقاما و درختوں کو متبرک سمجھ کر تعظیم و تکریم کر کے مشرک بنتے ہیں۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ نے اپنے رسالہ تفہیمات میں لکھا ہے کہ "اجمیر کے پجاری اور لات و عزیٰ کے پجاری دونوں برابر ہیں" یعنی جیسے وہ مشرک ویسے یہ مشرک وہ لات کی قبر کو پوجتے تھے نذر و نیاز کرتے تھے یہ خواجہ معین الدین کی قبر کو پوجتے ہیں ان کے نام کے نعرے لگاتے ہیں حالانکہ اللہ کے سوا کوئی کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی کسی کو نفع و نقصان پہنچانے کا مالک نہیں (تفسیر ستاری سورہ فاتحہ صفحہ ۲۷۲ و ۲۷۳)

ف یعنی اللہ کی اولاد کہتے ہو اور اولاد میں بھی اس کے لئے بیٹیاں اور اپنے واسطے بیٹے پسند کرتے ہو۔ اگر اس طرح کی تقسیم تم مخلوق الٰہی میں کرو تو ظلم اور بے انصافی ہوگی پھر کیونکر رب خالق کے ساتھ اس طور بانٹنا اختیار کرتے ہو (ابن کثیر) یہ نام ہیں بتوں کے۔ کافر کہتے تھے یہ بیٹیاں ہیں اللہ تعالیٰ کی ان کی ماں جنوں کی بیٹیاں۔ (موضح القرآن)

فوائد صفحہ ھذا

ف۱ یعنی جنکو معبود کہتے ہو ان کے نام صرف تم نے مقرر کئے ہیں جیسے غوث الاعظم، مشکل کشا، دستگیر وغیرہ۔ حقیقت میں اللہ کے سوا ان سے نہ کچھ فائدہ پہنچے نہ وہ تکلیف ہٹا سکیں۔

ف۲ حقیقت اور اصلیت چیز کی علم اور یقین سے کھلتی ہے۔ گمان اور وہم سے حق معلوم نہیں ہوتا، سو عقائد اور معارف یقینی جو حق ہیں وہ گمان اور اٹکل سے ہرگز دریافت نہیں ہو سکتے اللہ و رسول کے بتلانے سے معلوم ہوتے ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ (ترمذی جلد دو م باب ظن السوء) یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گمان سے بچو بیشک گمان بہت جھوٹی بات ہے۔ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا دین میں اپنی رائے کو دخل دینے سے بچو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے جن کی ہر بات درست تھی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ان کو حق دیتا تھا اور ہماری رائیں تکلیف اور گمان ہیں اور گمان سے حق حاصل نہیں ہوتا۔ (ابن کثیر)

ف۳ یعنی اللہ کی یاد سے منہ پھیرنا اور دنیا ہی کی زندگانی پر جھک پڑنا اسی کو جانتے ہیں اور آخرت اور دین کی طرف کچھ توجہ نہیں کرتے (فتح) حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا یا اللہ مت کر دنیا کو بڑا فکر ہمارا اور انتہا علم ہمارے کا یعنی ایسا نہ ہو کہ ہم فکر، تدبیر، ہوشیاری کو دنیا ہی کے بناؤ سنوار میں لگاتے رہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۚ

اور بے حیائیوں سے مگر نزدیک ہو جانے ان گناہوں کے تحقیق رب تیرا بڑی بخشش والا ہے وہ

بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں سوائے چھوٹی چھوٹی لغزشوں کے، آپ کا رب بیشک بڑی مغفرت والا ہے وہ تم

هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنْتُمْ أَجِنَّةٌ فِي

وہ خوب جانتا ہے تم کو جس وقت کہ پیدا کیا تھا تم کو زمین سے اور جس وقت کہ تم بچے تھے بیچ

کو اس وقت سے اچھی طرح جانتا ہے جب سے تم کو اس نے زمین سے پیدا کیا تھا۔ اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں ابھی

بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ ۖ فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ (۳۲)

پیٹوں ماؤں اپنی کے پس مت پاک کہو تم جانوں اپنیوں کو وہ خوب جانتا ہے اس شخص کو کہ پرہیزگاری کرتا ہے

جنین ہی تھے۔ سو اپنے کو بہت پاک صاف مت سمجھو وہ پاکبازوں کو خوب جانتا ہے کیا آپ نے اس شخص

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي تَوَلَّىٰ (۳۳) وَأَعْطَىٰ قَلِيلًا وَأَكْدَىٰ (۳۴) أَعِنْدَهُ عِلْمُ

کیا پس دیکھا تو نے اس شخص کو کہ پھر گیا وہ اور دیا تھوڑا سا اور پھر بند کر دیا وہ کیا نزدیک اس کے ہے علم

کو دیکھا ہے جس نے پھیر لیا۔ اور تھوڑا سا دیا اور ہاتھ روک لیا کیا اس کے پاس غیب

الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَىٰ (۳۵) أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ (۳۶) وَ

غیب کا پس وہ دیکھتا ہے کیا نہ خبر دیا گیا ساتھ اس چیز کے کہ بیچ صحیفوں موسیٰ کے تھی اور

کا علم ہے کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے کیا اسے معلوم نہیں کہ موسیٰ کے صحیفوں میں کیا ہے اور

إِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ (۳۷) أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ (۳۸) وَأَنْ

ابراہیم کے جس نے قول اپنا پورا کیا یہ کہ نہیں اٹھاتا کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا اور یہ کہ

نیز ابراہیم کے جس نے وفاداری کا اظہار کیا یہ کہ کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور یہ کہ

لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ (۳۹) وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ (۴۰) ثُمَّ

نہیں واسطے آدمی کے مگر جو کچھ سعی کی ہے اور یہ کہ سعی اس کی البتہ دیکھی جاوے گی پھر

انسان کو وہی ملتا ہے جس کے لئے وہ کوشش کرتا ہے اور یہ کہ آدمی کی اپنی کوشش جلدی ہی دیکھی جائیگی پھر

يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَىٰ (۴۱) وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنْتَهَىٰ (۴۲) وَأَنَّهُ هُوَ

بدلہ دیا جاوے گا اس کو بدلہ پورا اور یہ کہ طرف رب تیرے کے ہے انتہا اور یہ کہ وہی

اس کو پورا پورا بدلہ ملے گا اور یہ کہ آخرکار سب کو آپ کے رب کے پاس ہی پہنچنا ہے اور یہ کہ وہی

أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ (۴۳) وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا (۴۴) وَأَنَّهُ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ

ہنساتا ہے اور رلاتا ہے اور یہ کہ وہی مارتا ہے اور جلاتا ہے اور یہ کہ اسی نے پیدا کی ہیں دو قسمیں

ہنساتا ہے اور رلاتا ہے اور یہ کہ وہی مارتا ہے اور وہی زندہ کرتا ہے اور یہ کہ اسی نے نر اور مادہ کا جوڑا

الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ (۴۵) مِنْ نُطْفَةٍ إِذَا تُمْنَىٰ (۴۶) وَأَنَّ عَلَيْهِ النَّشْأَةَ

مرد اور عورت ایک بوند سے جس وقت کہ ڈالی جاتی ہے وہ اور یہ کہ اسی کے ذمہ ہے پیدا کرنا

پیدا کیا ہے ایک قطرہ آب سے جبکہ وہ ٹپکایا جاتا ہے اور یہ کہ دوبارہ زندہ کرنا

الْأُخْرَىٰ (۴۷) وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ (۴۸) وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَىٰ (۴۹)

پچھلا بھی اور یہ کہ اس نے دولت مند کیا اور خزانے والا کیا اور یہ کہ وہ ہے رب شعریٰ کا ہے

اسی کے ذمہ ہے اور یہ کہ وہی غنی کرتا ہے اور وہی دولت دیتا ہے اور یہ کہ وہی شعریٰ ستارے کا رب ہے

ع ۲

منزل ۷

حل لغات۔

لے اِلَّا اللَّمَمَ۔ لمم کہتے ہیں چھوٹے گناہ کو ماخوذ ہے اَلَمَّ سے۔ جب کوئی تھوڑا سا کھانا کھاتا ہے تو اَلَمَّ بالطعام بولتے ہیں اور استثنا منقطع ہے

لے اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ اجنۃ جمع ہے جنین کی اور جنین کہتے ہیں پیٹ کے بچے کو۔ یہ لیا گیا ہے جن سے اور جن کے اصلی معنے ڈھانکنے کے ہیں۔ چونکہ بچہ بھی بطن مادر میں ڈھکا ہوتا ہے اس سے اسے جنین کہتے ہیں۔ سلہ وَاَكْدٰى۔ یہ معنی میں ہے قطع کے مشتق ہے بلغ الکدیۃ سے اور کدیۃ کہتے ہیں سخت زمین کو جس کا کھودنا مشکل ہو۔ چونکہ کنوئیں کا کھودنے والا بھی یہاں تک پہنچ کر اپنے عمل کو قطع کر دیتا ہے اس ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ آسمان وزمین کا مالک شہنشاہ حقیقی عادل وخالق اللہ تعالیٰ ہی ہے ہر کسی کو اسکے اعمال کا بدلہ دینے والا نیکی پر نیک جزاء اور بدی پر بُری سزا وہی دیگا۔ اس کے نزدیک اچھے وہ لوگ ہیں جو اس کی حرام کردہ چیزوں اور بڑے بڑے گناہوں، بدکاریوں و نالائقیوں سے الگ تھلگ رہتے ہیں اگر بمقتضائے بشریت کے کوئی چھوٹا موٹا گناہ سرزد ہوجائے تو پروردگار معاف فرمادیتا ہے۔ لَمَم سے مراد چھوٹی چھوٹی لغزشیں اور کمزوریاں ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لَمَم سے بوسہ لینا، چھیڑنا، دیکھنا اور مس کرنا مراد ہے اور جب شرمگاہیں مل گئیں تو غسل واجب ہوگیا زناکاری کا گناہ ثابت ہوگیا اور اگر شرمگاہ کو روک لیا تو لَمَم میں داخل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا اَیُّ عَبْدٍ لَّكَ لَا اَلَمَّا لے اللہ! جب تو معاف فرماتا ہے تو سب ہی کچھ معاف فرمادے ورنہ یوں تو آلودۂ عصیاں ہر انسان ہے (ترمذی جلد دوم صفحہ ۱۷۹ عن ابن عباس رض) ف۲ یعنی اگر تقوے کی کچھ توفیق اللہ نے دی تو شیخی مارو اور اپنے کو بہت بزرگ نہ بناؤ وہ سب کی بزرگی اور پاکبازی کو خوب جانتا ہے۔ آدمی کو چاہیے کہ اپنی اصل کو نہ بھولے جس کی ابتدا مٹی سے تھی پھر بطن مادر کی تاریکیوں میں ناپاک خون سے پرورش پاتا رہا۔ اس کے بعد کتنی جسمانی اور روحانی کمزوریوں سے دوچار رہا۔ آخر میں اگر اللہ نے اپنے فضل سے ایک بلند مقام پر پہنچا دیا تو اس کو اس قدر بڑھ چڑھ کر دعویٰ کرنے کا استحقاق نہیں۔ صحیح مسلم میں ابن عطاء سے روایت ہے کہ اس نے اپنی بیٹی کا نام بَرّہ رکھا زینب ابوسلمہ کی بیٹی نے اسکو کہا کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس نام سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اپنے آپ کی سُتھرائی تعریف نہ کیا کرو (جامع) یاد رہے یہ ممانعت جب ہے کہ آدمی غرور و تکبر کی راہ سے اپنی تعریف کرے۔ اگر اللہ کے احسان کے شکریہ کے طور پر اپنی بھلائی کا اظہار کرے تاکہ لوگ بھی نیکی میں راغب ہوں تو وہ منع نہیں کیونکہ عبادت سے خوش ہونا کہ الحمد للہ منعم حقیقی نے اپنے ادنیٰ بندہ سے یہ اہم کام عبادت وریاضت اپنی اطاعت کا لے لیا تو یہ بھی عبادت ہے اور اسکا بیان کرنا شکر ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔

ف۳ یعنی اپنی اصل کو بھول کر خالق و مالک حقیقی کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ ف۴ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں یعنی تھوڑا سا ایمان لانے لگا پھر اسکا دل سخت ہوگیا۔ مجاہد وغیرہ کہتے ہیں کہ ان آیات کا شان نزول یہ ہے کہ ایک شخص تھا جس کا نام ولید بن مغیرہ تھا۔ پہلے وہ مسلمان ہوگیا تھا قرآن مجید کی لوگوں کے سامنے خوب مدح کرتا۔ اس کی قوم کے بعض مشرکوں نے اسے عار دلائی ملامت کی تو لامذہب ہوگیا بگڑ گیا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے دین کو چھوڑ دے اور اپنے باپ دادا کے پرانے ہی مذہب پر آجا۔ اگر مذہب اسلام کے چھوڑنے سے تجھ کو عذاب ہوگا تو ہم ضامن ہیں تیرا عذاب ہم اُٹھالیں گے تو یہ نظریہ بشرطیکہ اس قدر کہ ہم کو دیا جائے۔ پس ولید بن مغیرہ بہکانے میں آکر مرتد ہوگیا۔ اسلام کو چھوڑ کر اپنی قوم برادری میں جا ملا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ ہر شخص کو اپنے ہی عمل کام دیں گے ہر شخص کو اپنی کوشش کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا جیسا کرے گا ویسا بھرے گا۔ قاعدہ بھی یہی ہے جیسے کوئی چوری کرے وہی سزا پاتا ہے اور شیخ سید کے بدلے چوہڑا چمار نہیں مارا جاتا اولاد کے قصور سے ماں باپ کو سزا نہیں ملتی۔ ماں باپ کے روٹی کھانے سے اولاد کا پیٹ نہیں بھرتا۔ ماں باپ پیر اُستاد کے کپڑے پہننے سے اولاد شاگرد مرید کا گرمی جاڑا نہیں جاتا اسی طرح عاقبت میں کسی کے گناہ کسی پر نہیں ڈالے جائیں گے جیسے دنیا میں کیا ہوگا ویسی جزا سزا پائیگا۔ ف۵ یعنی اس عالم میں تمام متضاد و متقابل احوال اسی نے پیدا کیے ہیں خیر وشر کا مالک وخالق وہی ہے۔ خوشی وغم کی کیفیات بھیجنا ہنسانا رُلانا مارنا جلانا اور کسی کو نر کسی کو مادہ بنانا اسی کا کام ہے۔ (موضح الفرقان) ف۶ یعنی جسنے ایک قطرۂ آب سے نر مادہ پیدا کردیئے دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے (یہ درمیان میں ایک پیدائش سے دوسری پیدائش پر متنبہ کردیا) ف۷ یعنی مال خزانہ جائداد یں سب اسی کی دی ہوئی ہیں اور بعض نے اَغْنٰی کے معنی اَفْقَرَ کیے ہیں یعنی اُسی نے کسی کو غنی اور کسی کو فقیر بنادیا۔ یہ معنی پہلے سیاق کے مناسب معلوم ہوتے ہیں کیونکہ متقابل چیزوں کا ذکر چلا آرہا ہے اور اگر پہلا مطلب لیا جائے تو اسکے مقابل اہلاک کو رکھا جائے جسکا ذکر آگے آتا ہے یعنی خزانے اور مال و دولت دیکر وہی بڑھاتا ہے اور وہی بڑی بڑی دولت مند اور طاقتور قوموں کو تباہ و برباد کردیتا ہے۔ شعریٰ ایک بہت بڑا ستارہ ہے جسکو

باقی اگلے صفحہ پر

★ سے اکدی کے معنے ہوئے قطع العطا کے۔ ۲؎ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى۔ وابراہیم کا عطف ہے موسیٰ پر۔ وَفّٰى لیا گیا ہے توفیۃ سے اور توفیۃ وفار سے۔ وفار کے معنے ہیں تمام کے اور توفیہ کے اتمام کے بولا کرتے ہیں وفاہ اسے اعطاء تاماً یعنی پورا پورا دیا۔ ۳؎ سَوْفَ يُرٰى۔ یُریٰ فعل مجہول کا صیغہ ہے اور ضمیر مستتر مفعول مالم یسم فاعل جو راجع ہے السعی کی طرف۔ ۴؎ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى۔ یجزاہ کی ضمیر راجع ہے السعی کی طرف اور یجزی کا مفعول مالم یسم فاعل محذوف اسے ثم یجزی الانسان سعیہ بالجزاء جزا متعدی ہوتا ہے دو مفعولوں کی طرف کما قال اللہ تعالیٰ وجزاہم بما صبروا جنۃ اور اہل محاورہ بولا کرتے ہیں جزاک اللہ خیرا۔ اور کبھی تین مفعولوں کی طرف بھی متعدی ہوتا ہے بواسطہ حرف بولا کرتے ہیں جزاہ اللہ علی عملہ الخیر الجنۃ۔ پھر یہ حرف کبھی حذف بھی کردیا جاتا اور جزاہ اللہ عملہ الخیر الجنۃ بولا جاتا ہے۔ ۵؎ وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى۔ النشاۃ الاخری ان کا اسم علیہ خبر۔ نشاۃ اُخری سے مراد ہے مرے پیچھے زندہ کرنا۔ ۶؎ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى۔ اقتنا اصل میں کہتے ہیں ذخیرہ رکھنے کو۔ یہ لیا گیا ہے قنیہ سے اور قنیہ کہتے ہیں اندوختے کو بولا کرتے ہیں اقناہ اللہ اسے اعطاہ القنیہ۔
۷؎ رَبُّ الشِّعْرٰى۔ شعریٰ ایک چمکدار ستارے کا نام ہے جسے اہل جاہلیت پوجا کرتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأَنَّهُ أَهْلَكَ عَادًا الْأُولَىٰ ﴿٥٠﴾ وَثَمُودَ فَمَا أَبْقَىٰ ﴿٥١﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ

اور یہ کہ اس نے ہلاک کیا عاد پہلے کو اور ثمود کو پس نہ باقی چھوڑا اور قوم نوح کی کو

اور یہ کہ اسی نے عاد اولیٰ کو ہلاک کیا اور ثمود کو پھر کسی کو باقی نہ چھوڑا اور اس سے پہلے نوح

مِّن قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغَىٰ ﴿٥٢﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ ﴿٥٣﴾

پہلے ان سے تحقیق وہ تھے بہت ظالم اور بہت سرکش اور الٹائی گئی بستیوں کو دے مارا

کی قوم کو کیونکہ وہ بڑے ظالم اور سرکش تھے اور قوم لوط کی الٹی بستیوں کو دے پٹکا

فَغَشَّاهَا مَا غَشَّىٰ ﴿٥٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ ﴿٥٥﴾ هَٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ

پس ڈھانکا اس کو جس نے کہ ڈھانکا یعنی پتھر سے پھر ساتھ کونسی نعمت رب اپنے کے جھگڑا کرتا ہے تو یہ ڈرانے والا ہے ان

پھر ان بستیوں کو گھیر لیا جس چیز نے گھیرا (سو اے انسان) تو اپنے رب کی کون کونسی نعمت جھٹلائے گا یہ بھی پہلے ڈرانے والوں میں سے ایک ڈرانے

النُّذُرِ الْأُولَىٰ ﴿٥٦﴾ أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ﴿٥٧﴾ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ

ڈرانے والوں پہلے والوں سے نزدیک آئی نزدیک آنے والی یعنی قیامت نہیں واسطے اس کے سوائے اللہ کے

والا ہے آپہنچی آنے والی جس کو اللہ کے سوا کوئی ظاہر نہیں

كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾ أَفَمِنْ هَٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ﴿٥٩﴾ وَتَضْحَكُونَ وَلَا

کھولنے والا کیا پس اس بات سے تعجب کرتے ہو تم اور ہنستے ہو تم اور نہیں

کر سکتا کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے

تَبْكُونَ ﴿٦٠﴾ وَأَنتُمْ سَامِدُونَ ﴿٦١﴾ فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا ۩ ﴿٦٢﴾ ع ۳

روتے اور تم غفلت میں ہو پس سجدہ کرو واسطے اللہ کے اور عبادت کرو اسکو

نہیں اور تم کھیل رہے ہو سو اللہ کو سجدہ کرو اور اسی کی عبادت بجا لاؤ

سُورَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ

یہ سورہ قمر مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں پچپن آیتیں اور تین رکوع ہیں

سورۃ القمر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں پچپن آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع (کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ ﴿١﴾ وَإِن يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا

نزدیک آئی قیامت اور پھٹ گیا چاند وہ اور اگر دیکھیں کوئی نشانی منہ پھیر لیں

قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا اور اگر یہ لوگ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو روگردانی

وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿٢﴾ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۚ وَكُلُّ أَمْرٍ

اور کہتے ہیں جادو ہے ہمیشہ کا قوی اور جھٹلایا انہوں نے اور پیروی کی خواہشوں اپنی کی اور ہر بات

کرتے اور کہتے ہیں کہ یہ ایک جادو ہے جو ہمیشہ چلا آتا ہے اور انہوں نے (پیغمبر کو) جھٹلایا اور اپنی خواہشات پر چلے اور ہر ایک کام

مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣﴾ وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّنَ الْأَنبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ﴿٤﴾

قرار پکڑنے والی ہے اور البتہ تحقیق آئی ہے انکے پاس خبروں میں سے وہ چیز کہ بیچ اسکے ڈانٹنا ہے یعنی دلیل

کا ایک وقت مقرر ہے اور انکے پاس بہت سی ایسی خبریں پہنچ چکی ہیں جن میں کافی تنبیہ ہے

حل لغات ۱ؔ تَتَمَارٰی۔ معنی میں تشکک کے اور باب تفاعل اگرچہ اصل وضع میں مشارکت کے لئے ہے مگر کبھی مشارکت اور تعدد سے مجرد بھی ہوتا ہے۔
۲ؔ اَنْتُمْ سَامِدُوْنَ۔ سامدون معنی میں ہے غافلون کے۔ ۳ؔ مُزْدَجَرٌ۔ ظرف کا صیغہ ہے یا مصدر میمی کیونکہ مفعول کا صیغہ مصدر کے معنے میں بہت مستعمل ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

(بچھلے صفحہ کا بقیہ) بعض عرب بوجتے ہیں اور سمجھتے تھے کہ عالم کے احوال میں اسکی بہت بڑی تاثیر ہے۔ یہاں بتلادیا کہ شعریٰ کا رب بھی اللہ ہے۔ دنیا کے تمام اُلٹ پھیر اسی اللہ کے اختیار میں ہیں شعریٰ بھی اُسکی مخلوق ہے ا سمیں کسیکو نفع نقصان دینے کی کیا طاقت۔ (فوائد صفحہ ھذا) ف اب فرمایا قوم ثمود اپنی بدکرداریوں کی وجہ ہلاک ہوئی۔ حضرت نوح علیہ السلام ساڑھے نو سو برس تبلیغ دین کرکے سخت تکلیفیں اٹھاتے رہے پہنچائے گئے۔ قوم لوط پر پتھروں کا مینہ برسایا گیا۔ ایسے مفسد ظالموں کا تباہ کر ڈالنا اللہ کا بڑا انعام ہے۔ پس فرمایا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجرموں کو اسی طرح بُرے انجام سے ڈرانے والے ہیں جیسے ان سے پیشتر دوسرے نبی ڈرا چکے ہیں۔ ف۲ یعنی عاقل کو زیبا نہیں کہ انجام سے غافل ہو کر نصیحت کی باتوں پر ہنسے۔ سورہ نجم پڑھ کر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور مسلمانوں اور مشرکوں نے سجدہ کیا۔ صرف ایک بدبخت تھا جس نے زمین سے تھوڑی سی مٹی اٹھا کر پیشانی پر لگائی اور کہا کہ مجھے اسی قدر کافی ہے۔ یہ شخص امیہ بن خلف تھا جو کافر ہی مرا (سلفیہ بحوالہ بخاری مسلم)

ف۳ سورۂ قمر مکہ میں اتری۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر و عید اضحیٰ میں سورۂ ق ایک رکعت میں اور یہ سورت دوسری رکعت میں پڑھی۔ ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی ہر رات میں یہ سورت پڑھے گا قیامت کے دن اسکا چہرہ چودھویں رات کے چاند کے مانند روشن ہوگا (رحم و حیدی) بشرطیکہ موحد ارکان اسلام کا پابند و عامل ہو۔

ف۴ چاند کا پھٹ جانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا جیسا کہ صحیح متواتر حدیثوں سے ثابت ہے اور اسپر بہت علماء کا اتفاق ہے کہ چاند کا پھٹ جانا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں واقع ہو چکا ہے اور یہ ایک بڑا معجزہ ہے آپ کے معجزات میں سے۔ صحیح بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشانی مانگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دکھلا دیا کہ چاند دو ٹکڑے ہوا ہے یہاں تک کہ دیکھا انھوں نے پہاڑ حرا کو درمیان ان دو ٹکڑوں کے (ابن کثیر) شاہ صاحب لکھتے ہیں حج کے دنوں میں آدھی رات کو کافر جمع تھے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو سمجھاتے تھے۔ انھوں نے مانگی نشانی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو آسمان کی طرف چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا اُن میں سے مشرق کو آیا ایک مغرب کو جب تک خوب طرح دیکھو لیا پھر آپس میں مل گیا۔ یہ نشانی تھی قیامت کی کہ آگے سب کچھ یونہی پھٹے گا (موضح القرآن) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَلَا يَزْدَادُ النَّاسُ عَلَى الدُّنْيَا إِلَّا حِرْصًا وَلَا يَزْدَادُوْنَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا بُعْدًا (ترغیب صفحہ ۵۹۹) یعنی قیامت آپہنچی مگر لوگ ابھی دنیا ہی کی حرص میں بڑھے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے دُوری یعنی غفلت ہی زیادہ کرتے جاتے ہیں۔ (محمدی)

ایک سبق آموز معجزہ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر گوہ کی شہادت) رَوَى الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَشَيْخُهُ الْحَاكِمُ وَشَيْخُهُ ابْنُ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي مَحْفِلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَدْ صَادَ ضَبًّا وَجَعَلَهُ فِي كُمِّهِ لِيَذْهَبَ إِلَى رَحْلِهِ فَرَأَى جَمَاعَةً فَقَالَ عَلَى مَا هٰؤُلَاءِ الْجَمَاعَةُ فَقَالُوا عَلَى هٰذَا الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا اشْتَمَلَتِ النِّسَاءُ عَلَى ذِي لَهْجَةٍ أَكْذَبَ مِنْكَ فَلَوْلَا أَنْ يُسَمِّيَنِي الْعَرَبُ عَجُوْلًا لَقَتَلْتُكَ فَسَرَرْتُ بِقَتْلِكَ النَّاسَ أَجْمَعِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَقْتُلْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْحَلِيْمَ كَادَ أَنْ يَكُوْنَ نَبِيًّا ثُمَّ أَقْبَلَ الْأَعْرَابِيُّ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَا آمَنْتُ بِكَ أَوْ يُؤْمِنَ بِكَ هٰذَا الضَّبُّ فَأَخْرَجَ الضَّبَّ مِنْ كُمِّهِ فَطَرَحَهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنْ آمَنَ بِكَ آمَنْتُ بِكَ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَا ضَبُّ فَكَلَّمَهُ الضَّبُّ بِلِسَانٍ فَصِيْحٍ عَرَبِيٍّ مُبِيْنٍ صَرِيْحٍ يَفْهَمُهُ الْقَوْمُ جَمِيْعًا لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعْبُدُ فَقَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ وَفِي الْأَرْضِ سُلْطَانُهُ وَفِي الْبَحْرِ سَبِيْلُهُ وَفِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ وَفِي النَّارِ عَذَابُهُ فَقَالَ مَنْ أَنَا يَا ضَبُّ قَالَ أَنْتَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ صَدَّقَكَ وَقَدْ خَابَ مَنْ كَذَّبَكَ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا لَقَدْ أَتَيْتُكَ وَمَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْكَ وَوَاللّٰهِ لَأَنْتَ السَّاعَةَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَمِنْ وَلَدِي فَقَدْ آمَنَ بِكَ شَعْرِي وَبَشَرِي وَدَاخِلِي وَخَارِجِي وَسِرِّي وَعَلَانِيَتِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَاكَ إِلَى هٰذَا الدِّيْنِ الَّذِي يَعْلُوْ وَلَا يُعْلٰى وَلَا يَقْبَلُهُ اللّٰهُ إِلَّا بِصَلٰوةٍ وَلَا يَقْبَلُ الصَّلٰوةَ إِلَّا بِقُرْآنٍ قَالَ فَعَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا سَمِعْتُ فِي الْبَسِيْطِ وَلَا فِي الْوَجِيْزِ أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا كَلَامُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلَيْسَ بِشِعْرٍ وَإِذَا قَرَأْتَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَكَأَنَّمَا قَرَأْتَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَإِذَا قَرَأْتَهَا مَرَّتَيْنِ فَكَأَنَّمَا قَرَأْتَ ثُلُثَيِ الْقُرْآنِ وَإِذَا قَرَأْتَهَا ثَلٰثًا فَكَأَنَّمَا قَرَأْتَ كُلَّهُ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ إِنَّ إِلٰهَنَا يَقْبَلُ الْيَسِيْرَ وَيُعْطِي الْكَثِيْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ مَالٌ فَقَالَ مَا فِي بَنِي سُلَيْمٍ قَاطِبَةً رَجُلٌ أَفْقَرُ مِنِّي فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ أَعْطُوْهُ فَأَعْطَوْهُ حَتّٰى أَبْطَرُوْهُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أُعْطِيْهِ نَاقَةً عُشَرَاءَ تَلْحَقُ وَلَا تُلْحَقُ أُهْدِيَتْ إِلَيَّ يَوْمَ تَبُوْكَ فَقَالَ قَدْ وَصَفْتَ مَا تُعْطِي فَأَصِفُ لَكَ مَا يُعْطِيْكَ اللّٰهُ جَزَاءً قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ نَاقَةٌ مِنْ دُرَّةٍ جَوْفَاءَ قَوَائِمُهَا مِنْ زَبَرْجَدٍ أَخْضَرَ وَعُنُقُهَا مِنْ زَبَرْجَدٍ أَخْضَرَ عَلَيْهَا هَوْدَجٌ وَعَلَى الْهَوْدَجِ السُّنْدُسُ وَالْإِسْتَبْرَقُ تَمُرُّ بِكَ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ أَلْفُ أَعْرَابِيٍّ عَلَى أَلْفِ دَابَّةٍ بِأَلْفِ سَيْفٍ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيْدُوْنَ فَقَالُوْا نُرِيْدُ هٰذَا الَّذِي يَكْذِبُ وَيَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا لَهُ صَبَوْتَ فَحَدَّثَهُمْ (باقی برصفحہ ۶۴۵)

★ ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ مصدر حقیقت میں وہی مفعول ہے۔ اصل میں تھا مزتجر افتعال کی تے دال سے بدل کر لی گئی۔

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ﴿٥﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ

حکمت پہنچنے والی مطلب کو پس نہیں کفایت کرتے ڈرانے والے پس منہ پھیرلے ان سے منتظرہ اس دن کا کہ پکارے گا ایک پکارنے

اعلیٰ درجہ کی سراسر دانائی کی باتیں ہیں پس ڈرانے والی باتیں انکے لئے مفید نہیں ہوتیں سو آپ انسے کنارہ کش رہئے جس وقت ایک بلانیوالا ایک ناگوار چیز کی

إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ﴿٦﴾ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ

والا طرف ایک چیز ناپہچان کی نیچے ہونگی نظریں انکی نکلیں گے قبروں میں سے

طرف بلائے گا انکی نظریں جھکی ہوئی ہونگی (اس دن وہ) قبروں سے (اسطرح) نکل پڑینگے گویا وہ ٹڈی بکھری

كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ﴿٧﴾ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ الْكَافِرُونَ

گویا کہ وہ ٹڈیاں ہیں پریشان دوڑتے ہوئے طرف پکارنے والے کی کہیں گے کافر

ہوئی ٹڈیاں ہیں پکارنیوالے کیطرف دوڑتے ہوئے چلے جارہے ہونگے اور کافر کہتے ہونگے

هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿٨﴾ ۞ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا

یہ دن ہے سخت بہت جھٹلایا تھا پہلے ان سے قوم نوحؑ کی نے پس جھٹلایا انہوں نے بندے ہمارے کو اور کہا

کہ یہ دن تو بڑا ہی دشوار ہے ان سے پہلے نوحؑ کی قوم نے اپنے پیغمبر کو جھٹلایا۔ انہوں نے ہمارے بندے کی تکذیب کی اور کہا

مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ﴿٩﴾ فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ ﴿١٠﴾ فَفَتَحْنَا

دیوانہ ہے اور ڈانٹا گیا وہ پس پکارا پروردگار اپنے کو تحقیق میں مغلوب ہوں پس بدلہ لے میرا پس کھولے ہم نے

یہ دیوانہ ہے اور اسے دھمکی دی لہٰذا اس نے اپنے رب سے دعا کی میں انکے مقابلہ میں کمزور ہوں سو تو انسے میرا انتقام لے۔ پس ہم نے

أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿١١﴾ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ

دروازے آسمان کے ساتھ پانی برسنے والے کے اور پھاڑ دیا ہم نے زمین کو چشمے پس مل گیا پانی زمین

زور کی بارش سے آسمان کے دہانے کھولدئے اور زمین میں سے چشمے بہادئیے پھر زمین و آسمان کا پانی ایک مقررشدہ

عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿١٢﴾ وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ ﴿١٣﴾ تَجْرِي

اور آسمان کا اوپر کام کے کہ مقدر کیا گیا تھا اور چڑھا لیا ہم نے اسکو اوپر کشتی تختوں والی اور میخوں والی کے چلتی تھی آگے

کام کے لئے مل گیا اور ہم نے اسکو ایک تختوں اور کیلوں والی کشتی پر سوار کیا جو ہماری آنکھوں

بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِّمَن كَانَ كُفِرَ ﴿١٤﴾ وَلَقَد تَّرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِن

آنکھوں ہماری کے جزا دینے کو واسطے اس شخص کے کہ کفر کیا گیا تھا اور البتہ تحقیق چھوڑ دیا ہم نے اس قصہ کو نشانی پس کیا ہے

کے سامنے چلتی تھی یہ اس شخص کے انتقام لینے کیلئے کیا گیا جسکو کافر نہیں مانتے تھے اور البتہ ہم نے اسکو ایک نشان عبرت بناچھوڑا پھر کوئی ہے جو

مُّدَّكِرٍ ﴿١٥﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ

کوئی نصیحت پکڑنے والا پس کیسا ہوا عذاب میرا اور ڈرانا میرا اور تحقیق آسان کیا ہم نے قرآن کو واسطے نصیحت

سوچے سمجھے پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور ڈرانا میرا اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کیلئے آسان کردیا

فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٨﴾

کے پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا کہ جھٹلایا عاد نے پس کیونکر ہوا عذاب میرا اور ڈرانا میرا

ہے۔ پھر ہے کوئی سوچنے والا عاد نے جھٹلایا تھا سو (دیکھو کہ) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ تَنزِعُ

تحقیق بھیجی ہم نے اوپر انکے باد تند بیچ دن نحس کے ہمیشہ چلنے کی نحوست اسکی اکھاڑتی لوگوں کو

کہ ہم نے انکے اوپر ایسے منحوس دن میں جسکی نحوست کسی طرح نہیں ٹلتی۔ ایک سخت آندھی بھیجی جس نے لوگوں کو

حل لغات۔

لہ حِکْمَۃٌ بَالِغَۃٌ ما سے بدل ہے یا مبتدا محذوف کی خبر۔ ؎ اِلٰی شَیْءٍ نُّکُرٍ۔ نکر معنیٰ میں ہے منکر کے یعنی وہ چیز جس کا نفوس انکار کریں اور اس سے مراد ہے قیامت کا ہول۔

؎ خُشَّعًا اَبْصَارُھُمْ یَخْرُجُوْنَ۔ خشعًا جمع ہے خاشع کی اور یہ حال ہے یخرجون کے فاعل سے۔ خشوع کے معنے سکون کے ہیں قال تعالیٰ وخشعت الاصوات ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ ۶۴۴) بِحُبِّ نَبِيِّهٖ فَقَالُوْا كُلُّهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنَا بِاَمْرِكَ قَالَ كُوْنُوْا تَحْتَ رَايَةِ خَالِدِ ابْنِ الْوَلِيْدِ فَلَمْ يُؤْمِنْ مِّنَ الْعَرَبِ وَلَا غَيْرِهِمْ اَلْفٌ غَيْرُهُمْ۔ اَلْحُكْمُ يَحِلُّ اَكْلُهٗ بِالْاِجْمَاعِ ذَكَرَهُ ابْنُ مَيْرِيْ اَلْخ (بهجة الانسان فى بهجة الحيوان قلمی) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک روز صحابہ کرامؓ کی مجلس میں تشریف فرما تھے کہ بنی سلیم کا ایک دیہاتی گوہ کا شکار کرکے اُسے اپنی آستین میں رکھ کر لایا۔ اپنی سواری کی طرف روانہ ہو رہا تھا کہ ایک جماعت پر نظر پڑی تو کہنے لگا کہ یہ کیسی جماعت ہے؟ لوگوں نے جواباً کہا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت ہے۔ دیہاتی نے کہا کہ اے محمدؐ! تیرے گرد و پیش یہ عورتیں کیسے جمع ہیں؟ تجھ سے بڑھ کر زیادہ جھوٹ بولنے والا کوئی نہیں مجھے اس بات کا اندیشہ ہوتا کہ اہل عرب مجھے جلد باز کہدینگے تو میں تیرا کام تمام کرکے سب عربانوں کو خوش کر دیتا۔ مجلس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تشریف رکھتے تھے، انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ میں اسے قتل کردوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ عمرؓ! تمھیں نہیں معلوم کہ نبی بردبار اور صبر و تحمل والا ہوتا ہے۔ پھر دیہاتی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ میں تجھ پر اس وقت ایمان لاؤں گا جبکہ گوہ تجھ پر ایمان لائے۔ یہ کہکر اُسنے اپنی آستین سے گوہ نکالی اور آپؐ کے روبرو ڈالدی۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام گوہ سے مخاطب ہوئے فرمایا یَا ضَبُّ اے گوہ! گوہ نے آپؐ سے فصیح صریح اور واضح عربی زبان میں گفتگو کی جسکو تمام سامعین سمجھ گئے گوہ نے کہا يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے گوہ! تیرا معبود کون ہے؟ گوہ نے جواب میں کہا میرا معبود وہ ہے جسکا آسمانوں میں عرش ہے اور جسکی زمینوں پر سلطنت ہے جس نے سمندروں میں راہیں بنا دیں جسکی رحمت جنت میں اور جسکا عذاب جہنم میں ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گوہ سے گویا ہوئے یَا ضَبُّ مَنْ اَنَا اے گوہ! میں کون ہوں؟ گوہ نے جواب دیتے ہوئے کہا آپؐ رسول رب العٰلمین خاتم النبیین ہیں آپؐ کی تصدیق کرنے والا کامیاب و کامران ہے اور آپؐ کی تکذیب کرنے والا ناکام اور بے نیل و مرام ہے۔ دیہاتی یہ سُنکر مسلمان ہوگیا اور کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا پڑھا۔ اس کے بعد دیہاتی نے کہا اللہ کی قسم! جب میں آپؐ کے پاس آیا تھا تو آپؐ سے بڑھ کر میری نظر میں کوئی غم و غصہ کے لائق نہیں تھا اور اب آپؐ میری نظر میں مجھ سے اور میرے والدین سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہیں۔ میں ظاہری و باطنی اور سرتاپا آپؐ پر ایمان لایا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسرت و فرحت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا سب تعریف اس ذات بابرکات کو سزاوار ہے جس نے مجھے اس دین کی ہدایت سے مالا مال کیا جو بلند و بالا ہے جو مغلوب ہونے والا نہیں اور جس دین کو اللہ بغیر نماز کی دائیگی کے شرف قبولیت نہیں بخشتا اور بغیر قرآن نماز قبول نہیں فرماتا۔ دیہاتی کہتا ہے کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورت فاتحہ اور سورت اخلاص کی تعلیم دی۔ دیہاتی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں نے قرآن مجید سے بڑھ کر بہتر کوئی طویل اور مختصر کلام نہیں سُنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کوئی شاعرانہ کلام تھوڑی ہے بلکہ شہنشاہ دو عالم کا کلام ہے۔ اگر تو نے سورت اخلاص کی ایک بار تلاوت کی تو گویا تو نے ایک تہائی کلام مجید کی تلاوت کرلی اور اگر دو مرتبہ تلاوت کی تو گویا تو نے دو تہائی کلام مجید کی تلاوت کرلی۔ سورت اخلاص تین مرتبہ پڑھی تو یوں سمجھ لے کہ تو نے تمام قرآن حکیم پڑھ لیا۔ دیہاتی پھر کہنے لگا کہ ہمارا اللہ تو مہربان ہے تھوڑے عمل کو شرف قبولیت بخشتا ہے اور اجر و ثواب بہت دیتا ہے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے دیہاتی! تیرے پاس کچھ مال ہے؟ اسنے جواباً کہا کہ خاندان بنی سلیم میں مجھ سے زیادہ کوئی نادار اور فقیر نہیں ہے۔ آپؐ نے اعلان فرمادیا اے مسلمانو! اس نادار کو دو۔ لوگوں نے اسے خوب دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوئے اور کہنے لگے کہ میں نے اسے ایسی اونٹنی دی ہے جو مجھے غزوۂ تبوک کے موقعہ پر ہدیہ میں ملی تھی جسکی خوبی یہ ہے کہ یہ ہمیشہ سب سے آگے رہتی ہے کوئی اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اونٹنی تو نے دیا ہے اسکی خوبی تو نے بیان کردی۔ کیا میں تجھے اسکی خوبی بتاؤں جو اللہ کی طرف سے اسکے بدلے میں تجھے ملے گی۔ کہا ہاں ضرور بتایئے۔ آپؐ نے فرمایا تیرے لئے ایسی اونٹنی ہے جو فراخ سبز زمرد کے پاؤں والی، سبز زبرجد کی آنکھوں والی ہوگی۔ اس پر کجاوہ ہوگا اور کجاوہ پر موٹا اور باریک ریشم ہوگا۔ تجھے پل صراط سے بجلی کی طرح لے گزریگی۔ دیہاتی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے چلا گیا۔ اُسکا سامنا ایک ہزار مسلح دیہاتی سواروں سے ہوا۔ دیہاتی نے اُن سے پوچھا کدھر جا رہے ہو؟ وہ سوار کہنے لگے کہ ہم اُس شخص کی طرف جا رہے ہیں جو جھوٹا ہے اور اپنے تئیں نبی سمجھتا ہے۔ دیہاتی نے اُنکے سامنے توحید و رسالت کا اقرار کیا تو وہ کہنے لگے تو بھی بے دین ہوگیا۔ دیہاتی نے ساری آپ بیتی سُنا دی یعنی ضب کا سارا واقعہ جو معجزہ نبوی تھا۔ آپ بیتی سُنکر سب نے کلمہ پڑھ کر توحید و رسالت کا اقرار کرلیا۔ پھر یہ سب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہمارے لائق کوئی حکم ہو تو ارشاد فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارے سپہ سالار خالد بن ولیدؓ ہیں اُنکے جھنڈے تلے رہ کر اسلام کی خدمت کرنی ہوگی۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ راوی کہتے ہیں کہ آج تک کسی ملک کے ایک ہزار افراد نے بیک وقت انکے علاوہ اسلام قبول نہیں کیا۔ ضب (گوہ) ایک حلال جانور ہے۔ اس کے کھانے کی حلت پر علامہ دمیریؒ نے اجماع ثابت کیا ہے

(الدارقطنی۔ البیہقی) ابو رئیس مُحَمَّدٌ (ذرئیس) کان اللّٰہ لَهٗ ــــ نصرۃ الباری ترجمہ صحیح بخاری پارہ دس باب قبول الہدیہ کے حواشی میں ہے اَضُب جمع ہے ضَبٌّ کی۔ ضب گوہ کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع ضِبَّان اور ضِباب بھی آتی ہے یہ ایک مشہور جانور ہے اسکو گوڑ پھوڑ بھی کہتے ہیں جو دون کے مشابہ ہوتا ہے (المنہی) قسطلانی شرح بخاری میں ہے کہ یہ جانور پانی نہیں پیتا۔ اس کی عمر سات سو برس کی ہوتی ہے بلکہ زیادہ۔ بعض نے کہا یہ چالیسؓ دن میں ایک قطرہ پیشاب کرتا ہے اور اس کے دانت نہیں گرتے اسی طرح عون المعبود جلد سوم (بابی فوائد صفحہ ۴۴، بحیوۃ ۲۰۲)

★ کمرجھل، خشوع ابصار سے مراد ہے آنکھوں کا ادھر اُدھر نہ پھرنا۔ ؎ مُهْطِعِيْنَ معنے میں ہے مسرعین کے یعنی سر اوپر کو اٹھائے دوڑ رہے ہوں گے۔ ؎ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ۔ منہمر لیا گیا ہے انہمار سے اور انہمار کہتے ہیں شدت کے ساتھ ٹپکنے کو۔ ؎ وَدُسُرٍ۔ دُسُر جمع ہے دسار کی اور دسار کہتے ہیں میخ کو۔ ماخوذ ہے دسر بمعنی دفع سے۔ ؎ مُّدَّكِرٍ۔ یہ اصل میں تھا مذتکر ذال کو دال سے بدل لیا ذال اور تے قریب المخرج ہیں تے کو دال سے بدل لیا پھر دال کو دال میں ادغام کر دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٢١﴾

لوگوں کو گویا کہ وہ تنے ہیں کھجور کے جڑ سے اکھڑے ہوئے پس کیونکر ہوا عذاب میرا اور ڈرانا میرا

اس طرح اکھاڑ مارتی گویا وہ کھجور کے درختوں کے جڑ سے اکھڑے ہوئے تنے ہیں۔ سو (دیکھو کہ) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ

اور البتہ تحقیق آسان کیا ہم نے قرآن کو واسطے نصیحت کے پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا جھٹلایا ثمود نے

اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے پھر ہے کوئی سوچنے والا ثمود نے پیغمبروں کی تکذیب

بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾ فَقَالُوا أَبَشَرًا مِنَّا وَاحِدًا نَتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَفِي ضَلَالٍ

ڈرانے والوں کو پس کہا انہوں نے کیا آدمی کو ہم میں سے ایک کو پیروی کریں اس کی تحقیق ہم اس وقت البتہ بیچ گمراہی کے ہیں

کی انہوں نے کہا کیا ہم اپنے میں سے ایک انسان کی پیروی کریں گے اگر ایسا کریں تو ہم گمراہی اور جنون میں

وَسُعُرٍ ﴿٢٤﴾ أَأُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ﴿٢٥﴾

اور جنون کے کیا ڈالا گیا ذکر اسی پر درمیان ہمارے میں سے بلکہ وہ جھوٹا ہے اترانے والا

پڑ جائیں کیا ہم سب میں سے صرف اسی پر نصیحت نازل ہوئی ہے (نہیں یہ نازل نہیں ہوا) بلکہ یہ بڑا جھوٹا اور لپاٹیا ہے

سَيَعْلَمُونَ غَدًا مَنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ﴿٢٦﴾ إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً

شتاب جان لیں گے کل کو کون ہے جھوٹا اترانے والا تحقیق ہم بھیجنے والے ہیں اونٹنی واسطے آزمائش کے

ان کو کل ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون جھوٹا اور لپاٹیا ہے ہم ان کی آزمائش کے لئے عنقریب ایک اونٹنی بھیجنے

لَهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾ وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ

انکی پس انتظار کر انکا اور صبر کر اور خبر دے انکو یہ کہ پانی تقسیم کیا ہوا ہے درمیان انکے ہر باری

والے ہیں سو تم ان کا انتظار کرو اور صبر سے کام لو اور انکو آگاہ کر دو کہ ان کے درمیان پانی کی باری مقرر کر دی گئی ہے

شِرْبٍ مُحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَى فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ فَكَيْفَ كَانَ

پانی پلانے کی حاضر کی گئی ہے وہاں پس پکارا انہوں نے یار اپنے کو پس پکڑا پاؤں کاٹے پھر پس کیونکر ہوا

ہر باری والے کو اپنی باری پر حاضر ہونا چاہیے پھر انہوں نے اپنے رفیق کو بلایا اور اس نے (اونٹنی کو) پکڑ کر اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں سو دیکھ لو کہ میرا عذاب اور

عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا

عذاب میرا اور ڈرانا میرا تحقیق بھیجی ہم نے اوپر انکے آواز تند ایک ہی پس ہو گئے

میرا ڈرانا کیسا ہوا ہم نے ان پر ایک زور کی چیخ کا عذاب نازل کر دیا تو وہ ایسے ہو گئے جیسے باڑ

كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾

مانند بھس بیڑ ڈالنے والے کی اور البتہ تحقیق آسان کیا ہم نے قرآن کو واسطے نصیحت کے پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے

کا چورا ہو جاتا ہے اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے والا

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ

جھٹلایا تھا قوم لوط نے ڈرانے والوں کو تحقیق بھیجا ہم نے اوپر انکے مینہ پتھروں کا مگر لوگ

لوط کی قوم نے پیغمبروں کی تکذیب کی تو ہم نے ان کے اوپر پتھروں کی بارش کی سوائے لوط کے گھر کے

لُوطٍ نَجَّيْنَاهُمْ بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾ نِعْمَةً مِنْ عِنْدِنَا كَذَلِكَ نَجْزِي مَنْ

لوط کے کہ نجات دی ہم نے انکو وقت سحر کے انعام کر اپنے پاس سے اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم اس شخص کو

ہم نے ان کو سحر ہوتے ہی بچا لیا یہ ہمارا فضل و کرم تھا اسی طرح ہم ان لوگوں کو جزا دیتے ہیں جو

حل لغات

لہ اعجاز نخل منقعر۔ اعجاز جمع عجز کی اور عجز کہتے ہیں درخت کے تنے کو۔ منقعر معنی میں ہے منقلع کے اور قلع کہتے ہیں جڑ بنیاد سے اکھڑ جانے کو۔ لہ کذاب اشر۔ اشر کہتے ہیں اترانے والے کو لہ قسمۃ بینھم کل شرب محتضر۔ قسمۃ مصدر ہے معنی میں مفعول کے جس طرح مار یلج اور قول زور میں۔ محتضر اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ لہ فتعاطی۔ تعاطی کہتے ہیں کسی کام ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ فوائد صفحہ ۴۴۴) صفحہ ۳۴۴ میں مرقوم ہے اس کو فارسی میں سوسمار اور ہندی میں گوہ کہتے ہیں چنانچہ غیاث اللغات میں ہے الضب بالفتح وتشدید با بمعنے سوسمار کہ حیوانے است وآں را بہندی گوہ گویند۔ اس کی کنیت ابو حِسل ہے بشرعاً یہ حلال وماکول اللحم جانوروں میں سے ہے جس کا جی چاہے کھائے، جسکا دل چاہے نہ کھائے، حرام بتانا یا کھانے والوں پر لعن طعن کرنا ناجائز، جہالت اور ضلالت ہے۔ صحیح مسلم جلد اول صفحہ ۱۵۰ میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کُلُوْہُ فَاِنَّہٗ حَلَالٌ اسے کھاؤ یہ حلال ہے۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ کُلُوْا وَاَطْعِمُوْا فَاِنَّہٗ حَلَالٌ کھاؤ اور کھلاؤ یہ حلال ہے۔ موطا امام مالک صفحہ ۳۸۲ میں حدیث ہے کہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تو وہاں گوہیں پکی ہوئی تھیں اور انکے انڈے بھی۔ آپ نے فرمایا مِنْ اَیْنَ ھٰذَا؟ یہ تمھیں کہاں سے مل گئیں؟ آپ کی اہلیہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میری ہمشیرہ ہزیلہ نے ہدیۃً بھیجی ہیں۔ وہاں ابن عباس اور خالد رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ آپ نے ان سے فرمایا کھاؤ۔ انھوں نے کہا حضور آپ بھی کھائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس فرشتے آتے ہیں اس وجہ سے میں ایسی چیز نہیں کھاتا جیسا کہ دوسری روایت میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیاز لہسن یقول وغیرہ بھی نہیں کھاتے تھے تاکہ فرشتوں کو اذیت نہ ہو۔ صحیح مسلم ابن ماجہ وغیرہ میں ہے اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یُحَرِّمِ الضَّبَّ یعنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے گوہ کو حرام نہیں کہا۔ جب اللہ ورسول نے حرام نہیں کہا تو ہم حرام کہنے والے کون؟ مشکوٰۃ۔ بلوغ المرام۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ نسائی وصحیحین وغیرہ کتب حدیث میں حلت گوہ کی حدیثیں موجود ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ سے بھی اس کی حلت ثابت ہے۔ مزید دلائل اس کی پوری بحث نصرۃ الباری ترجمہ صحیح بخاری پارہ دس میں موجود ہے۔

فوائد صفحہ ۴۴۵

ف۱ یعنی ان کا عذاب بھی اپنے وقت پر آئے گا اور اللہ کے علم میں انکی جو گمراہی اور ہلاکت ٹھیر چکی ہے وہ کسی صورت ٹلنے والی نہیں (کیونکہ) قرآن کے ذریعہ سے ہر قسم کے احوال اور تباہ شدہ قوموں کے واقعات معلوم کرائے جا چکے ہیں جن میں اگر غور کریں تو خداوند قہار کی طرف سے بڑی ڈانٹ ہے زیاد رہے، قرآن کریم پوری حکمت اور عقل کی باتوں کا مجموعہ ہے کوئی ذرا نیک نیتی سے توجہ کرے تو دل میں اتر تی چلی جائیں مگر افسوس اتنے سامان ہدایت کی موجودگی میں انپر کچھ اثر نہیں کوئی نصیحت وفہمائش وہاں کام نہیں دیتی کتنا ہی سمجھائے جاؤ پتھر پر جونک نہیں لگتی لہٰذا ایسے سنگدل بدبختوں کو آپ بھی منہ نہ لگایئے۔ آپ فرض تبلیغ ودعوت باحسن اسلوب ادا کر چکے۔ اب زیادہ تعاقب کرنے کی ضرورت نہیں ان کو انکے ٹھکانے کی طرف چلنے دیں۔ شَیْءٍ نُّکُرٍ میدان حشر ہے یعنی حشر کی طرف حساب دینے کو اس وقت خوف وہیبت کے مارے ذلت وندامت کے ساتھ آنکھیں جھکائے ہونگے۔ تمام اگلے پچھلے قبروں سے نکل کر ٹڈی دَل کی طرح پھیل پڑینگے اور خداوند قدوس کی عدالت میں حاضری دینے کے لئے تیزی کے ساتھ دوڑتے ہونگے۔ دَاعِ سے مراد اسرافیل ہے (فتح) اُس دن کی ہولناکی اور اپنے جرائم کا تصور کر کے کہیں گے کہ یہ دن سخت آیا ہے۔ دیکھئے آج کیا گذرے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مومنوں پر وہ دن سخت نہیں کیونکہ آیت میں یَقُوْلُ الْکٰفِرُوْنَ کا لفظ ہے۔ آگے بتلایا کہ قیامت اور آخرت کا عذاب تو اپنے وقت پر آئے گا۔ بہت سے مکذبین کے لئے دنیا ہی میں ایک سخت دن آچکا ہے (فتح وغیرہ)

ف۲ مجاہدؒ نے کہا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے یعنی نوحؑ کی قوم نے نوحؑ کو کہا کہ دیوانہ ہے اور پیغمبری کا دعویٰ اور اللہ کے احکام پہنچانے سے منع کیا اور ڈانٹا اور کہا کہ اگر نہ رکے گا تو سنگسار کیا جائے گا۔ اور بعضوں نے کہا کہ یہ قوم نوحؑ کا مقولہ ہے یعنی کہا انھوں نے نوحؑ کو کہ دیوانہ ہے جنھوں نے اس کو ڈانٹا ہے وہ اس کی عقل کو لے اُڑے ہیں (فتح البیان)

ف۳ سیکڑوں برس سمجھانے پر بھی قوم نہ سمجھی تو نوح علیہ السلام نے بددعا کی تو پانی کا عذاب آگیا آسمان کے دہانے کھل گئے اور زمین کے پردے پھٹ پڑے اتنا پانی اُبلا کہ زمین کے چشموں کا مجموعہ بنکر آسمان وزمین کا پانی مل کر قوم نوح کی ہلاکت اور غرقابی کا سبب بن گیا (فتح وغیرہ)

ف۴ یعنی سوچنے والوں کے لئے اس واقعہ میں عبرت کی نشانیاں ہیں یا یہ مطلب ہے کہ آج کشتی کا وجود دنیا میں اس کشتی کو یاد دلانے والا اور اللہ تعالیٰ کے عظیم قدرت کا نشان ہے اور بعض نے کہا کہ بعینہٖ وہی کشتی نوح کے بعد مدت تک رہی جودی پہاڑ پر نظر آتی تھی۔ اس امت کے لوگوں نے بھی دیکھی (موضح) ف۵ یعنی دیکھ لیا میرا عذاب کیسا ہولناک اور میرا ڈر کس قدر سچا ہے (موضح الفرقان) ف۶ اس آیت کو اس سورت میں بار بار بیان فرمایا کہ نصیحت حاصل کرنا بالکل آسان ہے کیونکہ جو مضامین ترغیب وترہیب اور انذار وتبشیر سے متعلق ہیں وہ بالکل صاف سہل اور موثر ہیں پھر کوئی سوچنے سمجھنے کا ارادہ کرے تو سمجھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ قرآن کو آدمیوں کی زبان پر آسان نہ کرتا تو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے کلام کو بول نہ سکتا اور اس آیت میں قرآن مجید کے بہت پڑھنے پڑھانے کی ترغیب ہے (فتح وجامع) اگر قرآن صدرہ یا شمس بازغہ یا میرزاہد کی طرح مشکل ہوتا اور معلق ہوتا تو اللہ کی مخلوق (باقی بر صفحہ آیندہ)

★ میں بتکلف ہاتھ ڈالنے کو۔ ف۵ فَکَانُوْا کَھَشِیْمِ الْمُحْتَظِرِ۔ کانوا معنے میں ہے ہوگئے اور ہشیم معنے میں ہشیم کے ماخوذ ہشم ہے اور ہشم کہتے ہیں کسر کو یعنی توڑنے اور چورا چورا کرنے کو ہاشم کو۔ ہاشم اسی واسطے کہا جاتا تھا کہ وہ محتاجوں کے لئے بڑے بڑے ثرید یعنی شوربے میں روٹی کے ٹکڑے توڑا کرتا تھا مگر اب استعمال میں خشک کو رٹے اور ٹوٹی ہوئی لکڑیوں تنکوں میں ہشیم بولا جاتا ہے محتظر کہتے ہیں حظیرہ یعنی کھیت کی باڑ بنانے والے کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شَكَرَ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ أَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿۳۶﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ

جو شکر کرتا ہے ف اور تحقیق ڈرایا تھا انکو پکڑنے ہمارے سے پس جھگڑے ساتھ ڈرانے والوں کے اور البتہ تحقیق پھسلایا اسکو

شکرگزاری کریں تو لوط نے انکو ہماری گرفت سے ڈرا بھی دیا تھا۔ مگر وہ اسکے ڈرانے میں حجتیں نکالنے لگے اور ان سے اسکے مہمانوں کو

عَنْ ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿۳۷﴾

مہمانوں اسکے سے پس مٹا دیں ہم نے آنکھیں انکی پس چکھو عذاب میرا اور ڈرانا میرا ف

بارادۂ بد لیجانا چاہا تو ہم نے انکی آنکھیں بے نور کر دیں (اور کہا کہ) میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُسْتَقِرٌّ ﴿۳۸﴾ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿۳۹﴾

اور البتہ تحقیق صبح مارا انکو سویرے عذاب ٹھہر رہنے والے نے پس چکھو عذاب میرا اور ڈرانا میرا

اور انکو صبح کے وقت ایک اٹل عذاب نے جو مقرر ہو چکا تھا آ لیا سو (ہم نے کہا کہ) میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾ وَلَقَدْ جَاءَ آلَ ع

اور البتہ تحقیق آسان کیا ہم نے قرآن کو واسطے نصیحت کے پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا اور البتہ تحقیق آئے تھے لوگوں

اور البتہ ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے پھر ہے کوئی سمجھنے والا اور آل فرعون کے پاس بھی

فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿۴۱﴾ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ

فرعون کے پاس ڈرانے والے جھٹلایا انہوں نے نشانیوں ہماری کو سب کو پس پکڑا ہم نے انکو پکڑنا غالب

ڈر سنانے والے آئے مگر انہوں نے ہماری تمام نشانیوں (اور احکام سب) کو جھٹلایا۔ سو ہم نے انکو ایسا مضبوط پکڑا

مُقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾ أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُمْ بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾

قدرت والے کا کیا کافر تمہارے بہتر ہیں ان سے یا واسطے تمہارے چھٹی ہے خلاصی کی لکھی ہوئی بیچ کتابوں کے

جیسے زبردست صاحب قدرت پکڑتا ہے کیا تم میں سے جو کافر ہیں وہ ان سے بھی بڑھ کر ہیں یا کتابوں میں تمہارے لئے نجات لکھدی گئی ہیں

أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾

کیا کہتے ہیں کہ ہم جتھا ہیں بدلہ لینے والے ہیں شتاب شکست دیا جائیگی یہ جماعت اور پھیر لیویں گے پیٹھ ف

یا کہتے ہیں کہ ہم سب بڑے بدلہ لینے والے ہیں عنقریب یہ جماعت شکست کھا جائیگی اور یہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائینگے

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ﴿۴۶﴾ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ

بلکہ قیامت ہے وعدہ گاہ انکا اور قیامت بہت سخت ہے اور بہت کڑوی ف تحقیق گنہگار

بلکہ قیامت انکے وعدہ کا وقت ہے اور قیامت بڑی آفت اور بڑی ناگوار چیز ہے بیشک گنہگار لوگ غلطی

فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا وقف لازم

بیچ گمراہی کے ہیں اور جلنے کے اس دن کہ گھسیٹے جاویں گے بیچ آگ کے اوپر منہوں اپنے کے چکھو

اور جنون میں پڑے ہیں جس دن وہ آگ میں منہ کے بل گھسیٹے جائیں گے (انسے کہا جائیگا کہ) اب آگ کا مزہ

مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ

لگنا آگ دوزخ کا ف تحقیق ہم نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اسکو ساتھ اندازے کے ف اور نہیں حکم ہمارا مگر ایک دفعہ

چکھو ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے پر پیدا کیا ہے اور ہمارا حکم تو یکبارگی ایسا ہوتا ہے جیسے

كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾ وَ

جیسا نظر کرنا ساتھ آنکھ کے ف اور البتہ تحقیق ہلاک کیا ہم نے ہم مذہبوں تمہارے کو پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا اور

آنکھ جھپکنا اور ہم تمہارے ہم مذہبوں کو ہلاک کر چکے ہیں پھر ہے کوئی سوچنے والا اور

حل لغات

لہ رَاوَدُوهُ عَنْ ضَيْفِهِ۔ راودوہ لیا گیا ہے مراودۃ سے

اور مراودۃ رود سے۔ مراودۃ معنی میں ہے مطالبہ کے مگر مطالبہ کا استعمال عین میں ہوتا ہے جیسے طالب زید عمرا بالدراہم اور مراودۃ کا نفوس کے علاوہ اور چیزوں میں۔ کہ مُقْتَدِرٍ۔ وہ جسے کوئی چیز عاجز نہ کر سکے۔ تہ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ۔ أَدْهَىٰ اسم تفضیل کا صیغہ ہے ماخوذ داہیہ سے اور داہیہ کہتے ہیں بڑی آفت و مصیبت کو ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ گزشتہ) مستفید ہو سکتی۔ یہ بھی اس کا بڑا فضل ہے کہ اس نے اپنے کلام کو ایسا آسان کر دیا ہے کہ ہر چھوٹے بڑے عربی عجمی تھوڑی سی محنت میں اسے یاد کر لیتے ہیں۔ دنیا میں کوئی کتاب قرآن کے برابر ایسی نہیں جس کے ہزاروں لاکھوں آدمی حافظ ہوں۔ یہ بھی قرآن کا ایک معجزہ ہے۔ ف حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں یعنی "نحوست نہ اٹھی جب تک تمام نہ ہو چکے اور یہ نحوست کا دن ان ہی کے حق میں تھا۔ یہ نہیں کہ ہمیشہ کو وہ دن منحوس سمجھ لئے جائیں جیسا کہ جاہلوں میں مشہور ہے۔ اور اگر وہ دن عذاب آنے کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے منحوس بن گیا تو مبارک دن کونسا رہے گا۔ قرآن کریم میں تصریح ہے کہ وہ عذاب سات رات اور آٹھ دن برابر رہا۔ بتلائیے اب ہفتہ کے دنوں میں کون سا دن نحوست سے خالی رہے گا۔

فوائد صفحہ ۴۶

ف قوم عاد کے لوگ بڑے تنومند اور قدآور تھے لیکن ہوا کا جھکڑ ان کو اٹھا کر اس طرح زمین پر پٹکتا تھا جیسے کھجور کا تنا جڑ سے اکھاڑ کر زمین پر پھینک دیا جائے۔

ف قوم ثمود نے صالح پیغمبر کو جھٹلایا تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پیغمبروں کو جھٹلایا اس لئے کہ تمام انبیاء اصول شریعت میں متفق ہیں اور لوگوں کو یہی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو مانو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری اختیار کرو۔ سو جس نے ایک پیغمبر کو جھٹلایا بیشک ساروں کو جھٹلایا (فتح البیان)

ف یعنی یہ صرف ایک آدمی ہے ہماری ہی جنس کا اور کوئی اس کا پیرو نہیں یا یہ معنی کہ عام لوگوں میں سے ایک شخص ہے کوئی معتبر بڑا رئیسوں کے خاندان سے نہیں ہے۔ (جامع البیان)

ف یعنی پیغمبری کے لئے بس یہی رہ گیا؟ سب جھوٹ ہے خواہ مخواہ بڑائی مارتا ہے کہ اللہ نے مجھے اپنا رسول بنا دیا اور ساری قوم کو میری اطاعت کا حکم دیا ہے۔

ف یعنی بہت جلد معلوم ہوا چاہتا ہے کہ دونوں فریق میں جھوٹا اور بڑائی لینے والا کون ہے؟

ف یعنی ان کی فرمائش کے موافق ہم پتھر سے اونٹنی نکال کر بھیجتے ہیں اس کے ذریعہ سے جانچا جائے گا کہ کون اللہ ورسول کی بات مانتا ہے اور کون نفس کی خواہش پر چلتا ہے۔ پس دیکھو ان کا انجام کیا ہوتا ہے اور ان کی ایذا پر صبر کر۔ پس تحقیق آخر کار تیرا ہی غلبہ ہوگا دنیا و آخرت میں مدد تیرے ساتھ ہوگی (ابن کثیر وغیرہ)

ف شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں وہ اونٹنی جس پانی پر جاتی سب جانور بھاگ جاتے تو اللہ تعالیٰ نے باری ٹھیرا دی۔ ایک دن وہ جائے اور ایک دن سب جانور۔ عقر کہتے ہیں کوچیں کاٹنے کو۔ شاہ صاحب لکھتے ہیں ایک بدکار عورت تھی اس کے مواشی بہت تھے اپنے ایک آشنا کو اکسا دیا۔ اس نے اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں۔ اس آیت میں صاحب سے مراد اونٹنی کی کوچیں کاٹنے والا ہے۔ وہ شخص ساری قوم سے بدبخت تھا (ابن کثیر وغیرہ)

ف فرشتے نے ایک چیخ ماری کلیجے پھٹ گئے اور سب چورا ہو کر رہ گئے جیسے کھیت کے گرد کانٹوں کی باڑ لگا لیتے ہیں اور چند روز کے بعد پامال ہو کر اسکا چورا ہو جاتا ہے اسی طرح قوم لوط نے لوط علیہ السلام کو جھٹلایا تو وہ بھی ہلاک ہوگئی۔ یاد رہے ایک نبی کی تکذیب سب انبیاء کی تکذیب ہے۔ حاصباً کہتے ہیں ہوا پتھر برسانے والی کو۔ (فتح)

فوائد صفحہ ھذا

ف یعنی لوطؑ کے گھر والوں کو ہم نے عذاب سے بچایا تاکہ اُن پر فضل و انعام کریں۔ جس طرح ہم نے لوطؑ کے گھر والوں پر احسان کیا اسی طرح جزا دیتے ہیں اس شخص کو جو شکر گزاری کرے اور ایمان لائے (جامع البیان) ف یہ مہمان حضرت جبرئیل و میکائیل و اسرافیل علیہم السلام تھے جو خوبصورت لڑکوں کی شکل میں حضرت لوط علیہ السلام کے پاس آئے تھے۔ قوم لوط ان کو آدمی سمجھ کر اپنے خوئے بد کی وجہ سے قبضانا چاہتے تھے یعنی لوط علیہ السلام سے اُنکے مہمانوں کو مانگنے لگے تاکہ ان سے بدکاری کریں۔ ہم نے انکو اندھا کر دیا کہ ادھر اُدھر دھکے کھاتے پھرتے تھے کچھ نظر نہ آتا تھا اور کہا لو اس عذاب کا مزا چکھو یعنی اندھا کرنے کے بعد ان کی بستیاں اُلٹ دی گئیں اور اوپر سے پتھر برسائے گئے۔ اس چھوٹے عذاب کے بعد یہ بڑا عذاب تھا (جامع البیان وغیرہ) ف یہ مکہ والوں کو کہا یا تمام عرب کو کہ تمہارے کافر پہلی امتوں کے کافروں سے بہتر نہیں وہ بسبب کفر کے ہلاک ہوگئے پھر تم اللہ کے عذاب سے بچنے کی کس طرح امید رکھتے ہو حالانکہ تم ان سے زیادہ شریر ہو ف زبُر وہ کتابیں آسمانی جو پیغمبروں پر اُتاری گئیں یعنی ان کتابوں میں سے بھی کسی کتاب میں تمہارے لئے اللہ کے عذاب سے بری ہونا ثابت نہیں (فتح) ف صحیح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا اور آپ اپنے خیمے میں تھے یا اللہ! میں تجھ سے تیری امان اور وعدہ کا پورا کرنا مانگتا ہوں۔ یا اللہ اگر تو چاہے (یعنی مومنوں کا ہلاک ہونا) تو آج کے دن کے بعد تیری عبادت نہ ہوگی۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ مبارک پکڑا اور کہا کافی ہے آپ کو یا رسول اللہ اس قدر دعا کرنی۔ بہت مبالغہ کیا آپ نے اپنے رب سے دعا کرنے میں۔ پس نکلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ سے جلدی کرتے ہوئے (باقی اگلے صفحہ پر)

(باقی اگلے صفحہ پر)

★ بولا کرتے ہیں وہاہ امر کذا ؤ ادا صابہ امر صعب۔ اَمَرُّ اسم تفضیل ہے مُرّ سے اور مُرّ کہتے ہیں تلخ کو۔ ۂ یُوۡمَ یُسۡحَبُوۡنَ۔ یسحبون لیا گیا ہے سحب سے اور سحب کہتے ہیں کھینچنے کو۔ ۂ اِنَّا کُلَّ شَیۡءٍ خَلَقۡنٰہُ۔ کُلَّ شیء منصوب ہے فعل محذوف کی وجہ سے جس کی تفسیر فعل مذکور یعنی خلقناہ کر رہا ہے اور اسی کو ما اضمر عاملہ علی شریطۃ التفسیر کہتے ہیں۔ ۂ اَہۡلَکۡنَاۤ اَشۡیَاعَکُمۡ۔ اشیاع معنے میں ہے اشکال و اشباہ کے اور اسکی مزید تحقیق سورہ سبا کے آخر رکوع میں گزر چکی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ إِنَّ

جو چیز کی ہے انہوں نے بیچ کتاب کے ہے وقف اور ہر کام چھوٹا اور بڑا کام لکھا ہوا ہے وقف تحقیق

ہر وہ کام جو یہ لوگ کرچکے ہیں تحریروں میں موجود ہے اور ہر ایک چھوٹا اور بڑا کام لکھا جا چکا ہے جو لوگ

الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ﴿٥٤﴾ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾ ع ۳ / ۱۵ / ۱۰

پرہیزگار بیچ بہشتوں کے ہیں اور نہروں کے بیچ مقام راستی کے نزدیک بادشاہ قدرت والے کے وقف

اللہ سے ڈرنے والے ہیں وہ بلاشبہ جنت کے باغوں اور اس کی نہروں میں جو عزت و صداقت کی جگہ ہر بادشاہ دو جہاں (قادر مطلق) کے نزدیک بیٹھے ہوں گے

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَسَبْعُونَ آيَةً وَثَلٰثُ رُكُوعَاتٍ

ف سورہ رحمان مکہ میں نازل ہوئی اس میں اٹھتر آیتیں اور تین رکوع ہیں

سورۃ الرحمان مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں اٹھتر آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع (کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

الرَّحْمٰنُ ﴿١﴾ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ﴿٢﴾ خَلَقَ الْإِنْسَانَ ﴿٣﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿٤﴾

ف رحمان نے سکھایا قرآن پیدا کیا آدمی کو سکھایا اسکو بولنا

خدائے رحمان (نہایت کریم ہے) (جس نے) قرآن کی تعلیم دی انسان کو پیدا کیا اسے بولنا سکھایا

الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿٥﴾ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ﴿٦﴾ وَالسَّمَاءَ

سورج اور چاند بیچ گردش کرتے ہیں وقف اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کرتے ہیں اور آسمان کو

سورج اور چاند ایک مقررہ حساب سے چلتے ہیں اور بے تنے کے پودے اور (بڑے بڑے) درخت اپنی کیفیت سے سر بسجود ہیں اسی نے آسمان کو

رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ﴿٧﴾ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ﴿٨﴾ وَأَقِيمُوا

بلند کیا اسکو اور رکھی ترازو تو کہ نہ زیادتی کرو بیچ ترازو کے اور قائم کرو یعنی

بلند کیا اور ترازو بنائی تاکہ تم تولنے کے معاملے میں حد سے تجاوز نہ کرو اور تول ٹھیک رکھو

الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ﴿٩﴾ وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا

سیدھا کرو تولنا ساتھ انصاف کے اور مت کم کرو تول کو وقف اور زمین کو نیچے رکھا اسکو

اور وزن میں کمی نہ کرو اور اسی نے زمین کو مخلوق کے

لِلْأَنَامِ ﴿١٠﴾ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ﴿١١﴾ وَالْحَبُّ

واسطے خلق کے بیچ اسکے میوہ ہے اور کھجوریں خوشوں والی اور اناج ہے

واسطے بچھایا اس میں میوے ہیں اور کھجور کے درخت ہیں جنکے خوشوں پر غلاف چڑھے ہوتے ہیں نیز بھوسی والا اناج

ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٣﴾ خَلَقَ

بھس والا اور رزق والا وقف پس ساتھ کونسی نعمت رب اپنے کے جھٹلاتے ہو تم دونوں وقف پیدا کیا

ہے اور خوشبودار پھول ہیں پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے اسی نے

الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَارِجٍ

آدمی کو بجنے والی مٹی سے مانند ٹھیکری کے اور پیدا کیا جن کو شعلہ والی

انسان کو ٹھیکری کی طرح کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا اور جنوں کو ایک شعلہ آتش سے

حل لغات

۱ مُسْتَطَرٌ کے معنے ہیں مسطور کے یعنی لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

۲ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ بمقعد صدق مکان پسندیدہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(پچھلے صفحہ کا بقیہ) مارے خوشی کے۔ اس وقت آپ زرہ پہنے ہوئے تھے اور یہ آیت پڑھتے تھے۔ (فتح البیان) ف یعنی یہاں کیا شکست کھائیں گے ان کی شکست کا وقت تو وہ ہوگا جب قیامت سر پر آکھڑی ہوگی۔ وہ بہت سخت مصیبت کا وقت ہوگا ف یعنی ان کو کہا جائے گا چکھو مزہ دوزخ کا (جامع البیان) ف ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انھوں نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے پچاس ہزار برس پہلے آسمان و زمین پیدا کرنے سے ساری خلقت کی تقدیریں لکھدیں (مسلم) شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رح نے کہا قدر کے دو درجے ہیں پہلا درجہ ایمان لانا اسپر کہ اللہ تعالیٰ خلقت کے عملوں سے واقف ہے اور ان کے احوال فرماں برداری اور نافرمانی اور رزق موت وغیرہ کو اپنے علم قدیم سے جانتا ہے اور دوسرا درجہ اللہ کی مشیت جو جاری ہے اور قدرت جو ہر چیز کو شامل ہے اسپر ایمان لانا کہ جو اللہ چاہے وہی ہوتا ہے۔ فرقہ قدریہ جو ان کا منکر ہے وہ لوگ اس امت کے مجوسی ہیں (فائدہ ستاریہ)

ف۹ یعنی ہم چشم زدن میں جو چاہیں کر ڈالیں کسی چیز کے بنانے یا بگاڑنے میں ہم کو دیر نہیں لگتی اور نہ کچھ مشقت ہوتی ہے۔

ف۱۰ یعنی تمھاری قماش کے بہت سے کافروں کو پہلے تباہ کرچکے ہیں پھر تم میں کوئی اتنا سوچنے والا نہیں کہ انکے حال سے عبرت حاصل کرسکے۔

فوائد صفحہ ھذا

ف۱ یعنی ہر ایک نیکی بدی عمل کے بعد ان کے اعمال ناموں میں لکھی گئی ہیں۔ وقت پر ساری مثل سامنے کردی جائے گی۔

ف۲ یعنی اس سے قبل ہر چھوٹی بڑی چیز کی تفصیل لوح محفوظ میں لکھی جاچکی ہے۔ تمام دفاتر باقاعدہ مرتب ہیں کوئی چھوٹی موٹی چیز بھی اِدھر اُدھر نہیں ہوسکتی۔

ف۳ مجرمین کے بعد متقین کا انجام بیان فرمادیا کہ وہ اپنی سچائی کی بدولت اللہ و رسول کے سچے وعدوں کے موافق ایک پسندیدہ مقام میں ہوں گے جہاں اس شہنشاہ مطلق کا قرب حاصل ہوگا۔

ف۴ یہ سورت مکی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ثابت ہے کہ ہر چیز کے لئے دُلھن یعنی زینت ہے اور قرآن کی دُلھن زینت خوبصورتی سورۂ رحمٰن ہے (بیہقی) اس سورت کی اگر نماز کے علاوہ بھی تلاوت کیجائے تو بھی پڑھنے اور سننے والے کیلئے جواب دینا مسنون ہے عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَرَءَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا فَسَكَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَاْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِّنْكُمْ كُنْتُ كُلَّمَا اَتَيْتُ عَلٰى قَوْلِهٖ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ قَالُوْا لَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب پر سورۂ رحمٰن پڑھی تو وہ سنتے رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے تو جنات ہی جواب دینے میں اچھے رہے۔ میں نے شب جن میں انپر یہ سورت پڑھی تو وہ ہر فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ کا جواب لَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ سے دیتے یعنی ہم اپنے پروردگار کی کسی نعمت کا انکار نہیں کرتے (ترمذی) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب امام یا قاری کوئی ایسی سورت یا آیت پڑھے جو قابل جواب ہو تو مقتدی و سامع کو چاہیے کہ مناسب جواب دے غافلوں کی طرح چپ چاپ دھرا رہے (فائدہ ستاریہ) مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب القراءۃ فی الصلوٰۃ میں ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَرَاَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى رواہ احمد۔ ابوداؤد، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ مِنْكُمْ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَانْتَهٰى اِلٰى اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ۔ وَمَنْ قَرَاَ لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَانْتَهٰى اِلٰى اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى فَلْيَقُلْ بَلٰى وَمَنْ قَرَاَ وَالْمُرْسَلٰتِ فَبَلَغَ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ فَلْيَقُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ۔ اور مشکوٰۃ باب الحساب والقصاص والمیزان میں ہے عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ قَالَ اَنْ يَّنْظُرَ فِيْ كِتَابِهٖ فَيَتَجَاوَزَ عَنْهُ وَاِنَّهٗ مَنْ نُّوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ هَلَكَ۔ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ قَرَاَ بِهِمَا فِي الصَّلٰوتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ف۵ جب آیت اُسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ نازل ہوئی تو کافر بولے ہم رحمٰن کو نہیں جانتے کہ وہ کیا چیز ہے؟ اُس وقت یہ سورت نازل ہوئی اور دنیوی و اخروی جسمانی و روحانی ظاہری و باطنی متعدد نعمتیں بیان فرما کر بتایا کہ یہ رحمٰن ہے ف۶ اپنے معین وقت پر دورہ کرتے ہیں ایک پلک بھی آگے پیچھے نہیں ہوتے۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سورج کا نور کرسی کے نور کا سترہواں حصہ ہے اور عرش کا نور جو پردے اللہ کے سامنے ہیں ان میں سے ایک پردے کے نور کا سترہواں حصہ ہے پس خیال کرو کہ اللہ تعالیٰ جنتی بندوں کی آنکھوں میں کس قدر نور دے گا کہ وہ اپنی آنکھوں سے رب کے چہرہ کو کھلم کھلا دیکھیں گے (ابن کثیر) اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا النَّظَرَ اِلٰى وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ۔ آمین (فائدہ ستاریہ) ف۷ یہ بدعادت قوم شعیب میں بھی تھی شعیب علیہ السلام نے توحید کے بعد ناپ تول میں کمی کرنے سے روکا اور فرمایا اگر اپنی مستمرہ روش اور ظالمانہ حرکت سے باز نہ آؤ گے تو یہ خوش حالی اور فارغ البالی بدحالی سے بدل جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آجکل بھی اکثر لوگوں میں قوم شعیب کی یہ عادات موجود ہیں۔ اللہ پناہ دے آمین۔ حضرت (باقی اگلے صفحہ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِّنْ نَّارٍ ﴿١٥﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ

آگ سے ط پس ساتھ کونسی نعمت رب اپنے کے جھٹلاتے ہو رب دو مشرقوں کا اور پروردگار

بنا یا پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے وہ دونوں مشرقوں اور مغربوں

الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٨﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿١٩﴾

دو مغربوں کا ط پس ساتھ کونسی نعمت رب اپنے کے جھٹلاتے ہو چلا دیا دو دریا کو ایک دوسرے سے لگ رہے ہیں

کا رب ہے پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اسی نے دو سمندر رواں کئے جو آپس میں ملا دیا کہ جب وہ ملتے ہیں

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿٢٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢١﴾ يَخْرُجُ

کہ درمیان ان کے پردہ ہے ایک دوسرے کا پر زیادتی نہیں کرتے پس ساتھ کونسی نعمت رب اپنے کے جھٹلاتے ہو نکلتے ہیں ان

تو دونوں کے درمیان صرف ایک پردہ ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے دونوں دریاؤں سے

مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٣﴾ وَلَهُ

دونوں میں سے موتی اور مونگے ط پس ساتھ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو اور واسطے

موتی اور مونگا نکلتا ہے پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے اور اسی کی ہیں

الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِى الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٥﴾

اسی کے ہیں کشتیاں بلند والیاں کھڑی کی ہوئی بیچ دریا کے مانند پہاڑوں کی پس ساتھ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو

وہ کشتیاں جو دریا میں پہاڑوں کی مانند اونچی کھڑی ہیں پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾

جو کوئی اوپر زمین کے ہر فنا ہونے والا ہے اور باقی رہے گی ذات پروردگار تیرے صاحب بزرگی اور صاحب انعام کی ط

جو کوئی روئے زمین پر ہے فنا ہونے والا ہے اور صرف تیرے رب کی ذات جو صاحب عزت و اکرام والی ہے باقی رہ جائیگی

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٨﴾ يَسْئَلُهُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

پس ساتھ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو مانگتا ہے اس سے جو کوئی بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے

پھر تم اے انسانو اور جنو! اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے ہر کوئی جو زمین و آسمان میں ہے اسی سے مانگتا ہے ہر

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِىْ شَاْنٍ ﴿٢٩﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٠﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ

ہر روز وہ بیچ ایک شان کے ہے ط پس ساتھ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو شتاب ہم فارغ ہوں گے واسطے

روز اس کی نئی شان ہے پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے اے جنو! اور آدمیو!

اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿٣١﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٢﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

تمہارے اے دو مخلوق جن و انس کی ط پس ساتھ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو ط اے جماعت جنوں کی اور آدمیوں کی

ہم جلد فارغ ہو کر تمہاری طرف متوجہ ہوں گے پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے اے جن و انس کے گروہ! اگر تم زمین و آسمان کے

اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ط

اگر طاقت رکھتے ہو تم یہ کہ نکل جاؤ (یعنی نکل بھاگو) بیچ کناروں آسمانوں کے اور زمین کے پس نکل جاؤ تم ط

کناروں سے نکل کر بھاگ سکتے ہو تو بھاگ جاؤ (مگر) تم ایک خاص قوت و غلبہ کے بغیر بھاگ نہیں سکتے (جو تم کو حاصل

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿٣٣﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٤﴾ يُرْسَلُ

نہ نکل جاؤ گے تم مگر ساتھ غلبہ کے پس ساتھ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو ط بھیجے جاتے ہیں

نہیں) پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے تم پر آگ کے

رکوع ۱۵

حل لغات

له مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ۔ مَرَجَ معنے میں ہے اَرْسَلَ یا خَلَطَ کے مشتق مرج الدابۃ از ارسلہا ہے۔

له وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ۔ جوار جمع ہے جاریۃ کی اور جاریۃ کہتے ہیں کشتی کو کیونکہ وہ پانی میں چلتی ہے۔ جوار اصل میں جواری تھا مگر قرآن شریف کے رسم خط میں ی گر پڑی۔ منشآت معنے میں ہے مرفوعات کے ماخوذ نشأت السحابۃ اذا

ارتفعت سے یولا کرتے ہیں انشاہ اللہ اسے رفعہ۔ اعلام جمع ہے علم کی اور علم کہتے ہیں اونچے پہاڑ کو۔ سه اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ۔ ثقلان سے مراد ہیں جن و انس انکو ثقلان کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ثقل کے معنے ہیں بوجھ کے۔ چونکہ یہ دونوں بھی زمین پر بوجھل ہیں اس لئے انھیں ثقلان کہا گیا۔ ایّہٗ وہی ایّہا ہے رسم خط میں الف گر پڑا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(پچھلے صفحہ کا بقیہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کم ناپنے اور کم تولنے سے رزق منقطع ہوجاتا ہے برکت اُڑجاتی ہے (مشکوٰۃ۔ مؤطا امام مالک) ف یعنی زمین سے اناج پیدا کیا جو انسان کی غذا ہے اور بھوسہ پیدا کیا جو چوپایوں کی غذا ہے اور پھول وپھل تو بالکل نمایاں ہیں کہ ان میں سے بعض کو انسان اور بعض کو جانور اپنی غذا بناتے اور کھاتے ہیں۔ ف اٰلآء کا ترجمہ نعمت کیا گیا ہے کیونکہ انس وجن کو خلعتِ وجود سے سرفراز فرمانا اور جمادات لایعقل سے غافل بنا دینا اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اور اس کی لامحدود قدرت کی نشانی بھی ہے۔ یہ جملہ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ اس سورت میں اکتیس۳۱ مرتبہ آیا ہے اور ہر مرتبہ کسی نعمت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اس قسم کی تکرار عرب وعجم کے کلاموں میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ یہاں اکتیس میں سے آٹھ جگہ اللہ کے عجائب کے ذکر کے بعد اور سات جگہ دوزخ کے بیان کے بعد اور سولہ جگہ جنتوں کے بعد یہ آیت تلاوت کی جاتی ہے۔

فوائد صفحہ ھٰذا

ف جس طرح انسان کی اصل حضرت آدم تھے اسی طرح جنات کی اصل اوّل کا نام جان ہے۔ یہ کہنا جن کوئی دوسری قوم نہیں بلکہ قرآن میں ہر جگہ لفظ جن سے وحشی وبدوی آدمی مراد لینا سراسر حماقت ہے۔

ف سورج کی جائے طلوع کئی ہیں اسی طرح غروب کی بھی جیسے فرمایا رَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ جاڑے میں طلوع وغروب کی جگہ اور گرمی میں اور ان ہی غروب وطلوع کے تغیر سے موسم وفصلوں کو بھی تغیر وتبدل ہے سورج کے طلوع وغروب اور تغیر وتبدل میں بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت عظیمہ ونعمت عظمیٰ کا نشان ہے

ف ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اوصاف بیان فرما کر انس وجن کو متنبہ کیا ہے کہ میں اللہ ایسا ہوں جس نے دو دریا ایک میٹھا دوسرا کھاری اس طرح جاری کردیئے کہ دیکھنے میں دونوں ملے ہوئے حقیقت میں دونوں کا پانی الگ الگ اِدھر میٹھا تو اُدھر کھاری۔ چاٹگام گجرات وغیرہ میں اس قسم کے دریا موجود ہیں۔ پھر دریاؤں میں سے ہیرے موتی مونگے جو ہزاروں کی قیمت رکھتے ہیں نکالے، کشتیاں جہاز چلائے جو کسی مخلوق کا کام نہیں۔ اگر سمندر کی موجیں جہاز کو گھیرلیں تو سوائے اللہ قدوس کے کوئی نبی ولی غوث قطب وغیرہ نجات دینے والا نہیں۔ جو لوگ بحری سفر کرتے ہوئے سختی کے وقت خواجہ خضر وغیرہ سے مدد چاہتے ہیں ان کو چاہیے کہ اللہ واحد ہی کو پکاریں (فائدہ ستاریہ)

ف ترمذی سبل السلام وغیرہ میں ہے کہ یہ نام اللہ تعالیٰ کے ہیں ان کے ساتھ دُعا جلد قبول ہوتی ہے۔ دُعاءِ ماثورہ میں ہے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ بِرَحْمَتِکَ نَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لَنَا شَاْنَنَا کُلَّہٗ وَلَا تَکِلْنَآ اِلٰٓی اَنْفُسِنَا طَرْفَۃَ عَیْنٍ وَّلَآ اِلٰٓی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ یعنی اے زندہ! اے تھامنے والے! اے نئے بنانے والے آسمانوں کے اور زمین کے۔ اے بزرگ تعظیم والے۔ نہیں کوئی معبود مگر تو تیری رحمت کے ساتھ ہم فریاد رسی چاہتے ہیں تو درست کردے ہمارا سارا حال اور مت سونپ ہم کو ہمارے نفوس کی طرف آنکھ جھپکنے کی دیر بھی اور نہ سونپ اپنی مخلوق میں سے کسی کی طرف۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ میں ہے یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ کے پڑھنے کو اپنے اوپر لازم کرلو۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ یہی الفاظ کہہ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا تیری دعا قبول کیگئی (مسک الختام)

ف حدیث مرفوع میں ہے کہ یوم سے مراد وقت ہے یعنی ہر وقت اللہ طرح طرح کے احکام جاری فرماتا ہے اور شأن سے مراد یہ ہے کہ کسی کا گناہ بخشتا ہے کسی کی مصیبت دور کرتا ہے کسی کو بڑھاتا کسی کو گھٹاتا ہے الخ (بزار وابن جریر) ف اس سے مراد یہ نہیں کہ اللہ کسی کام میں مشغول تھا اس سے فرصت ملی ہے۔ یہ شان عاجزی کی اور وہ اللہ عاجزی سے پاک ہے۔ مقصد اس کا یہ ہے کہ گنہگاروں کے خوف دلانے کو فرمایا ہے کہ دیکھو خبردار رہو اب تمہارا حساب لیا جائیگا اور وفاداروں کو پورا پورا صلہ دیا جائیگا یعنی قیامت میں (جامع وفائدہ ستاریہ)

ف اس آیت میں اللہ نے جن وانس کو مخاطب کیا ہے اور احکام الٰہی کے دونوں مکلف ہیں ان ہی کیلئے جنت ودوزخ ہے۔ جو لوگ جنوں کے وجود کے قائل نہیں وہ غلطی پر ہیں۔ ف بعض معترضین آریہ وغیرہ کہتے ہیں کہ اس آیت کا بار بار آنا بلاضرورت فصاحت کے خلاف ہے۔ اگر یہ معترضین تعصب کی پٹی دور کرکے انصاف کی نگاہ سے دیکھیں تو انکو معلوم ہو کہ فی الحقیقت اس آیت کا بار بار آنا برمحل اور نہایت موزوں ہے جیسا کہ بعض الفاظ مکرر سہ کرر لانا عام دستور ہے مثلاً کسی طالب علم کو سمجھاتے ہوئے بولتے ہیں ہر اچھے علم وہنر سے فائدہ ہی فائدہ ہے عربی بھی کارآمد فارسی بھی کارآمد حساب بھی کارآمد، خوش نویسی بھی کارآمد، اب کونسا عاقل اس کو فضول یا خلاف فصاحت کہہ سکتا ہے۔ ہاں اگر فصاحت بلاغت کے پرکھنے والے آریہ ہی رہ گئے ہیں تو مضائقہ نہیں پھر وہ یہ کہ اپنے وید مقدس کی خبر نہیں لیتے کہ وہاں کیا تو ریس رہا ہے یعنی رگوید حصہ اول شکت یعنی فصل ۹ سے لیکر یہ رچا یعنی مصرع ۱۹ مرتبہ آیا ہے۔ تنو مترو ورنو ممنتا ادتی سندھو پرتھوی اُوتدؤ۔ ترجمہ ایسا ہو کہ وہ متر اور ورون اور ادتی اور زمین اور سمندر اور آکاش ہمارے من کی تمنا پوری کریں۔ دیکھنا چاہئے کہ زمین آسمان سمندر وغیرہ سب مخلوق ہیں اور مخلوق کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھنا صاف شرک ہے۔ پھر ایک تو شرک دوسرے اسکو بار بار کہنا وہی مثل ہوئی ایک کریلا دوسرے نیم چڑھا۔ سبحان اللہ! جن کی مذہبی مقدس کتاب شرکیہ تعلیم پر اس قدر زور دیتی ہو وہ قرآن مجید پر اعتراض کرنے چلے ہیں انصاف اور حیا کا خاتمہ ہوگیا۔ یہ دلالت دیانت نہ یہ ایجاد بندہ کی ہے کہ زمین وآسمان دریا (باقی برصفحہ ۶۵۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
اوپر تمہارے شعلے آگ کے اور تانبا گلا ہوا پس نہیں بدلہ لے سکتے تم دو پس ساتھ کونسی نعمت رب
شعلے اور دھواں چھوڑا جائیگا پھر تم نہ اسے روک سکوگے اور نہ بدلہ لے سکوگے پھر تم اپنے رب کی کون کونسی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾
اپنے کے جھٹلاتے ہو پس جس وقت کہ پھٹ جاوے گا آسمان پس ہو جاوے سرخ مانند نری کی (یعنی سرخ چمڑا)
نعمتوں کو جھٹلاؤ گے پھر جب آسمان پھٹ جائیگا تو وہ چمڑہ کی طرح گلابی رنگ کا ہو جائے گا

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ
پس ساتھ کونسی نعمت رب اپنے کے جھٹلاتے ہو پس اس دن نہ پوچھا جاوے گا گناہ اپنے سے انسان
پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے سو اس دن کسی انسان اور جن سے اسکے گناہوں کے متعلق سوال

وَّلَا جَآنٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ
اور نہ جن پس ساتھ کونسی نعمت رب اپنے کے جھٹلاتے ہو پہچانے جاویں گے گناہگار
نہ کیا جائیگا پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے گنہگار لوگ اپنے چہرے سے پہچانے

بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾
ساتھ چہرے اپنے کے پس پکڑا جاویگا ساتھ بالوں پیشانی کے اور قدموں کے پس ساتھ کونسی نعمت رب اپنے کے جھٹلاتے ہو
جائیں گے پھر انکو پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑا جائے گا پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ
یہ ہے دوزخ وہ جو جھٹلاتے تھے اسکو گناہگار پھریں گے درمیان اسکے اور درمیان
(کہا جائیگا) کہ یہ ہے وہ جہنم جس کی یہ گنہگار تکذیب کیا کرتے تھے وہ آگ اور کھولتے ہوئے پانی میں گھومتے

حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿٤٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٥﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ
گرم پانی کھولتے کے پس ساتھ کونسی نعمت رب اپنے کے جھٹلاتے ہو اور واسطے اس شخص کے کہ ڈرا ہے کھڑے ہونے سے رب اپنے
پھریں گے پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا

جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾ فَبِاَيِّ
کے دو بہشتیں ہیں پس ساتھ کونسی نعمت رب اپنے کے جھٹلاتے ہو دونوں بہشتیں شاخوں والی کے پس ساتھ کونسی
اسکے لئے دو باغ ہیں پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ان دونوں باغوں میں بہت سی شاخیں ہونگی پھر تم اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٩﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿٥٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
نعمت رب اپنے کے جھٹلاتے ہو بیچ ان دونوں کے دو چشمے چلتے ہیں پس ساتھ کونسی نعمت
رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ان میں دو چشمے جاری ہوں گے پھر تم اپنے رب کی کون کونسی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥١﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿٥٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رب اپنے کے جھٹلاتے ہو بیچ ان دونوں کے ہر میوے سے دو قسمیں ہیں پس ساتھ کونسی
نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ان میں ہر قسم کے میووں کی دو دو قسمیں ہوں گی پھر تم اپنے رب کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٣﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍ ۢ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ
نعمت رب اپنے کے جھٹلاتے ہو تکیہ لگے ہوئے اوپر بچھونے کے استر انکے گاڑھے کے ہیں
کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے وہ ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے جن کے استر مخمل کے ہوں گے اور انکے

حل لغات

لہ شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ۔ شواظ کہتے ہیں آگ کی لپٹ کو اور نحاس اس دھوئیں کو جو لپٹ سے نکلتا ہے۔ من نار ایک محذوف کے متعلق ہو کر شواظ کی صفت ہے ای کائن من نار

لہ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ۔ وردۃ خبر ہے کانت کی اور ورد کہتے ہیں سرخ کو بولا کرتے ہیں فرس ورد اذا اثبت للفرس الحمرۃ و شجرۃ وردۃ ای حمرا اللون کالدہان دوسری خبر ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ ۶۴۹) آگ پتھر خاک دھول سب خدا کے نام ہیں۔ سو ان ہوشیاریوں سے کام نہیں چل سکتا جب تک وید سے ثابت نہ کر دیں کہ یہ سب پرمیشر کے نام ہیں۔ سو یہ بات ہرگز ثابت نہیں ہو سکتی۔ پنڈت جی نے ایسی دلیری اس خیال پر کی ہے کہ وید کو جب ہندو ہی نہیں جانتے تو مسلمان کہاں سے جانیں گے جو جی چاہو سو کہو۔ یوں نہ جانا کہ قرآن پر اتہام لگانے سے مسلمانوں کو ضرور جوش آئے گا اور وہ وید کا بھید ضرور ٹٹولیں گے۔ چنانچہ آریہ لوگوں کی تعلّی اور شیخی پر بعض مسلمانوں کو خیال آیا کہ آؤ دیکھیں تو سہی وید کا کیا حال ہے وہاں ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے تھک گئے چاروں ویدوں میں نہیں لکھا کہ یہ پرمیشر کے نام ہیں اور تمام ویدوں میں اول سے آخر تک توحید کا پتہ نہیں، حلال حرام کی تفصیل نہیں، عبادت کے احکام نہیں، معاملات کے فیصلے نہیں خلاف تہذیب اور بیجا مبالغے ایسے ہیں کہ شاعر بھی مات ہو گئے مثلاً اے عورت تو شرقی جہت کی مانند نورانی، جنوبی جہت کی مانند منور، غربی سمت کی مانند ہفت اقلیم کے راجا کی طرح زمین پر جلوہ گر، شمالی سمت کے برابر نور سے بھرپور ہے سو تو خاوند وغیرہ سب کو خوش کر اسی کے قریب قریب بہت مضامین موجود ہیں۔ دیکھو دیانند کی بھاش صفحہ ۱۴۲۱ و ۱۴۹۹ و ۱۴۹۵ و ۱۳۶۶ وغیرہ۔

ف۹ یعنی غلبہ اور زور والا نکل سکتا ہے سوا اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی کا غلبہ ہے اور نہ زور۔ اور تَنْفُذُوْنَ کے معنی تَعْلَمُوْنَ کے بھی ہیں یعنی کوئی چاہے کہ آسمان و زمین کی سب باتیں معلوم کرے تو نہیں کر سکتا سوائے اس کے جس کی دلیل اللہ تعالیٰ بتا دے یا دکھا دے اور جو دکھا دی گئی یا بتا دی گئی وہ علم غیب نہیں (جامع)

ف۱۰ یعنی اس طرح کھول کھول کر سمجھانا اور تمام نشیب و فراز پر متنبہ کرنا کتنی بڑی نعمت ہے۔ کیا اس نعمت کی قدر نہیں کرو گے؟

فوائد صفحہ ھٰذا

ف۱ یعنی جس وقت مجرموں پر آگ کے شعلے چھوڑے جائیں گے تو کوئی ان کو دفع نہ کر سکے گا۔ مجرموں کو سزا دینا اور اس سزا کا بیان کرنا وفاداروں کے حق میں انعام ہے۔

ف۲ مجرموں پر ایک بپتی ایسی بھی آئے گی ان سے بغیر سوال کئے صرف علامات سے پہچان کر فرشتے انکو دوزخ میں داخل کر دینگے جیسا کہ اگلی آیت سے واضح ہے یا یہ مطلب ہے کہ قبروں سے اٹھتے وقت سوال نہ ہوگا بعد میں ہونا اس کے منافی نہیں۔ مشرکین اپنی بداعمالی کی بدنما سیاہی جو ان کے چہروں ہی سے ٹپک رہی ہوگی پہچان لئے جائیں گے جیسے موحدین کی شناخت سجدہ اور وضوء کے آثار سے ہوگی۔ جہنمی سر و پا سے جکڑ کر جہنم میں جھونک دیا جائیگا۔ حدیث میں ہے داروغہ جہنم جہنمی کی پیشانی اور اقدام جہنم کی زنجیروں سے جکڑ کر جہنم میں ڈالدیگا جس میں تقریباً پچاس سال تک وہ گہرا اترتا جائیگا اور اس کا وزن دس اونٹوں کے برابر کر دیا جائیگا۔ (ابن کثیر)

ف۳ جہنم میں ایک گردن نمودار ہوگی جس میں چہرہ آنکھیں کان زبان ہوگی وہ بولے گی کہ میں (عذاب کرنے کے لئے) تین قسم کے لوگوں پر مقرر ہوں (۱) ایک شرک کرنے والے یعنی جو لوگ اللہ کے سوا غیروں کی پوجا پرستش کرتے تھے اللہ کا حق و اوصاف نبیوں، ولیوں، پیروں، بزرگوں میں ثابت کرتے تھے۔ (۲) دوسرے تکبر کرنے والے یعنی قرآن و حدیث کے مقابلہ میں اپنے مذہب، قوم برادری، رواج و رسم، خواہشات نفسانی کو ور رکھنے والے (۳) تیسرے تصویریں بنانے والے (ترمذی)

ف۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن جبرئیل علیہ السلام نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے اپنی اداسی کا اظہار کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غمگینی و اداسی کا سبب معلوم کیا تو جواب دیا کہ میں نے جہنم کا ایک جوش دیکھا اسی وقت سے میرا دم ٹھکانے نہیں اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا۔ آمین۔ (ترہیب) مکذبین مشرکین مبتدعین کا انجام پڑھ سن لیا؟ اب خود فیصلہ کرو کہ یہ پسند ہے یا مؤمنین موحدین کا جو دنیا میں اپنے رب کے عذاب سے ڈر کر اس کی نافرمانی چھوڑ دیتے ہیں اور انکو یہ بھی خیال ہے کہ ایک روز اپنے رب کے آگے کھڑا ہونا اور رتی رتی کا حساب دینا ہے ان کے لئے وہاں عالیشان باغ ہیں جن کی صفات آگے بیان کی گئی ہیں۔

ف۵ صحیح بخاری میں عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو باغ ایسے ہیں جن کے برتن اور جو کچھ اس میں ہے سب چاندی کا ہے۔ اسی طرح دو سونے کے ہیں اور جنت عدن میں جو لوگ ہوں گے ان کے اور اللہ کے دیدار کے درمیان حد فاصل صرف کبریائی کی چادر ہے جو اللہ عز وجل کے چہرہ پر ہے جنت نہایت سرسبز اس میں خوش ذائقہ تیار ہر قسم کے پھل اور درختوں کی شاخیں نہایت پر میوہ اور سایہ دار ہوں گی۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن یہ آیت پڑھی وَلِمَنْ خَافَ الآیۃ تو میں نے کہا اگر چہ زنا اور چوری کرے پھر بھی (باقی بر صفحہ ۶۵۱)

★ ہے کانت کی۔ دہان جمع ہے دُہن کی اور دُہن کہتے ہیں تیل کو۔ ۳؎ بِسِیْمٰھُمْ سیما بوزن ضیزیٰ مشتق ہے سومۃ سے اور سومۃ کہتے ہیں علامت کو۔ یہ اصل میں تھا سِومیٰ واؤ اپنے ماقبل کے مکسور ہونے کی وجہ سے یے اور آخری یے ماقبل کے مفتوح ہونے کی وجہ سے الف ہو گئی۔ ۴؎ بَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ۔ حمیم گرم کھولتا ہوا پانی۔ اٰن وہ جس کی حرارت انتہا کے درجہ کو پہنچ گئی ہو بولا کرتے ہیں انی الماء اذا انتھی فی الحر نھایتہ۔ ۵؎ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ۔ افنان جمع ہے فَنَن کی اور فنن کہتے ہیں شاخ اور ٹہنی کو۔ ۶؎ بَطَآئِنُھَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ۔ بطائن جمع بطانہ کی اور بطانہ استر جو نیچے کی طرف رہتا ہے۔ استبرق موٹا تافتہ۔ یہ عجمی لفظ ہے۔ اصل میں تھا ستبرک عرب نے اس کو اپنے ہاں نقل کیا تو اول میں ہمزہ زیادہ کیا اور کاف کو قاف سے بدل لیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٥﴾ فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ

اور میوہ دونوں بہشتوں کا نزدیک ہے ف[1] پس ساتھ کونسی نعمت رب اپنے کے جھٹلاتے ہو بیچ ان کے ہیں بند رکھنے والیاں

باغوں کے پھل بہت جھکے ہوئے ہونگے پھر تم اپنے رب کی کونسی کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے انہیں نیچی نگاہ والی عورتیں ہونگی

الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

نظر کی نہیں نزدیک ہوا انکے انسان پہلے ان سے اور نہ جن پس ساتھ کونسی نعمت

جن کو ان سے پہلے کسی انسان اور کسی جن نے چھوا تک نہ ہوگا پھر تم اپنے رب کی کون

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٧﴾ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو گویا کہ وہ یاقوت ہیں اور مونگے ہیں پس ساتھ کونسی نعمت

کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے گویا کہ وہ (عورتیں) یاقوت اور مرجان ہیں پھر تم اپنے رب کی کون

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِأَيِّ

پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو نہیں بدلہ احسان کا مگر احسان ف[2] پس ساتھ

کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے اور نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا اور کیا ہے؟ پھر تم اپنے

آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦١﴾ وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ ﴿٦٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

کونسی نعمت رب اپنے کے جھٹلاتے ہو اور سوائے ان دونوں کے دو بہشتیں ہیں ف[3] پس ساتھ کونسی نعمت رب اپنے کے

رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے اور ان دونوں کے علاوہ دو باغ اور ہونگے پھر تم اپنے رب کی کون کونسی

تُكَذِّبَانِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَامَّتَانِ ﴿٦٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٥﴾

جھٹلاتے ہو نہایت سبز ہیں پس ساتھ کونسی نعمت رب اپنے کے جھٹلاتے ہو

نعمتوں کو جھٹلاؤ گے یہ دونوں باغ نہایت سبز ہونگے پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ ﴿٦٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٧﴾ فِيهِمَا

بیچ ان دونوں کے دو چشمے ہیں بہت جوش مارنے والے ف[4] پس ساتھ کونسی نعمت رب اپنے کے جھٹلاتے ہو بیچ ان دونوں

ان باغوں میں پانی کے دو چشمے ابل رہے ہوں گے پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ان میں کئی

فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٩﴾ فِيهِنَّ

کے میوے ہیں اور کھجور اور انار ہیں ف[5] پس ساتھ کونسی نعمت رب اپنے کے جھٹلاتے ہو بیچ انکے ہیں

قسم کے میوے کھجور کے درخت اور انار ہونگے پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ان باغوں میں نیک

خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧١﴾ حُورٌ مَقْصُورَاتٌ

اچھی عورتیں خوبصورتیں ف[6] پس ساتھ کونسی نعمت رب اپنے کے جھٹلاتے ہو گوریاں ہیں چھپائی ہوئی

سیرت اور خوبصورت عورتیں ہونگی پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے وہ گوری گوری کشادہ چشم عورتیں

فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧٣﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ

بیچ خیموں کے ف[7] پس ساتھ کونسی نعمت رب اپنے کے جھٹلاتے ہو نہیں ہاتھ لگایا انکو کسی انسان نے پہلے انکے

ہونگی جو خیموں کے اندر پردہ نشین ہونگی پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ان سے پہلے ان کو کسی انسان یا جن نے

وَلَا جَانٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِئِينَ عَلَى رَفْرَفٍ

اور نہ جنوں نے پس ساتھ کونسی نعمت رب اپنے کے جھٹلاتے ہو تکیے لگے ہوئے اوپر قالینوں

چھوا تک نہ ہوگا پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے *وہ لوگ سبز پھولوں والی قالین اور خوبصورت

منزل ۷

حل لغات۔ [1] وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ۔ جنا کہتے ہیں پھل کو۔ اس کے اصلی معنے قطع کے ہیں۔ چونکہ پھل درختوں سے توڑے اور قطع کئے جاتے ہیں اس سے جنا کے معنی پھل کے لئے گئے۔ [2] لَمْ يَطْمِثْهُنَّ طمث کے معنے ہیں چھونے کے بولا کرتے ہیں ما طمث ہذہ الناقۃ حبل قط ای مامسہا عقال۔ [3] مُدْهَامَّتَانِ۔ یہ ★

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ ۵۰)

آپؐ نے یہی آیت پڑھی۔ پھر میں نے کہا اگرچہ زنا اور چوری کرے پھر بھی آپؐ نے یہی آیت پڑھی۔ پھر میں نے کہا اگرچہ زنا اور چوری کرے پھر بھی آپؐ نے یہی آیت پڑھی پھر فرمایا اور اگرچہ ابوالدرداء کی ناک خاک آلود ہو جائے (ابن جریر۔ ابن کثیر) امام حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ دو چشمے ایک کا نام سلسبیل دوسرے کا نام تسنیم جو کبھی تھمتے نہیں اور دخشک ہونگے بلکہ خوش ذائقہ لذت دار ہوں گے۔ عطیہ رحمہ اللہ نے کہا ایک ان کا مَآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ سے ہے اور دوسرا خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ہے یعنی شراب جو کہ لذت ہے واسطے پینے والوں کے اسی لئے بعد اس کے یوں فرمایا کہ ان میں جمیع انواع اثمار ہیں۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا اٰمِیْن۔ ابو عمار عبدالقہار عفرلہٗ:

فوائد صفحہ ھٰذا

فل یعنی جنت میں عیش و عشرت سے بہترین تکیے لگائے ہوئے ہونگے ان کے بستر اتنے بڑھیا ہونگے کہ استر خالص زریں ریشم کا ہوگا۔ بھلا اندازہ لگائیے جب کہ ان کا استر دبیز ریشم کا ہوگا تو ابرا کس قدر عجیب و نورانی ہوگا۔ یُوں سمجھیے سراسر اظہار رحمت و نور ہوگا پھر ابر کلکاریاں جنھیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ سچ فرمایا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کی چیزیں ایسی عمدہ ہیں کہ ان کو کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا نہ کسی بشر کے دل پر خطرہ گذرا۔ ان جنتوں کے پھل جنتیوں سے بالکل قریب ہیں جب چاہیں جس حال میں چاہیں وہیں سے لے لیں لیٹے ہوں تو بیٹھے کی اور بیٹھے ہوں تو کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں خود بخود شاخیں جُھوم جُھوم کر جھکتی رہتی ہیں یعنی لینے والے کو کوئی تکلیف یا تکلف نہیں۔

فٹ ترمذی میں ہے اہل جنت کی بیویوں میں سے ہر ایک ایسی ہے کہ ان کی پنڈلی (کا گودا) سفیدی ستر ستر جوڑوں کے پہننے کے بعد بھی نظر آتی ہے بخاری میں ہے کہ اگر جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت دُنیا میں جھانک لے تو زمین و آسمان کو جگمگا دے اور خوشبو سے تمام عالم مہک اُٹھے انکی ہلکی سی اوڑھنی بھی دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے گراں ہے۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے سو درجے ہیں اور ہر درجہ میں اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے اور فردوس جنت کے تمام درجوں سے اعلیٰ و برتر ہے اور فردوس ہی سے جنت کی چاروں نہریں نکلتی ہیں اور جنت الفردوس کے اوپر عرش الٰہی ہے۔ جب تم جنت مانگو تو جنت الفردوس مانگو (مشکوٰۃ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا مخلوق کو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟ فرمایا پانی سے۔ پھر پوچھا جنت کی تعمیر کس چیز سے ہوئی؟ فرمایا ایک اینٹ سونے اور ایک چاندی سے اور مصالحہ یا گارا تیز خوشبو مشک ہے اس کی کنکریاں یعنی بجری موتی اور یاقوت ہیں اور مٹی اس کی زعفران ہے جو شخص اس میں داخل ہوگا چین و آرام سے رہے گا فکر مند نہ ہوگا ہمیشہ رہے گا مرے گا نہیں۔ اسکے کپڑے پرانے نہ ہونگے اسکا شباب فنا نہ ہوگا (احمد) ترغیب میں ہے جنتیوں کی بیویاں نہایت خوش الحانی سے یہ گانا اپنے شوہروں کو سنایا کریں گی جسکا ترجمہ یہ ہے "ہم ہمیشہ عیش میں رہنے والیاں ہیں ہمارے پاس رہنے والا ہم سے کبھی آزردہ دل نہ ہوگا۔ ہم امن والیاں ہیں کبھی رنج و خوف ہم کو نہ ہوگا۔ ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی جدائی و مہجوری نہ ہوگی اور ہم اچھی خصلت والیاں و حُسن والیاں ہیں۔ ہمارے شوہر بڑی عزت و مرتبے والے اور میٹھی نگاہ والے ہیں" اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ اٰمِیْن۔ انس رضی اللہ عنہ سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اور فرمایا جانتے ہو تمھارے ربؐ کیا فرمایا ہے۔ عرض کیا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اللہ کا ارشاد ہے جس کو میں نے توحید کی نعمت عطا کی اس کا بدلہ جنت ہی ہے یعنی بندگی کا بدلہ ثواب اور وہ جنت ہے (ابن کثیر) فٹ یہ دو بہشت ان پہلے دو بہشتوں سے رتبے اور فضیلت میں کم ہیں اور وہ دو بہشت مقربوں کے لئے ہیں۔ یہ اصحاب یمین کے لئے ہیں۔ پہلے دو باغوں کے وصف میں فرمایا کہ ان کی شاخیں بہت ہیں اور ان دو باغوں کی مُدْھَآمَّتٰنِ ○ یہ صفت کی کہ نہایت سبز ہیں اس لئے کہ ان میں اور ان میں فرق ہے (ابن کثیر و جامع) فٹ یہ چشمے ابلتے ہیں فوارے کی طرح اور پہلے دو باغوں میں جو دو چشمے ہیں وہ بہتے ہیں بہنا ابلنے سے زیادہ قوی ہے (جامع) فٹ میوے دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو غذا کا کام دیتے ہیں اور دوسرے وہ جو پانی اور دوا کا کام دیتے ہیں۔ کھجور غذائی میووں میں سب سے زیادہ عمدہ اور بہتر ہے اور انار دوا والی میووں میں سب سے افضل ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کا خاص طور سے ذکر فرمایا ہے لیکن یہاں کے انار کھجور پر ان کا قیاس نہ کیا جائے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جنت میں غذا کے سبب بول و براز نہ ہوگا بلکہ ایک طرح کا پسینہ آئے گا اور سب غذا ہضم ہو جائے گی (جامع وغیرہ) (باقی برصفحہ ۵۲)

★ صفت ہے جنتان کی لیا گیا ہے ادہیام سے اور ادہیام کہتے ہیں سخت سیاہ ہونے کو یعنی وہ دونوں باغ نہایت سبز ہوں گے اور سبز چیز جس قدر زیادہ گہری ہوتی ہے اتنی ہی سیاہی کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے۔ ؎ نَضَّاخَتٰنِ۔ نضخ کہتے ہیں زور کے ساتھ پانی کے بہنے کو اور ایک ہے نضح اس کے معنے ہیں پانی چھلکنا۔ ؎ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ۔ رفرف اسم جنس ہے یا اسم جمع۔ اسم جمع ہے تو اسکا مفرد رفرفۃ۔ رفرف کہتے ہیں قالین کو جو بچھونوں کے اوپر بچھائی جاتی ہے۔ عبقری منسوب ہے عبقر کی طرف اور عبقر عرب کے خیال کے مطابق جنوں کے ایک شہر کا نام ہے جس کی طرف وہ ہر عجیب و غریب چیز کو منسوب کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾

سبز کے اور نادر نفیس کے پر پس ساتھ کونسی نعمت رب اپنے کے جھٹلاتے ہو تم دونوں

کپڑوں کے فرش پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾ ع ٣

برکت والا ہے نام پروردگار تیرے کے صاحب بزرگی اور صاحب بخشش کا

(اے پیغمبر!) آپ کے رب کا نام بڑا با برکت ہے اور وہ بڑی عظمت والا اور (اپنی مخلوق پر) احسان کرنے والا ہے

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ واقعہ مکہ میں نازل ہوئی اسمیں چھیانوے آیتیں اور تین رکوع (۳) ہیں

سورۃ الواقعہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں ۹۶ آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع (کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ

جس وقت ہو پڑے گی ہو پڑنے والی تب نہیں وقت ہو پڑنے اسکے کے کوئی جھوٹ بولنے والا نیچا کر دینے والی

(یاد کرو) جب واقع ہونے والی واقع ہو جائے گی جس کے وقوع پذیر ہونے کو کوئی چیز جھٹلا نہیں سکتی (بعض کو) پست کر دے گی

رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾

اونچا کر دینے والی جس وقت کہ ہلائی جاوے گی زمین ہلائی جانے کر اور اڑا دیے جاویں گے پہاڑ اڑائے جانے کر

اور بعض کو بلند جس وقت زمین بڑے زور سے زلزلہ آئے گا اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے

فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ﴿٦﴾ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿٧﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ

پس ہو جاویں گے بھرنگے پراگندہ اور ہو جاؤ گے تم قسمیں تین پس صاحب داہنی طرف کے

اور غبار کی طرح اڑتے پھریں گے اور تمہارے تین گروہ بن جائیں گے ایک تو داہنی طرف والے

مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿٨﴾ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿٩﴾

کیا ہیں وہ صاحب داہنی طرف کے اور بائیں طرف والے کیا ہیں وہ بائیں طرف والے

تو داہنی طرف والوں کا کیا کہنا اور ایک بائیں طرف والے سو بائیں طرف والوں کا کتنا برا حال ہے

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ﴿١٠﴾ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿١١﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿١٢﴾

اور آگے نکل جانے والے آگے ہی ہیں سب سے یہ لوگ مقرب ہیں وہ بیچ بہشتوں نعمت کے

اور جو لوگ آگے ہونگے وہ آگے ہی (رہنے کے قابل) ہونگے یہ مقرب لوگ ہیں جو نعمتوں بھرے باغوں میں رہیں گے

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٤﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿١٥﴾

بڑی جماعت ہے پہلوں میں سے اور تھوڑی پچھلوں میں سے اوپر چارپائیوں سونے کی تاروں سے

انمیں سے بہت سے اگلے لوگوں میں سے ہونگے اور تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے جڑاؤ تختوں پر

مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿١٦﴾ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿١٧﴾

بنی ہوئی کے ہیں تکیہ کیے ہوئے اوپر انکے آمنے سامنے پھریں گے اوپر انکے لڑکے ہمیشہ رہنے والے

تکیہ لگائے ہوئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہونگے انکے ارد گرد چھوٹے چھوٹے بچے جو ہمیشہ بچے ہی رہیں گے

حل لغات

لہ اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ اذا منصوب ہے فعل محذوف کی وجہ سے اے اذکر اذا الخ۔ کاذبۃ مصدر ہے جس طرح عاقبۃ اور عاقبۃ والمعنی لیس لاجل وقعتہا کذب اصلا۔ لہ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ

یہ خبر ہے مبتدا محذوف کی اے ہی خافضۃ رافعۃ۔ خفض اور رفع دونوں ضد یکدگر ہیں۔ لہ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ۔ رجت معنے میں ہے زلزلت کے اور زلزلہ کہتے ہیں شدید ★

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ ۷۵۱) ف خَيْرٰتٌ یعنی اچھے خلق والیاں حِسَانٌ یعنی خوب صورت جنت میں عورتیں نیک صالح حسین خوب صورت اور خوب سیرت ہوں گی۔ ہاں حدیث میں اُس عورت کی بھی تعریف آئی ہے جس عورت کے دیکھنے سے اس کا مرد خوش ہو اور وہ اس کی آبرو و گھر کی حفاظت کرے اور دین کے کاموں میں اس کی معاون و مددگار ہو تو ایسی عورت دنیا کے سامان میں سب سے عمدہ نعمت ہے (جامع وغیرہ)

ف یعنی پردہ کی گئیں روکی ہوئیں خیموں کے اندر یا ان کی نظریں اپنے خاوندوں کے سوا اور کسی کی طرف نہیں دیکھتیں پہلی آیت میں حوروں کی صفت میں قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ فرمایا یعنی نظر کو اپنے خاوندوں پر بند کر لیا جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اپنے خاوندوں پر نظر بند کرنا اوروں کو نہ دیکھنا ان کی طبعی اور پیدائشی بات ہے اور یہ خصلت کامل تر ہے مقصورات سے۔ بخاری مسلم میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیمہ موتی کے دانہ کا اندر سے خالی او نچان اوپر کی سات میل ہے اس کے ہر کونے میں مومن کے گھر والے ہوں گے اور لوگ انھیں دیکھیں گے۔ وہ مومن ان کے پاس آیا جایا کرے گا (جامع) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الْمَرْاَۃَ مِنْ نِّسَآءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ لَیُرٰی بَیَاضُ سَاقِھَا مِنْ وَّرَآءِ سَبْعِیْنَ حُلَّۃً حَتّٰی یُرٰی مُخُّھَا (ترمذی باب صفۃ نساء اھل الجنۃ) یعنی جنت والوں کو ایسی حسین بیویاں ملیں گی جن کی پنڈلی کی چمک ستر لباس میں سے باہر معلوم ہو گی یعنی جس طرح آئینہ میں چراغ ہوتا ہے

فوائد صفحہ ھٰذا

ف یعنی سبز تکیے بچھونے اچھے (شاہ ولی اللہ)

ف ہر ایک آیت میں نعمت جتائی۔ کوئی آپ نعمت ہے اور کسی کی خبر دینی نعمت ہے کہ اس سے بچیں (موضح)

ف یعنی تیرے رب ذوالجلال والاکرام کا نام بابرکت ہے یعنی جس نے اپنے وفاداروں پر ایسے احسان و انعام فرمائے ہیں کہ جنت کا وعدہ دیا اور غور کرو تو تمام نعمتوں میں ان کی خوبی اسی کے نام پاک کی برکت سے ہے اور اسی رب کا نام لینے سے یہ نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔ پھر سمجھ لو جس کے اسم میں اس قدر برکت ہے تو مسمّی میں کیا کچھ ہو گی۔ پس وہ ذات اس لائق ہے کہ اس کی نافرمانی نہ کی جائے یعنی اس کی صفات کسی مخلوق میں ثابت نہ کی جائیں بلکہ اس ذات الٰہی کی کامل اطاعت گزاری کی جائے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی بزرگی کہو اللہ تعالیٰ تمھارے گناہ بخشے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ بوڑھے مسلمان اور اپنے امام اور وہ عالم جو قرآن میں غلو و جفا نہ کرے ان کی عزت و بزرگی کرنی یہ اللہ تعالیٰ کی بزرگی کرنے میں داخل ہے صحیح مسلم وغیرہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا سلام پھیرتے تو بغیر پڑھے اس دعا کے مقتدیوں کی طرف نہ پھرتے دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اور جہاں نام کے مسلمانوں نے دین میں اور بہت سی بدعات نکالی ہیں یہاں بھی سلام کے بعد کی دعا میں وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ کا اپنی طرف سے اضافہ کر کے بدعتی بنے ہیں حالانکہ قرآن و حدیث سے ان اختراعی الفاظ کا کوئی ثبوت نہیں۔ متقدمین علماء احناف نے بھی ان بناوٹی الفاظ کی تردید کی ہے چنانچہ ملا علی قاری حنفی اپنی تصنیف مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں کہ وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ وغیرہ کی کوئی اصل نہیں۔ نیز والدی ماجدی حضرت العلام محدث ہند امام الموحدین حافظ الحاج ابو محمد عبدالوہاب رحمہ اللہ و نور مرقدہ نے اپنی تصنیف لطیف ھدایۃ النبی یعنی مکمل نماز میں لکھا ہے۔ معلوم رہے کہ جو زیادتی اس دعا میں عوام و خواص کے درمیان مشہور ہے وہ بے اصل، گھڑی تراشی ایک واعظ کی ہے جیسا کہ مسک الختام شرح بلوغ المرام میں بسط کے ساتھ لکھا ہے۔ ابو عامر عبدالقہار غفرلہ۔ ف حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ اپنی عورتوں کو سورۂ واقعہ سکھاؤ بیشک یہ سورۃ الغناء ہے (دیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے رفعاً ہے سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ الْغِنٰی فَاقْرَءُوْھَا وَعَلِّمُوْھَا اَوْلَادَكُمْ کہ یہ سورت مالدار ہونے کی سورت ہے تم بھی اسکو پڑھو اور اپنی اولاد کو بھی سکھاؤ (ابن عساکر) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی عیادت کے وقت پوچھا آپ کو کیا شکوہ ہے؟ کہا گناہوں کا۔ پھر پوچھا کیا خواہش ہے؟ کہا اپنے رب کی رحمت کی۔ فرمایا کسی طبیب کو بھیجدوں؟ کہا کہ طبیب ہی نے تو بیمار ڈالا ہے۔ کہا کچھ مال بھیجدوں؟ جواب دیا مجھے مال کی حاجت نہیں۔ فرمایا بچوں کے کام آئے گا۔ کہا میں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سُنا ہے کہ مَنْ قَرَءَ سُوْرَۃَ الْوَاقِعَۃِ كُلَّ لَیْلَۃٍ لَّمْ تُصِبْہُ الْفَاقَۃُ جو ہر رات سورہ واقعہ پڑھے اس کو کبھی فقر و فاقہ نہ پہنچے گا میں نے تو اپنی بچیوں سے کہدیا ہے کہ ہر رات سورۂ واقعہ پڑھ لیا کریں۔ اب مجھے فقر و فاقہ کا کوئی ڈر نہیں (ابن عساکر) مسند احمد میں ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فجر کی نماز میں سورۂ واقعہ پڑھی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ بوڑھے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا (باقی برصفحہ ۷۵۳)

★ حرکت کو۔ ؎ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ۔ بس کہتے ہیں کسی چیز کے ریزہ ریزہ ہونے کو۔ ؎ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ثُلَّۃٌ کہتے ہیں جماعت عظیم کو مشتق ہے ثلّ سے اور ثلّ کے اصلی معنے ہیں کسر کے۔ ؎ عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَۃٍ۔ سُرُر جمع ہے سریر کی اور سریر کہتے ہیں تخت کو۔ موضونۃ مشتق ہے وضن سے اور وضن کہتے ہیں بُننے کو یعنی تخت سونے کے تاروں سے بُنے ہوئے ہوں گے اور بیچ بیچ میں موتیوں اور یاقوت کا جال پڑا ہوا ہو گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ ۙ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ﴿١٨﴾ لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا

ساتھ آبخوروں کے اور آفتابوں کے اور پیالوں کے شراب صاف سے ف نہیں سر دکھائے جائیں گے اس سے

آبخورے اور آفتابے اور ایسی خالص شراب کے جام لئے کھڑے رہتے ہونگے جس سے نہ دردِ سر ہوگا۔ اور نہ اس سے

وَلَا يُنزِفُونَ ﴿١٩﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢١﴾

اور نہ بے ہوش ہوں گے ف اور میوے اس قسم سے کہ پسند کریں ف اور گوشت جانوروں کے اس قسم سے کہ چاہیں گے

بے ہوشی ہوگی اور میوے جن کو وہ پسند کریں گے اور پرندوں کا گوشت جو انکا جی چاہے

وَحُورٌ عِينٌ ﴿٢٢﴾ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ﴿٢٣﴾ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾

اور واسطے ان کے عورتیں ہیں بڑی آنکھوں والیاں مانند موتیوں چھپائے ہوئے کے بدلہ اس چیز کا کہ تھے وہ کرتے

اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں جو سربستہ موتیوں کی مانند ہونگی ان کے نیک اعمال کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہتے

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ﴿٢٥﴾ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ﴿٢٦﴾ وَ

نہیں سنیں گے وہ بیچ اس کے بیہودہ اور نہ گناہ کی باتیں مگر کہنا سلام ہے سلام ہے اور

وہاں نہ تو وہ لغو کلام سنیں گے اور نہ گناہ کی باتیں بجز سلام سلام کی آوازوں کے جو ہر طرف ان کے کانوں میں آئیگی اور

أَصْحَابُ الْيَمِينِ ۙ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ﴿٢٧﴾ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ﴿٢٨﴾ وَطَلْحٍ

داہنی طرف والے کیا ہیں داہنی طرف والے بیچ بیریوں کانٹے دور کئے ہوئے کے اور کیلے

داہنی طرف والے سو داہنی طرف والوں کا کیا کہنا وہ بے خار بیریوں کے درختوں اور تہہ

مَّنضُودٍ ﴿٢٩﴾ وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ ﴿٣٠﴾ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ﴿٣١﴾ وَفَاكِهَةٍ

تہہ بہ تہہ ف اور سایہ لمبا ف اور پانی گرتا ہوا اور میوے

بہ تہہ کیلوں اور دراز سایوں اور پانی کے جھرنوں اور میووں کے ایسے

كَثِيرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ﴿٣٤﴾

بہت نہیں کاٹا گیا اور نہ منع کیا گیا اور بچھونے بلند ف

ذخیروں میں رہیں گے جن کی نہ فصل ختم ہوگی نہ ان سے کسی کو روکا جائیگا اور بلند فرش ہوں گے

إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا أَتْرَابًا ﴿٣٧﴾

تحقیق ہم نے پیدا کیا عورتوں انکو پیدا کرنا پس کیا ہم نے انکو کنواریاں سہاگ والیاں ہم عمر

ہم نے ان عورتوں کو ایک خاص طریقے سے بنایا ہے پھر انکو کنوارا رکھا پیاری پیاری اور ہم عمر بنایا

لِّأَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿٣٩﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ﴿٤٠﴾ ع ۱۴

واسطے داہنی طرف والوں کے ف جماعت کثیر ہے پہلوں میں سے اور جماعت کثیر ہے پچھلوں میں سے ف

داہنے ہاتھ والوں کے لئے (اس جماعت میں) اگلے لوگوں میں سے بھی ایک گروہ ہوگا اور پچھلے لوگوں میں سے بھی ایک گروہ

وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ﴿٤٢﴾ وَظِلٍّ

اور صاحب بائیں طرف کے کیا ہیں صاحب بائیں طرف کے ف بیچ باؤ گرم کے اور پانی کے ف اور سایہ

اور بائیں ہاتھ والے تو بائیں ہاتھ والے کیسے برے ہیں وہ گرم ہوا اور کھولتے ہوئے پانی میں اور سیاہ

مِّن يَحْمُومٍ ﴿٤٣﴾ لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ﴿٤٤﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ﴿٤٥﴾

دھوئیں سے کہ نہیں ٹھنڈا اور نہ عزت والا تحقیق وہ تھے پہلے اس سے نعمت میں پلے ہوئے

دھوئیں کے سائے میں ہونگے جو نہ ٹھنڈا ہوگا نہ فرحت بخش وہ پہلے واقعی ناز و نعمت میں پلے تھے

حل لغات

لہ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ - اکواب جمع ہے کوب کی اور کوب کہتے ہیں بن ٹونٹی اور بن ڈنڈی کے برتن کو یعنی کوزہ - آبخورہ - اباریق جمع ہے ابریق کی اور ابریق وہ برتن جس کی ٹونٹی بھی ہو اور ڈنڈی بھی یعنی آفتابہ یہ معرب ہے ابریز کا۔ لہ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا - قیل مصدر ہے معنے میں قول کے سلاما بدل ہے قیلا سے۔ لہ فِي سِدْرٍ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ ۷۵۲) سورۂ ہود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون، اذا الشمس کورت نے مجھے بوڑھا کر دیا۔ ان سورتوں میں قیامت کا بیان ہے کہ قیامت کے آنے میں جھوٹ نہیں بلکہ وہ ضرور آنے والی ہے یا یہ کہ سب مسلمان ہونگے کفر و افترا وہاں نہ ہوگا (ابن کثیر وغیرہ)

ف یعنی کفار مشرکین مبتدعین کی ذلت و رسوائی اور مومنین موحدین کی رفعت کا اس قیامت کے روز ظہور ہوگا۔

ف یعنی خواص مومنین، عوام مومنین اور کفار۔ آیات آئندہ میں خواص کو مقربین اور سابقین کہا ہے اور عوام مومنین کو اصحاب الیمین اور کفار کو اصحاب الشمال۔

ف مراد اس سے وہ ہیں جن کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔

ف اس میں تمام اعلیٰ درجہ کے بندے شامل ہیں رُسُل، انبیاء، اولیاء، صدیق، شہداء جنت میں سردار ہونگے۔ موضح میں ہے سبقت لیجانے والے جو ایمان میں سبقت لے گئے یعنی اللہ کی رحمت میں مقرب ہیں۔ مشکوٰۃ شریف کتاب الامارۃ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَتَدْرُوْنَ مَنِ السَّابِقُوْنَ اِلٰی ظِلِّ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ اَلَّذِیْنَ اِذَا اُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوْہُ وَاِذَا سَاَلُوْہُ بَذَلُوْہُ وَحَکَمُوْا لِلنَّاسِ کَحُکْمِھِمْ لِاَنْفُسِھِمْ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو کہ قیامت میں عرش کے سایہ میں سب سے پہلا کون لوگ بلائے جائیں گے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ جانے یا اس کے رسول کو کچھ خبر ہوگی۔ فرمایا کہ جو حق کو شکر قبول کر لیتے ہیں اور سچی گواہی ادا کرتے ہیں یا یہ مطلب کہ حقدار کا حق دینے میں تامل نہیں کرتے اور دوسروں کے واسطے بھی ویسا ہی حکم لگاتے ہیں جیسا اپنے واسطے لگاتے ہیں۔

فوائد صفحہ ھٰذا

ف ترغیب میں ہے یعنی جنت والوں میں جو شخص سب سے کم درجہ کا ہوگا اس کا یہ مرتبہ ہے کہ دس ہزار خادم اس کی خدمت کے لئے تیار ہونگے ہر ایک کے ہاتھ میں سونے اور چاندی کی ایک ایک رکابی ہوگی اور ہر ایک میں قسم قسم کے کھانے جن کی خوشبو و لذت جیسی شروع میں ہوگی ویسی ہی آخر میں ہوگی اور اس کی رونق و لذت و آب و تاب بھی اور کسی حالت میں کم نہ ہوگی۔ جنت میں جب اور جس وقت چاہے کھانے مشک کے خوشبو کے ساتھ ڈکار آتے ہی سب ہضم۔ جنتی سب کے سب ہر وقت عیش و عشرت میں ہنسی خوشی جیسے بھائی ہوتے ہیں آمنے سامنے بادشاہوں کی طرح تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے رہا کریں گے۔ اور ترمذی صفحہ ۷۶ میں ہے کہ جنت میں ہر شخص کے لئے دو دو بیویاں ایسی حسین اور خوب صورت ہونگی جن کے بدن کی چمک دمک ستر لباس کے باہر تک ہوگی۔ رَزَقَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی بِرَحْمَتِہٖ۔ آمین۔

ف کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے شراب میں چار خصلتیں ہیں بیہوشی، دردِ سر، قے، بول۔ اللہ تعالیٰ نے جنت کی شراب کا ذکر فرمایا اور ان خصلتوں سے پاک بیان فرمایا۔ ف اس آیت سے معلوم ہوا کہ میوہ میں چن چن کر کھانا درست ہے۔

ف یعنی حوریں گرد پھریں صدف میں چھپے موتی کی مانند (موضح) حدیث میں ہے جنت والی عورتوں میں سے اگر کوئی عورت اپنا چہرہ زمین کی طرف نکالے تو آسمان سے زمین تک روشنی ہو جائے اور خوشبو سے مہکنے لگے اور اُسکے سر کا دوپٹہ تمام دنیا سے افضل و بہتر ہے اور اگر جنتی مرد دنیا کی طرف جھانکے تو اس کے کنگن کی چمک کے آگے سورج کی روشنی ایسی مٹ جائے گی جس طرح سورج کے آگے تاروں کی مٹ جاتی ہے اور جنت والوں کو کہا جائے گا کہ اب تم ہمیشہ زندہ رہو کبھی موت نہ آئے گی، ہمیشہ سلامت رہو بیماری نہ آئے گی، ہمیشہ جوان رہو بڑھاپا نہ آئیگا ہمیشہ عیش کرو غم نہ ہوگا۔ ابن کثیر و بخاری میں ہے کہ ایک اعرابی نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا جنت میں بیر کے درخت کا کیا کام ہے اس سے تو ایذاء ہوتی ہے کانٹے چبھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کی بیری میں کانٹا نہ ہوگا کیا تو نے اس کے آگے لفظ مَخْضُوْدٍ نہیں پڑھا۔ اس کے کانٹے اللہ تعالیٰ نے دور کر دیئے ہیں۔ ہر کانٹے کے بدلے ایک بیر لگا دیا ہے اور ہر بیر میں ستر بہتر کھانوں کے مزے ملتے ہونگے۔ ایک بڑا درخت ہے جو حجاز کی سرزمین میں ہوتا ہے۔ اہل یمن کیلے کو طلح کہتے ہیں اور اہل حجاز موز کہتے ہیں۔ مَنْضُوْدٍ کے معنے تہ بہ تہ پھل والا، درخت پھل سے لدا ہوا۔ ف بخاری میں ہے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَشَجَرَۃً یَّسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّھَا مِائَۃَ عَامٍ لَّا یَقْطَعُھَا ترمذی کا صفحہ ۱۰۰ جلد دوم کہ جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ سوار سو برس اس کے سایہ میں چلتا رہے گا پھر بھی اس کو طے نہ کر سکے گا اگر چاہو یعنی تصدیق اس کی تو پڑھو وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ فقط (ابن کثیر) ف یعنی اس میں سے کچھ ٹوٹے نہیں چکا (موضح) بچھونوں کی بلندی اتنی ہوگی جتنا کہ آسمان و (باقی بر صفحہ ۷۵۴)

(باقی بر صفحہ ۷۵۴)

★ مَخْضُوْدٍ۔ بیدر بیری کا درخت۔ مخضود معنی میں ہے مقطوع کے بولا کرتے ہیں خضد شوکا ای قطع۔ ۔ وَطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ۔ طلح کیلے کا درخت۔ منضود معنے میں ہے منتظم کے یعنی گتھا ہوا اور ایک پر ایک لدا ہوا۔ ۔ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ۔ ظل سایہ ممدود ممتد لمبا۔ ۔ وَمَآءٍ مَّسْکُوْبٍ۔ مسکوب کے معنی ہیں ریزاں یعنی پانی اوپر سے ٹپکتا اور گرتا ہوگا۔ ۔ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَۃٍ۔ فُرُش جمع ہے فرش کی۔ فرش کہتے ہیں بچھونے کو۔ مرفوع معنی میں ہے مرتفع کے۔ ۔ اَبْکَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا۔ ابکار جمع بکر کی اور بکر کہتے ہیں کنواری کو۔ عربا جمع عروب کی۔ عروب کہتے ہیں اس عورت کو جو شوہر کی پیاری ہو۔ اتراب جمع ترب کی اور ترب کے معنی ہم عمر۔ ۔ وَظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ۔ یحموم کہتے ہیں کالے سیاہ دھوئیں کو۔

www.KitaboSunnat.com

وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيمِ ﴿٤٦﴾ وَكَانُوا يَقُولُونَ ۙ أَئِذَا مِتْنَا

اور تھے اصرار کیا کرتے اور خلاف قسم بڑی کے اوپر اور تھے کہتے کیا جب مر جائیں گے ہم

اور اس بڑے گناہ (یعنی شرک) پر اصرار کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ جب ہم مر جائیں گے اور

وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿٤٧﴾ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿٤٨﴾

اور ہو جائیں گے ہم مٹی اور ہڈیاں کیا ہم پھر اٹھائے جائیں گے کیا باپ ہمارے پہلے والے

مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا پھر ہم کو اٹھایا جائے گا؟ اور کیا ہمارے باپ دادوں کو بھی دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟

قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ

کہہ تحقیق پہلے اور پچھلے البتہ اکٹھے کئے جاویں گے طرف وقت ایک دن

کہہ دیجئے ہاں پہلے بھی اور پچھلے بھی سب اکٹھے ہونے والے ہیں ایک مقرر دن کے وقت

مَّعْلُومٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ﴿٥١﴾ لَآكِلُونَ مِن

معلوم کے وقت پھر تحقیق تم اے گمراہو جھٹلانے والو البتہ کھانے والے ہو

پھر تم اے گمراہو اور جھٹلانے والو البتہ تم کو تھوہر

شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ ﴿٥٢﴾ فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿٥٣﴾ فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ

درخت سے سینڈھ کے سے پس بھرنے والے ہو اس سے پیٹوں کو پھر پینے والے ہو اوپر اس کے

کا درخت کھانا ہوگا اور اسی سے پیٹ بھرنا ہوگا پھر اوپر سے گرم

مِنَ الْحَمِيمِ ﴿٥٤﴾ فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ ﴿٥٥﴾ هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ﴿٥٦﴾

گرم پانی سے پھر پینے والے ہو پینا پیاسے اونٹوں کا یہ مہمانی ان کی دن جزا کے

پانی پینا ہوگا سو پیاسے اونٹ کی طرح پیتے جاؤ گے قیامت کے دن یہ ان کی مہمانی ہوگی

نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ﴿٥٧﴾ أَفَرَأَيْتُم مَّا تُمْنُونَ ﴿٥٨﴾

ہم نے پیدا کیا ہے تم کو پس کیوں نہیں باتے تم تصدیق کرتے کیا پس دیکھا تم نے جو منی ڈالتے ہو تم

ہم ہی نے تم کو پیدا کیا ہے پھر تم سچ کیوں نہیں مانتے بھلا دیکھو تو پانی کا وہ قطرہ جو تم ٹپکاتے ہو

أَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ

کیا تم پیدا کرتے ہو اس کو یا ہم پیدا کرنے والے ہیں ہم نے ہی مقدر کی ہے درمیان تمہارے موت

کیا تم اس کو بناتے ہو یا ہم ہیں بنانے والے ہم نے تمہارے لئے موت مقرر کر دی ہے اور

وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٦٠﴾ عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ فِي

اور نہیں ہم عاجز اس بات سے کہ بدل دیویں تم کو مانند تمہارے اور پیدا کریں تم کو بیچ

کوئی اس سے ہم کو عاجز نہیں کر سکتا کہ ہم تمہاری جگہ اور قوم لے آئیں جو تمہاری مانند ہو اور تم کو ایسی حالت میں لا ڈالیں

مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾

جہاں کے کہ نہیں جانتے تم اور البتہ تحقیق جان لی تم نے پیدائش پہلی پس کیوں نہیں نصیحت پکڑتے تم

کہ جس کو تم جانتے بھی نہیں اور تم نے پہلی بار پیدا کرنے کو جان ہی لیا ہے پھر کیوں نہیں سوچتے

أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ﴿٦٣﴾ أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ﴿٦٤﴾

کیا پس دیکھا تم نے جو تم بوتے ہو کیا تم کھیتی کرتے ہو اس کو یا ہم کھیتی کر دیتے ہیں

کیا تم نے اس کھیتی کو دیکھا ہے جو بوتے ہو کیا تم اس کو اگاتے ہو یا ہم اس کے اگانے والے ہیں

حل لغات

١ شُرْبَ الْهِيمِ ۔ ہیم جمع ہے اہیم کی جس طرح بیض ابیض کی۔ اہیم پیاسا اونٹ۔ یہ اصل میں تھا ہُوم واو ماقبل کے مکسور ہونے کی وجہ سے یے ہو گیا۔

٢ عَلٰٓی اَنْ نُّبَدِّلَ ۔ یہ حال ہے قدرنا کے فاعل سے۔ ٣ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۔ حرث اور زرع دونوں کے معنے کھیتی کے ہیں اور دونوں میں فرق یہ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ ۷۵۳)

زمین کا فاصلہ اور وہ پانچ سو برس کا ہے (ترمذی)

ف یعنی حوریں اور دنیا کی عورتیں جو جنت میں ملیں گی جو ہمیشہ خوب صورت جوان ہی رہیں گی جن باتوں اور طرز انداز پہ بلیا ختہ پیار آئے اور سب کو آپس میں ہم عمر رکھا جائے گا اور ان کے ازواج کے ساتھ بھی عمر کا تناسب برابر قائم رہے گا۔ معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جنتی صاف بدن اور بے ریش سرگیں آنکھیں تیس بتیس برس کے جنت میں داخل ہونگے (فتح وابن کثیر) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً کے بارے میں فرمایا اِنَّ مِنَ الْمُنْشَاٰتِ اللَّاتِیْ کُنَّ فِی الدُّنْیَا عُجُزًا رُمُصًا (ترمذی کتاب التفسیر حدیث غریب) یعنی جو عورتیں ایماندار دنیا میں ضعیف ہوئیں اور آنکھوں میں میل بھرا ہوا رہتا تھا ایمان کی برکت سے ان کو جنت میں یہ حسن و جمال ملے گا۔ اور ایک روایت میں ہے حتّٰی یَبْلُغَ وَاجِدٌ اَفْضَلُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ کَفَضْلِ الظِّهَارَةِ عَلَی الْبِطَانَةِ یعنی وہ سب نوجوان ایک عمر کی ہونگی اور دنیا والی عورتوں کو حوروں پہ ایسی فضیلت ہوگی جیسی ابرے کو استر پہ ہوتی ہے۔

ف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا سب اسی امت میں سے ہیں (فتح)

ف داہنا اور بایاں یہ کہ نامۂ اعمال کا جس کے داہنے ہاتھ میں آیا وہ بہشتی اور بائیں میں آیا وہ دوزخی ہے۔ (موضح)

ف یعنی سایہ سے ایک جسمانی نفع ہوتا ہے راحت و برودت۔ اور ایک روحانی نفع ہوتا ہے لذت و فرحت۔ اہل دوزخ دونوں سے منتفع نہ ہونگے بلکہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اِنَّ الْحَمِیْمَ لَیُصَبُّ عَلٰی رُءُوْسِهِمْ فَیَنْفُذُ الْحَمِیْمُ حَتّٰی یَخْلُصَ اِلٰی جَوْفِهٖ فَیَسْلُتُ مَا فِیْ جَوْفِهٖ حَتّٰی یَمْرُقَ مِنْ قَدَمَیْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ یُعَادُ کَمَا کَانَ (مشکوٰۃ باب صفۃ النار) یعنی حمیم جس وقت دوزخی کے سر پر ڈالا جائے گا تو پیٹ میں پہنچ کر تمام انتڑیوں کو گلا دے گا سب کٹ کر دست کی راہ نکل پڑیں گی پھر اس کا بدن اسی وقت بنایا جائے گا پھر حمیم ڈال کر وہی حال کیا جائے گا۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا اٰمین۔

فوائد صفحہ هٰذا

ف بڑا گناہ اللہ کی توحید کو نہ ماننا اور اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ کو رب بنانا اور شرک و کفر و تکذیب انبیاء و حق یا جھوٹی قسم کھا کر یہ کہنا کہ مرنے کے بعد ہرگز کوئی زندگی نہیں۔ قولہ تعالیٰ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَا یَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ یَّمُوْتُ (سورۃ النحل رکوع ۵)

ف۲ جو ہم سے بھی بہت پہلے مر چکے یعنی یہ بات کس کی سمجھ میں آسکتی ہے۔

ف۳ یعنی قیامت کے دن جس کا وقت اللہ کے علم میں مقرر ہے۔

ف۴ یعنی جب بھوک سے مضطر ہوں گے تو یہ درخت تھور کا سڑا ہوا کھانے کو ملے گا اور اسی سے پیٹ بھرنا پڑے گا۔ ف۵ یعنی گرمی میں تونسا ہوا اونٹ یا اونٹ کو ایک بیماری استسقاء کی طرح ہو جاتی ہے وہ جتنا پانی پاتا ہے یا جیسے پیاس کی شدت ایک دم پانی چڑھاتا چلا جاتا ہے سیر نہیں ہوتا یہی حال دوزخیوں کا ہوگا کہ بڑی بلا کی پیاس میں مبتلا ہوں گے اور پینے کو کھولتا کھولتا پانی دیئے جائیں گے جو منہ کو بھون ڈالے گا اور پیٹ میں پہنچے گا تو آنتیں کٹ کر باہر آپڑیں گی العیاذ باللہ۔ ف۶ یعنی انصاف کا مقتضا یہی تھا کہ ان کی مہمانی اس شان سے کی جائے ف۷ یعنی اس بات کو تم کیوں نہیں مانتے کہ پہلے بھی اس نے پیدا کیا اور وہی دوبارہ پیدا کریگا۔

ف یعنی ماں کے رحم میں نطفہ سے انسان کون بناتا ہے وہاں تو تمہارا کسی کا ظاہری تصرف بھی نہیں چلتا۔ پھر ہمارے سوا کون ہے جو پانی کے قطرہ پر ایسی خوب صورت تصویر کھینچتا اور اس میں جان ڈالتا ہے۔ تم نہ نطفہ بنا سکتے ہو نہ نطفہ سے بچہ۔ اللہ تعالیٰ منکرین قیامت کو لاجواب کرنے کے بعد قیامت کے قائم ہونے کی اور لوگوں کے دوبارہ اٹھنے کی دلیل دے رہا ہے فرماتا ہے کہ جب ہم نے پہلی بار جب کہ تم کچھ بھی نہ تھے پیدا کر دیا تو اب فنا ہونے کے بعد جب کچھ نہ کچھ تو تم رہو گے ہی تمہیں دوبارہ پیدا کرنا ہم پر کیا مشکل ہوگا۔ دیکھو بچہ کا پیدا کرنا بنانا اس کے تمام اعضا درست کرنے یہ سب ہمارا کام ہے۔ حدیث میں ہے جب نطفہ مادہ کے رحم میں قرار پاتا ہے تو حالت حمل میں چار ماہ کے بعد ایک فرشتہ اللہ کی طرف سے آتا ہے اور پیدا ہونے والے کی روزی۔ عمر۔ وقت۔ موت۔ نیک یا بد سب کچھ اللہ کے حکم سے لکھ جاتا ہے۔ جب یہ سب کچھ اللہ کر سکتا ہے تو کیا دوبارہ پیدا کرنا اس پر کچھ مشکل ہے؟ وہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ ف۹ یعنی تمہاری جگہ اور مخلوق تمہاری جیسی لے آویں اور تمہاری صورتیں اور طرح کی بنا دیویں جو تم کو معلوم نہیں جیسے بندر اور سور۔ ف۱۰ یعنی پہلی پیدائش کو یاد کر کے دوسری پیدائش کو بھی سمجھ لو۔

★ ہے کہ زمین کے جوتنے بونے اور سینچنے تک پر حرث کا اطلاق ہوتا ہے اور اس سے آگے چل کر روئیدگی کے نکلنے سے آخر تک زرع کا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿٦٥﴾ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ﴿٦٦﴾

اگر چاہیں ہم البتہ کردیں ہم اسکو ریزہ ریزہ پس ہو جاؤ تم باتیں بناتے تحقیق ہم تاوان دیئے گئے

اگر ہم چاہیں تو اسکو چورا چورا کردیں سو تم باتیں ہی بناتے رہ جاؤ کہ اب تو ہم پر تاوان ہی پڑ گیا

بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٦٧﴾ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴿٦٨﴾

بلکہ ہم محروم ہوگئے بھلا کیا پس دیکھا تم نے پانی کو جو پیتے ہو تم

بلکہ ہمارے تو نصیب ہی پھوٹ گئے بھلا دیکھو تو اس پانی کو جسے تم پیتے ہو

أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَاءُ

کیا تم نے اتارا ہے اسکو بادل سے یا ہم اتارنے والے ہیں اگر چاہیں ہم

کیا تم نے اس کو بادلوں سے اتارا ہے یا ہم اتارتے ہیں اگر ہم چاہیں

جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٠﴾ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ﴿٧١﴾

کردیں ہم اس کو کڑوا پس کیوں نہیں شکر کرتے تم بھلا کیا پس دیکھا تم نے آگ کو جو روشن کرتے ہو تم

تو اس کو کھاری کردیں پھر تم ہمارے شکرگزار کیوں نہیں ہوتے؟ بھلا دیکھو تو اس آگ کو جسے تم سلگاتے ہو

أَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنَاهَا

کیا تم نے پیدا کیا ہے درخت اس کا یا ہم پیدا کرنے والے ہیں ہم نے کیا اس کو

کیا تم نے اس کا درخت پیدا کیا تھا یا ہم اس کے پیدا کرنے والے ہیں ہم نے اس کو عبرت دلانے

تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِلْمُقْوِينَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾

نصیحت اور فائدہ واسطے مسافروں کے وقف پس پاکی بیان کر ساتھ نام رب اپنے بڑے کے

اور مسافروں کے فائدے کیلئے بنایا ہے سو تم اپنے رب کے نام کی جو بڑی عظمت والا ہے تسبیح بیان کرو

فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ﴿٧٥﴾ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿٧٦﴾

پس قسم کھاتا ہوں میں ساتھ گرنے تاروں کے اور تحقیق یہ قسم ہے اگر جانو تم بڑی

ہمیں قسم ہے ستاروں کی منزلوں کی اور اگر تم سمجھو تو یہ بہت بڑی قسم ہے

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾ فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ ﴿٧٨﴾ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا

تحقیق یہ پڑھنے کی چیز ہے باکرامت بیچ کتاب پوشیدہ کے نہیں ہاتھ لگاتے اسکو مگر

بیشک یہ (قرآن) بڑی قدر و منزلت والا ہے جو لوح محفوظ میں (مرقوم) ہے اس کو وہی چھوتے ہیں

الْمُطَهَّرُونَ ﴿٧٩﴾ تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٨٠﴾ أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ

پاک لوگ وقف اتاری ہوئی ہے پروردگار عالموں کی طرف سے وقف کیا پس ساتھ اس بات کے

جو پاک ہیں یہ پروردگار عالم کی طرف سے نازل ہوا ہے کیا تم اس بات

أَنْتُمْ مُدْهِنُونَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ﴿٨٢﴾

تم سستی کرتے ہو اور کرتے ہو تم حصہ اپنا یہ کہ تم جھٹلاتے ہو وقف

سے منکر ہو اور تم نے اپنا وظیفہ یہی بنا لیا ہے کہ اسے جھٹلاتے رہو

فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ﴿٨٣﴾ وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ تَنْظُرُونَ ﴿٨٤﴾

پس کیوں نہیں جس وقت کہ پہنچتی ہے جان حلق کو اور تم اس وقت دیکھتے ہو اور

بھلا جب روح گلے میں آ پہنچتی ہے اور تم اس وقت (کی حالت) دیکھا کرتے ہو اور

منزل ۷

حل لغات

لہ لجعلناہ حطاما

حطام مشتق ہے حطم سے جس طرح فتات فت سے اور جذاذ جذ سے۔ اس کے معنی ہیں ریزہ ریزہ اور چورا چورا ہونے کے۔ ۲ہ فظلتم تفکہون۔ تفکہ اصل میں بکتے ہیں پھلوں اور میووں سے نقل کرنے کو پھر منتقل بالحدیث کے ساتھ استعارہ کر لیا گیا۔ ۳ہ إنا لمغرمون۔ غرم اور غرام کے اصلی معنی ہیں لزوم مکروہ کے۔ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رفتوا ئیں صفحہ ھذا) ف یعنی جو تم کھیتیاں کرتے ہوتے ہو زمین میں بیج ڈالتے ہو کیا ان بیجوں کا اُگانا بھی تمھارے بس میں ہے؟ نہیں - ہرگز نہیں - بلکہ ان کا اُگانا اور پھل پھول دینا ہمارا کام، ابن جریر میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زَرَعْتُ نہ کہا کرو بلکہ حَرَثْتُ کہا کرو - یوں نہ کہو کہ میں نے اگایا بلکہ یوں کہو کہ میں نے بویا - زرع کے معنے اُگانے کے ہیں - امام حجر مدری رح جب ان آیات کو پڑھتے تو کہتے بَلْ اَنْتَ یَا رَبِّیْ یعنی میرے رب! تو نے اُگایا ہے، ہم نے نہیں - پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پیدا کرنے کے بعد بھی ہماری قدرت و مہربانی ہے کہ ہم اُسے بڑھائیں اور پکائیں ورنہ اگر ہم چاہیں تو سُکھا دیں برباد کر دیں پھر تم ہاتھ ملتے رہ جاؤ اور کہو کہ ہائے ہم پہ آفت آ گئی - ہماری تو اصل بھی جاتی رہی - بڑا نقصان ہو گیا، نفع تو ایک طرف پونجی بھی غارت ہو گئی -

ف۲ یہاں اللہ تعالیٰ نے پانی کا صرف ایک ہی فائدہ بیان فرمایا ہے یعنی پینا اس کا، باوجودیکہ پانی کے بہت فائدے ہیں اس لئے کہ یہ ایک فائدہ اس کے سب فائدوں سے بڑا ہے (فتح) یعنی ہم چاہیں تو میٹھے پانی کو بدل کر کڑوا بنا دیں جو پی نہ سکو دکھیتی کے کام آئے - پھر احسان نہیں مانتے کہ ہم نے میٹھے پانی کے کتنے خزانے تمھارے ہاتھ میں دے رکھے ہیں - نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پانی پی کر یہ دعا کرتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانَاهُ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ یَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا یعنی اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں میٹھا اور عمدہ ٹھنڈا پانی اپنی رحمت سے پلایا اور ہمارے گناہوں کے باعث اسے کھاری اور کڑوا نہ بنایا (ابن کثیر) نیز محترم حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب محدث فیصل آبادی مدظلہ اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں منتخب کنز العمال جو مسند احمد کے حاشیے پر ہے اس کی جلد سوم صفحہ ۵۰ میں ابو جعفر کی مرسل روایت حلیۃ الاولیاء کے حوالے سے آئی ہے اس میں بھی اس دعا میں سَقَانَا کے الفاظ آئے ہیں - ہاں البتہ امام نووی رحمہ اللہ کی کتاب تہذیب الاسماء واللغات جلد دوم صفحہ ۱۴۲ میں بیہقی کے حوالے سے مرسل روایت یوں آئی ہے جس میں دعائیہ الفاظ اس طرح ہیں وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ حَدِيْثًا اٰخَرَ مُرْسَلًا بِاِسْنَادِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا شَرِبَ الْمَاءَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَهٗ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا

ف۳ فرمایا اس آگ کو ہم نے تذکرہ بنایا ہے یعنی اسے دیکھ کر جہنم کی آگ کو یاد کرو اور اس سے بچنے کی راہ لو - حدیث میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھاری یہ دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کا سترہواں حصہ ہے - لوگوں نے کہا یہی بہت کچھ ہے - آپؐ نے فرمایا ہاں اس کو بھی دو مرتبہ پانی سے بجھایا گیا ہے یعنی یہ آگ دیکھ کر دوزخ کی آگ یاد کرو یہ بھی اسی کا ادنیٰ سا نمونہ ہے اور سوچنے والوں کو یہ بات بھی یاد آ سکتی ہے کہ جو اللہ سبز درخت سے آگ نکالنے پر قادر ہے وہ یقیناً مردہ کو زندہ کرنے پر قادر ہے - ابوداؤد میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزوں میں تمام مسلمانوں کا برابر کا حصہ ہے آگ، گھاس پانی - ابن ماجہ میں ہے انکے روکنے کا کسی کو حق نہیں - مقصد یہ کہ اللہ وحدہ لاشریک نے ایسی مختلف اور کار آمد چیزیں پیدا کیں اور اپنے فضل و احسان سے ہم کو متمتع کیا، اس کا شکر یہ ادا کرنا چاہیے - تعجب ہے ان لوگوں پر جو ایسی آیات ظاہرہ دیکھنے کے بعد اس کی قدر و وحدانیت کو کما حقہ نہیں سمجھتے بلکہ رات دن شرک و کفر بدعات قبر پرستی تعزیہ پرستی وغیرہ شرکیہ افعال کر کے اللہ کی ناشکری و گستاخی کرتے ہیں - ف۴ یعنی فرشتے اس کتاب کو ہاتھ لگاتے ہیں - اس کتاب میں قرآن لکھا ہوا ہے فرشتوں کے ہاتھ یا لوح محفوظ میں (موضح) یا یہ معنی کہ قرآن کو تو وہی ہاتھ لگائے جو جنبی اور بے وضو نہ ہو جیسا کہ جمہور کا مذہب ہے اور نفی بمعنے نہی کے ہے یا یہ معنے کہ اس قرآن کی لذت اور نفع حاصل نہیں کرتا مگر وہی شخص جو شرک سے پاک ہو (جامع) ف۵ یعنی یہ کوئی جادو ٹونا کاہنوں کی رَٹل شاعرانہ تُک بندیاں بے سر و پا باتیں نہیں ہیں بلکہ بڑی مقدس معزز کتاب ہے جو رب العالمین نے عالم کی ہدایت و تربیت کے لئے اتاری جس میں سراسر حق ہے - بس قرآن و حدیث کے خلاف سب باطل اور یکسر مردود ہے اگرچہ وہ کسی کی فقہ ہی کیوں نہ ہو قرآن مجید ایسی جامع کتاب ہے کہ اس نے سابقہ کتب کو منسوخ کر دیا -

ف۶ یعنی قرآن سے تم یہی حصہ اور فائدہ لیتے ہو کہ اسکو جھٹلاتے ہو یا معنی کہ شکر رزق اپنے کا جو بارش ہے یہی ادا کرتے ہو جو رزاق کو جھٹلاتے ہو اور کہتے ہو کہ فلانے تارے کی تاثیر سے بارش ہوئی اور ایک لغت میں رزق کا معنے شکر ہے یعنی تمھارا شکر یہی تکذیب ہے (جامع)

★ یہاں مراد ہے غرامہ یعنی تاوان کیونکہ وہ بھی قرض دار پر لازم ہوتا ہے - ۳ مِنَ الْمُزْنِ - مُزن جمع مزنۃ کی اور مزنہ کہتے ہیں بادل کو جو پانی سے بوجھل ہو - ۵ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا - اُجاج کہتے ہیں اُس کھاری پانی کو جو سخت کھاری ہونے کی وجہ سے تلخ ہو گیا ہو اور اسکی مزید توضیح اوپر گزر چکی -
۶ لِلْمُقْوِیْنَ - مقوین لیا گیا ہے قواء سے اور قواء کہتے ہیں جنگل کو جس میں پانی اور روئیدگی نہ ہو تو مقوین کے معنے ہوئے جنگل میں اترنے والے یعنی مسافر کیونکہ باب افعال کا ایک خاصہ دخول ماخذ بھی ہے -

www.KitaboSunnat.com

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ

ہم بہت نزدیک ہیں طرف اسکے تم سے و لیکن نہیں دیکھتے ہو تم پس کیوں نہیں اگر ہو تم

ہم تمہاری نسبت اسکے قریب تر ہوتے ہیں لیکن تم نہیں دیکھتے پھر ایسا کیوں نہیں کہ اگر تم

غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاَمَّآ اِنْ

غیر مقہور پھیر لاتے اسکو اگر ہو تم سچے پس جو اگر

کسی کے اختیار میں نہیں ہو تو اسکو لوٹا کیوں نہیں لیتے پھر وہ اگر

كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾

ہووے مقربوں میں سے پس راحت ہے اور رزق ہے اور بہشت ہے نعمت کی

مقرب لوگوں میں سے ہوگا تو آرام و آسائش اور خوشبو دار پھول اور نعمتوں بھرے باغ (اسکے لئے) ہونگے

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ

اور اگر جو ہے داہنی طرف والوں سے پس سلامتی ہے تجھ کو داہنی طرف

اور اگر وہ داہنے ہاتھ والوں میں سے ہوگا تو سلامتی ہو تمہارے لئے داہنے ہاتھ

الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ

والوں سے اور اگر ہے جھٹلانے والوں گمراہوں سے پس مہمانی ہے

والوں کی طرف سے اور اگر وہ جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہوا تو کھولتے

مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ

گرم پانی کی اور داخل کرنا ہے دوزخ کا تحقیق یہ وہ ہے البتہ

ہوئے پانی سے اسکی مہمانی ہوگی اور دوزخ میں جانا ہوگا بلاشبہ یہ بات یقیناً حق

الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾

یقین ہے پس پاکی بیان کر ساتھ نام رب اپنے بڑے کے

ہے سو تم اپنے رب کی جو بڑی عظمت والا ہے تسبیح بیان کرو

ع ۳ ۲۲ ۱۶

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ حدید مدینہ میں نازل ہوئی اسمیں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

سورۃ الحدید مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع (کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾ لَهٗ

پاکی بیان کرتا ہے واسطے اللہ کے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور زمین کے ہے اور وہ غالب ہے حکمت والا واسطے اسکے

تمام مخلوقات جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح (و تقدیس) کرتی ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے آسمانوں کی

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲﴾

ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے

اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے۔ وہ زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے

منزل ۷

حل لغات

لہ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ۔ مدینین معنی میں مملوکین اور مربوبین کے بولا گیا ہے دان السلطان رعیۃ

ای اذلہم واستبعدہم ہے۔ لے فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ۔ روح کہتے ہیں استراحۃ کو اور ریحان رزق و روزی کو۔ سے لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ۔ حق کی اضافت یقین کی طرف موصوف کی اضافت ہے صفت کی طرف جس طرح جانب الغربی اور دار الاخرۃ میں یا یوں کہو کہ اضافت معنی ہے جس طرح باب ساج اور خاتم فضۃ میں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ ان آیات کا مطلب یہ ہے کہ اے میت والو! تم میت کو اس حال میں دیکھتے ہو کہ اس کی جان نکل رہی ہے اس کا دفع کرنا ممکن نہیں نہ تم اس کو بچا سکتے ہو بلکہ ہم زیادہ قریب ہیں یعنی علم، قدرت، رویت کے ساتھ یا ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے جو رُوح قبض کرنے آتے ہیں۔ مقصد یہ کہ تم ایک منٹ کے لئے نہیں روک سکتے اس کو اپنے ٹھکانے پر پہنچنا ضروری ہے۔ اگر وہ مردہ مقربین میں سے ہوگا تو اعلیٰ درجہ کی روحانی و جسمانی راحت و عیش کے سامانوں میں پہنچ جائے گا اور اصحاب یمین میں سے ہوا تب کچھ کھٹکا نہیں۔ حضرت شاہ صاحب رح لکھتے ہیں یعنی خاطر جمع رکھ ان کی طرف سے یا یہ مطلب ہے کہ اصحاب یمین کی طرف سے اس کو سلام پہنچے یا اس کو کہا جائے گا کہ تیرے لئے آئندہ سلامتی ہی سلامتی ہے اور تو اصحاب یمین میں شامل ہے۔ بعض احادیث میں ہے کہ موت سے پہلے ہی مرجانے والوں کو یہ بشارتیں مل جاتی ہیں اور اسی طرح مجرموں کو انکی بدحالی کی اطلاع دیدی جاتی ہے۔

ف۲ عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو رکوع میں پڑھا کرو۔ پھر جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اتری تو آپؐ نے فرمایا اس کو سجدہ میں پڑھا کرو (فتح) یعنی رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھنا چاہئے۔ مقصد یہ کہ تسبیح و تحمید میں مشغول رہو۔ کلمات تسبیح تحمید بخاری شریف کے اختتام پر ان الفاظ سے بیان ہوئے ہیں۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۝ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے زبان پر ہلکے، میزان میں بھاری، رحمٰن تبارک وتعالیٰ کو محبوب و پیارے ہیں۔ وہ دو کلمے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۝ ہیں

ف۳ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق آپؐ سونے سے قبل مسبحات پڑھا کرتے تھے اور آپؐ نے فرمایا مسبحات میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزار آیت سے بہتر ہے۔ مسبحات وہ سورتیں جن کے شروع میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی پاکی کے الفاظ سَبَّحَ يُسَبِّحُ ہیں۔ (ابن کثیر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ③

وہ ہے سب سے پہلے اور سب سے پیچھے اور سب سے ظاہر اور سب سے چھپا ہوا اور وہ سب کچھ جانتا ہے وہی

وہی اول و آخر ہے اور وہی ظاہر و باطن۔ اور اس کو ہر ایک چیز کا علم ہے

هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ

وہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو بیچ چھ دن کے پھر قرار پکڑا

اسی نے آسمانوں کو اور زمین کو چھ دنوں میں بنایا ہے پھر وہ عرش پر

عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ

اوپر عرش کے جانتا ہے جو کچھ کہ داخل ہوتا ہے بیچ زمین کے اور جو کچھ نکلتا ہے اس سے اور جو کچھ اترتا ہے

قائم ہوا وہ جانتا ہے۔ جو چیز زمین کے اندر داخل ہوتی اور جو اس سے باہر نکلتی ہے اور جو کچھ

مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللَّهُ

آسمان سے اور جو کچھ کہ چڑھتا ہے اسمیں اور وہ ساتھ تمہارے ہے جہاں ہو تم اور اللہ

آسمان سے نازل ہوتا اور جو کچھ اسکی طرف اوپر کو چڑھتا ہے اور جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور اللہ

بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ④ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَإِلَى اللَّهِ

ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے واسطے اسی کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور طرف اللہ کے

تمہارے عملوں کو دیکھتا ہے اسی کی ہے آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہت اور اسی کی طرف

تُرْجَعُ الْأُمُورُ ⑤ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۚ

پھیرے جاتے ہیں سب کام ہٹ داخل کرتا ہے رات کو بیچ دن کے اور داخل کرتا ہے دن کو بیچ رات کے

تمام امور کو انجام کار لوٹایا جائے گا وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے

وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ⑥ آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا

اور وہ جانتا ہے چھپے والی بات کو سینوں کے ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے اور خرچ کرو اس چیز سے

اور وہ ان چیزوں کو بھی جانتا ہے جو سینوں میں پوشیدہ ہیں تم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور اس مال میں سے جس کا اس نے

جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ ۖ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَأَنْفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ

کر دیا ہے تمکو جانشین پہلوں کا بیچ اسکے پس جو لوگ کہ ایمان لائے تم میں سے اور خرچ کیا واسطے انکے ہے ثواب

تمکو جانشین بنایا ہے اسکی راہ میں خرچ کرو۔ پھر تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اسکی راہ میں خرچ کیا انکے لئے بہت بڑا

كَبِيرٌ ⑦ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۙ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا

بڑا اور کیا ہے واسطے تمہارے کہ نہ ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول پکارتا ہے تمکو تو کہ ایمان لاؤ

اجر ہے اور تم کو کیا ہوا ہے جو تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور رسول تم کو بلا رہا ہے کہ اپنے رب پر ایمان

بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ⑧ هُوَ الَّذِي

ساتھ رب اپنے کے اور تحقیق لیا ہے قول تمہارا اگر ہو تم ایمان والے وہ ہے جو

لاؤ۔ اور اگر تم کو باور ہو۔ تو وہ اس بارہ میں تم سے عہد بھی لے چکا ہے وہی تو ہے جو اپنے

يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى

اتارتا ہے اوپر بندے اپنے کے نشانیاں ظاہر تو کہ نکالے تمکو اندھیروں سے طرف

بندے پر کھلی کھلی آیتیں نازل کرتا ہے تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائے اور یقین جانو

حل لغات

لہ جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ۔ مستخلفین دوسرا مفعول ہے جعل کا ای جعلکم خلفاء فی التصرف فیہ۔

لہ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ۔ یہ حال ہے ضمیر لا تؤمنون سے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان لفظوں کی تفسیر یوں فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ سب سے پہلا ہے اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی۔ وہ سب سے آخر ہے کہ ایک دن تمام وجود فنا ہو جائیں گے وہ اکیلا باقی رہے گا۔ وہ ظاہر ہے یعنی اپنی مخلوق سے اوپر عرش پر مستوی ہے اس کے اوپر کوئی چیز نہیں۔ وہی باطن ہے یعنی ہر چیز سے نزدیک ہے اپنے علم اور قدرت کے ساتھ (ترمذی کتاب الدعوات) مسند احمد میں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سونے کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ (ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ مسلم مع اختلاف یسیر مشکوٰۃ باب مایقول عند الصباح والمساء والمنام)

ف٢ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے آسمان و زمین چھ دن میں بنائے۔ اگر وہ چاہتا تو دم بھر میں بنا دیتا۔ ان آسمانوں زمینوں کی کیا حقیقت ہے ہمارا مالک شہنشاہ قادر مطلق تو ایسی قدرت والا ہے کہ کروڑوں آسمان و زمین دم بھر میں بنا دے اور چاہے دم بھر میں فنا کر دے لیکن اس نے چھ دن کو اصل ٹھیرایا بندوں کو بتدریج کام کرنے کی تعلیم دی۔ پھر فرمایا عرش پر مستوی ہے اور تمھارے ساتھ ہے یعنی تمھارا نگہبان ہے۔ اس کا دیکھنا سننا ہر جگہ ہر وقت تمھارے ساتھ ہے۔ ابوداؤد ترمذی میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات آسمان ہیں ایک کے بعد ایک پھر ساتویں آسمان کے اوپر ایک دریا ہے اس کے اوپر آٹھ فرشتے بکریوں یا ہرنوں کی صورت میں ہیں۔ انکی پیٹھ پر عرش ہے عرش کا دل اتنا ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرا آسمان اور عرش کے اوپر اللہ عزوجل ہے اور آدمیوں کے کام اس سے پوشیدہ نہیں۔ سلف صالحین کا یہی عقیدہ ہے۔ پچھلے متکلمین نے جو اس میں اختلاف کیا ہے ان کا اختلاف التفات کے قابل نہیں۔ استویٰ کے معنے معلوم ہیں اور کیفیت مجہول اور اسکے متعلق کرید کرنا بدعت ہے پس فرمایا وہ خوب جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے یعنی بارش بیج۔ خزانے۔ مُردے وغیرہ اور کس قدر بوندیں بارش کی زمین میں گئیں کتنے دانے زمین میں پڑے اور وہ جانتا ہے جو کچھ زمین سے نکلتا ہے نباتات حیوانات معدنیات کتنے چارے زمین میں پیدا ہوئے کس قدر کھیتیاں ہوئیں اور کتنے پھل پھول لگے۔ آسمان پر چڑھنے کے معنے یہ ہیں کہ رات کے اعمال دن سے پہلے اور دن کے اعمال رات سے پہلے اللہ کی جناب میں پیش ہوتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت کی تفسیر میں کہا یعنی اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم کو جہاں تم ہو (ابن ابی حاتم) بیہقی میں ہے کہ کسی نے سفیان ثوری سے وَھُوَ مَعَكُمْ کا معنے پوچھا۔ اس نے کہا علم اللہ کا تمھارے ساتھ ہے۔ اسی طرح شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ نے کہا ہے اور ابن عبدالبر رحمہ نے کہا کہ اس پر صحابہ رضی و تابعین کا اجماع ہے (درمنثور و شرح حدیث النزول)

ف٣ اللہ تعالیٰ اقرار لے چکا ہے دنیا میں آنے سے پہلے اور اس کا اثر رکھ دیا ہے دل میں (موضح)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النُّوْرِ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۹﴾ وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا

روشنی کی اور تحقیق اللہ ساتھ تمہارے البتہ شفقت کرنے والا مہربان ہے ف۱ اور کیا ہے واسطے تمہارے یہ کہ نہ خرچ کرو

اللہ تمہارے حق میں بڑا نرمی کرنے والا مہربان ہے اور تم کو کیا ہوا ہے کہ

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَا یَسْتَوِیْ

بیچ راہ خدا کے اور واسطے اللہ کے ہے میراث آسمانوں کی اور زمین کی ف۲ نہیں برابر تم

تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ حالانکہ آسمان و زمین کی وراثت خدا ہی کی ہے۔ جن لوگوں نے تم میں سے

مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ

میں سے وہ شخص جس نے خرچ کیا تھا پہلے فتح سے اور لڑائی کی تھی یہ لوگ بڑے ہیں

فتح (مکہ) سے پہلے (اللہ کی راہ میں مال) خرچ کیا اور (دشمنوں سے لڑائی) لڑے اور (اور دوں کے) برابر نہیں ہیں۔ یہ لوگ درجہ

دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ

درجوں میں ان لوگوں سے کہ خرچ کیا انہوں نے پیچھے اس سے اور لڑائی کی اور ہر ایک کو وعدہ دیا

میں ان لوگوں سے بہت بڑھ کر ہیں جنہوں نے (فتح مکہ کے) بعد مال خرچ کیا اور لڑائیاں لڑیں اور اللہ نے ہر ایک سے حسن سلوک کا وعدہ کر

اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۱۰﴾ مَنْ ذَا الَّذِیْ

اللہ نے اچھا اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہے ف۳ کون شخص ہے کہ

رکھا ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہوتی ہے کون ہے جو اللہ کی راہ میں

یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَ لَهٗۤ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ﴿۱۱﴾

قرض دیوے اللہ کو قرض اچھا پس دونا کرے اس کو واسطے اس کے اور واسطے اس کے ہے ثواب با کرامت ف۴

خوشدلی سے خرچ کرے۔ پھر وہ اسے اس کیلئے دگنا کرے اور اسے بڑی عزت کا صلہ ملے

یَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَیْنَ

اس دن دیکھے گا تو ایمان والوں کو اور ایمان والیوں کو دوڑتا ہوگا نور ان کا آگے

جس دن آپ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھیں گے کہ ان کا نور ان کے آگے آگے اور

اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ

ان کے اور داہنے طرف ان کے خوشخبری ہے تم کو آج بہشتیں ہیں چلتی ہیں

ان کی داہنی طرف دوڑ رہا ہے (ان کو کہا جائیگا کہ) آج تمہارے لئے خوشخبری ہے (کہ تمہارے لئے) باغ ہیں جن کے نیچے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۲﴾

نیچے ان کے سے نہریں ہمیشہ رہنے والے ہو بیچ ان کے یہی ہے وہ مراد پانا بڑا ف۵

نہریں رواں ہیں ان میں ہمیشہ رہو گے یہی سب سے بڑی کامیابی ہے

یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا

اس دن کہیں گے منافق مرد اور منافق عورتیں واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں انتظار کرو ہمارا

جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ ہمارا انتظار کرلو تاکہ ہم بھی تمہارے

نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ

ہم بھی روشنی لیں نور تمہارے سے کہا جاوے گا پھر جاؤ پیچھے اپنے پس ڈھونڈ لاؤ نور

نور سے روشنی حاصل کریں۔ ان سے کہا جائیگا کہ تم واپس لوٹ جاؤ۔ پس (کوئی اور) روشنی تلاش کرو

منزل ۷

حل لغات ۔ ۱ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ ۔ فتح سے مراد ہے فتح مکہ کیونکہ لفظ فتح کا اطلاق عرف میں فتح مکہ ہی کی طرف رجوع کرتا ہے قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لا ہجرۃ بعد الفتح۔ ۲ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ ۔ کلاً کی تنوین مضاف الیہ محذوف کے عوض میں ہے ای و کل واحد من الفریقین ۔ ۳ فَیُضٰعِفَهٗ استفہام کے جواب میں واقع ہوا ہے اور اسی ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی قرآن اُتارا اور صداقت کے نشان دیے تاکہ انکے ذریعہ سے تم کو کفر و جہل کی اندھیریوں سے نکال کر ایمان و علم اُجالے میں لے آئے یہ اللہ کی بہت ہی بڑی شفقت اور مہربانی ہے اگر سختی کرتا تو انہی اندھیروں میں پڑا چھوڑ کر تم کو ہلاک کر دیتا یا ایمان لانے کے بعد بھی پچھلی خطاؤں کو معاف نہ کرتا (موضح الفرقان)

ف۲ ظاہر یہ ہے کہ یہ مؤمنوں کو خطاب ہے یعنی تم کو کیا ہوا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ ہر چیز کا مالک اللہ ہی ہے۔ پس تحقیق تم مر جاؤ گے اور تمھارے مال اللہ تعالیٰ کے پاس رہ جائیں گے سو بخل کرنا نہایت بُری ہے (جامع البیان) موضح میں ہے ہر کچھ بچ رہتا ہے یعنی مالک فنا ہوتا ہے اور ملک اللہ تعالیٰ کو بچ رہتی ہے اور ہمیشہ اسی کا مال تھا فتح سے پہلے یعنی فتح مکہ سے پہلے جنھوں نے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ بڑے درجے لے گئے۔

ف۳ فتح مکہ سے پہلے مسلمان بہت مغلوب و مفلس تھے۔ کفار کا خوب زور تھا۔ انھوں نے ایسے سخت وقت میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی اپنا مال و جان قربان کر دیا۔ فتح کے بعد تو اسلام کو بہت غلبہ ہو گیا تھا اس لئے فرمایا کہ اس وقت لڑنا اور خرچ کرنا فضیلت میں اگلے لوگوں کے لڑنے اور خرچ کرنے کے برابر نہیں ہو سکتا اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض اصحاب بعضوں سے افضل ہیں سب کا مرتبہ برابر نہیں مگر بہشتی ہونے میں سب برابر ہیں اگرچہ کوئی بہشت کے اعلیٰ درجہ میں ہوا اور کوئی اس سے نیچے درجہ میں۔ (امام الہند رحمۃ اللہ علیہ)

ف۴ قرض کے معنے یہ کہ اس وقت خرچ کرو جہاد میں پھر تم ہی دولتیں برتو گے اور یہی معنے ہیں دو گنے کے۔ مالک ہیں اور غلام میں بیاج نہیں جو دیا سو اس کا اور جو نہ دیا سو اس کا (موضح القرآن)

ف۵ جس وقت پُل صراط پر چلیں گے سخت اندھیرا ہوگا اپنے ایمان کی روشنی ساتھ ہوگی آگے اور داہنے کہ نیک عمل داہنی طرف جمع ہوتے ہیں (موضح القرآن) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ان کو بقدر اعمال کے نور ملے گا۔ اس روشنی کیساتھ پل صراط پر چلیں گے۔ بعضوں کا نور مثل پہاڑ کے ہوگا اور بعضوں کا درخت کھجور کے برابر سب سے تھوڑی روشنی والا وہ جس کے انگوٹھے پر نور ہوگا کبھی بجھ جائے گا اور کبھی روشن ہو جائیگا (فتح)

★ وجہ یہ منصوب ہے۔ ۲ یوم تری المؤمنین یوم ظرف ہے اجر کریم کا یا فیضاعفہ کا۔ ۳ یسعیٰ نورھم حال ہے مفعول تریٰ سے ۴ نقتبس من نورکم۔ نقتبس لیا گیا ہے قبس سے اور قبس کہتے ہیں آگ کی چنگاری کو اقتباس کے معنے ہیں چنگاری لینا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ

پس مارا جاویگا درمیان انکے کوٹ کہ واسطے اسکے دروازہ ہوگا اندر کیطرف جو ہے بیچ اسکے رحمت ہے اور باہر کیطرف جو

پھر دونوں جماعتوں کے درمیان ایک دیوار کھڑی کردی جائے گی جسمیں ایک دروازہ بھی ہوگا اس کے اندر کی طرف رحمت

مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿١٣﴾ يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ ۖ قَالُوا

ہے سامنے اسکی طرف ہے عذاب ؎ پکاریںگے ان کو کیا نہ تھے ہم ساتھ تمہارے کہیں گے

ہوگی اور باہر کی طرف عذاب ہ انکو پکاریںگے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے وہ کہیں گے کیوں

بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَ

ہاں تھے و لیکن فتنے میں ڈالا تھا تم نے جانوں اپنی کو اور منتظر تھے تم یعنی واسطے برائی کے ہمارے اور شک کیا

نہیں مگر تم نے اپنے آپ کو فتنہ میں ڈالا (اور ہمارے حق میں مصیبتوں کے) منتظر رہے اور شک کیا اور (تمہاری)

غَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ ﴿١٤﴾

تھے اور فریب میں دیا تھا تمکو آرزوؤں نے یہاں تک کہ آیا حکم خدا کا اور فریب میں دیا تھا تمکو ساتھ اللہ کے فریب دینے والے نے

(تمناؤں نے تم کو دھوکے میں ڈالے رکھا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ گیا اور وہ دغاباز تم کو اللہ کے بارے میں دھوکے دیتا رہا۔

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ

پس آج نہ لیا جاویگا تم سے بدلہ اور نہ ان لوگوں سے کہ کافر ہوئے

سو آج کے دن نہ تم سے معاوضہ لیا جائے گا اور نہ ان لوگوں سے جنہوں نے راہ کفر اختیار کر رکھی تھی۔ تم سب

مَأْوَاكُمُ النَّارُ ۖ هِيَ مَوْلَاكُمْ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٥﴾ أَلَمْ يَأْنِ

ٹھکانہ تمہارے کا آگ ہے وہ ہے رفیق تمہارا اور بری ہے جگہ پھر جانے کی ؎ کیا نہیں نزدیک آیا

کا ٹھکانا آگ ہے وہی تمہاری رفیق ہے اور بہت برا ٹھکانا ہے کیا ان لوگوں کے لئے

لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ

واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں یہ کہ عاجزی کریں دل انکے وقت یاد خدا کے اور جو کچھ اتارا گیا ہے

جو ایمان لائے ہیں وقت نہیں آیا کہ انکے دل اللہ کی یاد اور اس کتاب کے لئے جو خدا کی برحق کی طرف سے اتری

الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلُ فَطَالَ

حق سے اور نہ ہوویں مانند ان لوگوں کے کہ دیئے گئے تھے کتاب پہلے اس سے پس دراز ہوئی

ہے جھکیں اور ان لوگوں کی مانند نہ ہوں جن کو اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی پھر جوں جوں مدت گذری

عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿١٦﴾

اوپر انکے مدت پس سخت ہوگئے دل انکے اور بہت ان میں سے فاسق ہیں ؎

گئی۔ ان کے دل پتھر ہوتے گئے۔ اور ان میں سے بہت سے (نافرمان) بدکار ہیں

اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ

جانو کہ اللہ زندہ کرتا ہے زمین کو پیچھے موت اسکی کے تحقیق بیان کیں ہم نے واسطے تمہارے

جان لو کہ اللہ ہی ہے جو زمین کو اسکے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے ہم نے تمہارے لئے اپنی

الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١٧﴾ إِنَّ الْمُصَّدِّقِينَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ

نشانیاں تو کہ تم عقل پکڑو ؎ تحقیق خیرات دینے والے مرد اور خیرات دینے والیاں

آیتوں کو واضح کردیا ہے تاکہ تم سمجھو بلاشبہ خیرات کرنے والے مرد اور عورتوں کو اور ان لوگوں کو

حل لغات

؎ فضرب بینھم بسور۔ سور کہتے ہیں دیوار کو۔ بے زائد ہے اور سور ضرب کا مفعول مالم یسم فاعلہ۔ ؎ من قبلہ۔ قبل کہتے ہیں جہت اور سمت کو۔ ؎ الم یأن للذین۔ الم یأن معنی میں ہے الم یحن۔ اناہ کے مشتق انی الامر یانی اذا جاء اناہ سے اور انا کہتے ہیں وقت کو والمعنی الم یحن وقت ان تخشع قلوبھم لذکرہ۔ ؎ فطال علیھم الامد۔ امد کے معنی ہیں اجل اور مدت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی مؤمنین اور منافقین کے بیچ میں دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں دروازہ ہوگا۔ اس دروازہ سے مؤمن جنت کی طرف جاکر منافقوں کی نظر سے اوجھل ہو جائیں گے اور دروازہ کے اندر پہنچ کر جنت کا سماں ہوگا اور ادھر دروازہ سے باہر عذاب الٰہی کا منظر دکھائی دے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے آپ ؐ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو انکی ماؤں کے نام سے بلائے گا بسبب پردہ پوشی کے اپنے بندوں پر اور پل صراط پر گزرنے کے وقت ہر مؤمن کو اور منافق کو روشنی عطا فرمائیگا۔ پھر جب پل صراط پر آئیں گے تو منافق مرد و عورتوں کی روشنی چھین لیگا منافق کہیں گے یعنی مؤمنین کو ٹھہر جاؤ ہم بھی تمھارے نور سے روشنی لیویں اور مؤمن کہیں گے اے پروردگار! تو ہماری روشنی تو پوری کر یوں اس وقت کوئی کسی کو یاد نہ کریگا (فتح) کہتے ہیں یہی دیوار اعراف کی دیوار ہے۔ امام الموحدین شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کو جب ظلماً قید کیا گیا تو قلعہ کی دیوار میں جاتے ہوئے آپؒ نے یہی آیت تلاوت فرمائی اور چند روز کے بعد قید خانہ میں ہی انتقال فرمایا۔

ف۲ پل صراط پر کافر نہ چلیں گے بلکہ پہلے ہی دوزخ میں دھکیل دیے جائینگے ہاں جو کسی نبی کی امت میں ہیں سچے یا جھوٹے انھیں پل صراط سے گزرنے کا حکم ہوگا۔ ایماندار اپنی روشنی میں جلدی جلدی آگے بڑھ جائیں گے منافق بھی انکی روشنی کے پیچھے پیچھے چلنا چاہیں گے لیکن پیچھے رہ جانے کی وجہ سے ایمان والوں کو پکاریں گے میاں ذرا ٹھیرو ہم کو اندھیرے میں پیچھے چھوڑ کر مت جاؤ تھوڑا انتظار کرو کہ ہم بھی تم سے مل جائیں تاکہ روشنی میں چلیں آخر دنیا میں ہم تمھارے ہی ساتھ تو رہتے تھے۔ جواب ملے گا کہ پیچھے لوٹ کر روشنی تلاش کرو۔ یہ سنکر پیچھے ہٹیں گے اتنے میں دونوں کے درمیان دیوار حائل ہو جائے گی یعنی روشنی دنیا میں کمائی جاتی ہے وہ جگہ پیچھے چھوڑ آئے (خلاصہ موضح)

ف۳ یعنی بیشک دنیا میں بظاہر تم ہمارے ساتھ تھے اور زبان سے دعوی اسلام کا کرتے تھے لیکن اندرونی دلی حال یہ تھا کہ لذت و شہوات میں پڑ کر تم نے نفاق کا راستہ اختیار کیا اور اپنے نفس کو دھوکہ دے کر ہلاکت میں ڈالا پھر توبہ دی بلکہ راہ دیکھتے رہے کہ کب اسلام اور مسلمانوں پر کوئی افتاد پڑتی ہے اور دین کے متعلق شکوک و شبہات کی دلدل میں پھنسے رہے۔ یہی دھوکہ رہا۔ آگے ان منافقانہ چالوں کا کچھ خمیازہ بھگتنا نہیں بلکہ یہ خیالات اور امیدیں پکالیں کہ چند روز میں اسلام اور مسلمانوں کا یہ سب قصہ ٹھنڈا ہو جائے گا آخر ہم ہی غالب ہوں گے۔ رہا آخرت کا قصہ سو وہاں بھی کسی نہ کسی طرح چھوٹ ہی جائینگے ان ہی خیالات میں مست تھے کہ اللہ کا حکم آپہنچا اور موت نے آدبایا اور اس بڑے دغاباز (شیطان) نے تم کو بہکا کر ایسا کھو دیا کہ اب حیلہ و مکاری کی نہیں رہی۔

ف۴ یعنی وہی آگ تمھارے ساتھ لائق ہے (فتح البیان)

ف۵ یعنی وقت آگیا ہے کہ مؤمنین کے دل قرآن اور اللہ کی یاد اور اسکے سچے دین کے سامنے جھک جائیں اور نرم ہو کر گڑگڑانے لگیں۔ پھر فرمایا ایمان وہی ہے کہ دل نرم ہو، نصیحت اور اللہ کی یاد کا اثر قبول کرے شروع میں اہل کتاب یہ باتیں پیغمبروں کی صحبت میں پاتے تھے مدت کے بعد غفلت چھائی گئی دل سخت ہو گئے وہ بات نہ رہی۔ اکثروں نے سخت سرکشی کی اور نافرمانیاں شروع کر دیں۔ اب مسلمانوں کی باری آئی کہ وہ اپنے پیغمبر کی صحبت میں رہ کر نرم دلی انقیاد کامل اور خشوع لذکر اللہ کی صفات سے متصف ہوں اور اس مقام بلند پر پہنچیں جہاں کوئی امت نہ پہنچی تھی۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمکو مسلمان ہوئے چار برس ہوئے تھے جو اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس آیت سے عتاب فرمایا (ابن کثیر وغیرہ)

ف۶ یعنی عرب کے لوگ جاہل اور گمراہ تھے جیسے مردہ زمین اب اللہ تعالیٰ نے ان کو ایمان اور علم کی روح سے زندہ کیا اور ان میں سب کمال پیدا کر دیے۔ غرض کسی مردہ سے مردہ انسان کو مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں بیچی توبہ کرے تو اللہ پھر اس قالب میں روح حیات پھونک دے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿۱۸﴾
اور وہ جو قرض دیتے ہیں اللہ کو قرض اچھا وہ دوچند کیا جائے گا واسطے انکے اور واسطے انکے ہے ثواب باکرامت والا
جو اللہ کی راہ میں خوشدلی سے خرچ کرتے ہیں دوگنا (صلہ) دیا جائے گا اور انکے لئے بڑی عزت کا اجر ہوگا

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ ۖ وَ
اور جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے یہ لوگ وہ ہیں سچے اور
اور وہ لوگ جو اللہ پر اور اسکے رسول پر ایمان لائے ہیں، یہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید

الشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ ۖ وَالَّذِينَ
شہید نزدیک رب اپنے کے واسطے انکے ہے ثواب انکا اور نور انکا اور جو لوگ کہ
ہیں۔ انکے لئے انکے اعمال کا صلہ ہے اور (ایک خاص) نور اور وہ لوگ جو منکر ہیں

كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿۱۹﴾ ع ۲ ۹ ۱۸
کافر ہوئے اور جھٹلایا نشانیوں ہماری کو یہ لوگ ہیں رہنے والے دوزخ کے ہیں
اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخ میں جائیں گے

اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ
جانو یہ کہ زندگانی دنیا کی کھیل ہے اور دل بہلانا ہے اور بناؤ کرنا ہے اور بڑائی کرنی ہے
جان رکھو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل تماشہ اور ظاہری زینت اور آپس میں فخر کرنے

بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ۖ كَمَثَلِ
آپس میں اور زیادتی کرنی بیچ مالوں کے اور اولاد کے مثل مانند
اور مال و اولاد کی ایک دوسرے سے زیادہ خواہش و آرزو کا مقام ہے اسکی مثال

غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا
مینہ کے کہ خوش لگتا ہے کھیتی کرنے والوں کو اسکا اگنا پھر زور سے اٹھتی ہے پس دیکھتا ہے تو اسکو زرد ہوتی
اس مینہ کی سی ہے کہ اسکی پیداوار کاشتکاروں کو اچھی معلوم ہوتی ہے پھر وہ (کھیتی) زور پر آتی ہے

ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ۖ وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۙ وَ
پھر ہوجاتی ہے ریزہ ریزہ اور بیچ آخرت کے عذاب ہے سخت اور
پھر یکایک زرد ہوجاتی ہے پھر چورا چورا ہوجاتی ہے۔ اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی

مَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۚ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ
بخشش ہے اللہ کی طرف سے اور رضامندی اور زندگانی دنیا کی مگر فائدہ
مغفرت اور رضامندی بھی اور دنیاوی زندگی تو محض دھوکے کا ایک

الْغُرُورِ ﴿۲۰﴾ سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا
فریب کا ہے جلد چلو طرف بخشش پروردگار اپنے کے اور بہشت کے چوڑاؤ اسکا
سامان ہے اپنے رب کی مغفرت کی طرف دوڑو اور اس جنت کی طرف جسکی وسعت

كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ
مانند چوڑاؤ آسمان کے اور زمین کے تیار کی گئی واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے
آسمان اور زمین کی وسعت کے برابر ہے۔ یہ ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لائیں

حل لغات

۱؎ کَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْکُفَّارَ غیث مینہ اور اس کی لغوی تحقیق اوپر گذرچکی۔ کفار معنے میں ہے زُرّاع کے۔ کھیتی کرنے والے کو کافر اس لئے کہتے ہیں کہ وہ بیج کو زمین میں چھپاتا ہے اور کفر کے معنے چھپانے کے ہیں اور کافر کو کافر اس لئے کہتے ہیں کہ وہ انکار کرکے گویا اس کی نعمتوں کو چھپاتا ہے۔ ۲؎ ثُمَّ یَہِیْجُ۔ ہیج معنے میں ہے جف کے یعنی سبز ہونے کے بعد خشک ہوجاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی جو اللہ کے راستہ میں خالص نیت سے اس کی خوشنودی کی خاطر خرچ کریں اور غیر اللہ سے کسی بدلہ یا شکریہ کے طلب گار نہوں گویا وہ اللہ کو قرض دیتے ہیں سو اطمینان رکھیں کہ ان کا دیا ہوا ضائع نہ ہوگا بلکہ کئی گنا کر کے لوٹایا جائے گا ف۲ مجاہد رح سے روایت ہے کہ ہر مومن صدیق ہے اور شہداء سے اس آیت میں خاص پیغمبر مراد ہیں جو اپنی امتوں پر گواہی دینگے اور ظاہر معنی یہ ہے کہ جو لوگ اللہ اور رسول پر ایمان لائے وہ سب صدیقوں شہیدوں کے مرتبہ میں ہیں جیسے حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا میری امت کے مومن شہید ہیں یعنی مرتبہ میں۔ پھر آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی (ابن کثیر) پھر فرمایا دوزخ اصل میں ان ہی کافروں کے لئے بنی ہے۔

ف۳ آدمی کو اول عمر میں کھیل چاہیے پھر تماشا پھر بناؤ سنگھار اور فیشن پھر ساکھ بڑھانا اور نام و نمود حاصل کرنا پھر موت کے دن قریب آئیں تو مال و اولاد کی فکر کہ پیچھے میرا گھر بار بنا رہے اور اولاد آسودگی سے بسر کرے مگر یہ سب ٹھاٹھ سامان فانی اور زائل ہیں جیسے کھیتی کی رونق و بہار چند روزہ ہوتی ہے اور آدمی اور جانور اس کو روند کر چورا کر دیتے ہیں۔ اس شادابی اور خوبصورتی کا نام و نشان نہیں رہتا۔ یہی حال دنیا کی زندگانی کا اور اس کے ساز و سامان کا سمجھو کہ فی الحقیقت ایک دغا کی پونجی اور دھوکہ کی ٹٹی ہے۔ آدمی اس کی عارضی بہار سے فریب کھا کر اپنا انجام تباہ کر لیتا ہے حالانکہ موت کے بعد یہ چیزیں کام آنے والی نہیں، ہاں کچھ اور ہی کام آئے گا یعنی عمل صالح۔ جو شخص دنیا سے یہ چیز کما کر لے گیا سمجھو بیڑا پار ہے آخرت میں اس کے لئے مالک کی خوشنودی اور رضامندی۔ اور جو دولت ایمان سے بھی دست رہا یعنی خالی ہاتھ اور کفر و عصیان کا بوجھ لیکر پہنچا اس کے لئے سخت عذاب اور جس نے ایمان (فرائض اسلام) کے باوجود اعمال میں کوتاہی کی اس کیلئے جلد یا بدیر دھکے کھا کر معافی ہے دنیا کا خلاصہ وہ تھا آخرت کا یہ ہوا (موضح الفرقان)

ف۴ یعنی جیسے مینہ کے ساتھ پہلے سبز انگوری اگتی ہے تو زمیندار اس کو دیکھ کر بڑا خوش ہوتا ہے پھر وہ کھیتی زور پکڑتی ہے پھر سوکھ کر چورا چورا ہو جاتی ہے اسی طرح دنیا کا جینا ہے۔ ابتدا عمر اور شروع جوانی انسان تر و تازہ نازک بدن خوب صورت ہوتا ہے پھر جوان قوی پھر کچی عمر کا تب اس کی طبع میں کچھ تغیر پیدا ہونے لگتا ہے اور طاقت گھٹتی جاتی ہے پھر بڑی عمر کا بہت بڈھا ہو جاتا ہے اور اعضاء ایسے کمزور ہو جاتے ہیں کہ ہل نہیں سکتے۔ تھوڑی سی چیز اسکو عاجز کر ڈالتی ہے جیسا کہ اس مثال سے معلوم ہوا کہ دنیا زائل ہونے والی ہے اور آخرت ضرور آنیوالی ہے تو آخرت کے عذاب سے ڈرایا اور اس کی نعمتوں کے حاصل کرنے کی ترغیب دلائی (ابن کثیر) یاد رہے دنیا اسباب فریب کا اس شخص کیلئے جس نے دل لگایا اور اس کو آخرت کا وسیلہ نہ بنایا۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ دنیا اسباب فریب کا ہے اگر آخرت کی طلب سے تجھے غافل کرے۔ لیکن جب اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کی طرف بلاوے تو اچھا اسباب اور بہتر وسیلہ ہے۔ ابو السعود۔

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾

یہ ہے فضل خدا کا دیتا ہے اسکو جس کو چاہے اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہے وہ

یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسکو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِىْ

نہیں پہنچتی کوئی مصیبت بیچ زمین کے اور نہ بیچ جانوں تمہاری کے مگر بیچ

کوئی آفت زمین پر نہیں آتی اور نہ تمہاری جانوں پر مگر قبل اس کے

كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۲۲﴾ لِّكَيْلَا

کتاب کے ہے پہلے اس سے کہ پیدا کریں ہم اسکو تحقیق یہ اوپر اللہ کے آسان ہے واسطے تو کہ نہ غم کھاؤ

کہ ہم ان جانوں کو پیدا کریں ہمارے ہاں مرقوم ہے یاد رکھو یہ امر اللہ کے لئے بہت آسان ہے تاکہ جو چیز تمہے

تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ

تم اوپر اس چیز کے کہ چوک گئی تم سے اور مت خوش ہو ساتھ اس چیز کے کہ دی تم کو اور اللہ نہیں دوست رکھتا ہر ایک

جاتی رہی اس پر تم غم نہ کھاؤ اور نہ اس چیز پر اتراؤ جو اس نے تم کو دی ہے اور اللہ کسی اترانے والے شیخی خورے

مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ﴿۲۳﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ

تکبر کرنیوالے فخر کرنے والے کو وہ جو بخل کرتے ہیں اور حکم کرتے ہیں لوگوں کو ساتھ بخل کے

کو پسند نہیں کرتا (یعنی) ان لوگوں کو جو خود بخل سے کام لیتے ہیں اور لوگوں کو بخیل ہونے کی ہدایت

وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا

اور جو کوئی پھر جاوے پس تحقیق اللہ وہ ہے بے پرواہ تعریف کیا گیا تحقیق بھیجا ہم نے پیغمبروں اپنے کو

کرتے ہیں اور جو اعراض کرے (تو اسکی کچھ پرواہ نہیں کیونکہ) اللہ سب سے بے پرواہ اور ستودہ صفات ہے ہم نے اپنے رسول روشن

بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ

ساتھ دلیلوں ظاہر کے اور اتاری ہم نے ساتھ انکے کتاب اور ترازو یعنی قواعد عدل تاکہ قائم رکھیں لوگ

نشانات (اور واضح احکام) کے ساتھ بھیجے ہیں اور انکے ساتھ ہم نے کتاب نازل کی اور میزان۔ تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔

بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ

عدل کو اور اتارا ہم نے لوہا بیچ اسکے لڑائی سخت ہے اور فائدہ ہے

اور ہم نے لوہا پیدا کیا جس میں سخت خطرہ بھی ہے اور لوگوں کے لئے کئی منافع بھی

لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

واسطے لوگوں کے اور تو کہ ظاہر کرے اللہ اس شخص کو کہ مدد دیتا ہے اسکو اور رسول اسکے کو بن دیکھے تحقیق اللہ

ہیں تاکہ اللہ جان لے کہ کون اسکے دین اور اسکے رسولوں کی بن دیکھے مدد کرتا ہے۔ بلاشبہ اللہ

قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا ع ۳ ۱۹

زور آور غالب ہے ف اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے نوح کو اور ابراہیم کو اور کی ہم نے

بڑا طاقتور اور زبردست ہے اور ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور ان کی نسل میں

فِىْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ

بیچ اولاد ان دونوں کے پیغمبری اور کتاب پس بعض انکے ہے راہ پانے والے ہیں اور بہت

نبوت اور کتاب رکھ دی سو ان میں کچھ تو راہ راست پر قائم رہے اور اکثر

منزل ۷

حل لغات

له من قبل ان نبرأها۔ نبرأ معنے میں ہے تخلق کے۔ بولا کرتے ہیں برأ الله الخلق اے خلق۔ ؎ لکیلا تاسوا۔ تاسو کے معنے ہیں تم غم نواکے اور اس کی مزید توضیح کی جگہ گزر چکی ؎ الذین یبخلون۔ یہ بدل ہے کل مختال سے یا مبتدا ہے خبر محذوف جس پر و من یتول الخ دلالت کرتا ہے۔ ؎ بالغیب ینصرہ کے فاعل یا اس کے مفعول سے حال ہے ای غائبا عنہم او غائبین عنہ۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی موت سے پہلے وہ سامان کر لو جس سے گناہ معاف ہوں اور بہشت ملے۔ اس کام میں سستی اور دیر کرنا مناسب نہیں۔ بیشک ایمان وعمل جنت کے حصول کے اسباب ہیں لیکن حقیقت میں ملتی ہے اللہ کے فضل سے۔ اس کا فضل نہ ہو تو سزا سے چھوٹنا مشکل ہے جنت ملنے کا تو ذکر کیا۔ ف۲ منصور بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے انھوں نے کہا میں حسنؒ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا ایک آدمی نے مجھے کہا اس آیت کا معنے حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھو سو میں نے پوچھا۔ انھوں نے فرمایا سبحان اللہ! اس بات میں کس کو شک ہے کہ ہر مصیبت جو آتی ہے وہ لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس پہلے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی تقدیر (اندازہ) لکھ دیا ہے۔ اب کسی مصیبت پر غم اور اچھائی پر نازاں نہ ہونا چاہیئے بلکہ مصیبت پر صبر اور نعمت اچھائی پر اسکا شکر کرنا چاہیئے البتہ تقدیر کے برے لکھے کو دعا کے ذریعہ مٹوا لکھوانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ چونکہ اللہ ہی کے پاس لوح محفوظ ہے وہی مٹانے گھٹانے بڑھانے پر قادر ہے (الفاظ دعا پارہ ۱۳ کی پہلی آیت کے تحت حاشیہ میں لکھے گئے ہیں) فرقہ قدریہ جو تقدیر کا منکر ہے یہ آیت اسکے عقیدہ کی تردید ہے (ابن کثیر)

ف۳ مختال کا لفظ قرآن وحدیث میں کئی مقام پر آیا ہے۔ مختال کہتے ہیں تکبر کو یعنی تکبر کرنے والا شیخی باز۔ شریعت میں بعض علماء وواعظین کو بھی مختال کہا گیا ہے چنانچہ حدیث ابوداؤد میں مرفوعاً آیا ہے لَا يَقُصُّ اِلَّا اَمِيْرٌ اَوْ مَاْمُوْرٌ اَوْ مُخْتَالٌ یہ اخبار بمعنی انشاء ہے یعنی امیر و مامور کے سوا کوئی وعظ و درس نہ کہے کیونکہ جو مسلمانوں کا امیر و امام ہوگا وہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے مسلمانوں کے سامنے صحیح چیز پیش کرے گا انکی صحیح رہنمائی کریگا اور جو مامور ہو کر گڑبڑ کرے گا غلط سلط مسائل بیان کریگا اسکا وعظ بند کر دیا جائے گا اس کو اس عہدہ سے معزول کر دیا جائیگا اور جو نہ امیر ہوگا نہ مامور وہ شتر بے مہار ہوگا جو جی میں آئیگا کہے گا۔ چندہ جمع کرنے کیلئے خوشامدانہ وعظ کہے گا۔ غلط سلط مسائل بیان کر کے عوام الناس کو گمراہ کریگا کتمانِ حق کرے گا بس یہی مختال ہے اس کو اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا۔ فائدہ ستاریہ

ف۴ شیخی مارنے کو تو آگے ہیں مگر خرچ کرنے کے نام پر جیب سے نہ نکالیں گے۔ بس بتادیا راہ اللہ خرچ کرو گے خود فائدہ اٹھاؤ گے نہ کرو گے گھاٹے میں رہو گے۔ اللہ بے پرواہ غنی ہے۔

ف۵ یعنی پیدا کیا ہم نے لوہا اور زمین میں اسکی کانیں رکھ دیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین چیزیں آدم علیہ السلام کے ساتھ اتری ہیں۔ ہتھوڑا (جامع) سنسی۔ بطور حاشیہ ہے بغور مطالعہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ اس آیت شریفہ میں باری تعالیٰ نے بہترین ترتیب کے ساتھ چند حقائق کا ذکر فرمایا ہے۔ اول رسالت اور اسکے ساتھ آسمانی کتاب کا ذکر ہے اس کے بعد میزان اور عدل کا تذکرہ ہے مقصد یہ کہ رسولوں اور آسمانی کتابوں کا منشا دنیا میں عدل قائم کرنا ہے اسکے بعد ہی لوہے کے ذکر میں اس طرف اشارہ ہے کہ دنیا میں جنگ وقتال کے لئے ہتھیاروں کی شکل میں لوہے کو کام میں لایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کے بھیجے ہوئے رسولوں اور اس کی نازل کردہ کتابوں کی تعلیمات کے ماتحت اگر کام میں لایا جائے گا تو عدل وانصاف برقرار رہے گا اور اس سے یہ بھی غرض ہے کہ دیکھیں کون ایسا خوش قسمت صاحبِ اقتدار ہے جو بشکل ہتھیار لوہے کو اللہ کے پیغمبروں کی اعانت اور دین برحق کی تائید ونصرت کے لئے استعمال کرتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ میں تنبیہ فرمادی ان صاحب اقتدار طاقتوں کو جو ہتھیاروں کو ظلم وجور کی تائید میں استعمال کر کے بندگان خدا کا ناحق خون بہاتے ہیں ان سے کہہ دیا گیا کہ خدا بڑا طاقتور اور غالب ہے۔ اسے یہ بھی قوت ہے کہ وہ یہی تلوار جس سے مظلوم کا خون ناحق بہایا جارہا ہے ظالم کی گردن پر استعمال کرادے۔ ظالم کا یہ گمان باطل ہے کہ اسکے ظلم پر کوئی نوٹس لینے والی طاقت نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا

انہیں سے فاسق ہیں پھر پیچھے لائے ہم اوپر قدموں انکے پیغمبر اپنے اور پیچھے لائے ہم

بدکار ہو گئے پھر انکے پیچھے انکے نقش قدم پر ہم نے کئی رسول بھیجے۔ اور عیسیٰ ابن

بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ

عیسیٰ کو بیٹے مریم کو اور دی ہم نے اسکو انجیل اور کی ہم نے بیچ دلوں

مریم کو بھیجا اور اس کو انجیل دی اور جن لوگوں نے اس کی اتباع

الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا

ان لوگوں کے کہ پیروی کرتے تھے اسکی شفقت اور مہربانی اور انہوں نے گوشہ گیری اپنی طرف کو نکالی تھی نہیں لکھا

کی انکے دلوں میں نرمی اور مہربانی ڈال دی اور وہ رہبانیت جو انہوں نے نکال لی تھی، ہم نے

كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ

تھا ہم نے اسکو اوپر انکے مگر واسطے ڈھونڈنے رضامندی خدا کے تھی پس نہ رعایت کی اسکی حق نگاہ رکھنے اسکے کا

اسے کہیں نہیں لکھا تھا۔ مگر انہوں نے اللہ کی رضامندی کی تلاش میں اسے اختیار کیا۔ پھر اسے جسطرح نبھانا چاہیے تھا نبھا نہ سکے

فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ

پس دیا ہم نے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے انہیں سے ثواب انکا اور بہت انہیں سے

سو انہیں سے جو ایمان لائے تھے ہم نے انکو انکا اجر دیا اور بہت سے انہیں سے (نافرمان) و

فٰسِقُوْنَ ﴿٢٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ

فاسق ہیں وہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور ایمان لاؤ ساتھ پیغمبر اسکے کے

بدکار ہو گئے اے ایمان لانے والو۔ اللہ سے ڈرو۔ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ وہ اپنی

يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا

دیوے گا تمکو دو حصے ثواب کے رحمت اپنی سے اور کرے گا واسطے تمہارے نور

رحمت سے تم کو دگنا عطا کرے گا اور تمہارے لئے ایک نور ٹھہرا دے گا جس

تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٨﴾ ۙ

کہ چلو گے ساتھ اسکے اور بخشے گا واسطے تمہارے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٢

روشنی میں تم چلو گے اور (تمہاری خطاؤں کو) وہ معاف کردیگا اور اللہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے

لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّنْ

تو کہ نہ جانیں اہل کتاب یہ کہ نہیں قدرت رکھتے اوپر کسی چیز کے

تاکہ اہل کتاب یہ نہ جان لیں کہ مسلمان اللہ کے فضل سے کوئی چیز نہیں پا سکتے اور یہ کہ

فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَ

فضل خدا کے سے اور تحقیق فضل بیچ ہاتھ دیتا ہے اسکو جسکو چاہے اور

بزرگی تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جسے چاہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل

اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٩﴾ ع

اللہ صاحب فضل بڑے کا ہے ٣

اور عظمت والا ہے۔

ع ٢٠

حل لغات

١ ثُمَّ قَفَّيْنَا۔ قفینا لیا گیا ہے قفو سے اور قفو کہتے ہیں پیچھے آنے کو بولا کرتے ہیں قفاہ اسے تبعہ وقفّاہ اتبعہ۔ ٢ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً۔ رأفت شفقت اور رحمت مہربانی۔ ٣ رَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا۔ رہبانیت وہ فعل جو منسوب ہے رہبان کی طرف اور رہبان کہتے ہیں خائف اور ترساں کو مشتق ہے رہب بمعنی ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ سختی ڈالو اپنی جانوں پر ورنہ سختی میں پڑو گے۔ پس تحقیق ایک قوم نے اپنی جانوں پہ سختی ڈالی پھر اُنپر سختی کی گئی سو یہ اُنکی جو درویشوں کی خلوت گاہوں اور گرجوں کے بت خانوں میں ہیں اُنکے رہ گئی ہیں۔

فرمایا اللہ نے یہ درویشی جو انھوں نے بدعت نکالی ہے ہم نے اُنپر فرض نہیں کی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اپنی طرف سے اپنے اوپر کوئی بات نہ ٹھیرانی چاہیے۔ جو کام اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت بتلائی ہیں ان ہی کو بجالانا چاہیے اور یہ جو لوگوں نے شریعت میں بے حکم اللہ و رسول اپنی طرف سے ہزاروں باتیں ایجاد کی ہیں جیسے وسواس کے مارے کسی مسلمان کا برتن یا پانی یا بدن اور کپڑا ناپاک سمجھنا، وضو غسل وغیرہ میں بہت سا پانی خرچ کرنا، نماز روزہ کی نیت زبان سے کہنا۔ لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرنا۔ خلاف سنت ورود وظیفے پڑھنا۔ فقیر بنکر گدی پر بیٹھے رہنا اپنے مکان سے کہیں باہر نہ نکلنا۔ اچھا کپڑا نہ پہننا، گوشت یا ترکاری کو ترک کرنا وغیرہ وغیرہ ہزاروں باتیں جو لوگوں نے اپنی طرف سے بنائی ہوئی ہیں اور ان کو عبادت اور ثواب جانتے ہیں، سو یہ سب بدعات ہیں۔ اگلی امتوں کے لوگ بھی ایسے ایسے کام کرکے سختی میں پڑ گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن سے ناخوش ہوا اور ان مشکلوں میں انھیں چھوڑ دیا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شریعت میں جس کام کا جس قدر حکم ہو اتنا ہی اور ویسا ہی بجالانا چاہیے، اپنی طرف سے احتیاط نام رکھ کر اسمیں کچھ کمی زیادتی نہیں کرنی چاہیے (درمنثور، امام الہند) یہ فقیری اور تارک دنیا بننا نصاریٰ نے رسم نکالی جنگل میں تکیہ بناکر بیٹھے نہ جورو رکھتے نہ بیٹا۔ نہ کماتے نہ جوتتے بس عبادت میں لگے خلق سے نہ ملتے۔ اللہ نے بندوں پر یہ حکم نہیں رکھا مگر جب اپنے اوپر نام رکھا ترک دنیا کا پھر اس پردے میں دنیا چاہنا بڑا وبال ہے (موضح القرآن)

ف۲ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اس آیت سے وہ اہل کتاب مراد ہیں جو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے۔

ف۳ لِئَلَّا يَعْلَمَ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ کے معنیٰ میں ہے یعنی تاکہ جان لیں اہل کتاب (جو ایمان نہیں لاتے) کہ وہ دسترس نہیں رکھتے اللہ کے فضل پر اور فضل صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے جس پر چاہے کردے (موضح القرآن) پس اگر اب اللہ نے بنی اسمٰعیل پر فضل کردیا اور نبوت و رسالت کا آخری تاج اس خاندان میں پیدا ہوگیا تو یہ اللہ کا فضل ہے، اس میں یہود کے لئے دُکھ پانے کی بات ہی کیا ہے۔

★ خوف سے جس طرح خشیان خشی سے۔ راہب کو راہب اسی واسطے کہتے ہیں کہ وہ فتنے کے خوف سے جنگلوں اور غاروں میں جا چھپتا ہے رہبانیۃ منصوب ہے فعل مقدر کی وجہ سے جس پر فعل مذکور دلالت کررہا ہے۔ ابتدعوھا صفت ہے رہبانیۃ کی۔ ابتداع کہتے ہیں اپنی طرف سے ایک بات نکال کھڑا کرنے کو۔ ؎۱ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ۔ کفلین تثنیہ ہے کفل کا اور کفل کہتے ہیں حصے کو۔ اس کی مزید تحقیق سورۂ انبیاء میں گزرچکی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُورَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ

سورۃ مجادلہ مدینہ میں نازل ہوئی۔ اس میں بائیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

سورۃ المجادلہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں بائیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع (کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ

تحقیق سنی اللہ نے بات اس عورت کی جو جھگڑتی ہے تجھ سے بیچ

(اے پیغمبرؐ) اللہ نے اس عورت کی بات سن لی ہے جو آپ سے اپنے شوہر کے معاملہ میں جھگڑتی اور

زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ

خاوند اپنے کے اور شکایت کرتی تھی طرف اللہ کی اور اللہ سنتا ہے جواب سوال تمہارا

اللہ سے فریاد کرتی تھی۔ اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا

اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿١﴾ اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ

تحقیق اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے وقف جو لوگ کہ ظہار کرتے ہیں تم میں سے

بیشک اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے وہ لوگ جو تم میں سے اپنی عورتوں کو ماں کہہ بیٹھیں وہ انکی مائیں

مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـئِيْ

بی بیوں اپنی سے نہیں ہو جاتیں وہ مائیں انکی نہیں مائیں انکی مگر جنہوں نے جنا

نہیں ہو جاتیں انکی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انکو جنا۔ بیشک وہ

وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ

ہے ان کو اور تحقیق وہ البتہ کہتے ہیں نامعقول بات اور جھوٹ

ایک بے ہودہ اور جھوٹی بات کہتے ہیں اور

وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿٢﴾ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ

اور تحقیق اللہ البتہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے وقف اور جو لوگ کہ ظہار کرتے ہیں

اللہ بیشک معاف کرنے والا بخشنے والا ہے اور وہ لوگ جو اپنی بیبیوں کو ماں کہہ بیٹھیں

نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ

بی بیوں اپنی سے پھر پھر جاتے ہیں طرف اسکے جو کہا تھا پس آزاد کرنا ہے ایک گردن کا پہلے اس سے

پھر اس بات سے جو کہہ بیٹھے ہیں رجوع کرنا چاہیں تو (انہیں) ایک دوسرے کو

اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں یہ نصیحت دیئے جاتے ہو تم ساتھ اسکے اور اللہ تعالیٰ ساتھ اس چیز کے کرتے ہو تم

چھونے سے پہلے (مرد) ایک غلام کو آزاد کرے۔ تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اسکی

خَبِيْرٌ ﴿٣﴾ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ

خبردار ہے پس جو کوئی نہ پاوے پس روزے ہیں دو مہینے کے پے در پے پہلے اس سے

سب خبر ہے پھر جس کو غلام میسر نہ آئے وہ ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے لگاتار دو ماہ کے روزے رکھے

حل لغات

لہ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا۔ تحاور اور محاورۃ دونوں کے معنے ہیں دو شخصوں میں سے ایک کا دوسرے کو جواب دینا اور کلام کی تردید کرنا اس کے اصلی معنے ہیں مراجعۃ کے ماخوذ حار الشیء یحور حورًا ای رجع یرجع رجوعًا سے اور اسی سے ہے نعوذ باللہ من الحور بعد الکور۔ لہ الَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ۔ یظاہرون لیا گیا ظہار سے اور ظہار ظہر سے ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یہ عورت خولہ بنت ثعلبہ یا بنت خویلد ؓ ہیں۔ ہوا یہ تھا کہ ان میں اور ان کے خاوند اوس بن صامت رضی اللہ عنہ میں ناچاقی رہتی تھی۔ ایک بار اوس رضی اللہ عنہ نے کہہ دیا کہ مجھ پر تو ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ، شرع میں اسکو ظہار کہتے ہیں۔ پھر اوس شرمندہ ہوئے اور خولہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھنے آئیں اور کہنے لگیں اب میں کیا کروں۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ اگر اسکو دیدوں تو وہ ہلاک ہو جائیں گے، نہ دوں تو کھلاؤں کہاں سے۔ اسی طرح روتی پیٹتی کہتی رہیں۔ میری جوانی تو اسکے پاس گزری اب بڑھاپا لیکر کہاں جاؤں؟ آپ خاموشی کے ساتھ خولہ رضی اللہ عنہا کی باتیں سن رہے تھے، اتنے میں جبرئیل علیہ السلام یہ آیتیں لیکر آئے۔ اللہ تعالیٰ نے سب کے لئے آسانی کر دی (فائدہ ستاریہ) حضرت شاہ صاحب ؒ لکھتے ہیں اسلام سے پہلے مرد اگر عورت کو کہتا کہ تو میری ماں ہے تو ساری عمر وہ اسپر حرام گنتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایک مسلمان کہہ بیٹھا اپنی عورت کو۔ پھر دونوں پچتائے۔ عورت آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب کیونکر مل سکتے ہو وہ شکوہ کرنے لگی کہ گھر ویران ہوتا ہے اولاد پریشان ہوتی ہے اس میں یہ حکم اترا، فرمایا جس نے جنا نہیں وہ ماں کیوں کر ہو مگر اپنی گستاخی کا بدلہ کفارہ دے تو اس کے پاس جاوے، نہیں تو نہ جاوے پر عورت اس کے پاس رہے۔ اس ماں بہن کہنے کو ظہار کہتے ہیں (موضح) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات حمد و ثنا کے لائق ہے جس کے سننے نے تمام آوازوں کو گھیر رکھا ہے یہ شکایت کرنے والی بی بی صاحبہ اس طرح چپکے چپکے باتیں کر رہی تھیں کہ باوجود اسی گھر میں موجود ہونے کے میں مطلقاً نہ سن سکی کہ وہ کیا کہہ رہی ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے اس پوشیدہ آواز کو سن لیا ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے زمانہ میں راستہ میں سواری پر جا رہے تھے حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے انکی سواری روک لی۔ لوگوں نے کہا ایک بڑھیا کے لئے رک گئے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کیا جانو یہ کون ہے۔ یہ خولہ بنت ثعلبہ ہے جس کی فریاد اللہ تبارک و تعالیٰ نے سات آسمانوں سے سنی بھلا عمر کی کیا مجال ہے کہ اسکی بات نہ سنے۔ سبحان اللہ! یہ خلافت کا زیب اور یہ انکساری (رضی اللہ عنہ و عنا آمین) ابن کثیر

ف۲ منکر بات وہ جو شرع میں نہ پہچانی جاوے اور زور وہ جھوٹ جو حق کو چھوڑ کر بنایا گیا ہو۔ جامع

★ کہتے ہیں پیٹھ کو شرع میں ظہار یہ ہے کہ مرد اپنی بی بی کو کہے اَنْتِ عَلَیَّ کَظَھْرِ اُمِّیْ ؎ فَصِیَامُ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ۔ فصیام شہرین مبتدا ہے اور خبر محذوف ای علیہ۔ متتابعین شہرین کی صفت۔ متتابع کہتے ہیں پے درپے یعنی ایک کے پیچھے ایک کے آنے کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنْ يَتَمَاسَّا ۚ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا ۚ
یہ کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں پس جو کوئی نہ کر سکے پس کھانا کھانا ہے ساٹھ فقیروں کو
جس کو اسکی طاقت بھی نہ ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

ذَٰلِكَ لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۗ وَلِلْكَافِرِينَ
یہ اسواسطے ہے کہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے اور یہ ہیں حدیں اللہ کی اور واسطے کافروں کے
یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ تم اللہ اور اسکے رسول پر (پورا پورا) ایمان لے آؤ اور یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں اور نہ ماننے والوں کے لئے

عَذَابٌ أَلِيمٌ ④ إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ كُبِتُوا
عذاب ہے درد دینے والا تحقیق جو لوگ کہ خلاف کرتے ہیں اللہ کا اور رسول اسکے کا ہلاک کئے گئے
دردناک عذاب ہوگا۔ اور وہ لوگ جو اللہ اور اسکے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ایسے ہی خوار ہونگے جیسا کہ وہ لوگ

كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ وَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۚ وَ
جیسے ہلاک کئے گئے وہ لوگ کہ پہلے ان سے تھے اور تحقیق اتاریں ہم نے نشانیاں ظاہر اور
خوار ہوئے جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہم نے صاف صاف آیتیں اتاری ہیں اور منکروں کے واسطے رسوا کن

لِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُهِينٌ ⑤ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا
واسطے کافروں کے عذاب ہے رسوا کرنے والا جس دن کہ اٹھاوے گا انکو اللہ سب کو
عذاب ہوگا۔ جس دن ان سب کو اللہ دوبارہ اٹھائے گا

فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا ۚ أَحْصَاهُ اللَّهُ وَنَسُوهُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ
پس خبر دیگا انکو ساتھ اسکے جو کیا تھا گن رکھا تھا اسکو اللہ نے اور بھول گئے تھے وہ اسکو اور اللہ اوپر
انکو بتادیگا کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں اللہ نے انکے اعمال کو ضبط کر رکھا ہے مگر انہوں نے خود انکو بھلادیا۔ اور اللہ

كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ⑥ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ ع
ہر چیز کے شاہد ہے وقف کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے
ہر ایک چیز کا نگران ہے کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ کو ہر اس چیز کا علم ہے جو آسمانوں میں ہے

وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ
اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے نہیں ہوتی مصلحت تین شخصوں کی مگر وہ
اور جو زمین میں ہے (کہیں) تین آدمیوں کی سرگوشی نہیں ہوتی جس میں چوتھا وہ نہ ہو اور نہ پانچ آدمیوں کی

رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَىٰ مِنْ ذَٰلِكَ
چوتھا انکا ہے اور نہ پانچ کی مگر وہ چھٹا انکا ہے اور نہ کم اس سے
جس میں چھٹا وہ نہ ہو اور نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ وہ انکے ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں بھی وہ ہوں پھر

وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ۖ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا
اور نہ زیادہ مگر وہ ساتھ انکے ہے جہاں کہیں ہوویں پھر خبر دیگا انکو ساتھ اسکے جو کرتے ہیں
وہ انکو قیامت کے دن بتلائے گا کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں۔ بلا شبہ اللہ کو ہر

يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ⑦ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ
دن قیامت کے تحقیق اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے وقف کیا نہ دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کے
چیز کا علم ہے کیا آپ نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا

حل لغات

۱ إِنَّ الَّذِينَ

یُحَادُّونَ اللہ۔ یحادون لیا گیا ہے محادۃ سے اور محادۃ کے اصلی معنی ہیں ممانعت کے۔ بواب یعنی پاسبان کو حداد اور ممنوع الرزق کو محدود کہتے ہیں۔ بعض اہل لغت کہتے ہیں کہ محادۃ لیا گیا ہے حدید سے اور مراد ہے مقابلہ بالحدید مگر مفسروں کے نزدیک محادۃ معنی میں ہے مخالفت کے۔ ۲ کُبِتُوا۔ کبت کہتے ہیں ذلیل کرنے ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ بردہ کا مقدور نہ ہو تو روزہ نہیں، روزہ ہو سکے تو کھانا نہیں آخر کو کھانا ہے، اگر پکا کر کھلاوے تو سالن روٹی دو وقت کھلاوے پیٹ بھر کر اور اگر اناج دیوے تو ہر ایک کو دو سیر گیہوں (موضح) مقصد یہ کہ جو بیوی کو ماں بہن کہدے تو اس کہنے کا کفارہ سزا یہ ہے یا ایک غلام خرید کر آزاد کرے ورنہ دو مہینے کے روزے یا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ ف۲ اس آیت کریمہ میں خبر دی گئی ہے کہ اللہ و رسول کے قوانین کی مخالفت کرنے والوں کے انجام ناکام ہوں یعنی مؤمنین کا یہ کام نہیں کہ اللہ کی باندھی ہوئی حدود سے تجاوز کرے۔ باقی رہے کافر جو حدود اللہ کی پرواہ نہیں کرتے اور خود اپنی رائے و خواہش سے حدیں مقرر کرتے ہیں انھیں چھوڑیئے کہ ان کے لئے دردناک عذاب تیار ہے۔ ایسے لوگ پہلے زمانہ میں بھی ذلیل و خوار ہوئے اور اب بھی ہو رہے ہیں۔ اللہ کی روشن اور صاف صاف آیتیں سُن لینے کے بعد انکار پر جمے رہنا اور احکام الٰہی کی عزت و احترام نہ کرنا اپنے کو ذلت کے عذاب میں پھنسانے کا مترادف ہے۔

ف۳ یعنی جو کام کئے تھے ان سب کا نتیجہ سامنے آجائیگا کوئی ایک عمل بھی غائب نہ ہوگا اگرچہ انکو اپنی عمر بھر بہت سے کام یاد بھی نہیں رہے یا ان کی طرف توجہ نہیں رہی لیکن اللہ کے ہاں وہ سب ایک ایک کر کے محفوظ ہیں۔ وہ سارا دفتر اس دن کھول کر سامنے رکھ دیا جائیگا (موضح الفرقان)

ف۴ اللہ تعالٰی کے نزدیک کوئی چیز غائب و پوشیدہ نہیں۔ یہ قرآن میں آیا ہے کہ اللہ تعالٰی ہی غیب کی باتیں جانتا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ ہمارے نزدیک جو باتیں غیب ہیں وہ اسپر عیاں ہیں۔ اشیاء میں سے کوئی شے بھی اس پر مخفی نہیں۔ ساری اشیاء پر اس کو اطلاع و نظر ہے پھر اس بیان کی تاکید کی کہ وہ ہر شے کا عالم ہے۔ آسمان و زمین میں جتنی چیزیں ہیں ان میں سے اسپر کچھ مخفی نہیں اسکا علم تمام اور کل معلومات کو محیط ہے پھر جملہ مستانفہ کے ساتھ اس بات کی تقریر و تاکید کی فرمایا مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ تین شخص بھی آپس میں مل کر نہایت پوشیدگی سے رازداری کی باتیں کریں انھیں بھی وہ سُنتا ہے وہ اپنے تئیں تین ہی نہ سمجھیں بلکہ اپنا چوتھا اللہ کو گنیں وہ جہاں کہیں بھی ہوں اللہ ان کے ساتھ ہے یعنی انکے حال و قال سے واقف ہے ان کی سب حالتوں کو دیکھ رہا ہے جیسا کہ اور جگہ فرمایا اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ یعنی کیا یہ جانتے نہیں کہ اللہ تعالٰی انکی پوشیدگیوں اور انکی سرگوشیوں کو بخوبی جانتا ہے اور اللہ تعالٰی تمام غیبوں پر اطلاع رکھنے والا ہے نیز فرمایا اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ○ کیا ان کا یہ گمان ہے کہ ہم ان کی پوشیدہ باتوں اور مشوروں کو سُن نہیں رہے، برابر سُن رہے ہیں اور ہمارے فرشتے انکے پاس موجود ہیں جو لکھتے جاتے ہیں۔ ان سب آیات سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالٰی کی ذات ہر جگہ نہیں بلکہ اسکا علم اسکا سُننا اور دیکھنا ہر جگہ ہے۔ بیہقی میں کتاب الاسماء والصفات میں ضحاک سے اور ابو عمر نے کتاب الوصول الی معرفۃ الاصول میں حافظ ابو بکر نے کتاب السنہ میں فرمایا ہے کہ معیت الٰہی سے مراد اللہ کا علم ہے اور وہ خود عرش پر ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر میں کہا ہے کہ اللہ تعالٰی عرش پر ہے اور اس کا علم ہر جگہ ہے۔ فائدہ ستاریہ

★ کو بولا کرتے ہیں کبت اللہ فلانا ای اذلہ۔ جو شخص ذلت کے ساتھ نکالا جاتا ہے اسے مکبوت کہتے ہیں [۲] مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى۔ یکون تامہ ہے معنی ہیں یوجد اور یحصل کے۔ نجوٰی مصدر ہے معنی میں تناجی کے اور تناجی کہتے ہیں سرگوشی کرنے کو۔ یہ لیا گیا ہے نجوۃ سے اور نجوہ کہتے ہیں بلند اور اونچی زمین کو سرگوشی بھی چونکہ غیر کے سننے سے خالی ہوتی ہے تو گویا وہ بھی ایک طرح کی اونچی زمین ہے کہ اسکے اونچے ہونے کی وجہ سے غیر آدمی وہاں تک پہنچ نہیں سکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ

منع کئے گئے ہیں مصلحت کرنے سے پھر کرتے ہیں وہ چیز کہ منع کئے گئے ہیں اس سے اور مصلحت کرتے ہیں

جن کو سرگوشیاں کرنے سے منع کیا گیا تھا (مگر) پھر بھی وہ وہی کرتے ہیں جس سے انکو منع کیا گیا تھا. گناہ زیادتی اور رسول کی

بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۡ وَاِذَا جَآءُوْكَ

ساتھ گناہ کے اور تعدی کے اور پیغمبر کے نافرمانی اور جس وقت آتے ہیں تیرے پاس

نافرمانی کی سرگوشیاں باہم کرتے ہیں اور جب آپ کے پاس آتے ہیں تو

حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

دعا دیتے ہیں تجھ کو ساتھ اس چیز کے کہ نہیں دعا دی تجھ کو اللہ نے ساتھ اس کے اور کہتے ہیں بیچ دلوں اپنے کے

آپ کو ایسے لفظوں سے سلام کرتے ہیں جن سے اللہ نے آپ کو سلام نہیں کیا اور اپنے جی میں کہتے ہیں کہ ہم کو

لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ

کیوں نہیں عذاب کرتا ہم کو اللہ بسبب اس چیز کے کہ کہتے ہیں ہم کفایت ہے انکو دوزخ داخل ہوں گے اس میں

ہم جو کہتے ہیں اس کی پاداش میں کیوں اللہ ہم کو سزا نہیں دیتا ان کے لئے دوزخ کی سزا کافی ہے وہ اسی میں داخل ہوں گے

فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا

پس بری ہے جگہ پھر جانے کی وہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جس وقت کہ مصلحت کرو تم پس نہ

سو وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے اے ایمان والو! جب تم ایک دوسرے کے کان میں باتیں کرو

تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا

مصلحت کرو ساتھ گناہ کے اور تعدی کے اور نافرمانی رسول کے اور مصلحت کرو

تو گناہ و زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی باتیں نہ کرو۔

بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ⑨

ساتھ نیکوکاری کے اور پرہیزگاری کے اور ڈرو اللہ سے وہ جو طرف اسکے اکٹھے کئے جاؤ گے تم

ہاں نیکی اور تقوی کی باتیں کرو اور اللہ سے ڈرو جس کے سامنے تم جمع کئے جاؤ گے

اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ

سوائے اسکے نہیں کہ مصلحت کرنا شیطان سے ہے تو کہ غمگین کرے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں اور نہیں

ایسی سرگوشی شیطانی حرکت ہے تاکہ وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں (اس کی وجہ سے) دلگیر ہوں

بِضَآرِّهِمْ شَيْـــًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

ضرر کرنے والا انکو کچھ مگر ساتھ حکم اللہ کے اور اوپر اللہ کے پس چاہئے کہ توکل کریں

حالانکہ ان کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ بدون اللہ کے حکم کے اور ایمان والے اللہ ہی پر بھروسہ

الْمُؤْمِنُوْنَ ⑩ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ

ایمان والے وقت اے لوگو جو ایمان لائے ہو جس وقت کہ کہا جاوے واسطے تمہارے

رکھتے ہیں۔ اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کھلے ہو کر

تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا

کشادگی کرو بیچ مجلسوں کے پس کشادہ کرو کشادہ کرے گا اللہ واسطے تمہارے اور جس وقت

بیٹھو تو کھل کر بیٹھا کرو۔ خدا تمہیں کشادگی عطا کرے گا۔ اور جب تم سے

حل لغات

له تفسّحوا فی المجالس۔ تفسحوا کے معنے ہیں کھل بیٹھو بیان کیا ہے امر فسح عنی ای تنح عنی ہے اسی سے ہے بلدۃ فسیحۃ اور مفازۃ فسیحۃ اور د لک فیہ فسحۃ ای سعۃ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھ کر منافق کان میں باتیں کرتے مجلس کے لوگوں پر ٹھٹھے کرتے اور عیب پکڑتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سن کر کہتے یہ مشکل کام ہم سے کب ہو سکے گا۔ پہلے سورۂ نساء میں اسکا منع آچکا تھا پھر وہی کرتے تھے اور دعا یہ کہ یہود آتے تو السلام علیک کے بدلے السام علیک کہتے۔ یہ بد دعا ہے کہ تجھ پر پڑے مرگ۔ پھر آپس میں کہتے کہ اگر یہ رسول ہے تو اس کہنے سے ہم پر عذاب کیوں نہیں آتا کوئی منافق بھی کہتا ہوگا (موضح القرآن)

ف۲ اللہ ورسول کی نافرمانی کے لئے نہیں بلکہ نیکی اور تقویٰ اور معقول باتوں کی اشاعت کیلئے سرگوشیاں مشورے ہونے چاہئیں جیسا کہ سورۂ نساء میں ہے لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ لہٰذا اس سے ڈر کر بات کرو کیونکہ سب کو اللہ ہی کے سامنے ذرہ ذرہ کا حساب دینا ہے اس سے کوئی ظاہر و باطن پوشیدہ نہیں۔

ف۳ مجلس میں دو شخص کان میں باتیں کریں تو دیکھنے والے کو غم ہو کہ مجھ سے کیا حرکت ہوئی جو یہ چھپ کر کہتے ہیں (موضح) یعنی اس قسم کی سرگوشی و کانا پھوسی جس سے کسی مسلمان کو بدگمانی ہو تکلیف پہنچے شیطان کی طرف سے ہے۔ شیطان منافقوں سے یہ کام کراتا ہے آپ کے زمانہ میں یہودی اور منافقین مسلمانوں کو رنج پہنچانے کیلئے کانا پھوسیاں کیا کرتے تھے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ تین آدمی اگر ہوں تو دو مل کر کانا پھوسی نہ کریں کیونکہ اس میں تیسرے آدمی کو وہم پیدا ہوگا اسکا دل میلا ہوگا رنج پہنچے گا (مسند احمد، صحیحین) ہاں اگر اس کی اجازت ہو تو کوئی حرج نہیں (مسلم) نیکی اور تقویٰ یعنی نیک کام کرنے اور بری بات سے بچنے کے لئے مشورے اور کانا پھوسی کرنا مسلمانوں کا کام ہے اور مسلمانوں کو ایذا و تکلیف پہنچانے کے لئے قرآن و حدیث کی مخالفت کے لئے سرگوشیاں کرنا منافقوں کا کام ہے۔ (فائدہ ستاریہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ
کہا جاوے اٹھ کھڑے ہو پس اٹھ کھڑے ہو بلند کرے گا اللہ ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں تم میں سے اور
کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہوا کرو۔ تم میں سے جو لوگ ایمان والے ہیں نیز

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿١١﴾
ان لوگوں کو کہ دیئے گئے ہیں علم درجے اور اللہ ساتھ اس چیز کے کرتے ہو تم خبردار ہے قلے
جو اہل علم ہیں اللہ ان کے درجے بلند کرے گا۔ اور اللہ تمہارے اعمال سے جو تم کرتے ہو باخبر ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو جس وقت مصلحت کرنے آؤ تم پیغمبر سے پس کرلو آگے
اے ایمان والو! جب تم رسول سے کوئی خفیہ بات کہنا چاہو تو بات کہنے سے پہلے کچھ

يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ
مصلحت کرنے سے پہلے خیرات یہ بہت بہتر ہے واسطے تمہارے اور بہت پاکیزہ پس اگر نہ
خیرات دے دیا کرو یہ تمہارے لیے بہتری اور پاکیزگی کا باعث ہوگی پھر اگر تم خیرات دینے

تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢﴾ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا
پاؤ تم پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے وقف کیا ڈر گئے تم یہ کہ آگے بھیجو تم
کو کچھ نہ پاؤ تو کچھ مضایقہ نہیں اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے کیا تم (اس حکم) سن کر ڈر گئے کہ رسول سے مخفی

بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَ
مصلحت کرنے اپنے کو خیرات پس جس وقت نہ کیا تم نے اور
بات چیت کرنے سے پہلے کچھ خیرات دیا کرو سو جب تم نے (اس کی تعمیل) نہ کی اور

تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ
پھر آیا اللہ اوپر تمہارے پس قائم رکھو نماز کو اور دو زکوٰۃ کو اور
اللہ نے معاف کر دیا تو اب نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ ۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٣﴾ اَلَمْ ع ٢
فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اس کے کی اور اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم ع کیا نہ
اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور (یاد رکھو کہ) تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے کیا آپ نے

تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ
دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کی کہ دوستی کرتے ہیں اس قوم سے کہ غضب ہوا اللہ کا اوپر ان کے نہیں ہیں وہ تم میں سے
ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے ایک ایسی قوم کو دوست بنا رکھا ہے جن پر اللہ نے غضب نازل کیا؟ وہ (منافق) نہ تم میں سے

وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٤﴾ اَعَدَّ
اور نہ ان میں سے اور قسم کھا جاتے ہیں اوپر جھوٹ کے اور وہ جانتے ہیں ق تیار کیا ہے
ہیں اور نہ ان (یہودیوں) میں سے اور جھوٹی قسم کھاتے ہیں اور وہ جانتے ہیں (کہ وہ جھوٹی قسمیں کھا رہے ہیں) اللہ نے ان کے

اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٥﴾
اللہ نے واسطے ان کے عذاب سخت تحقیق وہ برا ہے جو کچھ ہیں کرتے وقف
لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے بیشک وہ جو کام کرتے ہیں بہت برے ہیں

منزل ۷

حل لغات۔ لہ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا۔ انشزوا ماخوذ ہے نشز سے اور نشز کہتے ہیں اُٹھ کھڑے ہونے کو۔ اس کے فعل مضارع میں عین کو کسرہ اور ضمہ دونوں درست ہیں جس طرح يَعْكُفُوْنَ اور يَعْكِفُوْنَ میں يَعْرِشُوْنَ اور يَعْرُشُوْنَ میں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یہ آداب ہیں مجلس کے کوئی آدمی اور جگہ نہ پائے تو چاہئے کہ سب تھوڑا تھوڑا ہٹیں تاکہ مکان حلقے کا کشادہ ہو جائے یا اٹھ کر پرے حلقہ کریں اتنی حرکت کرنے میں غرور نہ کریں۔ خوئے نیک پر اللہ مہربان ہے اور بدخو سے اللہ بیزار (موضح) یعنی کشائش کرے اللہ تم پر دنیا اور آخرت میں۔ بخاری مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا یُقِیْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَّجْلِسِہٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْہِ وَلٰکِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا (مشکوٰۃ صفحہ ۳۹۵) جو شخص مجلس میں آئے اور جگہ تنگ ہو تو کسی کو اٹھا کر اس جگہ نہ بیٹھے بلکہ مجلس والے تھوڑے تھوڑے کھل جائیں تاکہ جگہ نکل آئے اور جب کہا جائے اٹھو یعنی نماز جہاد یا کسی اور کام کی طرف تو اٹھ کھڑے ہو۔ یہ معنی جمہور مفسرین نے کیا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے (فتح وجامع) یہی حکم مسجد کا بھی ہے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا یُقِیْمَنَّ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ثُمَّ یُخَالِفُہٗ اِلٰی مَقْعَدِہٖ وَلٰکِنْ لِّیَقُلْ افْسَحُوْا (منتقٰی صفحہ ۰۰۰) یعنی کوئی شخص جمعہ کے دن اپنے بھائی مسلمان کو اسکی جگہ سے اٹھا کر اسکی جگہ میں نہ بیٹھے بلکہ یوں کہے کہ کھل کر بیٹھ جاؤ اور آپس میں نرمی خوش خلقی کرنے کا بیان صفحہ ۵۱۶ و ۶۸۷ میں بھی لکھا گیا ہے اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے علم والوں کیلئے فرمایا کہ انکو بڑے درجے ملیں گے چنانچہ حدیث میں بھی ہے کہ آپ نے فرمایا مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَّطْلُبُ فِیْہِ عِلْمًا سَلَکَ اللّٰہُ بِہٖ طَرِیْقًا مِّنْ طُرُقِ الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَہَا رِضًا لِّطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ یَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالْحِیْتَانُ فِیْ جَوْفِ الْمَآءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ عَلٰی سَآئِرِ الْکَوَاکِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْہَمًا وَّاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَہٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۶) یعنی دینی علم کی طلب میں جو چلتا ہے اللہ اس کو جنت کے راستے پر چلائے گا اور طالب علم کے قدموں کے نیچے فرشتے پر بچھاتے ہیں اور علمائے دین کیلئے آسمان و زمین والے دریا کے جانور وغیرہ دعائے مغفرت و خیر کرتے ہیں اور عابد پر عالم کو ایسی فضیلت ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو تاروں پر اور نبیوں کے وارث عالم ہی ہیں کیونکہ انبیاء کا ورثہ مال و دولت نہیں ان کا ورثہ علم ہی ہے۔ پس جسکو علم دین حاصل ہوا اسکو بڑی دولت ملی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ فضیلت ان ہی کیلئے ہے جو قرآن وحدیث کا علم حاصل کریں اور اسی کے عالم، عامل، معتقد ہوں۔

ف۲ منافق بے فائدہ باتیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کان میں باتیں کرتے کہ لوگوں پر اپنی بڑائی جتاویں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خُلق کے سبب منع نہ کرتے۔ جب یہ حکم اترا منافقوں نے مارے بخل کے وہ عادت چھوڑی۔ پیچھے یہ حکم ٹل گیا۔ موضح

ف۳ یعنی صدقہ کا حکم دینے سے جو مقصد تھا حاصل ہو گیا۔ اب ہم نے یہ وقتی حکم اٹھا لیا ہے چاہئے کہ ان احکام کی اطاعت میں ہمہ تن لگے رہو جو کبھی منسوخ ہونے والے نہیں مثلاً نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ، اسی سے کافی تزکیہ نفس ہو جائے گا۔

ف۴ منافق لوگ یہود سے دوستی رکھتے اور کہتے ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ادھر مسلمانوں سے جھوٹی قسمیں کھا کر کہتے کہ ہم مسلمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی قلعی کھول دی کہ یہ نہ تمہارے ساتھ ہیں نہ ان کے ساتھ، یہ تو مطلب کے یار ہیں جہاں دیکھی توا پرات وہیں گزاری ساری رات۔ سچ ہے دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا۔ منافق کا انجام یہی ہوتا ہے اس کا کوئی آدمی اعتبار نہیں کرتا۔ آج کل بھی جو لوگ اہلحدیث بن جاتے ہیں اور بدعتیوں میں جا کر بدعتی ہو جاتے ہیں اسی آیت کے مصداق ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ جس بات پر قسم کھائی ہے وہ جھوٹ ہے (جامع) اللہ غصہ ہوا کافروں پر خصوصاً یہود پر اور انکے رفیق منافق پر۔ موضح

ف۵ جن کو دوسری جگہ فرمایا اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (سورۃ النساء۔ رکوع ۲۱) یعنی خواہ انکو نظر نہ آئے لیکن نفاق کے کام کر کے وہ اپنے حق میں بڑا برا بیج بو رہے ہیں۔ موضح الفرقان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ

پکڑا انہوں نے قسموں اپنی کو ڈھال پس بند کرتے ہیں راہ خدا کے سے پس واسطے انکے عذاب ہے

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا ہے پھر (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکتے ہیں سو انکے لئے رسوا کن

مُّهِيْنٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ

رسوا کرنے والا ہرگز نہ کفایت کریگا ان سے مال انکا اور نہ اولاد انکی عذاب

عذاب ہوگا انکی اولاد اور انکے مال اللہ سے انکو نہیں بچا سکیں گے

اللّٰهِ شَيْئًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ يَوْمَ

اللہ کے سے کچھ یہ لوگ ہیں رہنے والے آگ کے وہ بیچ اس کے ہمیشہ رہنے والے ہیں جس دن

یہ لوگ اہل دوزخ ہیں یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے جس دن

يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَ

اٹھاوے گا انکو اللہ سب کو پس قسمیں کھاوینگے واسطے اسکے جیسا قسمیں کھاتے ہیں واسطے تمہارے اور

اللہ ان سب کو (دوبارہ) اٹھا کھڑا کرے گا تو یہ اس کے سامنے بھی قسمیں کھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے

يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰي شَيْءٍ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾

گمان کرتے ہیں یہ کہ وہ اوپر کسی چیز کے ہیں خبردار ہو تحقیق وہ وہی ہیں جھوٹے

قسمیں کھاتے ہیں اور سمجھیں گے کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں ٹھیک ہے سنو! یہ لوگ جھوٹے ہیں

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ

غالب آیا ہے اوپر انکے شیطان پس بھلادی انکو یاد خدا کی یہ لوگ

شیطان نے انپر قابو پا لیا ہے سو ان کو اللہ کی یاد بھلا دی ہے یہ لوگ شیطان

حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اِنَّ

گروہ شیطان کے ہیں خبردار ہو تحقیق گروہ شیطان کے وہی ہیں زیاں پانے والے تحقیق

کا گروہ ہے سن لو کہ شیطان کا گروہ خسارے میں پڑنے والا ہے اس میں

الَّذِيْنَ يُحَاۗدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰۗىِٕكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾

جو لوگ کہ مقابلہ کرتے ہیں اللہ کا اور رسول اسکے کا یہ لوگ ہیں بیچ ذلیل ہونے والوں کے

کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل ترین لوگوں میں ہوں گے

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾

لکھ رکھا ہے اللہ نے البتہ غالب آؤنگا میں اور پیغمبر میرے تحقیق اللہ غالب ہے عزت والا

اللہ لکھ چکا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے (سن رکھو کہ) اللہ بڑا طاقتور اور غالب ہے

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَاۗدُّوْنَ مَنْ

نہ پاوے گا تو کسی قوم کو کہ ایمان لاتے ہوں ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے دوستی کریں اس شخص

آپ ان اشخاص کو جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہوں ایسا نہ پائیں گے کہ وہ ان لوگوں کو دوست

حَاۗدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَاۗءَهُمْ اَوْ اَبْنَاۗءَهُمْ

سے کہ مقابلہ کرتا ہے اللہ کا اور رسول اسکے کا اگرچہ ہوں باپ انکے یا بیٹے انکے

رکھیں جو اللہ و رسول کی مخالفت کرتے ہیں خواہ وہ انکے باپ بیٹے یا بھائی یا

منزل ۷

حل لغات۔

لہ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً۔ جُنَّۃ کہتے ہیں ڈھال کو یہ ماخوذ ہے جَنَّ بمعنے سَتَر سے ڈھال بھی چونکہ ساتر ہوتی یعنی دشمن کی زد سے بچاتی ہے اس سے اُسے جُنّہ کہتے ہیں۔ کہ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمْ اِسْتَحْوَذَ معنی میں ہے اِسْتَوْلٰی کے اور استیلاء کہتے ہیں غلبہ کرنے کو لیا گیا ہے حذت الابل سے اور جب کوئی شخص اونٹوں کے ریوڑ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی جھوٹی قسمیں کھا کر مسلمانوں کے ہاتھوں سے اپنے جان و مال کو بچاتے ہیں اور اپنے کو مسلمان ظاہر کرکے دوستی کے پیرایہ میں دوسروں کو اللہ کی راہ پر آنے سے روکتے ہیں۔ سو یاد رہے کہ یہ لوگ اس طرح کچھ عزت نہیں پا سکتے۔ سخت ذلت کے عذاب میں گرفتار ہو کر رہیں گے اور جب سزا کا وقت آئے گا اللہ کے ہاتھ سے کوئی نہ بچا سکے گا نہ مال کام آئے گا نہ اولاد جن کی حفاظت کیلئے جھوٹی قسمیں کھاتے پھرتے ہیں۔

ف۲ یعنی یہاں کی عادت کے مطابق قیامت میں بھی اللہ تعالیٰ کے آگے قسمیں کھائیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے جیسے تمہارے آگے دنیا میں جھوٹی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ ہم تو تم ہی میں سے ہیں اور گمان کرینگے کہ آخرت میں بھی جھوٹی قسمیں چل جائیں گی جیسے دنیا میں چل گئیں بیشک اصل اور ڈبل جھوٹا وہی ہے جو اللہ کے سامنے بھی جھوٹ کہنے سے نہ شرمائے۔

ف۳ مسند احمد ونسائی وابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس کسی بستی یا جنگل میں تین شخص بھی ہوں اور ان میں نماز جماعت نہ قائم کی جاتی ہو تو شیطان ان پر چھا جاتا ہے پس تو جماعت کو لازم پکڑے رہ۔ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے الگ رہے۔ اس حدیث سے ترک جماعت کی تشدید و تہدید ثابت ہوئی۔ انسان کا بھیڑیا شیطان ہے۔ جامع البیان

میں ہے کہ بے نمازی بھی یاد الٰہی سے غافل ہے یعنی شیطانی گروہ میں داخل ہے العیاذ باللہ۔ فائدہ ستاریہ

ف۴ ان آیتوں میں اللہ پاک نے وعدہ فرمایا کہ دین اسلام کے مخالف رسوا اور بے قدر ہو جائیں گے اور مسلمان کا غلبہ ضرور ہو کر رہے گا سو ایسا ہی ہوا کہ بدر سے چھ مہینے بعد بنی نضیر جلا وطن ہوئے اور بنو قریظہ پر ان کی بدعہدی کی وجہ سے جہاد ہوا۔ پس مغلوب ہو کر قلعہ بند ہوئے۔ لاچار ہو کر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حکم پر اترے پھر سعدؓ بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حکم سے مرد قتل ہوئے اور عورتیں بچے لونڈی غلام بنے۔ مال مسلمانوں پہ تقسیم ہوا اور بنو قینقاع و بنو حارثہ وغیرہم تمام یہودی جلاوطن ہوئے (لباب صفحہ ۹۸ جلد دوم۔ فتح الباری پارہ ۱۶ صفحہ ۲۷ جامع صفحہ ۱۵۵) پھر بعد ان کے تمام عرب روم ایران مصر کابل عدن بلخ بخارا چین افریقہ وغیرہ دور دراز ملکوں میں اسلام کا ڈنکا بج گیا اور آج تک برابر پیش گوئی اپنا جلوہ دکھا رہی ہے۔ مقصد یہ کہ اسلام اپنی صداقت کی وجہ سے پھیلا نہ کہ صرف تلوار کے زور سے اور اللہ و رسول کی مخالفت کرنے والے سخت ناکام ہیں اللہ لکھ چکا ہے کہ آخرکار حق ہی غالب ہو کر رہیگا اور اسکے پیغمبر ہی مظفر و منصور ہونگے۔ انکے بعد حق اور حق والے سچے مبلغ اسلام۔

★ پر غالب آتا اور انھیں ایک جگہ جمع کر لیتا ہے تو عاودت الابل وحدتہا بولا کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حق میں فرمایا تھا کان احوذیا اس کے یہی معنے ہیں کہ وہ ضابط اور جامع امور تھے۔ استحوذ قاعدہ تعلیل کے خلاف ہے جس طرح استصوب اور استنوق۔

۳ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ۔ حزب کہتے ہیں لشکر اور اتباع و خدم کو۔

۴ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ۔ تجد متعدی ہے دو مفعولوں کی طرف پہلا مفعول قوما ہے اور دوسرا يُوَآدُّوْنَ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ

یا بھائی انکے یا کنبہ انکا یہ لوگ لکھدیا ہے اللہ نے بیچ دلوں انکے کے ایمان

یا قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں۔ ان لوگوں کے دلوں میں اس نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنے فیض سے انکی مدد کی ہے

وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا

اور قوت دی ہے انکو ساتھ روح کے اپنی طرف سے اور داخل کرے گا انکو بہشتوں میں کہ چلتی ہیں نیچے انکے سے

اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں

الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ

نہریں ہمیشہ رہنے والے بیچ انکے راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے اور راضی ہوئے وہ اس سے

جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہوں

أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٢٢﴾ ع

یہ لوگ ہیں گروہ خدا کے خبردار ہو تحقیق گروہ اللہ کے وہی ہے فلاح پانے والے ہیں

یہ لوگ اللہ کی جماعت ہیں۔ سن لو کہ اللہ کی جماعت ہی فلاح پانے والی ہے۔

سُورَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ

سورۃ حشر مدینہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں چوبیس آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

سورۃ الحشر مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اسمیں چوبیس آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع (کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ

پاکی بیان کرتا ہے واسطے اللہ کے جو کچھ بیچ آسمانوں اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور وہی ہے غالب

جو چیز آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے اور وہ غالب اور

الْحَكِيمُ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ

حکمت والا وہی ہے جس نے نکالدیا ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے

حکمت والا ہے وہ وہی ہے جس نے اہل کتاب کے ان افراد کو (جو اسلام کے) منکر ہیں

أَهْلِ الْكِتَابِ مِن دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ ۚ مَا ظَنَنتُمْ

اہل کتاب سے گھروں انکے سے اول بار اکٹھے کرنے میں نہ گمان کرتے تھے تم

پہلے ہی اجتماع پر انکے شہروں سے نکال دیا۔ تمہیں گمان بھی نہ تھا

أَن يَخْرُجُوا ۖ وَظَنُّوا أَنَّهُم مَّانِعَتُهُمْ حُصُونُهُم مِّنَ اللَّهِ

یہ کہ نکل جاویں گے اور گمان کرتے تھے وہ کہ بچانیوالے انکو قلعے ان کے عذاب خدا کے

کہ وہ نکل جائیں گے اور وہ خیال کرتے تھے کہ انکے قلعے انکو اللہ سے بچالیں گے

فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا ۖ وَقَذَفَ فِي

سے پس آیا انپر عذاب خدا کا اس جگہ سے کہ نہ جانتا تھا انہوں نے اور ڈالدیا بیچ دلوں

سو جہاں سے انہیں وہم و گمان بھی نہ تھا (اللہ کے عذاب نے) انکو آ لیا اور انکے دلوں میں ایسا

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حل لغات۔

۱؎ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ حشر کہتے ہیں جماعت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف نکال دینے کو پھر اہل کتاب کی جلا وطنی کو اول الحشر اس لئے کہا گیا کہ گھروں سے جلاوطنی کی ذلت انھیں اس سے پہلے کبھی نہیں پہنچی تھی ان کی جلا وطنی کا یہ پہلا ہی موقع تھا۔ ۲؎ مَانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ حصون جمع ہے حصن کی اور حصن کہتے ہیں قلعہ کو۔ حصن کے اصلی معنے حفظ و منع کے ہیں۔ چونکہ قلعہ بھی دشمنوں سے حفاظت کا باعث ہوتا اور انھیں دفع کرتا ہے اس سے قلعہ کو حصن کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یہ نا ممکن ہے کہ اللہ کے دوست دشمنانِ خدا سے محبت رکھیں۔ یہ آیت صحابہؓ کے بارے میں نازل ہوئی۔ ابوعبیدہؓ بن جراح کے والد عبداللہ بن جراح جنگ بدر میں ابوجہل کے لشکر کے ساتھ کفر کی حمایت میں مسلمانوں کے مقابلہ پر آئے۔ ابوعبیدہؓ نے انھیں قتل کر دیا یہی وہ ابوعبیدہ رضؓ ہیں جن کے متعلق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے آخری دور میں فرمایا تھا کہ اگر یہ زندہ ہوتے میں اپنے بعد ان ہی کو خلیفہ کر جاتا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کے قتل کا ارادہ کر لیا تھا اور مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو جنگِ اُحد میں مار ڈالا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو بدر کے دن مار ڈالا اور حضرت علی و امیر حمزہ اور عبید بن حارث رضی اللہ عنہم نے اپنے قریبی رشتہ داروں اپنے چچا زاد بھائیوں عتبہ، شیبہ، ولید بن عتبہ کو قتل کیا۔ اور رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبی کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ نے جو مخلص مسلمان تھے عرض کی کہ حضور! اگر آپ حکم دیں تو اپنے باپ کا سر قلم کر کے حاضر خدمت کر دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا غرض ان لوگوں نے اللہ و رسول کے مقابلہ میں نہ باپ کا لحاظ کیا نہ بیٹے کا نہ بھائی برادری کا نہ کنبہ قبیلہ کا۔ مسلمان اسی کو کہتے ہیں جو اللہ و رسول کا دشمن ہے وہ ہمارا بھی دشمن ہے کیسے با شد کوئی بھی ہو۔ اس ضمن میں یہ واقعہ بھی نقل ہو سکتا ہے جو بدری قیدیوں کے متعلق آپؐ نے مشورہ لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس مسلمان کا رشتہ دار مشرک ہے وہ اس کے حوالے کر دیا جائے اور حکم دیا جائے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے قتل کرے۔ ہم اللہ تعالیٰ کو دکھانا چاہتے ہیں کہ ہمارے دلوں میں ان مشرکوں کی کوئی محبت نہیں، مجھ کو میرا رشتہ دار سونپ دیجئے اور علی کے حوالے انکے بھائی عقیل کو کیجئے اور فلاں صحابی کو فلاں کافر دیجئے وغیرہ۔ اب ذرا ہمارے وہ بھائی اہلحدیث بھی آنکھیں کھولیں جو اپنی قوم برادری کے مشرک بدعتیوں سے رشتے ناتے کرتے ہیں میل جول رکھتے ہیں، چوں حال شما اینست کجا ماند مسلمانی۔ سہیل فرماتے ہیں کہ جس نے اپنا ایمان صحیح کیا اور اپنی توحید خالص کر دی تو وہ کسی بدعتی سے محبت نہیں کرتا اس سے عداوت رکھتا ہے۔ جس نے کسی بدعتی کی مالداری کی وجہ سے عزت کی اللہ تعالیٰ اسکو ذلیل و فقیر کرے گا۔ بدعتی سے خوش ہو کر ملنے سے ایمان کا نور جاتا ہے۔ فائدہ ستاریہ

ف۲ بنی نضیر کا سردار کعب بن اشرف یہودی بڑا مالدار تھا اور ان لوگوں کے پاس محفوظ قلعے اور مکانات تھے۔ مسلمان جو اس وقت غریب اور بے سامان تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ سے انکے سردار مذکور کو قتل کروا دیا اور انکے قلعے وغیرہ بھی کام نہ آئے۔ مسلمانوں نے انکا محاصرہ کر لیا۔ آخر جھک مار کر نکل گئے اپنے ہاتھوں سے اپنے مکانات توڑ کر سامان لے جانے لگے حسن بصری کے سوا سب مفسرین کا اتفاق ہے کہ مراد اہل کتاب سے جو اس آیت میں مذکور قوم بنی نضیر ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اور بہت سے سلف نے تصریح کی ہے۔ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ کا معنے ہے اول جمع کرنے کے وقت یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مدینہ سے شام کی طرف نکال دیا۔ اور دوسرا حشر وہ ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں خیبر سے نکالا تھا اور ریحا۔ کی طرف جو شام میں ہیں۔ (درمنثور و جلالین) شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں اپنے گھر اجاڑنے لگے کڑی تختے کواڑ لگے انکھاڑنے لے جانے کو اور مسلمانوں نے بھی مدد کی۔ اللہ پہنچا جہاں سے خیال نہ تھا یعنی دل کے اندر سے رعب ڈال دیا موضح القرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ

دلوں انکے کے رعب خراب کرتے ہیں گھر اپنے ساتھ ہاتھوں اپنے اور ہاتھوں مسلمانوں کے

رعب ڈال دیا کہ اپنے گھروں کو خود اپنے اور مسلمانوں کے ہاتھوں اجاڑنے لگے ، سو اے

فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝۲ وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ

پس عبرت پکڑو اے آنکھوں والو ف اور اگر نہ ہوتا یہ کہ لکھ رکھا تھا اللہ نے اوپر انکے

نظر والو تم (اس سے) نصیحت اور عبرت حاصل کرو اور اگر اللہ نے انکے حق میں جلا وطنی نہ لکھدی

الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۭ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝۳

جلاوطنی کرنا البتہ عذاب کرتا انکو بیچ دنیا کے اور واسطے انکے بیچ آخرت کے عذاب آگ کا ف

ہوتی تو انکو دنیا میں بڑی ہی سزا دیتا اور آخرت میں انکے لئے دوزخ کا عذاب ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاۗقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ

یہ بسبب اسکے ہے کہ انہوں نے مخالفت کی خدا کی اور رسول اسکے کی اور جو کوئی مخالفت کرے اللہ کی پس تحقیق اللہ

یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اسکے رسول کی مخالفت کی اور جو شخص اللہ (اور اسکے رسول) کی مخالفت کرتا ہے تو (سن رکھو کہ

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۴ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَاۗىِٕمَةً

سخت عذاب کرنیوالا ہے ف جو کچھ کہ کاٹا تم نے کوئی تنہ درخت کا یا چھوڑ دیا ہے تم نے اسکو کھڑا

اللہ سخت عذاب دینے والا ہے تم نے (انکے) کھجور کے درخت جو کاٹ ڈالے یا ان کو اپنی جڑوں پر قائم رہنے دیے

عَلٰٓي اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۵ وَمَآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ

اوپر جڑوں اسکی کے پس ساتھ حکم خدا کے اور تو کہ رسوا ہوں فاسق ف اور جو کچھ کہ پھیر لایا اللہ

تو یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا اور اس لئے تھا کہ (اللہ) بدکاروں کو رسوا کرے اور اللہ نے اپنے رسول

عَلٰي رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ

اوپر رسول اپنے کے انمیں سے پس نہیں دوڑائے تم نے اوپر اسکے گھوڑے اور نہ اونٹ

کو جو کچھ انسے دلوایا تو اسکے لئے تم نے دوڑ دھوپ نہیں کی ، نہ گھوڑوں سے نہ اونٹوں سے

وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ

اور لیکن اللہ مسلط کرتا ہے رسولوں اپنے کو اوپر جسکے چاہتا ہے اور اللہ اوپر ہر

لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جس کسی پر چاہتا ہے مسلط کر دیتا ہے اور اللہ ہر چیز

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۶ مَآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ

چیز کے قادر ہے ف جو کچھ پھیر لایا اللہ اوپر رسول اپنے کے ان بستیوں والوں سے پس واسطے

پر قادر ہے اور ان دیہات والوں سے اللہ نے اپنے پیغمبر کو جو دلوایا ہے تو وہ اللہ اور

وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ

اللہ و رسول کے اور واسطے قرابت والے کے اور یتیموں کے اور فقیروں کے اور مسافروں کے

رسول اور (آپ کے) قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے

كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَاۗءِ مِنْكُمْ ۭ وَمَآ اٰتٰىكُمُ

تو کہ نہ ہوئے ہاتھوں ہاتھ لینا درمیان دولتمندوں کے تم میں سے اور جو کچھ دلوے تم کو

ہے تاکہ تم میں سے جو دولت مند ہیں یہ انہیں میں نہ گھومتا رہے اور جو کچھ رسول تمہیں دیدیں وہ

حل لغات

لہ عَلَيْهِمُ الْجَلَاۗءَ جلاء کے لغوی معنے ہیں وطن سے نکلنا اور اس سے علیحدہ ہونا ۔ لہ مِنْ لِّيْنَةٍ ۔ لینہ عمدہ کھجور کا درخت ۔ یہ وزن پر ہے فِعلۃ کے ۔ اصل میں تھا لِوْنَۃ واو ماقبل کے مکسور ہونے کی وجہ سے یے سے بدل گیا اس کی جمع آتی ہے الوان ۔ لہ کَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً ۔ دُولہ کے اصلی معنے ہیں تنگی اور ظفر اور غلبہ کا چلتا پھرتا رہنا اور ایک ہے دَولۃ بفتح دال اس کے معنی بھی وہی ہیں جو دُولۃ بالضم کے مگر دُولۃ بالضم اسم ہے اور دَولۃ بالفتح مصدر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی اہل بصیرت کیلئے اس واقعہ میں بڑی عبرت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے دکھلا دیا کہ کفر، ظلم، شرارت اور بدعہدی کا انجام کیسا ہوتا ہے اور یہ کہ محض ظاہری اسباب پر تکیہ کرکے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے غافل ہو جانا عقل مند کا کام نہیں۔

ف۲ جب یہ قوم شام کے ملک سے بھاگی تھی نصاریٰ کے غلبہ میں تو انکے بڑوں نے کہا تھا انکو یہاں سے ویران ہو کر پھر جانا ہوگا شام سے اسوقت اُجڑ کر خیبر میں رہے پھر وہاں سے اُجڑ کر شام کو گئے۔ موضح

ف۳ یعنی یہ جو پہلے مذکور ہے دنیا میں جلا وطن اور آخرت میں عذاب یہ اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کے سبب سے ہے۔ فتح

ف۴ جب وہ قلعہ میں بند ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ انکے باغ کاٹو اور کھیت اُجاڑو تاکہ اسکے درد سے باہر نکل کر لڑیں۔ پھر کاٹنے لگے وہ لگے طعن کرنے کہ تم کو تو کا فرکہتے ہو اب یہ سے لئے مانتے ہو کیا درخت بھی کافر ہے جو کاٹتے ہو۔ بعضے مسلمانوں کو شبہ آنے لگا یہ آیت اتری (موضح) لینۃ کھجور کی ایک قسم ہے جو عجوہ اور برنی کے سوا سب قسموں کی بہتر ہوتی ہے۔ اور بعض نے کہا ہر قسم کی کھجور کو لینہ کہتے ہیں۔

ف۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ بنو نضیر کے مال و جائیداد وغیرہ اس قسم سے تھے جس کو فے کہتے ہیں یعنی بغیر لڑائی کے ہاتھ لگے پس وہ سب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مال ہے یعنی اس میں خمس پانچواں حصہ، اور مسلمانوں کا حصہ نہیں بلکہ سب کا سب خالص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے اپنے اہل وعیال کے واسطے سال بھر کا خرچ رکھ لیتے تھے باقی کو جہاد وغیرہ کے سامان میں اور جو کچھ نیک کاموں کی ضرورت ہوتی ان میں خرچ فرماتے تھے (ترمذی جلد دوم صفحہ ۲۱۸ و منتقیٰ صفحہ ۳۰۵) حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ یہ فرق رکھا ہے غنیمت اور فے میں جو مال لڑائی سے ہاتھ لگا وہ غنیمت ہے۔ اس میں پانچواں حصہ اللہ کی نیاز (جسکی تفصیل دسویں پارہ کے شروع میں گزر چکی ہے) اور چار حصے لشکر کو تقسیم کئے جاتے ہیں اور جو بغیر جنگ کے ہاتھ آیا وہ سب کا سب مسلمانوں کے خزانہ میں رہے (ان کی مصالح عامہ میں) اور جو کام ضروری ہو اس پر خرچ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ
رسول پس لے لو اسکو اور جو کچھ کہ منع کرے تم کو اس سے پس باز رہو اور ڈرو اللہ سے
لے لیا کرو اور جس چیز سے وہ تمہیں روکیں اس سے رک جایا کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو

اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۞ ٧ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ
تحقیق اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے یہ مال واسطے فقیروں وطن چھوڑنے والوں کے ہے جو
وہ بلاشبہ سخت عذاب دینے والا ہے (یہ مال) ان گھر بار چھوڑنے والے مفلس مسلمانوں کے لئے (بھی)

وقف لازم

اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ
نکالے گئے گھروں اپنے سے اور مالوں اپنے سے چاہتے ہیں فضل خدا کے سے
ہے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رضا مندی کے طالب ہیں اور

وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۞ ٨
اور رضا مندی اور مدد دیتے ہیں اللہ کو اور رسول اسکے کو یہ لوگ وہی ہیں سچے
اللہ کے دین اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں۔ یہی لوگ سچے (مسلمان) ہیں

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ
اور واسطے ان لوگوں کے جو جگہ پکڑی ہو گھر ہجرت کے میں یعنی مدینے میں اور ایمان میں پہلے ان سے دوست رکھتے ہیں انکو
نیز (یہ مال) ان لوگوں کے لئے (بھی) ہے جو ان سے پہلے ایمان لا چکے اور مدینے کو گھر بنا چکے ہیں (اور)

هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ
جو وطن چھوڑتے ہیں طرف انکے اور نہیں پاتے بیچ دلوں اپنے کے خلش اس چیز سے
جو شخص انکے پاس ہجرت کر کے جاتا ہے اس سے محبت کرتے ہیں اور اپنے دلوں میں اسکی وجہ سے تنگی نہیں پاتے

اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۟ؕ
کر دیئے جاویں مہاجرین اور اختیار کرتے ہیں اوپر جانوں اپنی کے اور اگرچہ ہو انکو تنگی
جو (مہاجرین) کو دی گئی اور انکو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں خواہ وہ خود فاقہ کش ہی کیوں نہ ہوں اور جو کوئی اپنے نفس کے بخل سے

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۞ ٩ وَالَّذِيْنَ
اور جو کوئی بچایا جاوے بخیلی جان اپنی کی سے پس یہ لوگ وہی ہیں فلاح پانے والے وہی اور واسطے ان لوگوں
بچا لیا جائے تو ایسے ہی لوگ مراد پانے والے ہیں اور (یہ مال) ان لوگوں کے

جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ
کہ آئے پیچھے ان کے کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے بخش ہمکو اور بھائیوں ہمارے کو وہ جو
لئے (بھی) ہے جو انکے بعد میں کہتے ہوئے آئے ہیں کہ اے ہمارے رب! تو ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جنہوں نے ایمان

سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
آگے لائے ہم سے ایمان اور مت کر بیچ دلوں ہمارے کے برائی واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے
لانے میں ہم سے سبقت کی بخش دے اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لئے جو ہمارے رب پر ایمان لائے ہیں کوئی

رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۞ ١٠ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا
اے رب ہمارے تحقیق تو ہی ہے شفقت کرنے والا مہربان والا کیا نہ دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کے کہ منافق ہوئے
کینہ نہ رہنے دے بیشک تو بڑی شفقت والا مہربان ہے کیا آپ نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جو منافق ہیں

ركوع ١

حل لغات۔

لہ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ۔ تبوء کے معنے ہیں جگہ پکڑنا۔ الدار سے مراد ہے دار ہجرت یعنی مدینہ اور مدینے کو ایمان کا گھر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ایمان اس میں ظاہر و قوی ہوا ہے۔ لہ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔ ایثار کہتے ہیں کسی چیز کے خاص کر لینے کو بولا کرتے ہیں اثرہ بکذا اذا خصہ۔ اس کا مفعول ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف پہلی آیت میں صرف اموال بنی نضیر کا ذکر تھا اب اموال فے کے متعلق عام ضابطہ بتلاتے ہیں یعنی فے پر قبضہ رسول کا اور رسول کے بعد امام کا کہ اسی پر یہ خرچ پڑتے ہیں باقی اللہ کا ذکر تبرکاً ہوا وہ تو سب ہی کا مالک ہے۔ ہاں کعبہ کا خرچ اور مسجدوں کا بھی اس میں آگیا اور نلتے والے، حضرت کے روبروان کے ناتے والے اور پیچھے بھی وہی لوگ اُن پر جا ہے خرچ کرنا۔ دولت مند کو اگر سردار دیکے تو لے لے منع نہیں (موضح) جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو جو دولتمند تھے حصہ عطا فرمایا۔ اور علاوہ غنیمت وغیرہ کے ہر ایک معاملے میں بھی لازم ہے کہ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں اسی طرح عمل کریں۔ حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو قرآن ملا ہے اور قرآن کے برابر یعنی حدیث بھی ہے۔ بعض جاہلوں متکبروں کا یہ حال ہے کہ حدیث رسول کو مانتے ہی نہیں کہتے ہیں حدیث ظنی ہے اور خیال یہ کہ احکام شرع قرآن میں منحصر ہیں حالانکہ بہت حکم اور تفصیل شریعت حدیث سے ثابت ہوتی ہے۔ یاد رہے قرآن و حدیث دونوں منزل من السماء ہیں صرف فرق اتنا ہے کہ قرآن وحی ظاہر ہے اور حدیث وحی پوشیدہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے دَعُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سُؤَالُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ (بخاری مصری جلد چہارم صفحہ ۱۷۵) یعنی فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم لوگ بہت پوچھ گچھ کی عادت مت رکھو کیونکہ پہلی امتیں اپنے نبیوں سے بہت سوالات کرکے ہلاک ہو گئیں، ہاں جب میں خود کوئی حکم دوں تو جہاں تک ممکن ہو اُس کی تعمیل کرو اور جس چیز سے منع کروں اُس کو چھوڑ دو۔ اور اس کی رو سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حدیث کو کتاب اللہ کہا ہے چنانچہ صحیح بخاری کتاب اللباس میں علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لَعَنَ عَبْدُ اللّٰهِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَقَالَتْ أُمُّ يَعْقُوْبَ مَا هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَمَا لِيْ لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُهُ قَالَ وَاللّٰهِ لَئِنْ قَرَأْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا لعنت ہے ان عورتوں کو جو خوبصورتی کیلئے بانگو دواتی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے جو بالوں میں جوڑ لگا کر اپنی چوٹی کو بڑھاتی ہیں یا بال چن کر بھویں باریک کرتی ہیں یا دانت ریت کر خوشنما بناتی ہیں۔

ایک عورت ام یعقوب نے کہا اے عبداللہ! تم اس کام پر لعنت کیوں کرتے ہو۔ انھوں نے کہا کہ جس کام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور اللہ کی کتاب میں ہے اس پر کیوں نہ لعنت کروں۔ ام یعقوب نے کہا اللہ کی کتاب تو میں نے تمام پڑھی ہے اس میں کہیں نہیں پایا۔ انھوں نے کہا اگر تو پڑھتی تو ضرور پاتی۔ کیا قرآن میں یہ آیت مَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا نہیں پڑھی؟ یعنی اللہ تعالیٰ نے آیت ہذا میں فرمایا جو حکم میرے رسول دیں اسپر عمل کرو اور جس سے روکیں اس سے رُک جاؤ۔ (معلوم ہوا کہ جتنی باتیں حدیث سے ثابت ہیں گویا وہ سب قرآن سے ثابت ہیں) پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حکم وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى کے تحت وحی الٰہی ہے۔ اس کے تحت سارے احکام ونواہی اجمالی طور پر داخل ہیں۔ آج کا فیشن جو مردوں اور عورتوں نے اپنا رکھا ہے جو عریانیت کا مرقع ہے وہ سب اس لعنت میں داخل ہے۔ ابن ماجہ کی روایت میں ہے قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنْهُ قَالَتْ فَإِنِّيْ لَأَظُنُّ أَهْلَكَ يَفْعَلُوْنَ قَالَ اذْهَبِيْ فَانْظُرِيْ فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَلَمْ تَرَ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُوْلِيْنَ مَا جَامَعْتُهَا یعنی وہ عورت ام یعقوب بولیں کہ ہاں یہ آیت تو قرآن شریف میں ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔ وہ بولیں میں سمجھتی ہوں تمھاری بیوی ایسا ہی کرتی ہوگی۔ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا جاؤ دیکھو۔ وہ گئیں اور دیکھ کر آئیں اور کہا میں نے جو سمجھا تھا وہ تمھارے گھر میں نہیں پایا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر ایسا ہوتا جو تمھارا خیال تھا تو بھلا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف اور نافرمانی اور منع کرنے پر نہ رکھنے سے میں اپنی بیوی کو اپنے گھر میں رکھتا۔ ہرگز نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمان عورت کو طلاق دیدیتا۔ سبحان اللہ صحابہ رضی اللہ عنہم سنت کے کیسے سچے پیرو تھے۔ یاد رہے اکثر جو لوگ اہل توحید و سنت ہوتے ہیں اُن کی بیوی بچے بھی نیک صالح اور متبع سنت ہی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو نیک توفیق دے (آمین)

ف ثابت بن قیس بن شماس انصاری رضی اللہ عنہ مہمان کو کھانا کھلایا گھر میں اتنا ہی تھا کہ ان کے بال بچوں کا گذارہ ہو سکے۔ انھوں نے بیوی سے کہہ کر بچوں کو بھوکا سُلوا دیا اور کسی ترکیب چراغ گل کرا دیا اور مہمان کے ساتھ بیٹھ گئے تاکہ

(باقی اگلے صفحہ پر)

★ محذوف ہے والتقدیر ویؤثرونہم باموالہم ومنازلہم علی انفسہم۔ خصاصۃ کہتے ہیں فقروحاجت کو۔ لیا گیا ہے خصاص البیت سے اور خصاص کہتے ہیں دراز اور سوراخ کو۔ ۔ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ۔ شح کہتے ہیں بخل کو مگر بعض اہل لغت شح اور بخل میں فرق کرتے ہیں کہ بخل نفس منع ہے اور شح وہ حالت نفسانیہ جو اس منع کو مقتضی ہے۔ ۔ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا۔ غل اور غمر دونوں کے معنے کینے کے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ

کہتے ہیں واسطے بھائیوں اپنے کے وہ جو کافر ہیں اہل کتاب سے

وہ اپنے بھائیوں کو جو اہل کتاب میں سے کافر ہیں کہتے ہیں کہ اگر تم کو (مدینہ سے) نکالدیا

لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا ۙ

البتہ اگر نکالے جاؤ تم البتہ نکلیں گے ہم ساتھ تمہارے اور نہ کہا مانیں گے تمہارے مقدمے میں کسی کا کبھی

گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہوں گے اور تمہارے معاملہ میں کسی کا کہا نہ مانیں گے اور

وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ۖ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكٰذِبُونَ ⑪

اور اگر لڑائی کئے جاؤ گے البتہ مدد دینگے تم کو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ البتہ جھوٹے ہیں ۱ل

اگر تم سے لڑائی ہوئی تو ہم تم کو مدد دینگے۔ (سنو) اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں

لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ ۚ

اگر نکالے گئے وہ نہ نکلیں گے ساتھ انکے اور اگر لڑائی کئے گئے نہ مدد دیں گے یہ انکو

اگر ان کو نکالا گیا تو وہ (قطعاً) انکے ساتھ نہیں نکلیں گے اور اگر ان سے لڑائی ہوئی تو (بھی) وہ انکی

وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ۚ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ⑫ لَأَ

اور اگر مدد دیں انکو البتہ پھیر لیویں گے پیٹھ پھر نہیں مدد دیئے جاوینگے ۱۲ البتہ

مدد نہیں کرینگے اور اگر انہوں نے انکی مدد کی تو پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر (انکی) کوئی مدد نہیں کریگا (انکے)

نْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ ۚ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ

تم زیادہ تر ہو ڈر میں بیچ سینوں انکے کے اللہ سے یہ بسبب اسکے ہے

دلوں میں اللہ کی ہیبت سے تمہاری ہیبت زیادہ ہے۔ یہ معنی اس لئے کہ وہ ایسے

قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ⑬ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى

گروہ ایک قوم ہیں نہیں سمجھتے ۱۳ نہیں لڑینگے تم سے اکٹھے ہو کر مگر بیچ بستیوں

لوگ ہیں جو سمجھ نہیں رکھتے وہ سب ملکر تم سے نہیں لڑسکیں گے مگر محفوظ بستیوں

مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ ۚ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ ۚ

قلعہ والیوں کے یا پیچھے دیواروں کے سے لڑائی انکی درمیان اپنے سخت ہے

میں رہ کر یا دیواروں کی آڑ میں۔ انکا آپس میں بڑا شدید لڑائی ہے۔ تم ان

تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتّٰى ۚ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا

گمان کرتا ہے تو انکو اکٹھے اور دل انکے متفرق ہیں یہ بسبب اسکے کہ وہ ایک قوم ہے کہ نہیں

کو متفق خیال کرتے ہو حالانکہ انکے دل جدا جدا ہیں۔ یہ اس لئے کہ وہ ایسے لوگ ہیں

يَعْقِلُونَ ⑭ كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ۖ ذَاقُوا وَبَالَ

جانتے ۱۴ مانند ان لوگوں کے کہ پہلے انکے تھے نزدیک چکھا انہوں نے وبال

جو عقل نہیں رکھتے انکی مثال ایسی ہے جیسے ان لوگوں کی جو ان سے کچھ ہی پہلے قریب ہی کے زمانے میں ہوچکے ہیں انہوں

أَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ⑮ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ إِذْ قَالَ

کام اپنے کا اور واسطے انکے عذاب ہے درد دینے والا ۱۵ مانند مثال شیطان کی ہے کہ جس وقت کہا اس نے

نے اپنے افعال کی سزا چکھ لی اور انکے لئے دردناک عذاب ہے ۱۵ انکی مثال شیطان کی سی ہے جب کہ اس نے

منزل ۷

حل لغات

لہ اَشَدُّ رَهْبَةً۔ رہبۃ مصدر ہے جسکے معنی ہیں خوف و دہشت کرنے کے۔ ۲ہ فِي قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ۔ قریٰ جمع ہے قریۃ کی اور قریہ کہتے ہیں بستی کو۔ محصنۃ معنی میں ہے محفوظ کے۔ جدر جمع جدار اور جدار دیوار۔ ۳ہ قُلُوبُهُمْ شَتّٰى۔ شتی جمع شتیت کی جس طرح مرضی مریض کی اور شتیت کہتے ہیں متفرق کو۔ ★

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(پچھلے صفحہ کا بقیہ) جہاں اچھی طرح کھالیں بھوکے نہ رہیں تب اللہ تعالیٰ نے ان کی سخاوت کی تعریف میں یہ آیت اتاری (ترمذی کتاب التفسیر ولباب صفحہ ۱۰۰ جلد دوم) حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں پہلی آیت سے مہاجرین مراد ہیں، اس آیت سے انصار جو اس گھر میں رہتے ہیں پہلے سے یعنی مدینہ میں اور مہاجرین کی خدمت کرتے ہیں اپنی حاجت بند رکھ کر اور انکو ملے تو حسد نہیں کرتے بلکہ خوش ہوتے ہیں اول رکھتے ہیں اپنی جانوں سے اگرچہ ہو انکو بھوک یعنی صدقہ کرتے ہیں ان کی جانوں پر اگرچہ ہو ان کو احتیاج۔ موضح القرآن

ف۳ یہ آیت سب مسلمانوں کو ہے جو اگلوں کا حق مانیں اور اُن ہی کے پیچھے چلیں اور ان سے بیر نہیں رکھتے ہیں (موضح) عبد بن حمید اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا انھوں نے کہا کہ لوگوں کو حکم ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے بخشش مانگیں لیکن انہوں نے گالیاں دیں۔ انصار اور مہاجرین سب صحابہؓ کہلاتے ہیں۔ انکو گالیاں دینا ان پر تبرّا بازی کرنا مسلمانوں کا شیوہ نہیں۔ بس مقصد یہ کہ سابقین کے لئے دعاء مغفرت کرتے اور مسلمان بھائی کی طرف سے دل میں بیر اور بغض نہیں رکھتے۔

فوائد صفحہ ۱۷۸

ف۱ عبداللہ بن اُبی رئیس المنافقین وغیرہ نے یہودی بنی نضیر کو خفیہ پیام بھیجا تھا کہ گھبرانا نہیں اور اپنے کو اکیلا نہ سمجھنا اگر مسلمانوں نے تمکو نکالا تو ہم تمھارے ساتھ نکلیں گے اور لڑائی کی نوبت آئی تو تمھاری مدد کریں گے۔ یہ ہمارا بالکل اٹل فیصلہ ہے۔ اسکے خلاف تمھارے معاملہ میں کسی کی بات ماننے والے نہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ منافقین جھوٹے ہیں محض مسلمانوں کے خلاف انکسانے کو باتیں بنا رہے ہیں اور جو کچھ زبان سے کہہ رہے ہیں ہرگز اُس پر عمل نہیں کریں گے۔

ف۲ اگر بفرض محال منافق انکی مدد کو نکلے بھی تو نتیجہ کیا ہوگا بجز اسکے کہ مسلمانوں کے مقابلہ سے پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ پھر انکی مدد کیا کرسکتے خود انکی مدد کو بھی کوئی نہ پہنچے گا۔

ف۳ اللہ کی عظمت کو سمجھتے اور دل میں اُسکا ڈر ہوتا تو کفر و نفاق کیوں اختیار کرتے۔ ہاں مسلمانوں کی شجاعت و بسالت سے ڈرتے ہیں اسلئے انکے مقابلہ کی تاب نہیں لاسکتے نہ میدان جنگ میں ثابت قدم رہ سکتے ہیں۔

ف۴ یعنی وہ کمزور یا بزدل نہیں ہیں کیونکہ جب آپس میں لڑتے ہیں تو بڑی شدت سے لڑتے ہیں لیکن نافرمانی و تکبر کی شامت سے اللہ تعالیٰ نے انکو ذلیل کر دیا یعنی تمھاری ہیبت انکے دلوں میں بٹھا دی۔

ف۵ یعنی یہود کا حال بھی ایسا ہی ہوگا جیسا ان لوگوں کا ہوا جو تھوڑے ہی ان سے پہلے گزر رہے ہیں یعنی کفار قریش جو بدر کی لڑائی میں تباہ ہوگئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ سے یہود بنی قینقاع مراد ہیں ان کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر سے تھوڑی مدت پہلے مدینہ سے نکال دیا تھا۔ قتادہ اور محمد بن اسحاق کا بھی یہی قول ہے اور یہ قول بہت ٹھیک ہے (ابن کثیر) حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی نزدیک ہے کہ مکہ والے بدر کے دن سزا پا چکے ہیں وہی ڈول ان کا بھی ہوگا۔ موضح

★ کَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کمثل الذین الخ مبتدا محذوف کی خبر۔ تقدیر عبارت یوں ہے مثلھم کمثل الخ یعنی کَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ دوسری خبر ہے مبتدا مقدر کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ

آدمی کو کر کفر کر پس جب کفر کیا کہا تحقیق میں بیزار ہوں تجھ سے تحقیق میں ڈرتا ہوں اللہ سے

انسان سے کہا کہ منکر ہو جا۔ مگر جب وہ منکر ہو گیا تو کہنے لگا کہ مجھے تجھ سے کوئی سروکار نہیں میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں جو تمام

رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَاۤ اَنَّهُمَا فِی النَّارِ خَالِدَیْنِ فِیْهَا ؕ

جو پروردگار ہے جہان والوں کا پس ہوا آخر ان دونوں کا یہ کہ وہ دونوں بیچ آگ کے ہیں ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے

جہان کا پروردگار ہے سو ان دونوں کا انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں آتش دوزخ کی نذر ہوئے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے

وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۷﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ

اور یہی ہے بدلہ ظالموں کا اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے

اور یہی ہے سزا ظالموں کی اے ایمان والو! تم اللہ سے ڈرو اور چاہئے کہ

وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ

اور چاہئے کہ دیکھے ہر جی جو کچھ کہ آگے بھیجا واسطے کل آنے والے کے اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ خبردار ہے

ہر شخص دیکھ لے کہ وہ کل کے لئے کیا کچھ آگے بھیجتا ہے اور تم اللہ سے ڈرو بلاشبہ اللہ تمہارے اعمال

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ

ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم ہو اور مت ہو مانند ان لوگوں کی کہ بھول گئے خدا کو پس بھلادی خدا نے

سے جو تم کرتے ہو باخبر ہے اور ان لوگوں کی مانند نہ ہو جاؤ۔ جنہوں نے خدا کو بھلا دیا پھر اس نے انکو اپنے

اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾ لَا یَسْتَوِیْۤ اَصْحٰبُ

مصلحت جانوں انکی کی یہ لوگ وہی ہیں فاسق وہ نہیں برابر رہنے والے

آپ سے بے خبر کر دیا۔ یہی لوگ بدکار ہیں دوزخ والے اور جنت والے برابر

النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآىِٕزُوْنَ ﴿۲۰﴾ لَوْ

آگ کے اور رہنے والے بہشت کے رہنے والے بہشت کے وہی ہیں مراد پانے والے اگر

نہیں ہو سکتے (مسئول کر) جنت والے ہی کامیاب لوگ ہیں اگر

اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا

اتارتے ہم اس قرآن کو اوپر پہاڑ کے البتہ دیکھتا تو اسکو دب جانیوالا پھٹ جانے والا

اس قرآن کو ہم کسی پہاڑ پر اتارتے تو تم اس کو دیکھتے کہ وہ (اللہ کے ڈر سے) دب کر پھٹ جاتا ہے

مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ

ڈر خدا کے سے اور یہ مثالیں بیان کرتے ہیں ہم انکو واسطے لوگوں کے تو کہ وہ

اور یہ مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں۔ تاکہ وہ

یَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ

فکر کریں وہ لوگ وہی ہے اللہ جو نہیں کوئی معبود مگر وہ جاننے والا پوشیدہ کا اور

غور و فکر سے کام لیں اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی ڈھکی چھپی چیزوں سے واقف

الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ

حاضر کا وہی ہے بخشش کرنے والا مہربان وہی ہے اللہ جو نہیں کوئی معبود

ہے اور وہی کھلی اور ظاہر سے۔ وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی حاجت روا نہیں

حل لغات

[1] فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَاۤ اَنَّهُمَا۔ عاقبتہما خبر ہے کان کی اور انہما الخ اسم [2] مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔ غد سے مراد ہے قیامت اور وہ چونکہ یقینی الوقوع ہے اور جو چیز یقینی الوقوع ہوتی ہے وہ گویا قریب ہی ہوتی ہے اس لئے قیامت کو غد یعنی کل سے تعبیر کیا۔ [3] خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا۔ خاشع دب جانیوالا متصدع پھٹ جانے والا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی منافق بھی یہود کو ایسا دھوکہ دیتے ہیں جیسا شیطان نے انسان کو دھوکہ دیا (جامع) بنی اسرائیل میں ایک عابد نامی برصیصا تھا۔ ایک عورت بن ٹھن کر آئی۔ وہ اس سے زنا کر بیٹھا۔ وہ حاملہ ہو گئی۔ شیطان نے عابد کو بہکایا اسکو مار ڈال، اگر یہ جنے گی تو تیری فضیحت (شرمندگی) ہوگی اس نے ایسا ہی کیا۔ جب خون کھل گیا عابد پکڑا گیا۔ سولی پر چڑھانے لگے تو شیطان نے کہا اگر مجھ کو سجدہ کرے تو میں تیری جان بچاؤنگا۔ اس نے سجدہ کرکے اپنا ایمان کھویا۔ یہ کہنے لگا تف ہے تجھ پر کم بخت میں اب تجھ سے بیزار ہوں میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں (ابن کثیر۔ ابن جریر) شیطان آخرت میں یہ کہے گا اور بدر کے دن بھی ایک کافر کی صورت میں لوگوں کو لڑوا تا تھا۔ جب فرشتے نظر آئے تو بھاگا (اسکا بیان سورۃ انفال میں ہو چکا) یہ کہاوت ہے منافقوں کی۔ موضح القرآن

ف۲ یعنی اپنے آپ کا حساب کر لو پہلے اس سے کہ تم سے حساب لیا جائے اور دیکھو اپنی جانوں کے لئے کیا کیا نیک عمل کئے ہیں جو آخرت میں کام آئیں۔ یاد رکھو تمھارے کوئی کام اللہ سے پوشیدہ نہیں لہٰذا اس سے ڈر کر تقوے کا راستہ اختیار کرو اور معاصی سے پرہیز کرو۔ ابن کثیر وغیرہ۔

ف۳ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کا بندے کو بھول جانے کا مقصد یہ ہے کہ اس کی مدد نہ کرے اور ضائع کر دے اور بندے کا اللہ کو بھلانا یہ ہے کہ بندہ اپنی جان کی فلاح اور اصلاح کے اسباب کو بھول جاوے موضح میں ہے ان کے جی بہلاوے یعنی اپنے جی کے بچاؤ کی فکر نہ کی۔

ف۴ یعنی کافروں کے دل بڑے سخت ہیں کہ یہ کلام سن کر ایمان نہیں لاتے۔ اگر پہاڑ سمجھے تو وہ بھی دب جائے۔ موضح القرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِلَّا هُوَ ۚ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ

مگر وہ بادشاہ ہے بہت پاک سلامت سب عیبوں سے امن دینے والا نگہبان غالب

وہ شہنشاہ ہے۔ پاک ہے ہر عیب سے محفوظ ہے امن دینے والا ہے نگہبانی کرنے والا ہے اور غالب

الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ

زبردست تکبر کرنے والا پاکی ہے اللہ کو اس چیز سے جو شریک لاتے ہیں وہ اللہ پیدا کرنے والا

زبردست اور صاحب عظمت ہے اللہ ہر قسم کے شرک سے پاک وہی اللہ ہے بنانے والا

الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي

درست کرنے والا صورتیں بنانے والا واسطے اسی کے ہیں نام اچھے پاکی بیان کرتے ہیں واسطے اسکے جو کچھ بیچ

ایجاد و اختراع کرنے والا، مصور ہے۔ اسی کے لئے اچھے اچھے نام ہیں جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٤﴾ ع ۳

آسمانوں کے اور زمین کے ہیں اور وہی ہے غالب حکمت والا

زمین میں ہے سب اسکی تسبیح بیان کرتا ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے

سُورَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورہ ممتحنہ مدینہ میں نازل ہوئی اس میں تیرہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

سورۃ الممتحنہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں تیرہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع (کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو دشمن میرے کو اور دشمن اپنے کو دوست

اے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ۔ تم انکی طرف باہمی دوستی

تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ

کر پیغام بھیجتے ہو تم طرف انکے ساتھ محبت کے اور تحقیق وہ کافر ہوئے ساتھ اس چیز کے کہ آئی ہے تمہارے پاس حق سے

کے پیغام بھیجتے ہو اور حقیقت میں وہ اس (دین) حق سے جو تمہارے پاس اللہ کی جانب سے آیا ہے۔ منکر ہیں

يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ ۙ أَن تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ

نکال دیتے ہیں رسول کو اور تم کو اس واسطے کہ ایمان لاتے ہو تم ساتھ اللہ پروردگار اپنے کے اگر ہو تم

وہ رسول کو اور تم کو (صرف) اس لئے باہر نکال رہے ہیں کہ تم اللہ پر ایمان لائے جو تمہارا رب ہے۔ اگر تم میری

خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي ۚ تُسِرُّونَ إِلَيْهِم

نکلے واسطے جہاد کے بیچ راہ میری کے اور واسطے رضامندی میری کے کیا چھپا رکھتے ہو تم طرف انکی

راہ میں جہاد کرنے اور میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نکلے ہو تو تم انسے چھپکے چھپکے دوستی کی باتیں

بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنتُمْ ۚ وَمَن

ساتھ دوستی کے اور میں خوب جانتا ہوں اس چیز کو کہ چھپاتے ہو تم اور جو ظاہر کرتے ہو تم اور جو کوئی

کیوں کرتے ہو اور تم جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہو اور ظاہر کرتے ہو مجھے اسکا پورا علم ہے اور تم میں سے جو شخص ایسا کرے گا وہ راہ سے

حل لغات

لہ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ

قدوس مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی ہر طرح کے ذاتی وصفاتی نقصان سے بالکل پاک۔ ٹہ السَّلَامُ مصدر ہے معنے ہیں ذو السلامۃ کے یعنی ہر نقص و آفت سے سلامتی والا۔

سہ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ۔ دونوں کے ایک معنی ہیں یعنی دوست اسکے عذاب سے بے خوف ہیں۔ مہیمن اصل میں تھا مؤیمن لیا گیا ہے امن یؤمن سے ہمزہ کو ہے سے ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی سب نقائص اور کمزوریوں سے پاک اور سب عیوب و آفات سے سالم، کوئی بُرائی اس کی بارگاہ تک پہنچ نہ پہنچے۔ ف۲ یعنی اس کی ذات وصفات اور افعال میں کوئی شریک نہیں ہو سکتا ف۳ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کہے صبح وشام تین مرتبہ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ پھر سورۂ حشر کی آخری تین آیات پڑھ لے تو ستر ہزار فرشتے صبح وشام اس کے لئے دُعا کرتے رہتے ہیں۔ اگر اسی صبح وشام میں مر گیا تو موت شہادت کی ہوگی۔ مشکوٰۃ ترمذی صفحہ ۱۳ جلد دوم ف۴ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صلح مکہ والوں سے ہوئی تھی جس کا ذکر اِنَّا فَتَحْنَا میں ہو چکا۔ دو برس یہ صلح قائم رہی پھر کافروں کی طرف سے ٹوٹی، تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی کے ساتھ فوج جمع کر کے مکہ فتح کرنے کا ارادہ کیا خبروں کی بندش کر دی گئی مبادا کفار مکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیاریوں سے آگاہ ہو کر لڑائی کا سامان شروع کر دیں اور اس طرح حرم شریف میں جنگ کرنا ناگزیر ہو جائے۔ ایک مسلمان حاطب بن ابی بلتعہ نے (جو مہاجرین بدریین میں سے تھے) مکہ والوں کو خط لکھ بھیجا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر اندھیری رات اور سیل بے پناہ کی طرح تم پر ٹوٹنے والا ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے معلوم ہو گیا آپ نے حضرت علی رضؓ وغیرہ چند صحابہؓ کو حکم دیا کہ ایک عورت مکہ کے راستے میں سفر کرتی ہوئی فلاں مقام پر ملے گی اُس کے پاس ایک خط ہے وہ حاصل کر کے لاؤ۔ یہ لوگ تیزی سے روانہ ہوئے اور عورت کو ٹھیک اسی مقام پر پالیا۔ اس نے لیت ولعل اور ردوکد کے بعد خط ان کے حوالے کیا۔ پڑھنے سے معلوم ہوا کہ حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے کفار مکہ کے نام ہے اور مسلمانوں کے حملہ کی اطلاع دی گئی ہے۔ آپؐ نے حاطبؓ کو بلا کر پوچھا یہ کیا حرکت ہے؟ بولے، حضورؐ! نہ میں نے کفر اختیار کیا نہ اسلام سے پھرا ہوں، سچی بات یہ ہے کہ میرے اہل وعیال مکہ میں ہیں وہاں ان کی حمایت کرنے والا کوئی نہیں میں نے کافروں پر احسان کر کے یہ چاہا کہ وہ لوگ اس کے معاوضے میں میرے اہل وعیال کی خبر لیتے رہیں اور ان سے اچھا سلوک کریں۔ میں نے سمجھا کہ اس سے میرا کچھ فائدہ ہو جائیگا اور اسلام کو کچھ ضرر نہیں پہنچ سکتا۔ فتح ونصرت کے جو وعدے اللہ نے آپؐ سے کئے ہیں وہ یقیناً پورے ہو کر رہیں گے کسی کے روکے رُک نہیں سکتے (چنانچہ نفس خط میں بھی یہ مضمون تھا کہ اللہ کی قسم اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تن تنہا بھی تم پر حملہ آور ہوں تو اللہ ان کی مدد کرے گا اور جو وعدے ان سے کئے ہیں پورے کر کے چھوڑے گا) بلا شبہ حاطبؓ سے یہ بہت بڑی خطا ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا حضورؐ! مجھ کو اجازت دیجئے میں حاطب کی گردن ماروں، لیکن رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تَقُوْلُوْا لَهٗ اِلَّا خَيْرًا بھلائی کے سوا اس کو کچھ مت کہو! اور فرمایا حاطب بدریین میں سے ہے۔ تمہیں کیا معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بدریین کی خطائیں معاف فرما دیں، ان لوگوں کے دل جانچ چکا ہے ان کے دلوں میں کھوٹ نہیں۔ سورت ہذا کا بڑا حصہ اسی قصہ میں نازل ہوا خلاصہ فتح

★ بدل لیا کھ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ جبار مشتق ہے جبر سے اور جب کوئی شخص کسی فقیر کو غنی کرتا اور شکستہ کو درست کر دیتا ہے تو جبرہ بولا کرتے ہیں اور جبر کے ایک معنے ہیں زبردستی کے بھی۔ شہ لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تا تخذ دو مفعولوں کو چاہتا ہے۔ یہاں پہلا مفعول عدوی ہے اور دوسرا اولیاء۔ عدو بوزن فعول عدا سے لیا گیا ہے جس عفو عفا سے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ① إِن يَثْقَفُوكُمْ

کرے تم میں سے یہ کام پس تحقیق گمراہ ہوا راہ سیدھی سے وہ اگر پاویں تم کو

بہک جائے گا اگر وہ تم پر قابو پالیں

يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُم

ہوویں واسطے تمہارے دشمن اور کھولیں گے طرف تمہاری ہاتھ اپنے اور زبانیں اپنی

تو تمہارے دشمن ہو جائیں اور ایذا کے لئے تم پر ہاتھ بھی چلائیں اور اپنی زبانیں

بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ ② لَن تَنفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ

ساتھ برائی کے اور دوست رکھتے ہیں کاش کہ کافر ہو جاؤ تم ہرگز نہ فائدہ دیگا تم کو ناتا تمہارا

بھی۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ تم کسی طرح کافر ہو جاؤ قیامت کے دن تمہیں اور نہ تمہارے کنبے والے

وَلَا أَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا

اور نہ اولاد تمہاری دن قیامت کے جدائی ڈالے گا درمیان تمہارے اور اللہ ساتھ اس چیز کے

کام آئیں گے اور نہ تمہاری اولاد وہ تمہارے درمیان (خود) فیصلہ کرے گا اور اللہ تمہارے اعمال

تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ③ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ

کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے تحقیق ہے واسطے تمہارے پیروی نیک بیچ ابراہیم کے

دیکھتا رہتا ہے (مسلمانو!) ابراہیم اور ان کے ساتھیوں کا نمونہ تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے

وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنكُمْ وَمِمَّا

اور ان لوگوں کے ساتھ اس کے تھے جس وقت کہا انہوں نے واسطے قوم اپنی کے تحقیق ہم بیزار ہیں تم سے اور اس چیز سے

یہ اس وقت کی بات ہے جب انہوں نے اپنی قوم سے کہہ دیا تھا کہ ہم تم سے اور جن کو تم پوجا کرتے ہو اس سے بیزار ہیں ہم تم کو نہیں

تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ

کہ عبادت کرتے ہو تم سوائے خدا کے کافر ہوئے ہم ساتھ تمہارے اور ظاہر ہوئی درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے

مانتے اور ہمارے اور تمہارے درمیان (آج سے) بغض اور دشمنی

الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا

عداوت اور بغض ہمیشہ کو یہاں تک کہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ اکیلے کے مگر

ہمیشہ کے لئے نمودار ہو گئی۔ جب تک کہ تم خدائے واحد پر ایمان نہ لاؤ۔ ہاں

قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ

کہنا ابراہیم کا واسطے باپ اپنے کے البتہ بخشش مانگوں گا واسطے تیرے اور نہیں اختیار رکھتا میں واسطے تیرے

ابراہیم نے ایک بات ضرور اپنے باپ سے کہی کہ میں تیرے لئے (خدا سے) مغفرت طلب کروں گا تو مجھے (استغفار سے

مِنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ ۖ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَ

اللہ سے کچھ اے رب ہمارے اوپر تیرے توکل کیا ہم نے اور طرف تیرے رجوع کی ہم نے

زیادہ) خدا کے سامنے کسی بات کا اختیار نہیں۔ اے رب ہمارے! تجھی پر ہمارا بھروسہ ہے اور ہم تیری طرف رجوع ہوتے

إِلَيْكَ الْمَصِيرُ ④ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا

اور طرف تیرے ہے پھر جانا اے رب ہمارے مت کر ہم کو فتنہ واسطے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے

ہیں اور تیری طرف ہی ہمیں لوٹنا ہے اے ہمارے رب! تو ہمیں کافروں کے مظالم کا تختہ مشق نہ بنا اور اے ہمارے رب!

حل لغات

۱ه لَكُمْ أُسْوَةٌ: اسوۃ اسم ہے ہر اس چیز کا جس کی اقتدا کی جائے بولا کرتے ہیں ہو اسوتک ای انت مثلہ وہو مثلک اس کی جمع آتی ہے اُسیٰ۔ ۲ه إِنَّا بُرَآءُ مِنكُمْ برآء جمع ہے بری کی جس طرح ظرفاء ظریف کی۔ ۳ه وَبَدَا بَيْنَنَا۔ بدا معنے میں ہے ظاہر کے اور اس کی لغوی تحقیق سابق میں گذر چکی۔ ۴ه وَمَا أَمْلِكُ لَكَ۔ یہ حال واقع ہوا ہے لاستغفرن کے فاعل سے والتقدیر استغفر لک ولیس فی طاقتی الا الاستغفار۔ ۵ه إِلَيْكَ أَنَبْنَا۔ انبنا بنا گیا ہے انابۃ سے اور انابۃ کہتے ہیں رجوع کرنے کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی اگر تم میری راہ میں جہاد کے لئے اور میری رضامندی حاصل کرنے کے لئے نکلے ہو تو تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ پکڑو۔ پھر فرمایا تم پوشیدہ ان کو خبریں بھیجتے ہو اور مجھ کو تمہارا ظاہر حال اور پوشیدہ سب معلوم ہے تو تمہارے پوشیدہ بھیجنے میں کیا فائدہ (جامع) فتح البیان میں ہے جس نے میرے دشمنوں کے ساتھ دوستی کی تحقیق وہ سیدھی راہ سے گمراہ ہوا۔ اس آیت پاک میں سخت وعید اور زجر ہے کفار کے ساتھ دوستی کرنے سے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا میرے پاس ایک کاتب نصرانی ہے فرمایا بھلا تجھ کو اس سے کیا کام اللہ تجھ کو مارے کسی مسلمان کاتب کو رکھ لینا۔ تو نے اللہ تعالیٰ کا قول نہیں سنا پھر یہ آیت یَاۤ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤی اَوْلِیَآءَ الآیۃ پڑھی — ابو موسیٰ رضہ نے کہا اس کا دین اس کیلئے ہے میری کتابت میرے لئے ہے۔ فرمایا میں ان کا اکرام نہ کروں گا جب کہ اللہ تعالیٰ نے انکی اہانت کی ہے اور ان کی عزت نہ کروں گا جب کہ اللہ تعالیٰ نے انکو ذلیل کیا انکو نزدیک نہ کروں گا جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو دور کیا۔

ف۲ اس آیت میں فرمایا یعنی یہ لوگ جن کے لئے تم کافروں سے دوستی کرتے ہو قیامت کے دن کچھ فائدہ نہ دیں گے بلکہ فائدہ اسی میں ہے جو تم کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ کافروں سے دشمنی رکھو اور انکی دوستی چھوڑ دو۔ فتح

ف۳ یعنی تمہارے دین اور طریقہ سے منکر ہوئے اور اس وقت سے تمہارے اور ہمارے درمیان دشمنی اور بغض شروع ہو گیا جب تک تم کافر ہو گے ہم تم سے بیزار رہیں گے یہاں تک کہ خاص اللہ کی عبادت کرو اور بتوں وغیرہ معبودوں کی پرستش چھوڑ دو (ابن کثیر)۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اس آیت میں مؤمنوں کو منع کیا گیا ابراہیم علیہ السلام کی پیروی ہے اسی بات میں جو انھوں نے اپنے باپ کے لئے بخشش کی دعا مانگی اور کافر مشرک کے حق میں بخشش مانگنا درست نہیں (فتح و فتح الرحمٰن) توکل کا معنی یہ کہ سب کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا۔ امام ابن قیم رح نے کہا کہ توکل تمام مقامات ایمان واحسان اور سب اعمال اسلام کی جڑ ہے اور تمام عملوں میں بمنزلہ جسم کے ہے سو جس طرح سر نہیں کھڑا ہوتا سوائے بدن کے اسی طرح ایمان اور اعمال نہیں قائم ہوتے مگر توکل پر۔ اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے کہا جو کوئی کسی سے امید رکھے یا اس پر توکل کرے وہ اس گمان میں نامراد ہوتا ہے اس لئے کہ ایسا گمان کرنے والا مشرک ہے۔ کہا شیخ عبدالرحمٰن رح نے توکل دو قسم ہے ایک یہ ہے کہ مُردوں اور جھوٹے معبودوں پر ان باتوں پر توکل کرنا جن کو اللہ کے سوا اور کوئی نہیں کرسکتا جیسے مدد اور حفاظت اور روزی دینا اور سفارش کرنا سو یہ بہت بڑا شرک ہے۔ دوسرے ظاہری اسباب میں توکل کرنا جیسے کوئی کسی امیر یا بادشاہ پر بھروسہ کرے ان باتوں میں جن کی قدرت اللہ تعالیٰ نے اسکو دی ہے جیسے کہ رزق دینا یا کوئی تکلیف دور کرنا وغیرہ سو اس قسم کا توکل کرنا چھوٹا شرک ہے۔ فتح المجید۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٥﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ

اور بخش ہم کو اے رب ہمارے تحقیق تو ہے غالب حکمت والا وقف البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ ان کے

تو ہمیں بخش دے بیشک تو بڑا ہی زبردست حکمت والا ہے ان لوگوں کے حالات تمہارے لئے یعنی ان لوگوں

أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ وَمَن

پیروی نیک واسطے اس شخص کے کہ ہے امید رکھتا خدا کی اور دن پچھلے کی اور جو کوئی

کے لئے جو اللہ (کے روبرو پیش ہونے) اور روز آخرت (کے وقوع پذیر ہونے) کی امید رکھتے ہیں۔ اور جو کوئی

يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٦﴾ عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ

پھر جاوے پس تحقیق اللہ وہی ہے بے پرواہ تعریف کیا گیا وقف شتاب ہے اللہ یہ کہ کر دیوے

منہ پھیرے تو وہ بڑا بے نیاز ستودہ صفات ہے قریب ہے کہ وہ تمہارے اور ان کے درمیان جن سے

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ

درمیان تمہارے اور درمیان ان لوگوں کے عداوت رکھتے ہو تم ان سے دوستی اور اللہ قادر ہے

تمہاری دشمنی ہے دوستی پیدا کر دے اور اللہ بڑا قادر ہے اور اللہ بہت بخشنے

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٧﴾ لَّا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے وقف نہیں منع کرتا تم کو اللہ ان لوگوں سے کہ نہیں

والا مہربان ہے اللہ تم کو ان لوگوں کے بارے میں جو تم سے

يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن

لڑے تم سے بیچ دین کے اور نہیں نکال دیا تم کو گھروں تمہارے سے یہ کہ

دین کے معاملہ میں لڑے ہیں اور نہ انہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ہے

تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿٨﴾

احسان کرو تم ان سے اور انصاف کرو طرف ان کی تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنے والوں کو وقف

اجازت دیتا ہے کہ تم ان سے نیکی کا برتاؤ اور منصفانہ سلوک کرو اللہ انصاف کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے

إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُم

سوائے اس کے نہیں کہ منع کرتا ہے تم کو اللہ ان لوگوں سے لڑے تم سے بیچ دین کے اور نکال دیا تم کو

اللہ تو تمہیں صرف ان لوگوں سے دوستانہ تعلقات رکھنے سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے معاملہ میں لڑائی کی اور تمہیں

مِّن دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَن تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَ

گھروں تمہارے سے اور مددگاری کی اوپر نکالنے تمہارے کے یہ کہ دوستی کرو تم ان سے اور

تمہارے گھروں سے نکال دیا اور تمہارے نکالنے کے معاملے میں (تمہارے مخالفوں کی) مدد کی جو ایسوں

مَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

جو کوئی دوستی کرے ان سے پس یہ لوگ وہی ہیں ظالم وقف اے لوگو!

سے دوستی کریں گے وہی ظالم ہیں اے ایمان والو!

آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۖ اللَّهُ

جو ایمان لائے ہو جس وقت آویں تمہارے پاس مسلمانیاں ہجرت کر کر پس آزمائش کر لو ان کی اللہ

جب تمہارے پاس ایمان والی عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو پہلے انکو آزما لو۔ اللہ تو

ع ۱

حل لغات۔
۱ لِمَن كَانَ يَرْجُوا۔ یہ بدل ہے لکم سے۔
۲ أَن تَبَرُّوهُمْ۔ یہ بدل ہے موصول یعنی الذین سے۔
۳ فَامْتَحِنُوهُنَّ امتحان کہتے ہیں کسی چیز کے جانچنے اور آزمائش کرنے کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی ابراہیم علیہ السلام نے ہجرت کی پھر اپنی قوم کی طرف مڑ نہ کیا تم بھی وہی کرو۔ ایک ابراہیم علیہ السلام نے دُعا چاہی تھی باپ کے واسطے جب تک معلوم نہ تھا۔ تم کو معلوم ہو چکا تم کافر کی بخشش دعا مانگو نہ چاہئے ہیں کافروں کو یعنی ہم کو کافروں کے واسطے محل آزمائش نہ کرو (موضح) اور نافرمانوں بدمذہبوں سے میل جول کی ممانعت کا بیان صفحہ ۲۸۲ و ۳۳۳ میں بھی لکھا گیا ہے۔ نیز فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ (ابو داؤد صفحہ ۳۰۸ جلد دوم) یعنی ایماندار کے سوا کسی کو اپنا صاحب نہ بنا اور نہ پرہیزگار کے علاوہ کوئی تیرا کھانا کھائے۔ ایک روایت میں ہے اَلرَّجُلُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ (حوالہ مذکور) آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ پس تم خیال رکھو کہ کس قسم کے لوگوں سے تمہارا میل جول ہے۔

ف۲ یعنی تم مسلمانوں کو یا بالفاظ دیگر ان لوگوں کو جو اللہ سے ملنے اور آخرت کے قائم ہونے کے امیدوار ہیں، ابراہیم علیہ السلام اور اُن کے رفقاء کی چال اختیار کرنی چاہیئے۔ دنیا تم کو خواہ کتنا ہی متعصب اور تنگ دل کہے تم اس راستہ سے منہ نہ موڑو جو دنیا کے موحد اعظم نے اپنے طرز عمل سے قائم کر دیا۔ مستقبل کی ابدی کامیابی اسی راستے پر چلنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر اس کے خلاف چلو گے اور اللہ کے دشمنوں سے دوستانہ گانٹھو گے تو خود نقصان اٹھاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کو کسی کی دوستی یا دشمنی کی کیا پرواہ ہے وہ تو بذات خود تمام کمالات اور ہر قسم کی خوبیوں کا مالک ہے اس کو کچھ بھی ضرر نہیں پہنچ سکتا۔ خلاصہ موضح

ف۳ یعنی ان کو مسلمان کر دے پھر تمہاری دوستی بجا رہے۔ ایسا ہی ہوا اس سفر میں۔ مکہ کے لوگ سارے مسلمان ہوئے۔ موضح

ف۴ مکہ میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو آپ مسلمان نہ ہوئے اور مسلمان ہونے والوں سے ضد اور پرخاش بھی نہیں رکھی نہ دین کے معاملہ میں ان سے لڑے اور نہ ان کو ستانے اور نکالنے میں ظالموں کے مددگار بنے مثلاً بخاری صفحہ ۸۸۴ و مسلم میں ہے عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ اَتَتْنِيْ اُمِّيْ رَاغِبَةً فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَصِلَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَأَنْزَلَ فِيْهَا لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ الخ یعنی اسماء بنت ابی بکر کی ماں (صلح حدیبیہ کے بعد مکہ سے مدینہ اپنی بیٹی سے ملنے کے لئے آئی تحفہ بھی لائی۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے ملنے سے اور مشرکہ ماں کو گھر میں آنے دینے سے انکار کر دیا) پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ان کی خاطر تواضع کروں یا نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ مسند احمد میں ہے اسکا نام قتیلہ تھا۔ یہ مکہ سے گوہ پنیر اور گھی بطور تحفہ لیکر آئی تھی۔ اس قسم کے کافروں کے ساتھ بھلائی اور خوش خلقی سے پیش آنے کو اسلام نہیں روکتا، جب وہ تمہارے ساتھ نرمی اور رواداری سے پیش آتے ہیں۔ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ تم بھی ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور دنیا کو دکھلا دو کہ اسلامی اخلاق کا معیار کس قدر بلند ہے اسلام کی تعلیم یہ نہیں کہ اگر کافروں کی ایک قوم مسلمانوں سے برسرپیکار ہے تو تمام کافروں کو بلا تمیز ایک ہی لاٹھی سے ہانکنا شروع کر دیں ضروری ہے کہ عورت، مرد، بچے، بوڑھے، جوان اور معاند و مسالم میں انکے حالات کے اعتبار سے فرق کیا جائے۔ دیکھو تفصیل کیلئے منتقی صفحہ ۲۸۲ وغیرہ۔ غیر مسلم، مذہب عیسائی، آریہ وغیرہ قرآنی اسلامی تعلیم پر غور کریں کہ کیسا انصاف و اخلاق والا مذہب اسلام ہے۔

ف۵ اس صلح کے وقت اقرار ہوا تھا کہ جو کوئی ہمارا تمہارے پاس جاوے اسکو پھر بھیجو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا تھا۔ کئی مرد آئے انکو پھیر دیا، کئی عورتیں ان کو پھیریں تو کافر مرد کے گھر میں مسلمان عورت کو حرام کروانا پڑے تب یہ اگلی آیت اتری۔ موضح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ ۖ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ

خوب جانتا ہے ایمان انکے کو پس اگر جانو تم انکو ایمان والیاں پس مت پھیر دو انکو

انکے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ پھر اگر تمہارے علم میں وہ ایمان والی ہوں تو انہیں کافروں کے پاس

إِلَى الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَ

طرف کفار کی نہیں وہ عورتیں حلال واسطے انکافروں کے اور نہ وہ کافر حلال واسطے ان عورتوں کے اور

واپس نہ لوٹاؤ۔ نہ وہ (عورتیں) انکے لئے حلال ہیں اور نہ وہ مرد انکے لئے حلال ہیں اور (کافروں کو)

آتُوهُم مَّا أَنفَقُوا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَن تَنكِحُوهُنَّ

دو ان کافروں کو جو خرچ کیا انہوں نے اور نہیں گناہ اوپر تمہارے یہ کر نکاح کرو انکو

دیدو۔ جو کچھ انہوں نے (انپر) خرچ کیا ہو۔ اور تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم انسے نکاح کرلو جب تم

إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ

جسوقت کہ دو تم انکو مہر انکے اور مت پکڑے رکھو نکاح عورتوں کا

انکے مہر انکو ادا کردو اور کافر عورتوں کے ناموس کو قبضہ میں نہ رکھو اور جو کچھ

الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا أَنفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنفَقُوا ۚ

کافروں کا اور مانگ لو اپنے جو کچھ خرچ کیا ہے تم نے اور چاہئے کہ وہ سوال کریں جو خرچ کیا ہے انہوں نے

تم (انپر) خرچ کرچکے ہو انسے مانگ لو۔ اور وہ مانگ لیں جو کچھ انہوں نے خرچ کیا ہے یہ اللہ تعالٰے کا

ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٠﴾

یہ حکم خدا کا ہے حکم کرتا ہے درمیان تمہارے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے لے

حکم ہے وہ تمہارے درمیان فیصلہ کر رہا ہے اور وہ ہر بات کو جاننے والا اور حکمت والا ہے

وَإِن فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ

اور اگر ہاتھ سے نکل جاوے کوئی عورتوں تمہاریوں میں سے طرف کفار کی پس عذاب کرو تم ان

اور اگر تمہاری کچھ عورتیں کافروں کی طرف چلی جائیں پھر تمہاری نوبت آئے تو

فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُم مِّثْلَ مَا أَنفَقُوا ۚ وَ

کافروں کو پس دو انکو کہ جاتی رہی ہیں بی بیاں انکی مانند اسچیز کی کہ خرچ کیا ہے انہوں

ان لوگوں کو جن کی بیویاں چلی گئی تھیں۔ اتنا دے دو جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا

اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا

نے اور ڈرو اللہ سے وہ جو تم ساتھ اسکے ایمان لائے ہو تم اے نبی جسوقت

اور اس اللہ سے ڈرو۔ جس پر تم ایمان لائے ہو۔ اے نبی جب

جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا

آویں تیرے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرلی ہوئیں اوپر اس بات کے کہ نہ شریک لاویں ساتھ اللہ کے کسی چیز کو

آپ کے پاس ایمان والی عورتیں اس غرض سے آئیں کہ وہ ان باتوں پر بیعت کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو بھی

وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا

اور نہ چوری کریں اور نہ زنا کریں اور نہ مار ڈالیں اولاد اپنی کو اور نہ

شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کا ارتکاب کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی۔ اور نہ

حل لغات

لہ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ۔ عِصَم جمع ہے عصمت کی اور عصمت کہتے ہیں اپنے تئیں گناہ سے باز رکھنے کو۔ کوافر جمع ہے کافرۃ کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کا کس طرح امتحان لیتے تھے؟ کہا انکو قسم دیکر پوچھتے تھے۔ وہ کہتی تھیں اللہ کی قسم! ہم خاوندوں سے خفا ہو کر نہیں نکلیں اور اللہ کی قسم! ایک ملک چھوڑ کر دوسرے ملک کی خواہش میں نہیں نکلیں اور اللہ کی قسم! دنیا کی طلب میں نہیں نکلیں اور قسم اللہ کی! صرف اللہ و رسول کی محبت میں وطن چھوڑ کر نکل آئی ہیں (ابن کثیر) اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ یعنی ان کے حال کی حقیقت اللہ سبحانہ وتعالی کے سوا اور کسی کو معلوم نہیں۔ تم کو اس امر کا حکم نہیں کہ اصل حقیقت دریافت کرو۔ صرف یہ حکم ہے کہ ظاہر آزمائش کر لو یہاں تک کہ تم پر وہ باتیں ظاہر ہو جائیں جن سے ان کے دعوے کی سچائی اور اسلام میں داخل ہونے کی رغبت پائی جائے (فتح) اس آیت میں اللہ تعالی نے مومنوں پر مشرک عورتوں کا نکاح حرام کیا اور ان کے نکاح پر اقامت کرنے سے بھی منع فرمایا (جامع) فرائض الہی یعنی صوم و صلوۃ حج و زکوۃ کا تارک بھی جو کہ شرعا کافر ہے مرد ہو یا عورت ایسوں کا نکاح بھی معتبر نہیں۔ اگر توبہ کریں تو ٹھیک ہے جامع البیان میں ہے کافروں کو ان کی عورتوں کا مہر واپس کر دینے کا حکم بسبب عہد کے تھا ورنہ یہ امر واجب نہیں۔ اور شاہ صاحب لکھتے ہیں یہ حکم ہوا کسی کافر کی عورت مسلمان ہو کر آوے اُس مرد نے جو اس پر خرچ کیا تھا وہ پھیر دینا چاہیے جو مسلمان اسکو نکاح کرے وہ پھیر دے اور اس عورت کو جدا مہر دے تب نکاح کرے اور اس کا مقابل یہ حکم ہوا کہ جس مسلمان کی عورت کافر رہ گئی ہے وہ اسکو چھوڑ دے پھر جو کافر اس کو نکاح کرے اس مسلمان کا خرچ کیا ہوا پھیر دے۔ یہ حکم ہوا تو مسلمان موجود ہوئے دینے کو بھی اور لینے کو بھی لیکن کافروں نے دینا قبول نہ کیا تب اگلی آیت اتری۔ موضح

ف۲ یعنی جس مسلمان کی عورت گئی اور کافر اس کا خرچ کیا ہوا نہیں پھیرتے تو جس کافر کی عورت مسلمانوں کے ہاں آئے اسکا جو خرچ دینا تھا اس کافر کو نہ دیں بلکہ اسی مسلمان کو دیں جسکا حق مارا گیا ہے ہاں اس مسلمان کا حق دیکر جو بچ رہے وہ واپس کر دیں۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی مسلمان کا فر کا خرچ کیا ہوا مال واپس نہیں کر سکتا تو بیت المال سے دیا جائے۔ اللہ اکبر کس قدر عدل و انصاف کی تعلیم ہے لیکن اس پر کاربند وہی ہوگا جس کے دل میں اللہ کا ڈر ہو اور اس پر ٹھیک ٹھیک ایمان رکھتا ہو (موضح الفرقان) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرا ایک گھوڑا کافروں کی طرف چلا گیا تھا انھوں نے پکڑ لیا پھر ان پر مسلمانوں نے فتح پائی۔ غنیمت میں وہ گھوڑا بھی آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گھوڑا مجھ کو دیا اور غنیمت کے مال کا جو حصہ مجھ کو ملنا تھا وہ بھی ملا۔ گھوڑے کو حصہ میں محسوب نہیں فرمایا اور ایک غلام میرا بھاگ کر کافروں میں مل گیا تھا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد فتح ہوئی تو وہ غلام ہاتھ آیا تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مجھ کو علاوہ حصہ غنیمت کے دیا۔ حمیدی تحت آیت

www.KitaboSunnat.com

يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا

لائیں بہتان کو باندھ لیویں اسکو درمیان ہاتھ اپنے کے اور پاؤں اپنے کے اور نہ

اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے آگے کوئی بہتان بنا گھڑ کر لائیں اور نہ کسی نیکی کے کام میں آپ کی نافرمانی کریں گی

يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ ۚ

نافرمانی کریں تیری بیچ کسی حکم شرع کے تو پس بیعت قبول کرالے بخشش مانگ واسطے انکے اللہ سے

تو ان کو بیعت کرلیں اور انکے لئے اللہ سے مغفرت طلب کریں۔ بیشک

إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ⑫ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا

تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت دوستی

اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو ان لوگوں سے دوستی

قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا

کرو اس قوم سے کہ غصہ ہوا اللہ اوپر انکے تحقیق ناامید ہوئے آخرت سے جیسے

نہ کرو جن پر اللہ ناراض ہے۔ وہ آخرت سے اسی طرح امید توڑ چکے ہیں جس طرح منکرین

يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ ⑬

ناامید ہوئے کافر قبر والوں سے ولے

قبروالوں کے دوبارہ زندہ ہونے کی تمام توقعات اٹھا چکے ہیں۔

سُورَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۃ صف مدینے میں نازل ہوئی اس میں چودہ آیتیں اور دو رکوع تھے

سورۃ الصف مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اسمیں چودہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع (کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ

پاکی بیان کرتے ہیں واسطے اللہ کے جو کچھ بیچ آسمانوں اور جو کچھ بیچ زمین کے ہیں اور وہی ہے غالب

جو مخلوق آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں سب اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے اور وہ بڑا زبردست

الْحَكِيمُ ① يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ②

حکمت والا اے لوگو جو ایمان لائے ہو کیوں کہتے ہو جو کچھ نہیں کرتے

(اور) حکمت والا ہے۔ اے ایمان والو! تم ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جن پر تمہارا عمل نہیں

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ③ إِنَّ اللَّهَ

بڑا ہے ناخوشی میں نزدیک خدا کے یہ کہو جو کچھ نہیں کرتے تحقیق اللہ

اللہ کو یہ بات بڑی ناگوار ہے کہ تم ایسی باتیں کہو جن پر تمہارا عمل نہ ہو بلاشبہ اللہ ان

يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ

دوست رکھتا ہے ان لوگوں کو لڑتے ہیں بیچ راہ اسکی کے صف باندھ کر گویا کہ وہ عمارت ہیں

لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو اسکی راہ میں اسطرح صف باندھ کر لڑتے ہیں کہ گویا وہ دیوار تھا سیسہ

حل لغات

۱ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ۔ بہتان میں بے تعدیہ کی ہے۔ ۲ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ۔ مقت کہتے ہیں شدید بغض کو۔ اَن موضع رفع میں ہے کیونکہ کبر کا فاعل واقع ہوا ہے۔ مقتا بنا بر تمیز ہونے کے منصوب ہے۔ ۳ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا۔ صف مصدر ہے معنی میں فاعل یا مفعول کے اور چونکہ فاعل یقاتلون سے حال ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں قسم اللہ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کبھی کسی عورت کو نہیں لگا یعنی مردوں کی طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر عورتوں سے بیعت نہیں لیتے تھے بلکہ زبانی فرما دیتے یا کپڑا دیتے یا برتن میں پانی ڈال کر پہلے اس میں اپنا ہاتھ ڈبو کر انکو دیدیتے پھر عورتیں اپنا ہاتھ اس میں ڈبوتیں۔ بیعت کے اقرار اس آیت میں بیان ہیں۔ الفاظ حدیث یہ ہیں وَاللّٰہِ مَا مَسَّتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَ امْرَاَۃٍ قَطُّ فِی الْمُبَایَعَۃِ مَا یُبَایِعُھُنَّ اِلَّا بِقَوْلِہٖ قَدْ بَایَعْتُکِ عَلٰی ذٰلِکَ (بخاری) ف۲ طوفان باندھنا ہاتھ پاؤں میں یہ کسی پر جھوٹا دعویٰ کریں یا جھوٹی گواہی دیں یا کسی ملت میں جھوٹی قسم کھا جاویں اپنی عقل سے بنا کر اور ایک معنی یہ کہ بیٹا جنا کسی اور سے اور لگا دیں کسی اور کو یا بن جنا ڈال لیویں اور باپ پر لگا دیں حدیث میں فرمایا جو عورت بیٹا لگاوے کسی کا کسی کو اسپر بہشت کی بو حرام ہے (موضح) آج کل کے جھوٹے پیر عذار قوم عورتوں سے ٹانگیں دبواتے ہیں۔ مصافحے معانقے کرتے ہیں پردہ کرنے سے روکتے ہیں اور مریدنی کو پیر کا محرم سمجھتے ہیں بے تکلف خلوت میں شیر و شکر رہتے ہیں، ایسے لوگ یاد رکھیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد اور عورت اجنبی کسی الگ جگہ میں ہوتے ہیں تو شیطان ضرور وہاں موجود ہوتا ہے (مشکوٰۃ صفحہ ۲۶۱) العیاذ باللہ۔ ترمذی نسائی ابن ماجہ احمد میں ہے حضرت اُمیمہ بنت رقیقہ جو حضرت خدیجہ کی ہمشیرہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خالہ تھیں فرماتی ہیں کہ میں انصار کی عورتوں کے ہمراہ آپؐ کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئی تو قرآن کی اس آیت کے مطابق آپؐ نے ہم سے بیعت میں عہد لیا اور ہم میں سے کسی عورت کے ساتھ مصافحہ نہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت میں اس بات کا بھی اقرار لیا کہ ہم اپنے خاوندوں کی خیانت اور ان کے ساتھ دھوکہ نہ کریں۔ جب بیعت کر کے جانے لگیں تو میرے دل میں خیال آیا میں نے ایک عورت سے کہا کہ آپؐ سے پوچھو کہ خیانت اور دھوکے سے آپؐ کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاوند کے مال یا گھر کی کوئی چیز چپکے سے کسی کو نہ دو۔

ف۳ یعنی منکروں کو توقع نہیں کہ قبر سے کوئی اُٹھے گا یہ کافر بھی ویسے ہی ناامید ہیں (موضح) بدعتی پیر پرست لوگ اس آیت سے یہ مطلب لیتے ہیں کہ قبر والوں سے فیض اور فائدہ پہنچتا ہے۔ اس فیض سے جو منکر ہیں وہ کافر ہیں اور اس کی تائید میں ایک حدیث پڑھا کرتے ہیں اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ یعنی جب تم کو کسی کام میں مشکل پڑے تو قبر والوں سے مدد مانگو۔ اور ایک حدیث اَعِیْنُوْنِیْ عِبَادَ اللّٰہِ پڑھا کرتے ہیں سو جواب اسکا یہ ہے کہ قبر والوں سے مدد مانگنے کی یعنی اِذَا تَحَیَّرْتُمْ والی حدیث موضوع ہے کسی بددین نے اپنی طرف سے بنائی ہے ہرگز حدیث رسول نہیں۔ اور اَعِیْنُوْنِیْ عِبَادَ اللّٰہِ والی روایت کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی جنگل میں راستہ بھول جائے اور کوئی آدمی کہیں معلوم نہ ہو اُس وقت یہ کہنا کہ میرے راستہ دکھانے سمجھانے میں اے اللہ کے بندو! اللہ کے حکم سے مجھے راستہ دکھا دو میری مدد کرو کیونکہ جنات اور فرشتے ہر جگہ رہتے ہیں ان میں سے کوئی اسکو راستہ بتائیگا چنانچہ اکثر لوگوں کو ایسا اتفاق ہوا ہے۔ اس میں مُردے قبر والوں کا کچھ تعلق نہیں (مجیدی)

مفت روزہ اہلحدیث لاہور مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۸۰ء

(علامہ عزیز زبیدی وار برٹن)

اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ فرض کیجئے یہ حدیث صحیح ہے تو اسکے وہ معنی نہیں جو اوہام پرست بتاتے ہیں کیونکہ علامہ ہیثمیؒ نے مجمع الزوائد میں ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جنگلوں میں اللہ کے کچھ فرشتے رہتے ہیں اس لئے اگر کوئی رکاوٹ اور مانع پیش آجائے تو اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ کہہ کر پکار کر دو (قال رجالہ ثقات) فرشتے گو ہمیں نظر نہیں آتے تاہم وہاں ہوتے ہیں اور سنتے اور دیکھتے ہیں اسلئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ان سے کہہ سکتے ہیں کہ اس وقت میری مدد کرو جیسا کہ اور کسی موجود شخص سے ایسے موقعہ پر کوئی کہہ سکتا ہے لیکن صفرا کے مارے کو ہر شے زرد دکھائی دیتی ہے اسلئے جو غیروں کے آستانوں پر ہاتھ پھیلانے میں لطف محسوس کرتے ہیں انھیں ہر چیز میں غیر اللہ کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی اپیلیں ہی محسوس ہوتی ہیں۔ خدا خیر کرے۔ یا یہ مقصد ہے کہ جو امور انسانی طاقت کے اندر ہیں جب کہ جنگل میں اللہ کو پکار کر یہ دُعا کرے کہ یا اللہ راستہ بتانے کے لئے کوئی جن یا فرشتہ انسانی شکل میں ظاہر کر دے تاکہ میں اس سے تعاون حاصل کروں۔ پس یہ مضمون تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی کے تحت ہوا اور نہ قبر والے جو دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اُن کو مراد لینا غلط ہے۔ ابو عمار غفرلہ

★ واقع ہوا ہے اس لئے منصوب ہے۔ کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ۔ بنیان دیوار۔ مرصوص لیا گیا ہے رص سے اور رص کہتے ہیں چند چیزوں کو باہم اس طرح ملانا کہ ایک ذات ہو جائیں۔ جب کوئی شخص عمارت کو اس طرح بناتا ہے کہ اینٹوں یا پتھروں میں شگاف باقی نہیں رہتا بلکہ ساری عمارت ایک ٹکڑے کے مانند ہو جاتی ہے تو اہل محاورہ رصصت البناء بولا کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَّرْصُوْصٌ ﴿۴﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ

سیسہ پلائی ہوئی ف۱ اور جو وقت کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کے اے قوم میری کیوں ایذا دیتے ہو تم مجھ کو اور تحقیق

پلائی ہوئی اور (یاد کرو) کہ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! تم مجھے کیوں ستاتے ہو۔ حالانکہ

تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ

جانتے ہو تم یہ کہ میں رسول خدا کا ہوں طرف تمہارے پس جب ٹیڑھے ہو گئے ٹیڑھا کر دیا اللہ نے

تم اس بات کو معلوم کر چکے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں جو تمہارے پاس آیا ہوں مگر جب انہوں نے کجروی اختیار کی تو اللہ نے

قُلُوْبَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۵﴾ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى

دلوں انکے کو اور اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم فاسقوں کو ف۲ اور جو وقت کہ کہا عیسیٰ

انکے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا اور نافرمان اور بدکار لوگوں کو راہ ہدایت نہیں دکھایا کرتا (نیز یاد کرو) جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا کہ

ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا

بیٹے مریم کے نے اے بنی اسرائیل تحقیق میں رسول خدا کا ہوں طرف تمہاری ماننے والا واسطے اسکے کہ

اے بنی اسرائیل! میں اللہ کا ایک رسول ہوں جو تمہاری طرف آیا ہوں میں اس کتاب توراۃ کی جو مجھ سے پہلے نازل

بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ

کہ آگے میرے ہے توراۃ سے اور خوشخبری دینے والا ساتھ اس پیغمبر کے کہ آوے گا پیچھے مجھ سے نام اس کا

ہو چکی ہے تصدیق کرتا ہوں اور ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آئیگا اور ان کا نام

اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ

احمد ہے پس جب آیا انکے پاس وہ پیغمبر ساتھ دلیلوں ظاہر کے کہا انہوں نے یہ جادو ہے ظاہر ف۳ اور کون ہے بہت ظالم

احمد ہوگا مگر جب وہ انکے پاس کھلی نشانیاں لیکر آیا تو انہوں نے کہدیا کہ یہ تو کھلا جادو ہے اور اس شخص سے

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي

اس شخص سے کہ باندھ لیتا ہے اوپر اللہ کے جھوٹ اور وہ پکارا جاتا ہے طرف اسلام کی اور اللہ نہیں ہدایت کرتا

بڑھکر کون ظالم ہے۔ جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔ حالانکہ اسے اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہو۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷﴾ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ

قوم ظالموں کو ف۴ چاہتے ہیں کہ بجھا دیویں نور خدا کا ساتھ مونہوں اپنے کے اور اللہ

ہدایت نہیں دیا کرتا یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور

مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى

پورا کرنے والا ہے نور اپنے کو اور اگرچہ ناخوش رکھیں کافر ف۵ وہی ہے جس نے بھیجا رسول اپنے کو ساتھ ہدایت کے

کو پورا کرکے رہیگا۔ خواہ کافروں کو ناگوار ہی گزرے وہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور

وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۹﴾ يٰٓاَيُّهَا ع ۹

اور دین حق کے تو کہ ظاہر کرے اسکو اوپر دین سارے کے اور اگرچہ ناخوش رکھیں مشرک ف۶ اے

دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے باقی تمام دینوں پر غالب کر دے خواہ وہ مشرکوں کو برا ہی معلوم ہو اے ایمان والو!

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۱۰﴾

لوگو جو ایمان لائے ہو کیا خبردار کروں میں تمکو اوپر سوداگری کے کہ نجات دے تم کو عذاب درد دینے والے سے ف۷

کیا میں تم کو ایک ایسی تجارت بتاؤں جو تم کو (آخرت کے) دردناک عذاب سے بچا لے

منزل ۷

حل لغات

لہ وقد تعلمون جملہ حالیہ مؤکدہ ہے

ای والحال انکم تعلمون الخ ۔ ٢ہ فَلَمَّا زَاغُوْٓا ۔ زاغوا معنے میں ہے مالوا کے اور میل کہتے ہیں ایک جانب سے کترا کر دوسری طرف جھک جانے کو۔ یہاں مراد ہے حق سے عدول کرکے ناحق کی طرف میلان کرنا۔ ٣ہ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۔ یاتی من بعدی صفت اول ہے رسول کی اور اسمہ احمد دوسری صفت۔ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی زبان سے کہنا اور عمل نہ کرنا اللہ کو سخت ناپسند ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا إِنَّ الرَّجُلَ لَا يَكُونُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ قَلْبُهُ مَعَ لِسَانِهِ سَوَاءً وَلَا يُخَالِفُ قَوْلُهُ عَمَلَهُ وَيَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ (ترغیب صفحہ ۴۳) یعنی انسان مومن نہیں ہوتا جب تک اس کا دل زبان کے موافق نہ ہو اور اس کی زبان دل کے موافق نہ ہو اور قول اس کا عمل کے موافق نہ ہو اور اپنے ہمسایہ کو ستانا نہ چھوڑے اور فرمایا أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَالِمٌ لَمْ يَنْفَعْهُ عِلْمُهُ (ترغیب صفحہ ۴۳) یعنی قیامت میں سب سے زیادہ عذاب اُن عالموں کو ہوگا جنھوں نے اپنے علم پر عمل نہ کیا۔ مقصد یہ کہ اگر علم پر عمل کیا تو اس سے زیادہ کوئی بزرگی اور مقبولیت نہیں اور اگر عمل نہ کیا تو اس سے زیادہ کوئی ذلت نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا أَلَا إِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَإِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۹) یعنی سب بدتروں سے زیادہ بدتر برے عالم ہیں اور سب نیکوں سے زیادہ نیک اور مقبول اچھے عالم ہیں۔ فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّينَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۸) یعنی جسکو اس حالت میں موت آجائے کہ وہ دین کے جاری اور زندہ کرنے کی نیت سے علم سیکھتا تھا تو جنت میں ایسا اعلیٰ درجہ پائے گا کہ انبیاء علیہم السلام کے درجہ اور اس کے درجہ میں ایک ہی درجہ کا فاصلہ ہوگا۔ علم اور علماء کے فضائل صفحہ ۸۳ و ۷۳۴ و ۷۶۶ میں بھی لکھے گئے ہیں۔ موضح القرآن میں ہے کہ بندہ کو لاف زنی اور دعوے کی بات سے ڈرنا چاہیے کرتے پیچھے مشکل پڑتی ہے۔ زبان سے ایک بات کہہ دینا آسان ہے لیکن اسکا نباہنا آسان نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شخص سے سخت بیزار ہے اور ناراض ہوتا ہے جو زبان سے کہے بہت کچھ اور کرے کچھ نہیں۔

ف۲ بدی کرتے کرتے قاعدہ ہے کہ دل سخت اور سیاہ ہوتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ نیکی کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ یہی حال ان کا ہوا جب ہر بات میں رسول سے ضد ہی کرتے رہے اور برابر ٹیڑھی چال چلتے رہے تو آخر مردود ہوئے اور اللہ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا کہ سیدھی بات قبول کرنے کی صلاحیت نہ رہی۔ ایسے ضدی نافرمانوں کے ساتھ اللہ کی یہی عادت ہے۔ موضح القرآن

ف۳ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا میں محمد رکھا گیا اور فرشتوں میں احمد ہے (موضح) جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے تحقیق میرے کئی نام ہیں میں محمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی مٹانے والا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا۔ میں حاشر ہوں یعنی اکٹھا کرنے والا جو اکٹھا کرے گا اللہ تعالیٰ لوگوں کو میرے قدم پر اور میں عاقب ہوں یعنی پیچھے آنے والا (سب پیغمبروں کے) روایت کیا اسکو بخاری نے۔ سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں اور رسولوں کے خاتم ہیں آپؐ کے بعد نہ رسالت ہے نہ نبوت۔ جو دعویٰ کرے وہ دجال و کذاب ہے۔ ابن کثیر

ف۴ یہ فرمایا احوال کتاب والوں کا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر چھپاتے تھے (موضح) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا إِنِّي عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ وَسَأُخْبِرُكُمْ بِأَوَّلِ أَمْرِي دَعْوَةُ إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةُ عِيسٰى وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ حِينَ وَضَعَتْنِي وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۳) یعنی اللہ تعالیٰ مجھ کو آدم کے پیدا کرنے سے پیشتر خاتم النبیین لکھ چکا تھا اور دنیا میں میرا تذکرہ اس طور پر ہوتا آیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے جو دُعا مانگی وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ الخ اس سے ان کا اشارہ میری ہی طرف تھا اور عیسیٰ علیہ السلام نے جو بنی اسرائیل کو بشارت دی تھی کہ میرے بعد نبی آئے گا اُس کا نام احمد ہوگا وہ میں ہی تھا اور میری والدہ نے جب مجھ کو جنا تھا تو اُس وقت اُن کو خواب کی حالت میں ایک نور دکھلائی دیا تھا جس سے انکو ملک شام کے مکانات نظر آتے تھے۔ اس کی تعبیر یہی تھی کہ مجھ کو نبوت ظاہر ہوگی اور ملک شام وغیرہ میرے ماتحت ہوں گے اور توریت کتاب استثناء باب ۱۸ کے آیت ۱۵ و ۱۸ میں ہے کہ میں ان کیلئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اسکے منہ میں ڈالوں گا۔ اسی کی طرف کان دھرو۔ اسی لئے یہودی وغیرہ اس تلاش میں تھے چنانچہ یوحنا سے پوچھا گیا کہ تو مسیح ہے پھر پوچھا گیا کہ کیا الیاس ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ پھر پوچھا گیا تو وہ نبی ہے انھوں نے کہا نہیں۔ دیکھو انجیل یوحنا باب اول آیت ۲۱ و ۲۲ (محمدیؒ)

ف۵ یہ خدا کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں یعنی جھوٹی باتیں بنا کر طعن و تشنیع کرکے حق اور حق والوں کو بے اعتبار کر دیں جس سے اور لوگ مسلمان موحد نہ ہوں اور جو ہوگئے وہ متنفر و منحرف ہو جائیں۔ عہد نبوی میں ہر چند یہود و نصاریٰ و مشرکین نے زور مارا کہ اسلام نہ پھیلنے پائے مگر اللہ تعالیٰ چونکہ اسکا حامی ہے وہ پھیلتا ہی چلا گیا۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن • پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا۔

ف۶ ہدایت سے مراد قرآن ہے (باقی اگلے صفحہ پر)

★ کلہ يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا۔ لیطفئوا کا لام معنیٰ ارادہ کی تاکید کے لیے زیادہ کیا گیا ہے جس طرح لا اباً لک میں تاکید اضافت کے لیے زیادہ کیا گیا۔

ثلہ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ۔ تجارت کہتے ہیں ایک چیز کے عوض دوسری چیز لینے کو۔ یہاں ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کو تجارت کے ساتھ تعبیر کرنے کی یہ وجہ ہے کہ جس طرح تجارت تاجر کو فقر و احتیاج کی محنت سے نجات دیتی ہے اسی طرح سے یہ دونوں باتیں آدمی کو عذاب دوزخ سے نجات دینے کی موجب ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ

ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے اور جہاد کرو بیچ راہ خدا کے ساتھ مالوں اپنے کے

اسنو وہ یہ ہے کہ تم خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرو، اگر

وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ

اور جانوں اپنی کے یہ بہت بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم جانتے تم بخشے گا واسطے تمہارے گناہ تمہارے

تم کو علم ہو تو یہ بات تمہارے لئے بڑی ہی مفید ہے وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور

وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً

اور داخل کریگا تم کو بہشتوں میں کہ چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں اور جگہ رہنے کی پاکیزہ بیچ

تم کو ایسے باغات میں داخل کر دے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور ایسے عمدہ عمدہ مکانات میں جو

فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ

بیچ بہشتوں عدن کے یہ ہے مراد پانا بڑا اور ایک بات اور کہ چاہتے ہو اسکو مدد

ہمیشہ رہنے والے باغوں میں ہونگے یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور ایک اور چیز بھی جس کو تم محبوب رکھتے ہو کہ اللہ

مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

خدا کی طرف سے اور فتح نزدیک اور خوشخبری دے ایمان والوں کو اے لوگو جو ایمان لائے ہو

کی طرف سے تم کو مدد ملے اور فتح جلد ہو گی اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دیجئے اے ایمان والو تم اللہ

كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ

ہو جاؤ تم مدد دینے والے اللہ کے جیسا کہ کہا عیسیٰ بیٹے مریم کے نے واسطے حواریوں کے کون

کے دین کے مددگار ہو جاؤ۔ جس طرح عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کہ کون ہے جو اللہ کی راہ میں

اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ

شخص مدد دینے والا ہے میرا خدا کی طرف کہا حواریوں نے ہم ہیں مدد دینے والے خدا کے پس ایمان لایا

میری مدد کرے تو حواریوں نے کہا تھا کہ ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔ پھر بنی اسرائیل

طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ

ایک فرقہ بنی اسرائیل سے اور کفر کیا ایک فرقے نے پس مدد کی ہم نے ان لوگوں کو

کی ایک جماعت تو ایمان لے آئی اور ایک نے انکار کر دیا سو ہم نے ان لوگوں کی جو ایمان

اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿۱۴﴾ ع ۲ ۱۰

کہ ایمان لائے تھے اوپر دشمنوں انکے کے پس ہو گئے غالب ہو گئے

لے آئے تھے انکے دشمنوں کے خلاف مدد کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آخر کار وہ غالب رہے۔

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ جمعہ مدینہ میں نازل ہوئی وہ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اسمیں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

سورۃ الجمعہ مدینہ میں نازل ہوئی اسمیں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ

پاکی بیان کرتے ہیں واسطے خدا کے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہیں بادشاہ بہت پاک غالب

ہر چیز آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح بیان کرتی وہ شہنشاہ پاک ذات زبردست

حل لغات۔
لہ وَاُخْرٰى
تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ وَاُخْرٰى
تحبونہا مبتدا خبر
نصر من اللہ خبر مبتدا
محذوف اور وہ وہی ہے
فتح قریب کا عطف
نصر پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(پچھلے صفحہ کا بقیہ) یا معجزات اور سچا دین یعنی دین اسلام (فتح) یعنی اگرچہ مشرک بُرا مانیں پر یہ بات ضرور ہونے والی ہے اللہ کی قسم تحقیق یہ ہوچکا سب دینوں کے آگے مغلوب ہوگئے اور اسلام سب دینوں پر غالب اور اونچا ہوگیا اور کہا مجاہدؒ نے یہ اس وقت ہوگا جب عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے کہ زمین پر اسلام کے سوا کوئی دین باقی نہ رہے گا۔

ف اس عمل کو بمنزلہ تجارت ٹھہرایا اس لئے کہ اس میں نفع اٹھاتے ہیں جس طرح سوداگری میں نفع حاصل کرتے ہیں اور نفع یہ ہے کہ بہشت میں داخل ہوں گے اور دوزخ سے بچ جاویں گے۔

فوائد صفحہ ھٰذا

ف۱ یعنی ہمیشہ ایمان پر قائم رہو اسلئے کہ یہ خطاب مؤمنوں کے ساتھ ہے اور تُؤْمِنُوْنَ اور تُجَاهِدُوْنَ لفظ میں تو خبر ہے یعنی ایمان لاتے ہو اور جہاد کرتے ہو لیکن اسکے معنے اسکا حکم ہے کہ ایمان لاؤ اور جہاد کرو اس سے معلوم ہوا کہ اس امر کی فرمانبرداری واجب ہے پس گویا کہ یہ کام ہوچکا تو اس کے ہونے کی خبر دی۔ فتح

ف۲ یعنی وہ ستھرے مکانات ان باغوں کے اندر ہونگے جن میں مؤمنین کو آباد ہونا ہے۔ یہ تو آخرت کی کامیابی رہی۔ آگے دنیا کی اعلیٰ اور انتہائی کامیابی کا ذکر ہے۔

ف۳ اصل اور بڑی کامیابی تو وہی ہے جو آخرت میں ملے گی جسکے سامنے ہفت اقلیم کی سلطنت کوئی چیز نہیں لیکن دنیا میں بھی ایک چیز جسے تم طبعًا رکھتے ہو دی جائے گی وہ کیا ہے نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ہے۔ فتح وغیرہ

ف۴ ایام حج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ کوئی ہے جو مجھے جگہ دے تاکہ میں اللہ کی رسالت کو پہنچا دوں، قریش مجھے اپنے رب کا پیغام پہنچانے سے روک رہے ہیں اَلَا مَنْ يَّحْمِلُنِيْ فَاِنَّ قُرَيْشًا مَنَعُوْنِيْ اَنْ اُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّيْ چنانچہ اہل مدینہ کے قبیلۂ اوس اور خزرج کو اللہ نے یہ سعادت ابدی بخشی اور انھوں نے آپ کی دعوت پر نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ کا نعرہ بلند کرکے اسلام میں ایک بلند مقام حاصل کرلیا کہ قیامت تک ان کا نام بدر کے چاند کی طرح چمکتا رہے گا۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر کرکے بھیجا جو لوگ عیسیٰؑ پر ایمان لائے تھے وہ حضرتؐ پر ایمان لائے پھر غالب ہوگئے اخیر تک یہاں تک کہ آخر ان کا عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوکر مسیح دجال سے لڑے گا۔ حضرت عیسیٰؑ کے بعد ان کے یاروں نے بڑی محنتیں کی ہیں تب ان کا دین نشر ہوا۔ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بھی خلیفوں نے اس سے زیادہ کیا۔ موضح

ف۵ سورۂ جمعہ مدینہ میں اتری۔ اس پر سب کا اتفاق ہے۔ بخاری مسلم وغیرہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سورۂ جمعہ اور منافقون جمعہ کی نماز میں پڑھا کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں جمعرات کو سورۂ کافرون اور اخلاص پڑھتے اور عشاء کی نماز میں سورۂ جمعہ اور منافقون پڑھتے تھے (وحیدی، تفسیر فتح البیان وترجمان وغیرہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْحَكِيْمِ ① هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ
باحکمت وہ ہے جس نے بھیجا ان پڑھوں کے بیچ پیغمبر انہی میں سے پڑھتا ہو اور ان کے
اور حکمتوں والا ہے وہ وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہیں میں سے ایک رسول بنا کر بھیجا - جو انکو اللہ کی آیتیں پڑھ کر

اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا
نشانیاں اسکی اور پاک کرتا ہے انکو اور سکھاتا ہے انکو کتاب اور حکمت اور تحقیق تھے
سناتا ہے۔ انہیں پاک کرتا ہے اور انکو کتاب و حکمت سکھاتا ہے اگرچہ اس سے پہلے

مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ② وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَ
پہلے اس سے البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے تھے اور اور لوگوں کو انہیں سے کہ ابھی نہیں ملے ساتھ انکے اور
وہ صریح گمراہی میں تھے اور (اس پیغمبر کو اس نے) انہیں سے انکے لئے بھی بھیجا ہے جو

هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ
وہ ہے غالب حکمت والا یہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے اسکو جسکو چاہتا ہے اور اللہ
ابھی انہیں شامل نہیں ہوئے اور وہ غالب حکمت والا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ④ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا
صاحب فضل بڑے کا ہے مثال ان لوگوں کی کہ اٹھوائے گئے تورات پھر نہ اٹھایا انہوں نے
فضل و کرم کا مالک ہے۔ ان لوگوں کی مثال جن کو تورات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ پھر انہوں

كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
اسکو مانند گدھے کی ہے کہ اٹھاتا ہو کتابوں کو بری مثال ہے اس قوم کی کہ جنہوں نے جھٹلایا
نے اس پر عمل نہ کیا اس گدھے کی طرح ہے جو کتابوں کا بوجھ پر لادے پھرے۔ بہت بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑤ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
نشانیوں اللہ کی کو اور اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم ظالموں کو فرما کہہ اے لوگو جو
کی آیات کو جھٹلایا اور اللہ ظالموں کو (کبھی) راہ ہدایت نہیں دکھاتا کہہ دیجئے۔ اے یہودیو! اگر

هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَاۗءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا
یہودی ہوئے ہو اگر دعویٰ کرتے ہو تم یہ کہ تم دوست ہو اللہ کے سوائے اور لوگوں کے پس آرزو کرو تم
تم کو یقین ہے تمام لوگوں میں سے صرف تم ہی اللہ کے دوست ہو۔ تو موت کی تمنا کرو۔ اگر اپنے

الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ⑥ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ
موت کی اگر ہو تم اس دعوے میں سچے تم اور نہ آرزو کریں گے اسکی کبھی بسبب اس چیز کے کہ آگے بھیجی ہاتھوں
دعوی میں سچے ہو اور وہ اپنے مرنے کی کبھی تمنا نہ کریں گے بسبب ان اعمال جن کا ارتکاب

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ⑦ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ
انکے نے اور اللہ جانتا ہے ظالموں کو کہہ تحقیق موت وہ جو بھاگتے ہو تم اس سے
وہ کر چکے ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے کہہ دیجئے کہ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو بلاشبہ ایک دن وہ

فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
پس تحقیق وہ ملنے والی ہے تم سے پھر پھیرے جاؤ گے طرف جاننے والے غیب کی اور حاضر کی
تمہارے روبرو آکر رہیگی۔ پھر تم کو اس (خدا) کے پاس لوٹایا جائے گا جو پوشیدہ اور ظاہر تمام باتوں کو

منزل ۷

حل لغات۔

لہ فی الامّیّن - الامیین جمع ہے امّی کی اور امی منسوب ہے اُمّة عرب کی طرف کیونکہ یہی ایک ایسی امت تھی جس کے پاس نہ تو کوئی کتاب آسمانی ہی تھی نہ یہ لکھی پڑھی ہی تھی۔ لہ يتلوا عليهم الخ یہ پہلی صفت ہے رسولاً کی اور ويزكيهم الخ دوسری اور يعلمهم تیسری۔ لہ واٰخرين اس کا عطف ہے الامیین پر ای بعث فی ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف یعنی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے جو اُس نے ایسا رسول بھیجا کہ
اُس نے بے خبروں کو خبردار کیا ناپاکوں کو پاک اور جاہلوں کو عالم اور
احمقوں کو عقلمند اور راہ بھٹکے ہوؤں کو سیدھی راہ پر چلایا۔ سو جو
کوئی یہ آیت سُن کر یہ کہنے لگے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سوائے
عالموں کے کوئی نہیں سمجھ سکتا اور ان کی راہ پر سوائے بزرگوں کے
کوئی نہیں چل سکتا، سو اس نے اس آیت کا انکار کیا اور اس نعمت کی
قدر نہ کی بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ جاہل لوگ ان کا کلام سُن کر سمجھ کر عالم بن جاتے
ہیں اور گمراہ لوگ ان کی راہ پر چل کر بزرگ بن جاتے ہیں۔ امام الہند
ف۲ عرب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کے دعویدار تھے لیکن
صرف دعویٰ ہی دعویٰ تھا۔ اصل دین کو خُرد بُرد کر چکے تھے، توحید کو
شرک اور یقین کو شک سے بدل دیا تھا۔ بہت سی ایجاد کردہ بدعات
و رسومات دین میں شامل کر لی تھیں۔ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دُنیا کا معلم و رہبر بنا کر بھیجا آپ نے کتاب و سنت کی تعلیم دی
کتاب سے مراد قرآن مجید ہے اور حکمت سے مراد حدیث ہے۔ حضرت
حسن سے اسی طرح منقول ہے۔ امام مالکؒ نے فرمایا کتاب خطا بالتعلم ہے

اور حکمت تفقہ فی الدین ہے (ترجمان) یعنی رسول دوسرے اَن پڑھوں
کے واسطے بھی ہے وہ فارس کے لوگ وہ بھی نبی کی کتاب نہ رکھتے تھے
حق تعالیٰ نے اور عرب پیدا کئے اس دین کو تھامنے والے پیچھے عجم میں
ایسے کامل لوگ اٹھے (موضح) حدیث میں ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ
وسلم سے وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کی نسبت سوال کیا گیا تو سلمان
فارسی رضی اللہ عنہ کے شانہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اگر علم دین ثریا پر
جا پہنچے گا تو اس کی قوم فارس وہاں سے بھی لے آئیں گے۔ ایک روایت
میں ہے کہ میرے اصحابؓ کی نسل میں سے کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو
بے حساب جنت میں جائیں گے پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی (ام وحیدی وغیرہ)
ف۳ یہود کے عالم ایسے تھے کتاب پڑھی اور دل میں کچھ اثر نہ ہوا۔ اللہ
ہم کو پناہ دے۔ موضح)
ف۴ جبکو معلوم ہوا کہ مجھ کو اللہ کے ہاں درجہ ہے اور خطرہ نہیں تو بیشک
وہ مرنے سے خوش ہو اور نہ ڈرے (موضح) یعنی اگر تمکو یہ گمان ہے کہ ہم
سیدھی راہ پر ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھی (نعوذ باللہ)
گمراہ ہیں تو دُعا کرو کہ دونوں گروہ میں جو گمراہ ہے وہ مر جائے (ابن کثیر)

★ اٰخرین منہم ۳ لَمَّا يَلْحَقُوْا صفت ہے اٰخرین کی ای لایلحقون بہم بعد و سیلحقون ۵ يَحْمِلُ اَسْفَارًا۔ اسفار جمع ہے سِفر کی جس طرح اشبار شبر کی
اور سِفر کہتے ہیں بڑی کتاب کو۔ ۶ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ۔ بئس فعل ذم۔ فاعل مستتر مثل القوم مخصوص بالذم الذین الخ صفت القوم کی
اور بئس کی تمیز محذوف تقدیر عبارت یوں ہے بئس مثلاً مثل القوم الذین۔ ۵ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ یہ خبر ہے موصول کی اور چونکہ متضمن ہے معنے
شرط کو اس خبر میں ف لایا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ

پس خبر دیگا تم کو ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم کرتے ف۱ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جو وقت کہ پکارا جاوے

جاننے والا ہے پھر وہ تمہیں بتلاویگا کہ تم کیا کرتے رہے ہو اے ایمان والو! جب جمعہ کے روز نماز کے

لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ

واسطے نماز کے دن جمعہ کے پس شتابی کرو طرف یاد اللہ کے اور چھوڑ دو سودا کرنا

واسطے اذان دیجائے تو اللہ کو یاد کرنے کے لئے دوڑو اور کاروبار تجارت کو چھوڑ دو

ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٩﴾ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا

یہ بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم جانتے ف۲ پس جب تمام کیجاوے نماز پس پھیل جاؤ

یہ بات تمہارے لئے بہت مفید ہے اگر تم سمجھو پھر نماز ہو چکے تو تم زمین میں چلو پھرو

فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ

بیچ زمین کے اور چاہو فضل خدا کے سے اور یاد کرو اللہ کو بہت تو کہ تم

اور اللہ کا فضل و کرم تلاش کرو اور اللہ کو بہت بہت یاد کرو تاکہ تم

تُفْلِحُونَ ﴿١٠﴾ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ۚ

فلاح پاؤ ف۳ اور جو وقت کہ دیکھتے ہیں سوداگری یا تماشا دوڑے جاتے ہیں طرف اسکی اور چھوڑ جاتے ہیں تجھ کو کھڑا

فلاح پاؤ اور جب یہ لوگ کچھ سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھتے ہیں تو اسکی طرف بھاگے اٹھتے ہیں اور آپ کو کھڑا

قُلْ مَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۚ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿١١﴾

کہہ جو نزدیک اللہ کے ہے بہت بہتر ہے تماشے اور سوداگری سے اور اللہ بہتر رزق دینے والا ہے ف۴

چھوڑ جاتے ہیں کہہ دو کہ جو چیز اللہ کے پاس ہے وہ تماشے اور تجارت سے کہیں بہتر ہے اور اللہ بہتر تمام روزی دینے والوں سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

سُورَةُ الْمُنَافِقُونَ مَدَنِيَّةٌ ﴿٦٣﴾ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ عَشْرَةُ آيَةٍ فِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ منافقون مدینہ میں نازل اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے یعنی اسمیں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

سورۂ المنافقون مدینہ میں نازل ہوئی شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے۔ اسمیں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ

جو وقت آتے ہیں تیرے پاس منافق کہتے ہیں کہ گواہی دیتے ہیں تحقیق تو البتہ پیغمبر خدا کا ہے اور اللہ جانتا ہے

جب آپ کے پاس منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ بھی جانتا ہے کہ آپ

إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ ﴿١﴾ اتَّخَذُوا

تحقیق تو البتہ بھیجا ہوا اسکا ہے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ تحقیق منافق البتہ جھوٹے ہیں ف۵ پکڑا انہوں نے

واقعی اسکے رسول ہیں۔ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں انہوں نے اپنی قسموں

أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢﴾

قسموں اپنی کو ڈھال پس وہ بند کرتے ہیں راہ خدا کی سے تحقیق یہ لوگ بڑا ہے جو کچھ کرتے ہیں ف۶

کو ایک طرح کی ڈھال بنا رکھا ہے سو وہ اللہ کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں۔ بلاشبہ انکے یہ کام بہت برے ہیں

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٣﴾

یہ بسبب اسکے ہے کہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہوئے پس مہر رکھی گئی اوپر دلوں انکے کے پس وہ نہیں سمجھتے ف۷

یہ اس لئے کہ یہ لوگ ایمان لائے۔ پھر منکر ہو گئے۔ پھر اللہ نے انکے دلوں پر مہر کر دی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اب کچھ نہیں سمجھتے۔

منزل ۷

حل لغات۔ ۱؎ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِن بیانی ہے نُوْدِیَ کا جو نودی میں ہے جس طرح ارونی ماذا خلقوا من الارض میں مِن بیانی ہے ما کا۔ جمعہ کے دن کا یہ نام اس سے ہوا کہ اس میں لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ اس کی جمع آتی ہے جُمُعَات اور جُمَعٌ۔ ۲؎ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ یہاں سعی سے مراد چلنا ہے دوڑنا نہیں اور سعی ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ۱ یہود کی خرابی یہی تھی کہ دین سمجھتے بوجھتے دنیا کے واسطے چھوڑ دیتے اسی بات سے ہم کو منع کیا جمعہ کا تقید بھی ایسا ہی ہے کہ اس وقت دنیا کے کام میں دل لگو (موضح) ف ۲ صحیح بخاری میں ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں صرف اس وقت اذان ہوتی تھی جب امام منبر پر آجاتا۔ عہد عثمانی میں بوجہ کثرت مسلمانوں کے ایک اذان مسجد سے باہر مقام زوراء (پہاڑی) پر زیادہ کی گئی۔ جمعہ کے دن مسجد میں جمعہ کی دو اذانیں دینا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے صحابہؓ سے ہرگز ثابت نہیں لیکن آج کل جمعہ کی مسجد میں دو اذانیں ہوتی ہیں، اس رواج کو ترک کرنا چاہئے کیونکہ یہ بدعت ہے (فائدہ ستاری) اس آیت کے نص سے جمعہ کی نماز فرض ہے اور بہت سی حدیثوں سے بھی جمعہ کی فرضیت ثابت ہے۔ جمعہ کے فرض ہونے کے وقت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہونے تک برابر جمعہ پڑھتے رہے۔ ابن المنذر نے اسپر اجماع نقل کیا ہے۔ ابن عربی نے بھی کہ جمعہ ہر آدمی پر فرض ہے مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۳ میں ہے اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَّاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ جَمَاعَةٍ اِلَّا عَلٰى اَرْبَعَةٍ عَبْدٍ مَّمْلُوْكٍ اَوِ امْرَاَةٍ اَوْ صَبِيٍّ اَوْ مَرِيْضٍ (ابوداؤد) یعنی فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان پر جمعہ فرض ہے مگر غلام مملوک اور عورتیں اور نابالغ بچے اور بیمار مسلم میں مسافر کا لفظ بھی ہے کہ یہ سب مستثنیٰ ہیں۔ مسلم میں ہے لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَّدْعِهِمُ الْجُمُعَةَ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۱) یعنی جن لوگوں کو جمعہ ترک کر دینے کی عادت بد ہو تو وہ اس عادت بد سے باز آجائیں ورنہ اللہ پاک ان کے دلوں پر مہر لگا دیگا پس وہ غافلین میں سے ہو جائیں گے کیونکہ ایک روایت میں صریح یہ الفاظ ہیں مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ بِغَيْرِ ضَرُوْرَةٍ كُتِبَ مُنَافِقًا فِيْ كِتَابٍ لَّا يُمْحٰى وَلَا يُبَدَّلُ (حوالہ مذکور) یعنی بغیر شرعی عذر کے جمعہ کا ترک کرنے والا منافقوں میں لکھ دیا جاتا ہے ایسے دفتر میں کہ پھر نہیں بدلا جاتا اور نہ مٹایا جاتا ہے۔ ترغیب صفحہ ۱۰۳ میں ہے مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَسْعَ اِلَى الْجُمُعَةِ وَمَنِ اسْتَغْنٰى عَنْهَا بِلَهْوٍ اَوْ تِجَارَةٍ اسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ (طبرانی) جس کا اللہ اور قیامت پر ایمان ہو اسکو لازم ہے کہ جمعہ میں ضرور جائے۔ جو سوداگری میں یا کسی دل لگی کے کام میں لگ کر جمعہ سے بے پرواہ ہوا اللہ تعالیٰ اس سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔ جمعہ کی فضیلت یوں ہے مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ اَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی وغیرہ۔ ترغیب صفحہ ۱۰۶) یعنی جس نے جمعہ کے دن اچھی طرح غسل کیا اور سویرے اول وقت مسجد میں پہنچا اور پیدل چل کر گیا اور امام کے قریب بیٹھ کر خطبہ سنا کوئی فضول کام نہ کیا تو اُس کو ہر ایک قدم کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب ملے گا جس میں ہمیشہ روزہ رکھا ہو اور ہمیشہ شب بیداری کی ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوران خطبہ کسی بولنے والے کو بھی یوں کہنا کہ چپ رہو، یہ بھی فضول کام میں داخل ہے (ترغیب صفحہ ۱۰۵) نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں جو دعا مانگو قبول ہو بشرطیکہ ناجائز دعا نہ ہو (مشکوٰۃ صفحہ ۱۱۱) جمعہ میں جو آئے اور خطبہ ہو رہا ہے تو آنے والے کو حکم ہے اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا (مسلم، مشکوٰۃ صفحہ ۱۱۵) کہ دو ہلکی سی رکعتیں پڑھ کر جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے لیکن لوگوں پر سے نہ آئے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا اِلٰى جَهَنَّمَ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۳) یعنی جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنوں پر ہو کر آگے جاتا ہے وہ گویا جہنم کی راہ چل رہا ہے۔ جمعہ کے خطبہ کے وقت گوٹ مار کر بیٹھنا بھی منع ہے (حوالہ مذکور) جس کو جمعہ کی ایک رکعت ملے وہ امام کے سلام کے بعد ایک رکعت اور پڑھ لے اور جس کی دونوں رکعتیں فوت ہو جائیں یعنی دوسری رکعت کے رکوع کے بعد شامل ہوا تو وہ چار رکعت پوری ادا کرے (مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۶ دارقطنی) جو لوگ جمعہ کے لئے شہر وغیرہ کی شرط لگاتے ہیں اور دیہات گاؤں میں جمعہ پڑھنا فرض نہیں مانتے اُن کے پاس کوئی صحیح حدیث نہیں قرآن کی اس آیت نے اٰمَنُوْا کا اطلاق فرما کر مسئلہ واضح کر دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مسجد نبوی میں جمعہ ہوتا تھا اور جواثا میں جو بحرین کا ایک گاؤں ہے وہاں بھی جمعہ ہوتا تھا (بخاری باب الجمعۃ فی القریٰ والمدن) پس آیت وحدیث میں جمعہ کا مطلقاً حکم ہے اور بہت سے دلائل فتح الباری وغیرہ میں گاؤں میں جمعہ ہونے کے موجود ہیں۔ بعض لوگ ظہر احتیاطی پڑھتے ہیں۔ یہ بھی بلاثبوت اور غلط ہے اور اپنے اپنے طور بغیر شرعی نظام جمعوں کا قیام بھی درست نہیں کیونکہ عہد نبوی و زمانہ خلفاء میں نظامی طور سے مرکزی حیثیت سے ایک ہی جگہ مسجد نبوی ہی میں جمعہ ہوا کرتا تھا باوجودیکہ مدینہ منورہ میں آٹھ نو مسجدیں تھیں کہ ان میں پنج وقتی نماز ہوتی تھی (دارقطنی مشکوٰۃ صفحہ ۱۹۶) اور جس طرح اور دنوں میں دوپہر برابر ہونے کے وقت نماز پڑھنی منع ہے اسی طرح جمعہ کے دن منع نہیں ہے یعنی زوال کا اعتبار نہیں ہے (مشکوٰۃ صفحہ ۸۰) ف ۳ حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں یہود کے ہاں عبادت کا دن ہفتہ تھا سارا دن سودا منع تھا اس لئے فرمایا کہ تم نماز کے بعد روزی تلاش کرو اور روزی کی تلاش میں بھی اللہ کو نہ بھولو (موضح) بعض (باقی اگلے صفحہ پر)

★ اور مشی اور ذہاب تینوں ایک معنی میں آتے ہیں۔ ۳ اِنْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا۔ انفضاض کے معنی ہیں بکھرنے اور متفرق ہونے کے اور یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ۖ وَإِن يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۖ
اور جو وقت دیکھتا ہے تو انکو خوش لگتے ہیں تجھ کو بدن انکے اور اگر بات کہتے ہیں کان رکھتا ہے تو طرف باتوں انکی کی
اور آپ جب انکو دیکھتے ہیں تو انکا قدو قامت آپکو بہت پسند آتا ہے اور اگر وہ بات کریں تو آپ غور سے سنتے ہیں ان کے
كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۖ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۚ هُمُ
گویا کہ وہ لکڑیاں ہیں تکیہ لگائی ہوئی جانتے ہیں ہر ایک آواز بلند کو اوپر اپنے ہے وہی ہیں
ہیں۔ جیسے وہ لکڑیاں جو دیوار کے ساتھ لگادی گئی ہوں۔ ہر آواز کو یہی سمجھتے ہیں کہ ہمیں پر پڑے گا۔ وہ دشمن ہیں
الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۖ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٤﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ
دشمن پس بچ انسے مارے انکو خدا کہاں سے پھیرے جاتے ہیں وہ اور جب کہا جاتا ہے واسطے انکے
دین میں انسے بچو اللہ انکو غارت کرے کدھر کو بہکے چلے جا رہے ہیں اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ
تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ
آؤ بخشش مانگے واسطے تمہارے رسول خدا کا موڑتے ہیں سر اپنے اور دیکھتا ہے تو انکو باز رہتے ہیں
تمہارے لئے مغفرت طلب کریں تو وہ اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور آپ انکو دیکھتے ہیں کہ وہ بے رخی
وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ ﴿٥﴾ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ
اور وہ تکبر کرتے ہیں وہ برابر ہے اوپر انکے کیا بخشش مانگے تو واسطے انکے یا نہ بخشش مانگے تو
کرتے ہیں اور تکبر و غرور میں بڑھ جاتے ہیں انکے لئے برابر ہے کہ آپ انکے لئے مغفرت طلب کریں یا نہ کریں۔ اللہ
لَهُمْ لَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٦﴾
واسطے انکے ہرگز نہ بخشے گا اللہ واسطے انکے تحقیق اللہ نہیں راہ دکھاتا قوم فاسقوں کو وہ
تو انکو قطعاً معاف نہیں کرے گا۔ بلاشبہ اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا
هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ
وہی ہیں جو کہتے ہیں مت خرچ کرو اوپر ان شخصوں کے کہ نزدیک رسول خدا کے ہیں یہاں تک کہ
یہی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ اللہ کے رسول کے پاس رہتے ہیں انپر کچھ خرچ نہ کرو
يَنفَضُّوا ۗ وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ
بھاگ جاویں اور واسطے اللہ کے ہیں خزانے آسمانوں اور زمین کے ولیکن منافق
یہاں تک کہ وہ بھاگ جائیں۔ حالانکہ زمین اور آسمان کے تمام خزانوں کا اللہ ہی مالک ہے مگر منافق ہیں
لَا يَفْقَهُونَ ﴿٧﴾ يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ
نہیں سمجھتے وہ کہتے ہیں کہ اگر پھر جاویں ہم طرف مدینے کے البتہ نکالیں گے عزت والے
کہ وہ نہیں سمجھتے کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینے واپس گئے تو ہم میں سے جو زور اور عزت والا ہے وہ کمزور اور
مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ
اسمیں سے ذلت والوں کو اور واسطے اللہ کے ہے عزت اور واسطے رسول اسکے کے اور واسطے ایمان والوں کے ولیکن
ذلیل کو وہاں سے نکال دے گا۔ حالانکہ زور اور عزت اللہ اور اسکے رسول اور مسلمانوں ہی کیلئے ہے لیکن
الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ ع ١
منافق نہیں جانتے وہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ غافل کریں تم کو مال تمہارے
منافق یہ نہیں جانتے اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری

منزل ۷

حل لغات۔

[۱] كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۔ خُشُبٌ جمع ہے خَشَبَةٌ کی جس طرح بُدُنٌ جمع بدنۃ کی اور خشبہ کہتے ہیں لکڑی کو مسنّدۃ اور مُسْنَدَۃ دونوں کے ایک معنے ہیں تشدید صرف مبالغے کے لئے۔ سند کہتے ہیں مائل ہونیکو اور استنادہ مائل کرنے کو بولا کرتے ہیں سَنَدَ الی الشیٔ ای مال واسندہ الی الشیٔ ای امالہ۔ [۲] لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ ۔ لوّوا لیا گیا ہے لیّ ★

www.KitaboSunnat.com

(پچھلے صفحہ کا بقیہ) سلف صالحین نے فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد خرید و فروخت کرے اُسے اللہ تعالیٰ ستر حصے زیادہ برکت دیگا (ابن کثیر) ف۳ ایک بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے تھے اُسی وقت بنجارا آیا اُس کے ساتھ نقارہ بجتا تھا۔ پہلے سے اناج کی کمی تھی۔ لوگ دوڑے کہ اس کو ٹھہرا دیں۔ نماز کو پھر پڑھ لیں گے حضرت کے ساتھ بارہ آدمی رہ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن ہی سے نماز پڑھی۔ یہ اسپر اترا (موضح) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ لوگ بھی نہ رہتے تو تم پر یہ وادی آگ بن کر بھڑک اٹھتی۔ نہ جانے والوں میں حضرت شیخین بھی تھے۔ اس آیت سے جمعہ کا خطبہ کھڑے ہوکر پڑھنا ثابت ہوا (ابن کثیر) ف۵ یعنی وہ قائل نہیں، غرض کو کہتے ہیں (موضح) ف۱ منافق جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا عیب چھپاتا ہے (مسند احمد) ابن کثیر میں مرفوعاً آیا ہے کہ منافقوں کی بہت سی علامتیں ہیں جن سے انکی پہچان ہوجاتی ہے ان کا سلام لعنت، خوراک لوٹ مار غنیمت حرام اور خیانت ہے۔ وہ مسجدوں کی نزدیکی ناپسند کرتے ہیں۔ نماز وں کے لئے آخری وقت میں آتے ہیں۔ تکبر و نخوست و خود پسندی کے عادی اور نرمی و سلوک، تواضع، انکساری سے محروم ہوتے ہیں نہ خود اچھے کام کریں نہ دوسرے نیک لوگوں کو محبت کی نگاہ سے دیکھیں۔ دن کو خوب کھانے پینے میں مشغول رات کو خشک لکڑیوں کی طرح پڑے رہنے والے اللہ کی یاد سے غفلت کرنے والے۔ یہ لوگ صرف اپنے منہ سے اسلام کے قائل ہوتے ہیں دل سے نہیں۔ انکی شکلیں صورتیں اور ڈیل ڈول خوب صورت معلوم ہوتے ہیں ان کی چکنی چپڑی باتیں سُن کر مسلمان دھوکہ کھاجاتا ہے۔ مقصد یہ کہ جو یہ قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، سو ان قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے تاکہ اسکے ساتھ قتل اور قید سے بچیں مگر ان کی حالت یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں شک شبہ ڈال کر ایمان اور جہاد اور عبادتِ الٰہی سے روکتے ہیں یا یہ معنی کہ اللہ کی راہ اور اسکے حکموں کو قائم کرنے سے جان چھپاتے ہیں۔

ف۲ یعنی زبان سے ایمان لائے، دل سے منکر رہے اور مدعی ایمان ہوکر کافروں جیسے کام کئے۔ اس بے ایمانی اور انتہائی فریب و دغا کا اثر یہ ہوا کہ ان کے دلوں پر مہر لگ گئی جن میں ایمان و خیر اور حق و صداقت کے سرایت کرنے کی قطعاً گنجائش نہیں رہی۔ ظاہر ہے کہ اب اس حالت پر پہنچ کر ان سے سمجھنے کی کیا توقع کی جاسکتی ہے۔ جب آدمی کا قلب اس کی بدکاریوں اور بے ایمانیوں سے بالکل مسخ ہوجائے پھر نیک و بد کے سمجھنے کی صلاحیت کہاں باقی رہے گی۔

فوائد صفحہ هذا

ف۱ سمجھ اور فائدہ سے ہوتے ہیں ان کو تشبیہ دی ان لکڑیوں کے ساتھ جو دیوار کے ساتھ کھڑی کی جاتی ہیں اس لئے کہ فائدہ کی لکڑی چھت وغیرہ فائدہ کی جگہ میں ہوتی ہے اور جو بیکار ہو اسکو دیوار کے ساتھ کھڑی کر چھوڑتے ہیں اس سے کچھ فائدہ حاصل نہیں۔ ہاں ضرورت پڑے تو جلانے کے کام آسکتی ہے یہی حال ان منافقوں کا ہے کہ انکے موٹے فربہ جسم سب ظاہری خول ہے اندر ایمان سے خالی اور بے جان محض دوزخ کا ایندھن بننے کے لائق، پھر فرمایا کوئی واقعہ پیش آئے تو انکو یہی گمان ہوتا ہے کہ ہم پر ہی بلا آئی اسلئے بزدل نامرد ہیں سو وہ خالی جسم ہی ہیں، دل کی مردانگی نہیں رکھتے اسلئے کہ ہر وقت ڈرتے رہتے ہیں کہ اللہ کوئی ایسی بات نہ اتارے جس سے ہمارا پردہ فاش ہو۔ ف۲ بعض دفعہ جب ان منافقوں کی کوئی شرارت صاف طور پر کھل جاتی اور کذب و خیانت کا پردہ فاش ہوجاتا لوگ کہتے کہ (اب بھی وقت نہیں گیا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اللہ سے اپنا قصور معاف کرالو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے استغفار کی وجہ سے حق تعالیٰ تمہاری خطا معاف فرمائے گا تو غرور و تکبر سے اس پر آمادہ نہ ہوتے اور بے پرواہی سے گردن ہلاکر اور سر مٹکا کر رہ جاتے بلکہ بعض بدبخت صاف کہدیتے کہ ہم کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے استغفار کی ضرورت نہیں۔

ف۳ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بخشش مانگنا اور نہ مانگنا انپر برابر ہے انکو کچھ فائدہ نہیں اسلئے کہ کفر و نفاق پر جمے ہوئے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ایمان لانے سے ناامید کیا (فتح)

ف۴ ایک سفر میں دو شخص لڑ پڑے ایک مہاجرین کا اور ایک انصار کا دونوں نے اپنی حمایت کے لئے اپنی جماعت کو پکارا جسپر خاصا ہنگامہ ہوگیا۔ یہ خبر رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کو پہنچی، کہنے لگا اگر ہم ان مہاجرین کو اپنے شہر میں جگہ نہ دیتے تو ہم سے مقابلہ کیوں کرتے تم ہی خبر گیری کرتے ہو تو یہ لوگ رسول کے ساتھ جمع رہتے ہیں، خبر گیری چھوڑ دو ابھی خرچ سے تنگ آکر متفرق ہوجائیں اور سب مجمع بکھر جائے۔ یہ بھی کہا کہ اس سفر سے واپس ہوکر ہم مدینہ پہنچیں تو جس کا اس شہر میں زور و اقتدار ہے اُسے چاہئے ذلیل بے قدروں کو نکالدے (یعنی ہم معزز لوگ ہیں ذلیل مسلمانوں کو نکال دیںگے) ایک صحابی زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے یہ باتیں سُنکر (باقی اگلے صفحہ پر)

★ سے اور بعض کہتے ہیں مروڑنے کو یہاں لوّوا رؤسہم کے یہ معنے ہیں کہ منافق براہ تکبر سر پھیر لیتے ہیں۔ سے اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ۔ استغفرت اصل میں تھا ءَاستغفرت ہمزہ استفہام کی وجہ سے ہمزہ وصل حذف کردیا گیا۔ سے حَتّٰی يَنْفَضُّوْا۔ انفضاض کے معنے بکھرنے اور پریشان ہونے کے ہیں جیساکہ اوپر گزرا۔ سے لَا تُلْهِكُمْ۔ الہاء اور تلہی دونوں کے معنے ہیں مشغول کرنے کے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

اور نہ اولاد تمہاری یاد خدا کی سے اور جو کوئی کرے یہ کام پس یہ لوگ وہی ہیں

اولاد تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کرنے پائے اور جو کوئی ایسا کرے گا (وہ کسی کا کچھ نہیں بگاڑتا) ایسے لوگ خود ہی خسارہ

الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ

ٹوٹا پانے والے ہیں اور خرچ کرو اس چیز سے کہ دی ہے ہم نے تم کو پہلے اس سے کہ آوے

اٹھانے والے ہوتے ہیں اور ہم نے تم کو جو کچھ دیا، قبل اسکے کہ تم میں سے کسی پر موت آئے اسے (ہمارے راہ میں)

اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ

کسی کو تم میں سے موت پس کہے اے رب میرے کیوں نہ ڈھیل دی تو نے مجھ کو ایک وقت نزدیک تک

خرچ کر دو۔ ورنہ وہ کہیگا کہ اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مدت تک ڈھیل کیوں نہ دی

فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا

پس خیرات دیتا میں اور ہوتا میں صالحوں سے اور ہرگز نہ ڈھیل دیگا اللہ کسی جی کو

تو میں خیرات کرتا اور نیک بندوں میں سے ہوتا اور جب کسی کی موت آجائے تو اللہ اسے قطعا

اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۗ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱﴾ ع ۲

جس وقت آئے گی اجل اس کی اور اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم

کوئی ڈھیل نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح واقف ہے۔

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ اٰيَةً بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۃ التغابن مدینہ میں نازل ہوئی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے اسمیں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع

سورۃ التغابن مدینہ میں نازل ہوئی شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے اسمیں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۖ وَ

پاکی بیان کرتے ہیں واسطے اللہ کے جو کچھ کہ آسمانوں کے اور جو کچھ کہ زمین کے بیچ واسطے اسی کے ہے بادشاہی اور واسطے اسی کے ہے سب تعریف

ہر چیز جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے وہ اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے اور

هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ

اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے وہی ہے جس نے پیدا کیا تم کو پس بعض تم میں سے کافر ہیں اور بعض تم میں سے

وہ ہر چیز پر قادر ہے وہ وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر بعض تم میں سے کافر ہیں اور بعض

مُّؤْمِنٌ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

مسلمان ہیں اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو

مومن اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھنے والا ہے اس نے آسمانوں کو اور زمین کو

بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾ يَعْلَمُ مَا فِي

ساتھ حق کے اور صورتیں بنائیں تمہاری پس اچھی کیں صورتیں تمہاری اور طرف اسی کے ہے پھر جانا تمہارا جانتا ہے جو کچھ بیچ

ٹھیک طور پر بنایا اور صورتیں بنائیں اور نہایت ہی خوبصورت بنائیں اور (بالآخر) اسی کیطرف لوٹ کر جانا ہے وہ جانتا ہے جو

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ

آسمانوں کے اور زمین کے ہے اور جانتا ہے جو کچھ پوشیدہ کرتے ہو تم اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو تم اور اللہ جانتا ہے

آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو اور اللہ سینے کی باتوں کو

حل لغات۔

۱؎ فَيَقُوْلَ رَبِّ۔ فیقول کا عطف ہے ان یاتی پر اور اسی وجہ سے منصوب واقع ہوا ہے۔ ۲؎ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ۔ اصدق واحد متکلم مضارع کا صیغہ ہے اور چونکہ تمنی کا جواب واقع ہوا ہے اسی لئے منصوب ہے۔ اصل میں تھا اتصدق تے کو صاد سے بدل کر صاد میں ادغام کر دیا۔ واکن مجزوم ہے کیونکہ فاصدق کے محل پر اس کا عطف ہے۔

www.KitaboSunnat.com

(پچھلے صفحہ کا بقیہ) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نقل کردی۔ آپ نے عبداللہ بن اُبی وغیرہ سے تحقیق کی تو قسمیں کھانے لگے کہ زید بن ارقم نے دشمنی سے جھوٹ کہدیا ہے۔ لوگ زید پر آوازیں کسنے لگے۔ وہ بیچارے سخت نادم تھے اُس وقت یہ آیات نازل ہوئیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زید رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اللہ نے تجھے سچا کردیا (اور فرمایا یہ منافق) احمق اتنا نہیں سمجھتے کہ تمام آسمان و زمین کے خزانوں کا مالک تو اللہ ہے۔ کیا جو لوگ خالص اس کی رضا جوئی کے لئے اس کے پیغمبر کی خدمت میں رہتے ہیں وہ انکو بھوکوں مار دے گا؟ اور لوگ اگر ان کی امداد کو بند کرلیں گے تو کیا وہ بھی اپنی روزی کے سب دروازے بند کرلیگا؟ سچ تو یہ ہے کہ جو بندے ان اللہ والوں پر خرچ کر رہے ہیں وہ بھی اللہ ہی کراتا ہے۔ اس کی توفیق نہ ہو تو نیک کام میں کوئی ایک پیسہ خرچ نہ کرسکے (موضح الفرقان۔ بخاری مصری جلد ۳ صفحہ ۱۳۹ ف جامع ترمذی جلد دوم صفحہ ۱۶۴ میں ہے کہ جب اس سفر سے واپس ہوئے تو عبداللہ بن اُبی منافق نے جو لفظ کہے تھے کہ عزت والا ذلیل کو نکالدے گا جب اس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ کو یہ خبر پہنچی جو مخلص مسلمان تھے تو باپ کے سامنے تلوار لیکر کھڑے ہوگئے بولے جب تک تو اقرار نہ کریگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عزت داروں کے عزت دار ہیں اور تو ذلیلوں کا ذلیل ہے زندہ نہ چھوڑوں گا اور مدینہ میں گھسنے دوں گا۔ آخر اقرار کراکر چھوڑا۔

فوائد صفحہ ھذا

ف۱ خدا کی یاد سے پانچ نمازیں مراد ہیں یا تلاوت قرآن مجید یا حج اور زکوٰۃ یا کل فرائض اسی طرح حضرت حسن ضحاک وغیرہ سے مروی ہے حدیث ابن مردویہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے کہ میری امت کے نیک بندے وہ لوگ ہیں جنکو سوداگری اور خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کی یاد اور پنجوقتہ نماز سے غافل نہ کرسکے گی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر، عالم اور طالب علم یعنی قرآن و حدیث کے سیکھنے اور سکھانے والے اور ان کا ساتھ دینے والے طرفداری اور اعانت کرنے والے (ترمذی) لیکن منافقین ان کے برعکس یعنی اللہ کو بہت یاد نہیں کرتے۔ مال، اولاد میں مشغول ہوکر اللہ کی یاد سے غافل ہوتے ہیں، تو مومنوں کو فرمایا کہ تم ایسے نہ ہو جاؤ اور دنیا میں مشغول ہوکر اللہ کی یاد کو نہ بھول جاؤ۔

ف۲ یعنی انسان کو چاہیے کہ راہ خدا دین کے معاملات میں خرچ کرنے اور نیک اعمال بجالانے میں دیر نہ کرے کیونکہ موت کا وقت کوئی نہیں جانتا اور موت اپنے وقت سے نہیں ٹلتی اس وقت پچتانے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں (بخیلی اور سخاوت کا بیان صفحہ ۲۸۳ حقداروں پر خرچ کا بیان صفحہ ۵۰۷ وسلہ ۲ میں ہوا) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۵۶ متفق علیہ) ایک شخص نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا کہ وہ خیرات کونسی ہے جس کا ثواب بہت زیادہ ہو؟ فرمایا کہ صحت و تندرستی کی حالت میں خرچ کرنا جس وقت یہ خیال ہوتا ہے کہ میں ابھی زندہ رہوں گا اور طرح طرح کی ضرورتیں پیش آئیں گی۔ یہ خیرات کچھ تعریف کے قابل نہیں کہ جیتے جی خرچ نہ کیا۔ جان گلے میں آئی اور جانا کہ اب موت آنے والی ہے تب کہنے لگا یہ فلاں کو دینا۔ اب کہنے سے کیا فائدہ۔ یہ مال تو اوروں کا ہے ہی۔

ف۳ مسبحات سورتوں میں سب سے آخری سورت یہی ہے۔ مخلوقات کی تسبیح کا بیان کئی جگہ ہوچکا ہے ملک وحمد کا مستحق اللہ ہی ہے۔ اسی اللہ تعالیٰ نے سب آدمیوں کو بنایا۔ چاہیے تھا سب اُس پر ایمان لاتے اور اس منعم حقیقی کی اطاعت کرتے مگر ہوا یہ کہ بعض منکر بن گئے اور بعض ایماندار۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے آدمی میں دونوں طرف جانے کی استعداد اور قوت رکھی تھی مگر اولاً سب کو فطرت صحیحہ پر پیدا کیا تھا پھر کوئی اُس فطرت پر قائم رہا اور کسی نے گرد و پیش سے متاثر ہوکر اس کے خلاف راہ اختیار کرلی اور ان دونوں کا علم اللہ کو ہمیشہ سے تھا کہ کون اپنے ارادہ اور اختیار سے کس طرح جائے گا اور پھر اُسی کے موافق سزا یا انعام و اکرام کا مستحق ہوگا۔ یہی چیز اپنے علم کے موافق اس کی قسمت میں لکھدی تھی کہ ایسا ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٤﴾ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ

بھیدوں والی بات کو کیا نہیں آئی تم کو خبر ان لوگوں کی کہ کافر ہوئے پہلے اس سے

بھی خوب جانتا ہے کیا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبریں نہیں آئیں جنھوں نے تم سے پہلے راہ کفر اختیار کی

فَذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٥﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُ كَانَت

پس چکھا انھوں نے وبال کام اپنے کا اور واسطے انکے عذاب ہے درد دینے والا یہ بسبب اس کے ہے کہ

سو انھوں نے اپنے افعال کی سزا چکھ لی اور ان کے لئے (آخرت میں بھی) دردناک عذاب ہے یہ اس لئے کہ ان کی طرف جو

تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالُوا أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوا

آتے تھے انکے پاس پیغمبر ان کے ساتھ دلیلوں ظاہر کے پس کہا انھوں نے کیا آدمی راہ دکھاویں گے ہم کو پس کافر ہوئے اور منہ پھیر لیا

رسول بھیجے گئے وہ ان کے پاس جب کھلی نشانیاں اور واضح احکام لائے تو یہ کہنے لگے کہ کیا کوئی بشر ہمارا راہنما ہو سکتا ہے سو انھوں نے (انکو) نہ مانا اور منہ موڑ لیا

وَّاسْتَغْنَى اللَّهُ ۚ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿٦﴾ زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن لَّن

اور بے پرواہی کی خدا نے اور اللہ بے پرواہ ہے تعریف کیا گیا وقف لازم دعویٰ کیا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے یہ کہ ہرگز نہ

اور اللہ نے بھی انکی پرواہ نہ کی اور اللہ تو بڑا بے نیاز اور حمیدہ صفات ہے کافروں نے یقین کر لیا کہ ہرگز (انکو دوبارہ) نہ اٹھایا

يُبْعَثُوا ۚ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ وَذَٰلِكَ

اٹھائے جائیں گے کہہ کیوں نہیں قسم ہے رب میرے کی البتہ اٹھائے جاؤ گے تم پھر البتہ خبر دیئے جاؤ گے تم ساتھ اس چیز کے کہ کی تم نے اور یہ

جائے گا ۔ کہہ دیجئے میرے رب کی قسم کیوں نہیں تم کو ضرور اٹھایا جائیگا پھر تم کو بتایا جائیگا جو تم کرتے رہے ۔ اور یہ بات

عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٧﴾ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا ۚ وَاللَّهُ

اوپر اللہ کے آسان ہے وقف پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے اور اس نور کے کہ نازل کیا ہے ہم نے اور اللہ

اللہ کے لئے بہت آسان ہے سو اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے ایمان لاؤ ۔ اور تم جو کچھ

بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٨﴾ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ۖ ذَٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۗ

ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہے وقف جس دن اکٹھا کرے گا تم کو واسطے دن اکٹھا کرنے کے یہ ہے دن غبن دینے کا

بھی کرتے ہو اللہ اس کو اچھی طرح باخبر ہے جس دن وہ تم کو جمع کریگا یعنی حشر کے روز ۔ وہی ہار جیت کا دن ہو گا ۔ اور

وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ

اور جو کوئی ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور کام کرے اچھے دور کرے گا اللہ اس سے برائیاں اسکی اور داخل کرے گا اسکو

جو کوئی اللہ پر ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا اس کی خطائیں اس سے دور کر دے گا اور ایسے باغوں

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ

بہشتوں میں چلتی ہیں نیچے انکے سے نہریں ہمیشہ رہنے والے بیچ انکے ہمیشہ یہ ہے مراد پانا

میں اسے داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی ۔ انہیں باغوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی

الْعَظِيمُ ﴿٩﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ

بڑا وقف اور جو لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا نشانیوں ہماری کو یہ لوگ ہیں رہنے والے آگ کے

کامیابی ہے اور وہ لوگ کہ جنہوں نے نہ مانا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہ لوگ دوزخ والے ہیں

خَالِدِينَ فِيهَا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٠﴾ مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ

ہمیشہ رہنے والے بیچ اسکے اور بری ہے جگہ پھر جانے کی نہیں پہنچتی کوئی مصیبت

اسی میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ بڑی ہی بری جگہ ہے کوئی مصیبت یا تکلیف بلا ان

منزل ۷

حل لغات۔

١ ذٰلِكَ بِأَنَّهُ۔ ہ ضمیر شان ہے والتقدیر بسبب ان الشان کانت الخ۔ ٢ زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن لَّن يُبْعَثُوا۔ زعم کہتے ہیں ادعاء علم کو اور یہ متعدی ہوتا ہے دو مفعولوں کی طرف مگر کبھی اَن مخففہ اپنے ماتحت کے ساتھ اس کے دونوں مفعولوں کے قائم مقام بھی ہو جاتا ہے جیسا کہ یہاں ہے۔ ٣ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی دو جہان کا عذاب جو مذکور ہوا (فتح الرحمٰن) ف۲ ان کا یہ خیال باطل تھا کہ آدمی پیغمبر نہیں ہو سکتا فرشتہ یا جن ہونا ضروری ہے۔ یہ ان کی بڑی نادانی اور جہالت تھی۔ آدمی کو سمجھانے اور راہ پر لانے کیلئے آدمی ہی کا ہونا ضروری ہے حتیٰ کہ اگر اپنی ہی قوم اور ملک کا آدمی ہو تو اور زیادہ فائدہ ہوتا ہے ان کی جہالت وضلالت تو دیکھو کر رسول کے بشر ہونے کا تو انکار کیا اور پتھر کو تسلیم و اعتقاد کر بیٹھے کہ معبود پتھر ہوتا ہے۔ بشر سے مراد جنس ہے اس لئے یَهْدُوْنَنَا صیغہ جمع کا لائے۔ ان لوگوں نے ازراہ تعجب کہا کہ ہم بھی بشر اور یہ رسول بھی بشر۔ بشر بشر کو کیسے ہدایت کر سکتا ہے۔ یہ ہماری برادری کا آدمی ہو کر ہمیں وعظ و نصیحت کیسے کرتا ہے۔ اگر خدا نے ہماری ہدایت کے لئے رسول بھیجنا تھا تو کسی فرشتہ کو نازل کرتا۔ اس قسم کے شیطانی شبہات کی بناء پر انھوں نے رسول کی رسالت و نبوت سے انکار کیا۔ اب بھی جو کوئی بشریت رسول سے انکار کرے یا شریعت کے مسئلے نہ مانے وہ ان ہی کا بھائی ہے۔ یہ آیت مکہ کے کفار اور قیامت تک کے لوگوں پر حجت ہے، تم بھی پہلے کافروں کی طرح اپنے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار نہ کرنا اور بشر ہونے کی وجہ سے آپ کی تبلیغ و تذکیر سے منہ نہ موڑنا مبادا تمھارا حشر بھی پہلے کافروں کا سا ہو۔ واضح ہو کہ وہ لوگ محض بشر کہنے سے کافر نہیں ہوئے بلکہ بشر ہونے کی وجہ سے ان کی رسالت سے انکار کرنے پر کافر ہوئے تھے۔ ثبوت قطعی اس کا یہ ہے کہ ایک مقام پر کفار کا قول یوں مذکور ہے اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا (پارہ ۱۳ رکوع ۱۲) تم رسول ہماری طرح کے بشر ہو ہم کو ہمارے باپ دادا کے معبودوں سے ہٹانا چاہتے ہو۔ ان کے جواب میں حضرات انبیاء علیہم السلام کا قول یوں مذکور ہے اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ۔ بیشک ہم تمھاری طرح بشر ہیں مگر اللہ جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بشریت محل اختلاف اور باعث نزاع نہ تھی بلکہ بشریت ہوتے ہوئے رسالت زیر بحث تھی۔ نبیوں نے اپنی بشریت کا اعتراف کر کے رسالت کو فضل الٰہی کی صورت میں پیش کیا جس سے معلوم ہوا رسولوں کو بشر کہنا کفر نہیں بلکہ عین ایمان ہے۔

ف۳ قیامت کی حقیقت پر یہ تیسری آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم کھانے کا حکم دیا ہے (ابن کثیر) قیامت کا حساب و کتاب پیش ہونے کا بیان صفحہ ۲۱۲ و ۳۱۶ و ۳۱۷ میں بھی لکھا گیا ہے

ف۴ یعنی قرآن کریم ہے۔

ف۵ یعنی اس دن دوزخی ہاریں گے اور جنتی جیتیں گے۔ ہارنا یہی کہ اللہ کی دی ہوئی قوتوں کو بے موقع خرچ کر کے راس المال بھی کھو بیٹھے اور جیتنا یہ کہ ایک ایک کے ہزاروں پائے۔ آگے اسی کی کچھ تفصیل ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یوم التغابن قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ یہ قیامت کا دن ایک دوسرے کو نقصان میں ڈالنے کا ہے۔ یہ نام اس لئے رکھا کہ کافروں کو اس دن سخت نقصان پہنچے گا۔ ہر شخص کا ایک مکان جنت میں ہے ایک دوزخ میں کافروں کا نقصان یہ ہے کہ ان کا جنت کا مکان مسلمانوں کو مل جائے گا اور مسلمانوں کا جہنمی مکان کافروں کو مل جائے گا بہرحال کافروں کو نقصان ہی نقصان ہے۔ اور مسلمانوں میں بہت سے ایسے ہیں کہ نیکیاں مثل نماز روزہ وغیرہ خوب کرتے رہتے ہیں لیکن گناہ کے کاموں سے نہیں بچتے وہ یوں سمجھتے ہیں کہ نیک عملوں کا ذخیرہ تو ہے وہ کام آہی جائے گا حالانکہ جس طرح نیکیوں سے گناہ مٹائے جاتے ہیں اسی طرح بعض گناہ ایسے ہیں کہ ان کے سبب نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں جیسے غیبت اور بدعہدی، ظلم، حق تلفی وغیرہ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰى اَهْلِهَا حَتّٰى تُقَادَ الشَّاةُ الْجَلْحَاءُ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ (ترمذی صفحہ ۶۴ جلد دوم باب فی شان الحساب والقصاص) یعنی قیامت میں حقداروں کے حق ضرور دلائے جائیں گے یہاں تک کہ اگر سینگ والی بکری نے بے سینگ والی بکری کو مارا ہے تو اس کا بھی بدلہ دیا جائے گا۔ اور فرمایا رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا كَانَتْ لِاَخِيْهِ عِنْدَهٗ مَظْلِمَةٌ فِيْ عِرْضٍ اَوْ مَالٍ فَجَآءَهٗ فَاسْتَحَلَّهٗ قَبْلَ اَنْ يُّؤْخَذَ وَلَيْسَ ثَمَّ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّهٗ حَسَنَاتٌ حُمِّلُوْا عَلَيْهِ مِنْ سَيِّاٰتِهِمْ (بحوالہ مذکور) یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اس بندہ پر جس کے ذمہ کسی بھائی کا کوئی حق آبرو و عزت یا مال کا ہو اس سے معاف کرا لیوے اُس وقت سے پہلے پہلے کہ جب بدلہ لیا جائے گا یعنی قیامت سے پہلے یہیں دنیا میں معافی تلافی کرا لو ورنہ وہاں روپیہ پیسہ کچھ نہیں ہے۔ اگر نیکیاں ہیں تو لین دار کو نیکیاں دیدی جائیں گی ورنہ لین دار کے گناہ دیندار پر ڈالدیئے جائیں گے اور حسد و بغض سے بھی نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں۔ (اور اس مضمون کا بیان صفحہ ۹۰ میں لکھا گیا ہے)

اَلْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ۔ یوم یجمعکم کا یوم ظرف ہے لتنبؤن کا اور تغابن بوزن تفاعل لیا گیا ہے غبن سے۔ غبن کہتے ہیں بدوں قیمت کسی چیز کے لے لینے کو بولا کرتے ہیں غبنہ یغبنہ غبنا اذا اخذ الشئ منہ بدون قیمتہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١١﴾

مگر ساتھ حکم اللہ کے اور جو کوئی ایمان لاوے ساتھ اللہ کے ہدایت کرتا ہے دل اسکو اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے ف

اللہ کے حکم کے بغیر نہیں پہنچتی اور جو کوئی اللہ پر ایمان رکھتا ہو اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ کو ہر چیز کا علم ہے

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا

اور فرماں برداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی پس اگر پھر جاؤ تم پس سوائے اسکے نہیں کہ اوپر رسول ہمارے کے

اور تم اللہ کی اور (اسکے) رسول کی اطاعت کرو۔ پھر اگر تم روگردانی کرو (تو تمہارا ہی نقصان ہے) ہمارے رسول کے ذمے تو

الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٢﴾ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٣﴾

ہے پہنچا دینا ظاہر ف اللہ نہیں کوئی معبود مگر وہ اور اوپر اللہ ہی کے پس چاہئے کہ توکل کریں ایمان والے ف

صرف کھول کر پہنچا دینا ہے سو اللہ کے سوا کوئی حاجت روا نہیں اور اللہ ہی کے اوپر مومن لوگ توکل کیا کرتے ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو تحقیق بعض بیبیاں تمہاری اور اولاد تمہاری دشمن ہیں واسطے تمہارے

اے ایمان والو! تمہاری بیویوں میں سے اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں۔ تم ان سے محتاط رہو اور اگر تم (انکو)

فَاحْذَرُوهُمْ ۚ وَإِن تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤﴾

پس بچو ان سے اور اگر معاف کرو اور درگذر کرو اور بخش دو انکو پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے

معاف کر دو۔ اور درگذر کرو اور انکو بخش دو تو یاد رکھو کہ اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے

إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ وَاللَّهُ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٥﴾

سوائے اسکے نہیں کہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری آزمائش ہے اور اللہ نزدیک اسکے ہے ثواب بڑا ف

تمہارے مال اور تمہاری اولاد محض آزمائش ہے۔ اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنفِقُوا خَيْرًا

پس ڈرو اللہ سے جتنا ڈر سکو تم اور سنو اور فرمانبرداری کرو اور خرچ کرو بہتر ہوگا

سو جہاں تک تم سے ہو سکے تم اللہ سے ڈرو اور سنو اور اطاعت کرو اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو۔ یہ (بات)

لِّأَنفُسِكُمْ ۗ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٦﴾

واسطے جانوں تمہاری کے اور جو کوئی بچایا جاوے بخیل جان اپنی کے سے پس یہ لوگ وہی ہیں فلاح پانے والے ف

تمہارے لئے بہتر ہوگی اور جو کوئی نفس کے بخل سے محفوظ رکھا گیا (وہی کامیاب ہے) یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں

إِن تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ

اگر قرض دو اللہ کو قرض اچھا دوگنا کرے گا اسکو واسطے تمہارے اور بخشے گا واسطے تمہارے اور اللہ

اگر تم اللہ کی راہ میں خوش دلی سے خرچ کرو گے تو تم کو دوگنا (اجر) دے گا اور تمہاری خطائیں (تمہیں) معاف کر دے گا اور اللہ

شَكُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٧﴾ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٨﴾ ع ٢/١٦

قدر دان ہے تحمل والا جاننے والا پوشیدہ کا اور ظاہر کا غالب صاحب حکمت ف

بڑا قدردان تحمل والا ہے اور پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والا بڑا زبردست اور حکمت والا ہے

سُورَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○ اثْنَتَا عَشْرَةَ آيَةً فِيهَا رُكُوعَانِ

سورہ طلاق مدینہ میں نازل ہوئی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے اسمیں بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

سورۃ الطلاق مدینہ میں نازل ہوئی شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے اسمیں بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

حل لغات.

له يَهْدِ قَلْبَهُ. یہ اصل میں تھا یہدی۔ آخر کی ی اس وجہ سے گر پڑی کہ یہدی شرط کے جواب میں واقع ہوا ہے اور فعل مضارع جب جواب شرط ہوتا ہے تو غالباً مجزوم ہوتا ہے اور حالت جزم میں آخر کا حرف علت حذف ہو جاتا ہے۔ له وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ۔ شح کہتے ہیں بخل کو خواہ مال میں ہو یا کسی اور چیز میں بولا کرتے ہیں فلان شحیح بالمال وشحیح بالجاہ وشحیح بالمعروف۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی جس کو کوئی مصیبت پہنچے پس وہ جانے کہ یہ اللہ کے حکم سے ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ مصیبت میری تقدیر میں لکھی تھی پھر صبر کرے اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کے دل کو ہدایت و یقین صادق عطا کرتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو چیز اللہ نے بندہ سے لے لی تو بجائے اس کے اور ایسی یا اس سے اچھی دیتا ہے۔ علقمہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے اس آیت کا معنے پوچھا انھوں نے کہا وہ آدمی ہے کہ اس کو کوئی مصیبت پہنچے پس وہ جانتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پھر خوش رہتا ہے اور اللہ کی قضا یعنی فیصلہ تقدیر تسلیم کرتا ہے اور سعید بن جبیر اور مقاتل بن حیان نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا ہے۔ بخاری مسلم میں روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا حال عجیب ہے جو حکم اللہ اسپر جاری کرتا ہے اس میں اس کی بہتری ہوتی ہے۔ اگر اسکو تکلیف پہنچے تو صبر کرتا ہے۔ یہ اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے اور اگر آرام ملے تو شکر کرتا ہے سو اس میں بھی اس کی بہتری ہے۔ اور یہ بات کسی کو حاصل نہیں سوائے مومن کے (ابن کثیر)

ف۲ یعنی نرمی، سختی اور تکلیف و راحت غرض ہر حالت اللہ و رسول کا حکم مانو۔ اگر ایسا نہ کروگے تو خود تمھارا ہی نقصان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب نیک و بد سمجھا کر اپنا فرض ادا کر چکے۔ اللہ کو تمھاری طاعت و معصیت سے کوئی نفع یا نقصان نہیں پہنچ سکتا۔

ف۳ یعنی معبود و مستعان تنہا اسی کی ذات ہے نہ کسی اور کی بندگی نہ کوئی دوسرا بھروسے کے لائق۔

ف۴ بہت مرتبہ آدمی بیوی بچوں کی محبت میں احکام الٰہی بھلا دیتا ہے برائیوں کا ارتکاب کرتا ہے۔ بھلائیوں سے محروم رہتا ہے آخرت سے غافل ہو جاتا ہے۔ اپنے آل و اولاد اس کے لئے دشمن ہیں اس واسطے اللہ نے فرمایا ان دشمنوں سے ہوشیار رہو۔

ف۵ فتنہ میں بیبیوں کا ذکر نہ فرمایا اسلئے کہ کوئی بی بی نیک بھی ہوتی ہے جو اپنے شوہر کے دین اور آخرت کے عمل پر مدد دیتی اور حفاظت کرتی ہے نیک کاموں میں ہاتھ بٹاتی ہے اور کتنی ہی اولاد بھی سعادت مند ہوتی ہیں جو اپنے والدین کیلئے باقیات الصالحات ہیں جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ بِفَضْلِهِ وَمَنِّهٖ اٰمِیْن (فتح وغیرہ)

ف۶ تفسیر جامع البیان میں ہے کہ بہت سلف سے منقول ہے کہ جب یہ آیت اتری اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ صحابہ پر عمل دشوار ہو گیا۔ پس کھڑے ہوئے نماز پڑھا تک کہ ایڑیاں سوج گئیں اور ماتھے زخمی ہوگئے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تخفیف کے لئے۔

ف۷ عالم الغیب اللہ تعالیٰ کا نام ہے اسکے سوا کوئی پوشیدہ بات نہیں جانتا نہ انبیاء نہ ملائکہ نہ اولیاء۔ ملا علی قاری حنفی نے شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے کہ علماء حنفیہ نے تصریح کی ہے اس شخص کی تکفیر پر جو اعتقاد رکھے کہ نبی علم غیب جانتے ہیں اور فتاویٰ قاضی خان میں لکھا ہے کہ جس نے غیب دانی کا دعویٰ کیا وہ کافر ہے (فوائد سلفیہ)

ف۸ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ شرعاً مرد اگر ظالم و تشدد ہو یا نان نفقہ نہ دیتا ہو یا نشہ وغیرہ کرتا ہو اور غلط عادتوں میں ملوث ہو اور نصیحت قبول کرکے اصلاح نہ کرے تو ایسے حالات میں عورت کو خلع مانگنے کا حق ہے۔ لقولہ عز و جل فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ۔ (سورۃ البقرۃ ۲۲۹) پس اگر تم کو اس بات کا ڈر ہو کہ یہ دونوں میاں بیوی اللہ کی حدود کو قائم نہ رکھ سکیں گے تو ان دونوں پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ عورت معاوضہ دے کر خلع حاصل کرلے۔ اگر عورت عذر شرعی کے بغیر غلط مقاصد کے لیے خلع لیتی ہے تو ایسی عورت شرعاً منافق ہے۔ کما جاء فی الحدیث: اَلْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ۔ رواہ احمد والنسائی عن ابی ھریرۃ۔ دوسری حدیث میں اس سے بھی زیادہ وعید بتائی گئی ہے: اَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِيْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ، فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ۔ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجہ والدارمی وسندہ جید۔ کہ عورت بلا عذر شرعی اپنے شوہر سے طلاق (خلع) مانگے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

عدالت شوہر کی مرضی کے بغیر عورت کے حق میں خلع کی ڈگری اس وقت دے سکتی ہے جبکہ مرد واقعی ظلم و ستم کر رہا ہو! اور عورت کے حقوق ادا نہ کر رہا ہو یا عورت کو واقعی مرد سے نفرت ہو! اور عدالت کے بلانے پر مرد حاضر نہ ہو رہا ہو تو ایسے حالات میں عدالت یکطرفہ کارروائی کر سکتی ہے جیسا کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی کے قصہ میں مذکور ہے جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَعْتِبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ وَلَا دِيْنٍ وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهٗ؟ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً۔ رواہ البخاری والنسائی عن ابن عباس۔ چونکہ حضرت ثابت اچھی شکل و صورت والے نہ تھے اور ان کی بیوی کو اسی وجہ سے نفرت تھی تو آپ نے انھیں خلع دلوا دی اَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ كَانَ دَمِيْمًا وَاَنَّ امْرَأَتَهٗ قَالَتْ: لَوْلَا مَخَافَةُ اللّٰهِ اِذَا دَخَلَ عَلَيَّ لَبَصَقْتُ فِيْ وَجْهِهٖ۔ رواہ ابن ماجہ۔ اسی طرح دارقطنی کی حدیث میں عورت کو یہ حق دیا گیا ہے وہ اس طرح کہے اَطْعِمْنِيْ اَوْ طَلِّقْنِيْ کہ نان نفقہ دو یا مجھے طلاق دیدو۔ وعن سعید بن المسیب فِي الرَّجُلِ لَا يَجِدُ مَا يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا اخرجہ سعید بن منصور عن سفیان عن ابی الزناد عنہ قال: قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: سُنَّةٌ. فقال سنۃ وھذا مرسل قوی اس سے عدالت کو اختیار مل جاتا ہے۔

عورت، مرد پر جو بھی الزامات لگائے۔ اس کا ثابت کرنا ضروری ہے اور عدالت کو تحقیق کے بعد ہی فیصلہ کرنا چاہیے، لقولہ تعالیٰ: يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا (سورۃ الحجرات) واللہ سبحانہ اعلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ متعلق صفحہ ۸۵

طلاق

ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک طلاق شمار ہوتی ہیں

طلاق اور بعض الناس ان کے نزدیک طلاق کی تین قسمیں ہیں :-

① اَحسن
② حَسن
③ بِدعی

۱- اَحسن کی تعریف

فَالْاَحْسَنُ اَنْ يُطَلِّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيْقَةً وَاحِدَةً فِيْ طُهْرٍ لَمْ يُجَامِعْهَا فِيْهِ وَيَتْرُكَهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا (ہدایہ کتاب الطلاق باب طلاق السنۃ جلد ۲ صفحہ ۳۵۴)

احسن طلاق یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی کو ایک پاکی کے زمانہ میں جس پاکی کے زمانہ میں اس نے اس سے جماع نہ کیا ہو طلاق دے اور پھر اُسے چھوڑ دے یہاں تک کہ عدت گذر جائے۔

۲- حَسن کی تعریف

وَالْحَسَنُ هُوَ الطَّلَاقُ السُّنَّةِ وَهُوَ اَنْ يُطَلِّقَ الْمَدْخُوْلَ بِهَا ثَلٰثًا فِيْ ثَلٰثَةِ اَطْهَارٍ (ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۳۵۴)

حسن طلاق (اور) وہ (بھی) سنت ہے یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو جس سے اس نے جماع کیا ہو تین پاکی کے زمانوں میں تین طلاق دے۔

۳- بدعی کی تعریف

وَطَلَاقُ الْبِدْعَةِ اَنْ يُطَلِّقَهَا ثَلٰثًا بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ اَوْ ثَلٰثًا فِيْ طُهْرٍ وَاحِدٍ فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ وَقَعَ الطَّلَاقُ وَكَانَ عَاصِيًا (ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۳۵۵)

اور طلاق بدعت یہ ہے کہ شوہر بیوی کو ایک ہی کلمہ میں تین طلاق دے یا ایک طہر میں تین طلاق دے۔ یہ طلاق بھی واقع ہو جائیگی لیکن طلاق دینے والا گنہگار ہوگا۔

قارئین کرام، آپ نے دیکھا: ایک طہر میں تین طلاق کو بدعت بھی کہتے ہیں اور پھر اس بدعت کو تسلیم بھی کرتے ہیں۔ بدعت تو ایسی چیز ہے کہ اسے مسترد کر دینا چاہیئے تھا نہ کہ تسلیم کرنا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

جو ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات نکالے تو وہ نئی بات مسترد کر دی جائے گی۔

طلاق بدعی کو بدعت ہونے کی وجہ سے مسترد کر دینا چاہیئے تھا اور اسے صرف اس حد تک تسلیم کرنا چاہیئے تھا جس حد تک شوہر کو طلاق کے سلسلہ میں شریعت نے اختیار دیا ہے یعنی اُسے ایک سمجھنا چاہیئے تھا کیونکہ شریعت نے شوہر کو ایک طہر میں صرف ایک طلاق دینے کا اختیار دیا ہے (جیسا کہ آگے آ رہا ہے) لیکن افسوس کہ ایسا نہیں ہوا بدعت بھی کہا اور تسلیم بھی کر لیا۔

الغرض پہلی دو طلاقیں یعنی احسن اور حسن شریعت کے مطابق ہیں لہٰذا وہ صحیح ہیں اور اسی وجہ سے احناف انہیں طلاق السنۃ کہتے ہیں لیکن تیسری طلاق خود ان کے کہنے کے مطابق بدعت ہے یعنی سنت سے ثابت نہیں لہٰذا وہ باطل ہے۔ اُسے مسترد کر دینا چاہیئے۔

غور طلب بعض احادیث سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ طلاق بدعت بھی سنت سے ثابت ہے۔ اگر طلاق بدعت بھی سنت سے ثابت ہے تو پھر سوال یہ ہے کہ اسے طلاق بدعت کیوں کہا جاتا ہے۔ کیوں نہیں کہا جاتا کہ ایک طہر میں تین طلاق دینا بھی سنت ہے، بدعت نہیں ہے۔

بدعت بھی کہتے ہیں اور اسے سنت سے ثابت کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ یہ کیسا تضاد ہے!

متقدمین احناف نے اس تیسری قسم کی طلاق کو بدعت کہا کیونکہ وہ جانتے تھے اور تسلیم کرتے تھے کہ طلاق کی یہ قسم سنت سے ثابت نہیں لیکن متاخرین احناف اپنے بزرگوں کو جھٹلا رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح اسے سنت سے ثابت کر دیں۔

متقدمین کے نزدیک تو کوئی ایسی حدیث نہیں تھی جس سے وہ اس طلاق کو ثابت کرتے لیکن متاخرین احادیث کو توڑ مروڑ کر اس طلاق کو ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن وہ کوشش بے سود ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک طہر میں تین طلاق کی حیثیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک طہر کی تین طلاقوں کو ایک سمجھا جاتا تھا۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں :۔

كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً (صحیح مسلم کتاب الطلاق جزو اول صفحہ ۴۷۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں، ابوبکرؓ کے زمانہ میں اور عمرؓ کی خلافت کے (ابتدائی) دو سالوں میں تین طلاقوں کو ایک سمجھا جاتا تھا۔

یہ ہے اللہ تعالیٰ کا قانون۔ اللہ تعالیٰ کا قانون دائمی اور قیامت تک کے لئے ہے۔ کوئی بھی نہ اس میں کمی بیشی کا اختیار رکھتا ہے اور نہ اس کو تبدیل کرنے کا۔ اگر کوئی تبدیلی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتی۔ بعد میں تبدیلی ناممکن اور مرتبۂ کفر ہے۔ کسی کو اختیار نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو منسوخ کر دے اور اپنے حکم یا رائے کو نافذ کر دے۔

جو لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی بیک وقت دی ہوئی تین طلاقیں تین شمار ہوتی تھیں صحیح مسلم کی مندرجہ بالا حدیث میں اس کی کھلی تردید ہے۔ الغرض طلاق کے سلسلہ میں قوانین الٰہیہ مندرجہ ذیل ہیں :۔

(۱) تین طلاقیں تین طہر میں ہونی چاہئیں اور
(۲) ایک طہر کی تین طلاقیں ایک شمار ہونی چاہئیں۔ حضرت عمرؓ نے انہی قوانین الٰہیہ کی حفاظت کی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک طہر میں تین طلاق دینے کے واقعات شاذ و نادر تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک شخص نے ایسا کیا تھا تو آپ سخت ناراض ہوئے تھے۔

محمود بن لبیدؓ کہتے ہیں :۔

أُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ (نسائی کتاب الطلاق باب الثلث المجموعۃ جزو ۲ صفحہ ۸۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص کے متعلق خبر دی گئی کہ اس نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا کیا اللہ کی کتاب کے ساتھ مذاق کیا جاتا ہے حالانکہ ابھی میں تم میں موجود ہوں۔

نوٹ :۔ یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔ محمود بن لبیدؓ بقول امام بخاری صحابی ہیں (تہذیب) مولوی اشفاق الرحمن کاندھلوی حنفی نسائی میں بین السطور لکھتے ہیں : لَهُ صُحْبَةٌ عَلَى الْأَصَحِّ۔ زیادہ صحیح یہی ہے کہ محمود صحابی ہیں (نسائی مطبوعہ مکتبہ رحیمیہ دہلی صفحہ ۸۲)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت میں تین طلاقیں دینا اللہ تعالیٰ کے قانون کے ساتھ مذاق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی طلاق پر سخت غضبناک ہوئے تھے۔ تعجب ہے کہ پھر بھی یہ طلاق جاری ہے اور تسلیم کی جاتی ہے۔ کیا تسلیم کرنے والے اللہ تعالیٰ کے غضب سے نہیں ڈرتے۔

جو چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں نادر الوجود تھی، حضرت عمرؓ کے زمانہ میں کثیر الوجود ہو گئی۔ حضرت ابن عباسؓ صحیح مسلم کی مندرجہ بالا حدیث کے سلسلہ میں فرماتے ہیں :۔

تَتَابَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ (صحیح مسلم) لوگ اس قسم کی طلاق لگاتار دینے لگے۔

یعنی ایک مجلس میں تین طلاق مسلسل دینے لگے۔ ظاہر ہے کہ نسائی کی مذکورہ بالا حدیث کی روشنی میں یہ کام اللہ تعالیٰ کی شریعت کے ساتھ مذاق تھا۔ اس مذاق کی یقیناً کوئی سزا ہونی چاہیئے تھی۔ حضرت عمرؓ نے ان کی اس طلاق ہی کو ان پر نافذ کر کے ان کو ایسی سزا دی کہ آئندہ پھر کسی کو اس قسم کی طلاق دینے کی جرأت نہ ہو سکے اور اگر جرأت کرے تو بیوی سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جائے۔ حضرت ابن عباسؓ صحیح مسلم کے متن کے تسلسل میں فرماتے ہیں :۔

فَأَجَازَهُ عَلَيْهِمْ (صحیح مسلم) (جب لوگ لگاتار ایسی طلاق دینے لگے تو حضرت عمرؓ نے ان کی اس قسم کی طلاق کو ان پر نافذ کر دیا۔

اس سلسلہ میں خود حضرت عمرؓ فرماتے ہیں :۔

إِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوْا فِي أَمْرٍ كَانَتْ لَهُمْ فِيْهِ أَنَاةٌ فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ (صحیح مسلم)

جس چیز میں لوگوں کے لئے تاخیر رکھی گئی تھی اس کام میں وہ عجلت کرنے لگے ہیں (یعنی تین طلاق کے لئے تین طہر کی تاخیر رکھی گئی تھی انہوں نے عجلت کی اور ایک طہر میں تین طلاق دینے لگے) تو کیوں نہ ہم ان کی اس طلاق کو ان پر نافذ کر دیں۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں :۔

فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ (صحیح مسلم) پھر حضرت عمرؓ نے اس قسم کی طلاق کو ان پر نافذ کر دیا۔

أَمْضَى کا مصدر إِمْضَاءٌ ہے۔ إِمْضَاءٌ میں سزا کا مفہوم پایا جاتا ہے لہذا ثابت ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طلاق کے سلسلہ میں جو خلاف ورزی ہو رہی تھی کہ مذاقاً تین طلاق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتے تھے اس کے سدباب کے لئے بطور سزا اس طلاق کو ان پر نافذ کر دیا۔ اگر حضرت عمرؓ ایسی طلاق پر سزا نہ دیتے تو لوگ مذاقاً اکٹھی تین طلاق دیتے رہتے اور پھر ان کو ایک مان لیا کرتے۔ اکٹھی تین طلاق سے وہ کس طرح باز آ سکتے تھے جبکہ وہ جانتے تھے کہ ان کا ایسا کرنے سے کچھ نہیں بگڑے گا وہ اس کو ایک طلاق شمار کرلیں گے۔ اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میاں بیوی کو جدائی کی سزا نہ دیتے تو مذاق کا یہ سلسلہ جاری رہتا۔

الغرض لوگوں نے ایک مجلس میں تین طلاق دینے کو ایک مشغلہ بنا رکھا تھا۔ حضرت عمرؓ نے قوانین الٰہیہ کی خلاف ورزی کرنے کے لئے قانون نہیں بدلا اور وہ ایسا کر بھی نہیں سکتے تھے۔ انہوں نے قانوناً نہیں بلکہ بطور سزا کے طلاق کو ان پر نافذ کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے قانون کی جس خلاف ورزی پر سزا دی افسوس کہ مقلدین نے اس خلاف ورزی ہی کو قانون بنا لیا۔

مقلدین کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں بھی ایک طہر میں دی ہوئی تین طلاقیں قانوناً بھی تین سمجھی جاتی تھیں تو ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے پھر کس چیز کو نافذ کیا۔ قانوناً تو بقول مقلدین کے ایک طہر کی تین طلاقیں پہلے بھی تین سمجھی جاتی تھیں تو آخر وہ کیا چیز تھی جس کو حضرت عمرؓ نافذ کر رہے تھے۔ ظاہر ہے کہ کوئی نئی چیز تھی۔ قانون الٰہی کی خلاف ورزی پر کوئی سزا پہلے سے مقرر نہیں تھی حضرت عمرؓ نے نافذ کی۔ اگر شوہر اور بیوی قانوناً ہی علیحدہ ہو جاتے تھے تو پھر بطور سزا کے ان کو علیحدہ کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی۔ یہی سزا تھی جس پر سب نے اتفاق کر لیا یعنی انہوں نے اس بات پر اتفاق کر لیا کہ قانون الٰہی کے ساتھ مذاق کرنے والوں کو ایسی ہی سزا ملنی چاہیئے۔ یہ نہیں کہ انہوں نے اس تبدیلی کو بطور قانون مان لینے پر اتفاق کر لیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قانون کو اس کے بندے منسوخ کر دیں اور سب اس کو تسلیم کر لیں۔

جب ایک طہر کی تین طلاقیں ایک سمجھی جاتی تھیں تو آخر قانون کی خلاف ورزی کرنے والے ایسا کرتے ہی کیوں تھے۔ وہ تین طلاق کیوں دیتے تھے جبکہ وہ بھی جانتے تھے کہ تین شمار تو نہیں ہوں گی لیکن مذاقاً کہہ دینے میں حرج کیا ہے۔ یہی وہ مذاق تھا جس کو روکنے کے لئے حضرت عمرؓ نے سزا نافذ کی اور ان کو اس قانون کی طرف مجبور کر دیا جس میں تین طلاقیں تین طہر میں دی جانی چاہئیں۔

آجکل جو لوگ ایک طہر میں تین طلاقیں دیتے ہیں وہ قانون کی خلاف ورزی قصداً اور مذاقاً نہیں کرتے۔ وہ تو لاعلمی میں ایسا کرتے ہیں تو آخر ان کو کس بات کی سزا دی جا رہی ہے کہ ان کو بیویوں سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ حضرت عمرؓ کی سزا تو اس صورت میں ہے جب مذاقاً اور کثرت سے ایسا ہونے لگے۔

اشکالات

پہلا اشکال عویمرؓ نے اپنی بیوی سے لعان کیا اور تین طلاقیں دیں۔

جواب یہ لعان کا واقعہ ہے نہ کہ طلاق کا۔ عویمرؓ نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی تھی اور تین طلاقیں دی تھیں۔ مقلدین کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر تین کو ایک کیوں نہ شمار کیا یا تین طلاقیں دینے پر ناراضگی کا اظہار کیوں نہ کیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ لعان تو شرعاً جدائی ہی کے لئے ہوتا ہے لہٰذا لعان کی صورت میں تین طلاقیں بیک وقت دینا گویا جدائی کے عمل ہی کو سہارا دیتا ہے۔ لعان میں شریعت کو جدائی مطلوب ہے لہٰذا تین طلاقیں مطلوب کی تائید میں ہیں نہ کہ مخالفت میں۔ یہی وجہ ہے کہ ناراضگی کا اظہار نہیں کیا گیا۔

لعان میں تین کو ایک کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ تین اور ایک کے نتائج میں کوئی فرق نہیں۔ تین کو ایک کرنے کا مقصد رجوع یا دوبارہ نکاح ہوتا ہے لیکن یہ صورت لعان میں متصور نہیں اس لئے کہ کوئی شوہر بدکار عورت سے نہ رجوع کرتا ہے اور نہ دوبارہ نکاح کرتا ہے۔ لعان کو طلاق پر چسپاں کرنا صحیح نہیں۔ اگر لعان کرنے والا طلاق نہ بھی دے تو لعان کا مقصد ہی تفریق ہے۔ تفریق بہرحال ہوگی۔ قاضی دونوں میں تفریق کرا دے گا۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں :-

لَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا (صحیح بخاری کتاب الطلاق باب التفریق بین المتلاعنین جزء ۲ صک)	نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری مرد اور ایک انصاری عورت کے مابین لعان کرایا اور (پھر) ان دونوں میں تفریق کرا دی۔

دوسرا اشکال حدیث میں ہے کہ رکانہؓ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک کر دیا۔ مقلدین محض ضد کی بنیاد پر کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ صحیح حدیث وہ ہے جس میں ہے کہ رکانہؓ نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک قرار دیا۔ مقلدین کی پیش کردہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَجَعَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً (ابو داؤد کتاب الطلاق باب فی البتۃ جزء اول ص۳۰۶)	رکانہؓ نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک قرار دیا۔

رکانہؓ کی مندرجہ بالا احادیث مندرجہ ذیل تجزیہ کی روشنی میں ہماری تائید کرتی ہے نہ کہ احناف کی۔ احناف کا اس حدیث کو پیش کرنا کسی حالت میں ان کے لئے مفید نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا جواب مقلدین لفظ اَلْبَتَّۃ سے استدلال کرتے ہیں اور اس لفظ سے وہ ایک طلاق مراد لیتے ہیں۔ اَلْبَتَّۃ کا مصدر "بَتٌّ" ہے جس کے معنی کاٹنے کے ہیں۔ رجوع یا دوبارہ نکاح کی جڑ کاٹنے والی طلاق تو تیسری طلاق ہوتی ہے۔ ایک طلاق تو رجعی ہوتی ہے۔ اس سے رجوع یا دوبارہ نکاح کی جڑ نہیں کٹتی۔ رکانہ رض نے کاٹنے والی طلاق دی یعنی تین طلاقیں دیں۔

دوسرا جواب حدیث کا متن بتا رہا ہے کہ رکانہ رض نے تین طلاقیں دی تھیں۔ حدیث کے الفاظ ہیں کہ آپ نے ان کو ایک کر دیا۔ تین کو تو ایک کیا جا سکتا ہے لیکن ایک کو ایک کرنا مہمل ہے لہٰذا صحیح یہی ہے کہ اَلْبَتَّۃ کے معنی تین ہی کے ہیں نہ کہ ایک کے۔

تیسرا جواب ہم اس سلسلہ میں ایک حنفی عالم کو بطور گواہ پیش کرتے ہیں۔ وہ حنفی عالم اَلْبَتَّۃ کی تشریح کرتے ہوئے بین السطور لکھتے ہیں:- "اَلْمُرَادُ بِہٖ التَّطْلِیْقَاتُ الثَّلَاثُ" یعنی اَلْبَتَّۃ سے مراد تین طلاقیں ہیں (ابوداؤد جلد اول صفحہ ۳۰۰ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی)

چوتھا جواب صحیح مسلم کی حدیث جو پہلے (صفحہ پر) نقل ہو چکی ہے بالکل صحیح ہے لہٰذا رکانہ رض کی حدیث کے معنی وہی کرنے ہوں گے جو صحیح حدیث میں ہیں۔ احناف کا رکانہ رض کی حدیث کے وہ معنی کرنا جو صحیح مسلم کی حدیث کے خلاف ہو باطل ہے۔

تیسرا اشکال احناف کہتے ہیں کہ حضرت عمر رض کے زمانہ میں صحابہ کا اس پر اجماع ہو گیا کہ بیک وقت دی ہوئی تین طلاقیں تین ہی شمار ہوں گی (جواہر الفتاوی جلد ۲ صفحہ ۱۶۲ و صفحہ ۵۱۹)

اس سلسلہ میں ہم سوال کرتے ہیں کہ اس اجماع سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رض کے زمانہ میں کیا ہوتا رہا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہی اور یہی ہوتا رہا تھا۔ کیا اب اس پر عمل کیا جائے تو جائز ہے یا نہیں۔

مزید برآں ہمیں یہ بھی بتایا جائے کہ صحابہ کرام کا اجماع حدیث کی کس کتاب میں باسند مروی ہے اور اس کی سند کیسی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ صحابہ کرام کے اجماع کا دعوی بالکل بے سند ہے۔ اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

حضرت عمر رض کے زمانہ میں صحابہ کرام کی مجلس مذاکرہ کا ذکر نہیں ملتا۔ وہ کونسی حدیث تھی جس کی بناء پر صحابہ کرام نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں تین ہی شمار ہوں گی۔ ناسخ حدیث کسی نے پیش نہیں کی اور آج تک وہ حدیث لاپتہ ہے۔ اگر ناسخ حدیث نہیں تھی تو کیا صحابہ کرام نے قانون الٰہی کو خود ہی منسوخ کر دیا۔ کیا یہ چیز شرعاً جائز ہے۔

اگر اس طلاق پر صحابہ کرام کا اجماع ہو گیا تو پھر اس قسم کی طلاق کو طلاق بدعت کیوں کہا جاتا ہے۔ مقلدین کے کہنے کے مطابق اگر یہ طلاق حدیث سے بھی ثابت ہے اور اجماع صحابہ سے بھی تو پھر اسے طلاق سنت کیوں نہیں کہتے؟

چوتھا اشکال بعض صحابیوں سے ایسی روایتیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ تین طلاقوں کو تین شمار کرتے تھے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر بالفرض محال ایسی کوئی روایت ہو بھی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مقابلہ میں حجت نہیں۔

پانچواں اشکال صحیح مسلم کی حدیث جو صفحہ ۱۳ پر درج کی گئی ہے سند و متن کے اعتبار سے مضطرب ہے۔

یہ بات قطعاً غلط ہے۔ سند بالکل صحیح ہے۔ صحیح مسلم کی کسی سند میں عن ابن الجوزاء عن ابن عباس نہیں ہے جیسا کہ مفتی عبدالسلام صاحب نے لکھا ہے (جواہر الفتاوی جلد دوم صفحہ ۵۱۲)

صحیح مسلم کی تمام سندوں میں ثلاث کا لفظ ہے لہٰذا متن قطعاً مضطرب نہیں۔ اگر ثلاث تطلیقات یا البتہ کے الفاظ مروی بھی ہوں تو بھی متن مضطرب نہیں ہو گا اس لئے کہ ان سب الفاظ کے معنی یکساں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طلاق

حکیم محمد اسرائیل ندوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ أَجْمَعِينَ. اَللّٰهُمَّ أَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَهُ وَأَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَارْزُقْنَا اجْتِنَابَهُ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي۔ أَمَّا بَعْدُ

نکاح وہ مضبوط رشتہ ہے جس کے ذریعے مرد اور عورت دونوں اسلامی قانون کے تحت ایک دوسرے سے منسلک ہو جاتے ہیں۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے اُلفت و محبت اور رحمت و مودت کا ذریعہ بنایا ہے تاکہ وہ ایک دوسرے سے اطمینان و سکون حاصل کر کے امن و چین اور راحت و سکون کی زندگی گزار سکیں۔

جہاں اسلام نے مردوں کو حکم دیا ہے کہ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (النساء: ۱۹) "عورتوں کے ساتھ بھلائی کا سلوک کرو" وہاں عورتوں کو بھی حکم ہے کہ وہ اپنے خاوندوں کی پوری پوری اطاعت و فرماں برداری کریں اور دونوں ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ (البقرہ: ۲۲۸)

جیسے عورتوں پر مردوں کے حقوق ہیں ایسے ہی عورتوں کے بھی ان پر دستور کے موافق حقوق ہیں۔ مردوں کو عورتوں پر برتری حاصل ہے۔

حسنِ معاشرت

اسلام کی رو سے عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرنا چاہیئے اور حسن سلوک سے پیش آنے کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (النساء: ۱۹) "عورتوں کے ساتھ بھلائی اور اچھائی کا سلوک کرو" مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ۔ (البقرہ: ۲۳۶) "نیک لوگوں پر حق ہے کہ عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں"۔

فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ۔ (البقرہ: ۲۳۱)

پس ان کو بھلے طریق سے رکھو یا شریفانہ طرز سے چھوڑ دو اور دکھ دینے کے لئے ان کو مت روکنا کہ ظلم کرنے لگو اور جو کوئی یہ کریگا تو اس نے اپنی ہی جان پر ظلم کیا۔

فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ۔ (البقرہ، ۲۲۹) اگر رکھو تو اچھی طرح رکھو اور اگر نباہ نہ ہو تو تفریق کر لو لیکن ہر حالت میں حسن سلوک کو مدِ نظر رکھو کسی پر ظلم نہ کرو۔ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ۔ (الطلاق: ۲) "پس ان کو بھلے طریق سے رکھ لو یا شریفانہ طرز سے علیحدہ کر دو"۔

رحمۃ للعالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا۔ (بخاری ج۲ ص۷۷۹، مسلم ج۱ ص۴۷۵)

یعنی عورتوں کے معاملے میں بھلائی کی وصیت قبول کرو اس لئے کہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں، پھر اگر تم اس کے سیدھا کرنے کا ارادہ کرو گے تو اس کو توڑ ڈالو گے اور اگر اسی حالت میں چھوڑ دیا تو وہ پسلی ہمیشہ ٹیڑھی حالت پر باقی رہے گی۔ پس عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کو قبول کرو۔

٭ ٭ ٭

عَنْ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ۔ (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

معاویہ قشیریؓ سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ ہم پر ہماری عورتوں کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا جب تم کھانا کھاؤ تو انہیں بھی کھلاؤ اور جب کپڑا پہنو تو انھیں بھی کپڑے پہناؤ اور ان کے چہرے پر طمانچہ نہ مارو اور نہ انھیں بُرا بھلا کہو اور گھر کے علاوہ انھیں اکیلی نہ چھوڑو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ۔ (رواہ مسلم ج۱ ص۴۷۵، طبع رشیدیہ دہلی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایماندار خاوند ایماندار بیوی سے بغض نہ رکھے اگر کسی عادت سے ناراض ہوتا ہے تو دوسری خصلت سے خوش ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابومسعود انصاری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل وعیال پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهٖ صَدَقَةٌ۔ (ترمذی ج ۲ ص ۱۳۱ مع تحفۃ الاحوذی طبع دہلی)

ایک روایت میں ہے سب سے افضل وہ دینار ہے جو آدمی اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے۔ اَفْضَلُ الدِّيْنَارِ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى عِيَالِهٖ۔ (ترمذی مع تحفۃ الاحوذی طبع دہلی ج ۲ ص ۲۳۵)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ (ترمذی مع تحفۃ الاحوذی ج ۳ ص ۲۵۶ طبع دہلی)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان والوں میں ایماندار وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ مہربانی اور بھلائی کرنے والا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانَةِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ۔ (رواہ مسلم)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے معاملے میں بھلائی کی وصیت قبول کرو کیونکہ اللہ کی امان پر تم نے ان کو اپنے قبضے میں لیا ہے اور اللہ کے کلمہ سے تم نے ان کی شرمگاہوں کو اپنے لیے حلال کیا ہے۔

زوجین کے درمیان مصالحت

اگر شوہر اور بیوی میں ناچاقی ہو اور قصور اور غلطی عورت کی ہو تو عورت کو نصیحت کی جائے۔ رہن سہن میں علیحدگی اختیار کی جائے۔ اس کو تنبیہ اور ڈرایا دھمکایا جائے۔ اگر یہ تدبیریں کارگر ثابت ہوں اور عورت راہ راست پر آجائے تو بہت ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا۔ (النساء: ۳۴)

اور جن عورتوں کی تم شرارت معلوم کرے ان کو سمجھاؤ اور شب باشی میں ان کو علیحدہ کردو اور مارو تم ان کو پھر اگر وہ تمہاری فرمانبرداری کریں تو بے جا الزام لگانے کی فکر نہ کرو۔

اگر ناچاقی میاں بیوی میں دونوں کی طرف سے ہو اور دونوں قصوروار ہوں تو ایک حَکَم (پنچ) مرد کی طرف سے اور ایک حَکَم (پنچ) عورت کی طرف سے مقرر کئے جائیں اور وہ مصالحت کی پوری پوری کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا۔ (النساء: ۳۵)

اور اگر شوہر بیوی میں مخالفت پاؤ تو ایک منصف مرد کے کنبہ سے تجویز کرو اور ایک عورت کے کنبہ سے اگر وہ دونوں صلح کرانی چاہیں گے تو اللہ بھی ان کو صلح کی توفیق دے گا۔

اگر پنچ سے فیصلہ نہ ہو سکے تو اس قضیے کو علماء کے سپرد کر دیا جائے تاکہ وہ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا کوئی بہترین حل پیش کر سکیں۔

شرعی پنچایتیں

اس ملک ہندوستان میں اسلامی حکومت نہیں جو مسلمانوں کے مقدمات کو اسلامی قانون کے مطابق فیصلہ کر سکے۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ صوبائی وعلاقائی شرعی پنچایتیں قائم کریں جن میں ماہر علماء کی ایک جماعت شامل ہو اور صوبائی وعلاقائی سربراہوں کو حَکَم (پنچ) کا درجہ حاصل ہو جو مسلمانوں کے تمام جھگڑوں کا فیصلہ قرآن وحدیث کے مطابق انجام دیں اور کوشش کریں کہ حکومت ان کو پوری طرح تسلیم کرے۔

طلاق ناپسندیدہ ہے

اللہ کے پیارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ۔ (ابوداؤد مع عون المعبود ج ۲ ص ۲۲۱ طبع انصاری دہلی)

حلال چیزوں میں سب سے مبغوض ترین چیز اللہ کے نزدیک طلاق ہے۔

طلاق دینے کا شرعی طریقہ

طلاق دینے والے مرد کو چاہیئے کہ وہ طلاق کا شرعی طریقہ اختیار کرے اور طلاق کا شرعی اور بہترین طریقہ یہ ہے کہ:

۱۔ صرف ایک طلاق دی جائے یعنی شوہر بیوی سے کہے کہ میں نے تجھے طلاق دی۔ اس پر طلاق ہو جائے گی۔ بس ایک طلاق دینے ہی پر اکتفا کرے۔ (سورۂ طلاق آیت ۱ پ ۲۸)

۲۔ طلاق حالت طہر (یعنی ماہواری کے بعد پاکی کی حالت) میں دی جائے جس میں شوہر نے مجامعت نہ کی ہو۔ (بخاری)

۳۔ طلاق دو عادل گواہوں کی موجودگی میں دی جائے۔ (الطلاق: ۲)

۴۔ طلاق دینے کے بعد عورت کو عدت گذارنی ہوگی۔ عدت تین ماہواری تک ہے لیکن حاملہ کی عدت وضع حمل ہے اور اگر عورت کو ایام ماہواری نہ آتے ہوں تو اس کی عدت تین قمری ماہ تک ہے۔ عدت کے دوران مرد رجوع کر سکتا ہے۔ رجوع کے لئے صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ میں نے رجوع کر لیا۔ رجوع دو عادل گواہوں کی موجودگی میں کیا جائے۔ (سورۂ بقرہ: ۲۲۸، سورۂ طلاق: ۲، سورۂ احزاب: ۴۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔ رجوع نہ کرنے کی صورت میں عدت گذارتے ہی عورت مرد سے جدا ہوجائے گی، لیکن یہ ایک طلاق ہوگی۔ اگر مرد عورت دونوں چاہیں تو دوبارہ نکاح کرسکتے ہیں۔ (سورۂ بقرہ ۲۳۱، سورۂ طلاق ۲، سورۂ بقرہ ۲۳۲)

تین طلاق دینے کا شرعی طریقہ

طلاق کا صحیح ترین طریقہ اوپر بیان کیا گیا ہے لیکن اگر کسی شخص کو تین طلاقیں ہی دینی ہیں تو وہ تین طہروں یعنی تین مہینوں میں تین طلاقیں دے سکتا ہے۔ امام نسائی "باب طلاق السنۃ" کے تحت حدیث بیان فرماتے ہیں کہ:

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: مسنون طلاق یہ ہے کہ طہر (پاکی) کی حالت میں بغیر ہم بستری کئے ایک طلاق دے پھر ماہواری کے بعد پاکی میں دوسری طلاق دے اور پھر اسی طرح تیسرے طہر میں تیسری طلاق دے۔ (سنن نسائی جو مستند)

اس طرح تین طلاقیں دینے سے طلاق مغلظہ واقع ہوجاتی ہے اور عورت مرد پر قطعی حرام ہوجاتی ہے۔

خلع کا بیان

اسلام نے جس طرح مرد کو طلاق کا اختیار دیا ہے، اسی طرح عورت کو بھی خلع کا حق عنایت کیا ہے اور یہ مجبوراً اسی صورت میں ہے جبکہ میاں بیوی کے درمیان نباہ نہ ہوسکے اور عورت شوہر سے نفرت کرے اور بغض رکھے اور ان میں ایک ساتھ رہنے میں دیگر بہت سی خرابیاں لاحق ہوں تو ایسی حالت میں عورت کچھ مال یا روپیہ وغیرہ دیکر شوہر سے چھٹکارا حاصل کرلے خواہ وہ رقم مہر ہو یا اس سے کم یا زیادہ۔ اس صورت کو اصطلاح شریعت میں خلع کہا جاتا ہے۔ خلع کا ذکر قرآن مجید میں آیت طلاق کے ضمن میں اس طرح آیا ہے۔

فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ ... الخ (البقرہ: ۲۲۹)

پھر اگر تمہیں یہ ڈر ہو کہ وہ اللہ کی حدیں کو ادا نہیں کرسکیں گے تو ان پر کوئی گناہ نہیں کہ عورت کچھ دے کر رخصت لے (چھٹکارا حاصل کرے)

خلع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بھی ہوا ہے۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل حدیث میں ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ وَلَكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلِ الْحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً۔ (بخاری ج۲ ص۷۹۴ طبع رشیدیہ دہلی)

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ثابت بن قیس کی عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں ثابت بن قیس کے دین و اخلاق میں کوئی عیب نہیں لگاتی لیکن اسلام میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ جو باغ ثابت نے (مہر میں) دیا ہے اسے واپس کردوگی؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت سے فرمایا باغ کو واپس لے لو اور اسے طلاق دے دو۔

بلا وجہ خلع کرانے پر وعید

جس طرح طلاق کے معاملہ میں مردوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ جلد بازی سے کام نہ لیں بلکہ بہت ہی تدبر کے ساتھ طلاق کے بارے میں فیصلہ کریں، بالکل اسی طرح عورتوں کو بھی تاکید کی گئی ہے کہ وہ خلع کے معاملہ میں جلدی نہ کریں اور بغیر کسی معقول وجہ کے خلع کا مطالبہ نہ کریں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ۔ (ابوداؤد)

جو عورت اپنے شوہر سے ایسی صورت میں طلاق طلب کرتی ہے کہ شوہر کی طرف سے اسے کوئی تکلیف نہ پہنچ رہی ہو تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

عدتِ خلع

خُلع طلاق نہیں بلکہ فسخ نکاح ہے۔ خلع کے بعد عورت جو عدت گذارتی ہے اسے عدتِ خلع کہتے ہیں اور وہ ایک حیض ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ۔ (ترمذی مع تحفۃ الاحوذی ج۲ ص۲۱۶ طبع دہلی واخرجہ ابوداؤد وسکت عنہ ہو والمنذری کذا فی تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی ج۲ ص۲۱۶)

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے تھے کہ ثابت بن قیس کی عورت نے اپنے شوہر سے زمن نبوی میں خلع کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک حیض عدت گذارنے کا ارشاد فرمایا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مختلعہ عورت کی عدت طلاق والی عورت سے الگ ہے، اور وہ ایک حیض ہے۔

زمانۂ جاہلیت کی طلاق

زمانۂ جاہلیت میں طلاق کی کوئی حد اور تعداد مقرر نہیں تھی بلکہ تین اور سو اور زیادہ جس طرح چاہتے دے دیا کرتے تھے مگر پھر بھی رجعت کا حق باقی رہتا تھا۔ اسلام نے اس کی اصلاح فرمائی اور "الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ" الخ نے اس غلط طریقے کو منسوخ کردیا۔ یہ مضمون دو حدیثوں میں وارد ہوا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک کو تو ابن عباسؓ سے ابوداؤد اور نسائیؒ نے روایت کیا ہے جس کی سند میں علی بن حسین بن واقد ہے جو ضعیف ہے جیسا کہ نیل الاوطار جلد ۶ ص۲۴۵ میں کہا ہے: فِیْ اِسْنَادِہٖ عَلِیُّ ابْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ وَفِیْہِ مَقَالٌ۔
اسی طرح امام منذری فرماتے ہیں جیسا کہ عون المعبود ج۲ ص۲۲۶ اور زاد المعاد ج۴ ص۲۶ میں ہے: وَفِیْہِ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ وَضَعْفُہٗ مَعْلُوْمٌ۔ انتہی۔

دوسری روایت کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے امام ترمذیؒ نے ج۲ ص۲۱۹ پر نقل کیا ہے وہ بھی صحیح نہیں بلکہ مرسل ہے۔ رواہ الترمذی وروٰہ ایضاً عن عروۃ مرسلاً وذکر انہ اصح۔ (نیل الاوطار ج۶ ص۲۴۴ طبع مصر)
اگر ان حدیثوں کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تب بھی یہ ہمارے خلاف نہیں کیونکہ ان میں ہے کہ لوگ جاہلیت میں بہت سی طلاقیں دے ڈالتے تھے تین یا سو یا زیادہ اور بغیر عدد کے مراجعت بھی کر لیا کرتے تھے مگر اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ نے اس طریق جاہلی کو منسوخ کر دیا اور حد مقرر کر دی کہ دو طلاق تک حق رجعت ہے اور تیسری کے بعد حق رجعت ختم۔

۱۔ اس میں یہ کہاں ہے کہ اگر ایک مجلس میں تین طلاق دی جائیں تو وہ واقع ہو جائیں گی۔ اگر یہ مطلب ہوتا تو عہد نبوی و صدیقی اور شروع عہد فاروقی میں اس کے خلاف کیوں عمل ہوتا؟
۲۔ اگر یہی مطلب ہوتا تو حضرت عمرؓ یہ کیوں فرماتے اِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوْا فِیْ اَمْرٍ کَانَتْ لَھُمْ فِیْہِ اَنَاۃٌ یعنی لوگوں نے طلاق کے معاملے میں جلد بازی شروع کر دی حالانکہ ان کے لئے اس میں ڈھیل اور مہلت تھی اور سنن سعید بن منصور میں حضرت عمرؓ کا صریح اعلان موجود ہے کہ جو آدمی ایک مجلس میں تین طلاق دے ڈالے ہم اسے کتاب اللہ کی رو سے ایک ہی قرار دیں۔

یُطَلِّقُ امْرَاَتَہٗ ثَلَاثًا بِکَلِمَۃٍ وَّاحِدَۃٍ لَّوْ حَمَلْنٰھُمْ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ۔ (سنن سعید ۳ / ۱ ر ۲۵۹ طبع مجلس علمی ڈابھیل الہند)
اس لئے ایک مجلس کی اکٹھی تین طلاقیں قرآن کی رو سے ایک ہی واقع ہوتی ہے اور اس کا ارادہ حضرت عمرؓ نے بھی کیا تھا کہ ایک مجلس کی تین طلاق کو قرآن کے مطابق ایک ہی قرار دوں:

اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَہٗ ثَلَاثًا فِیْ مَجْلِسٍ اَنْ اَجْعَلَھَا وَاحِدَۃً وَّلٰکِنْ اَقْوَامًا جَعَلُوْا عَلٰی اَنْفُسِھِمْ فَاُلْزِمُ کُلَّ نَفْسٍ مَا اَلْزَمَ نَفْسَہٗ۔ (م۔ سنن سعید ۱ / ۲۵۹)

جب شوہر اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاق دے تو میں اسے ایک قرار دوں لیکن لوگوں نے اپنے نفسوں پر جاری کیا تو میں بھی ہر نفس پر اس چیز کو لازم کرتا ہوں جو ہر نفس نے لازم کیا۔

اکٹھی تین طلاقوں کی شرعی حیثیت

حقیقت میں شریعت نے جس طلاق کو مغلظہ بائنہ قرار دیا ہے وہ تین مرتبہ تین وقفوں (PERIODS) کے ساتھ دی جانے والی الگ الگ طلاقیں ہیں، نہ کہ ایک وقت میں اور ایک ہی سانس میں دی جانے والی تین طلاقیں۔
اسلامی شریعت نے ایک مجلس کی تین طلاقوں کو سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔ سنن نسائیؒ نے کتاب الطلاق ج۲ ص۹۹ میں ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں یہ بات لائی گئی کہ ایک شخص نے یک وقت تین طلاقیں دیدی ہیں تو آپ نے اظہار ناراضگی فرمایا اور فرمایا کیا کتاب اللہ کے ساتھ کھیل کیا جا رہا ہے جب کہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔
احناف کی مشہور کتاب ہدایہ ج۲ ص۳۵۵ باب طلاق السنۃ میں ایک مجلس کی تین طلاقوں کو بدعت کہا گیا ہے اور اس طرح طلاق دینے والے کو عاصی و گنہگار بتایا گیا ہے۔
یہ ہے وہ غیر شرعی اور بدعی طلاق جس کا عام طور پر رواج ہو گیا ہے۔

ایک مجلس کی تین طلاق
کا شرعی حکم

ایک ہی لفظ میں تینوں طلاقوں کو دے دینا یعنی طُہر واحد میں کلمۂ واحدہ کے ساتھ تینوں طلاقیں دے دی جائیں۔ مثلاً شوہر بیوی سے کہے میں نے تجھے تین طلاقیں دیں، یا دس طلاقیں دیں، یا یوں کہے میں نے تجھے طلاق دی، میں نے تجھے طلاق دی، میں نے تجھے طلاق دی۔ یا طلاق۔ طلاق۔ طلاق۔ ان سب الفاظ سے ایک ہی طلاق واقع ہوتی ہے۔ ایسی تین طلاقوں کے بعد شوہر کو رجعت کا پورا پورا اختیار ہے۔ دورِ حاضر میں اہل سنت والجماعت کی اکثریت اسی بات کی قائل ہے۔ اب ہم ان کے دلائل کو مختصراً ذکر کرتے ہیں۔

قرآن کی رو سے پہلی دلیل

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاکٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ۔ (بقرہ: ۲۲۹)

طلاق دو مرتبہ ہے اس کے بعد یا تو خوبی کے ساتھ رجعت کر لی جائے یا شرافت کے ساتھ چھوڑ دیا جائے۔

اس آیت کو بغور پڑھا جائے تو اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ طلاق ایک ہی مرتبہ یک بیک واقع نہیں ہو سکتی بلکہ ایک کے بعد دوسری واقع ہو گی۔
امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:
"اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ دو طلاقیں ہیں بلکہ یہ فرمایا کہ دو مرتبہ کر کے دو ہیں۔ پس اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ تجھے دو طلاقیں ہیں یا دس ہیں یا ہزار ہیں تو یہ طلاق ایک ہی مانی جائے گی۔"
(فتاویٰ ابن تیمیہؒ ج۳ ص۴۳ طبع قدیم مصر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن القیمؒ فرماتے ہیں:

لغتِ عربی اور دنیا کی تمام زبانوں میں مَرَّتَانِ سے مراد مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ ہے۔ یعنی ایک دفعہ کے بعد دوسری دفعہ نہ کہ محض لفظی تکرار۔ اس کی تائید قرآن مجید اور حدیث شریف اور کلامِ عرب سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ (التوبہ: ١٠١) أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ۔ (البقرہ: ٢٦) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ (النور: ٥٨) لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ۔ (بنی اسرائیل: ٤)

ان سب آیتوں میں مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ (ایک مرتبہ کے بعد دوسری مرتبہ) مراد ہے جس کا الگ الگ مجلسوں میں ہونا ضروری ہے اور ثَلَاثَ مَرَّاتٍ کا مطلب الگ الگ تین اوقات ہیں نہ کہ ایک ہی زمانے میں تین اوقات کا اجتماع جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مَرَّتَانِ میں تفریق کا مفہوم شامل ہے۔

اسی طرح حدیث شریف میں نماز کے بعد ٣٣ مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ، ٣٣ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ٣٤ مرتبہ اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہنا مشروع ہے۔ اگر کوئی شخص سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ایک ساتھ پڑھ کر کہے کہ سو بار، تو تب بھی ایک ہی تسبیح شمار کی جائے گی، اُسے الگ الگ ہر ایک تسبیح کو شمار کرنا ہوگا۔ یہ عربی زبان کا محاورہ، طرزِ گفتگو اور زبان کی ادائیگی کا طریقہ ہے جو ہر زبان میں بولا اور سمجھا جاتا ہے۔

تفسیر خازن طبع مصر میں ہے:

إِنَّ التَّطْلِيقَ الشَّرْعِيَّ يَجِبُ أَنْ يَكُونَ تَطْلِيقَةً بَعْدَ تَطْلِيقَةٍ عَلَى التَّفْرِيقِ دُونَ الْجَمْعِ وَالْإِرْسَالِ دَفْعَةً وَاحِدَةً۔

یعنی شرعی طلاق میں یہ ضروری ہے کہ متفرق طور پر ایک طلاق کے بعد دوسری طلاق ہونی چاہیے نہ کہ اکٹھی ایک ہی بار میں۔

علامہ ابوبکر جصاص حنفی کا قول بھی ملاحظہ کیجئے جو انھوں نے آیت اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ کے تحت لکھا ہے:

تَضَمَّنَتِ الْأَمْرَ بِإِيقَاعِ الْإِثْنَتَيْنِ فِي مَرَّتَيْنِ فَمَنْ أَوْقَعَ الْإِثْنَتَيْنِ فِي مَرَّةٍ فَهُوَ مُخَالِفٌ لِحُكْمِهَا۔ (احکام القرآن ج ١ ص ٣٨٠ طبع مصر)

یعنی اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ دو طلاق کو دو مرتبہ میں واقع کرنے کے حکم کو شامل ہے تو جس شخص نے دو طلاق ایک ہی دفعہ میں ایک طہر میں دے دی اس نے حکمِ الٰہی کی مخالفت کی۔

علامہ سندھی حنفی فرماتے ہیں:

قَوْلُهُ تَعَالَى: اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ إِلَى قَوْلِهِ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللهِ هُزُوًا فَإِنَّ مَعْنَاهُ التَّطْلِيقُ الشَّرْعِيُّ تَطْلِيقَةٌ بَعْدَ تَطْلِيقَةٍ عَلَى التَّفْرِيقِ دُونَ الْجَمْعِ وَالْإِرْسَالِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَلَمْ يُرِدْ بِالْمَرَّتَيْنِ التَّثْنِيَةَ وَمِثْلُهُ قَوْلُهُ تَعَالَى ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ أَيْ كَرَّةً بَعْدَ كَرَّةٍ لَا كَرَّتَيْنِ اثْنَتَيْنِ۔ (حاشیہ سنن نسائی ج ٢ ص ٩٦ طبع انصاری دہلی)

یعنی آیت کا مطلب یہ ہے کہ شرعی طلاق متفرق طور پر ایک طلاق کے بعد دوسری طلاق ہونی چاہیے نہ کہ ایک ہی بار اکٹھی اور مَرَّتَانِ سے تثنیہ مراد نہیں ہے۔ اسی طرح آیت ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ میں ایک مرتبہ کے بعد دوسری مرتبہ نظر اٹھا کر دیکھنے کا حکم ہے۔

مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم کے استاذ مولانا شیخ محمد تھانویؒ نے بھی اس آیت کی تفسیر میں تقریباً یہی لکھا ہے اور اسی معنی کی تعیین وتائید کی ہے:

إِنَّ قَوْلَهُ تَعَالَى: اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ مَعْنَاهُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ فَالتَّطْلِيقُ الشَّرْعِيُّ عَلَى التَّفْرِيقِ دُونَ الْجَمْعِ وَالْإِرْسَالِ۔ (حاشیہ سنن نسائی ج ٢ ص ٩٦ طبع انصاری دہلی)

یعنی آیت کا یہ مطلب ہے کہ ایک طلاق کے بعد دوسری طلاق دی جائے۔ اس لئے کہ شرعی طلاق وہ ہے جو متفرق طور پر متفرق طہروں میں دی جائے نہ کہ بیک وقت ایک مجلس میں۔

لفظ مَرَّتَانِ کی یہی تفسیر علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد نسفی حنفی نے "مدارک التنزیل" ج ٢ ص ١١٤ طبع مصر میں۔

اور علامہ اثیر الدین ابو عبداللہ محمد بن یوسف المعروف بابن حیان نے "البحر المحیط" ج ٢ ص ١٩٢ طبع مصر میں۔

اور امام رازی نے "تفسیر کبیر" ج ٢ ص ٢٤٣ طبع مصر میں

اور مولانا عبدالحق صاحب نے "اکلیل علی مدارک التنزیل" ج ٢ ص ١٤١ طبع منشی نول کشور لکھنؤ میں

اور بیضاوی نے اپنی تفسیر ج ١ ص ١٥٠ میں۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے "تفسیر مظہری" ج ١ ص ٣٢٥ طبع قدیم دہلی ١٢٦٩ھ میں۔

نیز علامہ محمود آلوسی حنفی نے "روح المعانی" ج ٢ ص ١٣٥ طبع مصر میں اس آیت کے تحت تین قول ذکر کئے ہیں اور تیسرے قول کو ہی راجح قرار دیا ہے جس میں مَرَّتَانِ کے معنی تفریق کے ہیں:

وَإِذَا كَانَ مَعْنَى مَرَّتَيْنِ التَّفْرِيقَ مَعَ التَّثْنِيَةِ كَمَا قَالَ بِهِ الْمُحَقِّقُونَ يَتَأَتَّى عَلَى أَنَّهُ حَقِيقَةٌ فِي الثَّانِي ظَاهِرٌ فِي الْأَوَّلِ إِذْ لَا يُقَالُ لِمَنْ دَفَعَ إِلَى آخَرَ دِرْهَمَيْنِ مَرَّةً وَاحِدَةً أَنَّهُ أَعْطَاهُ مَرَّتَيْنِ حَتَّى يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا وَكَذَا لِمَنْ طَلَّقَ زَوْجَتَهُ ثِنْتَيْنِ دَفْعَةً أَنَّهُ طَلَّقَ مَرَّتَيْنِ۔ اھ

مَرَّتَانِ کے معنی تثنیہ کے ساتھ تفریق کے ہیں جیسا کہ محققین کہتے ہیں۔ اس بنا پر کہ دوسرے میں حقیقت ہے اور پہلے میں ظاہر ہے۔ لہٰذا اس شخص سے یہ نہیں کہا جائے گا جو دوسرے کو ایک مرتبہ میں دو درہم دے کہ اس نے دو مرتبہ دیئے یہاں تک کہ الگ الگ دے۔ اسی طرح جو شخص اپنی عورت کو ایک ہی مرتبہ میں دو طلاق دے اسے نہیں کہا جائے گا کہ اس نے دو مرتبہ طلاق دی۔

٭ ٭ ٭

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد علامہ آلوسی نے ایک مجلس میں تین طلاق کا ذکر کرتے ہوئے علامہ ابن تیمیہؒ کا نام بھی لیا ہے اور ان احادیث کو نقل کیا ہے جن سے ایک مجلس میں تین طلاق کے ایک ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے۔

مولانا انور شاہ کشمیری مرحوم (استاذ دارالعلوم دیوبند) کی صراحت بھی ملاحظہ فرمایئے:

قُلْتُ الْآيَةُ اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ حُجَّةٌ عَلَيْهِ لَا لَهُ فَاِنَّهُ لَيْسَ مَعْنَى قَوْلِهِ تَعَالَى مَرَّتَانِ اِثْنَتَانِ بَلْ مَعْنَاهُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ وَذٰلِكَ لِاَنَّ التَّثْنِيَةَ عَلٰى نَوْعَيْنِ اَلْاَوَّلُ نَحْوُ زَيْدَانِ تَثْنِيَةُ زَيْدٍ وَالثَّانِي تَثْنِيَةُ مَا فِي الشَّيْءِ الْوَحْدَةُ وَيُسَمّٰى تَثْنِيَةَ التَّكْرِيْرِ كَمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: فَارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ كَالْمَرَّةِ وَالْمَرَّتَانِ مَعْنَاهُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ فِيْهِ مَعْنَى التَّثْنِيَةِ مَعَ مُرَاعَاةِ الْوَاحِدَةِ۔

(فیض الباری ج ۴ ص ۲۱۱ طبع مصر)

میں کہتا ہوں کہ آیت اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ان پر حجت ہے نہ کہ ان کے لئے حجت کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قول مَرَّتَانِ اِثْنَتَانِ کے معنی میں نہیں بلکہ اس کے معنی ایک مرتبہ کے بعد دوسری مرتبہ کے ہیں۔ کیونکہ تثنیہ دو طرح کا ہوتا ہے۔ اول: جیسے زیدان زید کا تثنیہ ہے اور دوسرا وہ جس میں تائے وحدت ہوتی ہے۔ اسے تثنیہ تکرار کہتے ہیں جیسے فَارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ مانند مَرَّةً و مَرَّتَانِ کے اس کے معنی ایک مرتبہ کے بعد دوسری مرتبہ کے ہیں۔ اس میں واحد کی رعایت کے ساتھ تثنیہ کے معنی ہیں۔

ان سب صراحتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ لفظ مَرَّتَانِ کا مطلب یہ ہے کہ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ، یعنی ایک مرتبہ کے بعد دوسری مرتبہ متفرق طور پر طلاق دی جائے۔

مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی حنفی آیت اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ کے تحت لکھتے ہیں:

وَكَانَ الْقِيَاسُ اَنْ لَا تَكُوْنَ الطَّلْقَتَانِ الْمُجْتَمِعَتَانِ مُعْتَبَرَةً شَرْعًا وَاِذَا لَمْ تَكُنِ الطَّلْقَتَانِ الْمُجْتَمِعَتَانِ مُعْتَبَرَةً لَمْ تَكُنِ الثَّلَاثُ الْمُجْتَمِعَةُ مُعْتَبَرَةً بِالطَّرِيْقِ الْاَوْلٰى لِوُجُوْدِهِمَا فِيْهَا مَعَ زِيَادَةٍ۔

قیاس کا تقاضا تو یہ ہے کہ دو مجموعی طلاقیں شرعاً معتبر نہ ہوں اور جب اکٹھی دی گئی دو طلاقیں معتبر نہ ہوں گی تو تین اکٹھی بدرجہ اولیٰ معتبر نہ ہوں گی کیونکہ وہ دونوں ایک زائد کے ساتھ تین کے اندر موجود ہیں۔

(تفسیر مظہری ج ۱ ص ۳۳۵، طبع قدیم دہلی ۱۲۶۹ھ)

آیت طلاق پر غور کرنے سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ تین طلاق اکٹھی نہیں دینی چاہئیں کیونکہ مجموعی تین طلاق نص قرآنی کے خلاف ہیں۔ اس لئے نص قرآنی کی طرف لوٹا کر ایک مجلس کی تین طلاق کو ایک شمار کیا جائے۔ کیونکہ طلاق تین بار نہیں دی گئی اس لئے آیت کا اس پر اطلاق نہیں ہوتا اور حق رجعت باقی رہتا ہے۔ فیصلہ نبوی سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے جیسا کہ حدیثیں آ رہی ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ اگر آیت کا مفہوم یہ ہوتا کہ تین طلاق ایک مجلس میں ہوں یا متعدد مجالس میں ایک بار میں ہوں یا کئی بار میں متفرق ہوں یا اکٹھی ہر حالت میں عورت مرد پر حرام ہو جائے گی تو آیت کے الفاظ یہ نہ ہوتے۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ ..... فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ۔

بلکہ اس طرح ہوتے:

اَلطَّلَاقُ اِثْنَتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ ...... وَاِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ۔

ان الفاظ کا ہونا اور مَرَّتَانِ اور فَاِنْ طَلَّقَهَا کے الفاظ ہونے کی صورت میں آیت کے صریح معنی ہیں کہ فَاِنْ طَلَّقَهَا فِي الْمَرَّةِ الثَّالِثَةِ بَعْدَ الْمَرَّتَيْنِ۔ (یعنی اگر دو مرتبہ الگ الگ طلاق دے چکا ہے پھر تیسری مرتبہ طلاق دے تو اس وقت عورت مرد پر حرام ہو گی) جیسا کہ امام ابوبکر جصاص، زمخشری، نسفی، ابوحیان اور دیگر مفسرین نے اس کا ذکر کیا ہے۔

دوسری دلیل

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا۔

(سورۃ الطلاق: ۱)

اے نبی جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انھیں ان کی عدت کے وقت طلاق دو اور عدت کو شمار کرو اور اپنے رب سے ڈرو انھیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر یہ کہ وہ کھلی ہوئی بےحیائی کا ارتکاب کریں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو کوئی اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا اس نے اپنے نفس پر ظلم کیا تم نہیں جانتے ہو سکتا ہے اللہ اس کے بعد کوئی امر پیدا کر دے۔

اس آیت میں فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ کا تعلق مختلف امور سے ہے نہ کہ صرف طلاق لغیر العدۃ سے۔ اور صحیح مفہوم یہی ہے کہ حدود الٰہی کی خلاف ورزی کرنے والا گنہگار اور عذاب الٰہی کا مستحق ہو گا۔ ظلم نفس کا لفظ قرآن مجید میں عام طور سے اللہ کی نافرمانی کر کے اپنے نفس کی حق تلفی کرنے اور اسے ہلاکت میں ڈالنے کے مفہوم میں آیا ہے اور یہی مفہوم یہاں بھی ہے۔ یہ آیت طلاق رجعی کے بارے میں ہے اور اَمْرًا سے مراد رجعت ہے جیسا کہ مشہور فقیہہ صحابیہ فاطمہ بنت قیسؓ، امام شعبی، عطاء، قتادہ، ضحاک، مقاتل بن حیان، ثوری کہتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۳۷۹۔ زاد المعاد ج ۴ ص ۵۰ طبع مصطفیٰ البابی الحلبی مصر، فتح الباری ج ۹ ص ۳۴۳ طبع بیروت)

حضرت فاطمہ بنت قیس فرماتی ہیں کہ یہ آیت اُس عورت کے متعلق ہے جس سے حق رجعت باقی ہو کیونکہ طلاق کے بعد تو کوئی نیا امر باقی ہی نہیں رہتا۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۸۴ طبع رشیدیہ دہلی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام شعبی فرماتے ہیں کہ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا کا مطلب یہ ہے کہ شاید تو شرمندہ ہو جائے اور تیرے لئے رجعت کا راستہ پیدا ہو جائے۔ (ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۲۶۲-۲۶۳ طبع دار السلفیہ بمبئی)

اور ضحاک کہتے ہیں کہ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا سے مراد عورت سے عدت کے اندر رجوع کرنا ہے' اور یہی قول عطاء' قتادہ اور حسن کا ہے۔ (زاد المعاد طبع مصطفیٰ البابی الحلبی مصر)

بہر حال اس آیت سے طلاق رجعی ثابت ہوتی ہے نہ کہ طلاق مغلظہ بائنہ۔ اس آیت میں طلاق سنی کا ذکر ہے جو ہر طہر میں ایک مرتبہ دی جاتی ہے۔ اس کی تائید مؤطا امام مالک کی اس روایت سے ہوتی ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَرَأَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِقُبُلِ عِدَّتِهِنَّ. قَالَ مَالِكٌ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ أَنْ يُطَلِّقَ فِيْ كُلِّ طُهْرٍ مَرَّةً۔ (مؤطا امام مالک باب جامع الطلاق)

حضرت عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عمر کو پڑھتے ہوئے سنا یاایھا النبی الآیۃ یعنی اے نبی جب تم عورتوں کو طلاق دو تو آغاز عدت کیلئے دو۔ مالک کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک طہر میں طلاق دیجائے۔

قرآن شریف میں کوئی آیت ایسی نہیں جو یکجائی تین طلاق کے وقوع پر صراحتاً دلالت کرے جن سے استدلال کیا جاتا ہے وہ عام ہیں' سنت نے ان کی تخصیص کر دی ہے۔ امام شوکانی فرماتے ہیں:

وَالْجَوَابُ بِأَنَّ هٰذِهِ عُمُوْمَاتٌ مُخَصَّصَةٌ وَإِطْلَاقَاتٌ مُقَيَّدَةٌ بِمَا ثَبَتَ مِنَ الْأَدِلَّةِ الدَّالَّةِ عَلَى الْمَنْعِ مِنْ وُقُوْعِ الْمُتَعَدِّدِ۔

(نیل الاوطار ج ۶ ص ۲۳۶ طبع مصطفیٰ البابی الحلبی مصر)

ایک مجلس کی تین طلاق
(احادیث کی روشنی میں)

صحیح احادیث کی رو سے ایک مجلس کی تین طلاقیں خواہ ایک ہی لفظ: "تجھے تین طلاق" یا "تجھے طلاق' تجھے طلاق' تجھے طلاق" سے دی جائیں۔ ایک طلاق شمار ہوتی ہے۔ ایسی تین طلاقوں کے بعد شوہر کو عدت کے اندر رجعت کا پورا پورا اختیار ہے۔ اگر عدت کے اندر رجوع کر لیا جائے تو نئے نکاح کی ضرورت نہیں۔ مندرجہ ذیل احادیث سے یہ مسئلہ صراحت کے ساتھ ثابت ہوتا ہے:

پہلی حدیث

أَخْرَجَ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهِ (ج ۱ ص ۴۷۷ طبع رشیدیہ دہلی)

مِنْ طَرِيْقِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوْا فِيْ أَمْرٍ كَانَتْ لَهُمْ فِيْهِ أَنَاةٌ فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ۔ (رواہ ایضاً عبد الرزاق فی المصنف ج ۶ ص ۳۹۲ طبع بیروت واحمد فی مسندہ ج ۱ ص ۳۱۴ طبع پاکستان)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اور حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں اس کے بعد حضرت عمرؓ کے عہد خلافت کے پہلے دو سالوں میں تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھیں' پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا لوگ طلاق کے معاملے میں جلد بازی سے کام لینے لگے ہیں حالانکہ اس میں ان کیلئے ڈھیل اور مہلت تھی اس لئے اچھا ہے کہ ہم اس سب کو ان پر جاری کر دیں' چنانچہ انہوں نے وہ جاری کر دیں۔

حضرت ابن عباسؓ نے اس حدیث میں دو حکم بیان کئے ہیں ایک حکم شرعی اور دوسرا حکم سیاسی۔

پہلا حکم شرعی یہ ہے کہ عہد نبوی اور عہد صدیقی اور دو سال تک عہد فاروقی میں تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھیں جس میں کسی ایک صحابی کا اختلاف بھی ثابت نہیں۔

دوسرا حکم اس حدیث میں حضرت ابن عباسؓ نے حضرت عمرؓ کا قول "فَقَالَ عُمَرُ" کو بھی بیان کیا ہے اور یہ تین طلاقوں کو جاری کرنے کی علت اور دلیل ہے۔ اس کی تفصیل آئندہ آئے گی۔ ان شاء اللہ۔

دوسری حدیث

عَنْ طَاؤُسٍ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَتَعْلَمُ أَنَّمَا كَانَتِ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ۔

ابو الصہباء نے حضرت ابن عباسؓ سے کہا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور ابوبکرؓ کے زمانے میں اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے تین سال تک تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھیں تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہاں۔

(رواہ مسلم ج ۱ ص ۴۷۷ طبع رشیدیہ دہلی وابو داؤد مع العون ج ۲ ص ۲۲۸ طبع انصاری دہلی والنسائی ج ۲ ص ۸۳ طبع پاکستان وعبد الرزاق ج ۶ ص ۳۹۲ طبع بیروت والدارقطنی ج ۴ ص ۴۶ طبع پاکستان والطحاوی ج ۲ ص ۳۱ طبع دیوبند والبیہقی ج ۷ ص ۳۳۶ طبع حیدرآباد)

یہ حدیث پہلی حدیث کی مصدق ہے اور دوسری حدیث بھی پس اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھیں۔ اس کے خلاف یہ کہنا کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں تین ہوتی ہیں بالکل غلط اور باطل ہے جس پر کوئی شرعی دلیل نہیں۔ کیونکہ ابو الصہباء کے سوال کے جواب میں ابن عباسؓ نے یہ نہیں فرمایا کہ عہد نبوی و صدیقی میں کبھی تین طلاقیں تین ہوتی تھیں بلکہ ابن عباسؓ کا جواب' دلیل ہے کہ ان تمام با برکت زمانوں میں تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسری حدیث

عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَاتِ مِنْ هَنَاتِكَ أَلَمْ يَكُنِ الطَّلَاقُ الثَّلَاثُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَاحِدَةً فَقَالَ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ تَتَايَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ فَأَجَازَهُ عَلَيْهِمْ۔ (رواہ مسلم ج۱ ص۴۷۸ طبع رشیدیہ دہلی والدارقطنی ج۴ ص۵۱ طبع اثریہ پاکستان وابن ابی شیبہ ج۵ ص۲۶ طبع دار السلفیہ والبیہقی ج۷ ص۳۳۹ طبع حیدرآباد)۔

ابو الصہباء نے عبداللہ بن عباسؓ سے فرمایا کہ لاؤ جو آپکے پاس علمی مسائل ہوں کیا تین طلاقیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اور ابو بکر صدیق کے زمانے میں ایک ہی نہ تھیں؟ ابن عباسؓ نے فرمایا بیشک ایک ہی تھیں پھر حضرت عمرؓ کے زمانے میں جب لوگوں نے پے درپے طلاق دینی شروع کر دی تو حضرت عمرؓ نے ان پر جاری کر دیں۔

چوتھی حدیث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَلَّقَ رُكَانَةُ بْنُ عَبْدِ يَزِيدَ أَخُو بَنِي الْمُطَّلِبِ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَحَزِنَ عَلَيْهَا حُزْنًا شَدِيدًا قَالَ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ طَلَّقْتَهَا قَالَ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّمَا تِلْكَ وَاحِدَةٌ فَارْجِعْهَا إِنْ شِئْتَ قَالَ فَرَاجَعَهَا وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَى أَنَّمَا الطَّلَاقُ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ۔ (اخرجہ احمد ج۱ ص۲۶۵ طبع گوجرانوالہ پاکستان وابو یعلی ج۴ ص۳۷۹ طبع دار المامون للتراث دمشق بیروت وصححہ وکذا فی فتح الباری ج۹ ص۳۶۲ طبع بیروت)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رکانہ بن عبد یزید مطلبی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک ہی مجلس میں دیں پھر بہت ہی غمگین ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ کس طرح تم نے طلاق دی؟ انھوں نے عرض کیا کہ میں تو تین طلاق دے چکا۔ آپ نے فرمایا ایک ہی مجلس میں؟ کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو پھر وہ ایک ہی ہے اگر چاہو تو رجوع کر لو چنانچہ انھوں نے رجوع کر لیا۔ ابن عباسؓ کا یہی خیال تھا کہ ہر طلاق ہر طہر میں ہو۔

حافظ ابن حجرؒ اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:

وَهٰذَا الْحَدِيثُ نَصٌّ فِي الْمَسْأَلَةِ لَا يَقْبَلُ التَّأْوِيلَ الَّذِي فِي غَيْرِهِ مِنَ الرِّوَايَاتِ الْآتِي ذِكْرُهَا۔ (فتح الباری ج۹ ص۳۱۶ طبع بیروت) یعنی ایک مجلس کی تین طلاق کے ایک ہونے میں یہ حدیث نص صریح ہے دیگر روایات میں جو تاویلیں کی جاتی ہیں اس حدیث میں وہ تاویلیں بالکل غیر مقبول ہیں۔ اگر انصاف سے دیکھا جائے تو یہ حدیث نص صریح ہونے کے اعتبار سے سارے اختلافات کی فیصلہ کن ہے۔ اور بقول حافظ ابن حجرؒ صحیح مسلم کی مذکورہ احادیث اس کی زبردست تائید کرتی ہیں۔

وَيُقَوِّي حَدِيثَ ابْنِ إِسْحَاقَ الْمَذْكُورَ مَا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔ (فتح الباری ج۹ ص۳۱۶ طبع بیروت) یعنی ابن اسحاق کی حدیث کو مسلم شریف کی تینوں حدیثوں سے تقویت حاصل ہوتی ہے اور اس کے بعد تینوں حدیثوں کو نقل کیا ہے۔

پانچویں حدیث

عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَقْتُلُهُ۔ (رواہ النسائی ج۲ ص۸۳ طبع السلفیہ لاہور قال ابن القیم واسنادہ علی شرط مسلم زاد المعاد ج۴ ص۵۲ وقال ابن کثیر اسنادہ جید وقال الحافظ فی بلوغ المرام رواتہ موثقون وفی الفتح رجالہ ثقات ج۹ ص۳۱۵ طبع بیروت)

محمود بن لبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں اکٹھی دے دی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصے کی حالت میں کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اللہ کی کتاب کے ساتھ کھیل کیا جاتا ہے حالانکہ میں تم میں موجود ہوں۔ یہ سنکر ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ کیا میں اسکو قتل نہ کر دوں؟

اس حدیث میں مذکور نہیں کہ طلاق دینے والے کی یہ تین طلاقیں واقع ہوئیں یا نہیں، لیکن اس سے پہلے والی چار حدیثوں سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ایک مجلس کی اکٹھی تین طلاقیں شریعت میں ایک ہی طلاق ہوتی ہے اور ان سے یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ کے زمانۂ مبارک میں اور دو سال تک حضرت عمرؓ کے عہدِ خلافت میں بھی یہی دستورِ شرعی تھا کہ اکٹھی تین طلاقیں ایک ہی ہوتی تھیں، تو اس حدیث میں مذکور تین طلاقیں ایک ہی واقع ہوئی۔ انکے تین واقع ہونے کا سوال ہی نہیں ہے۔

پہلی مؤید حدیث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَلَّقَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ ارْجِعْهَا قَالَ إِنِّي قَدْ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ وَتَلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ الْآيَةَ قَالَ فَارْجِعْهَا۔ (رواہ عبد الرزاق فی المصنف ج۶ ص۳۹۱ طبع المکتب الاسلامی بیروت واخرجہ ابو داؤد مطولاً طبع انصاری دہلی)

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عہد نبوی میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں (اکٹھی) دیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رجوع کرلو۔ اس آدمی نے کہا کہ میں تین طلاق دے چکا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے معلوم ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت شریفہ یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء آخر تک پڑھ کر ارشاد فرمایا اپنی بیوی سے رجوع کر لو۔

یہ حدیث تین طلاق کے ایک ہونے پر صراحت کے ساتھ دلالت کرتی ہے اس حدیث میں ایک راوی مجہول ہے اس لئے ہم نے اس کو احتجاج میں پیش نہیں کیا بلکہ پانچ حدیثوں کی تائید میں نقل کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری مؤید حدیث

قَالَ اَبُوْ الصَّهْبَاءِ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَتَعْلَمُ اَنَّ الثَّلَاثَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يُرَدَّدْنَ اِلَی الْوَاحِدَةِ وَصَدْرًا مِّنْ اِمَارَةِ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ۔ (رواہ الدارقطنی ج ۲ ص ۴۶ والحکم ج ۲ ص ۱۹۶ وقال ھذا حدیث صحیح الاسناد طبع حیدرآباد)

یعنی ابوالصہباء نے ابن عباس سے کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک سے لیکر حضرت عمرؓ کی شروع خلافت تک تین طلاقیں ایک ہی ہوتی تھیں تو حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ ہاں۔

اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ عہدِ رسالت سے لیکر حضرت عمرؓ کی شروع خلافت تک تین طلاقیں ایک ہی ہوتی تھیں اور یہی قانون شرعی تھا۔ اتنے طویل زمانے تک کسی ایک سے بھی اس کے خلاف عمل ثابت نہیں۔ اسی لئے یہ اجماع قدیم پر صریح دلیل ہے۔

تیسری مؤید حدیث

اَنَّ طَاوٗسًا اَخْبَرَهٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَعَهٗ مَوْلَاهُ اَبُو الصَّهْبَاءِ فَسَاَلَهٗ اَبُو الصَّهْبَاءِ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا جَمِيْعًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانُوْا يَجْعَلُوْنَهَا وَاحِدَةً عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَوِلَايَةِ عُمَرَ اِلَّا اَقَلَّهَا حَتّٰی خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ قَدْ اَكْثَرْتُمْ فِیْ هٰذَا الطَّلَاقِ فَمَنْ قَالَ شَيْئًا فَهُوَ عَلٰی مَا تَكَلَّمَ بِهٖ۔

یعنی ابوالصہباء نے حضرت ابن عباسؓ سے اُس شخص کے متعلق سوال کیا جو اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دیدے تو ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ زمن نبوی و عہد صدیقی اور چند سال خلافت فاروقی میں ایک شمار کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں سے فرمایا تم بہت طلاق دینے لگے ہو پس جو جیسا کہے گا ویسا ہی ہوگا۔

(رواہ عبدالرزاق ج ۶ ص ۳۹۲ طبع بیروت المکتب الاسلامی عن عمرو بن حوشب قال اخبرنی عمرو بن دینار اَن طاؤسا اخبرہ ...)

یہ حدیث بھی ہمارے مدعا پر صراحت کے ساتھ دلالت کرتی ہے مگر اس حدیث کی سند میں عمرو بن حوشب واقع ہے جس کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ مجہول ہے۔ (میزان ج ۲ ص ۲۵۱ طبع مصر، تقریب ص ۲۵۸ طبع فاروقی دہلی)

نوٹ: ان تینوں حدیثوں کی صحت میں کلام ہے اس لئے ہم نے ان کو احتجاج میں پیش نہیں کیا بلکہ پہلی پانچ حدیثوں کی تائید میں نقل کیا ہے۔

فقہائے کوفی کی مہر پر تاجدارِ مدینہ کی مہر کو ترجیح

ان احادیث سے روزِ روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک ہی واقع ہوتی ہیں اور اس پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ثبت ہے۔ اس لئے ہماری مسلمان بھائیوں سے گذارش ہے کہ وہ فقہاء کی مہر کو چھوڑ کر مہر محمدی کو اختیار کریں اور سکۂ فقہاء کو چھوڑ کر سکۂ محمدی کو لازم پکڑیں۔ کیونکہ وہی سکہ قابل قبول ہے جس پر مہر محمدی ہو۔ کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے:

طرد علیہا سکۃ نبویۃ ضرب المدینۃ اشرف البلدان

(یعنی اس سکہ پر ایسی ضرب ہے جو سکۂ نبویہ ہے مدینہ کی ضرب جو افضل شہر ہے)

عورت صرف شرعی طریقہ پر حلال ہوتی ہے

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو شرعی طریقہ پر تین طلاقیں دے دیتا ہے تو شرعی طور پر وہ بیوی مطلقہ ثلاثہ بالاتفاق حرام ہے اور اس وقت تک حرام رہتی ہے جب تک کہ کسی دوسرے شخص سے شرعی طور پر نکاح نہ کر لے اور وہ دوسرا شوہر اس سے جماع بھی کرے۔ لیکن وہ دوسرا شوہر جس نے اپنی مرضی سے ازدواجی زندگی گذارنے کے لئے برضا ورغبت نکاح کیا ہے، عورت کے رویّے سے دل برداشتہ ہو کر شرعی اجازتِ طلاق سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بغیر کسی حیلہ کے طلاق دے دیتا ہے تو اس صورت میں زوج اوّل کے لئے عورت کے حلال ہونے میں سارے علماء اسلام کا اتفاق ہے۔ لیکن حلالہ کے بہانے سے جو نکاح کیا جاتا ہے شریعت محمدی میں اس کی قطعاً گنجائش نہیں۔

مروجہ حلالہ کی حرمت و مذمت پر فرمانِ رسول

مروجہ حلالہ کی مذمت اور برائی بہت سی حدیثوں سے ثابت ہے۔ ہم چند کو ذکر کرتے ہیں:

۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی حلالہ کرنے والے اور اس پر بھی جس کے لئے حلالہ کیا جائے۔

(رواہ الترمذی وقال حسن صحیح ج ۱ ص ۱۳۳، والحاکم فی الصحیح والنسائی ج ۲ ص ۹۲ واحمد ج ۱ ص ۴۴۸، والدارمی ج ۲ ص ۸۰، وعبدالرزاق ج ۶ ص ۲۶۹ والبیہقی ج ۷ ص ۲۰۸ وابن ابی شیبہ ج ۴ ص ۲۹۵ وصححہ ابن القطان وابن دقیق العید علی شرط البخاری کما فی التلخیص ص ۳۰۱ ورواتہ ثقات، درایہ ص ۲۱۱)

۲۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت فرمائی اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے اور اس پر بھی جس کے لئے حلالہ کیا جائے۔

(رواہ الامام احمد باسناد رجالہ کلھم ثقات والبزار وابو یعلی الموصلی واسحاق بن راھویہ وابن ابی شیبہ ج ۴ ص ۲۹۶ واسنادہ جید وابن الجارود والجوزجانی والبیہقی ورجالہ موثقون، درایہ ص ۲۱۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَہٗ۔

حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی حلالہ کرنے والے اور اس پر بھی جس کیلئے حلالہ کیا جائے۔

(رواہ احمد وابوداؤد ج ۱ ص۲۸۱ والترمذی ج ۱ ص۱۴۵ وابن ماجہ ص۱۳۹ وعبدالرزاق ج ۶ ص۲۶۹ والبیہقی۔)

۴۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَہٗ۔

(رواہ ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی حلالہ کرنے والے اور اس پر بھی جس کے لئے حلالہ کیا جائے۔

۵۔ عَنْ عُقْبَۃَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِالتَّیْسِ الْمُسْتَعَارِ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ھُوَ الْمُحَلِّلُ لَعَنَ اللّٰہُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَہٗ۔

عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو کرائے کا سانڈ (بھاڑے کا ٹٹو) نہ بتلاؤں صحابہؓ نے فرمایا ہاں۔ آپ نے فرمایا یہ حلالہ کرنے والا ہے اور اللہ نے لعنت کی ہے حلالہ کرنے والے پر اور جس کیلئے حلالہ کیا گیا ہے۔

(رواہ ابن ماجہ باسناد رجالہ کلہم موثقون والدارقطنی ج ۳ ص۲۵۱ والبیہقی ج ۷ ص۲۰۸ والجوزجانی والحاکم ج ۲ ص۱۹۹ وقال صحیح الاسناد وقال الذہبی صحیح وقال الحافظ ابن تیمیۃ ان ھذا الحدیث جید واسنادہ حسن الفتاوی ج ۳ ص۲۴۵ طبع مصر)

۶۔ حضرت جابرؓ سے ترمذی ج ۱ ص۱۴۵ میں روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَلِّلِ فَقَالَ لَا اِلَّا نِکَاحَ رَغْبَۃٍ لَا نِکَاحَ دُلْسَۃٍ وَلَا اسْتِھْزَاءٍ بِکِتَابِ اللّٰہِ ثُمَّ یَذُوْقُ الْعُسَیْلَۃَ۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حلالہ کرنے والے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا نہیں بلکہ رغبت کا نکاح ہو نہ کہ دھوکہ بازی کا (پوشیدہ) نکاح اور نہ کتاب اللہ کے ساتھ مذاق ہو پھر وہ مرد (اس عورت) سے ہمبستری کرے۔

(رواہ الجوزجانی وابن شاہین فی غرائب السنن کذا فی اقامۃ الدلیل علی ابطال التحلیل ص۲۲۳ طبع مصر)

عدت کا بیان

غیر مدخولہ عورت (یعنی وہ عورت جس سے نکاح کے بعد شوہر نے دل سنگی نہ کی ہو) اس پر کوئی عدت نہیں۔ وہ طلاق واقع ہوتے ہی فوراً بائنہ ہو جاتی ہے اور دوسرے نکاح کے لائق ہو جاتی ہے یعنی دوسرا نکاح عدت کے انتظار کے بغیر ہو سکتا ہے۔ اور یہ دوسرا نکاح طلاق دینے والے شوہر کے ساتھ بغیر حلالہ کے ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَکَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْھُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْھُنَّ فَمَا لَکُمْ عَلَیْھِنَّ مِنْ عِدَّۃٍ تَعْتَدُّوْنَھَا۔ (الاحزاب ۴۹)

اے ایمان والو! تم جن منکوحہ عورتوں کو وطی سے پہلے طلاق دے دو تو ان پر تمہارے لئے عدت کی پابندی نہیں ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ غیر مدخولہ عورت کے لئے عدت کی پابندی کا حکم نہیں بلکہ عدت کی پابندی کا حکم مدخولہ عورتوں کے لئے خاص ہے اور مدخولہ عورت کے لئے طلاق کے بعد رجوع کی مدت مندرجہ ذیل آیت میں اس طرح ہے:

وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِھِنَّ ثَلٰثَۃَ قُرُوْٓءٍ وَلَا یَحِلُّ لَھُنَّ اَنْ یَّکْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ فِیْٓ اَرْحَامِھِنَّ اِنْ کُنَّ یُؤْمِنَّ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَبُعُوْلَتُھُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّھِنَّ فِیْ ذٰلِکَ۔

(البقرہ: ۲۲۸)

یعنی مطلقہ عورتیں اپنے کو تین حیض تک انتظار میں رکھیں اور اگر وہ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کے لئے حلال نہیں کہ اپنے رحم میں جو چیز اللہ نے پیدا کر رکھی ہے اسے چھپا دیں اور تین حیض کی اس مدت انتظار میں ان کے شوہر ان سے رجوع کرنے کا زیادہ حق رکھتے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس عورت کو طلاق رجعی دی گئی ہو (خواہ ایک طلاق دی گئی ہو یا دو طلاقیں) ایسی عورت کے شوہر کو رجوع کرنے کے حق کی مدت تین حیض ہے۔ اگر اس مدت کے اندر شوہر نے رجوع نہ کیا تو مطلقہ عورت بائنہ ہو جائے گی پھر وہ جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ اگر دونوں میاں بیوی راضی ہوں اور یکجا رہنا چاہیں تو اس طلاق دینے والے شوہر سے بھی نئے نکاح کے ساتھ عورت دوبارہ بغیر حلالہ کے لوٹائی جا سکتی ہے۔ اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیت میں فرمایا ہے:

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَھُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْھُنَّ اَنْ یَّنْکِحْنَ اَزْوَاجَھُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَیْنَھُمْ بِالْمَعْرُوْفِ۔ الخ

(البقرہ: ۲۳۲)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی مدت پوری کر چکیں تو تم ان کو ان کے خاوندوں سے جب وہ آپس میں دستور کے موافق راضی ہو جائیں نکاح کرنے سے مت روکا کرو۔

لیکن جن عورتوں کو حیض نہیں آتا کسی بیماری کی وجہ سے یا بڑھاپا یا کم سنی کی وجہ سے یا جو عورتیں حاملہ ہوں ان کے لئے مدت انتظار دوسری آیت میں اس طرح بیان فرمائی ہے:

وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُھُنَّ ثَلٰثَۃُ اَشْھُرٍ وَّالّٰٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُھُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَھُنَّ۔۔۔۔ الخ

(الطلاق: ۴)

(یعنی کبر سنی وصغر سنی یا کسی وجہ سے جن عورتوں کو حیض نہیں آتا ان کی مدت تین مہینے ہے اور حاملہ عورت کی اجل یعنی عدت وضع حمل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس آیت میں صراحت کی گئی ہے کہ کبر سنی و صغر سنی یا کسی وجہ سے حیض نہ آنے والی عورتوں کو پہلی مرتبہ طلاق کے بعد رجوع کرنے کی جو مدت شریعت نے مقرر کی ہے وہ تین مہینے ہے اور حاملہ سے رجوع کرنے کی مدت وضع حمل ہے۔ اس مدت کو اس آیت میں "عدت" اور "اجل" کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس سے پہلے والی اور بعد والی آیت میں اسی عدت و اجل کو "مدتِ تربص" یعنی مدتِ انتظار کہا گیا ہے۔ یعنی زمانہ رجوع کا نام اصلاح شریعت میں عدت، اجل اور مدتِ تربص ہے۔

لیکن جن عورتوں کے خاوند فوت ہو جائیں ان کی عدت اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمائی ہے:

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ۔ (البقرہ، ۲۳۴)

جو لوگ مرتے ہوئے اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ جاتے ہیں وہ چار مہینے دس دن بیٹھ کریں، پھر جب اپنی مدت پوری کر چکیں تو جو کچھ وہ اپنے حق میں موافق دستور کریں تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔

* * *

اس آیت شریفہ میں اس عورت کی عدت جس کا شوہر فوت ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ نے چار ماہ دس دن مقرر فرمائی ہے۔

مطلقہ کی اولاد کی پرورش

اگر عورت کو طلاق رجعی دی گئی ہے تو عدت کے اندر عورت کا نان نفقہ اور مسکن شوہر کے ذمے ہے۔ ہر صورت میں اولاد کی پرورش کی ذمہ داری مرد پر عائد ہوتی ہے۔ بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا تمام بار اپنی حیثیت کے مطابق مرد پر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَّهُ بِوَلَدِهِ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَن تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُم مَّا آتَيْتُم بِالْمَعْرُوفِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ۔ (البقرہ، ۲۳۳)

جو مائیں اپنے بچے کو پوری مدت دودھ پلانا چاہیں وہ پورے دو برس پلائیں اور ان کا کھانا کپڑا موافق دستور کے باپ کے ذمے ہے ہر ایک نفس کو اس کی ہمت کے موافق حکم ہوا کرتا ہے۔ نہ تو ماں اپنے بچے کی وجہ سے ضرر پہنچاوے اور نہ باپ اپنے بچے کے سبب سے تکلیف دے اور اسی قدر وارثوں کے ذمے ہے پھر اگر وہ دونوں اپنی مرضی اور مشورے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں اور اگر اپنی اولاد کو دودھ پلوانا چاہو تو تمہیں کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ جو کچھ تم نے دینا چاہا ہے دستور کے موافق دیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

اس آیت میں صراحتاً مذکور ہے کہ پوری مدت رضاعت دو سال ہے دو سال سے زیادہ نہیں۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ۔ (لقمان، ۱۴)

یعنی بچے کا دودھ چھڑانا دو سال کے اندر ہے۔

بچے کو دودھ پلانے کے زمانے میں اور مدت حمل کے دوران اگر عورت مطلقہ ہے تب بھی عورت کا خرچہ بچے کے والد کے ذمے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ وَإِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ وَإِن تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ۔

ان مطلقہ عورتوں کو اپنی مقدور کے موافق رہنے کو مکان دو جہاں تم خود رہتے ہو، انکو تکلیف مت دو تاکہ ان کو تنگ کرو اور اگر وہ حاملہ ہیں تو انکے وضع حمل تک انکو خرچ دیا کرو پھر اگر وہ تمہاری اولاد کو دودھ پلائیں انکی اجرت دیا کرو اور باہمی مشورہ کے ساتھ نیک دستور کے موافق کاربند ہوا کرو، اگر تم مشکل سمجھو تو اس مرد کی ذمہ داری پر اس کیلئے کوئی اور عورت بچے کو دودھ پلائے۔

* * *

لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا۔ (الطلاق: ۷)

جو وسعت والا ہے وہ اپنی وسعت سے خرچ کرے اور جس کا رزق تنگ ہے وہ بھی اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرے، اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اتنا ہی حکم دیتا ہے جتنی اسکو طاقت دی ہے۔ اللہ تنگی کے بعد آسانی کر دیگا۔

جس عورت کو طلاق رجعی دی گئی ہو ان کا نان نفقہ اور مسکن شوہر کے ذمہ ہے جیسا کہ مذکورہ آیات سے پتہ چلتا ہے لیکن جن عورتوں کو تین طلاقیں الگ الگ تین طہروں میں دی گئی ہوں ان کا نفقہ اور مسکن شوہر کے ذمہ نہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث میں ہے:

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً۔ (مسلم ج ۱ ص ۴۸۴ طبع رشیدیہ دہلی)

فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں (تین طہروں میں الگ الگ) دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے (شوہر کے ذمہ) نہ رہنے کی جگہ رکھی اور نہ نفقہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بچوں کی پرورش کا حقدار کون؟

بچوں کی پرورش کی زیادہ حقدار ان کی ماں ہے جب تک کہ وہ نکاح نہ کرے۔ ابوداؤد اور مسند احمد میں ہے کہ

أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنِي هٰذَا كَانَ بَطْنِي لَهُ وِعَاءً وَثَدْيِي لَهُ سِقَاءً وَحِجْرِي لَهُ حِوَاءً وَإِنَّ أَبَاهُ طَلَّقَنِي وَأَرَادَ أَنْ يَنْزِعَهُ مِنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَنْكِحِي۔ (رواہ احمد و ابوداؤد) بحوالہ مشکوٰۃ ص ۲۹۳ باب بلوغ الصغیر وحضانتہ، کتب خانہ رشیدیہ دہلی

ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یہ میرا بیٹا ہے اس کے واسطے میرا پیٹ برتن تھا اور اسکے واسطے میری چھاتی مشک تھی اور میری گود اس کیلئے گھری ہوئی رہی اسکے والد نے مجھ کو طلاق دی اور اب وہ اسے مجھ سے لینے کا ارادہ کرتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس کی پرورش کرنے کی زیادہ حقدار ہے جب تک کہ تو کسی سے نکاح نہ کرے۔

جب بچے سمجھدار ہو جائیں تو ان کو اختیار ہے چاہے ماں کے پاس رہیں یا باپ کے پاس رہیں۔ ابوداؤد نسائی اور دارمی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ سَقَانِي وَنَفَعَنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا أَبُوكَ وَهٰذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ فَانْطَلَقَتْ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی والدارمی) بحوالہ مشکوٰۃ ص ۲۹۳

ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کیا کہ میرا شوہر میرے بیٹے کو لے جانا چاہتا ہے جبکہ وہ مجھے پانی پلاتا ہے اور مجھے فائدہ پہنچاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیٹے سے فرمایا کہ یہ تیرے والد ہیں اور یہ تیری والدہ ہیں تو دونوں میں سے جس کا چاہے ہاتھ پکڑ لے اس لڑکے نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا، وہ اس کو لے گئی۔

جب تک بچے بالغ نہ ہو جائیں ان کا خرچ باپ کے ذمہ ہے اور باپ کے انتقال کے بعد ان کے خرچ کی ذمہ داری دوسرے ورثاء پر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔ (سورۂ بقرہ، ۲۳۳)

اور بچے کے باپ پر ان کا کھانا کپڑا ہے دستور کے موافق کسی شخص کو اس کی گنجائش سے زیادہ تکلیف نہ دی جائیگی اور نہ ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے نقصان دیا جائیگا نہ باپ کو اس کے بچے کی وجہ سے اور (اگر بچے کا باپ نہ ہو تو باپ کے) وارث پر ایسا ہی کھانا کپڑا ہے۔

بہت سے مسلم گھرانوں میں یہ بات دیکھی گئی ہے کہ جب اُن میں طلاق کا معاملہ پیش آتا ہے اور بیوی کے گھر والوں کی طرف سے مہر وغیرہ کا مطالبہ ہوتا ہے تو شوہر کے گھر والے مہر کے بدلے میں بیوی کو بچے دیتے ہیں۔ یہ بات قرآن و حدیث کی روشنی میں بالکل غلط ہے۔ مہر کی رقم کا بدل بچے نہیں ہو سکتے، شوہر پر مہر ادا کرنا ضروری ہے۔ بچے ماں کے پاس رہیں یا باپ کے، دونوں صورتوں میں بچوں سے باپ کا تعلق بہرحال باقی رہتا ہے اور ان کے خرچ کی ذمہ داری بھی باپ ہی پر عائد ہوتی ہے جب تک کہ وہ بالغ نہ ہو جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا

اے نبی جب وقت طلاق دو تم عورتوں کو پس طلاق دو تم انکو وقت عدت انکی کے اور گنو تم

اے نبی! (لوگوں سے کہہ دیجئے) کہ جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو۔ تو انکو عدت کے شروع میں طلاق دو اور عدت کو یاد

الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ

عدت کو اور ڈرو اللہ پروردگار اپنے سے مت نکالو انکو گھروں انکے سے اور نہ نکل جاویں وہ

رکھو اور اللہ سے ڈرو۔ جو تمہارا رب ہے۔ انکو انکے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود بخود نکلیں مگر

اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَعَدَّ

مگر یہ کہ کریں بے حیائی ظاہر اور یہ ہیں حدیں اللہ کی اور جو کوئی کہ نکل جاوے

وہ جو ظاہرہ بے حیائی کے کسی کام کا ارتکاب کر بیٹھی ہوں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو کوئی اللہ کی

حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ

حدوں اللہ کی سے پس تحقیق ظلم کیا اسنے اوپر جان اپنی کے نہیں جانتا تو شاید کہ اللہ پیدا کردے

حدوں سے تجاوز کرے گا وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا۔ تم نہیں جانتے کہ شاید اللہ اس کے بعد کوئی

بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ① فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ

پیچھے اس کے کچھ بات نئی پس جو وقت کہ پہنچیں وعدے اپنے کو پس بند رکھو انکو اچھی طرح

سبیل پیدا کر دے پھر جب وہ اپنی میعاد کو پہنچ جاتی ہیں۔ تو یا انکو خوش اسلوبی سے

اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا

یا جدا کردو انکو ساتھ اچھی طرح کے اور گواہ کرلو دو صاحب عدل کو آپس میں سے اور درست کرو

زوجیت میں رہنے دو۔ یا خوش اسلوبی سے علیحدہ کردو۔ اور اپنے میں سے دو معتبر شخصوں کو گواہ بنالو اور گواہی ٹھیک

الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ڛ

گواہی واسطے خدا کے یہ بات نصیحت دیا جاتا ہے ساتھ اسکے جو کوئی کہ ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے

ٹھیک اللہ کیلئے دو۔ ان باتوں سے انکو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ② وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ

اور جو کوئی ڈرے اللہ سے کرے گا واسطے اسکے راہ نکلنے کی مشکل سے اور رزق دیگا اسکو اس جگہ سے کہ نہیں گمان کرتا

اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا۔ اللہ اس کیلئے خلاصی کی کوئی صورت پیدا کردیگا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیگا جہاں سے وہم و گمان

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ

اور جو کوئی توکل کرے اوپر اللہ کے پس وہ کفایت کرتا ہے اسکو تحقیق اللہ پہنچنے والا ہے اراد ے اپنے کو تحقیق مقرر کیا ہے

بھی نہ ہو۔ اور جو کوئی اللہ پر توکل کریگا بیشک اللہ اپنے کام کو پورا کرکے رہتا ہے۔ اس نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر

اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ③ وَالّٰۗـِٔيْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَاۗىِٕكُمْ اِنِ

اللہ نے واسطے ہر چیز کے اندازہ ٹھیک اور وہ عورتیں جو ناامید ہوگئی ہیں حیض سے بی بیوں تمہاری میں سے اگر

کر رکھا ہے اور تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے ناامید ہو چکی ہیں اگر تم کو شک ہو

ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰۗـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ۭ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ

شک میں ہو تم پس عدت انکی تین مہینے ہیں اور اسی طرح وہ جو نہیں حائض ہوئیں اور حمل والیاں

تو انکی عدت تین ماہ ہے۔ اور حکم بذا القیاس جنکو حیض آتا ہی نہیں ہے۔ اور وہ جن کے پیٹ میں بچہ ہے

حل لغات۔

لے لَا تَدْرِیْ۔ لاتدری واحد نفی حاضر کا صیغہ ہے دَرَیٰ یَدْرِیْ سے اور یہ متعدی ہے لاتعلم کے۔ لے یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا۔ مخرج ظرف کا صیغہ ہے اس کے معنی ہیں نکلنے کی جگہ۔ لے فَهُوَ حَسْبُهٗ۔ حسب مصدر ہے معنے ہیں فاعل کے ای فہو کافیہ۔ لے لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا۔ قدر معنے میں ہے تقدیر کے اور تقدیر کہتے ہیں اندازہ کرنے کو۔ لے وَالّٰۗـِٔيْ يَىِٕسْنَ۔ اللائی جمع ہے التی کی یئسن لیا گیا ہے یاس سے اور یاس کہتے ہیں ناامیدی کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف طلاق سنی یہ ہے کہ ہر مہینہ میں بعد طہر کے ایک ایک طلاق دیکر تین ماہ میں تینوں طلاقیں پوری کرے۔ یہ ہے طلاق دینے کا طریقہ۔ جو لوگ ایک ہی وقت میں تین طلاقیں تحریری یا زبانی سخت غصہ کی حالت میں دے بیٹھتے ہیں اور پھر اپنے کئے پر نادم ہوتے ہیں تو ان کے لئے شرع میں قبل انقضاء عدت رجوع جائز درست ہے کیونکہ وہ ایک کے حکم میں ہے رسیل السلام صفحہ (۶۶) جیسا کہ صحیح مسلم شریف جلد اول صفحہ ۴۷۷ میں ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلٰثِ وَاحِدَةً یعنی عہد نبوی و ابوبکرؓ اور دو سال خلافت عمرؓ میں برابر ایک مجلس کی تین طلاقوں کو ایک طلاق رجعی شمار کیا جاتا تھا۔ بس یاد رہے جس مسئلہ کا بیان صراحتاً قرآن و حدیث سے موجود ہو اس مسئلہ میں کسی کی رائے کی طرف مائل ہونا اور قرآن و حدیث کے صریح حکم کو قابل عمل نہ سمجھنا بالکل بے انصافی ہے اور اللہ و رسول کی حکم عدولی ہے اس لئے کہ ارشاد الٰہی ہے وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَمْرًا أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ الخ (پارہ ۲۲ رکوع ۲) یعنی کسی مسلمان مرد کو یا عورت کو جائز نہیں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کسی امر میں کوئی فیصلہ کر دیں پھر اس میں اپنی مرضی یا منشاء کا اختیار باقی رہے ہرگز کوئی اختیار نہیں بلکہ قرآن و حدیث پر عمل کرنا لازم اور ضروری ہے۔ اسکے خلاف تمام فقہاء علماء وغیرہم کو جواب دیا جائے لیکن وحی الٰہی کو جواب نہ دیا جائے۔ مسئلہ ہذا طلاق ثلاثہ فی مجلس واحد کے بارے میں صحیح مسلم شریف جلد اول صفحہ ۴۷۸ مطبوعہ نولکشور میں صریح حدیث موجود ہے اِنَّ اَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَتَعْلَمُ اِنَّمَا كَانَتِ الطَّلَاقُ الثَّلٰثُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَاحِدَةً فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ فِيْ عَهْدِ عُمَرَ تَتَابَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ فَاَجَازَهٗ عَلَيْهِمْ یعنی ابو صہباء رحمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جو کچھ آپ جانتے ہیں وہ بیان کر دیجئے۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایسی تین طلاقیں جو ایک مرتبہ یا ایک جلسہ میں دی جاتیں ایک طلاق کے حکم میں نہیں رکھی جاتی تھیں؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ہاں بیشک یہ بات اسی طرح تھی مگر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگوں نے ایسی طلاقیں کثرت سے دینی شروع کر دیں تب انھوں نے تین کا حکم جاری کر دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حکم کوئی شرعی حکم نہ تھا بلکہ مصلحتاً تھا جیسا کہ صحیح مسلم شریف میں مذکورہ حوالہ سے آپ کا قول واضح ہے اِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوْا فِيْ اَمْرٍ كَانَتْ لَهُمْ فِيْهِ اَنَاةٌ فَلَوْ اَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ یعنی لوگوں نے ایسے کام میں جلدی کرنی اختیار کر لی جس میں ان کو تاخیر کرنی تھی لہٰذا اگر ہم اس میں انپر کچھ تنبیہ کر دیں تو مناسب ہے پس تنبیہ اور تعزیر کی نظر سے انھوں نے تین طلاق مجلس واحدہ کو تین مغلظہ قرار دیدیں اور اس کی وجہ کو بھی ظاہر کر دیا۔ پھر آخر عمر میں اپنے اس قول و حکم پر پشیمان ہوئے گویا کہ اپنی بات سے رجوع کر لیا فرمایا مَا نَدِمْتُ عَلٰى شَيْءٍ نَدَامَتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ اَنْ لَّا اَكُوْنَ حَرَّمْتُ الطَّلَاقَ وَاَنْ لَّا اَكُوْنَ اَنْكَحْتُ الْمَوَالِيَ وَعَلٰى اَنْ لَّا اَكُوْنَ قَتَلْتُ النَّوَائِحَ (اغاثۃ اللہفان صفحہ ۱۸۱ مطبوعہ مصر مصنفہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ) یوں نہیں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث نہیں ہے یا اسکا مطلب و منشاء لوگوں نے نہیں سمجھا تھا اور میں سمجھا ہوں یا یہ حکم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منسوخ کر دیا تھا غرض کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث رسول کی اپنی طرف سے کوئی تاویل نہیں کی بلکہ اپنے قول و فعل کو تعزیری قرار دیکر پھر بھی اس پر نادم ہیں اور رجوع کر رہے ہیں لیکن لوگوں نے مصلحت وقت کے فتوے کو اصل اور صحیح مذہب ٹھیرا لیا یوں لکھنے اور کہنے لگے کہ بس مجلس واحدہ کی تین طلاقوں سے اب عورت اپنے خاوند پہ حرام ہو گئی گویا کہ حلال کو حرام بتاتے ہیں حالانکہ شرع کی رو سے حرام نہیں ہوئی کیونکہ حرام و حلال صرف قرآن و حدیث کے حکم سے ہوتا ہے نہ کہ مجتہد و فقیہ کے قول و مذہب سے۔ یاد رہے قرآن و حدیث کے مقابلہ میں سارے جہان کے قول اقوال کیوں نہ ہوں سب رد ہیں اور اللہ و رسول کے فرمان واجب الاتباع ہیں لہٰذا مجلس واحدہ کی تین یا زیادہ طلاقیں تحریری ہوں یا تقریری وہ رجعی ایک ہے۔ عدت کے اندر میاں بیوی کو رجوع کا حق حاصل ہے اور بعد عدت تجدید نکاح سے بھی گھر بدستور آباد رہ سکتا ہے قرآن مجید پارہ دوم رکوع ۱۴ کی پہلی آیت اس پر دال ہے اور صحیح مسلم شریف جلد اول صفحہ ۴۷۷ کی ابن عباس رضی اللہ عنہ والی صریح صحیح روایت اس پر ناطق ہے۔ اسی طرح ابو رکانہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ اس پر پورا عملی ثبوت ہے۔ اب کون ہے جو اللہ و رسول کے فیصلہ کو رد کرے یا حرام قرار دے ہرگز نہیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا کسی اور صحابی کا قول و فعل حدیث مرفوع کے مقابلہ میں حجت شرعی نہیں ہے تو دوسرے فقہاء و مجتہدین کا فتویٰ اور قول خواہ اپنی انکی رائے ہو یا پہلوں کی تقلید سے ہو کیونکر حجت شرعی ہو جائے گا؟ اسی واسطے حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۵۷ میں شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ کا یہ قول لکھا ہے لَا حُجَّةَ فِيْ قَوْلِ اَحَدٍ دُوْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَثُرُوْا وَلَا فِيْ قِيَاسٍ وَلَا فِيْ شَيْءٍ وَّمَا ثَمَّ اِلَّا طَاعَةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ یعنی امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور شخص کا قول شرعی حجت نہیں ہے اگرچہ اس قول کے کہنے والے بہت سے ہوں نہ کسی کا قیاس نہ کوئی اور چیز حجت ہے اگر ہے تو صرف اللہ و رسول کی تابعداری ہے اور یہی ذریعہ نجات ہے۔ اور حالت جنون یا نشہ میں یا کسی کی زبردستی یا جبر سے طلاق دی جائے تو وہ بھی واقع نہیں ہوتی (رشتق صفحہ ۳۳۸) وَفِيْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِيْ اِغْلَاقٍ (ابو داؤد) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَبْلُغَ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ (ترمذی بحوالہ (باقی ص ۹۱۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مِنْ أَمْرِهِ
وقت انکا یہ کہ رکھ دیں حمل اپنا یعنی جن لیں اور جو کوئی ڈرے اللہ سے کریگا واسطے اسکے کام اسکے سے
اور انکی عدت بچہ جننے تک ہے۔ اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا۔ خدا اس کے کام میں آسانی پیدا

يُسْرًا ﴿٤﴾ ذٰلِكَ أَمْرُ اللّٰهِ أَنْزَلَهُ إِلَيْكُمْ ۚ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ
آسانی یہ ہے حکم خدا کا اتارا ہے اسکو طرف تمہارے اور جو کوئی ڈرے گا اللہ سے دور کر دیگا اس سے برائیاں اسکی
کر دیگا۔ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری جانب نازل کیا ہے اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کی خطاؤں

وَيُعْظِمْ لَهٗٓ أَجْرًا ﴿٥﴾ أَسْكِنُوهُنَّ[1] مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَ
اور بڑا دیگا اس کو ثواب رکھو انکو جسطرح سے رہتے ہو تم مقدور اپنے کے اور
کو معاف کریگا اور اسکو بڑا اجر دیگا مطلقہ عورتوں کو اپنے مقدور کے موافق رہنے کو گھر دو۔ جہاں تم آپ رہتے ہو اور انکو تنگ

لَا تُضَآرُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ ۚ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا
مت ایذا دو انکو تو کہ تنگی کرو تم اوپر انکے اور اگر ہوویں حمل والیاں پس خرچ کرو
کرنے کیلئے تکلیف نہ پہنچاؤ۔ اور اگر انکے پیٹ میں بچہ ہو۔ تو انکو نان نفقہ دو۔ یہاں تک کہ وہ بچہ جنیں

عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ
اوپر انکے یہاں تک کہ رکھیں حمل اپنا پس اگر دودھ پلاویں تمہارے لئے پس دو تم انکو مزدوری انکی
لیں۔ پھر اگر وہ تمہاری خاطر دودھ (بھی) پلائیں۔ تو انہیں اجرت دو۔

وَأْتَمِرُوا[2] بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوفٍ ۚ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ أُخْرٰى ﴿٦﴾ ط
اور موافقت رکھو آپس میں ساتھ اچھی طرح کے اور اگر ایک دوسرے سے تنگی کرو تم پس دودھ پلاویگی اسکو اور
اور ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرو۔ اور اگر تم آپس میں ضد کرو گے تو اسکو کوئی اور عورت دودھ پلا دے گی

لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۚ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ
چاہئے کہ خرچ کرے کشائش والا کشائش اپنی سے اور جو شخص کہ تنگی کی گئی اوپر اسکے رزق اسکی پس چاہئے کہ خرچ کرے اسچیز
صاحب مقدور کو اپنی مقدور کے مطابق خرچ کرنا چاہئے اور جو تنگدست ہے۔ وہ اسی میں سے خرچ کرے جو (تھوڑا بہت) اس کو اللہ

اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ
سے کہ دی ہے اسکو اللہ نے نہیں تکلیف دیتا ہے اللہ کسی جی کو مگر جتنا کہ دیا ہے اسکو شتاب کرے گا اللہ پیچھے سختی کے
نے دے رکھا ہے۔ اللہ کسی شخص کو تکلیف نہیں دیتا۔ مگر اسی قدر جتنا کہ اس نے دے رکھا ہو۔ اللہ تنگی کے بعد عنقریب

يُسْرًا ﴿٧﴾ وَكَأَيِّنْ[3] مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا ع ۱ ۱۷
آسانی کو اور بہت بستیاں ہیں کہ سرکشی کی انہوں نے حکم پروردگار اپنے کے سے اور پیغمبروں اسکے سے پس حساب لیا ہم
کشائش عطا کریگا۔ اور کتنی ہی بستیاں تھیں جنہوں نے اپنے رب اور اسکے رسولوں کے حکم سے سرتابی کی۔ سو ہم نے سختی سے انکے اعمال

شَدِيدًا ۙ وَعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨﴾ فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ
نے انکے حساب سخت اور عذاب کیا ہم نے انکو عذاب نا پہچانا ہوا پس چکھا انہوں نے وبال کام اپنے کا اور تھا آخر
کا جائزہ لیا۔ اور انکو ہم نے بڑی بھاری سزا دی سو ان بستیوں نے اپنی بدعملی کی سزا چکھی۔ اور انکا انجام

أَمْرِهَا خُسْرًا ﴿٩﴾ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓأُولِي
کام انکا ٹوٹا تیار کیا اللہ نے واسطے انکے عذاب سخت پس ڈرو اللہ سے اے عقل
خسارہ ہی ہوا اللہ نے انکے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ سو اے عقلمندو!

حل لغات

[1] أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ۔ من حیث کا من زائدہ ہے والمعنی اسکنوھن حیث سکنتم وُجد کہتے ہیں طاقت و گنجائش کو۔

[2] وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُمْ۔ ائتمار کے معنے ہیں دو شخصوں کا باہم مشورہ کرنا یہ لیا گیا ہے امر سے۔ چونکہ مشورہ میں بھی ایک دوسرے کو کسی کام کرنے یا نہ کرنے کا حکم کرتا ہے اس سے اسے ائتمار کہتے ہیں۔

[3] وَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ۔ عتت لیا گیا ہے عتو سے اور عتو کہتے ہیں سرکشی اور اعراض کرنے کو عتت ظاہر میں صفت ہے قریہ کی مگر حقیقت میں صفت ہے اہل قریہ کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ ۷۸۶) مشکوٰۃ صفحہ ۲۸۴) یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے لوگ مرفوع القلم ہیں ایک سونے والا جب تک کہ جاگ نہ جائے۔ دوسرا بچہ جب تک کہ جوان نہ ہو جائے۔ تیسرا بدہوش حتیٰ کہ اسکی عقل ٹھکانے نہ آجائے۔ بسا اوقات شدید غصہ میں بھی ایسی ہی حالت ہو جاتی ہے کہ عقل ٹھکانے نہیں رہتی۔ اس صورت میں بھی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ علماء احناف میں سے کراچی کے مفتی محمد اکمل طلاق ثلاثہ مجلس واحد کے سوال کے جواب میں لکھتے ہیں الجواب۔ اگر ان پریشانیوں اور ان حالات و واقعات کی وجہ سے اس وقت طیش میں جنون کی سی کیفیت ہو گئی تھی عقل اور ہوش حواس ٹھکانہ نہیں تھے اور اسی حالت میں منہ سے طلاق کے الفاظ نکلے تو یہ طلاق نہیں ہوئی فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ محمد اکمل عفی عنہ
مفتی دار الافتاء جیکب لائن کراچی ۴ ۳/۹ ۵

حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں طلاق دو عدت پر۔ عدت تین حیض ہیں۔ حیض سے پہلے طلاق دو کہ سارا حیض گنتی میں آوے اور اسکی پاکی میں نزدیکی نہ کی ہو اور جس جگہ وہ عورت رہتی تھی طلاق کے وقت اسی گھر میں عدت پوری کرے نہ آپ نکلے نہ کوئی نکالے۔ یہ نکالنا بے حیائی ہے اللہ نیا کام نکالے۔ یہ فرمایا اس واسطے کہ شاید پھر دونوں میں صلح ہو جائے (موضح القرآن) پھر فرمایا یعنی عورت گھر سے نہ نکالی جائے مگر جب صریح بے حیائی زنا کو شامل ہے جیسا کہ ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سعید بن مسیبؒ وغیرہ کا قول ہے اور اسکو بھی شامل ہے کہ عورت مرد کے گھر والوں سے بدگمانی و بدزبانی کرے جیسا ابی بن کعبؓ و عکرمہ وغیرہ نے کہا ہے (ابن کثیر) یہ جو حکم دیا ہے کہ عدت کے اندر عورت کو نہ نکالا جائے اسلئے کہ بسا اوقات آدمی پشیمان ہو جاتا ہے اور عورت کی طرف رجوع کر لیتا ہے اسی واسطے بہت سلف اور انکے پیرو جیسے امام احمدؒ اس طرف گئے ہیں کہ عورت کو تین طلاقیں ہو چکیں یا جس عورت کا خاوند مرگیا ہو اس کیلئے خاوند کے گھر میں رہنا نہیں ہے اور بعض حدیثیں بھی اسی مذہب پر صریح دلالت کرتی ہیں (جامع)

ف۲ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دیدی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہؓ سے کہدو کہ رجوع کرلے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو پھر صحبت نہ کرے اور اسکو دوسرا حیض آئے پھر اس سے پاک ہو تب اگر طلاق دینی منظور ہو تو طلاق دے بغیر صحبت مجامعت کے یعنی اس طہر میں ہم بستری نہ کرے۔ یہ ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عورتوں کو طلاق دینی ہو تو اس طور پر دو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض کی حالت میں طلاق دینی درست نہیں اور جس طہر میں صحبت کرلی ہو اس طہر میں بھی درست نہیں۔ اگر ان دونوں صورتوں میں سے کسی صورت میں طلاق دی ہو تو رجوع کرنا واجب ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یہ طلاق حساب میں شمار ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں (دارقطنی صفحہ ۴۲۳) ان آیات میں حد شرعی کی پابندی کی تاکید ہے۔ اللہ نے جس کام کیلئے جو قاعدہ مقرر فرمایا ہے وہی اسکی حد ہے پس ہر ایک کام کو اسکی حد بموجب کرنا لازم ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ اَقُوْلُ اِيَّاكُمْ وَجَهَنَّمَ اِيَّاكُمْ وَالْحُدُوْدَ اِيَّاكُمْ وَجَهَنَّمَ اِيَّاكُمْ وَالْحُدُوْدَ اِيَّاكُمْ وَجَهَنَّمَ اِيَّاكُمْ وَالْحُدُوْدَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِذَا اَنَا مِتُّ تَرَكْتُكُمْ وَاَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ فَمَنْ وَرَدَ اَفْلَحَ (ترغیب صفحہ ۳۲۷ باب الترهيب من مواقعة الحدود) یعنی میں تمہاری کمریں پکڑ پکڑ کر ہٹاتا ہوں کہ خبردار! بچو تم دوزخ سے بچو تم حدوں کے توڑنے سے۔ یہ لفظ تین دفعہ فرمائے۔ بعد اس کے پھر فرمایا کہ میں دنیا سے چلا جاؤں گا اور تم کو چھوڑ جاؤں گا پھر حوض کوثر پر تمہاری مہمانی کا سامان کروں گا۔ جو کوئی میرے پاس حوض کوثر پر مجھے ملیگا وہ مراد کو پہنچا یعنی شریعت کی حدوں پر قائم رہوگے تو دوزخ سے بچا اور حوض کوثر پر حاضر ہونا نصیب ہوگا (اور حدود جاری کرنے کی تاکید وغیرہ کا بیان صفحہ ۴۵۳ میں بھی لکھا گیا ہے)

ف۳ طلاق دینے میں یا رجوع کر لینے میں گواہ کر لینا لازمی ہے۔ گواہوں کو فرمایا کہ خاص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیواسطے گواہی دو (جامع) ابن عباسؓ ضحاک وغیرہ سے روایت ہے کہ جسنے طلاق دی اور رجوع کیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو حکم کیا ہے اللہ تعالیٰ اسکو خصوصاً ایسی جگہ سے روزی دیگا جہاں سے اسکو خیال بھی نہ ہوگا اور سختی سے موت کے وقت خلاصی دیگا (جامع) ف۴ ان آیات میں تقوے اور توکل والوں کیلئے اہم بشارات ہیں۔ اللہ انکو ہر تنگی سے نکال دیگا اور ایسی جگہ سے اسکو رزق دیگا جس کیطرف انکا وہم گمان بھی نہ ہوگا۔ تقوے اور توکل کا صحیح مفہوم اللہ پر پورا کامل بھروسہ کرتے ہوئے اس کی تعلیم کے ماتحت دینی و دنیاوی کاموں کے حصول کیلئے جدوجہد کرنا ہے نہ کہ تدبیر چھوڑ کر بیکار محض بنکر بیٹھ جانا اور اسکو تقوی و توکل سمجھنا بالکل غلط ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اسکی تفسیر میں فرمایا اللہ تعالیٰ اسکو نجات دیگا دنیا اور آخرت کی سختیوں سے۔ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب عوف بن مالکؓ اشجعی نبی علیہ السلام کے پاس آئے اور اپنی محتاجی کثیر العیالی کا شکوہ کیا اور کہا میرا بیٹا کافروں نے قید کر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کر اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (قید سے نجات کا طریقہ و وظیفہ) بکثرت پڑھ۔ انہوں نے اور انکی بیوی نے ایسا ہی کیا۔ دشمن انکے بیٹے سے غافل ہو گئے۔ وہ قید سے نکل کر انکی بہت سی بکریاں ہانک لایا (حاکم ابن مردویہ)

(فوائد صفحہ ھذا)

ف۱ حمل والی مطلقہ ہو یا اسکا خاوند مرگیا ہو تو دونوں کی عدت وضع حمل ہے جیسا کہ بخاری میں سبیعہ کا واقعہ ہے کہ حالت حمل میں اسکا خاوند فوت ہو گیا۔ چالیس دن میں بچہ پیدا ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد وضع حمل اس کا نکاح کر دیا۔

ف۲ یعنی تین حیض عدت فرمائی۔ اگر شبہ رہا ہو کہ جسکو حیض نہیں یا بڑی عمر کے سبب سے موقوف ہوا اس کی عدت کیا ہوگی تو بتا دیئے تین مہینے (موضح)

ف۳ جس عورت کو تین طلاق ہو چکیں اس کیلئے نہ نفقہ ہے اور نہ مکان ہے اور جو مطلقہ جس کے پیٹ میں بچہ ہو اس کے لئے سکنےٰ اور نفقہ واجب ہے اس میں کسی کو اختلاف نہیں لیکن وہ عورت حاملہ جس کا خاوند مرگیا اسکے بارے میں کچھ صحابہؓ و تابعینؒ کا قول ہے کہ بچہ جننے تک اسکو تمام مال سے خرچ دیا جائے اسکے حصہ کا مگر صحیح بات یہ ہے کہ وراثت میں سے اسپر خرچ کیا جائے اسلئے کہ اسپر احادیث دلیل ہیں (جامع) شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں بچہ کا خرچ باپ پر ہے۔ پیٹ میں ہو تو اس کی ماں کو کھلاوے پہناوے، دودھ پیوے تو جو اور کو دیتا نوکری میں اسکو دے جب تک ماں قبول کرے اور کو نہ دے۔ اگر وہ قبول نہ کرے تب اور کو دے اور عدت تک مکان دینا (باقی برصفحہ ۷۸۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْأَلْبَابِ ۚ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ قَدْ أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ⑩ رَّسُولًا يَتْلُو

مندو وہ جو ایمان لائے ہو تحقیق اتارا ہے اللہ نے طرف تمہارے ذکر کہ پیغمبر جو پڑھتا ہے

اللہ سے ڈرو اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ اللہ نے نصیحت کرنے کیلئے تمہاری طرف ایک ایسے رسول کو بھیجا ہے

عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

اوپر تمہارے نشانیاں اللہ کی بیان کرنے والیاں تو کہ نکالے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے

جو تمہیں اللہ کے روشن احکام پڑھ کر سناتا ہے۔ تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔ اندھیروں سے نکال کر

مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ

اندھیروں سے طرف روشنی کے اور جو کوئی ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور کام کرے اچھے داخل کریگا اسکو

نور کی روشنی میں لائے اور جو کوئی اللہ پر ایمان لاتا ہے۔ اور نیک عمل کرتا ہے اللہ اسکو ایسے باغوں میں

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ قَدْ أَحْسَنَ

بہشتوں میں چلتی ہیں نیچے انکے سے نہریں ہمیشہ رہنے والے بیچ انکے ہمیشہ تحقیق اچھا دیا

داخل کرے گا۔ جن کے نیچے نہریں رواں ہیں وہ وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ بلاشبہ اللہ نے انہیں

اللَّهُ لَهُ رِزْقًا ⑪ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ

اللہ نے اس کو رزق وہ اللہ وہ ہے جس نے پیدا کیا سات آسمانوں کو اور زمین

عمدہ روزی بخشی اللہ وہ ذات اقدس ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہیں کی طرح زمین

مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ

مانند انکی اترتا ہے حکم اس کا درمیان انکے تو کہ جانو تم یہ کہ اللہ اوپر ہر چیز

بھی ان میں خدا کا حکم نازل ہوتا رہتا ہے۔ تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور یہ کہ اللہ نے

شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ⑫ ع

کے قادر ہے اور یہ کہ تحقیق اللہ نے گھیر لیا ہے ہر چیز کو علم میں ع ۱۸

از روئے علم ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔

سُورَةُ التَّحْرِيمِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَا عَشْرَةَ آيَةً فِيهَا رُكُوعَانِ ۲ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورہ تحریم مدینہ میں نازل ہوئی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے اسمیں بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

سورۃ التحریم مدینہ میں نازل ہوئی شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے اسمیں بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ۖ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ ۚ وَ

اے نبی! کیوں حرام کرتا ہے اس چیز کو کہ حلال کی اللہ نے واسطے تیرے چاہتا ہے تو رضا مندی بیبیوں اپنی کی اور

اے نبی! جو چیز اللہ نے آپ کے لئے حلال قرار دی ہے آپ اسکو حرام کیوں ٹھہراتے ہیں۔ اپنی بیبیوں کی خوشنودی

اللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ① قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ ۖ وَ

اللہ بخشنے والا مہربان ہے تحقیق مقرر کر دیا ہے اللہ نے واسطے تمہارے کھولنا قسموں تمہاری کا اور اللہ دوست ہے تمہارا اور

چاہتے ہو اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے اللہ نے تمہارے لئے قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے اور اللہ تمہارا مالک ہے۔ اور وہی

هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ② وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا ج

وہ ہے جاننے والا حکمت والا اور جس وقت چھپا کر کہا نبی نے طرف بعض بی بی اپنی کے ایک بات

سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے اور جب نبی نے اپنی ایک بیوی سے چپکے سے ایک بات کہی۔ پھر جب اسنے وہ بات (دوسروں کو) بتادی

حل لغات

لہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یہ عطف بیان ہے اولی الالباب کا یا صفت یا بدل۔ کہ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ حال ہے یدخلہ کے مفعول سے معنی من کے لحاظ سے جمع کا صیغہ لایا گیا جس طرح لفظ کے اعتبار سے تینوں جگہ مفرد کی ضمیر مستعمل کی گئی۔ سے مِثْلَھُنَّ مفعول ہے فعل محذوف کا ای خلق من الارض مثلھن۔ سے لِتَعْلَمُوْا متعلق ہے خلق کے۔ ھے قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ فرض معنی میں ہے بیّن یا اوجب کے۔ اہل لغت کہتے ہیں کہ جب فرض کا صلہ علی ہوتا ہے تو صرف ایجاب کے معنے میں

ہوتا ہے جیسے قد علمنا ما فرضنا علیہم اور لام صلہ ہوتا ہے تو دونوں باتوں کا احتمال رکھتا ہے۔ لہ تَحِلَّۃَ اَیْمَانِکُمْ۔ تحلہ مصدر ہے باب تفعیل کا اصل میں تحللۃ بوزن تفعلۃ پہلے لام کا کسرہ نقل کر کے ماقبل کو دیدیا اور ایک لام کو دوسرے میں ادغام کر دیا۔ تحلہ کہتے ہیں کفارہ دیکر قسم کے توڑ ڈالنے کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ ۷۸۷) ضرور ہے گو بچہ نہ ہو پیٹ میں (موضح القرآن)

ف۲ تقدیر نفقہ کے موافق آسودگی و تنگی خاوند کے ہے زوجہ کے حال کا اعتبار نہیں۔ خدا سے ڈر کر اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرتا رہے حتی المقدور بیوی کو تنگ نہ کرے۔ تنگی کے بعد آسانی بھی ہے۔ یہ وعدہ اللہ تعالیٰ کا پورا ہوا۔ مسلمان بہت غریب تھے اللہ تعالیٰ نے دولت دی جزیرہ عرب فتح ہوا۔ فارس روم وغیرہ کی سلطنت ہاتھ آئی مالدار بن گئے۔ ف۳ احکام کا ذکر فرمایا۔ اس آیت میں پچھلی امتوں کی ہلاکت اور اس کا سبب بیان فرمایا کہ وہ بہ سبب نہ ماننے احکام الٰہی کے ہلاک ہوئے۔ اس غرض سے ڈراتا ہے اس امت کو کہ تم ان کی طرح نہ ہو جاؤ ورنہ تم بھی ویسے ہی ہلاک کیے جاؤ گے جیسا کہ وہ ہلاک ہوئے۔ فرمایا حساب لیا ہم نے یعنی ہم نے انکے عملوں کو اعمالنامہ میں لکھ رکھا اور عذاب سے مراد سختیاں جو انپر اس جہاں میں گزریں یا مراد حساب اور عذاب سے آخرت کا حساب اور عذاب مراد ہے اور لفظ ماضی کے ساتھ اس لئے ذکر کیا کہ اللہ کے وعدے پورے ہی ہونے والے ہیں اور جس چیز کا ہونا یقینی ہوتا ہے تو وہ گویا ہو چکا ہے اس لئے قیامت کے احوال بہت جگہ صیغہ ماضی کے ساتھ مذکور ہیں (فتح)

فوائد صفحہ ھذا

ف۱ اس کے دو معنے ہیں یا تو یہ معنی کہ رسول تم پر آیتیں پڑھتا ہے تو کہ نکالے رسول ان لوگوں کو کہ وہ اللہ کے علم میں مؤمن ہیں گمراہی کے اندھیروں سے ہدایت کے نور کی طرف اور یا یہ متعلق ہے انزل کے یعنی تو کہ نکالے اللہ (فتح و جامع)

ف۲ رزق سے مراد وہی نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بہشت میں متقیوں کے واسطے تیار کی ہیں۔ بخاری مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سُنیں اور نہ کسی بشر کے دل پر انکا خیال گذرا۔

ف۳ اس آیت میں اپنی کمال قدرت اور بڑی بادشاہی بیان فرمائی تاکہ اس سے لوگوں کے دلوں میں اللہ کے احکام اور اسکی شریعت کی بزرگی پیدا ہو اور زمینیں بھی شمار میں اتنی ہیں جتنے آسمان اور ہر زمین اور ہر آسمان میں ایک مخلوق ہے اللہ کی مخلوق میں سے اور اللہ کا حکم انمیں چل رہا ہے اور اس کو سب کچھ علم ہے جو چاہے کرسکتا ہے۔ اور کہا ابن جریر نے وہ جو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہر زمین میں آدم ہے مثل آدم اور نوح ہے مثل نوح کے اور ہمارے نبی کے مثل بھی سو یہ اثر واقدی کی روایت ہے اور وہ بہت جھوٹا جعلی حدیثیں بنانے والا (جامع البیان)

ف۴ سورۂ احزاب کے فوائد میں گزر چکا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتوحات فرمائیں اور لوگ آسودہ ہو گئے تو ازواج مطہرات نے بھی خیال کیا کہ ہم کیوں نہ آسودہ ہوں۔ اس سلسلہ میں انھوں نے مل کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ نفقہ کا مطالبہ شروع کیا۔ صحیح مسلم کی ایک حدیث میں ہے وَهُنَّ حَوْلِي يَطْلُبْنَنِي النَّفَقَةَ اور بخاری کے ابواب المناقب میں ہے وَحَوْلَهُ نِسْوَةٌ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو اور عمر رضی اللہ عنہ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو ڈانٹ پلائی۔ آخر ازواج نے وعدہ کیا آئندہ ہم آپ سے اس چیز کا مطالبہ نہیں کریں گی جو آپ کے پاس نہیں ہے۔ پھر بھی رفتار واقعات کی ایسی رہی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ماہ کیلئے ازواج سے ایلاء کرنا پڑا تا آنکہ آیت تخییر نے جو احزاب میں ہے نازل ہو کر اس قصہ کا خاتمہ کر دیا۔ اس درمیان میں کچھ واقعات اور بھی پیش آئے جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طبع مبارک پر گرانی ہوئی۔ اصل یہ ہے کہ ازواج مطہرات کو جو محبت اور تعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اس نے قدرتی طور پر آپس میں ایک طرح کی کشمکش پیدا کر دی۔ ہر ایک زوجہ کی تمنا اور کوشش تھی کہ وہ زائد از زائد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہات کا مرکز بنکر دارین کی برکات و فیوض سے متمتع ہو۔ مرد کے لئے یہ موقع تحمل اور تدبر اور خوش اخلاقی کے امتحان کا نازک ترین موقع ہوتا ہے مگر اس نازک موقع پر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت قدمی ویسی ہی غیر متزلزل ثابت ہوئی جس کی توقع سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت سے ہو سکتی تھی۔ آپ کی عادت تھی کہ آپ عصر کے بعد سب ازواج کے ہاں تھوڑی دیر کے لئے تشریف لے جاتے۔ ایک روز حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں کچھ دیر لگی معلوم ہوا کہ انھوں نے شہد پیش کیا تھا اس کے نوش فرمانے سے وقفہ ہوا پھر کئی روز یہ معمول رہا۔ حضرت عائشہ و حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما نے ملکر تدبیر کی کہ آپ وہاں شہد پینا چھوڑ دیں۔ آپ نے چھوڑ دیا اور حفصہؓ سے فرمایا میں نے زینب کے ہاں شہد پیا تھا مگر اب (حرام کرتا ہوں اور) قسم کھاتا ہوں کہ پھر نہیں پیوں گا۔ نیز یہ خیال فرما کر کہ زینبؓ کو اسکی اطلاع ہوگی تو خواہ مخواہ دلگیر ہونگی حفصہؓ کو منع کر دیا اس کی اطلاع کسی کو نہ کرنا۔ اس طرح کا ایک قصہ ماریہ قبطیہ کے متعلق (جو آپ کے حرم سے تھیں جن کے بطن سے صاحبزادہ ابراہیم تولد ہوئے) پیش آیا۔ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج کی خاطر قسم کھالی کہ ماریہؓ کے پاس نہ جاؤں گا۔ یہ بات آپ نے حضرت حفصہؓ کے سامنے کہی تھی اور تاکید کر دی تھی کہ دوسروں کے سامنے اظہار نہ ہو۔ حضرت حفصہؓ نے ان واقعات کی اطلاع چپکے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کر دی اور یہ بھی کہہ دیا کہ اور کسی سے نہ کہنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مطلع فرما دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو بتلایا کہ تم نے فلاں بات کی اطلاع عائشہ رضی اللہ عنہا کو کر دی حالانکہ منع کر دیا تھا۔ وہ متعجب ہو کر کہنے لگیں کہ آپ کو کس نے کہا شاید عائشہؓ کی طرف خیال گیا ہو گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ۝ یعنی حق تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی۔ ان ہی واقعات کے سلسلہ میں یہ آیت نازل ہوئی (موضح الفرقان) (باقی صفحہ آئندہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍۚ

پس جب خبر کردی اس بی بی نے اس بات کی اور ظاہر کردیا اسکو خدا نے اوپر اسکے یعنی اوپر نبی کے جتادی بعضی بات اسکی اور منہ پھیر لیا بعضی سے

اور اس چیز کو خبر نے نبی پر ظاہر کردیا تو آپ نے کچھ تو جتادی اور کچھ نہ جتادی۔ تو جب آپ نے وہ بات جتائی تو اسنے پوچھا کہ

فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَاؕ قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ③

پس جب خبر کی اس بی بی کو اس جتانے کی کہنے لگی کس نے خبر دی تجھ کو یہ کہا خبر کی مجھ کو صاحب علم خبردار نے

آپکو کس نے بتایا پیغمبر نے جواب دیا کہ مجھ کو اس جاننے والے خبر رکھنے والے (خدا) نے بتایا ہے۔

اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَاۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ

اگر توبہ کرلو تم دونوں طرف اللہ کی پس تحقیق کج ہوگئے ہیں دل تمہارے اور اگر ایک دوسرے کی مدد کروگی اوپر اسکے پس تحقیق اللہ

اگر تم دونوں توبہ کرلو۔ تو تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ تمہارے دل کج روی اختیار کرچکے ہیں اور اگر تم اسکے خلاف سازشیں کروگی تو یاد رکھو

هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ

وہ ہے دوست اسکا اور جبرائیل اور صالح لوگ مسلمانوں میں سے اور فرشتے بیچھے اس کے

اللہ پیغمبر کا مددگار ہے اور جبرائیل اور ایمان والے نیک مرد اور انکے علاوہ فرشتے بھی انکے

ظَهِيْرٌ ④ عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ

مددگار ہیں قریب ہے پروردگار اسکا اگر طلاق دے تم کو یہ کہ بدل دیوے اسکو بی بیاں بہتر تم سے

مددگار ہیں اگر وہ تم کو طلاق دیدیں تو کچھ عجب نہیں کہ انکا رب انکو اور بیویاں دیدے جو تم سے بھی زیادہ بہتر ہوں

مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ⑤

مسلمان عورتیں ایمان والیاں فرمانبرداری کرنیوالیاں توبہ کرنیوالیاں عبادت کرنیوالیاں روزہ رکھنیوالیاں خاوند کی ہوئی بیاں اور بن بیاہی بیواور

مسلمان ایماندار ہوں فرمانبردار ہوں توبہ کرنیوالیاں عبادت گذار روزہ رکھنے والیاں بیوہ اور کنواریاں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَ

(کونوں) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو بچاؤ جانوں اپنی کو اور لوگوں اپنوں کو آگ سے کہ ایندھن اسکا لوگ ہیں اور

اے ایمان والو! تم اپنے آپکو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور

الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ

پتھر ہیں اوپر اسکے مقرر ہیں فرشتے سخت دل زور آور نہیں نافرمانی کرتے اللہ کی جو حکم کرے انکو

پتھر ہوں گے۔ اس پر ایسے فرشتے متعین ہیں جو سخت مزاج (اور) زبردست ہیں اللہ نے انکو جو حکم دیا ہے وہ

وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ⑥ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَؕ

اور کرتے ہیں جو حکم کئے جاویں اے لوگو جو کافر ہوئے مت عذر کرو آج یعنی قیامت کو

اسکی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کام کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جائے۔ اے منکرو! آج تم بہانے نہ بناؤ۔ تم کو صرف انہیں اعمال کا بدلہ دیا جائیگا

اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑦ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ ع ۱۹

سوائے اسکے نہیں کہ بدلہ دیئے جاؤگے تم جو کچھ تھے تم کرتے اے لوگو! جو ایمان لائے ہو توبہ کرو طرف اللہ کے

جو تم کرتے رہے ہو اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے صاف دل سے

تَوْبَةً نَّصُوْحًاؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ

توبہ خالص شتاب ہے پروردگار تمہارا یہ کہ دور کرے تم سے برائیاں تمہاری اور داخل کرے تم کو

توبہ کرو۔ عجب نہیں کہ تمہارا رب تمہاری خطاؤں کو معاف کردے اور تم کو ایسے باغات میں

حل لغات

۱؎ فقد صغت قلوبکما۔ فقد میں فے تعلیلیہ ہے جس طرح اعبد ربک فالعبادۃ حق یہ صفت معنی ہیں یہ حالت کے ان تتوبا کی جزا محذوف ای کان خیرا لکما۔ ۲؎ یعنی ذلک ظھیر۔ ظہیر صیغۃ مفرد ہے لیکن معنی جمع کیونکہ فعیل اکثر اوقات کثرت پر دلالت کیا کرتا ہے جیسے وحسن اولٰئک رفیقا اور ولا یسئل حمیم حمیما یبصرونہم ۳؎ سٰٓئِحٰتٍ مشتق ہے سیح سے اور سیح کے اصل معنی ہیں سفر کرنے کے۔ یہاں سائحات سے مراد ہیں صائمات یعنی روزہ دار۔ اور یہ اس لئے کہ جب کوئی شخص سفر کرتا ہے تو اکثر اوقات

اپنے ساتھ کھانا پانی نہیں اٹھائے پھرتا بلکہ جہاں پاتا ہے کھا پی لیتا ہے اسی طرح روزہ دار بھی بے کھائے پئے دن گزار دیتا ہے اور جب افطار کا وقت ہوتا ہے تو کھاتا پیتا ہے۔ ۴؎ توبۃ نصوحا۔ نصوح کے معنے خالص کے ہیں۔ جب شہد موم سے الگ اور خالص کرلیا جاتا ہے تو عسل ناصح بولا کرتے ہیں۔

منزل ۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ گذشتہ)

ف یعنی اگر بُری بات پر کوئی قسم کھا بیٹھے تو اللہ تعالیٰ نے اس کا کفارہ مقرر کر دیا ہے جو سورۂ مائدہ میں بیان ہو چکا ہے قسم توڑ ڈالے اور کفارہ دے۔ پیغمبر کو بھی چاہیئے کہ اپنی قسم توڑ ڈالیں اور حلال چیز کو حلال رکھیں۔ اس آیت سے یہ نکلا کہ حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لینا بھی قسم کی طرح ہے جسمیں کفارہ واجب ہوتا ہے۔ موضح میں ہے اب جو کوئی اپنے مال کو کہے یہ مجھ پر حرام ہے تو قسم ہوگئی، کفارہ دے تو پھر اسکو کام میں لاوے کھانا ہو یا کپڑا یا لونڈی۔

فوائد صفحہ ھذا

ف۱ بعضے کہتے ہیں اس حرم کا موقوف کرنا حضرت حفصہ رضؓ کو کہا خبر کرنے سے منع کیا اور اس کے ساتھ کچھ اور بھی کہا تھا۔ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سب خبر کر دی کیونکہ دونوں باتوں میں دونوں کا مطلب تھا۔ پھر وحی سے معلوم کر کے حضرتؐ نے بی بی حفصہؓ کو حرام کی بات کا الزام دیا اور دوسری بات ذکر میں نہ لائے۔ وہ دوسری بات کیا تھی؟ شاید یہ تھی کہ تیرا باپ عائشہ رض کے باپ کے بعد خلیفہ ہوگا اَلْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہ جو بات اللہ و رسول نے ٹلا دی ہم کیا جانیں۔ اسی واسطے ٹلا دی کہ بے ضرورت چرچا نہ ہو اور لوگ بُرا نہ مانیں (موضح) اس آیت کے شان نزول میں شیعوں کی معتبر تفسیر عسکری میں ایک روایت میں یوں درج ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحَفْصَةَ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ یَّلِی الْخِلَافَةَ بَعْدِیْ ثُمَّ مِنْ بَعْدِہٖ اَبُوْکِ رَحْمَنْ تفسیر عسکری سورۂ تحریم (ترجمہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پوشیدہ بات اپنی بیوی حفصہؓ کو بتائی تھی وہ یہ تھی کہ میرے بعد ابوبکر رضؓ خلافت کا والی پھر تیرا باپ (عمرؓ) خلیفہ ہوگا۔ یہ ایک راز تھا جو بیوی نے ظاہر کر دیا تھا جسکے حق میں ارشاد ہے وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا۔ اس کی تائید دوسری تفسیر میں یوں ملتی ہے اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَفْصَةَ اَنَّہٗ یَمْلِکُ بَعْدَہٗ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ (تفسیر مجمع البیان شیعہ مطبوعہ ایران زیر آیت لِمَ تُحَرِّمُ) ترجمہ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی حفصہ رضی اللہ عنہا کو مخفی بتایا تھا کہ میرے بعد ابوبکر رضؓ اور عمر رضؓ والی خلافت ہوں گے۔

یہ دونوں روایتیں معتبر کتب شیعہ کی ہیں جو سُنی روایات کے مطابق ہونے کی وجہ سے مسئلہ خلافت شیخین میں فیصلہ کن ہیں فَاَنْظُرُوْا کَیْفَ یُصْرَفُوْنَ ۞ (م شانی جلد ششم صفحہ ۸۱)

ف۲ جھک پڑے ہیں دل تمھارے یعنی تو بہ ضرور ہے (موضح القرآن) حضرت ابو امامہؓ سے مرفوعاً اور بریدہؓ و ابن مسعودؓ سے موقوفاً مروی ہے کہ اس آیت میں صالحین سے حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما ہیں (حاکم) حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اسی میں شامل ہیں۔ اسماء بنت عمیس نے مرفوعاً کہا ہے کہ نیک مسلمانوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔ (ابن مردویہ) ترجمان القرآن میں لکھا ہے کہ صالح المؤمنین سے ہر وہ شخص مراد ہے جو نفاق سے بری ہو۔ صالح کا لفظ تو واحد ہے مراد اس سے جمع ہے۔

ف۳ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر غیرت کے سبب بی بیاں آپ کی اکٹھی ہوگئیں تو میں نے کہا اگر ابھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمکو طلاق دیدیں تو اللہ تعالیٰ تمھارے عوض میں تم سے اچھی بیبیاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کریگا تب یہ آیت نازل ہوئی (جامع)

ف۴ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اپنے گھر والوں کو دین کی راہ پر لاوے لالچ دیکر ڈر دکھا کر پیار سے مار سے۔ اس پر بھی نہ آویں راہ پر تو انکی بدبختی۔ یہ بے گناہ ہے (موضح) اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے بچانے کا مطلب یہ ہے کہ انکو دین کے راستہ پر لگاؤ۔ انکو توحید الہٰی اور اسلامی تعلیم سکھاؤ۔ اسی لئے حدیث شریف میں وارد ہوا کہ جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسکو نماز کا حکم کرو دس سال کی عمر میں بھی نماز نہ پڑھے تو مار مار کر اسکو نمازی بناؤ۔ تمھاری اس کوشش کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ مرنے کے بعد نجات پائیں گے، دوزخ سے بچ جائیں گے وہ دوزخ جسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہونگے اس جہنم پر ایسے فرشتے مقرر ہونگے کہ مجرموں پر نہ رحم کھا کر چھوڑیں نہ ان کی زبردست گرفت سے کوئی چھوٹ کر بھاگ سکے۔ نہ حکم الٰہی کی خلاف ورزی کرتے ہیں نہ اسکے احکام بجالانے میں سستی اور دیر کا کام ہے نہ تعمیل حکم سے عاجز ہیں۔

ف۵ قیامت کا دن پوری پوری سزا بھگتنے کا دن ہے ظلم و زیادتی نہ ہوگی نہ حیلے بہانے چلیں گے بلکہ کافروں کے اعمال ہی ہونگے جو عذاب کی صورت میں نظر آئیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ

بہشتوں میں کہ چلتی ہیں نیچے انکے سے نہریں اس دن کہ نہ رسوا کریگا اللہ نبی کو اور ان لوگوں کو

داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اس دن خدا اس نبی کو اور ان لوگوں کو جو اسکے ساتھ ایمان

اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ

کہ ایمان لائے ساتھ اسکے نور انکا دوڑتا ہوگا آگے انکے اور داہنے انکے کہیں گے اے پروردگار

لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا۔ انکے ایمان کی روشنی انکے آگے اور انکے داہنی طرف دوڑتی جاتی ہوگی اور وہ کہیں گے کہ اے ہمارے

اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝8 يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ

پورا کر واسطے ہمارے نور ہمارا اور بخشش کر واسطے ہمارے تحقیق تو اوپر ہر چیز کے قادر ہے وا اے نبی

رب ہمارا نور مکمل کردے اور ہم کو بخش دے بلاشبہ تو ہر چیز پر قادر ہے اے نبی

جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَ

جہاد کر کافروں اور منافقوں سے اور سختی کر اوپر انکے اور جگہ رہنے انکی دوزخ ہے اور

کافروں اور منافقوں کے خلاف جہاد کرو اور ان پر سختی کرو۔ اور انکا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ

بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝9 ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ

بری ہے جگہ پھر جانے کی وا بیان کی اللہ نے مثال واسطے ان لوگوں کے جو کافر ہوئے عورت نوح کی اور

بہت بری جگہ ہے۔ اللہ نے ایک مثال منکروں کے واسطے نوح کی عورت اور لوط کی

امْرَاَتَ لُوْطٍ ۭ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا

عورت لوط کی تھیں دونوں نیچے دو بندوں کے بندوں ہمارے صالحوں میں سے پس خیانت کی ان دونوں

عورت کی بیان کی ہے۔ یہ دونوں ہمارے دو نیک بندوں کے گھر میں تھیں مگر انہوں نے انکی خیانت کی

فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝10

نے پس نہ کفایت کی انہوں نے ان دونوں عورتوں میں سے اللہ کی طرف سے کچھ اور کہا گیا داخل ہو آگ میں ساتھ داخل ہونیوالوں کے

پھر اللہ کے مقابلے میں کوئی چیز بھی انکے کچھ کام نہ آئی اور کہا گیا اور داخل ہونیوالوں کے ساتھ تم دونوں بھی آگ میں داخل ہو جاؤ

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ وقف لازم

اور بیان کی خدا نے مثال واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں عورت فرعون کی جو وقت کہا اس عورت نے اے رب میرے بنا واسطے

اور ایک مثال مسلمانوں کے واسطے اللہ نے فرعون کی بیوی کی بیان کی ہے جب کہ اس نے کہا کہ اے میرے رب تو جنت میں

عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ

میرے نزدیک اپنے گھر بیچ بہشت کے اور نجات دے مجھ کو فرعون سے اور عمل اسکے سے اور نجات دے مجھ کو قوم

اپنے پاس میرے لئے ایک گھر بنا دے اور فرعون اور اسکے اعمال سے نیز ظالموں کی قوم سے مجھے

الظّٰلِمِيْنَ ۝11 وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ

ظالموں سے ف اور مریم بیٹی عمران کی جس نے محافظت کی شرمگاہ اپنی کی پس پھونکا ہم نے بیچ اسکے

بچا لے اور مریم بیٹی عمران کی جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا۔ سو اس میں ہم نے اپنی روح پھونک

مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝12 ع ۲ / ۲۰

روح اپنی کو اور مانتی تھی باتوں پروردگار اپنے کی اور کتابوں اسکی کو اور تھی فرمانبرداروں سے ف

دی۔ اور اس نے اپنے رب کے کلام اور اسکی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھیں

حل لغات

لہ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ۔ مریم کا عطف ہے امرأۃ فرعون پر احصنت لیا گیا ہے احصان سے اور احصان کے اصل معنے ہیں باز رکھنے کے عفیفہ اور پارسا عورت کو محصنہ کہنے کی یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے تئیں فواحش سے باز رکھتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(فوائد صفحہ ھذا) ف۱ صاف دل کی توبہ یہ کہ دل میں پھر خیال نہ رہے اس گناہ کا۔ ایمان کی روشنی دل میں ہوتی ہے۔ دل سے بڑھے تو سارے بدن میں پھر گوشت پوست میں (موضح) خالص توبہ کہ انسان گناہ کی معافی چاہے اور پھر اس گناہ کے کرنے کا ارادہ بھی نہ کرے اور اگر وہ ایسا گناہ ہے کہ کسی کا حق ہے تو وہ حقدار کو واپس پہنچا دے گناہ پر نادم ہونا اللہ سے معافی چاہنا اور پھر اس گناہ کی طرف مائل نہ ہونا ہی توبۃ النصوح ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! اللہ کی طرف توبہ کرو۔ تحقیق میں ہر روز سو بار توبہ کرتا ہوں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قسم اللہ کی تحقیق میں دن میں ستر بار سے زیادہ اللہ سے بخشش مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں (بخاری۔ ابن کثیر۔ فتح) آیت میں عَسٰی کے معنے شاید ہے۔ اس سے یہ سوجھا کہ بندہ کو خوف اور امید میں رہنا چاہیئے گناہ دور کرنے اور جنتوں میں داخل کرنا محض اللہ کا فضل اور احسان ہے اس پر کچھ واجب نہیں (جامع) يَقُولُونَ رَبَّنَا یہ کہیں گے جب دیکھیں گے کہ منافقوں کا نور بجھ گیا (جامع)

ف۲ کافروں کے ساتھ لڑائی تلوار سے اور منافقوں سے دلیل اور حدود قائم کرنے کے ساتھ ہے (جامع)

ف۳ یعنی جس طرح نوحؑ اور لوطؑ کی عورتوں کو ان ہر دو پیغمبروں کی صحبت میں رہنے نے کچھ فائدہ نہ دیا، آگ سے عذاب نہ ہٹا، اسی طرح کافروں کو مسلمانوں میں رہنے سے کچھ فائدہ نہیں جب تک خود ان کے دلوں میں ایمان نہ ہو (از فوائد سلفیہ) یعنی تم اپنا ایمان درست کرو، نہ خاوند بچا سکے نہ جورو یہ سب کو سنا دیا ہے۔ نہ سمجھو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں پر کہا اس پر تو وہ کہا اَلطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ خیانت کی یعنی منافق رہتیاں (موضح)

ف۴ یہ مثال مومنوں کے لئے بیان فرمائی کہ کافروں میں رہنے سے انہیں کچھ حرج نہیں جب کہ وہ کافروں کے محتاج ہوں (ابن کثیر) حضرت موسٰی علیہ السلام کو انھوں نے پالا اور انکی مددگار تھیں ایمان کی بات کہتے ہیں۔ آخر ان کو فرعون نے قتل کیا سیاست سے، شہید ہوگئیں (موضح) پہلے نوح و لوط علیہما السلام کی بی بیوں کا ذکر فرما کر پیغمبروں کا رشتۂ زوجیت ذرا بھی عذاب الٰہی سے نہ بچا سکا۔ ان کے برعکس فرعون کی بیوی حضرت آسیہؑ بنت مزاحم پکی ایماندار ولیہ تھی لہذا پتہ اللہ سے کہتی ہے اپنا قرب عنایت فرما اور بہشت میں میرے لئے مکان تیار کر اور فرعون کے پنجہ سے چھڑا اور اسکے ظلم سے نجات دے۔ فرعون انکو چومیخا کرکے طرح طرح کی ایذائیں دیتا تھا۔ اس حالت میں اللہ کی طرف سے جنت کا محل انکو دکھایا جاتا جس سے سب سختیاں دور ہو جاتی تھیں (موضح الفرقان)

ف۵ دوسری مثال حضرت مریمؑ کی ہے۔ --- وہ بہت پاک دامن تھیں شریعت کو ماننے والی تھیں پوری فرمانبردار تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جنتی عورتوں میں سے چار عورتیں افضل ہیں۔ (۱) خدیجہ بنت خویلد (۲) فاطمہ بنت محمدؐ (۳) مریم بنت عمران۔ (۴) آسیہ زوجہ فرعون (ابن کثیر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حل لغات۔

لہ تبٰرك الذی بیدہ الملك۔ تبارک لیا گیا ہے برکۃ سے اور برکت کہتے ہیں کسی چیز کے بڑھنے اور زیادہ ہونے کو، تفاعل کا صیغہ مبالغے کے لئے اختیار کیا گیا ہے اور لفظ ید استعارہ ہے قدرت تامۃ اور غلبہ کاملہ سے جب کسی کو ایک کام پر پوری قدرت اور کامل غلبہ حاصل ہوتا ہے تو بولا کرتے ہیں بید فلان الامر والنہی و الحل والعقد حالانکہ وہاں ہاتھ کو کسی طرح کا دخل نہیں ہوتا

ٹہ سبع سمٰوٰت طباقا طباق مصدر ہے باب مفاعلہ کا بولا کرتے ہیں طابق یطابق مطابقۃ وطباقا جس طرح قاتل یقاتل مقاتلۃ وقتالا مطابقۃ کہتے ہیں ایک کے اوپر ایک ہونے کو لیا گیا ہے طابق النعل اذا خصفہا طبقا علی طبق سے ٹہ من فطور۔ فطور جمع ہے فطر کی اور فطر کہتے ہیں پھٹنے اور شق ہونے کو

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ ملک مکہ میں نازل ہوئی۔ اس میں تیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

سورۃ الملک مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں تیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

بہت برکت والا ہے وہ شخص کہ بیچ ہاتھ اس کے ہے بادشاہی اور وہ اوپر ہر چیز

بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ۝١ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ

کے قادر ہے جس نے پیدا کیا موت کو اور زندگی کو تو کہ آزماوے تم کو کون سا

قادر ہے اس نے موت و حیات کو پیدا کیا۔ تاکہ تمہیں آزمائے کہ کون تم میں

اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝٢ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ

تم میں سے بہتر ہے عمل میں اور وہی ہے غالب بخشنے والا جس نے پیدا کیا سات

سے نیک عمل کرتا ہے اور وہ بڑا زبردست بخشش والا ہے اس نے سات آسمان اوپر تلے

سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ

آسمانوں کو اوپر تلے نہ دیکھے گا تو بیچ پیدائش رحمٰن کے کچھ تفاوت پس پھیرے جا

بنائے۔ تو خدا کی صنعت میں کوئی نقص نہیں دیکھے گا۔ پھر آنکھ اٹھا کر دیکھ

الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝٣ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ

نظر کو کیا دیکھتا ہے تو کچھ شگاف پھر پھیرے جا نظر کو دوبارہ

بھلا کوئی خلل تو نظر نہیں آتا پھر دوبارہ اچھی طرح دیکھ لے

يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝٤ وَلَقَدْ زَيَّنَّا

پھر آوے گی تیری نظر ذلیل اور وہ تھکی ہوئی ہے اور البتہ تحقیق زینت

(تو) نظر (ہر بار) تیرے پاس ناکام اور تھک کر لوٹ آئے گی۔ اور ہم نے

السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَ

دی ہم نے آسمان دنیا کو ساتھ چراغوں کے اور کیا ہم نے ان کو مارنا واسطے شیطانوں کے اور

قریب کے آسمانوں کو چراغوں سے سجا رکھا ہے اور ان کو شیاطین کے مارنے کا ذریعہ

اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝٥ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ

تیار کیا ہم نے واسطے ان کے عذاب جلنے کا اور واسطے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے ساتھ رب اپنے کے عذاب

بنایا ہے اور ان کے لئے آتش سوزاں کا عذاب بھی تیار ہے اور ان لوگوں کے لئے جو اپنے رب سے منکر ہیں۔ جہنم

جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٦ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا

ہے دوزخ کا اور بری ہے جگہ پھر جانے کی جب ڈالے جاویں گے بیچ اس کے سنیں گے واسطے اس کے چلانا

کا عذاب ہوگا اور وہ بہت بری جگہ ہے جب ان کو اس میں ڈالا جائے گا تو وہ اس کا شور و شر سنیں گے

منزل ۷

ٹہ ثم ارجع البصر کرتین۔ کرتین ہے تو تثنیہ کا صیغہ معنے میں رجعتین کے مگر یہاں تکرار اور تکثیر مراد ہے جیسے لبیک اور سعدیک میں واقعی رجعۃ بعد رجعۃ

ٹہ وھو حسیر۔ حسیر اور زن فعیل معنے میں ہے محسور کے ماخوذ ہے حسور سے اور حسور کہتے ہیں تھکنے کو ٹہ رجوما للشیطین۔ رجوم جمع ہے رجم کی اور رجم ہے تو مصدر مگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ سورۂ ملک جس کو تبارک الذی اور واقعہ و منجیہ بھی کہتے ہیں مکہ میں نازل ہوئی۔ حدیث میں ہے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میری خواہش ہے کہ یہ سورت میری اُمت کے ہر مؤمن فرد کو زبانی یاد ہو (طبرانی) کیونکہ یہ سورت اپنے پڑھنے والوں سے قبر کے عذاب کو روکتی ہے (نفع) مسند احمد میں بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً آیا ہے کہ یہ سورت اپنے پڑھنے اور عمل کرنے والے کی سفارش کرکے اُسے بخشوائے گی۔ تاریخ ابن عساکر میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ہے ایک شخص مر گیا جس کو قرآن مجید میں سے یہی سورت یاد تھی۔ دفن کے بعد عذاب کا فرشتہ اس کے پاس آیا تو یہ سورت اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ فرشتہ نے کہا تو کتاب اللہ میں سے ہے میں تجھے ناراض کرنا نہیں چاہتا تو اللہ میاں کے پاس جا اس کی سفارش کر چنانچہ اللہ تعالیٰ کے پاس گئی اور کہا خدایا! میں تیری کتاب میں سے ہوں مجھے فلاں شخص نے پڑھا سیکھا کیا تو اسے عذاب کریگا جبکہ میں اس کے سینے میں ہوں۔ اگر یہی کرنا ہے تو مجھے اپنی کتاب میں سے نکال ڈال۔ رب نے فرمایا، تجھ کو اسوقت بڑا غصہ آرہا ہے، کہا، ہاں۔ مجھے حق ہے کہ میں اپنی ناراضگی ظاہر کردوں پس جناب باری رحیم و کریم کا ارشاد ہوا کہ جا میں نے تیری سفارش قبول کی، تب یہ سورت اس کے پاس آئی اور فرشتہ کو ہٹا کر کہا اس منہ کو مرحبا، اس منہ کو صد شاباش۔ ان قدموں کو مبارکباد کہ اس نے میری تلاوت کی، یاد رکھا، مجھ پر عمل کیا۔ راتوں کو میری قرارت کے ساتھ قیام کیا پس یہ سورت قبر میں اسکی مونس و غمخوار بن گئی اور کوئی دہشت اسے نہ پہنچی۔ اس حدیث کے سنتے ہی تمام چھوٹے بڑے، آزاد و غلام نے اس سورت کو یاد کرلیا اور عامل ہو گئے (ترمذی میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے سورۂ ملک اور الم تنزیل سجدہ ضرور پڑھ لیا کرتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے فرمایا میں تجھے ایسا تحفہ دوں کہ تو خوش ہو جائے سورۂ تبارک الذی پڑھا کر اپنے اہل و عیال پڑوسیوں کو سکھا۔ یہ عذاب قبر اور قیامت کے دن عذاب نار سے بچانے والی ہے (ابن کثیر) درد دنداں سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس سورت میں ایک آیت ہے اس کو سات بار پڑھ کر دم کرنے سے انشاء اللہ شفا ہوتی ہے (دار قطنی فی الافراد) علماء نے لکھا ہے جو اس سورت کو ۴۱ بار پڑھے تو انشاء اللہ جملہ مشکلات حل ہوں اور جمیع آفات سے محفوظ رہے۔ اور اگر قرضدار ہے تو قرض اسکا اُتر جائے۔

ف۲ روزی رزق، مال اولاد میں برکت بڑھوتی دینے والا اللہ ہی ہے اس کے علاوہ کسی کے ہاتھ میں برکت نہیں۔ **ف۳** اگر مرنا نہ ہوتا تو بھلے بُرے کام کا بدلہ کہاں ملتا۔ موضح **ف۴** حدیث میں آیا ہے کہ ایک آسمان کے اوپر دوسرا آسمان، دوسرے پر تیسرا، اسی طرح سات آسمان اُوپر نیچے ہیں اور ہر آسمان سے دوسرے تک پانچسو برس کی مسافت ہے۔ **ف۵** خداوند تعالیٰ کی نہ کسی صنعت میں کسی طرح کا اختلال پایا جاتا ہے اور نہ آسمانوں میں۔ اے مخاطب! اوپر آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر بار بار دیکھ کہیں اونچ نیچ یا شگاف نہیں پائے گا بلکہ ایک صاف ہموار مربوط منظم چیز نظر آئے گی جس میں باوجود مرور دہور اور تطاول زمان کے آج تک کوئی فرق و تفاوت نہیں آیا۔ **ف۶** حدیث میں آیا ہے کہ ستارے تین فائدوں کے لئے ہیں۔ ایک، رونق آسمان یعنی آسمان کی طرف دیکھو رات کے وقت ستاروں کی جگمگاہٹ سے کیسی رونق و شان معلوم ہوتی ہے۔ یہ قدرتی چراغ ہیں۔ آسمان دیکھنے والوں کی نظر میں کتنا خوبصورت اور باعظمت معلوم ہوتا ہے۔ غور و فکر کرنے والوں کے لئے تو گویتہ نشان حق تعالیٰ کی صنعت کاملہ حکمت عظیمہ اور وحدانیت مطلقہ کے پائے جاتے ہیں۔ (۲) رجوم الشیاطین کی انتہائی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ایک دوسرے کا سلسلہ قائم کرکے آسمان کے قریب پہنچیں اور عالم ملکوت سے نزدیک ہو کر اخبار غیبیہ کی اطلاعات حاصل کریں۔ بس جونہی ان پر شہاب پڑا اور ہنگامہ کی صورت میں ایک آدھ بات اپنے سے نیچے والوں کو دیکر ہلاک ہو جاتے ہیں اور وہ نیچے والے کاہن نجومی رمال جفار کو بتا دیتے ہیں۔ کاہن اس ادھوری بات میں سینکڑوں جھوٹ ملا کر عوام کو گمراہ کرتے ہیں (۳) سوم راہ معلوم کرنا یعنی بحر و بر جنگلات وغیرہ میں انہی ستاروں کے ذریعہ راستے معلوم کئے جاتے ہیں۔ **ف۷** اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بعید نہیں کہ آگ میں غصہ پیدا کرے اور کافروں پر سخت غضب ناک ہو۔ (تفسیر وحیدی)

★ یہاں متن میں پورا ترجمہ ہے کے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَّهِيَ تَفُوْرُ ⑦ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۭ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ

اور وہ جوش کرتی ہوگی یعنی دوزخ قریب ہے کہ پھٹ جاوے غصہ سے جب ڈالی جاوے گی بیچ اس کے کوئی جماعت

اور وہ جوش مار رہی ہوگی گویا مارے غضب کے ابھی پھٹنے لگی ہے جب کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا تو

سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ⑧ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَاۗءَنَا نَذِيْرٌ

پوچھیں گے ان سے چوکیدار اس کے کیا نہیں آیا تمہارے پاس ڈرانیوالا کہیں گے ہاں تحقیق آیا ہمارے پاس ڈرانیوالا

اس کے داروغہ ان سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانیوالا نہ آیا تھا وہ کہیں گے ہمارے پاس ڈرانے والا تو آیا تھا

فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ښ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ

پس جھٹلایا ہم نے اور کہا ہم نے نہیں اتارا اللہ نے کچھ نہیں تم مگر بیچ

لیکن ہم نے تکذیب کی اور کہا کہ اللہ نے کچھ نہیں اتارا تم بڑی

ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ⑨ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ

گمراہی بڑی کے اور کہیں گے اگر ہوتے ہم سنتے یا سمجھتے نہ ہوتے ہم بیچ

غلطی میں ہو اور کہیں گے کہ اگر ہم (راہ کی) سنتے یا سمجھ سے کام لیتے

اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ⑩ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ⑪

رہنے والوں دوزخ کے پس اقرار کیا انہوں نے پس گناہوں اپنے کے پس دوری ہے واسطے رہنے والوں دوزخ کے واسطے

تو آج دوزخیوں میں نہ ہوتے غرض وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کریں گے سو دوزخیوں کیلئے لعنت ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ

تحقیق جو لوگ کہ ڈرتے رہیں پروردگار اپنے سے بن دیکھے واسطے ان کے بخشش ہے اور ثواب

بیشک جو لوگ اپنے رب سے غائبانہ ڈرتے ہیں ان کے لئے مغفرت اور اجر

كَبِيْرٌ ⑫ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

بڑا ہے اور چھپاؤ تم بات اپنی کو یا پکار کر کہو اس کو تحقیق وہ جانتا ہے بھیدے والی

عظیم ہے اور تم اپنی بات کو چھپاؤ یا اس کو ظاہر کرو (اس کے لئے برابر ہے کیونکہ) وہ تمہارے سینوں کے

الصُّدُوْرِ ⑬ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ⑭ هُوَ

باتوں کو دلوں کی کیا نہ جانے وہ جس نے پیدا کیا ہے اور وہ ہے باریک دیکھنے والا خبردار وہی ہے

اندر چھپی ہوئی باتوں کو بھی جانتا ہے جس نے پیدا کیا کیا اسے معلوم نہیں؟ وہ تو ازحد باریک بین اور بڑا باخبر ہے وہی تو ہے

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَ

جس نے کیا واسطے تمہارے زمین کو فرش پس چلو بیچ راہوں اس کے کے

جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا سو تم اس کے اطراف و جوانب میں چلو پھرو اور اس کے رزق میں

كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ۭ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ⑮ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي

اور کھاؤ رزق اس کے سے اور طرف اسی کے ہے جی اٹھنا کیا نڈر ہو تم اس شخص سے کہ بیچ

سے کھاؤ (اور یہ بات بھی یاد رکھو کہ) دوبارہ زندہ ہو کر اسی کی طرف جانا ہے کیا تم اسی سے جو آسمان میں ہے اس

السَّمَاۗءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ⑯ اَمْ اَمِنْتُمْ

آسمان کے ہے یہ کہ دھنسا دیوے تمکو زمین بیچ پس ناگہاں وہ پھٹ جاوے کپکپی یا نڈر ہوئے تم

بات کا ڈر نہیں رکھتے کہ وہ تم کو زمین میں دھنسا دے پھر ناگاہ زمین لرزنے لگے کیا تم

ع ۱ ۲

حل لغات

۱؎ وَھِیَ تَفُوْرُ۔ تفور لیا گیا ہے فور سے اور فور کہتے ہیں جوش و خروش کرنے کو ۲؎ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ۔ سحق کے معنے ہیں بُعد کے اور یہ منصوب ہے اس لئے کہ فعل محذوف کا مفعول مطلق واقع ہوا ہے والتقدیر فاسحقہم اللہ سحقا۔ ای ابعدہم من رحمتہ بعدا۔ لاصحاب السعیر میں لام بیانیہ ہے جس طرح ہیت لک میں ۳؎ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا جو چیز تمہارے آگے ذلیل و منقاد ہو اُسے ذلول کہتے ہیں اسکا مصدر ہے ذل اور ذل کہتے ہیں نرم ہو کو، جانور جب آدمی کا مطیع و فرمانبردار ہوتا ہے تو اُسے دابۃ ذلول کہتے ہیں ۴؎ فَامْشُوْا فِیْ مَنَاکِبِھَا مناکب جمع ہے منکب کی اور منکب کہتے ہیں جانب کو آدمی کے مونڈھے کو منکب کہنے کی یہی وجہ ہے کہ ایک طرف میں واقع ہوتا ہے ۵؎ فَاِذَا ھِیَ تَمُوْرُ تمور معنے میں ہے تحرک کے اور اسکا کچھ بیان سورۂ والطور کے پہلے رکوع میں ہو چکا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ اس سوال و جواب میں دلیل ہے اس پر کہ اللہ تعالیٰ کسی کو عذاب نہیں کرتا مگر حجت قائم کرنے اور رسول بھیجنے کے بعد۔ تفسیر ابن کثیر

ف۲ یہ پوچھنا اور زیادہ ذلیل کرنے کو ہوگا یعنی تم عذاب سعیر میں آکر پھنسے ہو کیا کسی حق والے موحد نے تم کو دنیا میں متنبہ نہیں کیا تھا ان دردناک عذابوں سے ڈرایا نہ تھا؟ بس کھسیانے ہو کر حسرت و ندامت سے جواب دیں گے کہ بیشک نذیر آئے مگر ہم نے اپنے باپ دادا کی غلط رسمیں نہ چھوڑیں۔ حق والوں کو وہابی وغیرہ الفاظ سے مطعون کرکے جھٹلا دیا، غیر اللہ کی پرستش اور بدعات پر ہی جمے رہے۔ اپنے مجرم ہونے کا اقرار کریں گے لیکن اس بے وقت اعتراف سے کوئی فائدہ نہ ہوگا بلکہ ارشاد باری ہوگا، فَسُحْقًا لِّأَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝ دفع ہوجائیں دوزخی، ان کے لئے آج جوار رحمت میں کہیں ٹھکانا نہیں۔ مبتدعین مشرکین قبر پرستوں، پیر پرستوں، غیر اللہ کی نذر و نیاز کرنے والوں کو غفلت سے بیدار ہوجانا چاہیئے تاکہ وہاں آخرت کی ندامت سے نجات ملے۔ ف۳ اللہ کو دیکھا نہیں مگر اس پر اور اسکی صفات پر پورا یقین رکھتے ہیں۔ اس کی عظمت و جلال کے تصور سے لرزتے اور عذابوں کا خیال رکھ کر تھر تھراتے ہیں یا بالغیب کا مطلب یہ ہے کہ خلوت میں اپنے رب کو یاد کرکے لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔

ف۴ گو تم اس کو نہیں دیکھتے، وہ تم کو دیکھ رہا ہے یعنی تمہاری ہر کھلی چھپی بات کو جانتا اور سینوں کے بھیدوں سے بھی واقف ہے یہ اوصاف خدا کے سوا کسی پیر فقیر میں بھی جاننا شرک ہے۔ ف۵ (اس آیت میں ان بے وقوف حکیموں اور فلسفیوں کا رد ہے جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کلیات کو جانتا ہے جزئیات کو نہیں۔ اس کا علم کلی ہے جزئی نہیں۔ بھلا ان سے کوئی پوچھے کہ جزئیات کس نے بنائے ہیں؟ یہ ناممکن کہ جو خالق ہو وہ عالم نہ ہو، اپنی مخلوق سے بے خبر ہو۔ ہرگز نہیں، ظاہر بات ہے ہر بنانے والا اپنی بنائی ہوئی چیز سے بخوبی واقف ہے۔ نیز اس آیت میں اشارہ ہے کہ بندوں کے اقوال افعال سب خدا کے مخلوق ہیں جیسے اہلحدیث کا بھی عقیدہ ہے۔ ف۶ یعنی زمین کو نرم اور برقرار کر دیا اب تم جس طرح چاہو سفر کرو کسب تجارت کے لئے چلو پھرو۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ رزق کے اسباب میں سعی کرنا کچھ توکل کے منافی نہیں۔ ابن کثیر۔ فائدہ ستاریہ۔ ف۷ مجاہد سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہے مَّن فِي السَّمَاءِ کا معنی عَلَى السَّمَاءِ ہے یعنی اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کا بھی یہی مذہب ہے فرماتے ہیں جو یہ کہے کہ میں اپنے رب کو نہیں جانتا کہ آسمانوں میں ہے یا زمین میں ہر جگہ سمجھتا ہے تو وہ کافر ہے اس لئے کہ قرآن میں ہے الرَّحْمَٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ۔ رحمن تبارک و تعالیٰ تو ساتوں آسمانوں کے اوپر عرش پر مستوی ہے۔ فتح البیان وغیرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَّنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ

اس شخص سے کہ بیچ آسمان کے ہے یہ کہ بھیجے اوپر تمہارے مینہ پتھروں کا پس البتہ جانو گے کہ کیونکر تھا

اس سے جو آسمان میں ہے اس بات کا ڈر نہیں رکھتے کہ وہ تم پر پتھروں کا مینہ برسا دے پھر تمہیں معلوم ہوگا

نَذِيرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿١٨﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا

ڈرانا میرا اور البتہ تحقیق جھٹلایا ان لوگوں نے جو پہلے ان سے تھے پس کیونکر ہوا عذاب میرا کیا نہ دیکھا

میرا ڈرانا کیسا تھا اور ان سے پہلے لوگوں نے بھی (اسی طرح) جھٹلایا تھا۔ سو دیکھ لو کہ ان پر میرا عذاب کیسا ہوا کیا انہوں نے

إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَّيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُ

طرف جانوروں کے اوپر اپنے پر کھولے ہوئے اور سمیٹ لیتے ہیں نہیں تھام رکھتا ان کو مگر رحمٰن تحقیق وہ

دیکھی اپنے سروں کے اوپر پرندوں کو (اڑتے) نہیں دیکھا جو پروں کو پھیلائے رہتے ہیں اور ان کو سمیٹ بھی لیتے ہیں [illegible]

بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ﴿١٩﴾ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ

ہر چیز کو دیکھنے والا ہے بھلا کیا کون ہے وہ شخص جو لشکر ہو واسطے تمہارے مدد دے تم کو

خدا کے سوا کوئی تمہارا ... بیشک وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے بھلا وہ کون ہے جو خدائے رحمٰن کے مقابلے میں

دُونِ الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ﴿٢٠﴾ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي

سوائے رحمٰن کے نہیں کافر مگر بیچ فریب کے آیا کون ہے وہ شخص جو

تمہارا لشکر بن کر تمہاری مدد کرے کافر تو محض دھوکے میں پڑے ہیں بھلا وہ کون ہے جو

يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ بَلْ لَّجُّوا فِي عُتُوٍّ وَّنُفُورٍ ﴿٢١﴾ أَفَمَنْ يَّمْشِي

رزق دیتا ہے تم کو اگر بند کر لیوے رزق اپنا بلکہ لگ جاتے ہیں بیچ سرکشی کے اور بھاگنے کے کیا وہ شخص کہ چلتا ہے

تم کو روزی دے اگر خدا اپنے رزق کو روک لے (کوئی نہیں دے سکتا) لیکن یہ لوگ سرکشی اور نفرت میں پھنسے ہوئے ہیں آیا وہ شخص جو

مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّنْ يَّمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٢٢﴾ قُلْ

گرا ہوا اوپر منہ اپنے کے بہت راہ پانیوالا ہے یا وہ شخص کہ چلتا ہے برابر اوپر راہ سیدھی کے کہہ

منہ کے بل گرتا ہوا چلے زیادہ سیدھے راستہ پر ہے یا وہ جو سیدھا ہموار راستہ پر چل رہا ہو کہہ دیجئے

هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا

وہ ہے جس نے پیدا کیا تم کو اور کیا واسطے تمہارے سننا اور دیکھنا اور دل تھوڑا سا

وہ وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا اور تمہارے واسطے کان، آنکھیں اور دل بنائے (مگر اس کے باوجود) تم بہت ہی کم

مَّا تَشْكُرُونَ ﴿٢٣﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾

شکر کرتے ہو تم کہہ وہ ہے جس نے پھیلایا تم کو بیچ زمین کے اور طرف اسی کے اکٹھے کئے جاؤ گے

شکر کرتے ہو کہہ دیجئے وہ وہی ہے جس نے تم کو روئے زمین پر پھیلایا اور (بالآخر) اسی کی طرف سب کو جمع کیا جائیگا

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٥﴾ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ

اور کہتے ہیں کب ہے یہ وعدہ اگر ہو تم سچے کہہ سوائے اس کے نہیں کہ علم

اور کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ کب پورا ہوگا کہہ دیجئے کہ اس

عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ

نزدیک اللہ کے ہے اور اس کے نہیں کہ میں ڈرانے والا ہوں ظاہر پس جب دیکھیں گے اسکو نزدیک ہوتی برے

کا علم اللہ ہی کو ہے اور میں تو صرف صاف صاف ڈرانے والا ہوں پھر جب اس وعدہ کو وہ نزدیک آتے دیکھیں گے

وقف غفران
وقف لازم
وقف منزل

حل لغات

۱؎ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْکُمْ حَاصِبًا۔ حاصب وہ ہوا جس میں پتھر کنکر ہوں

۲؎ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُکِبًّا۔ مکب اس شخص کو کہتے ہیں جو اوندھا منہ کئے ہوئے چلتا ہے۔

۳؎ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ جملہ شرط ہے اور جزا محذوف

ای فجیئوا وقتہ ۴؎ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ۔ زلفۃ معنے میں ہے قرب کے اور یہ حال واقع ہوا ہے راوہ کے مفعول سے بتقدیر مضاف ای ذا زلفۃ و قرب سیئت لیا گیا ہے سوء سے اور سوء کے اصلی معنے ہیں قبیح کے، بولا کرتے ہیں ساء الشئ یسوء فھو سیئ اذا قبح اور یہ لازم و متعدی دونوں معنوں میں مستعمل ہوتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی بیشک زمین پر چلو پھرو اور روزی کماؤ لیکن خدا کو نہ بھولو ورنہ وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر ایک سخت آندھی بھیجے یا پتھروں کا مینہ برسا دے پھر تم کیا کرو گے، ساری دوڑ دھوپ یونہی رکھی رہ جائے گی۔ بھلا بتاؤ جس عذاب سے ڈرایا جاتا تھا وہ کیسا تباہ کن اور ہولناک ہے یعنی عاد و ثمود وغیرہ کے ساتھ جو معاملہ ہو چکا ہے اس سے عبرت پکڑو۔ دیکھ لو! ان حرکات پر ہم نے انکار کیا تھا تو وہ انکار کیسے عذاب کی صورت میں ظاہر ہو کر رہا۔

ف۲ پہلے آسمان و زمین کا ذکر ہوا یہاں درمیانی چیز کا ذکر ہے یعنی خدا کی قدرت دیکھو پرندے زمین و آسمان کے درمیان کبھی پر کھول کر اور کبھی بازو سمیٹے ہوئے کس طرح اڑتے رہتے ہیں۔ بس اسی اللہ نے ان میں ایسا ہلکا پن رکھا ہے کہ باوجود سمیٹنے کے بھی ہوا میں اڑتے چلے جاتے ہیں اور دوسرے اجسام گو ان سے چھوٹے ہی کیوں نہ ہوں اس طرح ادھر میں نہیں ٹھہر سکتے۔ بتاؤ رحمٰن تبارک تعالیٰ کے سوا کس کا ہاتھ ہے جس نے انھیں فضاء میں تھام رکھا ہے؟ بیشک رحمٰن نے ہی اپنی رحمت سے گرنے سے روک رکھا ہے۔ معلوم ہوتا ہے پرندوں کی مثال بیان کرنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی کفار و مشرکین پر آسمان سے عذاب گرنے سے روکا ہوا ہے دنیا میں اپنی مصلحت سے فوری عذاب نہیں بھیجتا ورنہ انجام کار تو ان کا عذاب ہی ہے۔ ف۳ یہ مشرکوں کو فرمایا کہ تم کو تمہاری امیدیں حاصل نہ ہونگی۔ یہ انکار ہے ان کے اعتقادِ باطل پر کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ قبروالوں کو پوجتے ہیں، اُن سے مددِ رزق چاہتے ہیں، حالانکہ اللہ کے سوا کوئی ناصر و رازق نہیں اگر اللہ روزی کے سامان بند کر لے تو کس کی طاقت ہے جو تم پر روزی کا دروازہ کھول دے۔

ف۴ یہ مثال بیان فرمائی مومن و کافر کی۔ مومن دنیا میں سیدھی راہ چلتا ہے اور آخرت میں بھی سیدھا چل کر جنت میں پہنچ جائے گا اور کافر جیسے دنیا میں غلط راہ پر ہے اسی طرح آخرت میں بھی چہرہ کے بل چل کر جہنم رسید ہوگا۔ حدیث صحیح میں ہے کسی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن چہرہ کے بل کس طرح چل سکتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا جس خدا نے پاؤں پر چلایا ہے وہ منھ کے بل بھی چلانے پر قادر ہے۔ ابن کثیر۔ ف۵ کان، آنکھ، دل کا شکریہ یہ تھا کہ کان لگا کر حق سنتے آنکھ سے اللہ کی قدرتیں دیکھتے، دل سے خدا کی وحدانیت سوچتے یقین کرتے۔ ان تین چیزوں کا ذکر خاص طور سے کیا کیونکہ یہ آلاتِ علم ہیں۔ انسان ان سے ادراک مسموعات، مبصرات معقولات کر سکتا ہے۔ مراد قلتِ شکر سے عدم شکر ہے کیونکہ خطاب کفار کو ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دانت میں درد ہو وہ اپنی انگلی اس جگہ رکھ کر یہ آیت پڑھے یعنی هُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَکُمْ سے تَشْکُرُوْنَ ۝ تک ان شاء اللہ شفایاب ہوگا (تاریخ خطیب ابن النجار۔ دارقطنی فی الافراد) ایک روایت میں یوں ہے کہ سات بار یہ دو آیتیں پڑھ کر دم کرے۔ ایک یہ مذکورہ اور دوسری سورۂ انعام کی هُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ سے یَّفْقَهُوْنَ تک۔ پھر فرمایا وہی ذات پاک ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلا دیا۔ تمہاری زبانیں جدا، رنگ و روپ جدا، شکلیں مختلف بنائیں۔ پھر ایک وقت ایسا آئے گا کہ تم سب اُس کے سامنے لا کھڑے کر دیئے جاؤ گے وہی قیامت کا دن ہے جس کے یہ کافر منکر ہیں۔ مرکر زندہ ہونے کو محال و ناممکن سمجھتے ہیں۔ فائدہ ستاریہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾

منہ ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے اور کہا جائیگا یہ ہے جو کہ تھے تم اسکو مانگتے

تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور کہا جائیگا کہ یہی وہ چیز ہے جس کو تم طلب کیا کرتے تھے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُّجِيْرُ

کہہ کیا دیکھا تم نے اگر ہلاک کرے مجھ کو اللہ اور انکو جو ساتھ میرے ہیں یا رحمت کرے ہم کو پس کون پناہ دیگا

کہہ دیجئے کہ تم نے (کبھی) غور نہیں کیا۔ کہ اگر اللہ مجھ کو اور میرے ساتھ والوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم ہی کرے تو تم کو اس سے

الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ

کافروں کو عذاب درد دینے والے سے کہہ وہی ہے رحمن ایمان لائے ہم ساتھ اسکے اور پر اسکے

کیا فائدہ! تم بتاؤ کہ) کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچائیگا۔ کہہ دیجئے وہی ہے رحمن اسی پر ہم ایمان لائے اور اسی پر بھروسہ

تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ

توکل کیا ہم نے پس عنقریب جانو گے کون ہے بیچ گمراہی ظاہر کے کہہ کیا دیکھا تم نے

ہے ہمارا۔ تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائیگا کون صریح گمراہی میں پڑا ہے کہہ دیجئے کہ تمہارے استعمال کا

اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ع

اگر ہو جائے پانی تمہارا خشک پس کون لاوے گا تمہارے پاس پانی جاری ف

پانی خشک ہوکر نیچے چلا جائے تو کون ہے جو تمہیں (ایسا) نتھرا ہوا پانی لا کر دے

ع ۲ ۱۴ ۲

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اِثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۃ قلم مکہ میں نازل ہوئی اس میں شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے۔ باون آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

سورۃ القلم مکہ میں نازل ہوئی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے اس میں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲﴾ وَاِنَّ

ن قسم ہے قلم کی اور اس چیز کی کہ لکھتے ہیں وہ نہیں تو ساتھ نعمت پروردگار اپنے کے دیوانہ اور تحقیق

قسم ہے قلم کی اور جو کچھ وہ لکھتے ہیں اسکی کہ اے پیغمبر آپ اپنے رب کے فضل سے دیوانہ نہیں اور بیشک آپ

لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿۳﴾ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾ فَسَتُبْصِرُ وَ

واسطے تیرے البتہ ثواب ہے نہ کاٹا گیا اور تحقیق تو البتہ اوپر خلق بڑے کے ہے پس عنقریب دیکھے گا تو

تبلیغی جدوجہد کے صلے میں آپکو بلاشبہ ایک ایسا اجر ملنے والا ہے جسکا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہوگا۔ اور بیشک آپ بڑے عالی شان اخلاق پر ہیں سو آپ دیکھ

يُبْصِرُوْنَ ﴿۵﴾ بِاَييِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ

اور دیکھیں گے وہ کون سے کو تم میں سے فتنہ ہے تحقیق پروردگار تیرا وہی خوب جانتا ہے اس شخص کو کہ گمراہ ہوا

لیں گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے آپ کا رب یقیناً اچھی طرح جانتا ہے کون اسکی راہ سے بہک گیا ہے اور انکو

عَنْ سَبِيْلِهٖ ۠ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۷﴾ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۸﴾

راہ اس کی سے اور وہ خوب جانتا ہے راہ پانے والوں کو پس مت کہا مان جھٹلانے والوں کا

بھی خوب جانتا ہے جو راہ راست پر ہیں سو آپ ان جھٹلانے والوں کا کہا نہ مانیں

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ﴿۱۰﴾

دوست رکھتے ہیں کاش کہ اگر سستی کرے تو پس سستی کریں وہ اور مت کہا مان ہر ایک قسم کھانے والے ذلیل کا

وہ چاہتے ہیں کہ آپ ذرا نرم پڑ جائیں تو وہ بھی نرم پڑ جائیں اور کسی قسم کھانیوالے ذلیل آدمی کی باتوں میں نہ آنا

حل لغات

لے كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ تدعون لیا گیا ہے دعاء سے اسی تطلبون و تستعجلون اور لغت میں تدعون اور تدعون دونوں کے معنی ایک ہیں جیسے تذکرون اور تذکرون۔ تذخرون اور تدخرون۔

ٰٓ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا۔ غور مصدر ہے معنی میں فاعل کے اسی غائرا اور غائرا کے معنے ہیں ذاہبا ہوا کرتے ہیں غار الماء یغور غورا اذا انصب ذہب فی الارض

سے فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ۔ معین مفعول کا صیغہ ہے عین سے جس طرح مبیع بیع سے معین وہ چشمہ جو سطح زمین پر بہتا ہوا لوگوں کو دکھائی دیتا ہے

کے مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ۔

انت ما کا اسم اور بمجنون خبر بنعمۃ ربک کلام معترضہ ہے والمعنی انتفی عنک الجنون بنعمۃ ربک جس طرح بولا کرتے ہیں انت بحمد اللہ عاقل ہے غیر ممنون۔ ممنون معنے میں ہے مقطوع کے مشتق من المن اذا قطعہ ہے۔ ھے لعلی خلق۔ خلق اس ملکۂ نفسانیہ کو کہتے ہیں کہ جو شخص اسکے ساتھ متصف ہوتا ہے اس پر افعال جمیلہ کا بجالانا آسان ہو جاتا ہے

منزل ۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ کفار کی یہ آرزو کہ (نعوذ باللہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی آفت آئے تو یہ قصہ ختم ہو ان کا اس آیت میں جواب دیا کہ آپ کہدو ہماری ہلاکت ہے یا کامیابی ہر دو صورت میں تم کو کیا فائدہ۔ بہر حال آخرت کی کامیابی ہمارے حق میں ہے کیونکہ ہم حق پر ہیں۔ تم (کفار) اپنی فکر کرو کہ اس کفر و شرک یعنی قبر پرستی پیر پرستی تعزیہ پرستی مذہب پرستی پر جو دردناک عذاب کا آنا یقینی ہے اس سے تم کو کون بچائے گا؟ ف۲ موحد اہلحدیثوں کا بیان ہے کہ ہمنے رب کے سوا کسی کو نافع و ضار نہیں سمجھا بلکہ اسی خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں تو مقاصد میں کامیابی یقینی ہے وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهٖ۔ تم میں نہ توحید ہے نہ اسوۂ حسنہ، پھر تم کیسے بے فکر ہو۔ ابو عمار عبد القہار غفرلہ دلوالدیہ الغفار آمین ف۳ یعنی موت و زیست کے سب اسباب اسی اللہ کے قبضہ میں ہیں۔ پانی جس سے ہر چیز کی زندگی ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ۔ فرض کرو تمام پانی خشک ہو جائے تو کس کی قدرت ہے کہ کثیر مقدار میں پانی مہیا کردے، نہ صرف تمہارے بلکہ تمام کائنات کی بقاء کے لئے کافی ہو۔ ایک منصف تو مذکورہ خدائی فیض عام، اسکی قدرتیں دیکھ کر مومن اہلحدیث ہو جاتا ہے لگے ہاتھ یہ بھی سمجھ لو کہ جب ہدایت کے سب چشمے خشک ہو چکے تو اس وقت ہدایت کا خشکت ہو نیوالا چشمہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی صورت میں جاری کر دینا بھی اسی رحمٰن مطلق کا کام ہو سکتا ہے۔ ایک مغرور متکبر کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی تو کہنے لگا ہم کدال پھاوڑے سے پانی نکال لیں گے۔ اسی وقت اسکی آنکھوں کا پانی جاتا رہا وہ اندھا ہو گیا۔ کہا لے اب آنکھوں سے کدال مار کر پانی نکال۔ آیات الٰہی کی تکذیب کرنے کی یہ سزا ہے۔ بِمَاءٍ مَّعِيْنٍ کے بعد ہر قاری و سامع کو یوں کہنا چاہیئے اَللّٰهُ يَأْتِيْنَا بِهٖ وَهُوَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ۔ ترجمان فتح البیان وغیرہ ف۴ یہ حروف تہجی جو سورتوں کے شروع میں آتے ہیں جیسے ن۔ص۔ق وغیرہ انمیں صحیح قول یہی ہے کہ اللہ ہی جانے کہ ان سے اسکی کیا مراد ہے۔ فتح ف۵ قلم سے مراد قلم ہے جس نے لوح محفوظ پر لکھا یا ہر قلم مراد ہے۔ پس تحقیق قلم زبان کا بھائی ہے اور بڑی نعمت۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ فَجَرٰى بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ (ترمذی صفحہ ۱۶۶ جلد دوم۔ ابواب التفسیر) یعنی اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا پھر اسکو فرمایا لکھ، سو جو کچھ آئندہ آخر تک ہونے والا تھا وہ سب اس نے خدا کے حکم سے لکھ دیا۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ آسمان و زمین کی پیدائش سے پچاس ہزار سال قبل کائنات کی تقدیر کو لکھدیا۔ پھر فرمایا آپ غمگین نہ ہوں صبر کریں ان کے دیوانہ کہنے سے آپ کا اجر بڑھتا ہے۔ بھلا جسکا رتبہ اللہ کے ہاں اتنا بڑا ہو کہ سید الرسل امام الانبیاء اور سب سے افضل ہو اس کو چند احمقوں کے دیوانہ کہنے کی کوئی پرواہ نہ کرنی چاہیئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ کا خلق قرآن ہے آپ کی جبلت پیدائش ہی خدائے عالم نے پسندیدہ اخلاق بہترین خصائل پر رکھی پھر قرآن پاک پر آپ کا عمل ایسا تھا گویا آپ احکام الٰہی کا ایک مجسم عملی نمونہ تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے دس سال تک آپ کی خدمت کی لیکن کسی دن آپ نے اُف تک نہیں کی نہ کبھی ڈانٹ ڈپٹ فرمائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ خوش اخلاق تھے۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے نہ کبھی غلام کو مارا نہ بیوی کو مارا (ابن کثیر) نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِيْ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ (مشکوٰۃ صفحہ) یعنی قیامت کے دن مجھ کو تمام انسانوں سے زیادہ مرتبہ دیا جائے گا اور تعریف کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اس دن آدم اور تمام انبیاء علیہم السلام میرے ہی جھنڈے کے نیچے ہونگے اور قبر میں سے بھی سب سے پہلے میں ہی اٹھایا جاؤں گا اور یہ سب باتیں فخر کے طور پر نہیں کہتا (بلکہ حقیقت پر محمول ہیں) اور آپ کے فضائل صفحہ میں بھی لکھے گئے ہیں

ف۶ یعنی تو انکے بتوں کو بھلا کہے تو وہ تیری باتوں کو پسند کریں۔ موضح

www.KitaboSunnat.com

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ﴿۱۱﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿۱۳﴾

عیب گیر ہو اور لوگوں کو چلنے والا ساتھ چغلی کے منع کرنے والا بھلائی سے حد سے نکل جانے والا گنہگار گردن کش پیچھے اس کے بے نصیب ولد

جو لوگوں پر عیب لگاتا اور چغلیاں کھاتا پھرتا ہے نیک کاموں سے روکتا حد سے متجاوز اور گنہگار ہے سرکش ہے اور علاوہ ازیں بدنام بھی ہے

اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۴﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ

اس واسطے کہ تھا صاحب مال کا اور بیٹوں کا جس وقت پڑھی جاتی ہیں اوپر اسکے نشانیاں ہماری کہتا ہے کہانیاں ہیں

اس سبب سے کہ مال اور اولاد رکھتا ہے جب اس کو ہمارے احکام سنائے جاتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ اگلے لوگوں

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ

پہلوں کی وقف شتاب داغ دیں گے ہم اسکو اوپر ناک کے وقف تحقیق آزمایا ہے ہم نے انکو جیسا آزمایا تھا ہم نے باغ والوں کو

کے قصے کہانیاں ہیں ہم جلد ہی اسکی ناک پر داغ لگائیں گے ہم نے انکو جانچا ہے جس طرح ہم نے باغ والوں کو جانچا

الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَطَافَ

جس وقت قسم کھائی انہوں نے البتہ کاٹ لیں گے اسکو صبح ہوتے اور ان شاء اللہ بھی نہ کہتے تھے پس پھر گیا

تھا۔ جب انہوں نے قسم کھائی کہ صبح ہوتے ہوتے ضرور اسکے پھل توڑ لیں گے اور انہوں نے ان شاء اللہ نہ کہا پس راتوں رات

عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿۲۰﴾

اوپر اسکے ایک پھرنے والا عذاب پروردگار تیرے کی طرف سے اور وہ سوتے تھے پس صبح کو ہو گیا جیسے جڑ کٹا ہوا وقف

آپ کے رب کی طرف سے اس پر پھرنے والا (عذاب) جبکہ وہ سوئے پڑے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ وہ باغ صبح تک کٹی ہوئی کھیتی کی طرح ہو گیا

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۱﴾ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿۲۲﴾

پس ایک دوسرے کو پکارنے لگے صبح ہوتے یہ کہ سویرے چلو اوپر کھیتی اپنی کے اگر ہو تم کاٹنے والے

پھر صبح کے وقت انہوں نے ایک دوسرے کو آواز دی کہ سویرے سویرے ہی کھیت میں جا پہنچو اگر پھل توڑنے کا ارادہ ہے

فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ

پس چلے وہ اور وہ چپکے چپکے باتیں کرتے تھے یہ کہ نہ داخل ہووے اس باغ میں آج اوپر تمہارے

چنانچہ وہ چل دئے اور چپکے چپکے ایک دوسرے سے کہتے جاتے تھے کہ آج کوئی مانگنے والا محتاج تمہارے باغ میں داخل نہ

مِّسْكِيْنٌ ﴿۲۴﴾ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا

مسکین (یعنی کوئی فقیر) اور سویرے گئے اوپر بخیلی کے اندازہ کر کر پس جب دیکھا اسکو کہا انہوں نے تحقیق ہم

ہونے پائے اور اسی زعم پر کہ وہ خیرات کو روک دینے پر قادر ہیں لپک چلے گئے مگر جب اس کو دیکھا تو کہنے لگے (ارادہ) ہم تو

لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ

راہ بھول گئے ہیں بلکہ ہم محروم ہوئے کہا بیچ والے اچھے نے کیا نہ کہا تھا میں نے تم کو

رستہ ہی بھول گئے ہیں پھر سوچا اور بولے رستہ نہیں بھولے بلکہ برگشتہ قسمت ہیں انہیں میں سے ایک نے جو سب سے بہتر تھا کہا کیا میں نے تم سے

لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقْبَلَ

کیوں نہیں تسبیح کرتے خدا کو وقف کہا انہوں نے پاکی ہے پروردگار ہمارے کی تحقیق ہم ہی تھے ظالم پس منہ کیا

نہیں کہا تھا کہ تم کیوں اسکا شکر نہیں کرتے (اب) کہنے لگے کہ ہمارے رب کی ذات پاک ہے بیشک ہم ظالم تھے سو وہ ایک دوسرے

بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾

بعض انکے اوپر بعضوں کے ملامت کرتے ہوئے وقف کہا انہوں نے اے وائے ہمکو تحقیق تھے ہم ہی سرکش

کو ملامت کرنے لگے کہنے لگے ہائے شامت ہم حد سے بڑھ نکلے تھے

منزل ۷

حل لغات

ل هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ہماز مبالغے کا صیغہ ہے ماخوذ ہمز سے اور ہمز کہتے ہیں زبان سے لوگوں کی برائی بیان کرنے کو تو ہماز کے معنے ہوئے لوگوں کے بہت عیب بیان کرنیوالا اور چلتے پھرتے دینے والا نمیم کہتے ہیں چغلخوری کو اور مشاء مبالغہ ہے ماشی کا، ماشی چلنے والا۔

ل مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مناع بہت منع کرنے والا اور یہاں مراد ہے بخیل کیونکہ خیر کے معنے ہیں مال۔ ل عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ۔ عتل بد مزاج اکھڑ۔ یہ لیا گیا ہے عتل سے اور جب کوئی شخص کسی کو سختی کے ساتھ کھینچتا ہے تو عتلہ بولا کرتے ہیں اور اسی سے فاعتلوه الی سواء الجحیم۔ زنیم وہ شخص جو ایک قوم میں سے ہونے کا دعویٰ کرے حالانکہ ان میں سے نہ ہو بولا گیا ہے زنمہ سے اور زنمہ کہتے ہیں ہر چیز کی زیادتی کو جب بکری کا کان چیر دیا جاتا اور وہ لٹک کر خشک اور معلق جیسی چیز ہو جاتا ہے تو زنمت الشاة بولا کرتے ہیں ولد الزنا بھی چونکہ معلق جیسی چیز ہوتا ہے اس سے اسے زنیم کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یہ سب کافر کے وصف ہیں آدمی اپنے اندر دیکھے اور بُری خصلتیں چھوڑ دے ۱۲۔ موضح ف۲ یعنی اللہ کی باتوں کو یہ کہہ کر جھٹلاتا ہے ۱۲ موضح ف۳ کہتے ہیں ولید بن مغیرہ تھا قریش میں ایک سردار ناک پر داغ شاید دنیا میں پڑا ہو یا آخرت میں پڑیگا جلنے کا ۱۲۔ موضح ف۴ پانچ بھائی تھے۔ اُن کا باپ چھوڑ مرا ایک باغ، اسکی پیدائش سے سارا گھر آسودہ تھا جس دن ٹھیراتا میوہ توڑتا، شہر کے فقیر سب جمع ہوتے سب کو کچھ کچھ دیتا اسی سے برکت تھی بیٹوں نے جھاکا اتنا جو فقیر لیجاویں اپنے ہی کام آوے۔ پھر مشورہ کیا کہ سویرے ہی توڑ کر گھر لے آویں فقیر جاویں گے تو کچھ نہ پاویں گے اور اس پر یقین کیا کہ انشاء اللہ بھی نہ کہا (موضح) یہ باغ فروان میں تھا۔ فروان ایک گاؤں ہے صنعاء سے چھ میل پر۔ یہ لوگ رفع عیسٰی علیہ السلام کے زمانے قلیل بعد تھے (زرقانی۔ قرطبی۔ بیضاوی) اللہ تعالیٰ نے انکے باغ کو جلا دیا اس سرے سے اُس سرے تک سارا باغ تباہ ہو گیا۔ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں مرفوعاً آیا ہے گناہ سے بچو۔ بعض گناہ کی شامت سے آدمی علم کا دروازہ بھول جاتا ہے بعض گناہ سے رات کی عبادت سے محروم رہتا ہے بعض سے رزق میں کمی آجاتی ہے پھر آپنے یہ آیت پڑھی (ابن ابی حاتم) (فتح البیان میں کہا ہے ہمنے آزمایا کفار مکہ کو بھوک اور خشک سالی سے بسبب دُعا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہانتک کہ انھوں نے مُردار اور استخوان کھائے یعنی ہمنے ان کو اس لئے مال دیئے تھے کہ ہمارا شکر کریں نہ اس لئے کہ وہ اترائیں لیکن جب وہ اترانے لگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کی تو ہم نے اُن کو بھوک اور قحط میں مبتلا کیا جس طرح کہ باغ والوں کیساتھ کیا تھا ان کی خبر انکے نزدیک مشہور تھی ۱۲۔ ف۵ یعنی یہ یقین کرتے ہوئے کہ اب جاکر سب پیداوار اپنے قبضہ میں کرلیں گے (لیکن کیا تھا) وہ زمین کھیتی اور درختوں سے ایسی صاف ہو چکی تھی کہ وہاں پہنچکر پہچان نہ سکے۔ سمجھے کہ ہم راہ بھول کر کہیں اور نکل آئے پھر جب غور کیا تو سمجھے کہ نہیں جگہ تو وہی ہے مگر ہماری قسمت پھوٹ گئی اور حق تعالیٰ کی درگاہ سے ہم محروم کئے گئے۔ منجھلا بھائی ان میں زیادہ ہوشیار تھا اُسنے مشورہ کے وقت متنبہ کیا ہوگا کہ اللہ کو مت بھولو یہ سب اسی کا انعام سمجھو اور فقیر محتاج کی خدمت سے دریغ نہ کرو۔ جب کسی نے اسکی بات پر کان نہ دھرا چپ ہو رہا اور انہی کا شریک حال ہو گیا۔ اب یہ تباہی دیکھ کر اسنے وہ پہلی بات یاد دلائی۔ ف۶ اب اپنی تقصیر کا اعتراف کرکے رب کیطرف رجوع ہوئے اور جیسا کہ عام مصیبت کے وقت قاعدہ ہے ایک دوسرے کو الزام دینے لگے ہر ایک دوسرے کو اس مصیبت اور تباہی کا سبب گردانتا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ

شتاب ہی پروردگار ہمارا یہ کہ بدل دیوے ہمکو بہتر اس سے تحقیق ہم طرف رب اپنے کے رغبت کرنے والے ہیں ویسا ہی اسیطرح ہے

بعید نہیں کہ ہمارا رب ہمکو اس سے بہتر کوئی چیز اسکے بدلے میں دیدے اب ہم اپنے رب کی طرف مائل ہوتے ہیں (دنیا میں) یوں

ع الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّ

عذاب اور البتہ عذاب آخرت کا بہت بڑا ہے اگر ہوتے جانتے وہ تحقیق

عذاب ہوتا ہے اور آخرت کا عذاب تو اس سے کہیں بڑھ کر ہوگا کاش یہ انکو معلوم ہوتا اسمیں

لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ

واسطے پرہیزگاروں کے نزدیک رب انکے کے بہشتیں ہیں نعمتوں کی والی کیا پس کر دیویں ہم مسلمانوں کو

میں کوئی شبہ نہیں کہ ڈرنے والوں کے لئے انکے رب کے پاس نعمتوں سے معمور باغ ہونگے کیا ہم فرمانبرداروں کو گنہگاروں کے

كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ مَا لَكُمْ ٚ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ

مانند گنہگاروں کی کیا ہے تمکو کیونکر حکم کرتے ہو کیا واسطے تمہارے کوئی کتاب ہے بیچ اسکے

برابر کر دیں گے تمہیں کیا ہوگیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں

تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا

پڑھتے ہو تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ اسکے جو پسند کرو کیا واسطے تمہارے قسمیں ہیں اوپر ہمارے

تم یہ باتیں پڑھتے ہو کہ جو چیز تم پسند کروگے وہ ضرور تمکو ملے گی کیا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو

بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ

کہ پہنچنے والی ہیں دن قیامت تک تحقیق ہے واسطے تمہارے جو کچھ حکم کرو پوچھ ان سے کونسا ان میں سے

قیامت تک چلی جائیں گی کہ تم کو وہی چیز ملے گی جو تم فرمائش کروگے ان سے پوچھو کہ ان میں سے

مع ۱۵ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا

ساتھ اسکے ضامن ہے کیا واسطے انکے شریک ہیں پس چاہیے کہ لے آویں شریک اپنے کو اگر ہیں

کون اسکا ذمہ لیتا ہے یا انہوں نے (خدا کے) کوئی شریک ٹھہرا رکھے ہیں اگر ایسا ہو تو چاہیے کہ وہ اپنے شریکوں کو

عند المتقدمین ۱۲

صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ

سچے جس دن کہ کھولا جاویگا پنڈلی سے اور بلائے جاوینگے طرف سجدے کی

لے آئیں اگر وہ سچے ہیں جسدن پنڈلی سے پردہ اٹھا دیا جائیگا اور لوگوں کو سجدہ کی طرف بلایا جائیگا تو یہ لوگ

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۴۲﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَقَدْ

پس نہ کر سکیں گے وہ جھکی ہوں گی آنکھیں انکی ڈھانکتی ہوگی انکو ذلت اور تحقیق

(سجدہ) نہ کر سکیں گے انکی آنکھیں جھکی ہونگی اور ان پر ذلت چھائی ہوئی اور اس سے پہلے

كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَذَرْنِيْ وَمَنْ

تھے بلائے جاتے طرف سجدے کی اور وہ سالم تھے وہاں پس چھوڑ مجھکو اور اس شخص

(دنیا میں) انکو سجدہ کی طرف بلایا جاتا تھا اور اسوقت وہ اچھے خاصے تھے سو مجھے چھوڑ دو اس کلام کو جھٹلانے

يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾

کو کہ جھٹلاتا ہے اس بات کو شتاب آہستہ آہستہ کھینچیں گے ہم انکو اسطرح سے کہ نہیں جانتے

والوں سے نپٹ لینے دو ہم آہستہ آہستہ انکو جہنم کی طرف لے جائیں گے اور انکو علم بھی نہ ہوگا۔

حل لغات

؂ لما تخیرون۔ تخیرون باب تفعل سے ہے اور تخیر اور اختیار دونوں کے معنے ہیں بہتر چیز کو لینا۔ بولا کرتے ہیں تخیر الشئی و اختارہ ای اخذ خیرہ ؂ الی یوم القیامۃ متعلق ہے بالغۃ کے ؂ بذلک زعیم زعیم کہتے ہیں متولی اور کارکن اور مصلح کو بولا کرتے ہیں زعیم القوم مصلح امورہم اور زعیم ضامن کو بھی

کہتے ہیں کقولہ تعالیٰ وانا بہ زعیم ؂ یوم یکشف عن ساق۔ یوم منصوب ہے اذکر مقدر کی وجہ سے اور بعض کہتے ہیں فلیاتوا کی وجہ سے کشف ساق کنایہ ہے شدت وسختی سے اور اسکی مزید توضیح ہمارے فائدے میں پڑھو جو اسی آیت کے تحت میں ہے ؂ خاشعۃ ابصارھم۔ خاشعۃ حال ہے یدعون کے فاعل سے اور ابصارہم کا رافع خاشعۃ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف آخر میں سب مل کر کہنے لگے کہ واقعی ہماری سب کی زیادتی تھی کہ ہم نے فقیروں محتاجوں کا حق مارنا چاہا اور حرص وطمع میں آکر اصل بھی کھو بیٹھے۔ یہ جو کچھ خرابی آئی اسمیں ہم ہی قصوروار ہیں مگر اب ہم اپنے رب سے ناامید نہیں کیا عجب ہے وہ اپنی رحمت سے پہلے باغ سے بہتر باغ ہم کو عطا کر دے۔ ف۲ یعنی یہ تو دنیا کے عذاب کا ایک چھوٹا سا نمونہ تھا جسے کوئی ٹال نہ سکا بھلا آخرت کا عذاب جو سخت تر ہے کون ٹال سکتا ہے سمجھ ہو تو آدمی یہ بات سمجھے۔ ف۳ یعنی دنیا کے باغ و بہار کو کیا لئے پھرتے ہو جنت کے باغ ان سے کہیں بہتر ہیں جنمیں ہر قسم کی نعمتیں جمع ہیں وہ خاص متقین کے لئے ہیں۔ موضح القرآن

ف۴ کفار مکہ نے کہا کہ اگر یہ بات سچ ہی ہے کہ قیامت میں سب لوگ زندہ کئے جائیں گے تو بھی کچھ حرج نہیں کیونکہ ہر شخص اپنی اسی حالت پر زندہ ہو گا جس پر مرا تھا پس ہم آسودہ اور زور آور ہیں ہم ایسے ہی اٹھیں گے اور مسلمان غریب اور کمزور ہیں یہ ایسے ہی اٹھیں گے اسپر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں یعنی فرمایا کہ اس بات کی انکے پاس کوئی سند نہیں صرف خیال باندھ لیتے ہیں ورنہ قیامت میں تو ایمان والوں کو عزت اور درجے ملیں گے اور کافر ذلیل و خوار ہونگے یا یہ معنی کہ ان کا یہ خیال کہ انکے لئے خدا کے سوا ایسے معبود ہیں جن کے بل بوتے پر یہ دعویٰ کئے ہوئے ہیں کہ وہ ہمکو بخشوالیں گے یوں مرتبے دلادیں گے سو یہ بھی غلط ہے کیونکہ وہ معبود خود اپنے عابدوں سے زیادہ عاجز اور بے بس ہیں وہ تمہاری کیا مدد کریں گے اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے۔ جامع وغیرہ۔ ف۵ بخاری مسلم وغیرہ میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنی پنڈلی کھولیگا تمام مومنین ومومنات سجدہ میں گر پڑیں گے مگر جو شخص ریا و نمود سے سجدہ کرتا تھا اسکی کمر نہیں مڑے گی تختہ سی ہو کر رہ جائیگی۔ اور جب اہل ریا ونفاق سجدہ پر قادر نہ ہونگے تو کفار بدرجہ اولیٰ قادر نہ ہونگے یہ سب کچھ محشر میں اس لئے کیا جائے گا کہ مومن و کافر اور مخلص و منافق صاف طور پر کھل جائیں اور ہر ایک کی اندرونی حالت کا حسی طور پر مشاہدہ ہو جائے حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں حشر کے دن ہر امت جس کو پوجتی تھی اسکے ساتھ جائیں گے مسلمان کھڑے رہ جائیں گے پروردگار آویگا جس صورت میں نہ پہچانیں گے فرمایگا میں تمہارا رب ہوں میرے ساتھ آؤ۔ کہیں گے نعوذ باللہ ہمارا رب آویگا تو ہم پہچان لیں گے۔ فرمایگا کچھ اسکا نشان جانتے ہو کہیں گے (ہاں) جانتے ہیں۔ پھر ظاہر ہوگا ان کی پہچان کے موافق اور پنڈلی کھولے گا تو سجدہ میں گر پڑیں گے جو کبھی نیت سے سجدہ نہ کرتا تھا اسکی پیٹھ نہ مڑے گی، اُلٹا گر پڑیگا۔ یہ ان کا اعتقاد توحید آزمانے کو تھا کہ صورت پوجنے سے ایسے بیزار ہیں (موضح) متکلمین نے حسب عادت ساق یعنی پنڈلی کی تاویل کی ہے۔ کہتے ہیں اس سے مراد قیامت کی سختی ہے۔ سلف صالحین اہلحدیث تاویل نہیں کرتے اور سمع و بصر و ید و وجہ و قدم وغیرہ صفات کی طرح اللہ عزوجل کے لئے ساق یعنی پنڈلی ثابت کرتے ہیں اور اس کو ظاہری معنے پر محمول رکھتے ہیں۔ مگر یہ ضرور کہتے ہیں کہ اسکی ساق ویسی ہے جیسی اسکی شان کے لائق ہے مخلوقات کی ساق سے اس کو قطعاً مشابہت نہیں۔ افسوس کہ صاحب مدارک و بیضاوی و کشاف و رازی وغیرہ پر جنھوں نے ساق کی تاویل کی اور اہلحدیث کو مشبہ قرار دیا حالانکہ اس سے تجسیم و تشبیہ لازم نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے۔ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ۔ نسفی، بیضاوی، زمخشری وغیرہ یہ مولین اہل کلام تھے سلف کے مقابلہ میں ان کا کوئی اعتبار نہیں۔ شاہ ولی اللہؒ نے حجۃ اللہ البالغہ میں فرمایا یہ لوگ خود خطا پر ہیں جو اہلحدیث کو مجسمہ مشبہ کہتے ہیں۔ امام شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس آیت کی تفسیر سے غنی کر دیا ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے سبب۔ آپؐ کے ارشاد کے سامنے کسی کے قول و تاویل کی حاجت نہیں۔ جو لوگ قول ابن عباسؓ سے پنڈلی کا انکار ثابت کرتے ہیں سو وہ غلط ہے۔ صحیح یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پنڈلی بھی ظاہر ہو گی اور قیامت کی شدت بھی۔ فائدہ ستاریہ

ف۶ یعنی ندامت اور شرمندگی کے مارے آنکھ اوپر نہ اٹھ سکے گی۔ دنیا میں سجدہ کا حکم دیا گیا تھا جس وقت اچھے خاصے تندرست تھے اور سجدہ کر سکتے تھے وہاں کبھی اخلاص سے سجدہ نہ کیا۔ اسکی سزا یہ ملی کہ قیامت کے دن ان کو سجدے سے روکدیا جائے گا۔ یہ لوگ اذان سنتے تھے لیکن نماز کے لئے نہ آتے تھے۔ کعب احبار کہتے ہیں خدا کی قسم یہ آیت ان لوگوں کے باب میں اتری جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے (م وحیدی) تارکین جماعت کو ڈرنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو حشر کے میدان میں یہ ذلت برداشت کرنی پڑے۔ ایک حدیث میں وارد ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے گھروں میں آگ لگا دینے کا ارادہ فرمایا جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے بلکہ نماز گھروں میں پڑھ لیتے ہیں پھر آپؐ گھروں میں عورتوں اور بچوں کا خیال فرما کر رک گئے اس سے بھی نماز باجماعت کی سخت ترین تاکید ظاہر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأُمْلِي لَهُمْ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿٤٥﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ

اور ڈھیل دونگا میں انکو تحقیق تدبیر میری مضبوط ہے کیا مانگتا ہے تو انسے کچھ بدلا پس وہ تاوان سے

اور میں انہیں ڈھیل دے جاتا ہوں بلاشبہ میری تدبیر محکم ہے کیا آپ ان سے کوئی معاوضہ طلب کرتے ہیں جو وہ اسکے تاوان کے

مُّثْقَلُونَ ﴿٤٦﴾ أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿٤٧﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ

بوجھل ہیں کیا انکے پاس علم غیب ہے پس وہ لکھ دیتے ہیں پس صبر کر واسطے حکم پروردگار اپنے

بوجھ سے دبے چلے جا رہے ہیں یا انکے پاس غیب کی خبریں ہیں جو وہ لکھتے جاتے ہیں سو آپ اپنے رب کے حکم کا صبر سے

وَلَا تَكُن كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴿٤٨﴾ لَّوْلَا أَن تَدَارَكَهُ

کے اور مت ہو مانند مچھلی والے کے جس وقت کے پکارا اور وہ غم سے بھرا ہوا تھا اگر نہ ہوتا یہ کہ پا لیا اسکو

انتظار کیجئے اور مچھلی والے (حضرت یونس) کی طرح نہ ہو جئے جب اسنے تنگ آکر نہایت غم میں پکارا اگر انکے رب کا احسان اسکی

نِعْمَةٌ مِّن رَّبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ﴿٤٩﴾ فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ

نعمت نے پروردگار اسکے نے البتہ ڈالا جاتا بن درخت کی زمین میں اور وہ ہوتا ملامت کیا گیا پس برگزیدہ کیا اسکو رب اسکے نے پس کیا

دستگیری نہ کرتا تو وہ چٹیل میدان میں پھینک دیے جاتے اور انکا برا حال ہوتا۔ پھر انکے رب نے انکو نوازا پھر نیکوکاروں

مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٥٠﴾ وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا

اسکو صالحوں سے ولے اور تحقیق نزدیک ہیں وہ لوگ کہ کافر ہوئے البتہ پھسلا دیں تجھ کو ساتھ نظروں اپنی کے جب

میں اسے کر دیا اور وہ لوگ جو کافر ہیں جب قرآن کو سنتے ہیں تو اپنی نگاہوں سے گھور

سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ﴿٥١﴾ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٥٢﴾

سنتے ہیں ذکر اور کہتے ہیں تحقیق یہ البتہ دیوانہ ہے ق اور نہیں یہ مگر نصیحت واسطے عالموں کے ق

گھور کر آپ کو پھسلا دینا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو دیوانہ ہے اور یہ قرآن تو تمام جہان کے لئے نصیحت ہے

سُورَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثِنْتَانِ وَخَمْسُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ ○ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورہ حاقہ مکہ میں نازل ہوئی اسمیں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

سورۃ الحاقہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت بخشنے والا مہربان ہے اسمیں باون آیتیں ہیں اور دو رکوع

الْحَاقَّةُ ﴿١﴾ مَا الْحَاقَّةُ ﴿٢﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ ﴿٣﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ

حق ہونے والی کیا ہے حق ہونے والی اور کس چیز نے جتایا تجھ کو کیا ہے حق ہونے والی جھٹلایا تھا ثمود نے

وہ ثابت ہو کر رہنے والی کیا ہے وہ ثابت ہو کر رہنے والی اور آپ کو کیا معلوم ہے وہ ثابت ہو کر رہنے والی کیا چیز ہے ثمود اور عاد نے اس کھڑکھڑانے

وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ ﴿٤﴾ فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ ﴿٥﴾ وَأَمَّا عَادٌ

اور عاد نے کھڑکنے والی قیامت کو ولٹ پس جو تھے ثمود پس ہلاک کیے گئے ساتھ آواز حد سے نکل جانیوالی کے اور جو تھے عاد

والی (قیامت) کو جھٹلایا سو ثمود تو ایک مہیب آواز سے ہلاک کر دیئے گئے اور وہ جو عاد تھے

فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿٦﴾ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَ

پس ہلاک کیے گئے ساتھ باد تند حد سے نکل جانیوالی کے لگا دیا اس باد کو اوپر انکے سات رات اور

انکو تیز اور تند آندھی سے برباد کر دیا گیا اللہ نے انکو سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل

ثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ

آٹھ دن جڑ کاٹنے والی پس دیکھا تو نے اس قوم کو بیچ اسکے گری ہوئی گویا کہ وہ لکڑی ہیں

ان پر چلائے رکھا سو آپ انکو اس آندھی میں دیکھتے کہ کھجوروں کی کھوکھلی جڑوں کی طرح گرے پڑے

منزل ۷

حل لغات

۱ وَهُوَ مَكْظُومٌ۔ مکظوم اسم مفعول کا صیغہ ہے اور اسکے معنے ہیں غصے میں بھرا ہوا۔ کظم کے لغوی معنے ہیں بھرنے کے بولا کرتے کظم السقاء ای ملاہ اور اسکی مزید توضیح سورۂ آل عمران میں گزر چکی۔ ۲ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ۔ عراء چٹیل میدان جس میں گھاس پھوس نہ ہو اور اسکی مزید تحقیق ہم سورۂ صافات کے آخری رکوع آیہ فنبذناہ بالعراء وھو سقیم میں کر آئے ہیں وہاں بھی دیکھو۔ مذموم معنے میں ہے ملوم کے۔ ۳ الْحَاقَّةُ۔ حاقہ قیامت کا نام ہے۔ حق کے معنے وقوع اور ثبوت کے ہیں۔ چونکہ قیامت کا وقوع بھی یقینی اور واقعی ہے اس سے اُسے حاقہ کہتے ہیں۔ ۴ بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ۔ عاتیہ۔ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ۱ یعنی مچھلی کے پیٹ میں جانیوالے پیغمبر (حضرت یونس علیہ السلام) کی طرح مکذبین کے معاملہ میں تنگدلی اور گھبراہٹ کا اظہار نہ کیجیے ان کا قصہ پہلے کئی جگہ تھوڑا تھوڑا گزر چکا ہے مثلاً صفحہ ۴۶۵ میں یعنی قوم کی طرف سے غصہ میں بھرے ہوئے تھے جھنجھلا کر شتابی عذاب کی دعا کی بلکہ پیشین گوئی کر بیٹھے (تنبیہ) المکظوم کے معنے بعض مفسرین نے یہ کئے ہیں کہ وہ غم سے گھٹ رہے تھے۔ اور یہ غم مجموعہ تھا کئی غموں کا۔ ایک قوم کے ایمان نہ لانیکا ایک عذاب کے ٹل جانے کا، ایک بلا اذن صریح شہر چھوڑ کر چلے آنے کا۔ ایک مچھلی کے پیٹ میں محبوس رہنے کا، اسوقت اللہ کو پکارا اور یہ دعا کی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ اس پر اللہ کا فضل ہوا اور مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی۔ اگر قبول توبہ کے بعد اللہ مزید فضل و احسان و دستگیری نہ کرتا تو اسی چٹیل میدان میں جہاں مچھلی کے پیٹ سے نکال کر ڈالے گئے تھے الزام کھائے ہوئے پڑے رہتے اور وہ کمالات و کرامات باقی نہ رہنے دیئے جاتے جو محض خدا کی مہربانی سے اس ابتلاء کے وقت بھی باقی رہے۔ موضح القرآن **ف ۲** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کہے میں بہتر ہوں یونس بن متّٰی سے وہ جھوٹا ہے موضح یہ اس لئے فرمایا کہ حضرت یونس علیہ السلام کا تذکرہ سن کر شاید کسی کے دل میں یہ وسوسہ آئے کہ انھوں نے صبر نہ کیا اور حکم کے انتظار میں ٹھیرے نہیں رہے، ان کا مرتبہ صبر میں تھوڑا ہوا، سو یہ بات نہیں ہے کیونکہ لوگ آخر کی ایک اس بات پر خیال کرتے ہیں کہ انھوں نے یا کسی اور نبی نے صبر نہ کیا یا بد دعا کر دی، یوں نہیں سوچتے کہ بیسیوں اور سیکڑوں برس تک اُن پر انکی قوموں نے ایسے ایسے ظلم کئے ہیں جن پر صبر کرنا انھیں کی شان اور انھیں کا حوصلہ تھا۔ دوسرے یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے یوں فرما دیا کہ وہ ہمارا پیارا بندہ ہے پھر انکی نسبت کسی طرح کی بدگمانی یا کچھ بھی اعتراض کرنا بڑی گستاخی اور بے ادبی ہے۔ حمیدی **ف ۳** اس میں دلیل ہے اس امر پر کہ نظر کا لگنا اور اسکی تاثیر کا خدا کے حکم سے ہونا حق ہے جیسا کہ بہت سی حدیثوں میں بھی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسنینؓ کو ان الفاظ میں پناہ دیتے اُعِیْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ وَّهَآمَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَیْنٍ لَّامَّةٍ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اپنے فرزندوں کو انہی الفاظ سے خدا کی پناہ میں دیا کرتے تھے۔ نظر بد کا اثر اتارنے کے لئے یہ دعا بھی ہے اَللّٰهُمَّ ذَا السُّلْطٰنِ الْعَظِیْمِ ذَا الْمَنِّ الْقَدِیْمِ ذَا الْوَجْهِ الْكَرِیْمِ وَلِیَّ الْكَلِمَاتِ التَّآمَّاتِ وَالدَّعَوَاتِ الْمُسْتَجَابَاتِ عَافِ (فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ) مِنَ اَنْفُسِ الْجِنِّ وَاَعْیُنِ الْاِنْسِ فلاں بن فلاں کی جگہ مریض کا نام لینا چاہیے۔ جبرئیل علیہ السلام نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا کہ آپ بیمار ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَّعَیْنٍ وَّاللّٰهُ یَشْفِیْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ۔ یہ بھی ہے جسکی نظر لگے اُس سے وضو غسل کرا کر اس پانی سے مریض کو غسل دیا جائے۔ حدیث میں ہے جب معوذتین نازل ہوئیں تو آپ نظر بد کے لئے ان کو عمل میں لائے۔ ازلاق و زلق سے مراد ہلاک ہے یعنی حق والے کو ایسی نگاہوں سے گھورتے ہیں کہ ہلاک کر دیں یا مراد نظر بد کا لگانا ہے۔ ایک قوم قریش کی جو اس کام میں مجرب مشہور تھی اس نے نظر لگائی لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی چشم زخم سے بچالیا کچھ اثر عین کا نہ ہوا۔ یہ آیت نازل ہوئی آئیں دلیل ہے نظر کے حق ہونے پر اَلْعَیْنُ حَقٌّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض جماہیر علماء نے نظر بد کا لگ جانا حق بتایا ہے۔ ایک گروہ اہل بدعت کا اس کی حقیقت سے منکر ہے اسکا قول باطل ہے جبکہ احادیث صحیحہ میں اسکا ثبوت آچکا۔ حضرت حسنؓ نے کہا رُقْیَةُ الْعَیْنِ هٰذِهِ الْاٰیَةُ یہ آیت نظر بد کا منتر ہے اس کو پڑھ کر دم کرے انشاء اللہ اثر چشم زخم کا جاتا رہے گا۔ ترجمان ابن کثیر وغیرہ **ف ۴** ذکر سے مراد اس جگہ قرآن اور آپ کا وعظ و نصیحت ہے وہ لوگ اس کو سننا مکروہ جانتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوانہ کہتے تھے۔ اللہ نے انپر رد کیا کہ یہ تو سارے جہان کے لئے نصیحت ہے۔ اسکے پڑھنے پڑھانے سننے سنانے عمل کرنے کرانے والا سب لوگوں سے زیادہ عقلمند اور متین بالرائے ہے۔ **ف ۵** سورہ حاقہ مکی ہے۔ آپ فجر کی نماز میں یہ سورت پڑھا کرتے تھے۔ قیامت کے ناموں میں سے حاقہ (حق ہونے والی) اور قارعہ (کھڑکھڑا دینے والی) بھی اسکے نام ہیں۔ ترجمان

★ عتو بمعنے عصیان سے مشتق نہیں ہو بلکہ اسکے معنے ہیں کسی چیز کا اپنے منتہیٰ پر پہنچ جانا بولا کرتے ہیں عتا النبت ای بلغ منتہاہ وجف اور اسی سے ہے وقد بلغت من الکبر عتیا یعنے عاتیۃ: بالغۃ منتہاہ فی القوۃ والشدۃ **ف ۶** وثمانیۃ ایام حسوما حسوم جمع ہے حاسم کی جس طرح شہود۔ شاہد اور قعود قاعد کی یہ لیا گیا ہے حسمت الدابۃ سے اور جب کوئی جانور کے پے در پے داغ لگایا ہو تو حسمت الدابۃ بولا جاتا ہو پس حسوم کے معنے پے در پے کے ہوئے **ف ۷** فیھا صرعیٰ ۔ صرعیٰ جمع ہو صریع کی اور صریع معنے میں ہے مصروع کے یعنی پچھڑا پڑا **ف ۸** اعجاز نخل خاویۃ اعجاز جمع ہو عجز کی اور عجز کہتے ہیں درخت کے تنے کو خاویہ خالی اور یہ صفت ہو نخل کی۔ نخل کا لفظ مذکر و مونث دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ⑦ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ ⑧ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَ

کھجور کی کھوکھلی پس کیا دیکھتا ہے تو انہیں کوئی باقی اور آیا فرعون اور

تنے ہیں کیا آپ ان میں سے کسی کو باقی دیکھتے ہیں اور فرعون اور جو لوگ اس سے

مَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ⑨ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ

جو کوئی پہلے اس سے اور الٹ جانے والیے ساتھ خطاؤں کے پس نافرمانی انہوں نے پیغمبر پروردگار اپنے کی

پہلے تھے اور الٹی ہوئی بستیوں میں رہنے والے ان سب نے گناہ کے کام کئے انھوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی

فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ⑩ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ⑪

پس پکڑا انکو پکڑنا بلند ولا تحقیق ہم جس وقت طغیانی کی پانی نے چڑھالیا ہم نے تم کو بیچ کشتی کے

پس اسے انکو بہت سخت پکڑا (اسلئے) جب پانی کا طوفان آیا تھا۔ تو ہم نے تمکو چلتی کشتی میں سوار کیا

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ⑫ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ

تاکہ کریں ہم اسکو واسطے تمہارے نصیحت اور یاد رکھے اسکو کان یاد رکھنے والا پس جب پھونکا جاویگا بیچ صور کے

تاکہ اس واقعہ کو تمہارے لئے یادگار بنا دیں اور یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں۔ پھر جب صور میں ایک پھونک ماری

نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ⑬ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ⑭

پھونکنا ایک بار اور اٹھائی جاوے زمین اور پہاڑ پس توڑے جاویں توڑنا ایک بار

جائے گی اور زمین اور پہاڑوں کو اٹھالیا جائیگا پھر انکو ٹکرا کر ایک ہی دفعہ ریزہ ریزہ کردیا جائیگا

فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ⑮ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ⑯

پس اس دن ہو پڑیگی ہو پڑنے والی یعنی قیامت اور پھٹ جاویگا آسمان پس وہ اس دن سست ہوگا

اس دن ہو کر رہنے والی ہو کر رہے گی اور آسمان پھٹ جائیگا وہ اس دن بہت کمزور ہوگا

وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۗ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ⑰

اور فرشتے ہونگے اوپر کناروں اسکے اور اٹھاویں گے عرش رب تیرے کا اوپر اپنے اس دن آٹھ شخص مل

اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے اور تیرے رب کا عرش آٹھ فرشتے اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہونگے

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ⑱ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ

اس دن روبرو لائے جاوگے تم نہیں چھپی رہیگی تم سے کوئی بات چھپی ہوئی پس جو کوئی دیا گیا عملنامہ اپنا

اس دن تم کو (اللہ کے روبرو) پیش کیا جائیگا اور تمہارا کوئی راز اس سے چھپا نہیں رہیگا سو وہ جسکا اعمالنامہ اسکے داہنے

بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ⑲ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ

بیچ داہنے ہاتھ اپنے کے پس کہیگا لو پڑھو اعمالنامہ اپنا تحقیق میں جانتا تھا یہ کہ میں

ہاتھ میں دیا جائیگا وہ کہیگا کہ لو میرا اعمالنامہ پڑھو۔ مجھے تو یقین تھا کہ (ایک نہ ایک دن) مجھے

مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ⑳ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ㉑ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ㉒ قُطُوْفُهَا

ملوں گا حساب اپنے سے پس وہ بیچ زندگانی خوشی کے ہے بیچ بہشت بلند کے گچھے میوے اسکے

میرا حساب ملنے والا ہے سو وہ بڑی اچھی زندگی میں ہوگا بہشت بریں میں کہ جسکے پھل

دَانِيَةٌ ㉓ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ㉔

نزدیک ہیں کھاؤ اور پیو رچتا پچتا بدلے اسکے جو کہ آگے بھیج چکے تم بیچ دنوں گذرے ہوؤں کے

جھکے ہوئے ہونگے (حکم ہوگا کہ) تم نے ایام گزشتہ میں جو عمل آگے بھیجے ہیں انکے صلہ میں مزے سے کھاؤ پیو۔

منزل ۷

حل لغات

ے فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً۔ رابیہ لیا گیا ہے ربا الشئی یربو اذا زاد سے تو رابیہ کے معنے ہوئے زائدۃ فی الشدۃ

ے وَتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ۔ وعی لیا گیا

ہے وعی سے اور وعی کہتے ہیں کسی چیز کے نفس میں محفوظ رکھنے کو بولا کرتے ہیں وعیت العلم اور وعیت ما قلت مگر جو چیز نفس کے علاوہ کسی اور جگہ محفوظ رکھی جائیگی تو وہاں وعی مجرد کی جگہ ایعاء مزید کا استعمال ہوگا اور بولا جائے گا اوعیت المتاع فی الوعاء۔ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا۔ ارجاء جمع ہے رجا بالقصر کی اور رجا کہتے ہیں طرف و جانب کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ حالات قوم ثمود صفحہ ۲۱۸، قوم عاد صفحہ ۲۲۷ قوم لوط صفحہ ۲۲۹ کے حواشی میں لکھے گئے ہیں قوموں کا بیج بھی باقی نہ رہا۔ اس طرح صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کر دی گئیں۔ ف۲ یعنی عاد و ثمود کے بعد فرعون بہت بڑھ چڑھ کر باتیں کرتا ہوا آیا اور اس سے پہلے اور کئی قومیں گناہ سمیٹتی ہوئی آئیں (مثلاً قوم نوح، قوم شعیب اور قوم لوط) جن کی بستیاں الٹ دی گئی تھیں ان سبھوں نے اپنے پیغمبر کی نافرمانی کی اور خدا سے مقابلے باندھے آخر سب کو خدا نے بڑی سخت پکڑ سے پکڑا اسکے آگے کسی کی کچھ بھی پیش نہ چلی۔

ف۳ جب یہ آیت اتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ علیؓ کے کان کو سننے والا کر دے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر جو کچھ میں نے آپ سے سنا اس کو کبھی نہیں بھولا (جامع ص۴۸۲) اور فرمایا آپ نے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ اللّٰہُ قَلْبَهٗ لِلْاِیْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهٗ سَلِیْمًا وَّلِسَانَهٗ صَادِقًا وَّنَفْسَهٗ مُطْمَئِنَّةً وَّخَلِیْقَتَهٗ مُسْتَقِیْمَةً وَّجَعَلَ اُذُنَهٗ مُسْتَمِعَةً وَّعَیْنَهٗ نَاظِرَةً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقَمْعٌ وَّاَمَّا الْعَیْنُ فَمُقِرَّةٌ لِّمَا یُوْعِی الْقَلْبُ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَهٗ وَاعِیًا (مشکوٰۃ ص۴۲۵) یعنی فلاح کو وہ شخص پہنچا جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کے واسطے خالص کر دیا اور اس کے دل کو سلیم اور زبان کو سچا اور نفس کو صبر والا اور طبیعت کو سیدھا بنایا اور کان کو سننے والا اور آنکھ کو دیکھنے والا کیا کیونکہ کان قیف یعنی اس پھول کی مانند ہے جس کے ذریعہ سے بوتل میں روغن وغیرہ ڈالا جاتا ہے اور آنکھ بھی وہ خبریں دل میں پہنچاتی ہے جن کو وہ محفوظ رکھ سکتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی قدرتوں یا احکام وغیرہ کا دل تک پہنچنا یا کان سے سن کر یا آنکھ سے دیکھ کر ہوتا ہے۔ سو جس کسی کو کان اور آنکھ ایسے ملے کہ نصیحت اور عبرت کی باتوں کو دل تک پہنچا دیں اور دل یاد رکھنے والا وہی خوش نصیب اور مراد مند ہوا۔ حمیدی

ف۴ اب چار کے کندھے پر ہے، چار اس دن اور لگیں گے۔ موضح
حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آٹھ فرشتے عرش کو اٹھائیں گے ان کی شکل ہرنوں کی سی ہوگی (کمالین) ابن ابی حاتم کی مرفوع حدیث میں ہے کہ مجھے اجازت دی گئی ہے کہ میں تمہیں عرش کے اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کی نسبت خبر دوں کہ اسکی گردن اور کان کے نیچے کی لو کے درمیان اتنا فاصلہ ہے کہ اڑنے والا پرند سات سو سال تک اڑتا چلا جائے اسے امام داؤد نے بھی اپنی سنن میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے ابن کثیر

ف۵ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے یُعْرَضُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَّمَعَاذِیْرُ وَاَمَّا الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِیْرُ الصُّحُفُ فِی الْاَیْدِیْ فَاٰخِذٌ بِیَمِیْنِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ (ابن ماجہ صفحہ ۳۲۶) یعنی قیامت کے دن لوگ تین مرتبہ خدا کے سامنے پیش کئے جائیں گے پہلی اور دوسری بار تو عذر و معذرت اور جھگڑا ٹنٹا کرتے رہیں گے لیکن تیسری پیشی جو آخری ہوگی اس وقت نامۂ اعمال اڑائے جائیں گے کسی کے داہنے ہاتھ میں آئے گا اور کسی کے بائیں ہاتھ میں۔ عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ اپنے بندہ کو قیامت میں کھڑا کریگا اسکی برائیاں جو اسکے نامۂ اعمال میں ظاہر کی جائیں گی اللہ فرمائیگا کیا تو نے برائیاں کی تھیں؟ بندہ اقرار کریگا۔ اللہ فرمائیگا دنیا میں بھی تجھے میں نے رسوا نہ کیا اب بھی درگذر کرتا ہوں۔ تمام گناہ معاف کرا کر اپنا نامۂ اعمال لئے با دلِ شاد ایک ایک کو دکھاتا پھریگا، کہے گا مجھے دنیا میں یقین تھا کہ آخرت میں میرا حساب ہوتا ہے ضحاکؒ نے کہا قرآن شریف میں جہاں لفظ ظن مومن کی طرف سے آیا ہے وہ یقین کے لئے ہے (فتح وغیرہ) پھر فرمایا جنت میں پھل اتنے نزدیک ہونگے کہ آدمی کھڑا بیٹھا لیٹا بلا کلفت اپنے ہاتھ سے حسب منشا توڑ لے حدیث براء بن عازبؓ میں فرمایا اس قدر جھکے ہوئے ہونگے کہ جنتی اپنے چھپر کھٹ پر لیٹے ان میووں کو توڑ لیا کریں گے۔ حدیث سلمان فارسیؓ میں مرفوعاً آیا ہے داخل نہ ہوگا جنت میں کوئی مگر اجازت نامہ سے جسمیں لکھا ہوا ہوگا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ هٰذَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اَدْخِلُوْهُ جَنَّةً عَالِیَةً قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ حضرت الاخ والشیخ لکھتے ہیں، مثلاً یہ عاجز محشی خادم قرآن و حدیث اگر اللہ کے فضل و کرم سے جنتی ہوا تو اجازت نامہ کا مضمون یہ ہوگا، یہ اجازت نامہ واسطے عبدالستار بن عبدالوہاب کے اسے بلند و بالا جھکی ہوئی شاخوں لدے ہوئے میوے پھلوں اور خوشوں والی جنت میں جانے دو۔

اللہ تعالیٰ مجھ کو میرے والدین و اخوان، اولاد، ازواج مومنین و مومنات کو بھی ان ہی میں سے کر دے۔ آمین۔ مرتب حواشی
عبدالجبار غفرلہ ولوالدیہ الغفار آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ ﴿٢٥﴾

اور جو دیا گیا اعمال نامہ اپنا بائیں ہاتھ اپنے کے پس کہے گا اے کاش کہ نہیں دیا گیا ہوتا اعمال نامہ اپنا

اور جس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا۔ وہ کہیگا کہ اے کاش! مجھے میرا اعمال نامہ دیا ہی نہ جاتا

وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾ يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾ مَا أَغْنَىٰ عَنِّي

اور نہ جانتا میں کیا ہے حساب میرا اے کاش کہ موت ہوتی تمام کرنے والی نہ کفایت کیا مجھ سے

اور مجھے معلوم ہی نہ ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے اے کاش! میری ہستی کا خاتمہ ہو گیا ہوتا (آج) میرا مال میرے کسی

مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ ﴿٢٩﴾ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ الْجَحِيمَ

مال میرے نے جاتی رہی مجھ سے سلطنت میری پکڑو اسکو پس طوق پہناؤ اسکو پھر دوزخ میں

کام نہ آیا میرے اختیارات مجھ سے چھن گئے (حکم ہوگا) اسکو پکڑ لو۔ پہنا دو طوق زنجیریں، پھر دوزخ میں

صَلُّوهُ ﴿٣١﴾ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ﴿٣٢﴾

لے جاؤ اسکو پھر بیچ زنجیر کے کہ پیمائش اسکی ستر ہاتھ ہے پس داخل کرو اسکو

اسکو دھکیل دو پھر ایک ایسی زنجیر میں جسکی ناپ ستر گز ہے اس میں اس کو جکڑ دو

إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿٣٤﴾

تحقیق وہ تھا نہیں ایمان لاتا ساتھ اللہ بڑے کے اور نہ رغبت دلاتا تھا اوپر کھانے مسکین کے

یہ خدائے بزرگ پر ایمان نہیں لاتا تھا اور نہ محتاجوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیا کرتا تھا

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ ﴿٣٥﴾ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ﴿٣٦﴾

پس نہیں واسطے اسکے آج اس جگہ دوست اور نہ کھانا مگر دھوون دوزخیوں کے سے

سو آج کے دن یہاں اس کا کوئی دوست نہیں اور نہ اس کے لئے کھانا ہے مگر زخمیوں کی پیپ

لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ ﴿٣٧﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ﴿٣٨﴾ وَمَا لَا ع

نہیں کھاتے اسکو مگر گنہگار لوگ پس قسم کھاتا ہوں میں ان چیزوں کی کہ دیکھتے ہو تم لوگ اور ان چیزوں کی کہ نہیں

یہ کھانا صرف گنہگار ہی کھائیں گے سو مجھے قسم ہے ان چیزوں کی جنکو تم دیکھتے ہو اور ان کی بھی جنکو

تُبْصِرُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿٤٠﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا

دیکھتے تم تحقیق وہ البتہ کہنا ہے پیغام پہنچانے والے بزرگ کا اور نہیں وہ کہنا شاعر کا تھوڑا سا

تم نہیں دیکھتے کہ یہ قرآن ایک معزز فرشتے کا لایا ہوا ہے اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے مگر تم بہت

مَا تُؤْمِنُونَ ﴿٤١﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ ﴿٤٢﴾ تَنْزِيلٌ

ایمان لاتے ہو تم اور نہ کہنا سیانے کا تھوڑے سے نصیحت پکڑتے ہو تم اتارا ہوا ہے

ہی کم یقین کرتے ہو۔ اور نہ یہ کسی کاہن کا کلام ہے (مگر) تم بہت ہی کم غور کرتے ہو یہ پروردگار عالم

مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ﴿٤٤﴾ لَأَخَذْنَا

پروردگار عالموں کی طرف سے اور اگر باندھ لیوے اوپر ہمارے بعض باتیں البتہ پکڑیں ہم

کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اور اگر وہ کوئی بات اپنے پاس سے بنا کر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اس کا

مِنْهُ بِالْيَمِينِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ﴿٤٦﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ

اس کا داہنا ہاتھ پھر کاٹ ڈالیں ہم اس سے رگ گردن کی پس نہ ہوئے تم میں سے کوئی اس سے

دایاں ہاتھ پکڑ لیتے پھر اسکی رگ گردن کو ہم کاٹ دیتے پھر تم میں سے کوئی بھی اس سے روک نہ

حل لغات

؎ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ مَا معنے میں ہے ای شی کے اور حسابیہ میں ہے سکتہ کی۔ ؎ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سلسلہ زنجیر اور ذرع لغت میں کہتے ہیں اندازہ کرنے کو ہاتھ کے گز سے بولا کرتے ہیں ذرع الثوب یذرعہ ذرعا اذا قدرہ بذراعہ ؎ فَاسْلُكُوهُ استعمال عرب میں اسلکہ معنے میں ادخلہ کے مستعمل ہوتا ہے لیکن لغت قرآن میں اسلکنا و خلقنا کے معنے میں آیا ہے قال تعالیٰ ما سلککم فی سقر۔ اور سلکناہ فی قلوب المجرمین ؎ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ غسلین بوزن فعلین لیا گیا ہے غسل سے یعنی دوزخیوں کے زخموں کا دھوون۔ ؎ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيلِ تقول کہتے ہیں دل سے بات بنانے کو اقاویل جمع ہے اقوولۃ کی جس طرح اعاجیب اعجوبۃ اور اضاحیک اضحوکۃ کی ؎ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ۔ وتین اس رگ کو کہتے ہیں جو دل سے لگ کر سر تک پہنچی ہوئی ہے اور جب وہ کاٹ دی جاتی ہے تو جاندار مر جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف جن کو بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا وہ پچھتائے گا اور افسوس کریگا اور چاہے گا کہ زندگی ہی ختم ہو جائے۔ قاضیہ کے معنے قطع کرنے والی زندگی، ہمیشہ مرا رہنے کی آرزو کریگا جب اپنی برائیاں اور رسوائیاں دیکھے گا (فتح البیان) حکم ہوگا ان فرشتوں کو جو جہنم کے داروغہ ہیں پکڑو اس مجرم کو، تو ستر ہزار فرشتے اس پر دوڑ پڑیں گے اور ہر چیز اس پر حملہ کریگی، وہ سبب پوچھے گا تو جواب ملیگا جب اللہ تجھ سے ناراض ہے تو سب ہی ناراض ہیں۔ طوق گلے میں ڈالنے کا حکم ہوگا، پھر دوزخ میں غوطہ دو اور اس زنجیر میں جسکا طول ستر گز ہے اس کو جکڑ دو تاکہ جلنے کی حالت میں ذرا بھی حرکت نہ کرسکے۔ قیامت کے دن حساب کتاب کا بیان صفحہ ۴۱۶ و ۷۰۵ میں۔ نافرمانوں کی حسرت صفحہ ۳۳۲ و ۶۲۶ میں۔ دوزخیوں کا صفحہ ۳۳۲ میں جنتیوں کا صفحہ ۳۸ ۳۸۵ ۴۸۴ وصفحہ ۴۸۴ و ۶۲۶ وغیرہ میں ہے ف یعنی خود تو کھلانا درکنار دوسروں کو بھی نہیں کہتا تھا کہ غرباء، مساکین کو کھانا کھلاتے رہا کرو۔ خود تو بخیل تھا اوروں کو بھی چاہتا تھا کہ خرچ نہ کریں، غرباء وطلباء دین کی خدمت کرنے والوں کو کھانا نہ کھلائیں۔ حضرت ابو درداء اپنی بیوی سے کہتے کہ سالن میں شوربا زیادہ کرو تاکہ کسی مسکین کا بھی کام چل جائے اور کہتے ہم نے آدھی زنجیر تو ایمان لاکر نکال ڈالی، اب کیا باقی نصف کو کھانا کھلا کر نہ نکالیں۔ ترجمان

ف کہا کلبیؒ نے خاطؤن سے مراد مشرک لوگ ہیں۔ فتح البیان

ف یعنی تمام مخلوقات کی قسم کھاتا ہوں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کی قسم کھانا ہمارے حق میں منع ہے لیکن اللہ تعالیٰ جس چیز کی چاہے قسم کھاتا ہے۔ فتح البیان ف یعنی تھوڑا سا یقین کرتے ہو۔ تھوڑا سا یقین کرنا یہ کہ جب ان سے پوچھا جاتا کہ آسمانوں زمینوں کو کس نے پیدا کیا؟ تو اقرار کرتے اور کہتے کہ اللہ تعالیٰ ہے۔ یا یہ مراد ہے کہ بالکل ایمان نہیں لاتے۔ ف اگر غور کرو گے تو سمجھو گے کہ قرآن شعر نہیں اور نہ پنڈتوں و نجومیوں کی بے تکی باتیں ہیں۔ ابو جہل نے کہا محمد شاعر ہے۔ ولید بن مغیرہ نے کہا کاہن ہے۔ اسوقت یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ اور ابو جہل مع اپنے رفقاء کے بدر کے دن فی النار ہوا۔ ف یہاں فرمان باری ہے کہ جس طرح تم کہتے ہو اگر فی الواقع ہمارے یہ رسول ایسے ہی ہوتے کہ ہماری رسالت میں کچھ کمی بیشی کر ڈالتے یا ہماری نہ کہی ہوئی بات ہمارے نام سے بیان کر دیتے تو یقیناً اسی وقت ہم انھیں وہ بدترین سزا دیتے یعنی اپنے دائیں ہاتھ سے ان کا دایاں ہاتھ تھام کر انکی وہ رگ کاٹ ڈالتے جس پر دل معلق ہے اور کوئی ہمارے انکے درمیان بھی نہ آسکتا کہ انھیں بچانیکی کوشش کرے، بس مطلب یہ ہوا کہ حضور رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم سچے پاک باز رشد و ہدایت والے ہیں اسی لئے خدا نے زبردست تبلیغی خدمت آپ کو سونپ رکھی ہے اور اپنی طرف سے بہت سے زبردست معجزے اور آپ کے صدق کی بہترین بڑی نشانیاں آپ کو عنایت فرما رکھی ہیں۔ ابن کثیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حٰجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾

بازر کھنے والا — اور تحقیق یہ البتہ نصیحت ہے واسطے پرہیزگاروں کے — اور تحقیق ہم البتہ جانتے ہیں یہ کہ تم میں سے بعضے جھٹلانے والے ہیں

سکتا — اور یہ قرآن تو ڈرنے والوں کے لئے بلاشبہ ایک نصیحت ہے — اور بے شک ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض اسکو جھٹلانے والے ہیں

وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۲﴾ ع ۲

اور تحقیق یہ البتہ پچھتاوا ہے اوپر کافروں کے — اور یہ تحقیق البتہ حق ہے یقینی — پس پاکی بیان کر ساتھ نام رب اپنے بڑے کی

اور اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ کافروں کیلئے موجب حسرت ہوگا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یقینا برحق ہے — سو آپ اپنے رب عالیشان کی تسبیح و تقدیس کرتے رہیں

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ معارج مکہ میں نازل ہوئی — شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے — اسمیں چوالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

سورۃ المعارج مکہ معظمہ میں نازل ہوئی — شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے — اسمیں چوالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿۲﴾ مِّنَ اللّٰهِ

پوچھا ایک پوچھنے والے نے عذاب کو ہونے والا ہے واسطے کافروں کے نہیں اسکو کوئی دفع کرنے والا — وہ عذاب اللہ

ایک سوال کرنے والے نے اس عذاب کے وقوع پذیر ہونے کے متعلق سوال کیا جو کافروں پر واقع ہوگا اور جسے کوئی روکنے والا نہیں — وہ اس اللہ کی طرف

ذِى الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِىْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ

کی طرف سے ہے جو سیڑھیوں والا ہے — چڑھتے ہیں فرشتے اور روح طرف اسکی وہ عذاب ہوگا بیچ اس دن کے کہ ہے مقدار اسکی

سے ہوگا جو بلند درجات والا ہے — فرشتے اور روح اسکی طرف چڑھتے ہیں (یہ عذاب) اس دن ہوگا جس کا اندازہ

خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿۴﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ

پچاس ہزار سال وقت — پس صبر کر صبر اچھا وقت — تحقیق وہ دیکھتے ہیں اسکو

پچاس ہزار سال ہے — سو آپ پوری طرح صبر سے کام لیں — وہ بلاشبہ اسے دور خیال

بَعِيْدًا ﴿۶﴾ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ﴿۷﴾ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ﴿۸﴾ وَ

دور وقت — اور ہم دیکھتے ہیں اسکو نزدیک — جس دن کہ ہوگا آسمان مانند تلچھٹ تیل کے — اور

کرتے ہیں — اور ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں — جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا — اور

تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿۹﴾ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ﴿۱۰﴾ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ

ہو جائیں گے پہاڑ مانند پشم دھنی ہوئی کے — اور نہ پوچھے گا کوئی دوست دوست کو وقت — دکھلائے جاویں گے انکو

پہاڑ دھنی ہوئی رنگین اون کی مانند ہو جائیں گے — اور کوئی دوست کسی دوست کا پرسان حال نہ ہوگا — باوجودیکہ ایک دوسرے

يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِىْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۢ بِبَنِيْهِ ﴿۱۱﴾ وَ

دوست رکھیگا گنہگار — کاش کر بدلہ دیوے — عذاب اس دن کے سے — ساتھ بیٹوں اپنے کے — اور

کو دکھلا بھی دئے جائیں گے گنہگار اس بات کو پسند کرے گا کہ اس دن کے عذاب کے صلے میں وہ دیدے اپنے بیٹوں کو — اور

صَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ﴿۱۲﴾ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِىْ تُـْٔوِيْهِ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ

بیوی اپنی کے اور بھائی اپنے کے — اور کنبے اپنے کے جو جگہ دیتا ہے اسکو — اور جو کوئی بیچ زمین کے ہیں

اپنی بیوی کو اور بھائی کو — اور اپنے کنبے کو جس میں وہ رہتا تھا — اور وہ جو روئے زمین پر ہیں ان

جَمِيْعًا ثُمَّ يُنْجِيْهِ ﴿۱۴﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ﴿۱۵﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿۱۶﴾ تَدْعُوْا مَنْ

سارے کو پھر چھڑا دیوے یہ بدلہ دینا اسکو — ہرگز نہ چھوٹے گا تحقیق وہ شعلہ والی آگ ہے — ادھیڑنے والی سر کی کھال کو — بلاتی ہے اس شخص کو

سبکو پھر اپنے آپ کو بچالے — ہرگز نہیں وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے — جو سر کی کھال ادھیڑ ڈالنے والی ہے — وہ آگ اسکو پکارے گی

منزل ۷

حل لغات

۱ یوم تکون السماء کالمھل۔ یوم بدل ہے پہلے یوم سے اور مہل پگھلا ہوا تانبا۔ ۲ کالعھن۔ عھن تحت میں رنگین صوف کو کہتے ہیں جو مختلف رنگوں میں رنگا گیا ہو ۳ ولا یسئل حمیم حمیما۔ حمیم قریبی رشتہ دار یا دل سوز دوست ۴ وفصیلتہ التی تؤویہ۔ فصیلۃ الرجل آدمی کے قریبی رشتے دار کیونکہ فصیلہ لیا گیا ہے فصل سے اور فصل کے معنی ہیں جدا ہونے کے چونکہ آدمی بھی ان ہی کا ایک وجود منفرد ہوتا ہے اس سے انھیں فصیلہ کہتے ہیں۔ تؤویہ لیا گیا ہے ایواء سے اور ایواء کہتے ہیں جگہ دینے کو۔ ۵ لظی لظی کہتے ہیں آگ کی لپٹ کو بولا کرتے ہیں لظت النار تلظی لظی وتلظت تلظیا اور اسی سے ہے نارا تلظی ۶ نزاعۃ للشوی۔ نزاعۃ مبالغے کا صیغہ ہے جس کے معنے ہیں کثرت کے ساتھ کھینچنے اور اتارنے والی۔ شوی جمع ہے شواۃ کی اور شواۃ کہتے ہیں سر کی کھال کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی خدا سے ڈرنے والے اس کلام کو سُن کر نصیحت حاصل کرینگے اور جن کے دل میں ڈر نہیں وہ جھٹلائیں گے لیکن ایک وقت آئیگا کہ یہی کلام اور ان کا یہ جھٹلانا سخت حسرت و پشیمانی کا موجب ہوگا اسوقت پچھتائیں گے کہ افسوس کیوں ہم نے اس سچی بات کو جھٹلایا تھا جو آج یہ آفت دیکھنی پڑی، چاہیئے تھا کہ اس پر ایمان لاکر عمل کرکے اپنے رب کی تسبیح و تحمید میں مشغول ہوتے۔ ف۲ یہ سائل نضر بن حارث بن کلدہ تھا مجاہدؒ نے کہا اس سوال سے مراد وہ ہے جو کافروں نے کہا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا الخ یعنی یا اللہ! اگر یہی دین حق ہے تیرے پاس تو ہم پر برسا پتھر آسمان سے یا لا ہم پر عذاب درد دینے والا۔ ابن کثیر ف۳ پچاس ہزار سال دُنیا کے سالوں سے یعنی اگر فرشتہ کے سوا اور کوئی چڑھتا تو پچاس ہزار برس میں یہ مسافت طے کرتا اس لئے کہ زمین کا موٹاپن پانچ سو کی راہ ہے اور ایسی ہی ایک زمین سے دوسری زمین تک اسی طرح آسمان کا موٹاپن اور ان کا درمیانی فاصلہ ساتوں زمین کے قرار گاہ سے لیکر ساتویں آسمان کی اوپر کی طرف تک چودہ ہزار برس کی راہ ہے اور وہاں سے عرش تک چھتیس ہزار سال کی مسافت ہے، سو یہ پچاس ہزار برس کی مقدار ہوگی، یہ قول ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے (جامع) شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی پیغمبر نے تم پر عذاب مانگا ہے وہ کسی سے نہ ہٹایا جائیگا اور پچاس ہزار برس کا دن قیامت کا ہے جب سے قبروں سے نکلیں اور جب تک دوزخ بہشت بھیج چکے۔ موضح ف۴ صبر کر صبر اچھا، کافروں کے جھٹلانے اور ٹھٹھا کرنے پر کہا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یعنی میرے سوا کسی کے پاس شکوہ نہ کر اور جامع البیان والے نے کہا کہ یہ حکم قتال سے پہلے تھا۔ جامع و درمنثور ف۵ دور دیکھتے ہیں عذاب کو ممکن سے یعنی اسپر ایمان نہیں رکھتے جامع ف۶ یعنی ایک قریبی دوسرے قریبی کو بُرے حال میں دیکھ کر بھی اسکو نہ پوچھے گا کیونکہ ہر ایک خود بھی پریشان ہوگا۔ جامع ف۷ سب نظر آجاویں گے یعنی دوستی ان کی نکمی تھی۔ موضح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ﴿۱۷﴾ وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ ﴿۱۸﴾ إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ﴿۱۹﴾ إِذَا

کہ اسنے پیٹھ دی اور منہ پھیر لیا اور اکٹھا کیا مال پس بند رکھا تحقیق آدمی پیدا کیا گیا ہے بے صبرا[1] جب

جنہے پیٹھ پھیری اور روگردانی کی اور دولت جمع کی اور اسکو بند رکھا بلاشبہ انسان بے صبر پیدا کیا گیا ہے جب

مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ﴿۲۰﴾ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ﴿۲۱﴾ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ﴿۲۲﴾

لگتی ہے اس کو برائی اضطراب کرنیوالا ہے اور جب لگتی ہے اسکو بھلائی منع کرنیوالا ہے بخل مگر نماز پڑھنے والے

اسکو تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے اور جب اس کو دولت ملتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے سوائے ان نمازگزاروں کے

الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ﴿۲۳﴾ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ

وہ جو اوپر نماز اپنی کے ہمیشہ رہنے والے ہیں اور وہ لوگ جو بیچ مالوں انکے کے حصہ ہے

جو اپنی نمازوں کو ہمیشہ ادا کرتے ہیں اور جن کے مال میں ایک معین حصہ (مقرر)

مَّعْلُومٌ ﴿۲۴﴾ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿۲۵﴾ وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿۲۶﴾

معلوم واسطے مانگنے والے کے اور نہ مانگنے والے کے اور وہ لوگ کہ تصدیق کرتے ہیں دن جزا کے کو

ہے سوال کرنے والوں کا اور محتاجوں کا اور جو قیامت کے دن کو مانتے ہیں

وَالَّذِينَ هُم مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ﴿۲۷﴾ إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ

اور وہ لوگ کہ وہ عذاب پروردگار اپنے کے سے ڈرتے ہیں تحقیق عذاب پروردگار انکے کا

اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں ان کے رب کا عذاب بلاشبہ

غَيْرُ مَأْمُونٍ ﴿۲۸﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ﴿۲۹﴾ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ

نہیں کوئی اس سے نڈر کیا گیا اور جو لوگ کہ وہ واسطے شرمگاہوں اپنی کے نگہبانی کرنیوالے ہیں مگر اوپر جوروؤں اپنی

بڑا خطرناک ہے اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں

أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿۳۰﴾ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ

کے یا جن کے مالک ہوئے ہیں واسطے ہاتھ انکے پس تحقیق وہ نہیں ملامت کئے گئے پس جو کوئی چاہے سوا

یا ان لونڈیوں سے جو انکے قبضہ میں ہیں کیونکہ انکے بارے میں ان پر کوئی الزام عائد نہیں ہوتا پھر جو کوئی اسکے سوا خواہش کرے

ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴿۳۱﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ

اسکے پس یہ لوگ وہی ہیں حد سے نکل جانے والے اور وہ لوگ کہ واسطے امانتوں اپنی کے اور عہد اپنے کے

تو وہ لوگ حد سے گزرنے والے ہیں اور جو اپنی امانتوں اور معاہدوں کا خیال رکھتے

رَاعُونَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِينَ هُم بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ﴿۳۳﴾ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ

رعایت کرنیوالے ہیں اور وہ لوگ کہ وہ ساتھ شہادتوں اپنی کے قائم رہنے والے ہیں اور وہ لوگ کہ وہ اوپر

ہیں اور جو اپنی گواہیوں کو ٹھیک ٹھیک ادا کرتے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی پابندی

صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿۳۴﴾ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ ﴿۳۵﴾ فَمَالِ الَّذِينَ ع

نماز اپنی کے محافظت کرنیوالے ہیں یہ لوگ بیچ بہشتوں کے ہیں تعظیم کئے گئے پس کیا ہے واسطے ان لوگوں

کرتے ہیں یہ لوگ بہشت میں عزت پائیں گے پھر کافروں کو کیا

كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ ﴿۳۷﴾ أَيَطْمَعُ

کے کہ کافر ہوئے سامنے تیرے دوڑتے ہیں داہنی طرف سے اور بائیں طرف سے جماعت جماعت ہو کر[2] کیا طمع رکھتا ہے

ہو گیا ہے کہ وہ آپ کی طرف دوڑتے ہوئے چلے آتے ہیں داہنی طرف سے اور بائیں طرف سے گروہ گروہ ہو کر کیا لالچ رکھتا ہے

حل لغات

[1] خُلِقَ هَلُوعًا، ہلوع کہتے ہیں مکروہ اور مصیبت کے پہنچنے کے وقت بہت جلد جزع فزع کرنے اور بھلائی پہنچنے کے وقت جلد بخل کرنے والے کو اسی واسطے ہمنے اسکا ترجمہ بے صبرا کیا۔

[2] قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ قبل کے معنے ہیں جہت و سمت کے اور مہطعین جمع ہے مہطع کی۔ مہطع وہ شخص جو اوپر کو سر اٹھائے دوڑ کر چلتا ہے اور اسکی مزید توضیح سورۂ ابراہیم کی آیۃ مہطعین مقنعی رؤسہم میں گزر چکی۔
[3] عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ۔ عزین جمع ہے عزۃ کی اور عزۃ کہتے ہیں آدمیوں کی جماعت کو عزۃ اصل میں تھا عزوۃ لیا گیا ہے عزو سے واو تخفیفاً حذف ہو گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ اللہ تعالیٰ نے انسان کے حال سے خبر دی کہ اسکی طبیعت میں کمینی خصلتیں ہیں۔ پھر ھلوعا کی تفسیر فرمائی کہ جب اسے برائی لگے تو گھبرا جاتا ہے اور نہایت خوف کے مارے اسکا دل ہاتھ سے نکلا جاتا ہو اور بھلائی حاصل ہونے سے ناامید ہو جاتا ہو اور جب اسکو بھلائی پہنچے تو مال خرچنے سے باز رہتا ہے اور بخل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا حق اس مال سے ادا نہیں کرتا۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدترین خصلتیں جو کہ آدمی میں ہوتی ہیں دو ہیں۔ ایک نہایت بخل دوسری نہایت نامردی۔ ابن کثیر

ف۲ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے انسان کے اوصاف ذمیمہ بیان کئے ہیں پھر نمازیوں کو مستثنیٰ کر لیا یعنی نماز کا پابند ہو موافق سنت کے ہمیشہ نماز پڑھتا ہو اسکو اللہ تعالیٰ خیر کی طرف ہدایت کرتا ہو اسکے لئے اسباب رشد و ہدایت آسان کر دیتا ہے۔ وہ اس ذم سے بچ جاتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ نماز پڑھتے ہیں۔ اوقات و واجبات نماز پر محافظت رکھتے ہیں یہی قول ہے ابن مسعودؓ مسروق ابراہیم نخعیؒ کا۔ عقبہ بن عامرؓ نے کہا اس سے مراد اس جگہ سکون و خشوع ہے اور یہ دلیل ہے وجوب طمانیت پر نماز میں کیونکہ جو شخص رکوع و سجود میں اطمینان نہیں کرتا دیر نہیں لگاتا وہ اپنی نماز پر دائم نہیں اس لئے کہ اسنے سکون نہیں کیا بلکہ دو چار ٹکریں ماریں نہ رکوع سجود اچھی طرح کیا نہ قومہ جلسہ جس طرح کوا یا مرغ چونچیں مارتا ہو وہ ایسی نماز سے کبھی فلاح یاب نہ ہوگا۔ قتادہؓ نے کہا انبیاء سابقین نے امت محمدیہ کی صفت بتائی تھی کہ وہ نماز ٹھیر ٹھیر کر خشوع خضوع سے پڑھا کریں گے۔

ف۳ حضرت انسؓ سے مرفوعاً روایت ہے ویل للاغنیاء من الفقراء یوم القیامۃ یقولون ربنا ظلمونا حقوقنا التی فرضت لنا علیہم فیقول اللہ عزوجل وعزتی وجلالی لأقربنکم ولأبعدنہم ثم تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذین فی اموالہم حق معلوم للسائل والمحروم (ترغیب صفحہ ۱۹۵) یعنی آپ نے فرمایا قیامت میں مالدار لوگوں کو محتاجوں کی وجہ سے بڑی ذلت اٹھانی پڑیگی۔ غرباء فقراء محتاج کہیں گے کہ یا اللہ ان مالداروں نے ہمارا وہ حق ادا نہیں کیا جو تو نے ہمارے واسطے ان پر فرض کیا تھا اللہ عزوجل ارشاد فرمائیگا قسم ہے مجھ کو اپنی عزت اور جلال کی آج میں تم کو اپنا قرب اور رحمت عطا کرونگا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات تلاوت فرمائیں۔ حمیدی۔

ف۴ ایمان والوں کی صفت بیان ہو رہی ہیں کہ اپنی شرمگاہوں کو حرامکاری سے روکتے ہیں، جہاں خدا کی اجازت نہیں وہاں سے بچاتے ہیں۔ ہاں اپنی بیویوں اور لونڈیوں کو اپنی خواہش جائز طریقے پر پوری کرنے میں کوئی ملامت نہیں۔ جو شخص انکے علاوہ اور جگہ یا اور طرح شہوت رانی کرنے وہ یقیناً خدا کی راہ سے متجاوز ہے۔ یہ آیت دلیل ہے حرمت متعہ و اغلام بازی و زنا و جانور سے فعل شنیعہ کرنے و جلق و مشت زنی پر وَرَآءَ ذٰلِکَ سے مراد غیر زوجات و مملوکات ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لما عرج بی مررت برجال تقرض جلودہم بمقاریض من نار فقلت من ھؤلاء یا جبرئیل فقال الذین یتزینون للزینۃ قال ثم مررت بجب منتن الریح فسمعت فیہ اصواتا شدیدۃ فقلت من ھؤلاء یا جبرئیل قال نساء کن یتزین للزینۃ ویفعلن ما لا یحل لھن (ترغیب صفحہ ۴۲۳) یعنی جبکہ مجھ کو معراج میں بلایا گیا تھا اور طرح طرح کی کیفیتیں دکھلائی گئی تھیں میں ایک جماعت کیطرف سے گزرا کہ انکی جلد (چمڑا۔ کھال) آگ کی قینچیوں سے کاٹی جاتی تھی میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں کہا یہ وہ ہیں جو زنا کے واسطے اپنا بناؤ سنگھار کرتے تھے۔ پھر ایک غار (گہری جگہ) کی طرف سے گزرا جس میں سے سخت بدبو اور بہت چیخ و پکار کی آوازیں آتی تھیں میں نے پوچھا کہ اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے بتایا یہ وہ عورتیں ہیں جو زنا کے واسطے بناؤ سنگھار کیا کرتی تھیں۔ اور فرمایا آپ نے اذا صلت المرأۃ خمسہا وحصنت فرجہا واطاعت بعلہا دخلت من ای ابواب الجنۃ شاءت (ترغیب صفحہ ۴۲۳) یعنی جو عورت پنجوقتی نماز کی پابند ہے اور بدکاری سے بچتی ہے اور اپنے خاوند کی تابعدار ہے اس کو قیامت کے دن اختیار ملے گا کہ جنت کے جس دروازہ میں چاہے داخل ہو وے اور فرمایا من حفظ ما بین فقمیہ و فرجیہ دخل الجنۃ (حوالہ مذکور) یعنی جس شخص نے اپنی زبان کو بُری بات سے اور شرمگاہ کو بُرے کام سے بچا لیا وہ جنتی ہو گیا صفحہ ۴۲۸ میں ہے لان یزنی الرجل بعشر نسوۃ ایسر علیہ من ان یزنی بامرأۃ جارہ یعنی ہمسایہ کی عورت سے زنا کرنا اور زنا سے دس حصے زیادہ گناہ ہوا اور ایک روایت میں ہے من قعد علی فراش مغیبۃ قیض اللہ لہ ثعبانا یوم القیامۃ جس عورت کا خاوند گھر نہیں ہے جو کوئی اس کے بستر پر جاتا ہے قیامت کے دن وہ شخص اژدہا کے آگے ڈالا جائیگا کہ وہ جس طرح چاہے اس کو کھائے اور ڈسے نیز حوالہ مذکور میں ہے اذا ظہر الزنا والربوا فی قریۃ فقد احلوا بانفسہم عذاب اللہ یعنی جس بستی میں زنا اور سود کا کھلا چرچا ہو گیا وہ بستی اس قابل ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب آوے۔ اور فرمایا حرمۃ نساء المجاہدین علی القاعدین کحرمۃ امہاتہم (حوالہ مذکور) یعنی جو لوگ جہاد میں ہیں انکی عورتوں سے زنا کرنا ایسا ہے جیسا ماں سے زنا کرنا۔ صحیح مسلم میں ہے ثلاثۃ لا یکلمہم اللہ یوم القیامۃ ولا یزکیہم ولا ینظر الیہم ولہم عذاب الیم شیخ زان وملک کذاب وعائل مستکبر (ترغیب صفحہ ۴۲۴) یعنی تین قسم کے لوگوں پر قیامت کیدن نہ اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت ہوگی نہ کلام کریگا اور ان پر سخت عذاب ہوگا۔ ایک بڑھاپے میں بدکاری کرنے والا، دوسرے حاکم وقت جھوٹ بولنے والا، تیسرے غریب تکبر کرنیوالا ایک روایت میں الزانی (صفحہ ۴۲۴) یعنی جس کے کچھ بال سفید بھی ہیں پھر وہ زنا کرے اسپر بھی ایسا ہی عذاب ہے۔ حمیدی۔ اس مضمون کا کچھ بیان صفحہ ۱۴ و ۴۶ میں بھی لکھا گیا ہو

ف۵ یعنی فرمایا کہ مسلمان امانتدار ہوتے ہیں خیانت نہیں کرتے، بدعہد نہیں ہوتے، کیونکہ (باقی صفحہ آئندہ پر دیکھئے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ﴿٣٨﴾ كَلَّا ۖ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّمَّا

ہر ایک شخص انہیں سے یہ کہ داخل کیا جائے بہشت نعمت کی میں ہرگز نہیں تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے انکو اس چیز

ہر شخص اس بات کی آرزو کرتا ہے کہ اسے نعمتوں سے معمور جنت میں داخل کیا جائیگا ہرگز نہیں ہم نے انکو اس چیز سے بنایا ہے

يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ﴿٤٠﴾

سے کہ جانتے ہیں وہ پس قسم کھاتا ہوں میں پروردگار مشرقوں کی اور مغربوں کی تحقیق ہم البتہ قادر ہیں

جو انکو معلوم ہے سو میں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی قسم کھاتا ہوں کہ ہم (اس پر بھی) قادر ہیں

عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٤١﴾ فَذَرْهُمْ

اوپر اس کے کہ بدل ڈالیں بہتر ان سے اور نہیں ہم عاجز کئے گئے پس چھوڑ دے انکو

کہ ان سے بہتر لوگ انکی جگہ لے آئیں اور ہم عاجز نہیں ہیں سو ان کو چھوڑ دیجئے

يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٤٢﴾ يَوْمَ

کہ جھگڑیں اور کھیلیں یہاں تک کہ ملاقات کریں دن اپنے سے وہ جو وعدہ دیئے گئے ہیں جس دن

کہ وہ باتیں بنائیں اور کھیلا کریں یہاں تک کہ وہ دن انکے سامنے آموجود ہو جس کا انسے وعدہ ہے جس دن

يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿٤٣﴾

نکلیں گے قبروں میں سے دوڑتے ہوئے گویا کہ وہ طرف تھانوں بتوں کی دوڑتے ہیں

وہ قبروں سے ایسے دوڑتے ہوئے نکل پڑینگے گویا کہ وہ کسی نصب العین کی طرف دوڑے جا رہے ہیں

خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٤٤﴾

نیچے ہوں گی آنکھیں انکی ڈھانکتی ہوگی انکو ذلت یہ دن ہے وہ جو تھے وعدہ دیئے جاتے

انکی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی (اور) ان (کے چہروں) پر ذلت چھائی ہوئی ہوگی۔ یہی ہے وہ دن جس کا انسے وعدہ کیا گیا تھا

سُورَةُ نُوحٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَعِشْرُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورہ نوح مکہ میں نازل ہوئی اسمیں شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

سورہ نوح مکہ میں نازل ہوئی۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے اسمیں ۲۸ آیتیں اور دو رکوع ہیں

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ

تحقیق بھیجا ہم نے نوح کو طرف قوم اسکی کے یہ کہ ڈرا قوم اپنی کو پہلے اس سے کہ آوے انکو

ہم نے نوح کو پیغمبر بنا کر اسکی قوم کی طرف بھیجا (اور حکم دیا) کہ تو اپنی قوم کو قبل اسکے کہ دردناک عذاب انکو آگھیرے

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١﴾ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢﴾ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَ

عذاب درد دینے والا کہا اے قوم میری تحقیق میں واسطے تمہارے ڈرانے والا ہوں ظاہر یہ کہ عبادت کرو اللہ کی اور

ڈرا اس نے کہا اے میری قوم میں تمہیں کھلے طور ڈراتا ہوں کہ تم اللہ کی عبادت کرو اس سے

اتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ﴿٣﴾ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ

ڈرو اس سے اور فرمانبرداری کرو میری بخشے گا واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور ڈھیل دیگا تم کو ایک وقت مقرر تک

ڈرو اور میرا کہا مانو وہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اور ایک مقرر وقت تک انہیں مہلت دے گا

إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ ۖ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي

تحقیق وعدہ خدا کا جب آجاتا ہے نہیں ڈھیل دیا جاتا کاش کہ ہوتے تم جانتے کہا اے پروردگار میرے تحقیق میں

بلاشبہ اللہ کا مقررہ وقت جب آجاتا ہے تو اسمیں تاخیر نہیں کی جاتی۔ کاش تم (اس بات کو) جانتے ہوتے۔ نوح نے کہا اے میرے رب

۲ ع ۸

وقف لازم

منزل ۷

حل لغات

لہ کانھم الی نصب یوفضون ۔ نصب سے مراد ہے انصاب یعنی وہ چیزیں جو نشان کے لئے زمین پر گاڑ دی جاتی ہیں۔ یوفضون معنے میں ہے یسرعون کے لہ ان انذر قومک ۔ یہ اصل میں تھا بان انذر۔ ان مصدریہ ہے اور اسی وجہ سے حرف بے حذف ہوگیا کیونکہ اَنْ اور اَنَّ کے ہوتے حرف بے کا حذف ہونا کثرۃ سے پایا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ گزشتہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا صَلٰوةَ لَهٗ وَلَا زَکٰوةَ لَهٗ (ترغیب صفحہ ۵۴۲) یعنی جو شخص امانتدار نہیں نہ اسکا دین ہے نہ نماز نہ زکوٰۃ قبول۔ اور فرمایا ثَلَاثٌ مُتَعَلِّقَاتٌ بِالْعَرْشِ اَلرَّحِمُ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ بِكَ فَلَا اُقْطَعُ وَالْاَمَانَةُ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ بِكَ فَلَا اُخَانُ وَالنِّعْمَةُ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ بِكَ فَلَا اُکْفَرُ (ترغیب صفحہ ۵۴۲) یعنی تین چیزیں عرش کے نیچے لٹکی ہوئی ہیں۔ ایک رحم وہ کہتا رہتا ہے کہ یا اللہ تیری پناہ پکڑتا ہوں مجھ کو قطع نہ کیا جائے۔ دوسرے امانت وہ کہتی ہے یا اللہ مجھ کو تیری پناہ ہے میرے حق میں خیانت نہ ہو۔ تیسرے احسان، وہ کہتا ہے یا اللہ تیری پناہ مجھ کو جھٹلایا نہ جائے۔ اور آپؐ نے فرمایا اِضْمَنُوْا لِیْ سِتًّا مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَضْمَنْ لَکُمُ الْجَنَّةَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ وَاَدُّوْا اِذَا اؤْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَکُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ وَکُفُّوْا اَیْدِیَکُمْ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۰۷) یعنی تم لوگ میرے کہنے کے موافق چھ چیزوں کے ذمہ دار ہو جاؤ تو میں تمہارے واسطے جنت کا ذمہ دار ہوں۔ ایک یہ کہ جھوٹ نہ بولو۔ وعدہ خلافی نہ کرو۔ امانت میں خیانت نہ کرو۔ بدکاری نہ کرو کسی کو بد نظر سے نہ دیکھو۔ کسی کو نہ ستاؤ۔ یاد رہے مرد ہو یا عورت غیر محرم کو دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اپنی نگاہوں اور شرمگاہوں کو غیر محرم سے بچاؤ ورنہ اللہ روسیاہ کر دیگا۔ اسی طرح آپؐ نے فرمایا کوئی غیر مرد عورت کسی خلوت کی جگہ میں جمع نہ ہوں کیونکہ تیسرا ان کا وہاں شیطان ہوتا ہے کسی نے پوچھا دیور کے سامنے ہونا کیسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اس کو تو موت سمجھو۔ حمیدی

ف جو کافر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وحی کو و معجزات کو دیکھتے تھے پھر بھی باوجود اسکے سب بھاگتے اور دا ہنے بائیں جدا ہو کر چلے تے اللہ تعالیٰ نے انپر انکار فرمایا۔ ابن کثیر

فوائد صفحہ ھٰذا

ف۱ کافر کہتے تھے کہ اگر بہشت ہوئی بھی تو ہم ضرور مسلمانوں سے پہلے اس میں داخل ہونگے اللہ تعالیٰ نے انکی آس کو توڑ دیا اور فرمایا کَلَّا یعنی یہ اُمید ہرگز نہ رکھو کر تم تو گمراہ ہو کیونکہ مر کر جی اٹھنے کو محال سمجھتے ہو اور یہ ہو سکتا ہے اس واسطے کہ تم جانتے ہو کہ ہم نے تم کو قطرۂ منی سے پیدا کیا۔ اور جو ایک قطرۂ منی سے پیدا کر سکتا ہے وہ دوبارہ کیوں نہیں بنا سکتا؟ جامع **ف۲** قوم نوح سے مراد سا نسا اہل زمین جو انکے زمانے میں تھے۔ جب انھوں نے کفر کیا تو اللہ تعالیٰ نے سب کو غرق کر دیا۔ نوح علیہ السلام پہلے رسول ہیں جنھوں نے غیر اللہ سے منع کیا کیونکہ ان سے پہلے پیغمبروں کے زمانہ میں سب لوگ موحد تھے ان سے پہلے اور رسل بھی ہو چکے تھے جیسے آدم، شیث، اور یس علیہم السلام، سب پیغمبروں میں ان ہی کی عمر دراز ہوئی۔ ان ہی نے سب سے پہلے شرک سے ڈرایا (قصہ ان کا سورۂ عنکبوت میں گزر چکا ہے) حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں عذاب درد دینے والا آگ کا عذاب ہے اور کہا کلبیؒ نے اس سے مراد طوفان کا عذاب ہے جو ان پر آیا تھا۔ موضح **ف۳** یعنی تمہاری عمریں لمبی کی جائیں اور دُور کیا جائے تم سے وہ عذاب کہ اگر اللہ تعالیٰ کے ممنوعات سے نہ پرہیز کرو تو تم پر آوے۔ اس آیت سے دلیل پکڑی اس نے جو کہتا ہے کہ عبادت اور نیکی اور صلہ رحم سے عمر بڑھ جاتی ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ صلہ رحمی کرنا عمر کو بڑھاتا ہے۔ بس فرمایا شتابی کرو اور دوڑو طرف عبادت اللہ تعالیٰ کے عذاب اُترنے سے پہلے کہ تحقیق جب اللہ تعالےٰ نے عذاب کا حکم دیدیا تو پھر رد نہیں ہوگا (ابن کثیر) شاہ صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں یعنی بندگی کرو کہ نوع انسان رہے دنیا میں قیامت تک اور قیامت کو تو دیر نہ لگے گی اور جو سب مل کر بندگی چھوڑ دو تو سارے ابھی ہلاک ہو جاؤ۔ طوفان ایسا ہی آیا تھا کہ ایک آدمی نہ بچے، حضرت نوح علیہ السلام کی بندگی سے ان کا بچاؤ ہو گیا۔ موضح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ۝۵ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ۝۶

نے بلایا قوم اپنی کو رات کو اور دن کو پس نہ زیادہ کیا انکو پکارنے میرے نے مگر بھاگنا

میں نے اپنی قوم کو رات دن دعوت دی مگر میری دعوت سے وہ اور زیادہ دور بھاگ گئے

وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ

اور میں نے جب کبھی پکارا انکو تاکہ بخشے تو انکو کیں انہوں نے انگلیاں اپنی بیچ کانوں اپنے کے اور

اور میں نے جب کبھی بھی انکو دعوت دی کہ تو انکے گناہ معاف کر دے انہوں نے اپنی انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیں اور

وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝۷ ثُمَّ اِنِّيْ

اوڑھ لئے کپڑے اپنے اور اصرار کیا انہوں نے اور تکبر کیا انہوں نے تکبر کرنا بڑا پھر تحقیق میں نے

اوپر سے اپنے کپڑے اوڑھ لئے اور ضد کی اور اکڑ بیٹھے پھر بھی میں نے انکو

دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝۸ ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝۹

بلایا انکو پکار کر پھر تحقیق میں نے ظاہر کیا واسطے انکے اور چھپا کر کہا میں نے واسطے انکے چھپا کر کہنا

برملا بلایا پھر میں نے انکو علانیہ طور پر بھی سمجھایا اور پوشیدہ طور پر بھی

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝۱۰ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ

پس کہا میں نے بخشش مانگو پروردگار اپنے سے تحقیق ہے وہ بخشنے والا بھیجے گا بند آسمان سے اوپر تمہارے

میں نے ان سے کہا کہ تم اپنے پروردگار سے گناہوں کی معافی طلب کرو بلا شبہ وہ بڑا بخشنے والا ہے وہ موسلا دھار مینہ تم پر

مِّدْرَارًا ۝۱۱ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ

بہت برسنے والا اور مدد دیگا تم کو ساتھ مالوں اور بیٹوں کے اور کرے گا واسطے تمہارے باغ اور کرے گا

برسائے گا اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں باغ عطا کرے گا اور تمہارے لئے

لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝۱۲ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝۱۳ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝۱۴

واسطے تمہارے نہریں کیا ہے واسطے تمہارے کہ نہیں اعتقاد کرتے واسطے خدا کے بزرگی کا اور تحقیق پیدا کیا ہے تم کو طرح طرح سے

نہریں جاری کرے گا تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے وقار کا اعتقاد نہیں رکھتے حالانکہ اس نے تم کو طرح طرح سے بنایا ہے

اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝۱۵ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ

کیا نہیں دیکھا تم نے کیونکر پیدا کیا اللہ نے سات آسمانوں کو اوپر تلے والے اور کیا چاند کو بیچ انکے

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے سات آسمان اوپر تلے کس طرح بنائے اور انمیں چاند کو نور بنایا اور

نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝۱۶ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۝۱۷

روشن اور کیا سورج کو چراغ اور اللہ نے اگایا تم کو زمین سے ایک طرح کا اگانا

سورج کو چراغ ٹھہرایا اور اللہ ہی نے تم کو زمین سے پیدا کیا جیسا اگانے کا حق

ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۝۱۸ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

پھر لیجاوے گا تم کو بیچ اسکے اور نکالے گا تم کو ایک طرح کا نکالنا اور اللہ نے کیا ہے واسطے تمہارے زمین کو

تھا۔ پھر اسی میں تم کو لوٹائے گا اور پھر نکال کھڑا کریگا جو نکال کھڑا کرنے کا حق ہے اور اللہ نے ہی تمہارے لئے زمین کو فرش

بِسَاطًا ۝۱۹ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝۲۰ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ ع

بچھونا تو کہ چلو اس میں راہیں کشادہ کہا نوح نے اے پروردگار میرے تحقیق انہوں

بنایا تاکہ تم اسکی کشادہ راہوں میں چلو پھرو نوح نے کہا اے میرے رب! انہوں نے میرا

منزل ۷

حل لغات

ؔ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا - جہارا مفعول مطلق ہے دعوت کا کیونکہ دعا بھی جہار کی ایک قسم ہے گویا دعوت معنے میں ہے جاہرت کے یا یوں کہو کہ جہارا مصدر محذوف کی صفت ہے ای دعوتہم دعاء جہارا۔ ؔ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا - مدرار مبالغے کا صیغہ ہے بوزن مفعال اسکے معنے ہیں کثیر الدرور۔ یعنی بہت بہنے والا۔ اور اس میں مذکر و مؤنث دونوں یکساں ہوتے ہیں۔ بولا کرتے ہیں رجل معطار و امرأة معطار۔ رجل متفال و امرأة متفال ۔ ؔ لِلّٰهِ وَقَارًا - وقار عظمت توقیر تعظیم اور اسی سے ہے و تعزروہ و توقروہ ؔ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا۔

اطوار جمع ہے طور کی اور طور کے معنے ہیں حال اور طرح یعنی حالًا بعد حال ؔ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا - نباتا مفعول مطلق ہے انبتکم کا بحذف زوائد اصل میں تھا انبتکم من الارض انباتا۔ ؔ سُبُلًا فِجَاجًا - سبل جمع ہے سبیل کی اور سبیل کہتے ہیں رستہ کو۔ فجاج جمع ہے فج کی اور فج کہتے ہیں وسیع راہ کو ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی نوح علیہ السلام ساڑھے نو سو برس تک ان کو سمجھاتے رہے جب اُمید کی کوئی جھلک باقی نہ رہی تو مایوس اور تنگ دل ہو کر بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا، بارِ خدا! میں نے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا رات کی تاریکی میں اور دن کے اُجالے میں برابر ان کو تیری طرف بلاتا رہا مگر نتیجہ یہ ہوا کہ جوں جوں تیری طرف آنے کو کہا گیا یہ بدبخت اور زیادہ اُدھر سے منہ پھیر کر بھاگے اور جس قدر میری طرف سے شفقت و دلسوزی کا اظہار ہوا اُن کی جانب سے نفرت اور بیزاری بڑھتی گئی۔ موضح القرآن

ف۲ کپڑے اوڑھنے لگے کہ اس کی بات ہمارے دل میں نہ لگ جائے۔ مع

ف۳ اس آیت میں دلیل ہے اس پر کہ استغفار بڑا سبب ہے مینہ اور قسم قسم کے رزق حاصل ہونے کے لئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی استغفار کو لازم کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ کر دیتا ہے اور ہر غم سے اس کو خلاصی دیتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہو (احمد، ابوداؤد) ایک شخص نے حسن بصریؒ سے قحط کی شکایت کی، دوسرے نے فقر کا گلہ کیا تیسرے نے کہا اولاد نہیں ہوئی۔ چوتھے نے کہا زمین کی پیداوار کم ہوتی ہے آپ نے سب کو یہی جواب دیا کہ استغفار کرو۔ ربیع بن صبیحؒ نے کہا لوگ آئے اور ہر طرح کا شکوہ کیا اور مختلف چیزوں کا سوال کیا، تم نے سب کو ایک ہی جواب دیا حسنؒ نے یہ آیت پڑھ دی۔ مع

ف۴ استغفار کا یہی اثر ہے کہ مال و دولت اولاد میں برکت ہوتی ہے۔ علامہ قشیریؒ نے کہا جو کوئی اپنا مقصد پروردگارِ عالم سے چاہے وہ استغفار کرے۔ شہابؒ نے کہا کہ استغفار سے یہ مراد نہیں کہ صرف اپنی زبان سے اَسْتَغْفِرُ اللہ کہے بلکہ گناہوں سے توبہ کرے اور زبان و دل کو پاک رکھے

ف۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو دیکھا ننگے نہا رہے ہیں بلا ازار و تہبند وغیرہ کے تب زور سے چلا کر فرمایا مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۔ رواہ عبدالرزاق فی المصنف

ف۶ یعنی ایسے کام کیوں نہیں کرتے کہ وہ اپنی بڑائی سے تم پر عذاب نہ بھیجے اور طرح طرح بنایا یعنی ماں کے پیٹ میں بھانت بھانت رنگ بدلے (موضح)

ف۷ اگایا تم کو زمین سے اس لئے کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش مٹی سے ہے۔ جامع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا (٢١) وَ

نے نافرمانی کی میری اور پیروی کی اس شخص کی کہ نہ زیادہ کیا اس کو مال اسکے نے اور اولاد اسکی نے مگر ٹوٹا دینا اور

کہا نہیں مانا اور ایسے پیچھے چلے جن کے مال اور اولاد نے انکو گھاٹے ہی میں رکھا (یعنی ان سے کچھ فائدہ نہ پہنچا) اور

مَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا (٢٢) وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا

مکر کیا انہوں نے مکر بہت بڑا اور کہا انہوں نے ہرگز مت چھوڑو معبودوں اپنے کو اور مت چھوڑو وَدّ کو

انہوں نے (میرے ساتھ) بڑے بڑے فریب کئے ہیں اور انہوں نے (ایک دوسرے سے) کہا کہ اپنے بتوں کو ہرگز نہ چھوڑنا وَدّ اور سواع

وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا (٢٣) وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا

اور نہ سواع کو اور نہ یغوث کو اور یعوق کو اور نہ نسر کو اور تحقیق گمراہ کیا انہوں نے بہتوں کو

کو اور نہ یغوث یعوق اور نسر کو اور انہوں نے بہتوں کو گمراہ کیا ہے

وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا (٢٤) مِّمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا

اور مت زیادہ کر ظالموں کو مگر گمراہی بسبب گناہوں اپنے کے ڈبائے گئے پس داخل کئے گئے آگ میں

اور تو (اب) ان ظالموں کو اور گمراہ کر دے (چنانچہ) اپنی غلط کاریوں کی وجہ سے ان کو غرق کر دیا گیا۔ پھر دوزخ میں

فَلَمْ يَجِدُوا لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ أَنصَارًا (٢٥) وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ

پس نہ پایا انہوں نے واسطے اپنے سوائے خدا کے مدد دینے والا اور کہا نوح نے اے رب میرے مت چھوڑ

داخل کیا گیا۔ پھر انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر کسی مددگار کو نہ پایا اور نوح نے کہا کہ اے رب تمام روئے زمین

عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا (٢٦) إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا

اوپر زمین کے کافروں میں سے بسنے والا تحقیق تو اگر چھوڑ دیگا ان کو گمراہ کر دینگے

پر کافروں کا ایک بھی بسنے والا گھر نہ چھوڑ کیونکہ اگر تو نے انکو چھوڑ دیا تو وہ

عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا (٢٧) رَّبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن

بندوں تیرے کو اور نہ جنیں گے مگر بدکار کفر کرنے والا اے پروردگار میرے بخش مجھ کو اور واسطے ماں باپ میرے کے اور واسطے

تیرے بندوں کو گمراہ کر دینگے اور انکی جو اولاد ہوگی تو وہ بھی بدکار اور کافر ہی ہوگی اے میرے رب مجھے اور میرے والدین کو اور جو کوئی

دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا (٢٨)

اس شخص کے کہ داخل ہو گھر میرے میں ایمان لا کر اور واسطے سب ایمان والوں کے اور سب ایمان والیوں کے اور مت زیادہ کر ظالموں کو مگر ہلاک کرنا

میرے گھر میں داخل ہو اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بخش دے۔ اور ظالموں کی تباہی اور بڑھا دے۔

ع ٢

سُورَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَعِشْرُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ جن مکہ میں نازل ہوئی شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے اسمیں ۲۸ آیتیں اور دو رکوع ہیں

سورۃ الجن مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت بخشش کرنیوالا مہربان ہے اسمیں ۲۸ آیتیں اور دو رکوع ہیں

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا (١)

کہہ وحی کی گئی ہے طرف میری کہ سنا ایک جماعت نے جنوں میں سے پس کہا انہوں نے تحقیق سنا ہم نے قرآن عجیب کہ

(اے پیغمبر! اعلان کر دیجئے کہ مجھے وحی کے ذریعے بتایا گیا ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن پڑھتے سنا اور (اپنی قوم سے) کہنے لگے کہ ہم نے ایک عجیب

يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ ۖ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا (٢) وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ

راہ دکھاتا ہے طرف نیک بھلائی کے پس ایمان لائے ہم ساتھ اسکے اور ہرگز نہ شریک کریں گے ہم ساتھ رب اپنے کے کسی کو اور وہ کہ بہت بلند ہے عزت

قرآن سنا ہے۔ جو راہ ہدایت دکھاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اب ہم کسی کو اپنے رب کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بڑی

حل لغات

ل۱ مَكْرًا كُبَّارًا۔ کبار مبالغہ ہے کبیر کا اور چونکہ مبالغے کے تین مرتبے ہوتے ہیں ایک ادنی، ایک اوسط، ایک سب سے اوپر تو کبیر ادنی اور کبار بالتخفیف اوسط اور کبّار بالتشدید سب سے اوپر کا مبالغہ جس طرح جمیل اور جمال اور جمّال عظیم اور عظام اور عظّام طویل طوال اور طوّال وغیرہ

ل۲ مِمَّا خَطِيئَاتِهِمْ۔ من تبعیضیہ ہے اور ما مصدریہ خطایا اور خطیات دونوں خطیئۃ کی جمع ہیں مگر پہلی جمع تکسیر ہے اور دوسری جمع سالم۔

ل۳ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا۔ دیار دصل میں تھا دیوار بوزن فیعال مشتق دُور سے واو یے سے بدل گیا اور یے دوسری یے میں مدغم۔ اس کے معنے ہیں گھر میں اترنے والا۔ ل۴ إِلَّا تَبَارًا۔ تبار کے معنے ہیں ہلاکت۔ جو چیز تباہ و برباد ہوتی ہے اُسے مُتَبَّر سے تعبیر کرتے ہیں اور اسی سے ہے ان ہؤلاء متبر ما ہم فیہ۔ ل۵ وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا۔ لغت میں جَدّ کے معنے ہیں عظمۃ و بزرگی۔ بولا کرتے ہیں جدّ فلان ای عظم حدیث میں آیا ہے کان الرجل اذا قرء سورۃ البقرۃ جدّ فینا ای جل قدرہ و عظم۔ جدّ کے معنے غنی کے بھی آتے ہیں۔ قال علیہ السلام لا ینفع ذا الجد منک الجد۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی اپنے مالداروں کا کہا مانا اور ان کے مال اور اولاد کچھ خوبی نہیں بلکہ ان پر ٹوٹا ہے ان ہی کے سبب دین سے محروم ہے۔ ف۲ یعنی سب کو سمجھایا کہ نوح علیہ السلام کی بات نہ مانو۔ ف۳ جیسے قوم نوح کو شیطان نے بہکایا کہ ان کے نیک بخت لوگوں کے نشانوں کی پرستش شروع کرا دی۔ یہ سب نام ان کے بزرگوں کے تھے۔ اسی طرح ہمیشہ قبر پرستوں کے دلوں میں ڈالتا ہے کہ قبروں پر عمارتیں اور گنبدیں بنانا اور ان پر مجاور بن کر بیٹھنا اور عرس وغیرہ کرنا قبر والوں کی محبت میں داخل ہے اور بزرگوں کی قبروں کے پاس دُعا قبول ہوتی ہے۔ پھر رفتہ رفتہ ان بزرگوں کی روحوں سے مدد اور حاجت مرادیں مانگنے لگ جاتے ہیں اور قسما قسم انکی عبادت کرتے اور ملحد صوفیوں کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ شیخ کی صورت دل میں پکاؤ تاکہ عبادت میں مزہ پاؤ کسی کو ظاہری بُت پرست بنایا کسی کو باطنی نعوذ باللہ۔ ابن کثیر و فتح المجید و امام الہند۔

ف۴ مرتے ہی ان کو عذاب شروع ہو گیا مراد اس سے عذاب قبر ہے جس جگہ ڈوبے وہی انکی قبر ہے۔ ف۵ یہ بد دعا نوح علیہ السلام نے اُس وقت کی جب ان کو تجربہ سے معلوم ہو گیا کہ اب کافروں میں سے کوئی بھی ایمان نہیں لائے گا ان کے ایمان لانے سے بالکل نا اُمید ہو گئے تھے چونکہ حضرت نوح علیہ السلام ان میں ساڑھے نو سو برس رہے برابر تبلیغ کرتے رہے انکو خوب تجربہ ہو گیا تھا کہ انکی اولاد بھی کافر ہی ہوتی ہے آخر تنگ آ کر گرگ زادہ گرگ شود اسی بنا پر خدا تعالیٰ سے یہ درخواست کی کہ الٰہی! ان ناشکروں بے قدروں میں سے ایک کو بھی چلتا پھرتا نہ چھوڑ۔ بارگاہِ الٰہی میں یہ درخواست منظور ہوئی سارے کے سارے غرقاب ہو گئے تھے حتیٰ کہ نوح علیہ السلام کا سگا بیٹا بُروں کی صحبت سے بُرا ہو گیا عذاب الٰہی سے نہ بچ سکا تو اور کسی کا تو کیا ٹھکانا۔ اس سے معلوم ہوا کہ صحبت نیک اختیار کرنی چاہیے اور بُری صحبت سے بچنا چاہیے۔ حدیث میں اس کی نہایت تاکید ہے ف۶ سورۂ احقاف میں گزر چکا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں قرآن پڑھ رہے تھے کئی جن ادھر کو گزرے اور قرآن کی آواز پر فریفتہ ہو کر سچے دل سے ایمان لے آئے پھر اپنی قوم سے جا کر سب ماجرا بیان کیا کہ ہم نے ایک کلام سُنا ہے جو اپنی فصاحت و بلاغت، حسن اسلوب، قوت تاثیر، شیریں بیان، طرز موعظت اور علوم و مضامین کے اعتبار سے عجیب و غریب ہے۔ معرفت ربانی اور رشد و فلاح کی طرف رہبری کرتا ہے اور طالب خیر کا ہاتھ پکڑ کر نیکی اور تقوے کی منزل پر پہنچا دیتا ہے اس لئے ہم سنتے ہی بلا توقف اس پر یقین لائے اور ہم کو شک و شبہ باقی نہیں رہا کہ ایسا کلام اللہ کے سوا کسی کا نہیں ہو سکتا۔ اب ہم اس کی تعلیم و ہدایت کے موافق عہد کرتے ہیں کہ آئندہ کسی چیز کو اللہ کا شریک نہیں ٹھیرائیں گے۔ ان کے اس تمام بیان کی آخر تک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر وحی فرمائی اس کے بعد بہت مرتبہ جن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر ملے، ایمان لائے اور قرآن سیکھا موضع بطن نخلہ میں انھوں نے آپ کو قرآن پڑھتے سُنا، پھر لوٹ کر اپنے لوگوں کے پاس گئے اور ان سے بیان کیا کہ آسمان پر جانے سے جو جن روکے گئے ہیں یہی اس کا سبب ہے کہ آخر زمانہ کے پیغمبر ظاہر ہوئے ہیں اور ان پر قرآن شریف اُترا ہے۔ سید علامہؒ نے کہا ہے کہ قرآن سے جنوں کا وجود ثابت ہے فلسفیوں نے جو جنوں کا انکار کیا ہے وہ غلط ہے۔ م وحیدی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿۳﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى[1]

پروردگار ہمارے کی نہیں پکڑی اس نے بیوی اور نہ اولاد بیا اور یہ کہ کہا کرتے تھے بے وقوف ہمارے اوپر

اللہ کا اعظمت نہ تو کسی کو اپنی بیوی بنایا ہے اور نہ بیٹا بیٹی اور یہ کہ ہم میں سے جو احمق تھا وہ اللہ کی نسبت بڑھ بڑھ کر باتیں

اللّٰهِ شَطَطًا ﴿۴﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ

اللہ کے زیادتی کا اور یہ کہ ہم گمان کرتے تھے یہ کہ ہرگز نہ کہیں گے آدمی اور جن اوپر اللہ کے

کیا کرتا تھا اور ہم خیال کیا کرتے تھے کہ انسان اور جن اللہ کی نسبت جھوٹ نہیں

كَذِبًا ﴿۵﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ

جھوٹ کا اور یہ کہ تھے کئی آدمی آدمیوں میں سے پناہ پکڑتے تھے ساتھ مردوں کے جنوں سے

بولتے اور انسانوں میں سے بعض لوگ جنوں کے بعض افراد کی پناہ لیا کرتے تھے، ان لوگوں نے انہیں

فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ﴿۶﴾ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ﴿۷﴾

پس زیادہ کیا انکو تکبر میں اور انہوں نے گمان کیا تھا جیسا گمان کیا تھا تم نے یہ کہ ہرگز نہ بھیجے گا اللہ کسی کو

اور بھی زیادہ مغرور کر دیا اور جس طرح تم خیال کیا کرتے ہو انہوں نے بھی خیال کر رکھا تھا کہ اللہ کسی کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا

وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ﴿۸﴾ وَّاَنَّا

اور یہ کہ ہم نے ٹٹولا آسمان کو پس پایا ہم نے اس کو بھرا ہوا چوکیداروں سخت سے اور شعلوں آگ سے اور یہ کہ

اور ہم نے آسمان کو بھی ٹٹولا تو اسے بڑے مضبوط چوکیداروں اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا اور یہ کہ

كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا

بیٹھا کرتے تھے ہم آسمان میں سے ٹھکانوں میں واسطے سننے کے پس جو کوئی سنتا ہے اب پاتا ہے واسطے اپنے شعلہ

پہلے تو ہم آسمان میں کئی جگہوں کے ٹھکانوں پر (سننے کے لئے) بیٹھا کرتے تھے مگر جو اب سننا چاہے تو وہ اپنے لئے ایک شعلہ تیار

رَّصَدًا ﴿۹﴾ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ

گھات لگائے ہوئے کا اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ برائی ارادہ کی گئی ہے ساتھ ان لوگوں کے کہ بیچ زمین کے ہیں یا ارادہ کیا ہے ساتھ ان کے

پاتا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ (اس سے) زمین پر بسنے والوں کو کوئی نقصان پہنچانا مطلوب ہے یا اللہ نے ان کے حق میں

رَبُّهُمْ رَشَدًا ﴿۱۰﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا

پروردگار ان کے نے بھلائی کا اور یہ کہ بعض ہم میں سے نیک ہیں اور بعض ہم میں سے سوائے اس کے ہیں ہم رہے ہیں

بہتری کا ارادہ رکھتا ہے اور ہم میں بعض تو نیک ہیں اور بعض اور طرح کے ہیں ہم بھی مختلف

طَرَآئِقَ قِدَدًا ﴿۱۱﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَ

راہ میں مختلف اور یہ کہ جانا ہم نے یہ کہ ہرگز نہ عاجز کریں گے اللہ تعالیٰ کو بیچ زمین کے اور

طریقوں پر تھے اور (اب) ہمیں یقین ہے کہ ہم نہ تو زمین میں اللہ کو ہرا سکتے ہیں اور نہ بھاگ کر

لَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۲﴾ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْ

ہرگز نہ عاجز کریں گے اس کو بھاگ کر اور یہ کہ جب سنی ہم نے ہدایت ایمان لائے ہم ساتھ اس کے پس جو کوئی ایمان لاوے

ہی اسے ہرا سکتے ہیں۔ اور ہم نے جب یہ ہدایت نامہ سنا تو اس پر ایمان لے آئے۔ پھر جو کوئی اپنے رب

بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ

ساتھ رب اپنے کے پس نہیں ڈرتا کم کر دینے سے اور نہ زیادہ کر دینے سے اور یہ کہ بعضے ہم میں سے مسلمان ہیں اور

پر ایمان لے آئیگا وہ نہ کسی نقصان سے ڈرے گا اور نہ کسی ظلم سے اور ہم میں بعض فرمانبردار ہیں اور

منزل ۷

حل لغات

[1] سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا. سفہ کہتے ہیں خفیت عقل کو اور شطط کہتے ہیں ظلم میں حد سے تجاوز کرنے کو [2] فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا. رہق کہتے ہیں تکبر و سرکشی اور جرات و دلیری کو [3] لَمَسْنَا السَّمَآءَ لمس کے اصلی معنے ہیں چھونے کے اور یہ استعارہ ہے طلب سے کیونکہ کسی چیز کا چھونے والا حقیقت میں اس کا طالب ہوا کرتا ہے بولا کرتے ہیں لمسوا الشمس۔ ★

www.KitaboSunnat.com

ف۱ پکڑی اللہ نے جورو اور نہ بیٹا اس لئے کہ جورو حاجت کے لئے اختیار کی جاتی ہے اور بیٹا اس لئے ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ دل لگا رہے اور اللہ تعالیٰ ہر نقص سے پاک ہے۔ فتح

ف۲ جو گمراہیاں آدمیوں میں تھیں وہ جنوں میں بھی تھیں، اللہ تعالیٰ کے واسطے جورو بیٹا بتاتے تھے۔ موضح

ف۳ یعنی اس سے ہم بھی بہک گئے۔ موضح

ف۴ عکرمہؓ سے روایت ہے کہ پہلے جن انسانوں سے ایسا ڈرا کرتے تھے جیسے اب انسان جنوں سے ڈرتے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ ڈرتے تھے پھر جب انسان کسی جنگل میں اترتے تو جن بھاگ جایا کرتے تھے۔ پھر آدمیوں کے قافلہ کا سردار کہتا کہ ہم اس جنگل کے سردار کے ساتھ پناہ پکڑتے ہیں (جب جنوں نے یہ کہتے سنا تو کہنے لگے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ انسان بھی ہم سے ڈرتے ہیں جیسا کہ ہم ان سے ڈرتے ہیں) پھر آدمیوں کے قریب ہو گئے (اور ان کو چمٹنے لگے) اور دیوانگی کا آسیب پہنچایا سو یہی معنے ہے اس آیت کا یعنی جتنا آدمی جنوں کے آگے التجا کرتے ہیں اتنا وہ مغرور ہوتے ہیں۔ موضح و ابن کثیر

ف۵ یعنی قبروں سے نہ اٹھاوے گا یا رسول نہ کھڑا کرے گا۔ پہلے جو رسول نا ہو چکے ہیں سو ہو چکے ہیں۔ موضح

ف۶ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آسمان میں شیطانوں نے وحی سننے کے لئے اپنے بیٹھنے کی جگہ بنائی ہوئی تھی۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو شیطانوں کو وہاں سے ہٹایا گیا اور ان پر انگارے آنے شروع ہو گئے۔

★ ۵ے حَرَسًا شَدِیْدًا۔ حرس اسم مفرد ہے معنے میں حُرّاس کے جس طرح خَدَم معنے میں خدّام کے ۶ے وَ شُھُبًا۔ شُہب جمع ہے شہاب کی اور شہاب وہ شعلہ ہے جو تارے کو اکب سے حاصل ہوتا ہے۔ ۷ے طَرَآئِقَ قِدَدًا۔ قِدَد جمع ہے قِدّۃ کی ماخوذ قَدٌّ سے جس طرح قطعۃ قطع سے۔ قدہ کہتے ہیں مختلف اور متفرق کو۔ ۸ے لَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا۔ ہرب مصدر ہے معنے میں فاعل کے ای لن نعجزہ ہاربین ۹ے بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا۔ بخس نقص اور رہق ظلم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿١٤﴾ وَ اَمَّا
جیسے ہم میں سے ظالم ہیں پس جو کوئی اسلام لایا پس انہوں نے قصد کیا بھلائی کا اور لیکن
بعض سرتابی کرنے والے ہیں سو جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کرلی انہوں نے سیدھی راہ ڈھونڈھ نکالی اور جو سرتابی

الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿١٥﴾ وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى
ظالم پس ہیں وہ واسطے دوزخ کے لکڑیاں اور وحی کیگئی طرف میرے اگر یہ قائم رہتے اوپر
کرنے والے ہیں وہ دوزخ کا ایندھن ہونگے (اے پیغمبر) لوگوں سے کہدیجئے کہ اگر وہ سیدھی راہ پر قائم

الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ﴿١٦﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَمَنْ يُّعْرِضْ
راہ کے البتہ پلاتے ہم ان کو پانی وافر تاکہ آزماویں ہم انکو بیچ اسکے اور جو کوئی اعراض کرتا ہے
رہتے تو ہم انکو افراط سے پانی دیتے تاکہ ان کو اسمیں آزمائیں ۔ اور جو کوئی اپنے رب کی یاد

عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿١٧﴾ وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا
یاد رب اپنے کی سے داخل کریگا اسکو عذاب سخت میں اور یہ کہ مسجدیں واسطے اللہ کے ہیں پس نہ
سے روگردانی کریگا وہ اسکو سخت عذاب میں داخل کریگا اور مسجدیں تو اللہ ہی کی (عبادت) کے لئے

تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿١٨﴾ وَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا
پکارو ساتھ اللہ کے کسی کو اور یہ کہ جس وقت کھڑا ہوا بندہ خدا کا پکارتا ہے اسکو نزدیک تھے
ہیں سو (اے جنو) خدا کیساتھ کسی دوسرے کو نہ پکارو ۔ اور جب اللہ کا بندہ کھڑا ہوا اس کو پکارنے لگا تو لوگوں کا اس پر ہجوم

يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿١٩﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ ع ٩ ١١
کہ ہو جاویں اوپر اسکے حلقہ حلقہ کہہ سوائے اسکے نہیں کہ پکارتا ہوں میں رب اپنے کو اور نہیں شریک لاتا ہوں ساتھ اسکے
ہونے لگتا ہے ۔ کہدیجئے کہ میں تو اپنے رب کو پکارتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں

اَحَدًا ﴿٢٠﴾ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿٢١﴾ قُلْ اِنِّيْ لَنْ
کسی کو کہہ تحقیق میں نہیں اختیار رکھتا واسطے تمہارے ضرر کو اور نہ بھلائی کو کہہ تحقیق مجھ کو ہرگز نہ
بناتا ۔ کہدیجئے کہ میرے اختیار میں نہ تمہارا نقصان ہے اور نہ نفع ۔ کہدیجئے کہ مجھے خدا سے

يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿٢٢﴾ اِلَّا بَلٰغًا
پناہ دیگا خدا سے کوئی اور ہرگز نہ پاؤنگا میں سوائے اسکے جگہ پناہ کی مگر پہنچانا
کوئی پناہ نہیں دے سکتا ۔ اور نہ اس کے سوا مجھے کہیں جائے پناہ ہے ۔ ہاں میرے ذمے

مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ
اللہ کی طرف سے اور پیغام لانا اسکے اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اسکے کی پس تحقیق واسطے اسکے آگ ہے دوزخ
اللہ کے احکام اور اسکے پیغاموں کو پہنچا دینا ہے اور جو کوئی اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کریگا تو اسکے لئے جہنم

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ﴿٢٣﴾ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ
کی ہمیشہ رہنے والے بیچ اسکے ہمیشہ یہانتک کہ جب دیکھیں گے جو کچھ وعدہ دیئے جاتے ہیں پس البتہ جان لیویں گے
کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیگا یہانتک کہ جب وہ اس چیز کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے جس کا انسے وعدہ کیا

مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿٢٤﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ
کون شخص ناتواں ہے مددگار اور کم ہے عدد میں کہہ میں نہیں جانتا کیا نزدیک ہے
جا رہا ہے تب جان لیں گے کہ کس کے مددگار کمزور اور تعداد میں تھوڑے ہیں ۔ کہدیجئے کہ میں نہیں جانتا کہ آیا وہ چیز جس کا تم سے وعدہ

حل لغات

لہ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۔ تحروا معنے میں ہے قصدوا کے یہ اصل میں ماخوذ ہے ذلک اَحْرٰی ای احق و اقرب اور وبالحری ان تفعل ای یجب علیک سہ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا اَنْ مخففہ ہے مثقلہ سے اور ضمیر شان اسم محذوف والتقدیر واوحی الی انّ الشان لو استقاموا لکان کذا و کذا

سہ مَآءً غَدَقًا ۔ غدق کہتے ہیں بہت پانی کو اور یہی معنے غدق بالکسر کے بھی ہیں بولا کرتے ہیں غدقت العین فہی غدقۃ اذا کان کثیر الماء جب مینہ کثرت سے برستا ہے تو مطر مغدودق و غیداق و غیدق بولا کرتے ہیں سکہ عَلَيْهِ لِبَدًا ۔ لبد جمع ہے لبدۃ کی اور لبدہ کہتے ہیں انبوہ اور گروہ کو بولا کرتے ہیں صار الناس لبدۃ واحدۃ ای اجتمعوا ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ اگر جن اور انسان اچھی راہ پر رہتے سب ایمان لاتے تو ہم بارش کرتے اور ان پر رزق فراخ کر دیتے آزمانے کے لئے کہ کس طرح اس کا شکر کرتے ہیں۔ یہ قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور مجاہدؒ اور سعید بن مسیبؒ وغیرہ کا ہے (جامع) مقصد یہ کہ اگر جن و انس حق کی سیدھی راہ پر چلتے تو ہم ان کو ایمان و طاقت کی بدولت ظاہری و باطنی برکات سے سیراب کر دیتے اور اس میں بھی ان کی آزمائش ہوتی کہ نعمتوں سے بہرہ ور ہو کر شکر بجالاتے اور طاعت میں مزید ترقی کرتے ہیں یا کفران نعمت کر کے اصل سرمایہ بھی کھو بیٹھتے ہیں۔ بعض روایات میں ہے کہ اس وقت مکہ والوں کے ظلم و شرارت کی سزا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے کئی سال کا قحط پڑا تھا لوگ خشک سالی سے پریشان ہو رہے تھے اس لئے متنبہ فرما دیا کہ اگر سب لوگ ظلم و شرارت سے باز آ کر اللہ کے راستہ پر چلیں جیسے مسلمان جنوں نے طریقہ اختیار کیا ہے تو قحط دور ہو اور باران رحمت سے ملک سرسبز شاداب کر دیا جائے ورنہ اللہ کی یاد سے منہ موڑ کر آدمی کو چین نصیب نہیں ہو سکتا وہ تو اسی راستہ پر چل رہا ہے جہاں پریشانی اور عذاب ہی چڑھتا چلا آتا ہے۔ موضح القرآن

ف۲ کہا قتادہؒ نے اس آیت کی تفسیر میں کہ یہود اور نصاریٰ جب اپنے عبادت خانوں میں جاتے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اوروں کو شریک کرتے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ اکیلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بعضے لوگ جو بچوں کی بیماری یا اور سخت مصیبتوں میں کہنے لگتے ہیں یا اللہ یا حسین خبر لیجیو، یا مسجد میں گھروں وغیرہ میں لکھ دیتے ہیں کہ یا اللہ۔ یا محمدؐ یعنی اے اللہ اور اے محمدؐ ہماری مدد کرو سو اس آیت کی رو سے یہ درست نہیں صرف اکیلے اللہ کو پکارنا چاہیئے اور اسی سے مدد مانگنا چاہیئے کیا اکیلے اللہ سے کام نہیں ہو سکتا جو کوئی دوسرا بھی درکار ہو۔ کیا بُری عادت ہو گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بندوں کو بھی ملا دیتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے اللہ رسول تمہارا بھلا کرے۔ کوئی کہتا ہے اللہ پیران پیر تیری مدد کرے۔ امام الہند

ف۳ یعنی جنوں نے اپنی قوم سے کہا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کی عبادت کرنے لگے اور نماز پر کھڑے ہوئے تو انکے ساتھی ان پر حلقہ حلقہ ہو کر آئے عبادت کی حرص سے۔ جامع

ف۴ یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ لوگوں کو سنا دیویں کہ میں تمہارے نفع و نقصان کا کچھ اختیار نہیں رکھتا تم جو مجھ پر ایمان لائے ہو اور میری اُمت میں داخل ہوئے ہو سو اس پر مغرور ہو کر حد سے مت بڑھنا کہ ہمارا یہ پایہ بڑا مضبوط ہے۔ اور ہمارا شفیع بڑا مقبول سو جو چاہیں ہم کریں وہ بخشوائیں گے یہ خیال محض غلط ہے اس لئے کہ میں آپ ہی ڈرتا ہوں اپنے آپ کو بھی نفع نقصان نہیں پہنچا سکتا دوسرے کو کیا بچاؤں؟ امام الہند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ﴿٢٥﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ

جو کچھ وعدہ دیے جاتے ہو تم | یا | کریگا واسطے اسکے رب میرا | مدت | وہ ہے جاننے والا غیب کا پس نہیں خبر کرتا

کیا جاتا ہے قریب ہے یا میرا رب اس کیلئے اور میعاد ٹھہرا دے گا | وہ عالم الغیب ہے اور اپنے غیبی علوم پر

عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ﴿٢٦﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ

اوپر غیب اپنے کے کسی کو | مگر جسکو | پسند کرتا ہے | پیغمبروں میں سے پس تحقیق وہ چلاتا ہے

کسی کو مطلع نہیں کرتا | ہاں اپنے کسی ایسے رسول کو جس کو وہ منتخب کرلے۔ پھر اس کے آگے اور

مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿٢٧﴾ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا

آگے اس کے سے | اور پیچھے اس کے سے | نگہبان | تو کہ ظاہر کردے یہ کہ تحقیق | انہوں نے پہنچائے

پیچھے چوکیدار | مقرر کر دیتا ہے | تاکہ جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات

رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿٢٨﴾ ع ٢ ٩ ١٢

پیغام پروردگار اپنے کے | اور گھیر لیا اس چیز کو جو پاس انکے ہے | اور گن لیا | ہر چیز کو | شمار میں

پہنچا دیئے ہیں۔ اور ان کے سارے معاملات اس کے احاطہ علم میں ہیں اور تمام چیزوں کو اس نے (اپنی نظر میں) گن رکھا ہے

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ مزمل مکہ میں نازل ہوئی | شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے | اسمیں بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

سورۃ المزمل مکہ معظمہ میں نازل ہوئی | شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے | اسمیں ٢٠ آیتیں اور دو رکوع ہیں

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿١﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٢﴾ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ

اے کپڑا اوڑھنے والے | کھڑا رہا کر رات کو مگر | تھوڑا | آدھی اسکی | یا | کم کرے | اسمیں سے

اے کپڑے میں لپٹنے والے | رات کو بجز تھوڑے سے وقت کے نماز میں گزارہ | آدھی رات تک یا اس سے کم

قَلِيْلًا ﴿٣﴾ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ﴿٤﴾ اِنَّا سَنُلْقِيْ

تھوڑا سا | یا زیادہ کرے اوپر اسکے | اور آہستہ آہستہ یعنی واضح پڑھ قرآن آہستہ پڑھنا | تحقیق ہم اب ڈالیں گے

یا کچھ زیادہ اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو | ہم آپ پر عنقریب ایک

عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿٥﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ

اوپر تیرے | بات | بھاری | تحقیق | اٹھنا | رات کا | وہ بہت سخت ہے کچلنے نفس کے لیے اور بہت سیدھا

بھاری قرآن نازل کرینگے | بلاشبہ رات کا اٹھنا (نفس کو) زیر کرتا اور بات منہ سے ٹھیک نکلتی ہے | درست

قِيْلًا ﴿٦﴾ اِنَّ لَكَ فِى النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ﴿٧﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ

کہنا بات کو | تحقیق واسطے تیرے بیچ | دن کے | شغل ہے | بڑا | اور یاد کر | نام | رب | اپنے کا اور

نکلتی ہے | دن کے وقت بلاشبہ آپ کو بہت مصروفیت رہتی ہے | اور اپنے رب کے نام کا ذکر کرو اور سب سے

تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ﴿٨﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

منقطع ہوجانے طرف اسکی منقطع ہو جانا | پروردگار ہے مشرق کا | اور مغرب کا | نہیں کوئی معبود مگر وہ

قطع تعلق کر کے اسی کے ہو رہو | وہ مشرق و مغرب کا پروردگار ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق

فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ﴿٩﴾ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿١٠﴾

پس پکڑ اسکو کارساز | اور صبر کر اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہیں | اور چھوڑ دے انکو چھوڑ دینا | اچھا

نہیں، سو آپ اسی کو اپنا کارساز بناؤ | اور وہ جو باتیں کرتے ہیں انکو صبر سے برداشت کریں اور اچھے طریق سے انسے مجتنب رہیں

حل لغات

١ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا رصد جمع ہے راصد کی اور راصد کہتے ہیں نگہبان کو لیا گیا ہے رصدۃ سے اور جب کوئی کسی شخص کے انتظار میں اس کے رستہ میں بیٹھتا ہے تو رصدۃ بولا کرتا ہے یہاں رصد سے مراد ہیں محافظ فرشتے۔ ٢ يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ۔ المزمل اصل میں تھا المتزمل تے کو زے سے بدل کر زے میں ادغام کردیا تزمل کہتے ہیں کپڑے میں لپٹنے کو۔ ٣ قُمِ الَّيْلَ۔ الليل بنا بر ظرف ہونے کے منصوب ہے والتقدير قم في الليل ٤ اِلَّا قَلِيْلًا نِّصْفَهٗ۔ الا قليلا مستثنٰی ہے الليل سے اور نصفه بدل کل ہے الليل سے مگر اس الليل سے جو استثناء کے بعد باقی ہے ٥ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا۔ ترتیل کہتے ہیں ٹھہر ٹھہر کر اور ★

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ف عالم الغیب اللہ تعالیٰ کا نام ہے اس کے سوا کوئی غیب کی بات نہیں جانتا۔ انبیاء علیہم السلام بھی غیب کی بات نہیں جانتے مگر وہی بات جو اللہ تعالیٰ ان کو وحی کے ذریعہ سے معلوم کرا دیوے، بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ربیع رضی اللہ عنہ سے کہ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے پھر گھر میں داخل ہوئے جب شادی ہوئی تھی میری پھر بیٹھے میرے پاس مسند پر جیسا تو بیٹھا ہے میرے پاس (یہ بات ربیعؓ نے اپنے مخاطب سے کہی یعنی اتنا فاصلہ میرے اور ان کے درمیان تھا) پس شروع ہوئیں کچھ چھوکریاں ہماری کہ دف بجانے لگیں اور مذکور کرنے لگیں ان لوگوں کا کہ مارے گئے تھے بڑے ہمارے بدر میں، سو ایک کہنے لگی کہ ہم میں ایک نبی ایسا ہے کہ جانتا ہے کل کی بات۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات چھوڑ دے اور وہی کہہ جو کہتی تھی۔ شرح فقہ اکبر میں ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں جان لو کہ انبیاء علیہم غیب کی باتیں نہیں جانتے مگر وہی بات جس کی اطلاع ان کو اللہ تعالیٰ دیوے کسی وقت میں اور علماء حنفیہ نے تصریح کی ہے اس شخص کی تکفیر پر جو یہ اعتقاد رکھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں اس لئے کہ یہ بات مخالف ہے آیت قُلْ لَّا یَعْلَمُ الخ کے ف یعنی رسولؐ کو خبر دیتا ہے غیب کی پھر چوکیدار رکھتا ہے اس کے ساتھ کہ اسمیں شیطان دخل نہ کرنے پائے اور نفس غلط نہ سمجھے۔ یہی معنے ہیں اس بات کے کہ پیغمبروں کو عصمت ہے اوروں کو نہیں اور ان کے معلوم میں شک نہیں ہے اور ان کے معلوم میں شک ہے (موضح) یہ زبردست انتظامات اس غرض سے کئے جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دیکھ لے کہ فرشتوں نے پیغمبروں کو یا پیغمبروں نے دوسرے بندوں کو اس کے پیغامات ٹھیک بلا کم و کاست پہنچا دئے ہیں۔

ف مُزَّمِّل کے معنے ہیں کپڑا لپیٹ کر سونے والا، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اول وحی کے وقت فرشتہ کی دہشت سے جاڑا لگا۔ فرمانے لگے زَمِّلُوْنِیْ مجھے کپڑا اُڑھا دو، اللہ تعالیٰ نے یہی نام لیکر پکارا۔ فرمایا رات کے وقت کپڑا اوڑھ کر سو رہنے کو چھوڑ دو اور تہجد کی نماز کے قیام کو اختیار کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ رات کے کس حصہ میں دعا قبول ہوتی ہے آپ نے فرمایا کہ سحری کے وقت، اس وقت عرش عظیم بھی کانپتا ہے اللہ تعالیٰ کے قرب کا بہترین وقت ہے، تہجد کی نماز کا اخیر رات میں پڑھنا افضل ہے۔ نماز تہجد ادنیٰ درجہ کی دو رکعت ہیں اور درمیانہ درجہ چار رکعت اور اکثر آٹھ رکعت اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل مبارک میں بروایت حضرت عائشہؓ آٹھ رکعت اور تین وتر سے زیادہ نہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً یہ لفظ آئے ہیں: اَشْرَافُ اُمَّتِیْ حَمَلَۃُ الْقُرْاٰنِ وَاَصْحَابُ اللَّیْلِ یعنی میری امت کے شریف وہ ہیں جو تہجد گزار اور قرآن کے پڑھنے پڑھانے والے ہیں اور عمل کرنے والے ہیں۔ جو شخص تہجد پڑھنے کا عادی ہو اس کو تہجد چھوڑنے نہیں چاہئیں کیونکہ نبی علیہ السلام نے ابن عمرؓ سے فرمایا کہ فلاں شخص کی طرح نہ ہو جو تہجد پڑھا کرتا تھا پھر چھوڑ بیٹھا حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص رات کو سوتا رہ گیا اپنے مقررہ ورد وظیفہ سے یا اسکے جزء سے پھر اس نے اس کو پڑھ لیا نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان تو لکھا جائے گا اس کے حق میں جیسے اس نے پڑھا ہے رات ہی میں (مسلم) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب بیماری وغیرہ یا کسی عذر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد فوت ہو جاتی یعنی ادا نہ فرما سکتے تو آپؐ دن کو پڑھ لیتے تھے اس لئے ہم کو بھی چاہئیے کہ اگر رات جاگ نہ سکیں اور کسی عذر کی بناء پر تہجد کی نماز نہ پڑھ سکیں تو اشراق کے وقت پڑھ لیا کریں۔ نیز احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ رات کے اخیر حصہ میں اللہ تعالیٰ اپنے پورے لطف و کرم اور اپنی خاص شان رحمت کے ساتھ اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جن بندوں کو ان باتوں کا کچھ شعور و احساس بخشا گیا ہے وہ اس مبارک وقت کی خاص برکات کو بھی محسوس کرتے ہیں چنانچہ بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کُلَّ لَیْلَۃٍ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ یَقُوْلُ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَہٗ مَنْ یَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَہٗ مَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ ثُمَّ یَبْسُطُ یَدَیْہِ وَیَقُوْلُ مَنْ یُّقْرِضُ غَیْرَ عَدُوْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ حَتّٰی یَنْفَجِرَ الْفَجْرُ (مشکوٰۃ صلٰۃ فاروقی) آپؐ نے فرمایا جب رات کا پچھلا تہائی حصہ باقی رہتا ہے اس وقت اللہ تبارک تعالیٰ آسمان دنیا پر تشریف لاتا ہے اور اسکی جانب سے یہ منادی صبح تک ہوتی رہتی ہے کہ ہے کوئی مجھ سے دعا مانگنے والا میں اس کی دعا قبول کروں۔ ہے کوئی کچھ مانگنے والا میں اسکو دوں (باقی صفحہ آئندہ پر)

★ حرفوں کو الگ الگ کرکے پڑھنے کو یہ لیا گیا ہے ترتیل ہے اور جب کسی کے سامنے کے دانتوں میں تھوڑی سی جھری ہوتی ہے تو اس جھری کو ترتیل کہتے ہیں۔ ۔۔۔ نَاشِئَۃَ اللَّیْلِ۔ ناشئۃ مصدر ہے جس طرح عافیۃ اور کاذبۃ اس کے معنے ہیں اٹھنا بولا کرتے ہیں نشأ من مکانہ اذا نہض ۔۔۔ اَشَدُّ وَطْأً۔ وطأ کے لغوی معنے ہیں پیروں سے روندنے کے یہاں مراد ہے ثقل بولا کرتے ہیں اشتدت علی القوم وطأۃ سلطانہم۔ اذا ثقل علیہم معاملتہم معہ۔ حدیث میں آیا ہے اللہم اشدد وطأتک علی مضر۔ و تَبَتَّلْ اِلَیْہِ۔ تبتل ماخوذ ہے بتل سے اور لغت میں بتل کہتے ہیں قطع کو مریم اور فاطمہ کو بتول اسی واسطے کہتے ہیں کہ وہ سب سے ٹوٹ کر خدا کی طرف رجوع ہو گئی تھیں بولا کرتے صدقۃ بتلۃ۔ کیونکہ اپنے مالک کے مال میں سے منقطع اور جدا ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ﴿۱۱﴾ إِنَّ لَدَيْنَا

اور چھوڑ دے مجھ کو اور جھٹلانے والوں صاحبوں آرام کے کو اور ڈھیل دے انکو تھوڑی سی تحقیق نزدیک ہمارے

اور مجھے ان خوشحال جھٹلانے والوں سے نپٹ لینے دیں اور انکو تھوڑی مہلت دیدیں ہمارے پاس بلاشبہ

أَنكَالًا وَجَحِيمًا ﴿۱۲﴾ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ﴿۱۳﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ

بیڑیاں ہیں اور آگ ہے اور کھانا ہے گلے میں اٹکنے والا اور عذاب درد دینے والا اس دن کہ کانپے گی

(دکھنے) بیڑیاں ہیں اور آگ ہے اور ایسا کھانا ہے جو گلے میں پھنس جائے اور دردناک عذاب جس دن زمین اور

الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ﴿۱۴﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا

زمین اور پہاڑ اور ہو جاوینگے پہاڑ ٹیلے بکھرے تحقیق ہم نے بھیجا ہے

پہاڑ کانپیں گے اور پہاڑ (ریت کے) بکھرے ٹیلوں کی مانند ہو جائیں گے اسمیں شک نہیں کہ ہم نے

إِلَيْكُمْ رَسُولًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ﴿۱۵﴾

طرف تمہارے پیغمبر گواہی دینے والا اوپر تمہارے جیسے بھیجا تھا ہم نے طرف فرعون کے پیغمبر

تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے جو قیامت کے روز تم پر گواہی دیگا جس طرح ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا

فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ﴿۱۶﴾ فَكَيْفَ

پس نہ کہا مانا فرعون نے پیغمبر کا پس پکڑا ہم نے اسکو پکڑنا بھاری پس کیونکر

سو فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اس کو بہت سخت پکڑا پس اگر تم نے

تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ﴿۱۷﴾ السَّمَاءُ مُنفَطِرٌ

بچو گے تم اگر کفر کرو گے تم اس دن کہ کر دیوے گا لڑکوں کو بوڑھے وہ آسمان پھٹ جانے والا ہے

بھی انکار کیا۔ تو اس دن سے کس طرح بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا جس دن آسمان پھٹ

بِهِ ۚ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ﴿۱۸﴾ إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ

ساتھ اس کے ہے وعدہ اسکا کیا گیا تحقیق یہ نصیحت ہے پس جو کوئی چاہے پکڑ لیوے

جائیگا (سنو) اس کا وعدہ عمل میں آ رہیگا بلاشبہ یہ ایک نصیحت ہے پس جو چاہے اپنے رب کا رستہ

إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿۱۹﴾ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ ع ۱ ۱۴

طرف پروردگار اپنے کے راہ تحقیق پروردگار تیرا جانتا ہے یہ کہ تو کھڑا رہتا ہے نزدیک دو تہائی

اختیار کرے اسمیں شک نہیں کہ آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ دو تہائی رات اور

اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ

رات کے اور آدھی اسکی کے اور تہائی اسکی کے اور ایک جماعت ان لوگوں میں سے ساتھ تیرے ہیں اور اللہ اندازہ کرتا ہے

آدھی رات اور ایک تہائی رات کے قریب (عبادت کے لئے) اٹھتے ہیں اور تمہارے ساتھ کے لوگ بھی۔ اور اللہ ہی رات

اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا

رات کو اور دن کو جانا یہ کہ ہرگز نہ نباہ سکو گے تم اسکو پس پھر آیا اوپر تمہارے پس پڑھو جو

اور دن کا ٹھیک اندازہ رکھتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ تم اس کا اندازہ نہیں کر سکتے سو وہ تم پر مہربان ہوا۔ لہٰذا جتنا آسانی سے ہو سکے

تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَآخَرُونَ

میسر ہو قرآن سے جانا یہ کہ البتہ ہوں گے تم میں سے بیمار اور لوگ ہوں گے

قرآن پڑھ لیا کرو اسے معلوم ہے کہ بعض تم میں سے بیمار ہوں گے اور بعض خدا کے فضل کی تلاش میں ملک میں

حل لغات

لے إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَجَحِيمًا وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ۔ انکال جمع ہے نکل کی اور نکل کہتے ہیں بھاری قید کو غصہ کہتے ہیں حلق میں پھنسنے کو ۔ لے كَثِيبًا مَّهِيلًا كثيب ریت کا ٹیلہ مہیل کے معنے ہیں بکھرے ہوئے اور پریشان کے ماخوذ ہے ہیل ہیلا اذا نثرتہ ۔ لے وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ ان دونوں کا عطف ہے ادنیٰ پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ فوائد صفحہ گزشتہ) ہے کوئی بخشش چاہنے والا میں اسکو بخشدوں۔ اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر خداوند تعالیٰ اپنے ہاتھوں کو کھولتا ہے اور فرماتا ہے کون ہے جو قرض دے ایسے شخص کو جو نہ تو فقیر ہے اور نہ ظالم، صبح تک اللہ تبارک تعالیٰ یہی فرماتا رہتا ہے اور ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ کوئی رزق کا طالب ہے میں اس کے رزق میں فراخی کردوں، ہے کوئی دکھیا بیمار میں اس کو شفاء دوں۔ آسمان دنیا کی طرف روزانہ پچھلی رات کو اللہ تعالیٰ کا نزول فرمانا جس کا اس حدیث شریف میں بھی ذکر ہوا یہ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے جس کی حقیقت ہم نہیں جانتے جس طرح یداللہ، وجہ اللہ اور استوٰی علی العرش وساق وغیرہ اور اسکی عام صفات وافعال کی حقیقت اور کیفیت کے علم سے اپنی عاجزی اور جہالت کا اقرار و اعتراف ہی علم ہے۔ ائمہ سلف کا طریقہ اور مسلک یہی رہا ہے کہ ان کے بارے میں اپنی نارسائی اور بے علمی کا اقرار کیا جائے اور ان کی کیفیت و حقیقت کا علم دوسرے متشابہات کی طرح خدا کے سپرد کیا جائے اور مانا جائے کہ جو بھی حقیقت ہے وہ حق ہے تمام صفاتِ الٰہی اور حدیث مذکورہ بالا کا یہ پیغام بالکل واضح ہے کہ رات کے آخری تہائی حصے میں اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی خاص شانِ رحمت کے ساتھ بندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور خود اُن کو دعا اور سوال و استغفار کے لئے پکارتا ہے۔ جو بندے اس حقیقت پر یقین رکھتے ہیں ان کے لئے اسوقت بستر پر سوتے رہنا اس سے زیادہ مشکل ہوتا ہے جتنا دوسروں کے لئے اسوقت بستر چھوڑ کر کھڑا ہونا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس حقیقت کا ایسا یقین نصیب فرمائے جو اسوقت بے چین کرکے اللہ تعالیٰ کے دربار کی حاضری، دُعا، استغفار اور سوال کے لئے کھڑا کردیا کرے بقول کسی تہجد گزار بزرگ کے ؎

ہر رات کے پچھلے حصے میں کچھ دولت بانٹی جاتی ہے

جو جاگت ہے سو پاوت ہے جو سووت ہے سو کھووت ہے

اس حدیث سے ان لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہئے جو حقیقی منعم کو چھوڑ کر پیر فقیر کو جلب منفعت و دفع مضرت کے لئے دور و نزدیک سے پکارتے ہیں اور ان کو حاجت روا مشکل کشا سمجھتے ہیں حالانکہ اللہ کے سوا اور کوئی کسی کا حاجت روا مددگار نہیں۔ حضرت امامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا تہجد کی نماز ضرور پڑھا کرو، تم سے پہلے جس قدر نیک لوگ ہوئے ہیں سب اسوقت عبادت کرتے رہے کیونکہ اس سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے، عیب ڈھانکے جاتے ہیں اور گناہوں کی رغبت کم ہوتی ہے تمام نفلیات میں سب سے زیادہ فضیلت والی نماز تہجد کی نماز ہے (اس مضمون کا کچھ بیان صفحہ ۲۱۰ و سورہ سجدہ صفحہ ۵۸۸ میں بھی لکھدیا گیا ہے) یہ سب درجات انھیں لوگوں کو حاصل ہونگے جو صحیح العقیدہ موحد قرآن نفس الٰہی کے پابند متبع سنت ہوں، مشرک بدعتی ہزار تہجد پڑھے تو بیکار ہے۔

ف۲ فرمایا قرآن ترتیل وار پڑھو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ آپ اس آیت کی تعمیل میں قرآن شریف کو ترتیل کے ساتھ پڑھتے جس سے بڑی دیر میں سورت ختم ہوتی گویا چھوٹی سی سورت بڑی معلوم ہوتی۔

صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آپ کی قراءت کی صفت میں مروی ہے کہ آپ حرفوں کو کھینچ کر مد کے ساتھ پڑھتے تھے۔ پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر سنائی لفظ اللہ لفظ رحمٰن لفظ رحیم پر مد کیا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کیسی تھی؟ فرمایا ہر آیت پر وقف کرتے تھے۔ پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ پر ٹھیرتے۔ پھر اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ پر پھر مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ پر۔ غرض کہ ساری سورت اس طرح پڑھتے۔ یعنی ہر گول آیت پر وقف کرتے۔ ترتیل سے مراد اچھی آواز کے ساتھ حروف کو ادا کرنا جدا جدا ہر آیت پر ٹھیر ٹھیر کر پڑھنا ہے نہ مروجہ تغنی جو قراء نے ایجاد کی ہے۔

ف۵ نمازِ عشاء اور فجر کے درمیان کوئی نماز فرض نہیں کی گئی اگرچہ نمازِ عشاء تاخیر سے پڑھنے کی تاکید آئی ہے لیکن اول وقت پڑھنا بھی جائز ہے اس طرح نماز فجر تک بہت بڑا وقت خالی رہ جاتا ہے۔ یہ وقت اس لحاظ سے نہایت قیمتی ہوتا ہے کہ فضاء میں جیسا سکون رات کے سناٹے میں ہوتا ہے ایسا دوسرے کسی وقت میں نہیں ہوتا۔ اگر عشاء کے بعد آدمی کچھ دیر کے لئے سو جائے اور آدھی رات گزرنے کے بعد کسی وقت اٹھ جائے جو تہجد کا اصلی وقت ہے تو پھر اسوقت جیسی یکسوئی اور دلجمعی کیساتھ نماز نصیب ہوجاتی ہے وہ دوسرے وقت نصیب نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں اسوقت بستر چھوڑ کر نماز پڑھنا نفس کی ریاضت و تربیت کا بھی خاص وسیلہ ہے یہی فرمایا اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِیْلًا ۝ یعنی رات میں نماز کے لئے کھڑا ہونا نفس کو بہت دبانے والا عمل ہے اور اسوقت دُعا یا قراءت میں جو زبان کو نکلتا ہے وہ بالکل ٹھیک اور دل کے مطابق یعنی دل سے نکلتا ہے۔

(فوائد صفحہ ہٰذا) **ف۱** اس مضمون کا بیان سورۃ حج میں لکھا گیا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت فَکَیْفَ تَتَّقُوْنَ پڑھی اور فرمایا یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یٰاٰدَمُ یَقُوْلُ لَبَّیْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْكَ فَیُنَادٰی بِصَوْتٍ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكَ اَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّیَّتِكَ بَعْثًا اِلَی النَّارِ قَالَ یَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ اُرَاهُ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ فَحِیْنَئِذٍ تَضَعُ الْحَامِلُ حَمْلَهَا وَیَشِیْبُ الْوَلِیْدُ (بخاری مصری صفحہ ۱۰۱ جلد ۳) یعنی اس سے مراد قیامت کا دن ہے کہ اللہ عزوجل آدم علیہ السلام کو فرمائے گا اُٹھ اپنی اولاد میں سے دوزخ کیطرف ایک جماعت بھیج۔ آدم علیہ السلام عرض کریں گے یا اللہ کتنوں میں سے کتنے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیگا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حکم کو سُن کر تمام لوگوں کو اس قدر خوف و غم ہوگا کہ اگر بچہ ہو تو بوڑھا ہوجائے اور حاملہ کا حمل گرجائے (جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا) تو مسلمان سخت غمناک ہوئے، آپ نے ان کے چہرے پر غم کا اثر دیکھا تو فرمایا کہ آدمؑ کی اولاد بہت ہے۔ تحقیق یاجوج ماجوج بھی انکی اولاد میں سے ہیں کوئی انمیں سے نہیں مرتا یہاں تک کہ اسکی پشت سے ہزار

(باقی صفحہ آئندہ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ

کہ چلیں گے | بیچ | زمین کے | چاہتے ہوں گے | فضل | خدا کے | سے | اور لوگ ہونگے

سفر کر رہے ہوں گے | اور بعض خدا کے راہ میں مصروف جہاد و قتال | ہوں گے | سو جتنا

يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا

کہ لڑتے ہونگے | بیچ | راہ | خدا کے | پس پڑھو | جو | آسان ہو اس میں سے | اور قائم رکھو

آسانی سے | ہو سکے | تم اسے | پڑھ لیا کرو | اور نماز پڑھو

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا

نماز کو | اور | دو | زکوٰۃ کو | اور | قرض دو | اللہ کو | قرض | اچھا | اور جو کچھ

اور زکوٰۃ | ادا کرو | اور اللہ کی راہ میں | خوش دلی سے خرچ کرو | اور جو نیک

تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ

آگے بھیجو گے تم واسطے جانوں اپنی کے | بھلائی سے | پاؤ گے تم اسکو | نزدیک اللہ کے | وہ | بہتر ہے | اور

عمل تم اپنے لئے آگے بھیجو گے | اسے اللہ کے ہاں بہتر اور ثواب میں زیادہ | پاؤ گے | اور

اَعْظَمَ اَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۖ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾ ع ۲/۱۴

بڑا ہے ثواب میں | اور بخشش مانگو | اللہ سے | تحقیق اللہ | بخشنے والا مہربان ہے | ع

اللہ سے | گناہوں کی معافی مانگو۔ | بیشک اللہ بڑا بخشنے والا | مہربان | ہے

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورۃ مدثر مکہ میں نازل ہوئی | شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے | اس میں ۵۶ آیتیں اور دو رکوع ہیں

سورۃ المدثر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی | شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اس میں چھپن آیتیں اور دو رکوع ہیں

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴿١﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ﴿٢﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴿٣﴾ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴿٤﴾

اے کپڑا اوڑھنے والے | کھڑا ہو پس ڈرا لوگوں کو | اور واسطے رب اپنے کے پس بڑائی کر | اور کپڑوں اپنوں کو پس پاک کر

اے کپڑے میں لپٹنے والے | اٹھو اور لوگوں کو خدا کے عذاب سے ڈراؤ | اور اپنے رب کی عظمت بیان کرو | اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴿٥﴾ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴿٦﴾ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ﴿٧﴾ فَاِذَا

اور پلیدی کو پس چھوڑ دے | اور مت دے کسی کو | زیادہ لینے کو | اور واسطے پروردگار اپنے کے پس صبر کر | پس جب

اور نجاست سے دور رہو | اور اس نیت سے کہ اس سے زیادہ کے طالب ہو | اور اپنے رب کے لئے صبر کرو | جب صور

نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ﴿٨﴾ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ﴿٩﴾ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ

پھونکا جائیگا بیچ صور کے | پس وہ | اس دن | بھاری ہے دن | اوپر | کافروں کے

پھونکا جائے گا | تو | وہ | دن | بڑا ہی سخت دن ہوگا | کافروں کے لئے قطعی

غَيْرُ يَسِيْرٍ ﴿١٠﴾ ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ﴿١١﴾ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا

نہیں آسان | چھوڑ مجھ کو | اور اس شخص کو کہ پیدا کیا میں نے اکیلا | اور کیا واسطے اس کے | مال

آسان نہ ہوگا | چھوڑ دو مجھ کو | اور اس کو جسے میں نے تنہا پیدا کیا | اور بہت سا مال و دولت

مَّمْدُوْدًا ﴿١٢﴾ وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ﴿١٣﴾ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ﴿١٤﴾ ثُمَّ يَطْمَعُ

پھیلا ہوا | اور بیٹے | حاضر ہونے والے | اور بچھایا میں نے واسطے اسکے بچھونا | پھر طمع کرتا ہے

دیا | اور اس کے پاس رہنے والے بیٹے دیئے | اور دنیا کا تمام سامان اسکے لئے مہیا کر دیا | پھر بھی وہ یہی

حل لغات

له هُوَ خَيْرًا وَّ

اَعْظَمَ اَجْرًا۔ خیرا دوسرا مفعول ہے تجدوہ کا اور ہو ضمیر فصل و اعظم کا عطف خیرا پر۔ له يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ۔ المدثر اصل میں تھا المتدثر اس کی تعلیل ایسی ہی ہے جیسے المزمل کی۔ مدثر کے معنی ہیں لابس دثار اور دثار کہتے اوپر کے کپڑے کو۔ له وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ۔ فکبر کا ف معنے جزا کے افادے کے لئے آیا ہے والمعنی قم فکبر ربک اور اسی پر ★

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ فوائد صفحہ گزشتہ) آدمی انکے وارث موجود ہیں، سوا آنکے اور ان جیسوں کے شمار میں تمہارے لئے بہشت ہے۔ موضح **ف ۱۲** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس سورت کے اول حصہ میں قیام لیل فرض ہوا اور سال بھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب تہجد کی نماز بطور فرضیت کے ادا کرتے رہے حتیٰ کہ قدموں پر ورم آگیا پنڈلیاں منتفخ و متورم ہوگئیں۔ بارہ ماہ کے بعد اس سورت کی یہ آخری آیتیں نازل ہوئیں ان سے قیام اللیل کی فرضیت جاتی رہی سنونیت باقی رہ گئی۔ مسند احمد (فوائد صفحہ ھذا) **ف ۱** اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ تم میں بیمار بھی ہونگے اور مسافر بھی جو ملک میں روزی یا علم وغیرہ کی تلاش کرتے پھریں گے اور وہ مرد مجاہد بھی ہونگے جو اللہ کی راہ میں جنگ کریںگے ان حالات میں شب بیداری کے احکام پر عمل کرنا سخت دشوار ہوگا اس لئے تم پر تخفیف کردی کہ نماز میں جس قدر قرآن پڑھنا آسان ہو پڑھ لیا کرو۔ صحیحین میں ثابت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کہ رات دن میں صرف پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اس نے کہا کچھ اور، فرمایا نہیں۔ مقلدین نے آیت ہٰذا سے استدلال کیا ہے کہ نماز میں قرات فاتحہ متعین نہیں۔ جمہور علماء نے اس استدلال کو غلط کہا ہے اور اسکا جواب صحیحین کی حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ سے دیا ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان والا شان ہے لَاصَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ یعنی بغیر سورۂ فاتحہ کے نماز ہوتی ہی نہیں۔ صحیح مسلم میں رفعًا آیا ہے کہ جو نماز بغیر فاتحہ کے پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔ ابن خزیمہ میں ہے کہ وہ بیکار ہے یہ حدیثیں تفسیر ہیں مَا تَیَسَّرَ کی۔ اس سے نماز میں سورۂ فاتحہ کی تعیین واجب ہوئی اگرچہ نمازی مقتدی ہو۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم فاتحہ اور مَا تَیَسَّرَ یعنی فاتحہ کے بعد جو سورت آسان ہو پڑھیں۔ پس فرمایا فرض نمازیں نہایت اہتمام کیساتھ سنت کے مطابق پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو کیونکہ انکے بغیر اسلام نہیں اور اللہ کے راستہ میں خرچ کرتے رہو۔ فرائض کی پابندی سے یقینًا کامیابی وجنت حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ یقینی بات ہے جو نیکی یہاں کروگے اللہ کے ہاں اس کو نہایت بہتر صورت میں پاؤ گے۔ اب آخر میں فرمایا اپنے قصوروں کی معافی چاہو۔ سوائے غفور رحیم! تو اپنے فضل وکرم سے میری اور میری اولاد اور میرے والدین، اخوان، ازواج اور تمام موحدین کی خطاؤں کوتاہیوں کو معاف فرماکر اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرما دیجیو رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ آمین۔ ابو عمار عبد القہار غَفَرَ لَہٗ وَلِوَالِدَیْہِ ہُوَ الْغَفَّارُ۔ آمین

ف ۲ اس سورت کے نازل ہونے پر حکم ہوا کہ مخلوق کو خدا کی طرف بلائیں، پھر نماز وغیرہ کا حکم ہوا۔ نماز کے لئے شرط ہے کہ کپڑے پاک ہوں اور گندگی سے احتراز کیا جائے ان چیزوں کو یہاں بیان فرمادیا۔ یہ ظاہر ہے کہ جب کپڑوں کا حسی ومعنوی نجاستوں سے پاک رکھنا ہو تو بدن کی پاکی بطریق اولیٰ ضروری ہوگی اس لئے اسکے بیان کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ بعض علماء نے کپڑوں کے پاک رکھنے سے نفس کا برے اخلاق سے پاک رکھنا مراد لیا ہے۔ اور گندگی سے دور رہنے کے معنے یہ لئے ہیں کہ بتوں کی گندگی سے دور رہیئے جیسے اب تک دور ہیں۔ مثلاً اغاثۃ اللہفان میں ہے اکثر مفسرین اس پر متفق ہیں کہ کپڑوں سے مراد یہاں دل ہے اور پاک رکھنے سے عملوں اور عادتوں کا سنوارنا مقصود ہے اور جامع البیان میں ہے کہ یہ سورت آنحضرت کو خلق کو دعوت وتبلیغ کا حکم ہوا۔ پلیدی سے مراد بت ہیں۔ بہرحال آیت ہٰذا میں طہارت ظاہری وباطنی کی تاکید مقصود ہے کیونکہ بدون اسکے رب کی بڑائی کا حق دل نشین نہیں ہو سکتی۔ حدیث شریف میں ہے اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ یعنی انسان کے جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست اور صحیح ہو تو سارا جسم درست اور ٹھیک ہو اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے سنو! وہ دل ہے۔ دعا ہے خدا دلوں کو ٹھکانے رکھے اور اپنا اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق اور سچی محبت دے آمین۔ استقلال دل کے لئے یہ دعا پڑھنی چاہیے یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ یَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قَلْبِیْ عَلٰی طَاعَتِکَ **ف ۳** یعنی صور پھونکا جائے اس دن کے واقعات سے صور کا پھونکا جانا گویا ایک مستقل دن ہے جو سرتاپا مشکلات اور سختیوں سے بھرا ہوگا (رواہ ابن ابی اوفی) قاضی بصرہ نے ایک دن صبح کی نماز پڑھائی اور یہ سورت پڑھی۔ جب اس آیت یَوْمٌ عَسِیْرٌ پر پہنچے تو ایک چیخ ماری اور بیہوش ہو کر گر پڑے، دل بے قابو ہوگیا روح پرواز کر گئی رحمہ اللہ۔ ابن کثیر

ف ۴ ہر انسان ماں کے پیٹ سے اکیلا اور برہنہ آتا ہے مال، اولاد، فوج لشکر سامان وغیرہ کچھ ساتھ نہیں لاتا۔

★ قیاس کرلو وشیا بک فطہر اور والرجز فاہجر کو ۔ ؎ فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ نقر سے ہے میں نفخ کے اور ناقور بروزن فاعول مشتق ہے نقر سے اور نقر کہتے ہیں آواز کرنے کو ؎ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا۔ وحیدا حال ہے خلقت کے مفعول محذوف سے ای خلقتہ حال ما کان وحیدا فریدا لا مال لہ ولا ولد ؎ مَالًا مَّمْدُوْدًا۔ مال ممدود سے مراد ہے مال کثیر کیونکہ بہت سے مال کا جب شمار کیا جاتا ہے تو گنتے اور شمار کرنے کے لئے ممتد اور دراز زمانہ درکار ہوتا ہے ؎ ثُمَّ یَطْمَعُ۔ یہاں ثُمَّ ترتیب کے لئے نہیں بلکہ انکار اور تعجب کے لئے ہے جیسا کہ کہا کرتے ہیں انزلتک داری واطعمتک وسقیتک ثم انت تشتمنی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنْ أَزِيدَ ﴿١٥﴾ كَلَّا ۖ إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ﴿١٦﴾ سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ﴿١٧﴾

یہ کہ زیادہ دوں میں ہرگز نہیں تحقیق وہ کر واسطے نشانیوں ہماری کے عناد کرنے والا شتاب چڑھاؤں گا میں اسکو صعود پر

خواہش رکھتا ہے کہ میں اسے زیادہ دوں ہرگز نہیں وہ ہمارے احکام کا مخالف رہا ہے۔ (اب) اسے میں بڑی چڑھائی چڑھاؤں گا

إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿١٨﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿١٩﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ

تحقیق اسنے فکر کی اور اندازہ کیا پھر مارا جائیو کیونکر اندازہ کیا پھر مارا جائیو کیونکر اندازہ کیا پھر

اس نے غور و فکر کیا اور تجویز کی اس پر خدا کی مار ہو (دیکھو تو) کیسی تجویز کی پھر اس پر خدا کی مار ہو اس نے کیسی تجویز کی پھر

نَظَرَ ﴿٢١﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ إِنْ هَٰذَا

دیکھ لیا پھر تیوری چڑھائی اور منہ بنایا پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا پس کہا نہیں یہ

دوبارہ غور کیا پھر تیوری چڑھائی اور برا سا منہ بنایا پھر پیٹھ پھیر کر چلا اور غرور کا اظہار کیا اور کہنے لگا کہ یہ تو ایک طرح

إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ﴿٢٤﴾ إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿٢٥﴾ سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ﴿٢٦﴾ وَمَا

مگر جادو کہ نقل کیا جاتا ہے نہیں یہ مگر بات آدمی کی شتاب داخل کرونگا اسکو دوزخ میں اور کیا

کا جادو ہے جو (سینہ بسینہ) چلا آرہا ہے یہ تو محض انسانی کلام ہے عنقریب میں اسکو دوزخ میں داخل کرونگا اور

أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ

جانے تو کیا ہے دوزخ نہیں باقی رکھتی اور نہیں چھوڑتی جھلس دینے والی ہے چمڑے کو اوپر اسکے ہیں ۱۹

تمہیں کیا معلوم ہے کہ دوزخ کیا چیز ہے نہ باقی رہنے دیگی اور نہ چھوڑے گی اور آدمی کو جھلس کر رکھ دیگی اس پر انیس فرشتے

عَشَرَ ﴿٣٠﴾ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا

فرشتے اور نہیں کئے ہم نے داروغے دوزخ کے مگر فرشتے اور نہیں کی ہم نے گنتی انکی مگر

مقرر ہیں اور ہم نے دوزخ کے محافظ فرشتے ہی مقرر کئے ہیں اور انکی تعداد منکروں کے لئے ایک ذریعہ آزمائش ہے

فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ

گمراہی واسطے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے تو کہ یقین کر لیں وہ لوگ کہ دیئے گئے ہیں کتاب اور زیادہ ہوں

تاکہ وہ لوگ کہ جن کو کتاب ملی ہے یقین کر لیں اور جو لوگ ایمان لائے ہیں انکا ایمان اور

الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا ۙ وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ ۙ

وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں ایمان میں اور نہ شک لاویں وہ لوگ کہ دیئے گئے کتاب اور ایمان والے

بڑھے اور اہل کتاب اور مسلمانوں کو کوئی شبہ باقی نہ رہے اور تاکہ وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ

وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا

اور تاکہ کہیں وہ لوگ کہ بیچ دلوں انکے کے بیماری ہے اور کافر کیا ارادہ کیا ہے اللہ نے ساتھ اس

ہے نیز وہ جو کافر ہیں کہدیں کہ اللہ کو اس مثال سے کیا مطلب تھا

مَثَلًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَمَا يَعْلَمُ

مثال کے اسی طرح گمراہ کرتا ہے اللہ جس کو چاہے اور ہدایت کرتا ہے جس کو چاہے اور نہیں جانتا

اللہ جس کو چاہتا ہے اسی طرح گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہ ہدایت دکھاتا ہے۔ اور

جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۚ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ ﴿٣١﴾ كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿٣٢﴾ وَاللَّيْلِ ع ۱۵

لشکروں پروردگار تیرے کو مگر وہی اور نہیں وہ قیامت مگر یاد کرنے کو واسطے لوگوں کے تحقیق بات ہے قسم چاند کی اور رات کی

تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور یہ دوزخ کا ذکر تو لوگوں کو سمجھانے کیلئے ہے۔ ہاں ہاں قسم ہے چاند کی اور رات کی جب

حل لغات

۱؎ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا۔ عنید معنے میں ہے معاند کے جس طرح جلیس اور عشیر معنے میں مجالس اور معاشر کے ۲؎ إِنَّهُ فَكَّرَ جب کوئی شخص کسی کام میں غور و فکر کرتا ہے تو فکر فی الامر و تفکر بولا کرتے ہیں ۳؎ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ عبس لیا گیا ہے عبوس سے اور عبوس کہتے ہیں چیں بجبیں ہونے اور تیوری چڑھانے کو پھر اگر تیوری چڑھانے میں تجوز ہے ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ دوزخ میں ایک پہاڑ ہے سیدعا، کافروں کو اس پر ہمیشہ چڑھاویں گے یہ بھی ایک عذاب ہے (موضح) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جَبَلٌ مِّنْ نَّارٍ يُكَلَّفُ اَنْ يَّصْعَدَهٗ فَاِذَا وَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهِ ذَابَتْ فَاِذَا رَفَعَهَا عَادَتْ وَاِذَا وَضَعَ رِجْلَهٗ عَلَيْهِ ذَابَتْ فَاِذَا رَفَعَهَا عَادَتْ يَصْعَدُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا ثُمَّ يَهْوِيْ كَذٰلِكَ ... (ترغیب صفحہ ۶۶۲) یعنی صعود ایک پہاڑ ہے دوزخ میں، اس پر اس کو چڑھنے کا حکم ہوگا اور یہ خیال ہوگا کہ جب اس پر ہاتھ رکھے گا اس وقت گل جائے گا جب اٹھائے گا پھر درست ہو جائے گا جب پاؤں رکھے گا تو اسی وقت گل جائیگا جب اٹھائیگا پھر درست ہو جائیگا ستر برس کی چڑھائی ہوگی اور ستر ہی برس میں اُترے گا۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا وَكُلَّ الْمُسْلِمِيْنَ اٰمِيْن (حمیدی)

ف۲ ایک شخص ولید بن مغیرہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی قرآن شریف سُن کر قرآن کی تعریف کی تو قریش نے اس کو گھیر لیا کہ تو نے یہ کیا غضب کیا، آخر اس پر جبر کرکے اس کی رائے تبدیل کرا لی۔ تھوڑا سا تأمل کرکے اُس نے کہا کہ محمد شاعر نہیں، مجنون نہیں تو جادوگر ہے اور یہ قرآن اس کا جادو ہے اس کے جادوگر ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ وہ باپ بیٹے میں، بیوی خاوند میں، عزیز و اقارب میں جدائی کر دیتا ہے اس کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (خلاصہ حمیدی)

ف۳ اللہ فرماتا ہے جس نے برادری کو خوش کرنے کی غرض سے قرآن سے پیٹھ پھیر لی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جادوگر بتایا میں عنقریب اس کو آگ میں ڈال کر عناد و تکبر کا مزہ چکھاؤں گا وہ ایسی آگ ہے کہ دوزخیوں کی کوئی چیز باقی نہ رہنے دے گی جو جلنے سے بچ جائے۔ پھر جلانے کے بعد اس حالت پر بھی نہ چھوڑے گی بلکہ دوبارہ اصلی حالت پر لوٹائے جائیں گے اور جلیں گے یہی سلسلہ ہمیشہ جاری رہیگا العیاذ باللہ

ف۴ جیسے لوہا دہکتا نظر آتا ہے آدمی کو پنڈے پر وہ سرخ نظر آوے گی۔ (موضح)

ف۵ یہ جو فرمایا کہ دوزخ پر انیس ۱۹ فرشتے مقرر ہیں کافر ٹھٹھے کرنے لگے کہ ہم ہزاروں ہیں انیس ہمارا کیا کر سکیں گے تب یہ فرمایا کہ وہ آدمی نہیں فرشتے ہیں تم سب کو ایک ہی کفایت ہے مگر یہ گنتی بتائی ہے موافق اگلی کتابوں کے کہ اس کے سچ کی دلیل ہو (موضح)

ف۶ دلوں میں بیماری ہے ان سے منافق لوگ مراد ہیں اور یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی اور وہاں منافق لوگ نہ تھے سو یہ معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو بات مدینہ میں ہجرت کے بعد ہونے والی تھی اسکی خبر پہلے سے مکہ میں دیدی یا بیماری سے صرف شک شبہ مراد ہے اور یہ کافروں کے دلوں میں موجود تھا۔

ف۷ یہ اس لئے فرمایا کہ کسی کو گمان نہ ہو کہ فقط یہی انیس شخص ہیں جیسے کہ فلاسفہ یونان وغیرہ گمراہوں جاہلوں کے ایک گروہ نے کہا ہے آیت کے شروع میں تو اپنے خیال میں سمجھ لیا اور اخیر آیت کا انکار کرکے کافر ہو گئے۔ بخاری مسلم وغیرہ میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المعمور میں (جو ساتویں آسمان میں ہے) کی صفت میں فرمایا کہ اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں پھر کبھی عمر بھر اُن کے دوبارہ آنے کی باری نہیں آتی (ابن کثیر) دوزخ کا ذکر عبرت و نصیحت کے لئے ہے کہ اس کا حال سُن کر لوگ غضب الٰہی سے ڈریں اور نافرمانی سے باز آئیں۔

★ سے دانت بھی کھل جائیں تو ایسے موقع پر کلح بولتے ہیں، اور اُس کے ساتھ فکر و غم بھی ہو تو بولتے ہیں بَسَرَ ؎ یَحْزُ تُیْوٗ ثُرُوٗ بُوٗ ثَرٌ معنے میں ہے پَرُواِی کے لیا گیا ہے اثرت الحدیث اثرہ اثرًا سے اور یہیں وقت بولا کرتے ہیں جب کسی قوم کی اُس کے مرے پیچھے حکایت نقل کی جائے ؎ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ، لواحۃ معنے میں ہے مُغَیِّرَۃ کے بولا کرتے لاحہ العطش و لوحہ اذا غیرہ یعنی دوزخ دوزخیوں کے تن بدن کو بگاڑ ڈالے گی کہ جلا کر سیاہ کر دے گی ؎ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ۔ ادبر اور دبر دونوں کے ایک معنے ہیں جس طرح قبل اور اقبل دبر لیا گیا ہے دبور سے اور دبور معنے میں ہے ذہاب (جانے) کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِذْ اَدْبَرَ ﴿٣٣﴾ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿٣٤﴾ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿٣٥﴾ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿٣٦﴾
جب پیٹھ پھیرے اور صبح کی جب روشن ہو تحقیق وہ ایک بڑی چیزوں میں کی ہے ولی ڈرانے والی واسطے آدمی کے
وہ جانے لگے اور صبح کی جب روشن ہو کہ وہ (دوزخ) بڑی چیز ہے لوگوں کے لئے ڈراوا ہے

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿٣٧﴾ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ
واسطے اس شخص کے کہ چاہے تم میں سے یہ کہ آگے بڑھے یا پیچھے رہے ولی ہر ایک جی ساتھ اس چیز کے کہ کمایا ہے
اس کے لئے جو تم میں سے آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے ہٹنا چاہے ہر ایک شخص اپنے اعمال کے بدلے گرو رکھا ہوا ہے

رَهِيْنَةٌ ﴿٣٨﴾ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿٣٩﴾ فِيْ جَنّٰتٍ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٤٠﴾ عَنِ
گرو رکھا ہے مگر داہنی طرف والے بیچ بہشتوں کے ہونگے پوچھتے ہوں گے وسے
ہے سوائے داہنی طرف والوں کے جو بہشت میں باہم مل کر سوال کریں گے

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٤١﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿٤٢﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿٤٣﴾
گنہگاروں سے کیا چیز نے لیا تم کو بیچ دوزخ کے کہیں گے کہ نہ تھے ہم نماز پڑھنے والوں میں سے
گنہگاروں سے کہ تم کو کون چیز دوزخ میں لے آئی وہ جواب دیں گے کہ ہم نہ تو نماز پڑھا کرتے تھے

وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَ
اور نہ تھے ہم کھانا کھلاتے فقیروں کو اور تھے ہم بحث کرتے ساتھ بحث کرنے والوں کے اور
اور نہ مسکینوں کو کھانا کھلایا کرتے تھے اور بے ہودہ بحث کرنے والوں کے ساتھ ہم بھی بحث میں مشغول ہو جاتے تھے اور

كُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٤٦﴾ حَتّٰىٓ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿٤٧﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ
تھے ہم جھٹلاتے دن جزا کو یہاں تک کہ آئی ہم کو موت پس نہیں فائدہ دیتی انکو
ہم قیامت کے دن کو ہمیشہ جھٹلایا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کو موت آ گئی سو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت

شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿٤٨﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٩﴾ كَاَنَّهُمْ
سفارش سفارش کرنے والوں کی پس کیا ہے واسطے انکے نصیحت سے منہ پھیرتے ہیں گویا کہ وہ
انکے کسی کام نہ آئے گی انکو کیا ہوا ہے کہ وہ نصیحت سے منہ موڑتے ہیں گویا کہ وہ

حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿٥٠﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ
گدھے ہیں بدکے ہوئے بھاگتے ہیں شیر سے وہ بلکہ ارادہ کرتا ہے ہر ایک شخص
بدکنے والے گدھے ہیں جو شیر سے بدک کر بھاگتے ہیں بلکہ انمیں سے ہر شخص یہی چاہتا ہے

مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾ كَلَّا ؕ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿٥٣﴾
انمیں سے یہ کہ دیئے جاویں صحیفے کھلے ہوئے ولی ہرگز نہیں یوں بلکہ نہیں ڈرتے آخرت سے
کہ اسے کھلے ہوئے صحیفے ملیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا ان لوگوں کو آخرت کا خوف ہی نہیں

كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿٥٤﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿٥٥﴾ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ
ہرگز نہیں یوں تحقیق وہ نصیحت ہے پس جو کوئی چاہے یاد کرے اس کو ولی اور نہیں یاد کرتے اس کو مگر
ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا یہ قرآن سراسر نصیحت کہ پھر جو کوئی چاہے اسے یاد رکھے اور وہ اس کو یاد بھی نہ رکھ سکیں گے مگر

اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٥٦﴾
یہ کہ چاہے اللہ وہ ہے لائق ڈرنے کے اور لائق بخشنے کے
اسی وقت کہ خدا چاہے وہی ہے جس سے ڈرنا چاہئے اور وہی بخشنے والا ہے۔

مع ۱۶

حل لغات

له اِذَآ اَسْفَرَ، اَسْفَرَ معنے میں پر اضاءت کے یعنی روشن ہوا اور اسی سے ہے اسفروا بالفجر اور وجوہ یومئذ مسفرة

له لَاِحْدَى الْكُبَرِ، کُبَر جمع ہے کبریٰ کی۔ الف تانیث قائم مقام ہے تاء تانیث کے تو جس طرح فَعْلَةٌ کی جمع فُعَل آتی ہے اسی طرح فُعْلیٰ کی بھی فُعَل ہی آتی ہے جیسے سافیار کی سوافی اور قاصعار کی قواصع۔

له حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ، مستنفرة معنے میں ہے نافرة کے ہوا کرتے ہیں نفر واستنفر جس طرح سخر واستسخر اور عجب واستعجب

له فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ، قسورة - قسورہ وزن پر ہے فعولہ کے ماخوذ ہے قسر سے اور قسر کے لغوی معنی ہیں قہر وغلبہ کے چونکہ شیر بھی مقہور ومغلوب کرتا ہے اس لئے اُسے قسورہ کہتے ہیں له صُحُفًا مُّنَشَّرَةً۔ صحف جمع ہے صحیفة کی اور منشرة لیا گیا ہے تنشیر سے۔ تنشیر اور انشار دونوں کے معنے ہیں کھولنے کے بولا کرتے ہیں انشر الصحف ونشرها جس طرح انزلہ ونزلہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف یعنی جو بڑی بڑی ہولناک اور عظیم الشان چیزیں ظاہر ہونے والی ہیں دوزخ ان میں کی ایک چیز ہے ف آگے بڑھے نیکی یا بہشت کی طرف اور پیچھے رہے بدی میں، پھنسا ہوا یا دوزخ میں پڑا ہوا۔ بہرحال مقصود یہ ہے کہ دوزخ سب مکلفین کے حق میں بڑے ڈرادے کی چیز ہے اور چونکہ اس ڈرانے کے عواقب و نتائج قیامت میں ظاہر ہونگے اسی لئے قسم ایسی چیزوں کی کھائی جو قیامت کے بہت ہی مناسب ہے چنانچہ چاند کا اول بڑھنا پھر گھٹنا نمونہ ہے اس عالم کے نشوونما اور اضمحلال و فنا کا۔ اسی طرح اس عالم دنیا کو عالم آخرت کے ساتھ حقائق کے اختفاء و انکشاف میں ایسی نسبت ہے جیسے رات کو دن کے ساتھ گویا اس عالم کا ختم ہو جانا رات کے گزر جانے اور اس عالم کا ظہور نور صبح کے پھیل جانے کے مشابہ ہے ف یعنی جو میثاق کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی پشت کے داہنی طرف سے نکلے تھے اور دنیا میں بھی سیدھی چال چلتے رہے اور موقف میں بھی عرش کے داہنی طرف جدھر بہشت ہے کھڑے ہوئے اور اسی طرف روانہ ہوئے اور ان کے نامۂ اعمال بھی داہنے ہاتھ میں آئے وہ لوگ البتہ قید میں پھنسے ہوئے نہیں بلکہ جنت کے باغوں میں آزاد ہیں اور نہایت بے فکر اور فارغ البال ہو کر آپس میں ایک دوسرے سے یا فرشتوں سے گنہگاروں کا حال پوچھتے ہیں کہ وہ لوگ کہاں گئے جو نظر نہیں پڑتے (موضح القرآن)

ف اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ ہر شخص اپنے اعمال میں قیامت کے دن جکڑا بندھا ہوگا لیکن جن کے ہاتھ میں اعمال نامہ ہے وہ جنت کے بالاخانوں میں چین سے بیٹھے ہوئے ہیں جہنمیوں کو بدترین عذابوں میں دیکھ کر ان سے پوچھیں گے کہ تم یہاں کیسے پہنچ گئے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم نے نہ تو رب کی عبادت کی نہ مخلوق کے ساتھ احسان کیا، بغیر علم کے جو زبان پر چڑھا بکتے رہے جہاں کسی کو اعتراض کرتے سنا ہم بھی ساتھ ہو گئے اور باتیں بنانے لگے اور قیامت کے دن کی تکذیب کرتے رہے یہاں تک کہ موت آ گئی۔ یقین کے معنے اس آیت میں یہی ہیں اور وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ میں بھی ہیں یعنی موت کے وقت تک خدا کی عبادت میں لگا رہ۔ پس ایسے لوگوں کا قیامت میں کوئی سفارشی نہ ہو سکے گا جس کا دم ہی کفر پر نکلا ہو ان کے لئے شفاعت کہاں؟ وہ ہمیشہ کے لئے ہاویہ میں گئے (ابن کثیر) اگر سارے شفاعت کرنے والے ان لوگوں کے حق میں شفاعت کریں تو انکی شفاعت ان کے حق میں کچھ مفید نہ ہوگی اور یا یہ معنی کہ انکے حق میں سفارش نہ ہوگی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فرشتے اور انبیاء علیہم السلام اور شہداء اور صالح لوگ اور سب مومن شفاعت کریں گے تو جہنم میں باقی نہ رہیں گے مگر یہ چار جنھوں نے یہ آیتیں پڑھیں اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا شفاعت ہر ایک شخص کے لئے نافع ہے مگر ان لوگوں کے حق میں (جو ان آیتوں میں مذکور ہیں) (فتح) ان آیات سے معلوم ہوا کہ بے نمازی جہنمی ہے شفاعت سے محروم ہے۔ اس واسطے حدیثوں میں تارک عامد صوم و صلوٰۃ کو کافر و مشرک کہا ہے اللہ تعالیٰ سب کو نمازی بنائے آمین (بے نماز کے متعلق رسالہ حکم النبی بکفر من لا یصلی" رسالہ بے نماز" میں کتاب و سنت سے کافی دلائل جمع کر دیئے ہیں، شعبۂ تبلیغ جماعت غرباء اہلحدیث برنس روڈ کراچی سے منگوا کر ملاحظہ کریں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کفار سب امور شرعیہ کے ساتھ مخاطب ہیں (جامع و فتح)

ف یعنی یہ کافر تیری دعوت سے منہ پھیر رہے ہیں اور قرآن و حدیث سے اس طرح بھاگتے ہیں جیسے جنگلی گدھے شیر سے بھاگا کرتے ہیں۔ قسورہ حبشی زبان میں اسد پر بولا جاتا ہے۔ ف یعنی پیغمبر کی بات ماننا نہیں چاہتے بلکہ ان میں ہر شخص کی آرزو یہ ہے کہ خود اس پر اللہ کے کھلے ہوئے صحیفے اتریں اور پیغمبر بنایا جائے۔ ف حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں یعنی یہ (کتاب) ایک پر اُتری تو کیا ہوا، کلام تو سب کے آتی ہے۔ ف حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اَهْلٌ اَنْ اُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِیْ فَلَمْ يَجْعَلْ مَعِیْ اِلٰهًا فَاَنَا اَهْلٌ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ (ترمذی کتاب التفسیر) یعنی اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ میں اس قابل ہوں کہ سب میرے عذاب سے ڈریں اور نافرمانی سے بچیں اور جو کوئی میرا خوف کرے پھر میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے تو میں بہت لائق ہوں یعنی مجھ پر حق ہے کہ میں اسکی خطاؤں کو درگزر کروں اور اس پر بخشش و انعام کروں۔ فتح وغیرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورہ قیامہ مکہ میں نازل ہوئی ۔ شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے ۔ اسمیں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

سورۃ القیامت مکہ معظمہ میں نازل ہوئی ۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے ۔ اسمیں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ① وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ② اَيَحْسَبُ

قسم کھاتا ہوں میں دن قیامت کی اور قسم کھاتا ہوں میں جان ملامت کرنیوالی کی ۔ کیا گمان کرتا ہے

مجھے روز قیامت کی قسم ہے اور قسم ہے اس نفس کی جو برائی پر ملامت کرے کیا انسان خیال

الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ③ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ

آدمی یہ کہ ہرگز نہ اکٹھی کریں گے ہم ہڈیاں اس کی ۔ کیوں نہیں بلکہ قدرت رکھتے ہیں اوپر اس کے کہ درست کریں ہم

کرتا ہے کہ ہم اسکی ہڈیاں جمع نہ کرینگے ہمیں نہیں ہم اس بات پر بھی قادر ہیں کہ اسکے پور پور

بَنَانَهٗ ④ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ⑤ يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ

پوریاں اسکی ٹھیک ۔ بلکہ ارادہ کرتا ہے آدمی تو کہ گناہ کرے آگے اپنے ۔ پوچھتا ہے کب ہوگا دن

درست کریں ۔ مگر انسان تو چاہتا ہے کہ آئندہ بھی نافرمانی کرتا رہے ۔ وہ پوچھتا ہے کہ بھلا قیامت کا دن

الْقِيٰمَةِ ⑥ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ⑦ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ⑧ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَ

قیامت کا ۔ پس جس وقت کہ پتھرا جاویں گی آنکھیں ۔ اور گہہ جاوے گا چاند ۔ اور اکٹھا کیا جاویگا سورج اور

کب ہوگا ۔ پھر جب آنکھیں پتھرا جائیں گی اور چاند بے نور ہو جائے گا اور چاند اور سورج (ایک مقام پر) اکٹھے

الْقَمَرُ ⑨ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ⑩ كَلَّا لَا وَزَرَ ⑪

چاند ٹھیک ۔ کہیگا آدمی اس دن کہاں ہے جگہ بھاگنے کی ۔ ہرگز نہیں ہوگی نہیں جگہ پناہ کی

ہو جائیں گے تو انسان کہیگا کہ آج بھاگ کر کہاں جاؤں ۔ کہیں پناہ کی جگہ نہیں

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِالْمُسْتَقَرُّ ⑫ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۢ بِمَا قَدَّمَ

طرف پروردگار تیرے کے اس دن ہے ٹھیرنا ۔ خبر دیا جائیگا آدمی اس دن ساتھ اس چیز کے کہ آگے بھیجا

اس دن خدا ہی کے پاس ٹھہرنے کی جگہ ہوگی ۔ اس دن انسان کو بتایا جائے گا کہ اس نے کیا آگے بھیجا اور

وَاَخَّرَ ⑬ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ⑭ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ⑮

اور پیچھے چھوڑا ۔ بلکہ آدمی اوپر جان اپنی کے دلیل ہے ۔ اور اگر لا ڈالے عذر اپنے ٹھیک

کیا پیچھے چھوڑا ۔ بلکہ آدمی آپ اپنا گواہ ہے ۔ گو کتنے ہی بہانے پیش کرے

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ⑯ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ⑰ فَاِذَا

مت ہلا ساتھ قرآن کے زبان اپنی کو تو کہ جلدی کرے ساتھ اسکے ۔ تحقیق ہمارے ذمہ ہے تو اکٹھا کرنا اسکا اور پڑھانا اسکا ۔ پس جب

(اے محمد!) آپ وحی کے نازل ہونے کے وقت اپنی زبان کو نہ چلایا کریں کہ اسکو جلدی جلدی یاد کر لیں ۔ اسکو جمع کرنا اور آپکو پڑھا دینا ہمارا کام ہے جب ہم

قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ⑱ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ⑲ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ

پڑھیں ہم اسکو پس پیروی کر پڑھنے ہمارے کی ۔ پھر تحقیق ہمارے ذمہ ہے بیان کرنا اسکا ۔ ہرگز نہیں بلکہ دوست رکھتے ہو تم

جب اسکو پڑھ چکیں اسوقت آپ پڑھا کریں ۔ پھر اسکو کھول کر بیان کر دینا بھی ہمارا کام ہے ۔ (سنو! اے منکرو!) تم دنیا سے محبت

الْعَاجِلَةَ ⑳ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ㉑ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ㉒ اِلٰى

جلدی کو ۔ اور چھوڑ دیتے ہو تم آخرت کو ۔ کتنے منہ اس دن تازے ہیں ۔ طرف

رکھتے ہو ۔ اور آخرت کو ترک کئے دیتے ہو ۔ (سنو!) کتنے ہی چہرے اس روز تروتازہ ہونگے ۔ اپنے رب کی

منزل ۷

حل لغات

۱ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۔ لوامۃ مبالغہ کا صیغہ ہے ، جیسے علامہ ، فہامہ یعنی بہت ملامت کرنے والا ۲ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۔ برق معنے میں ہے تحیر کے بولا کرتے ہیں برق بصرہ اذا تحیر اور خسوف کہتے ہیں روشنی کے جاتے رہنے کو ۳ اَيْنَ الْمَفَرُّ مفر مصدر میمی ہے معنے میں فرار کے ۴ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ حرم لام قسم کی تاکید کے لئے آیا کرتا ہے۔ شریعت حقہ نے غیر اللہ کی قسم کھانا بندوں کے لئے حرام کر دیا ہے۔ بخاری شریف میں ہے اَلَا اِنَّ اللّٰہَ یَنْهَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِکُمْ مَنْ کَانَ حَالِفًا فَلْیَحْلِفْ بِاللّٰہِ اَوْ لِیَصْمُتْ یعنی لوگو! خبردار ہو جاؤ! اچھی طرح سن لو! باپ دادوں کی قسم کھانا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے۔ جسے قسم کھانے کی ضرورت پڑے وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے یا چپ رہے۔ ترمذی و مشکوٰۃ میں ہے مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللّٰہِ فَقَدْ کَفَرَ اَوْ اَشْرَکَ یعنی جس نے خدا کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھائی وہ کافر و مشرک ہو گیا (تفسیر ستاری) لیکن اللہ تعالیٰ کی شان بندوں سے جداگانہ ہے وہ اپنے غیر کی قسم کھاتا ہے چنانچہ یہاں یوم قیامت کی قسم کھائی ہے (ابوعمار) لَوَّامَۃ ملامت کرنے والی جان مومن کی جان ہے جو ہمیشہ اس کو ملامت کرتی رہتی ہے کہ تو نے فلانی بات کیوں کہی؟ ایسا کیوں کیا کہ فلانا کام کیوں نہ کیا۔ (جامع البیان)

ف۲ یہ آیتیں نہایت صراحت کے ساتھ بتلا رہی ہے کہ حشر مع الاجسام حق ہے جو لوگ حشر کو محض ایک روحانی چیز کہتے ہیں اور جسم سے اسکا تعلق نہیں بتاتے، اس آیت کی بنا پر وہ سراسر خطا پر ہیں اور یہ بھی انکار قیامت کی ایک صورت ہے جو قطعاً گمراہی کا راستہ ہے مگر صد افسوس کہ بہت سے مدعیان اسلام اس خطرناک عقیدے کے نہ صرف مرید بلکہ اشاعت کنندہ ہیں۔ اللہ پاک ہر گمراہی سے بچائے آمین حشر جسمانی کا انکار کرنے سے اللہ کے جملہ رسولوں نبیوں کی اور تمام آسمانی کتابوں کی تکذیب لازم آتی ہے۔ اللہ نے قرآن اقدس میں قسمیں کھا کھا کر جس قیامت کی خبر دی ہے وہ حشر جسمانی ہی ہے، دگر ہیچ (مرتب) ف۳ تیور چندھلائے یعنی آدمی کی آنکھ روشنی سے عاجز ہو جاوے یہ قیامت کا وقت ہے سورج پاس آویگا۔ موضح ف۴ اپنی جان پر دلیل ہے یعنی قیامت کے دن اس کے جوڑ اس پر گواہی دیں گے اگرچہ عذر کرے مگر عذر کرنے سے اس کو فائدہ نہ ہوگا اس لئے کہ اس کی اپنی جان میں سے اس کو جھوٹا بتلانے والا ہے (جامع) یعنی اپنے احوال میں غور کرے تو رب کی وحدانیت جانے اور جو کہے میری سمجھ میں نہیں آتا یہ بہانے ہیں۔ موضح

ف۵ جس وقت جبرئیل علیہ السلام قرآن لاتے تو ان کے پڑھنے کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے جی میں پڑھتے جب تک پہلا لفظ کہیں اگلا سننے میں نہ آتا تو گھبراتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس وقت پڑھنے کی حاجت نہیں، سننا ہی چاہیئے، پھر جی میں یاد رکھوانا پھر زبان سے پڑھوانا لوگوں کے پاس ہمارا ذمہ ہے اور معنی تحقیق کرنے کی بھی حاجت نہیں یہ بھی ہمارا ذمہ ہے اور وقت پر بیان کا سمجھانا جبرئیل علیہ السلام کے پڑھنے کو اپنا پڑھنا فرمایا کہ وہ نائب ہے۔ اسی طرح والنجم میں فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ ۔ (موضح)

★ بصیرۃ کہتے ہیں حجت کو اور اس کا حمل الانسان پر ویسا ہی ہے جیسے فلاں جود و کرم میں جود اور کرم کا فلاں پر ۝ وَلَوْ اَلْقٰی مَعَاذِیْرَہٗ۔ معاذیر اسم جمع ہے معذرۃ کی جس طرح مناکیر منکر کی ۝ عَلَیْنَا جَمْعَہٗ وَقُرْاٰنَہٗ۔ قرآن بوزن عدوان مصدر ہے بمعنے قرات ۝ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَۃٌ وجوہ مبتدا ناضرۃ خبر اور یومئذ ناضرۃ کا ظرف ناظرۃ دوسری خبر اور الی ربہا ناظرۃ کے متعلق وجوہ اگرچہ نکرہ ہے اور نکرہ مبتدا ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا مگر چونکہ مقام تفصیل میں واقع ہوا ہے اس سے ایک طرح کی خصوصیت پیدا ہو گئی اور نکرہ مخصصہ کا مبتدا ہونا درست ناضرۃ مشتق ہے نضرۃ سے بولا کرتے ہیں نضر ینضر نضرۃ اور نضرۃ کے معنے ہیں تر و تازہ اور بارونق ہونے کے جس رنگ میں چمک ہوتی ہے اسے ناضر کہتے ہیں بولا کرتے ہیں اخضر ناضر اور اسی طرح شجر ناضر اور روض ناضرۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾ تَظُنُّ أَن يُفْعَلَ بِهَا

رب اپنے کے دیکھنے والے ہوں گے اور کتنے منہ اس دن بگڑے ہیں گمان کرتے ہیں یہ کہ کی جاوے گی اُنکے

طرف دیکھ رہے ہوں گے اور بہتیرے چہرے اس روز اداس و بے رونق ہونگے (کیونکہ) انکو یقین ہوگا کہ ساتھ انکے ایسی سختی کیجانے والی

فَاقِرَةٌ ﴿٢٥﴾ كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿٢٦﴾ وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿٢٧﴾ وَظَنَّ أَنَّهُ

کمر توڑنے والی یعنی معاملت ہرگز نہیں یوں جس وقت پہنچ جاوے جان ہانس کو اور کہا جاویگا کون ہے جھاڑنے پھونکنے والا اور جانا اس نے کہ یہ ہے

ہے جو انکی کمر توڑ دیگی دیکھو جب جان گلے کی ہنسلی تک آپہنچے اور کہا جائیگا کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنیوالا اور اسے یقین آجائیگا

الْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾ ع ۱۷

جدائی اور لپٹ جاوے ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے طرف پروردگار اپنے کے اس دن چلنا ہوگا

کہ جدائی کا وقت آپہنچا ہے اور ایک پنڈلی دوسری پنڈلی پر لپٹ جائیں اس دن تمہارے رب کیطرف تمہیں جانا ہوگا

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ ﴿٣١﴾ وَلَٰكِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿٣٢﴾ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ

پس نہ سچ مانا اور نہ نماز پڑھی ولیکن جھٹلایا اور منہ پھیر لیا پھر گیا طرف

تو وہ نہ یقین لایا اور نہ اسنے نماز پڑھی بلکہ (خدائی احکام کو اس نے) جھوٹ سمجھا اور روگردانی کی پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر

أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ ﴿٣٣﴾ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿٣٤﴾ ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿٣٥﴾ أَيَحْسَبُ

لوگوں اپنے کی اکڑتا ہوا خرابی ہے تجھ کو پھر خرابی ہے پھر خرابی ہے تجھ کو پھر خرابی ہے کیا گمان کرتا ہے

کیطرف چلتا بنا افسوس ہے تجھ پر پھر افسوس ہے تجھ پر کیا انسان یہ خیال

الْإِنسَانُ أَن يُتْرَكَ سُدًى ﴿٣٦﴾ أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّن مَّنِيٍّ يُمْنَىٰ ﴿٣٧﴾

آدمی یہ کہ چھوڑا جاوے بے کار کیا نہ تھا ایک بوند منی کی سے کہ ڈالی جاتی تھی بیچ میں

کرتا ہے کہ اسے یونہی چھوڑ دیا جائیگا کیا وہ قطرہ آب نہیں تھا جو ٹپکایا گیا تھا

ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّىٰ ﴿٣٨﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ

پھر تھا لہو جما ہوا پس پیدا کیا پھر تندرست کیا پس کئے اسمیں سے دو جوڑے نر

پھر خون کا لوتھڑا ہوا پھر اسمیں اللہ نے جان ڈالی اور اسکو درست کیا۔ پھر نر اور مادہ کی دو قسمیں

وَالْأُنثَىٰ ﴿٣٩﴾ أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ﴿٤٠﴾ ع ۱۸

اور مادہ کیا نہیں یہ شخص قادر اوپر اسکے کہ زندہ کرے مردہ کو

بنائیں کیا ایسا خدا مردوں کو زندہ نہیں کر سکتا

سُورَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ إِحْدَىٰ وَثَلَاثُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورہ دھر مکی ہے اس میں اکتیس آیتیں اور دو رکوع ہیں شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

سورۃ الدھر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش والا اور بڑا مہربان ہے اسمیں ۳۱ آیتیں اور دو رکوع ہیں

هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا

تحقیق آیا ہے اوپر آدمی کے ایک وقت زمانے میں سے کہ نہ تھا کچھ چیز

بیشک انسان پر زمانے میں ایک ایسا وقت بھی آچکا ہے جب وہ کوئی قابل ذکر چیز

مَّذْكُورًا ﴿١﴾ إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ

ذکر کیا گیا تحقیق پیدا کیا ہم نے آدمی کو ایک بوند سے یعنی نطفہ ملے ہوئے سے کہ آزمائش کیا چاہتے ہیں ہم

تھا بیشک ہم نے انسان کو ایک مرکب نطفے سے پیدا کیا (غرض یہ تھی) کہ اس کو آزمائیں۔ اسی لئے اسکو

حل لغات

وجوہ یومئذ باسرۃ ۔ باسرۃ لیا گیا ہے بسور سے اور بسور کہتے ہیں منہ بنانے اور تیوری چڑھانے کو اور اسکی مزید توضیح سورۃ مدثر کے پہلے رکوع آیۃ ثم عبس وبسر میں گزر چکی ۔ تظن ان یفعل بھا فاقرۃ ۔ یہاں ظن معنے میں ہے یقین کے ۔ فاقرہ اس مصیبت کو کہتے ہیں جو پیٹھ توڑ دے لیا گیا ہے فقرہ اور فقارے سے اور فقار کہتے ہیں پیٹھ کو ۔ بلغت التراقی ۔ تراقی جمع ہے ترقوہ کی اور ترقوہ کہتے ہیں ہنسلی گردن اور سینہ کو ۔ من راق ۔ راق اسم فاعل کا صیغہ لیا گیا ہے رقیہ سے اور رقیہ کہتے ہیں منتر پڑھنے کو بولا کرتے ہیں رقاہ یرقیہ رقیۃ اذا عوذہ ونفث ۔ وفی الحدیث بسم اللہ ارقیک ۔ والتفت الساق ۔ التفاف کہتے ہیں اجتماع کو قال تعالی وجئنا بکم لفیفا اور ساق پنڈلی ۔ یومئذ المساق ۔ مساق مصدر ہے ماخوذ ساق یسوق سے جس طرح مقال قال یقول سے اور ساق کے معنے ہیں چلنا ۔

منزل ۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ دیدارِ الٰہی کے بارے میں قرآنی آیات کے علاوہ اسقدر احادیث وارد ہیں جن کو درجہ تواتر دیا جا سکتا ہے۔ بخاری میں ہے تم اپنے رب کو عنقریب کھلم کھلا اپنے سامنے دیکھو گے جیسے چودھویں رات کا چاند یا بوقت دوپہر سورج کو بے تکلف دیکھتے ہیں۔ بیس صحابہؓ سے یہ حدیثیں مروی ہیں۔ جمہور علماء کا بھی یہی قول ہے۔ اور کتاب و سنت و اجماع صحابہ و سلفِ اُمت اثبات رویت پر متظاہر ہیں۔ جامع ترمذی کتاب التفاسیر میں ہے إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ إِلَى جِنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ۔ یعنی سب سے کم مرتبہ جنت والا اس کو سمجھنا چاہیئے جس کے باغات اور خادم و سامان وغیرہ ایک ہزار برس کی راہ تک ہونگے اور اکرام اُن کے کا تو یہ حال ہے کہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوتا رہے گا۔ پھر آپؐ نے اسکی تصدیق میں یہ آیت پڑھی غرضیکہ ایمان والوں کو دیدارِ الٰہی نصیب ہو گا کسی کو جمعہ کے دن اور کسی کو صبح شام۔ معتزلہ و خوارج و بعض مرجیہ وغیرہ مبتدعین نے دیدارِ الٰہی کا انکار کیا ہے امام ابن قیمؒ وغیرہ نے انکی خوب تردید کی ہے۔ امام شوکانیؒ نے بھی اپنے رسالہ میں اس کی تردید میں جوابات جمع کئے ہیں۔ شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں یقین ہے کہ آخرت میں اللہ کو دیکھنا ہے مگر گمراہ لوگ منکر ہیں کہ انکے نصیب ہی نہیں۔ (موضح ابن کثیر، حمیدی۔ ستاریہ) ف۲ تراقی جمع ہے ترقوہ کی ان ہڈیوں کو کہتے ہیں جو سینوں پر اور مونڈھوں کے درمیان میں ہیں جسے ہانس کی ہڈی کہتے ہیں نزع کے وقت جب وہاں تک جان آتی ہے تو ہائی دہائی ہوتی ہے کہ کوئی ہے جو جھاڑ پھونک کرے یعنی کسی طبیب وغیرہ کے ذریعہ شفا ہو سکتی ہو اور پنڈلی سے پنڈلی کے رگڑ کھانے کا مطلب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ یوں بیان کرتے ہیں کہ دنیا اور آخرت اس پر جمع ہو جاتی ہے اب لوٹنے اور قرار پانے کی جگہ اللہ ہی کی طرف ہے۔ روح آسمان کی طرف چڑھائی جاتی ہے وہاں سے حکم ہوتا ہے کہ اسے زمین کی طرف لیجاؤ۔ میں نے اسی سے اس کو پیدا کیا ہے اسی میں لوٹاؤں گا اور پھر اسی سے دوبارہ انکو نکالونگا (ابن کثیر) حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں ہرگز نہیں یوں یعنی دنیا کو دوست نہ رکھو۔ یہ منع فرمایا دنیا کو اختیار کرنے سے کیونکہ دنیا کو ایک دن چھوڑ کر جانا ہے جان کنی کے وقت کوئی ساتھ نہیں دیتا یعنی مال نہ اولاد نہ دوست نہ آشنا بہتر ہے انسان اس وقت کے آنے سے پہلے پہلے عقیدہ و عمل درست کرے ورنہ یہ کہنا بے سود ہے لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ الخ بخاری مسلم میں ہے جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ كَذَا (مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۶) یعنی ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ وہ خیرات کونسی ہے جس کا ثواب بہت زیادہ ہو؟ فرمایا کہ صحت و تندرستی کی حالت میں خرچ کرنا جس وقت یہ خیال ہوتا ہے کہ میں ابھی زندہ رہونگا اور طرح طرح کی ضرورتیں پیش آئیں گی، یہ خیرات کچھ تعریف کے قابل نہیں کہ جیتے جی خرچ نہ کیا، جان گلے میں آئی اور جانا کہ اب موت آنیوالی ہے تب کہنے لگا کہ یہ اس کو دینا اور وہ اس کو دینا کیونکہ اب تو وہ مال اوروں کے واسطے ہو ہی گیا۔ ابو داؤد میں ہے صحت و عافیت میں ایک درہم خیرات کرنے کا ثواب اس سو درہم سے بہتر ہے جو موت کے وقت خیرات کرتا ہو۔ حوالہ مذکور حمیدی وغیرہ ف۳ یعنی بجائے سچا سمجھنے اور یقین لانے کے پیغمبر کو جھوٹا بتلاتا رہا اور بجائے نماز پڑھنے اور مالک کیطرف متوجہ ہونیکے ہمیشہ ادھر سے منہ موڑ کر چلا، نہ صرف یہی بلکہ اپنی اس سرکشی اور بدبختی پر اتراتا اور اکڑتا ہوا اپنے متعلقین کے پاس جاتا تھا گویا کوئی بہادری اور ہنرمندی کا کام کر کے آیا ہے۔ موضح ف۴ یعنی نہ اس دنیا میں مہمل چھوڑا جاتا ہے کہ امر کوئی حکم اور منع نہ ہوا اور نہ قبر میں بیکار چھوڑا جاتا ہے کہ وہاں سے نہ اٹھایا جائے بلکہ دنیا میں کئی کاموں کا امر حکم ہے اور کئی باتوں سے منع کیا گیا ہے اور قبر سے اُٹھا کر آخرت میں اللہ کے سامنے حاضر کیا جائے گا۔ ابن کثیر ف۵ ابو داؤد وغیرہ میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس آیت پر پہنچتے تو فرماتے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ فَبَلَى یا سُبْحَانَكَ فَبَلَى۔ مسند احمد و ترمذی میں ہے جو کوئی اس سورت کو پڑھے وہ آخر میں کہے بَلَى۔ جو کوئی سورہ والمرسلٰت پڑھے وہ آمَنَّا بِاللَّهِ کہے۔ اور جو والتین پڑھے وہ بَلَى وَأَنَا عَلَى ذَٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ کہے۔ اسی طرح جو سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھے وہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہے وغیرہ وغیرہ ان سورتوں اور آیتوں کا جواب قاری و سامع دونوں کو دینا چاہیئے داخلِ نماز ہو یا خارج۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب سورۂ رحمٰن تلاوت کی تو صحابہؓ کے سکوت پر اعتراض کیا اور جنات کے جواب دینے کا ذکر فرمایا۔ سید علامہ نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ کے فتاویٰ نذیریہ کے صفحہ ۲۴۴ میں مرقوم ہے "ان آیات کا جواب دینا ہر شخص کو چاہیئے عام ازیں کہ قاری ہو یا سامع، نمازی ہو یا غیر نمازی، امام ہو یا مقتدی یا منفرد ہو اتباعا لفعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ مناوی شرح جامع صغیر و کتاب الاذکار نووی شرح مسلم میں بھی اسی طرح مرقوم ہے۔ الحمد للہ موجودہ دور میں جماعت غرباء اہلحدیث اسکی عامل ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو عمل کی توفیق دے آمین فائدہ ستاریہ ف۶ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز میں الٓمٓ تنزیل السجدہ اور هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ پڑھا کرتے تھے۔ ابن کثیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۲﴾ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا

اس کو پس کیا ہم نے اسکو سننے والا دیکھنے والا ف تحقیق ہم نے دکھائی اسکو راہ یا شکر کرنے والا ہوتا ہے

ہم نے کانوں اور آنکھوں والا بنایا (کرنے اللہ دیکھے) بلاشبہ ہم نے اسکو سیدھی راہ دکھا دی (اب) یا تو وہ شکر گزار ہو یا ناشکر

وَّاِمَّا كَفُوْرًا ﴿۳﴾ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا

اور یا کفر کرنے والا تحقیق ہم نے تیار کی ہیں واسطے کافروں کے زنجیریں اور طوق

گزار ہم نے کافروں کیلئے زنجیریں اور طوق اور دہکتی ہوئی

وَّسَعِيْرًا ﴿۴﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا

اور آگ وہ تحقیق نیک کام والے پئیں گے پیالہ کر ہے خلط اسکی

آگ تیار کر رکھی ہے بیشک نیکوکار لوگ ایسی شراب کے جام پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش

كَافُوْرًا ﴿۵﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ﴿۶﴾

کافور کی چشمہ ہے کہ پیتے ہیں اس سے بندے خدا کے چیرے جاتے ہیں اسکو چیر لیجانے کر

ہوگی وہ ایک چشمہ ہوگا جس کا پانی خدا کے بندے پئیں گے اور اسمیں سے (چھوٹی چھوٹی) نہریں بہا لیجائیں گے

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ﴿۷﴾ وَ

پورا کرتے ہیں منت کو اور ڈرتے ہیں اس دن سے کہ ہے برائی اسکی پھیل جانے والی اور

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جسکی مصیبت ہر طرف پھیل رہی ہوگی اور

يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ﴿۸﴾ اِنَّمَا

کھلاتے ہیں کھانا اوپر محبت اسکی کے فقیروں کو اور یتیموں کو اور قیدیوں کو فقط سوا نہیں

مسکینوں یتیموں اور قیدیوں کو اسکی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں

نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ﴿۹﴾

کھلاتے ہیں ہم تمکو واسطے رضامندی اللہ کے نہیں چاہتے ہم تم سے بدلہ اور نہ شکر کرنا

کہ ہم تو محض اللہ کی رضا کیلئے تمہیں کھلاتے ہیں نہ تم سے بدلے کے خواہاں ہیں اور نہ شکر گزاری کے

اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ﴿۱۰﴾ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ

تحقیق ڈرتے ہیں ہم رب اپنے سے اس دن کو ہوگا منہ بنانے والا تیوری چڑھانے والا ف پس بچا لیا انکو اللہ نے

ہم کو اپنے پروردگار سے اس دن کا ڈر ہے جو چہروں کو کریہہ منظر کر دیگا اور جو سخت ہوگا سو ان لوگوں کو اللہ نے

شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ﴿۱۱﴾ وَجَزٰىهُمْ بِمَا

برائی اس دن کی سے اور ملا دی انکو تازگی اور خوشی اور بدلہ دیا انکو اس کا کہ

اس دن کی مصیبت سے بچا لیا اور انکو تازگی اور مسرت عطا کی اور انکے صبر و استقلال کے صلے

صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ﴿۱۲﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ج لَا

صبر کرتے ہیں بہشت اور کپڑے ریشمی تکیے لگے ہوئے بیچ اسکے اوپر تختوں کے نہیں

میں انکو بہشت (رہنے کیلئے) اور ریشمی (لباس پہننے کیلئے) عطا کیا وہ بہشت میں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے وہاں نہ آفتاب کی تپش ہوگی

يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا

دیکھیں گے بیچ اسکے دھوپ اور نہ جاڑا اور نزدیک ہو رہیں گے اوپر انکے سائے اس کے

اور نہ جاڑے کی سختی اور درختوں کے سائے ان پر جھک رہے ہوں گے اور انکے

حل لغات

اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا

كَفُوْرًا۔ شاکرا اور کفورا دونوں حال ہیں یا دونوں حال ہیں اور معنی یہ ہیں کہ راہ دکھلانے والا تو شاکر اور کفور اسکی طبیعت بن گئی... سلاسلا و اغلالا و سعیرا۔ اعتدنا لیا گیا ہے اعتاد سے اور اعتاد کہتے ہیں کسی چیز کے تیار کرنے کو اسی سے ہے ہذا ما لدی عتید سلاسل اور اغلال کی تحقیق اوپر گزر چکی ہے یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا۔ تفجیر ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ بیشک انسان پر ایک وقت گزر چکا ہے جب اس کا کچھ نام و نشان نہ تھا۔ پھر کتنے ہی دور طے کر کے نطفہ کی شکل میں آیا۔ وہ حالت بھی اسکی موجودہ شرافت و کرامت کو دیکھتے ہوئے اس قابل نہیں کہ زبان پر لائی جائے یعنی مرد و عورت کے دو رنگے پانی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے جما ہوا خون۔ پھر اس سے گوشت کا لوتھڑا بنایا۔ اسی طرح کئی طرح کے الٹ پھیر کرنے کے بعد اس درجہ میں پہنچا دیا کہ اب وہ کانوں سے سنتا اور آنکھوں سے دیکھتا ہے اور ان قوتوں سے وہ کام لیتا ہے جو کوئی دوسرا حیوان نہیں لے سکتا گویا اور سب اُس کے سامنے بہرے اور اندھے ہیں (موضح القرآن) ف۲ یعنی جو لوگ رسم و رواج اور اوہام و ظنون کی زنجیروں میں جکڑے رہے اور غیر اللہ کی حکومت و اقتدار کے طوق اپنے گلوں سے نہ نکال سکے بلکہ حق و حاملین حق کے خلاف دشمنی اور لڑائی کی آگ بھڑکانے میں عمریں گزار دیں کبھی بھول کر اللہ کی نعمتوں کو یاد نہ کیا نہ اس کی سچی فرمانبرداری کا خیال دل میں لائے ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے آخرت میں دوزخ کے طوق و سلاسل اور بھڑکتی آگ تیار کر رکھی (موضح) ف۳ اب ابرار یعنی نیکو کاروں کی خصلتیں بیان فرماتی ہیں کہ جو منت مانی ہو اُسے پورا کرتے ہیں۔ حضرت علی اور حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا نے صاحبزادوں کی بیماری میں نذر مانی کہ یہ اچھے ہو جائیں گے تو ہم تین روزے رکھیں گے۔ صاحبزادے اچھے ہو گئے تو دونوں حضرات نے روزہ رکھا شام کو کچھ کھانا پکایا مگر کھانے کے وقت ایک مسکین نے سوال کیا وہ کھانا اس کو دیدیا خود بھوکے رہے۔ اگلے روز پھر روزہ رکھا۔ شام کو کھانے کے وقت ایک یتیم آکر سائل ہوا وہ کھانا اسکو دیدیا۔ تیسرے روز پھر روزہ رکھا اور شام کو کھانے کے وقت ایک قیدی آکر سائل ہوا وہ کھانا اس کو دیدیا۔ اس طرح تینوں نے صرف پانی پر قناعت کر کے رکھے اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی قبولیت اور ان کے لئے ان آیات میں بشارت اُتاری (جامع البیان صفحہ ۴۹۹) یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ سلوک کرنے کا بیان صفحہ ۵ میں بھی لکھا گیا ہے غرضیکہ اللہ کی نذر و منت درست، غیروں کے نام کی نذر و منت شرک ہے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مَنْ نَذَرَ اَنْ یُّطِیْعَ اللّٰہَ فَلْیُطِعْہُ وَ مَنْ نَذَرَ اَنْ یَّعْصِیَہٗ فَلَا یَعْصِہٖ (منتقی صفحہ ۴۲۴) یعنی جو کوئی ایسے کام کی نذر مانے جو اللہ کی مرضی اور اطاعت میں ہو اس کو پورا کرے اور اگر خدا کی نافرمانی میں نذر مانی ہے تو نافرمانی گناہ کا کام نہ کرے کیونکہ آپ نے فرمایا لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ وَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ (ترمذی صلا جلد اول) یعنی ناجائز خلاف شرع کام میں نذر کا پورا کرنا لازم نہیں لیکن کفارہ ہے اور کفارہ جو قسم کا ہے وہی نذر للہ پوری کرنے کا کفارہ ہے یعنی دس مسکین کو کھانا کھلانا یا کپڑا پہنانا یا تین روزے رکھنا۔ مقصد یہ کہ خود کھانے کے خواہش مند ہونے کے باوجود اللہ کی محبت کے جوش میں یتیموں مسکینوں قیدیوں کو کھلاتے ہیں اور ان کو ترجیح دیتے ہیں۔ قیدی عام اس کے مسلم ہوں یا غیر مسلم جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے کافر قیدیوں کو کھانا دینے کے متعلق صحابہؓ کو آنکے ساتھ اچھا سلوک کرنیکا حکم دیا تھا۔ ف۴ جو کام لوجہ اللہ کیا جائے وہی عند اللہ مقبول ہے شہرت بدلہ کی توقع سے کیا جائے تو کچھ ثواب نہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے نمود و شہرت کے لئے برات کا کھانا قوم برادری کے لئے ضرور کریں گے لیکن دعوت ولیمہ جو سنت ہے ہو یا نہ ہو۔ حدیث میں ہے صدقہ اس طرح دو کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو اس میں بھی للٰہیت و خلوص کی طرف رغبت ہے ف۵ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کافر اس دن ترش رو ہوگا یہاں تک کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان پسینہ بہے گا جیسے چیڑ کا تیل۔ جامع

★ کے اصلی معنے ہیں پھاڑنے چیرنے کے مگر یہاں مراد ہے پانی کا بہائے جانا، یعنی جنتی جہاں چاہیں گے پانی کی نہریں بہا لیجائیں گے۔ کلہ کَانَ شَرُّہٗ مُسْتَطِیْرًا۔ مستطیر اسم فاعل کا صیغہ ہے لیا گیا ہے استطار سے اور استطار معنے میں ہے فاش و منتشر کے بولا کرتے ہیں استطار الحریق و استطار الفجر۔ ۵ جَزَآءً وَّلَا شُکُوْرًا۔ شکور اور کفور دونوں مصدر ہیں وزن پر دخول و خروج کے جس طرح شکر و کفر ۶ عَبُوْسًا قَمْطَرِیْرًا عبوس کہتے ہیں تیوری چڑھانے کو اور قمطریر معنے بنانے کو ۷ شَمْسًا وَّلَا زَمْھَرِیْرًا، زمہریر کہتے ہیں سخت ٹھر کو ۸ وَدَانِیَۃً اس کا عطف ہے متکئین پر اور جس طرح وہ حال واقع ہوا ہے یہ بھی حال ہے مشتق ہے دنو سے اور دنو کے معنے میں ہے قرب کے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ﴿١٤﴾ وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ
اور نزدیک کئے گئے ہیں میوے اسکے نزدیک کرنے کر | اور پھرائے جاتے ہیں اوپر انکے باسن چاندی کے
پھل بھی جھکے ہوئے ہوں گے اور ان پر چاندی کے باسنوں اور آبخوروں کا دور

وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ﴿١٥﴾ قَوَارِيرَا مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا
اور آبخورے ہیں شیشے کے شیشے کے ہیں بنائے ہوئے چاندی کے اندازہ کیا ہے انکو
چل رہا ہوگا جو شیشے کی طرح (صاف و شفاف ہوں گے) شیشے (کی طرح صاف شفاف مگر) چاندی کے ہوں گے (اور) کارکنان قضا و قدر نے

تَقْدِيرًا ﴿١٦﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا ﴿١٧﴾ عَيْنًا
اندازہ کرنے کر اور پلائے جائیں گے بیچ اسکے پیالے سے کہ ہے ملونی اسکی سونٹھ کی چشمہ ہے
انکو ٹھیک ٹھیک اندازے کا بنایا ہوگا اور وہاں انکو ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں سونٹھ (کے پانی) کی آمیزش ہوگی وہ (بھی) جنت

فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا ﴿١٨﴾ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ
بیچ اسکے کہ نام رکھا جاتا ہے سلسبیل کا اور پھریں گے اوپر انکے لڑکے ہمیشہ رہنے والے
میں ایک چشمہ ہوگا۔ جس کا نام سلسبیل ہے اور انکے پاس چھوٹے چھوٹے بچے آئیں جائیں گے۔ جو ہمیشہ اسی حالت میں

إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ﴿١٩﴾ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ
جس وقت دیکھے گا تو انکو گمان کریگا تو انکو موتی بکھرے ہوئے ہیں اور جب دیکھے گا تو اس جگہ دیکھے گا تو
رہیں گے جب تم انکو دیکھو تو انہیں بکھرے ہوئے موتی خیال کرو۔ اور جب تم نگاہ اٹھا کے دیکھو گے تو وہاں

نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ﴿٢٠﴾ عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ
نعمت اور بادشاہی بڑی کو اوپر انکے ہوں گے کپڑے لاہی سبز اور تافتے کے
بیش بہا نعمت اور بہت بڑی سلطنت دیکھو گے انکے اوپر باریک اور گاڑھے سبز ریشمی کپڑے ہوں گے اور انکو چاندی کے

وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ﴿٢١﴾
اور پہنائے جائیں گے کنگن چاندی کے اور پلاوے گا انکو رب انکا شربت پاکیزہ کو
کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب ان کو نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا

إِنَّ هَٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُورًا ﴿٢٢﴾ إِنَّا نَحْنُ (ع ۱۹)
تحقیق یہ ہے واسطے تمہارے بدلہ اور ہے سعی تمہاری قدر دانی کی گئی تحقیق ہم نے
(اور کہا جائیگا سنو!) یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری کوشش (آج) مقبول ہوگئی ہے بلاشبہ ہم نے آپ

نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلًا ﴿٢٣﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ
اتارا ہے اوپر تیرے قرآن آہستہ آہستہ اتارنا پس صبر کر واسطے حکم پروردگار اپنے کے اور نہ کہا مان
آپ پر تھوڑا تھوڑا کرکے قرآن نازل کیا ہے سو آپ اپنے رب کے حکم کا صبر سے انتظار کریں اور ان میں

مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا ﴿٢٤﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٢٥﴾ وَ
انمیں سے گنہگار کا یا کفر کرنیوالے کا اور یاد کر نام رب اپنے کا صبح اور شام اور
سے کسی گنہگار اور ناشکرگزار کا کہنا نہ مانیں اور اپنے رب کے نام کا صبح و شام ذکر کرتے رہا کریں اور

مِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ﴿٢٦﴾ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ يُحِبُّونَ
رات سے پس سجدہ کر واسطے اسکے اور تسبیح کر اسکی رات بڑی تک تحقیق یہ لوگ دوست رکھتے ہیں
رات کے وقت اسکی عبادت کریں اور رات کا زیادہ حصہ اسکی تسبیح و تقدیس میں گزاریں (سنو) یہ لوگ دنیائے عاجل کو پسند

حل لغات

۱ شراباً طهوراً۔ طهور مبالغے کا صیغہ ہے یعنی جنت کی شراب نہایت پاک ہے دنیا کی شراب کی طرح نجس نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ دنیا میں یہ لوگ حق کی وجہ سے مار بھی کھاتے بدنام ہوتے تکلیفیں اور ایذائیں سہتے اور صبر کرتے بھوکے پیاسے رہتے آج بہشت میں عمدہ عمدہ کھانے پینے عیش و آرام نصیب ہوا۔ دنیا میں ریشمی کپڑا نہیں پہنا آج آخرت میں ملا۔ ف۲ اکواب وہ آبخورے جن میں ٹونٹی اور دستہ نہ ہو ف۳ یہ گلاس صفائی میں شیشے جیسے اور سفیدی میں چاندی جیسے، ہونگے چاندی کے لیکن شیشے کی طرح شفاف ہونگے کہ اندر کی چیز باہر سے نظر آوے ف۴ اس نام کے معنی صاف بہتا ہوا۔ موضح ف۵ یعنی رنگ کی صفائی اور صورت کی تازگی اور اپنے ڈیروں میں خدمت کے لئے ادھر اُدھر چلنے پھرنے میں ایسے خوبصورت نظر آئیں گے جیسے موتی بکھیر دیئے ہوں (ابن کثیر) ف۶ صحیح بخاری میں ہے کہ اللہ تعالیٰ آخر اہل نار سے جو کہ سب سے پیچھے آگ سے نکلے گا اور آخر اہل جنت سے جو کہ سب کے بعد بہشت میں جائے گا فرمائے گا تیرے لئے بادشاہت ہفت اقلیم کی اور اس سے دس گنا ہے (ابن کثیر) نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

إِنَّ مُوسَىٰ سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ أَيُّ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَدْنَىٰ مَنْزِلَةً قَالَ رَجُلٌ يَأْتِي بَعْدَ مَا يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهُ ادْخُلْ فَيَقُولُ كَيْفَ أَدْخُلُ وَقَدْ نَزَلُوا مَنَازِلَهُمْ وَأَخَذُوا أَخَذَاتِهِمْ فَيُقَالُ لَهُ أَتَرْضَىٰ أَنْ يَكُونَ لَكَ مَا كَانَ لِمَلِكٍ مِنْ مُلُوكِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ قَدْ رَضِيتُ فَيُقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ هَذَا وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ فَيَقُولُ رَضِيتُ أَيْ رَبِّ فَيُقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ هَذَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهِ فَيَقُولُ رَضِيتُ أَيْ رَبِّ فَيُقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَعَ هَذَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ (ترمذی صفحہ ۱۵۱ جلد دوم)

یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ رب العالمین سے پوچھا کہ اے رب جنت والوں میں سب سے کم درجہ کس کا ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا کہ سب سے کم درجہ والا وہ شخص ہے جو سب سے پیچھے اسوقت جنت کی طرف آئیگا جب کہ سب جنت والے اپنی اپنی جگہ لے چکے ہونگے۔ اس کو حکم ہوگا تو بھی داخل ہو۔ وہ کہے گا کہاں داخل ہوؤں تمام لوگوں کے علاقے اور کارخانے پھیلے ہوئے ہیں۔ اس سے کہا جائے گا بھلا اگر تجھ کو اتنا علاقہ ملے جتنا کہ بادشاہوں کے پاس ہوتا تھا وہ لینے پر راضی ہو جائے گا کہا جائے گا اچھا دنیا کے بادشاہوں سے تین حصے زیادہ تجھ کو ملے گا وہ اس کے لئے بھی رضامندی ظاہر کریگا۔ پھر کہا جائیگا اس سب سے دس حصے زیادہ اور اسکے علاوہ جو چیز جس وقت چاہے گا برابر ملتی رہے گی اللّٰھم ارزقنا آمین۔ حمیدی ف۷ اہل جنت کے لباس کا ذکر ہو رہا ہے کہ سبز ہرے رنگ کا باریک اور چمکدار ریشم ہوگا۔ سُندس اعلیٰ درجہ کا خالص نرم ریشم جو بدن سے لگا ہوا ہوگا اور استبرق عمدہ بیش بہا گراں قدر ریشم ہوگا چمکیلا جو اوپر پہنایا جائے گا، ساتھ ہی چاندی کے کنگن ہاتھوں میں ہونگے۔ یہ صفت ابرار کی ہے۔ رہے مقربین سو ان کے کنگن سونے اور موتیوں کے ہونگے (ابن کثیر) پہلے ظاہری زینت ریشمی کپڑے اور زیور کا ذکر کیا، پھر فرمایا کہ ان کو شراب طہور پلائی جائے گی جو انکے باطنوں کو حسد، کینہ، بغض وغیرہ بُرے اخلاق سے پاک صاف کر دیگی۔ ف۸ سچ ہے اللہ اپنے بندوں پر سب سے زیادہ مہربان ہے وہ اپنے بندوں کے اعمال برباد نہیں کرتا بلکہ سب سے زیادہ قدر دانی کرتا ہے بشرطیکہ بندے مخلص موحد ہو کر طریقہ نبویؐ کے مطابق اعمال بجالائیں اور شرک بدعت سے پرہیز رکھیں۔ ف۹ اٰثِم سے مراد اس جگہ بدکار ہے افعال میں یعنی کافر اور کَفُور سے مراد وہ ہے جس کے دل میں کفر ہو یعنی منافق۔ جامع و ابن کثیر ف۱۰ یعنی یہ لوگ آپ کی نصیحت و ہدایت قبول نہیں کرتے اسکا سبب حبِ دنیا ہے۔ دنیا چونکہ جلد ہاتھ آنے والی چیز ہے اسی کو یہ چاہتے ہیں اور قیامت کے بھاری دن سے غفلت میں ہیں اسکی کچھ فکر نہیں بلکہ اس کے آنے کا بھی یقین نہیں۔ سمجھتے ہیں کہ مر کر جب گل سڑ گئے پھر کون دوبارہ ہم کو ایسا ہی بنا کر کھڑا کرے گا! آگے اس کا جواب دیا ہے۔ (موضح)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ

جلدی کو یعنی دنیا کو اور چھوڑ دیتے ہیں پیچھے اپنے دن بھاری کو ہم نے پیدا کیا ہے انکو

کرتے ہیں اور اس دن کو جو بڑا سخت ہے پس پشت ڈال رکھا ہے بلاشبہ ہم نے انکو پیدا کیا

وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾

اور مضبوط کئے ہم نے بندھن انکے اور جب چاہیں گے ہم بدل ڈالیں گے ہم مانند انکی بدل ڈالنا ویسا

اور انکے جوڑ بند مضبوط کئے اور ہم جب چاہیں ان جیسے لوگ اور لا بسائیں

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾ وَمَا

تحقیق یہ نصیحت ہے پس جو کوئی چاہے پکڑے طرف پروردگار اپنے کے راہ اور نہیں

یہ قرآن کیا ہے (سر تا سر) ایک نصیحت ہے۔ پس جو چاہے اپنے رب کی طرف (پہنچنے کا) رستہ اختیار کرلے اور تم کوئی

تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾ يُّدْخِلُ

چاہتے تم مگر یہ کہ چاہے اللہ تحقیق اللہ ہے جاننے والا حکمت والا وہ داخل کرتا ہے

بات نہیں چاہ سکتے مگر وہی جو خدا کو منظور ہو بیشک اللہ (سب کچھ) جاننے والا حکمت والا ہے جس کسی کو

مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾ ع ۲

جس کو چاہے بیچ رحمت اپنی کے اور ظالم تیار کیا ہے واسطے انکے عذاب درد دینے والا

چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور ظالموں کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورہ مرسلات مکہ میں نازل ہوئی اسمیں پچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

سورۃ المرسلات مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں پچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع (کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بہت بڑا مہربان ہے

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿۱﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿۲﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ﴿۳﴾

قسم ہے ان ہواؤں کی جو چھوڑی گئی ہیں برابر سے پھر زور کرنے والیوں کی زور کرکر اور بادل اٹھانے والیوں کی بادل اٹھا کر

قسم ہے ان خوش رفتار ہواؤں کی جو نرم نرم چلتی ہیں پھر قسم ہے ان ہواؤں کی جو زور سے چلتی ہیں اور قسم ان کی جو بادلوں کو پھیلاتی ہیں

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ﴿۵﴾ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ﴿۶﴾ اِنَّمَا

پھر جدا کرنے والیوں کی جدا کر کر پھر ان فرشتوں کی ڈالنے والے ہیں ذکر کو الزام دینے کو یا ڈرانے کو تحقیق جو کچھ

پھر ان ہواؤں کی قسم جو تو ایک دوسرے سے جدا کر دیتی ہیں پھر ان فرشتوں کی قسم جو نصیحت لاتے ہیں تاکہ حجت تمام ہو یا ڈر سنایا جائے کہ جس کا وعدہ

تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ﴿۸﴾ وَاِذَا السَّمَآءُ

وعدہ دیئے جاتے ہو تم البتہ ہونے والا ہے پس جس وقت کہ تارے مٹائے جاویں گے اور جس وقت آسمان

کیا گیا ہے وہ ضرور پورا ہوکر رہے گا پھر جب ستارے بےنور ہو جائیں گے اور جب آسمان

فُرِجَتْ ﴿۹﴾ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿۱۰﴾ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ﴿۱۱﴾

کھولا جاوے گا اور جس وقت کہ پہاڑ اڑائے جاویں گے اور جس وقت کہ پیغمبر وقت مقرر پر لائے جاویں گے

پھٹ جائے گا اور جب پہاڑ اڑا دیئے جائیں گے اور جب رسول وقت مقررہ پر جمع کئے جائیں گے

منزل ۷

حل لغات

۱ وَشَدَدْنَا

اَسْرَهُمْ۔ اسر لغت میں کہتے ہیں باندھنے کو اور مضبوط کرنے کو۔ قیدی کو اسیر کہنے کی بھی وجہ ہے کہ وہ زنجیر وغیرہ سے باندھا جاتا ہے نولا کرتے ہیں اسر الرحل اذا وثق بالقید ۲ وَالظّٰلِمِيْنَ منصوب ہے فعل مضمر کی وجہ سے جس کی تفسیر اعدلهم کر رہا ہے والتقدیر یدخل من یشاء فی رحمتہ ویعذب الظالمین۔ ۳ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا عرف کے معنے لغت میں متتابعۃ یعنی پے درپے آنے کے ہیں اور یہ صفت ہے مفعول مطلق محذوف کی ای ارسالا متتابعۃ ۴ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا۔ عصف کہتے ہیں سرعت و تیزی کے ساتھ چلنے کو ★

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی جب اُن کو چاہیں گے اُٹھائیں گے قیامت کے دن اور دوسری پیدائش میں لوٹا دیں گے۔ یہ دلیل بیان فرمائی پہلی پیدائش سے دوسری پیدائش پر۔ ابن کثیر ف۲ یعنی ہم نے سب اُمور کا حال بیان کر دیا اور شک و شبہ بھی دُور کر دیا جو باتیں سمجھنے سے روکنے والی تھیں وہ سب اُٹھا دیں، اب کوئی بات اس راہ پر چلنے سے روکنے والی نہیں رہی سوا چاہنے بندے کے ولیکن تم اس راہ پر نہیں چل سکتے جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے کیونکہ ہر امر کا اختیار اسی کے ہاتھ میں ہے، صرف بندہ کے چاہنے سے نہ بھلائی حاصل ہوتی ہے نہ بُرائی دُور ہوتی ہے اگرچہ اچھی بات کے چاہنے اور نیکی پر قصد کرنے سے ثواب اور اجر ملتا ہے جس طرح کہ حدیث شریف میں آیا ہے إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ الحدیث یعنی عملوں کا مدار نیتوں پر ہے آدمی جیسے نیت کرے ویسا بدلہ پاوے۔ یہ آیت فرقہ معتزلہ اور قدریہ پر حجت اور الزام ہے (فتح) ف۳ یعنی تمہارا چاہنا بھی اللہ کے چاہے بدوں نہیں ہو سکتا کیونکہ بندہ کی مشیت اللہ کی مشیت کے تابع ہے وہ جانتا ہے کس کی استعداد و قابلیت کس قسم کی ہے اسی کے موافق اسکی مشیت کام کرتی ہے پھر وہ جس کو اپنی مشیت سے راہ راست پر لائے اور جس کو گمراہی میں پڑا چھوڑ دے عین ثواب و حکمت ہے۔ رحمت سے مراد جنت ہو سکتی کو جنت اللہ کی رحمت سے ملتی ہے عطاؒ نے کہا جس کی نیت صادق ہے اس کو اللہ جنت میں داخل کریگا۔ رہے ظالم سو اُن کے لئے عذاب دردناک تیار ہے۔ ظالم سے مراد مشرک ہیں۔ فتح ف۴ بخاری مسلم میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں کسی غار میں تھے کہ یہ سورت اُتری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو پڑھتے تھے اور میں آپ کے دہانِ مبارک سے یاد کرتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ تر تھا کہ اتنے میں ایک سانپ ہم پر کود پڑا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو مار ڈالو۔ ہم جلدی سے دوڑے وہ چل دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمہارے شر سے بچ گیا جس طرح تم اسکے شر سے بچ گئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ اس سورت کو پڑھ رہے تھے اور ام الفضل سنتی تھیں۔ کہا اے بیٹے! تو نے اس سورت کو پڑھ کر مجھے یاد دلا دیا کہ سب سے پیچھے میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی سورت کو سُنا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو مغرب کی نماز میں پڑھا کرتے تھے۔ (ابن کثیر)
ف۵ یعنی اوّل ہوا نرم اور خوشگوار چلتی ہے جس سے مخلوق کی بہت سی توقعات اور منافع وابستہ ہوتے ہیں پھر کچھ دیر بعد وہی ہوا ایک تند آندھی اور طوفان جھکڑ کی شکل اختیار کر کے وہ خرابی اور غضب ڈھاتی ہے کہ لوگ بلبلا اُٹھتے ہیں۔ یہی مثال دنیا اور آخرت کی سمجھو، کتنے ہی کام ہیں جن کو لوگ فی الحال مفید اور نافع تصور کرتے ہیں اور ان پر بڑی بڑی اُمیدیں باندھتے ہیں لیکن وہی کام جب قیامت کے دن اپنی اصلی اور سخت ترین خوفناک صورت میں ظاہر ہونگے تو لوگ پناہ مانگیں گے۔ ان جملہ قسموں کے بعد فرمایا کہ جس قیامت میں حساب جزا سزا کا وعدہ دیا گیا ہے وہ یقیناً حق ہے۔ (ابن کثیر وغیرہ)

فوائد صفحہ ٨١٧

ف۱ اس آیت کو اس سورت میں دس دفعہ مکرر بیان فرمایا اس لئے کہ جھٹلانے والوں پر بقدر ان کے جھٹلانے کے عذاب تقسیم کیا کیونکہ جو کوئی کئی باتوں کو جھٹلا دے اس کے لئے ہر بات کے جھٹلانے پر علیحدہ علیحدہ سزا ہے اور بعض بات کے جھٹلانے کا جرم اور باتوں کے جھٹلانے کے جرم سے زیادہ ہوتا ہے پس سزا بھی اسی قدر ہے جس قدر جرم (فتح البیان) ف۲ قرار مکین سے مراد رحم ہے جس میں مرد و عورت کا پانی ٹھیرتا ہے۔ قدر معلوم سے مراد مدت معین ہو تو جینے یا کم و بیش یعنی حمل کی مدت جتنی خدا کے علم میں ہو۔ پھر فرمایا ہم نے زندوں اور مُردوں کے لئے زمین کو کافی بنایا ہے۔ حضرت مجاہدؒ نے فرمایا زمین مُردہ کو سمیٹ لیتی ہے۔ شعبیؒ نے کہا زمین کا پیٹ تمہارے مُردوں کے لئے اور اس کی پشت تمہارے زندوں کے لئے ہے۔ یہی قول قتادہؒ کا بھی ہے جو مرتا ہے زمین میں چلا جاتا ہے ؎

دریں ورطہ کشتی فروشد ہزار ٭ کہ پیدا نہ شد تختہ بر کنار

ف۳ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قیامت کے دن اللہ پاک تمام اگلوں پچھلوں کو ایک چٹیل صاف میدان میں جمع کریگا آواز دینے والا آواز دیکر سب کو ہوشیار کر دیگا پھر اللہ پاک فرمائے گا آج کا دن فیصلوں کا دن ہے تم سب اگلے پچھلوں کو میں نے جمع کر دیا ہے، اب میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر میرے ساتھ کوئی دغا فریب مکر حیلہ کر سکتے ہو تو کر لو۔ سنو! متکبر سرکش منکر اور جھٹلانے والا آج میری پکڑ سے بچ نہیں سکتا اور نہ کوئی نافرمان شیطان میرے عذابوں سے نجات پا سکتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے اُس دن دوزخ اپنی گردن دراز کر کے لوگوں کے بیچوں بیچ ہو کر باواز بلند کہے گی اے لوگو! تین قسم کے لوگوں کو ابھی ہی مجھے پکڑ لینے کا حکم ہوا ہے۔ اُن کو خوب پہچانتی ہوں آج وہ مجھ سے کہیں بھی چھپ نہیں

★ ؎ وَالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا۔ نشر کے معنے ہیں پھیلانے کے لے عُذْرًا اَوْ نُذْرًا۔ عذر اور نذر دونوں مصدر ہیں۔ عذر لیا گیا ہے عذر سے اور نذر انذر سے پھر یہ دونوں مفعول لہ ہیں ذکرا کے ؎ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ۔ طمس کہتے ہیں مٹانے کو اور اس کی مزید توضیح سورہ یونس کی آیہ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ میں گزر چکی وہاں دیکھو۔ ؎ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ۔ فرج کے اصلی معنے ہیں پھٹنے کے یہی وجہ ہے کہ ہر پھٹی ہوئی چیز کو اہل محاورہ فرج سے تعبیر کرتے ہیں۔
؎ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ۔ اقتت اصل میں تھا وُقِّتَتْ کیونکہ وقت سے لیا گیا کہ واو کو ہمزے سے بدل لیا وجہ یہ کہ جو مضموم واو صدر کلام میں واقع ہوتا اور ضمہ اس کو لازم ہوا کرتا ہے اسے ہمیشہ ہمزے سے بدل لیا کرتے ہیں بولا کرتے ہیں صلی القوم اُحدانا اور ہذہ اجوہ حسان۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لِاَیِّ یَوۡمٍ اُجِّلَتۡ ﴿۱۲﴾ لِیَوۡمِ الۡفَصۡلِ ﴿۱۳﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا یَوۡمُ

واسطے کس دن کے وعدہ دیئے گئے ہیں واسطے دن جدائی کے اور کیا جانے تو کیا ہے دن

کس دن کے واسطے ان چیزوں میں تاخیر کی گئی۔ فیصلہ کے دن کے لئے جب ہر ایک چیز کا دوٹوک فیصلہ کیا جائیگا اور تمہیں کیا معلوم کہ فیصلہ کا دن

الۡفَصۡلِ ﴿۱۴﴾ وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۱۵﴾ اَلَمۡ نُہۡلِکِ

جدائی کا وائے ہے اس دن واسطے جھٹلانے والوں کے کیا نہیں ہلاک کیا ہم نے

کیا ہوگا (سزا) جھٹلانے والوں کے لئے اس دن تباہی ہے کیا ہم نے اگلے (نافرمان) لوگوں

الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتۡبِعُہُمُ الۡاٰخِرِیۡنَ ﴿۱۷﴾ کَذٰلِکَ نَفۡعَلُ

پہلوں کو پھر پیچھے انکے چلاتے ہیں ہم پچھلوں کو اسی طرح کرتے ہیں ہم

کو ہلاک نہیں کر دیا پھر ان کے پیچھے اور لوگوں کو بھیجا اسی طرح ہم کرتے ہیں

بِالۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۱۸﴾ وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۱۹﴾ اَلَمۡ نَخۡلُقۡکُّمۡ

ساتھ گنہگاروں کے وائے ہے اس دن واسطے جھٹلانے والوں کے کیا نہیں پیدا کیا ہم نے تم کو

کے ساتھ کیا کرتے ہیں (سزا) جھٹلانے والوں کے لئے اس دن تباہی ہے کیا ہم نے تم کو حقیر

مِّنۡ مَّآءٍ مَّہِیۡنٍ ﴿۲۰﴾ فَجَعَلۡنٰہُ فِیۡ قَرَارٍ مَّکِیۡنٍ ﴿۲۱﴾ اِلٰی قَدَرٍ

پانی حقیر سے پس کیا ہم نے اسکو بیچ ایک جگہ مضبوط کے تک ایک وقت معلوم

پانی سے پیدا نہیں کیا پھر اسکو ایک محفوظ جگہ میں رکھا ایک مقررہ وقت

مَّعۡلُوۡمٍ ﴿۲۲﴾ فَقَدَرۡنَا ٭ۖ فَنِعۡمَ الۡقٰدِرُوۡنَ ﴿۲۳﴾ وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ

تک پس اندازہ کیا ہم نے پس اچھا اندازہ کرنے والے ہیں وائے ہے اس دن

تک پھر ہم نے اس کا ایک اندازہ مقرر کیا سو ہم کیا اچھا اندازہ مقرر کرنے والے ہیں (سزا) جھٹلانے والوں کے لئے

لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۲۴﴾ اَلَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ کِفَاتًا ﴿۲۵﴾ اَحۡیَآءً وَّ

واسطے جھٹلانے والوں کے کیا نہیں کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی زندوں کو اور

اس دن تباہی ہے کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا زندوں کو اور

اَمۡوَاتًا ﴿۲۶﴾ وَّ جَعَلۡنَا فِیۡہَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّ اَسۡقَیۡنٰکُمۡ

مُردوں کو اور کئے ہم نے بیچ اسکے پہاڑ بلند اور پلایا ہم نے تم کو

مُردوں کو اور (علاوہ ازیں) اس میں بڑے بڑے اونچے پہاڑ بنائے اور تم کو میٹھا

مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾ وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۲۸﴾ اِنۡطَلِقُوۡۤا

پانی پیاس بجھانے والا وائے اس دن واسطے جھٹلانے والوں کے چلو

پانی پلایا (سزا) جھٹلانے والوں کے لئے اس دن تباہی ہے اب اسی طرف

اِلٰی مَا کُنۡتُمۡ بِہٖ تُکَذِّبُوۡنَ ﴿۲۹﴾ اِنۡطَلِقُوۡۤا اِلٰی

طرف اس چیز کے کہ تھے تم اس کو جھٹلاتے چلو طرف

چلو جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے اس سائے کی طرف چلو جس کے

ظِلٍّ ذِیۡ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ لَّا ظَلِیۡلٍ وَّ لَا یُغۡنِیۡ مِنَ

سائے تین شاخوں والے کے نہ سایہ دینے والا اور نہ کفایت کرنے والا وقت

تین حصے ہیں نہ اس میں ٹھنڈک ہے اور نہ آگ کی تپش سے

حل لغات

۲۵ الم نجعل الارض ... کفاتا کفات مشتق ہے کفت سے اور کفت کے لغوی معنے ہیں ملانے اور جمع کرنے کے بولا کرتے ہیں کفت الشی اسی ضمیت احیاء و امواتا کفاتا کی وجہ سے

منصوب۔ ۲۷ رواسی شٰمخٰت، رواسی جمع ہے راسیۃ کی اور راسیۃ معنے میں ہے ثابتۃ کے، شامخات جمع ہے شامخۃ کی اور شامخۃ معنے میں ہے عالیۃ کے اہل زبان ہر اونچی اور بلند چیز کو شامخ کہتے ہیں ۳۰ ذی ثلٰث شعب، شعب جمع ہے شعبۃ کی اور شعبہ کہتے ہیں شاخ اور حصے کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکتے۔ ایک تو وہ جس نے خدا کے ساتھ کسی کو شریک کیا ہو۔ دوسرے وہ جو منکر اور متکبر ہو اور تیسرے وہ جو نافرمان شیطان ہو پھر وہ مڑ مڑ چن چن کر ایسے اوصاف والے لوگوں کو چھانٹ لے گی اور ایک ایک کو پکڑ کر نگل جائے گی پس بلاشک یہ وہ دن ہے جس دن کوئی بول نہ سکے گا اور نہ عذر معذرت ہی کرنے کے لئے کسی کو موقع دیا جائیگا اللہ محفوظ رکھے اور اپنی رحمت سے ہمارا بیڑہ پار لگا دے۔ آمین (م ابن کثیر وغیرہ) قتادہ وغیرہ سے مروی ہے کہ کافروں کے سایہ کے لئے ایک دھواں دوزخ سے اٹھے گا جو پھٹ کر تین ٹکڑے ہوجائیگا کہتے ہیں کہ ان میں ہر شخص کو تین طرف سے گھیرے گا۔ ایک ٹکڑا سر کے اوپر سائبان کی طرح ٹھیرے گا دوسرا ٹکڑا داہنے اور تیسرا بائیں ہوجائے گا۔ حساب سے فارغ ہونے تک وہ لوگ اسی سایہ کے نیچے رہیں گے اور ایماندار نیک کردار عرش کے سایہ میں آرام سے کھڑے ہونگے وہ (سائبان کا سایہ) محض برائے نام سایہ ہوگا۔ گہری چھاؤں نہیں ہوگی جس سے آفتاب کی گرمی یا آگ کی تپش سے نجات ملے یا اندر کی گرمی اور پیاس میں کمی ہو۔ پھر فرمایا آگ کی چنگاریاں بڑے اونچے محل کے برابر یا اسکے انگارے کلائی میں محل کے برابر ہونگے

فوائد صفحہ ۸۱۸

ف ۱ قیامت میں کئی حالات اور اوقات ہیں پس بعض حالتوں اور وقتوں میں تو جھگڑا کریں گے اور بعضوں میں بات بھی نہ کریں گے (جامع البیان) لو سب کو ہم نے یہاں جمع کر دیا آپس میں مل کر اور مشورہ کرکے جو داؤ تدبیر ہماری گرفت سے نکلنے کی کرسکتے ہو کر دیکھو، دنیا میں حق کو دبانے کی بہت تدبیریں کی تھیں آج ان میں سے کوئی یاد کرو۔ اگر تم میرے قبضہ اور میرے حکم سے نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ، سو تحقیق تم سے یہ نہیں ہوسکتا (ابن کثیر، جامع ترمذی کتاب التفسیر میں ہے) قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ ھُوْدٌ وَ الْوَاقِعَۃُ وَالْمُرْسَلٰتُ وَ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ بوڑھے ہوگئے آپؐ نے فرمایا مجھ کو سورۂ ہود اور سورہ واقعہ و سورۂ مرسلات اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا یعنی ان میں قیامت کی ہولناکی کا بیان ہے۔ اسکی ہیبت نے مجھ کو ضعیف کر دیا۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْصِنِیْ قَالَ عَلَیْکَ بِالْاِیَاسِ مِمَّا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ وَاِیَّاکَ وَالطَّمَعَ فَاِنَّہُ الْفَقْرُ الْحَاضِرُ وَصَلِّ صَلٰوتَکَ وَاَنْتَ مُوَدِّعٌ وَاِیَّاکَ وَمَا یُعْتَذَرُ مِنْہُ (ترغیب صفحہ ۵۹۹ صححہ الحاکم) یعنی ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ مجھ کو کچھ نصیحت وصیت کیجئے فرمایا کہ لوگوں سے اُمید قطع کر دے، طمع سے پرہیز کر کیونکہ طمع سے محتاجی بہت جلد آتی ہے اور نماز اس خیال سے پڑھا کر کہ گویا یہی آخری نماز ہے اس کے بعد خدا جانے دوسری نماز کے وقت تک زندہ رہوں یا نہ رہوں یعنی یہ خیال ہوگا تو نماز میں ڈر اور خوف اور دل کی توجہ خوب ہوگی یہی نماز کی روح ہے اور ایسے کام سے بچتا رہ جس سے نادم ہونا اور عذر معذرت کرنی پڑے۔ اور آپؐ نے فرمایا مَا مِنْ اَحَدٍ یَمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ ازْدَادَ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا نَدِمَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ نَزَعَ (ترغیب صفحہ ۶۰۰) یعنی مرنے کے بعد ہر ایک شخص پچھتائے گا، پوچھا گیا کہ حضورؐ ہر ایک کے پچھتانے کی کیا صورت ہے؟ فرمایا کہ نیک یوں پچھتائے گا کہ میں نے نیکیاں اور زیادہ کیوں نہ کیں اور بد یوں پچھتائیگا کہ میں نے گناہ سے پرہیز کیوں نہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے اَکْثِرُوْا ذِکْرَ النَّارِ فَاِنَّ حَرَّھَا شَدِیْدٌ وَّاِنَّ قَعْرَھَا بَعِیْدٌ وَّاِنَّ مَقَامِعَھَا حَدِیْدٌ (ترمذی صفحہ ۹۱ جلد دوم) یعنی دوزخ سے بہت فکر اور خوف رکھا کرو کیونکہ اسکی آگ بہت سخت ہے اور اس کے گڑھے بہت گہرے ہیں اور اس کے گرز لوہے کے ہیں جن سے مجرموں کو مارتے ہیں (حمیدی) **ف ۲** یہ قلیل فائدہ اٹھانے کا سبب بیان فرمایا یہ جھٹلانے والوں کو خطاب ہے (جامع) **ف ۳** حضرت مقاتلؒ سے روایت ہے کہ یہ آیت بنی ثقیف کے حق میں اتری ہے ان کو آپؐ نے نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ وہ کہنے لگے نماز میں تو جھکنا پڑتا ہے، ہمیں جھکنے میں شرم معلوم ہوتی ہے، سر اور کمر جھکانے میں عزت جاتی ہے عیب لگتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہ دین کس کام کا جس میں رکوع و سجدہ یعنی نماز نہ ہو اپنے سچے معبود کی عبادت نہ کی جائے اس آیت میں ایسے ہی مغرور لوگوں کا ذکر ہے جن سے کہا جاتا ہے کہ نماز پڑھو تو وہ نماز نہیں پڑھتے۔ یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ کفار بھی مخاطب ہیں ساتھ فروع شریعت کے نماز کا نام رکوع رکھا، یہ ایک جزء ہے نماز کا تخصیص اس جزء کی اسلئے فرمائی کہ یہ رکوع واسطے خضوع و خشاعت کے کیا جاتا ہے اور مدرک رکوع مدرک رکعت ہے۔ حدیث ابوہریرہؓ میں مرفوعاً آیا ہے کہ جب تم نماز کی طرف آؤ اور ہم یعنی امام و مقتدی سب سجدہ میں ہوں تو تم بھی سجدہ میں شامل ہوجاؤ اور اس کو کچھ شمار نہ کرو یعنی وہ رکعت نہیں ہوئی۔ اور جو رکوع میں آکر ملا اس کی رکعت ہوگئی (ابو داؤد) موطا امام مالکؒ میں ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے جس نے رکوع پالیا اُس نے رکعت پالی۔ رکوع کی رکعت کے متعلق عون المعبود اور البلاغ المبین میں کافی حدیثیں ہیں (تفصیل کے لئے مکمل نماز منگا کر تشفی کریں۔ (فائدہ شاریہ)

ہر مسجد نماز کے لیے بنائی جاتی ہے، اور مسجد میں باجماعت نماز ادا ہوتی ہے جس کے لیے صحیح العقیدہ اور قرآن وحدیث کے معیار کے مطابق امام ہونا چاہیے اگر صحیح العقیدہ، عالم بالقرآن والسنہ اور لوگوں میں بہترین شخص امام مقرر ہے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیے، بدعتی وخرافی اجاہل وبدکردار امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کرنا چاہیے، جیسا کہ حدیث شریف میں مروی ہے: اجعلوا ائمتکم خیارکم. رواہ الدارقطنی.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللَّهَبِ ۝٣١ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝٣٢ كَأَنَّهُ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝٣٣

شعلے آگ کے ۔ تحقیق وہ پھینکتی ہے چنگاریاں مانند محلوں کے ۔ گویا کہ وہ قطاریں اونٹوں زرد کی

بچاسکے گا ۔ وہ آگ اتنے بڑے انگارے برسائے گی ۔ جیسے محل ۔ گویا کہ وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝٣٤ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنطِقُونَ ۝٣٥ وَلَا

وائے ہے اس دن واسطے جھٹلانے والوں کے ۔ یہ دن ہے کہ نہ بولیں گے ۔ اور نہ

(سنو!) جھٹلانے والوں کے لئے اس دن تباہی ہے ۔ یہ وہ دن ہے کہ لوگ نہ بات کرسکیں گے ۔ اور نہ

يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ ۝٣٦ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝٣٧

اذن دیا جائیگا انکو پس عذر لاویں گے ف ۔ وائے ہے اس دن واسطے جھٹلانے والوں کے

انکو اجازت دیجائیگی کہ وہ عذر پیش کرسکیں ۔ (سنو!) جھٹلانے والوں کے لئے اس دن تباہی ہے

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْأَوَّلِينَ ۝٣٨ فَإِن كَانَ لَكُمْ

یہ دن ہے جدا کرنے کا ۔ اکٹھا کیا ہم نے تمکو اور پہلوں کو ۔ پس اگر ہو واسطے تمہارے

یہ وہ دن ہے جبکہ ہر ایک بات کا دوٹوک فیصلہ کیا جائیگا ہم نے تم کو اور اگلوں کو جمع کیا ہے پھر اگر تمہارے پاس کوئی تدبیر

كَيْدٌ فَكِيدُونِ ۝٣٩ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝٤٠ إِنَّ ع ۱ ۲۱

مکر پس مکر کرو مجھ سے ۔ وائے ہے اس دن واسطے جھٹلانے والوں کے ۔ تحقیق

ہے تو آزما دیکھو ۔ (سنو!) جھٹلانے والوں کے لئے اس دن تباہی ہے ۔ بلاشبہ

الْمُتَّقِينَ فِي ظِلٰلٍ وَّعُيُونٍ ۝٤١ وَّفَوٰكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ ۝٤٢

پرہیزگار بیچ سایوں کے ہیں اور چشموں کے ہیں ۔ اور میووں کے ہیں جس چیز سے کہ چاہیں

(اللہ سے) ڈرنیوالے (بہشت کے) سایوں اور چشموں میں ہونگے ۔ اور میوے جس قسم کے وہ چاہیں انکو میسر آئیں گے

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيٓـًٔا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝٤٣ إِنَّا كَذٰلِكَ

کھاؤ اور پیو سہتا بدلے اس چیز کے کہ تھے تم کرتے ۔ تحقیق ہم اسی طرح

(اور حکم دیا جائیگا کہ) نیک عمل جو کرتے رہے ہو انکے صلہ میں اب مزے سے کھاؤ اور پیو ۔ نیکوکاروں کو ہم یونہی

نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝٤٤ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝٤٥ كُلُوا وَ

جزا دیتے ہیں احسان کرنے والوں کو ۔ وائے ہے اس دن واسطے جھٹلانے والوں کے ۔ کھاؤ اور

صلہ دیا کرتے ہیں ۔ (سنو!) جھٹلانیوالوں کے لئے اس دن تباہی ہے ۔ (سوائے جھٹلانے

تَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ ۝٤٦ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝٤٧

فائدہ اٹھاؤ تھوڑا سا تحقیق تم گنہگار ہو ف۲ ۔ وائے ہے اسی دن واسطے جھٹلانے والوں کے

والو!) کھاؤ اور تھوڑے دن فائدہ اٹھالو بیشک تم گنہگار ہو ۔ (سنو!) جھٹلانے والوں کے لئے اس دن تباہی ہے

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ۝٤٨ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

اور جو وقت کہا جاتا ہے واسطے انکے رکوع کرو نہیں رکوع کرتے ف۳ ۔ وائے ہے اس دن

اور جب انسے کہا جاتا ہے کہ (خدا کے آگے) جھکو ۔ تو وہ نہیں جھکتے ۔ (سنو!) جھٹلانے والوں کے لئے

لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝٤٩ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ۝٥٠ ع ۲ ۲۲

واسطے جھٹلانے والوں کے ۔ پس ساتھ کس بات کے پیچھے اس کے ایمان لاوینگے ف۴

اس دن تباہی ہے ۔ اب اس (قرآن) وعظ و نصیحت کے بعد وہ کیا ہے جس پر یہ لوگ ایمان لاوینگے

حل لغات

۱ تَرْمِي بِشَرَرٍ ۔
شرر اور شرارہ اور شررہ اور شرار سب کے معنے ہیں چنگاری جو آگ سے اڑ کر ہر طرف کو پھیلتی ہے لیا گیا ہے شَرَّرتُ الثَّوبَ سے اور یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب تم آفتاب سے بچنے کے لئے کپڑے کو ہر طرف پھیلاؤ ۲ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ جمالۃ جمع ہے جمل کی جس طرح حجارۃ حجر کی ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مؤذن کے الفاظ اذان کا جواب دینا چاہیے۔ چنانچہ ارشادِ نبویؐ ہے: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ... رواہ مسلم. وفي رواية لمسلم: إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ الحدیث.
اس حدیث میں مؤذن کی اذان کے جواب دینے والے کو جنت میں داخل کی بشارت دی گئی ہے۔ لہٰذا مؤذن کی اذان کا جواب دینا فضیلت و مرتبت کا باعث ہے اور جائز درست ہے۔

۴۔ رکوع سے اٹھنے کے بعد قومہ کیا جاتا ہے۔ اس میں ہاتھوں کو چھوڑ دینا چاہیے، باندھنا نہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی کوئی صریح مرفوع حدیث منقول و مروی نہیں ہے کہ جس سے یہ معلوم ہو کہ رکوع کے بعد قیام کی طرح ہاتھ باندھنا چاہیے۔ البتہ مرفوع و موقوف احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رکوع کے بعد ہاتھ چھوڑ دینا چاہیے۔ چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ کی مروی حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ... ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا (فَيَأْخُذَ كُلُّ عَظْمٍ مَأْخَذَهُ) وفي رواية: وَإِذَا رَفَعْتَ فَأَقِمْ صُلْبَكَ وَارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَرْجِعَ الْعِظَامُ إِلَى مَفَاصِلِهَا کہ آپ نے نماز غلط ادا کرنے والے کو فرمایا کہ پھر رکوع سے سر اٹھائے یہاں تک کہ سیدھا کھڑے ہو جائے اور ہر ہڈی اپنی جگہ ٹھہر جائے۔ اور ایک روایت اس طرح ہے کہ جب تو رکوع سے اٹھنے لگے تو پشت کو سیدھا رکھ اور اپنے سر کو اٹھا یہاں تک کہ ہڈیاں اپنے جوڑوں تک واپس چلی جائیں۔ یہ قولی حدیث ہے۔ اور فعلی حدیث حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ والی ہے جسے امام ترمذیؒ وغیرہ نے روایت کیا ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت بیان کرتے ہوئے رکوع کے بعد کا عمل یوں بیان ہوا ہے... ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا الحدیث۔ کہ آپ سمع اللہ لمن حمدہ فرماتے ہوئے رفع الیدین کرتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہڈی اپنی جگہ واپس آجاتی ٹھیک ٹھاک طور پر۔

اس کے علاوہ ہاتھ باندھنا قیام یعنی رکوع سے پہلے ہونا ثابت ہے نہ کہ رکوع کے بعد جیسے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مروی ہے جسے امام طبرانیؒ نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے: عَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي؟ فَقَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَى بِهِمَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ قَبَضَ بِالْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَحَاذَى بِهِمَا أُذُنَيْهِ الحدیث

امام بخاریؒ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کی تائید میں یہ اثر نقل کرتے ہیں: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ۔ کہ صحابہ کرامؓ کو نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنے کا حکم دیا جاتا تھا۔ یعنی قیام میں رکوع سے پہلے جیسا کہ اوپر والی حدیث میں واضح طور پر بیان ہو چکا ہے۔ صحیح بخاری و سنن ترمذی کی حدیث میں بھی قیام قبل از رکوع میں ہاتھ باندھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی صفت بیان کی گئی ہے۔ رکوع کے بعد قومہ میں یہ ہاتھ باندھنا ثابت نہیں ہے اور یہ حضرت ابو حمید ساعدیؓ والی روایت ہے۔ أَنَّهُ قَالَ: وَأَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَصَفَ أَنَّهُ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى وَجْهِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ.
امام بخاریؒ اپنی صحیح بخاری میں حضرت علیؓ کا یہ اثر نقل کرتے ہیں "تعلیقاً"

لیکن جزم کے صیغہ کے ساتھ فرماتے ہیں: وَوَضَعَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَفَّهُ عَلَى رُسْغِهِ الْأَيْسَرِ إِلَّا أَنْ يَحُكَّ جِلْدَهُ أَوْ يُصْلِحَ ثَوْبًا۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے اس اثر کو موصولاً ذکر کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ اس اثر کو ابن ابی شیبہ نے بھی روایت کیا ہے۔ اور حافظ صاحبؒ تہذیب التہذیب میں جریر الضبی کے ترجمہ کے تحت فرماتے ہیں: وعلق البخاری حدیثہ ہذا فی الصلوٰۃ مطولاً بصیغۃ الجزم عن علی ولا یعرف الا من طریق جریر ہذا۔ اور اس طرح کا التزام بخاریؒ کے نزدیک صحیح یا حسن ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ حدیث قابل عمل ہے۔
اور مشکوٰۃ فصل رابع میں یہ اثر اس طرح مروی ہے: عَنْ جَرِيرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ إِذَا قَامَ الصَّلَاةَ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى رُسْغِهِ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ إِلَّا أَنْ يُصْلِحَ ثَوْبَهُ أَوْ يَحُكَّ جَسَدَهُ (فتاویٰ اہلحدیث ج ۲ ص ۵۹۲)
یعنی جریر ضبی سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نماز پڑھاتے تو دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھتے اور اسی حالت میں رہتے یہاں تک کہ رکوع کریں مگر یہ کہ اپنا کپڑا ٹھیک کریں یا اپنا بدن کھجائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ رکوع سے پہلے تک ہاتھ باندھنا چاہیے رکوع کے بعد نہیں۔ رکوع میں امام کے (پشت) کمر اٹھانے سے پہلے اس کے ساتھ ملنے سے وہ رکعت ہو جاتی ہے اور اسے شمار کرنا چاہیے۔ چنانچہ صحیح بخاری شریف کی حدیث حضرت ابوبکرہؓ والی اس پر شاہد و شہود ہے۔ اس کے علاوہ دیگر احادیث صحیحہ سے بھی یہ مسئلہ ثابت ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا وَلَا تَعُدُّوهَا شَيْئًا وَمَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ۔ رواہ ابوداود بسند صحیح۔ کہ جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم سجدے میں ہوں تو تم بھی ہمارے ساتھ سجدے میں آکر مل جاؤ اور اسے رکعت شمار نہ کرو اور جو رکوع میں شامل ہوا اس نے نماز (رکعت) پالی۔ دوسری حدیث میں اس طرح مروی ہے: مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا قَبْلَ أَنْ يُقِيمَ الْإِمَامُ صُلْبَهُ۔ یعنی امام کے رکوع سے اٹھنے سے قبل جو شخص رکوع میں آکر مل جائے، اس کی رکعت ہو گئی (صحیح ابن خزیمہ، سنن دارقطنی و مستدرک حاکم باسناد صحیح) سنن بیہقی میں یہ حدیث دوسری سند کے ساتھ اس طرح مذکور ہے: عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ رَجُلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا جِئْتُمْ وَالْإِمَامُ رَاكِعٌ فَارْكَعُوا وَإِنْ كَانَ سَاجِدًا فَاسْجُدُوا وَلَا تَعْتَدُّوا بِالسُّجُودِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الرُّكُوعُ۔ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے آؤ اور امام رکوع میں ہو تو تم بھی رکوع کرو اور اگر امام سجدے میں ہو تو تم بھی سجدہ کرو لیکن سجدے میں ملنے پر رکعت کو شمار نہ کرو جب تک کہ امام کے ساتھ رکوع نہ کیا ہو۔

امام بیہقیؒ نے حضرات ابن عمرؓ اور زید بن ثابتؓ کی یہ حدیث بھی ذکر کی ہے جو دونوں صحابہؓ فرماتے ہیں: من ادرک الرکعۃ قبل ان یرفع الامام راسہ فقد ادرک السجدۃ۔ کہ جو شخص امام کے رکوع سے سر اٹھانے سے پہلے پہلے رکوع میں اس کے ساتھ شامل ہو گیا اس نے وہ رکعت حاصل کر لی۔

مزید تفصیل کے لیے "مکمل نماز" "رکوع کی رکعت" ہمارے ہاں کی مطبوعہ کتابیں خرید کر مطالعہ فرمائیں۔ واللہ سبحانہ اعلم

ف اس آیت کے جواب میں آمَنْتُ بِاللهِ وَبِمَا أُنْزِلَ کہنا یا آمَنَّا بِاللهِ کہہ لیجیے۔ (ابن کثیر و حاکم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ النَّبَا مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ نبا مکہ میں نازل ہوئی اس کی چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

سورۃ النبا مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا مہربان ہے

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ﴿۲﴾ الَّذِيْ هُمْ

کس چیز سے سوال کرتے ہیں اس خبر بڑی سے کہ وہ بیچ

یہ لوگ کس چیز کے متعلق آپس میں سوال کرتے ہیں (کیا) اس عظیم الشان خبر کے متعلق جس کے بارے میں وہ مختلف رائیں

فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ﴿۳﴾ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾

اس کے اختلاف کرتے ہیں ہرگز یوں نہیں شتاب جانیں گے پھر ہرگز یوں نہیں شتاب جانیں گے

رکھتے ہیں ہرگز نہیں انہیں عنقریب معلوم ہو جائیگا (نہیں) پھر (کہتا ہوں) ہرگز نہیں ان کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴿۶﴾ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴿۷﴾ وَّ

کیا نہیں کیا ہم نے زمین کو بچھونا اور پہاڑوں کو میخیں اور

کیا ہم نے زمین کو فرش اور پہاڑوں کو میخیں نہیں بنایا اور

خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ﴿۸﴾ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿۹﴾ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ

پیدا کیا ہم نے تم کو جوڑے اور کیا ہم نے نیند تمہاری کو سبب آرام کا اور کیا ہم نے رات کو

ہم نے تمہیں جوڑا جوڑا پیدا کیا اور ہم نے تمہاری نیند کو راحت کا سامان بنایا اور ہم نے رات تمہاری پردہ پوشی

لِبَاسًا ﴿۱۰﴾ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿۱۱﴾ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا

پردہ اور کیا ہم نے دن کو وقت معاش اور بنائے ہم نے اوپر تمہارے سات آسمان

کا سامان ٹھہرائی اور دن کو طلب معاش کا وقت بنایا اور ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان

شِدَادًا ﴿۱۲﴾ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿۱۳﴾ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ

سخت اور کیا ہم نے چراغ روشن اور اتارا ہم نے نچوڑنے والی بدلیوں

بنائے اور ایک روشنی دینے والا چراغ بھی بنایا اور ہم نے بادلوں سے موسلا دھار

مَآءً ثَجَّاجًا ﴿۱۴﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ﴿۱۵﴾ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾ اِنَّ يَوْمَ

سے پانی کثرت سے تو کہ نکالیں ہم ساتھ اس کے اناج اور بوٹیاں اور باغ لپٹے ہوئے تحقیق دن

مینہ برسایا تاکہ ہم اس کے ذریعہ اناج اور سبزہ نکالیں اور گھنے باغ پیدا کریں بیشک

الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴿۱۷﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾

جدائی کا ہے وقت مقرر جس دن کہ پھونکا جاوے گا بیچ صور کے پس آؤ گے تم فوج فوج

(حق و باطل میں) فیصلہ کا دن معین ہو چکا ہے جس دن صور پھونکا جائے گا سو تم گروہ در گروہ چلے آؤ گے

وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ

اور کھولا جاوے گا آسمان پس ہو جاویں گے دروازے اور چلائے جاویں گے پہاڑ پس ہو جاویں گے مانند

اور آسمان کھول دیا جائیگا پس (اس میں) دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے اور پہاڑوں کو اپنی جگہ سے چلایا جائے گا پس وہ

منزل ۷

حل لغات

لہ عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ۔ عَمَّ اصل میں تھا عَنْ مَا۔ عن حرف جر اور ما استفہامیہ ہے۔ اور میم چونکہ غنہ میں شریک ہیں تو گویا متماثلین ہیں لہذا نون کو میم سے بدل کر میم میں ادغام کر دیا۔ اور ما کا الف تخفیفاً حذف ہو گیا جیسے فیم اور بم اور لم اور علام اور حتام میں۔ لہ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا مہادا مصدر ہے معنی میں مفعول کے اے الم نجعل الارض ممہودا۔ لہ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا۔ سبات کہتے ہیں راحت کو یہ بنایا گیا ہے سبت سے اور سبت کے لغوی معنے ہیں قطع کے بولا کرتے ہیں سبت الرجل راسہ سبتا اذا حلق شعرہ چونکہ نیند ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوائد ستاریہ نیند آنے کا وظیفہ

ف۱ یہ سورت مکی ہے اس کے نام عمہ، تساءل، نبا ہیں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ نے نبی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ تو بوڑھے ہو گئے آپ نے فرمایا مجھ کو سورۃ ہود و سورۃ واقعہ۔ سورۃ مرسلات اور عم یتساءلون نے بوڑھا کر دیا۔ کیونکہ ان سورتوں میں خدائی عذاب کا بیان ہے۔ ترمذی۔ علماء نے لکھا ہے اس سورۃ کی خاصیت یہ ہے کہ جسکو نیند نہ آتی ہو وہ اسکو پڑھے اور وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا کو تکرار کرے مطلب حاصل ہوگا۔ انشاء اللہ۔ اور نبی علیہ السلام کا بتایا ہوا وظیفہ جو کہ دعاؤں کی کتاب حزب المقبول میں درج کر دیا ہے کو پڑھ کر سو رہے سے نیند آجاتی ہے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ فقط ترمذی۔ مشکوٰۃ باب ما يقول عند الصباح والمساء والمنام۔

قیامت کے وقوع و عجائبات الٰہی کا بیان

ف۲ کفار قیامت کے آنے اور مر کر جی اٹھنے کے منکر تھے نیز استہزاءً آپس میں پوچھتے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا خبر لائے ہیں؟ اسپر یہ آیتیں اتریں کہ قیامت نہایت ہولناک والی بڑی بھاری ہے جس کا عنقریب ہولناک منظر انکے سامنے آجائیگا۔ اسوقت جان لیں گے قیامت کیا چیز ہے۔ پھر قدرت نے اپنی عظیم الشان نشانیاں بیان فرما کر قیامت کا وقوع ثابت کیا یعنی زمین اپنی مخلوقات کے رہنے سہنے کے لئے پیدا کی۔ اور پہاڑ زمین کی جنبش دور کرنے کو اور جوڑے کو مردوں کے سکون و راحت کے لئے اور رات کو دن بھر کے تعب و تکان دور کرنے اور دن کو روزی کمانے کے لئے۔ آسمان بطور چھت اور سورج چاند ستارے روشنی اور گرمی، سردی کے آرام اور راہ بتانے کو اور بادلوں سے زمین پر پانی اتار کر اناج، غلہ مختلف قسم کے درخت، پھل پھول وغیرہ روئیدگی اگائی اور پیدا کی۔ رب العالمین نے اپنی عجائبات بیان فرما کر بتا دیا کہ جو خدا ایسی قدرت اور حکمت والا ہے کیا اسے تمہارا دوسری مرتبہ پیدا کرنا اور حساب و کتاب کے لئے اٹھانا کچھ مشکل ہوگا؟ ہرگز نہیں۔ یقیناً دنیا کے اس طویل سلسلہ کا کوئی نتیجہ اور انجام ہونا چاہئے بس اسی کو آخرت کہتے ہیں جسطرح نیند کے بعد بیداری اور رات کے بعد دن آتا ہے ایسے ہی سمجھو کہ دنیا کے خاتمے پر آخرت یعنی قیامت کا آنا یقینی ہے۔ وہ فیصلہ کا دن ہوگا جس میں نیک کو بد سے الگ کر دیا جائیگا۔ ہر نیکی کی جزا اور بدی کی سزا دی جائے گی۔ ظاہر ہے کہ ایسا امتیاز اور فرق اس دنیا میں نہیں ہو سکتا کیونکہ یہاں رہتے ہوئے زمین، آسمان، چاند سورج، رات، دن، سونا، جاگنا، بارش، بادل، باغ، کھیت اور بیوی بچے تمام نیکوں و بدوں میں مشترک ہیں۔ ہر کافر یعنی بت پرست، قبر پرست تعزیہ پرست، مذہب پرست، تقلید پرست، نفس پرست، غرض کہ غیر اللہ پرست اور مسلم یعنی خدا پرست، موحد و متبع سنت، اہل حدیث ان مصنوعاتِ الٰہی سے یکساں متمتع ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ یوم الفصل ایک دن موجودہ عالم کے ختم کئے جانے کے بعد ہو۔ اور وہی قیامت کا دن ہے جس کا تعین خدا کے علم میں ہے۔ ۱۲۔

ف۳ قیامت برپا ہونے اسکی ہولناکیوں آسمان و زمین ساری دنیا کے ختم ہو جانے کا بیان ہو رہا ہے۔ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۲۸ میں ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا كَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّوْرِ قَدِ الْتَقَمَهُ وَاَصْغٰى سَمْعَهُ وَحَنٰى جَبْهَتَهُ يَنْتَظِرُ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (ترمذی) یعنی میں کسطرح چین و آرام لے سکتا ہوں جبکہ یہ حال ہے کہ فرشتے نے صور کو منہ سے لگا رکھا ہے اور گردن جھکا کر حکم کی آواز پر کان لگائے کھڑا ہے صحابہؓ یہ سن کر گھبرا گئے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ہم کیا کریں؟ فرمایا کہ تم حسبنا اللہ نعم الوکیل پڑھا کرو۔ فقط

★ یعنی دن بھر کی کوفت کو قطع کرتی اور رنج و تکان کو دور کرتی ہے اس سے اُسے سبات سے تعبیر کیا جاتا ہے گلہ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا معاش مصدر ہے بولا کرتے ہیں عاش يعيش عيشًا ومعاشًا ومعيشۃ وعيشۃ اور ممکن ہے کہ مفعل کے وزن پر ظرف زمان ہو پہلی صورت میں مضاف محذوف ماننا پڑے گا ای وجعلنا النهار وقت معاش اور دوسری صورت میں نہیں۔ ۲ شه سَبْعًا شِدَادًا شداد جمع ہے شدید کی اور شدیدۃ کے معنے میں ہے محکم کے ۳ سِرَاجًا وَّهَّاجًا وہاج کے معنی ہیں خوب روشن ہونے والا جب جوہر چمکتا اور روشنی دیتا ہے تو توہج الجوہر بولا کرتے ہیں ایک شاعر کہتا ہے نوارها متباج. یتوہج ۴ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا معصرات سے مراد ہیں بدلیاں ثج کہتے ہیں شدت کے ساتھ بہنے کو جب پانی کثرت کے ساتھ بہتا ہے ثج الماء بولا کرتے ہیں اور اسی سے ہے مطر ثجاج دم ثجاج۔ ثج لازم اور متعدی دونوں معنوں میں مستعمل ہوتا ہے لازم کی مثال تو یہی ہے ماء ثجاج۔ اور متعدی کی مثال ہے افضل الحج العج والثج۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَرَابًا ﴿٢٠﴾ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾ لِّلطَّاغِينَ مَآبًا ﴿٢٢﴾ لَّابِثِينَ فِيهَآ
ریت سے — تحقیق دوزخ ہے گھات میں — واسطے سرکشوں کے جگہ ہے پھر جانے کی — رہیں گے بیچ اس کے
صحرائی ریت کی مانند ہو جائیں گے، بیشک دوزخ تاک میں ہے (اور) شریروں کا ٹھکانا ہے جس میں وہ مدتوں

أَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ لَّا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾
قرنوں بے شمار — نہ چکھیں گے بیچ اس کے ٹھنڈک — اور نہ پینا — مگر گرم پانی — اور پیپ
پڑے رہیں گے، نہ وہاں ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ پینے کو (کچھ) ملے گا، مگر کھولتے ہوئے پانی اور پیپ کے

جَزَآءً وِفَاقًا ﴿٢٦﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
بدلہ دیے جاویں گے موافق — تحقیق وہ تھے نہیں امید رکھتے حساب کی — اور جھٹلاتے تھے نشانیوں ہماری
(یہ) پورا پورا بدلہ ہے — کیونکہ یہ لوگ حساب کی (قطعاً) توقع نہ رکھتے تھے — اور ہماری نشانیوں کو بڑے زور سے

كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ﴿٢٩﴾ فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ
کو جھٹلانے کر — اور ہر چیز کو گن لیا ہے ہم نے اس کو لکھ کر — پس چکھو — پس ہرگز نہ زیادہ کریں گے ہم تم کو
جھٹلاتے رہے — اور ہم نے ہر ایک بات قلمبند کر رکھی ہے — سو (اس دن کہا جائے گا کہ) چکھو (اب) ہم بھی عذاب

إِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿٣١﴾ حَدَآئِقَ وَأَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَ ع ۲
مگر عذاب — تحقیق واسطے پرہیزگاروں کے مراد پانے کی جگہ ہے — باغ ہیں — اور انگور ہیں — اور
پر عذاب بڑھاتے جائیں گے — بیشک پرہیزگاروں کو بڑی کامیابی ہوگی — (یعنی) باغ اور انگور کے درخت ہوں گے — اور

كَوَاعِبَ أَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَكَأْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾ لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا
نوجوان عورتیں ہم عمر — اور پیالے ہیں بھرے ہوئے — نہ سنیں گے بیچ اس کے بیہودہ — اور نہ
ہم عمر نوجوان عورتیں — اور چھلکتے ہوئے جام ہوں گے — وہ وہاں نہ لغو باتیں سنیں گے اور نہ

كِذَّابًا ﴿٣٥﴾ جَزَآءً مِّن رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾ رَّبِّ السَّمَاوَاتِ وَ
جھٹلانا — بدلہ ہے پروردگار تیرے کی طرف سے بخشش کا حساب سے — پروردگار آسمانوں کا — اور
جھوٹ — یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہوگا جو آپ کے رب کی طرف سے حساب کر کے دیا جائے گا — اس کی طرف سے جو آسمانوں کا اور

الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ
زمین کا — اور جو کچھ درمیان ان کے ہے بخشش کرنے والا نہیں اختیار پاویں گے اس سے ایک بات کرنے کا — اس دن
زمین کا اور اس تمام کائنات کا جو ان کے درمیان ہے پروردگار ہے، بڑا مہربان، کسی کو اس کے سامنے بات کرنے کی جرأت نہ ہوگی، جس دن

يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَآئِكَةُ صَفًّا ۖ لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ
کھڑی ہوگی روح — اور فرشتے صف باندھ کر — نہ بولیں گے — مگر جس کو حکم دیوے واسطے
روح اور تمام فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے، تو کوئی بات نہ کر سکیں گے، مگر جس کو (خدائے) رحمٰن اجازت دے اور

الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۖ فَمَن شَآءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ
اس کے رحمٰن — اور کہے گا اچھا — یہ دن ہے برحق — پس جو کوئی چاہے پکڑے طرف
وہ بات بھی ٹھیک کہے — یہ دن یقینی ہے، سو جو کوئی چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانا

رَبِّهِ مَآبًا ﴿٣٩﴾ إِنَّآ أَنذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ يَنظُرُ الْمَرْءُ
پروردگار اپنے کی جگہ پھر جانے کی — تحقیق ہم نے ڈرایا تم کو عذاب نزدیک سے — اس دن کہ دیکھے گا — ہر مرد
بنالے — ہم نے تمہیں عنقریب آنے والے عذاب سے ڈرایا ہے — جس دن انسان وہ بھی دیکھ لے گا

حل لغات

۱ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا: مصدر ہے بمعنی فوز یعنی مراد پر کامیاب ہونا۔
۲ حَدَآئِقَ وَ

اَعْنَابًا وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا۔ حدائق جمع ہے حدیقہ کی اور حدیقہ اس باغ کو کہتے ہیں جسے چار دیواری گھیرے ہوئے ہو۔ بولا کرتے ہیں احدقوا بہ ای احاطوا بہ۔
کواعب جمع ہے کاعب کی اور کاعب اس نوجوان عورت کو کہتے ہیں جس کا سینہ ابھرا ہوا ہو اور یہ ماخوذ ہے کعب سے اور کعب کہتے ہیں کسی چیز کے ابھرنے کو ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوائد ستاریہ دوزخ اور اہل دوزخ کا بیان

ف۱ یہاں سے دوزخ واہل دوزخ کا حال بیان فرمایا ہے۔ جامع ترمذی میں ہے آپ نے فرمایا دوزخ کی آگ کو ایک ہزار برس تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی پھر ایک ہزار برس تک جلایا گیا تو وہ سفید ہوگئی پھر ایک ہزار برس تک جلایا گیا تو وہ سیاہ ہوگئی اور اب بالکل سیاہ ہے۔ اور فرمایا یہ آگ جو دنیا میں موجود ہے دوزخ کی آگ سے ستر حصے میں سے ایک حصہ ہے اور اس کو دو دفعہ پانی میں بجھا کر دنیا میں بھیجا ہے۔ اگر بجھایا نہ جاتا تو تیزی کے سبب قابو میں نہ آتی۔ دنیا کی آگ اللہ سے دعا کرتی ہے کہ پھر اس کو دوزخ میں نہ بھیجا جائے یعنی اس کی تیزی اور شدت سے یہ آگ بھی ڈرتی اور پناہ مانگتی ہے نیز فرمایا اے لوگو اگر یہ وزاری کرو تم کو رونا نہ آئے تو رونے کی صورت ہی بناؤ۔ یقیناً دوزخی دوزخ میں اس قدر روئیں گے کہ ان کے آنسوؤں کی نہریں جاری ہوں گی ختم ہونے پر خونوں کی ندی نالے بہنے لگیں گے اگر کشتیاں چلائی جائیں تو کشتیاں چلنے لگیں۔ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے اَكْثِرُوْا ذِكْرَ النَّارِ فَاِنَّ حَرَّهَا شَدِيْدٌ وَاِنَّ قَعْرَهَا بَعِيْدٌ وَاِنَّ مَقَامِعَهَا حَدِيْدٌ۔ ترمذی جلد ۲ صفحہ ۹۱ یعنی دوزخ کا بہت فکر اور خوف رکھا کرو کیونکہ اس کی آگ بہت سخت ہے اور گڑھے بہت گہرے ہیں اور اس کے گرز لوہے کے ہیں جن سے مجرموں کو مارتے ہیں۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں ایک حقب اسّی برس کا ہوگا اور برس تین سو ساٹھ دن کا اور ہر دن دنیا کے ہزار برس کے برابر ہوگا۔ حسنؒ نے کہا قسم خدا کی ایک حقب ختم ہوگا دوسرا شروع ہو جائے گا۔ پھر تیسرا چوتھا۔ اسی طرح ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا۔ آمین نبی علیہ السلام نے فرمایا قیامت کے دن ایک ایسے دوزخی کو بلایا جائے گا جس کی دنیا عیش و عشرت میں گذری اس کو دوزخ میں ایک غوطہ دے کر پوچھا جائے گا تو نے کبھی عیش اٹھایا تھا۔ قسم جواب دے گا اے میرے رب عیش و راحت میں جانتا بھی نہیں کیسا ہوتا ہے پھر ایک ایسے جنتی کو جس نے دنیا تکلیفوں میں گذاری تھی جنت میں غوطہ دے کر پوچھا جائے گا کہ تو نے کبھی کوئی تکلیف مصیبت دیکھی؟ وہ بھی قسم کھا کر جواب دیگا یا اللہ میں تو تکلیف جانتا بھی نہیں۔ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا آمین مشکوٰۃ باب صفت النار۔ ابن ماجہؒ۔ ابن کثیر وغیرہ فقط

جنت واہل جنت کا بیان

ف۲ اللہ تعالیٰ نے اپنے عذابوں سے ڈرا کر اپنی جنت عیش و آرام کی جگہ کا بیان فرمایا ترغیب صفحہ ۸۰۶ میں ہے اُطْلُبُوا الْجَنَّةَ جُهْدَكُمْ وَاهْرُبُوْا مِنَ النَّارِ جُهْدَكُمْ فَاِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَنَامُ طَالِبُهَا وَاِنَّ النَّارَ لَا يَنَامُ هَارِبُهَا وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ الْيَوْمَ مَحْفُوْفَةٌ بِالْمَكَارِهِ وَاِنَّ الدُّنْيَا مَحْفُوْفَةٌ بِاللَّذَّاتِ وَالشَّهَوَاتِ فَلَا تُلْهِيَنَّكُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ (طبرانی) لوگو جس قدر تم سے ہو سکے جنت کے حاصل کرنے اور دوزخ سے بچنے میں کوشش کرو کیونکہ جنت ایسی چیز نہیں جس کا طالب اس کی دوڑ دھوپ نہ کر سکے اور دوزخ بھی ایسی چیز نہیں جس سے بچنے والا آرام چین پا سکے۔ آپ صلعم نے فرمایا کہ اہل جنت پر ایک بادل آئے گا وہ انپر نوجوان عورتیں برسائیگا۔ (ابن ابی حاتم) اسامہ بن زیدؓ کی روایت میں یہ آیا ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابؓ سے خطاب فرمایا کہ ہے کوئی جنت کی طلب میں تیار؟ یقیناً جنت ایسی چیز ہے کہ اسکی خوبیاں خیال میں بھی نہیں آسکتیں۔ قسم ہے رب کعبہ کی وہ جنت تو چمکتا ہوا نور اور مہکتی ہوئی خوشبوئیں اور جھرائو محل، جاری نہریں بے شمار پختہ میوے خوبصورت و حسین نوجوان بیویاں اور بہت اچھے لباس ہیں۔ اور ایسا مقام جو ہمیشہ رہے گا اور عمدہ خوبصورت چمکتے ہوئے عالیشان مکانات جن میں ہر دم خوشخبری اور مبارکی ملتی رہے گی۔ صحابہؓ نے اپنے آپ کو پیش کیا آپؐ نے فرمایا انشاء اللہ کہو کیونکہ بڑا بھاری امر ہے بعدہ جہاد کا ذکر فرمایا۔ مطلب یہ کہ انسان کو اللہ و رسول کے فرمان پر پورا پورا عمل کر کے طالب جنت بننا چاہیے۔ (مشکوٰۃ) پھر فرمایا جنت میں بے ہودہ بکواس جھوٹ فریب کچھ نہ ہوگا۔ باوجود اس رب العالمین رحیم وکریم کے لطف و رحمت کے قہر و جبر کے اور عظمت و جلال ایسا ہوگا کہ اس دن کوئی لب کشائی نہیں کرسکتا۔ اور شفاعت بھی اجازت سے ہوگی۔ شفاعت کا مفصل بیان اس قرآن مجید کے صفحہ ۲۰۴ میں ہے اب سورت کے آخر میں فرمایا قیامت کا آنا تو ضروری ہے لہٰذا جو کوئی اپنی بہتری چاہے اس وقت کی تیاری کر رکھے کیونکہ سب اچھے برے۔ اگلے پچھلے اعمال سامنے ہوں گے ایسا نہ ہو وہاں اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے یہ کہنا پڑے کہ میں مٹی ہی رہتا آدمی نہ بنتا۔ آدمی بنکر نیک عمل نہ کر کے اس حساب و کتاب کی مصیبت میں گرفتار ہونا پڑا۔ فقط

★ کوکب کہنے کی یہی وجہ ہے کہ وہ دونوں طرف سے ابھرا ہوا ہوتا ہے۔ ۳ کہ وَكَأْسًا دِهَاقًا۔ دھاق اضداد میں سے ہے یعنی بھرنے اور خالی کرنے دونوں معنوں میں مستعمل ہوتا ہے بولا کرتے ہیں ادھق الحوض ای ملأہ وادھقت الماء اذا فرغتہ اذا غاستہ بدًا یہاں پہلے معنی مراد ہیں۔ ابن عباسؓ نے ایک دفعہ اپنے غلام سے فرمایا اسقنا دہاقا۔ غلام انکے پاس پانی سے بھرا ہوا آبخورہ لایا تو آپ نے فرمایا ہذا ہوالدھاق۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ع ۲

مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾

جو کچھ آگے بھیجا تھا ہاتھوں اسکے نے اور کہے گا کافر اے کاش کہ ہوتا میں مٹی

جو اسکے ہاتھوں نے پہلے [illegible] ہوچکا ہے اور کافر کہے گا کاش میں (آج) مٹی ہوتا

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ سِتٌّ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ نازعات مکہ میں نازل ہوئی | شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے | اس میں ۴۶ آیتیں اور دو رکوع ہیں

سورۃ النازعات مکہ معظمہ میں نازل ہوئی | شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے | اس میں چھیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿۳﴾

قسم ہے ان فرشتوں کی [illegible]

قسم ہے ان فرشتوں کی [illegible]

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾

پھر قسم ہے ان فرشتوں کی [illegible]

پھر [illegible] جس دن لرز جائے گی لرزنے والی

وقف لازم

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ﴿۸﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿۹﴾

پیچھے [illegible] آنکھیں ان کی نیچی ہیں

اور اسکے پیچھے آنے [illegible] اس دن کتنے ہی دل دھڑک رہے ہونگے [illegible] آنکھیں جھکی ہوئی ہونگی

وقف لازم

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿۱۱﴾

کہتے ہیں کیا ہم پھیرے جاویں گے بیچ حالت پہلی کے کیا جب ہو جاویں گے ہم ہڈیاں گلی ہوئی

(کافر) کہتے ہیں کیا ہم [illegible] پہلی حالت پر لوٹا دئے جائیں گے۔ کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے [illegible]

وقف لازم

قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾

کہتے ہیں یہ اس وقت پھر آنا ہے ٹوٹے کا پس سوائے اسکے نہیں کہ وہ ڈانٹنا ہے ایک بار

(کافر) کہنے لگے کہ [illegible] وہ تو صرف ایک ڈانٹ ہوگی اور بس

وقف لازم

فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ

پس ناگہاں وہ بیچ روئے زمین کے ہیں کیا آئی تیرے پاس بات موسیٰ کی جب پکارا اسکو

کہ یکایک وہ میدان میں آموجود ہونگے (اے پیغمبر) کیا آپ کو موسیٰ کا قصہ معلوم ہے جب ان کے رب نے

رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ

رب اسکے نے بیچ میدان پاک کے کہ جس کا نام طویٰ ہے جا طرف فرعون کی تحقیق اس نے سرکشی

ان کو طویٰ نامی ایک مقدس میدان میں آواز دی کہ فرعون کی طرف جاؤ وہ بہت سرکش

طَغٰى ﴿۱۷﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ

کی ہے پس کہہ کیا تجھ کو رغبت ہے طرف اسکی کہ پاک ہو تو اور دکھاؤں میں تجھ کو طرف پروردگار تیرے

ہو گیا ہے [illegible] اور میں تجھے تیرے پروردگار کی طرف راہ دکھاؤں

فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾

کہ پس ڈرے تو پس دکھائی اسکو نشانی بڑی پس جھٹلایا اور نافرمانی کی پھر پیٹھ پھیری سعی کرتے ہوئے

تاکہ تجھ کو خوف (پیدا) ہو پس اس کو ایک بڑا معجزہ دکھایا مگر اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی پھر لوٹ گیا اور [illegible] کوشش کرنے لگا

منزل ۷

حل لغات

؎ والنشطت نشطا نشط کہتے ہیں نرمی اور آسانی کے ساتھ کھینچنے کو بولا کرتے ہیں نشطت الدلو۔ انشطها و انشطها نشطا ای نزعتها برفق۔ ؎ تتبعها الرادفة رادفہ اس چیز کو کہتے ہیں جو ایک چیز کے بعد آئے بولا کرتے ہیں ردف ای جاء بعدہ۔ ؎ قلوب یومئذ واجفۃ وجاف کہتے ہیں ڈرنے اور مضطرب ہونے کو بولا کرتے ہیں وجف قلبہ یجف وجفا اذا اضطرب۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسان کی حالت نزع اور قبر کے سوال و جواب کا بیان

ف ۱ وقوع قیامت پر اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کی قسم کھائی جو کافر کی روح کو بڑی سختی سے کھینچتے ہیں اور جو مومن کی روح نہایت آسانی سے نکالتے ہیں۔ راجفہ سے مراد پہلا نفخ ہے اور رادفہ سے دوسرا مراد ہے۔ دونوں کے درمیان چالیس[۴۰] برس کا فاصلہ ہوگا۔ راجفہ کے معنی ہیں زلزلہ جسطرح زلزلہ سب چیزوں کو ہلا کر توڑ پھوڑ دیتا ہے۔ اسیطرح موت جو انسان کی سینکڑوں تمناؤں اور مرادوں کو خراب اور برباد کر دیتی ہے اور یکایک آجاتی ہے گویا سروں پر کھڑی تھی اپنے اور بیگانے ہاتھ ملتے ہوئے رہ جاتے ہیں کسی تدبیر سے ایک لحظ کو بھی کوئی نہیں ٹھیرا سکتا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا جس شخص کی جو جگہ قبر کی ٹھہری ہوئی ہے وہ قبر ہر روز اپنے اندر آنے والے کو نرم اور صاف آواز سے کہتی ہے کہ اے شخص میرے اندر آنے والے تو مجھ کو بھولا ہوا ہے کیا تو نہیں جانتا کہ میں تنہائی کا گھر ہوں میں مسافرت کا گھر ہوں میں پریشانی اور خوف کا گھر ہوں میں کیڑوں بچھو سانپ بچھو کا گھر ہوں میں تنگی کا گھر ہوں مگر جسپر اللہ تعالیٰ ہی کشادہ کرے تو کشادہ ہو سکتی ہوں پھر آپ نے فرمایا قبر یا تو جنت کا باغ ہے (ایمان والوں کے لئے) یا (کافروں کے لئے) جہنم دوزخ کا گڑھا ہے یعنی اگر عذاب سے نجات ہوئی تو وہیں سے جنت کا عیش شروع ہو گیا اور اگر نجات نہ ہوئی تو وہیں سے دوزخ کا عذاب شروع ہو گیا۔ ابن ماجہ میں ہے جب انسان کی موت کا وقت ہوتا ہے تو اس کے پاس فرشتے آتے ہیں اگر آدمی نیک (موحد متبع سنت اہلحدیث) ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ اے پاکیزہ بدن کی پاکیزہ روح خوشی کے ساتھ نکل تجھ کو (آج) عیش اور اچھی روزی اور پروردگار کی رضامندی کی بشارت ہے برابر اس کو یہ خوشخبری ملتی رہتی ہے حتیٰ کہ وہ روح نکل آتی ہے پھر آسمانوں پر لیجاتے ہیں آسمان کا دروازہ کھلوانے پر فرشتے پوچھتے ہیں کہ کون ہے؟ کہا جاتا ہے فلاں شخص ہے بس فرشتے مبارکی دیتے ہیں اور اس کیلئے دروازہ کھول دیتے ہیں۔ اسی طرح آسمان تک وہ روح جاتی ہے جس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے پھر وہ روح قبر میں آجاتی ہے وہاں منکر و نکیر (نہایت ڈراونی صورت کے دو فرشتوں کا نام ہے) آتے ہیں اور اس کو بٹھا کر پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ جواب دیتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ پھر پوچھتے ہیں تیرا دین کیا تھا؟ وہ کہتا ہے میں اسلام پر یعنی خدا پرست قرآن وحدیث پر عمل کرنے والا تھا۔ پھر پوچھتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کیا عقیدہ رکھتا تھا وہ جواب دیتا ہے کہ اللہ کے سچے رسول اور اسکے بندے معجزے لیکر دنیا میں تشریف لانے تھے بس آسمان سے ندا آتی ہے میرے بندے نے سچ کہا اس کے واسطے جنت کا فرش اور لباس لاؤ۔ اور جنت کا دروازہ کھول دو۔ فرشتے اسکو دوزخ کا عذاب دکھا کر کہتے ہیں اگر تو اس عمل عقیدہ پر نہ ہوتا (اور مشرک بدعتی ہوتا) اور یہ جواب نہ دیتا تو تیرا یہ ٹھکانا تھا۔ اب قیامت تک یہ قبر میں جنت کی خوشگواری کے ساتھ ٹھنڈی ہوائیں کھاتا رہے گا۔ اور عیش و آرام میں رہے گا۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ - آمین اور اگر وہ مرنے والا مشرک بدعتی ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے ناپاک روح ناپاک بدن سے ذلت اور رسوائی کے ساتھ نکل اور ہم تجھ کو اللہ کی ناراضگی اور اس کے عذاب گرم کھولتے ہوئے پانی پیپ وغیرہ کی خبر دیتے ہیں پھر اسکو آسمانوں کی طرف لیجا کر دروازہ کھلواتے ہیں مگر وہاں کے فرشتے اس کا نام و حال معلوم ہونے پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے ناپاک روح کو واپس کر دیتے ہیں وہ روح ذلیل و خوار ہو کر قبر میں آجاتی ہے۔ فوراً منکر و نکیر آکر سوال و جواب شروع کر دیتے ہیں تو کس کا پجاری تھا۔ تیرا دین مذہب کیا تھا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کیا عقیدہ رکھتا تھا۔ وہ چیختا چلاتا ہوا جواب دیتا ہے میں کچھ نہیں جانتا جو عوام الناس کہتے تھے وہی میں کہتا تھا۔ بس آسمان سے آواز آتی ہے یہ جھوٹا ہے اس کو آگ کا لباس اور فرش دو۔ اور دوزخ کا دروازہ کھول دو بس اس کو جنت اور اس کی بہار دکھا کر کہتے ہیں اگر تیرا جواب ٹھیک ہوتا تو اس سامان عیش و عشرت کا مالک ہوتا پھر آگ کا فرش اور لباس دیا جاتا ہے اور دوزخ کا دروازہ کھول کر کہتے ہیں اب تیرے واسطے ہمیشہ کو یہ عذاب مقرر ہوا۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْهَا آمین۔

ہمارے رسول کو تسلی

ف ۲ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی ہے کہ تم اپنی قوم کے جھٹلانے پر رنجیدہ خاطر نہ ہوتا یہ بھی آخر کار ایسے تباہ ہوں گے جیسا کہ فرعون اپنے رسول کی مخالفت کے سبب ہلاک ہوا۔ منتسخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ

پس اکٹھا کیا پس پکارا | پس کہا ہوں میں پروردگار تمہارا سب سے بلند | پس پکڑا اسکو اللہ نے عذاب

پھر (لوگوں کو) جمع کیا اور یہ اعلان کیا کہ میں تمہارا سب سے بڑا پروردگار ہوں | سو اللہ تعالیٰ نے اس کو آخرت اور دنیا

الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ءَاَنْتُمْ ع ۱

آخرت کے میں اور دنیا کے میں | تحقیق بیچ اس کے البتہ نصیحت ہے واسطے اس شخص کے کہ ڈرتا ہے | کیا تم

کے عذاب میں گرفتار کیا | بیشک اس شخص کے لئے کہ جو (اللہ سے) ڈرے اس (واقعہ) میں بڑی عبرت ہے | کیا تمہارا

اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَاَغْطَشَ

سخت تر ہو پیدائش میں یا آسمان بنایا اس کو | بلند کیا ہے موٹاپا اسکا پس برابر کیا اس کو | اور ڈھانک دیا

بنانا مشکل ہے یا آسمان کا جسے اس نے بنایا | اسکی بلندی کو بڑھایا پھر اس کو ہموار کیا | اور اسکی رات کو تاریک

لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا

رات اس کی کو اور نکالی دھوپ اسکی کو | اور زمین کو پیچھے اس کے بچھا دیا اس کو | نکالا اس میں سے

بنایا اور اس کی روشنی نکالی | اور اس کے بعد زمین کو صاف بچھا دیا | اسی میں سے اس کا

مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾

پانی اس کا اور چارہ اس کا | اور پہاڑوں کو گاڑ دیا | فائدہ واسطے تمہارے اور واسطے چارپایوں تمہارے کے

پانی اور اس کا چارہ نکالا | اور پہاڑوں کو اسمیں قائم کیا | یہ تمام چیزیں تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدہ کے لئے ہیں

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَ

پس جس وقت آوے گی آفت تمہاری بڑی سخت | اس دن یاد کریگا آدمی جو سعی کی تھی | اور

پس جس وقت وہ بڑی آفت آئے گی | جس دن یاد کریگا آدمی جو کچھ اس نے کیا ہوگا | اور

بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾

ظاہر کی جاوے گی دوزخ واسطے اس شخص کے کہ دیکھتا ہے | پس لیکن جس نے سرکشی کی | اور اختیار کیا زندگانی دنیا کو

ہر اس شخص کے لئے جو دیکھتا ہوگا دوزخ ظاہر کر دی جائیگی | سو جس نے سرکشی کی ہوگی | اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ہوگی

فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ

پس تحقیق دوزخ وہی ہے جگہ رہنے کی | اور لیکن جو کوئی ڈرا کھڑے ہونے سے آگے پروردگار اپنے کے اور منع کیا جی

تو دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہے | اور جو شخص اپنے رب کے سامنے (جوابدہی کے لئے) کھڑا ہونے سے ڈرا اور

عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾ يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ

اپنے کو خواہش سے | پس تحقیق بہشت وہی ہے جگہ رہنے کی | سوال کرتے ہیں تجھ کو اے محمد قیامت کو کب ہے

اپنے نفس کو خواہشات سے روکتا رہا تو جنت ہی اس کا ٹھکانا ہوگا | لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اس کا

مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ

وقت کھڑے ہونے اسکے کا | بیچ کس بات کے ہے تو یاد دلانی سے | طرف رب تیرے کے ہے انتہا اسکی | سوائے اسکے نہیں کہ تو ڈرانیوالا

وقت کون سا ٹھہرا ہے | آپ کو اسکے ذکر سے کیا کام | آپ کے رب ہی کی طرف ہے اسکی انتہا | آپ تو اس شخص کو ڈرانے والے ہیں

مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾ ع ۲

اس شخص کو کہ ڈرتا ہے اس سے | گویا کہ وہ جس دن دیکھیں گے اس کو نہ رہے تھے | مگر ایک شام یا صبح اس کی تک

جو اس (دن) سے ڈرے اور یہ جس دن وہ اسکو دیکھیں گے تو ایسا معلوم ہوگا کہ وہ دنیا میں نہیں رہے مگر ایک شام یا ایک صبح

حل لغات

۱ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ۔ نکال معنے میں ہے تنکیل کے جیسے سلام معنے میں تسلیم کے۔ تنکیل اس تعذیب کو کہتے ہیں جسے لوگ دیکھ کر یا سن کر عبرت پکڑیں

نکل کے اصل معنے منع کرنے کے ہیں چونکہ تعذیب بھی لوگوں کو ان باتوں کے عمل میں لانے سے روکتی ہے جو مؤدی الی التعذیب ہوتے ہیں اس سے تنکیل کو تعذیب کہتے ہیں۔ نکال مفعول مطلق ہے اخذ کا کیونکہ اخذ اور نکل دونوں متقارب المعنی ہیں ۲ رَفَعَ سَمْكَهَا کسی چیز کے امتداد کو جب اوپر کی طرف سے نیچے کی جانب ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آسمان وزمین کی پیدائش ف۱ مسئلہ معاد پر دلائل عقلیہ بیان فرمانے
میں سائنسدانوں کا رد۔ کے بعد وہ دلائل نقلیہ بیان فرماتا ہے جن کا
تعلق ایک جم غفیر کے مشاہدہ سے ہے یعنی سینکڑوں آدمیوں نے مردوں
کو زندہ ہوتے دیکھا ہے اور جو چیز بظاہر قابل حیات نہیں اس میں حق
تعالیٰ نے روح پھونک دی ہے اور یہ تاریخی واقعات جو موسیٰ علیہ
السلام اور انکے اتباع کے عہد میں معجزات کے ذریعہ سے سرزد ہوئے تھے
عرب میں مشہور اور معروف تھے اس لئے موسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرماتا ہے
هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ کہ کیا تجھے موسیٰ کی بات پہنچی؟ یعنی ضرور
پہنچی پھر دیکھو کیا انکے وقت میں مردہ زندہ نہیں ہوا جس کا قصہ سورۂ
بقرہ میں موجود ہے اور نیز ان کے پاس ایک عصا تھا جو سانپ بن جاتا
تھا پھر مردہ کا زندہ کرنا خشک لکڑی کے سانپ بنانے سے کچھ بڑھ کر ہے؟
ہرگز نہیں یا یوں کہو کہ مسئلہ معاد کے بعد مسئلہ نبوت کا ثابت کرنا بھی
اہم مقصد میں سے تھا اس لئے ایک مسلم النبوۃ نبی کا ذکر کرتا ہے اور اس
کے ضمن میں مسئلہ معاد کو بھی ثابت کرتا ہے اور یہ بھی اشارہ کرتا ہے کہ اے
قریش تم نے موسیٰ کا حال تو سنا ہوگا وہ فرعون کے پاس ہماری طرف سے
رسول بن کر گئے فرعون اور اسکی قوم۔ اے قریش دولت وحشمت میں تم
سے بدرجہا بڑھ کر تھے۔ انہوں نے ہمارے رسول کا کہنا نہ مانا معجزات کو
جھٹلایا پھر اس کا اور اس کے سرداروں کا یہ انجام ہوا کہ ہم نے انکو دنیا
اور آخرت کی رسوائی میں گرفتار کیا دنیا میں بحر قلزم میں ڈوب کر مرے
آخرت میں جہنم میں پھینکے جائیں گے۔ (تفسیر حقانی) بڑی نشانی سے مراد
عصا اور ید بیضا ہے۔ ابن عباسؓ اور مجاہدؒ نے کہا کہ پہلے فرعون نے یہ
کہا تھا مَا عَلِمْتُ لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرِي یعنی مجھ کو معلوم نہیں کہ تمہارا کوئی معبود میرے
سوا ہے۔ پھر چالیس برس کے بعد یہ کہا أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ۔ لفظ فتح
و جامع و ابن کثیر۔

ف۲ یعنی کیا تمہارے نزدیک مرنے کے بعد پیدا ہونا اور جی اٹھنا مشکل
تر ہے یا آسمان کا پیدا ہونا۔ یہ خطاب ہے کافروں کو یہ جھڑکی اور ملامت
کو فرمایا اس لئے کہ جو اتنے بڑے آسمان وزمین اور پہاڑ کے پیدا کرنے پر
قادر ہے کیا وہ تمہارے جسموں کو دوبارہ پیدا نہیں کر سکتا؟ ابن عباسؓ سے

منقول ہے کہ زمین کی پیدائش آسمان سے پہلے ہے لیکن زمین کا بچھایا جانا
آسمان کی پیدائش کے بعد ہے۔ مسند احمد میں انسؓ سے مرفوعاً روایت
ہے کہ آپؐ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے زمین بنائی وہ ہلنے لگی تو پہاڑ
کو پیدا کر کے زمین پر ڈال دیا وہ ٹھیر گئی فرشتوں کو پہاڑوں کی پیدائش
سے تعجب ہوا کہنے لگے اے رب تیری پیدائش میں ان پہاڑوں سے بھی
کوئی سخت چیز ہے فرمایا ہاں لوہا ہے۔ کہا لوہے سے بڑھ کر فرمایا آگ
کہا آگ سے زیادہ سخت۔ فرمایا پانی۔ کہا پانی سے سخت تر فرمایا ہوا۔ کہا
ہوا سے زیادہ سخت کیا ہے فرمایا اولاد آدم کہ داہنے ہاتھ سے خیرات
کرتا ہے بائیں سے اسکو چھپاتا ہے۔ یعنی اخلاص اور توحید میں کامل ہے
نیز اس آیت میں بھی اس بات کی دلیل ہے کہ زمین ساکن ہے حرکت نہیں
کرتی کیونکہ بوجھ رکھنا اور گاڑنا ٹھیرانے ہی کے واسطے ہوتا ہے اور سورۂ
مؤمن رکوع ۷ میں ہے جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا یعنی بنایا واسطے تمہارے
زمین کو ٹھیراؤ کی جگہ یا ٹھیری ہوئی تاکہ تم اس پر قیام کر سکو۔ اور سورۂ لقمان
رکوع اول میں ہے وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ بِكُمْ یعنی زمین
پر پہاڑوں کا بوجھ رکھا ہے تاکہ تم کو گرا نہ دے اور سورۂ نبا میں ہے وَالْجِبَالَ
أَوْتَادًا فرمایا جس کے صاف یہ معنی ہیں کہ زمین کو اس حرکت سے جو پانی
کی وجہ سے ہوتی تھی تھام دیا اور سورۂ طارق میں فرمایا وَالسَّمَاءِ ذَاتِ
الرَّجْعِ وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ۔ تو سورج چاند کی گردش کے مقابلے
میں زمین کے پھٹنے اور گیلس وغیرہ کے اگنے کا ذکر فرمایا۔ اس سے بھی پایا
گیا کہ زمین کی صفت حرکت کرنا نہیں ہے ریاضی والے جو کہتے ہیں کہ قرآن
کا یہ بیان خلاف ہے کیونکہ زمین تو گھومتی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن
پاک کا بیان غلط نہیں ہے عقل بھی یونہی چاہتی ہے کہ زمین ساکن ہو کیونکہ
اول تو زمین کا مزاج سرد وخشک ہے اور حرکت کا مادہ حرارت ہے
پس سرد وخشک کو حرکت سے کیا نسبت؟ دوسرے حکیم ہرقل اور ارسطو
نے زمین کو ساکن کہا ہے دیکھو ملل ونحل صفحہ ۳۱۱ و ۳۱۲ جلد دوم اور وہ اس
درجے کے حکیم تھے کہ اس زمانہ کے حکیم انکے مقابلے میں بہت درجہ رکھتے ہیں
پس قرآن پاک کا بیان اگرچہ کسی کی تصدیق وتائید کا محتاج نہیں (باقی برصفحہ ۸۲۳)

★ کو لیا جاتا ہے تو اسے عمق کہتے ہیں اور نیچے کی جانب سے اوپر کی طرف تک لیا جاتا ہے تو سمک بولتے ہیں ۲؎ أَغْطَشَ لَيْلَهَا اغطش کے لغوی معنے اندھیرے
کے ہیں اور اغطش لازم ومتعدی دونوں معنوں میں مستعمل ہوتا ہے جب رات اندھیری ہوتی ہے تو اغطش اللیل بولا کرتے ہیں۔ اسے صار مظلماً اور بولا
کرتے ہیں اغطشہ اللہ اذا جعلہ مظلماً یہاں متعدی معنے مراد ہیں ۳؎ وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَاهَا۔ دحو کہتے ہیں پھیلانے کو۔ امیہ بن ابی الصلت کہتا ہے ۔۔
دحوت البلاد فسویتہا ۔ وانت علی طیہا قادر ۴؎ وَمَرْعَاهَا مرعیٰ اصل میں موضع رعی یعنی چراگاہ کو کہتے ہیں۔ ۵؎ فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ۔ طامہ کہتے ہیں بڑی
آفت ومصیبت کو کسی کے ٹالے نہ ٹلنے کے یہ مشتق ہے طم الفرس طیماً سے اور جب گھوڑا دوڑنے میں اپنی ساری قوت خرچ کر دیتا ہے تو اہل محاورہ اس طرح کہا
کرتے ہیں۔ ۶؎ أَيَّانَ مُرْسَاهَا۔ مرسیٰ مصدر ہے بمعنی اقامۃ اور ممکن ہے کہ ظرف ہو معنی میں مستقر کے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَأَرْبَعُوْنَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	اٰيَاتُهَا ۴۲ رُكُوْعُهَا ۱
سورۂ عبس مکہ میں نازل ہوئی	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے	اس میں ۴۲ آیتیں اور ایک رکوع ہے
سورۂ عبس مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے	اس میں بیالیس آیتیں ہیں اور ایک رکوع

عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ ۙ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ؕ﴿۲﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ ۙ﴿۳﴾

تیوری چڑھائی اور منہ موڑا اس سے کہ آیا اس کے پاس اندھا اور کس چیز نے معلوم کروایا تجھ کو شاید کہ وہ پاک ہو جاتا

تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا اس بات پر کہ ان کے پاس ایک اندھا آیا اور آپ کو کیا خبر ہے کہ شاید وہ سنور جاتا

اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ؕ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۙ﴿۵﴾ فَاَنْتَ لَهٗ

یا نصیحت سنتا پس فائدہ دیتی اس کو نصیحت لیکن جو شخص کہ بے پروائی کرتا ہے پس تو واسطے اس کے

یا نصیحت سنتا تو نصیحت اس کے کام آتی لیکن جو پرواہ نہیں کرتا آپ اس کی فکر

تَصَدّٰى ؕ﴿۶﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۙ﴿۸﴾

تعبہد کرتا ہے اور کیا ملامت ہے اوپر تیرے یہ کہ نہ پاک ہووے وہ اور لیکن جو کوئی آیا تیرے پاس دوڑتا ہوا

میں ہیں حالانکہ آپ پر کوئی الزام نہیں اگر وہ پاک نہ ہو لیکن جو شخص آپ کے پاس دوڑا ہوا آتا ہے

وَهُوَ يَخْشٰى ۙ﴿۹﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۚ﴿۱۰﴾ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۚ﴿۱۱﴾ فَمَنْ

اور وہ ڈرتا ہے پس تو اس سے تغافل کرتا ہے ہرگز نہیں یوں تحقیق یہ نصیحت ہے پس جو کوئی چاہے

اور وہ ڈرتا بھی ہے تو آپ اس سے تغافل برتتے ہیں یوں نہیں چاہیے (قرآن تو) ایک نصیحت ہے پس جو کوئی

شَآءَ ذَكَرَهٗ ۘ﴿۱۲﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ﴿۱۳﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۙ﴿۱۴﴾ بِاَيْدِيْ

یاد کرے اس کو بیچ صحیفوں تعظیم کیے گیوں کے بلند کیے گئے پاک کیے گئے بیچ ہاتھوں

چاہے اس کو یاد رکھے (وہ ہمارے ہاں) بڑے قابل عزت اوراق میں (لکھا ہوا) ہے جو اونچے رکھے ہوئے نہایت ستھرے ہیں اور ایسے لکھنے والے فرشتوں

سَفَرَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ؕ﴿۱۶﴾ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ؕ﴿۱۷﴾ مِنْ اَيِّ

لکھنے والوں بزرگ نیک کاروں کے مارا جائیو آدمی کیا ناشکر ہے کس چیز سے

کے ہاتھوں میں ہیں جو بڑے عزت والے اور نیکوکار ہیں آدمی پر خدا کی مار کیسا ناشکرا ہے (ذرا دیکھو تو کہ خدا نے) اس کو

شَيْءٍ خَلَقَهٗ ؕ﴿۱۸﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۙ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ

پیدا کیا ہے اس کو نطفے سے پیدا کیا ہے اس کو پھر اندازہ کیا اس کو پھر راہ آسان کی

کس چیز سے بنایا ایک قطرۂ آب سے اس نے اسے پیدا کیا پھر اس کا اندازہ مقرر کیا پھر اس کی راہ آسان

يَسَّرَهٗ ۙ﴿۲۰﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۙ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ؕ﴿۲۲﴾ كَلَّا لَمَّا

اس کی پھر مارا اس کو پس قبر میں رکھا اس کو پھر جب چاہے گا جلا اٹھائے گا اس کو ہرگز نہیں ابھی

کر دی پھر اس کو موت دی پھر قبر میں دفن کیا پھر جب چاہے گا اسے اٹھا کھڑا کرے گا کچھ شک نہیں کہ خدا

يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ؕ﴿۲۳﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۙ﴿۲۴﴾ اَنَّا صَبَبْنَا

ابھی نہیں ادا کی وہ چیز کہ حکم کیا اس کو پس چاہیے کہ دیکھے آدمی طرف کھانے اپنے کی یہ کہ ڈالا ہم نے

نے اس کو جو حکم دیا تھا وہ اس نے پورا نہیں کیا چاہیے کہ انسان اپنے کھانے کی طرف دیکھے (کہ وہ کیسے) ہم ہی نے اچھی طرح

الْمَآءَ صَبًّا ۙ﴿۲۵﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۙ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۙ﴿۲۷﴾

پانی ڈالنے کر پھر پھاڑا ہم نے زمین کو پھاڑنے کر پس اگائے ہم نے بیچ اس کے اناج

پانی برسایا پھر ہم نے زمین کو چیر پھاڑ کر اس میں اناج اگایا

منزل ۷

حل لغات

لہ فانت لہ تصدّٰی معنی میں ہے تقبّل اور تبیّل کے لیا گیا ہے صَدَدٌ سے اور صدد اسے کہتے ہیں جو تمہارے سامنے آئے اور تمہاری طرف متوجہ ہو جب کوئی کسی کے سامنے آتا ہے تو تصدّٰی فلان لفلان بولا کرتے ہیں۔ اصل میں تھا تتصدد دوسری دال کو خلاف قیاس تخفیفاً یے سے اور یے کو الف سے بدل لیا جس طرح دسّٰہا اور ظلت میں کہ اصل میں تھا دسّسھا اور ظللت۔ لہ فانت عنہ تلہّٰی لیا گیا ہے لہی سے اور لہی معنے میں ہے ترک اور اعرض کے جب کوئی کسی سے منہ موڑ لیتا ہے تو لہی فلان عن ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(صفحہ ۸۲۲ کا بقیہ) ہے چاہے تمام جہان کے حکیم اور منطقی فلسفی اور سائنسدان اسکے مخالف ہوں تب بھی وہی بات ٹھیک ہے جو قرآن نے فرمائی ہے کہ زمین مفروش اور بسیط ہے کرہ یعنی گول اور گھومتی نہیں۔ بلکہ آسمانوں میں چاند سورج تارے چلتے ہیں جسکا بیان سورۂ یٰسین میں ہے۔

قیامت کی ہولناکی **ف۳** طَآمَّۃُ الْکُبْرٰی سے مراد قیامت کا دن ہے اس لئے کہ وہ ہولناک اور بڑے ہنگامے والا دن ہوگا۔ اس دن ابن آدم اپنے بھلے برے اعمال کو یاد کرے گا اور نصیحت حاصل کریگا لیکن اس دن کی نصیحت اور پچھتانا کچھ کام نہ آئیگا۔ آگے فرمایا لوگوں کے سامنے جہنم لائی جائے گی اور وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے سرکشی کرنیوالے اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والے جہنم میں جائیں گے جہیں خوراک زقوم اور پینا حمیم ہے۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْھَا۔ **دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے کا نتیجہ** **ف۴** حدیث شریف میں آیا ہے کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ اس میں کوئی بھی شبہ نہیں کہ جب انسان دنیا کی زندگی پر فریفتہ ہوجاتا ہے اور دوسرے جہان میں جانے کا اسکو یقین نہیں ہوتا تو وہ رات دن اسباب عیش و آرام کے جمع کرنے میں مصروف رہتا ہے خواہ وہ حرام سے ہو یا حلال سے۔ کسی طرح سے ہو مال و زر زمین جائیداد وغیرہ پیدا کرنے کے خیال میں ایسا غرق ہوتا ہے۔ کہ پھر اس کے مقاصد کے حاصل کرنے میں کیسا ہی گناہ اور حق تلفی ہو پرواہ نہیں کرتا۔ نہ جھوٹ بولنے اور دغابازی کرنے سے حذر کرتا ہے نہ ظلم کرنے سے ڈرتا ہے اپنا شیوہ منافقانہ بنا نادنیاداری کے اصول میں سے جانتا ہے۔ پھر اسکو نماز روزہ فرائض الٰہی یا کوئی نیکی کی فرصت و مہلت کہاں؟ رات دن اسی میں رہتا ہے خواب بھی اسی کے دیکھتا ہے آخر اسی حال میں دنیا سے جاتا ہے فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ھِیَ الْمَاْوٰی۔ تو لامحالہ دوزخ ہی اسکا مقام اور ٹھکانا ہوتا ہے مرتے ہی وہ عالم برزخ میں اس بلا میں مبتلا ہو جاتا ہے کس لئے کہ وہی تو اس کا طغیان وحب دنیا ہے جو جہنم کی شکل میں ظاہر ہوگی اور حشر میں اور بھی ظہور ہوگا تفسیر حقانی۔ نیز بیہقی میں ابوہریرہ سے مرفوعا روایت ہے مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَۃِ وَسَعْیًا عَلٰی اَھْلِہٖ وَتَعَطُّفًا عَلٰی جَارِہٖ لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَوَجْھُہٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا مُکَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِیًا لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ۔ مشکوٰۃ۔ یعنی جو شخص دنیا جائز طریقہ پر حاصل کرے کہ سوال کی ذلت سے بچے اہل و عیال پر خرچ کرنے اور ہمسایہ کے ساتھ احسان یعنی راہ اللہ صدقہ خیرات کی نیت سے تو قیامت کے دن یہ دنیا حاصل کرنے والا اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتا ہوگا۔ اور جو شخص دنیا تو جائز طریقے پر حاصل کرے لیکن مال جمع کرنے، اظہار فخر و ریا کرنے کی نیت سے — ایسی دنیا حاصل کرنے والا اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقی ہوگا کہ خدا اس پر غضبناک ہوگا اب اس سے حرام طریقے سے دنیا حاصل کرنے والوں کا اندازہ لگا لو کہ انکا کیا حشر ہوگا۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا۔ **ف۵** اس سے معلوم ہوا جنت کا مستحق وہی شخص ہے جو اپنے مالک خالق کے سامنے حساب و کتاب کے لئے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے۔ مقاتل نے کہا مراد وہ شخص ہے جس کا ارادہ گناہ کا ہوا مگر یاد آیا کہ میں نے ایک دن اپنے رب کے سامنے حساب کیلئے پیش ہونا ہے اس ڈر سے وہ گناہ نہ کیا تو اس کیلئے گھر جنت ہے۔ **ف۶** یعنی اب تو شور مچا رہے ہیں قیامت کے آنے میں دیر کیوں ہے جلد کیوں نہیں آجاتی مگر اس وقت معلوم ہوگا کہ بہت جلد آگئی بیچ میں دیر کچھ نہیں۔

حاشیہ صفحہ ھذا ایک واقعہ میں عقیدے کی درستگی

ف۱ نبی علیہ السلام کے پاس قریش کے سردار جمع تھے آپ انکو اپیں خیال سمجھا رہے تھے کہ اگر یہ مان گئے تو اسلام کو قوت پہنچے گی اتنے میں عبداللہ بن ام مکتوم جو نابینا تھے آئے اور کسی آیت کا مطلب پوچھنے لگے آپ کو ناگوار خاطر ہوا کچھ توجہ نہ کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں اس کے بعد جب وہ آتے آپ اپنی چادر بچھا دیتے اور فرماتے مَرْحَبًا بِمَنْ عَاتَبَنِیْ رَبِّیْ تم وہ ہو کہ تمھاری خاطر میرے مالک نے مجھ پر خفگی فرمائی (معالم) آپ نے انکو تیرہ مرتبہ مدینہ کا حاکم خلیفہ مقرر کیا یہ مہاجرین اولین میں سے تھے۔ قادسیہ میں شہید ہوئے انکے والد کا نام عمرو تھا۔ ام مکتوم والدہ تھیں رضی اللہ عنہ (ترجمان وخازن) یہاں عیسائی اور آریہ مذہب غور کریں کہ اگر یہ قرآن پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بنایا ہوا ہوتا تو ممکن نہیں تھا کہ خود آپ اپنے اوپر خفگی اور ناراضگی لیتے۔ خاص کر ایسا شخص جو اپنے آپ کو تمام جہان کا مقتدا اور رہبر بنا یا گیا ہو عقل ہرگز قبول نہیں کرتی کہ وہ اپنی غلطی عام طور پر شائع کرے۔ اسی طرح وہ آیت جو سورۂ احزاب رکوع ۵ میں صحابی رسول زیدؓ کے قصہ میں ہے ایسے مقامات قرآن مجید کے بہت صاف طور پر واضح کر رہے ہیں کہ یہ کلام پاک اللہ تعالیٰ کا اتارا ہوا ہے۔ آپ کو اتنا بھی اختیار نہیں کہ کسی قدر قرآن میں ترمیم کر سکیں۔ یہاں سے وہ بدعقیدہ لوگ بھی سبق حاصل کریں جو نبی علیہ السلام کو مختار کل جانتے ہیں۔ دیکھو اگر آپ کو اختیار ہوتا یا آپ عالم الغیب ہوتے تو آپ کبھی اللہ کی ناراضگی اپنے اوپر نہ لیتے۔ سورہ تحریم میں بھی اللہ نے اپنے پیارے نبی صلعم پر خفگی کا اظہار فرما کر تربیت اور اصلاح کی۔ بدعقیدوں کو چاہئے کہ اپنا عقیدہ درست کریں اور اللہ کے سوا کسی کو عالم الغیب و مختار کل نہ جانیں۔

قیامت کے دن کوئی کسی کا ساتھ نہ دے گا **ف۷** عتبہ بن ابی لہب نے کہا کہ میں اس کا منکر ہوں جو سورج اور ستاروں کا رب ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ کریم نے تندرستی، دولت مال و اولاد اس لئے عطا کی تھی کہ اس کا شکریہ ادا کرے اور ہماری طرف متوجہ ہو اور اس کو ہمارا عطیہ سمجھے نہ کہ غرور میں آکر ہمارے سامنے سرکشی کرے میرے فرستادوں کا کہنا نہ مانے غریب غرباء مفلس خدا پرستوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھے یہاں تک کہ انکے ساتھ وعظ نصیحت عبادت میں بھی (باقی صفحہ)

★ فلاں بولا کرتے ہیں حدیث میں آیا ہے انہ کان اذا سمع صوت الرعد قطع من حدیثہ۔ سفرۃ بکرام بررۃ۔ سفرۃ جمع ہے سافر کی جسطرح کتبۃ کاتب کی سافر کہتے ہیں لکھنے والے کو کیونکہ سفر کے لغوی معنی بیان کرنے اور ظاہر کرنے کے ہیں عورت جب اپنے چہرے سے نقاب اٹھا دیتی ہے تو سفرۃ المرأۃ بولا کرتے ہیں چونکہ لکھنے والا بھی مافی الضمیر کو ظاہر کرتا ہے اس لئے اسے سافر کہتے ہیں بررۃ جمع ہے بار کی اور بار کہتے ہیں فرمانبردار کو بولا کرتے ہیں فلاں بیر خالقہ ای یطیعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَّزَيْتُونًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَّفَاكِهَةً

اور انگور اور ترکاری تر اور زیتون اور کھجوریں اور باغ گھنے اور میوہ

اور انگور اور ترکاریاں اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے گھنے باغ اور میوے

وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾

اور چارہ فائدہ واسطے تمہارے اور واسطے چارپایوں تمہارے کے، پس جب آوے گی کان پھوڑنے والی

اور گھاس تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدے کے لئے پھر جب آئے گی وہ کانوں کے بہرے کر دینے والی

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيهِ ﴿۳۴﴾ وَاُمِّهِ وَاَبِيهِ ﴿۳۵﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ﴿۳۶﴾

اسدن بھاگے گا آدمی بھائی اپنے سے اور ماں اپنی سے اور باپ اپنے سے اور جورو اپنی سے اور بیٹوں اپنے سے

جس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ

واسطے ہر مرد کے ان میں سے اسدن ایک حالت ہو کہ کفایت کرے گی اس کو کتنے منہ اس دن

اس دن ہر شخص کو ایسا فکر لاحق ہو گا جو اسے دوسروں سے بے پرواہ کر دیگا (یعنی ہر ایک کو اپنی ہی پڑی ہو گی) اسدن بہت سے چہرے

مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَوُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا

روشن ہیں ہنستے خوش وقت ہیں اور کتنے منہ اس دن اور پر ان کے

روشن ہونگے خندان اور شادمان اور بہت سے چہرے اس دن غبار آلود

غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

غبار ہے ڈھانکتی ہے ان کو سیاہی یہ لوگ وہی ہیں کافر بدکار

ہوں گے ان کے اوپر سیاہی چھائی ہو گی یہی وہ لوگ ہیں جو کافر اور بدکار ہیں

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	هِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورہ تکویر مکے میں نازل ہوئی	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے	اسمیں ۲۹ آیتیں اور ایک رکوع
سورۃ التکویر مکہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا مہربان ہے	اسمیں انتیس آیتیں اور ایک رکوع

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۱﴾ وَاِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا الْجِبَالُ

جس وقت کہ سورج لپیٹا جاوے اور جس وقت کہ تارے گدلے ہو جاویں مٹ اور جس وقت پہاڑ

جب سورج ماند پڑ جائے اور جس وقت تارے بے نور ہو جائیں اور جب پہاڑوں کو

سُيِّرَتْ ﴿۳﴾ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿۴﴾ وَاِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ﴿۵﴾ وَ

چلائے جاویں اور جس وقت کہ دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں بیکار پھریں، اور جس وقت وحشی جانور ساتھ آدمیوں کے اکٹھے کئے جاویں گے اور

چلایا جائے اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں چھوڑی جائیں اور جب وحشی جانور جمع کئے جائیں اور

اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿۶﴾ وَاِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ﴿۷﴾ وَاِذَا الْمَوْءُدَةُ

جس وقت کہ دریا جھونکے جاویں گے اور جس وقت کہ جانیں ہم قسم کی ملائی جاویں گی اور جس وقت کہ زندہ گاڑی ہوئی

جب دریا جوش مارے اور جس وقت روحوں کو انکے جسموں کے ساتھ ملا یا جائے اور جس وقت لڑکی سے جو زندہ

سُئِلَتْ ﴿۸﴾ بِاَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ﴿۹﴾ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿۱۰﴾ وَاِذَا

پوچھی جاویگی ساتھ کس گناہ کے ماری گئی تھی اور جس وقت کہ عمل نامے کھولے جاویں گے اور جس وقت کہ

درگور کی گئی تھی پوچھا جائے کہ کس گناہ کے بدلے ماری گئی اور جب اعمال نامے کھولے جائیں اور جب

ع ۱

حل لغات

لہ وَقَضْبًا۔ قضب کہتے ہیں ترکاری کو ایسکے لغوی معنے ہیں قطع کے چونکہ ترکاری بھی مرۃً بعد اخرٰی کاٹی جاتی ہے اس سے اسے قضب کہتے ہیں۔ لہ حدائق غُلْبًا۔ غلب جمع اغلب کی اور اغلب وہ درخت جسکی شاخیں دوسرے درخت میں لپٹی ہوئی ہوں۔ بولا کرتے ہیں اغلولب العشب و اغلولبت الارض اذا التفت عشبہا لہ وَاَبًّا۔ اب کہتے ہیں چارے کو۔ بالیقیں یہ اذا قصدہ لہ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ۔ الصاخہ لیا گیا ہے صخ سے اور صخ لغت میں کہتے ہیں کچھ کا مارنے کو بولا کرتے ہیں الغراب یصخ بمنقارہ فی دبر البعیر ای یطعن۔ یہاں صاخہ سے آخرکا نفخ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ ۸۲۳) سے شریک ہوتا مار جائے۔ ۱۲ الباب صفحہ ۱۲۰ جلد ۲ و تفسیر حقانی۔ یہ آیت اگرچہ شان نزول کے اعتبار سے خاص ہے لیکن حکم میں عام ہے جو بھی دولتمند متکبر اپنے مال وغیرہ کے گھمنڈ میں آکر حق اور حق والوں پر ظلم زیادتی کرے اور انکو ذلیل سمجھے یقیناً وہ بھی اسی آیت کا مستحق ہے۔ ذرا اسکو یہ سوچنا چاہئے کہ وہ کس حقیر اور ذلیل چیز سے بنا ہے پھر اسکو گھمنڈ اور تکبر لائق ہے ؟ ہرگز نہیں ۱۲ **ف ۳** اگر آدمی ایمان پر مرے تو موت بھی انعام اور نعمت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ۔ مشکوٰۃ ص ۱۴۰ یعنی ایمان والوں کے واسطے موت ایسی ہے جیسے کسی دوست اور عزیز کی طرف سے کوئی تحفہ ملتا ہے کیونکہ اس وقت اللہ کی رضامندی اور جنت کی نعمتوں کی خوشخبری دی جاتی ہے ۱۲۔

(فوائد صفحہ ھذا) **ف ۱** قضب ایک قسم کی نرم گھاس ہے جو سال میں کئی بار کاٹی جاتی ہے پھر بڑھ جاتی ہے ۱۲ جامع البیان

ف ۲ یعنی ایسی سخت آواز جس سے لوگوں کے کان بہرے ہو جائیں گے یہ مراد کر صور سے ۱۲ موضح۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ صَاخَّۃ قیامت کا نام ہے اور اس نام کی وجہ یہ ہے کہ اس کے نفخہ کی آواز اور اسکا شور و غل کانوں کے پردے پھاڑ دے گا۔ اس دن انسان اپنے قریبی رشتہ داروں کو دیکھے گا لیکن بھاگ پھرے گا کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔ میاں بیوی کو دیکھ کر کہیگا کہ بتلا تیرے ساتھ میں نے دنیا میں کیسا کچھ سلوک کیا وہ کہے گی کہ بیشک آپ نے میرے ساتھ بہت ہی خوش اور اچھا سلوک کیا۔ میاں کہے گا کہ دیکھنا آج مجھ کو ضرورت ہے صرف ایک نیکی دیدو تاکہ میں اس آفت سے چھوٹ جاؤں وہ بیوی کہے گی مجھے بھی یہی ضرورت درپیش ہے۔ بیٹا باپ سے ملیگا اور یہی کچھ سوال و جواب ہوں گے۔ اسی طرح دوست دوست سے رشتہ دار رشتہ دار سے حتیٰ کہ انبیاء کی زبان پر بھی نفسی نفسی ہوگا۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ صلعم نے فرمایا تم ننگے پیر ننگے بدن اور بے ختنہ خدا کے ہاں جمع کئے جاؤ گے۔ آپ کی بیوی صاحبہ نے دریافت کیا کہ پھر تو ایک دوسرے کی سترگاہ پر نظر پڑے گی ؟ فرمایا اس روز کی گھبراہٹ وہاں کا حیرت انگیز ہنگامہ ہر شخص کو مشغول کئے ہوئے ہوگا بھلا کسی کو دوسرے کی طرف دیکھنے کا موقع اس دن کہاں ؟ ایک روایت میں ہے کہ اس دن لوگ پسینہ میں غرق ہوں گے کسی کے منہ تک پسینہ کسی کے کانوں تک ہوگا۔ ۱۲ ابن کثیر

قیامت کی ہولناکیاں

ف ۳ فرمایا وہاں لوگوں کے دو گروہ ہوں گے بعض تو وہ ہوں گے جن کے چہرے خوشی سے چمک رہے ہوں گے دل خوش مطمئن منہ خوبصورت اور نورانی ہوں گے یہ تو جنتی ہے۔ دوسرا گروہ جہنمیوں کا ہوگا ان کے چہرے سیاہ ہوں گے گرد آلود ہوں گے حدیث میں ہے کہ ان کا پسینہ مثل لگام کے ہوگا۔ یہ سب کچھ اس لئے کہ دنیا میں کفر کیا تھا بدکاریاں بھی کرتے تھے۔ ۱۲ جامع وغیرہ

ف ۴ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی قیامت کا حال دیکھنا چاہے اسطرح کہ آنکھوں کے سامنے ہے تو سورۃ اذا الشمس کورت اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت کو پڑھے یعنی ان سورتوں میں ایسا بیان ہے کہ گویا قیامت کے حالات آنکھوں کے سامنے موجود ہیں۔ ترمذی صفحہ ۱۰۸ جلد ۲ اور ابوہریرہ سے صحیح بخاری میں ہے کہ آپ نے فرمایا سورج چاند قیامت کے دن لپیٹ جائیں گے۔ بے نور ہو جائیں گے ستارے بھی جھڑ جائیں گے جہنم میں گر پڑیں گے اور جتنی چیزیں دنیا میں اللہ کے سوا پوجی جاتی تھیں سب کو جہنم میں ڈالا جائے گا مگر عیسیٰ اور انکی ماں ہاں وہ بھی معبود ہونے پر راضی ہوتے تو جہنم میں جاتے (ابن کثیر) اونٹ عرب کا بہترین مال ہے اور دس مہینے کی گابھن اونٹنی جو بیانے کے قریب ہو دودھ اور بچہ کی توقع پر بہت زیادہ عزیز ہوتی ہے لیکن قیامت کے ہولناک زلزلہ کے وقت ایسے نفیس و عزیز مال کو کوئی نہ پوچھے گا۔ نہ مالک کو اتنا ہوش ہوگا کہ ایسے بڑھیا مال کی خبرگیری کرے۔ باقی یہ کہنا کہ ریل نکل جانے کی وجہ سے اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی محض غلط ہے۔

ف ۵ پھر فرمایا اہل جاہلیت لڑکیوں کو ناپسند کرتے تھے اور انھیں زندہ در گور کر دیا کرتے تھے۔ ان سے قیامت کے دن سوال ہوگا کہ کیوں قتل کی گئیں ؟ پوچھا جائے گا کہ کس جرم پر اس معصوم کو قتل کیا۔ یہ ایسا پر اثر بیان ہے کہ اسکے بعد عرب سے یہ بیہودہ رسم یک لخت موقوف ہو گئی۔ ۱۲ تفسیر حقانی

★ صور مراد ہے جو شدید صوت سے کانوں کو زخمی کر دے گا۔ ثم وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ۔ عشار جمع ہے عشراء کی جیسے طرح نفاس، نفساء کی عشراء وہ اونٹنی جیسے حمل پر دس مہینے گزر گئے ہوں اور اسطرح کی اونٹنی عرب کو نہایت عزیز و محبوب ہوتی ہے عطلت معنی میں ہے ترکت مھملۃ کے ثم وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ۔ وحوش جمع ہے وحش کی اور وحش اس جنگلی جانور کو کہتے ہیں جو آدمیوں سے مانوس نہ ہو حشرت معنی میں ہے جمعت کے ثم وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ سجرت معنی میں ہے ملئت کے اور مل کے معنی لغت میں بھر دینے کے ہیں جب تنور ایندھن سے بھر دیا جاتا ہے تو سجر التنور بولا کرتے ہیں۔ ثم وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ زوجت لیا گیا ہے تزویج سے اور تزویج کہتے ہیں ایک چیز کو دوسرے سے ملانے کو ثم وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ موؤدۃ واحد مونث مفعول کا صیغہ ہے وأد یئد سے اور وأد کہتے ہیں زندہ درگور کرنے کو یہ مقلوب ہے آد یئود سے اور آد کے معنی ہیں اثقل کے قال تعالیٰ ولا یئودہ حفظھما چونکہ زندہ درگور کرتے ہیں جب اسے بھی مٹی کے بوجھ میں دبا دیتے ہیں اس سے وأد کے معنی زندہ درگور کرنے کے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السَّمَآءُ كُشِطَتْ ﴿١١﴾ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ﴿١٢﴾ وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ﴿١٣﴾

آسمان کی کھال اتاری جاوے — اور جس وقت کہ دوزخ دہکائی جاوے — اور جس وقت کہ بہشت نزدیک کیجاوے

آسمان کی کھال کھینچی جائے — اور جب دوزخ دہکائی جاوے — اور جب بہشت قریب لائی جاوے

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ﴿١٤﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿١٥﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿١٦﴾

جان لے گا ہر جی جو کچھ حاضر کیا ہے — پس قسم کھاتا ہوں میں پیچھے ہٹنے والوں — سیدھے چلنے والوں چھپ رہنے والوں کی

(اسوقت) ہر شخص کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ کیا لیکر حاضر ہوا ہے — سو مجھے قسم ہے ان (ستاروں) کی جو پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور چلتے چلتے چھپ جاتے ہیں

وَالَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ﴿١٧﴾ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ

اور رات کی جب جانے لگے — اور صبح کی جب دم لیوے — تحقیق یہ کہنا پیغام پہنچانے والے

اور رات کی جب وہ خوب تاریک ہو جائے — اور صبح کی جب اسکا طلوع ہو (کہ) بیشک یہ پیغام (یہ) عزت فرشتے کا پہنچایا

كَرِيمٍ ﴿١٩﴾ ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿٢٠﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ﴿٢١﴾

بزرگ کا ہے — قوت والا — نزدیک صاحب عرش کے مرتبے والا — کہا مانا گیا اس جگہ امانت

ہوا ہے — جو بڑی قوت والا صاحب عرش کے پاس بڑا درجہ رکھنے والا ہے — وہاں اسکا حکم مانا جاتا ہے اور وہ امین ہے

وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ﴿٢٣﴾ وَمَا هُوَ

اور نہیں صاحب تمہارا دیوانہ — اور البتہ تحقیق دیکھا ہے اسکو بیچ کنارے ظاہر کے وقت — اور نہیں وہ

اور تمہارا رفیق کچھ دیوانہ نہیں ہے — اور اس نے اس (جبرئیل) کو آسمان کے روشن کنارے پر دیکھا ہے — اور وہ غیب

عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ﴿٢٤﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ﴿٢٥﴾ فَأَيْنَ

اوپر غیب کی بات کے بخیل وقت — اور نہیں وہ کہنا شیطان راندے گئے کا — پس کہاں

کی بات بتانے میں کچھ بخیل نہیں ہے — اور یہ قرآن کسی مردود شیطان کی بنائی ہوئی بات نہیں ہے — پھر تم کدھر

تَذْهَبُونَ ﴿٢٦﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٢٧﴾ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ

جاتے ہو — نہیں یہ مگر نصیحت واسطے عالموں کے — واسطے اس شخص کے کہ چاہے تم میں سے

کو چلے جا رہے ہو — یہ تو تمام جہان کے لوگوں کے لئے ایک نصیحت ہے — جو تم میں سے سیدھی راہ پر چلنا

أَن يَسْتَقِيمَ ﴿٢٨﴾ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٩﴾ ع

یہ کہ سیدھی راہ چلے — اور نہیں چاہتے تم مگر یہ کہ چاہے اللہ پروردگار عالموں کا

چاہے — اور تم کچھ بھی چاہ نہیں سکتے مگر وہ جو اللہ چاہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے

سُورَةُ الْإِنفِطَارِ مَكِّيَّةٌ وَ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	هِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ آيَةً
سورۃ انفطار مکہ میں نازل ہوئی اور	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے	اسمیں ۱۹ آیتیں اور ایک رکوع ہے
سورۃ الانفطار مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے	اسمیں انیس آیتیں ہیں اور ایک رکوع

إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ﴿٣﴾

جس وقت کہ آسمان پھٹ جاوے — اور جسوقت کہ تارے جھڑ جاویں — اور جسوقت کہ دریا چیرے جاویں

جب آسمان پھٹ جائے — اور جب تارے جھڑ پڑیں — اور جب دریا چیرے جائیں

وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ﴿٤﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ﴿٥﴾ يَا أَيُّهَا

اور جسوقت کہ قبریں زندہ کر کے اٹھائی جاویں — جان لے گا ہر جی جو کچھ کہ آگے بھیجا ہے اور جو پیچھے چھوڑا ہے — اے

اور جب قبریں اکھاڑی جائیں — (اسوقت) ہر شخص کو معلوم ہو جائیگا جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا ہے — اے

منزل ۷

حل لغات

له وَإِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ. کشط کہتے ہیں کھولنے کو جب ذبیحہ کی کھال اتار کر گوشت کھول دیا جاتا ہے۔ وکشطت الذبیحۃ بولا کرتے ہیں یا نفش۔ الجوار الکنس خنس جمع ہے خانس کی اور خانس لیا گیا ہے

خنوس سے خنوس کہتے ہیں پیچھے اور پیچھے ہٹنے کو حدیث میں آیا ہے الشیطان یوسوس الی العبد فاذا ذکر اللہ خنس ای تاخر وانقبض اور اسی لئے شیطان کو خناس بھی کہتے ہیں الکنس جمع ہے کانس کی اور کانس مشتق کنوس سے اور کنوس کہتے ہیں کناس میں داخل ہونے کو۔ کناس وہ جگہ ہے جہاں وحشی جانور رات کو رہتے ہیں بولا ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ نامۂ اعمال بانٹے جائیں گے داہنے ہاتھ میں اور بائیں ہاتھ میں اس وقت آسمان کھل جائے گا، اور جہنم بھڑکائی جائے گی۔ خدا کے غضب اور بنی آدم کے سبب اسکی آگ تیز ہو جائے گی اور جنت جنتیوں کے پاس آجائے گی جب یہ تمام کام ہو چکیں گے اس وقت ہر شخص جان لے گا کہ اس نے اپنی دنیا کی زندگی میں کیا کچھ اعمال کئے تھے وہ سب عمل اس کے سامنے موجود ہوں گے۔ ۱۲ ابن کثیر

نبی علیہ السلام نے جبرئیل علیہ السلام کو اصلی صورت میں دیکھا

ف۲ سات تارے آسمان میں جدی چال چلتے ہیں ان میں پانچ جو سورج چاند کے سوا ہیں زحل، مشتری، مریخ، زہرہ، عطارد انکی چال اس ڈھب سے ہے کہ کبھی مغرب سے مشرق کو چلیں یہ سیدھی راہ ہوئی کبھی ٹھٹھک کر الٹے پھریں کبھی سورج کے پاس آکر غائب رہیں کتنے دنوں تک ۱۲ موضح قسمیں ستاروں کی بتائی ہیں جو دن کے وقت پیچھے ہٹ جاتے ہیں، یعنی چھپ جاتے ہیں۔ اور رات کو ظاہر ہوتے ہیں حضرت علیؓ یہی فرماتے ہیں ۱۲ ابن کثیر **ف۳** رسول کریم سے مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں مطلب یہ کہ فرشتوں میں سے جو اس رسالت پر مقرر ہیں وہ بھی برگزیدہ اور انسانوں میں جو رسول مقرر ہیں وہ بھی برتر ہیں۔ اسی لئے اس کے بعد فرمایا تمہارے ساتھی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیوانے نہیں۔ یہ پیغمبر اس فرشتہ کو اس کی اصلی صورت میں بھی دیکھ چکے ہیں جبکہ وہ اپنے چھ سو پروں سمیت ظاہر ہوئے تھے یہ واقعہ بطحا کا ہے اور یہ پہلی مرتبہ کا دیکھنا تھا آسمان کے کھلے کناروں پر یہ دیدار جبرئیلؑ حاصل ہوا تھا اسی کا بیان سورۂ نجم آیت عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى الخ میں ہے۔ دوسری جگہ ہے کہ دوسری مرتبہ بھی آپ نے جبرئیل فرشتے ہی کو دیکھا وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى الخ **ف۴** یعنی یہ پیغمبر ہر قسم کے غیوب کی خبر دیتے ہیں ماضی سے متعلق ہوں یا مستقبل سے بذریعہ وحی کے یا اللہ کے اسماء و صفات سے یا احکام شرعیہ سے یا مذاہب کی حقیقت و بطلان سے یا جنت و دوزخ و قبر کے احوال سے یا واقعات بعد الموت سے اور ان چیزوں کے بتلانے میں ذرا بخل نہیں کرتے نہ اجرت مانگتے ہیں نہ نذرانہ، نہ بخشش؛ پھر کاہن کا لقب ان پر کیسے چسپاں ہو سکتا ہے۔ کاہن محض نامکمل بات اسمیں بھی جھوٹ ملا کر بیان کرتا ہے اور اس کے بتلانے میں بھی اس قدر بخیل ہے کہ بغیر مٹھائی یا نذرانہ وغیرہ وصول کئے ایک حرف زبان سے نہیں نکالتا۔ پیغمبروں کی سیرت سے کاہنوں کی پوزیشن کو کیا نسبت۔ معلوم ہوا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پوشیدہ چیزوں کی خبر دیدی اور آپ نے اپنے صحابہؓ اور امت کو بتلا دیں تو اب خبر دل جانے کے بعد آپ عالم الغیب کس طرح ہو گئے۔ بس عالم الغیب تو صرف اللہ ہی ہے۔" **ف۵** جب یہ آیت لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ الخ نازل ہوئی تو ابو جہل نے کہا کہ ہمارا اختیار ہے چاہیں مستقیم ہو جائیں چاہیں بھول جائیں اسپر یہ آیت وَمَا تَشَآءُوْنَ الخ نازل ہوئی (لباب صفحہ ۱۲ جلد دوم)

امام کو قرأت نماز میں تخفیف کا حکم

ف۶ حدیث میں ہے کہ صحابی رسول معاذ رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز پڑھائی اور اسمیں لمبی قرأت کی اور روایت میں ہے کہ سورۂ بقرہ شروع کر دی تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اے معاذ کیا یہ سورتیں نہ تھیں؟ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ٥ اور وَالضُّحٰى ٥ اور اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ٥ مقصد یہ ہے کہ امام نماز میں اتنی لمبی قرأت نہ کرے جس سے نمازی تنگ آجائیں۔ کیونکہ نماز میں بوڑھے ضعیف، بیمار، عورتیں بچے سب قسم کے نمازی ہوتے ہیں قرأت میں تخفیف کرنی چاہئے۔ بعض نادان نماز میں تخفیف سے یہ سمجھے کہ ارکان ہی پورے نہیں کرتے رکوع سجود میں اطمینان ہی نہیں۔ تو جلدی میں آیا کا حساب کر کے نماز کو ضائع کرتے ہیں انکو چاہئے کہ نماز کو صحیح معنوں میں ادا کیا کریں۔ ارکان نماز صحیح نہیں تو نماز ضائع ہو جائے گی۔ پھر فرمایا کہ قیامت کے دن یہ حال ہو گا کہ آسمان پھٹ جائے اور تارے جھڑ جائیں اور دریا جلا دیے جائیں۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا عدن کے غار میں سے آگ نکل کر پھیل جائے گی اور سب لوگوں کو محشر کی طرف ہانک لیجائے گی۔ مشکوٰۃ ۴۶۳ اور ایک روایت میں ہے آگ لوگوں کو محشر کی طرف لیجائے گی جہاں لوگ ٹھیریں گے آگ بھی ٹھہر جائے گی جہاں رات گذاریں گے یہ بھی گذارے گی مشکوٰۃ ۴۶۳ اب خواہ آگ پیدا ہوگی یا یہ سمندر وغیرہ آگ ہو جائیں گے اور حکیم ہرقل نے بھی کہا ہے کہ تمام لوگوں کو آگ گھیرے گی یعنی فنا کے وقت، دیکھو ملل ونحل ۱۳۲ جلد ۲ ۔ ۱۲

★ کرتے ہیں کنست الظباء اذا دخلت فی کنسہا۔ وتکنست المرأۃ اذا دخلت ہودجہا۔ تلہ وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۔ عسعس اضداد سے ہے یعنی اقبل وادبر دونوں معنوں میں مستعمل ہوتا ہے ادبر کے معنی میں جیسے سہ حتی اذا الصبح لہا تنفسا۔ وانجاب عنہا لیلہا وعسعسا اور اقبل کے معنی میں جیسے ۵ مدرعات اللیل لما عسعسا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ﴿٦﴾ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ ﴿٧﴾

آدمی کس چیز نے فریب دیا تجھ کو ساتھ پروردگار تیرے کرم کرنیوالے کے، جس نے پیدا کیا تجھ کو پھر تندرست کیا تجھ کو پھر برابر کیا تجھ کو

انسان! تجھے اپنے رب کریم کے بارے میں کس چیز نے دھوکا دیا وہ رب کہ جس نے تجھے پیدا کیا پھر تیرے جوڑ بند درست کیے پھر تجھے برابر بنایا

فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا شَاءَ رَكَّبَكَ ﴿٨﴾ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ ﴿٩﴾ وَ

بیچ جونسی صورت کے چاہا ترکیب دی تجھ کو ہرگز نہیں یوں بلکہ جھٹلاتے ہو تم قیامت کو اور

اور جس صورت میں چاہا تیرے اعضاء کو ترکیب دی ہرگز نہیں بلکہ تم روز جزا کو جھٹلاتے ہو حالانکہ تم پر

إِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ﴿١٠﴾ كِرَامًا كَاتِبِينَ ﴿١١﴾ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ﴿١٢﴾

تحقیق اوپر تمہارے نگہبان ہیں بزرگ لکھنے والے جانتے ہیں جو کچھ کرتے ہو تم

نگہبان مقرر ہیں (یعنی) معزز لکھنے والے جو کام تم کرتے ہو ان کو معلوم (ہو جاتا) ہے

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾

تحقیق نیک کام کرنے والے البتہ بیچ نعمت کے ہیں، اور تحقیق بدکار البتہ بیچ دوزخ کے ہیں داخل ہونگے اس میں دن جزا کے

بیشک نیک کام کرنیوالے ضرور نعمتوں والی جنت میں ہونگے اور برے کام کرنیوالے ضرور دوزخ میں ہونگے جس میں جزا کے دن وہ داخل ہونگے

وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ

اور نہیں وہ اس سے غائب ہونے والے اور کس چیز نے معلوم کروایا تجھ کو کیا ہے دن جزا کا پھر کس چیز نے معلوم کروایا

اور اس سے غائب نہیں ہونے پائیں گے اور آپ کو کیا خبر کہ روز جزا کیا چیز ہے پھر آپ کو کیا خبر کہ روز جزا

مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ﴿١٩﴾

تجھ کو کیا ہے دن جزا کا اس دن نہ اختیار رکھے گا کوئی جی کسی جی کا کچھ اور حکم اس دن واسطے خدا کے ہے

کیا چیز ہے یہ وہ دن ہوگا جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے لیے کوئی اختیار نہ رکھیگا اور اس دن حکومت صرف اللہ تعالیٰ کی ہوگی

ع

سُورَةُ التَّطْفِيفِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	سِتٌّ وَثَلَاثُونَ آيَةً
سورۂ تطفیف مکہ میں نازل ہوئی	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے	اس میں ۳۶ آیتیں اور ایک رکوع ہے
سورۃ التطفیف مکہ معظمہ میں نازل	شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے	ہوئی اس میں چھتیس آیتیں اور ایک رکوع

وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ ﴿١﴾ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ﴿٢﴾ وَ

ویل ہے واسطے کم کر دینے والوں کے وہ جب ماپ لیویں اوپر لوگوں کے پورا لیویں اور

کم دینے والوں کے لئے بڑی خرابی ہے (یعنی) ان لوگوں کے لئے جو لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا پورا لیں اور

إِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ﴿٣﴾ أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ ﴿٤﴾

جب ماپ دیویں ان کو یا تول دیں ان کو کم دیویں حق کیا نہیں جانتے یہ لوگ کہ وہ اٹھائے جاویں گے

جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا دیں کیا یہ لوگ اس بات پر یقین نہیں رکھتے کہ (قبروں سے) اٹھایا جائے گا

لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٥﴾ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦﴾ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ

واسطے (ایک) دن بڑے کے جس دن کھڑے ہونگے لوگ واسطے پروردگار عالموں کے ہرگز نہیں یوں تحقیق لکھا نامہ

ایک بڑے (سخت) دن میں جس دن تمام لوگ پروردگار عالم کے سامنے (جوابدہی کیلئے) کھڑے کئے جائیں گے۔ کچھ دار بدکار

الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ﴿٧﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ﴿٨﴾ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ﴿٩﴾ وَيْلٌ

بدکاروں کا البتہ بیچ سجین کے ہے اور کس چیز نے معلوم کروایا تجھ کو کیا ہے سجین ایک دفتر ہے لکھا ہوا ویل ہے

لوگوں کا اعمال نامہ سجین میں ہے اور آپ کو کیا معلوم کہ سجین کیا چیز ہے وہ ایک کتاب ہے جس میں لکھا ہوا کوئی ... اس دن

حل لغات۔

۱ؔ وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ۔ تطفیف کہتے ہیں ماپ تول میں کمی کرنے کو اصل میں طفیف کہتے ہیں تھوڑی چیز کو چونکہ ماپ تول میں سرقہ کرنے والا بھی تھوڑی سی چیز چراتا اور ظلم کرتا ہے اس سے مطفف کہتے ہیں۔ ۲ؔ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ۔ اکتیال کہتے ہیں ماپ کر لینے کو جس طرح اتزان تول کر لینے کو۔ علی معنے میں من کے ہے کیونکہ اکتیال کا صلہ من آتا ہے۔ علی اکتلت من فلان تو بولا کرتے ہیں اور اکتلت علی فلان نہیں بولتے۔ ۳ؔ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ۔ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی فرمایا اے ابن آدم با عظمت اللہ سے تو نے کیوں بے پرواہی برت رکھی ہے۔ کس چیز نے تجھے اس کی نافرمانی پر اکسا رکھا ہے؟ بجائے توحید نماز روزہ حج زکوٰۃ فرائض الٰہی بجالانے کے اے انسان! تو فرائض کا چور رب کی نافرمانیوں قبر پرستی، تعزیہ پرستی، مذہب پرستی، نفس اور قوم برادری رواج و رسم پرستی اللہ و رسول کی نافرمانی پر تلا ہوا ہے حالانکہ اس خالق ارض و سمٰوٰت نے تجھے بڑے اچھے خوبصورت ڈھانچے میں ڈھالا ہے اگر وہ تجھے کتے، گدھے، خنزیر وغیرہ کی صورت بنا دیتا تو کیا کر سکتا تھا۔ اس نعمت کی یہی شکر گذاری ہے کہ تو پھر اسکی نافرمانی پر لگا ہوا ہے۔ حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیگا اے ابن آدم! تجھے میری جانب سے کس چیز نے مغرور کر رکھا تھا؟ ابن آدم بتا! تو نے میرے نبیوں کو کیا جواب دیا؟۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اصل میں اسکو انسانی جہالت نے غافل کر رکھا ہے کیا انسان اپنی پیدائش کی طرف غور نہیں کرتا کہ اللہ نے کیسا اچھا قد و قامت

بخشا کیسی اچھی شکل و صورت بنائی۔ مسند احمد میں حدیث ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اپنی ہتھیلی میں تھوکا پھر اس پر اپنی انگلی رکھ کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! کیا تو مجھے عاجز کر سکتا ہے؟ حالانکہ میں نے تجھے اس جیسی چیز سے پیدا کیا ہے پھر ٹھیک ٹھاک کیا پھر صحیح قامت بنایا۔ پہنا اوڑھا کر چلنا پھرنا سکھایا تو تو نے خوب جمع کیا لیکن میری راہ میں خرچ کرنے سے رکتا رہا یہاں تک کہ جب دم حلق میں آگیا تو کہنے لگا کہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ بھلا اب صدقہ کا وقت کہاں؟ آخر تیرا ٹھکانہ زمین ہے پھر فرماتا ہے کہ اس کریم اللہ کی نافرمانیوں پر جرأت صرف قیامت کی تکذیب اور برحق نہ جاننے سے ہے۔ تم یقین جانو تم پر بزرگ محافظ اور کاتب فرشتے مقرر ہیں۔ حدیث میں ہے کہ کراماً کاتبین جنابت اور پاخانہ کی حالت کے علاوہ ہر وقت انسان کے ساتھ ہیں۔ یہ فرشتے روزانہ کے اعمال اللہ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اگر شروع و آخر میں استغفار ہو تو اللہ تعالیٰ درمیان کی سب خطائیں معاف فرما دیتا ہے۔ پھر فرمایا جو لوگ اللہ کے اطاعت گذار ہیں گناہوں سے بچنے والے ہیں انھیں اللہ تعالیٰ جنت کی خوشخبری دیتا ہے۔ حدیث میں ہے انھیں ابرار اس لئے کہا کہ یہ اپنے ماں باپ کے فرمانبردار تھے اور اپنی اولادوں کے ساتھ نیک سلوک کرتے تھے اور بدکار لوگ ہمیشگی والے عذاب میں پڑیں گے ایک ساعت بھی ان پر عذاب ہلکا نہ ہوگا۔ اس دن کوئی کسی کو نفع

پہنچا سکے گا نہ عذابوں سے نجات دلوا سکے گا۔ ہاں سفارش کی اجازت خود اللہ فرمائے تو ہوگی ورنہ نہیں (ابن کثیر) اور قیامت و دوزخ کا بیان اس قرآن کے صفحہ ۲۱۶ و ۳۹۶ و ۷۰۶ پر بھی ہے اور جنت و جنتیوں کا بیان صفحہ ۲۸۲ و ۳۸۳ پر اور سفارش کی مفصل بحث صفحہ ۲۲ پر ہے۔ مقصد یہ کہ کتنا ہی سوچو اور غور کرو پھر بھی اس ہولناک دن کی کیفیت تصور و سمجھ میں نہیں آسکتی۔ بس مختصراً اتنا سمجھ لو کہ اس دن جتنے رشتے ناتے خویش اور آشنائی کے ہیں سب نیست و نابود ہو جائیں گے سب نفسی نفسی پکارتے ہوں گے کعب احبارؓ سے ہے کہ قیامت کے دن ایک ایسا وقت ہوگا کہ خواہ کتنے ہی بڑے سے بڑے مرتبہ والا شخص ہو وہ بھی ڈر جائیگا اسوقت وہ بھی اپنی جان کی خیر مانگے گا۔ اُس وقت جہنم کو ایک جوش ایسا آئیگا کہ اسکو دیکھ کر تمام فرشتے اور تمام انبیاء گھٹنوں کے بل گر پڑینگے۔ ابراہیم خلیل جیسے پیغمبر کی زبان پر یہ لفظ ہونگے یا رب لَا اَسْئَلُکَ اِلَّا نَفْسِیْ اے میرے رب میں صرف اپنے نفس کی امان مانگتا ہوں فقط

ناپ تول کے نقص کا وبال ف۲ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو اسوقت اہل مدینہ ناپ تول کے اعتبار سے بہت بُرے تھے۔ یہ آیت اتری تو انھوں نے اپنی حالت درست کر لی۔ ایک روایت مرفوع میں ہے کہ جس قوم نے عہد کو توڑا تو اللہ نے اس پر دشمن مسلط کر دیا اور جس نے ناپ تول میں کمی کی اس پر زمین کی پیداوار کم ہوگئی اور قحط سالی میں پکڑے گئے۔ پس تطفیف سے مراد ناپ تول کی کمی ہے خواہ اس صورت میں کہ اوروں سے لیتے وقت زیادہ لے لیا اور دیتے وقت کم دیا۔ یہ بدعادت قوم شعیب میں تھی جسکی وجہ سے وہ غارت اور برباد کر دی گئی۔ یہ لفظ تطفیف وسیع المعنیٰ ہے چنانچہ مفسرین نے اور بھی کئی معنے کئے ہیں پیمائش اور تول کی خیانت کو بھی شامل ہے اور اسکے سوا ہر قسم کی خیانت و کمینگی کو بھی جیسا کہ اپنے عیوب کو چھپانا اور دوسروں کے وہی عیوب ظاہر کرنا لوگوں سے انصاف طلب کرنا اور اپنا انصاف نہ کرنا۔ لوگوں کی عیب جوئی کرنا اور اپنے عیوب کی پرواہ نہ کرنا نوکروں تابعداروں سے کام خدمت ٹھوک بجا کر لینا اور تنخواہ و اجرت دینے میں کمی کرنا۔ اپنے لئے جو پسند کرنا وہ دوسروں کیلئے نہ کرنا۔ رزق و عزت و عافیت تو اللہ سے مانگنا اور اسکی حکم برداری سے دل چرانا۔ لوگوں سے اللہ کیلئے سوال کرنا اور آپ راہ اللہ کچھ نہ دینا۔ اوروں کو نصیحت کرنا اور آپ خود مبتلا ہو وغیرہ یہ سب کام خرابی کے ہیں (تفسیر حقانی و فتح و ابن کثیر) اور اس مضمون کا بیان صفحہ ۲۰۲ و ۳۰۴ میں بھی ہے۔

★ کالوہم اصل میں تھا کالوا لہم حرف جار حذف ہو گیا اور اسی پر قیاس کر لو وزنوہم کو۔ سے لفی سجین۔ سجین ایک دفتر کا نام ہے جس میں کافروں اور فاسقوں کے اعمال لکھے جاتے ہیں۔ یہ اصل میں فعیل کے وزن پر ہے ماخوذ سجن سے اور سجن کہتے ہیں جیل کو چونکہ اسکی وجہ سے لوگ قید خانہ میں بند کئے جائیں گے اس سے اُسے سجین کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿١١﴾ وَمَا

اس دن واسطے جھٹلانے والوں کے وہ جو جھٹلاتے ہیں دن جزا کو اور نہیں

جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے (یعنی) اُن لوگوں کے لئے جو قیامت کے دن کو جھٹلاتے ہیں اور اسکو

يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ﴿١٢﴾ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ

جھٹلاتا اس کو مگر ہر حد سے نکل جانیوالا گنہگار جس وقت کہ پڑھی جاتی ہیں اوپر اسکے نشانیاں ہماری کہتا ہے

صرف وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے گزرنے والا گنہگار ہو جب اسکے سامنے ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ

أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣﴾ كَلَّا ۖ بَلْ ۜ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٤﴾

کہانیاں ہیں پہلوں کی ہرگز نہیں بلکہ زنگ باندھا اوپر دلوں انکے کے اس چیز نے کہ تھے وہ کماتے

یہ تو اگلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں ہرگز نہیں (یہ قصے کہانیاں نہیں ہیں) بلکہ بات یہ ہے کہ انکے برے اعمال جو وہ کرتے ہیں انکے دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے

كَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُو الْجَحِيمِ ﴿١٦﴾

ہرگز نہیں تحقیق وہ پروردگار اپنے سے اس دن البتہ حجاب میں ہیں پھر تحقیق وہ البتہ داخل ہونے والے دوزخ میں ہیں

بیشک یہ لوگ اس دن اپنے رب کے سامنے آنے سے روک دیئے جائیں گے پھر وہ ضرور جہنم میں داخل ہونگے

ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿١٧﴾ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ

پھر کہا جاوے گا یہ ہے وہ چیز کہ تھے تم اس کو جھٹلاتے ہرگز نہیں تحقیق عمل نامہ نیکوں کا

پھر کہا جائیگا کہ یہ ہے وہ چیز جس کو تم جھوٹ جانا کرتے تھے بیشک نیک لوگوں کا اعمال نامہ

لَفِي عِلِّيِّينَ ﴿١٨﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ ﴿١٩﴾ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ﴿٢٠﴾ يَشْهَدُهُ

البتہ بیچ علیین کے ہے اور کس چیز نے معلوم کروایا تجھ کو کیا ہے علیون دفتر لکھا ہوا حاضر ہوتے ہیں

علیین میں ہے آپ کو کچھ خبر کہ علیین کیا چیز ہے وہ ایک کتاب ہے جس پر مہر لگی ہوئی ہے مقرب

الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢١﴾ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ﴿٢٣﴾

اسکے مقرب خدا کے تحقیق نیک کام والے البتہ بیچ نعمت کے ہیں اوپر تختوں کے دیکھتے ہونگے

فرشتے اسکو دیکھتے رہتے ہیں بلاشبہ نیک لوگ نعمتوں سے بھرے ہوئے باغوں میں ہونگے تختوں پر بیٹھے دیکھتے رہتے ہونگے

تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ﴿٢٥﴾

پہچانے گا تو بیچ منہ انکے کے تازگی نعمت کی پلائے جاویں گے شراب خالص مہر لگی ہوئی میں سے

انکے چہروں پر آپ خوشحالی کی تر و تازگی پہچانیں گے ان کو سر بمہر خالص شراب پینے کو دی جائیگی

خِتَامُهُ مِسْكٌ ۚ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ﴿٢٦﴾ وَمِزَاجُهُ

کہ مہر اسکی مشک ہے اور بیچ اسکے پس چاہیے کہ رغبت کریں رغبت کرنے والے اور ملونی اس کی

جس کی مہر مشک کی ہوگی پس چاہیے کہ خواہش کرنے والے اسی چیز کی خواہش کریں اس شراب میں

مِن تَسْنِيمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا

تسنیم سے ہے وہ ایک چشمہ ہے کہ پیتے ہیں اس میں سے مقرب خدا کے تحقیق وہ لوگ جو گنہگار ہیں

تسنیم کے پانی کی آمیزش ہوگی (تسنیم بہشت میں) ایک چشمہ ہے جس سے مقرب لوگ پانی پیتے ہیں بلاشبہ وہ لوگ جو

كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ﴿٢٩﴾ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ﴿٣٠﴾

تھے ان لوگوں سے کہ ایمان لائے ہنستے اور جب گزرتے تھے ساتھ انکے آنکھیں مارتے تھے

گنہگار ہیں ان لوگوں پر ہنسا کرتے تھے جو ایمان لائے ہیں اور جب انکے پاس سے ہو کر گزرا کرتے تھے تو چشمک زنی کیا کرتے تھے

حل لغات۔
لہ فی وجوھھم
نضرۃ النعیم۔ نضرہ
کہتے ہیں تازگی اور
خوش حالی کو اور اس
کی توضیح سورۃ قیامہ
کے پہلے رکوع آیہ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ میں گزر چکی وہاں دیکھو۔ ۲ یُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ خِتَامُهُ مِسْكٌ۔ رحیق کہتے ہیں خالص شراب کو جس میں
ملونی نہ ہو۔ مختوم وہ جس پر مہر لگا دی گئی ہو۔ ختام وہ جس سے شیشے اور بوتل کے منہ پر مہر لگائی جاتی ہے۔ ۳ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ۔ تنافس بوزن تفاعل کہتے ہیں دو ★

منزل ۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیامت کی طوالت کا بیان ف ۱ یعنی اگر انہیں خیال ہوتا کہ مرکر ایک دن پھر اٹھنا اور اللہ کے سامنے تمام حقوق وفرائض کا حساب دینا ہے تو ہرگز ایسی حرکت نہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ ڈرا رہا ہے کہ لوگوں کے حق مارنے والے کیا قیامت کے دن سے نہیں ڈرتے جس دن یہ اس ذات پاک کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے جو بہت بڑا دن پچاس ہزار برس کا ایک ہی دن ہے۔ زمین بدل جائیگی سورج سوا نیزہ اقریب ہوجائے گا اس کی تیزی اس قدر ہوگی کہ ہر شخص اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینہ میں غرق ہو رہا ہوگا کسی کی ایڑیوں تک پسینہ ہوگا کسی کے گھٹنوں تک تو کسی کی کمر تک اور کسی کا پسینہ لگام بنا ہوا ہوگا اور دھوپ کی تیزی سے کھوپری پھٹا اٹھے گی اور ہنڈیا کی طرح بھد بدایل ہو رہی ہونگی اور بعض بالکل ڈوبے ہوئے ہونگے (ابن کثیر) اور ابن جریر میں مرفوعاً آیا ہے کہ تین سو برس تک یونہی کھڑے رہیں گے نہ انکے پاس کوئی خبر آئیگی نہ کوئی حکم صادر ہوگا۔ جامع ترمذی جلد دوم صفحہ ۱۰۰ میں ہے یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ حَتّٰی یَغِیْبَ اَحَدُهُمْ فِی الرَّشْحِ اِلٰی اَنْصَافِ اُذُنَیْهِ یعنی جب حشر کے میدان میں کھڑے ہونگے تو بعض شخص اپنے پسینے میں کانوں تک ڈوبا ہوا ہوگا۔ اور الترغیب الترہیب صفحہ ۲۴۰ میں ہے اِنَّ الرَّجُلَ لَیُلْجِمُهُ الْعَرَقُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیَقُوْلُ رَبِّ اَرِحْنِیْ وَلَوْ اِلَی النَّارِ یعنی اس دن کی ہول اور شدت سے بعضوں کو اس قدر پسینہ آئیگا کہ اسکے منہ تک چڑھ جائیگا اور ایسی مصیبت ہوگی کہ آدمی دعا کریگا یا اللہ چاہے دوزخ ہی میں بھیجدے لیکن اس تکلیف سے نکال۔ پھر ترغیب کے صفحہ ۲۴۳ میں مرفوعاً حدیث آئی ہے کہ رَجُلَانِ مِنْ اُمَّتِیْ جَثَیَا بَیْنَ یَدَیْ رَبِّ الْعِزَّةِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا خُذْ لِیْ مَظْلَمَتِیْ مِنْ اَخِیْ فَقَالَ اللّٰهُ کَیْفَ تَصْنَعُ بِاَخِیْکَ وَلَمْ یَبْقَ مِنْ حَسَنَاتِهٖ شَیْءٌ قَالَ یَا رَبِّ فَلْیَحْمِلْ عَنِّیْ اَوْزَارِیْ وَفَاضَتْ عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْبُکَاءِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ ذٰلِکَ لَیَوْمٌ عَظِیْمٌ یَحْتَاجُ النَّاسُ اَنْ یُّحْمَلَ عَنْهُمْ مِنْ اَوْزَارِهِمْ یعنی آپ نے فرمایا میری ہی امت میں سے ایسا معاملہ ہوگا کہ دو شخص اللہ تعالیٰ رب العزت کے روبرو دوزانو بیٹھ جائیں گے۔ ایک کہے گا کہ اے رب میرے بھائی سے میرا حق دلوا۔ اللہ فرمائیگا تو اس سے کیا چاہتا ہے اسکے پاس تو کوئی نیکی باقی نہیں رہی تب وہ شخص کہے گا کہ رب میرے گناہ اس پر لادے جائیں۔ یہ کہکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زار وقطار رونے لگے اور فرمایا کہ تحقیق وہ دن بڑا بھاری ہے اس دن ہر ایک یوں چاہے گا کہ میرا بوجھ کسی دوسرے پر ڈالدیا جائے سجین ایک دفتر ہے جس میں دوزخی کا نام درج ہے۔ جامع البیان والے نے کہا کہ وہ ساتویں زمین ہے جو سب زمینوں سے نیچے ہے اور اس میں شیاطین ہیں اور کافروں کی روحیں ہیں انکے نام وہاں داخل ہوتے ہیں مگر وہ وہاں پہنچیں گے (کلا) یعنی ایسا نہیں جیسا گمان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ قرآن پہلوں کے قصے کہانیاں ہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام اور اسکی وحی ہے جو اسنے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری ہے۔ اور انکے دلوں کو جو اسپر ایمان لانے سے روکا ہے تو صرف اسی زنگ نے جو بہت

گناہوں کے سبب انکے دلوں پر جم گیا ہے چنانچہ ترمذی جلد دوم صفحہ ۱۶۹ ابواب التفسیر میں ہے اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَاَ خَطِیْئَةً نُکِتَتْ فِیْ قَلْبِهٖ نُکْتَةٌ سَوْدَاءُ فَاِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صُقِلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ عَادَ زِیْدَ فِیْهَا حَتّٰی یَعْلُوَ قَلْبَهٗ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِیْ ذَکَرَ اللّٰهُ کَلَّا بَلْ رَانَ الخ یعنی جب آدمی کوئی گناہ کرتا ہے تب ہی اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے پھر اگر وہ شخص اس گناہ سے جدا ہوا اور توبہ و استغفار کیا تو اسکا دل پھر صاف ہوگیا سیاہی دور ہوگئی۔ اور اگر توبہ نہ کی اور پھر کوئی گناہ کیا تو ایک نکتہ اور لگ گیا۔ اسی طرح سیاہی بڑھتی جاتی یہاں تک کہ دل تمام سیاہ اور زنگدار ہوجاتا ہے۔ اسی کا بیان ہے اس آیت میں کہ زنگ پکڑ گئے دل انکے۔ اور مشکوٰۃ کے صفحہ ۴۶۱ میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَی الْقُلُوْبِ کَالْحَصِیْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَیُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُکِتَتْ فِیْهِ نُکْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَیُّ قَلْبٍ اَنْکَرَهَا نُکِتَتْ فِیْهِ نُکْتَةٌ بَیْضَاءُ حَتّٰی یَصِیْرَ عَلٰی قَلْبَیْنِ اَبْیَضَ بِمِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهٗ فِتْنَةٌ مَّا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا کَالْکُوْزِ مُجَخِّیًا لَا یَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَّلَا یُنْکِرُ مُنْکَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ (مسلم) یعنی فتنے اور خلاف شرع باتیں لوگوں کے سامنے آتی رہیں گی پھر جس شخص کا دل ایسا ہوگا کہ جو کوئی ایسی بات سامنے آئی اسکو قبول کرلیا تو اس کے دل پر ایک ایک نکتہ سیاہی کا لگتا جائیگا اور جسکا دل ایسا ہوگا کہ جب کوئی بات خلاف شرع سامنے آئی تب ہی اسکو رد کردیا تو اس کے دل پر ہر دفعہ ایک نکتہ سفیدی کا لگتا جائیگا۔ یونہی ہوتے ہوتے ایک دل تو سفید نورانی ہوجائیگا اور اس میں ایسی ہوشیاری آجائے گی کہ کوئی بری بات اس پر اثر نہ کرسکے گی۔ اور ایک دل کالا سیاہ ہوکر ایسا بے خبر اور بے جان ہوجائے گا جس میں اچھے برے کی پہچان باقی نہ رہے گی جس طرح چکنا برتن اوندھا کیا ہوا ہوتا ہے کہ اسپر پانی نہیں ٹھیرتا اسی طرح اس دل پر نصیحت وغیرہ کا اثر نہیں ہوتا وہ صرف اپنی پسند اور خواہش کی بات کو جانتا ہے اور کسی بات کو نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اس بلا سے بچائے آمین۔ اور دل کی سختی کی مذمت اور اس کے دور کرنے کا علاج اس قرآن کے صفحہ ۲۲۸ پر اور گناہوں پر اصرار یعنی اڑے رہنے کی مذمت صفحہ ۷۰۳ میں لکھی گئی ہے۔

ف ۲ سورہ قیامہ کی آیت وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ کا منطوق اور اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اہل ایمان رب العالمین کو عرصات قیامت وروضات جنان میں اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے انکو دیدار الٰہی نصیب ہوگا اور کفار مشرکین اپنے مالک کے دیدار سے محجوب ومحروم رہ جائیں گے۔ احادیث صحیحہ متواترہ سے رؤیت باری تعالیٰ

★ نفسوں میں سے ہر ایک کا کسی چیز کو اپنے لئے اختیار کرنا۔ لیا گیا ہے نفیس سے۔ بولا کرتے ہیں نفست علیہ الشیء انفس نفاسۃ چونکہ نفیس چیز پر بھی لوگوں کے نفوس حریص ہوتے ہیں اور ہر ایک شخص اسے اپنے لئے اختیار کرنا چاہتا ہے اس سے تنافس نفیس سے لیا گیا ہے۔ ٭ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ مزاج اس چیز کو کہتے ہیں جو دوسری میں ملائی جائے۔ تسنیم جنت کے ایک چشمہ کا نام ہے۔ یہ مصدر ہے سَنَّمَ کا اور سنم معنے میں ہے ترقی کے بولا کرتے ہیں تَسَنَّمَهٗ یعنی علاہ اذا علوتہ اور اسی سے ہے سنام البعیر۔ چونکہ یہ شراب جنت کی تمام شرابوں میں ارفع ہے اس سبب سے اس کا نام تسنیم ہوا۔ ٭ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ یَتَغَامَزُوْنَ۔ یتغامزون لیا گیا ہے غمز سے اور غمز کہتے ہیں پلک اور بھنوں سے اشارہ کرنے کو اور کبھی غمز عیب کے معنے میں بھی آتا ہے بولا کرتے ہیں غمزہ اذا عابہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ﴿۳۱﴾ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا

اور جب پھر جاتے تھے طرف لوگوں اپنے کی پھر جاتے تھے باتیں بناتے اور جب دیکھتے تھے انکو کہتے تھے انکو

اور جب اپنے گھروں کو واپس آیا کرتے تھے تو خوش طبعی کرتے اور جب ان کو دیکھتے تو کہتے کہ

إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ﴿۳۲﴾ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ﴿۳۳﴾

تحقیق یہ لوگ البتہ گمراہ ہیں اور نہیں بھیجے گئے اوپر ان کے نگہبان

لوگ یقیناً گمراہ ہیں حالانکہ ان کو مسلمانوں پر نگران بنا کر نہیں بھیجا گیا

فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْأَرَائِكِ

پس آج وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں کافروں سے ہنستے ہیں اوپر تختوں کے

سو آج وہ جو ایمان والے ہیں کفار پر ہنستے ہیں تختوں پر بیٹھے

يَنْظُرُونَ ﴿۳۵﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿۳۶﴾

دیکھتے ہیں کیا بدلا دیئے گئے کافر اس چیز کا کہ تھے کرتے

دیکھتے ہیں (اور کہیں گے کہ) کافر جو کچھ کیا کرتے تھے کیا اب تو انھوں نے اسکا بدلہ پالیا

هِيَ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ آيَةً	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	سُورَةُ الْانْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ
اس میں ۲۵ آیتیں اور ایک رکوع ہے	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے	سورۃ انشقاق مکہ میں نازل ہوئی
اس میں پچیس آیتیں ہیں اور ایک رکوع	شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے	سورۃ الانشقاق مکہ معظمہ میں نازل ہوئی

إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۲﴾ وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ﴿۳﴾

جس وقت کہ آسمان پھٹ جاوے گا اور کان رکھے واسطے پروردگار اپنے کے اور وہ اسی لائق ہے اور جب زمین کھینچی جاوے

جب آسمان پھٹ جائے اور اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے اور اسکا فرض ہے یہی ہے اور جب زمین تان دی جائے

وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ﴿۴﴾ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۵﴾ يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ

اور ڈال دے جو کچھ بیچ اسکے ہے اور خالی ہو جاوے اور کان رکھے واسطے رب اپنے کے اور اسی لائق ہے اے آدمی

اور جو کچھ اس میں ہے اسے نکال ڈالے اور خالی ہو جائے اور اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے اور اسکا فرض ہے یہی ہے اے انسان

إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ﴿۶﴾ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ

تحقیق تو محنت کرنیوالا ہے طرف رب اپنے کی خوب محنت کرنے والا ہے پس اسے پس جو کوئی دیا گیا عمل نامہ اپنا بیچ

تجھے تکلیفیں سہ سہ کر اپنے رب کے پاس پہنچنا اور پھر اس سے ملنا ہے سو جس کسی کا اعمالنامہ اسکے داہنے ہاتھ میں

بِيَمِينِهِ ﴿۷﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ﴿۸﴾ وَيَنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ

داہنے ہاتھ اپنے کے پس شتاب حساب کیا جاوے گا حساب کرنا آسان اور پھر آوے گا طرف لوگوں اپنے کے

دیا جائیگا تو اس سے آسانی کے ساتھ حساب لیا جائے گا اور وہ خوشی خوشی اپنے اہل و عیال کے

مَسْرُورًا ﴿۹﴾ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ﴿۱۰﴾ فَسَوْفَ يَدْعُو

خوش اور لیکن جو کوئی دیا گیا عمل نامہ اپنا پیچھے پیٹھ اپنی کے پس البتہ پکارے گا

پاس لوٹ کر جائیگا مگر وہ شخص جس کو کتاب اسکے پیٹھ پیچھے سے دی جائے گی وہ فوراً موت کو پکارے

ثُبُورًا ﴿۱۱﴾ وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ﴿۱۲﴾ إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ﴿۱۳﴾ إِنَّهُ ظَنَّ

ہلاکی کو اور داخل ہوگا دوزخ میں تحقیق وہ تھا بیچ لوگوں اپنے کے خوش تحقیق اس نے گمان

گےگا اور جہنم واصل ہوگا بلاشبہ وہ (دنیا میں) اپنے گھر والوں کے ساتھ مزے سے رہا اس نے سمجھ رکھا تھا

منزل ۷

حل لغات۔

۱؎ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ۔ ثُوِّبَ معنے میں ہے أُثِيبَ کے لیا گیا ہے ثواب سے اور ثواب کے لغوی معنے رجوع کے ہیں چونکہ جزائے عمل بھی عامل کی طرف رجوع کرتی ہے اس سے اُسے ثواب کہتے ہیں۔ کعب کہتا ہے سوهم ثوابُ المحواخیر اذکرت:۔

۲؎ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ۔ اَذِنَتْ اَذِنَ سے معنے میں ہے استمعت کے۔

ولن ذکرت بلفرعندہم اذنوا۔ وحقت ماخوذ ہے ہو محقوق بکذا و حقیق بہ سے اور اس کے معنے ہیں وہ اس کی سزاوار اور لائق ہے ۳؎ ثُبُورًا۔ جمہور کہتے ہیں ہلاکت کو مشتق ہے مثابرۃ علی الشئ سے۔ اور مثابرۃ معنے میں ہے مواظبۃ کے۔ ہلاکتِ آخرت بھی چونکہ لازم غیر زائل ہوگی اس سے اُسے ثبور کہا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(پچھلا صفحہ کا بقیہ) یعنی یہی ثابت ہے اور مؤلفین جلالین کی اس بارے میں سب تاویلیں باطل ہیں امام شافعی رح کا استدلال نہایت درجہ صحیح ہے کہ مؤمن اللہ تعالیٰ کو اس دن دیکھیں گے اور مشرک محروم بلکہ جہنم میں جائیں گے اور ذلت وحقارت کے طور کہا جائیگا یہی ہے وہ جسے تم جھٹلاتے تھے۔ ف۳ (جنتیوں کا ذکر) اب فرمایا کہ ان بدمعاشوں اور نیکوں کا ایک انجام ہرگز نہیں ہوسکتا۔ یہاں کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ سے مراد وہ ہے جہاں جنتیوں کے نام درج ہیں اور انکے اعمال کی میزان مرتب کرکے رکھی جاتی ہیں اور انکی ارواح کو وہاں لیجاکر پھر اپنے اپنے ٹھکانے پر پہنچایا جاتا ہے اور قبر سے بھی ان ارواح کا تعلق قائم رکھا جاتا ہے۔ یہ علیین ساتویں آسمان کے اوپر ہے اور مقربین کی ارواح اسی جگہ پر رہتی ہیں مقرب فرشتے انکے پاس جاتے ہیں۔ ف۴ (جنت اور جنتیوں کا بیان) پھر فرمایا قیامت کے دن نیک بندے نعمتوں میں ہونگے ان کے لئے عمدہ مکان، باغ، انہار، نفیس کپڑے، حور وغلمان، سواری اور خادمان یہی نہ اور کھانے پینے کی دل پسند چیزیں اور فرحت وسرور دینے والی کے وہ سب سامان وہاں موجود ہونگے جنکو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا نہ کسی کے ذہن میں آئے۔ یہ ایسی مسہریوں جو سایہ دار بیش بہا جواہرات اور بیش بہا کپڑوں اطلس ودیباج وغیرہ سے مزین ہونگی پر بیٹھے ہوئے ہونگے۔ اپنے ملک ومتاع نعمتوں اور راحتوں کو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہے ہونگے۔ یہ خدائی نعمت نہ کبھی کم ہونگی نہ کم ہونگے اور نہ گھٹے بلکہ ان میں اور بھی تازگی آتی رہے گی جنتیوں کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا رہے ہونگے اور دیدار الٰہی سے مشرف ہونگے مشکوٰۃ صفحہ ۴۹۹ میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبِّ وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا متفق علیہ یعنی اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جنت والو! وہ کہیں گے کہ حاضر ہیں اے رب ہمارے ہم حاضر ہیں اور تو تمام بھلائیوں کا مالک ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تم راضی بھی ہو گئے یا نہیں وہ عرض کریں گے کہ بھلا ہم کیوں راضی نہ ہوں جبکہ تو نے ہم پر ایسی بخشش کی ہے کہ کسی مخلوق پر نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ میں تم پر اس سے زیادہ انعام کردوں۔ وہ عرض کرینگے یا اللہ اس سے زیادہ کیا چیز ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں اپنی رضامندی کو تمہارے واسطے مباح کرتا ہوں اب کبھی تم پر خفا نہ ہونگا۔ پس تمام نعمتوں سے زیادہ نعمت اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت واسعہ سے ہم محتاجوں کو بھی نصیب فرمائے آمین رحیق جنت کی ایک قسم کی شراب ہے۔ مسند احمد میں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے اسے اللہ تعالیٰ رحیق مختوم پلائے گا یعنی جنت کی مہروالی شراب اور جو کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے اسے اللہ تعالیٰ جنت کے میوے کھلائے گا اور جو کسی ننگے مسلمان کو کپڑے پہنائے اللہ تعالےٰ اسے جنتی ریشم سبز کے جوڑے پہنائے گا۔ ختامہ کہتے ہیں ملونی کو یعنی اس جنت کی شراب میں مشک کی ملاوٹ ہے جو چاندی کی طرح سفید رنگ شراب خوشبو سے مہکتی ہوگی۔ اگر اہل دنیا کی انگلی اس میں لگ جائے تو تمام دنیا اس کی خوشبو سے مہک جائے تسنیم جنت کی بہترین شراب کا نام ہے۔ یہ ایک نہر ہے جس سے مقرب لوگ تو برابر پیا کرتے ہیں اور ابرار کو اس شراب کی ملونی دیجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نصیب کرے آمین (ابن کثیر وغیرہ) اور جنت کا بیان اس قرآن کے صفحہ ۹۶ و ۹۷ و ۸۲ و ۱۲ ۳۸۳ وغیرہ میں بھی ہے۔

فوائد صفحہ ھٰذا

ف۱ یعنی دنیا میں ان مجرم کافروں، مشرکوں، بدعتیوں، قبر پرستوں، پیر پرستوں، تعزیہ پرستوں، گیارھویں اور مذہب پرستوں کی خوب بن آئی تھی کہ ایمان داروں اہلحدیث غرباء عاملین سنت پر پھبتیاں آوازے کستے تھے غیر مقلد، وہابی، لامذہب، امامیہ وغیرہ الفاظ ان کے حق میں بول کر ان کا مذاق اڑاتے تھے۔ حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ آج قیامت کے دن یہ ایمان دار موحدین ان مشرکوں کو عذاب الٰہی میں گرفتار دیکھ کر ہنس رہے ہیں یہ ایمان والوں کے لئے بڑی کامیابی ہے۔ مشرکین طرح طرح کے خدائی عذابوں میں دکھ پا رہے ہیں۔ مشکوٰۃ کے ۵۰۴ میں مرفوع حدیث ہے کہ اِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا وَاِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْكَفَةِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا (احمد) یعنی دوزخ میں ایسے بڑے بڑے اور موٹے موٹے سانپ ہیں جیسے بختی اونٹ اور ایسے زہریلے کہ ایک مرتبہ کسی کو کاٹے گا تو اس کا درد اور زہر چالیس برس تک رہے گا اور ایسے ہی زہریلے بچھو۔ اور دوزخ کا بیان اس قرآن کے صفحہ ۳۳ و ۳۰ و ۳۴ وغیرہ میں بھی ہے۔

ف۲ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورۃ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ میں اور اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں سجدہ کیا ہے (مسلم) بریدہ کہتے ہیں کہ آپ ظہر میں یہ سورت اور اس کی مانند پڑھا کرتے تھے (ابن خزیمہ) ابو رافع کہتا ہیں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو انھوں نے اِذَا السَّمَآءُ الخ پڑھی اور سجدہ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے دن آسمان پھٹ جائے گا وہ اپنے رب کے حکم پر کاربند ہونے کے لئے کان لگائے ہوئے ہوگا۔ حکم ہوتے ہی پھٹ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا اور اسکو حکم برداری ہی لائق ہے۔ (ابن کثیر وغیرہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿١٤﴾ بَلٰىۚ إِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿١٥﴾ فَلَآ أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿١٦﴾

کہ اس نے گمان کیا تھا کہ ہرگز نہ پھر آویگا ہاں نہیں تحقیق پروردگار اسکا تھا ساتھ اسکے دیکھنے والا پس قسم کھاتا ہوں میں شفق کی ف

کہ وہ پھر کر (اپنے رب کے پاس) نہ جائیگا کیوں نہیں اسکا رب اس کو دیکھتا تھا سو میں قسم کھاتا ہوں شام کی سرخی کی

وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿١٧﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ ﴿١٨﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾

اور رات کی اور جس چیز کو اکٹھا کرتی ہے اور چاند کی جب پورا ہووے ف البتہ سوار ہو گے تم ایک حالت پر ایک حالت سے

اور رات کی اور جن چیزوں کو وہ ڈھانک لیتی ہے انکی اور چاند کی جب پورا ہو جاوے کہ تم ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر ضرور بضرور پہنچو گے

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿٢١﴾ السجدة

پس کیا ہے واسطے انکے کہ نہیں ایمان لاتے اور جب پڑھا جاتا ہے اوپر انکے قرآن نہیں سجدہ کرتے

پھر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے اور جب انکے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَبَشِّرْهُمْ

بلکہ وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہیں جھٹلاتے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے اس چیز کو کہ دلوں میں رکھتے ہیں پس خوشخبری دے انکو

بلکہ یہ کافر جھٹلاتے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ یہ لوگ (اپنے دلوں میں) جمع کر رہے ہیں سو ان کو دردناک

بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ ﴿٢٤﴾ إِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٢٥﴾ ع ۹

ساتھ عذاب درد دینے والے کے مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے واسطے انکے ثواب ہے نہ کاٹا گیا

عذاب کی بشارت دیجئے مگر (ہاں) جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے انکے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورہ بروج مکہ میں نازل ہوئی	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے	اس میں بائیس آیتیں اور ایک رکوع ہے
سورۃ البروج مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے	اس میں بائیس آیتیں ہیں اور ایک رکوع

وَالسَّمَاۗءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿١﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿٢﴾ وَشَاهِدٍ وَّ

قسم ہے آسمان برجوں والے کی ف اور دن وعدہ دئیے گئے کی اور حاضر ہونیوالے کی اور دن حاضر

قسم ہے آسمان کی جس میں برج ہیں اور اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور گواہ کی اور جس کے متعلق گواہی

مَشْهُوْدٍ ﴿٣﴾ قُتِلَ أَصْحٰبُ الْأُخْدُوْدِ ﴿٤﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿٥﴾

کئے گئے کی یعنی روز عرفہ مارے گئے ف کھائیوں والے کہ آگ تھی بہت ایندھن والی ف

دیجاتی ہے اسکی کہ خندقوں والے (یعنی کافر) مارے گئے (وہ) ایندھن بھری آگ سلگانے والے

إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ﴿٦﴾ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ﴿٧﴾

جس وقت کہ وہ اوپر اسکے بیٹھے تھے اور وہ اوپر اس چیز کے کہ کرتے تھے ساتھ مسلمانوں کے حاضر تھے ف

جب وہ اس پر بیٹھے تھے اور جو کچھ وہ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے وہ اسے دیکھ رہے تھے

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ إِلَّآ أَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿٨﴾ الَّذِيْ

اور نہیں عیب پکڑا تھا انھوں نے انہیں سے مگر یہ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ غالب تعریف کئے گئے کے وہ جو

اور ان کو ان سے صرف اس بات کا رنج تھا کہ وہ خدائے زبردست ستودہ صفات پر ایمان لائے تھے اس پر

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٩﴾

واسطے اسکے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ اوپر ہر چیز کے حاضر ہے ف

جس کے لئے آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہت ہے اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے

منزل ۷

حل لغات۔

لہ أَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ۔ حور کہتے ہیں رجوع کو اور اسی سے ہے نعوذ باللہ من الحور بعد الکور۔ کہ فَلَآ أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ۔ شفق کی ترکیب اصل لغت میں رقت پر دلالت کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ جس کپڑے میں کاریگری نہ ہو اسے ثوب شفق اور رقت قلب کو شفقت کہتے ہیں بولا کرتے ہیں شفق و اشفق علیہ اذا رق قلبہ علیہ۔ یہاں شفق سے سورج کا وہ اثر مراد ہے جو غروب کے بعد آسمان کے کناروں پر باقی رہتا ہے۔ وسق معنی ہیں جمع کے اہل محاورہ بولا کرتے ہیں وسقتہ فاتسق واستوسق اذا اجتمع کہ وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ۔ اتساق کہتے ہیں اجتماع کو کہا جاتا ہے وسقتہ فاتسق ای جمعتہ فاجتمع اہل معانی کہتے ہیں کہ اتسق معنے میں ہے استوی اور اجتمع اور تکامل کے کہ قُتِلَ أَصْحٰبُ الْأُخْدُوْدِ۔ اخدود کہتے ہیں زمین میں شق کرنے یعنی مستطیل کھودنے کو اس کی جمع ہے اخادید اور مصدر خد بولا کرتے ہیں خد فی الارض خدا ای شق۔ گوشت میں جب جھریاں پڑ جاتی ہیں تو تخدد لحمہ بولا کرتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

ف۱ زمین کا موں کے کو بیسے قیامت کے حساب کتاب میں آسانی ہوگی (حدیث شریف میں ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو چمڑے کی طرح کھینچ لیگا یہاں تک کہ ہر انسان کو صرف دو قدم ٹکانے کی جگہ ملے گی۔ سب سے پہلے مجھے بلایا جائیگا۔ جبرئیل علیہ السلام اللہ کی دائیں جانب ہونگے۔ اللہ کی قسم اس سے پہلے اُس نے کبھی اسے نہیں دیکھا تو میں کہوں گا خدایا جبرئیل نے مجھ سے کہا تھا کہ یہ تیرے بھیجے ہوئے میرے پاس آتے ہیں۔ اللہ فرمائے گا سچ کہا تو میں کہوں گا خدایا پھر مجھے شفاعت کی اجازت ہو چنانچہ مقام محمود میں کھڑا ہو کر میں شفاعت کروں گا اور کہوں گا کہ اللہ! تیرے ان بندوں نے زمین کے کونے کونے پر تیری عبادت کی ہے (ابن جریر) پھر فرمایا ہے کہ زمین اپنے اندر کے کل مُردے اُگل دے گی اور خالی ہو جائے گی یہ رب کے فرمان کی منتظر ہوگی اور اسے بھی یہی لائق ہے۔ ترغیب وترہیب صفحہ ۴۰۰ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيهِ حَاسَبَهُ اللّٰهُ حِسَابًا يَّسِيْرًا وَّاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهٖ قَالُوْا وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ تُعْطِيْ مَنْ حَرَمَكَ وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَتَعْفُوْ عَمَّنْ ظَلَمَكَ فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ (صححہ الحاکم) یعنی جس شخص میں یہ تین خصلتیں ہوں گی اس سے اللہ تعالیٰ حساب ہلکا اور نرم کرے گا اور اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں فرمایئے وہ تین خصلتیں کون کون سی ہیں فرمایا اس کا حق ادا کرنا جو تمہارا حق نہ دے اور ایسے رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرنا جو تمہارے ساتھ بدسلوکی کرے اور ان کو معاف کرنا جو تم پر ظلم کریں۔ یہ فضیلت مسلمان موحد فرائض کے پابند کے لئے ہے، نہ مشرک اور کافروں کے لئے۔ اور موحدین کو بھی اعمالنامہ داہنے ہاتھ میں ملیگا۔ اور ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۰۹ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے کہ آپ نے فرمایا جس شخص سے حساب میں چھان بین ہوئی وہ ہلاک ہوا۔ اور آسان حساب سے یہ مطلب ہے کہ اس کی خطائیں صرف دکھائی جائیں گی کہ تو نے یہ کام کئے تھے اب ہم درگذر معاف کرتے ہیں۔ ہاں جس سے کہا گیا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا تھا وہ سلامت نہیں بچے گا۔ پھر فرمایا جو پیٹھ کے پیچھے سے اعمالنامہ دیا گیا وہ مارا گیا جہنم رسید ہوا کیونکہ دنیا میں بے فکر مزے کرتا رہا تھا آخرت کا خوف بھی نہ تھا حالانکہ موت سے اور آخرت کا ڈر اور خوف کرنا چاہیے تھا۔ ریاض الصالحین باب الخوف میں ترمذی کے حوالہ حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنِّيْ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اَطَّتِ السَّمَآءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ سَاجِدًا لِلّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَّمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَآءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى یعنی جو کچھ میں دیکھتا ہوں اور سنتا ہوں وہ تم نہیں دیکھتے سنتے آسمان چرچر بولتا ہے اور بولنا ہی چاہئے کیونکہ تمام آسمانوں میں چار انگشت بھی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں کہ فرشتہ سجدہ نہ کرتا ہو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر تم کو وہ کیفیتیں نظر آجائیں جو مجھ کو نظر آتی ہیں تو تم کو رونا بہت آئے اور ہنسی تھوڑی آئے اور یہ حال ہو جائے کہ تم کو اپنی بیویوں کے پاس لیٹنے کا بھی لطف یاد نہ رہے اور جنگلوں میں چلاتے ہوئے پھرنے لگو۔

ف۲ ایک مرفوع حدیث میں ہے کہ ابن آدم غفلت میں ہے وہ پرواہ نہیں کرتا کہ کس لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ سے فرماتا ہے اس کی روزی، اس کی اجل، اس کی زندگی، اس کا نیک یا بد ہونا لکھ لے۔ پھر وہ فارغ ہو کر چلا جاتا ہے اور دوسرا فرشتہ آتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے یہاں تک کہ اُسے سمجھ آجاتی ہے پھر وہ فرشتہ اُٹھ جاتا ہے پھر دو فرشتے اس کا نامہ اعمال لکھنے والے آجاتے ہیں۔ موت کے وقت وہ بھی چلے جاتے ہیں اور ملک الموت آجاتے ہیں اس کی روح قبض کرتے ہیں پھر قبر میں اسکی روح لوٹادی جاتی ہے۔ ملک الموت چلے جاتے ہیں اور سوال وجواب کرنے والے فرشتے آجاتے ہیں۔ اپنے کام کے بعد وہ بھی چلے جاتے ہیں۔ قیامت کے دن نیکی بدی کے فرشتے آجائیں گے اور اسکی گردن سے اسکا نامہ اعمال کھول لینگے پھر اسکے ساتھ ہی رہیں گے یہ معنی ہے لَتَرْكَبُنَّ الخ اور یہ معنی بھی ثابت ہے کہ قیامت کے دن ایک کے بعد ایک ہولناکی دیکھیں گے۔ اور موت کے مفصل حالات سورۂ نازعات میں لکھدیئے ہیں وہاں دیکھ لیجئے (کتب حدیث وابن کثیر وغیرہ)

ف۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں یہ سورت اور والسماء والطارق پڑھتے تھے (ابن کثیر وغیرہ)

ف۴ سب شہروں میں حاضر ہوتا ہے جمعہ کا دن اور سب ایک جگہ حاضر ہوتے ہیں عرفہ کے دن حج کے لئے اسی لئے روایات میں آیا کہ شاہد جمعہ کا دن ہے اور مشہود عرفہ کا دن اس کے علاوہ "شاہد" و "مشہود" کی تفسیر میں اقوال بہت ہیں لیکن اوفق بالروایۃ یہی قول ہے واللہ اعلم (تنبیہ) قرآنی قسموں کے متعلق ہم سورۂ قیامہ کے شروع میں جو کچھ لکھ چکے ہیں اسکو ہر جگہ یاد رکھنا چاہئے اور ان قسموں کو جواب قسم سے مناسبت یہ ہے کہ ان سب سے اللہ تعالیٰ کا مالک اکمل واعظم ہونا ظاہر ہوتا ہے اور ایسے مالک الکل کی مخالفت کرنے والے کا مستحق لعن وعقوبت ہونا ظاہر ہے۔ ف۵ (عبداللہ بن تامر کا واقعہ) یعنی ملعون ومغضوب ہوئے وہ لوگ جنھوں نے بڑی بڑی خندقیں کھود کر آگ سے بھریں اور بہت سا ایندھن ڈال کر ان کو دھونکایا۔ ان "اصحاب الاخدود" سے کون مراد ہیں؟ مفسرین نے کئی واقعات نقل کئے ہیں لیکن صحیح مسلم، جامع ترمذی اور مسند احمد وغیرہ میں جو قصہ مذکور ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ پچھلے زمانہ میں کوئی کافر بادشاہ تھا۔ اس کے ہاں ایک ساحر (جادوگر) رہتا تھا، جب ساحر کی موت کا وقت قریب ہوا اُس نے بادشاہ سے درخواست کی کہ ایک ہوشیار اور ہونہار لڑکا مجھے دیا جائے تو میں اس کو اپنا علم سکھا دوں تاکہ میرے بعد یہ علم مٹ نہ جائے چنانچہ ایک لڑکا جسکا نام عبداللہ بن تامر تھا تجویز کیا گیا جو روزانہ ساحر کے پاس جا کر اس کا علم سیکھتا تھا۔ راستہ میں ایک عیسائی راہب رہتا تھا جو اس وقت کے اعتبار سے دین حق پر تھا۔ لڑکا اُس کے پاس بھی جانے لگا اور خفیہ طور سے راہب کے ہاتھ پر مسلمان ہوگیا۔ ایک روز لڑکے نے دیکھا کسی بڑے جانور شیر وغیرہ نے راستہ روک رکھا ہے جس کی وجہ سے مخلوق پریشان ہے۔ اُس نے ایک پتھر ہاتھ میں لیکر دعا کی کہ اے اللہ! اگر راہب کا دین سچا ہے تو یہ جانور میرے ہاتھ سے مارا جائے۔ یہ کہکر پتھر پھینکا جس سے اُس جانور کا کام تمام ہوگیا۔ لوگوں میں شور ہوا کہ اس لڑکے کو غیب کا علم آتا ہے۔ کسی اندھے نے درخواست کی کہ میری آنکھیں اچھی کردو۔ لڑکے نے کہا اچھی کرنے والا میں نہیں وہ اللہ وحدہ لاشریک ہے۔ اگر تو اُس پر ایمان لے آئے تو میں دعا کروں امید ہے وہ تجھ کو بینا کر دیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ شدہ شدہ یہ خبریں بادشاہ کو پہنچیں۔ اُس نے برہم ہو کر لڑکے کو مع راہب اور اندھے کے طلب کرلیا اور کچھ بحث و گفتگو کے بعد راہب (باقی اگلے صفحہ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ

تحقیق جن لوگوں نے کہ ایذا دی ایمان والوں کو اور ایمان والیوں کو پھر نہ توبہ کی پس واسطے انکے

تحقیق وہ لوگ جنہوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایذا دی پھر توبہ بھی نہ کی تو ان کے لیے

عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ﴿۱۰﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

عذاب ہے دوزخ کا اور واسطے انکے عذاب ہے جلنے کا تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے

جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے جلنے کا عذاب بھی ہے بلاشبہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک

الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ

اچھے واسطے انکے بہشتیں ہیں چلتی ہیں نیچے انکے سے نہریں یہ ہے مراد پانا

عمل کرتے ان کے لیے ایسے باغ ہونگے جن کے نیچے نہریں رواں ہونگی یہ بڑی کامیابی ہے

الْكَبِيرُ ﴿۱۱﴾ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ﴿۱۲﴾ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ

بڑا تحقیق پکڑنا پروردگار تیرے کا البتہ سخت ہے تحقیق وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے اور

کامیابی ہے آپ کے رب کی گرفت یقیناً بڑی سخت ہے بلاشبہ وہی اول بار پیدا کرتا ہے اور وہی

وَيُعِيدُ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ﴿۱۵﴾

وہی دوبارہ کریگا اور وہ بخشنے والا دوستی کرنیوالا صاحب عرش بزرگ کا

دوبارہ پیدا کریگا اور وہ بڑا بخشنے والا اور محبت کرنیوالا ہے مالک عرش کا، بڑی شان والا ہے

فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ ﴿۱۶﴾ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ

کرنے والا ہے جو کچھ چاہے کیا آئی ہے تیرے پاس بات لشکروں کی فرعون کی

کرگزرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے کیا آپ تک لشکروں کے حالات بھی پہنچے ہیں (یعنی) فرعون اور

وَثَمُودَ ﴿۱۸﴾ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ﴿۱۹﴾ وَاللَّهُ مِنْ

اور ثمود کی بلکہ جو لوگ کہ کافر ہوئے بیچ جھٹلانے کے ہیں اور اللہ پیچھے

ثمود کے (یہ سب ہو چکے) مگر کافر (قرآن اور ان واقعات کو) جھٹلانے میں لگے ہیں اور اللہ ان کو سب طرف

وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ﴿۲۰﴾ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ ﴿۲۱﴾ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ ﴿۲۲﴾ ع ۲۲ ۱۰

ان کے سے گھیر رہا ہے بلکہ وہ قرآن ہے بزرگ بیچ لوح محفوظ کے

سے گھیرے ہوئے ہے (سو ان کے جھٹلانے کی کوئی بات نہیں) بلکہ یہ تو بڑی شان کا قرآن ہے جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے

سُورَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	هِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ آيَةً
سورۂ طارق مکہ میں نازل ہوئی	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے	اسمیں سترہ آیتیں اور ایک رکوع ہے
سورۃ الطارق مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے	اسمیں سترہ آیتیں ہیں اور ایک رکوع

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ﴿۱﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ﴿۲﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾

قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنیوالے کی اور کیا جانے تو کیا ہے رات کو آنیوالا تارا ہے چمکتا ہوا

قسم ہے آسمان کی اور اندھیرے میں آنیوالے کی اور آپ کو کیا خبر کہ اندھیرے میں آنیوالا کیا ہے وہ چمکتا ہوا تارہ ہے

إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿۴﴾ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ

نہیں کوئی جی مگر اوپر اسکے ہے نگہبان پس چاہیے کہ دیکھے آدمی کس چیز سے

کوئی ایسا متنفس نہیں جس پر کوئی نگہبان نہ ہو سو انسان کو چاہیے کہ وہ دیکھے کہ وہ کس چیز

حل لغات۔

۱؎ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ۔ وَدُودٌ بروزن فعول معنیٰ میں ہے فاعل کے یعنی محب (دوست رکھنے والا)۔ ۲؎ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ۔ طارق وہ جو رات کو آئے ستارہ ہو یا کوئی اور چیز۔ حدیث میں آیا ہے نعوذ باللہ من شر طوارق اللیل ودوی انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نہی ان یاتی الرجل اہلہ طروقاً۔ اہل عرب خیال کی صفت میں طروق کا استعمال اسی لئے کرتے ہیں کہ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(پچھلے صفحہ کا بقیہ) اور اندھے کو قتل کر دیا اور لڑکے کی نسبت حکم دیا کہ اونچے پہاڑ پر سے گرا کر ہلاک کر دیا جائے۔ لڑکے نے ان الفاظ کے ساتھ دعا کی اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ اللہ کی قدرت جو لوگ اسکو لیکے تھے سب پہاڑ سے گر کر ہلاک ہو گئے اور لڑکا صحیح وسالم چلا آیا۔ پھر بادشاہ نے دریا میں غرق کرنے کا حکم دیا۔ وہاں بھی یہی صورت پیش آئی کہ لڑکا صاف بچکر نکل آیا اور جو لے گئے تھے وہ سب دریا میں ڈوب گئے۔ آخر لڑکے نے بادشاہ سے کہا میں خود اپنے مرنے کی ترکیب بتلاتا ہوں۔ آپ سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کریں اُن کے سامنے مجھ کو سولی پر لٹکائیں اور یہ لفظ کہہ کر میرے تیر ماریں بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ ھٰذَا الْغُلَامِ (اُس اللہ کے نام پر جو رب ہے اس لڑکے کا) چنانچہ بادشاہ نے ایسا ہی کیا اور لڑکا اپنے رب کے نام پر قربان ہو گیا۔ یہ عجیب واقعہ دیکھ کر یکلخت لوگوں کی زبان سے ایک نعرہ بلند ہوا کہ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ (ہم سب لڑکے کے رب پر ایمان لائے) لوگوں نے بادشاہ سے کہا لیجئے جس چیز کی روک تھام کر رہے تھے وہی پیش آئی پہلے تو کوئی اکا دکا مسلمان ہوتا تھا اب خلق کثیر نے اسلام قبول کر لیا۔ بادشاہ نے غصہ میں آ کر بڑی بڑی خندقیں کھدوائیں اور ان کو خوب آگ سے بھروا کر اعلان کیا کہ جو شخص اسلام سے نہ پھرے گا اسکو ان خندقوں میں جھونک دیا جائیگا۔ آخر لوگ آگ میں ڈالے جا رہے تھے لیکن اسلام سے نہیں ہٹتے تھے۔ ایک مسلمان عورت لائی گئی جس کے پاس دودھ پیتا بچہ تھا شاید بچہ کی وجہ سے آگ میں گرنے سے گھبرائی مگر بچہ نے اللہ کے حکم سے آواز دی یٰۤاُمَّاہْ اِصْبِرِیْ فَاِنَّکِ عَلَی الْحَقِّ (اماں جان صبر کر کہ تو حق پر ہے)

ف۲ یعنی بادشاہ اور اسکے وزیر و مشیر خندقوں کے آس پاس بیٹھے ہوئے نہایت سنگدلی سے مسلمانوں کے جلنے کا تماشہ دیکھ رہے تھے بدبختوں کو ذرا رحم نہ آتا تھا۔

ف۳ یعنی ان مسلمانوں کا قصور اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ وہ کفر کی ظلمت سے نکل کر ایک زبردست اور ہر طرح کی تعریف کے لائق اللہ پر ایمان لائے جس کی بادشاہت سے زمین و آسمان کا کوئی گوشہ باہر نہیں اور جو ہر چیز کے ذرہ ذرہ احوال سے باخبر ہے جب ایسے اللہ کے پرستاروں کو محض اس جرم پر کہ وہ کیوں اُسی اکیلے کو پوجتے ہیں آگ میں جلایا جائے تو کیا یہ گمان ہو سکتا ہے کہ ایسا ظلم و ستم یونہی خالی چلا جائے گا اور وہ خداوند قہار ظالموں کو سخت ترین سزا نہ دیگا۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں جب اللہ کا غضب آیا وہی آگ پھیل پڑی۔ بادشاہ اور امیروں کے گھر سارے پھونک دیے۔

فوائد صفحہ ھٰذا

ف۱ یعنی کچھ اصحاب الاخدود پر منحصر نہیں۔ جو لوگ ایمانداروں کو دین حق سے برگشتہ کرنے کی کوشش کریں گے جیسے کفار مکہ کر رہے تھے پھر ان ناپاک حرکات سے تائب نہ ہوں گے ان سب کے لئے دوزخ کا عذاب تیار ہے جس میں بے شمار تکلیفیں ہوں گی اور بڑی تکلیف آگ لگنے کی ہو گی جس میں دوزخی کا تن من سب گرفتار ہو گا۔

ف۲ یہاں کی تکلیفوں اور ایذاؤں سے نہ گھبرائیں بڑی اور آخری کامیابی ان ہی کے لئے ہے جسکے مقابلہ میں یہاں کا عیش یا تکلیف سب ہیچ ہیں۔

ف۳ اسی لئے ظالموں اور مجرموں کو پکڑ کر سخت ترین سزا دیتا ہے۔

ف۴ یعنی پہلی مرتبہ دنیا کا عذاب اور دوسری مرتبہ آخرت کا ذکرہ فی الموضح یا یہ مطلب ہے کہ اول مرتبہ آدمی کو وہی پیدا کرتا ہے اور دوبارہ موت کے بعد بھی وہی پیدا کرے گا۔ پس مجرم اس دھوکہ میں نہ رہے کہ موت جب ہمارا نام و نشان مٹا دے گی پھر ہم کس طرح ہاتھ آئیں گے۔ ف۵ یعنی باوجود اس صفت قہاری و سخت گیری کے اس کی بخشش اور محبت کی بھی کوئی حد نہیں وہ اپنے فرمانبردار بندوں کی خطائیں معاف کرتا اُن کے عیب چھپاتا اور طرح طرح کے لطف و کرم اور عنایت و شفقت سے نوازتا ہے ف۶ یعنی اپنے علم و حکمت کے موافق جو کرنا چاہے کچھ دیر نہیں لگتی نہ کوئی روکنے ٹوکنے کا حق رکھتا ہے بہرحال اُس کے انعام پر مغرور ہونا چاہئے نہ انتقام سے بے خوف بلکہ ہمیشہ اس کی صفات جلال و جمال دونوں پر نظر رکھے اور خوف کے ساتھ رجا اور رجا کے ساتھ خوف کو دل سے زائل نہ ہونے دے۔ ف۷ یعنی ایک مدت تک انعام کا دروازہ اُنپر کھلا رکھا تھا اور ہر طرح طرح کی نعمتیں اُن کو پہنچی تھیں پھر ان کے کفر و طغیان کی بدولت کیسا سخت انتقام لیا گیا۔ ف۸ یعنی کفار ان قصوں سے کچھ عبرت نہیں پکڑتے اور عذاب الٰہی سے ذرا نہیں ڈرتے بلکہ ان قصوں کے اور قرآن کے جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں ف۹ یعنی جھٹلانے سے کوئی فائدہ نہیں۔ ہاں اس تکذیب کی سزا بھگتنا ضروری ہے۔ اللہ کے قبضۂ قدرت سے وہ نکل نہیں سکتے نہ سزا سے بچ سکتے ہیں ف۱۰ یعنی ان کا قرآن کو جھٹلانا محض حماقت ہے۔ قرآن ایسی چیز نہیں جو جھٹلانے کے قابل ہو یا چند احمقوں کے جھٹلانے سے اس کی شان اور بزرگی کم ہو جائے۔ ف۱۱ جہاں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ پھر وہاں سے نہایت حفاظت و اہتمام کے ساتھ صاحب وحی کے پاس پہنچایا جاتا ہے فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا (الجن رکوع ۲) اور یہاں بھی قدرت کی طرف سے اسکی حفاظت کا ایسا سامان ہے جس میں کوئی طاقت رخنہ نہیں ڈال سکتی۔

★ خیال اکثر اوقات رات ہی کو ہجوم کرتے ہیں۔ ۞ اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ۔ ثاقب لیا گیا ہے ثقب سے اور ثقب کہتے ہیں کسی چیز میں نفوذ کر جانے کو۔ نجم ثاقب سے وہ عظیم الشان رفیع القدر تارا مراد ہے جس سے لوگ جنگل و دریا کے اندھیروں میں راہ پاتے ہیں۔ چونکہ یہ تارا اپنی روشنی کی وجہ سے اندھیرے کو پھاڑ کر اس میں نفوذ کر جاتا ہے اس سے اسے ثاقب کہتے ہیں ۞ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا۔ اِنْ نافیہ ہے اور لَمَّا معنے میں اِلَّا کے والمعنے ما کل نفس الا علیہا حافظ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خُلِقَ ۝٥ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝٦ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَ

پیدا کیا گیا ہے | پیدا کیا گیا ہے پانی اچھلنے والے سے | نکلتا ہے درمیان پیٹھ باپ کی سے اور

کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے وہ ایک (ایسے قطرے) آب سے پیدا کیا گیا ہے جو اچھل کر نکلتا ہے اور پیٹھ اور سینے (کی ہڈیوں) کے بیچ میں سے

التَّرَآئِبِ ۝٧ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝٨ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝٩ فَمَا لَهٗ

درمیان چھاتیوں ماں کی سے | تحقیق وہ اوپر پھیر لانے اس کے کے البتہ قادر ہے | جس دن آزمائی جاویں گی چھپی باتیں | پس نہ ہوگی

نکلتا ہے | بیشک وہ اسکے لوٹا دینے پر بھی قادر ہے | جس دن (انسان کے دل کے) بھید جانچے جائیں گے تو (انسان کا) نہ

مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝١٠ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝١١ وَالْاَرْضِ ذَاتِ

واسطے اس کے قوت اور نہ مدد دینے والا | قسم ہے آسمان مینہ والے کی | اور زمین پھٹنے

کچھ زور چلے گا اور نہ کوئی مدد گار ہوگا | قسم ہے بارش لانیوالے آسمان کی | اور زمین پھٹنے والی

الصَّدْعِ ۝١٢ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝١٣ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝١٤ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ

والی کی | تحقیق یہ بات ہے فیصلہ کرنیوالی | اور نہیں وہ بے فائدہ | تحقیق وہ کرتے ہیں

کی | کہ بلاشبہ قرآن ایک قطعی بات ہے | اور بیہودہ ہنسی کی بات نہیں ہے | بلاشبہ لوگ داؤ کر رہے

كَيْدًا ۝١٥ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝١٦ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝١٧

ایک مکر | اور میں بھی مکر کرتا ہوں ایک مکر | پس ڈھیل دے کافروں کو | ڈھیل دے ان کو ایک مدت تک

ہیں | اور میں بھی ایک تدبیر کر رہا ہوں | سو آپ کافروں کو تھوڑی سی مہلت دیجئے اور کچھ عرصہ کے لئے ان کو چھوڑ دیجئے

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	هِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً
سورۂ اعلیٰ مکہ میں نازل ہوئی	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے	جس میں ۱۹ آیتیں اور ایک رکوع ہے
سورۃ الاعلیٰ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے	اس میں انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝١ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝٢ وَالَّذِيْ قَدَّرَ

پاکی بیان کر ساتھ نام پروردگار اپنے بہت بلند کے | جس نے پیدا کیا پس تندرست کیا | اور جس نے اندازہ کیا پس

اے مخاطب! اپنے پروردگار عالی شان کے نام کی تسبیح کیا کر | وہ جس نے پیدا کیا اور بہت درست بنایا | اور وہ جس نے ہر چیز کا اندازہ کیا

فَهَدٰى ۝٣ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝٤ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۝٥ سَنُقْرِئُكَ

راہ دکھائی | اور جس نے نکالا چارہ | پس کر دیا اس کو کوڑا سیاہ | شتاب پڑھاویں گے ہم

پھر راہ دکھائی | اور وہ جس نے زمین سے چارہ نکالا | پھر اس کو سیاہ کوڑا کر دیا | ہم آپ کو اس طرح پڑھا دینگے

فَلَا تَنْسٰٓى ۝٦ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ۝٧ وَنُيَسِّرُكَ

تجھ کو پس نہ بھولیگا تو | مگر جو چاہے خدا | تحقیق وہ جانتا ہے پکارنے کو اور جو چھپاتا ہے | اور آسان کریں گے ہم

کہ آپ اسے ہرگز نہیں بھولیں گے | مگر جو اللہ چاہے | بلاشبہ وہ ظاہر کو بھی جانتا ہے اور چھپی ہوئی بات کو بھی | اور ہم آپ کو آسان

لِلْيُسْرٰى ۝٨ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝٩ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝١٠

تجھ کو واسطے شریعت آسان کے | پس نصیحت کر اگر نفع دے نصیحت تیری | البتہ نصیحت پکڑیگا جو شخص کہ ڈرتا ہے

ہم پہنچا دینگے | سو اگر سمجھانا نفع دے تو لوگوں کو سمجھاتے رہو | جس کو ڈر ہوگا وہ سمجھ جائے گا

وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝١١ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝١٢ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ

اور ایک طرف رہیگا اس سے بڑا بدبخت | وہ جو داخل ہوگا آگ بڑی میں | پھر نہ مرے گا

اور بدبخت اس سے علیحدہ ہی رہے گا | وہ جو بڑی (سخت) آگ میں داخل ہوگا | پھر نہ وہاں مرے گا

منزل ۷

حل لغات

لہ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ۔ دافق بنا گیا ہے دفق سے اور دفق کہتے ہیں پانی کے ٹپکانے کو یولا کرتے ہیں دفقت الماء ای صببتہ وھو مدفوق ای مصبوب و مندفق ای منصب۔

یہاں دافق معنے میں ہے مدفوق کے جس طرح سرکاتم اُو وہم ناصب اور دلیل نائم ہیں۔ کاتم بمعنی مکتوم اور ناصب بمعنی منصوب اور نائم بمعنی منام ہے۔ لہ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ صلب کی پیٹھ کی ہڈی۔ ترائب جمع ہے تریبۃ کی اور تریبۃ کہتے ہیں عورت کے سینے کی اس ہڈی کو جہاں گلو بند رہتا ہے۔ امرؤ القیس کہتا ہے ترائبھا مصقولۃ کالسجنجل۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف : تخلیق انسان کا ذکر یعنی انسان اپنی شروع پیدائش میں غور کرے تو اس کو دوبارہ پیدا ہونے پر یقین آ جائے پھر وہ کام کرے جس سے آخرت میں اسکو دکھ نہ پہنچے کیونکہ اس پر نگہبان مقرر ہے اس کے عمل لکھتا رہتا ہے (جامع البیان) انسان کی تخلیق کا بیان ہو رہا ہے کہ دیکھو اسکی اصل کس چیز سے ہے شاہ صاحب لکھتے ہیں "مرد کی منی آتی ہے پیٹھ سے اور عورت کی سینے سے" یعنی انسان اچھلنے والے پانی مرد اور عورت کی منی سے پیدا کیا گیا ہے پھر کس برتے پر خدائی احکام کے سامنے اکڑتا ہے۔ کفار مکہ میں سے ایک شخص ابو الاسد نامی جو بڑا پہلوان تھا جب آیت عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ نازل ہوئی کہ جہنم دوزخ اتنی سخت ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے انیس داروغہ مقرر فرمائے ہیں تو ابو الاسد نے کہا اے قریش ان میں سے دس کا مقابلہ تو میں کرلوں گا باقی نو کا تم سب مل کر لینا اس پر آیت فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ الخ نازل ہوئی (لباب ۲۰) یعنی اللہ نے فرمایا آدمی کس گھمنڈ پر ایسا تکبر کرتا ہے ذرا اپنی بنیاد کو تو دیکھے کہ کس ذلیل اور حقیر چیز سے بنا اور کس ناتوانی اور لاچاری کی حالت پر پیدا ہوا۔ کتنا ہی سامان زور طاقت قوت ولاء کیوں نہ ہو جائے سب کا سب خاک میں مل جائیگا اور اللہ تعالیٰ کی عدالت میں یعنی اس کے روبرو ان میں سے کچھ کام نہ آئے گا۔ ہاں عجز و فروتنی خدا رسول کی اطاعت آخرت میں کام آئے گی۔

ف ۲ مسلم وغیرہ میں نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام دونوں عید اور جمعہ کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ الخ اور هَلْ أَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ الخ پڑھتے تھے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وتر کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ الخ اور سورۃ کافرون و اخلاص پڑھا کرتے تھے۔ ایک روایت میں معوذتین کا بھی ذکر ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سورت کی شروع کی آیت پڑھتے تو سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى کہتے۔ سدی نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسکو پڑھ کر سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى کہا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کہتے تھے (مسند احمد ابن جریر) ابو داؤد میں بھی موقوفاً اسی طرح آیا ہے۔ بحمد اللہ جماعت غرباء اہلحدیث اس سنت نبویہ کی عامل ہے اللہ تعالیٰ سب کو عامل بنائے اور سنت کی محبت دے آمین۔ یہ تسبیح سجدہ میں پڑھنی چاہئے یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى۔ سجدہ اور پوری نماز کی ادعیہ مسنونہ یاد کرنی ہوں تو کتاب ہدایۃ النبیؐ سے یاد کریں جو اب مکمل نماز شائع ہوئی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ﴿١٣﴾ قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ﴿١٥﴾

بیچ اسکے اور نہ جیے گا ف تحقیق بامراد ہوا وہ شخص جو پاک ہوا اور یاد کیا نام پروردگار اپنے کا پس نماز پڑھی ف

اور نہ زندہ رہے گا یقیناً اس شخص نے فلاح پائی جس نے اپنے نفس کو پاک کرلیا اور اپنے رب کا نام لیا اور نماز پڑھتا رہا

بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿١٧﴾ إِنَّ هَٰذَا

بلکہ اختیار کرتے ہو تم زندگانی دنیا کو اور آخرت بہت بہتر ہے اور بہت باقی رہنے والی تحقیق یہ

مگر تم لوگ دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہو حالانکہ آخرت کی زندگی بہتر اور زیادہ پائیدار ہے بلاشبہ یہ

لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ﴿١٨﴾ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ﴿١٩﴾ ع ١٩ / ١٣

البتہ بیچ صحیفوں پہلوں کے ہے صحیفے ابراہیم کے اور موسیٰؑ کے ف

بات پہلے صحیفوں میں (یعنی) ابراہیم اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں

سُورَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ سِتٌّ وَعِشْرُونَ آيَةً

سورۃ غاشیہ مکہ میں نازل ہوئی — شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے — اسمیں ۲۶ آیتیں اور ایک رکوع ہے

سورۃ الغاشیہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی — شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے — اسمیں چھبیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ﴿١﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿٢﴾ عَامِلَةٌ

کیا آئی تیرے پاس بات ڈھانک لینے والی کی کتنے منہ اس دن ذلیل ہونیوالے ہیں عمل کرنیوالے

کیا آپکو اس چھپا لینے والی (مصیبت) کے حالات (بھی) معلوم ہوئے ہیں اسدن کتنے ہی چہرے رسوا ہونگے طرح طرح کی مشقتیں کرتے ہے

نَّاصِبَةٌ ﴿٣﴾ تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً ﴿٤﴾ تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ ﴿٥﴾ لَّيْسَ

محنت کرنیوالے داخل ہونگے آگ جلتی میں پلائے جاویں گے چشمے کھولتے میں سے نہیں

ہونگے اور تھکے ہوئے ہونگے یہ لوگ (دوزخ کی) دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہونگے انکو ایک کھولتے ہوئے چشمے سے پانی پلایا جائیگا کانٹوں کے

لَّهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِن ضَرِيعٍ ﴿٦﴾ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِن جُوعٍ ﴿٧﴾

واسطے انکے کھانا مگر ضریع سے یعنی کانٹوں سے فک نہیں موٹا کرتا اور نہ کفایت کرتا ہے بھوک سے

سوا انکے لئے کوئی کھانا نہ ہوگا جو نہ (بدن) کو موٹا کرے گا اور نہ بھوک سے ہی بچائے گا

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿٨﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿٩﴾ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿١٠﴾

کتنے منہ اس دن نعمتوں میں ہیں سعی اپنی سے راضی ہیں بیچ بہشت بلند کے

کتنے ہی چہرے اسدن تروتازہ ہونگے اور اپنی مساعی پر بڑے خوش ہونگے بہشت بریں میں رہیں گے

لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ﴿١١﴾ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿١٢﴾ فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ﴿١٣﴾ وقف لازم

نہیں سنتے بیچ اس کے بیہودہ بیچ اس کے چشمہ ہے جاری بیچ اس کے تخت ہیں بلند

وہاں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے وہاں چشمے بہ رہے ہونگے اسمیں اونچے اونچے تخت بچھے ہونگے

وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ﴿١٤﴾ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ﴿١٥﴾ وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ﴿١٦﴾

اور آبخورے ہیں دھرے ہوئے اور تکیے ہیں صف باندھے ہوئے اور مسندیں ہیں بچھائی ہوئی ف

اور آبخورے (چنے ہوئے) رکھے ہونگے اور گاؤ تکیے ایک قطار میں لگے ہونگے اور سفید مسندیں (ہر جگہ) بچھی ہوئی ہونگی

أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَإِلَى السَّمَاءِ

کیا پس نہیں دیکھتے طرف اونٹوں کے کیونکر پیدا کیے گئے ہیں اور طرف آسمان کی

کیا یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ (ان کو) کیسے بنایا گیا ہے اور آسمان کی طرف

حل لغات

له هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ غاشیہ نام ہے قیامت کا کیونکہ غاشیہ اُسے کہتے ہیں جو کسی چیز کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہو قیامت بھی مخلوق کو چاروں طرف سے گھیرلے گی اس لئے اس کا یہ نام ہوا۔ ٢ه وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۔ خاشعہ معنے میں ہے ذلیلۃ کے اور ناصبہ مشتق ہے نصب سے اور نصب کہتے ہیں مشقت سے تھک کر چور چور ہو جانے کو۔ ٣ه تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ ۔ آنیۃ گرم کھولتا ہوا چشمہ جس کی گرمی انتہا ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف فرمایا لوگوں سے اُنکی سمجھ کے مطابق بات چیت کرو تاکہ لوگ اللہ و رسول کو نہ جھٹلائیں۔ ابوذرؓ نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ مجھے کچھ وصیت فرما دیجئے تو آپؐ نے فرمایا میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کا خوف اور خشیت ہر وقت دل میں رکھنا۔ اگر یہ ہے تو سب کام درست رہیں گے سب کاموں کا دارومدار اسی پر ہے۔ میں نے کہا کچھ اور زیادہ کیجئے فرمایا قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ کی یاد بہت کیا کر اس سے دنیا میں نور و برکت ہے اور آخرت میں اجر و نعمت ہے۔ میں نے عرض کی اور کچھ ارشاد فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ بہت ہنسنے سے بچنا کیونکہ اس سے دل مُردہ ہو جاتا ہے اور چہرہ کا نور جاتا رہتا ہے۔ میں نے درخواست کی اور ارشاد فرما دیجئے۔ فرمایا جہاد میں کوشش رکھ یہ میری امت کی رہبانیت ہے میں نے کہا اور کچھ مسکینوں سے محبت رکھ اور انکی صحبت میں رہ میں نے کہا اور بھی کچھ وصیت فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا حق بات کہدینا چاہے کسی کو کڑوی ہی لگے پھر میں نے اور سوال کیا تب بھی آپؐ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ جو عیب تیرے اندر ہوں اُس عیب کی بابت دوسروں پر اعتراض اور خفگی نہ کر۔ آدمی کا یہ عیب سب سے بڑھکر ہے کہ اپنے عیب کا خیال نہ کرے، دوسروں سے اسی عیب کی بابت اعتراض اور جھگڑا کرے۔ اور فرمایا اے ابوذرؓ! بڑی عقلمندی یہی ہے کہ جو کام کرے سوچ سمجھ کر اسکے قاعدے کے بموجب کرا اور بڑی پرہیزگاری یہ ہے کہ لوگوں کی عیب جوئی اور غیبت وغیرہ سے بچے۔ اور بڑی عزت و آبرو یہ ہے کہ سب کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آئے۔ مقصد نصیحت اور سمجھاتے رہنے کی ترغیب دلائی کیونکہ سمجھانے سے وہی سمجھتا ہے اور نصیحت سے وہی فائدہ اٹھاتا ہے جسکے دل میں تھوڑا بہت بھی اللہ کا ڈر ہو اور اپنے انجام کی فکر ہو۔ پھر فرمایا جس بدقسمت کے نصیب میں دوزخ کی آگ لکھی ہے وہ کہاں سمجھتا ہے۔ ایسے مشرک بدعتی بے نماز دوزخی کیلئے نہ موت ہی آئیگی کہ تکلیفوں کا خاتمہ کردے اور نہ آرام کی زندگی ہی نصیب ہوگی بلکہ موت کی تمنا کرتا رہے گا۔ العیاذ باللہ۔

ف۲ یعنی پاک ہوا کفر اور گناہ سے اور اپنے رب کا نام یاد کیا دل اور زبان سے پھر پانچوں نمازیں پڑھیں۔ اور بہت سلف سے منقول ہے کہ مراد تزکّی سے صدقہ فطر اور ذکر اسم ربّہ سے تکبیرات اور فصلّی سے نماز عید مراد ہے (جامع البیان)

ف۳ یعنی یہ بھلائی تم کو کیسے حاصل ہو جبکہ آخرت کی فکر ہی نہیں بلکہ دنیا کی زندگی یہاں عیش و عشرت کو آخرت پر ترجیح دیتے ہو۔ نماز روزہ عبادت الٰہی میں کمی آجائے لیکن دنیا ذلیل کے حاصل کرنے میں کمی نہ آئے حالانکہ دنیا حقیر و فانی اور آخرت اس سے کہیں بہتر اور پائیدار ہے۔ مسند احمد میں ہے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا دنیا اُس کا گھر ہے جسکا آخرت میں نہ ہو اس کے جمع کرنے کے پیچھے وہ لگے رہتے ہیں جو بیوقوف ہوں۔ ایک روایت میں ہے جس نے دنیا سے محبت کی اُسنے اپنی آخرت کو نقصان پہنچایا اور جس نے آخرت سے محبت رکھی اس نے دنیا کا نقصان اٹھایا۔ اے لوگو! باقی رہنے والی کو فنا ہونے والی پر ترجیح دو (ابن کثیر وغیرہ) مشکوٰۃ صفحہ ۴۴۴ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعْيًا عَلٰى اَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهِ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ (بیہقی) یعنی جو شخص حلال طریقہ سے اور سوال سے بچنے اور اپنے عیال کی کفالت اور لوجہ اللہ حق داروں کے حق ادا کرنے کی نیت سے دنیا حاصل کرے تو قیامت میں اس کا چہرہ قمر کی مانند ہوگا اور اگر کسی نے فخر و ریاکاری مال کو بڑھانے جمع کرنے کی نیت سے حاصل کی اگرچہ حلال ہی طریقہ سے ہو لیکن اللہ و رسول کی اطاعت سے کوئی سروکار نہیں تو ایسا شخص قیامت میں اللہ سے ملیگا لیکن اللہ کا اس پر سخت غضب ہوگا۔ پھر فرمایا صحف ابراہیمؑ اور صحف موسیٰؑ میں بھی یہی کچھ بدلایا اور بیانات تھے

ف۴ اس سے مراد قیامت ہے کیونکہ وہ لوگوں کو اپنی سختیوں سے ڈھانک لیگی۔ آپؐ کہیں تشریف لے جارہے تھے ایک عورت کی آواز سنی تو وہ یہ پڑھ رہی تھی هَلْ اَتٰىكَ الخ آپؐ نے جواب دیا ہاں آئی ہے۔ قیامت کے دن بہت سے لوگ جو دنیا میں بڑی محنت مشقت اٹھاکر عمل کرتے تھے لیکن وہ عمل خلاف سنت یعنی خلاف طریقہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اپنے رواج و رسم اپنے مذہب باپ دادا کے طریقہ کے مطابق عمل کرتے تھے ایسوں کا بدلہ سوا جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ کے اور کچھ نہیں۔ انکی سب محنتیں طریق حق پر نہ ہونے کی وجہ سے سب اکارت ہیں۔ یہاں دنیا میں بھی تکلیفیں اٹھائیں اور وہاں آخرت میں بھی مصیبت میں رہے خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ اسی کو کہتے ہیں۔ صاحب موضح لکھتے ہیں کافر لوگ (جو دنیا میں بڑی بڑی ریاضت کرتے ہیں لیکن خلاف طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونے کے اللہ کے ہاں) کچھ قبول نہیں ہوتی۔ دوزخ میں انکو جب آگ سے سخت تشنگی پیدا ہوگی تو بے اختیار پیاس پیاس پکاریں گے کہ شاید پانی پینے سے یہ پیاس دور ہو اسوقت ایک گرم کھولتا ہوا چشمہ دیا جائیگا کہ پیتے ہی ہونٹ کباب ہو جائیں گے جھلس جائیں گے اور آنتیں ٹکڑے ٹکڑے ہوکر گر پڑیں گی۔ پھر فوراً درست کی جائیں گی اور اسی طرح ہمیشہ عذاب میں گرفتار رہیں گے۔ ضریع ایک ایسا کانٹوں دار درخت ہے جو تلخی میں ایلوے سے زیادہ اور بدبو میں مُردار سے بدتر اور گرمی میں آگ سے بڑھکر ہے۔ جب دوزخی آگ کے عذاب سے چلائیں گے تو یہ چیز کھانے کو دی جائے گی۔ یہ حشر اس شخص کا ہوگا جو بھی اللہ کی عبادت غیر طریقہ شریعت یعنی قرآن و حدیث کے خلاف کرتا ہے گویا اس کا اعتقاد یہ ہوتا تھا کہ یہ اعمال محبوب و مقبول ہیں لیکن درحقیقت وہ مردود ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے جس نے ہمارے دین میں نئی بات نکالی اور وہ دین میں نہیں ہے تو وہ باطل اور مردود ہے۔ معلوم ہوا جس نے ایسا کام کیا جس کا شریعت مطہرہ میں ثبوت نہیں وہ عمل ضائع اور برباد ہے جیسا کہ اس زمانہ میں بعض لوگ ماہ ربیع الاول میں مولود کی محفل کو آراستہ کرتے ہیں (باقی اگلے صفحہ پر)

★ کے درجے کو پہنچ گئی ہو یہ ماخوذ ہے اِنّی بمعنی تاخیر سے۔ حدیث میں آیا ہے ان رجلا اخر حضور الجمعۃ ثم تخطی رقاب الناس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انیت واذیت۔ ؎۲ اَنْ جین ضریع۔ ضریع ایک طرح کے خشک کانٹے ہیں۔ جب تک تر رہتے ہیں اونٹ چرتے ہیں اور خشک ہو جاتے ہیں تو ان کے پاس تک نہیں پھٹکتا۔ ؎۳ وَنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ۔ نمارق جمع ہے نمرقہ کی اور نمرقہ کہتے ہیں تکیے کو۔ ؎۴ وَزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ۔ زرابی جمع زربیہ کی اور زربیہ کہتے ہیں عمدہ بچھونے کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ

کیونکر بلند کیے گئے — اور طرف پہاڑوں کے کیونکر گاڑے گئے — اور طرف زمین کی کیونکر

(نہیں دیکھتے) کہ اس کو کیسا بلند کیا گیا ہے اور پہاڑوں کی طرف (نہیں دیکھتے) کہ انکو کس طرح قائم کیا گیا ہے اور زمین کی طرف (نہیں دیکھتے) کہ اس کو

سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾

بچھائی گئی — پس نصیحت کر سوائے اس کے نہیں کہ تو نصیحت کرنے والا ہے — نہیں تو اوپر ان کے داروغہ

کس طرح بچھا دیا گیا ہے — پس آپ سمجھاتے رہیے درحقیقت آپ تو سمجھانے والے ہیں — آپ ان پر داروغہ نہیں

إِلَّا مَنْ تَوَلَّى وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ إِنَّ

مگر جس نے منہ پھیرا اور کفر کیا — پس عذاب کرے گا اس کو اللہ عذاب بڑا — تحقیق

مگر جو روگردانی کرے اور انکار — تو اس کو اللہ بہت بڑا عذاب دیگا — بیشک ہمارے

إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾

طرف ہماری ہے پھر آنا ان کا — پھر تحقیق اوپر ہمارے ہے حساب ان کا

ان سب کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے پھر ان سے حساب لینا بھی ہمارا ہی کام ہے

سُورَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ — هِيَ ثَلَاثُونَ آيَةً

سورۃ فجر مکہ میں نازل ہوئی — شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے — اس میں تیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

سورۃ الفجر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی — شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے — اس میں تیس آیتیں ہیں اور ایک رکوع

وَالْفَجْرِ ﴿١﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿٣﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ﴿٤﴾ هَلْ

قسم ہے فجر کی — اور راتوں دس کی — اور جفت کی اور طاق کی — اور رات کی جب چلے لگے — کیا

قسم ہے فجر کی — اور دس راتوں کی — اور جفت اور طاق کی — اور رات کی جب وہ گزرنے لگے — عقلمند

فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ ﴿٥﴾ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿٦﴾ إِرَمَ

بیچ اسکے قسم ہے واسطے صاحب عقل کے — کیا نہ دیکھا تو نے کیونکر کیا پروردگار تیرے نے ساتھ عاد — ارم

کے لئے ان چیزوں کی قسم بڑی قسم ہے — کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے عاد کیساتھ کیا کیا (یعنی) عاد ارم

ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿٨﴾ وَثَمُودَ الَّذِينَ

ستونوں والے کے — وہ جو نہ پیدا کیا گیا مانند انکے بیچ شہروں کے — اور ساتھ ثمود کے جنہوں نے

کے ساتھ جو اس قدر قدآور تھے — کہ ان کا مثل دنیا بھر میں پیدا نہیں کیا گیا — اور ثمود کے ساتھ کیا کیا؟ جو

جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿٩﴾ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ طَغَوْا فِي

تراشا تھا پتھروں کو بیچ وادی کے — اور ساتھ فرعون میخوں والے کے — یہ سب تھے جنہوں نے سرکشی کی

وادی القریٰ میں بڑے بڑے پتھروں کو تراشا کرتے تھے اور میخوں والے فرعون کے ساتھ (کیا سلوک کیا) — جنہوں نے ملکوں میں سرکشی اختیار

الْبِلَادِ ﴿١١﴾ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿١٣﴾

بیچ شہروں کے — پس بہت کیا بیچ ان کے فساد — پس ڈالا اوپر انکے پروردگار تیرے نے کوڑا عذاب کا

کر رکھی تھی — اور انہیں فتنہ و فساد کو بڑھا رکھا تھا — پس ان پر آپ کے رب نے عذاب کے کوڑے برسائے

إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَ

تحقیق پروردگار تیرا البتہ بیچ گھات کے ہے — پس لیکن جو انسان ہے جب آزماتا ہے اس کو پروردگار اس کا پس عزت دیتا ہے اس کو

بیشک آپ کا رب (نافرمانوں کی) تاک میں ہے — مگر انسان ایسا ہے کہ جب اللہ اسکو آزماتا ہے اور عزت و نعمت بخشتا ہے تو یہ کہتا ہے

حل لغات۔

لہ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ۔ حِجر کہتے ہیں عقل کو کیونکہ لغت میں حجر کے معنے منع کے ہیں۔ چونکہ عقل بھی ارتکاب مالایعنی سے منع کرتی ہے اس سے اسے حِجر کہتے ہیں۔ لہ بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ۔ ارم ایک شہر کا نام ہے جس میں قوم عاد آباد تھی۔ یہ غیر منصرف ہے تعریف و تانیث کی وجہ سے۔ عماد مفرد ہے عمود کے اور عمود کہتے ہیں ستون کو۔ لہ جَابُوا الصَّخْرَ۔ جابوا لیا گیا ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پچھلے صفحہ کا بقیہ: اور جب وہاں ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا آتا ہے تو آپ کو حاضر ناظر سمجھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ربیع الثانی میں گیارہویں اور تیجا، دسواں، چالیسواں اور برسی، عرس مُردوں کے کرتے ہیں اور حافظوں سے قبر پہ قرآن پڑھواتے ہیں اور ان بدعات کو کارِ ثواب جانتے ہیں حالانکہ یہ تمام کام باتفاق سلف و خلف بدعت ہیں۔ اللہ تعالیٰ سنت کی توفیق دے اور بدعت سے دور رکھے آمین۔ **ف۵** (جنتیوں کا بیان) یہاں تک دوزخیوں کا حال تھا۔ اب انکے مقابلہ میں جنتیوں کا بیان و ذکر ہے کہ جنتی خوش ہونگے کہ ہم دنیا میں موحد متبع سنت رہے تو آج ہماری کوشش ٹھکانے لگی اور محنت کا پھل بہت خوب ملا۔ جنت میں کوئی بیہودہ بات نہیں سنیں گے جیسا کہ گالی گفتار اور ذلت کی بات ہو۔ ایک عجیب طرح سے چشمے بہہ رہے ہیں جب جیسے کو جی چاہے تو دیر بھی نہ لگے۔ قالین اور گاؤ تکیے نہایت قرینے اور ترتیب سے لگے ہوئے ہیں تاکہ جس وقت اور جہاں چاہیں آرام کریں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کی تکلیف نہ اٹھائیں۔ جنت میں پیالے چنے ہونگے کہ اس کی شراب سے نہ انھیں دردِ سر ہو نہ انکی عقل زائل ہو بلکہ باوجود پورے سرور و کیف کے عقل و حواس اپنی جگہ قائم رہیں گے اور کامل لذت حاصل ہوگی اور انکے بیٹھنے کے تخت اور آرام کرنے کے پلنگ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے ہونگے جن میں جگہ جگہ موتی ٹکے ہوئے ہونگے زمرد و یاقوت جڑے ہوئے ہونگے۔ اکواب کہتے ہیں اُن کوزوں کو جنکی ٹونٹی اور پکڑنے کی چیز نہ ہو۔ بہرحال جنت عیش و عشرت کی جگہ ہے۔ جنت اور جنتیوں کا بیان گذشتہ سورتوں میں بھی ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ہمیں بھی جنت نصیب کرے آمین

فوائد صفحہ هٰذا

ف۱ جب کہ کافروں نے جنت کو عجائبات جو اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں بیان فرمائے ہیں کو جھٹلایا تو اللہ نے انکو اپنی کاریگری یاد دلائی۔ اونٹ چونکہ عرب کے نزدیک سب جانوروں سے عجیب تر اور زیادہ فائدہ مند حیوان ہے اس وجہ سے فرمایا کہ ذرا اسکو دیکھو اعضا عجیب طرح کے ہیں گردن نہایت لمبی ہے کانٹے وغیرہ سب کھا جاتا ہے اسکی جوتی اور اس کی مشک نسکے ساتھ ہے اس کا گوشت دودھ وغیرہ حلال ہے دس دس دن تک پیاسا رہ کر صبر کرتا ہے۔ اس کا دودھ اور پیشاب استسقاء وغیرہ امراض بطن کیلئے ازحد مفید ہے۔ قربانی میں دس گھر والوں کی طرف سے ایک اونٹ کافی ہے۔ اسی طرح آسمان، پہاڑ، زمین وغیرہ مخلوق خدا میں تدبر کرو تو حقیقی خالق کا پتہ لگ جائیگا۔ پھر فرمایا یہ لوگ باوجود معرفت الٰہی کے دلائل دیکھنے کے پھر بھی ایمان نہ لائیں تو آپ بھی انکی فکر میں زیادہ نہ پڑیئے بلکہ صرف نصیحت تبلیغ کر دیجئے آپ نصیحت کرنے اور سمجھانے ہی کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ اگر نہیں سمجھتے تو کوئی آپ انپر داروغہ بنا کر مسلط نہیں کئے گئے کہ زبردستی منوائیں۔ یہ کام اس رب العزت کا ہے جسکا ارشاد ہے کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُہٗ یعنی تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں ہدایت دوں انھوں نے آنا تو رب العالمین ہی کے پاس ہے وہاں وہ رتی رتی کا حساب لیگا اور سخت عذاب کریگا۔

ف۲ اس آیت کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا (یہ الفاظ دعا مشکوٰۃ باب المیزان والحساب والقصاص میں ہیں)

ف۳ فجر کو ہر شخص جانتا ہے کہ صبح ہے اور لیالٍ عشر سے مراد ماہ ذی الحجہ کی اول دس راتیں ہیں۔ حدیث میں بھی ہے کہ اللہ کو ان دس دن کی عبادت سے افضل کوئی عبادت نہیں یعنی ان دنوں کی عبادت کا بڑا ثواب ہے۔ البتہ وہ مجاہد جو کوئی چیز واپس لیکر نہ پلٹا ہو وہ بڑھ جائے گا۔ یہ بھی ہے کہ وتر سے مراد عرفہ کا دن اور شفع سے مراد قربانی کا دن۔ وتر سے وتر نماز بھی اور اللہ تعالیٰ بھی کیونکہ حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو نام ہیں جو انکو یاد کرلے جنتی ہے۔ وہ اللہ وتر ہے اور وتر کو دوست رکھتا ہے۔ کتاب الحزب المقبول میں اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام موجود ہیں شفع سے ہر جوڑا بھی مراد ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے ان سب چیزوں کی قسمیں کھائی ہیں اور یہ قسمیں کوئی معمولی نہیں۔

ف۴ (قوم عاد و قوم ثمود وغیرہ کا حال) اللہ تعالیٰ نے مذکورہ قسمیں کھا کر فرمایا کہ کیا تم نے عادیوں کو نہیں دیکھا باوجود اس قدر طاقت اور قوت کے پھر وہ ہلاک اور تباہ کر دیئے گئے۔ قوم عاد کا دعویٰ تھا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّۃً ہم سے بڑھ کر کون قوی ہو سکتا ہے؟ اللہ نے فرمایا اور ان کا گھمنڈ توڑا اَنَّ اللّٰہَ الَّذِیْ خَلَقَھُمْ ھُوَ اَشَدُّ مِنْھُمْ قُوَّۃً جس اللہ نے ان کو پیدا کیا ہے وہ سب پر طاقتور ہے۔ اسی طرح ثمود بھی کہ انھوں نے پہاڑ تراش تراش کر اپنی رہائش بنائی لیکن بدکرداروں نے سرکشی اور تکبر کیا۔ اللہ کی نافرمانی رسول کی تکذیب کی، اپنی بدیوں پر جھک پڑے تو اللہ نے ان کے اس جرم پر دنیا میں بھی عذاب بھیجا اور آخرت میں تو ہے ہی۔ قوم عاد پر تیز و تند خوفناک اور ہلاکت والی ہوا سات راتیں اور آٹھ دن تک مسلط کر کے انکو غارت کر دیا۔ قوم عاد اور قوم ثمود اور فرعون جس نے مسلمانوں اور خاص کر اپنی بیوی کے ہاتھوں اور پاؤں میں میخیں گاڑیں اور انکی جانیں تلف کر دیں۔ ان قوموں نے عیش و دولت کے نشہ میں مست ہو کر ملک میں خوب اودھم مچایا بڑی بڑی شرارتیں کیں جب ظلم و ستم کا پیالہ لبریز ہو گیا تو خدائے قہار و جبار نے انپر اپنے عذاب کا کوڑا برسا دیا۔ ان کی ساری قوتیں خاک میں مل گئیں۔

★ یہ جوب سے اور جوب کہتے ہیں کسی چیز کے کاٹنے کو بولا کرتے ہیں جاب یجوب جوبا ای قطع۔ گریبان کو جیب اسی واسطے کہتے ہیں کہ وہ قطع کیا جاتا ہے۔ سے فَصَبَّ عَلَیْھِمْ رَبُّکَ سَوْطَ عَذَابٍ۔ صب کے معنے ہیں بہا دینے کے اور سوط کہتے ہیں کوڑے کو۔ اس کی جمع آتی ہے سیاط۔ شہ لَبِالْمِرْصَادِ۔ مرصاد بوزن مفعال لیا گیا ہے صدہ سے جس طرح میقات وقت سے۔ مرصاد صیغہ ہے ظرف مکان کا یعنی وہ جگہ جہاں بیٹھ کر کسی کا انتظار کیا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ

اور نعمت دیتا ہے اس کو پس کہتا ہے رب میرے نے بزرگی کیا ہے مجھ کو اور لیکن جب آزماتا ہے اس کو پس تنگ کرتا ہے اوپر اس کے

کہ میرے خدا نے مجھے عزت دی ہے اور جب اس کو آزما کر اس کی روزی تنگ

رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾ وَلَا

رزق اس کا پس کہتا ہے رب میرے نے ذلیل کیا مجھ کو ہرگز نہیں بلکہ تم عزت نہیں کرتے یتیم کی اور نہیں

کردیتا ہے تو یہ کہتا ہے کہ میرے خدا نے مجھے ذلیل کردیا ہرگز نہیں بلکہ تمہارا یہ خیال غلط ہے بلکہ تم تو یتیم کی عزت کرتے ہی نہیں اور نہ

تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۱۸﴾ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾

رغبت دلاتے تم اوپر کھلانے فقیر کے اور کھاتے ہو تم میراث کو کھانا سمیٹ کر

مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتے ہو اور مُردوں کا مال سمیٹ سمیٹ کر کھا جاتے ہو

وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾

اور دوست رکھتے ہو تم مال کو دوست رکھنا بہت ہرگز نہیں جس وقت توڑی جاوے گی زمین ریزہ ریزہ

اور مال و دولت سے انتہائی درجے کی محبت رکھتے ہو ہاں ہاں جب زمین کو توڑ پھوڑ کر چکنا چور کر دیا جائے گا

وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾ وَجِايْٓءَ يَوْمَىِٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ

اور آوے گا پروردگار تیرا اور فرشتے صف باندھ کر اور لائی جاوے گی اس دن دوزخ

اور آپ کا رب آئے گا اور قطار در قطار فرشتے آ موجود ہوں گے اور دوزخ کو بھی اس دن سامنے لایا جائے گا

يَوْمَىِٕذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ

اس دن نصیحت پکڑے گا آدمی اور کہاں ہے اس کو نصیحت پکڑنا کہے گا اے کاش کہ میں

اس دن انسان کو سمجھ آئے گی اب سمجھ آنے کا کیا فائدہ کہے گا اے کاش میں نے

قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿۲۴﴾ فَيَوْمَىِٕذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّلَا يُوْثِقُ

بھیجتا واسطے زندگانی اپنی کے پس اس دن نہ عذاب کرے گا عذاب اس کا سا کوئی اور نہ قید کرے گا

اس زندگی کے لیے بھی کچھ آگے بھیجا ہوتا پس اس روز خدا ایسی سزا دے گا جو کسی نے نہ دی ہو اور ایسی گرفت کرے گا

وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىِٕنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ

قید کرنا اس کا سا کوئی اے جان آرام پکڑنے والی پھر جا طرف پروردگار اپنے کے

جو کسی نے نہ کی ہو اے چین پکڑنے والی روح اپنے رب کی طرف آ جا تو اس

رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾ ع

کہ خوش ہے تو پسند کی گئی پس داخل ہو بیچ بندوں میرے کے اور داخل ہو بیچ بہشت میری کے

سے راضی اور وہ تجھ سے راضی سو تو میرے بندوں میں شامل ہو جا اور میری بہشت میں داخل ہو

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ وَّ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	هِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۂ بلد مکہ میں نازل ہوئی	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے	اس میں بیس آیتیں اور ایک رکوع
سورۃ البلد مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے	اس میں بیس آیتیں ہیں اور ایک رکوع

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ﴿۳﴾

قسم کھاتا ہوں میں اس شہر کی ف اور تو داخل ہونے والا ہے بیچ اس شہر کے اور قسم ہے جنانے والے کی اور جس کو جنا

مجھے قسم ہے اس شہر کی درانحالیکہ آپ اس میں مقیم ہیں نیز باپ اور اس کی اولاد آدم اور بنی آدم کی

حل لغات

لہ وَتَاْكُلُوْنَ

التُّرَاثَ تراث

اصل میں تھا وراث

واو مضموم تے سے

بدل لیا گیا جس طرح

تجاہ میں کہ اصل میں

وجاہ تھا واجہت سے ۔ لہ اَكْلًا لَّمًّا ۔ لم کہتے ہیں بہت جمع کرنے کو ۔ جس لشکر میں بہت سے آدمی جمع ہوں اسے کتیبۃ ملمومۃ کہا کرتے ہیں ۔ جب کوئی شخص دسترخوان کا سارا کھانا کھا جاتا ہے تو لم ما علی الخوان المرء بولا کرتے ہیں ۔ لہ وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۔ جم کہتے ہیں کثیر کو بولا کرتے ہیں جم الشئ یجم جموما ای کثر ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ (جنت میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت حاصل کرنے والا عمل) صاحب موضح لکھتے ہیں "یعنی رب پر الزام رکھے اپنے فعل دیکھے"۔ مقصد یہ کہ اگر انسان کو مال و اولاد ملجائے خواہ دین ہو یا نہ تو کہتا ہے اللہ کا مجھ پر فضل ہے۔ اور اگر مال و اولاد میں تنگی ہے خواہ دین و ایمان ہو یا نہ تو کہتا ہے کہ اللہ نے میرے ساتھ کوئی اچھا سلوک نہیں کیا حالانکہ یہ دونوں صورتیں درحقیقت ایمان ذیو باتیں ہیں کیونکہ صرف مال و اولاد حاصل ہونا اللہ کے فضل کی علامت نہیں۔ دین ایمان عمل نصیب ہو اصل فضل تو یہ ہے ہاں ایمان کی سلامتی میں مال و اولاد کی شکر گذاری کرے تو اللہ کا محبوب اور تنگی ترشی میں صبر کرے تو بھی اللہ کا محبوب۔ پھر یتیم کی عزت کرنے کا حکم ہے۔ حدیث میں ہے جس گھر میں یتیم ہے اور اسکے ساتھ اچھا سلوک ہوتا ہے تو گھر سب سے اچھا گھر ہے اور اگر بدسلوکی ہوتی ہے تو وہ سب سے برا گھر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ موحد متبع سنت یتیم کی پرورش کرنیوالا جنت میں میرے ساتھ اس طرح ہوگا جیسے ہاتھ میں شہادت اور بیچ کی انگلی۔ ایک روایت میں ہے جو یتیم کے سر پر دست شفقت پھیرے اللہ اسکے گناہ بخش دیگا۔ جو حقدار ہو حق ادا نہیں کرتے مساکین کا خیال نہیں رکھتے دنیا کی محبت کو عزیز رکھتے ہیں یہ شیطان کے داؤں میں ہیں۔ ترغیب کے صفحہ ۵۰۱ میں ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ شیطان لعین کہتا ہے کہ بنی آدم میرے داؤں میں سے ایک نہ ایک داؤں میں ضرور پھنس جاتے ہیں صبح و شام میں اسی پر دوڑا کرتا رہتا ہوں۔ ایک یہ کہ ناجائز طور پر مال حاصل کرنا دوسرا ناجائز طور پر خرچ کرنا۔ تیسرا اس کی محبت میں ایسا پھنس جانا کہ حقدار کا حق ادا نہ کرے اور دنیا کی محبت کی مذمت کا بیان قرآن کے صفحہ ۳۳۰ وسورہ قصص و لہب وغیرہ میں بھی موجود ہے۔ **ف۲ قیامت کی ہولناکی کا بیان** ہو رہا ہے کہ آسمان، سورج، چاند، ستارے یہ سارا کا سارا کھیل ختم ہو جائیگا۔ زمین بھی ریزہ ریزہ ہو جائے گی قیامت قائم ہوگی۔ قبروں سے مخلوقِ خدا نکل کر حشر کی طرف جا رہی ہوگی۔ قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا دن ہوگا مخلوقِ خدا اس دن پریشان بے حواس ہوگی بڑے بڑے تمام انبیاء اللہ کے سامنے سفارش کرنے سے جواب دیدینگے نفسی نفسی ہو رہی ہوگی لیکن ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس شفاعت اولیٰ کیلئے تیار ہونگے۔ آپ کی شفاعت قبول ہوگی۔ رب العالمین فیصلے کیلئے تشریف لائیگا۔ فرشتوں کی صفیں بندھی ہوئی ہونگی۔ اللہ تعالیٰ کے آنیکی کیفیت کسیکو معلوم نہیں آنا بھی اللہ کی صفتوں میں سے ایک صفت ہے اسپر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔ مؤولین نے جہاں اور صفات الٰہی کی تاویل کی ہے اسی طرح آنے کی بھی تاویل کرتے ہیں۔ کہتے ہیں آنے سے مراد اللہ کا حکم ہے حالانکہ یہ معنی اللہ نے اور نہ رسول نے بتایا۔ سلف صالحین اہلحدیث تاویل نہیں کرتے بلکہ جس طرح اللہ و رسول نے فرمایا اسی طرح مانتے ہیں۔ اسی میں ایمان کی سلامتی ہے متقدمین سلف صالحین کا یہی مسلک ہے ملاحظہ ہو شرح حدیث النزول وغیرہ۔ **ف۳ (حالات قیامت)** صحیح مسلم صفحہ ۳۹۰ میں مرفوع حدیث ہے یُؤْتٰی بِجَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ یَّجُرُّوْنَهَا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جہنم کو اس طور سے سامنے لایا جائیگا کہ اسکی ستر ہزار لگامیں ہونگی۔ ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہوئے ہونگے اس کو گھسیٹ رہے ہونگے اس دن انسان اپنے تمام اعمال یاد کرکے برائیوں پر پچھتائے گا نیکیوں کے ذکر نیکی کم ہونے پر افسوس کرے گا۔ بڑے سے بڑا عابد اور کمال درجہ کا عامل بھی قیامت کے دن عبادات اور اعمال کو حقیر یعنی کم تھوڑا سمجھے گا کہ یہ تو عمل کم رہے، اور زیادہ کرتا تو کیا ہی اچھا ہوتا دوزخ اور قیامت کے بیانات اس سیپارے میں کئی مقامات اور اسی قرآن کی بہت سی جگہ لکھے جا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آخرت کا ڈر دے۔ آمین۔

ف۴ اللہ تعالیٰ کے کامل نیک بندوں کو موت کے وقت اور قبر سے نکلنے کے وقت یہ خوشخبری دی جاتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا تمہیں بھی یہی کہا جائیگا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بھی ایک پرندے آکر یہ بشارت دی تھی۔ لباب میں ہے کہ یہ آیت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور بعض نے کہا کہ جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیررومہ کے واسطے فرمایا کہ جو شخص اسکا حصہ خرید کر اسکو مسلمانوں پر وقف کرنے میں اس کے واسطے جنت کا ضامن ہوتا ہوں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خرید کر وقف کر دیا ان کے بارے میں یہ آیت اتری۔ مقصد یہ کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے مجرموں اور ظالموں کا حال بیان کیا۔ اب ان کے مقابلہ میں ان لوگوں کا انجام فرما رہا ہے کہ جن کے دلوں کو ذکر الٰہی اور اس کی اطاعت سے چین و آرام ملتا ہے ان سے حشر یا موت کے وقت کہا جائیگا جیسا کہ اوپر گذرا۔ اے نفس مؤمن جس محبوب حقیقی سے تو لو لگائے ہوئے تھا اب تجھکو اس کی طرف سے خوشخبری دی جاتی ہے کہ ہر قسم کے جھگڑوں اور دنیا کی تکالیف سے یکسو اور آرام میں ہوکر راضی خوشی اسکے مقام قرب کی طرف چل اور اس کے مخصوص و نیک مرتبہ والے بندوں کے زمرہ میں شامل ہو اس کی عالیشان جنت میں قیام کر۔ ابن عساکر میں ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شخص کو یہ دعا سکھائی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ نَفْسًا بِكَ مُطْمَئِنَّةً تُؤْمِنُ بِلِقَائِكَ وَتَرْضٰی بِقَضَائِكَ وَتَقْنَعُ بِعَطَائِكَ یا اللہ تجھ سے ایسا نفس طلب کرتا ہوں جو تیری ذات پر اطمینان رکھتا ہو اور تیری ملاقات پر ایمان لاتا ہو اور تیرے فیصلے پر راضی ہو اور تیرے دیئے ہوئے پر قانع ہو۔

ف۵ (مکہ معظمہ کی حرمت) بخاری مصری جلد دوم صفحہ ۴۴ میں ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا لَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا یَعْضُدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ یَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْیَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ یعنی کسی ایماندار کو حلال نہیں ہے کہ اس شہر مکہ میں کسی کو قتل کرے یا درخت وغیرہ کاٹے اگر کوئی شخص میرے بعد یہ حجت پیش کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شہر میں جہاد کیا تھا تو اس سے کہدینا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اجازت دیدی تھی اور وہ بھی اس وقت کے لئے پھر اس کی حرمت ویسی ہی ہے جیسے ہمیشہ تھی اور جس کسی نے میرا حکم سُنا ہے اس کو منا ہے کہ جو یہاں موجود نہیں ہیں انکو بھی سُنا دے۔ مقصد یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے قرآن مجید اور مکہ معظمہ کی حرمت و عزت وغیرہ بھی آپ کا معجزہ ہے۔ اور معجزات کا بیان سورہ قمر میں بھی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي كَبَدٍ ﴿٤﴾ أَيَحْسَبُ أَن لَّن يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ﴿٥﴾

البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے انسان کو رنج محنت کے کیا گمان کرتا ہے یہ کہ ہرگز نہ قادر ہوگا اوپر اس کے کوئی

کہ ہم نے انسان کو (ایسا) پیدا کیا ہے کہ وہ ہمیشہ مصیبت میں رہتا ہے کیا اسے گمان ہے کہ کسی کا بس اس پر نہ چلے گا

يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿٦﴾ أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ ﴿٧﴾ أَلَمْ

کہتا ہے خرچ کیا میں نے مال ڈھیر سا کیا گمان کرتا ہے یہ کہ نہیں دیکھا اس کو کسی نے کیا نہیں

کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال خرچ کر دیا کیا اس کا گمان ہے کہ اس کو کسی نے نہیں دیکھا کیا ہم نے

نَجْعَل لَّهُ عَيْنَيْنِ ﴿٨﴾ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ﴿٩﴾ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ﴿١٠﴾

کیے ہم نے واسطے اس کے دو آنکھیں اور زبان اور دو ہونٹ اور دکھائی ہم نے اس کو دونوں راہیں مگر

اس کو دو آنکھیں نہیں دیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ اور اس کو دونوں راستے دکھا دیئے

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿١١﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ أَوْ

پس نہیں پیٹھا (داخل ہوا) بیچ گھاٹی کے اور کیا جانے تو کیا ہے گھاٹی چھڑا دینا گردن کا یا

مگر وہ گھاٹی پر سے ہو کر نہ نکلا اور آپ کو کیا خبر ہے کہ وہ گھاٹی کیا ہے (سنو) وہ کسی کی گردن کا چھڑانا ہے یا

إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾ أَوْ مِسْكِينًا

کھانا کھلانا بیچ دن بھوک والے کے یتیم قرابت والے کو مگر یا فقیر

بھوک کے دنوں میں کھانا کھلانا ہے یتیموں کو جو قرابت دار بھی ہوں یا محتاج

ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

خاک افتادہ کو پھر ہوا ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں ساتھ صبر کے

خاک نشین کو پھر وہ ایمان والوں میں سے ہو اور ان میں سے ہو جو ایک دوسرے کو صبر

وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾ وَالَّذِينَ

اور ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں ساتھ رحم کرنے کے، یہ لوگ ہیں صاحب یمین کے مگر اور جو لوگ کہ

برداشت کرنے کی اور رحم و مہربانی کرنے کی تاکید کرتے ہیں یہ لوگ بڑے خوش نصیب ہوں گے اور وہ لوگ

كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾

کافر ہوئے ساتھ نشانیوں ہماری کے یہ ہیں لوگ شامت کے اوپر ان کے آگ ہے بند کی ہوئی

جنہوں نے ہمارے احکام سے انکار کیا وہ منحوس (و بد نصیب) ہوں گے ان کو آگ میں داخل کر کے نکلنے کے سب دروازے بند کر دیئے جائیں گے

هِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	سُورَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ ٩١
اس میں پندرہ آیتیں اور ایک رکوع ہے	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے	سورہ شمس مکہ میں نازل ہوئی
اس میں پندرہ آیتیں ہیں اور ایک رکوع	شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے	سورۃ شمس مکہ معظمہ میں نازل ہوئی

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ﴿١﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا ﴿٢﴾ وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا ﴿٣﴾ وَ

قسم ہے سورج کی اور دھوپ اس کی کی اور قسم ہے چاند کی جب پیچھے آوے اس کے اور قسم ہے دن کی جب ظاہر کرے اس کو اور

سورج کی قسم اور اس کی دھوپ کی اور چاند کی جب وہ غروب آفتاب کے بعد نکلے اور دن کی جب وہ سورج کو نمایاں کرے اور

اللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا ﴿٤﴾ وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا ﴿٥﴾ وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا ﴿٦﴾

رات کی جب ڈھانک لے اس کو اور آسمان کی اور اس ذات کی کہ پیدا کیا اس کو اور قسم ہے زمین کی اور جس نے بچھایا اس کو

رات کی جب وہ سورج کو چھپا لے اور آسمان کی اور اس کی جس نے اسے بنایا اور زمین کی اور اس کی جس نے اس کو بچھایا

عمّ ۳۰ ع ۱۵

منزل ۷

حل لغات

لے لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي كَبَدٍ: کبد لغت میں کہتے ہیں شدت کو دودھ جب گاڑھا اور سخت و شدید ہو جاتا ہو تو تکبد اللبن بولتے ہیں جگر کو کبد کہنے کی یہی وجہ ہے کہ وہ اصل میں خون ہے جو منجمد ہو کر سخت ہو گیا ہو۔ پھر اس کا استعمال مشقت و مصیبت میں ہونے لگا۔ کہ مَالًا لُّبَدًا: لُبَد جمع ہے لبدۃ کی اور لبدۃ کہتے ہیں ایک کو ایک پر رکھنے کو مراد ہے مال کثیر جو ایک کو ایک پر رکھ کر ڈھیر لگا دیا جاتا ہے۔ کہ فلا ★

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی انسان یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ اس سے نہیں پوچھے گا کہ مال کس طرح کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں شادی غمی وغیرہ نام کی جگہوں میں مال خرچ کرنے کو بڑائی گنتا ہے اور خرچنے کی جگہ اور ہی ہے ۱۲ موضح۔ یعنی فضول خرچی کو اولوالعزمی اور فیاضی کہتے ہیں نام آوری اور شیخی میں صدہا روپیہ برباد کر دیتے ہیں پھر خوش ہوتے ہیں حالانکہ یہ بڑا بھاری گناہ ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۳ میں وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ۔ یعنی مت بیجا خرچ کر تحقیق بیجا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور سورۂ مومن رکوع ۵ میں ہے وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ۔ یعنی فضول خرچ کرنے والے دوزخ میں جائیں گے اور سورۂ انعام رکوع ۱۷ میں ہے وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ لیعنی بے جا خرچ مت کر تحقیق اللہ تعالیٰ بے جا خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ ترغیب والترہیب صفحہ ۵۰۰ میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا يَا أَبَا ذَرٍّ أَعَلِمْتَ أَنَّ بَيْنَ أَيْدِينَا عَقَبَةً كَئُودًا لَا يَصْعَدُهَا إِلَّا الْمُخِفُّونَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِنَ الْمُخِفِّينَ أَنَا أَمْ مِنَ الْمُثْقَلِينَ قَالَ عِنْدَكَ طَعَامُ يَوْمٍ قَالَ نَعَمْ وَطَعَامُ غَدٍ وَقَالَ وَطَعَامُ بَعْدَ غَدٍ قَالَ لَا قَالَ لَوْ كَانَ عِنْدَكَ طَعَامُ ثَلَاثٍ كُنْتَ مِنَ الْمُثْقَلِينَ۔ یعنی ہمارے آگے ایسی سخت گھاٹی آنے والی ہے کہ اس پر وہی لوگ چڑھ سکیں گے جو ہلکے ہوں گے ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ بھلا میں ہلکا ہوں یا بھاری؟ فرمایا تیرے پاس آج کا کھانا موجود ہے کہا ہاں آج کا بھی موجود ہے اور کل کا بھی موجود ہے فرمایا پرسوں کا۔ کہا پرسوں کا نہیں ہے۔ فرمایا اگر تیرے پاس تین دن کا بھی موجود ہوتا تو بھاری ہو جاتا۔ ۱۲

بندے پر رب کے احسانات

ف۲ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنے انعامات و احسانات جتاتا ہے کہ ہم نے انسان کو دیکھنے والی دو آنکھیں، دل کی باتیں ظاہر کرنے کے لئے زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے اللہ نے فرمایا ہے میں نے بڑی بڑی نعمتیں دیں خاص کر آنکھیں ہیں پس آنکھوں سے میری حلال کردہ چیزیں دیکھ اور جب حرام چیزیں تیرے سامنے آئیں تو دونوں کو بند کرلے۔ ابن عساکر میں ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ إِنْ تَعُدَّ نِعْمَتِي عَلَيْكَ إِنْ جَعَلْتُ لَكَ عَيْنَيْنِ تَنْظُرُ بِهِمَا وَجَعَلْتُ لَهُمَا غِطَاءً فَانْظُرْ بِعَيْنَيْكَ إِلَى مَا أَحْلَلْتُ لَكَ فَإِنْ رَأَيْتَ مَا حَرَّمْتُ عَلَيْكَ فَأَطْبِقْ عَلَيْهِمَا غِطَاءَهُمَا وَجَعَلْتُ لَكَ لِسَانًا وَجَعَلْتُ لَهُ غِلَافًا فَانْطِقْ بِمَا أَحْلَلْتُ لَكَ فَإِنْ عُرِضَ لَكَ مَا حَرَّمْتُ عَلَيْكَ فَأَطْبِقْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَجَعَلْتُ لَكَ فَرْجًا وَجَعَلْتُ لَكَ سِتْرًا فَأَصِبْ بِفَرْجِكَ مَا أَحْلَلْتُ لَكَ فَإِنْ عُرِضَ لَكَ مَا حَرَّمْتُ عَلَيْكَ فَأَرْخِ عَلَيْكَ سِتْرَكَ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَا تَحْمِلُ سُخْطِي وَلَا تُطِيقُ انْتِقَامِي۔ یعنی اے ابن آدم میں نے تجھ کو دو آنکھیں دیں اور انکا پردہ بھی بنایا لہٰذا حلال چیزوں کو دیکھ اور ناجائز چیز سامنے آئے تو پردہ ڈال دے اور تجھ کو زبان دی اور اس کا غلاف یعنی دو ہونٹ بنائے جو کلام .... ٹھیک ہے وہ کر اور جو ناجائز ہے اس سے زبان کو بند کرلے۔ اور تیری شرمگاہ بنائی اس کا پردہ یعنی لباس رکھا ہے حلال جگہ یعنی بیوی سے استعمال کر اور حرام جگہ ہو وہ لباس ڈال دے۔ اے انسان تجھ کو میرا غضب اور میرا عذاب برداشت کرنے کی طاقت نہیں یعنی بہت سوچ سمجھ کر زندگی بسر کرنی چاہئے۔ اور فرمایا نبی علیہ السلام نے يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا هُمَا النَّجْدَانِ نَجْدُ خَيْرٍ وَنَجْدُ شَرٍّ فَمَا جَعَلَ نَجْدَ الشَّرِّ أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنْ نَجْدِ الْخَيْرِ۔ ترغیب ۷۷ یعنی اے لوگو! گھاٹیاں تو دو ہی ہیں۔ نیکی کا طریقہ اور بدی کا طریقہ یعنی نیکی سے دنیا میں بھی عزت اور آخرت میں بھی عزت اور بدی سے دنیا میں بھی ذلت اور آخرت میں بھی عذاب۔ پس عقل والا وہی ہے جو نیکی کا طریقہ اختیار کرے جامع البیان میں ہے نجدان سے مراد کفر اور ایمان ہے یا دودھ کے پستان۔

ف۳ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھ کو ایسا عمل بتلا دیجئے کہ جنت میں داخل ہوں۔ فرمایا کہ تو نے بات تو تھوڑی سی کی ہے لیکن مطلب بھاری پوچھا آپ نے فرمایا بردہ آزاد کر اور گردن چھڑا اس نے کہا یہ دونوں تو ایک ہی بات ہیں فرمایا نہیں غلام آزاد کرنا یہ کہ تو پورا اکیلا غلام آزاد کرے اور گردن آزاد کرنا یہ کہ غلام آزاد ہونے میں کچھ مدد کر دے اور سامان جنت میں جانے کا یہ کہ تو دودھ والا جانور غریب مسلمان کو دودھ پینے کے واسطے دیدے۔ اور یہ بھی ہے کہ جو رشتہ دار ایذا پہنچاتے ہیں تو ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اگر یہ بھی نہ ہو تو بھوکے کو کھانا اور پیاسے کو پانی دینا اور سب کو اچھی بات کی نصیحت کرنی اور بری بات سے روکنا اور یہ بھی نہ ہو تو اچھی بات کے سوا اپنی زبان سے اور کچھ نہ نکالے۔ مشکوٰۃ صفحہ ۲۹۳ میں ابو ہریرہؓ سے ہے جس نے مسلمان غلام کو آزاد کیا اللہ اس کے ہر جوڑ کے عوض آزاد کرنے والے کے ہر جوڑ کو جہنم سے آزاد کرے گا (احمد) یہ سب فرائض الٰہی کے بعد فضیلتیں ہیں موضح میں ہے بردہ آزاد کرنا یا قرضدار کو خلاص کروانا یتیم کا ایک حق ہے۔ ناتے دار کا ایک حق۔ جو دونوں ہوئے تو دو حق۔ مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۳ میں ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا مَنْ مَسَحَ رَأْسَ الْيَتِيمِ لَا يَمْسَحُهُ إِلَّا لِلَّهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَمُرُّ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَةٌ وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ إِصْبَعَيْهِ۔ یعنی جو شخص اللہ کے لئے یتیم کے (باقی صفحہ آئندہ پر)

★ اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ۔ اقتحام کہتے ہیں کسی امر شدید میں داخل ہونے کو بولا کرتے ہیں قحم قحوم قحما۔ واقتحم تقحما و تقحم تقحما اور داخل فی الامر الشدید۔ عقبہ پہاڑ کی گھاٹی کو فَكُّ رَقَبَةٍ۔ فک کے معنی معنے میں دور کرنے کے۔ جیسے فک القید والغل اور فک الرھن یہاں فک رقبہ سے مراد ہے بردہ آزاد کرنا فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ مسغبۃ مصدر میمی لیا گیا ہے سغب سے اور سغب معنے میں جوع کے ہے اَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ متربۃ مصدر ہے بولا کرتے ہیں ترب یترب تربا و متربۃ اذا افتقر حتی لصق بالتراب۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ﴿۷﴾ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ﴿۸﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ﴿۹﴾

اور جان کی اور جس نے ٹھیک درست کیا اس کو پھر الہام ڈالی اس کے بدکاری اس کی اور پرہیزگاری اس کی تحقیق مراد کو پہنچا جس نے پاک کیا اس کو

اور انسان کی جان کی اور اس کی جس نے اسے درست کیا پھر بدکاری اور پرہیزگاری کی دونوں کی سمجھ عطا کی (غرض ان چیزوں کی قسم کہ) جس نے اپنے آپ کو پاک رکھا

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ﴿۱۰﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ﴿۱۱﴾ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ﴿۱۲﴾

اور تحقیق نامراد ہوا جس نے گاڑ دیا اس کو جھٹلایا ثمود نے بسبب سرکشی اپنی کے جب اٹھا بڑا بدبخت اس کا

اور جس نے (اسے گناہوں سے) آلودہ کیا وہ نامراد رہا ثمود نے اپنی سرکشی کی وجہ سے (اپنے پیغمبر کو) جھٹلایا جبکہ ان میں سے ایک سب سے زیادہ بدبخت اٹھ کھڑا ہوا

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۙ

پس کہا واسطے ان کے پیغمبر خدا کے نے محافظت کرو اونٹنی اللہ کی کو اور پانی پلانے اس کے کو پس جھٹلایا اس کو پس پاؤں کاٹے اس کے

تو اللہ کے رسول نے ان سے کہا کہ یہ اللہ کی اونٹنی ہے اور اس کے پانی پینے کی باری کو (اس کو تعرض نہ کرو) سو انہوں نے اس کو جھٹلایا پھر اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں

فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾ ع ۱۵ / ۱۶

پس ہلاکی ڈالی اوپر ان کے رب ان کے نے بسبب گناہوں ان کے کے پس برابر کر دیا ان کو اور نہ ڈرا پیچھا اس کا

پھر خدا نے ان کے گناہ کے سبب ان پر عذاب نازل کیا پھر سب کو برابر کر دیا اور اس کو ان کے انجام کی کچھ بھی پروا نہیں

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِحْدٰى وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ لیل مکہ میں نازل ہوئی شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے اس میں ۲۱ آیتیں اور ایک رکوع ہے

سورۃ اللیل مکہ معظمہ میں نازل ہوئی شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے اس میں اکیس آیتیں ہیں اور ایک رکوع

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ﴿۱﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ﴿۲﴾ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ﴿۳﴾

قسم ہے رات کی جب ڈھانک لے اور دن کی جب روشن ہو اور اس کی جس نے پیدا کیا مرد کو اور عورت کو

قسم ہے رات کی جب چھا جائے اور دن کی جب روشن ہو اور اس کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا

اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ﴿۴﴾ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ﴿۵﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ﴿۶﴾

تحقیق سعی تمہاری البتہ مختلف ہے پس اما جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سچ مانا بات اچھی کو

بیشک تم لوگوں کی کوششیں مختلف ہیں سو جس نے اللہ کی راہ میں دیا اور پرہیزگاری کی اور اچھی بات کو سچ جانا

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ﴿۸﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ﴿۹﴾

پس البتہ آسان کریں گے ہم اس کو واسطے آسانی کے اور اما جس نے بخیل کی اور بے پروائی کی اور جھٹلایا بات اچھی کو

تو ہم بہت جلد اس کے لئے نیکی کی راہ آسان کر دینگے مگر جس نے بخل کیا اور خدا کے احکام کی پروا نہ کی اور اچھی بات کو جھٹلایا

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ﴿۱۰﴾ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ﴿۱۱﴾ اِنَّ عَلَيْنَا

پس البتہ آسان کریں گے ہم اس کو واسطے سختی کے اور نہیں کفایت کریگا اس سے مال اس کا جب گر پڑیگا تحقیق ہمارے ذمہ ہے

تو ہم اسکے لئے بدی کی راہ پر چلنا آسان کر دینگے اور جب گڑھے میں گریگا تو اس کی دولت اس کے کسی کام نہ آئے گی ہمیں تو راہ دکھا دینا ہے

لَلْهُدٰى ﴿۱۲﴾ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾

راہ دکھانا ان کا اور تحقیق واسطے ہمارے ہے آخرت اور دنیا پس ڈرایا میں نے تم کو آگ سے کہ شعلہ مارتی ہے

کام ہے اور دنیا اور آخرت دونوں ہمارے ہاتھ میں ہیں سو میں نے تم کو دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا دیا ہے

لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿۱۵﴾ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۶﴾ وَسَيُجَنَّبُهَا

نہیں داخل ہوگا اس میں مگر بڑا بدبخت جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا اور البتہ ایک طرف کیا جاویگا

اس میں وہی داخل ہوگا جو بڑا بدبخت ہے (یعنی) وہ جس نے جھٹلایا اور منہ موڑ لیا اور جو بڑا پرہیزگار ہوگا اس کو بچا لیا

حل لغات

لہ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى تجلی کے معنے ہیں ظاہر اور منکشف ہونے کے اور اسی سے ہے فلما تجلی ربہ للجبل الآیہ لہ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى شتی جمع ہے شتیت کی جس طرح مرضی مریض کی اور شتات کہتے ہیں تباعد و افتراق کو بولا کرتے ہیں شتان ما بینہما یعنی ان دونوں میں بڑا فرق اور بہت فاصلہ ہے لہ اِذَا تَرَدّٰى تردی ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بقیہ صفحہ گذشتہ) سر پر ہاتھ پھیرے گا تو ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملے گی اور جو شخص اپنے پاس یتیم کے ساتھ سلوک کرے میں اور وہ جنت میں ایک جگہ ہوں گے ف۴ یعنی باوجود ان ظاہری صفتوں کے ایمان رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ کے پاس ثواب کی امید رکھے اور لوگوں کو عبادت الٰہی۔ اس کی نافرمانی سے رکا رہنے اور تکالیف پر صبر کرنے اور رحم و شفقت کی نصیحت کرتا رہے تب یہ تمام افعال رفع درجات کے باعث ہیں ۱۲ فتح ف۵ بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں یہ سورت اور اس جیسی اور سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ ترمذی۔ اکثر مفسرین نے طحٰہا کے معنی بسط کے کئے ہیں اللہ کا فرمان بھی یہی ہے وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا الخ اس سے معلوم ہوا کہ زمین بسیط ہے کرہ نہیں۔ جیسا کہ سورہ نوح میں بھی ہے وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا۔ پھر فرمایا انسان کو سیدھی فطرت پر یعنی توحید اسلام پر پیدا کیا۔ فتح البیان وغیرہ میں عمران بن حصین سے ہے کہ مزینہ کے ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا جو آج لوگ اعمال کر رہے ہیں یہ سب تقدیر کے لکھے سے کر رہے ہیں یا خود بغیر تقدیر کے کر رہے ہیں تو فرمایا نہیں یہ تو سب کچھ تقدیر سے ہو رہا ہے۔ اگر کوئی جنتی ہے تو اعمال جنت اور دوزخی ہے تو دوزخ کے اعمال اس پر آسان ہو جاتے ہیں۔ انسان کو ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہنا چاہیے اور اس سے دعا کرنی چاہیے کہ اے مولا! اگر تو نے مجھ کو برا لکھ دیا ہو تو اس کو مٹا دے اور نیکی لکھ دے اگر نیک لکھا ہو تو اس کو ہمیشہ ثابت رکھیو۔ کیونکہ اللہ ہی تقدیر کو بدل بھی سکتا ہے اس کا فرمان ہے میرے بندو! مجھ کو پکارو میں قبول کروں گا۔

فوائد صفحہ ھٰذا

ف۱ ابن عباسؓ فرماتے ہیں جب نبی علیہ السلام آیت فَاَلْهَمَهَا الخ پڑھتے تو ٹھہر جاتے اور اس آیت کے بعد یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا طبرانی جامع۔ یا اللہ میرے نفس کو پرہیزگاری دے اور پاک کر تو بہتر پاک کرنے والا ہے تو ہی اس کا درست کرنے والا اور مالک ہے۔ ۱۲ ف۲ جس کو اللہ نے ردی خصلتوں سے پاکیزہ کیا یا جس نے نفس کو پاک کیا اس نے نجات پائی۔ (جامع البیان) ف۳ یعنی خدا کسی کو عذاب کرے تو اس کو یہ خوف نہیں ہوتا کہ اس کا انجام کیا ہوگا نہ اس کو کسی انتقام کا ڈر نہ کسی کے بگڑنے کی پرواہ اور کسی پر ظلم نہیں کرتا اس کا ہر فیصلہ عین انصاف ہے ۱۲

راہ اللہ خرچ کی ترغیب اور بخل کی مذمت

ف۱ اللہ تعالیٰ نے قسمیں کھا کر فرمایا کہ تمہاری کوشش مختلف ہے اگلی آیتوں میں اس کوشش کی تفصیل بیان کی۔ لباب جلد۲ صفحہ ۱۲۲ میں ہے کہ ایک شخص کے گھر میں کھجور کا درخت تھا لیکن اس کی شاخیں ایک مسکین مسلمان کے گھر میں بھی جا رہی تھیں مالک پڑوسی کے گھر میں آ کر کھجوریں لیجاتا۔ لیکن اس مسکین کے بچے بھی گری گرائی کھا لیا کرتے مالک کو یہ برداشت نہ ہوا تو آپ نے مالک درخت سے فرمایا درخت دیدے تجھے اللہ اس کے عوض جنت میں دے گا۔ اس نے اچھا کہہ کر درخت کی محبت کا اظہار کیا گویا نہ دینے کی مرضی ظاہر کی اور چلا گیا۔ ایک اور شخص جس نے یہ واقعہ سنا یا تھا اس درخت والے سے چالیس درخت کے عوض خرید کر نبی علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیا اور کہا یہ راہ اللہ ہے اس کے عوض اللہ مجھے جنت میں دے۔ آپ نے یہ درخت مسکین مسلمان جس کے گھر میں اس کی شاخیں جا رہی تھیں کو دے دیا۔ اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں اور یہ بھی ثابت ہے کہ ابوبکرؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ کہ انھوں نے سات آدمیوں کو خرید کر آزاد کیا جن کو کافر لوگ توحید کی وجہ سے عذاب کرتے تھے جیسے کہ حضرت بلالؓ کا واقعہ مشہور ہے کہ کافر امیہ وغیرہ بلالؓ کو طرح طرح سے تکالیف دیتے دھوپ میں کھڑا کرتے لیکن وہ احد احد کہتے تھے۔ ترمذی جلد۲ صفحہ ۱۰۵ میں علیؓ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر ایک شخص کا ٹھکانا لکھا ہوا ہے یعنی دوزخ یا جنت صحابہؓ نے کہا پھر ہم اسی پر بھروسہ نہ کر لیں یعنی عمل کی کیا ضرورت ہے آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ عمل کرتے رہو اور جنت جانے والوں کو نیک عمل آسان ہو جاتے ہیں اور دوزخ جانے والوں کو بد عمل آسان ہو جاتے ہیں پھر اسی تائید میں آپ نے یہ آیتیں پڑھیں فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى الخ اور فی الحقیقت ایسا ہی دیکھا گیا ہے کہ انسانی خواہشوں یا ضرورتوں میں تو سب آدمی برابر ہیں لیکن کسی کو توحید نماز روزہ، حج زکوٰۃ، سنت اور ہر نیک کام اللہ رسول کی اطاعت آسان اور شرک بدعت فرائض کی عدم ادائیگی۔ چوری۔ زنا۔ شراب خوری قمار بازی خدا رسول کی نافرمانی بری معلوم ہوتی ہے اور کسی کو یہ برے کام آسان اور نیک کام مشکل اور بھاری معلوم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سب کو نیکیاں آسان کرے۔ آمین بس مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرما رہا ہے کہ ہم اس کو دنیا میں اس خصلت پر مستعد اور آمادہ کر دیتے ہیں جس سے اس کو آخرت میں آرام اور راحت ملے یعنی اچھے اعتقاد نیک عمل کی توفیق دیدیتے ہیں۔ جامع البیان

★ بوزن تفعل لیا گیا ہے تردی من الجبل سے یعنی پہاڑ پر سے نیچے گر پڑا اور اسی سے ہے قول تعالیٰ والمتردیۃ والنطیحۃ نَارًا تَلَظّٰى تلظی معنے میں تلہب کے یعنی بھڑک اٹھنی اور شعلہ مارتی ہے جہنم کا نام لظٰی اسی واسطے ہے کہ اس کی آگ ہمیشہ نہایت تیزی کے ساتھ بھڑکتی رہے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْأَتْقَى ﴿١٧﴾ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى ﴿١٨﴾ وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ
اس سے بڑا پرہیزگار ۔ وہ جو دیتا ہے مال اپنا پاک ہوتا ہے ۔ اور نہیں واسطے کسی کے نزدیک اس کے نعمت سے
جائے گا (یعنی) اس کو جو اپنا دل پاک کرنے کے لئے (اللہ کی راہ میں) اپنا مال دیتا ہے ۔ اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جاتا

ع ۱۶

نِعْمَةٍ تُجْزَى ﴿١٩﴾ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى ﴿٢٠﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضَى ﴿٢١﴾
کہ بدلہ دیا جاوے گا ۔ مگر واسطے چاہنے رضامندی پروردگار اپنے بلند کے ۔ اور البتہ شتاب راضی ہوگا وہ
اس کو مقصود ہے ۔ مگر بس اس کو تو صرف اپنے پروردگار عالیشان کی رضاجوئی مطلوب ہو اور یہ ۔ اور خدا اس سے بہت جلد راضی ہوگا

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	هِيَ إِحْدَى عَشْرَةَ آيَةً
سورۃ ضحیٰ مکہ میں نازل ہوئی	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے	اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے
سورۃ الضحیٰ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے	اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع

وَالضُّحٰى ﴿١﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى ﴿٢﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴿٣﴾ وَلَلْآخِرَةُ
قسم ہے دن چڑھے کی اور رات کی جب ڈھانک لیوے ۔ نہیں چھوڑ دیا تجھ کو رب تیرے نے اور نہ دشمن رکھا ۔ اور البتہ پچھلی حالت
قسم ہے دھوپ چڑھتے وقت کی اور رات کی جب چھا جاوے کہ آپکے رب نے نہ آپ سے دستبرداری اختیار کی اور نہ ناخوش ہوا ۔ اور البتہ آخرت

خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْأُولٰى ﴿٤﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿٥﴾
بہتر ہے واسطے تیرے پہلی حالت سے ۔ اور البتہ شتاب دیوے گا تجھ کو پروردگار تیرا پس راضی ہوگا تو
آپکے لئے دنیا سے کہیں بہتر ہے ۔ اور عنقریب اللہ آپکا رب آپکو اتنا دیگا کہ آپ خوش ہوجاویں گے

أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوٰى ﴿٦﴾ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى ﴿٧﴾ وَ
کیا نہیں پایا تجھ کو یتیم پس جگہ دی تجھ کو ۔ اور پایا تجھ کو راہ بھولا ہوا پس راہ دکھائی تجھ کو ۔ اور
کیا اللہ نے آپکو یتیم نہیں پایا پھر آپکو ٹھکانا دیا ۔ اور آپکو راہ حق کی تلاش میں سرگرداں پایا پھر سیدھی راہ دکھادی ۔ اور

وَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنٰى ﴿٨﴾ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿٩﴾ وَأَمَّا
پایا تجھ کو فقیر پس غنی کیا ۔ پس لیکن جو یتیم ہو پس مت قہر کر ۔ اور جو
آپ کو مفلس پایا سو غنی کردیا ۔ سو جو یتیم ہو آپ اس پر سختی نہ کیجئے ۔ اور جو

ع ۱۸

السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿١٠﴾ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿١١﴾
مانگنے والا ہو پس مت ڈانٹ ۔ اور جو نعمت پروردگار تیرے کی ہے پس بیان کر تو
سائل ہو اسکو بھی نہ جھڑکنا ۔ اور لوگوں کو اپنے پروردگار کے احسانات کا تذکرہ کرتے رہئے

سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاحِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ ثَمَانُ آيَاتٍ
سورۃ الم نشرح مکی ہے	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے	(یعنی) آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے
سورۃ الانشراح مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے	اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿١﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿٢﴾ الَّذِي أَنْقَضَ
کیا نہ کھولا ہم نے واسطے تیرے سینہ تیرا ۔ اور اتار رکھا ہم نے تجھ سے بوجھ تیرا ۔ جس نے توڑی تھی
کیا ہم نے آپکا سینہ کھول نہیں دیا ۔ اور ہم نے آپ پر سے آپکا بوجھ اتار دیا ۔ جس نے آپکی کمر توڑ

ظَهْرَكَ ﴿٣﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿٤﴾ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٥﴾ إِنَّ مَعَ
پیٹھ تیری کو ۔ اور بلند کیا ہم نے واسطے تیرے ذکر تیرا ۔ پس تحقیق ساتھ سختی کے آسانی ہے ۔ تحقیق ساتھ
رکھی تھی ۔ اور ہم نے آپکی خاطر آپکے ذکر کو بلند کردیا ۔ سو بیشک مشکل کے ساتھ آسانی ہے ۔ بیشک مشکل کے

حل لغات

لہ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ

اذا سجی ضحی دن کا ابتدائی حصہ جس میں سورج اونچا ہو کر چمکنے لگے۔ سجیٰ معنی میں ہے غطی کے۔ جب کوئی شخص اپنے تن بدن کو کپڑے سے ڈھانک لیتا ہے تو سجی الرجل بالثوب بولا کرتے ہیں۔ لہ ۔ وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى۔ وَدَّعَ لیا گیا ہے تودیع سے اور تودیع کہتے ہیں رخصت کرنے میں مبالغہ کرنے کو۔ قلٰی ماخوذ ہے قلی سے اور قلی کہتے ہیں بغض رکھنے کو بولا کرتے ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوائد ستاریہ

ف۱ اب فرمایا بدبخت جہنم میں جائیں گے۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ سب دوزخیوں میں سے کمتر عذاب والا قیامت کے دن وہ شخص ہوگا کہ اسکے دونوں تلووں میں دو انگارے رکھے جاویں گے یا اسکو آگ کی دو جوتیاں پہنائی جاویں گی جس سے اسکا دماغ ابلتا رہیگا (بخاری) ف۲ (فضائل ابو بکر صدیق) یعنی خرچ کرنے سے کسی مخلوق کے احسان کا بدلہ اتارنا مقصود نہیں بلکہ خالص

لوجہ اللہ یعنی اللہ کی رضا اور دیدار الٰہی کی تمنا میں اپنا گھر کا گھر پیش کر رہا ہے تو وہ اطمینان رکھے کہ اسے ضرور خوش کر دیا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ کسی کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ آیات کا مضمون اگرچہ عام ہے کہ جو بھی مسلمان اللہ کی راہ میں خرچ کرے اس کے لئے یہ فضائل ہیں لیکن شان نزول کے اعتبار سے یہاں خرچ کرنیوالے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس آیت سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔ جو لوگ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو برائی سے یاد کرتے ہیں انکو خیال کرنا چاہئے کہ بھلا کس ہستی کے حق میں لب کشائی کر رہے ہیں جس کی اللہ تعریف فرما رہا ہے۔ تفسیر حقانی میں ہے عرف شرع میں اتقی اسکو کہتے ہیں جو مومن صغائر اور کبائر یعنی صغیرہ اور کبیرہ سب گناہوں سے حتی الوسعت بچے اگر کبھی بشریت سے گناہ ہو بھی جائے تو فوراً توبہ و استغفار کرے دامن بچا رکھے۔

ف۳ (فضائل نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی دن تک شب کی جو لا کمزوری تہجد کو نہ اٹھے۔ کافروں نے کہا اسکو چھوڑ دیا اسکے رب نے۔ پھر یہ سورت نازل ہوئی (موضح) یہ بھی آیا ہے کہ آپ کی انگلی پر پتھر مار لگ گیا جس سے خون نکلا تو آپ نے فرمایا

هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ ۔ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتِ

یعنی نہیں ہے تو مگر ایک انگلی کہ راہ خدا میں تجھے یہ زخم پہنچا ہے۔ آپ کو تکلیف رہی آپ تہجد کیلئے نہ اٹھ سکے تو ایک عورت کفار میں سے کہنے لگی (نعوذ باللہ) آپکو آپکے شیطان نے چھوڑ دیا۔ تب یہ آیات نازل ہوئیں کہ آپ کا رب آپ سے ناراض نہیں۔ فرمایا اس ناپائیدار ختم ہونے والی دنیا سے بہتر آپ کیلئے آخرت ہمیشہ اور عزت والی جگہ ہے وہاں آپ کو حوض کوثر ملیگا جسکے کناروں پر موتی کے قبے ور مشک کی ہے جسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید کھی

سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے جو اسکو پی لیگا اسے کبھی پیاس نہ لگے گی۔ آپکو جنت میں ایک ہزار محل ملیں گے ہر ہر محل میں بیویاں اور خادم ہونگے۔ ترغیب ترہیب بیہقی ۲۵ میں ہے اَشْفَعُ لِأُمَّتِي حَتَّى يُنَادِيَنِي رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَيَقُولُ أَقَدْ رَضِيتَ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ أَيْ رَبِّ رَضِيتُ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میں شفاعت کرتا رہونگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا ہوگی کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم راضی ہو گئے میں عرض کرونگا اے میرے رب میں راضی ہو گیا۔ مقصد یہ کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر مومن فرمانبردار بندے کی جو کہ اپنے گناہوں کی پاداش میں دوزخ میں گیا ہوگا سفارش کر کے نکلوائیں گے اور راضی ہو جائیں گے ف۴ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ مر گئے پیٹ میں چھوڑ کر۔ دادا نے پالا وہ بھی مر گئے آٹھ برس کا چھوڑ کر پھر چچا نے پالا جب تک جوان تھے (موضح)

ف۵ جب حضرت جوان ہوئے قوم کی راہ و رسم سے بیزار تھے اور اپنے پاس کوئی راہ نہ تھی اللہ نے دین حق نازل کیا (موضح) یعنی راہ بھولا پا کر صحیح اور سیدھا راستہ دکھا دیا جیسے ارشاد باری ہے مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ الخ یعنی نبی بننے سے پہلے کتاب اور ایمان کا کچھ علم نہ تھا۔

ف۶ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنی قوم میں اشرف تھیں اور مالدار انسے نکاح کیا سب مال ہاتھوں ہاتھ حاضر کیا (موضح) یعنی آپ نے انمیں تجارت کی اللہ نے برکت دی اور غنی شاکر کر دیا حدیث میں ہے آپ نے فرمایا غنا مال و اسباب سے نہیں بلکہ دل کی تونگری سے غنا ہے۔ پھر اللہ نے آپ کو آپکی یتیمی کا وقت یاد دلا کر یتیم و سائل کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی رغبت دلائی۔ یتیم کا بیان گزشتہ سورتوں میں بھی ہو چکا ہے۔ ہر قاری و حافظ کو چاہئے کہ جب اس سورت پر پہنچے یعنی والضحیٰ سے والناس تک کی ہر سورت کے اختتام پر لفظ اللہ اکبر کہتا جائے یہ مسنون طریقہ ہے۔

ف۷ یعنی حوصلہ کشادہ کیا اتنا بڑا کام اٹھانے کو اور ظاہر میں بھی فرشتوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ چاک کیا دل میں سے سیاہی نکال کر دھو ڈالی (موضح)

ف۸ یعنی ہم نے تیرے پہلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے (جامع)

★ ہیں قلاہ یقلیہ قلاً و مقلیۃ۔ اذا البغضہ۔ ؂ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ عائل معنے میں ہے زوعیلۃ کے اور عیلہ کہتے ہیں فقر کو قال تعالیٰ وان خفتم عیلۃ فسوف یغنیکم اللہ من فضلہ تو عائل کے معنے فقیر کے ہوئے۔ ؂ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ۔ نہر اور انتہار دونوں کے معنے ہیں جھڑکی دینے کے بولا کرتے ہیں نہرہ و انتہرہ اذا زجرہ ؂ عَنْكَ وِزْرَكَ وزر کہتے ہیں بوجھ کو اور اسکی تحقیق سابق میں بہت جگہ گزر چکی۔ ؂ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ۔ جب آدمی یا جانور کی پیٹھ پر بوجھ لادا جاتا ہے اور وہ بوجھ کو بکر اٹھتا ہے تو پیٹھ سے ایک ہلکی سی آواز سنائی دیتی ہے اسی کو انقضاض اور انقاض کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿۶﴾ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿۷﴾ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾ ع ۱۹

سختی کے آسانی ہے — پس جب فارغ ہو تو پس محنت کر بیچ عبادت کے — اور طرف رب اپنے کی پس رغبت کر طرف

ساتھ آسانی ہے — پس جب آپ فارغ ہوں تو (عبادت میں) محنت کیجئے — اور اپنے رب سے دل لگایا کیجئے

سُورَةُ التِّينِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ ثَمَانُ آيَاتٍ

سورۃ تین مکہ میں نازل ہوئی — شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے — اسمیں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

سورۃ التین مکہ معظمہ میں نازل ہوئی — شروع اللہ کے نام سے جو نہایت فضل کرنیوالا بڑا مہربان ہے — اسمیں آٹھ آیتیں ہیں اور ایک رکوع

وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ﴿۱﴾ وَطُورِ سِينِينَ ﴿۲﴾ وَهَٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ﴿۳﴾

قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی — اور طور سینین کی — اور اس شہر امن والے کی

قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی — اور طور سینین کی — اور اس امن والے شہر کی

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ

البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے آدمی کو بیچ اچھی ترکیب کے — پھر پھیر دیا ہم نے اس کو نیچے سب

کہ ہم نے انسان کو بہترین اسلوب پر بنایا ہے — پھر اس کو نیچے سے نیچے والوں

سَافِلِينَ ﴿۵﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ

نیچوں کے — مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے — پس واسطے انکے ثواب ہے نہ

میں لوٹا دیا — مگر جو ایمان لائے اور نیکیاں کرتے رہے — تو انکے لئے ایسا اجر ہوگا جو کبھی ختم

مَمْنُونٍ ﴿۶﴾ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ ﴿۷﴾ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ ﴿۸﴾ ع ۸ ۲۰

کاٹا گیا — پس کیا چیز جھٹلاتی ہے تجھ کو پیچھے اسکے بیچ جزا کے — کیا نہیں ہے اللہ خوب حکم کرنیوالا سب حکم کرنیوالوں سے

نہ ہوگا — پھر کون ہے جو تجھے اسکے بعد روز جزا کے بارے میں جھوٹا سمجھے — کیا اللہ سب حاکموں کا بڑا حاکم نہیں ہے

سُورَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ آيَةً

سورۃ علق مکہ میں نازل ہوئی — شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے — اسمیں انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

سورۃ العلق مکہ معظمہ میں نازل ہوئی — شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا مہربان ہے — اسمیں انیس آیتیں ہیں اور ایک رکوع

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ﴿۱﴾ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ﴿۲﴾ اقْرَأْ

پڑھ ساتھ نام پروردگار اپنے کے جس نے پیدا کیا — پیدا کیا آدمی کو جمے ہوئے لہو سے — پڑھ

پڑھئے اپنے رب کے نام کو جس نے (سب اشیاء کو) پیدا کیا — اسی نے انسان کو جمے ہوئے خون سے بنایا — پڑھئے

وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ﴿۳﴾ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ﴿۵﴾

اور پروردگار تیرا بہت کرم کرنیوالا ہے — جس نے سکھایا ساتھ قلم کے — سکھایا آدمی کو جو کچھ نہیں جانتا تھا

اور آپکا رب بڑا کریم ہے — جس نے قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا — اسی نے انسان کو وہ باتیں سکھائیں جو اسکو معلوم نہ تھیں

كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَىٰ ﴿۶﴾ أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَىٰ ﴿۷﴾ إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ

ہرگز نہیں یوں تحقیق آدمی البتہ سرکشی کرتا ہے اس سے کہ دیکھتا ہے اپنے تئیں بے پرواہ اور غنی ہوا تحقیق طرف پروردگار تیرے کی ہے

ہاں بلاشبہ انسان سرکش ہو جاتا ہے جب وہ اپنے آپکو بے پرواہ دیکھتا ہے (سنو) آپکے رب ہی کیطرف سبکو لوٹکر

الرُّجْعَىٰ ﴿۸﴾ أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ ﴿۹﴾ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ ﴿۱۰﴾ أَرَأَيْتَ

پھر جانا — کیا دیکھا تو نے اس شخص کو کہ منع کرتا ہے — بندے کو جب نماز پڑھتا ہے وہ — کیا دیکھا تو نے

جانا ہے — کیا آپنے اس شخص کو دیکھا ہے جو منع کرتا ہے ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے — بھلا دیکھو تو

منزل ۷

حل لغات

۱ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ۔ نصب کہتے ہیں رنج و مشقت کو۔ یہاں عبادت کی مشقت و ریاضت مراد ہے۔

۲ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ تقویم کہتے ہیں کسی چیز کے کما حقہ سیدھا کرنے کو بولا کرتے ہیں قومتہ تقویما فاستقام وتقوم۔

۳ غَيْرُ مَمْنُونٍ۔ ممنون لیا گیا ہے منّ سے اور منّ کے معنے ہیں قطع کے تو یہ اجر غیر ممنون کے یہ معنے ہیں کہ ان کے ثواب میں کبھی انقطاع نہ ہوگا اور کبھی منّ کا استعمال احسان جتانے کے معنے میں بھی ہوتا ہے قال تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذیٰ تو اس وقت جملے کے یہ معنے ہوں گے کہ انہیں بے منت ثواب ملے گا۔ ۴ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ علق کہتے ہیں بستہ لہو کو۔ ۵ إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ۔ رُجعی بر وزن فُعلیٰ اور مرجع اور رجوع تینوں مصدر ہیں بولا کرتے ہیں رجع الیہ رجوعا و مرجعا و رجعی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف۱ یعنی پیغمبروں میں اور فرشتوں میں تیرا نام بلند ہے ۔ موضح یعنی پیغمبر اپنے اپنے وقت میں اپنی اپنی امتوں کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی کی بشارت دیتے چلے آئے اور پھر جب آپ کو نبوت ملی تو دنیا میں اسلام پھیلا۔ کلمہ توحید کے ساتھ ساتھ کلمہ رسالت ہر مسلم کی زبان پر ہے اور تا قیامت رہے گا۔ ہر مسلمان کلمہ میں اور ہر موذن اذان میں آپ کے رسول خدا ہونے کی گواہی دیتا ہے ۔ ہر مومن آپ کا نام سنکر یا پڑھکر آپ پر درود مسنون پڑھتا ہے صلی اللہ علیہ وسلم ۔ پھر آخرت میں بھی آپ کا ذکر مرتبہ بلند ہے ۔ دیکھو تمام انبیاء آپ کے جھنڈے کے نیچے ہونگے ۔ سارے اہل محشر شفاعت اولیٰ آپ ہی سے کرائیں گے ۔ آپ سے قبل کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا ۔ سبحان اللہ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۔ پھر فرمایا ہر سختی کے ساتھ آسانی ہے تکلیف کے بعد راحت ہے چنانچہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دین الٰہی توحید الٰہی خدا پرستی کو دنیا میں پھیلانے کی کوشش اور مخلوق پرستی قبر پرستی، اوثان، بت، طاغوت، نفس، مذہب پرستی مٹانے کی جدوجہد میں بڑی بڑی تکالیف برداشت کیں ، دنیا میں ہر قسم کے مصائب جھیلے ۔ آپ نے فرمایا اللہ کے دین کے بارے میں مجھ سے زیادہ کسی کو تکلیف نہیں اٹھانی پڑی اور نہ پڑے گی ۔ ارشاد ہے إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا سختی کے بعد آسانی ہی آسانی ہے اس میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے کمال تسلی ہے (جامع) انہیں احادیث اور سیر سے معلوم ہو چکا ہے کہ وہ سب مشکلات ایک ایک کر کے دور کر دی گئیں اور ہر ایک سختی کی کئی آسانیاں لیکر آئی ۔ ابھی جو شخص سختی پر صبر کرے اور کامل بھروسہ اللہ پر رکھا اور لو لگائے ، اسی کی رحمت و فضل کا امیدوار رہے یقیناً اللہ رحیم و کریم ضرور اس کے حق میں آسانی فرمائیگا ۔ پھر فرمایا خلق کو سمجھانے سے فراغت پاوے تو خلوت کی عبادت میں لگ ۔ اس سے مراد یہی ہے کہ فرض نماز سے فارغ ہو تو تہجد کی نماز میں کھڑا ہو ۔ یہ بھی معنے ہیں کہ اپنی نیت اور رغبت اللہ ہی کی طرف رکھ ۔ حدیث میں ہے کھانا سامنے موجود ہونے کے وقت نماز نہیں اور اس حالت میں بھی کہ انسان کو پاخانہ پیشاب کی حاجت ہو ، اور جب نماز کھڑی ہو جائے اور شام کا کھانا سامنے موجود ہو تو پہلے کھانے سے فراغت حاصل کر لو ۔

ف۲ یعنی شہر فرمایا مکہ کو اور انجیر اور زیتون کے ذو باغ ہیں دو پہاڑ پر بیت المقدس کے آس پاس وہ مکان برکت کا ہے اور طور سینین جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام ہوا ۔ یہ چار مکان فرمائے بہت برکت کے (موضح) انجیر اور زیتون دونوں چیزیں نہایت مفید اور فائدہ مند ہیں اکثر امراض میں مفید ہیں ۔ زیتون اکثر اہل عرب بھی استعمال کرتے ہیں ۔

ف۳ (تخلیق انسان) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے انسان کو کیسے اچھے سانچے میں ڈھالا ہے کیسی قوت عطا کی ہے ۔ واقعی اسکے ظاہر اور باطن میں خوبیاں بھر دیں بشرطیکہ یہ اپنی فطرت پر رہے ۔ ناک ، کان ، آنکھ ، منہ ، ہاتھ پاؤں کل اعضاء کیسے موزوں طریقہ سے بنائے کتنا اچھا اور بھلا معلوم ہوتا ہے لیکن اسکی بد اعتقادیوں بد اعمالیوں خدا رسول سے انحراف اس کو اسفل سافلین دوزخ میں پہنچا دیا ۔ موضح میں ہے اسکو لائق کیا فرشتوں کے مقام کا پھر جب منکر ہوا تو جانوروں سے بدتر ہے یعنی پھر ہم نے کافر کو طرف آگ کے پھیر دیا پھر فرمایا کہ ہاں اگر یہ اپنے اعتقادات کو فطرت ہی پر رہنے دے اللہ رسول کا مطیع رہے ، ہاں ہاں کر کے عامل قرآن و حدیث ہو رہے تو اس کو نیکی بے انتہا ہے ۔ حدیث میں ہے کہ بندہ جب سفر کرے یا بیمار ہو جائے تو جو عمل وہ حالت صحت و اقامت میں کرتا تھا اسکا ثواب اسکو ملتا رہے گا (بخاری) یعنی بڑھاپے میں فرائض کے علاوہ نفلی عمل نہ ہو سکے تو جو نیک عمل جوانی میں کرتے تھے اس کا ثواب بھی ملتا رہے گا ۔

ف۴ حدیث ابو ہریرہؓ میں مرفوعاً آیا ہے جو یہ آیت پڑھے اسکے بعد یوں کہے بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۞ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

ف۵ (وحی کی ابتداء) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بخاری میں ہے كَانَ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَلْحَقُ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ قَبْلَ اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَاْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ اِلٰى مَا لَمْ يَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُفُ بَوَادِرُهٗ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ الخ یعنی وحی کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچے خواب آنے شروع ہوئے جو بات خواب میں دیکھتے ظاہر میں بھی ٹھیک ٹھیک ویسا ہی ظہور ہوتا ۔ پھر آپ کو تنہائی اچھی معلوم ہونے لگی کئی کئی دن کا کھانا پینا لے کر غار حراء میں جاتے وہاں عبادت کرتے ۔ آپ غار حراء میں اللہ واحد کی عبادت کر رہے تھے کہ اچانک حضرت جبریلؑ وحی لیکر آئے اور آپ کو کہا اِقْرَاْ پڑھئے ۔ آپ نے فرمایا مَا اَنَا بِقَارِئٍ " میں پڑھا ہوا نہیں ۔ جبریلؑ نے کئی بار زور زور سے دبایا اور بار بار وہی لفظ اِقْرَاْ کہا ۔ آپ وہی مَا اَنَا بِقَارِئٍ " جواب دیتے رہے ۔

تیسری مرتبہ جبریلؑ نے زور سے دبا کر کہا اِقْرَاْ بِاسْمِ الخ یعنی اپنے رب کے نام کی برکت اور مدد سے پڑھئے ۔ غرض مَا لَمْ يَعْلَمْ تک پڑھایا تب آپ یہ آیتیں لیکر یوں فرماتے ہوئے گھر آئے مجھ کو کپڑا اڑھاؤ مجھ کو کپڑا اڑھاؤ جب آپ کو کپڑا اڑھایا تب آپ کی کپکپی دور ہوئی ۔ یہ وحی کی عظمت سے آپ کا جسم مبارک کانپنے لگا تھا اس حدیث سے اور بھی کئی باتوں کا پتہ ہے جسکو میرے برادر محترم مولانا مفسر ابو محمد عبد الستار صاحب رحمہ اللہ نے نصرۃ الباری ترجمہ صحیح البخاری کے حواشی میں مفصل بیان فرمایا ہے اسے منگوا کر دیکھ لیجئے ۔ اس میں یہ بھی بیان ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهٗ خَدِيْجَةُ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ يَا ابْنَ اَخِيْ مَاذَا تَرٰى فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَاٰى فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى يَا لَيْتَنِيْ فِيْهَا جَذَعًا لَيْتَنِيْ اَكُوْنُ حَيًّا اِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِيَ الخ ورقہ نے سارا حال سن کر کہا یہ تو فرشتہ جبرائیل پہلے پیغمبروں کے پاس وحی لے کر آتا رہا ہے وہ آپ کے پاس آیا ہے اور اب آپ نبی بننے والے ہیں ۔ کاش میری جوانی میں آپ نبی ہوتے تو کیا ہی اچھا ہوتا ۔ اب آپ کو تبلیغ کرنے کی وجہ سے آپ کی قوم نکال دے گی ۔ آپ نے فرمایا اَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ کیا وہ مجھ کو نکالیں گے ؟ ورقہ نے کہا ہاں ایک آپ کیا جس نے آواز حق بلند کی اس کے ساتھ دشمنی ہوئی ہے ۔ ف۶ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دو لالچی ایسے ہیں جن کا پیٹ ہی نہیں بھرتا ایک تو علم کا طالب دوسرے دنیا کا طالب لیکن دونوں میں بڑا فرق ہے علم کا طالب جو اللہ کی رضا کے لئے حاصل کر رہا ہے وہ ترقی میں ہے اور دنیا کا طالب جو اپنی خود غرضی کے لئے حاصل کر رہا ہے وہ سرکشی میں بڑھ رہا ہے ۔ پھر آپ نے یہی آیت (باقی اگلے صفحہ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِن كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ ﴿١١﴾ أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰ ﴿١٢﴾ أَرَأَيْتَ إِن كَذَّبَ

اگر ہو وہ شخص اوپر ہدایت کے | یا حکم کرے ساتھ پرہیزگاری کے | کیا دیکھا تو نے یہ کہ جھٹلایا

اگر وہ ہوتا نیک راہ پر | یا پرہیزگاری سکھلاتا | بھلا دیکھو تو اگر اس نے دین حق کو

وَتَوَلَّىٰ ﴿١٣﴾ أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ ﴿١٤﴾ كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ

اور منہ پھیرا۔ | کیا نہ جانا اس نے یہ کہ اللہ دیکھتا ہے۔ | ہرگز نہیں یوں اگر نہ باز رہے گا

جھٹلایا اور منہ موڑتا ہے | تو کیا اسے معلوم نہیں کہ خدا دیکھ رہا ہے۔ | خبردار! اگر وہ باز نہ آیا تو ہم (اس کے

لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ﴿١٥﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ﴿١٧﴾

البتہ گھسیٹیں گے ہم اسکو ساتھ پیشانی کے | وہ پیشانی کہ جھوٹی ہے خطاکار | پس چاہئے کہ بلا دے مجلس اپنی کو

پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے۔ | ایسی پیشانی جو جھوٹی اور گنہگار ہے۔ | چاہیے کہ وہ اپنے ہم نشینوں کو بلالے

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾ كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِب ﴿١٩﴾

شتاب ہم بلاویں گے فرشتوں دوزخ کے کو۔ | ہرگز نہیں یوں مت کہا مان اسکا اور سجدہ کر اور نزدیک ہو۔ ف

ہم بھی دوزخ کے فرشتوں کو بلالیں گے | نہیں نہیں! اسکا کہا مت ماننا اور خدا کے سامنے سجدہ کرو اور اسکا قرب حاصل کرو

سُورَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ خَمْسُ آيَاتٍ

سورۂ قدر مکہ میں نازل ہوئی | شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے۔ | اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

سورۂ قدر مکہ میں نازل ہوئی | شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے۔ | اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿١﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿٢﴾ لَيْلَةُ

تحقیق نازل کیا ہم نے قرآن کو بیچ رات قدر کے | اور کیا جانے تو کیا ہے رات قدر کی | رات

بلاشبہ ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل کیا | اور آپ کو کیا خبر کہ شب قدر کیا چیز ہے | اسلئے شب قدر

الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا

قدر کی بہتر ہے ہزار مہینے سے۔ | اترتے ہیں فرشتے اور ارواح پاک بیچ اس کے

(جو بہت بابرکت ہے) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ | فرشتے اور جبرئیل اپنے پروردگار کے حکم سے ہر ایک

بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ﴿٤﴾ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿٥﴾

ساتھ حکم پروردگار اپنے کے واسطے ہر کام کے۔ | سلامتی ہے وہ یہاں تک کہ طلوع ہو فجر۔ ف

انتظام کے لئے اس رات (زمین پر) اترتے ہیں۔ | وہ امن اور سلامتی کی رات ہے اور وہ فجر ہونے تک رہتی ہے۔

سُورَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ ثَمَانُ آيَاتٍ

سورۂ بینہ مدینہ میں نازل ہوئی | شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے | اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

سورۂ البینہ مدینہ میں نازل ہوئی | شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے | اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ

نہ تھے وہ لوگ کہ کافر ہوئے اہل کتاب سے اور مشرک باز رہنے والے یہاں تک

وہ لوگ جو اہل کتاب اور مشرکوں میں (اسلام کے) منکر تھے وہ اس سے باز آنے والے نہیں تھے جب تک ان کے پاس

حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿١﴾ رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿٢﴾

کہ آوے انکے پاس دلیل روشن۔ ف | پیغمبر خدا کی طرف سے کہ پڑھتا ہو صحیفے پاکیزہ۔ ف

کوئی کھلی ہوئی دلیل نہ آجاتی | یعنی اللہ کا ایک رسول جو انکو مقدس اوراق پڑھ کر سناتے۔

حل لغات۔

لہ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ

لنسفعا اصل میں تھا لَنَسْفَعَنْ مگر قرآن کے رسم الخط میں الف کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ سفع لغت میں کہتے ہیں کسی چیز کو شدت کے ساتھ کھینچنے کو۔ ٢ه نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ۔ ناصیۃ بدل ہے بالناصیۃ سے اور چونکہ اس کی صفت کاذبۃ واقع ہوئی ہے اس سے اس کا معرفہ سے بدل واقع ہونا جائز ہوا۔ ٣ه فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ۔ نادی اُس مجلس کو کہتے ہیں جس میں بیٹھ کر★

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(پچھلے صفحہ کا بقیہ) تلاوت کی کہ جب انسان سرکش ہو جاتا ہے تو اپنے آپ کو غنی سمجھنے لگتا ہے۔
ف ابوجہل کافر تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھتا تو چڑھ جاتا (موضح)
مقصد یہ کہ ابوجہل اپنی سرکشی کی وجہ سے بجائے اپنے آپکو اپنے خالق رب کے آگے جھکانے
کے ہمارے بندہ کو بھی نماز پڑھنے سے روکتا ہے بڑی شرم کی بات ہے۔
(فوائد صفحہ ھٰذا) ف ایک دفعہ ابوجہل حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں دیکھ کر چلا کہ بے ادبی کرے۔ وہاں پہنچا تھا کہ جھپکا لگا
پروں کا ڈر کر الٹے پاؤں پھرا۔ پھر کبھی یہ خیال نہ کیا۔ معلوم ہوا کہ سجدہ میں بندہ اللہ کے
نزدیک ہوتا ہے (موضح) مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۲ میں حدیث ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ
أَبُو جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ فَقِيلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى لَئِنْ
رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ لَأَطَأَنَّ عَلَى رَقَبَتِهِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي زَعَمَ
لِيَطَأَ عَلَى رَقَبَتِهِ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِي بِيَدَيْهِ فَقِيلَ لَهُ
مَا لَكَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَأَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا (مسلم) وعَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رض سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّي لَأَطَأَنَّ عَلَى
عُنُقِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ فَعَلَ لَأَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عِيَانًا وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَجَاءَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هَذَا أَلَمْ أَنْهَكَ
عَنْ هَذَا أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هَذَا فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَبَرَهُ فَقَالَ
أَبُو جَهْلٍ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا بِهَا نَادٍ أَكْثَرُ مِنِّي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ
سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض وَاللَّهِ لَوْ دَعَا نَادِيَهُ لَأَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ اللَّهِ (ترمذی)
کہ لوگوں نے ابوجہل سے پوچھا کہ تو اس طرح الٹا واپس کیوں ہوا۔ اس نے جواب دیا کہ
میرے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک خندق آگ کی بھری ہوئی نظر آئی اور وہ آگ
میری طرف حملہ کر رہی تھی۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اگر یہ میرے قریب آ جاتا تو فرشتے
اس کو بوٹی بوٹی کر دیتے (جامع صفحہ ۵۱۸) پھر فرمایا اے میرے بندے اس مردود کی پرواہ
بھی نہ کرنا۔ اپنے رب کی عبادت ریاضت چاپلوسی میں لگے رہنا اللہ تعالیٰ خود تمہارا محافظ
اور مددگار ہے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے رب
سے بہت قریب ہو جاتا ہے فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ خوب سجدہ
میں دعائیں مانگو ممکن ہے اللہ تعالیٰ تمہارے سجدوں کی دعائیں قبول فرمالے۔ ایک
حدیث میں ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورہ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ پڑھی اور سجدہ
کیا اور اس سورت میں بھی سجدہ کیا (ابن کثیر وغیرہ)

ف۲ (ایک خاص رات کی عبادت کا ذکر) اللہ تعالیٰ نے پورا
کا پورا قرآن مجید لوح محفوظ سے پہلے آسمان بیت العزت میں ایک رات لیلۃ القدر
جو رمضان میں ہوتی ہے اتارا۔ دوسری جگہ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ دوسرے
پارے میں ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ یعنی رمضان کے مہینہ میں ایک
رات لیلۃ القدر میں پورا قرآن اترا اور پھر وقتاً فوقتاً حسب ضرورت بیت العزت سے تئیس
(۲۳) سال کی مدت میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوا۔ لیلۃ القدر کی عبادت ایک ہزار
مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔ جامع ترمذی کتاب التفسیر میں حسن رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ بنی امیہ (بنی مروان) میرے منبر
پر ہیں۔ اس سے آپ کو رنج ہوا کہ یہ میرے دین کو ردوبدل کریں گے۔ اس کے بدلے اللہ تعالیٰ
نے آپ کو حوض کوثر اور لیلۃ القدر عطا فرمائی جس کا یہ مطلب ہوا کہ دنیا کی خلافت اگرچہ
خاطر خواہ مدت تک آپ کی مرضی کے لوگوں کو نہیں ملی تو اس کے عوض حوض کوثر کی نعمت
آخرت میں ایسی ہے کہ ایسی کسی اور کو نہیں اور لیلۃ القدر آپ کی امت کو ایسی نعمت مل گئی کہ
بنی امیہ کی خلافت سے بہت بہتر ہے کیونکہ ان کی خلافت ایک ہزار مہینہ تک ہوئی اور
یہ رات ہر سال قیامت تک مسلمانوں کو ایسی میسر ہوتی رہے گی کہ ایک رات کی عبادت کا ثواب
ہزار مہینے سے بہتر ہے (لباب جلد ۲ صفحہ ۱۲۶) ایک اور روایت میں ہے کہ نبی علیہ
الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا اور فرمایا کہ ایک ایک ہزار
مہینے کی عبادت کے لئے کمربستہ ہو جاتا تھا صحابہ نے سن کر بڑا تعجب کیا اس پر یہ آیت نازل
ہوئی کہ اس امت کو ایک ایسی رات مل گئی جو اس ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے
(جامع البیان صفحہ ۵۴۱) اور اسی رات میں سال بھر کی ہونے والی باتیں جو تقدیر میں لکھی جا چکی
ہیں ان کو معین کر دیا جاتا ہے جیسے مرنا، جینا، رزق، فراخی، عزت، ذلت وغیرہ سب کام۔
اور آپ نے فرمایا مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ
(بخاری جلد دوم صفحہ ۲۲۳) یعنی جس شخص نے لیلۃ القدر میں ایمان اور ثواب کی حیثیت
سے عبادت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے سب پچھلے گناہ معاف فرما دیگا۔ ایک اور روایت میں
ہے تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ یعنی رمضان مبارک
کے پچھلے عشرہ کی طاق راتوں (۲۱-۲۳-۲۵-۲۷-۲۹) میں لیلۃ القدر تلاش کرو۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ
الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَى لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۲) یعنی نبی علیہ الصلوٰۃ
والسلام رمضان کے آخری دہے میں خوب عبادت کرتے لیلۃ القدر میں جاگتے اور اپنے اہل و
عیال کو بھی جگاتے۔ اور جامع ترمذی صفحہ ۱۰۳ جلد اول میں ہے آپ ہمیشہ رمضان میں
اعتکاف کرتے تھے حتیٰ کہ آپ وفات پا گئے۔ اس رات میں فرشتے اترتے ہیں۔ جبرئیل ع
ایمانداروں سے مصافحہ کرتے ہیں جو مسلمان شب بیداری کریں۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

★ مشہور کیا جاتا ہے اور اسی سے ہے دار الندوہ۔ یہاں نادی سے مراد ہے اہل نادی ۔ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ زبانیہ جمع زبینہ کی لیا گیا ہے زبن سے اور زبن لغت میں کہتے ہیں دفع کو۔ زبانیہ سے مراد ہیں فرشتے جو کفار کو دوزخ میں دفع کریں گے یعنی دھکے دیں گے۔ ۔ مُنْفَكِّيْنَ ۔ انفکاک کہتے ہیں ایک چیز کے ایک چیز سے علیحدہ ہونے کو مشتق ہے فک سے اور فک معنی میں ہے زوال کے۔ جب خط کی مہر کو دور کیا جاتا ہے تو فککت الکتاب بولا کرتے ہیں اور اسی سے ہے فکاک الرہن اور فکاک الاسیر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝٣ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ

بیچ ان کے کتابیں ثابت رکھنے والی دین کو اور نہ متفرق ہوئے وہ لوگ کہ دیئے گئے تھے کتاب مگر پیچھے اس کے

جن میں بڑے مضبوط علوم و مضامین درج ہیں اور اہل کتاب میں پھوٹ نہیں پڑی مگر اسوقت جب انکے

مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝٤ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ

آئی تھی انکے پاس دلیل ظاہر اور نہیں حکم کیے گئے مگر یہ کہ عبادت کریں اللہ کی خالص کر کر واسطے اسکے

پاس کھلی دلیل آ گئی۔ حالانکہ انکو یہی حکم دیا گیا تھا کہ خالص اللہ ہی کی عبادت کے خیال سے

الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ ۚ وَذَٰلِكَ دِينُ

دین کو بطور ابراہیم حنیف کے اور قائم رکھیں نماز کو اور دیں زکوٰۃ کو اور یہ ہے دین لوگوں قائم دینے

یکسو ہو کر اسی کی عبادت کریں نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کریں اور دین ٹھیک یہی

الْقَيِّمَةِ ۝٥ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي

والوں کا ف تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے اہل کتاب سے اور مشرک بیچ

ہے بلا شبہ جو اہل کتاب اور مشرکوں میں سے (اسلام کے) منکر ہوئے ہیں وہ دوزخ

نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝٦ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا

دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے بیچ اسکے یہ لوگ وہ ہیں بدتر خلق کے ق تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے

کی آتش (سوزاں) میں ڈالے جائیں گے جہاں انکو ہمیشہ رہنا ہے وہ لوگ بدترین مخلوق ہیں بلا شبہ وہ

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝٧ جَزَاؤُهُمْ عِندَ

اور کام کیے اچھے یہ لوگ وہ ہیں بہتر خلق کے بدلہ انکا نزدیک

لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے وہی لوگ بہترین مخلوق ہیں انکی جزا ان کے

رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

پروردگار انکے کے بہشتیں ہیں ہمیشہ رہنے والی چلتی ہیں نیچے انکے سے نہریں ہمیشہ رہنے والے بیچ انکے

رب کے پاس ہمیشگی کے باغ ہیں جنکے نیچے نہریں رواں ہیں اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے

أَبَدًا ۖ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ۝٨ ع

ہمیشہ راضی ہوا اللہ ان سے اور راضی ہوئے وہ اس سے یہ واسطے اسکے ہے کہ ڈرتا ہو پروردگار اپنے سے۔ ف

خوش ہوا اور وہ اللہ سے خوش ہوئے یہ اجر اسکے لئے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا رہا ہو۔

سُورَةُ الزَّلْزَلَةِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ ثَمَانُ آيَاتٍ

سورہ زلزال مدینہ میں نازل ہوئی شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے ہیں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

سورۃ الزلزال مدینہ منورہ میں نازل ہوئی شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝١ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۝٢

جسوقت ہلائی جاوے گی زمین بھونچال اپنے سے۔ اور نکال ڈالے گی زمین بوجھ اپنے۔

جب زمین کو اسکے بھونچال سے ہلا دیا جائیگا اور زمین اپنے دفینے نکال پھینکے گی۔

وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا ۝٣ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۝٤ بِأَنَّ رَبَّكَ

اور کہیگا آدمی کیا ہوا اس کو اس دن کہے گی (زمین) باتیں اپنی ف بسبب اسکے کہ پروردگار

اور انسان کہیگا اسکو کیا ہوگیا ہے اسدن یہ اپنی تمام خبریں بیان کریگی کیونکہ تمہارا پروردگار

منزل ۷

حل لغات۔

لہ حُنَفَاءَ ۔ جمع ہے حنیف کی اور حنیف سے کہتے ہیں جو تمام ادیان سے اعراض کر کے دین اسلام کی طرف رجوع کرے۔

لہ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۔ بریہ معنی میں ہے خلیقہ کے اور خلیقہ معنے میں مخلوق کے لیا گیا ہے برأ اللہ الخلق سے۔

سلہ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۔ زلزال بالکسر مصدر ہے اور بالفتح اسم جس طرح وسواس مصدر ہے اور وسواس شیطان کا نام جو وسوسہ ڈالتا ہے زلزال کہتے ہیں شدید حرکت کرنے کو۔ لہ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۔ اثقال جمع ہے ثقل کی اور ثقل کہتے ہیں متاع بیت کو قال تعالیٰ وتحمل اثقالکم الی بلد الخ جن وانس کو ثقلین کہنے کی یہی وجہ ہے کہ زمین ان کی وجہ سے بوجھل ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(پچھلے صفحہ کا بقیہ) عبادت میں مصروف رہیں نماز پڑھیں تلاوت قرآن کریں فرشتے ان کیلئے دُعا و استغفار کرتے ہیں اور سلام کہتے ہیں۔ اس رات میں یہ دُعا پڑھنی چاہیے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔ مشرک بدعتی کے علاوہ شرابی، ماں باپ کے نافرمان، قطع رحمی کرنے والے، مسلمانوں سے بغض بیر رکھنے والے کی اس رات میں بخشش نہیں ہوتی (ابن کثیر وغیرہ) ف۳ (ایک صحابی کی فضیلت) یہ سورت مدنی ہے۔ جب یہ نازل ہوئی تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جبرئیل ؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا آپ کو ارشاد ہے کہ آپ یہ سورت اپنے صحابی ابی بن کعبؓ کو سنائیں۔ ابی بن کعبؓ نے تعجباً عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا میرا ذکر وہاں ہوا ہے؟ کیا میرا نام لیا گیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ اُبی یہ سنکر رو دیے۔ ایک روایت میں ہے کہ جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مجھ کو حکم ہوا ہے کہ میں ابی بن کعبؓ کے سامنے قرآن پڑھوں تو ابی بن کعبؓ نے کہا کہ بھلا میں نے آپؐ سے ہی علم سیکھا ہے آپ کے ہاتھ پر اسلام لایا۔ آپؐ نے پھر یہی فرمایا تو اُبیؓ نے کہا کیا میرا وہاں ذکر ہوا ہے۔ تب آپؐ نے یہ سورت ابی بن کعبؓ کے سامنے پڑھی۔ یہ یاد رہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس سورت کو اُبیؓ کے سامنے پڑھنا یہ ان کی ثابت قدمی اور ان کے ایمان کی زیادتی کیلئے تھا۔ مسند میں ہے کہ جس وقت ابی رضؓ نے یہ واقعہ بیان کیا اس وقت عبدالرحمٰن بن ابزی رحمہ اللہ نے کہا پھر تو تم اے ابو منذر بہت ہی خوش ہوئے ہوگے۔ کہا ہاں خوش کیوں نہ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ یعنی کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے ساتھ لوگ خوش ہوا کریں۔ یہ ان کے جمع کئے ہوئے سے بہت ہی بہتر ہے۔ حدیث میں ہے جس وقت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ سورت ابی رضؓ کے سامنے پڑھی اس وقت مندرجہ ذیل الفاظ بھی اس سورت میں شامل تھے لَوْ اَنَّ ابْنَ اٰدَمَ سَاَلَ وَادِيًا مِّنْ مَّالٍ فَاُعْطِيَهٗ لَسَاَلَ ثَانِيًا فَاُعْطِيَهٗ لَسَاَلَ ثَالِثًا وَلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ وَاِنَّ ذَاتَ الدِّيْنِ عِنْدَ اللّٰهِ الْحَنِيْفِيَّةُ غَيْرُ الْمُشْرِكَةِ وَلَا الْيَهُوْدِيَّةِ وَلَا النَّصْرَانِيَّةِ وَمَنْ يَّعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُّكْفَرَهٗ یعنی اگر ابن آدم مجھ سے ایک جنگل بھر مال کا مانگے اور میں اس کو دیدوں تو پھر اسی طرح دوسرے کا سوال کرے گا اور دوبارہ بھی دیدوں گا تو ضرور تیسرے کی تمنا کرے گا۔ ابن آدم کے پیٹ کو تو سوا مٹی کے اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ اور اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی توبہ قبول کرے گا جو اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔ اور اللہ کے نزدیک دیندار وہ ہے جو ایک طرف ہو کر اللہ کا عابد ہو جائے۔ مشرک (قبر پرست، پیر پرست، تعزیہ پرست، غیر اللہ پرست) نہ ہو۔ یہودی نصرانی نہ ہو۔ پس جو اللہ کے لئے نیک کام کرے گا اللہ کے ہاں اس کی ناشکری ناقدری نہ ہوگی۔ حافظ ابونعیم اپنی کتاب اسماء صحابہ میں حدیث لائے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب سورۂ لَمْ يَكُنْ کی قرأت سنتا ہے تو فرماتا ہے میرے بندے! خوش ہو جا مجھے اپنی عزت کی قسم میں تجھے جنت میں ایسا ٹھکانہ دوں گا کہ تو خوش ہو جائیگا۔ اور روایت میں ہے کہ میں تجھے دنیا و آخرت کے احوال میں سے کسی حال میں نہ بھولوں گا الفاظ حدیث کے یوں ہیں حضرت فضیل رضؓ فرماتے ہیں سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُ اَبْشِرْ عَبْدِيْ وَعِزَّتِيْ لَاُمَكِّنَنَّ لَكَ فِي الْجَنَّةِ حَتّٰى تَرْضٰى۔ دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں لَا اَنْسَاكَ عَلٰى حَالٍ مِّنْ
(ابن کثیر وغیرہ)

ف۱ یعنی کافر اپنے کفر سے باز آنے والے نہ تھے یہاں تک کہ ان کے پاس رسول آیا اور آپ نے ان کی گمراہی ظاہر کر دی تو بعض ان میں سے ایمان لائے (جامع)

فوائد صفحہ ھٰذا

ف۱ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے سب دین بگڑ گئے تھے۔ ہر ایک اپنی غلطی پر مغرور تھا اب چاہیے کہ کسی حکیم کے یا ولی کے یا بادشاہ عادل کے سمجھانے سے راہ پر آئیں سو ممکن نہ تھا جب تک ایسا رسول نہ آوے عظیم القدر ساتھ کتاب اللہ کے اور مدد قوی کے کہ تھوڑے برس میں ملک ایمان سے بھر گئے (موضح) بینۃ سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو پاک صحیفے یعنی قرآن مجید پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں جو اعلیٰ فرشتوں کے پاس ورقوں میں لکھے ہوئے ہیں جیسا کہ ہے فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ (جامع) ف۲ (ناجی فرقہ) حدیث کی کتاب جامع ترمذی میں ہے کہ یہودی اکہتر فرقے ہوگئے اور نصاریٰ بہتر اور یہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تہتر فرقے ہو جائیگی۔ سب فرقے جہنم میں جائیں گے صرف ایک فرقہ جنت میں جائے گا۔ صحابہؓ نے کہا وہ فرقہ کونسا ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا جو میرے اور میرے صحابہؓ کے عمل عقیدہ پر ہوگا۔ موضح میں ہے یعنی یہ رسول اور یہ کتاب آئے پیچھے شبہ نہیں رہا پھر اب اہل کتاب ضد سے مخالف ہیں شبہ سے نہیں۔ ف۳ اس آیت سے معلوم ہوا کہ عبادتوں میں نیت ضروری ہے اس لئے کہ اخلاص سے عمل رسول کا عمل مراد ہے (فتح) توحید بعد بتایا نماز زکوٰۃ ادا کرنا جو فرض ہے یہی دین قیم ہے۔

ف۴ اس آیت میں مشرکین خواہ وہ اپنے آپ کو اہل کتاب میں شمار کرتے ہوں یا نہ ان کا ٹھکانہ آگ جہنم ہے۔ بس ان سے بدتر کوئی نہیں۔ حدیث شریف میں ہے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بدترین شخص وہ بھی ہے جو اللہ کے نام پر سوال کرتا ہے لیکن پھر اس کا سوال پورا نہیں کیا جاتا۔ ف۵ (بہترین لوگ) جو اللہ و رسول پر ایمان لا کر عامل قرآن و حدیث ہو جائے پس یہ بہترین شخص ہے جو میدان جہاد میں اگر دشمنوں سے پورے مقابلے کیلئے تیار ہو جائے رہتا ہے۔ ایک بہترین شخص وہ بھی ہے جو باوجود بکریوں وغیرہ شغل کے پھر بھی عبادت الٰہی سے غافل نہیں۔ نماز بھی ادا کرتا ہے زکوٰۃ بھی برابر شرع کے مطابق بیت المال میں جمع کرتا ہے پس ایسے موحدین عاملین کیلئے جنت باغ باغیچے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور اس عیش و عشرت میں ہمیشہ رہیں گے۔ پھر سب سے بڑی بات یہ کہ رب کی رضامندی ہے یہ رضائے الٰہی سب نعمتوں سے بڑھ کر ہے جب کہ اللہ خود راضی ہو اور رب راضی پھر اب اور کسی نعمت کی کیا اصل ہے۔ مالک کی رضامندی کی لذت و فرحت غلام، ملازم سے پوچھنی چاہیے۔ اب کوئی حسرت و ارمان دل میں باقی نہیں رہا۔ ایسا تابعداروں کو یہ ایک ایسا تمغہ دیا گیا کہ وہ دنیا و مافیہا کو اسکے آگے ہیچ جانتے ہیں۔ ف۶ (قیامت کے دن زمین کا بولنا اور خبریں دینا) ترمذی میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ یعنی سورۂ زلزال کے ایک دفعہ پڑھنے کا ثواب اتنا ہے جتنا نصف قرآن کے پڑھنے کا ہے۔ فتح البیان میں ہے زلزال زمین کا حرکت کرنا ہے یعنی قیامت کے دن جب اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے تو اس کی آواز سے زمین کی ہر چیز شکستہ ہو جائیگی۔ ترمذی جلد دوم صفحہ ۱۹۰ میں ہے آپؐ نے فرمایا زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑوں کو اگل دیگی سونا چاندی مثل ستونوں کے باہر نکل پڑے گا۔ قاتل اسے دیکھ کر افسوس کریگا اور کہیگا کہ ہائے اس مال کے لئے میں نے فلاں کو قتل کیا تھا آج یہ مال اِدھر اُدھر ایسے ہی پڑا ہے کوئی اسے

(باقی اگلے صفحہ پر)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

أَوْحَىٰ لَهَا ﴿٥﴾ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ﴿٦﴾ فَمَن

تیرے رب نے حکم بھیجا اسکو۔ اس دن پھر آویں گے لوگ متفرق تا کہ دکھلائے جاویں عمل ان کے پس جو کوئی

اس کو ایسا ہی حکم ہوگا۔ اس دن لوگ مختلف جماعتیں بن کر نکلیں گے کہ اپنے اپنے اعمال کو دیکھیں۔ سو جس کسی

يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ﴿٧﴾ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ﴿٨﴾

کرے گا برابر چیونٹی کے بھلائی دیکھ لیگا اسکو اور جو کوئی کرے گا برابر چیونٹی کے برائی دیکھ لیگا اس کو۔ ع

نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس کسی نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ بھی اسے دیکھ لیگا۔

سُورَةُ الْعَادِيَاتِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً

سورۃ العادیات مکہ میں نازل ہوئی | شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے۔ | اسمیں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

سورۃ العادیات مکہ میں نازل ہوئی۔ شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے۔ اسمیں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع

وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا ﴿١﴾ فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا ﴿٢﴾ فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا ﴿٣﴾

قسم ہے گھوڑوں دوڑنیوالوں کی ہانپ کر پھر آگ نکالنے والوں کی پتھر جھاڑ کر پس غارت کرنیوالوں کی صبح کے وقت

قسم ہے ان گھوڑوں کی جو دوڑتے ہانپ اٹھتے ہیں پھر انکی جو پتھروں سے اپنے ٹاپ سے چنگاریاں پیدا کرتے ہیں۔ پھر انکی جو صبح

فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا ﴿٤﴾ فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا ﴿٥﴾ إِنَّ الْإِنسَانَ لِرَبِّهِ

پس اٹھاتے ہیں ساتھ اسکے غبار کو پس بیٹھ جاتے ہیں اسوقت جماعت میں (داخل ہو جاتے ہیں) تحقیق آدمی واسطے رب

کے وقت دشمن پر چھاپہ مارتے ہیں۔ پھر اس دوڑ سے گرد و غبار پیدا کرتے ہیں۔ پھر دشمنوں کی جماعت میں جا گھستے ہیں بلاشبہ انسان اپنے رب کا

لَكَنُودٌ ﴿٦﴾ وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ﴿٧﴾ وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ﴿٨﴾

اپنے کے البتہ ناشکر ہے۔ اور تحقیق وہ اوپر اس بات کے البتہ شاہد ہے اور تحقیق وہ واسطے محبت مال کے البتہ سخت ہے۔

بڑا ہی ناشکرا ہے اور وہ اس بات کو خود بھی خوب جانتا ہے۔ اور وہ مال کی محبت میں بڑا سخت ہے۔

أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ﴿٩﴾ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ﴿١٠﴾

کیا پس نہیں جانتا جب اٹھایا جاویگا جو کچھ بیچ قبروں کے ہے۔ اور حاصل کیا جاویگا جو کچھ بیچ سینوں کے ہے

کیا اسے اس وقت کا علم نہیں جب مردے قبروں سے نکالے جائیں گے۔ اور ظاہر کر دیا جائیگا جو کچھ سینوں میں پوشیدہ ہے۔

إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ﴿١١﴾

تحقیق پروردگار انکا ساتھ انکے اس دن البتہ خبردار ہے۔ ع

بلاشبہ انکا رب اس دن ان سے پوری طرح باخبر ہوگا۔

سُورَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً

سورۃ قارعہ مکہ میں نازل ہوئی | شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے | اسمیں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

سورۃ القارعۃ مکہ میں نازل ہوئی۔ شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے۔ اسمیں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع

الْقَارِعَةُ ﴿١﴾ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٢﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٣﴾ يَوْمَ يَكُونُ

کھڑکھڑانے والی کیا ہے کھڑکھڑانے والی اور کس چیز نے اطلاع کی تجھ کو کیا ہے کھڑکھڑانے والی جس دن ہو جاویں گے

وہ کھڑکھڑا دینے والا حادثہ۔ وہ کھڑکھڑا دینے والا حادثہ کیا چیز ہے۔ اور آپ کو کیا خبر کہ وہ کھڑکھڑا دینیوالا حادثہ کیا چیز ہے اس

النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ﴿٤﴾ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ ﴿٥﴾

آدمی مانند پتنگوں پراگندہ کے اور ہو جاویں گے پہاڑ مانند پشم دھنی ہوئی کے۔

دن لوگ پتنگوں کی طرح بکھرے ہوئے ہونگے۔ اور پہاڑ دھنکی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے۔

حل لغات

۱ یومئذ یصدر

النّاس اشتاتا۔ صدر ورود کی ضد ہے۔ آنے والے کو وارد اور جانے والے کو صادر کہتے ہیں۔ اشتات معنے میں ہے متفرقین کے۔ ۲ و مثقال ذرۃ۔ مثقال وزن۔ ذرہ وہ

غبار جو سورج کی شعاع میں دیکھا جاتا ہے۔ ۳ و العادیات ضبحا۔ ضبح گھوڑے کی اس آواز کو کہتے ہیں جو دوڑتے وقت پیدا ہوتی ہے۔ ۴ فالموریات قدحا۔ موریا لیا گیا ہے ایرا ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(پچھلے صفحہ کا بقیہ) دیکھتا بھی نہیں۔ اسی طرح صلہ رحمی توڑنے والا کہے گا اور چور بھی کہیگا کہ اس مال کی محبت میں اپنا ہاتھ کٹوایا غرض مال کوئی نہ لے گا حتی کہ کوئی صدقہ دینا چاہیگا تو کوئی قبول نہ کریگا (صحیح مسلم وغیرہ) پھر فرمایا قیامت کے دن زمین سب خبریں کھول کھول کر رکھ دیگی۔ یہ بھی کہ اپنے اندر کے تمام مُردے نکال دیگی اور سب لوگوں کے کیے ہوئے کام کی خبر بتا دے گی کہ فلاں نے فلاں کام فلاں جگہ کیا ہے وغیرہ۔ طبرانی میں ہے آپؐ نے فرمایا زمین کا خیال رکھو یہ تمھاری ماں ہے جو شخص جو بھی نیکی یا بدی کرتا ہے یہ زمین سب بتا دے گی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ زمین سے فرمائیگا بول۔ وہ بولے گی قرطبی نے کہا وہ حکم دے گا پھٹ جا وہ پھٹ جائے گی۔

فوائد صفحہ ھذا

ف۱ پھر فرمایا انسان دنیا کے کئے ہوئے نیک و بد عمل سب دیکھ لیگا اگر ذرہ بھر بھی نیکی کی تو وہ بھی وہاں موجود ہوگی ایسے ہی بدی۔ بخاری شریف میں ہے کہ آپؐ سے گدھے کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے اس آیت کے عموم سے جواب دیا کہ جو نیک کام (معاش جہاد وغیرہ) کیلئے گدھا پالے وہ بھی اجر پائیگا۔ لباب جلد دوم صفحہ ۴۲۷ میں ہے جب یہ آیت اتری وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ الخ تو لوگ یہ سمجھے کہ اگر ہم تھوڑی چیز راہ اللہ دیں گے تو کوئی ثواب نہ ملیگا اور چھوٹے چھوٹے گناہوں پر کوئی پکڑ نہ ہوگی مثلاً کبھی جھوٹ بات کہہ دی یا غیر عورت پر نظر ڈال لی یا غیبت کرلی وغیرہ گناہ کرلے تو کوئی پکڑ نہ ہوگی تب یہ آیت نازل ہوئی کہ ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا۔ اور ترغیب صفحہ ۵۶۱ میں ہے اَلنَّادِمُ يَنْتَظِرُ مِنَ اللّٰهِ الرَّحْمَةَ وَالْمُعْجَبُ يَنْتَظِرُ الْمَقْتَ وَاعْلَمُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اَنَّ كُلَّ عَامِلٍ سَيَقْدُمُ عَلٰى عَمَلِهٖ وَلَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى يَرٰى حُسْنَ عَمَلِهٖ وَسُوْءَ عَمَلِهٖ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِخَوَاتِيْمِهَا وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ مَطِيَّتَانِ فَاَحْسِنُوا السَّيْرَ عَلَيْهِمَا اِلَى الْاٰخِرَةِ وَاحْذَرُوا التَّسْوِيْفَ فَاِنَّ الْمَوْتَ يَاْتِيْ بَغْتَةً وَلَا يَغْتَرَّنَّ اَحَدُكُمْ بِحِلْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ یعنی جو شخص اپنے گناہوں پر شرمندہ رہتا ہے اسپر رحمت الٰہی کی امید ہے اور جو شخص بے پرواہ ہے اسپر اللہ کا غصہ ہے۔ اے لوگو! خوب جان لو کہ ہر ایک آدمی کو اس کے عمل پیش ہونگے۔ اور جب تک اپنی نیکی بدی پوری دیکھ لیگا تب تک دنیا سے نہ جائیگا اور عملوں کا دارومدار خاتمہ پر ہے یعنی اگر خاتمہ اچھے عملوں پر ہوا تو اچھا رہا۔ اگر خدانخواستہ برائی پر ہوا تو بس بات بگڑ گئی۔ اور یہ بھی کسی کو معلوم نہیں کہ موت کس وقت آجائے، اسلئے عقلمندی یہ ہے کہ گناہ سے بچتا رہے اور نیکی میں ہر وقت کوشش رکھے اور یہ جو رات دن ہیں گویا یہ دو سواریاں ہیں جو انسان کو لئے ہوئے آخرت کی طرف جا رہی ہیں سو تم ہوشیار رہو تاکہ منزل پر اچھی حالت میں پہنچو اور توبہ و نیکی کے واسطے انتظار نہ کرو کہ اب کرلیں گے، اب کرلیں گے بلکہ کرہی لو کیونکہ موت کا کوئی بھروسہ نہیں اچانک آجائے گی یہ خیال نہ کرو کہ اللہ گناہ پر فوراً نہ پکڑیگا چلو توبہ کرلیں گے۔ یہ بڑی بھول ہے اللہ بڑی قدرت والا ہے وہ جب چاہے پکڑ سکتا ہے۔ اس کی جنت اور دوزخ کو یوں سمجھو کہ ہمارا قدم انکے کناروں پر

لکھا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی کہ جس نے ذرہ برابر بھلائی کی یا برائی کی وہ دیکھ لیگا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا یعنی گناہوں کو ہلکا خیال نہ کرو یہ جمع ہو کر ہلاک کر دینگے پھر مثال دی اس طرح جیسے کچھ لوگ کسی جگہ اترے پھر ایک ایک لکڑی ڈھونڈ لائے تو لکڑیوں کا ڈھیر ہو گیا۔ اب بخوبی آگ جل سکتی ہے اسی طرح تھوڑے تھوڑے گناہ جمع ہو کر بہت ہو جائیں گے۔ کعب احبارؓ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دو آیتیں اتریں جنھوں نے توریت و انجیل و زبور و صحف کے مضامین کو احصا کر لیا یعنی یہ دو آیتیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا جو کوئی مومن یا کافر کوئی عمل خیر یا شر کرتا ہے اللہ اسکو وہ عمل دکھا دیگا۔ مومن کے سیئات بخش کر حسنات پر ثواب دیگا اور کافر کے حسنات مردود کر کے سیئات پر اس کو عذاب کریگا۔ یہاں بدعتی بھی غور کریں کہ بدعات کی وجہ سے نیک عمل بھی برباد ہو جائیں گے۔ ف۲ اس سورت اِذَا زُلْزِلَتْ کے پڑھنے کا ثواب بھی نصف قرآن کے پڑھنے کے برابر ہے (اخرجہ ابن عبید و محمد ابن نصر) جس وقت مجاہدین کے گھوڑے راہ خدا میں جہاد کیلئے ہانپتے ہانپتے دوڑتے ہیں اور پھر تیزی سے دوڑتے ہوئے پتھروں کے ساتھ نعل کو ٹکرا کر آگ کی چنگاریاں اڑاتے ہیں اس قسم کی سواریوں کی اللہ تعالیٰ قسم کھاتا ہے کہ انسان اپنے رب کی نعمتوں کا قدردان نہیں، بڑا ناقدرا ناشکرا ہے ذرا تکلیف آئی تو خوب یاد ہے اور اللہ کے جو ہزاروں انعام ہیں ان سب کو بھلائے بیٹھا ہے۔ پنڈت دیانند نے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۰۵ میں اس آیت کی نسبت لکھا ہے کہ قسم کھانا اچھا نہیں۔ بھلا خدا اور رضا کی کتاب پر اعتراض تو کر دیا لیکن گھر کی کتابوں پر نظر نہ ڈالی دیکھو منوشاستر باب ۸ شلوک صفحہ ۱۱۰ و ۱۱۶ وغیرہ میں لکھا ہے کہ جنس رشی نے اپنی صفائی کے واسطے آگ کا گولہ ہاتھ میں اٹھا کر قسم کھائی بلکہ منو کے باب ۸ شلوک ۱۱۲ میں یہاں تک لکھا ہے کہ بیاہ شادی کے معاملات میں اور عورت کے مقدمہ میں اور گئے اور برہمن کی حفاظت کی ضرورت میں جھوٹی قسم کھانا بھی گناہ نہیں۔ آریہ حضرات غور کریں کہ اسلام سچی قسم کھانے کو روا رکھتا ہے اسپر تو اعتراض اور وید جھوٹی قسم کو بھی گناہ نہیں گنتا تو کوئی جرم نہیں واہ یہی انصاف ہے؟ اول تو یہاں اللہ نے قسمیں کھائی ہیں وہ خالق مالک ہے۔ اس کی یہ شان ہے لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ؕ یعنی مالک پر کوئی کسی کو سوال کرنے کا حق نہیں۔ مالک غلاموں سے سوال کا حق رکھتا ہے مقصد یہ کہ اللہ نے قسم کھا کر انسان کی حالت ناشکری بیان کی ہے اور انسان طلب دنیا میں اتنا راغب ہے کہ مال و دنیا پیسہ کمانے اور جوڑنے کی فکر میں ہے نماز جائے تو جائے نماز روزہ کی ہوش نہیں لیکن دنیا کی فکر ہے۔ ابو امامہ نے کہا ناشکرا وہ شخص ہے جو اکیلا تنہا کھائے۔ غلاموں کو مارے۔ احسان سلوک نہ کرے۔ مقصد یہ کہ مال کی محبت میں نہ اللہ کا حق ادا کرتا ہے اور نہ کسی حق دار کا حق ادا کرتا ہے بلکہ بخل کرتا ہے بھلا اس انسان کو علم نہیں کہ ایک دن قبروں سے اٹھ کر رب کے روبرو پیش ہونا ہے وہاں کیا جواب دیگا۔ رب کو اسکی تمام کھلی چھپی کا علم ہے وہ دل کی باتوں کو بھی جانتا ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو جیسے کلیات

(باقی اگلے صفحہ پر)

★ سے اور ایراء کہتے ہیں آگ نکالنے کو اور قدح معنی میں ہے جھاڑنے اور رگڑنے کے شہ فَالْمُغِيْرَاتِ صُبْحًا۔ لغت میں اغارہ کہتے ہیں تاراج کرنے کو بولا کرتے ہیں اغار علیہ یغیر اغارۃ و مغارا مغاورۃ وغوارا۔ لہ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا۔ نقع کہتے ہیں غبار کو ماخوذ ہے نقع الصوت اذا ارتفع سے۔ غبار بھی چونکہ زمین سے اٹھتا اور بلند ہوتا ہے اس سے اُسے نقع کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۝٦ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝٧ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ

پس اب جو کوئی کہ بھاری ہو تول اسکی | پس وہ بیچ زندگانی خوش کے ہے | اور لیکن جو کوئی کہ

سو جس کسی کے اعمال نیک کی تول بھاری ہوگی | وہ خاطر خواہ عیش میں ہوگا۔ | اور جس کے اعمال

مَوَازِينُهُ ۝٨ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ۝٩ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ ۝١٠ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝١١

ہلکی ہو تول اسکی | پس ماں اسکی ہاویہ ہے | اور کیا جانے تو کیا ہے وہ ہاویہ ف | آگ ہے جلتی ہوئی۔

نیک کی تول ہلکی ہوگی | اسکا ٹھکانہ ہوگا ہاویہ | اور آپ کو کیا خبر کہ وہ کیا ہے | اسلو وہ دہکتی ہوئی آگ کا ایک گڑھا ہے

ع ۱۱ ۲۶

وَهِيَ ثَمَانُ آيَاتٍ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝	سُورَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ
اسمیں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے	شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے۔	سورہ تکاثر مکہ میں نازل ہوئی
اسمیں آٹھ آیتیں ہیں اور ایک رکوع	شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے	سورہ التکاثر مکہ میں نازل ہوئی

أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ۝١ حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝٢ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝٣

غافل کیا تمکو چاہ بہتات کی نے | یہاں تک کہ ملو تم قبروں سے | ہرگز نہ یوں البتہ جانو گے تم۔

بہتات کی حرص نے تم کو غفلت میں رکھا۔ یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں | ہاں ہاں تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔

ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝٤ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ۝٥ لَتَرَوُنَّ

پھر ہرگز نہ یوں شتاب جانو گے۔ | ہرگز نہ یوں کاش کہ جانو تم جاننا یقین کا۔ | البتہ دیکھو گے تم

پھر سن رکھو کہ تمہیں عنقریب معلوم ہو جائیگا۔ | یوں نہیں اگر تم اپنا انجام یقینی طور پر جانتے ہوتے تو ایسا نہ کرتے! تم ایسی

الْجَحِيمَ ۝٦ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ۝٧ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝٨

دوزخ | پھر البتہ دیکھو گے تم دیکھنا یقین کا | پھر البتہ پوچھے جاؤ گے تم اس دن نعمتوں سے ف

آنکھوں سے دوزخ کو دیکھ لو گے۔ پھر اسکو یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے۔ پھر تم سے اسدن نعمتوں کے بارے میں بازپرس ہوگی۔

ع ۸ ۲۷

وَهِيَ ثَلَاثُ آيَاتٍ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝	سُورَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ
اسمیں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے۔	سورہ عصر مکہ میں نازل ہوئی
اسمیں تین آیتیں ہیں اور ایک رکوع	شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے	سورہ العصر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی

وَالْعَصْرِ ۝١ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝٢ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَ

قسم ہے عصر کی | تحقیق آدمی البتہ بیچ زیاں کے ہے۔ | مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور

قسم ہے عصر کی | کہ انسان گھاٹے میں پڑا ہے۔ | سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور جنہوں

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝٣

کام کئے اچھے اور ایکدوسرے کو نصیحت کرتے رہے ساتھ حق کے اور ایکدوسرے کو نصیحت کرتے رہے ساتھ صبر کے۔ ف

نے نیک عمل کئے اور وہ ایکدوسرے کو دین حق کی پیروی کرنیکی اور صبر و تحمل سے کام لینے کی تاکید کرتے رہے۔

ع ۱ ۲۸

وَهِيَ تِسْعُ آيَاتٍ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝	سُورَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ
اسمیں نو آیتیں اور ایک رکوع ہے	اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے	سورہ ہمزہ مکہ میں نازل ہوئی
اسمیں نو آیتیں ہیں اور ایک رکوع	شروع اللہ کے نام سے جو نہایت فضل کرنیوالا بڑا مہربان ہے	سورہ ہمزہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝١ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ۝٢ يَحْسَبُ أَنَّ

ویل ہے واسطے ہر عیب کرنیوالے غیبت کرنیوالے کے | جس نے اکٹھا کیا مال اور گن گن رکھا اسکو | جانتا ہے یہ کہ

ہر اس شخص کے لئے خرابی ہے جو ہر ایک کی عیب جوئی کرتا ہو اور ان کی غیبت کرتا ہو۔ جسنے مال سمیٹا اور گن گن کر رکھا۔ کیونکہ وہ خیال

منزل ۷

حل لغات

لہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ الہاء کہتے ہیں لہو کی طرف پھیرنے کو اور یہ ظاہر ہے کہ کسی چیز کی طرف پھرنا اس بات کو مقتضی ہے کہ اس کے غیر سے اعراض ہے اسی وجہ

سے اہل لغت نے کہا ہے کہ الہانی فلان عن کذا معنیٰ میں ہے انسانی و شغلنی کے۔ تکاثر کہتے ہیں مال و جاہ اور مناقب کی کثرت پر فخر کرنے کو۔ لہ عِلْمَ الْيَقِينِ۔ موصوف کی

اضافت صفت کی طرف ہے اصل میں تھا علمًا یقینًا جس طرح ولدار الاٰخرۃ اور مسجد الجامع اور عام الاول وغیرہ لہ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ۔ خسر اور خسران کے ایک معنی ہیں جس طرح ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(پچھلے صفحہ کا بقیہ) کا علم ہے اسی طرح جزئیات کا بھی علم ہے تمام سلف و خلف کا اس پر اتفاق ہے اور جو اسکا انکار کرے اور یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کو کلیات کا علم ہے جزئیات کا نہیں وہ کافر ہے بس اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ۔

ف۳ (قیامت کے نام) یہ سورت مکی ہے اسکا نام قارعہ ہے۔ یہ قیامت کا ایک نام ہے جیسے حاقہ، طامہ، صاخہ، غاشیہ وغیرہ قیامت کے نام ہیں۔ قیامت کو ٹھوکنے والی اس واسطے فرمایا کہ دلوں کی گھبراہٹ سے اور اللہ کے دشمنوں کو عذاب سے ٹھوکے گی (فتح) آگے فرمایا یعنی اس دن لوگ ذلت و بے قراری اور پکارنے والے کی طرف اٹھتے ہیں ایسے ہونگے جیسے پتنگے آگ کی طرف اڑتے ہیں (جامع) پھر پہاڑوں کی کیفیت بیان کی کہ قیامت کے دن انکی یہ حالت ہوگی یعنی پہاڑ ایسے مل کر چلیں گے اور اڑینگے جیسے دھنی ہوئی روئی کے گالے ہوتے ہیں (جامع البیان) اور فتح البیان میں ہے کہ فراش وہ کیڑا ہے جو چراغ پر گر کر جان دیدیتا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ انسان قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے ایسے بکھرے اور منتشر ہونگے جیسے پروانے، مصائب اسقدر ناقابل برداشت ہونگے کہ بے قراری اور بے تابی پیدا ہو جائیگی ادھر کے ادھر، ادھر کے ادھر مارے مارے پھریں گے حالی سے بے حال ہوں گے اور بے سب میدان حشر میں دوڑے آئیں گے۔ اب وہاں عدل کی ترازو رکھی جائے گی اعمال تولے جائیںگے۔ اب جسکے نیک اعمال بدیوں سے وزنی ہونگے وہ عیش و عشرت اور بہار میں ہے اور جسکی بدکرداریاں، برائیاں سیاہ کاریاں وزنی ہوگئیں وہ بھوکی فی النار علی راسہ دوزخ میں ذلیل و خوار ہوگا۔ اُم سے مراد دماغ ہے یعنی سر کے بل آگ میں گرے گا فتح البیان میں ہے جس کی نیکیاں اور بدیوں برابر ہونگی ترازو کا پلڑا نہ ادھر جھکا نہ ادھر اس کا حساب آسان حساب ہوگا۔

فوائد صفحہ ھذا

ف۱ (میزان اور جہنم کا بیان) یعنی جس کے نیک اعمال وزنی ہونگے وہ اس روز حسب منشا عیش و آرام میں ہوگا۔ عمل دیکھنے میں کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو اگر اس میں اخلاص و سنت نہ ہو تو وہ اللہ کے ہاں کچھ وزن نہیں رکھتا ارشاد باری ہے فَلَا نُقِیْمُ لَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا۔ بس جس کا نیک عمل کا ترازو ہلکا ہوگیا اور شرک کفر بدعت بداعمالیوں کی نجاست والا ترازو اسکو لے بیٹھا تو گیا اپنی ماں ہاویہ میں۔ اور یہ جہنم کے شعلے مارتی ہوئی اور بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔ ترغیب میں ہے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اگر دوزخ کا ایک ڈول دنیا میں ڈال دیا جائے تو دنیا بدبو سے بھر جائے اور اگر اسکا ایک انگارہ مشرق میں ہو تو مغرب میں اسکی جلن پائی جائے یعنی اس کی تیزی اور تپش۔ ایک روایت میں ہے کہ آگ نے اللہ سے شکایت کی کہ ایک حصہ دوسرے حصہ کو کھائے جا رہا ہے تو اللہ نے جہنم کو دو سانس لینے کی اجازت دی ایک سردی میں اور ایک گرمی میں۔ سخت سردی اسکے سرد سانس کی وجہ سے ہے اور سخت گرمی اسکے گرم سانس کی وجہ سے ہے۔ آپ نے فرمایا جب سخت گرمی پڑے ظہر ٹھنڈی کرکے پڑھو اور جو دنیا میں آگ ہے یہ اس جہنم کا سترھواں حصہ ہے۔ یا اللہ تو اپنے فضل و کرم سے آگ جہنم سے بچا۔ آمین

ف۲ (زیارت قبور اور اللہ کی نعمتوں کا بیان) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عذاب قبر کے شک کرنے پر یہ سورت اتری تب یقین ہوا عذاب قبر حق ہے۔ (لباب جلد دوم صفحہ ۱۲۷) اس سورت کے پڑھنے کا ثواب اتنا ہے جتنا کہ ایک ہزار آیت کے پڑھنے کا۔ آپ نے فرمایا میں تم پر سورۃ الھٰکم التکاثر پڑھتا ہوں جو کوئی روئے گا یا جسکو رونا نہ آئے رونے کا سا منہ بنائے اُس کیلئے جنت ہے (بیہقی) یہ موعد فتح سنت میں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کہتا ہے میرا مال میرا مال فرائض کے پابند کیلئے خوف الہٰی، عذاب الہٰی کو یاد کرکے رونے کی فضیلت حالانکہ اس کیلئے اس میں سے صرف اتنا ہے جو کھا لیا فنا کردیا اور جو پہن کر پرانا کرکے پھاڑ دیا اور تیسرا وہ مال اسکا ہے جو اپنی زندگی میں صدقہ خیرات کردیا اور وہاں جمع کرا دیا اور بس۔ باقی مال لوگوں کا ہے خود اسکو چھوڑ جائے گا (مسلم) انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ میت کے ساتھ تین چیزیں مال و اہل و عمل جاتے ہیں لیکن مال و اہل واپس آجاتے ہیں عمل ساتھ رہتے ہیں (بخاری) اس دنیا کی طلب نے نیک کاموں اور آخرت کی طلب سے روک رکھا ہے اچانک موت آگئی اور تم قبروں میں پہنچ گئے حدیث میں ہے فَزُوْرُوْھَا فَاِنَّھَا تُذَکِّرُ الْاٰخِرَةَ قبروں کی زیارت کرو اس سے آخرت یاد آئے گی لیکن آج لوگوں نے بجائے آخرت یاد کرنے کے قبروں کو بھی میلا اور نمائش گاہ بنا لیا ہے وہاں شرک کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ غلاف چڑھاتے ہیں اور تیل بتی کا انتظام کرتے ہیں۔ مجاور بنکر بیٹھتے ہیں مرادیں مانگتے ہیں عرس قوالیاں ہوتی ہیں حالانکہ ان سب کاموں سے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منع فرمایا ہے۔ مشکوٰۃ کے صفحہ ۱۴۰-۱۴۳ میں ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبروں کو چونہ گچ پختہ بنانے اور اس پر کچھ تعمیر کرنے اور مجاور بنکر بیٹھنے اور قبروں پر روشنی یعنی دیا بتی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور صفحہ ۱۴۳ میں ہے جب امام حسن رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو انکی ایک بیوی نے قبر کے پاس خیمہ گاڑ لیا۔ ایک سال بعد اکھاڑ کر واپس ہوئیں تو غیب سے آواز آئی بھلا انکو کچھ حاصل ہوا؟ تو دوسری آواز آئی بلکہ ناامید و مایوس ہوکر واپس ہوئی۔ مقصد یہ کہ اللہ کے سوا کوئی مددگار اور ناصر نہیں۔ قبریں عبادت گاہ نہیں بلکہ عبرت گاہ ہیں۔ ہاں قبرستان میں جاکر مسنون دعا پڑھنا اور اپنی موت کو یاد کرنا بڑا کار ثواب ہے اور مسلمان مُردوں کیلئے دعا، استغفار کرنا ثابت ہے لیکن مشرکین کیلئے نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی ماں مشرکہ کیلئے استغفار سے منع فرما دیا اور ابراہیم علیہ السلام کو ان کے باپ کیلئے استغفار سے منع کردیا۔ یہ بیان مفصل اور اسکے دلائل منظور ہوں تو تفسیر ستاری سورۃ فاتحہ ملاحظہ ہو۔ جامع ترمذی جلد دوم صفحہ ۱۳۲ کی حدیث سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ اللہ نے آپؐ کو والدہ کی قبر کی صرف زیارت کی اجازت دی ہے الفاظ حدیث یہ ہیں کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِیْ زِیَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ فَزُوْرُوْھَا فَاِنَّھَا تُذَکِّرُ الْاٰخِرَةَ یعنی میں نے تمکو زیارت قبور سے (پہلے) منع کردیا تھا سو (اب) مجھکو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کیواسطے اجازت ملی (باقی اگلے صفحہ پر)

★ کفر اور کفران دونوں ایک معنی میں مستعمل ہوتے ہیں۔ خسران کہتے ہیں نقصان اور راس المال کے تباہ ہونے کو۔ ک وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ھُمَزَہ لیا گیا ہے ہمز سے اور ہمز کے لغوی معنے ہیں توڑنے کے۔ یہاں مراد ہے عیب چینی چونکہ ایسا شخص لوگوں کی عزت کو توڑتا اور برباد کرتا ہے اس سے اُسے ہُمَزہ کہتے ہیں اور لُمَزہ لیا گیا ہے لمز سے لمز کہتے ہیں طعن کرنے کو قال تعالیٰ ولا تلمزوا انفسکم۔ ش وَعَدَّدَہٗ۔ عدد کے معنے میں ہے احصٰی کے یعنی گنا شمار کیا۔

www.KitaboSunnat.com

مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ﴿۳﴾ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ ﴿۴﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا

مال اسکا ہمیشہ رہیگا اسکو ۔ ہرگز نہیں یوں البتہ ڈالا جاویگا بیچ حطمہ کے اور کیا جانے تو کیا ہے

کرتا ہے کہ اسکا مال اسے سدا رکھیگا (ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا) وہ ضرور حطمہ میں پھینکا جائیگا۔ اور آپ کو کیا خبر

الْحُطَمَةُ ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴿۶﴾ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْـِٕدَةِ ﴿۷﴾

حطمہ آگ ہے اللہ کی سلگائی ہوئی وہ جو چڑھ آتی ہے اوپر دلوں کے

کہ حطمہ کیا ہے۔ وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی ایک آگ ہے جو دلوں تک پہنچ جائے گی۔

اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۸﴾ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾

تحقیق وہ اوپر انکے دروازے بند کی ہوئی ۔ بیچ ستونوں لمبے ہوؤں کے

وہ انکو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہوگی بڑے بڑے لمبے ستونوں کی شکل میں۔

سُوْرَةُ الْفِیْلِ مَکِّیَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَهِیَ خَمْسُ اٰیٰتٍ
سورہ فیل مکہ میں نازل ہوئی	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے	اسمیں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے
سورۃ الفیل مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے۔	اسمیں پانچ آیتیں ہیں اور ایک رکوع

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ﴿۱﴾ اَلَمْ یَجْعَلْ

کیا نہ دیکھا تونے کیونکر کیا پروردگار تیرے نے ساتھ ہاتھیوں والوں کے کیا نہ کر دیا

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہاتھی والوں کے ساتھ آپ کے رب نے کیا کیا۔ کیا الٹے ان

كَیْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ﴿۲﴾ وَّاَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ﴿۳﴾

مکر انکا بیچ گمراہی کے ۔ اور بھیجے اوپر ان کے پرند جانور جماعت جماعت

کی تدبیر کو باطل نہیں کر دیا ۔ اور انکے اوپر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے ۔

تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿۵﴾

پھینکتے تھے پتھر کنکر سے ۔ پس کر دیا انکو مانند بھس کھائے ہوئے کے۔

جو انکے اوپر پتھر کی کنکریاں پھینکتے تھے۔ سو انکو کھائے ہوئے بھس کی طرح کر دیا۔

سُوْرَةُ الْقُرَیْشٍ مَکِّیَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَهِیَ اَرْبَعُ اٰیٰتٍ
سورہ قریش مکہ میں نازل ہوئی	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے	اسمیں چار آیتیں اور ایک رکوع ہے
سورۃ القریش مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے	اسمیں چار آیتیں ہیں اور ایک رکوع

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ﴿۱﴾ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ﴿۲﴾ فَلْیَعْبُدُوْا

واسطے الفت دلانے قریش کے واسطے الفت دلانے انکے کے آتے جاتے سفر جاڑے کے اور گرمی کے پس چاہئے

چونکہ قریش کے دلوں میں اللہ نے رغبت ڈالدی ۔ اور یہ رغبت جاڑے اور گرمی کے سفر میں ہے ۔ لہذا انکو چاہئے

رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ﴿۳﴾ الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ۬ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾

کہ عبادت کریں پروردگار اس گھر کے کو جسنے کھلایا انکو بھوک سے اور امن دیا انکو ڈر سے ہے

کہ وہ اس گھر کے مالک کی عبادت کریں۔ یعنی اسکی جسنے انکو بھوک میں کھانے کو دیا اور خوف سے امن میں رکھا۔

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَکِّیَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَهِیَ سَبْعُ اٰیٰتٍ
سورہ ماعون مکہ میں نازل ہوئی	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے	اسمیں سات آیتیں اور ایک رکوع ہے
سورۃ الماعون مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے ۔	اسمیں سات آیتیں ہیں اور ایک رکوع

حل لغات

لے اَخْلَدَهٗ ۔ اخلدہ اور خلدہ کے ایک معنی ہیں یعنی اسکا مال اسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا۔

لے لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ ۔ نبذ کے معنی ہیں پھینکدینے اور ڈالدینے کے۔ حطمہ دوزخ کا ایک نام ہے اور یہ اسلئے کہ حطم کے لغوی معنی ہیں کسر کے چونکہ دوزخ بھی ہر اس چیز کو توڑ کر چورا چورا کر دیگی جو اسمیں ڈالی جائیگی اسلئے دوزخ کا نام حطمہ ہوا۔ سے اَلَّتِیْ تَطَّلِعُ ۔ تطلع بمعنی میں ہے تعلو کے۔ جب کوئی پہاڑ پر چڑھتا ہے تو طلع الجبل واطلع علیہ بولا کرتے ہیں۔ سے عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۔ موصدۃ کے معنے ہیں ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لہ پچھلے صفحہ کا بقیہ ہے پس قبروں کی زیارت کیا کرو اس سے آخرت یاد آتی ہے اور جب قبرستان میں جاؤ تو ان الفاظ کے ساتھ دعا و سلام کیا کرو۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ۔ (ابن ماجہ صفحہ ۱۱۲) بس طریقہ مسنون ہے اس طریقہ سے جاکر دعا مسنون پڑھنا ثواب ہے۔ مشکوٰۃ صفحہ ۱۴۳ میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (مسلمان مومن) ہر جمعہ کو اپنے ماں باپ یا ایک (بشرطیکہ مسلمان ہوں) کی قبر کی زیارت کرتا رہے اسکے گناہ بخشے جاتے ہیں اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے۔ ہاں میت کی طرف سے بغیر تعین دن وقت کے کوئی نیک کام کرکے ایصال ثواب کرنا جائز و درست ہے۔ مشکوٰۃ صفحہ ۱۹۸ میں ہے کہ مردہ ایصال ثواب کا منتظر اور محتاج رہتا ہے۔ مزید تفصیل اس مسئلہ کی درکار ہو تو رسالہ وسیلہ و سماع موتی کے نام سے جو حال ہی میں عاجز راقم عبدالقہار نے طبع کرایا ہے ملاحظہ کریں۔ غرض کہ حدیث اور فقہ کی عبارات اسپر شاہد ہیں کہ جب کوئی مر جاتا ہے تو اسکے گھر والے چونکہ رنج و غم میں مبتلا ہوتے ہیں اسلئے اہل محلہ اور عزیز و اقارب کو چاہیے کہ وہ اہل میت کیلئے کھانا تیار کریں۔ لیکن میت کے گھر اجتماع اور اہل میت کا لوگوں کیلئے کھانا تیار کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ كُنَّا نَرَى الْاِجْتِمَاعَ اِلٰى اَهْلِ الْمَيِّتِ وَصَنْعَةَ الطَّعَامِ مِنَ النِّيَاحَةِ (ابن ماجہ صفحہ ۱۱۷) اور منتقی الاخبار میں یہ الفاظ ہیں کہ وَصَنْعَةَ الطَّعَامِ بَعْدَ دَفْنِهٖ مِنَ النِّيَاحَةِ (منتقی الاخبار صفحہ ۳۲) یعنی ہم (صحابہ کرام) میت کے گھر جمع ہونے کو اور میت کے گھر کھانا تیار کرنے کو نوحہ سے تعبیر کرتے تھے۔ میت کو دفن کرنے کے بعد کھانا تیار کرنا نوحہ سے ہے۔ اسی طرح مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میت کے گھر نحر الجزور (جانور ذبح کرکے کھانا تیار کرنا) جاہلیت کے کاموں میں سے ایک کام ہے۔ مذکورہ بالا حضرت جریر کی حدیث عام ہے خواہ میت کے گھر کی کوئی چیز پکا کر جمع ہونے والوں کیلئے کھانا تیار کیا جائے یا رشتہ دار وغیرہ اپنی طرف سے کوئی چیز لاکر (جمع ہونیوالوں کیلئے) کھانا تیار کریں۔ میت کے گھر کھانا تیار کرنا اور وہاں اسکے کھانے کیلئے جمع ہونا ایسے حرام ہے جیسے نوحہ۔ اور نوحہ کرنا جمہور سلف و خلف کے ہاں حرام ہے۔ امام نووی لکھتے ہیں کہ نوحہ کے حرام ہونے پر اجماع ہے (نووی شرح مسلم صفحہ ۳۰۳ جلد اول) اسی طرح میت کے گھر کھانا بھی سمجھا جائے۔ علاوہ ازیں علامہ ملا علی قاری اِصْنَعُوا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ اَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۵۱) کے تحت لکھتے ہیں کہ وَاصْطِنَاعُ اَهْلِ الْبَيْتِ لَهُ لِاَجْلِ اجْتِمَاعِ النَّاسِ عَلَيْهِ بِدْعَةٌ مَكْرُوهَةٌ ... التَّحْرِيمُ لِاَنَّهُ اِعَانَةٌ عَلَى الْمَعْصِيَةِ (صفحہ ۱۵۱ مشکوٰۃ بحوالہ مرقاۃ) عموماتِ نص کی وجہ سے یہ رسم تیجہ نوحہ میں داخل ہے جیسے کہ علامہ قاری حنفی نے بھی اس صورت مسئولہ کی حرمت پر تصریح کی ہے باقی رہا تین دن کے بعد متوفی کے ہاں کھانا تیار کرکے جنازہ کے ساتھ جانے والوں اور رشتہ داروں کو مدعو کرنا یہ بدعت قبیحہ ہے۔ اسی طرح دسویں، بیسویں اور چالیسویں کے بدعت ہونے پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے۔ علامہ ابن امیر الحاج المالکی لکھتے ہیں کہ وَمِنْهَا

اَخْذُهُمْ بَعْضَهُمْ مِنْ فِعْلِ ثَالِثٍ لِلْمَيِّتِ وَعَمَلِهِمُ الْاَطْعِمَةَ فِيهِ حَتّٰى صَارَ عِنْدَهُمْ كَانَّهُ اَمْرٌ مَعْمُولٌ بِهٖ (مدخل صفحہ ۲۷۵ جلد سوم) یعنی بعض لوگوں نے یہ بدعت نکال رکھی ہے کہ میت کے تیجہ پر طعام وغیرہ کا انتظام کرتے ہیں اور یہ ان کے نزدیک معمول کا کام بن گیا ہے۔ اور امام ابن حجر مکی شافعی سے پوچھا گیا کہ میت کے تیسرے دن فقراء کیلئے جو کھانا تیار کیا جاتا ہے اسی طرح ساتویں دن بھی اسکا کیا حکم ہے؟ جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ جَمِيعُ مَا يُفْعَلُ مِمَّا ذُكِرَ فِي السُّؤَالِ مِنَ الْبِدَعِ الْمَذْمُومَةِ (فتاویٰ کبریٰ صفحہ ۷ جلد دوم) یعنی سوال میں جتنی چیزیں ذکر ہوئی ہیں وہ سب کی سب بدعت مذمومہ سے ہیں۔ اسی طرح حافظ الدین محمد بن شہاب کردری الحنفی لکھتے ہیں کہ وَيُكْرَهُ اتِّخَاذُ الطَّعَامِ فِي الْيَوْمِ الْاَوَّلِ وَالثَّالِثِ وَبَعْدَ الْاُسْبُوعِ وَالْاَعْيَادِ (فتاویٰ بزازیہ صفحہ ۸۱ جلد چہارم مصری) یعنی پہلے دوسرے اور تیسرے دن کھانا تیار کرنا بھی مکروہ ہے اور اسی طرح ہفتہ کے بعد اور عیدین کے موقعہ پر بھی گویا کہ علامہ کردری نے عیدین کی رسم جو سوال میں مذکور ہے اسکے بدعت ہونے پر تصریح کر دی ہے کہ اگر زمانہ کے گزرنے سے بدعات کی ہیئت بھی بدلتی جائے لیکن اصل تو موجود ہے۔ نیز امام نووی شافعی فرماتے ہیں کہ تَقْسِيمُ الْوَرْدِ وَالْعُودِ وَالطَّعَامِ فِي الْاَيَّامِ الْمَخْصُوصَةِ كَالثَّالِثِ وَالْخَامِسِ وَالسَّابِعِ وَالْعَاشِرِ وَالْعِشْرِينَ وَالْاَرْبَعِينَ وَالشَّهْرِ السَّادِسِ وَالسَّنَةِ بِدْعَةٌ مَمْنُوعَةٌ (شرح منہاج السنۃ انوار ساطعہ صفحہ ۱۰۵) یعنی گلاب اور اگربتیاں تقسیم کرنا اور مخصوص دنوں کے اندر روٹی کھلانا مثلاً تیجہ پانچواں، نواں، دسواں، بیسواں اور چالیسواں اور چھٹا مہینہ اور سال کے بعد یہ سب کے سب بدعات ممنوعہ ہیں۔ فقہاء کے اقوال نقل کرنا تو کوئی ضروری نہ تھا لیکن صرف تکمیل فائدہ کیلئے نقل کر دیئے ہیں ورنہ ہمارے پاس اصل اصول موجود ہے اپنی طرف سے دنوں اور چیزوں اور طریقوں کا دین میں ایجاد کرنا محدث فی الدین ہے اور وہ مردود ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو چیز جہاں رکھی ہو اسکو وہیں رکھا جائے بایں صورت کہ مطلق کو مقید نہ کیا جائے۔ اسکے برعکس مقید کو مطلق نہ کیا جائے نہ عام کو خاص نہ کیا جائے اور خاص کو عام نہ کیا جائے اور غیر مکیف کو کیفیت نہ دی جائے۔ اسی طرح غیر متعین بالوقت چیز کو کسی وقت کے ساتھ خاص نہ کیا جائے کیونکہ یہ تشریع جدید اور تبدیلی دین ہے جسکا نام بالفاظ دیگر بدعت ہے اور بدعت سے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باواز بلند منع فرمایا ہے کہ مَنْ اَحْدَثَ فِي اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ (بخاری صفحہ ۳۷۱ جلد اول، مسلم صفحہ ۷۷ جلد دوم، ابوداؤد صفحہ ۲۷۹ جلد دوم، ابن ماجہ صفحہ ۳ جلد اول) مطلب یہ ہے کہ سوال میں مذکور تمام رسوم بالکل بدعت قبیحہ ہیں ان سے پرہیز واجب اور ضروری ہے۔ مقصد یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں مال و اولاد و دنیا کی حرص جو آخرت سے غافل کرے سے روکا اور منع کیا ہے اور موت قبر حشر آخرت کو یاد رکھنے کی رغبت (باقی اگلے صفحہ پر)

★ مطبقہ یعنی اس کے دروازے بند ہونگے۔ جب دروازہ بند کر دیا جاتا ہے تو اوصد الباب و اصدہ بولا کرتے ہیں۔ ‏؎ فِي عَمَدٍ مُمَدَّدَةٍ۔ عمد جمع ہے عمود کی اور عمود کہتے ہیں ستون کو۔ لہ لِاِيلَافِ قُرَيْشٍ اِيلَافِهِمْ۔ لام متعلق ہے فلیعبدوا کے اور ایلاف کے معنی ہیں الفت دلانا۔ الف اور الاف اور ایلاف تینوں کے ایک معنی ہیں بولا کرتے ہیں الفت الشیء والفتہ الفا و الافا و ایلافا۔ دوسرا ایلاف پہلے سے بدل واقع ہوا ہے۔ ‏؎ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ۔ رحلۃ اسم ہے ارتحال کا اور ارتحال کہتے ہیں کوچ کرنے کو۔ یہ مفعول ہے ایلاف کا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَرَءَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ① فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ
کیا دیکھا تو نے اس شخص کو کہ جھٹلاتا ہے دن جزا کو پس یہ وہ شخص ہے جو دھکے دیتا ہے
کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جو جزا کے دن کو جھٹلاتا ہے۔ یہ شخص ایسا ہی ہے جو یتیم کو دھکے

الْيَتِيمَ ② وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ③ فَوَيْلٌ
یتیم کو اور نہیں رغبت دلاتا اوپر کھانا دینے فقیر کے۔ پس واے ہے
دیتا ہے۔ اور محتاج کو کھانا کھلانے کی رغبت نہیں دلاتا۔ پھر خرابی ہے

لِلْمُصَلِّينَ ④ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ⑤
واسطے ان نماز پڑھنے والوں کے کہ وہ جو نماز اپنی سے بے خبر ہیں۔
ان نماز گزاروں کے لئے جو اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں۔

الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ⑥ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ⑦ ع
وہ جو دکھلاتے ہیں لوگوں کو اور منع کرتے ہیں برتنے کی چیز کو۔ [1]
(یعنی) وہ لوگ جو ریاکاری کرتے ہیں۔ اور برتنے کی چیز بھی مانگے نہیں دیتے۔

وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ
اس میں تین آیات اور ایک رکوع ہے	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے	سورہ کوثر مکہ میں نازل ہوئی
اس میں تین آیتیں اور ایک رکوع	شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے	سورۃ الکوثر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ① فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ② إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ③ ع
تحقیق دی ہم نے تجھ کو کوثر [2] پس نماز پڑھ واسطے پروردگار اپنے کے اور قربانی کر تحقیق دشمن تیرا وہی ہے بے نسل
بالتحقیق ہم نے آپ کو بڑی خیر و برکت دی۔ سو آپ اس کے شکر میں اپنے رب کی نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے بالیقین آپ کا دشمن ہی بے نام و نشان ہے

وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ
اس میں چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے	سورہ کافرون مکہ میں نازل ہوئی
اس میں چھ آیتیں ہیں اور ایک رکوع	شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے	سورۃ الکافرون مکہ معظمہ میں نازل ہوئی

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ① لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ② وَلَا
کہہ اے کافرو! نہیں عبادت کرتا میں اس چیز کو کہ عبادت کرتے ہو تم۔ اور نہیں
کہہ دیجئے اے کافرو! جن کی تم عبادت کرتے ہو میں انکی عبادت نہیں کرتا۔ اور نہ ہی

أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ③ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ ④ وَ
تم عبادت کرنے والے اس چیز کی کہ عبادت کرتا ہوں میں اور نہیں میں عبادت کرنے والا اس چیز کو کہ عبادت کرتے ہو تم
تم اسکی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور نہ میں کبھی انکی عبادت کرونگا جنکی تم عبادت کرتے ہو

لَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ⑤ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ⑥ ع
اور نہیں تم عبادت کرنے والے جو چیز کہ عبادت کرتا ہوں میں واسطے تمہارے دین تمہارا اور واسطے میرے دین میرا ہے
اور نہ تم ہی اسکی عبادت کرنے والے ہو جسکی میں عبادت کرتا ہوں تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین

وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ
اس میں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے	سورہ نصر مدینہ میں نازل ہوئی
اس میں تین آیتیں ہیں اور ایک رکوع	شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے	سورۃ النصر مدینہ میں نازل ہوئی

ع ۳۲ ع ۳۳ ع ۳۴

منزل ۷

حل لغات

[1] وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ - ماعون بوزن فاعول مشتق ہے معن سے اور معن کہتے ہیں تھوڑی چیز کو بولا کرتے ہیں مال معنہ وا معنہ ای کثیرہ وقلیلہ پھر اس چیز کو ماعون کہنے لگے جس کے مستعار لینے اور مانگنے کا عرف میں مضائقہ نہیں سمجھا جاتا جیسے توا کڑھائی چھلنی بسولا ڈول وغیرہ۔ [2] إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ کوثر بوزن فوعل معنی میں ہے مفرط فی الکثرت کے لیا گیا ہے کثرۃ سے۔ کثیر العطاء شخص کو کوثر کہتے ہیں۔ ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(پچھلے صفحہ کا بقیہ) دوڑی ہے بار بار آگاہ کیا فرمایا یعنی تمہارا خیال ہرگز صحیح نہیں۔ اگر تم یقینی طور پر دلائل صحیحہ سے اس بات کو جان لیتے کہ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کے سب سامان ہیچ ہیں تو ہرگز اس غفلت میں پڑے نہ رہتے اور اس غفلت و انکار کا نتیجہ دوزخ ہے وہ تم کو دیکھنا پڑے گا۔ اول تو اسکا اثر مرتے ہی قبر میں نظر آجائے گا پھر آخرت میں پوری طرح دیکھ کر عین الیقین حاصل ہو جائیگا۔ اس وقت کہیں گے اب بتاؤ دنیا کے عیش و آرام کی حقیقت تھی یا اس وقت سوال کیا جائیگا کہ نعمتیں جو دنیا میں عطا کی گئی تھیں ان کو تم نے کیا دیا اور منعم حقیقی کو کہاں تک خوش رکھنے کی سعی کی یعنی تم سے پوچھا جائیگا کہ دنیا میں جو تم کو اللہ تعالیٰ نے نعمتیں دی تھیں اُسکے بدلہ میں کیا شکر ادا کیا؟ مسلم وغیرہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مل کر تازہ کھجوریں کھائیں اور ٹھنڈا پانی پیا پھر فرمایا یہ ان نعمتوں میں سے ہیں جن کے متعلق تم سے پوچھا جائے گا صحت و عافیت، ورکھانے پینے، جماع اور تمام لذتوں کی باز پرس ہوگی کہ انکا کیا شکر ادا کیا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا جسم کی صحت، کان آنکھ یہ سب اللہ کی نعمت ہے اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ اسکو کس کام میں استعمال کیا تھا۔ آیا میری رضامندی کے کاموں میں یا ناراضی کے فرمایا إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا۔ ایک روایت میں ہے پیٹ بھر کر کھانا ٹھنڈا پانی پینا سایہ دار جگہ میں رہنا، ہاتھ پاؤں کا درست رہنا، میٹھی نیند سونا۔ یہ سب وہ نعمتیں ہیں جن کی آخرت میں پرسش ہوگی۔ میرے بھائیو اور بہنو! اللہ و رسول کی اطاعت میں مصروف رہو تاکہ آخرت کا حساب آسان ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا شاکر بنائے۔ آمین۔

ف۳ یہ سورت والعصر ہے امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں لَوْ تَدَبَّرَ النَّاسُ هٰذِهِ السُّوْرَةَ لَوَسِعَتْهُمْ یعنی اگر انسان اس سورت کو غور و تدبر سے پڑھیں اور سمجھیں تو یہی ایک سورت کافی وافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عصر کی قسم کھائی ہے۔ عصر سے مراد زمانہ بھی ہے اور نماز عصر بھی یہ قسم کھا کر فرمایا کہ انسان خسارے میں ہے صرف چار صفتوں والے ٹوٹے میں نہیں ہیں۔ ایمان لانے والے۔ نیک عمل کرنے والے۔ آپس میں دین حق کی تلقین کرنے والے۔ صبر کی نصیحت کرنے والے دیا معین پہلے نمبر سے اعتقاد کی درستگی ہے۔ دوسرے سے فرائض کو عملاً بجا لانا یعنی نماز پڑھنی روزہ رکھنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا مطابق شرع کے۔ تیسرے سے یہ ہے کہ برائیوں سے خود بھی بچنا اوروں کو بھی بچانے کی کوشش کرنا۔ چوتھے سے یہ کہ اس تبلیغ پر صبر کرنا نفس چاہتا ہے کہ رات کو نرم ہو کر سو رہے مگر یہ نہیں مانتا اللہ کی بندگی میں مصروف ہو جاتا ہے سردی گرمی کو برداشت کرتا ہے اسی طرح جملہ اخلاق میں نفسانی خواہش روکنے میں ثابت قدمی صبر ہے۔

ف۴ اس میں عیب جوئی غیبت کرنے اور آنکھ و ہاتھ سے مسلمانوں کو اشاروں کے ذریعہ طعنہ زنی کرنے کی مذمت بیان ہو رہی ہے۔ اپنی تو خبر نہیں لیتا دوسروں کو حقیر سمجھ کر طعنے دیتا ہے اور انکے عیب جتاتا رہتا ہے۔ مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيْ أَخِيْ مَا أَقُوْلُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ إِذَا قُلْتَ لِأَخِيْكَ مَا فِيْهِ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِذَا قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ یعنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ذکر کرنا اپنے بھائی مسلمان کا ایسی باتوں کے ساتھ جو اسکو بُری معلوم ہوں (غیبت ہے) پوچھا گیا اگر میرے بھائی کے اندر وہ بُرائی موجود ہو جسکا میں نے ذکر کیا ہے تب بھی اسکو غیبت کہا جائیگا۔ آپ نے فرمایا اگر اس کے اندر وہ بُرائی موجود ہو جسکا تو نے ذکر کیا ہے تو تو نے اسکی غیبت کی۔ اگر وہ بُرائی اس میں موجود نہ ہو تو پھر تو نے اسپر بہتان لگایا۔ یہ ہیں غیبت کے معنی اور تعریف۔ (غیبت، چغل خوری، تجسس وغیرہ کی بُرائی کا بیان صفحہ ۲۷ میں بھی لکھا گیا ہے) اور یہ صرف تکبر خودی مال کا غرور اس سے کراتا ہے۔ ترغیب صفحہ ۵۱۰ میں ہے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اَلْهَمَّازُوْنَ وَاللَّمَّازُوْنَ وَالْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ الْبَاغُوْنَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ يَحْشُرُهُمُ اللّٰهُ فِيْ وُجُوْهِ الْكِلَابِ یعنی عیب جوئی اور چغل خوری کرنے والے الزام لگانے والے بے گناہوں کو ان کا حشر اللہ تعالیٰ کتے کی شکل میں کرے گا۔ اور دوسری روایت ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شب معراج میں کچھ مردوں عورتوں کو دیکھا کہ وہ چھاتیاں بندھے ہوئے لٹکے ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام سے آپ نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو فرمایا یہ ہمّاز لمّاز ہیں یعنی عیب جوئی چغلخوری کرنے والے جن کا ذکر اس سورت میں ہے۔ (ترغیب صفحہ ۴۱۲) اور یہ سورت تین شخص عاص بن وائل اور ولید بن مغیرہ اور اخنس بن شریق وغیرہ کے حق میں نازل ہوئی کہ یہ ایمان والوں کی بدگوئی کیا کرتے تھے۔ لیکن حکم اسکا عام ہے آج بھی جو ایسا کرے وہ اسی کا مستحق ہے۔ یاد رکھو طعن عیب کسی مسلم کی دل آزاری اور بے عزتی کرنا، چغلخوری ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے لڑا دینا ایک دوسرے میں رنج پیدا کرنا، حق والوں پر آوازے کسنا قہقہے اُڑانا یہ سب عیب اسی میں داخل ہیں۔ اصل بات یہ ہے جو لوگ مال کی محبت میں پیسہ گن گن کر رکھتے ہیں بخل ان کے حصہ میں آچکا ہے وہی اکثر غریب پر غراتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کیا یہ سمجھ رکھا ہے کہ یہ مال ان کے پاس ہمیشہ رہے گا۔ ہرگز نہیں ان کا ٹھکانا تو جہنم ہے اور اس جہنم میں بڑے بڑے ستون ہیں جن میں یہ جکڑے جائیں گے۔ جہنم کا بیان گذشتہ صفحات میں بھی ہو چکا ہے۔

(فوائد صفحہ ۸۴۳) **ف۱** (ابرھہ بادشاہ کی ہلاکت اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت) اللہ تعالیٰ (باقی اگلے صفحہ)

★ غبار جب بلند ہوتا اور برکثرت ہوتا ہے تو کثر کو ثر بولا کرتے ہیں۔ **ف۲** إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ شانی معنی میں ہے مبغوض کے کیونکہ شنآن بغض کو کہتے ہیں۔ ابتر کہتے ہیں دُم بریدہ کو۔ جس گدھے کی دُم نہ ہو اُسے الحمار الابتر کہتے ہیں اور جس شخص کی آگے کو نسل نہ چلے اسے بھی ابتر کہا کرتے ہیں۔ یہاں یہی معنی مراد ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ ﴿١﴾ وَرَأَيْتَ ٱلنَّاسَ يَدْخُلُونَ فِى دِينِ

جب آوے مدد خدا کی اور فتح ہو مکہ — اور دیکھے تو لوگوں کو داخل ہوتے اس بیچ دین

جب خدا کی مدد آ پہنچی اور (مکہ) فتح (ہو گیا) — اور آپ نے لوگوں کو گروہ در گروہ اللہ کے دین میں داخل

ٱللَّهِ أَفْوَاجًا ﴿٢﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَٱسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ تَوَّابًۢا ﴿٣﴾

اللہ کے فوج فوج — پس پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگ اس سے تحقیق وہ ہے رجوع آنیوالا۔ ف

ہوتے دیکھ لیا۔ — تو اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیجیے اور اس سے بخشش طلب کیجیے بیشک وہ بہت معاف کرنے والا ہے۔

سُورَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ○	وَهِيَ خَمْسُ آيَاتٍ
سورۂ لہب مکہ میں نازل ہوئی	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے۔	اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے
سورۂ اللہب مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے۔	اس میں پانچ آیتیں ہیں اور ایک رکوع

تَبَّتْ يَدَآ أَبِى لَهَبٍ وَتَبَّ ﴿١﴾ مَآ أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُۥ وَمَا كَسَبَ ﴿٢﴾ سَيَصْلَىٰ

ہلاک ہو جیو ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہووہ — نہ کفایت کیا اسکو مال اسکے نے اور جو کچھ کمایا تھا — شتاب داخل ہو

ابی لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ خود بھی غارت ہو گیا۔ نہ اسکا مال اسکے کام آیا اور نہ اس کی کمائی۔ وہ عنقریب بھڑکتی

نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ﴿٣﴾ وَٱمْرَأَتُهُۥ حَمَّالَةَ ٱلْحَطَبِ ﴿٤﴾ فِى جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍۭ ﴿٥﴾

آگ شعلہ والی میں — اور جورو اسکی اٹھانیوالی لکڑیوں کی — بیچ گردن اسکی کے رسی ہے بٹی ہوئی کھجور کی سے

شعلہ زن آگ میں داخل ہوگا۔ اور اسکے ساتھ اسکی عورت بھی جو ایندھن اٹھائے پھرتی ہے۔ اسکی گردن میں کھجور کی رسی ہوگی۔

سُورَةُ الْإِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ○	وَهِيَ أَرْبَعُ آيَاتٍ
سورۂ اخلاص مکہ میں نازل ہوئی	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے	اس میں چار آیتیں اور ایک رکوع ہے
سورۂ اخلاص مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے	اس میں چار آیتیں ہیں اور ایک رکوع

قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ﴿١﴾ ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ﴿٣﴾

کہہ اے محمد وہ اللہ ایک ہے — اللہ بے احتیاج ہے — نہیں جنا اس نے — اور نہ جنا گیا

کہہ دیجیے کہ اللہ ایک ہے — اللہ بے نیاز ہے — نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔

وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ﴿٤﴾

اور نہیں ہے واسطے اسکے برابری کرنیوالا کوئی ایک

اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔

سُورَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ○	وَهِيَ خَمْسُ آيَاتٍ
سورۂ فلق مکہ میں نازل ہوئی	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے	اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے
سورۂ الفلق مکہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا مہربان ہے	اس میں پانچ آیتیں ہیں اور ایک رکوع

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ ﴿١﴾ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿٢﴾ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا

کہہ پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ پروردگار صبح کے سے برائی اس چیز کی کہ پیدا کیا ہے — اور برائی اندھیرا کرنیوالی کی جب

کہہ دیجیے میں پروردگار صبح کی پناہ مانگتا ہوں۔ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔ اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر

وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِن شَرِّ ٱلنَّفَّٰثَٰتِ فِى ٱلْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾

جس وقت کہ چھپ جاوے — اور برائی پھونکنے والیوں کی سے بیچ گرہوں کے — اور برائی حسد کرنیوالے کی جب حسد کرے وے

سے جب وہ چھا جائے۔ اور جادو کرنیوالی عورتوں کے شر سے جو گنڈوں میں پھونکیں مارتی ہیں — اور حسد کرنیوالے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے

حل لغات

لہ تَبَّتْ يَدَآ أَبِى لَهَبٍ — تبت لیا گیا ہے تباب سے اور تباب کہتے ہیں ہلاکت کو بولا کرتے ہیں شابۃ ام تابۃ ای ہالکۃ من الہرم اور یہی معنی ہیں دعا کید [illegible] فرعون الا فی تباب اور یدا دونوں ہاتھوں سے مراد ہے سارا جسم جس طرح ذلک بما قدمت یداک ہیں۔ لہ حَمَّالَةَ ٱلْحَطَبِ۔ حمالۃ منصوب ہے بنا بر شتم کے اور حطب سے مراد ہے حزمۃ الحطب یعنی لکڑیوں کا گٹھا۔ لہ فِى جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ۔ جید کہتے ہیں گردن کو۔ حبل رسی۔ مسد کہتے ہیں بٹنے کو بولا کرتے ہیں مسد الحبل یمسدہ مسدا اذا اجاد فتلہ۔ لہ احد ★

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(صفحہ ۸۶۴ کا بقیہ) نے اس سورت میں قریش مکہ کو اپنا احسان جتایا ہے کہ ابرہہ بادشاہ نے جب خانہ کعبہ کو گرانا چاہا اور ہاتھیوں پر سوار آئے تو اللہ نے اپنے گھر کی خود حفاظت کی یہ لوگ نصرانی کہلاتے تھے۔ جب اس نے یمن کے کسی شہر میں بہت بڑی عمارت تیار کر کے چاہا کہ لوگ بجائے کعبہ جانے کے یہاں آیا کریں۔ اس غرض سے ابرہہ نے جھنجھلا کر کعبہ پر فوج کشی کر دی ایک بڑا لشکر مع ہاتھیوں کے لے آیا۔ یہ چاہتا تھا کہ کعبۃ اللہ کو گرا دے منہدم کر دے عرب مغلوب اور مجبور تھے لیکن سردار قریش نے کہا لوگو! تم اپنا بچاؤ کرو، کعبہ جس کا گھر ہے وہ خود اسکو بچانے گا۔ ابرہہ جب وادی محسر جو مکہ کے قریب جگہ ہے پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے چھوٹے چھوٹے جانور جن کا نام ابابیل ہے کو بھیجا کنکریاں ہر ایک کی چونچ اور پنجوں میں تھیں۔ ہر پرندہ تین تین کنکر لیکر دو پنجوں میں ایک چونچ میں لیکر آیا۔ یہ لاکھوں کی تعداد میں تھے۔ یہ عجیب و غریب اللہ کی چھوٹی مخلوق پرندوں کے غول کے غول کنکریاں لشکر پر برسانے لگے اللہ کی قدرت وہ کنکریاں پتھریاں بندوق کی گولی سے زیادہ کام کرتی تھیں جس کے لگتی تھی بس آرپار ہو کر ہلاک ہی کر دیتی تھیں۔ اسی سال ہمارے نبی اکرم محمد مصطفیٰ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔

ف۲ (قریش کی فضیلت) ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قریش کو سات فضیلتیں دیں جو ان سے پہلے کسی کو دیں اور نہ ان کے بعد کسی کو ملیں نبوت خلافت، حجابت، سقایت، نصرت ہاتھی والوں پر اور عبادت دس سال جب کہ اللہ کی عبادت ان کے سوا کسی نے نہ کی تھی اور ایک یہ سورت قریش جو خاص انہی کے حق میں نازل ہوئی (ابن کثیر وغیرہ) مکہ کی حالت بیان ہو رہی ہے کہ مکہ میں اناج غلہ وغیرہ کی پیداوار نہ تھی اس وجہ سے قریش مکہ سال میں دو دفعہ تجارت کی غرض سے سفر کرتے۔ جاڑوں میں تو یمن کی طرف نکل جاتے کہ وہ گرم ملک ہے اور گرمیوں میں ملک شام کی طرف جو بڑا سرسبز و شاداب ملک ہے۔ عام طور سے لوگ اہل مکہ کو اہل حرم اور خادم بیت اللہ ہونے کی وجہ سے نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھتے ان کی خدمت کرتے انکی جان و مال سے کچھ غرض نہ رکھتے اس طرح انکو حسب منشاء نفع ہوتا اور امن چین سے گھر بیٹھ کر کھاتے پیتے رہتے۔ ہاں حرم کے چاروں طرف لوٹ مار چوری ڈکیتی کا بازار گرم رہتا لیکن اللہ کے فضل اور کعبہ کے ادب سے کوئی قریش مکہ پر ہاتھ نہ ڈالتا، چوری وغیرہ سے وہ محفوظ رہتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں اسی انعام اور احسان کو یاد دلایا ہے۔ اس گھر کی وجہ سے تم کو ہر طرح امن اور روزی ملی۔ ہاتھی والوں کی زد سے محفوظ رکھا۔ پھر بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس گھر والے یعنی اللہ واحد کی بندگی کیوں نہیں کرتے اس کے ساتھ غیروں کو اپنے بزرگوں پیروں ولیوں یعنی لات و عزیٰ وغیرہ کو کیوں شریک کرتے ہو اور اس کے سچے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا رہبر کیوں نہیں تسلیم کرتے ان کو کیوں ستاتے ہو۔ یہ تمہاری انتہائی نمک حرامی ناشکری ناقدری احسان فراموشی ہے کیا ایسی کھلی حقیقت کا سمجھنا بھی مشکل ہے؟ بیت اللہ یعنی مسجد حرام کی عزت و حرمت میں سے ایک یہ بھی ہے اس میں ہر وقت نماز و طواف جائز و درست ہے۔ بیت اللہ کے لئے کوئی وقت ممنوع و مکروہ نہیں ہر وقت نماز پڑھی جائے جیسا کہ درج ذیل احادیث سے مسئلہ ہذا بغیر کسی تاویل کے ثابت ہے۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ وَقَدْ صَعِدَ عَلٰی دَرَجَۃِ الْکَعْبَۃِ مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ وَمَنْ لَّمْ یَعْرِفْنِیْ فَاَنَا جُنْدُبٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ اِلَّا بِمَکَّۃَ اِلَّا بِمَکَّۃَ اِلَّا بِمَکَّۃَ رواہ احمد صفحہ ۱۶۵ جلد پنجم۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کعبۃ اللہ کی سیڑھیوں پر چڑھ کر اعلان کیا کہ مجھ کو جو پہچانتا ہے وہ پہچانتا ہی ہے اور جو مجھ کو نہیں پہچانتا تو وہ سمجھ لے میں جندب ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے نماز فجر کے بعد طلوع شمس سے قبل کوئی نماز جائز نہیں اسی طرح نماز عصر کے بعد غروب شمس سے قبل کوئی نماز درست نہیں مگر مکہ میں جائز ہے تین بار اعلان کیا۔ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِھٰذَا الْبَیْتِ وَصَلّٰی اَیَّۃَ سَاعَۃٍ شَآءَ مِنْ لَّیْلٍ اَوْ نَھَارٍ رواہ الترمذی وقال حدیث جبیر حدیث حسن صحیح کتاب الحج باب ما جاء فی الصلوۃ بعد العصر و بعد الصبح لمن یطوف مصری صفحہ ۲۱۱ جلد سوم حدیث ۸۶۸۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ مشکوۃ صفحہ ۳۱ ۲ جلد اول کتاب الصلوۃ باب اوقات النہی فصل نمبر ۲۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا اے بنی عبد مناف (بیت اللہ کے منتظم تھے) منع کرنا کسی کو بھی بیت اللہ میں طواف کرنے سے اور نماز پڑھنے سے کسی بھی وقت میں چاہے رات ہو خواہ دن ہو۔

★ الصَّمَدُ۔ صمد، سردار جس کی طرف حاجتوں اور ضرورتوں کے موقع پر قصد کیا جائے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کسی نے صمد کے معنے دریافت کئے تو آپ نے فرمایا ہو السید الذی یصمد الیہ فی الحوائج صمد بوزن فعل معنی میں ہے مفعول کے لیا گیا ہے صمد الیہ اذا قصدہ۔ شہ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا۔ کفو اور کف اور کفاء تینوں کے معنی ہیں مثل ہو عدیل کے اور اسی سے ہے مکافاۃ فی الجزاء۔ ئہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ فلق کہتے ہیں صبح کو۔ اس کے لغوی معنے ہیں جدا ہونے کے چونکہ صبح بھی رات سے جدا ہوتی ہے اس سے اسے فلق کہتے ہیں۔ ئہ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ۔ غاسق سے مراد ہے رات۔ لیا گیا ہے غسق سے اور غسق کہتے ہیں ٹھنڈک کو۔ رات بھی بہ نسبت دن کے ٹھنڈی ہوتی ہے اس سے رات کو غاسق کہتے ہیں۔ وقب ماخوذ ہے وقب سے اور وقوب کے معنے ہیں داخل ہونے کے بولا کرتے ہیں وقب یقب وقوبا اذا دخل۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ
سورۃ ناس مکہ میں نازل ہوئی ہے	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے	اسمیں چھ آیتیں ہیں
سورۃ الناس مکہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے	اسمیں چھ آیتیں ہیں۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳

کہہ پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ پروردگار لوگوں کے بادشاہ لوگوں کے معبود لوگوں کے وہ

کہو کہ میں لوگوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں (یعنی) لوگوں کا بادشاہ ہے۔ (اور) لوگوں کا معبود ہے۔

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ

برائی وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کی سے وہ جو وسوسہ ڈالتا ہے بیچ

وسواس ڈالنے والے شیطان کے شر سے جو آنکھوں سے اوجھل ہے۔ پھر اس سے جو لوگوں کے دلوں میں

صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶ ع ۱ ۲۹

سینے لوگوں کے جنوں میں سے اور آدمیوں میں سے۔ وہ

وسوسہ ڈالتا ہے۔ (خواہ وہ جنوں میں سے ہو) خواہ آدمیوں میں سے۔

تَمَّ بِالْخَيْرِ

ختم قرآن مجید کی منقول دعاء

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ اِخْبَاتَ الْمُخْبِتِيْنَ وَاِخْلَاصَ

اے اللہ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے گڑگڑانا گڑگڑانے والوں کا اور اخلاص

الْمُوْقِنِيْنَ وَمُرَافَقَةَ الْاَبْرَارِ وَاسْتِحْقَاقَ حَقَائِقِ الْاِيْمَانِ

اہل یقین کا اور ہمراہی نیک لوگوں کی اور مستحق ہونا حقیقت ایمان کا

وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّرَجَوْتُ

اور نفع ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے اور امیدوار ہوں

رَحْمَتَكَ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ (تفسیر درمنثور)

تیری رحمت کا اور کامیابی ساتھ جنت کے اور نجات دوزخ سے

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(فوائد صفحہ ۸۴۴)

ف۱ (نمازیوں کیلئے ویل ہے) اس سورت کے نام دین، ماعون، یتیم بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں قیامت کو جھٹلانے والوں اور یتیم کو دھتکارنے والوں، محتاج و مساکین کو دینے کی رغبت دلانے والوں اور نماز کو ہمیشہ آخر وقت پڑھنے یا ریاکاری کیلئے پڑھنے یا ارکان نماز کو پورا ادا کرنے یا خشوع و خضوع نہ کرنے یا غفلت کرنے والوں اور ریاکاروں، اور برتنے کی چیز نہ دینے والوں کی سخت مذمت اور برائی بیان کی ہے۔ والدی ماجدی مولانا ابو محمد عبدالوہاب صاحب رحمہ اللہ ونور مرقدہ نے اپنی تصنیف لطیف حل آیۃ النبی میں لکھا ہے ویل ایک جنگل گڑھے کا نام ہے جو جہنم میں ہے۔ پھر اسی کتاب کے حاشیہ میں میرے محترم بھائی مولانا ابو محمد عبدالستار صاحب رحمہ اللہ ونور مرقدہ نے لکھا ہے یعنی ویل جہنم کے ایک گڑھے کا نام ہے اور جب الحزن کا لفظ ابن ماجہ میں ہے اس کی آگ سے دوزخ کی آگ روزانہ سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ مقصد یہ ویل ان نمازیوں کیلئے ہے جو نماز سے غافل و بے خبر ہیں۔ نماز کا مفصل بیان ہدایۃ النبی جس کا جدید نام مکمل نماز کو منگا کر پڑھیں صاحب موضح لکھتے ہیں یعنی قضا کرتے ہیں یا تنگ وقت پڑھتے ہیں جان کر۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو وقت کو تاخیر کرکے نماز پڑھتے ہیں (اکلیل) یتیم کا بیان صفحہ ۸۴۴ کے حاشیہ میں لکھ دیا ہے۔ اور جو لوگ ریاکاری کرتے ہیں دکھاوے اور شہرت اور ناموری کے لئے کوئی عمل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا بھی وہ عمل قبول نہیں کرتا۔ مشکوٰۃ صفحہ ۳۸ میں ہے آپ نے فرمایا پناہ مانگو جب الحزن سے۔ پوچھا گیا جب الحزن کیا ہے۔ آپ نے فرمایا دوزخ میں ایک میدان کا نام ہے اور ایسے سخت عذاب والا ہے کہ دوزخ اس سے ہر روز چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ عرض کیا گیا اس میں کون لوگ جائیں گے۔ آپ نے فرمایا القُرّاءُ الْمُرَاءُونَ بِأَعْمَالِهِمْ ریاکار قاریوں کے لئے ہے اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا آمین (ترمذی) اس آیت میں برتنے کی چیزوں کا بیان ہے جیسے پتیلی ڈول کلہاڑی قینچی چھری سوئی نمک آگ وغیرہ مانگنے پر ضرور دینی چاہئے۔ ان میں بخل کرنا بہت بڑی بخیلی ہے ترغیب صفحہ ۵۲۰ میں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنہیں بھی اگر فضول باتوں کی بحث کی ہوگی برتنے کی چیزوں کے مانگنے سے بھی بخیلی کی ہوگی تو باوجود شہید ہونے کے ثواب اور مرتبہ سے محروم رکھا جائے گا۔ مشکوٰۃ میں ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا کیا چیزیں ہیں جن کا منع کرنا روکنا اچھا نہیں؟ آپ نے فرمایا پانی، نمک، آگ، جس نے آگ مانگی ہوئی دی گویا اس نے اس قدر کھانا دے دیا جتنا اس آگ سے پکا اور اسی طرح نمک دینے کا ثواب ہے اور جس نے کسی مسلمان کو ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی موجود ہے تو اسکا ثواب غلام آزاد کرنے کا ہے اور جہاں پانی نہیں ملتا وہاں پلانے کا ثواب ایسا ہے کہ گویا مرتے ہوئے کو جلا دیا۔

ف۲ (حوض کوثر کا بیان) کوثر نام ہے ایک نہر کا بہشت میں اسکا پانی دودھ سے سفید اور شہد سے میٹھا۔ جو کوئی ایک بار پیئے ساری عمر پیاس نہ لگے۔ اس کا پانی ایک حوض میں پڑتا ہے محشر میں دو پرنالے گرتے ہیں ایک سونے کا ایک چاندی کا۔ حوض چورس دو دو مہینے کی راہ چاروں طرف کے ایک فرش ہے تختوں سے چاندی اور سونے کے اور کنارے پر تنگے ہیں موتی کے اندر سے خالی۔ حوض میں آبخورے تیرتے ہیں سونے اور چاندی کے جتنے آسمان کے تارے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کھڑے ہیں۔ امت پہنچتی جاتی ہے جو وہاں پہنچا اسکا پانی پیا پھر سارے حشر کی مدت پیاس نہ لگی اور اپنے گروہ میں جا ملا آن میں آیا۔ جو نہ پہنچا اس پر افسوس ہے (موضح) مشکوٰۃ صفحہ ۴۸۹ میں ہے عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنَنِيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَأَقُوْلُ إِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَأَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۸۹) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَوْضِيْ أَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ لَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَإِنِّيْ لَأَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ إِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِيْمَا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ مِنَ الْأُمَمِ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوْءِ (مسلم) عَنْ أَنَسٍ قَالَ تُرَى فِيْهِ أَبَارِيْقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَفِيْ أُخْرَى لَهُ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيْهِ مِيْزَابَانِ يَمُدَّانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرِقٍ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۸۹) وَفِيْ رِوَايَةٍ أُخْرَى أَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الشُّعْثُ رُءُوْسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۸۵ باب الحوض)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں تم سے پہلے حوض کوثر پر موجود ہوں گا۔ تم لوگوں میں سے جو کوئی وہاں حوض کوثر پر میرے پاس آئے گا وہ ضرور اسکا پانی پیئے گا اور جو ایک دفعہ اس میں سے پی لیگا پھر اس کو پیاس کی تکلیف نہ ہوگی لَا يَظْمَأُ أَبَدًا۔ بعض لوگ ایسے آئیں گے کہ ان کو پہچانتا ہوں گا پھر میرے ان کے درمیان آڑ پردہ حائل ہو جائیگا اور ان کو ہٹا دیا جائے گا۔ میں کہوں گا ان کو کیوں ہٹاتے ہو یہ تو میرے امتی میرے ساتھی میرے لوگ ہیں۔ جواب دیا جائیگا کہ آپ کو خبر نہیں ہے انھوں نے تو دین میں نئی نئی باتیں یعنی بدعتیں ایجاد کر دی تھیں (جیسے کہ آجکل کے نام نہاد مسلمانوں نے گیارہویں، بارہویں، تیجہ، دسواں، چالیسواں، رجب میں صلوٰۃ رغائب اور شعبان میں صلوٰۃ الفیہ و صلوٰۃ غوثیہ، مولود مروجہ وغیرہ ایجاد کر رکھے ہیں حالانکہ دین متین میں ان کا کوئی ثبوت نہیں) تب میں کہوں گا دور کرو دور کرو جنھوں نے میرے دین کو بدل دیا۔ معلوم ہوا بدعتیوں کو

(باقی اگلے صفحہ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ متعلق صفحہ ۸۴۶ (۱)

آپ کوثر سے محروم کر دیا جائے گا پھر فرمایا جس طرح ہم نے اے نبی تم کو دنیا و آخرت میں خیر کثیر عطا کیا ہے ان میں سے ایک حوض کوثر بھی ہے لہٰذا اسکے شکریہ میں عبادت فرض و نفل نماز اور قربانی سب اپنے رب کیلئے خالص طور پر بجالاؤ۔ غیر کیلئے کوئی عبادت کرنی شرک ہے۔ حدیث مسلم میں ہے لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ یعنی جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے وہ ملعون ہے۔ لباب جلد دوم صفحہ ۴۲۹ میں ہے جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند کا انتقال ہوا تو عاص بن وائل کافر نے کہا نعوذ باللہ یہ ابتر ہے یعنی نسل بریدہ ہو گئے اسپر یہ آیت اتری اور تفسیر اکلیل میں ابن ابی حاتم کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وَانْحَرْ کے معنے نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنے کے کئے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔ ابو وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سینہ پر ہاتھ باندھے ہوئے تھے۔ ف۱ (شرک سے بیزاری کا اعلان) اس سورت کا نام کافرون ہے۔ مکہ میں نازل ہوئی۔ اس میں شرک سے براءت بیزاری ہے۔ براءت کا وظیفہ بھی ہے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ سورت اور سورۂ اخلاص طواف کے بعد دو رکعت نماز اور فجر کی دو سنتوں اور مغرب کی سنتوں اور جمعرات کو مغرب کے فرضوں میں پڑھا کرتے تھے۔ اور وتر میں یہ دونوں سورتیں اور سبح اسم الخ نیز سوتے وقت بستر پر اکثر سورۂ کافرون پڑھتے۔ اور فرمایا اس سورت کے پڑھنے کا ثواب چوتھائی قرآن کے پڑھنے کے برابر ہے (ترمذی طبرانی۔ ابن کثیر) ف۲ چند رؤسائے قریش نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم (آؤ) ہم تم صلح کر لیں کہ ایک سال آپ ہمارے بزرگوں معبودوں لات و عزیٰ وغیرہ کی عبادت کریں دوسرے سال ہم آپ کے معبود اکیلے اللہ کی پوجا کریں گے۔ آپ نے فرمایا اللہ کی پناہ کہ میں اسکے ساتھ ایک لمحہ کیلئے بھی کسی کو شریک ٹھہراؤں ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا پھر ایک مرتبہ مشرکین قریش نے ایک مجلس قائم کی اور رؤسائے مکہ جمع ہوئے، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلایا اور کہنے لگے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم آپکو اتنا مال دینے کو تیار ہیں کہ آپ کے برابر کوئی غنی نہ ہو جس عورت سے آپ چاہیں آپکی شادی کر دیں اس شرط پر کہ تم ہمارے معبودوں پیروں لات و عزیٰ وغیرہ کی پرستش سے نہ روکو انکی مذمت نہ کرو ہم تمہاری تصدیق کریں گے اور تمہارے معبود اکیلے اللہ کو پوجیں گے اسپر یہ سورت نازل ہوئی اور آپ نے انکو مجمع کو پڑھ کر سنائی۔ بھلا توحید والے ایسی ناپاک و گندی صلح پر کب راضی ہو سکتے ہیں۔ فی الحقیقت اللہ کے معبود ہونے میں تو کسی مذہب والے کو اختلاف ہی نہیں۔ خود مشرکین اسکا اقرار کرتے تھے کہ ہم لات و عزیٰ وغیرہ قبر والوں اور بتوں کی پرستش اسی لئے کرتے ہیں کہ یہ ہم کو اللہ سے نزدیک کر دیں گے مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى (زمر رکوع ۱) اختلاف جو کچھ ہے غیر اللہ کی پرستش میں ہے لہٰذا صلح کی جو صورت قریش مکہ نے پیش کی تھی اسکا صاف مطلب یہ ہوا کہ وہ برابر اپنی روش پر قائم رہیں یعنی اللہ اور غیر اللہ دونوں کی پرستش کریں جیسا کہ آجکل نام کے مسلمان اللہ کی عبادت کیساتھ غیر اللہ کی عبادت بھی کرتے ہیں یعنی قبر پرستی تعزیہ پرستی گیارہویں وغیرہ۔ اور آپ اپنے مسلک توحید سے دست بردار ہو جائیں۔ اس گفتگو نے مصالحت کو ختم کرنے کیلئے یہ سورت اتاری گئی (در منثور، ابن کثیر وغیرہ)

(فوائد صفحہ ۸۴۵) ف۱ یہ سورت سب سے آخر میں اتری۔ اس کے پڑھنے کا ثواب بھی چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ اس سورت میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو موت کی خبر دی گئی ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لخت جگر فاطمۃ الزہرا کو بلا کر خبر دی کہ اس سورت میں میری موت کی خبر ہے تو رو پڑیں۔ پھر آپ نے یہ فرما کر تسلی دی کہ سب سے پہلے قیامت میں اہل بیت میں سے تم مجھ سے ملو گی تو ہنس پڑیں۔ خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بٹھایا کرتے تھے لوگوں نے اعتراض کیا تو فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے اس سورت کا شان نزول معلوم کیا۔ مختلف طور پر لوگوں نے بتایا لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہی شان نزول بتایا تو فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ وجہ ہے اپنے پاس بٹھانے کی موضح میں ہے یعنی قرآن میں ہر جا وعدہ ہے فیصلہ کا کافروں سے۔ حضرت کی آخر عمر میں مکہ فتح ہو چکا ملک عرب مسلمان ہونے لگے دل کے دل۔ وعدہ سچا ہوا اب امت کے گناہ بخشواؤ درجہ شفاعت کا ملے۔ یہ سورت اتری آخر عمر میں حضرت نے پہچانا کہ میرا کام تھا دنیا میں کر چکا اب سفر ہے آخرت کا۔ حدیث میں ہے جب سے یہ سورت اتری تب سے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی نماز کے رکوع و سجود میں یہ دعا پڑھتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ یعنی اس سورت میں جو حکم ہوا کہ اپنے رب کی حمد اور تسبیح کرو اور بخشش مانگو اسکی تعمیل کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی آخری عمر میں ان کلمات کا اکثر ورد کرتے تھے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ یعنی اللہ کی ذات پاک ہے اسی کیلئے سب تعریفیں سزاوار ہیں میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں اور اسی کی طرف جھکتا ہوں۔ ف۲ کفار مکہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وعظ نہ سنتے لوگوں کو بھی روکتے۔ آپ فریضہ تبلیغ ادا کرنے کی غرض سے کوہ صفا پہاڑی پر چڑھ گئے اور بلند آواز سے آپ نے فرمانا شروع کر دیا یَا صَبَاحَاہ یَا صَبَاحَاہ۔ سب لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے تبلیغ شروع کر دی۔ فرمایا اگر میں تم سے یہ کہوں کہ صبح یا شام دشمن تم پر چھاپا مارنے والا ہے تو کیا تم مجھے سچا سمجھو گے؟ سب نے جواب دیا مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا ہاں ہم ضرور آپ کی بات کا یقین کریں گے۔ فرمایا تو آپ نے فرمایا میری لائی ہوئی تعلیم کو قبول کر لو ورنہ یاد رکھو میں تمہیں اللہ کے عذابوں کی خبر دیتا ہوں عنقریب تم عذاب الٰہی میں گرفتار ہو جاؤ گے وہ عذاب دشمن ہے تمہیں ہلاک اور تباہ و برباد کر دے گا۔ ابولہب جو آپ کا چچا تھا یہ سنکر کہنے لگا تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْيَوْمِ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا کیا اسی لئے ہم کو جمع کیا تھا؟ یہ وعظ تو آئے دن کا ہے یعنی تو برباد ہو نعوذ باللہ یہ بددعا دی۔ اس شقی کا نام عبد العزیٰ بن عبد المطلب ہے اپنے کفر کی وجہ سے آپ کا شدید ترین دشمن تھا۔ آپ پر پتھر پھینکتا لوگوں سے کہتا آپ کی بات نہ سنو (معاذ اللہ) آپ جھوٹے بے دین ہیں۔ اسکی بیوی یعنی آپکی چچی ام جمیل نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑا حسد کرتی جو دشمنی کی آگ ابولہب بھڑکاتا تھا تو یہ بدبخت کانٹے دار لکڑیاں آپ کے راستہ میں ڈال کر اس دشمنی کی آگ کو تیز کر کے بھڑکاتی۔ اس سورت میں یہی فرمایا ہے کہ ہمارے نبی کے کیوں ہاتھ ٹوٹیں بلکہ اس ابولہب کے ہی دونوں ہاتھ ٹوٹیں اور وہ ہلاک ہوں۔ ان دونوں کا انجام بتلا کر متنبہ کیا ہے کہ مرد ہو یا عورت اپنا ہو یا بیگانہ بڑا ہو یا چھوٹا جو حق کی عداوت پر کمر باندھے گا وہ آخر کار ذلیل اور تباہ و برباد ہو کر رہے گا۔ ف۳ (فقر دور ہونے کا وظیفہ) سورۂ اخلاص مکی ہے۔ اس میں یہود و نصاریٰ اور ان جیسے عقیدہ والوں کی تردید ہے جو عیسیٰ اور عزیر وغیرہ کو اللہ کی اولاد گردانتے ہیں۔ جس وقت مشرکین مکہ نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کا حسب نسب پوچھا تو یہ سورت اتری۔ اس کو ایک مرتبہ پڑھنے سے تہائی قرآن کا ثواب ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا جو اسکو دس بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک محل تیار کرے گا۔ بیس بار پڑھنے سے دو محل اور تیس بار پڑھنے سے تین محل تیار کرے گا۔ پچاس مرتبہ پڑھنے سے پچاس سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ جو سوتے وقت داہنی کروٹ سے لیٹ کر سو دفعہ پڑھے قیامت کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ عزوجل اس کو فرمائے گا اپنی داہنی طرف سے جنت میں چلا جا ۔ دو سو مرتبہ پڑھنے سے ایک ہزار پانچ سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں بشرطیکہ اس پر قرض نہ ہو اور دو سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو ان تین کاموں کو ایمان کے ساتھ کرلے تو وہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے اور جس حور سے چاہے نکاح کرے (۱) اپنے قاتل کو معاف کر دے (۲) پوشیدہ قرض ادا کر دے ۔ (۳) ہر فرض نماز کے بعد دس بار قل ہو اللہ احد پڑھے ۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا جو ان تینوں میں سے ایک کرے ؟ فرمایا ایک پر بھی یہی درجہ ہے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو اس سورت کو گھر میں داخل ہوتے وقت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس گھر والوں اور اس کے پڑوسیوں سے فقیری دور کر دے گا ۔ خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میدان تبوک میں تھے ۔ جبریل علیہ السلام آئے ۔ آپ نے فرمایا آج سورج کی تیز روشنی زیادہ نور اور چمکیلی شعاعوں کی کیا وجہ ہے ؟ جواب دیا آج مدینہ میں معاویہ بن معاویہ کا انتقال ہو گیا ہے ان کے جنازہ میں ستر ہزار فرشتے آئے ہیں ۔ آپ نے پوچھا یہ ان کے کس عمل کے باعث ؟ فرمایا سورہ اخلاص الخ کو ہر وقت اور کثرت سے پڑھا کرتے تھے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ سورت پڑھتے سنا ۔ آپ نے فرمایا جنت واجب ہو گئی ۔ یاد رہے یہ تمام فضائل اسی وقت حاصل ہو سکتے ہیں جب کہ اس کے مطابق عمل عقیدہ ہو ۔ اگرچہ یہ سورت یہود و نصاریٰ و مشرکین مکہ کی تردید میں اتری ہے جو عزیر اور فرشتوں کو اللہ کی اولاد گردانتے تھے لیکن حکم میں عام ہے ۔ ان نام نہاد مسلمانوں کی بھی تردید ہے جو نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خود خدا سمجھتے ہیں جیسے کہ ان کے اس شعر سے ظاہر ہے ۔ وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر ۔ اتر پڑا ہے وہ مدینہ میں مصطفیٰ ہو کر ۔ یہ صریح شرک ہے ۔ اللہ سب مسلمانوں کو ہر قسم کے شرک سے محفوظ رکھے ۔ آمین (مسند احمد دارمی ۔ ابو یعلیٰ ۔ ترمذی ۔ بزار ۔ طبرانی ۔ دلائل النبوۃ وغیرہ) ف۱ اس سورت کا نام الفلق ہے مدینہ میں نازل ہوئی ۔ اس کو اور سورۃ الناس کو معوذتین بھی کہتے ہیں ۔ معوذتین اور سورہ اخلاص کے ہر صبح و شام پڑھنے سے جملہ آفات سے محفوظ رہتا ہے (ترمذی) جبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سفر میں جب کہ کوئی رفیق سفر ہوں پانچ سورتیں پڑھنے کی تعلیم دی یعنی سورہ کافرون ، اذا جاء نصر اللہ ، قل ہو اللہ الخ اور معوذتین شروع میں بھی بسم اللہ الخ پڑھے اور آخر میں بھی تو انشاء اللہ مال کی آسودگی سب سے زیادہ ان سورتوں کے پڑھنے والے کو ہوگی (ابو یعلیٰ ، حصن حصین ، حزب المقبول) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لبید بن عاصم یہودی نے اپنی بیٹیوں سے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کرایا ۔ آپ کو دو فرشتوں نے آکر اس جادو کا حال بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بالوں اور کنگھی کے دندانوں پر جادو کر کے ذروان نامی کنوئیں میں پتھر کے نیچے دبا دیا گیا ہے ۔ جب وہاں سے یہ چیزیں منگائی گئیں تو معلوم ہوا کہ سر کے بالوں میں گیارہ گرہیں دی گئی ہیں تب معوذتین کی گیارہ آیتیں نازل ہوئیں اور ہر آیت پڑھنے سے بحکم الٰہی ہر گرہ جادو کی کھلتی چلی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جادو کا اثر جاتا رہا (بخاری مسلم) ترجمان میں ہے کہ سحر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ نبی ہونے کی راہ سے نہ تھا بلکہ اس کا اثر بدن پر تھا انسان ہونے کی راہ سے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے پیتے ، بول و براز کرتے ، خفا ہوتے ، بیمار ہوتے ۔ سو یہ سب تاثیر اس حیثیت سے تھی کہ آپ بشر تھے الخ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نظر بد کا علاج دعاؤں سے کیا کرتے تھے ۔ جب معوذتین اتریں تو یہی دونوں سورتیں پڑھ کر دم کیا کرتے (ترمذی) حدیث عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک نفع دینے والی کوئی سورت اس سورہ فلق سے زیادہ نہیں (ابن کثیر) علماء نے لکھا ہے معوذتین ہر روز بلا ناغہ تلاوت کرنے والا ہر آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رہتا ہے اور سحر وغیرہ کچھ اثر نہ کرے گا ۔ اگر مسحور پر دم کرایا جائے تو جادو زائل ہو اور انشاء اللہ شفایاب ہو باقی جادو کا اثر کبھی ہو جاتا ہے کبھی نہیں ہوتا لیکن جادو سیکھنا اور کرنا کفر ہے ۔ مشکوٰۃ صفحہ ۳۸۶ میں ہے اَلْمُنَجِّمُ كَاهِنٌ وَّالْكَاهِنُ سَاحِرٌ وَّالسَّاحِرُ كَافِرٌ یعنی نجومی کاہن ہے اور کاہن جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے ف۲ یعنی جو رات کی ظلمت پھاڑ کر صبح کی روشنی نمودار کرتا ہے ۔ ف۳ یعنی ہر ایسی مخلوق جس میں کوئی بدی ہو اس کی بدی سے پناہ مانگتا ہوں آگے بمناسبت مقام چند مخصوص چیزوں کا نام لیا ہے ۔ ف۴ بے شک لوک یا نظر لگ جانا ایک امر واقع ہے لیکن مطلب اس کا یہ ہے کہ حاسد جب اپنی قلبی کیفیت کو ضبط نہ کر سکے اور عملی طور پر حسد کا اظہار کرنے لگے اس کی بدی سے پناہ مانگنا چاہیے ۔ نیز حسد کے معنے ہیں دوسرے سے اللہ کی دی ہوئی نعمت کے زوال کا متمنی ہونا ۔ باقی یہ آرزو کرنا کہ مجھے بھی ایسی نعمت یا اس سے زائد ملے جو اس کو ملی ہے یہ حسد میں داخل نہیں (بخاری

(فوائد صفحہ ۸۶۴) ف۱ (سوتے وقت کا ایک خاص عمل) یہ سورت ناس مدنی ہے ۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اوصاف بیان فرمائے ہیں ۔ بخاری مصری صفحہ ۱۰ جلد سوم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر رات جب سونے کے لئے بستر پر تشریف لاتے تو تینوں قل یعنی معوذتین اور سورہ اخلاص پڑھ کر دونوں ہاتھ ملا کر ان میں دم کر کے دونوں ہاتھ کو سر سے شروع کر کے پاؤں تک تمام جسم مبارک پر پھیر لیتے تھے ۔ یہ خاص سوتے وقت کا عمل ہے ف۲ یہ تین صفتیں ربوبیت ، بادشاہت ، الوہیت ، ہیں کہ ایسا صفتوں کا ایک مجموعہ کہ دنیا کے کسی بادشاہ میں نہیں پایا جاتا اس لئے ان تینوں صفتوں کو یکجا کر کے ذکر فرمایا ۔ سب سے اول جو صفت ہے وہ ایمان کا مبدا بنتی ہے وہ ربوبیت ہے اس کے بعد صفت ملکیت ۔ سب کے بعد الوہیت کا مرتبہ ہے ۔ جو شخص اپنے ایمان کو وساوس شیطانی کی مضرت سے بچانے کے لئے حق تعالیٰ کی بارگاہ میں چارہ جوئی کرے گا اس کو اسی طرح درجہ بدرجہ نیچے کی عدالت سے اوپر کی عدالت میں جانا مناسب ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بالترتیب اپنی صفات رب الناس ملک الناس الٰہ الناس کو بیان فرمایا ہے ۔ ان صفتوں کے ترتیب وار ذکر فرمانے میں یہ بھی گویا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کا رب الناس ہونا تو ظاہر ہے کیونکہ مثلاً ایک سال وہ پرورش نہ فرمائے اور مینہ نہ برسے تو قحط پڑ جاتا ہے اسی طرح اس کی بادشاہت تمام دنیا میں ظاہر ہے جس دنیا کے بادشاہ و وزیر امیر اعلیٰ ادنیٰ کو ایک دم میں چاہے بیمار ڈال دے ، مار ڈالے کوئی اس میں کچھ دخل نہیں دے سکتا ۔ اب یہ سوچنا چاہیے کہ جس کی یہ صفتیں ہیں لائق عبادت بھی وہی وحدہ لاشریک ہے کسی دوسرے کو اس کی عبادت میں شریک ٹھہرانے کا حق نہیں ۔ ف۳ شیطان نظروں سے غائب رہ کر آدمی کو بہکاتا اور پھسلاتا ہے ۔ جب تک آدمی غفلت میں رہا اس کا تسلط بڑھتا رہا ، جہاں بیدار ہو کر اللہ کو یاد کیا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فوراً بھیجے کو بھگا۔ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۹۹ میں حدیث ہے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اَلشَّیْطٰنُ جَاثِمٌ عَلٰی قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِذَا ذَکَرَ اللّٰہَ خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ یعنی شیطان آدمی کے دل پر جما رہتا ہے۔ جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تب شیطان ہٹ جاتا ہے اور جس وقت غافل ہو جاتا ہے اس وقت پھر آ جاتا ہے اور وسوسے ڈالنے لگتا ہے۔ شیطان جنوں میں بھی ہیں اور انسانوں میں بھی۔ اللہ تعالیٰ دونوں سے پناہ میں رکھے۔ آمین۔ حدیث میں ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ قَالَ الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ وَفِیْ نُسْخَۃٍ قَالَ وَمَا الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ قَالَ الَّذِیْ یَضْرِبُ مِنْ اَوَّلِ الْقُرْاٰنِ اِلٰی اٰخِرِہٖ کُلَّمَا حَلَّ ارْتَحَلَ (ترمذی صفحہ ۱۳۳ جلد دوم) یعنی کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہے؟ فرمایا کہ حال مرتحل۔ اس نے پوچھا کہ اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ قرآن شریف کے شروع کو آخر کے ساتھ ملاوے یعنی جب قرآن مجید ختم کرے تو پھر الحمد الخ اور تھوڑا سا سورہ بقرہ سے پڑھ لیا کرے۔ یہ بات اللہ کو بہت پیاری ہے۔ حال کے معنے ہیں منزل پر اترنے والا اور مرتحل کے معنے ہیں چلنے والا گویا منزل پر پہنچا اور جب اسی وقت شروع سے کچھ پڑھ لیا تو گویا پھر روانگی شروع کر دی۔ مقصد یہ کہ قرآن شریف ختم کر کے پھر شروع قرآن کی کچھ آیتیں مفلحون تک پڑھنے سے گویا قرآن مجید ختم بھی ہو گیا اور شروع بھی ہو گیا۔

الحمد للہ آج بروز پیر ۱۰ شعبان ۱۳۷۹ھ کو قرآن مجید کے حواشی مرتب کئے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اسی طرح دیگر تراجم احادیث کے مع حواشی مکمل کرائے آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْنَ

عاجز ابو عمار عبد القہار غفر لہ الابن للقائم بالکتاب والسنۃ شیخ العالم الربانی والحجۃ الصمدانی امام الموحدین ابو محمد عبد الوہاب الملتانی المحدث الدہلوی طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ۔ آمین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست سورتہائے قرآن مجید بترتیب تلاوت و ترتیب نزول

نمبر پارہ	نام سورۃ	صفحہ	ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	نمبر پارہ	نام سورۃ	صفحہ	ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	نمبر پارہ	نام سورۃ	صفحہ	ترتیب تلاوت	ترتیب نزول
۱	الفاتحۃ		۱	۵	۲۰	القصص		۲۸	۴۹	۲۷	الحدید		۵۷	۹۴
۱	البقرۃ		۲	۸۷	〃	العنکبوت		۲۹	۸۵	۲۸	المجادلۃ		۵۸	۱۰۵
۲	〃		〃	〃	۲۱	الروم		۳۰	۸۴	〃	الحشر		۵۹	۱۰۱
۳	آل عمران		۳	۸۹	〃	لقمٰن		۳۱	۵۷	〃	الممتحنۃ		۶۰	۹۱
۴	النساء		۴	۹۲	〃	السجدۃ		۳۲	۷۵	〃	الصف		۶۱	۱۰۹
۵	〃		〃	〃	〃	الاحزاب		۳۳	۹۰	〃	الجمعۃ		۶۲	۱۱۰
۶	المائدۃ		۵	۱۱۲	۲۲	سبا		۳۴	۵۸	〃	المنٰفقون		۶۳	۱۰۴
۷	الانعام		۶	۵۵	〃	فاطر		۳۵	۴۳	〃	التغابن		۶۴	۱۰۸
۸	الاعراف		۷	۳۹	〃	یٰسٓ		۳۶	۴۱	〃	الطلاق		۶۵	۹۹
۹	الانفال		۸	۸۸	۲۳	الصّٰفّٰت		۳۷	۵۶	〃	التحریم		۶۶	۱۰۷
۱۰	التوبۃ		۹	۱۱۳	〃	صٓ		۳۸	۳۸	۲۹	الملک		۶۷	۷۷
۱۱	یونس		۱۰	۵۱	〃	الزمر		۳۹	۵۹	〃	القلم		۶۸	۲
〃	ہود		۱۱	۵۲	۲۴	المؤمن		۴۰	۶۰	〃	الحاقۃ		۶۹	۷۸
۱۲	یوسف		۱۲	۵۳	〃	حٰمٓ السجدۃ		۴۱	۶۱	〃	المعارج		۷۰	۷۹
۱۳	الرعد		۱۳	۹۶	۲۵	الشوریٰ		۴۲	۶۲	〃	نوح		۷۱	۷۱
〃	ابراہیم		۱۴	۷۲	〃	الزخرف		۴۳	۶۳	〃	الجن		۷۲	۴۰
〃	الحجر		۱۵	۵۴	〃	الدخان		۴۴	۶۴	〃	المزمل		۷۳	۳
۱۴	النحل		۱۶	۷۰	〃	الجاثیۃ		۴۵	۶۵	〃	المدثر		۷۴	۴
۱۵	بنی اسرائیل		۱۷	۵۰	۲۶	الاحقاف		۴۶	۶۶	〃	القیٰمۃ		۷۵	۳۱
〃	الکہف		۱۸	۶۹	〃	محمد		۴۷	۹۵	〃	الدھر		۷۶	۹۸
۱۶	مریم		۱۹	۴۴	〃	الفتح		۴۸	۱۱۱	〃	المرسلٰت		۷۷	۳۳
〃	طٰہٰ		۲۰	۴۵	〃	الحجرٰت		۴۹	۱۰۶	۳۰	النبا		۷۸	۸۰
۱۷	الانبیاء		۲۱	۷۳	〃	قٓ		۵۰	۳۴	〃	النّٰزعٰت		۷۹	۸۱
〃	الحج		۲۲	۱۰۳	〃	الذّٰریٰت		۵۱	۶۷	〃	عبس		۸۰	۲۴
۱۸	المؤمنون		۲۳	۷۴	۲۷	الطور		۵۲	۷۶	〃	التکویر		۸۱	۷
〃	النور		۲۴	۱۰۲	〃	النجم		۵۳	۲۳	〃	الانفطار		۸۲	۸۲
〃	الفرقان		۲۵	۴۲	〃	القمر		۵۴	۳۷	〃	المطففین		۸۳	۸۶
۱۹	الشعراء		۲۶	۴۷	〃	الرحمٰن		۵۵	۹۷	〃	الانشقاق		۸۴	۸۳
〃	النمل		۲۷	۴۸	〃	الواقعۃ		۵۶	۴۶	〃	البروج		۸۵	۲۷

نمبر پارہ	نام سورۃ	صفحہ	ترتیب تلاوت	ترتیب نزول
۳۰	الطارق		۸۶	۳۶
〃	الاعلیٰ		۸۷	۸
〃	الغاشیۃ		۸۸	۶۸
〃	الفجر		۸۹	۱۰
〃	البلد		۹۰	۳۵
〃	الشمس		۹۱	۲۶
〃	اللیل		۹۲	۹
〃	الضحیٰ		۹۳	۱۱
〃	الم نشرح		۹۴	۱۲
〃	التین		۹۵	۲۸
〃	العلق		۹۶	۱
〃	القدر		۹۷	۲۵
〃	البیّنۃ		۹۸	۱۰۰
〃	الزلزال		۹۹	۹۳
〃	العٰدیٰت		۱۰۰	۱۴
〃	القارعۃ		۱۰۱	۳۰
〃	التکاثر		۱۰۲	۱۶
〃	العصر		۱۰۳	۱۳
〃	الھمزۃ		۱۰۴	۳۲
〃	الفیل		۱۰۵	۱۹
〃	قریش		۱۰۶	۲۹
〃	الماعون		۱۰۷	۱۷
〃	الکوثر		۱۰۸	۱۵
〃	الکٰفرون		۱۰۹	۱۸
〃	النصر		۱۱۰	۱۱۴
〃	اللھب		۱۱۱	۶
〃	الاخلاص		۱۱۲	۲۲
〃	الفلق		۱۱۳	۲۰
〃	الناس		۱۱۴	۲۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے اس قرآن مجید کے متن کو نہایت غور سے پڑھا ہے میرے زعم میں انشاء اللہ کوئی غلطی نہیں ہے۔

فقط حافظ محمد احمد بن شیخ عبدالخالق (مرحوم)

حافظ محمد یوسف دھلوی

الحمدللہ پوری کوشش کے ساتھ اس کلام پاک کی تصحیح کرائی گئی ہے پھر بھی اگر کسی صاحب کو کوئی غلطی معلوم ہو تو مجھ عبدالقہار مرتب حواشی کو مطلع کریں تاکہ اصلاح کردی جائے۔ شکریہ !!

تصدیق

کی جاتی ہے کہ قرآن مجید کا

یہ نسخہ اغلاط سے مبرا ہے انشاء اللہ تعالیٰ

تصدیق

کی جاتی ہے کہ میں نے اس مترجم قرآن مجید کے عربی متن کو بغور پڑھا ہے میں اُمید کرتا ہوں کہ اس کے متن میں کوئی کمی بیشی اور کتابت میں کوئی غلطی نہیں ہے۔ فقط

حافظ عبدالرؤف

اسمائے گرامی مصححین:

- مولانا الحاج عبدالجلیل صاحب رحمانی
- مولوی حافظ محمد ادریس سلفی
- مولوی حافظ محمد الیاس سلفی
- مولوی محمد اسحق شاہد
- مولوی محمد یحییٰ صاحب جانباز
- حافظ قاری محمد احمد صاحب حسن دھلوی
- مولوی عبدالمجید صاحب
- حافظ محمد شعیب صاحب
- مولوی غلام اکبر صاحب
- حافظ فیصل صاحب
- حافظ محمد ابراہیم
- مولوی عبدالعزیز صاحب
- مولانا حافظ عبدالجبار صاحب
- مولوی حافظ محمد صاحب
- مولوی حاجی عبدالحی صاحب
- مولانا حافظ عبدالواحد صاحب
- مولانا حافظ قاری کرم الجلیلی صاحب
- مولانا حافظ محمد یونس صاحب
- مولانا حافظ قاری عبدالغفار صاحب
- مولوی حافظ عبدالماجد صاحب
- مولانا حافظ عبدالرحمن صاحب
- مولوی محمود احمد صاحب حسن
- حافظ انس صاحب
- حافظ عبدالسلام صاحب
- حضرت مولانا الحافظ ابو محمد عبدالستار صاحب
- مفسر قرآن مولانا عبدالقہار صاحب

ملنے کا پتہ: مکتبہ اشاعت الکتاب و السنۃ برنس روڈ ایم نمبر کراچی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

وَلَا يَأْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿۳۳﴾

اور آپ کے سامنے وہ جو اعتراض پیش کرتے ہیں
ہم اس کا صحیح اور خوب مفصّل جواب
بھیج دیتے ہیں۔

(سورۃ الفرقان۔۔ ۳۳)

KIFAYAT

کفایت اکیڈمی

شاہراہ لیاقت، نزد فریئر مارکیٹ۔ کراچی

فون نمبر: ۷۷۲۳۰۳۱